

امراض، اسباب امراض اور معالجات کی
شہرہ آفاق تالیف الحاوی الکبیر فی الطب کا اردو ترجمہ

کتاب الحیاوی

موسوم بہ

حاوی کبیر

صفحات 1958 حصہ اول تا ثانی مکمل

تالیف

ابوبکر محمد بن زکریا رازی

۶۸۶۵ — ۶۹۲۵

شائع کردہ

سینٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن

(وزارت صحت و خاندانی بہبود، حکومت ہند نئی دہلی)

With compliments of

DR. MOHAMMED KHALID SIDDIQUI
DirectorCENTRAL COUNCIL FOR RESEARCH IN UNANI MEDICINE
(Ministry of Health and Family Welfare, Govt. of India)61-65, Institutional Area, Janakpuri New Delhi-110058
Tel-5611965 Fax-(91) (11) 5611981 Gram: Usmanpur, New Delhi

فہرست صحائف

پیش لفظ

پہلا باب

9

سر کی بیماریاں۔ سکتہ، فالج، غدر، ریشہ، صعوبت جس، فقدان جس، اختلاج جس و حرکت کے جملہ امراض، اعصاب کے لئے نقصان دہ اشیاء، سر اور مالتو لیا کا علاج۔

دوسرا باب

49

سدر و دودار

تیسرا باب

56

مالتو لیا، سودلوی غذا ئیں، اس کے مخالف غذا ئیں، مالتو لیا کے مستعد اور برعکس حضرات

چوتھا باب

78

قوائے دماغی، نفس کے قوائے ثلاثہ، تخیل، فکر، ذکر، ان کے مقویات و مضرات، دماغ اور ذہن کے لئے معطر اشیاء، سوء مزاج دماغ سے متعلق جملہ امور اور اس کی کمی و زیادتی، ذہن و عقل کے لئے مفید و مضر، اچھے اور بُرے خوابوں سے متعلق امور

پانچواں باب

87

عطوس، سغوط اور شوم کے ذریعہ عطیہ سر، مفتح سد و دماغ، منافع عطاس، بھپارہ کے طبع، اس طبع سے نکل جانے والے اخلاط غلیظہ اور ناک کے ذریعہ صاف ہونے والی

رطوبات، کثرت عطاس کا ازالہ، غرور، مضعف اور خشک آوری کے ذریعہ سر کا مہیہ، نیز تالو اور زبان کی جڑ کو صاف اور خشک کرنے والی چیزیں، غرغرے اور مضعفات وغیرہ، ان کے منافع اور دماغ کے جملہ امراض عارضہ۔

94

چھٹا باب

لقوہ، جڑوں کا چپکنا اور سرک جانا

106

ساتواں باب

صرع، کابوس، ام الصبیان اور خواب میں چونکنا

131

آٹھواں باب

تشنج، تمدد، کزاز

159

نوداں باب

لیٹر غس، قرائطس، قادس۔ لیٹر غس اور قرائطس کا باہمی فرق، لیٹر غس کا قرائطس اور قرائطس کا لیٹر غس میں منتقل ہو جانا۔

167

دسواں باب

منفرد اور مشترک قرائطس

جنون، قطرب، ہذیان ہر او بے خوابی، بے خوابی کی تمام اقسام، اختلاط (عقل)، ہر او حرارت، یا سر اور دیگر اعضاء کے اور ام حارہ۔

192

گیارہواں باب

صداع و شقیقہ اور ان کے محرکات، کلائی سر اور سر کی کچی، ضرب سے دماغ کا مل جانے سر میں پانی کا بھر جانا اور اس کا محرک، سر کا مقدار سے بڑا ہونا اور پھولنا، درازوں کا کھل جانا اور سر پر آبلوں کا پڑنا۔

پیش لفظ

سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن نے اپنے قیام کے بعد مختصر مدت میں ہی طب یونانی کی تحقیقی سرگرمیوں کو آگے بڑھانے میں نمایاں کام کیا ہے۔ معالجاتی ریسرچ، مفرد و مرکب یونانی ادویہ کی معیار بندی، دوائی پودوں کا سروے اور تجرباتی کاشت نیز خاندانی بہبود سے متعلق تحقیق کے علاوہ علمی تحقیق بھی ایک ایسا میدان ہے جس میں کونسل نے بعض اہم کارنامے انجام دیے ہیں۔ قدیم علمی ذخائر کی تحقیق، ترتیب، تدوین اور جدید زبانوں میں ان کے تراجم، علمی تحقیق کے پروگرام میں شامل ہیں چنانچہ اس منصوبے کے تحت کونسل نے بعض مادر کتابوں کے تراجم سے پہلی بار ملٹی ویا کورڈ سٹاس کرایا ہے۔ مثال کے طور پر رسالہ جو دیہ از ابن سینا (فارسی متن ترجمہ، حواشی وغیرہ) کتاب الکلیات از ابن رشد (عربی متن کی ترتیب اور اردو ترجمہ الگ الگ جلدوں میں)، کتاب الابدال از زکریا رازی (عربی متن ترجمہ و حواشی)، کتاب العمدۃ فی الجراحت از ابن القف (اردو ترجمہ مکمل دو جلدوں میں) کتاب التسمیر از ابن زہر (اردو ترجمہ) کتاب التصوری از زکریا رازی (اردو ترجمہ)، عیون الایہاء فی طبقات الاعلیا از ابن ابی اصیحو (اردو ترجمہ) چار جلدوں میں سے دو شائع ہو چکی ہیں باقی دو زیر ترجمہ و زیر اشاعت ہیں)، معالجات بقراطیہ از ابوالحسن احمد ابن محمد طبری (حصہ اول کے طور پر پہلے پانچ مقالات کی اشاعت ہو چکی ہے باقی پانچ مقالات حصہ دوم کے طور پر منقریب شائع ہوں گے)۔ مزید برآں تحقیقات کے ضمن میں امراض قلب اور امراض ریہ حال ہی میں شائع کی گئی ہیں۔

پیش نظر کتاب مشہور طبیب ابو بکر محمد بن زکریا رازی (۸۶۵-۹۲۵ء) کی ضخیم تالیف ”کتاب الحاوی“ کی پہلی جلد کا اردو ترجمہ ہے۔ کتاب الحاوی کو جس کا اصل عنوان الحاوی الکبیر فی الطب ہے، اسکو رمال لا یسریری، البیہق اور خدا بخش لا یسریری پٹنہ کے محققوں کے بنیاد پر

مدون کر کے دائرۃ المعارف العشائریہ حیدر آباد نے ۱۹۵۸ اور ۱۹۷۱ کے درمیان ۲۳ جلدوں میں شائع کیا تھا۔ معالجات پر اس ضخیم کتاب کو اردو میں ترجمہ کرنے کا کام کو نسل نے اپنے ہاتھ میں لیا، تمام جلدوں کے ترجمے کے لئے وقت بھی درکار ہے اور افرادی صلاحیت بھی، تاہم کو نسل کے زیر اہتمام اب تک پہلی جلد سے چھٹی جلد کا ترجمہ کیا جا چکا ہے اور پہلی جلد کا ترجمہ جو امرامرضہ اس پر مشتمل ہے، زبور طبع سے آراستہ ہو کر اب قارئین کے ہاتھوں میں ہے۔

قدیم یونانی اطباء میں ذکر یا رازی کے مقام کا اندازہ درج ذیل فقرے سے کیا جاسکتا ہے،
جواب ضرب النثل بن گیا ہے۔

”فن طب مردہ تھا جالینوس نے اسے زندہ کیا، پر اگندہ تھا رازی نے ایک شیرازے میں شلک کیا، ناقص تھا ابن سینا نے اس کی تکمیل کی۔“

بہشت معالج ذکر یا رازی کی اہمیت کا اس امر سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اس نے اپنی عمر کا ایک حصہ بیمارستان بغداد کے افسر الاطباء کی حیثیت سے گزارا۔ بلند پایہ معالج ہونے کے ساتھ ساتھ وہ ایک کثیر القایف صاحب قلم تھا، اس کی تصانیف کی تعداد ابن ندیم نے ۱۶۷، جمال الدین فہرستی نے ۱۳۷، ابن ابی اصیحو نے ۲۲۳ اور ابو ریمان بیرونی نے ۱۸۴ لکھی ہے۔ یہ کتابیں مختلف طبی موضوعات پر ہیں۔ لیکن ان سب میں اہم اور ضخیم الحادی الکبیر ہے۔ جسے بجا طور پر معالجات کی انسائیکلو پیڈیا کہا جاسکتا ہے جیسا کہ اوپر تذکرہ کیا گیا، کو نسل ذکر یا رازی کی کتاب الابدال اور کتاب العموری کے اردو تراجم پہلے ہی شائع کر چکی ہے اور اس کے ایک اور اہم مخطوطے کتاب الفاخر کی تدوین کا کام ہو رہا ہے۔ کتاب الحادی کی مختلف جلدوں کے تراجم کی اشاعت کا منصوبہ رو بہ عمل ہے۔ مجھے توقع ہے کہ الحادی کی پہلی جلد کا ترجمہ کو نسل کے ذریعہ شائع کی گئی دیگر طبی تحقیقی کتابوں کی طرح مقبول ہو گا اور معالجین، طبی کالجوں کے اساتذہ اور اطباء اس سے یکساں طور پر مستفید ہوں گے۔

حاج

(حکیم محمد خالد صدیقی)

ڈائریکٹر

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الواحد القهار، العزيز الغفار، وصلواته على محمد
عبدہ و نبیہ المختار، وعلى آلہ الطیبین الطاہرین من عترۃ الاخیار
وسلامہ.

یہ کتاب طب کے موضوع پر ابو بکر محمد بن زکریا رازی کی تالیف ہے۔ کتاب کے اندر
جسم انسانی میں پیدا ہونے والے امراض اور ان کے معالجات کا تذکرہ کیا گیا ہے، اور اس کا
نام "الحادی" (سولینے والی) رکھا ہے۔ وجہ تسمیہ یہ ہے کہ کتاب کے اندر تمام طبی کتابیں
اور اطباء قدیم کے جملہ اقوال سمودیئے گئے ہیں۔ کتاب کا آغاز سر میں پیدا ہونے والی
بیماریوں سے ہے۔

پہلا باب

سر کی بیماریاں

سکتہ، فالج، خدر، ریشہ، صعوبتِ جس،
فقدانِ جس، اختلاجِ جس و حرکت کے جملہ
امراض، اعصاب کے لئے نقصان دہ اشیاء
سر اور مایخو لیا کا علاج

ایک ایک عضو کے اندر داخل ہونے والے اعصاب کا علم ضروری ہے۔ ان میں کچھ
حسی اور کچھ حرکتی ہوتے ہیں۔ جلد میں جو اعصاب پھیلتے ہیں وہ حسی اور جن اعصاب سے وتر بنتا
ہے وہ حرکتی ہیں۔ اعصاب کو عرصا کاٹ یا کچل دیا جائے یا اس میں سدہ یا ورم پیدا ہو جائے یا
انہیں سخت بردت لاحق ہو جائے تو ان کے افعال موقوف ہو جاتے ہیں۔ تاہم سدو، ورم
اور بردت کی صورت میں ازالہ سبب کے بعد عیسیٰ فعل واپس آ جاتا ہے۔ نصف عصب میں
قطع و برید عرصادا قع ہو گئی ہو تو اس حصہ کے اعضاء مفلوج ہو جائیں گے۔ مگر طولاً پھٹ جانے
سے اعضاء کو کوئی ضرر لاحق نہیں ہوتا۔ کسی عضو کی جس و حرکت موقوف ہو جائے تو تمہاری

نگاہ ہمیشہ عضو مآؤف میں داخل ہونے والے عصب کی جڑ پر ہونی چاہیے۔ اگر اسے برودت لاحق ہو گئی ہو تو مٹادوں سے گرمی پیدا ہو جائے، ورم پیدا ہو گیا ہو تو محلات استعمال کرو اور اگر کٹ گیا ہو تو اس کا کوئی علاج نہیں ہے۔

کبھی کبھی ایک ہی عضو مثلاً ہاتھوں کے عضلات یا مثانہ کے اندر ضرر یا سخت ٹھنڈک کی وجہ سے فالج ہو جاتا ہے۔ گاہ عضلہ مقعد پر فالج گرتا ہے۔ یہ صورت عام طور پر کسی ٹھنڈے پتھر پر بیٹھنے یا سرد پانی میں قیام کرنے سے پیدا ہو جاتی ہے اس میں بول و براز بلا ارادہ خارج ہونے لگتے ہیں۔ اسی طرح یہ حالت بالعموم ان لوگوں کو پیش آتی ہے جو پشت کے بل کسی اونچے مقام سے گر جائیں یا پشت پر چوٹ لگ جائے۔ ایسی صورت میں بول و براز محسوس ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اپنے مشمولات کو امعاء اور مثانہ عضلہ کی طاقت ہی سے دفع کرتے ہیں۔ (اور یہاں عضلہ بیکار ہو چکا ہوتا ہے۔) جالینوس۔

مقالہ کے اندر جالینوس نے یہ کہا ہے کہ مثانہ کا کوئی عضلہ ایسا نہیں ہوتا جو اسے ہمیشہ سکڑتا ہو۔ پیشاب طبعی طاقت سے خارج ہوتا ہے۔ البتہ نم مثانہ پر ایک عضلہ ایسا ضرور ہوتا ہے جو پیشاب روکتا ہے۔ وہ یہ بھی کہتا ہے کہ تندرستوں میں پیشاب خارج ہونے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ نم مثانہ پر موجود عضلہ منطوقہ مثانہ کو اس کے فعل سے باز رکھتا ہے۔ اور ہر مثانہ اپنا کام کرتا ہے۔ مثانہ کا فعل طبعی ہوتا ہے۔ یعنی بالارادہ نہیں ہوتا۔ بلکہ اس طبعی قوت دافعہ سے انجام پاتا ہے جس کا کام ہر تکلیف دہ شے کو دفع کر دینا ہے۔ مقالہ کے آخر میں اس نے لکھا ہے کہ مثانہ کے اندر موجود شے اس وقت خارج ہوتی ہے جب عضلات بالارادہ حرکت کرتے ہیں۔ مثانہ کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ جو شے اس کے اندر ہوتی ہے اسے وہ سمیٹے ہوئے ہوتا ہے۔ بظاہر یہاں تضاد نظر آتا ہے مگر فی الحقیقت ایسا نہیں ہے۔ عضلات کی طاقت سے مثانہ اور مقعد کے عضلات نہیں بلکہ ان کے اعضاء کے عضلات مراد ہو سکتے ہیں جو نچوڑ کر مثانہ اور مقعد کی اعانت کرتے ہیں۔ مثلاً حجاب حاجز اور عضلات مرقی و غیرہ۔ (مؤلف)

عضلات عروق کے محتاج ہوتے ہیں۔ یہ عروق عضلات کے اعتدال مزاج کی محافظ ہوتی ہیں۔ وہ انہیں غذا فراہم کرتی ہیں اور مزید ایک ضرورت یہ بھی پوری کرتی ہیں کہ ماوراء عضلات اعضاء کے اندر یہ داخل ہوتی ہیں۔

غدر کی بیماری برودت کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔ جن اعضاء میں یہ پیدا ہو جاتی ہیں ان میں حس و حرکت بمشکل ہو پاتی ہے۔ مکمل طور پر برودت لاحق ہو جائے تو حس و حرکت

قطعاً موقوف ہو جاتی ہے۔ مزمن ہو جانے کی صورت میں استرخاء کا باعث بن جاتی ہے۔ ایک شخص اپنی سواری سے گر گیا۔ پشت کو زمین سے سخت دھچکا لگا۔ تیسرے دن آواز کمزور اور چوتھے دن بالکل بند ہو گئی۔ دونوں پیر ڈھیلے پڑ گئے تاہم ہاتھوں کو کوئی گزند نہ پہونچا۔ تنفس میں رکاوٹ ہوئی نہ دشواری۔ ایسا ہونا لازمی تھا۔ کیونکہ اس حالت کے اندر گردن کے نیچے نٹھائی مقام سوچ گیا تھا۔ اس لئے پسلیوں کے درمیانی عضلہ میں استرخاء پیدا ہوا جس سے تنفس تو بہتر رہا مگر آواز بند ہو گئی۔ کیونکہ آواز کا تعلق حجابِ حاجز سے اور چھ فو قانی عملات سے ہوتا ہے۔ نکتہ (جھونکا) جو آواز کا جوہر ہوتا ہے وہ بھی موقوف ہو گیا کیونکہ اس کا تعلق بین اصلاحي عضلہ سے ہوتا ہے۔ اطباء نے جمالت سے پیروں پر دوا لگانی چاہی۔ میں نے منع کیا اور دوا اس جگہ لگائی جہاں گرنے سے چوٹ پہونچی تھی۔ ساتویں روز نٹھائی درم میں سکون پیدا ہوا تو آواز واپس آگئی اور پیر درست ہو گئے۔ (جالینوس)

ہاتھوں کو کوئی ضرر اس لئے لاحق نہیں ہوا کہ اس کے اندر اعصابِ عقی نخاع سے آتے ہیں۔ (مؤلف)

ایک شخص اپنی سواری سے گر گیا، چھوٹی انگلی، اس کے پاس کی انگلی اور بیچ کی انگلی کا نصف حصہ بے حس ہو گیا ہے۔ مجھے جب پتہ چلا کہ گرنے کے بعد چوٹ گردن کے آخری مہرے کو پہونچی ہے تو نتیجہ نکالا کہ ساتویں مہرہ کے بعد جو عصب واقع ہے اس کے دہانہ کے شروع ہی پر درم آگیا ہے۔ کیونکہ علم التشریح سے یہ بات معلوم تھی کہ گردن سے نکلنے والے آخری عصب کے اجزاء میں سب سے نچلا جزء چھوٹی انگلی اور اس کے پاس کی انگلی میں آتا ہے اور ان دونوں کی جلد نیز بیچ کی انگلی کے نصف جلد میں پھیل جاتا ہے۔ (جالینوس)

مرض سکتہ چونکہ اچانک لاحق ہوتا ہے اس لئے اس بات کی علامت ہے کہ کوئی غلیظ یا لیسدار بار دخلط، شریف^(۱)، اور رذھیہ^(۲) جیسے بطون دماغ کے اندر بھر گئی ہے۔ بیماری سخت ہے یا ہلکی۔ اس کا اندازہ تنفس کی کمی اور بیشی سے ہوگا۔ تنفس میں وقفے ہوا کرتے ہیں۔ بیماری کی حالت میں سانس کی آمد و رفت نہایت دشواری کے ساتھ اور بہ مشقت ہوگی۔ عارضہ دماغ کو لاحق ہو جائے تو مر یض فوراً مر جائیگا۔ کیونکہ ایسی صورت میں تنفس رک جائے گا اور چہرے کے اعضاء حرکت نہ کر سکیں گے۔ عقی نخاع کے اندر بیماری پیدا ہونے پر چہرے کے تمام

(۱) شریف: دماغ کی رفتی و غلیظ روئوں صلیوں کے اندر واقع ہونے والے ہوں۔

(۲) رذھیہ دماغ کے دہلیز و مجھ کے اندر واقع ہیں۔

عضلات حرکت کر سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر اعضاء مسترخی ہو جائیں گے۔ گردن کے نچلے حصے میں بیماری ہو تو تنفس محفوظ رہتا ہے مگر ماسوا موقوف ہو جاتے ہیں۔ بیماری نفاق کے کسی ایک حصے میں لاحق ہو تو وہ حصہ مسترخی ہو جائے گا۔ غرض بیماری ان اعضاء کے اندر ہوگی جن کے اعصاب ماؤف ہوں گے۔ (جالیئوس)

مریض بے حس و حرکت پڑا ہوا ہو تو یہ سکتہ کی حالت نہیں ہے کیونکہ سہات میں بھی ایسا ہوتا ہے اس حال میں دیکھو کہ مریض خراٹے لے رہا ہے اور تنفس بہ مشقت جاری ہے تو سمجھو کہ سکتہ ہے۔ عام طور پر یہ حالت فالج ہو جانے کے بعد ختم ہو جاتی ہے۔ (جالیئوس)

جالیئوس نے کہا ہے کہ کوئی عضو مسترخی ہو جائے تو دوائیں عصب کے اگنے کے مقام پر لگائیں ہم نے کچھ ایسے لوگوں کا شافی علاج کیا ہے جن کے پیروں کے اندر رفتہ رفتہ استرخاء پیدا ہو گیا تھا، چنانچہ دوائیں ہم نے قطن (پشت کے زیریں حصہ) پر لگائیں۔ اس طرح پیروں پر کوئی دوا استعمال کئے بغیر وہ صحت یاب ہو گئے۔ (مؤلف)

ایک اور شخص کے چوتڑ میں زخم ہو گیا تھا۔ دور ان علاج گوشت مکمل چکا تھا۔ صحت یاب ہوا تو پیروں کی دشواری حرکت پھر بھی باقی رہی۔ ہمیں قیاس آرائی سے معلوم ہوا کہ یہاں کسی عضو کے اندر درم ہو گیا ہے چنانچہ اس جگہ پر محلل ادویہ کا استعمال کیا گیا جس سے مریض صحت یاب ہو گیا۔ (مؤلف)

کسی بیماری کے بعد استرخاء پیدا ہو جائے تو ان مقامات کو سخت (گرمی) پر نہاؤ جو ماؤف اعصاب کے اگنے کے مقامات ہیں کیونکہ یہاں اخلاط بار دہ ہوتے ہیں۔ کیفیت ضرب یا سقلہ کے بعد پیدا ہوئی تو غور کر کے دیکھو۔ استرخاء مشکل ہو گیا ہو، حرکت ذاتی بالکل واپس نہ آتی ہو، حرکت کا کوئی شاہد موجود نہ ہو تو سمجھ لو کہ عصب کٹ چکا ہے۔ لہذا علاج کی کوشش نہ کرو۔ برعکس ازیں عضو کے اندر کسی طرح کی حرکت موجود ہو اور دیکھو کہ وہ آگے کی جانب بڑھتا ہے تو سمجھو کہ یہاں درم موجود ہے لہذا محلل دلیں ادویہ استعمال کرو۔ (مؤلف)

ایک شخص دریا میں مچھلیوں کا شکار کر رہا تھا۔ شکار کرتے ہوئے مٹانہ اور وہ جگہیں سرد ہو گئیں جو مقعد کے پہلو میں واقع ہیں۔ چنانچہ بول و بداز با ارادہ خارج ہونے لگے۔ مسخن ادویہ کے استعمال سے مریض کو فوری شفا ہوئی۔ دوائیں ہم نے ماؤف عضلہ پر رکھی تھیں۔ ماؤف مقام اگر نہایت اندر کی جانب ہو تو شفا کی رفتار ست ہوگی۔ اس کے لئے قوی تر دواؤں کا استعمال ضروری ہے۔ (جالیئوس)

بالخصوص جبکہ بیماری اس عصب کے اندر ہو جو عظم اعظم سے نکلتا ہے۔ (مؤلف)
ایک اور شخص کا سر بارش میں بھیج گیا۔ اسے سخت ٹھنڈک پہنچی۔ چنانچہ سر کے
جلد کی حس جاتی رہی۔ اطباء جلد کو تختہ (گرمی) پہنچا رہے تھے۔ مجھے پونک یہ معلوم تھا کہ
سر کی جلد ان چار اعصاب سے حس قبول کرتی ہے جو پشت کے اولین مڑوں سے نکلتا ہے لہذا
میں نے انہی مقامات کا علاج کیا چنانچہ مریض صحت یاب ہو گیا۔ (جالیئوس)
یہاں تکلیف نہ کورہ بالامقامات پر تھی نہ کہ اعصاب کے اگنے کی جگہوں پر۔ اسے نگاہ
میں رکھو۔ (مؤلف)

غرض ہر عضو کی جانب آنے والے اعصاب کے اگنے کے مقامات جن کے علم میں
ہیں گے ان کے سے ملان کرنا ضروری ہو گا۔ (جالیئوس)

اس کے لئے ”جوامع الاعضاء“ کا مطالعہ کرو۔ (مؤلف)
ایک شخص کے خنازیر کا علاج کرتے ہوئے پہلو سے اوپر کی جانب واقع ہونے والے
عصب راجع کو کاٹ دیا گیا۔ نتیجہ میں مریض کی آواز موقوف ہو گئی۔

اسی طرح ایک اور شخص کے ملان میں گوشت اور اعصاب کا چھنا جو زاجو بہت کے
دونوں شریانوں کے نزدیک واقع ہے کھل گیا۔ مریض صحت یاب تو ہو گیا مگر آواز کمزور
ہو گئی۔ اس کے لئے ادویہ مسخہ استعمال کی گئیں۔ (جالیئوس)

جسم کے کسی حصہ میں کسی عضو کو ماذف دیکھو مثلاً ایک ہاتھ، ایک کان یا ایک آنکھ
ماذف ہو گئی ہو اور حس و حرکت جاتی رہے تو یہ سمجھو کہ تکلیف عضلہ کے مبداء میں اس طرف
ہے جہاں وہ آگتا ہے لیکن دونوں ہونٹوں کے اندر آفت ہو تو یہ سمجھو کہ وہ مقام سب کا سب
ماذف ہو چکا ہے۔ جہاں سے اعصاب کا جوڑا برآمد ہوتا ہے۔ کچھ عصبی بیماریاں قریب کے
جوڑے کا قبول بھی کر لیتے ہیں۔ (جالیئوس)

عرصہ دراز تک پشت کے بل لیٹنے سے نچڑ کمزور ہو جاتا ہے۔ (جالیئوس)
طبعی اہباء نے اختلاف کیا ہے۔ فالج اور ریشہ کے باب میں انھیں شک و شبہ ہے۔
ان کے خیال میں نچڑ کے اندر کسی ایسی بیماری کا پیدا ہونا ممکن نہیں ہے جو نصف نچڑ تک
محدود رہے۔ البتہ قطع و برید کی صورت میں ممکن ہے۔ مگر طبعا ایسی کیفیت کا پیدا ہونا ممکن
نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ دونوں ہاتھوں اور دونوں پیروں میں ریشہ بیک وقت کیسے ہو سکتا
ہے۔ جبکہ ہاتھ کا نچڑ پیر کے نچڑ سے اوپر واقع ہے۔ کتابوں کے اندر اس سلسلہ میں توحیدہ

اقوال ملتے ہیں۔ (مؤلف)

آفت جب دماغ کے بطن مؤخر میں ہو تو اس کی دو صورتیں ہوں گی۔ نصف حصہ میں ہے تو فالج اور کل حصہ میں ہے تو سکٹ ہو گا۔ (جائیوس)

فالج میں تشخیص کے لئے یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ نصف دماغ کا نہ کہ نصف تجویف کا مزاج فاسد ہو چکا ہوتا ہے۔ اس لئے اعصاب اور دماغ سے اگن والا نفاق سب ماؤف ہوں گے۔ (مؤلف)

جائیوس نے مذکورہ کتاب کے چند تھے مقالہ میں کچھ اور باتیں بھی لکھی ہیں جس سے مذکورہ بالا خیال کی تائید ہوتی ہے۔ بایں ہمہ فالج کسی ایک پہلو ہو اور چہرہ صحیح و سالم ہو، کسی طرح کی تبدیلی اس کے اندر واقع نہ ہوئی ہو تو مذکورہ خیال کی ہم تائید نہ کریں گے۔ نصف نفاق کا طول میں عیمل ہونا برا ہے۔ ایسی صورت میں بیماری اعصاب کے اگنے کے مقامات پر ہو گی۔ ہذا املاح میں انھیں کو مد نظر رکھنا ہو گا۔ یہ نہایت انوکھی اور حیرت انگیز بات ہے کہ ایک ہی حالت میں ہاتھ اور پیر کے اعصاب کے مبادئی ماؤف ہوں۔ لہذا یہ بات ذہن کے ذخیرہ میں رہے۔

اعضاء الائمہ کے پہلے مقالہ میں جائیوس نے یہ بھی کہا ہے کہ نصف نفاق طول میں ماؤف ہو سکتا ہے لہذا اس طرح ہیں کہ گاہ وقت اس کے یعنی نفاق کے دائیں جانب اس طرح ہوتی ہے کہ بائیں پہلو قطعاً متاثر نہیں ہوتا۔ گاہ اس کے برعکس ہوتا ہے۔ اور برعکس جانب کے اعصاب ماؤف ہو جاتے ہیں۔ نفاق گر فی غیر موجود ہو اور آفت نفاق سے نکلنے والے اعصاب کے کسی ایک شعبہ میں ہو تو نتیجہ کے طور پر اس عضو کے اندر استرخاء پیدا ہو جائے گا۔ جس میں اعصاب کا یہ شعبہ داخل ہوتا ہے۔ ایسا بکثرت ہوتا ہے کہ بیک وقت کئی شعبہ ماؤف ہوں مگر نفاق صحیح و سالم ہو۔ (جائیوس)

اس جگہ جائیوس کی بات قابل غور ہے۔ عصب کے مبدئی جو بات اس نے کہی ہے ایسا ملتا ہے، جیسے اس کے نزدیک یہ کوئی انوکھی بات ہے کہ نصف نفاق طول میں تو ماؤف ہو مگر بقیہ نصف متاثر نہ ہو۔

جائیوس اس مقام پر فالج کا کوئی سبب دریافت کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ اس کا قول ہے کہ یہ ممکن ہے کہ بیک وقت اعصاب کے اگنے کے بہت سارے مقامات ماؤف ہو جائیں مگر نہایت عجیب و غریب یہ ہے کہ ہم یہ اتنی قرار دے لیں کہ نصف نفاق ہمیشہ ماؤف ہو گا اور

بقیہ نصف اس حد تک مامون رہے گا کہ اس کے فعل میں کسی طرح کا نقص واقع نہ ہو۔ اس جگہ درم یا مضطرب کی کیفیت میں کس قدر حیرت کی بات ہے کہ نصف نخاع تو اس حد تک اتر ہو جائے کہ اس کا فعل موقوف ہو جائے مگر نصف آخر مامون رہے۔ آفت سوء مزاج کے باعث ہو تو مذکورہ بالا کیفیت کا موجود رہنا اور زیادہ خراب ہے۔ مگر مجھے معلوم ہے کہ دماغ اپنے تمام ہلکوں میں دود ہے۔ چنانچہ جسم کے کسی پہلو میں استرخاء پیدا ہو گا تو آفت بھی دماغ کے اسی پہلو میں ہوگی۔ لیکن چہرے پر آفت کا کچھ اثر نمایاں نہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دماغ کے اس حصے میں آفت زیادہ سخت نہیں ہے۔ اس سے قریب تر حصوں کا فعل باقی رہے گا۔ بایں ہمہ اس کا مؤدب ہو نا ضروری ہے۔ اگر یہاں یہ محسوس نہ ہو، نیز دور کے حصوں میں بھی نمایاں نہ ہو تو یقینی ہے کہ آفت اس جگہ مکمل طور پر نمایاں ہو کر رہے گی۔ کیونکہ آفت اصل اور سرچشمہ سے جب دور ہوتی ہے تو قوت کا اثر مست ہوا کرتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ خود نخاع بھی دود ہیں۔ گو تشریح سے یہ حصے ظاہر نہیں ہوتے۔ (مؤلف)

مبدأ نخاع کے شروع میں کوئی ایسی آفت لاحق ہو جائے جس کے سبب یہاں آنے والی قوتوں میں رکاوٹ پیدا ہو جائے تو چہرے کے سوا جسم کے تمام حصوں میں استرخاء پیدا ہو جائے گا۔ جیسا کہ مبدأ نخاع کے نصف حصے میں آفت لاحق ہونے سے اس پہلو میں فالج ہو جایا کرتا ہے۔ (جالینوس)

یہ باب بارہ اس قول کے قریب تر ہے کہ بطن مؤخر جہاں سے نخاع نکلتا ہے دود ہے یا یہ کہ آفت فی نغصہ خود جرم دماغ میں پیدا ہوتی ہے، چنانچہ یہاں سے جو چیزیں نکلتی ہیں وہ بھی مؤدب ہو جاتی ہیں۔ (مؤلف)

فالج کے ساتھ گاہ چہرے میں بھی استرخاء پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ سمجھیں کہ آفت دماغ کے اندر ہے۔ لیکن چہرے کے اعضاء محفوظ ہوں تو سمجھنا چاہیے کہ آفت مبدأ نخاع کے اندر ہے۔ کیونکہ صراحت سے یہ بات کہی جا چکی ہے کہ دماغ اپنے ہلکوں میں دود ہیں۔ ورنہ ایک ہو اور آفت یہاں لاحق ہو تو چہرے کے دونوں پہلوؤں میں استرخاء پیدا ہو جائے گا۔

مبدأ نخاع کے پاس دماغ کے دونوں حصے مؤدب ہوں تو سکتے اور ایک حصہ مؤدب ہو تو فالج لاحق ہو گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ سکتہ کا فالج میں تبدیل ہو جانا اسی وقت ہوتا ہے جب دماغ کے فضلہ کو سب سے کمزور پہلو کی جانب دفع کرنے لگتا ہے۔

الغرض ساری بات مطلق سی ہے۔ یہ تو دماغ و دو حصوں میں مانا جائے۔ مگر یہ بھی مشکوک ہے۔ "خرد دماغ" کا ایک طبقہ ماؤف ہوتا ہے تو کیونکر دو سر اعضاء محفوظ رہتا ہے۔ یہی حال نخاع کا بھی ہے یا پھر یہ مانا جائے کہ خود جرم دماغ ہی ماؤف ہوا کرتا ہے۔ مگر اس میں بھی شک ہے۔ لہذا طبیعی مباحث کے اندر اس پر سیر حاصل بحث ہونی چاہیے۔ (جالیئوس)

کتاب امفاصل کے اندر بقراد کا یہ قول ہے کہ گردن کے مرے اندر کی جانب زائل ہو جائیں تو اس سبب سے انسان مفلوج نہیں ہوتا۔ البتہ کسی ایک پہلو کی جانب زائل ہو جائیں تو اس سے فالج لاحق ہوتا ہے جو صرف دونوں ہاتھوں کی حد تک رہے گا۔ اس سے آگے نہ بڑھے گا۔

گردن کے مرے اگر اندر کی جانب اس طرح مائل ہوں کہ اس کے ساتھ نخاع لپٹا ہوا نہ ہو تو فالج لاحق نہ ہوگا، بشرطیکہ میان تھوڑا تھوڑا ہو، برعکس ازیں ان کامیلات اس طرح ہو کہ ساتھ میں نخاع بھی لپٹا ہوا ہو تو نیچے کے تمام حصے جسم میں فالج ہو جائے گا۔ (جالیئوس)

جالیئوس کے اس قول "اس کامیلات تھوڑا تھوڑا ہو" کا مطلب میری سمجھ میں یہ آتا ہے کہ زیادہ حصہ اس طرح مائل ہو جائے کہ اس سے دائرہ کا ایک قطعہ بن جائے جیسا کہ حد بہ (کبر اپن) کے اندر ہوتا ہے۔ لپٹنے کا مفہوم یہ ہے کہ ایک مرہ اس طرح مائل ہو جائے کہ نخاع کے اندر زاویہ بن جائے۔ مرہ کسی ایک جانب مائل ہوتا ہے تو اس کا بعض حصے عصب پر باؤ ڈالتا ہے۔ چنانچہ اس سے استرخاء پیدا ہو جاتا ہے۔ بعض حصے یہ کیفیت پیدا نہیں کرتا۔ اس اہمال کی تفصیل یہ ہے کہ گردن کے ہر مرہ کے اندر ایک گڈھا ہوتا ہے۔ مرے ایک دوسرے سے ضم ہوتے ہیں تو وہ سوراخ بند ہو جاتا ہے جس سے اعصاب نکلتے ہیں۔ اوپر کا مرہ نیچے کے مرہ کے برابر ہوتا ہے۔ سینہ کے مردوں کا حال دیگر ہوتا ہے۔ چنانچہ اوپر کا مرہ ہمیشہ بڑا ہوتا ہے۔ کمر کے مردوں کا حال یہ ہے کہ ان میں آخر مرہ کل کا کل اوپر کے مرہ میں ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ گردن کا مرہ جب بھی الگ ہوتا ہے تو اس حصے کا عصب پھیلتا اور سمٹتا ہے جہاں سے یہ جدا ہوتا ہے۔ (لہذا اس پہلو پر دباؤ پڑے گا کہ جس پر الگ ہو جانے کے بعد مرہ واقع ہوگا۔) چنانچہ یہاں فالج ہو جائے گا۔ اور چونکہ ہاتھ کا عصب گردن سے آتا ہے لہذا یہ فالج ہاتھ سے آگے نہ بڑھے گا۔ پشت کا مرہ جب الگ ہوگا تو مرہ کے ساتھ نخاع بھی مائل ہو جائے گا کیونکہ یہاں سوراخ کامل ہوتا ہے۔ (دو مردوں سے مل کر نہیں بنتا ہے) لہذا یہاں سے جو عصب اگتا ہے اسے یہ حالت درپیش نہیں ہوتی کہ کسی ایک جانب میں پھیلے اور

دوسرے جانب سے منحرف ہو۔ (مؤلف)

بوڑھوں کے اندر ریشہ معمولی سبب سے بہت جلد پیدا ہو جاتا ہے مگر جوانوں کے اندر یہ اسی وقت پیدا ہوتا ہے جب ان کا بدن نہایت سرد ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ان لوگوں میں بھی پیدا ہو جاتا ہے جو خالص شراب بکثرت پیتے ہیں، یا جنہیں مسلسل اسہال کی شکایت ہوتی ہے یا جو عرصہ دراز تک شکم بڑی کرتے ہیں مگر ریاضت نہیں کرتے۔ ریشہ اس وقت بھی پیدا ہو جاتا ہے جب ٹھنڈا پانی یا دقت پی لیا جاتا ہے۔ کیونکہ مذکورہ تمام صورتوں میں سوء مزاج بار و پیدا ہو جاتا ہے۔ انحطاط فلیٹھ بھی روح تنسانی کی راہوں میں رکاوٹ ثابت ہوتے ہیں۔ اس سے بھی ریشہ ہو جاتا ہے۔ (جالیئوس)

جالیئوس نے اس جگہ لکھا ہے کہ میرے خیال میں ریشہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب عضلات کے اندر کمزوری اس حد تک پیدا نہیں ہوتی کہ طاقت بالکلیہ زائل ہو جائے اور استرخاء پیدا ہو جائے۔ عضلات کے اندر اس حد تک طاقت ہو تا ضروری ہے کہ وہ اوپر کو کھینچ سکیں، اور پھر عضو اپنے ثقل طبعی کے باعث نیچے کی جانب آجایا کرے۔ اس طرح متضاد حرکتیں پیدا ہوتی رہیں۔ (مؤلف)

پشت کے سرے اندر کی جانب مائل ہو جائیں تو اس سے عسر بول (پیشاب کی دشواری) پیدا ہو جاتا ہے اور باہر کی جانب ابھر آئیں تو اس سے جریان بول (پیشاب جاری ہونا) کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ (جالیئوس)

(جوامع الاعضاء کے) باب البول کا مطالعہ کریں۔ (مؤلف)

سکتہ، عروق اور شریانوں کے ایسے امتلاء سے بھی پیدا ہو جاتا ہے جس کی موجودگی میں سانس لینا ممکن نہ ہو۔ کیونکہ ایسی صورت میں جسم بالکلیہ سرد ہو جاتا ہے۔ جس سے حس و حرکت مفقود ہو جاتی ہے اس سلسلہ میں بقراط کا یہ قول ہے کہ اچانک سکتہ پیدا ہو جانے کا سبب عروق کا بند ہو جانا ہے، مگر ریشہ ٹھنڈک، امتلاء، استفرارغ اور نفسانی حواض کے باعث لاحق ہوتا ہے۔ جو اعضاء مفلوج ہو جاتے ہیں ان کا رنگ ناصاف ہو جاتا ہے۔ (جالیئوس)

دسمقراطیس لکھتا ہے کہ "اعضاء کے اندر پیدا ہونے والے استرخاء کا علاج میں نے حوا و شیطرج سے کیا اور اس سے صحت ہو گئی۔" آگے وہ لکھتا ہے کہ یہ علاج خردل (رائی) اور نفلسا سے بے نیاز کرتا ہے۔ (جالیئوس)

اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے گرم اور عمرا دویہ پر احماد کرتے ہوئے ریشہ کا علاج

کیا ہے۔ یہ دوائیں اور ٹمپائس کے مطابق مفید ہیں۔ کیونکہ ان کے متادوں سے لیسڈار باغمل تحصیل ہو جاتا ہے۔ اور مقام ماکوف پر بکثرت خون جمع ہونے لگتا ہے جس سے یہاں گرمی پیدا ہو جاتی ہے اور حس و حرکت واپس آ جاتی ہے۔ (مؤلف)

اعضاء کی خشکی کے باعث پیدا ہونے والا ریشہ بے حد خراب ہوتا ہے۔ اس سے شفا کی قطعاً امید نہیں ہوتی۔ (بقراط)

تجربہ اور قیاس دونوں گواہ ہیں کہ سر کے اعصاب کے لئے معطر ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اعصاب کو تمام حسندی اشیاء سے معطر ہو جاتی ہے۔ لطیف حسندی اشیاء تو اور زیادہ معطر ہیں کیونکہ ان کے اثرات اندر دور تک پہنچتے ہیں۔ (بقراط)

سکتے مستحکم ہو تو مریض صحت یاب نہ ہوگا، اور کمزور ہو تو صحت کا ہونا زیادہ آسان نہ ہوگا۔ (بقراط)

سکتے یہ ہے کہ تمام جسم میں حس و حرکت اچانک مفقود ہو جائے۔ صرف تنفس باقی ہو۔ تنفس بھی جاتا رہے تو یہ صورت نہایت سخت اور پہ غلٹ موت کا باعث ہے۔ سکتے کے مریض میں تنفس باقی ہو مگر بے حد دشوار ہو تو یہ سکتے قوی ہوگا اور تنفس میں جدوجہد کرنی پڑے مگر تنفس مختلف ہو، کسی ایک نظام کے تحت واقع نہ ہو، بایں ہمہ کبھی ضعف بھی لاحق ہو تو یہ بھی سکتے قوی ہے، مگر پہلے کے مقابلہ میں کمزور ہوتا ہے۔ برعکس ازیں مریض کسی ایک نظام سے تنفس لازماً سہل رہا ہو تو سکتے ضعیف ہوگا۔ اگر ایسے مریض سے سابقہ پیش آئے تو اس کا صحت یاب کرنا لازم ہے۔ کوئی بھی سکتے ہو وہ پیدا اس طرح ہوتا ہے کہ سر کو چھوڑ کر جسم کے دیگر حصوں تک روح نفسانی کی حرکت موقوف ہو جاتی ہے۔ یہ کیفیت اس لئے پیدا ہوتی ہے کہ دماغ کے اندر کوئی درم پیدا ہو جاتا ہے یا اس لئے پیدا ہوتی ہے کہ بطون دماغ کے اندر باغملی رطوبت بھر جاتی ہے۔ مرض پیدا کرنے والا سبب جس قدر ہوگا اسی قدر مرض بھی ہوگا۔ بالعموم مریض سکتے کے صحت یاب نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ تنفس کو نقصان پہنچنے لگتا ہے۔

حیرت ہے کہ سکتے کے اندر عضلات صدر میں حرکت ہوتی رہتی ہے۔ گو یہ حرکت دشواری کے ساتھ ہوتی ہے مگر دیگر تمام اعضاء میں حرکت بالکل موقوف ہو جاتی ہے۔ ممکن ہے ایسا اس لئے ہو کہ تنفس کی شدید ضرورت کے پیش نظر قوت گر جاتی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر حالات میں مریضان سکتے کو دیکھیں گے کہ ان کے تمام عضلات صدر اسی طرح حرکت کرتے ہیں جس طرح سخت ریاضت کے اندر حرکت کرتے ہیں یہ صورت حال اس لئے ہوتی ہے کہ تمام

عضلات صدر متحرک ہو جانا چاہتے ہیں تاکہ حرکتیں کم ہوں تو سینہ کے اندر اتنی حرکت پیدا ہو جائے جو کفایت کر سکے۔ یا اس کے بعض عضلات میں زوردار حرکت آجائے۔ (جالینوس)

شراب امتلاء کے باعث پیدا ہونے والے تشنگ کو اپنی کیفیت سے رفع کر دیتی ہے۔ جیسا کہ بخار رفع کرتا ہے۔ کیونکہ بکثرت امتلاء کی حالت تشنگ اور سکتہ پیدا کرتی ہے، یہ اعصاب کو کھول دیتی ہے، کیونکہ ان کے اندر سرایت کر کے وہ امتلاء پیدا کر دیتی ہے۔ (جالینوس)

پرانی تلخ آتشیں شراب تھوڑی غذا کے ساتھ اگر خالص پی جائے تو یہ اعصاب کے امراض بارہ کو تحصیل کرنے میں بے حد معاون ہے (مؤلف)

فالج کا علاج بلغمی اخلاط کے اخراج سے کیا جانا چاہیے۔ تندرست شخص کو اچانک سر میں درد پیدا ہو جائے اور فوراً سکتہ بھی، اسی کے ساتھ خرخراہٹ کی آواز بھی، تو یہ سات دنوں کے اندر ہلاک ہو جائیگا۔ البتہ بخار بھی ہو جائے تو یہ سمجھنا چاہیے کہ فصد سر کی جانب اچانک مائل ہو گیا ہے جو بخار سے تحلیل ہو جائے گا۔ اگر بخار لاحق نہ ہو تو سات دنوں کے اندر موت یقینی ہے۔

زبان کی طاقت اچانک جاتی رہے یا کسی بھی عضو کے اندر استرخاء پیدا ہو جائے تو سمجھنا چاہئے کہ بیماری سوداوی ہے۔

اس بیماری کو سوداوی نہیں کہتا چاہئے کیونکہ یہ بلغمی بھی ہو سکتی ہے۔ دونوں ہی اسباب سے اس قسم کی بیماری اچانک پیدا ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اس طرح کی بیماریاں درم سلب یا مزاج ردی مسئلہ کے باعث جس کا تحصیل ہونا دشوار ہوتا ہے قدرے قدرے پیدا ہوا کرتی ہیں۔ درم سلب یا مزاج ردی مسئلہ کا تحصیل ہونا اس لئے دشوار ہوتا ہے کہ بیماریاں یکبارگی نہیں بلکہ بتدریج دھیرے دھیرے وجود میں آتی ہیں۔

سکتہ اس لئے ہوتا ہے کہ دماغ کی جانب بکثرت خون کا انصباب ہونے لگتا ہے یا اس لئے کہ سکتہ کے اندیشہ سے فصل بہار کے اندر سکتہ لاحق ہونے سے پہلے ہی مریض کی فصد کھول دی گئی ہو۔ (جالینوس)

ضعیف ارا عصاب حضرات مذکورہ امراض کے اندر بسرعت جلا ہو جاتے ہیں۔ اسے سمجھنے کے لئے باب المزاج کا مطالعہ کریں۔ (مؤلف)

مریضان فالج کا گوشت بے حس ہوتا ہے۔ جس صرف جلد کے اندر باقی رہتی ہے بشرطیکہ مؤلف نہ ہو۔ صریح لہذا احتیاق ارمم ن دونوں امراض سے فالج بہ آسانی پیدا ہو جاتا ہے۔ (طیلاس)

رعش، اختلاج، فقدان حس، یا فقدان حرکت جیسی سر و بیماریوں کے مریضوں کو ہم مریضوں کا ایسا آہٹ دیتے ہیں جس کے اندر حشاش یا گرم تھوکوں کو شامل کر کے پکادیا گیا ہو۔ تمام اہلہ جب دونوں پہلوؤں کے تشنج، پورے جسم کا رعشہ، اختلاج یا چہرہ کے نیچے تمام جسم کے اندر پیدا ہونے والے اسے خاں کا جان کر تے ہیں تو متفقہ طور پر سر کے پچھلے حصے کی جانب توجہ دیتے ہیں۔

رعشہ زیادہ تر اعضاء کے عصبی حس پر بروقت غالب ہو جانے سے لاحق ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسی صورت میں لصد کھولنا یا لعموم سحر ہوتا ہے۔ لصد کبھی معید بھی ہوتی ہے۔ مگر بہت کم اور صرف ان مریضوں کے حق میں مفید ہوتی ہے جنہیں رعشہ جسم کے اندر حشاش یا بوا میری خون جیسے خراب مادوں کے مجتمع ہو جانے سے لاحق ہو جاتا ہے۔ (جائینوس)

جائینوس نے لکھا ہے کہ اس نے رعشہ، اختلاج اور جوڑی بخار کے باب میں اپنا مکمل مضمون کتاب امیڈیمیا کے تیسرے مقالہ کے پہلے تشریحی مقالہ قلمبند کیا ہے۔ (مؤلف) بکثرت شراب نوشی اعصاب اور دماغ کے نئے مضر ہے، ہمارے تو دونوں کے حق میں بحد مضر ہے (جائینوس)

مذکورہ بالا تمام بیماریاں اور بقیہ بلشی امراض بچوں کو لاحق ہو جاتے ہیں تو بالغ ہونے پر یہ مستقل ہو جاتے ہیں، اور نقطہ تدبیر نہ ہو تو ان کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ (جائینوس) مکمل فانی نام ہے عضو سے حس و حرکت کے باطلہ فقدان کا۔ (جائینوس) اعضاء آئندہ کے پہلے اور دوسرے مقالہ کے اندر جائینوس نے لکھا ہے کہ یہ ممکن ہے کہ حس زائل ہو جائے مگر حرکت باقی رہے، یا حرکت زائل ہو جائے اور حس باقی رہے۔ یا دونوں ہی کا فقدان ہو جائے۔

علم کے اندر چونکہ ایک عصب حس ہوتا ہے اور ایک عصب حرکت کا۔ اس لئے کبھی کوئی ایک ہی مادہ ہو سکتا ہے، اگر کسی عضو کے اندر ایک ہی عصب حس کا بھی ہو اور حرکت کا بھی، اور حرکت زائل ہو گئی ہو مگر حس باقی ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ عصب کے اندر ضعف پیدا ہو گیا ہے۔ چنانچہ حرکت کے لئے زیادہ قوت درکار ہے۔ مگر حس کے لئے قوت کافی ہو رہی ہے۔ ایسی صورت میں ممکن نہیں ہے کہ حس تو مفقود ہو جائے مگر حرکت علی حال موجود ہو۔ (مؤلف)

رعشہ کے لئے ضہوکا حیرت انگیز نسخہ۔

ہکی ہو فی محبوبہ لوٹ کر روزانہ دو بار ہاتھوں پر پیس کریں۔

حشک حمام کے ذریعہ میں نے فائج دور کر دیا ہے۔ کبھی مریض سانس کے سر کے قریب گرمی پہنچائی جاتی ہے اس سے سکھ تھمیل ہو جاتا ہے۔ مردوں کے رو برو گرمی پہنچانی چاہیے۔
بچوں کے بیماری اصل میں سر کے پچھلے حصہ میں ہوتی ہے۔

سانس اور فائج کے ساتھ جسم حشک بھی ہو جاتا ہے لہذا تھور شیاپ کا حقنہ اور حمل
بنا چاہیے۔ بچوں پر روغن، گرم پانی اور نمک کی مالش کی جائے، مردوں پر مید اور زعفران
(یرو) اور تندرستوں کا نفوٹ استعمال کیا جائے۔ یہ بچہ عہد ہے۔
بچہ تمام بیماریوں میں حسب فریون کا مسلسل استعمال کریں۔

نسخہ حسب ذیل ہے:

سکینچ ۷ گرام، اشنک ۷ گرام، جاکشیر ۷ گرام، مقل ۷ گرام، صبر ۷ گرام، جند بید ستر ۷
گرام، اسپند ۷ گرام، فریون ۳ گرام، تخم حنظل ۱۰ گرام، مقدہ خوراک ۵ گرام
سب سے عمدہ زمانہ خریف کا ہوتا ہے۔ روغن ارغہ کو عرق سداب میں پکا کر روزانہ
۷ گرام عرق اصول کے ساتھ پائیں اور بتدریج روغن کی مقدار ۵ ۷ گرام تک
پہنچائیں۔ (یودی)

”حب بیمارستان“ ان تمام دردوں میں مفید ہے۔

نسخہ حسب ذیل ہے:

جند بید ستر ۲ گرام، تخم حنظل ۱ گرام، فریون ۵۰۰ ملی گرام، ایروج فیتر ۵۱۔ ۳ گرام۔
مشراب کے طور پر۔ (یودی)

ر مشہ کی بیماری بہ کثرت مشروبات استعمال کرنے، برف کا پانی پینے، کثرت جماع
اور بار بار بدہوشی کی حالت میں رہنے کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔ اس کا بلغمی، جند بید ستر کا
مشراب، گرم روغنوں کے اندر دیننا، عسوارف پر تیل کی مالش، اعصاب پر روغن سوسن
اور روغن قسطی تر بخ، یہ سب مفید ہے۔ (طبری)

حسب ذیل دواؤں سے اعصاب غیر طبعی بلغموں سے پاک ہو جاتے ہیں۔

فریون، تخم حنظل، قطہ ریون اور عصارہ تاء انصار میں حلایت، سکینچ، جاکشیر، اور جند بید ستر
شامل کریں۔ اور ایروج ہر مس، اور اور تریق ارچہ کے ہر او مسلسل استعمال کریں۔ (مؤلف)
فائج میں اپاک سخت درد پیدا ہوتا ہے۔ گردن کی رگیں پھیل جاتی ہیں، آنکھوں کے

سامنے شعلہ نہیں نظر آتی ہیں، اطراف ٹھنڈے ہو جاتے ہیں، پورے جسم میں اختناق ہوتا ہے، ترالوں کے اندر بوجھ محسوس ہوتا ہے، خواب میں رانت بچکتے ہیں۔ ان تمام علامات کا تدارک فصد اور اس کے ذریعہ کیا جائے۔ پورے جسم پر روغن قسط وغیرہ کی ماسح کی جائے اور بٹھستے کرانی جائے۔ گرم چیزوں کا مٹھوس دیا جائے، گرم چیزیں سونگھائی جائیں تیز جتنے، یہ جائیں، تمام کے اندر بیچا دیا جائے اور تیز ریاضتیں کرائی جائیں۔ (طبری)

ریاضت کی تدبیر مکمل نظر ہے۔ (موفق)

فالج کے اندر دوج مربی کا کھانا مفید ہے۔ برودت اعضاء فالج اور خدر میں جند بید ستر نافع ہے۔ اسے روغن بٹاوا اور میں توڑ کر طلاء کیا جائے۔

حسب ذیل نسخہ برودت اعضاء فالج اور خدر میں عجیب الاثر :

عرق سداب تازہ ۲ کلو کے اندر روغن سوسن ۵۰۰ گرام ڈال کر اتنا پکایا جائے کہ پانی جاتا رہے اسے صاف کر کے ٹک سے اتار لیں، بعد ازاں جند بید ستر، عاقر قرحا اور قسط ۳۰-۴۰ گرام خوب اچھی طرح گھس کر، الیں، پھر اس کے اوپر روغن بلسان ۸۰ گرام ڈال کر طلاء کے طور پر استعمال کریں۔ مشروب کے طور پر نہیں۔ (طبری)

سنت کا علاج شبت، شج، برنجاسف، مرزنجوش، برگ اترج، صغتر، الکلیل الملک پوائین، سداب اور حاش کے جوشاندہ کا سر پر نطول کر کے شروع کریں۔ (ابرن)

سر پر ان اشیاء کے نطوس سے پہلے جسم کا استفرغ کرنا چاہئے۔ پھر سر پر گرم لطیف روغن رکھے جائیں، اس کے بعد دونوں نعتوں کے اندر طاقور معوط استعمال کئے جائیں۔ اگر کچھ بھی ہو جو نہ ہو تو صرف ایک سہن کے عصا کا معوط دیدیں۔ مرعیان سکتہ جن کے معنت کی امید ہو کا سب سے بڑا علاج یہ ہے کہ سر اور تمام جسم کی عمید کی جائے۔ گرم نطول، چہرہ کی اشیاء کے ذریعہ معوط اور تیز جتنے استعمال کئے جائیں۔ ایسا اس لئے کہ یہ مرعیض مردوں کے مانند پڑے ہوتے ہیں، انھیں کوئی چیز پلائی نہیں جاسکتی۔ بایں ہمہ منہ میں تریق، سبزی، نمک، یا سبزی اور اسی طرح کی صفویات بقدر بندق (سازمے چار گرام) داخل کی جاسکتی ہے۔ حسب ذیل ادویات پر مشتمل حقنہ استعمال کیا جائے۔

حکم حاکل اور قطر ریون کو، ناغواہ، شب، سداب اور کاشم کے ساتھ پکا کر اس میں صغتر، مر اور روغن بادام تلخ شامل کریں، اور پھر پورہ، مرادہ ثور اور عسل کے ہمراہ حقنہ کریں۔ تمام مردوں پر اس طرح رکڑیں کہ وہ سرخ ہو جائیں۔ پھر گرم لطیف اشیاء کا نطول

کرنے کے بعد گرم لطیف روغیات کے ذریعہ مردوں کی مالش کریں۔ (مؤلف)
 کسی عضو کے اندر چوٹ یا ایسے پھوڑے کی وجہ سے جس کا درم مزمن ہو گیا ہو فالج
 ہو جائے تو اس کا علاج ان ادویہ سے کیا جائے جو درم کو منتشر کر دیں۔ ممکن ہو تو مقام مؤلف
 پر پہنچنے لگائے جائیں تاکہ سفلہ اور ضربہ کے باعث مردہ خون کھینچ لیں۔ ضعف اعصاب سے
 فالج ہو تو روغن نار دین وغیرہ سے مالش کی جائے۔ جسم میں بکثرت رطوبت جمع ہو جانے سے
 فالج ہو جائے تو حسب فریون سے علاج کریں۔ معدہ کے اندر بکثرت رطوبات کے جمع ہونے
 کا یقین ہو تو سر بیض کو تے کرائیں۔ اس کے بعد روغن ارغہ کے ہر اوماء الاصول پلائیں۔
 کھانے میں چنے کا پانی اور تازہ و خوشگوار زیتون دیں۔ مریض کمزور ہو تو چڑیوں کا گوشت
 کھلائیں۔ استرخاء کی صورت میں ایسے زیتون کے آیزن میں بیٹھنا جس میں گرم تھنوں کے
 ساتھ شعلہ پکاری گئی ہو، نیز روغن ارغہ، روغن جند بیدستر، فریون، عاقر قرچا، حنظل، میہ
 اور سوسن کے ذریعہ ترمیم کرنا مفید ہے۔ یا پھر روغن سوسن کی قیر دلی بنالی جائے۔ اور اس
 کے ساتھ مذکورہ ادویہ کو گھس کر عصب کے دبانے اور خود عضو مؤلف پر اس کا طلا کیا جائے۔
 یہ فالج، خدر اور تشنج مرطوب میں مفید ہے، کیونکہ اس سے غلیظ رطوبات تحلیل ہو جاتی ہیں
 اور مریض صحت یاب ہو جاتا ہے۔ (طبری)

سکتہ کا مریض پشت کے بل پڑا ہوتا ہے۔ چہرے پر کبھی کبھی سرخی طاری ہوتی ہے۔
 بیماری ہلکی ہو تو حلق میں کوئی مرطوب شے پکانے سے مریض نکل سکتا ہے مگر سخت ہو تو اسے
 حلق سے اتار نہیں سکتا۔ داخل کی جانے والی شے ناک کی راہ نکل جائے گی۔ ایسے مریض اس
 طرح پڑے ہوں گے کہ نہ کوئی آوار نکلے گی، نہ حس ہوگی، نہ حرکت ہوگی، نہ بخار ہوگا۔ سکتہ
 جتنا سخت ہوگا تنفس بھی اسی قدر دشوار ہوگا۔ بہ کثرت سرد ہنم بھون دماغ کے اندر مجتمع
 ہوں گے۔ یا پھر ہنم کی جگہ خون جمع ہوں گے۔ ایسی صورت میں بیشتر سر میں تیز درد ہوگا۔
 گردن کی رگیں پھولی ہوں گی، آنکھوں کے اندر اندھیرا ہوگا۔ چکر، برد اطراف، پورے جسم
 کے اندر اختلاج، شلل حرکت، آنکھوں میں چمک اور خواب میں دانت بچتے ہوں گے۔
 پیشاب زہاری یا سیاہ ہوگا۔ جس کے اندر نشاری یا نخلی رسوب ہوں گے۔ سکتہ کی بیماری ہلکی
 مزاجوں میں پیدا ہوتی ہے۔ موسم گرما کے اندر کسی نوجوان کو یہ بیماری لاحق ہو تو بہت سخت
 ہوگی اور کم ہی صحت ہوگی۔ صحت کی صورت یہ ہوگی کہ بیماری فالج میں تبدیل ہو جائے گی۔
 جس مریض کے صحت یاب ہو جانے کی امید ہو اس کا علاج فصد کے ذریعہ شروع کریں۔

بالخصوص جبکہ چہرہ سرخ ہو، ملاحظہ فرمائیے۔ بیماری اگر کسی بھی کھانے یا پینے کے بعد لاحق ہو تو فوراً تے کرادیں۔ اور مریض کو دو دن بھوکا رکھیں۔ شکم پر گرم طیف پانی کا نپول کرنے کے بعد گرم روغنوں کے ذریعہ تھپتھپائی کریں۔ بیماری اگر کسی شرابی کو لاحق ہو جائے تو خمار رفع ہونے کے بعد ماء الاصول جیسی مرطوب نڈا دیں اور سر کو موافق روغنوں کے ذریعہ مرطوب کریں۔ موسم گرما ہو تو سرد روغن استعمال کریں۔ سرما ہو تو سرد روغنوں کو نیم گرم ہونا چاہئے۔ خمار بالکل رفع نہ ہو اور مریض کو اتفاقاً نہ ہو تو صحت سے مایوس ہو جائیں۔

الغرض جس مریضوں کے صحت یاب ہونے کی امید ہو اس کی قصد کھولی جائے اس میں تاخیر نہ کی جائے۔ اگر کچھ اندیشہ ہو تو اسی دن یا دوسرے دن تیز جتنے استعمال کریں۔ یعنی نمکین پانی کے جتنے، جس میں شہد کو اچھی طرح ملا لیا گیا ہو، پورے جسم پر گندھک ملے ہوئے زیتون کی مالش کریں۔ سر پر روغن شبت جس کے اندر پودینہ پکایا گیا ہو رکھیں۔ ناک کے اندر چند بیدستر ہر آد آب غسل پکائیں۔ چند بیدستر اور قند سو گھمائیں۔ منہ کو زبردستی کھول کر اس کے اندر روغن سوسن میں کوئی پرلت کر کے داخل کریں۔ تاکہ مریض کو تے ہو جائے۔ معدہ پر ایسی چیز کا لٹوخ استعمال کریں جس سے ریاح خارج ہو جائے۔ تھوڑا اتفاق ہو جائے تو غرارہ کرائیں اور عطوس استعمال کریں۔ آواز کا موقوف ہونا قائم رہے تو بشرط طاقت گدی اور گردن کے پچھلے حصے کے گندھے پر شکاف دے کر نیز پیٹ کی جانب پسلیوں کے کناروں کے نیچے پچھنے لگائیں۔ پھر مریض کو کسی پاکلی یا پائے میں رکھ کر حرکت دیں۔ عطوس اور غرور مسلسل استعمال کریں۔ اکیس دن کے بعد حمام میں داخل کریں۔

فالج کے مریضوں کو ایرج جس میں ہم وزن چند بیدستر شامل کر لی گئی ہو پلائیں۔ اس دوا کو ۵ گرام سے شروع کر کے بتدریج ۲۰ گرام تک پہنچائیں۔ غصواؤف پر عمر اشیاء جس کے اندر چند بیدستر، فلفل، حار قرعہ اور فریون شامل کر لی گئی ہو رکھیں، مذکورہ دواؤں کو روغن سداب یا روغن تھار الحمار کے ذریعہ یکجہن کیا جاسکتا ہے۔ مستحق اعضا پر پچھنے لگائیں۔ اور زنت سے تیار کردہ مٹھوان پر رکھیں۔ پھر چند بیدستر ۵ گرام یا ۳ گرام جاؤ شیر یا گھی پلائیں۔ یہ نہایت مفید ہے۔ بشرطیکہ روزانہ سوا دو گرام شربت شہد کے ہمراہ استعمال کی جائے۔ یا اس کی جگہ چند بیدستر، جاؤ شیر، گھی اور حلیت ہم وزن ایک چھوڑا نہ دی جائے۔ تیس دن کے بعد مریضوں کو حمام میں داخل کریں۔ تے کرائیں، خشک اشیاء کھلائیں۔ تاکید کریں کہ حیات کو برداشت کریں۔ جن مقامات پر عمر اشیاء کے ضداد سے زخم پیدا ہو گیا ہو

انھیں مرہم اسفید اج کے ذریعہ مندل کیا جائے۔

جو عضو صحت یاب ہو رہا ہو بکثرت ایسا ہوتا ہے کہ اپنی طبعی صورت کے باقاعدہ یا تو منقبض ہو جاتا ہے یا مسترخ۔ لہذا اس پر نگاہ رکھیں۔ ایسا کبھی عضو کے شدت امتناء کی وجہ سے کبھی اس کے استفرغ کے سبب ہوا کرتا ہے۔ تشخیص ہو جائے تو کمیس فصد کی ضرورت ہوگی کہیں نہ ہوگی، استرخاء کی صورت میں شدت سے مالش کریں۔ اور قابض نہ ہوں اختیار کریں۔ منقبض ہونے کی حالت میں اشیاء مرثیہ کے ذریعہ ہلکی ہلکی مالش کریں۔ استرخاء میں سب سے مفید علاج یہ ہے کہ زیتون، نظردن اور قند مالش کے طور پر استعمال کریں۔ اور سمندر کے پانی یا غار، مرزنجوش اور منجھشت کے طبعی کانٹوں کریں۔ محرارویہ کا استعمال بحد مفید ہوتا ہے، لہذا عضو ماذف پر اتنی چوٹ کی جائے کہ وہ سرخ ہو جائے اور پھر اس پر محرارویہ رکھا جائے۔ استرخاء عضو کی مدت لمبی ہو جائے تو جوڑوں کے درمیان مسترخ گوشت کو کھینچ کر باریک اور چھوٹے ٹکڑیوں سے دانغ دیں۔

جو اعضاء سکڑ گئے ہوں ان کی تدبیر یہ ہے کہ زفت سے تیار شدہ ضادوں کے ذریعہ انھیں گرم کریں اور ان کی جانب خون دوڑائیں۔ اعصاب کے کٹنے سے جو استرخاء پیدا ہوتا ہے اس کا علاج ممکن نہیں۔

اگر کھانے کی ٹلی کے آلات میں استرخاء پیدا ہو جائے تو ٹھوڑی پر پچھنے لگائیں اور چند بیدستر اور کھینچ سے بنے ہوئے لٹوخ استعمال کریں نیز چربی اشیاء کا غرغہ کریں۔ زبان میں استرخاء پیدا ہو جائے تو اس کے اندر موجود رگ کی فصد کریں۔ ٹھوڑی پر پچھنے لگائیں۔ خردل کا غرغہ کرائیں اور زبان کو حرکت میں لائیں۔ آلات صوت کو استرخاء لاحق ہو تو علاج میں سینہ کی جانب توجہ دیں۔ نیز خود عضو ماذف کا اور آواز کا علاج کریں۔ استرخاء اگر پہلو یا کمر میں ہو تو لٹوخ اور ضادوں سے کام لیں اور وہ حرکتیں کرائیں جو ان اعضاء کے باب میں کرائی جاتی ہیں۔ مثلاً میں استرخاء ہو حتیٰ کہ پیشاب بلا ارادہ خارج ہونے لگے یا نہ خارج ہو تو علاج میں عائد اور عالسین کی جانب توجہ دیں۔ مقعد میں روغن سداب یا روغن قنارہ، ہمدان، ہمدان، جندبیدستر، لند، جاد شیر، حلیت کا حقہ کریں اور اگر براہ قنیب مثلاً کے اندر حقہ کر سکیں تو نہایت مفید ہے۔ اسی ایک علاج سے بکثرت مخلوق صحت یاب ہو چکی ہے۔

آنٹوں کے اندر بھی غرغہ بلغم ادویہ مثلاً قطریوں، شحم حنظل اور قنارہ کا حقہ

کریں۔ "وہ درد بول اور چند بید ستر کے پینے سے بھی نفع ہوتا ہے۔ جن مریضوں کا پیشاب خارج نہ ہو رہا ہو، ان کی تدبیر یہ ہے کہ پیشاب کرائیں، دبا لیں، مثلاً کو نیچوڑیں۔ مرنخی مناد اور گرم شیریں پانی پلائیں۔ جن مریضوں کا پیشاب بلا ارادہ خارج ہو جاتا ہو ان کی تدبیر یہ ہے کہ کسلی اشیاء، قابض غذا لیں اور خشک دوائیں دی جائیں اور ٹھنڈا پانی پلایا جائے۔ بیماری کم ہونے کے بعد محرک منادر رکھے جائیں۔ کیلے ٹھنڈے پانی خواہ قابض کیوں نہ ہو مثلاً پھلکری اور لوہے کے پانی کا حمام کرائیں۔

بعض مریضوں کے اکھڑ جانے اور ان کے اپنی جگہ سے ہٹ جانے سے جو فالج ہوتا ہے وہ مسلک ہوتا ہے۔ عضو قاسل کے استرخاء کا علاج یعنی دمی ہے جو مثلاً کمر، عقد اور شکم کے زیریں حصے پر بھی دمی تدبیر کی جائے گی۔ بایں ہمہ مقویات باورادہ استعمال بھی ہو گا۔ دودھ، پنیر، چینیوں اور تمام ٹھنڈی چیزوں سے پرہیز کرائیں۔ معاء مستقیم میں استرخاء پیدا ہو جاتا ہے تو یہ عید منقبض ہو جاتی ہے۔ کبھی کبھی بلا ارادہ باہر آ جاتی ہے۔ اس کا علاج بھی یعنی مثلاً جیسا ہے۔ اس علاج کے بعد اگر براز خارج ہو تو جواز السرد، عرق (مزد)، ازخرا اور سعد کے قابض جو شائدوں کے ذریعہ حق استعمال کریں۔ یا پھر ان دواؤں کے پانی میں مریض کو بنھائیں۔ براز نکلیں ہو تو چربی وغیرہ جیسی مرنخی اشیاء استعمال کریں۔ بعض اوقات ایسی دوائیں دیں جن سے براز خارج ہوتا ہو۔ مثلاً آب نمک اور حظل۔ اطراف میں استرخاء پیدا ہو تو کلی علاج کے بعد انھیں بکثرت حرکت دی جائے۔ سینا اور پیٹ پھیلا جائے اور مالش کی جائے۔ یہ سب سے بڑا علاج ہے، خاص کر مالش کرنا۔

قولنج کی وجہ سے پیدا ہونے والے فالج کی صورت یہ ہوتی ہے کہ درد قولنج سے نجات پانے سے بعد کچھ سوکوں کو اطراف میں فالج ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ یہاں حرکت اصلاً موقوف ہو جاتی ہے۔ گو جس لمس باقی رہتی ہے غالباً اس کا سبب یہ ہے کہ بحران کے طور پر عضلات اطراف کی جانب مائل ہو جاتے ہیں۔ گرم و غنوں اور مالش سے اس طرح کے تمام مریضوں کو صحت ہوتی ہے۔ جو زردی اور صمغ بدط سے تیار کردہ دغمن اس طرح کے درد میں خاص کر مفید ہے۔ بکثرت مریضوں نے مقوی اور مہرہ اشیاء کے ذریعہ فائدہ اٹھایا ہے۔

رعشہ ضعیف اعصاب سے پیدا ہوتا ہے۔ گاہ بخاروں کے اندر سرد پانی اور بکثرت شراب نوشی اور سوء مزاج بارد سے بھی ہو جاتا ہے۔ رعشہ اگر کسی ظاہری سبب سے ہو تو مریضوں کو اس سے رد کیا جائے حالت برقرار رہے تو دغمن قائم مقام ماذف پر رکھا

اعصاب کے لئے ٹونٹ بنش خدا کا ایک نہایت عمدہ نسخہ جو موقوفوں میں
کے لئے تیار ہدف ہے :

موم اور روغن سوخن کو تیل بن کر لینے کے بعد اس میں چند بید ستہ ۴۰ گرام، مر ۴۰ گرام، میوہ ۴۰ گرام شامل کریں اور ہلکا ہلکا آگ پر استقامت کریں۔

”جس سے باقی ہو اور جس سے باطل موقوف ہو چکی ہو تو جو اس سرور، مہل، دوح،
میں اب کوثر اب میں پکارا کہ مہر و پر شاہ آریں جہاں سے عصب مادف لفظ ہو۔
ہاتھوں کے ریشہ کے لئے ایک عقیدہ نسخہ۔“

رطب کو پک کر آٹا کوٹ یا جاے کہ مشعل مرہم کے ہو جائے۔ روزانہ دو چار بطور شہد استعمال کریں۔ اس سے قطعی شفاء آتی۔

فانٹ میں مسٹرٹی جوڑوں پر تمام اشیاء کے طے کی کاغذوں کریں اور ان پر اتنی ماش کریں کہ سرٹ ہو جائیں۔ فانٹ میں دھک (ماش) اس حد تک کرنا مفید ہے کہ اعضاء سرٹ ہو جائیں۔ پھر روغن قہقہہ، فریون اور میوہ استعمال کیے جائیں اور مریضوں کو صبح و عشاء کے طے میں بٹھا دیا جائے۔ اسٹف ایج کے بعد دو یا تین پانی پائے۔ سب سے آخر میں دھکوں کے درمیان ہلکے طور پر دافا جائے۔

مختصرات :

پہلے کے اعضاء میں فانی ہو تو علاج میں دماغ کو پیش نظر رکھو۔ ہاتھوں میں ہو تو اعصاب کے دھاتوں سے ہاتھوں تک توجہ رہے، پیروں میں ہو تو یہاں تک آنے والے اعصاب کے ہاتھوں پر نظر رکھیں۔ استفراغ اور طیف غذا میں رہنے کے بعد مقام ہاضمہ پر حار پائس تدابیر کے ذریعہ ترمیم کریں۔ تاکہ اعصاب کی جڑوں میں موجود باغمل لزوج (سیدار) تکمیل نہ جائے۔ حمید کے بعد یہاں روغن قسطوفیہ استعمال کریں۔ جسم کے زیریں حصے میں ہو تو تیز حقن جن میں تیز صدمات شامل کی گئی ہوں استعمال کریں استفراغ کے لئے قے کا طریقہ اختیار کریں خواہ قہوڑی کرائیں مگر ترک نہ کریں۔ ممکن ہو تو علاج کے شروع میں فصد کھولیں، جیسا کہ اطباء حاذقین کا دستور رہا ہے۔ اس لئے پورا جسم ہلکا ہو جائے گا۔ بخار فانی کے لئے ایک عمدہ دوا ہے، کیونکہ یہ خونیت پیدا کر کے باغمل کا ازالہ کر دیتا ہے۔ (شمعون) فانی کا سب سے مؤثر علاج ہواک، استفراغ رہے خوئی اور حرکت کرنا ہے۔ (مؤلف)

خدر اور استرخاء کی زد پر آجائے والے مریضوں کا علاج اس سے زیادہ مؤثر اور کوئی نہیں ہے کہ عضوماءوف کو عظیم حرکت دی جاتی رہے۔ یہ کیفیت اس عضو کو اپنی سابقہ حالت پر واپس لے آئے گی۔ (جالیٹوس)

سکتے ہیں ایسے گرم ردغن سے جسم کی مالش کریں جس میں گندھک توڑ کر شامل کر لی گئی ہو۔ سر پر ردغن گل جس میں عاقرقرہ پکایا گیا ہو انڈیلیس۔ اور جندبیدستر، جاڈشیر اور دھتورا سو گھنائیں اور اسی کا سحوط استعمال کریں۔ منہ کو کھول کر کوئی پر داخل کر کے قے کر انہیں تاکہ معدہ کے اندر کچھ فضلہ موحوا ہو تو خارج ہو جائے۔ پھر معدہ پر ایسی اشیاء کی مالش کریں جن سے ریاح خارج ہو جائے۔ اگر اس سے افق نہ ہو تو تیز حقن استعمال کریں، فصد کھولیں۔ بعد ازاں شمو مات اور عطوسات کے ذریعہ سر کا علاج کریں۔

فالج میں ۵۔۴ گرام ایاراج پلائیں۔ پھر ہر پانچویں دن ۵۔۴ گرام بڑھادیں۔ اس طرح ۲۳ گرام تک دوا کی مقدار پلا کر دیکھیں کہ بیماری کیا ہے۔

چہرے کے اعضاء میں استرخاء ہو تو غرغره اور عطوس استعمال کریں اور سر پر عمر ادویات رکھیں۔ زیریں اعضاء میں یہ کیفیت ہو تو مردوں پر اور عضوماءوف تک آلے والے اعصاب کے دہانوں پر مسکن ادویہ استعمال کریں۔ (اریپاسیس)

چار یا سات دن تک فالج کے مریض کو طقور ادویہ کچھ بھی نہ دی جائیں۔ بشرطیکہ بیماری ہلکی ہو، بیماری سخت ہو تو چودہ دن تک طقور ادویہ نہ دی جائیں۔ کیونکہ میرا تجربہ ہے کہ شروع میں بکثرت دواؤں کے استعمال سے بیماری کے اندر اضافہ ہوتا ہے۔ بس روزانہ ۳۵ گرام گل انہیں عسلی ہمراہ آب گرم دیا کریں اور ایاراج کے ساتھ اگر ام تریقی جیسی دوا استعمال کریں۔ اور غرغره کر انہیں۔ چودہ دن کے بعد حسب شیطرج پلائیں اور موافق سحوط استعمال کریں۔ اس کے بعد ماء الاوصوں اور ایاراج کبیر کے ہمراہ ردغن ارٹھ پلائیں۔ حقن استعمال کریں اور وہ تمام تدابیر اختیار کریں جو ہر الہ مرض کے لئے مفید موافق ہوں۔ (ساحر)

فالج کے لئے سب سے مفید یہ ہے کہ روزانہ ۵۔۴ گرام ایاراج فیرا اور شمد کے بغیر ۵۔۴ گرام قنفل پلائیں۔ شمد کے بغیر اس لئے تاکہ معدہ کے اندر دیر تک رک سکے اور جلد خارج نہ ہو جائے۔ یہ ایک عمدہ عمل ہوگا۔ بوقت خواب ۵۔۵ گرام جندبیدستر اور قنفل دیں۔ اور عضوماءوف کے عضلاتی سروں پر شکاف لگائے بغیر پچھنے استعمال کریں۔ اس سے عضلات کے اندر سختی پیدا ہوگی اور حرکت واپس آجائے گی۔ مریض کو ۵ یا ۳۔۵ گرام

مقدار خوراک روزانہ ۳ اگرام سرد اور دغنی فیما بیا دغنی کھانا ہے۔ بقیہ ایام میں تیز جتنے استعمال کریں تاکہ وہ نیچے کی جانب آجائے۔ بیماری طویل ہو جائے تو کبیرہ ایام جات پائیں۔
ورپاٹ کے سردوں، رستہ کی مضرت کے سردوں پر دغنی قسط کی مائش کریں۔ جس میں
سہ یا تین فیصد اور باقی چالیس فیصد کھس کرٹیل کر یا کیا ہو۔

ہذا میں درپے کا گوشت، پتے کا پانی، خروں کے جھانک کے ہوا، پرانی شراب،
حدیقون اور معصا جات کے ساتھ ماء الحسل، میں۔ مرض میں انجیٹا پیدا ہو جائے تو بکثرت
قے لائیں۔ انٹریض شراب کم کریں اور طیف تدابیر کے ذریعہ مریض کو ہلکا رکھیں۔

سستہ کی بیماری رفع نہ ہوگی، رفع ہوگی تو اچانک، بایں طور کہ فالج میں تبدیل
ہو جائے۔ ساتھ میں خرخرابت بھی ہو تو بیماری ذرا مشکل ہوگی، خرخرابت نہ ہو تو آسان
ہے۔ بیماری مشکل ور تنفس سجدہ شوار ہو تو مسلسل سے علاج نہ کریں، مریضوں کو تیز جتنے
دیں۔ ان کے منہ کھول کر اون کا گولہ داخل کریں پھر دغنی سو من میں کوئی پر بھگو کر قے
کرا دیں۔ اس کے بعد تریاق اور انفر، یا ۱۵ اگرام ماء الحسل کے ساتھ استعمال کرائیں۔ شدہ بار
بار چٹائیں۔ یہ نہایت عمدہ ہے۔ یا سردوں پر گرم طشتی رکھ کر قرغل قاعدہ صفا اور سہا۔
کے ذریعہ حمود کریں۔ حمود دواؤں کے گرم ہو جانے کے بعد کریں۔ یہ علاج چودہ دنوں تک
جاری رہے۔ مرض کا ازالہ نہ ہو تو فالج کا علاج کریں۔ البتہ عطوس اور غرور ایسی صورت میں
اور ماستان میں۔

اسر خاء مفاصل، اور قدر کے لئے دغنی قسط کا حسب ذیل نسخہ عجیب الاثر

ہے

اہل احصاء، رین احصاء، ون احصاء، اذخر احصاء، قسط احصاء، مرا احصاء، سنبل احصاء
آب تار میں اس حد تک پکا میں۔ پانی سرخ ہو جائے۔ اس کے بعد یہ پانی دغنی پر اندیل کر
اس حد تک پکا میں۔ پہلے جوش سے تھیں مٹا جوش ہو جائے۔ پھر اس کے اندر چند بید ستہ توڑ
کر نیچے اتار لیں۔ (ابن سرائون)

فالج کے لئے حب کا ایک نہایت پسندیدہ نسخہ،

یون ۱۰ احصاء، قطریون ۳ احصاء، غم حکل ۷ گرام، چند بید ستہ ۵ گرام، مقدار خوراک ۷ گرام

و عشاء کا عجیب الاثر حب خاص :

عاق قرح ۱۰ گرام، چند بید ستہ ۷ گرام، غم حکل ۷ گرام، عصارہ کاء انمار ۷

کرام، یارچ، اقرام، ۵ کرام، مقدار، خوراک ۵ کرام (تحت)

سب سے عمدہ اور طاقتور عصب وہ ہوتا ہے جو سب سے زیادہ خشک ہو، جتنا زیادہ خشک ہوگا اتنا ہی اس کی جودت میں اضافہ ہوگا۔ حتیٰ کہ تشنجی حالت میں آجائے۔ (جینیوس)
کمزور اعصاب والے مجھے دو حضرات نضر آئے جو باجمہ مرطوب المزاج ہوتے ہیں۔
(مؤلف)

استرخاء کے ساتھ تداوز کارک جانا خراب ہے۔ جس مریض کے پورے جسم میں اختلاج ہو جائے اسے سنتہ، لاحق ہوگا اور مر جائیگا۔ مگر بعض اعضاء مفلوج ہوں تو ایسی صورت میں جب تک عصبانہ نہایت باریک نہ ہو جائے مریض کے شفا یاب ہو جانے کی امید ہوتی ہے۔ (بقراط)

اپنا مشاہدہ یہ ہے کہ سنتہ کے مریض کو جھاک آتیا تو بچ نہ کا۔ (مؤلف)
جس مریض کو اختلاج ہو جائے اور جھاک بھی آجائے دو زندہ نہ رہے گا۔ اس باب میں میرے نزدیک جو حال اس کا ہے وہی حال سنتہ کے مریض کا بھی ہے۔ جھاک کی کمی بیشی اور مدت پر نضر رکھنی چاہئے۔ کم ہوگا تو مریض کے بچ جانے کی امید ہے جیسے کہ اختلاج کے مریض کو تھوڑا بھاک آجائے تو بچ جانا ممکن ہو اکر تا ہے۔ (بقراط)

سنتہ کبھی دماغی ورم سے اچانک پیدا ہو جاتا ہے لہذا اس کی علامت معلوم کرنا چاہئے۔ یہ تک میرے نزدیک یہ سب سے بڑا اور دشوار سنتہ ہوتا ہے۔ میرے خیال میں اس کی علامت اچانک سامنے نہیں آتی۔ اس سے قبل کچھ علامات قرائن جس کی پیدا ہوتی ہیں۔ دیکھنا چاہئے کہ علامات کس جگہ پر ہیں۔ انشاء اللہ اس ضبط تحریر میں لائیں گا۔ (جینیوس)

دماغ کے اندر بلغم کا اجتماع اس حد تک ہو جائے کہ اس پر اباؤ پڑنے لگے تو سنتہ لاحق ہو جاتا ہے۔ (بقراط)

فالج کا ایک عمدہ نسخہ :

جند بیدستر، دھتورا، فلفل سفید، فریون، جاشیر، سارگ، عاقر قرحا، قطر زنجبیل، فلی (خرزہر)، خشک، تمسلا، گندھک، خردل، صوم، پرانا زیتون، یہ ساری دوا میں اکٹھا استعمال ہوں گی۔ ان دواؤں سے بہت ساری مخلوق شفا یاب ہو چکی ہے۔ (اریپاسیس)

فالج کا مفید نسخہ :

قوتایہ ہر ہفتہ، جوارش بلا در روزانہ، ایزرٹ ہر مہر۔ یہ اخراج مادہ کے لئے ہے اور

مذکورہ ادویہ تبدیل مزان کے سے ہیں۔ چند ہی دنوں میں مرینس صحت یاب ہو گا۔ بشرطیکہ اس کے ساتھ رد غن قسط کی مالش بھی کی جائے۔ فالج کے ساتھ حواس تاریک ہوں تو غرغره و سقوط استدال کریں، سر پر رد غن قسط کی مالش کریں۔ غذائیں لطیف دیں۔ پینے میں ماء العسل یا پرانی شراب دیں۔ (جوہر جس)

ان امرات میں خلطیت میرے تجربہ میں نہایت موثر ثابت ہوئی ہے۔ بخون پیدا کرنے میں اور بخور لانے میں کوئی شے اس کی نظیر نہیں ہے۔ صبح و شام سواد و کرام تھوڑی عمدہ شراب کے ہمراہ پائی جائے اس سے جسم کے اندر فوراً احتیاج پیدا ہو گا۔ (مؤلف)

سنت اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ دماغ کی جانب اچانک خون کا دباؤ بڑھنے پر دماغی عروق اسے قبول کر لیتی ہیں۔ لیکن یہ ہے کہ چہرہ اور آنکھوں میں دماغی اشتاء ہو جاتا ہے، جس سے یہ دو اعضاء سرخ ہو جاتے ہیں۔ لہذا فوراً نصہ کھوں دیں۔ (جالیوس)

ریش سقط قوت کے باعث ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ کثرت استفراغ، بھوک اور صدمہ زیادہ کثرت اور کثرت ہونے کے بعد لاحق ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی کثرت اخلاط سے بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ قوت پر جوہر ہوتے ہیں۔ (جالیوس)

حب کا ایک عجیب و غریب نسخہ

صفت ۲ کرام، چند بیدستر ۲ کرام، شکر ۲ کرام، قطور یون ۲ کرام، یہ مشروب ہے۔

یہی جالیوس کا بھی نقلیہ نسخہ ہے (مؤلف)

جسم کے جو اعضاء زیادہ نرم ہوں گے حس و حرکت کو قبول کرنا ان کے لئے زیادہ آسان ہو گا۔ اور جو اعضاء زیادہ سخت ہوں گے ان کا حس و حرکت کا قبول کرنا زیادہ دشوار ہو گا۔ (جالیوس)

اسی طرح شریانوں کے اندر امتداد پیدا ہو گا تو عضلات کی حرکتوں سے عضو کو فالج ہو جائے گا۔ (مؤلف)

عضلات کا فعل درم سے یا پھٹنے سے یا بند ہونے سے یا قطع و برید سے موقوف ہو جائے گا۔ (جالیوس)

مجنون بلا درم عقلی۔ برائے فالج، سکتہ نور لقوہ وغیرہ :

زنجبیل ۱۰ حصہ، ریح ۱۰ حصہ، شکر ج ہندی ۱۰ حصہ، عاقر قرح ۱۰ حصہ، قلع سیاہ ۱۰

حصہ، چند بیدستر ۳ حصہ، فریون ۳ حصہ، صفت ۳ حصہ، ہلیہ سیاہ ۱۵ حصہ، آملہ ۱۵ حصہ، شہد

بلاد ۲۰ حصہ، روغن جوز ۱۰ حصہ

سب کو باہم پیس کر شمد کے ساتھ گوندھیں، یقین ہے کہ اس سے نजार پیدا ہو جائے گا۔ (قراہادین کبیر)

فالج کے لئے معجون کا ایک عمدہ نسخہ

بادام صنوبر کھار شمد کے ساتھ ملا کر معجون بنالیں۔ مقدار خوراک ۱۰ اگر ام (ساہر) فحاح اور جو کی شراب دونوں اعصاب کے لئے مضر ہیں۔ بعض اعضاء کے فالج میں فوہ الصغیر ہمراہ شمد پائی جائے۔ بعض اعضاء کے فالج میں قطور یون دقیق شمد کے ساتھ پلائی جائے، ماؤف اعصاب میں قطور یون دقیق کا عصارہ پایا جائے۔ کیونکہ یہ خشکی پیدا کرتا ہے۔ اور چپک جانے والے ہنسی اخلاط کو اس طرح ملا کر کے خارج کر دیتا ہے کہ کسی طرح کی تکلیف نہیں ہوتی۔ مسترخی اعضاء پر روغن قطہ ہر اوزیتون گرم ملیں، اور سکتہ میں اسے سر پر رکھیں۔ عاقر قرہ خدر اور استرخاء میں مفید ہے۔ اسے زیتون حار کے ساتھ ملا جائے تو بیحد مؤثر ہے۔ کیونکہ اس کے اندر احرائی طاقت ہوتی ہے۔ دماغ اور اعصاب کے امراض بارودہ میں جندبیدہ ستر سب سے زیادہ مؤثر دوا ہے۔ بشرطیکہ ماء العسل کے ساتھ پایا جائے۔ یا اس کا بخور دیا جائے۔ یا پرانے زیتون کے ساتھ اس کی مالش کی جائے۔ یہ ریشہ امتناکی کے لئے عمدہ ہے۔

میں نے ایک شخص کو جس کا جسم نہایت سرد ہو چکا تھا پرانی شراب پلائی تو مرنے سے بچ گیا۔ (جانیوس)

قرمانا (کرادیہ کوہی) فالج کے لئے عمدہ ہے، عرق کرنب کے ساتھ پلائی جائے تو ریشہ میں مفید ہے۔ خرگوش کا دماغ بخوبی کرکھا جائے تو یہ بھی ریشہ میں مفید ہے۔ قطوریوں صغیر اصابی ورد کے لئے مفید ہے۔ عاقر قرہ کھس ریزر زیتون میں شامل کر کے مالش کیا جائے تو خدر اور حس و حرکت کی مو قوفی میں نہایت مفید ہے۔ فالج میں حلیت، حر کے ساتھ اور سداب ماء العسل کے ہمراہ پلائیے۔ کچل پانا فالج اور بعض اعضاء کے اندر پیدا شدہ برودت میں مفید ہے۔ (دیمتوریدوس)

بلور فالج میں حنظل، تقدم کے طور پر عمدہ ہے، اسی طرح فالج زدہ شخص کے لئے نیز جس کے اعصاب ڈھیلے ہوں، ان کے لئے اور دماغ کے تمام امراض بارودہ رطبہ میں بھی عمدہ ہے۔ فالج میں دودار سے زیادہ مؤثر دوا اور کوئی نہیں ہے۔ یہ اہل کی قسم کی ایک دوا

ہے۔ (ابو جریج)

ایک اور چیز ملتی ہے جسے شیہ ویدارکت ہیں۔ (مؤلف)

کر کر ہن فانج میں اور عصبی درد میں باقاعدہ مفید ہے۔ چٹو کی چوڑی فانج کی سب سے بڑی دوا ہے۔ اعصابی درد میں شل، بل اور نفل، عمدہ ہیں۔ (ابو جریج)

بن، سیب، اور انار کا کثرت استعمال اعصاب کے لئے مفید ہے۔ (مؤلف)

شان نولان نام سے معروف ایک دوا ہے۔ جلد پر اس کا طہا کرنے سے وہ ادھیز جاتی ہے۔ ایک حب کو بطور مسحوط دینے سے مفلوج قطعی طور پر صحت یاب ہو جاتا ہے۔ (ابو جریج)

فلفل اعصاب اور عضلات کے اندر تھنوت پیدا کرتا ہے۔ (حنین)

حب صنوبر سہارا ستر خاء کے لئے نہایت عمدہ ہے۔ (ابن ماسویہ)

ریہ (ریخہ) فانج اور عصبی درد کے لئے عجیب اثر ہے۔ (ماسر جو یہ)

شنا خانہ کے اندر فانج کے مریضوں کی ایک تعداد مجھے ایسی نظر آئی جو بارش میں بیٹھنے سے صحت یاب ہو گئی تھی۔ (مؤلف)

سقطہ وغیرہ سے فانج ہو جائے تو غور کر کے دیکھیں۔ اگر چوٹ کے فوراً بعد پورا فانج ہو گیا ہو تو مالت میں سے نہ کرائیں۔ کیونکہ اعصاب ٹوٹے ہوں گے۔ اور اگر بتدریج پیدا ہوا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ درم ہو گیا ہے۔ لہذا مالہ مادہ تحصیل درم اور پھر تعلیم کی تدبیر اختیار کریں۔ (مؤلف)

سکتہ میں جو جھاگ آتا ہے، و مرگی کے جھاگ کے برعکس ہوتا ہے۔ کیونکہ مرگی کے اندر جھاگ اس وقت آتا ہے جب باری میں سکون آچکا ہوتا ہے نیز سکتہ کے اندر جھاگ کا آنا مسلک ہے۔ (جالینوس)

ایک شخص کی پسلیوں سے سروں پر چوٹ آگئی۔ صحت یاب ہونے کے بعد ہو عمر بحر تنفس میں مبتلا رہا۔ ایسا اس لئے تھا کہ حجاب عاجز کو نقصان پہنچ گیا تھا۔

ایک دوسرا شخص ذات الرء کا مریض تھا۔ صحت یاب ہونے کے بعد پچھلے اور اندرونی پسلو کے بازو کی حس مشعل ہو گئی۔ اسی طرح بازو کے تمام مقامات بھی دشواری حس میں مبتلا ہوئے۔ حتیٰ کہ یہ کیفیت اٹھلیوں کے کناروں تک جایوٹھی۔

بعض حضرات کی حرکت کو بھی تھوڑا نقصان پہنچا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ پسلیوں کے درمیان جو مقامات ہیں ان میں پہلے اور دوسرے مقام کو نقصان پہنچ گیا تھا۔ ان دونوں

اعصاب میں پہلے مصب پر ایک بڑی ہے، پھر یہ بطرت، جزاء میں منقسم ہو جاتا ہے، جن میں سے کچھ بازو کے گھر۔ مقام سے گزرتے ہوئے، اٹلیوں کے کناروں تک پہنچتے ہیں۔ دوسرا مصب جو ہر ایک ہو جاتا ہے وہ ۱۱ سر۔ کسی مصب سے قطعاً الجحت نہیں ہے اور زیر جلد بغل کے اندر سے گزرتا ہوا غصو تک آتا ہے۔ پھر اس غصو کے اندرونی اور پچھلے مقام کی جلد میں منقسم ہو جاتا ہے۔ یہ شخص ایک ایسی دوا سے سرعت صحت یاب ہو گیا جسے مذکورہ اعصاب کے نکلنے کے مقامات پر استعمال کی گئی۔ (جانیوس)

فالج کے مریض کے لئے شراب کے مقابلے میں پانی زیادہ بہتر ہے۔ گندھک کا پانی تو بے حد مفید ہے۔ اس میں مریض کو داخل کیا جائے۔ (ردفس)

شراب کے مقابلے میں مفلوج کے لئے ماء العسل زیادہ بہتر ہے۔ (ابن ماسویہ)

دماغ سے بیماری جس قدر دور ہوگی اسی قدر مریض محفوظ ہوگا۔ فالج امتلاء سے، سخت ٹھنڈک سے ضربہ اور جراحت سے، یا اچانک غم یا خوشی سے پیدا ہوتا ہے۔ سب سے خراب فالج وہ ہے جو ضربہ سے لاحق ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سے اعصاب بیکار ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد ایسی علامات نہیں ملتی ہیں جن سے کسی اور مرض کے پیدا ہونے کا اندازہ ہو سکے۔ دیگر اسباب کے تحت پیدا ہونے والے فالج میں خدر، اختلاج، رعشہ، ثقل حرکت، ٹکدر حس، اور ضعف حس پیدا ہو جانے کی علامات ملتی ہیں۔ کبھی معدہ اور امعاء مفلوج ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ فضلہ رکتا نہیں ہے۔ یہی حال رحم اور مثانہ کا بھی ہوتا ہے۔ فالج سے کبھی درد کے ساتھ ضعف بھی ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں صحت یابی مشکل ہوتی ہے۔ مشائخ میں زیادہ تر اس کیفیت سے دو چار وہ حضرات ہوتے ہیں جو مرطوب اور بارد المراج ہوتے ہیں۔ نیز امتلاء کے شکار ہوتے ہیں۔ غصو مفلوج اگر نہایت زرد، دجا اور بے حس ہو گیا ہو تو الامان ہے لیکن اس میں شداہی تھوڑی موجود ہو اور رنگ جسم کاررد نہ ہو تو علاج کریں۔ مرگی یا سنتہ کے بعد پیدا ہونے والا فالج لا علاج ہے۔ (ردفس)

ایک فالج چند اودار میں پورا ہوتا ہے۔ (ارسطو)

نصف دوہار کھوں جائے گی۔ الا یہ کہ مریض بوڑھا ہو۔ مریض کو تین دنوں تک قطعاً کھانا دیں۔ ان دنوں میں تھوڑا تھوڑا ماء العسل چلاتے رہیں۔ ہر تیسرے دن ایک بار غذا دیں۔ حتیٰ کہ اس طرح چوبہ دن گزر جائیں۔ اس کے بعد حسب معمول غذا دیں۔ اور جس مقام سے بیماری کا آغاز ہوا وہاں روغن تہاء انہار کی مالش کریں۔ حقنہ کریں، گرم پانی کے

جرعے دیں۔ پسینہ لانے کی تدبیر کریں۔ (ہو واس)

فالج کا فوری علاج :

تریاق رفاہی کے ساتھ مشروب دیا جائے۔ مریض دن چڑھے تک نہ کھائے۔ اس کے بعد شہد کے ساتھ مولیٰ کھائے۔ عصر تک روٹی نہ کھائے۔ بعد ازاں زیرہ، کلونجی اور شکر کے ساتھ روٹی کی ٹرید بنا کر کھائے۔ اور اوپر سے شہد کی نمیز استعمال کرے۔ یہی تدبیر تین ہفتوں تک اختیار کرے۔ (ملیب نامعلوم)

فالج میں خردل کا طلاء استعمال کریں اس سے حرارت عزیزہ میں ابھار پیدا ہوتا ہے اور حس واپس آتی ہے۔ خردل کا طلاء کریں تو ہر گھنٹہ کے بعد اسے زائل کر کے دیکھیں کہ مقام مآؤف میں سرخی اور ورم آیا ہے یا نہیں۔ نہ آیا ہو تو دوبارہ کریں۔ نطول ہرگز نہ کریں تا وقتیکہ چھالے نہ پڑ جائیں۔ اس کے بعد مریض کو حمام میں داخل کریں۔ اس سے سکون ہو گا۔ ایسے مریضوں کے لئے خردل کی جلن اور خربق کے ذریعہ تے بجم مفید ہے۔ گندھک کے چٹے بھی بجم مفید ہیں۔ عصفو فالج کی وجہ سے دبلا ہو گیا ہو تو کثرت سے اس کی مالش کریں اور حرکت دیں اور مروج استعمال کریں اور ہر تیسرے دن مریض کو حمام میں داخل کریں۔ حمام سے نکلنے کے فوراً بعد غذا دیں۔ اس سے جسم صحت یاب ہو گا اور اعضاء کو قوت حاصل ہو گی۔ (ارکا نامیں)

فالج کے مریض کے لئے سب سے مفید یہ ہے کہ اسے ردانہ ۵ گرام ایارنج، قدرے قلفس کے ساتھ ہمراہ آب تازہ بقدر قلیل پلائیں۔ بجم مفید ہے۔ اس کے ساتھ نہ شہد ہونے کوئی اور چیز۔ پانی بہ کثرت استعمال نہ کریں۔ پانی پینے کے بعد کوئی گرم شے نہ دیں۔ تاکہ پانی شکم کے اندر دیر تک رہے اور دن بھر پزار ہے۔ تاکہ عمدہ کام کر سکے۔ یا پھر ۵ گرام قلفس اور جندبہ ستر پلائیں۔ اور عضلات کے سروں پر پچھنے گائیں۔ پچھنے بلا شکاف لگائے جائیں۔ اس سے مقام مآؤف پر تخونت پیدا ہو گی اور حرکت واپس آئے گی۔ مریض کو تریاق کبیر پلائیں اور مقام مآؤف پر عاقر قرحا، فریون، انجرو اور مریخ وغیرہ کا طلاء کریں۔ مقام مآؤف سے میری مراد اس جگہ کے عضلاتی سرے ہیں۔ اگر بیماری پورے جسم میں ہو تو علاج کی ابتدا انخاع سے کریں۔ ایسے چھنے استعمال کریں جن سے رطوبت جذب ہوتی ہو۔ ذراوند طویل اور قلفس ۵۵ گرام اور روغن ارغہ پلائیں جو عرق بزدور اور گرم مصالی جات میں پکا لیا گیا ہو۔ خربق

ایض کا شمار فالج کی بہترین دواؤں میں ہے۔ اسے کل مقشر یا شکر میں ملا لیا جائے۔ پہلے دن ۵۰۰ ملی گرام پلائیں پھر بڑھاتے ہوئے ۵ گرام تک مقدار کر دیں۔ دوا کی مقدار اس سے زیادہ نہ کی جائے۔ حسب صنوبر کبار اور تخم کراٹھ یہ دونوں دوائیں فالج کے لئے خصوصیت رکھتی ہیں۔ مریض کو ایسے آبرن میں داخل کریں جس میں جنگلی پودینہ اچھی طرح پکالیا گیا ہو۔ روغن قند اور روغن حار قرص کے ذریعہ مالش کریں۔ اگر قیاس میں یہ بات آئی ہو کہ بہ کثرت رطوبتوں سے اعصاب کے دہانے یا عضلاتی سرے بھیک گئے ہیں تو اس جگہ جھفت اور خشک عادات مثلاً اتاقیہ وغیرہ سے بہتے ہوئے عادات استہاں کریں۔ (اعظمیٰ)

ابن ماسویہ کی جامع میں دیکھا ہے کہ روغن ارغہ کو جزی بونیوں کے ساتھ اوپر سے پانی انڈیل کر پکایا ہے۔ جس جزی بونیوں کو براہ راست روغن میں پکالیا جائے۔ یہ مؤثر ہے۔ (مؤلف)

استفراغ کے بعد مریض کو چاہئے کہ روغن ارغہ کئی بار استعمال کرے۔ روغن سے پہلے مانتواہ، زیرہ اور شونیز کے طبع کے ساتھ ۵.۳ گرام تریاق لے۔ شکم کی تلخین حب شیطرج کے ذریعہ کرے۔ غرغره مسلسل کرے خردلی کے جھاگ اور روغن جوز کے ساتھ چنے کا پانی اور خردل کے ساتھ چغندر کھائے۔ بلادری اور تیز حقنہ استعمال کرے۔ کھانے کے بعد تے کرے، گرم اشیاء سوکھے۔ اعصابی دہانوں پر گرم روغنیاں اور گرم طلاء استہاں کرے۔ (اعظمیٰ)

فالج ضرب سے ہوا ہو تو پہلے فصد کھویں۔ اس کے بعد بقیہ علاج کریں۔ (فیلفریوس)

مفلوج کو حکم دیا جائے کہ بہ آواز بلند پڑھے۔ یہ اس کے لئے عمدہ ہے۔ بخار آجائے تو بے حد مفید ہے۔ کیونکہ اس سے اعصاب کے اندر خلوت پیدا ہوگی۔ (ابن ماسویہ)

خدر کی شدت، حساس اعضاء کے اندر ہوتی ہے کیونکہ یہ اعضاء حس سے خالی ہو جاتے ہیں۔ خدر ان غلیظ غذاؤں سے پیدا ہوتا ہے جو اعصاب کے اندر غلیظ اخلاط کا موجب ہوتی ہے۔ یہ غلیظ اخلاط نفوذ کار استہ مسدود کر دیتے ہیں۔ نیز خدر پورے جسم کے اندر شدید احتلاء سے بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس کیفیت کے اندر اعصاب دبے پر مجبور ہو جاتے ہیں، یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے کوئی ایک عضو پر ٹیک لگائے رکھے۔ یا کسی عضو کو باندھ دیا جائے۔ یا اسے شدید ٹھنڈک لاحق ہو جائے۔ فقط استلاء مہمی کے باعث پیدا ہونے والے خدر کو اس علامت سے معلوم کر دو کہ عصب فی الاصل کمزور تھا، مریض نے ٹھنڈا پانی بہت زیادہ پی لیا تھا، تیز کثرت سے حمام کیا تھا، زیادہ سو تار ہا اور غذا کے بعد جماع کیا تھا ان باتوں سے عصب کے اندر بکثرت فضلہ جمع ہو جاتا ہے۔

یہ بات پایہ ثبوت کو یوں پایہ نجات ہے کہ استفراغ اور غذا کم کر دینے اور جودت ہضم کے بعد خدر میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں یاد رکھیں کہ خدر فی نفسہ عصب کے خصوصی امتلاء سے پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ پورے جسم کے امتلاء سے جو خدر لاحق ہوتا ہے اسے امتلاء کی علامات سے معلوم کرو، اور جو عضو کے سوء مزاج یا رد سے پیدا ہوتا ہے اسے عضو کے سگز نے اور اس کی برودت سطح کی علامت سے اور عصب کی مخصوص بیماری سے لاحق ہو اسے مرض کے مرضی ہونے کی علامت سے پہچانیں۔

خدر کی دو اقسام دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک اعصاب کا نتیجہ اور دوسری اعصاب کا تبدیل مزاج کرتی ہیں۔ کبھی ان دونوں قسم کی دواؤں کا مرکب بھی تیار کر لیا جاتا ہے۔ مثلاً جب ملن، متلی اعصاب دواؤں کی ایک مثال تو قایا کی ہے۔ خدر میں علامات، جو تک اور کچھنے مفید ہیں، مگر جودت استفراغ کے بعد۔

خرگوش کا دماغ ریشہ میں مفید ہے بشرطیکہ بیماری میں بخون کر کھایا جائے۔ شربت ادسٹو خود دوس عصبی درد میں نافع ہے خاص کر جبکہ یہ حد افراط برودت ہو۔ (لنٹ)
جند بید ستار عیشہ میں مفید ہے اس کا شربت یا حریرہ استعمال کیا جاسکتا ہے، گو بخار ہو پھر بھی تمام عصبی امراض میں اسے استعمال کر سکتے ہیں۔ (جائینوس)

روغن دار چینی تنہا یا قردمانا (کراویہ کوئی) کے ساتھ ریشہ میں مفید ہے۔ بڑھے مرغ کا شوربہ جس کا تدریجاً باب التولیع میں آتا ہے قرطم اور سمعاج کے ساتھ ریشہ میں۔ بعد مفید ہے۔ بندگو بھی کا کھانا ریشہ میں نافع ہے۔ دریا کے پانی میں نہانا اس کے لئے نیز تمام مزمن عصبی دردوں کے لئے مفید ہے۔ استرخاء عصبی میں دار شیشیان اپنی خاصیت کے اعتبار سے مفید ہے۔ روغن حنا عصبی درد میں نافع ہے۔ شربت حاشا عصبی درد میں جبکہ عصبی حرکات میں اضطراب پیدا ہو گیا ہو نہایت عمدہ ہے۔ سانپوں کا گوشت، باب حذو الہمر کے بیان کے مطابق عصبی درد کے لئے نافع ہے۔ (مواف)

پانی کی جگہ اگر بارش کا پانی استعمال کیا جائے تو یہ عصبی درد میں عمدہ ہے۔ ریشہ میں پانی شرب اب سے مقابلہ میں بہتر ہے۔ لٹنڈا پانی اعصاب کو قوت دیتا ہے۔ (ردفس)

روغن سوسن اور روغن زمرس کے ذریعہ مالش اور تعریق عصبی درد اور عصبی استرخاء میں مفید ہے۔ ایسا اختلاج کے لئے عمدہ دوا ہے (ابن سہیل)

عصارہ قطور یون عصبی استفراغ کے لئے اور روغن غار عصبی دردوں کے لئے عمدہ

شے ہے۔ (جالینوس)

عظمیٰ شراب میں پکا راستہاں برتنے سے ریشہ میں نفع ہوتا ہے۔ (دعویٰ یورپوس)
 ریشہ میں مریشہ کو نہار مت جندبیدہ ۵ ۳ گرام سراد آب گرم، یس اور غذا میں
 مگور یوں کا اور چھائی چڑیوں کا گوشت ہا میں۔ فضل ریشہ کے سے عہدہ ۱۰۰ اب۔ (ابن ماسویہ)
 ریشہ اور فانیج میں حسب ذیل نسخہ مفید ہے
 قطریون، قیق ۵ گرام، جندبیدہ ۲ گرام، قرق ۲ گرام، دیہ لوی ۵ گرام
 مشروب کے طور پر عرق سرد اب ۵ ۳ گرام کے ساتھ استعمال کریں۔
ریشہ کا خصوصی نسخہ :

مہر، جندبیدہ ۲ گرام، کوپا بن میں اور بقدر ضرورت مریشہ کو دیں۔
ریشہ کا خصوصی نسخہ :

۱۰۰ گرام قیق ۵ گرام، قیق ۵ گرام، سراد آب گرم پانی میں۔
 کمزوروں کو تین ضعف جسم سے ۱۰۰ حق ہوتے، ریشہ میں خرگوش کا تھو حون یا پکا
 کرکھا میں۔ (ابن ماسویہ)

کسی خاص سبب سے بغیر ریشہ پیدا ہو جائے تو ہم بعد مائیں۔ اسہال میں کے،
 ہدف اعتدالی سخت مالش کریں گے۔ اور مریشہ کو تھو جھک کے پانی میں، خل کریں گے۔
 مریشہ جاتا، نکاتا خرقہ کے ذریعہ قرق میں، اور عہدہ ۱۰۰ گرام پشہ میں اسے
 مسلسل رھیں گے۔ حتیٰ کہ مریشہ میں تخفیف ہو جائے۔ ریشہ عہدہ ۱۰۰ گرام سے ۱۰۰ حق ہو اور تو
 اس کا مانع رہا شیا ہوتے ہیں گے۔ (جالینوس)

انتاج مسلسل غلیظ، دان سے پورا ہوتا ہے، یہ دان مقدم ہدف سے نیچے جاتا رہتی
 رہتی ہیں۔ اس کی علامت یہ ہے کہ نعتہ ۱۰۰ گرام اور مریشہ میں یہ لائق ہوتا ہے اور
 عا قرق اور جندبیدہ ۲ گرام، مریشہ ۱۰۰ گرام، پانی، یہ دان عہدہ ۱۰۰ گرام ہوتا ہے۔
 ریشہ بھی کثرت منتفخ سے پیدا ہوتا ہے۔ علامات میں ضعف اعصاب، سہندی، درد،
 قلت اشتہا، غذا میں تاخیر، جھان سے وقت نعتہ ۱۰۰ گرام، مزاج میں تاخیر، ضعف حواس،
 قصہ کے وقت کثرت پیسہ اور ٹھنڈا پانی پینے کے وقت ضعف جھکی علامات ہتی ہیں، ایسے
 حضرات ریشہ دنیہ میں جھکا ہونے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ (جالینوس)
 قصہ ۱۰۰ گرام ریشہ کے لئے معطر ہے کیونکہ عام طور پر اسباب پر غلبہ ہوتا ہے

پیدا ہوتا ہے۔ قصد بھی ان مریضوں سے ہے مفید ہوتی ہے جنہیں ریشہ، دائمی امتلاء یا کسی شے کے احتباس سے لاحق ہوتا ہے۔ تاہم اس کی افادیت کم ہی ہوا کرتی ہے۔

تھنڈے پانی کا حمام عصب کے لئے خراب ہے۔ بالخصوص ان حضرات کے حق میں جو نحیف الجسم ہوں۔ (بقراط)

جوشیر عصب کے لئے بیکہ مضر ہے۔ اس کے اندر وہ زخم پیدا کر دیتی ہے۔ (ابن سرائون)
سکتے کے علاج میں نضاج کی جز پر خردل، مسکینج، جند بید ستر اور فریون کا ضاد کریں
اور اس میں سے مناسب اردیہ پلائیں۔ (ابن سرائون)

ستہ کے مریض کو اس وقت تک دفن کرنا مناسب نہیں ہے جب تک ۷۲ گھنٹے نہ گزر جائیں۔ کیونکہ کچھ مریض ایسے ہوتے ہیں جو اس مدت میں بیہوش ہوتے ہیں۔ پھر انہیں ہوش آجاتا ہے۔ (مہدوس)

ابتداءً اور بیماری کے بعد پیدا ہونے والا ریشہ، اعصابی درد، استرخاء۔ اعصاب کے لئے عمدہ اور خراب چیزیں اور اختلاج

جنگلی خرگوش کا بھجہ بھون کر کھایا بیماری کے بعد پیدا ہونے والے ریشہ میں مفید ہے۔
شریت اسطو خود اس عصبی درد کے لئے عمدہ ہے۔ بالخصوص جبکہ درد حد سے بڑھی ہوئی بردت کے ہمراہ ہو۔ جند بید ستر کھانا یا جسم پر ملنا ریشہ کے لئے موافق ہے۔ (دیمتوریدوس)

جالینوس کہتا ہے کہ جند بید ستر کھانا یا جسم پر ملنا ریشہ میں بیکہ مفید ہے۔ اسے گو بخار ہو پھر بھی تمام اعصاب امراض میں استعمال کر سکتے ہیں۔ روغن سوسن انہیں تھپا کر دیے کوہی کے ساتھ ملا کر استعمال کرنا ریشہ کے لئے عمدہ ہے۔ اس علاج کے ساتھ پرانے مرغ کا شورپہ، جس کا تذکرہ باب القویخ میں وارد ہے قرطم کے ساتھ ریشہ کے لئے موافق ہوگا، مسکینج عمدہ ہے۔ بند کو بھی کا کھانا ریشہ میں مفید ہے۔ دریا کے پانی میں غسل کرنا ریشہ میں اور تمام مزمن اعصابی امراض میں نافع ہے۔ ختم باد آوردان بچوں کے حق میں مفید ہے جن کی عضلاتی حرکتوں میں فساد پیدا ہو گیا ہو۔ جند بید ستر تمام اعصابی درددل کے لئے بیکہ موافق ہے۔ (مؤلف)

دار شیشعان اپنی خاصیت سے اعصابی استرخاء کے لئے مفید ہے۔ روغن حنا عصبی درد کے لئے نافع ہے۔ شریت حشا عصب کے لئے اس وقت مفید ہے جب عصبی حرکتوں میں اضطراب پیدا ہو جائے۔ سانپوں کا گوشت جب اس طریقہ کے مطابق کھایا جائے جس کا بیان

باب حدۃ البصر میں آیا ہے تو اس سے درد اعصاب کی اصلاح ہو جائے گی۔ روغن صغیر درد اعصاب میں عمدہ ہے۔ دریا کا پانی بدن پر انڈینا جائے تو عصبی درد رفع ہو جاتا ہے۔ اس پانی کے بجائے بارش کا پانی استعمال کیا جائے تو بہ درد اعصاب میں عمدہ ہے۔ (جالینوس)
شراب کے مقابلہ میں پانی کا استعمال رعشہ کے لئے بہتر ہے۔ ٹھنڈا پانی اعصاب کو قوت دیتا ہے۔ (روغن)

مسلسل تمام روغن سوسن اور روغن زعفران کا مروخ عصبی درد اور استرخاء کے لئے عمدہ ہے۔ (روغن)

طبع چھٹیں جفزی (خوش بھجور) وجع الفاصل کے لئے عمدہ ہے۔ روغن زعفران باقی درد اعصاب کے لئے عمدہ ہے۔

ایر سا اختلاج میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

روغن سوسن سفید بھنگم کے باعث اعصاب میں پیدا شدہ دردوں کے لئے مفید ہے۔ اسی طرح خود سوسن بھی۔ (جالینوس)

شل، بل اور فل کی خاصیت اعصابی دردوں میں مفید ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)
عصارۃ قطور یون صغیر، کا مشروب خاص کر اعصابی درد کے لئے موافق ہے، کیونکہ اس سے درد میں اتفاق ہوتا ہے اور چپک جانے والے اخلاط کا اخراج ہو جاتا ہے۔ اتفاق اور اخراج اس طرح ہوتا ہے کہ کوئی تکلیف لاحق نہیں ہوتی۔ (جالینوس و دستوریدوس)
آب خاکستر چوب انجیر مکرر معشق، زیتون کے ساتھ لت کر کے استعمال کرنا درد عصب میں مفید ہے۔ روغن غار ان تمام اعصابی دردوں کے موافق ہے جو بردت سے لاحق ہوتے ہیں۔ حنظل شرباب میں پکا کر چٹا رعشہ میں مفید ہے۔ (جالینوس)

بردت سے لاحق ہونے والے درد کے لئے یہ مفید ہے کہ روغن حب الغار یا، روغن زعفران یا روغن سوسن، یا روغن زعفران یا روغن سوسن کے ساتھ دھتورہ کی مالش کی جائے۔ درد اگر حرارت کی وجہ سے ہو تو روغن حنا اور زیتون اتفاق استعمال کیا جائے۔ رعشہ میں ۳.۵ گرام چند بیدستر، نمار منہ گرم پانی کے ساتھ پلائیں۔ اور عرق عشق پیچا یا لبب قرطم میں چکادک اور گوریوں کی بخنی تیار کر کے کھلائیں۔ عرق اس حالت میں عمدہ ہے۔ عصبی درد کے لئے قطور یون و قیق ۵ گرام، چند بیدستر ۲ گرام، عاقر قرم ۲ گرام، کرادہ کوہی ۳.۵ گرام کا مشروب، ۷ گرام عرق سداب کے ساتھ دیں۔ یہ فائدہ کو دور کر دیتا ہے۔

رعشہ میں مہر اور چند بید ستہ کی گولیاں ہٹا کر استمن کی جائیں۔ چند بید ستہ کو حسب
 غلہ درت نام و بیش رکھا جائے۔ ان شاء اللہ اس سے فائدہ ہوگا۔ (ابن ماسویہ)
 تخت عیسیٰ درہ کے لئے روغن غار یا روغن سوسن کی ماش کریں۔ اور سانپوں کا
 گوشت کھایا جائے۔ قطاریوں و قیثہ کرام بہرہ آب گرم چند دنوں تک دیا جائے۔
 رعشہ کے سے شمار ۵ ۳ گرام چند بید ستہ دیا جائے۔ (عبدوس)

روغن غار اور روغن سوسن کی ماش عیسیٰ درہ کے لئے مفید ہے۔ تخت عیسیٰ درہ کے سے
 سانپوں کے گوشت کھائیں اور قطاریوں صغیرہ گرام بہرہ آب گرم چند دنوں تک پلائیں۔ شدت
 و درد بدن کے اندر ہونے والے رعشہ کے لئے خرگوش کا بھجہ بھون کر پکا کر کھائیں۔ (اعظمی)
 رعشہ کا کوئی معروف سبب نہ ہو تو ہم مر ایض کی چند رکوں کی قصد کھولیں گے۔
 مسلسل ادائیں دیں گے۔ ہاؤں اعضاء پر سخت ماش کریں گے۔ یا مر ایض کو حکم دیں گے کہ
 کند حب کے چشمے میں بیٹھا رہے مر ایض کا قہر ہوگا تو خریق کے ذریعہ قہر ادائیں گے اور
 مسلسل اب کند حب سے گرم چشمہ میں رائیں گے تاکہ رعشہ میں افاقہ ہو جائے۔ رعشہ
 اگر مہر بردار کے باعث ہوگا تو مر ایض کا جان کر مہر اشیاء سے کریں گے۔ (فخریوس)

رعشہ پیدا ہونے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ عضوماء کی قوت محرکہ کا مرض پایہ
 تکمیل کو نہیں پہنچتا۔ جیسے کہ فحش میں عضوماء کی بیماری کہاں تک ہوتی ہے۔ ہذا یہ نامقام
 بیماری عضوماء کو اس کے مرکز کی جانب سے باقی ہے مگر اعضاء استہادہ پر اثر دیتے ہیں۔
 اس طرح دو مقضات خراتیں پیدا ہوتی ہیں۔ رعشہ، غم، ٹھہراہٹ، غصہ اور سوء مزاج بارہ سے
 بھی پیدا ہوتا ہے۔ سوء مزاج بارہ کی مثال مشائخ یا ان حضرات کی ہے جو مسلسل ٹھنڈا پانی
 پیتے یا بیش شب ابوش میں جہاں رہتے ہیں یا ٹھنڈے پانی سے مسل کرتے ہیں۔ ٹھنڈا پانی تن
 صعب کے لئے نہایت خراب ہے۔ بالخصوص ان حضرات کے حق میں جو صغیف الجسم ہوں۔

انتان متعلیٰ غلیظہ ریات سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ ریات مقام ماف کے نیچے رکت کرتی
 ہیں۔ نہ استہارے والی یہ شے کوئی رطوبت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ رطوبت کا تیزی سے نہ
 نصاب ہو سکتا ہے۔ نہ استفراغ۔ یہ شے لطیف ریات بھی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ لطافت کی
 صورت میں ریات پھیل جائے گی۔ ہذا یہ غلیظہ ریات ہی ہو سکتی ہے۔

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ احتیاج نہایت سرد اوقات اور بیحد سرد جسموں میں
 پیدا ہوتا ہے نیز ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے اور پینے وغیرہ سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ علاوہ

ز میں یہ جگر قرعہ اور جند بیدار جیسی وہاں سے اور نمب کے پانی وغیرہ کی عکسیت سے رفع ہو جاتا ہے۔

اختلاف دو اعضاء کے اندر نہیں پیدا ہوتا۔ یہ تو ایسے مضمون کے اندر پیدا ہوتا ہے جو نہایت نرم ہو جیسے جگر ایسے مضمون کے اندر جو نہایت سخت ہو جیسے ہڈی اور کڑی۔ ان دونوں قسم میں اعضاء کے مابین دو مضاءات ہیں اختلاف انہی کے اندر جارح ہوتا ہے۔ ریشہ ستفراغ سے بھی پیدا ہوتا ہے۔

اختلاف گھبراہٹ سے زیادہ تر پیدا ہوتا ہے۔ ضعف اعصاب کی علامات حسب ذیل ہیں :

سمنندی، درد، قتل جسم، قوت اشتہاء، غذا میں تاخیر، میوے شہوت پر ہست پست، آنہ، مباشرت، برکت کرنا، تکان حواس، غصہ ہونے پر پسینہ آجانا، پانی پینے کے بعد سخت ضعف و راستہ خرابی ہونا، یہ ضعف اعصاب کی علامات ہیں۔ ان علامات کی موجودگی میں آدمی ریشہ کے لئے تیار رہتا ہے۔

فصد بالعموم ریشہ کے لئے مضرب ہے۔ یہ مکمل ریشہ عام طور پر اعصاب پر غلبہ برواات کے باعث پیدا ہوتا ہے۔ فصد سے بھی کبھی ان حضرات کو نفع ہوتا ہے جو انکی متاد کے ماضی ہوتے ہیں۔ یا ان کے اعصاب کی جانب سے وہاں سے ہٹتے ہو جاتی ہیں تاہم یہ نفع کم ہی ہوتا ہے۔

بہشت بھان سے ریشہ احق ہوتا ہے۔ اسی طرح بے چارہ ستفراغ و ان تمام اعراض سے بھی ریشہ پیدا ہوتا ہے جو قوت کو کمزور دیتے ہیں۔ (جانیوس)

اگر ریشہ موجود ہو تو مذکورہ بالا چیزوں سے اس میں اضافہ نہ کرنا۔ اور یہ چیزیں اگر مزمن ہو جائیں تو ان سے ریشہ پیدا ہو جائے گا۔ (موف)

اختلاف ایسی بخاری غایذ ریاح سے احق ہوتا ہے جو نلکے کار سے نہیں پائیں۔ اسی سے یہ زیادہ تر ان اعضاء میں پیدا ہوتا ہے جو ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہاں دو تحلیل نہیں ہوتی۔ چنانچہ اکٹھی ہو جاتی ہیں اور جس وقت نلکے چاتی ہیں اس وقت ایک چوٹی ملتی ہے۔ اوپر داکوشت بھی رکاوٹ بنتا ہے۔ چنانچہ ان دونوں کے تضادم سے ایک حرکت پیدا ہو جاتی ہے۔ (جانیوس)

اس سبب کی بنیاد پر علاج عمیق، مقام مادی کی تسخیر کے ذریعہ ہو گا اور گرم پانی میں غسل کریں گے۔ سرد پانی عصب کے لئے بحد خراب ہے۔ بالخصوص ان حضرات کے حق میں

جو مخیف اہم ہوں۔ (مؤلف)

ریشہ شراب اور ٹھنڈا پانی بہ کثرت پینے سے اور خاص کر شکم میر ہونے کی حالت اور کثرت مدوشی میں جماع کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔ جلد بید ستر، حلیت اور روغن قسط اس کے لئے مفید ہے۔ (طبری)

خيار شمر اعصاب کے لئے بے حد معطر ہے۔ یہ اسے زخمی کر دیتی ہے۔

ریشہ ایسے سوء مزاج بارد سے پیدا ہوتا ہے جو اعصاب کو کمزور کر دیتا ہے۔ علاج اس کا یہ ہے کہ بعد ٹھنڈے پانی سے مریض کو روکا جائے۔ اور وہ تمام علاج کئے جائیں جو فالج میں کئے جاتے ہیں خالص شراب پینے سے جو ریشہ پیدا ہوتا ہے اس کا علاج یہ ہے کہ سب سے پہلے شراب نوشی سے منع کر دیں۔ اس کے بعد سرکہ، روغن گل یا روغن اور روغن خلاف (بید سادہ) کے ذریعہ دماغ کو قوت پہنچائیں۔

اختلاج ایسی غلیظ ریاح سے پیدا ہوتا ہے جس کے ساتھ برودت ہوتی ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ اختلاج ٹھنڈے اوقات اور ٹھنڈے اجسام میں نیز تیرے وقت اور ٹھنڈے پانی وغیرہ پینے پر لاحق ہوتا ہے۔ علاج دہی ہے جو ریشہ کا ہے۔ (ابن سرائون)

دماغی سبب سے پیدا ہونے والے ریشہ میں مفید یہ ہے کہ مریض کو اسٹو خود دس ۵۔ ۳ گرام ماء الحسل کے ساتھ چند دنوں تک پلائیں۔ یہ عجیب اثر ہے۔ (مسح)

اختلاج مسلسل ہو تو حمام، دھک اور روغن قسط جیسے لطیف روغنیات کے ذریعہ جسم کے اندر فکھل پیدا کریں۔ اختلاج اگر دشوار اور سخت ہو تو مریض کو لوہا زیادہ دینے کے بعد روغن ارغ اور ماء الاصول پلائیں۔ (سلا)

خدر برودت کے سبب لاحق ہوتا ہے جیسا کہ تم بریلے مقام پر سفر کرنے والے کو سر کی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہو۔ اسی طرح جب کوئی عضو ٹھنڈا ہو جاتا ہے تو اس پر خدر طاری ہو جاتا ہے۔ یہ عضو پہلے من ہو جاتا ہے پھر حس و حرکت مفقود ہونے لگتی ہے۔ یہ صحت اور استرخاء کی درمیانی حالت کا نام ہے۔ (جالینوس)

خدر اسی عضو میں ہوتا ہے جو حساس ہوتا ہے کیونکہ خدر نام ہے حس و حرکت کے مفقود ہونے کا۔ خدر ان غلیظ غذاؤں سے پیدا ہوتا ہے جو عصب کے اندر غلیظ غذایت پیدا کر آتے ہیں۔ یہ غذایت اعصاب کے اندر نفوذ کی طبعی رفتار کو روک دیتی ہے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے، جیسے گدے پانی کے اندر شعاع داخل نہیں ہوتی۔ یہ شدید احشاء سے پیدا ہوتا

ہے۔ کیونکہ شدید امتلاء سے اعصاب اس بات کے لئے مجبور ہو جاتے ہیں کہ ایک دوسرے سے الگ ہو کر طبعی مقدار سے زیادہ کثیف ہو جائیں۔ اس سے وہ باریک ٹالیاں مسدود ہو جاتی ہیں جن کے اندر روح دوڑتی ہے۔ جیسا کہ اس شخص کے اندر دیکھا جاسکتا ہے جو اپنے کسی عضو پر ٹیک لگاتا ہے۔ اسی طرح وہ حالت بھی ہوتی ہے جسے ہردوں کا خدر کہتے ہیں۔ ہردوں، ہاتھوں اور پنڈلیوں وغیرہ کو کسی بندھن سے باندھ دینے کے بعد یہ کیفیت رونما ہو جاتی ہے۔ نیز شدق^(۱) نامی حالت کے اندر بھی ایسا ہوتا ہے۔ عضو کے سخت ٹھنڈے ہو جانے سے خدر عارض ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کیفیت میں عضو سکڑ جاتا ہے۔ اور وہاں کے اعصاب بے پردہ ہو جاتے ہیں، کبھی کبھی صرف امتلاء اعصاب سے خدر پیدا ہو جاتا ہے۔ پورے جسم کے امتلاء سے جو خدر عارض ہوتا ہے اسے پورے جسم کی امتلائی علامات سے معلوم کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح امتلاء اعصاب سے لاحق ہونے والے خدر کی پہچان یہ ہے کہ اعصاب فی الاصل کمزور ہو گئے ہوں، مریض نے کثرت سے ٹھنڈا پانی پی لیا ہو، سویا ہو، جماع کیا ہو اور کھانے کے بعد حمام کیا ہو۔ ان باتوں سے اعصاب کے اندر فضلے جمع ہو جاتے ہیں۔ یہ حقیقت اس وقت پایہ ثبوت کو پہنچ جائیگی جب استفرغ، قلت غذا اور جودت بھضم کے باوجود خدر موجود رہے۔ اس سے معلوم ہو گا کہ فضلہ دراصل اعصاب کے اندر ہے۔ اور فی نقب اعصاب کے اندر امتلاء موجود ہے۔ برودت سے لاحق ہونے والا خدر ظاہری اسباب مثلاً برف وغیرہ سے معلوم کیا جاسکتا ہے۔ اس جگہ عضو فی نقب سکڑا ہوا ایک دوسرے میں مدغم اور بقیہ سارے جسم کے مقابلہ میں ٹھنڈا محسوس ہو گا۔

ضعف اعصاب اور امتلاء اعصاب سے پیدا شدہ خدر کی علامت یہ بھی ہے کہ خدر مسلسل اور مزمن ہو گا۔ خدر کا علاج مسلسل ادویہ سے کیا جاسکتا ہے۔ اس سے اعصاب صاف ہو جائیں گے اور اوپر کا گوشت اور عضلات امتلائی کیفیت میں باقی رہیں گے۔ مسلسل دوا اعضاء کے اندر سختی پیدا کرتی ہے۔ چنانچہ یہاں سے اس کا اثر اعصاب تک پہنچے گا۔ اعصاب اس سے غذا حاصل کریں گے۔ باقی ہر مسلسل کا کوئی بڑا اثر ظاہر نہ ہو گا۔

علامت اس کی یہ ہے کہ اوپر کے لحمی اور عضلاتی امتلاء کے باوجود خدر موجود رہے گا۔ اس صورت حال میں ضرورت ہوگی کہ گوشت کو دبا کیا جائے اور پورے جسم کی امتلائی کیفیت قصداً اور قلت غذا کے ذریعہ دور کی جائے۔ پھر ان دواؤں کا قصد کیا جائے جو اعصاب

(۱) شدق نامی کی فرانی کو کہتے ہیں۔ غالباً یہ فقہ شافعی ہے جس کے سنی صحنی حرارت کے ہیں (حریم)

دوسرا باب

سدر و دوار

مریضان حیران ہوتے ہیں، آنکھوں میں تار کی مچا جاتی ہے۔ انھیں اسی طرح کا چکر محسوس ہوتا ہے۔ جیسے تندرست انسان کئی بار چکر کھایا ہو۔ معمولی اسباب سے یہ چکر لاحق ہو جاتا ہے حتیٰ کہ کبھی کبھی یہ مریض گر پڑتے ہیں۔ زیادہ چرخوں کو اور تیز رواں پانی کو دیکھنے سے یہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ نیز دھوپ یا کسی بھی چیز سے سروں کے اندر گرمی پیدا ہو جائے تو یہ حالت ہو جاتی ہے۔

اسی نکتہ سے اطباء نے یہ قیاس آرائی کی ہے کہ سر میں ایک بار دھڑکاں موجود ہوتی ہے جو گرمی کے بعد بخارات میں تحلیل ہو جاتی ہے۔ جس مریض کی یہ حالت ہو اس کی دونوں شریانوں کے فلوئڈ اور باندھنے سے صحت نہ ہوگی کیونکہ بیماری بنیادی طور پر سر کے اندر ہوتی ہے۔ حالانکہ اس کا سر کا نتیجہ ہے۔ (مؤلف)

سدر تیز ریاحی بخارات سے پیدا ہوتا ہے۔ جو دماغ تک پہنچ کر ان شریانوں کے اندر داخل ہوتے ہیں۔ یا پھر خود دماغ کے اندر سوء مزاج ہو جاتا ہے جس سے یہ ریاح بننے لگتی ہے۔ سدر اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ تیز بخاری ریاح سر تک پہنچ کر پیر ونی یا اندرونی شریانوں میں داخل ہو جاتی ہیں یا اس لئے لاحق ہوتا ہے کہ خود سر کے اندر سوء مزاج مختلف فیہ کی وجہ سے یہ ریاح پیدا ہو جاتی ہے۔ یا پھر اس کی پیدائش کی وجہ یہ ہے کہ معدہ سے اخراجات اوپر کی

جانب اٹھنے لگتے ہیں۔ (جالیوس)

سدر کے بارے میں جالیوس نے یہ نہیں لکھا ہے کہ وہ بالکل بارد خلط لاحق ہوتا ہے۔ اس کے اسی بات کا ذکر کیا ہے جو ہم لکھ چکے ہیں، لہذا غور کرنا چاہئے کہ اظہاء نے یہ بات کہاں سے کہی ہے۔ (مؤلف)

کچھ لوگوں کے کان کے پیچھے کی دونوں شریانیں کاٹ دی گئیں تو اس سے انہیں فائدہ ہو گیا۔ مگر اس علاج سے کبھی مریض صحت یاب نہیں ہوتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان شریانوں کے علاوہ بکثرت دوسری شریانیں بھی دماغ تک آتی ہیں۔ سدر کی بیماری خود دماغ سے اور لم معدہ سے بھی پیدا ہوتی ہے۔ (جالیوس)

سر کی کسی مخصوص بیماری سے سدر لاحق ہوا ہو تو سدر دوار سے پہلے کانوں کے اندر بھنبھٹا ہٹ، درد سر اور ثقل حواس موجود ہوگا، اور بیماری لم معدہ سے پیدا ہوئی ہو تو پہلے خفقان اور ابکیاں آئی ہوں گی۔ (ارٹھیانس)

مذکورہ مقالہ سے اس کتاب کے جامع کلمات کی تائید ہوتی ہے۔ (مؤلف)

جب سدر اور دوار کا سبب خصوصیت سے سر کے اندر ہو تو مریض کے کان ہمیشہ ٹھنڈے رہیں گے۔ آنکھیں تاریک ہوں گی۔ اور سدر دوار کی کیفیت مسلسل طاری رہے گی۔

مگر جو سدر سر کی جانب مادہ کے چڑھنے سے پیدا ہوتا ہے اس کے اندر وقفہ ہوگا۔ دماغ تک مادہ کا ہے ان عروق کے ذریعہ چڑھتا ہے جو کان کے پیچھے ہوتی ہیں۔ علامت اس کی یہ ہے کہ ان عروق کے اندر تناؤ ہوگا۔ ایسی صورت میں ان رگوں کو کاٹ دیا جائے۔ کبھی مادہ سبات کی دونوں شریانوں کے ذریعہ چڑھتا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ گردن میں تناؤ ہوگا۔ کبھی مادہ معدہ سے چڑھ رہا ہوگا۔ اس کی علامت یہ ہے کہ تھنہ ہو جانے کے بعد مرض مشکل ہو جائے گا۔ نیز اس کیفیت سے پہلے مریض کو متلی اور خفقان کی شکایت ہوگی۔ (ارٹھیانس)

صرع کے اندر اس مثال کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ (مؤلف)

سدر زیادہ تر خون اور صفراء سے پیدا ہوتا ہے۔ اگر بلغم کی وجہ سے لاحق ہو تو پیدا ہونے والا سدر، صرع کے مشابہ ہوگا۔ (یہودی)

دوار کا مرض معدہ سے ہوتا ہے یا سر سے۔ سر کی وجہ سے جو دوار پیدا ہوتا ہے اس میں سر کی جانب خون چڑھ جاتا ہے یا صوب میں گرم ہو جانے سے اس کے اندر ریاہ پیدا ہو جاتی ہے۔ معدہ سے جو دوار لاحق ہوتا ہے اس سے بیشتر درد معدہ اور متلی وغیرہ موجود

ہوتی ہے۔ شریانوں کے اندر خون چڑھنے سے جو دوار ہوتا ہے اس میں شریانوں کے اندر تھوڑا پیدا ہو جاتا ہے۔ اس وقت انھیں کاٹ دینے سے نفع ہوتا ہے۔ کبھی کبھی ثبات کی دونوں شریانوں میں خون چڑھ جاتا ہے ایسی صورت میں باسلیق کی قطع دیر سے فائدہ ہوتا ہے۔ خود سر کی وجہ سے لاحق ہونے والے دوار میں مریض کو طبعی بلبلہ وغار یقون دیں۔ (یہودی)

سر پر مقوی میرد ضادات رکھے جائیں۔ بیماری کے ساتھ چہرہ سرخ ہو اور جسم ممتل، توصافن کی قصد کھولیں اور پنڈلیوں پر پیچھے لگائیں۔ اس کے بعد گدی پر پیچھے لگائیں۔ کانور کا سوگھنا، اور قصد ضادات اور نعلول مفید ہیں۔ (مؤلف)

جس مادہ سے صدر پیدا ہوتا ہے وہ وہی ہے جس سے لیسٹریس لاحق ہوتا ہے۔ کبھی کبھی کسی ہڈی کو نوٹنے وغیرہ سے بلون دماغی پر جو دباؤ پڑتا ہے اس سے بھی صدر ہو جاتا ہے۔ دماغ پر کیموس بار دکا جب تسلط ہو جاتا ہے تو اس سے صدر کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی لئے اس طرح کے مریض چکر کرنے والی کسی معمولی چیز سے بھی (چکر اکر) گر پڑتے ہیں۔ نیز دھوپ یا کسبل کی گرمی سے گرم ہو جانے کے بعد بھی یہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ کبھی سر کو چوٹ پہنچنے سے بھی صدر ہو جاتا ہے۔ اس کا سبب یا تو مشترک ہوتا ہے یا منفرد۔ اگر بیلادی کا تعلق خصوصیت کے ساتھ سر سے ہو تو بیشتر سخت درد، کانوں میں بھنبھناہٹ، سماعت میں نقص اور قوت شامہ میں ضعف ہو گا۔ کبھی اس کے ساتھ ذائقہ میں بھی ضعف ہوتا ہے۔ معدہ کے سبب عارض ہونے والے صدر میں پہلو بہ پہلو دست آئیں گے اور ممتل ہوگی۔ بیماری کے دورہ پر علاج انگلیوں سے دبا کر اور اطراف کی ماس کے ذریعہ کریں گے۔ نیز مسکن شوم سے آرام کے وقت سب سے پہلے قصد کھولیں پھر ایارج کے ذریعہ مسهل کریں۔ اس کے بعد شتم حقل اور ظہور یون کے تیز چنے استعمال کریں۔ بعد ازاں سر پر اور نقرہ (گرونا کے پچھلے حصے کا گڈھا) میں چھتہ لگائیں۔ اس کے بعد غرغراہ اور عطوس استعمال کریں۔ جو مریض سروں میں حرارت اور کانوں میں بھنبھناہٹ محسوس کرتے ہیں، ان کے کان کے پیچھے دونوں شریانوں کی قصد کھولیں۔ قصد کا طریقہ وہ ہو گا جس کا تذکرہ ہم باب العمل بالحدید میں کریں گے۔ اس طرح کی کیفیت دراصل تیز بخارات کے باعث رونما ہوتی ہے جو اوپر انھ کر شریانوں کے اندر داخل ہو جاتے ہیں۔ (بولس)

صدر کی سب سے مفید دوا وہ گولی ہے جس کا ذکر باب الشقیہ میں مذکور ہے۔ (اسکندر)

دوار کا علاج :

گدی کی دونوں بڑی رگوں کو کاٹ کر اس حد تک انھیں داغ دیں کہ داغ کا اثر ہڈی تک پہنچ جائے۔ شدت دوار سے جو مریض گر پڑے اسے ایگائیاں میں پھر تھاتے دیں۔ عطوس استہاں کریں۔ فصد کھولیں اور سر پر بارہ معتدل تھادر کھیں۔ (مجمعان)

بیماری کے دورہ پر مریضان صدر کو دلک اور شوم کے ذریعہ اتنی حرکت دیں کہ بیدار ہو جائیں۔ آرام کے وقت پسے فصد کھولیں پھر اور ج پلائیں۔ پھر طبع حفظ اور قطور یوں جیسے تیز جتنے دیں۔ پھر سر پر شکاف لگائیں۔ اور نقرہ پر چھن لگائیں۔ بہ کثرت بلغم خارج ہونے والی دواؤں سے غرغرا کر انہیں اور عطوس دیں۔ (اریبا سیس)

صدر شدید جس میں مریض گر پڑتا ہے اور صرع کے درمیان فرق یہ ہے کہ مریض صدر میں گرنے پر نہ بچاؤ تاب کھاتا ہے نہ شیخ، نہ جھاب، نہ ہی ان چیزوں کا وہ ذخیرہ رکھتا ہے۔ (مؤلف)
خلیق بخار جب بہ کثرت سر کی جانب جڑھتا ہے اور تنفس اور بخار کا تحلیل ناممکن ہو جاتا ہے تو صدر پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ بخار یا قور کے اندر پیدا ہوتا ہے جبکہ اس کا مزاج مرطوب اور توید بخار کے قابل ہوتا ہے۔ یا پھر معدہ سے بغض دوسرے اعضاء سے الگ ہوتا ہے، مثلاً، پنڈن، ران، گردہ، فیروہ سر سے پیدا ہونے والے صدر کی علامت یہ ہے کہ مریض کا سر دھوپ، آگ اور مہل وغیرہ سے گرم ہو گیا ہوتا ہے۔

معدہ سے پیدا ہونے والا صدر خاص کر سر کے اگلے حصے میں لاحق ہوتا ہے، ان کے ساتھ ابائی اور متلی ہوتی ہے۔ کھانے پر صدر میں اضافہ اور شدت پیدا ہو جاتی ہے اور بکثرت تھوک خارج ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)
غلو معدہ کی حالت میں بھی کبھی صدر لاحق ہوتا ہے، قابض اشیاء کے استعمال سے تسکین حاصل ہوگی۔ (مؤلف)

جو بیمار کسی بھی غلو سے اپنے اس میں ریتنے کی کیفیت محسوس ہوگی جو مذکورہ غلو سے انھیں سر تک پہنچے گی۔ اس کے بعد مریض پر صدر کی کیفیت طاری ہو جائیگی۔ یہ بخار تمام ہی اخلاط سے بنتا ہے۔ لہذا ظاہری علامات اور مقدم الذکر تدبیر سے پتہ کریں کہ کون سی خلط غالب ہے۔ اگر دھوی علامات متی ہوں تو فصد کھولیں۔ اور صفراوی علامات ہوں تو مسهل دیں۔ (ابن ماسویہ)

۱۰۔ اور مشترک سبب سے بھی ہوتا ہے اور منفرد سبب سے بھی۔ مشترک سبب سے پیدا ہونے والا دوار، سوء ہضم، درد معدہ، قراقر شلم، اور متلی کے ساتھ ہوگا۔ اس میں سکون بھی ہوگا اور ہیبت بھی۔ مگر جو دوار منفرد سبب کے باعث سر سے پیدا ہو دو مسلسل ہوگا۔ اور ساتھ میں کاؤس کے اندر جھنجھناہٹ، قفل راس اور غلٹ بصر بھی ہوگی اور حالت مدہوشی سے قریب تر ہوگی۔

دوار کبھی سر کے اندر بہ کثرت بلغموں کی موجودگی سے بھی پیدا ہوتا ہے، ایسے سرینوں کو بلغم کا مسلسل دیں۔ اس کے بعد لگاتار پیدا کرنے والی تدبیر اختیار کریں۔ مصلح ۱۱ ویں احتمال کریں اور سر کا ہتھکڑی کریں۔ سبب اگر ریاح غلیظہ ہوں تو بابونہ، نائونہ، برنخاسف، صحر، مرزنجوش، شیخ، برنگ مار کے طبع کا بھپڑ دیں۔ اور سبب کھوس حار ہو تو طبع سفید سے اس کا خراج کریں اگر فصد کی ضرورت ہو تو سر کے انفرادی سبب میں قیال کی اور مشترک سبب میں، کھل کی فصد کھولیں۔ اس کے بعد مبرداشیاء پلائیں اور سر پر انہی اشیاء کا شمار کھیں۔ بیماری طویل ہو جائے تو سمجھیں کہ مرض بارہا ہے۔ لہذا کبیرا یا رجات کا استعمال لازمی ہے۔ خیساندہ صبر، موثر اور عمدہ دوا ہے۔ دونوں کانوں کے پیچھے کی دونوں شریانوں میں ریاح اللہ برآ رہی ہو تو اس کی علامت یہ ہے کہ یہاں سخت تناؤ ہوگا اور دونوں شریانیں دوسری رگوں میں مٹی ہوں گی۔ ان دونوں کو باندھ دینے سے درد میں سکون ہو جائے گا۔ اسی طرح قاضی اودیہ کا خلاء کرنے سے بھی سکون ہوگا۔ دونوں شریانوں کو کات دینے سے قطع سکون ہو جائیگا۔ اگر اس تدبیر سے فائدہ نہ ہو تو یہ سمجھیں کہ بخیر اندر کو داخل ہو رہا ہے لہذا مسلسل مسلسل دینا اس کا علاج ہے۔ (ابن سرائیون)

سدر یہ ہے کہ انسان جو کچھ دیکھے اسے اپنے ارد گرد گھومتا ہوا محسوس کرے۔ ایسی حالت میں جس بصر اچانک مفقود ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ مریض بے ہوش سا ہو جاتا ہے، جو پسینے دیکھتا ہے وہ سب تاریک نظر آتی ہیں۔ قے کرانا مفید ہے۔ (جائینوس)

جائینوس سدر اور دوار میں فرق نہیں کرتا تھا۔ دوار یہ ہے کہ مریض ماحول کو گھومتا ہوا دیکھے اور سدر کی کیفیت دوار کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ جبکہ دوار میں شدت آ جاتی ہے اور مریض گر جانے کے قریب ہو جاتا ہے۔ حاصل یہ کہ دوار کا سبب جسم کے حال، اس کی تدبیر اور بیماری کے لیے عرصے سے معلوم نہ ہونا ہے۔ کیونکہ کبھی یہ خلط بارہا اور خلط حار سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ اسی کے مطابق علاج ہونا چاہئے۔ (مؤلف)

سدر یہ ہے کہ انسان تمام مریات کو اس انداز میں دیکھے جیسے اس کے اوپر خلقت یا کمر چھایا ہو۔ یہ ایک روی غلط سے پیدا ہوتا ہے۔ جو فم معدہ کو کاٹتی ہے۔ (جائینوس)

ہشیک (۱)

یہ مرض جسم میں خاص کر جسم کے بالائی حصوں میں ٹکان کی حالت پیدا ہو جانے سے لاحق ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ رنگوں میں تباہی پیدا ہو جاتا ہے۔ آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ جھانسا اور آنکھیاں کثرت سے آنے لگتی ہیں۔ اپنے تجربہ کے مطابق سر پر بہ کثرت ٹھنڈا پانی انڈھلنے، برف کا پانی پینے اور نیند سے افاقہ ہوتا ہے۔ یہ حالت زیادہ بڑھ جائے تو قصد قیال اور مسلسل صفراء کی ضرورت ہوتی ہے۔ (مؤلف)

دج ہشیک کے لئے عمدہ دوا ہے۔ (خوز)

میرے ایک دوست نے اس دوا کا تجربہ کیا ہے۔ اس سے اسے فائدہ ہوا، وہ اسے چپاتا تھا۔ غالباً یہ اپنی خاصیت سے مفید ہے۔ دھنیا اور شکر کو چھانکنا نیز ہاتھوں کو سبات کی دونوں شریانوں پر ایک ٹھنڈا باندھے رکھنا نفع ہے۔ ان دونوں شریانوں پر باندھنے کے وقت ہوشیار رہیں کہ مریض پر ہلکتے جیسی حالت طاری نہ ہو۔ جنگلی پیاز کا سرکہ، سودا سے پیدا شدہ سدر کا مصحح ہے۔ نیز اس کی شراب بھی اس کے لئے عمدہ ہے۔ جب ہلساں سدر میں مفید ہے۔ (مؤلف)

سدر کی پیادی میں پانی کا چپتا شراب سے بہتر ہے۔ بیخ فاشرا (۷ گرام) کا مشروب روزانہ استعمال کرنے سے سدر میں بحد افاقہ ہوتا ہے۔ دھوئی لینا سدر میں مفید ہے۔ (روفس)

جب ہلساں ۱۰ گرام، خیساندہ صبر، خیساندہ دیارج، یا خیساندہ حمص، (چٹا) جو عرق المستعمل ۱۰ گرام میں تیار کر لیا گیا ہو کے ساتھ چپتا سدر میں مفید ہے۔ بلغم اور صفراء سے پیدا ہونے والے سدر

(۱) خفیات سے اس عرق کی حقیقت معلوم نہ ہو سکی مگر اس عرق سے قوت جو بیماری جان کی گئی ہے خلاصاں، تھوہ،

آنکھوں کا سرخ ہو جانا، جھانسی، آنکھوں کی اور جھانسی کی حالت کشیدہ ہو کر اور ٹھنڈے پانی کا استعمال اس سے یہ

مرض لوی معلوم ہوتا ہے۔ اس کے لئے دیکھو اللہوں ۵۰ ۷۵ جس میں حسب اہل بیاں ملتا ہے۔ (لعل لی الطوی)

صفیات اور عروق کے اندر مسلسل احکام سے جسم کے اندر ایماہ (کٹاں) جیسی ایک حالت درپیش ہوتی ہے عروق

کے اندر جھانسی پیدا ہوتا ہے۔ بکثرت ریح اور ہلکے دھبے سے بخاریاں اور آنکھیاں زیادہ آتی ہیں۔ اس کے ساتھ چہرہ

اور آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں مریض کے اندر چھ دھاب اور تھک کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ کیفیت زیادہ ہونے لگے تو

اس کا مطلب ہے کہ احکامہ صمد ہو رہا ہو اور صفراء کی اسفراخ کرنا اور ٹھنڈے پانی کا استعمال لازم ہے اس

طریق سے گاہ غوری افاقہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح شکر کے ساتھ کشیدہ کا استعمال بھی ضروری ہے۔

میں حسب ہسل، خیساند کا صبر و استقامت کے ساتھ استعمال کرنا مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

سدر بلغم اور سوداء سے پیدا ہوتا ہے۔ مر یض سر میں بوجھ محسوس کرتا ہے، نگاہوں کو روشنی سے دور رکھتا ہے۔ سخت آواز سننے کی تاب نہیں رکھتا۔ اپنے رد و اشیاء کو گھومتی ہوئی دیکھتا ہے۔ کھڑے ہونے کی حالت میں انگڑائی لیتا ہے تو گر پڑتا ہے۔ مر یض کی فصد کھونی جائے، حقنہ یا جائے۔ لطافت پیدا کرنے والی ادویہ سو گھٹائی جائیں، سرکہ اور روغن گل کے ذریعہ سر کو طاقت دی جائے۔ غذا الطیف دی جائے۔ پیدل زیادہ چلایا جائے، سر پر گرم پانی کا تڑیا کیا جائے۔ اس سے صحت یاب ہوگا۔ گردن کے پچھلے گڈھے پر چھید لگایا جائے۔ شریان پس گوشت کاٹ دی جائے۔ جند بید ستر، سداب، مر زنجوش اور تمام سو گھٹائے جائیں۔ عاریقون، تخم حنظل، اپرج، نمک ہندی اور اسطوخودوس کا مسلسل دیا جائے۔ (ہر ادویہ حکیم)

سدر و دوار کبھی کبھی شریانوں کے مزاج کی جانب سے ہوتے ہیں۔ ایسی حالت میں شریانوں کی فصد کھول دیں۔ یعنی ان شریانوں کی جو پس گوش ہوتی ہیں۔ فصد پیر کی جانب سے کرو۔ (جالینوس)

سدر کے مر یض کا حال وہی ہوتا ہے جو زیادہ چکر لگانے کے بعد گرم ہو جائے دالے شخص کا ہوتا ہے۔ دھوپ سے اور سخت چیل سے بھی سدر لاحق ہو جاتا ہے۔ قیال کی قطع دبرید، مسلسل، شراب اور ان تمام اشیاء سے پرہیز کرنا جو تخیل پیدا کرتی ہیں مفید ہے۔ (جور جس)

سدر بہ کثرت اغزات جو دماغ کے اندر بھر جاتے ہیں سے پیدا ہوتا ہے۔ اغزات دماغ کے اندر بہتے ہیں یا معدہ سے یا بعض اعضاء سے چڑھ کر دماغ کے اندر داخل ہوتے ہیں۔ اغزات جو کسی بھی عضو سے اٹھ رہے ہوں اسے اس طرح معلوم کرو کہ مر یض اسے متعلقہ عضو سے اوپر اٹھتا ہو اسب سے پہلے محسوس کریگا اور اسے اپنے جسم کی حالت کا اندازہ ہوگا۔ تشخیص کے بعد خلط غالب کا اخراج کرو۔ (ابن ماسویہ)

حرارت کے ساتھ سدر موجود ہو تو سرکہ شراب اور روغن گل سے علاج کریں۔ کان کی دونوں شریانوں اور قیال کی فصد کھولیں۔ قحہ دہ کے کنارے پر چھید لگائیں۔ ناک کے اندر کانور پھونکیں اور برودت کے ساتھ بیماری ہو تو فوقایہ (کراویہ کوئی) کا مسلسل دیں اور جاذب بلغم معوط استعمال کریں۔ (طیب نامعلوم)

تیسرا باب

مالینخولیا، سوداوی غذا میں

اس کے مخالف غذا میں

مالینخولیا کے مستعد اور برعکس حضرات

سوداوی دوسرے کی پیدائش بلغم سے قطعاً نہیں ہوتی۔ یہ خلط اسود (سیاہ) سے پیدا ہوتا ہے۔ اس خراب مرء سوداء سے نہیں جو اختراق صفراء کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے۔ اس خلط سے تو خراب اختلاط (عقل) پیدا ہوتا ہے جسکی موجودگی میں مریض لوگوں پر حملہ آور ہوتا ہے اور اس میں حد درجہ کی حدت پیدا ہو جاتی ہے سوداوی دوسرے اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ خود دماغی حروق کا خون سوداویت کی جانب منتقل ہو جاتا ہے۔ بقیہ جسم کا خون ایسا نہیں ہوتا۔ یا پھر بقیہ جسم کا خون بھی اسی نوعیت کا ہو جاتا ہے۔ دماغی رگوں کا خون سوداویت کی جانب اس لئے مائل ہوتا ہے کہ خود دماغ کے اندر اس کی پیدائش اور پیدائش بھی بہ کثرت حرارت کے ساتھ ہو رہی ہوتی ہے۔ اس حرارت سے خون جل رہا ہوتا ہے یا اس کا میلان سوداویت کی جانب اس لئے ہوتا ہے کہ تمام جسم کا خون دماغ کے اندر آکر مجتمع ہو جاتا ہے۔ پورے جسم کا خون سوداوی ہے تو علاج کی ابتداء قصد سے کریں۔ لیکن فقط سر کا خون سوداوی ہے تو قصد کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ابتداء کی اور وجہ سے قصد کی ضرورت ہو تو اٹل بات ہے۔ سوداوی

خون آیا تمام جسم کے اندر ہے یا صرف سر میں ہے اس کا اندازہ جسم کی حالت سے کریں۔ سفید اور فریہ جسم کے اندر خون کم بنتا ہے۔ نحیف، لاغر، سخت کھال، پست قد اور کشادہ رگوں والے جسم کے اندر خون بنتا ہے۔ بچہ سرخ جسم پر کبھی سوداوی مزاج طاری ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد گہرے سرخ اور زرد جسموں کا درجہ ہے۔ بالخصوص جبکہ وہ بچہ تھکے ہوتے ہیں، اہتمام کے ساتھ رہتے ہیں اور لطیف تدبیر میں اختیار کرتے ہیں۔

اچھی طرح غور کر کے دیکھیں کہ سوداوی خون کا استفرانغ رک گیا ہے یا اور کسی طرح کے خون میں رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔ جس کے استفرانغ کا مریض عادی رہا ہو۔ مثلاً بواسیر، خیش، دست یا تے کے ذریعہ خارج ہونے والا خون۔ نیز یہ بھی دیکھیں کہ مریض کیس بکری، گائے، خاص کر بیل اور بکرے، اور گدھے، اونٹ، خرگوش، لومری، جنگلی سور، سپی یا کسی بھی جانور کے گرم سالہ ملے ہوئے گوشت جیسے مولد سوداء غذاؤں کا مادی تو نہیں رہا ہے؟

بند گو بھی کثرت سے سوداء پیدا کرتی ہے۔ اسی طرح نمک کے اندر پڑے ہوئے پودوں کی شاخیں تنہا یا ہر اس کے استعمال کرنے سے بھی سوداء پیدا ہوتا ہے۔ (جائینوس) اس کی مثال اچار کی ہے۔ (مؤلف)

مسور کی دال حد درجہ سوداء پیدا کرتی ہے۔ ردنی جو بھوسی چھانے بغیر پکائی گئی ہو، اس کا اور خراب والوں اور غلیظ سیاہ شراب کا بہ کثرت استعمال اور پھر تکان وغیرہ کے باعث حرارت کا لاحق ہو جانا سب سے زیادہ سوداء پیدا کرنے کے لئے سازگار ہے۔ پرانا پیڑ، بہ کثرت ریاضت طویل یا تیز حمیات، مسکن غذاؤں اور دوائیوں، اور جذب سوداء سے طحال کا عاجز رہنا ان ساری باتوں سے آب و ہوا کے زہ اثر سوداء پیدا ہو جاتا ہے۔

بیمار کی عمر سے بھی پتہ چلے گا کہ اس کا خون سوداوی ہے یا نہیں۔ یہ بات پیش نظر ہو تو اس کی تحقیق قصد مرق سے کریں۔ نکلنے والا خون سیاہ ہو تو بقدر طاقت نکل جانے دیں اور صاف و سرخ ہو تو ذرا بند کر دیں۔ زیادہ بہتر یہ ہے کہ اکھل کی قصد کھولی جائے۔

سوداوی دوسرے کی ایک اور قسم بھی ہے جس کی ابتدا معدہ سے ہوتی ہے۔ اسے مرقی کہتے ہیں اس بیماری کے بعد کھٹی ذکاریں، بکثرت مرطوب تھوک، پسلیوں کے سروں کے نیچے جلن، اور قراقر شکم ہوتا ہے۔ جو مناسب وقت میں کھانا کھانے کے باوجود پیدا ہوتا ہے۔ کبھی کبھی اس کے ساتھ شکم کے اندر درد بھی اٹھتا ہے جو ہضم غذا تک ساکن نہیں ہوتا۔ مریض جھکے ہوتے ہیں تو غیر ہضم کھانا علی حالہ قے کر دیتے ہیں، اسی کے ساتھ کھٹے بلغم اور تیز

مر رہے تھے غارتہ میں۔ زیادہ تر یہ بیماری بچپن ہی سے، حق ہوتی ہے پھر عرصہ دراز تک باقی رہتی ہے۔

ڈیو فلپس (۱) کا قول ہے کہ دوسرے سوداوی کی اس قسم کا سبب یہ ہے کہ مریضوں کے ماس ریچ (۲) میں مقدار سے زیادہ حرارت ہوتی ہے اور اس وجہ کا خون کا زحاج ہو جاتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ یہ بیماری ہسپتال میں حروق سے مندر ہوتی ہے۔ اس طرح پہچانی جاتی ہے کہ غذا مریضوں کے جسموں تک نہیں پہنچتی۔

کچھ دھوکے لگاتے ہیں کہ ایسے مریضوں کے جواب کے گوشہ میں درم حرارت ہوتا ہے۔ وکیل یہ ہے کہ ان کی غذا دوسرے دن باقی رہتی ہے۔ کیونکہ نیچے نہیں اترتی ہے۔ درم حرارت کا پتہ اس صورت سے ہوتا ہے جو مریضوں کو لاحق ہوتی ہے۔ نیز اس بات سے بھی کہ ٹھنڈی غذا ان سے انہیں نفع ہوتا ہے۔

اس بیماری کے اعراض حسب ذیل ہیں

تھوڑا (چونکہ) مہلک (طبیعت کا بد چھل ہوتا) معدہ کے اندر ریاح کا بھر جانا، نکاریں آنے اور قے کرنے سے بعد خامی لاحق۔

ڈیو فلپس نے یہ نہیں بتایا کہ معدہ کے درم حرارت ماننا یا اسے اعراض کی طرف پید ہو جاتے ہیں۔ غالباً یہ بات ان کے مشغل ہو چکی ہے۔ اس کی تشریح ہم کرتے ہیں۔

اس ہو سکتا ہے کہ ایسے مریضوں کے معدہ میں دھوکے درم حرارت موجود ہو۔ اس جگہ متنبہ ہونے والے خون یا دھوکے اور سو اویت سے قریب تر ہوتا ہے۔ لہذا سوداوی بخار سے کر دماغ تک پہنچے گا، جس کے بعد دماغ کے اعراض پیدا ہوں گے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے۔ لی جانب طیف بخار پہنچتا ہے تو آنکھوں میں پانی کے اعراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ نیز لی طرح دماغ تک مضافات اذات اذیت میں تو درد سر اور کھپکھپاہٹ پیدا ہوتی ہے۔

دو تارے۔۔۔ مریضوں کے اندر طرح طرح کے عجیب و غریب خیالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ کسی کو یہ نماں ہو جاتا ہے کہ وہ خوف بردار ہو گیا ہے، کسی کو یہ خیال ہونے لگتا ہے کہ وہ مر رہا ہے۔ بولی اپنے اوپر آگ کے گر پڑنے کا اندیشہ کرنے لگتا ہے۔ کوئی موت پسند کرنے لگتا ہے، کوئی موت سے خوفزدہ ہو جاتا ہے۔ گھبراہٹ اور خوف

اور مریضوں کے دماغ پر یہ کس طرح اثر کرتا ہے

مریضوں کے دماغ پر یہ کس طرح اثر کرتا ہے

مر وقت ایسے مریضوں کا اور مدحیات بن جاتا ہے۔ اس کا سبب یہی سوانہی بخارات ہیں جو اٹھکر دماغ تک پہنچتے ہیں اور مریض کو وحشت زدہ کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ عام طور پر خلعت سے وحشت محسوس ہوتی ہے۔ دماغ کا مزاج تبدیل ہو جاتا ہے تو اس کی وجہ سے افعال کے اندر بھی تغیر واقع ہو جاتا ہے۔

دو نکتے ہیں کہ معدہ کے اندر اس طرح کے اعراض پیدا ہونے میں اس کے بعد مانگایا کے اعراض پیدا ہوں اور مریض کو قے، ڈکار، بریر، اور جودت بضم سے افقہ اور راحت محسوس ہو تو سمجھیں کہ بیماری مراحق کی ہے۔ گھبراہٹ، خوف اور طبیعت کا جو تھل ہوتا یہ سب ثانوی اعراض ہیں۔ اسوسہ سوداوی کے مخصوص، اعراض جب بھی سخت ہوں گے، بیماری دماغ کے اندر ہوگی، معدہ میں نہیں۔ اس لئے اسے مراحق نہ کہیں گے۔ (جانیوس)

جانیوس نے اشارہ کر دیا ہے کہ مراحق کے اندر بعد میں پیدا ہونے والے مانگایا کے اعراض سخت نہ ہوں گے۔ ایسا ہی اپنا مشاہدہ بھی ہے۔ (۱۰ ع)

”معدہ کے اندر یا تو اس طرح کے اعراض کچھ بھی نہ ہوں یا ہوں گے تو قحوظ۔ لہذا اصل بیماری خود دماغ کے اندر ہوگی۔ ایسی صورت میں غور کر کے، سمجھیں کہ خود دماغ کے اندر یہ سوداوی خون بن رہا ہے یا پورے جسم کے اندر۔ علامات اور دلائل وہی ہیں بشرطیکہ جس ڈاکٹر میں سرچکا ہوں۔ اگر یہ اعراض موجود نہ ہوں اور جسم بھی تھید سودا کا آمدور نہ ہو تو اپنے لیاں کو اس جانب موزن کہ بیماری سر کے اندر ہے۔ زیادہ تر میں حالت سر کے کسی حار مریض کے بعد پیدا ہوگی، سر کو یا تو صوب لٹائی ہوگی، یا سے قرانیٹس یا مسلسل در، ہو گا۔ نیز ان ساری بیماریوں میں سے کوئی بیماری افاقہ نہ ہو سہ مآرم کر دیتی ہیں۔ مایل بیداری سے بھی یہ بغیت افاقہ ہوتی ہے۔ اس قسم کی بیماری کا علاج مسلسل حمام اور غلط دیکھ پیدا کرنے والی غذا اس سے کیا جاتا ہوں۔ بیماری طویل نہ ہو تو اس سے زیادہ کی ضرورت نہیں ہے۔ طویل ہونے کی صورت میں غلط کا پٹی بند سے نکال کر خارج ہونا اشارہ ہوتا ہے۔ بیماری مزمن ہو جائے تو مذکورہ تدابیر سے زیادہ موثر علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔ (جانیوس)

مراحق میں سبب درم حار اس لیے نہیں ہوتا کہ بیماری کے اندر کھانا بھا۔ کچا رہتا ہے۔ کھنی، کاریں آتی ہیں۔ یہ کثرت تھوک خارج ہوتا ہے اور قے آتی ہے۔ پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس میں بخار نہیں ہوتا۔ نمازت حیرت کی بات ہے کہ ماسا دھکا کے اندر درم حار تو ہو مگر اس کے نتیجہ میں پیاس نہ ہو، بخار نہ ہو نہ ہی مریض خالص مراحق مریض کے ہے۔ بخار

کوئی ایسی بات نظر نہیں آتی جس سے مذکورہ خیال کی تائید ہوتی ہو، بلکہ ساری باتیں برعکس خیال کی تائید کرتی ہیں۔ صرف ایک بات ایسی ہے جو اس کے سبب کا پتہ دیتی ہے، وہ یہ کہ ایسے مریضوں کو سرد غذاؤں سے نفع پہنچتا ہے۔ اس بیماری میں بہ کثرت لنگھ کا پیدا ہونا بھی درم حار کو ضروری قرار نہیں دیتا۔ بیماری کا سبب زیادہ قرین قیاس یہ ہے کہ طحال سے بہ کثرت سوداء معدہ کے اندر داخل ہو جاتا ہے۔ علامت یہ ہے کہ ایسے تمام حضرات طحال کے مریض ہوتے ہیں۔ جیسا کہ جانیوں نے الاغضاء الآلمہ کے پانچویں مقالہ کے اندر مذکور کیا ہے۔

”سراق کی معروف بیماری کا مریض غمگین اور خند سے مایوس ہوتا ہے۔ دستوں کا آنا اس کے لئے گراں ہوتا ہے۔ بایں ہمہ سب کے سب طحال کے مریض ہوتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ طحال سے از قسم پیپ ایک خراب و طوبت خارج ہو کر معدہ کی طرف آتی ہے۔ ایسے مریضوں کو سوء ہضم اس لئے لاحق ہوتا ہے کہ ان کا معدہ بارد ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غذا بحالہ ان کے معدہ کے اندر باقی رہتی ہے۔ اس طرح کے تمام مریض کثرت سے کھاتے ہیں۔ کیونکہ سوداء قم معدہ پر گر کر شہوت کلبی میں یحیث پیدا کرتا ہے۔ جیسا کہ سرکہ اور کھٹی چیزوں کا اثر ہم دیکھتے ہیں۔ ایسے مریضوں کے اندر لنگھ کی شکایت اس لئے ہوتی ہے کہ ان کا ہاضمہ خراب اور حرارت کمزور ہو جاتی ہے۔ پھر سودا کا مخصوص لنگھ بھی ہوتا ہے، درد سوداء کی گرمی سے اور معدہ پر سودا کے چھین سے لاحق ہوتا ہے۔ ٹھنڈی اشیاء سے ایسے مریضوں کو نفع اس لئے ہوتا ہے کہ معدہ کے اندر جو کچھ ہوتا ہے اس کی وہ تبدیل کر دیتی ہیں، کیونکہ بارد اشیاء مرطوب ہوتی ہیں۔ لہذا وہ سوداء کی خرابی اور حدت سے سوزوں ہو جاتی ہیں، فائدہ اس لئے نہیں ہوتا کہ بیماری رفع ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ان کا اثر مریضوں میں تب ہی ہوتا ہے جب بیماری عرصہ سے مزمن ہوتی ہے۔ نیز اس لئے بھی سیاہ خلط محض کھد کی حرارت سے پیدا ہوتی ہے۔ اور طحال (کلی) اسے الگ کرتی ہے۔ طحال کے اس فعل کی موجودگی میں خلط سوداء کی تولید کم ہو جائے تو اس کی وجہ سے معدہ کی جانب آنے والی شے بھی کم ہو جائے گی۔ اور یہی مانگنا یا کاسب سے بڑا علاج ہے۔ واضح رہے کہ سرد غذاؤں کی افادیت وہی ہے جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں۔ نہ یہ کہ اس سے سوء حراج بخشتا ہے۔ کیونکہ ایسا ہی ہوتا تو مریض اسے مسلسل استعمال کرتے۔ اس سے لقم بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ان کے ساتھ وہ پھل وغیرہ بھی کھاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ہمیں ملاتے ہیں۔ کیونکہ انہیں یہ علم نہیں ہے کہ اگر ان غذاؤں کو وہ مسلسل استعمال کریں تو بیماری رفع ہو جائے گی۔ ان غذاؤں سے انہیں فقط درد

معدہ میں تسکین ہو جاتی ہے وہ بھی جب بھی کچھ دیر کیسے اٹھتا ہے۔

میں نے ایک شخص کو بھیج دیا اور اس کو پلایا، مقصد یہ تھا کہ یہ ابھی ہوا مسئلہ صاف ہو جائے چنانچہ درد میں کمیج (1) سے تسکین زیادہ ہوئی۔ اور انجم کے غلط سے بستر ثابت ہوئی۔ یہ موضوع الگ سے ایک مضمون کا طالب ہے۔ (مؤلف)

مالیجی لیا کا جملہ علاج :

پہلی دو دن قسموں میں جسم کو مرطوب کرنا لازم ہے مرطوب ہو جانے پر لازماً صحت ہو جائے گی اس دوران مسلسل مسلسل، بوقت ضرورت قصد، تولید سوداء کی ذمہ دار غذاؤں سے اجتناب، طیف تدابیر سے پرہیز بلکہ غفلت پیدا کرنے والی اشیاء کے ذریعہ سیاہ خلط کا استقراغ کیا جائے۔ غفلت پیدا کرنے والی غذا میں اس لئے کہ جسم کے اندر بھی خلط کی کثرت سے دوسرے سوداوی رفع ہو جائے گا۔ مراق کی حالت میں جگر کی تدبیر کریں۔ یہاں سودا کی تولید نہ ہو سکے۔ اگر یہ تدبیر میسر نہ ہو تو مسلسل کے ذریعہ خلط سیاہ کا مسلسل استقراغ لازم ہے۔ اس کے بعد ایسی جوارشات دیجائیں جو سوداء کی مسلسل ہوں۔ اور فم معدہ کو تقویت دیتی ہوں۔ نیز آرام کے وقت میں جن کے استعمال سے درد دور ہو جاتا ہو۔ مثلاً ہیلہ سیاہ، اقیون اور کندر سے تیار کردہ جوارش۔ فم معدہ کو طاقت دینے کے لئے روزانہ اسٹیمین اور کندر استعمال کریں معدہ کے اندر غذا فاسد ہو جائے تو مر یض کو قے کرائیں پسا کھانا نکل جائے۔ قے قبل از طعام کرائیں تاکہ کھانا پہلی غذا کے ساتھ جو سیال ہو چکی ہوتی ہے مخلوط نہ ہو سکے۔ خاص کر اس وقت جبکہ مر یض کھانے سے پہلے کٹھاپن محسوس کرے۔ کھانے میں چینی میٹھی غذا میں دیں۔ سوداء کا مسلسل، باطن کی قصد، طحال پر پچھنے اور عمرادویہ مسلسل دی جاتی رہیں۔ (مؤلف)

طحال کے اندر جب بیماریاں ہوتی ہیں اور وہ خود ردی فضلات دفع کرنے لگتی ہے تو کبھی کبھی فضلات کو وہ فم معدہ کی جانب دفع کر دیتی ہے۔ جس سے مالیجی لیا پیدا ہو جاتا ہے۔ فم معدہ کی جانب طحال جب سوداوی فضلات دفع کر دیتی ہے تو اس سے رنج اور

عرق مصداقاً و کجور و اس قدر ہوتے ہیں۔ اپنی توانائی رو جاتا ہے پھر ان کے اوپر فکر فاشد ذیل دینے میں مصالحت ملتی ہے۔ اس سے ہلکا ہوتا ہے۔ اس سے بھی سبب ہوتا ہے۔ طابق بھیج سکتے ہیں۔ مر یض نہیں فاسد ہوتا ہے کہ یہ شہد ہے اور یہ بھی ثابت ہے کہ مصداقاً و کجور ہوتے ہیں۔ جس سے اس قدر اہل دوا جائے کہ پھر توانائی صدمہ ہو جائے۔

سوداوی سوسہ پیدا ہوتا ہے۔ بھی شہوت طبعی میں بچان پیدا ہو جاتا ہے۔ بھی بچان نہیں پیدا ہوتا۔ اس کی حالت میں ماضی خراب ہو جاتا ہے۔

ماضی طبیعت پر اپنا فکر مندی صبر امت اور خیر سے مایوسی جاری ہوتا ہے۔ برعکس سبب سے برعکس مرض پیدا ہوتا ہے میں دماغ کے اندر سوسہ کی خلیہ بنے ہو جائے تو خربق سیاہ کے درجہ جسم کا نتیجہ کریں۔ (جائینوس)

جائینوس کی یہ بات زیادہ تشریح کی محتاج ہے۔ دماغ کے اندر یہ خلیہ معدہ کی جانب سے پہنچتی ہے تو اس کی علامت یہ ہوتی ہے کہ اعراض میں افادہ ہوتا ہے، کیونکہ مریض کھانے کو خوشہر محسوس کرتا ہے اور برعکس بھی۔ نیز کشت سے نکالیں، قراقر، تھوک، استہاب، دونوں شانوں کے درمیان درد اور بھٹی مریض در دانت ہے۔

تمام خون سوداوی ہو تو فصد کھو میں۔ اور اگر سوداوی خون صرف دماغ میں ہو اور دوسرے مراقب تمام جسم کے خون کی وجہ سے نہ ہوں یعنی نہ تو بد بھشی کے بعد اعراض میں رہا کرتی ہوتی ہو اور نہ اچھی غذا کے بعد اعراض جیسے ہوتے ہوں اور فصد میں سیاہ خون بھی نہ نکلے اور پیٹ سے کوئی این علامت بھی نہ ہوں مثلاً بیداری یا بستی ویر دھوپ میں رہنا تو ایسی صورت میں علاج یہ ہے کہ ٹھنڈے شے میں پانی کا حمام کرایا جائے اور سر کو عمدہ و خلیہ پیدا کرنے والی غذاؤں کے ذریعہ مرطوب رکھا جائے۔

داد و حروق کے اندر ہو تو فصد کے درجہ اور حالت مراقب کا ازالہ حقوں سے کیا جائے۔ اس کے باب میں مالکین یا ایک ٹیب شروع ہوا تا مریض کیا ہے۔ (مولف)

ایک شخص کو بواسیر، موی کی شکایت تھی۔ خون کا آثار کئی تو اسے دوسرے سوداوی لاحق ہو گیا۔ میں نے سوداوی اخلاط کا استدلال کیا، اس سے مریض صحت یات ہو گیا۔ اس کے بعد جب بھی اس بیماری میں مبتلا ہو اس میں نے ہمیشہ انہی اخلاط کا استدلال کیا۔ استفادہ سے نفع ہوا دوسرے کا ازالہ کیا۔ مایہ سیاہے استفادہ میں سال سے بھی اسے فائدہ نہ پہنچتا رہا۔ اسے بواسیر بھی کھل جاتی تھی۔ چنانچہ خراب خون خارج ہو جاتا رہا۔ (جائینوس)

جائینوس کہتا ہے کہ قوائے نفسانی کے بارے میں چند اقوال ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ مریض کو مالک یا کے اندر شراب اعتدال کے ساتھ چینی چاہئے۔ اس سے بستر کوئی اور شے نہیں ہے۔ مایہ سیاہے زائے میں ضماری کاموں سے زیادہ مؤثر اور کوئی چیز نہیں ہے

نہ ان کاموں کے فوائد ہوں یا ان میں غنیمت نہ ہو۔ موجود ہوں۔ ان سے طبیعت بے حد مصروف رہے گی۔ نیز سیر و سیاحت بھی بے حد مفید ہے۔ میرا تجویز یہ ہے کہ تھکنے کے اوقات مائٹوں کی تولید اور ماضی کے انکار پیدا کرنے میں سب سے بڑا رول ادا کرتے ہیں۔ تھکنے نے یہ رول دایا ہے اور کرتی رہے گی۔ لہذا اس بیماری کا علاج مصروفیتوں کے ذریعہ کیا جانا چاہئے۔ مگر مصروفیتیں عیاں نہ ہوں تو شطرنج، شکار، شراوشی، مشعر و میں شرکت، بیت بازی وغیرہ میں مرلیضوں کو مصروف رکھیں۔ یہ اور اسی طرح کی باتیں طبیعت کو گھر سے نکالے۔ دررکھتی ہیں۔ کیونکہ طبیعت فارغ رہے گی تو گھر سے انکار میں ڈوبی رہے گی۔ اور گھر کے فکر کے باوجود اسباب و محل تک رسائی نہ ہوگی تو طبیعت پر غم و حزن طاری ہوگا۔ اور عقل و دانش مورد ازام ٹھہرے گی۔ یہ کیفیت زید و مستحکم ہوگی تو مائٹ لایا ہو جائے گا ایب سے زیادہ مرلیض، کرنے، یاد دہنے، جھٹلنے یا سلطان کے خوف سے صحت یاب نہ چکے ہیں۔ ان تمام باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ طبیعت کو اچانک جب کوئی اضطرابی مسئلہ درپیش ہو جاتا ہے تو دیگر انکار سے اسے دستگیری حاصل ہوتی ہے۔

اختلاف عمدہ ہوں تو بھی مائٹ لایا ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں علاج کی ضرورت نہیں ہوتی۔ دراصل یہ کسی غیر واضح غصے کے تصور سے پیدا ہو جاتا ہے، لہذا یہ بھی اس کا اس تصور کے بارے میں نہ کہ۔ ایب شخص نے میرے یہاں آکر اسی طرح کی شکایت کی۔ اور مجھ سے سرواوی کا علاج کرنے کی درخواست کی۔ میں نے اس سے پوچھا کہ اسے تظیف کیا ہے۔ ان نے بتایا کہ اسے تھانی کے باب میں غور کر رہا ہوں کہ وہ کس حالت میں ہے اور کیسے اس نے اشیاء کو پیدا کیا ہے۔ میں نے کہا کہ اس مسئلہ کیسے تمام ہی عقلاء فکر مند ہیں۔ چنانچہ اسے فوری شفاء ہو گئی۔ اس نے اپنی عقل و دانش کو اس حد تک مورد ازام ٹھہرا دیا تھا کہ مفید کاموں میں اس نے ساتھ دینا چھوڑ دیا تھا۔ میں نے اصل مسئلہ کو حل کر کے اسے نئی مرلیضوں کا علاج کر دیا ہے۔ (موافق)

حراق کے مرلیضوں میں جراثیم کی مسلسل خواہش رہتی ہے۔ ہمارے کرنے کے بعد خصوصیت سے سن، رادوں کا شکم پھول جاتا ہے۔ سموت ہمارے کی زیادتی اس لئے ہوتی ہے کہ ہیلوں کے سروں کے نیچے ریح بھڑت پیدا ہوتی ہے۔ جراثیم سے اس میں اتفاق ہو جاتا ہے۔ مائٹوں کے مرلیض کسی نہ کسی چیز سے خائف ضرور رہتے ہیں۔ کیونکہ یہ بیماری عام ہی ہے کسی بھی شے سے خائف رہنے کا۔ بیماری ہلکی اور پوشیدہ ہوتی ہے تو مرلیض ایک یا دو یا تین چیزوں سے خائف رہتے ہیں اور طاقت ور و درندہاں ہوتی ہے تو بہت ساری اشیاء سے خائف رہتے ہیں۔

و سوسہ سوداوی کے مریض کے لئے بنایا کرنا معطر ہے۔

و سوسہ سوداوی کے مریض کبھی کبھی غلط سیاد کی تے کرتے ہیں، اس سے انہیں کبھی افقہ ہو جاتا ہے، کبھی نہیں۔ (چالینوس)

مالٹو لیا میں جب شکم کے نرم پڑنے، ریاچ کے خارج ہو جانے اور مکمل ہضم کے بعد افقہ ہو تو سمجھو یہ مراق ہے۔ مالٹو لیا کے کسی مریض پر سخت غم طاری ہو تو لوگوں کی محفلوں میں بٹھا کر، شراب پلا کر، نقد ستا کر، اور طویل سیر و سیاحت کے ذریعہ اسے مانوس کرو۔ (یسودی)

و سوسہ حرارت اور بچست سے پیدا ہوتا ہے (طبری)

اس نے بات مٹی کی ہے کیونکہ مالٹو لیا و سوسہ نہیں ہے بلکہ نام ہے گھبرالے کا اور جمولے گمانوں کا۔ (مؤلف)

مراق کی علامت یہ ہے کہ ایسے مریضوں کے کھانے میں اگر کوئی چیز دیر ہضم ہوتی ہے تو نفع ہو جاتا ہے۔ نیز کھٹی ڈکاریں آتی ہیں۔ مراق کے اندر التھاب ہوتا ہے۔ قراقر شکم اور سخت درد ہوتا ہے جو شکم سے اٹھکر دونوں شانوں کے درمیان تک پیو پھٹتا ہے۔ ہضم طعام کے بعد ہی اس درد میں سکون ہوتا ہے اور جب کھا لیتے ہیں تو یہ درد پھر اٹھنے لگتا ہے۔

غلو شکم اور ردزہ کی حالت میں بھی یہ کیفیت پیش آتی ہے۔ تے کے اندر کھاپن اور جلن ہوتی ہے۔ یہ حالت بچوں کو پیش آتی ہے۔ اور جیسے جیسے وہ بڑھتے ہیں بیماری میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔

سرد غذاؤں سے ایسے مریضوں کو فائدہ اور آرام ملتا ہے۔ مالٹو لیا کے مریضوں میں غم یا وحشت یا ہول کی کیفیت دیر تک قائم رہتی ہے تو اس نے ان کے عقلوں کے اندر فتور پیدا ہو جاتا ہے۔ مالٹو لیا کے اندر یہ اعراض نہ ملیں تو وہ مراق نہ ہو گا۔ لہذا پورے جسم کے اندر خون سیاہ سے پیدا ہونے والے مرض کا علاج فصد اکمل سے، پھر مسلسل سوداء کے مسلسل سے کریں۔ اس کے بعد عمدہ غلط پیدا کر بے دالی غذاؤں دیں۔ مادہ محض سر کے اندر ہو تو اس کا علاج سحوط، غرغره اور گرم لطیف طلاؤں سے کریں۔ (مصنف یہ بات کل نظر ہے۔)

مراق کا علاج لطیف غذاؤں سے، حمام سے اور جودت ہضم سے کریں۔ جملہ مریضوں کا علاج خوش گفتاری اور مسرت انگیز باتوں سے کریں۔ انہیں یخنیاں کھلائیں مزیدار اور خوشکوار شراب پلائیں۔ فصد کرنے کے بعد سیاہ خون نظر نہ آئے تو یہ سمجھیں کہ تمام خون کے سیاہ ہونے کی جو قیاس آرائی آپ نے کی تھی وہ غلط تھی۔ لہذا خون فوراً ردک

ہیں۔ اگر سیاہ نکلے تو اس کا اخراج کثرت سے کریں۔ مراقبہ والوں کو اگر معدہ و طاقتور نہ ہو تو ایبہ پر در نہ کئی بار مگر تھوڑا تھوڑا مسلسل دیں۔ دوسری قسم کی بیماری کے اندر سارے علاجوں کے بعد سر کا علاج مقوی دواؤں سے کریں۔ تاکہ شکم سے جو بخار اٹھ رہا ہو دماغ اسے قبول نہ کر سکے۔ مریض کو کبھی پانی اس سے معدہ کا نتیجہ ہوتا ہے۔ ضرورت ہو تو نرم جتنے دیں۔ خوشبوؤں کا سہوا کریں تاکہ سر کو طاقت یوں ملے۔

سہوا کا نسخہ حسب ذیل ہے :

مشک ۱ حصہ ، کافور ۱ حصہ ، زعفران ۱ حصہ ، صبر ۱ حصہ ، سکر طرز ۲۰ حصہ سب کو ۵۰۰ ملی لیٹر عورت کے دودھ کے ساتھ سہوا کریں۔ (پودہ)

اس بیماری کے اندر دماغ کو قوت یوں پہناتا ضروری ہے۔ ابتدا میں دماغ ضروری نہیں ہے۔ (مؤلف)
فلاں کا قول ہے کہ حد سے زیادہ دبا ہو جانے پر دوسو سو کے بعض مریضوں میں ایسا ہوتا ہے کہ پشت کی ہڈی کے نیچے استر کرنے والی عرق عظیم کی نبض نمایاں ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)
مالتویا اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ خود دماغ پر سودا کا غلبہ ہو جاتا ہے یا پورے جسم کا خون سوداوی ہو جاتا ہے۔ یا شکم کی نالیوں میں ورم جار ہو جاتا ہے۔ شکم کے دیر تک احتباس سے سوداوی بخارات اٹھنے لگتے ہیں۔ ایسی حالت کو مراقبہ کہتے ہیں۔ تمام بیماری کے اندر خوف، طبیعت کی گرانی، باطل روی افکار اور لاطائل غم طاری رہتا ہے۔ کبھی اس بیماری کے ساتھ مریض زیادہ ہنستا ہے۔ سوداوی المزاج جسم کے اندر کبھی کبھی ایسی چیزیں محسوس ہو جاتی ہیں جن کا بالعموم استفراغ ہو جایا کرتا تھا یہ جسم میں پسلیوں کے سروں کے نیچے محسوس ہوں تو علامت یہ ہے کہ سوء ہضم ہو گا۔ کھنی ڈکاریں آئیں گی۔ شکم میں نقل ہو گا۔ سوزش ہو گی اور پردہ مراقبہ اوپر کی جانب کھینچ اٹھے گا۔ جودت ہضم، لیت شکم، خروج ریح، تے اور ڈکاریں آنے پر ان اعراض کے اندر افاق ہو گا۔ یہ باتیں نمایاں طور پر موجود نہ ہوں اور جسم سوداوی بھی نہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ خود دماغ کے اندر بیماری ہے۔ لہذا بکثرت حمام، مرطوب اور جید غلط پیدا کرنے والی تدابیر نیز طبیعت کے اندر خوشنوازی پیدا کرنے والی اشیاء کے ذریعہ علاج کریں۔ مرض مزمن نہ ہو تو ترتیب کے علاوہ کسی اور علاج کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مزمن ہونے کی صورت میں سب سے پہلے کئی بار نرمی کے ساتھ مسلسل دیں۔ اس کے بعد طبع المستن پلائیں۔ بوقت خواب تھوڑے کھٹے سرکہ کا جرہ دیں۔ کھانے میں اس سرکہ کا سالن بہ کثرت استعمال کریں۔ زیادہ بہتر یہ ہے کہ سرکہ کے اندر جنگلی پیاز یا جعدہ یا

زار اور نہ شامل کریں۔ (مصنف یہ بات محل نظر ہے۔)

پورے جسم کا خون سیاہ ہو تو سب سے پہلے قصہ کھویں۔ پھر آرام کریں۔ تاکہ مریض میں طاقت آجائے۔ اس کے بعد خربق سیاہ یا قلاء انحرار کا مسلسل کریں۔ بواسیر ہو تو اس کا مٹ کھول کریں۔ دراز بول و رہینہ کا آنا مفید ہے اس سے گھبراہٹ میں نہیں۔ دراز اور ہلیوں کے سردی میں ہو تو ان مقامات کی مساجد کریں۔ اور طبع سرد، شب و آسٹین پوینہ، شہت، اور حب انحرار کا نفل کریں۔ اس سے دراز میں تسلیں ہوگی اور نفل دور ہوگا۔ زیادہ بہتر یہ ہے کہ منہ میں سعد بھی شامل کر دیں۔ بخ سوسن، شجر و مریم، کے ساتھ تیار کر کے ان منہات کو مقامات مافوق پر یہ تک رہنے دیں۔ مریض کو بھوکا رہنے دیں۔ اور اس پر آتشیں بجھنے لگائیں۔ دراز اور درم جار بھی ہو تو شکاف بھی لگائیں۔ خرداں کے زریحہ عالج کریں۔ محض، طاقتور درم حر منہات دوزں شادوں کے درمیان اور شکم پر بھی رکھیں۔ بیماری طویل ہو جائے تو خربق کے زریحہ قے آرام کریں۔ الغرض ایسے مریضوں کی در ہر مریض سوداوی کے سے تدبیر ایسی استعمال کریں جو خلط اور جسم کے اندر رطوبت پیدا کر سکیں۔ مود سودا، اشیاء سے پرہیز کریں۔ (بولس)

سودا سے مریضوں کو بند کوحی، جرجی، خردن، مسن، کائے بیل کے غلیظ گوشت، خشک چرپری اور کھنی اشیاء سے پرہیز کریں۔ نمک صغراء پیدا کرتا ہے۔ انہیں مسلسل کھیل بود، سیر و تفریح، مساجد، نقل و حرکت اور فکر و فکر میں مصروف رکھیں۔ (اسکندر، فردوسی)

رنج، غم، خوف، حیرت، و کون سے نفرت، خلوت پسندی، خود سے اور دوسروں سے آہستہ آہستہ ایسے اعراض میں۔ مریض کو تمام میں نہیں خود اس کے نفع کے آئین میں داخل کریں۔ کھانے میں مریض، چینی اور زریحہ اسیم غذا میں کریں۔ سودا کا مسلسل دیں۔ مریض و سیاہ و غلاظت مقامات پر کھوسے پر سے کامیابی لگائیں۔ شراب اور مائع مصلحت میں شرکت کرنے کا حکم دیں۔

بالیہ ایام میں شہوت کا گر جائے خراب ہے۔ کیونکہ اس کا سبب یوست ہو سکتا ہے۔ تم کھانا بحد نشی پیدا کرتا ہے۔ (ابن سہیل)

گرمیوں اور مریضوں کو دماغ دماغ منہ کا دوسرا سوداوی میں مبتلا ہو جانا زیادہ مسل ہے۔ کیونکہ قلبی حرارت کی وجہ سے سودا پر کثرت پیدا ہوتا ہے اور اوپر آنے والے اخراجات کو مائع پنی رطوبت کی وجہ سے پہ آسانی مریض رہتا ہے۔

مانگ لیا کے لئے مستعد حضرات حسب ذیل ہیں

۱۔ سرحد کے تین مزین و زبانت کے محلے بہ کثرت طرب و مستی میں رہتے ہیں۔ یہاں سرشاری کے وقت کئی مہینوں تک جہن کے زیادہ ہوں، بالخصوص سید کے ہاں سید اور مہارے ہاں اور کشادہ رنگوں کے ہاں وہاں ہوتے جہن کے مہارے ہوں۔ ان میں چاندی کے رطلوبت کاٹا اور پتھر حلق سیاہ کے ٹاپہ دیتی ہیں۔ (بقیہ اہ)

۲۔ سیلوں کے سرحد و ان بیماری کا علاج ہے، اس سال ہا کاروں اور جودت انجم کے درجہ بریں۔ تھہر اہٹ، و ہشت اور طبیعت کی برائی زیادہ ہوئے شکر شکم میں کی فساد کی علامت نہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ بیماری کاٹا کے اندر ہے۔ اسکی کیفیت میں علاج مسلسل تمام دور میں مطلوب غذاؤں کے درجہ بریں۔ بیماری و شکر اور مزمن ہو تو فقیہان اوصیہ کے درجہ کے برائے مسلسل عمدہ سے عمدہ ستیہ بریں۔ اگر حادثہ نہ ہو تو شکم خصل اور خربق کے درجہ کے کرائیں۔ (ارپاسیوس)

بیماری جس کے باعث رگوں میں سودا کثرت سے پیدا ہوتا ہے اس کے ہوتے ہے کہ بندہ نرم ہوتا ہے، اس لئے سیاہ نرم خون کی تولید کرتا ہے۔ یہ اس کے ہوتے ہے کہ گرم فصدہ لوبیہ بذب نہیں برپا ہوتی۔ یہ پھر سر میں موبد ہوا غذا میں لے رہا ہوتا ہے۔ (احادیث)

سودا اور سرد کا ایک عجیب و غریب نسخہ
فقیہان ۱۰ گرم، سرحد ۱۰ گرم، سبک ۱۰ گرم، مایہ ۱۰ گرم، کاشی ۱۰ گرم،
خاربتون ۱۰ گرم، سرحد ۱۰ گرم، سبک ۱۰ گرم، بندہ ۱۰ گرم، شکم ۱۰ گرم،
باید ۱۰ گرم، سرحد ۱۰ گرم، خربق ۱۰ گرم، سرحد ۱۰ گرم، سرحد ۱۰ گرم، سرحد ۱۰ گرم،
اس کا معجون بنالیں۔ (صحف)

مانگ یا تدارک ابتدا ہی میں رو دیا جائے ورنہ علاج و چاروں کے مشکل ہو جائے گا۔ ایک یہ کہ خط کا تسط ہو جائے گا۔ اور اس پر یہ کہ بیدار ہے۔ (حادیث قبول کرے کی بات و شکر ہے۔ چاہے کی۔ مانگ یا کی ابتدائی علامت یہ ہے کہ انسان پر خوب تھہر اہٹ اور کسی ایک شے کے بارے میں بہت فکری ہو جاتی ہے۔ حالانکہ اس سے تمام اسباب کی کوئی وجہ نہیں ہوتی۔ مثلاً کوئی بھی سے ڈرنے لگتا ہے، کوئی تذکرہ موت یا غسل کا دلدادہ ہو جاتا ہے، یا کوئی کھانے پینے کی چیز یا کسی جانور سے غرض کر نے لگتا ہے۔ یا یہ وہم ہو جاتا ہے کہ اسنے کوئی سانپ وغیرہ کھل گیا ہے۔ ایک مدت تک یہ وہم مسلسل رہتے ہیں پھر ان میں زور پیدا

ہو جاتا ہے اور پھر مالتھو یا کے مکمل اعراض رونما ہو جاتے ہیں۔ جن میں روز افزوں شدت پیدا ہوتی جاتی ہے۔ ان میں سے کوئی بات نظر آئے تو فوراً علاج کی جانب متوجہ ہو جائیں۔ مالتھو لیا کے مریضوں کے جسم میں جب زخم ہو جاتے ہیں تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ موت قریب ہے۔ یہ زخم دونوں پہلوؤں میں اور سینے اور جسم کے ظہری حصوں میں ابھرتے ہیں۔ ان کی وجہ سے اذیت ناک حد تک، چٹکاری نما حرارت ہوتی ہے۔ اس سے عارش وغیرہ لاحق ہو جاتی ہے۔ عورتوں کے مقابلہ میں مالتھو لیا زیادہ تر مردوں کو ہوتا ہے۔ عورتوں کو عارض ہو جا رہا ہے تو انکا تھیں زیادہ خش اور طاری ہونے والا غم زیادہ گہرا ہوتا ہے۔ بچوں کو مالتھو لیا نہیں ہوتا۔ نوجوانوں کو کم ہی لاحق ہوتا ہے۔ ادھیڑ عمر کے لوگوں اور مشائخ کو خصوصیت کے ساتھ عارض ہوتا ہے، ان میں بھی خاص کر مشائخ کو۔ کیونکہ مالتھو لیا بوڑھے پن کا تقریباً لازمہ بن جاتا ہے۔ کیونکہ یہ حضرات طبعا سینہ کے ٹھک، کم خوش اور بد اخلاق ہو جاتے ہیں۔ ان کی فکر خراب ہو جاتی ہے اور شکم کے اندر بہت زیادہ لٹخ ہوتا ہے اور یہی مالتھو لیا کے اعراض ہیں۔ موسم سرما میں چونکہ ہضم عمدہ ہوتا ہے لہذا اس میں مالتھو لیا کا اثر نہیں ہوتا۔ اس کے بعد موسم گرما کا درجہ ہے۔ کیونکہ اس زمانہ میں فضائات کھینچتے ہیں اور پاخانہ صاف ہوتا ہے، پاخانہ جن لوگوں کا صاف نہیں ہوتا ان میں شدید بیجان پیدا ہو جاتا ہے۔ بہ کثرت شراب نوشی، شراب بھی غلیظ و سیاد نیز چہ پری اور غلیظ لحمیات مثلاً اونٹ کے گوشت، اضرار ماکولات و مشروبات میں غلیظ چیزیں اس سب سے انسان مالتھو لیا میں مبتلا ہو جاتا ہے، ریاضت چھوڑ دینے سے بھی مالتھو لیا ہو جاتا ہے۔ (ردف)

یہ (ترک ریاضت) شائستگی (چلیوں کے سروں والے) مالتھو لیا میں انسان کو مبتلا کرتا ہے۔ ریاضت مالتھو لیا کے لئے مفید ہے۔ کیونکہ مالتھو لیا تو یوست کا نام ہے۔ عمدہ اور مطلوب خون بہ کثرت پیدا ہونے سے اس کی اصلاح ہوتی ہے۔ (مؤلف)

کبھی کبھی شدت فکر اور شدت غم سے مالتھو لیا ہو جاتا ہے۔ ان میں بعض مریض ایسے ہوتے ہیں جو خوابوں اور پیش آمدہ حالات کو معلوم کرنے کے خواہر ہوتے ہیں، چنانچہ مالتھو لیا کے شکار ہو جاتے ہیں۔

مالتھو لیا اپنی ابتدا میں پوشیدہ ہوتا ہے۔ اس کا پتہ ماہر اطباء ہی کو چلتا ہے۔ کیونکہ طبیب حاذق کسی اور سبب سے عارض ہونے والی طبیعت کی گرانی، مایوسی اور غم میں تمیز کر لیتا ہے۔

مالتھو لیا کے شروع ہونے کی علامات حسب ذیل ہیں :

تندرستی پسندی، بلا کسی معرّف ضرورت یا سبب کے لوگوں سے الگ تھلک رہنا، تندرست اس کے برعکس بحث و مباحثہ پسند کرتے ہیں۔ یا اس بات کو چھپاتے ہیں جس کا چھپانا ضروری ہے۔ مند اول علامت تلاش کرنا اور علاج میں بجلت کرنا چاہئے۔ کیونکہ ابتداء میں علاج سہل تر اور مستحکم ہو جانے پر مشکل تر ہو جاتا ہے۔ کسی انسان کو مانگو لیا ہو گیا ہو تو اس کی اولین علامت یہ ہے کہ معمول سے زیادہ سرخ الغضب ہو جائے گا۔ غم اور گھبراہٹ کی کیفیت اس پر جلد طاری ہوگی۔ منفرد اور الگ تھلک رہنا پسند کرے گا۔ ان چیزوں کے ساتھ وہ بات بھی ہو جس کا تذکرہ کر رہا ہوں تو پھر یقین کر لو کہ مانگو لیا ہے۔ مریض اپنی آنکھوں کو اچھی طرح نہ کھول سکے گا۔ ایسا لگے گا جیسے اسے رتوند می ہو گئی ہے۔ آنکھیں چھوٹی معلوم ہوں گی۔ ہونٹ موٹے ہوں گے۔ گندم گوں اور جسم پر بال کم ہوں گے۔ سینہ اور متعلّٰی اعضاء بڑے ہوں گے۔ اس کے نیچے شکم دبا ہوگا۔ حرکت زوردار اور تیز ہوگی، توقف کرنے کی قدرت نہ ہوگی زبان میں ہکلا پن ہوگا۔ آواز باریک ہوگی۔ تیزی سے گفتگو کرے گا۔

تمام ہی مریضوں میں قے اور سیاہ کیموس والا اسہال نہ ہوگا، بلکہ اکثر مریضوں میں بطن نمایاں ہوگا۔ استفراغ میں کوئی سیاہ چیز خارج ہو تو یہ جسم کے اندر اس چیز کے غلبہ اور کثرت کی علامت ہوگی۔ اس سے مرض میں تھوڑا افاقہ ہوگا۔ تاہم سیاہ خلط کے مقابلے میں جن مریضوں کو بطن خارج ہو ان میں افاقہ زیادہ ہوگا۔ مریضوں کے اندر سیاہ خلط قے، براز، بول، زخمیائے جسم، بہق، کلف، خارش، سیلان یا امیر یا دوالی کے ذریعہ خارج ہوگی۔ مریضوں کو بالعموم دوالی عارض ہو جاتا ہے۔ جن مریضوں میں سیاہ خلط ظاہر نہیں ہوتی انکا علاج سب سے مشکل ہوتا ہے۔ بایں ہمہ گو بطن کے اخراج سے افاقہ ہو جاتا ہے مگر سیاہ خلط کا غلبہ ہوتا ہے لہذا استفراغ میں اسی کا قصد کرنا چاہئے۔ کوئی ضروری نہیں ہے کہ جسم میں سوداء کی کثرت ہو تو مانگو لیا کا غلبہ بھی ہو۔ البتہ تمام خون کے اندر سوداء پھیلا ہوا ہو مثلاً پیشاب کا ثقل نہ نشین نہ ہوتا ہو تو (یہ مانگو لیا کے غلبہ کی علامت ہے) پیشاب کا ثقل نہ نشین ہو جائے تو خواہ بکثرت ہو مگر اس سے مانگو لیا نہیں ہوتا۔

خون سے جب یہ امتیاز کر لو کہ وہ کس طرح ظاہر جسم تک پہنچا ہے مثلاً خارش اور بہق اسود کے ذریعہ پہنچا ہو، یا کس طرح جسم سے خارج ہوا ہے۔ جیسا کہ پیشاب، سیاہ براز، کلانی بھول اور دوالی کے ذریعہ خارج ہوا ہو تو واضح رہے کہ ایسی صورت میں مریض کو مانگو لیا نہیں ہوتا۔ (رد فہم)

یونکہ انتشار کی حالت میں دماغ سیاہ خون سے غذا حاصل کرنے سے محتاج ہو جاتا ہے۔ لیکن دماغ سے سوداء کے دور رہنے پر دماغ کی ترغذ محفوظ رہتی ہے۔ (مواف)

یہی وجہ ہے کہ مالٹا لیا موسم بہار میں سیاہ خون وادوں کے اندر زیادہ ابھرتا ہے۔ کیونکہ موسم بہار کا حال یہ ہوتا ہے کہ اس میں اخلاط کے اندر سبب ہوتا ہے۔ اور خون چشموں کے پانی کی طرح کھولنے لگتا ہے۔ یہ اس حد تک گہرا ہو جاتا ہے کہ نیچے کی شے اوپر آ جاتی ہے۔ موسم بہار کے اندر خون کا حال کھولتے ہوئے عصارہ کے مانند ہو جاتا ہے۔ خون کے کچھ ایسے اوقات بھی ہیں جن میں وہ کھول کر گدلا ہو جاتا ہے۔ جس طرح چشمے متعین اوقات میں کھولتے اور بند ہوتے ہیں، نیچے کی چیزیں اوپر آ جاتی ہیں۔ کثرت احتیاج، دودھ، کانوں کی بھینٹ بٹ اور سر کی گرنی اس مرض کی علامات ہیں، یہ ساری علامات ریاح دور سبب سوداء کے سبب ہوتی ہیں۔ سوداء کے ساتھ ریاح بھی ہوتی ہے۔ جیسا کہ تمام سرد چیزوں کے ساتھ ریاح موجود ہوا کرتی ہے۔ سرد چیزوں سے مراد جامد شے نہیں ہیں۔ بلکہ وہ ہیں جن کے اندر بخارات کو لطیف کرنے کی حرارت موجود نہیں ہوتی۔ ان مریضوں کے اندر شہوت بے دماغ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ سوداء کے اندر بھٹ ریاح موجود ہے۔ ہاں طبیعتیں مالٹا لیا کے لئے مستعد ہوتی ہیں، کیونکہ اس طرح کی طبیعتیں سریع الحركات اور کثیر الفکر ہوا کرتی ہیں۔

کاروں سے اور چیت چنے سے مالٹا لیا کے مریضوں کا حال بہتر ہو جاتا ہے۔ (روفس)

ٹراسینی (پسیوں کے سروں والی) قسم میں ایسا ہوتا ہے، دیگر اقسام میں نہیں۔ روفس نے صرف اسی ٹراسینی قسم کا تذکرہ کیا ہے۔ حیرت ہے کہ جانیوں نے یہ کیوں نہیں سمجھا کہ روفس نے صرف اسی قسم کی ماہیت اور علاج کا تذکرہ کیا ہے۔ دیگر اقسام پر اس نے اپنا رازہ اور قلم نہیں دوڑایا ہے۔ (مواف)

علاج :

مریضوں کو افتیوں اور صبر کا مسلسل دیں۔ کیونکہ ان دونوں دواؤں کو ایک ساتھ دینے سے اسہال میں نرمی ہوتی ہے۔ جس سے معدہ کو نفع پہنچتا ہے۔ اس کی ضرورت اس سے ہوتی ہے کہ مریض سوءاضطہام کے شکار ہوتے ہیں۔ ان دونوں دواؤں کے ذریعہ استفراغ کے بعد روزانہ ان میں سے تھوڑا تھوڑا پیتے رہیں نیز روزانہ ۵ آرام عصارہ استعمال کریں۔

ہیں۔ نہ دودھ مسلسل کاٹا نہ۔ یہی صورت میں مریضوں کو پیشہ سے منع دینا ان کے اندر خوشی پیدا ہوگی، انہم عمدہ ہوگا، پیشاب جاری ہوگا۔ ایسے مریضوں کے لیے سب سے عمدہ تدبیر ہے۔ قہوڑی ریاست کراہیں۔ عمدہ دند میں آئیں۔ تھکان پیدا کرنے کے لیے سب سے بہتر یہ ہے کہ مریض پیدل چلیں۔ جن مریضوں کا ہاضمہ خراب ہو وہ قبل از غذا، حمام کریں۔ غذا سرخ لہسن، قویہ ثنائی پرے اور مین شلم ہو۔ شرب الیض اعتدال کے ساتھ ہیں۔ بوقت خواب گھنے سر کے کا ترہ میں۔ غذا اس میں اس کا سامن استعمال کریں۔ اس سے ہوتے شلم میں مدد ملے گی۔ بالخصوص جبکہ سر کے شمس ہو۔ ممکن ہو تو قہقہہ کریں۔ بالخصوص بیماری کے آغاز میں، بعد ازاں جب قوت واپس آجائے تو شلم کھلے اور خربق سیاہ کے ذریعہ سوداء کا ستفران کریں۔ مین شلم اشیاء کا استعمال کسی دن ترک نہ کریں تاکہ شلم نرم رہے۔ اس سلسلہ میں افتیوں سب سے زیادہ مفید ہے۔ نیز پودینہ، اسرون اور ماء اخن اور اسٹین کا مسلسل استعمال بھی مفید ہے۔ کیونکہ اس کے مسلسل استعمال سے بہت ساری مخلوقات صحت یاب ہو چکی ہیں، جو مریض معدہ کے کمزور ہوں ان میں سے ہرگز نہ کراہیں۔ ان میں سفید آٹے کی روٹی، مرغ اور بکری کے پیٹے کا دشت اور چھوٹی مچھلیوں کی عمدہ اور مدینہ غذا میں آئیں۔ پوشش کریں کہ ان مریضوں کے انہم شاداب رہیں۔ شاداب اور فرہ ہو جانے سے بعد پراختی کے خارجہ وہ نکل آئیں گے اور حمل صحت ہو جائے گی۔ ان میں جو شاداب خوشی کے متحمل ہوں ان میں اس کے سوا کسی اور علاج کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ یہاں وہ ساری باتیں موجد ہوتی ہیں۔ جن کی اس بیماری کے اندر ضرورت ہوا کرتی ہے۔ دور دراز کے اندر مفید ہیں۔ کیونکہ اس سے مزاج میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ انہم عمدہ ہوتا ہے اور انکار سے نجات مل جاتی ہے۔

مریضوں سے ظاہری سبب اور اختیار لی جانے والی تدابیر ریاست کریں۔ اور پھر علاج میں اس کے برعکس راہ اختیار کریں۔ چنانچہ جو مریض کئی حالت اور صفت تدبیر کے باعث اس صورت حال سے دوچار ہوئے ہوں، ان کا بالحد علاج کرتے ہوئے وسیع تر تدابیر استعمال کریں۔ ایک مدت تک علاج میں ناکام کریں۔ پھر دوبارہ شروع کریں۔ کیونکہ ایسا ہوگا کہ ناکامی مدت ہی میں مریض بیماری سے بچھڑا رہا جائے گا۔ مسلسل علاج سے طبیعت کمزور ہو جاتی ہے ایسے مریضوں کے اندر بہت کم پیدا ہوتا اس بات کی بہتر علامت ہے کہ سہجہ اور خن کر شلم اور ریاست صحیح میں۔ ان طرح حربہ مکرر بھی عمدہ علامت ہے۔ مسلسل عمدہ کے

ذریعہ پسلیوں کے سردوں کو گرم رکھیں تاکہ ہضم عمدہ ہو اور لٹخ جاتا رہے۔ مکمل ریاح پانی جیسے طبع پودینہ و سداب کے ذریعہ نطول کریں۔ اس سے لٹخ تحلیل ہو گا اور ہضم میں مدد ملے گی۔ بشرطیکہ یہ طبع زیتون کے ہمراہ ہو۔ زیتون سے تریح کریں۔ طبع اگر پانی سے تیار کیا گیا ہو تو اس میں اون ڈبو کر شکم پر رکھیں۔

ایسے مریضوں پر مغشی ریاح (ریاح کو پھیلائے والے) تخموں سے تیار کردہ ضار استعمال کریں تو جائز ہے۔ لیکن یہ شب میں رکھے جائیں۔ شکم پر ردغن سوسن بھی ملیں۔ خیال رکھیں کہ شکم پر ہمیشہ کھبل پڑا رہے۔ اسے گرم رکھا جائے۔ شدت لٹخ میں ضرورت ہو تو شکم پر پچھنے بھی لگائیں۔ خوشبوؤں سے مریضوں کو تقویت یونچائیں علاج میں دیر تک جانا ہو تو شکم پر خردل کا ضار رکھیں۔ یہ عظیم المنفع ہے، اس سے درد کا استیصال ہو جائے گا۔ خاص کر جبکہ وہ اپنے آخری مرحلہ میں ہو۔ بردت کی علامات کے وقت مادہ کا انضباب بعض اعضاء کی جانب ہوتا ہے۔ ایسا بہت ہوتا ہے۔ نتیجہ میں مریضوں کو فالج اور صرع ہو جاتا ہے۔ اس طرح کی کیفیت میں مقام اگر شریف ہو تو اسے تقویت یونچائیں۔ اور مریض کے ذہن میں یہ بات نہ آنے دیں کہ اسے مالٹو لیا ہو گیا ہے بلکہ یہ بتائیں کہ فقط سوء ہضم کا علاج ہو رہا ہے۔ مریض کے بکثرت خیالات کی تائید کریں۔ اسے افکار سے غافل کریں اور خوش و خرم رکھیں۔ (ردفس)

یہ شخص مراقبہ کے سوا کسی اور چیز کا تذکرہ نہیں کر رہا ہے۔

موسم بہار میں جس لوگوں کے اندر مالٹو لیا ابھرتا ہے اس کے دماغ میں فساد نہیں ہوتا۔ بلکہ ان کی رگوں کا خون سوداوی ہوتا ہے۔ چنانچہ اس وقت خون کے اندر جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ دماغ تک پہنچ جاتا ہے۔ (مؤلف)

مالٹو لیا نام ہے ”دوسوہ بلاحمی“ کا۔ یہ تین قسم کا ہوتا ہے۔ خود دماغ کے اندر سیاہ خط ہوتی ہے یا پورے جسم کا خون سوداوی ہوتا ہے۔ تیسرا عراقی کہلاتا ہے۔ یہ جگر کے نالیوں کے اندر للہوئی (درم غلیظ جس کا مادہ صرف خون) سے پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ یہاں کا خون سوداوی ہو جاتا ہے۔ جس سے سوداوی اغزات اٹھ کر سر تک پہنچتے ہیں۔ خوف، غم اور کسی بھی شے سے از حد شیفگی اور بیماری کا لازمہ ہے۔ مریض پہ کثرت زمین کی جانب دیکھتے ہیں۔ گوبوڑھے ہوں مگر بال سیاہ ہوتے ہیں۔ (سرافیون)

یہ بیہوش کی انتہا ہے۔ (مؤلف)

مراقبہ کے ساتھ کھلی ڈکاریں، بہ کثرت تموک، سوزش، قراقر شکم، دونوں شالوں

کے درمیان دروازے، بلنچی مراری بر از اور پردہ مراق پر لٹخ موجود ہوتا ہے۔

فصد اکمل اور فصد صافن سے ابتداء کریں خاص کر جبکہ مریض عورتیں اور وہ حضرات ہوں جن کا بواسیری خون رک گیا ہو۔ پھر مریضوں کو کچھ آرام دیں۔ آرام کے دنوں میں بھیڑ بکریوں کے بچوں اور چڑیوں کا گوشت دیں۔ لیکن، بند گو بھی، مسور، پرانے پنیر، گائے تیل کے گوشت اور نمکین اشیاء سے پرہیز کرائیں۔ مرہب غذا میں دیں اور شراب ابلیض پلائیں، حرارت زیادہ موجود ہو تو گنجن سٹری دیں۔ (سرافون)

یہ محل نظر ہے۔ کونکہ سرک کے مسلسل استعمال سے سوداء کی تولید ہوتی ہے۔ (مؤلف) جب حرارت ہو تو سوداء کے مسلسل میں مطبوخات ورنہ جبوب استعمال کریں۔ درمیان میں مریض کو آرام دیں۔ اور بہتر تدبیر اختیار کریں۔

مریض اگر محذور المزاج اور کمزور ہوں تو ماء الجبن، افقیون اور بلید سیاہ دیں۔ سوداء کا بکثرت استفادہ ہو تو دل کا حال معلوم کرینے کے بعد اس جگہ کے لئے مناسب اور مفید ادویہ تجویز کریں۔ دل اگر گرم ہو تو خفقان حال میں استعمال کئے جانے والے مغوف اور حالت برعکس ہو تو برعکس تدبیر اختیار کریں۔ عرق گاؤ زبان کے ساتھ گرام تریق یا دوداء المسک دیں۔ دوداء المسک اس بیماری میں عرق ترنجبین کے ساتھ موثر ہے۔ مریض کو بے خوابی لاحق ہو تو سر کی تربیب ترک نہ کریں۔ پہلی بار علاج کامیاب نہ ہو تو مریض کو در آرام دیں۔ پھر مذکورہ بالا تدبیر دوبارہ یا تین بار اختیار کریں۔ کیونکہ یہ خطہ ادویہ سے بمشکل متاثر ہوتی ہے۔ جسم کو مرطوب رکھیں۔ مسامات کشادہ کریں پھر مسلسل بھی دیں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ (سرافون)

ان تمام مقامات پر جانیوں کی تشنگی اور صائب ہے۔ ان مریضوں کے لئے وہ حرارت سے مجتنب اور تربیب کی جانب مائل ہے۔ اس خیال کی صحت پر اس سے بڑی اور کوئی دلیل نہیں ہے کہ یہ بیماری عورتوں، بچوں، بارہ المزاج اور آفت حضرات کو کم ہی ہوا کرتی ہے۔ مراقیہ کے سوا مانٹو لیا کا جملہ علاج یہ ہے کہ فصد لھولیں، سوداء کا مسلسل مسلسل دیں۔ خصوصیت سے جگر کی تہید کریں۔ جذب کی مصداقیت بڑھانے کے لئے لھال کو تقویت دیں۔ بواسیری مسوس کو کھول دیں۔ حمام لازم کریں۔ شراب پلائیں اور نمک پلائیں۔ خصوصیت سے جو مانٹو لیا دماغ کے اندر ہوتا ہے اس کے لئے کثیر المزاج شراب، شیریں پانی، سرک کی تربیب و تہید ضروری ہے۔

مراقبہ :

مراقبہ میں قے، شراب، سوداہ کی تولید، کم کرنے والی تدبیر یا اس کا استفراف ضروری ہے تاکہ جذب کرنے کے لئے طحال کچھ پانہ سکے۔ اور نہ معدہ کی جانب کسی چیز کو دفع کر سکے۔ نیز فصد اسلم ضروری ہے تاکہ طحال جذب کیلئے مشتاق ہو اور جو کچھ اس کے پاس ہو اسے محفوظ رکھ سکے۔ (مؤلف)

مالخو لیا کا علاج جلد کریں۔ کیونکہ دماغ کے سوء مزاج کے سبب سے بیماری لمبی ہو جائے تو یہ مستقل ہو جاتی ہے اور پھر صحت ہرگز نہیں ہوتی۔ مسلسل دینے کی ضرورت پیش آئے تو پہلے چند دنوں تک حمام اور ماکولات و مشروبات کے ذریعہ مریضوں کو مرطوب کریں۔ پھر مسلسل دیں۔ ایسی صورت میں بیماری پر قابو ہوگا۔ مسلسل سے فائدہ ہو جائے تو فہماور نہ چند دنوں تک آرام دیں۔ مرطوب غذاؤں، نمکدے حمام، آرام اور سکون کا انتظام کریں۔ پھر پہلے مسلسل سے بھی زیادہ طاقتور مسلسل دیں۔ حرارت، سوزش اور جلن کی علامات موجود ہوں تو ایارج فیقراء اور سقمونیایا پلائیں۔ سقمونیایا گرام اور ایارج فیقراء ۵۰ گرام۔ (اسکندر)

اس مقدار کا ایک تہائی کافی ہے۔ (مؤلف)

کبیر ایارجات اور طاقتور سنگن ادویہ سے اس سال ہرگز نہ لائیں۔ کیونکہ مریضوں میں اس سے حد درجہ جنون پیدا ہو جائے گا۔ خون جل جائے گا اور وہ حد درجہ بیہوش اور حدت میں مبتلا ہو جائیں گے۔ ایسے مریضوں کا اس سال کے لئے سب سے عمدہ طریقہ یہ ہے کہ غیر سنگن دواؤں کا مسلسل دیں۔ اس سال کے بعد مرطب غذاؤں کا قصد کریں۔ کیونکہ کچھ مریضوں کو میں نے فقط مرطب تدبیروں کے ذریعہ صحت یاب کر دیا ہے۔

اس بیماری میں سب سے مؤثر غذا آش جو، پھر چٹان والی مچھلی (سک مڑی (۱))، مرغ، خنس، کامٹی، مگڑی، نور انگور ہے۔ مریض انجیر نہ کھائیں۔ تمام شیرینیاں ترک کر دیں۔ (اسکندر)

یہ عمل نظر ہے۔ (مؤلف)

اسی طرح چرپری اور حکیمین اشیاء مثلاً مری، خردل، پنیر بھی ممنوع ہے۔ مائی شراب (پانی ملی ہوئی شراب) بھینس۔ شیریں پانی کا حمام بے حد مفید ہے۔ اس سے کچھ اخلاط کے اندر

۱۔ سک مڑی۔ بحرانہ ابر میں وارد ہے کہ سب سے عمدہ مچھلی چٹان والی ہوتی ہے جس کا پھلکا پتہ ہو اور تیز داس پانی کے اندر پانی جائے۔ اسے لڑائی دیا تاکہ دریا پھر پھر پھر آئے کے بحرانہ لیا گیا ہو۔

تھیل پیدا ہوتی ہے۔ استفرغ بھی کریں، سر پر زیادہ گرم پانی نہیں بلکہ نیم گرم ایڈیلیس۔
 حمام کے بعد ہفتہ اور دو غن گل کی تریخ کریں۔ سر کو منظمی اور لعاب اسپول سے دھوئیں۔
 حمام سے نکلنے کے بعد پیاس معلوم ہو تو پانی تھوڑا تھوڑا پیئیں۔ ظنون قاسدہ کے ازالہ کے لئے
 گفتگوؤں اور تدبیروں سے کام لیں۔ اس باب میں سپیروں اور اس طرح کے لوگوں کا کردار
 ادا کریں۔ زیادہ حرارت نہ ہو اور سوداء کی علامات ظاہر ہوں تو موسم گرما میں ماء الجبن اور
 موسم سرما میں ماء العسل کے ساتھ افتیون کا مسلسل دیں۔ ماء الجبن اور ماء العسل کی مقدار،
 قوطولی (۱) اور افتیون اور ایارج فیتر کی مقدار ۳۵-۳۵ گرام ہو۔ بعد ازاں مریضوں کو کچھ
 دوا تک آرام دیں۔ عرصہ راحت میں تریب یونچانے کا اہتمام کریں۔ اس کے بعد
 دوبارہ مسلسل دیں۔ یہ بھی ناکام ہو تو خربق اور حجرار منی کے بغیر چارہ نہیں۔

بزرگان قدیم خربق استعمال کرتے رہے ہیں مگر میں خربق پر حجرار منی کو ترجیح دیتا
 ہوں۔ کیونکہ یہ اپنا کام کئے بغیر نہیں رہتی۔ اس میں کوئی خطرہ بھی نہیں ہے۔ دھویا جائے تو
 مسلسل نہ دھویا جائے تو قے آور ہے۔ تاہم اگر چاہو کہ قے بالکل نہ ہو تو دوا تین بار دھویا
 کر دو۔ اس کی تاثیر اس حد تک ہے کہ مریض چند ہی دنوں میں اس کا اثر محسوس کرنے لگتا ہے۔
 مشروب کا وزن ۵۰ گرام زیادہ سے زیادہ ۱۶۰ گرام تک ہے۔ ضرورت ہو تو دوبارہ اسی کا مسلسل
 دیں۔ کیونکہ اس سے خونیت پیدا ہوتی ہے نہ کوئی خراب کیفیت، نہ کسی طرح کی بد مزگی۔ اس
 کے ہمراہ ایارج بھی شامل کر دیتے ہیں۔ مگر میں اس کا مرکب اس طرح تیار کرتا ہوں۔
 ایارج فیتر ۲۰۰ گرام، افتیون ۲۰ گرام، غریقون ۶ گرام، سقونیا ۵۰ گرام،
 دوسرے نسخے کے مطابق ۲۰ گرام، قرنفل ۲۰ عدد، حجرار منی ۶ گرام، شربت گلاب دہی،
 عرق برگ اترج میں سب کو ملا کر معجون بنالیں۔ مقدار خوراک ۲۱ گرام یہ معجون اخراج
 سوداء کے علاوہ معدہ کو تقویت دیتا ہے۔

اکثر وہ لوگ جن کو اسماں عارض ہوتے ہیں ان کو تشنگ بھی ہوتا ہے جو ایسے تمام
 لوگوں میں پوست کے غلبہ کی بنا پر ہوتا ہے چنانچہ جب کوئی ایسی بات ہو تو انہیں نیم گرم پانی
 پلایا جائے اور اسی میں بنھائیں نیز شراب مزدج میں روئی بھگو کر دی جائے اور انہیں ٹھنڈے
 پانی میں رب حصرم ملا کر پلائیں، ایسی حالت میں صاف ٹھنڈا پانی بھی بہت فائدہ کرتا ہے پھر
 ان لوگوں کو سلا دیا جائے پھر جگے حمام میں داخل کیا جائے اور وہاں سے نکلنے پر غذا دی جائے۔

افقیہوں میں بھی مفید ہے۔ انجمن خشک پی دی جائے تو سودا کے مصلحتوں کو منع دیتا ہے۔ جیسا کہ افقیہوں میں اکرام، کنہیں اور نمک کے ساتھ خشک استعمال کی جاتی ہے۔ حاشا کا اثر افقیہوں سے قریب تر ہے۔ عجم باور دج میں شخص کے سے مفید ہے جس کے جسم میں سودا کی تولید ہوتی ہو۔ باور دج خود بھی مفید ہے۔ (ابو جریج)

سودا کا اثر جہاں کا خاصہ ہے۔ ہار دیون اور اور دوا کے چودے سودا کا مسلسل ہیں۔ (بدیعہ رس)

نحیہ سے پچاس کا کثرت سودا کے لئے باہر سے مفید ہے۔ حارل سودا کی یہاریوں میں مفید ہے۔ (بدیعہ رس و ابن ماسویہ)

بہاب (عشق چہ) میں پائے ہوئے پرانے مرغ کا شاربہ، قرطم، چندر اور حاشا سودا کا مسلسل اور پو تھیا، غار کے سے مناسب ہیں۔ اخراج ان سب کے لئے مفید ہیں جن کو طبع سیاہت و انکی بطور پرستیہ بدن کی ضرورت ہوتی ہے۔

حب کا حسب ذیل نسخہ :

یہ خاصیت سودا کا خراج کرنا اور اپنی قوت سے دوا اکھپ اور مانڈ یا کا زالہ کر دیتا ہے۔ ہلیہ سیاہ، اکرام، افقیہوں، اکرام، نمک، ہندی، ہرام، ہانج، دے، ہرام، ہجر رانی، دے، ہرام، خاریتوں، دے، ہرام، خربق سیاہ، اکرام، خوراک، دے، ہرام، ہلیہ، گاملی سودا میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

کنڈس منقی سودا ہے۔ (بدیعہ رس)

نشد اپنی مرینت سودا کے سے مدد دے۔ (رہم)

چوتھا باب

قوائے دماغی، نفس کے قوائے ثلاثہ،
تخیل، فکر، ذکر ان کے مقویات و مضرات،
دماغ اور ذہن کے لئے مضر اشیاء، سوء
مزاج دماغ سے متعلق جملہ امور اور اس کی
کمی و زیادتی، ذہن و عقل کے لئے مفید و مضر،
اچھے اور برے خوابوں سے متعلق امور

ارتجاس یا دداشت کے خاتمہ کا علاج ہے جسے نیکو پہنچا کر حتیٰ کہ بھروسوں اور دوائے
خردل کے ذریعہ کیا جاتا تھا۔

یادداشت معطل یا کمزور ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دماغ کے اندر سوء مزاج
بار پیدا ہو رہا ہے۔ لہذا اسکی تھین ضروری ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ اسے خشک یا تر
کیا جائے۔ بیشتر کی مٹی تھیں اس بات سے پہنے والی رطوبتوں اور خیند کو دیکھا جائے گا۔ اگر یہ

زائد ہوں گی تو مذکورہ بالا تہ بیر کے ساتھ بیہوش اور کم ہوں تو رطوبت پیدا کی جائے گی۔ معتدل ہوں گی تو صرف خشکی سے کام لیا جائے گا۔ نہ خشکی پیدا کی جائے گی نہ تری۔ ایک کسب اور ایک فلسفی کو یادداشت کے اندر کی عارض ہو گئی تھی۔ ماضی میں دونوں کی تدبیریں لطیف تھیں۔ چنانچہ خشکی پیدا کرنے والی چیزوں سے یہ اذیت محسوس کرتے تھے مگر مستلک اور مرطب تدبیروں سے انہیں فائدہ ہوتا تھا۔

اخلاط عقل (خرابی عقل) کی تمام قسمیں تین ہیں۔ (۱) حس فاسد ہو جائے مگر فہم صحیح ہو۔ مثلاً کوئی شخص اپنے کپڑوں پر انجیر اور زیتون دیکھنے لگے۔ اس کے تخیل میں ایسی اشیاء آنے لگیں جنکی کوئی حقیقت نہ ہو۔ مگر پہچان صحیح ہو۔ مثلاً وہ شخص جو اپنے گھر کے اندر دن رات بانسری بجانے والوں کو دیکھتا اور سنتا تھا۔ (۲) حس صحیح ہو اور فکر فاسد ہو جائے۔ مثلاً وہ شخص جس نے کوٹھے سے اون کا بستر اور وہ تمام برتن پھینک دیئے جو وہاں موجود تھے۔ اس شخص کا تخیل صحیح تھا۔ کیونکہ وہ ہر ایک کا نام لے کر اس کا قصد کرتا تھا۔ بایں ہمہ وہ یہ نہ سمجھتا تھا کہ ان چیزوں کو اسے نیچے نہیں پھینکنا چاہئے۔

(مصنف جن لوگوں کی عقلیں خراب ہوتی ہیں وہ سب کلام میں خرابی پیدا کرتے ہیں، مفرد اسماء کے اندر نہیں۔)

(۳) دونوں چیزیں فاسد ہوں۔

(مصنف یہ مشکل ہے۔ الاغضاء الائمہ کے تیسرے مقالہ اور اس کے جامع کلمات سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔)

زہن خراب ہو تو اسے علامت سمجھو سوء مزاج اور دماغ حار کی اور نفسانی افعال معطل اور حس و حرکت موقوف ہو جائے تو یہ دلیل ہے سوء مزاج بارد کی۔ (جالیئوس)

مناسب یہ ہے کہ موقوفی حس و حرکت سے برودت دماغ، بے خوابی سے بیہوش دماغ، خواب دیند سے رطوبت دماغ، بے خوابی کے ساتھ خرابی عقل سے حرارت و بیہوش دماغ، نیند کے ساتھ حرکتوں کے معطل ہونے سے برودت و رطوبت دماغ، نیند کے ساتھ اختلاط عقل سے حرارت و رطوبت دماغ، بے خوابی و تعطل حرکت سے برودت و بیہوش دماغ سمجھا جائے۔ (مؤلف)

مذکورہ بالا قسمیں مادہ کے بغیر ہوں تو ناک، تالو، کان سے کوئی چیز نہ بنے گی۔ اور مادہ کے ہمراہ ہوں تو مراری یا پنھی اخلاط جاری ہوں گے۔

یا داشت کی کمی اور اس کا قتل ہمیشہ برودت کے باعث ہوا کرتا ہے۔ البتہ یہ کیفیت اگر نیند کے ساتھ ہے تو برودت کے ساتھ رطوبت اور بے خوابی کے ساتھ ہے تو اس کے ساتھ جوست ہوگی۔

شراب ذہن کے لئے خراب ہے۔ (جائینوس)

ذہن میں تیزی اور قوت بیداری اور محافظت تدریج سے پیدا ہوتی ہے، نیند اور شرم پر سے نہیں لوگوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ غلیظ جسم کے لطیف ذہن پیدا نہیں ہو سکتا۔ (بولس)
جو شخص حفظ کا عادی ہوتا ہے اس پر اسے زیادہ قدرت ہوتی ہے۔ کیونکہ حفظ ذہن کے لئے مسزولہ ریاضت ہے۔ جس طرح کوئی شخص جسمانی ورزش کا عادی ہوتا ہے تو ریاضت پر اسے زیادہ قدرت ہوتی ہے۔ اسی طرح جو شخص اپنی کسی نفسانی قوت کو فعل میں لانے کی ریاضت کرتا ہے تو دیگر قوالے نفسانی کے مقابلہ میں وہ قوت فعل میں افضل ہو جاتی ہے۔

رطوبت نفس کو بلید مگر جوست تیز کر دیتی ہے۔ اس حقیقت کو سمجھنے کے لئے ہر انسان کا کافی ہے کہ فہم میں ملائکہ کے رتبہ سے انسان کو گرانے والی کسی رطوبت ہے۔ کیونکہ نفس کا تعلق جو ہر مرطوب سے ہو گیا ہے زیادہ غلیظ اور زیادہ گرم خون حالت اور ثبات زیادہ پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح زیادہ لطیف اور زیادہ نضد اخون حس و فہم کی صلاحیت زیادہ پیدا کرتا ہے (جائینوس)

یہ عمل نظر ہے۔ (مؤلف)

کمی خوں فہم میں زیادہ مددگار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ تمام حیوانات جس میں خوں نہیں ہوتا وہ خون والوں سے زیادہ فہیم ہوتے ہیں۔ خون والوں میں وہ بھی ہوتے ہیں جن کا خون بار و لطیف ہوتا ہے یہ برعکس سے زیادہ فہیم ہوا کرتے ہیں۔ ان سب میں افضل وہ ہیں جن کا خون گرم، لطیف اور صاف ہوتا ہے کیونکہ فہم میں وہ سب سے افضل ہوتے ہیں۔ (جائینوس)
یساں تھا وہ ہے لہذا نکاد میں رکھیں۔ (مؤلف)

جس حیوان کا خون زیادہ درقیق اور لطیف ہوتا ہے اس کی حس زیادہ تیز ہوتی ہے۔ (جائینوس)
نہا یہ اندازہ دینے کا فاسد اہواء نے اس سے حکم دیا ہے تاکہ جسم میں خون کی زیادتی نہ ہو کیونکہ جسمانی رطوبت کی کثرت سے فہم رخصت ہو جاتا ہے۔ اس حقیقت پر بارہا یہ دلیل دی گئی ہے کہ جس شخص کی رطوبت زیادہ ہوئی اس پر سسل مندی اور بزدلت طاری ہو کر رہی، کثرت سے نیند آتی اور اسے امراض کی وہ آماجگاہ بن گئی جن کی موجودگی میں ذہنی حس کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ امانت جب بھی مرطوب ہو گا ذہن برباد ہو گا۔ جیسا کہ مذہبی کی حالت

میں دیکھا جاسکتا ہے۔ (طحاوی)

یوست سے نفس کی حرکتیں شدید تر اور تیز تر ہو جاتی ہیں۔ جن حفظات پر یوست غالب ہوتی ہے ان کے عجیب و غریب حالات سے، جو کہ نہ ہو، یہ دراصل نفس کی دو حرکتیں ہیں جو سرعت میں طبعی حالت سے متجاوز ہو جاتی ہیں۔ یوست وہ جس کے لئے معنی ہے، ایسا نہیں ہے بلکہ ذہانت میں ہمیشہ اضافہ کرتی ہے۔ تاہم کارینہ، ایک متحیرہ حد تک یوست کے تجاوز کر جانے کے بعد افعال نفسانیوں میں قسم انداز بھی ہے جو حد سے زیادہ ہو جانے پر محتاج حالت ہے۔ (مولف)

دماغ کا سوء مزاج دوسرے پیدا کرتا ہے۔ اگر یہ یوست کے ساتھ ہو تو ان کے ساتھ بے خوابی کی حالت بھی طاری ہو جاتی ہے۔ کیونکہ یوست سے بے خوابی اور رطوبت سے مفید کا خصوصی تعلق ہے۔ باقی دماغ کی منفرد برودت پیدا کرتی ہے۔ اگر یہ کیفیت رطوبت کے ساتھ بھی ہو تو خواب گراں پیدا کرتی ہے۔ حار رطب مزاج ایسی بے خوابی کا ہے جس میں دوسرے اور ذہن بھی شامل ہو جاتا ہے۔ سوء مزاج بارہا بس سے جسم کی حرارت معدوم ہو جاتی ہے۔ مریض بس نفسی ہند سے رہتا ہے۔ اس کو قحطی (جمود) کہتے ہیں۔

دو امراض جن کے اندر فکر و ذکر کمزور ہو جاتے ہیں ان میں مفید یہ ہے کہ مریض ان چیزیں، چلتا اور کھتا رہے جو اسے شدید غم میں مبتلا کر دیں۔ یا اس سے بارے میں سوچنے پر مجبور نہ جائے۔ اس سے فکر واپس آسکتی ہے۔

افیون، میچہ، سارہ اور رمنان دماغ کے سے معنی ہیں، ان سے مراد اندر گرائی اور مدد دہشی جسم کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ یہی حالت تمام خدوئوں کا ہے جن کے استعمال کے بعد دماغ اور انسانی حالت پیدا ہوتی ہے۔ یہ مادی چیزیں دماغ کے سے خراب ہیں، غم معدوم ہے، جن میں جو شیاؤں میں وہ شے اس سے طور پر دماغ کیسے بھی معنی ہیں۔ (جینیوس) میرا تو یہ ہے۔ خرابی عقل اور دماغ سے بعد امراض بارہا اس سے بہتر علاج اور بولی نہیں ہے کہ مریض کو روزانہ بارہا ۵۰۰ ملی گرام صبح و شام تین دن تک دیا جائے۔ اس سے مریض بالکل صحت یاب ہو جائے گا۔ فحش میں بھی یہ بہت مفید ہے۔ (یہودی)

زواہر حفظ کی ایک قسم یوست سے پیدا ہوتی ہے۔ البتہ یہ زیادہ تر رطوبت کے باعث بنتی ہوتی ہے۔

حفظ کے لئے حسب ذیل نسخہ مفید ہے

در ۵۰۰ گرام، قحطی ۵۰۰ گرام، کوٹ میں اس کا مٹوف روزانہ تیار منہ

۵. ۴ گرام سے ۹ گرام تک چالیس دن استعمال کریں۔ اس کے بعد دوج کائے کے تھی میں شامل کر کے ۳۰ دن جو کے اندر دھون رکھیں۔ بعد ازاں اس پر شہد اتا ڈالیں کہ دوا ڈھک جائے۔ اسے بھی بیس دن جو کے اندر دھون رکھیں۔ پھر ایک قطعہ روزانہ کھائیں۔ زوال حفظ کے لئے یہ عجیب و غریب ہے۔ (طبری)

دن کا مہرہ جو شہد میں تیار کیا گیا ہو اور جس میں چٹائی نہ ہو استعمال کریں

حفظ کے لئے حسب ذیل معجون دے حد مفید ہے :

کندر ۵۰ گرام، فضل ۳۵ گرام، دوج ۳۵ گرام، سہ ۵۰ گرام، بلید سیاہ ۵۰ گرام، زنجبیل ۵۰ گرام، شہد باد ۳۵ گرام، شہد تمام اود یہ کے ہم وزن (طبری) یہ معجون بروقت ذہن کو درست اور طبیعت کو خوشوار رکھتا ہے۔ (شرک)

بے خوابی و نسیان اور خاص کر زوال ذہن کا علاج (معجون) بلاوری اور مخرج بلغم غرغروں سے کریں۔ بیماری اگر پرانی ہو تو مریض کے رخساروں اور گردی کو داغ دیں۔ نساہ داغی کے تمام اقسام کسی مادہ کے تحت ہوں تو اس مادہ کا استفادہ کریں، اور بغیر کسی مادہ سے ہوں تو مانع باخند حاصل اختیار کریں۔ (ابرن)

دماغ کی کمی سے بھی دماغی امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے بوڑھوں کی حلقہ کم ہو جاتی ہیں کیونکہ دماغ اور کود و دونوں عمر و راز اور ولادت سے بے فیض حیوانوں کے اندر کم ہو جاتے ہیں۔ سب سے دماغ والے دو حیوان ہوتے ہیں جن کی عمریں ولادت سے قریب تر ہوتی ہیں۔

دماغ کی کمی سے یہ بیماریاں لاحق ہوتی ہیں ان کی علامت یہ ہے کہ سوء مزاج کی علامات ملتی ہیں اور عقل میں کمی ہوتی ہے جیسا کہ زیادہ تر بوڑھوں کے اندر دیکھا جاتا ہے۔

دماغ اور اندریں کا کوہوم کرنا، ان چیزوں میں متان، لطیف غذا میں، جماع اور بے خوابی شامل ہیں۔ ان سے ہر نفس شیا اضافہ کرتی ہیں، صوم، شکر کے ساتھ، صواب، فاد اور اسی طرح کے لذیذ غذا کو بات اضافہ کرتے ہیں۔ بدق اور بدام خاص کر شکر سے ساتھ استعمال سے جامیں تو اضافہ دماغ کے موجب ہیں۔ (مولف)

خرداں دکھانے اور چند بیہوش سے ساتھ رکھنے کے پچھلے حصہ پر اس کا طلاء کرنا نسیان میں مفید ہے۔ چار کا بیٹہ مسلسل استعمال میں کافی مدد کرتا ہے اور نسیان کا موجب ہے، نسیان کے مریض کو روزانہ شمار مثلاً ۳.۵ گرام بدور ہواہ آب گرم پینا لازم کریں۔ غذا میں

چیزوں کے خشک ہلکے کم چکنائی والے گوشت جیسے گوریوں، فاختاؤں، چنڈولوں اور پکوروں کے گوشت دیں۔ پینے میں ماء الغسل دیں۔ (ابن ماسویہ)

دماغ کے پچھلے بطن کا مزاج فاسد ہو جاتا ہے تو حافظہ فاسد ہو جاتا ہے۔ رطوبت کے باعث یہ فساد ہو تو اس کے ساتھ نیند اور بہ کثرت خواب نیز ناک اور منہ سے سیلان رطوبت ہو گا۔ برعکس حالت میں برعکس علامات ظاہر ہوں گی۔ رطوبت کے باعث فساد کے اندر لطافت پیدا کرنے والی تدبیر، جو دت ہضم، اور روشن مقام پر بیٹھنے کا اہتمام کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ تحلیل واقع ہو سکے۔ (ابن سرائیون)

یہ جگہ خشک ہونی چاہئے۔ (مؤلف)

جند بیدستر اور اسطو خود دس وغیرہ کے ساتھ ایارج اور شحم کا مسلسل دیں۔ بہ کثرت استفراغ کر دینے کے بعد بلا در دیں۔ سر کو اتار گزریں کہ سرخ ہو جائے۔ پھر اس پر خردل، صمغ سداب، جند بیدستر اور صمغ ماذریون کا مٹھا رکھیں۔ اور پرانے زیتون اور نظردون کے ذریعہ اس کی مالش کریں۔ غرور و عطوس استعمال کریں۔ مشک، جو زیوا، اور مرزنجوش سوٹھکھائیں۔ برودت اور پوست سے ڈاکرہ فاسد ہو گیا ہو تو ردغن خیری اور ردغن سوسن سے سر کی مالش کریں۔ شراب ریمانی (خامس) پلائیں، نطول کریں۔ غذا میں کھنت کے ساتھ رطوبت پیدا کرنے والی چیزیں دیں۔ شراب پلائیں۔ مسکن و مرطب اشیاء کے ذریعہ سر پر بہ کثرت نطول کریں۔ (ابن سرائیون)

انسان دیگر حیوانات کے مقابلہ میں زیادہ فہم رکھتا ہے کیونکہ اس کی روح لطیف تر ہوتی ہے۔ (ارسطو)

روح لطیف تر اس لئے کہ خون لطیف تر ہوتا ہے (مؤلف)

ذہن کے لئے مضر اور مفید مفرد ادویہ :

دھیازہن کو بگاڑ دیتا ہے، لہذا اسکے کثرت استعمال سے پرہیز کریں۔ کندر کا کثرت استعمال تندرستوں کو متحیر کر دیتا ہے۔ باقلا کھانے والوں کو خراب احلام عارض ہوتے ہیں۔ اسی طرح مسور اور بند گو بھی اور گندنا اور لو بھی بھی اپنا اثر رکھتے ہیں۔ پیاز کا کثرت استعمال کھانے والے کو لیسر عس میں مبتلا کر دیتا ہے۔ (دیسقوریڈس و جالینوس)

پیاز کا کثرت استعمال عقل کو فاسد کر دیتا ہے۔ (خوز)

باقا فکر کو کمزور اور سچے خوابوں کو روک دیتا ہے کیونکہ اس سے بکثرت ریاح پیدا ہوتی ہے۔ (یونیوس)

زعفران ذہن کیسے خراب ہے۔ اس کے کثرت استعمال سے خون جل جاتا ہے۔ کندر خون کو جلاتا ہے حافظہ کیسے یہ عمدہ ہے۔ مومن کھائی جائے تو حواس میں اضافت پیدا ہوتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

ایورایک ایرانی دوا ہے جو عقل و ذہن کو تیز کرتی ہے اور اسی نام سے معروف ہے۔ اقدار یک کرمانی دوا ہے جس کی خاصیت ہے ذہن کو تیز کر دینا۔ (ماسر جویہ)

بادر اپنی خاصیت سے نسیان کو زائل کر دیتی ہے مگر اسے پینے والے کے لئے دوسرے کا اندیشہ ہے۔ مگر اس سے جذام اور برص ماریش ہو جاتا ہے۔ مقدار ۲ گرام (خوف۔ ابن ماسویہ، ابو جریج، قہلان)

مرغ کا گوشت عقل میں اضافہ کرتا ہے۔ (خوز)

بلیہ سیاہ ذہن اور حافظہ میں اضافہ، حواس کو قوتور اور بے خوابی اور فقدان ذہانت کا ازالہ کرتا ہے (چرک ہندی)

زخیں حافظہ کیسے عمدہ شے ہے۔ (ابن ماسویہ)

۵ گرام کندر پانی میں ڈال کر روک نہ پیا جائے تو حافظہ اور ذہانت میں اضافہ ہو گا اور کثرت نسیان کا ازالہ ہو گا۔ اس سے جلن دور رہے اور حرکت دم پیدا ہوتی ہے۔ (ابو جریج)

کندر ذہن کو تیز اور اس میں اضافہ کرتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

رنجیل ذہن کو تیز کرتی ہے۔ (شد مشر)

سعد عقل میں اضافہ کرتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

مشک مقوی، مانع اور بھٹ مانع ہے۔ (ماسر جویہ)

نمار دمان (باتھی، الت کا پراد) صحت حفظ میں اضافہ کرتا ہے۔ (روفس)

شاب تاثیرات استعمال فکر کو قوی، بلیہ، دم اور کندر کر دیتا ہے۔ (چینیوس)

عسل ابلا در ۲ گرام کے پینے سے حافظہ درست ہوتا ہے، اگر ۵ گرام استعمال کیا

جائے تو مصلک ہے۔ (ابن بطریق)

صحیت جسم کے باوجود لاحق ہو جانے والا، نسیان علامت ہے صرع اور سکے کی۔ لہذا

مریضوں کو حکیمانہ نچانی جائے اور عذبت تدبیر سے کام لیا جائے۔ ماء عسل استعمال کریں۔

جو اس ہنرمند حنفی کے لئے عمدہ ہے۔ مدہوشی، اعتلاء، جنونی ہوا کا چنا اور وہ تمام چیزیں جو سر کے اندر اعتلاء پیدا کر دیں سر کے لئے خراب ہیں۔ خشک مزاج حنفی کے لئے سب سے موزوں ہے۔ بارہ مزاج موافق نہیں ہوتا۔ لہذا ذہن تیز کرنا چاہو تو جسم کو حرارت اور بیوستہ کی جانب بتدریج مائل کرو۔ افراط سے کام نہ لو ورنہ آدمی کو بیمار کر دو گے۔ رطوبت سے اندیشہ رکھنا مناسب نہیں ہے۔ اس کے لئے تدبیر صرف اسی قدر کی جائے کہ فضلات کم ہو جائیں۔ یہ نکر رطوبت کا اندیشہ ہو گا۔ اور جسم کے اندر اس کی قلت ہو جائے گی تو اس کے نتیجہ میں مزاج بارہ ہو جائے گا۔ یہ داکرہ کے لئے اور بچوں کے حق میں نا موافق ہو گا۔ بچوں کا مزاج اگر رطوبت ہو تو جودت فکر اور جودت حفظ کے لئے انہیں کاموں میں مصروف اور تعلیم میں مشغول رکھیں۔ کیونکہ تعلیمی اشیا سے ان کے مزاج جگمگے ہوں گے۔ تاہم ان کا حنفی مردوں کی طرح قائم نہیں رہتا۔ جس شخص کا ذہن تیز کرنا چاہو تو یہ مناسب نہیں کہ اس سے طے قنور ریاضت کرائیں۔ نہ ایسی ریاضت کرائیں جس سے سر میں تکان پیدا ہو جائے۔ کیونکہ شدید ریاضت بکثرت غذا کی طالب ہوتی ہے۔ ایسا اس لئے ہے کہ جسم سے بہ کثرت قتل واقع ہوتا ہے۔ مادہ ازیں ریاضت سے رطوبتیں پیدا ہوتی ہیں جو سر تک پہنچتی ہیں۔ چمیل قدمی مفید ہے۔ ہاتھوں کو ہانا، فیہ و بھی مفید ہے۔ گرم یا سرد پانی سے بکثرت غسل کرنا نا موافق ہے۔ کیونکہ ٹھنڈا پانی جسم کو سن کر دیتا ہے۔ اور اس کو نقصان پہنچاتا ہے۔ گرم پانی اعصاب کو ذہیا اور داکرہ کو زیادہ کمزور کر دیتا ہے۔ فی الجملہ مطلق تدابیر موافق ہوتی ہیں۔ اعتلائی کیفیت میں قے کرا دیں۔ اس کے بعد دونوں تک غذا ہلکی دیں۔ خواب اور غذا میں مثلاً خس اور خشکاش اور وہ غذا میں جن سے بکثرت بخارات اٹھتے ہوں۔ مثلاً لہسن، پیاز اور بند کو بھی ترک کر دیں۔ استعمال کرنا بھی ہو تو تھوڑی مقدار میں استعمال کریں۔ اعتدال کے ساتھ شراب نوشی اس باب میں پانی سے زیادہ موزوں ہے۔ کیونکہ معتدل شراب نوشی طبیعت میں خوشنوازی دل میں حکمت سے محبت اور اس کے اندر عمدہ حرکت اور اچھی یادداشت پیدا کرتی ہے۔ اس نوعیت کا شراب نوش چیزوں کو سرعت کے ساتھ سمجھ لیتا ہے اور بھولنے کے بعد اس کی یاد واپس آ جاتی ہے۔

بکثرت پانی پینا خراب ہے۔ کیونکہ یہ تمہید اور ترطیب پیدا کرتا ہے۔ جس سے لیسان زیادہ ہونے لگتا ہے۔ دن کو زیادہ سوئے خاص کر شکم پر ہونے کی حالت میں اغرض کثرت سے سونا اس باب میں خراب ہے۔ کیونکہ اس سے کرائی اور کسل مندی لاحق ہوتی

ہے۔ حد سے زیادہ بے خوالی اور جماع لسیان پیدا کرتے ہیں۔ اور مستحکم فکر کو تحلیل کر دیتے ہیں، درس کا عادی ہونا نہایت عمدہ معاون ہے۔ اس سے نفس کے اندر ذاکرہ واپس آ جاتا ہے۔ تشارع حاج (برادہ دندان لیل) پنا حافظہ کے لئے مددگار ہے۔ قناء الحمار کے ذریعہ مسلسل، غرور اور بخل کے لئے تیز قسم کے عطوس کی تاثیر بھی یہی ہے۔ (رد نفس)

پانچواں باب

عطوس، سعوط اور شموم کے ذریعہ منقیہ عسر،
 مفتوح سد و دماغ، منافع عطاس، بھپارہ کے
 طبخ، اس طبخ سے نکل جانے والے اخلاط
 غلیظہ اور ناک کے ذریعہ صاف ہونے والی
 رطوبات، کثرت عطاس کا ازالہ، غرور،
 مضوغ اور اشک آوری کے ذریعہ سر کا
 منقیہ، نیز تالو اور زبان کی جڑ کو صاف اور
 خشک کرنے والی چیزیں، غر غرے اور
 مضوغات وغیرہ، ان کے منافع اور دماغ
 کے جملہ امراض عارضہ

انافلس کا عصارہ بطور سعوط استعمال کیا جائے تو سر کا منقیہ کر دیتا ہے۔ (دیسور دپوس)
 عصارہ انافلس نعتوں سے دماغ کا منقیہ کرتا ہے۔ (جانیوس)

دبستان سے سر کا ہتھ پہا جاتا ہے۔ آب پیاز کا بطور معوط استعمال سر کا ہتھ پہا جاتا ہے۔
 ہے۔ چند بید ستارہ ندرن درخت پر فوس ہنگی حلقہ ہونے کے بعد کوٹ کر سوکھنے سے چھینک آتی
 ہے۔ (بدخوارس)

مسار کی ریت کا معوط سر کا ہتھ پہا جاتا ہے۔ (دعوت پریدوس)
 خشک کھجوریں براس کا پانی سوکھنے سے چھینک آجاتی ہے جیسا کہ تمام حلقہ ہتھ پہا
 اداؤں کی تاثیر ہے۔ آب بلباب کا معوط سر کا ہتھ پہا جاتا ہے۔ (دعوت پریدوس، جانیوس)
 عصارہ دماغہ ان بطور معوط استعمال کیا جائے تو نختوں کے ذریعہ دماغی فضا سے خارج
 ہوتے ہیں۔ کیونکہ بید کریم ہوتا ہے۔ (جانیوس)

ایرس و اچھی طرح کوٹ کر سوکھا جائے تو چھینک آکر سر کا ہتھ پہا جاتا ہے۔ عصارہ
 پتھر کوہ افسان سے ساتھ بطور معوط استعمال کرنے سے سر کا ہتھ پہا جاتا ہے۔ (جانیوس)
 جانیوس کہتا ہے کہ آب پتھر کا معوط دماغ کے فضاوں و نختوں کی راہ خارج
 کرو گتا ہے۔ (دعوت پریدوس)

مذکورہ کا معوط سر کو حیدر طوبت سے صاف کر دیتا ہے۔ (فلفل (۱) (رامہ تہی)
 دماغ۔ اندر پیدا ہونے والے سدوں و فوس دیتا ہے۔ اس سے ہتھ پہا کیسے بخور مریم و شہد
 میں عصارہ معوط کریں۔ (بن ماسویہ)

جانیوس کا قول ہے کہ بخور مریم کا معوط منگی دماغ ہے، فلفل پانی میں حل کر کے
 قطرہ کیا جائے تو نختوں کی راہ سر کا ہتھ پہا ہونے لگتا ہے۔ دوا کے ساتھ نختوں پر عصارہ
 قشہاء اندر کے غلیظ سے بلط سے فضا سے تاثیر ہوتا ہے۔ (دعوت پریدوس)

عصارہ حق بری و ہستانی کا معوط سر کا ہتھ پہا جاتا ہے۔ (دوس)
 عصارہ حق تہی دماغ ہے کیونکہ جاذب ہے۔ (جانیوس)
 خردل کوٹ کر سوکھا جائے تو چھینک آئے گی اور دماغ صاف ہو جائے گا۔ عصارہ
 نی کا معوط سر کے لئے نافع ہے۔ (دعوت پریدوس)

عصارہ خیر میں پیدا شدہ سدوں کو محول دیتا ہے۔ اس کا معوط سر کا ہتھ پہا جاتا ہے۔
 خربق سفید سے چھینک پڑھتا ہے۔

کندس سوکھی اور نم میں ادا جائے تو منگی دماغ ہے۔ یہی اثر فلفل، ار فلفل اور
 فلفل دماغ صاف کر دیتا ہے۔ اس دماغ میں رامہ تہی کہتے ہیں۔

خروس کا بھی ہے صبر کو گھس کر یا رکڑ کر سو گھسنے کا بھی یہی اثر ہے۔ شحم حنظل کی بھی یہی تاثیر ہے۔ آب
چقندر نیچر کر معوط کرنا، آب پیاز سو گھنایا تھوڑا بطور قطور استعمال کرنا، طبع زیرہ اور خود زیرہ کا سو گھننا
لورناک میں ڈالنا، آب پودینہ کو بھی کا معوط، آب قثاء الحمد اور روغن غار کوناک میں لینا، روغن سوسن،
روغن بادام تلخ، ساک، حرف، روغن انجور، خربق سیاہ، سوسن، فریون، آب پودینہ سری، آب پودینہ
اور چند بیدستر کا شوم و معوط منقی دماغ ہے۔ جبکہ یہ غلیظ بیدلر اخلاط کا اخراج کر دیتے ہیں۔ (ابن ماسویہ)
امتلاء سر اور سدر کے لئے نافع، بخت دماغ اور مخرج ریح عطوس کا ایک
نسخہ حسب ذیل ہے :

ایرج ایتر ۷ گرام، کندس ۲ گرام، شحم حنظل ۵ گرام، شونیز ۵ گرام، مرارہ
کرن ۵ گرام، (سرس کا پتہ) مشک ۵ گرام، کافور ۵ گرام، مرزنجوش خشک ۵ گرام،
بطور نفوخ استعمال کریں۔
سعوط کی دوائیں :

بامیران، مسور، مر، مرادے، صفیات، حبوب، گرم یا سرد روغنیات بقدر
ضرورت، آب شایک۔
منقی دماغ دوائیں

دودھارے پودوں کے دودھ، آب چقندر، کندس، صبر، معوط کی دودھوں میں افیون، فریون، حلیت،
جندبیدستر، مر، دودھ، مرزنجوش، حصص (رسوت) از عتران، جہا شیر، لور معیہ سا کند شامل ہیں۔ (موف)
لقوہ، قانچ، سکتہ، اور صرع کیلئے عطوس کا ایک مفید اور منقی دماغ نسخہ
کندس، فلفل، جندبیدستر، سداب جنگلی، حرمل، صبر، شونیز چھان کر ناک کے اندر
بطور نفوخ استعمال کریں۔

حسب ذیل نسخہ ثقل اس بلغمی اور ریح میں مفید ہے ۔
شحم حنظل، فلفل، کندس، اسطوخودوس، جندبیدستر، یہ طاقتور نسخہ ہے۔
لقوہ، استرخاء ریح اور گرانی سر کے لئے نسخہ ۔

فلفل، ار فلفل، کندس، زنجبیل، برگ سداب، ربا قرص، مویز صبر، جندبیدستر، صبر

فارسی، بطور نفوخ استعمال کریں۔ (عبدوس)
 لقوہ، فاج، سکتہ، بے خوابی اور صرع میں مفید اور نہایت حیرت انگیز اور
 طاقتور نفوخ کا نسخہ :

قلیل، چند بیدستر، سداب خشک، صبر، خردل، شونیز ہم وزن،
 سداب اب دو سو گرام ہے پر اسی طرح چیس کرناک میں تھوڑا نفوخ کریں۔ یہ ٹھیک
 الاثر اور طاقتور ہے۔ (اشکمن)

پھینک سے سینہ دواؤں اور تھن کا جتھے ہو جاتا ہے، طبی عطاس (پھینک) دواؤں سے
 بخار اور فضالت کا اخراج کر دیتا ہے۔

لقوہ، فاج، صرع، تمام بارہ امراض، سرد، اور سر کی ریاہ کے لئے حسب کا ایک مفید
 نسخہ۔

تپ مرزنجوش، تھوڑے ردغن مقطر کے ساتھ بقدر فضل معوط کریں۔
 نسخہ حسب ذیل ہے :

ند ۱ حصہ، حب سودا ۱ حصہ، صبر ۱ حصہ، صمغ سداب ۱ حصہ، مراد
 زنی (سارن کا پتہ) ۱ حصہ، چاٹھ ۱ حصہ، چند بیدستر ۱ حصہ، فریون ۱ حصہ، آب
 مراد زنی ۱ حصہ، انغار میں شامل کر کے گویا بنائیں۔ ایک گولی کا معوط کریں۔ (چالینوس)
 پھینک، نایہ ہی رات سے پیدا شدہ ترانی سر کو مٹا کر دیتی ہے۔

مرزنجوش، تھوڑے مصلوں سے خنک ہو جاتی ہیں، غشی طاری ہو جائے تو زیادہ تر عطاس
 دے دیتا ہے، پھینک، دوسرے سے شفا ہوتی ہے۔ (چالینوس)

مرزنجوش، معوط سے حسب طبی حکایت پیدا ہو تو ردغن، نقشہ اور دودھ کا معوط
 کریں۔ سر پہ شراب کا سر۔ اور ند ۱ سفیدی اور کھٹکی رکھیں۔

مرزنجوش (بہارہ)

مرزنجوش، تمام، برت، چار، برک، اترج، شیخ، سعد، پکا کر بھپا رہ لیں۔ (یسودی)
 سر سے اخراج کا منتظر بن کر کھینچ کر لے، سر پر مہل سے رگڑنے اور گرم ادویہ کے علاوہ
 سے ممکن ہے۔

عطاس سے نمون پیدا ہو کر، شرعیہ انسان سے روکنے کا متمم ہو اور طاقت سے
 زیادہ چھینکے پر قادر ہو۔ (جور جس)

برگ بادرونج ناک میں رکھا جائے یا اس کا عصارہ بطور قطرہ اور بطور سقوط استعمال کیا جائے تو حد سے زیادہ بڑھے ہوئے عطاس کو زائل کر دیتا ہے۔۔ اسی طرح گردن پر کپڑا لپیٹ دیا جائے اور نتھنوں کو بند کر دیا جائے تو اس سے چھینک رک جاتی ہے۔ مرہ ۵ ۵ کرام کا سقوط کھلی دماغ ہے۔ اس سے غلیظ ریاخ خارج ہو جاتے ہیں۔ (فتیشون)

منتخب نسخہ عطوس :

کندس ، قصب الزریرہ ، تخم کلاب ، باہم وزن استعمال کریں۔
عطوس کا نہایت عمدہ نسخہ :

کندس ۱ حصہ ، تخم کلاب ۲ حصہ ، حدت اور حرارت میں تخم کلاب اور قصب الزریرہ استعمال کریں۔ انشاء اللہ نفع ہوگا۔ (حنین)

مستحقہ اس کے لئے سقوط کا نہایت مفید نسخہ :

تخم کھل ، سقوط دوس ، کندس ، افیتون ، باہم ماثر تھوڑا سقوط کریں۔

(ساہراصلاحی)

بادرونج کے سقوط سے کثرت عطاس کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

ماناس کا بچہ زائیدہ پانی سر کو ہنغم سے صاف کر دیتا ہے۔ کھجین کے ساتھ عصارہ کرنب کا غرارہ محلل ہنغم ہے۔ (دستوریدوس)

پوست بچہ کبر کا چہانہ سے ہنغم خارج کرتا ہے کی اثر اس کے پھل کا بھی ہے۔ (ابن ماسویہ)
چست بچہ ۹ چہانہ سے کثرت عطاس جو شانہ سے غرغرو کیا جائے تو یہ ہنغم کو خارج کرتا ہے۔ کندس لوچہانہ سے ہنغم خارج ہوتا ہے۔ بچہ دوس کا بخولی دماغ سے ہنغم بھی لیتا ہے۔

ماقرہ قرحا کا چہانہ ہنغم کو خارج کرتا ہے۔ منقی کے ساتھ فلفل کا چہانہ ہنغم کا استیصال کرتا ہے۔ ساق بری کا چہانہ جالب ہنغم ہے۔ (جانیوس)

جانیوس کا قول ہے کہ ساق بری کا یہ اثر اس لئے ہوتا ہے کہ وہ حرار طیب اور جاذب ہے۔ خردل کا چہانہ ہنغم کا اخراج جڑ سے کر دیتا ہے۔ کھجین کے ساتھ خردل کا غرغرو بہ کثرت ہنغم خارج کرتا ہے۔ (ابن ماسویہ کے مطابق) اس کی خاصیت ہے۔ (دستوریدوس)

بجہ آخر ، مصطلی ، مویزج یعنی حب الزر اس یعنی زبیب الحبل ، فلفل سیاہ و سفید ، تخم

انجرو، خروال، سہاگہ، ارمنی، شمش، حلق، عاقر قرحا، گنجن عسلی، کے ساتھ ان تمام دواؤں کے
 غرغروہ سے حلق کے کوؤں کا حقیقہ ہوتا ہے۔ اور منہ لیسدارر ملو بتوں کا اخراج ہو جاتا ہے۔
 آب پودینہ کا مضمضہ (کلی) بھی یہی اثر رکھتا ہے۔ گنجن عسلی کے ساتھ آب انسجن، مصطلی،
 مویزج اور ملک الانباط کے ساتھ بخ سوسن کا چبانا، اسی طرح زوفائے خشک، قاقلہ کبار و صفار
 نمک اندرانی، نوشادر، جاؤشیر، حب بلطن، حلیتیت، ان تمام دواؤں کا چبانا اور تالو پر الطوخ
 اندر کی لیسدارر ملو بتوں کا اخراج کر دیتا ہے۔ (امین ماسویہ)
غرغروہ اور اخراج بلغم کا نسخہ

ایرج فیتراء، عاقر قرحا، خردل، مویزج، فلفل، دار فلفل، زنجبیل، خربق سفید وغیرہ۔
 رملو بات نیچے کرانے، دماغی مواد کے اخراج اور زبان، آنکھ اور کان اور جملہ حواس کو ہلکا کرنے
 کے لئے یہ غرور ممدو ہے۔ تمام میں یا تمام کے بعد اس کی تاثیر اور بڑھ جاتی ہے کیونکہ مسامات
 اس وقت کٹ رہے ہو جاتے ہیں۔ دماغ، منہ، حلق اور تالو کے امراض میں مفید ہے۔
 دماغی امراض مثلاً فالج، لقوہ، صرع وغیرہ، منہ کے امراض مثلاً زبان کی گرانی اور
 حلق کے کوہ کا درم وغیرہ۔ یہ دوائیں بلغمات کی صورت میں، پہلا طبقہ سرد پانی کا ہے۔ اس
 سے حلق اور تالو دسرتے ہیں، انہیں طاقت پہنچتی ہے۔ اور اور ام حارہ نہیں ہونے پاتے۔
 دوسرا طبقہ گرم پانی کا ہے، یہ قصبہ اس سے بلغم کو تفصیل کرتا ہے۔ اور حارہ صورت کا ازالہ
 کرتا ہے اور بلغم سے بلغم خارج کرتا ہے۔ گنجن بلغم کو کاٹتی، لیلیف کرتی اور خارج کر دیتی
 ہے۔ ر کہ ان میں سب سے طاقتور ہے۔ ایسے ہی حید مری کا اثر ہے۔ یہ بکثرت بلغم کا ازالہ
 کرتی ہے اور، یاد تازہ نہایت پیدا نہیں کرتی۔ اس کے بعد شیریں گرم پانی سے کئی بار غرغروہ
 کرنا۔ اس کا تدارک رہن جاتا رہے۔ ر کہ کے بعد روغن استعمال کریں تاکہ کھٹاپن اور
 چہ اپاست، اور ہو جائے۔ (طیب نامعلوم)

فالج و اقموہ کے لئے غرغروہ کا ایک مفید نسخہ

خوس، صغہ، زنجبیل، فلفل، دار فلفل، عاقر قرحا، بورہ ارمنی، فاشر سین، ایرسا،

مویزج، مرر بکاش خشک، جین کے ساتھ غرغروہ کریں۔ (عبدوس)

تالو سے متوسط استفادہ مقصود ہو تو مرر بکاش کو چبانے کے لئے فلفل کے ساتھ

گوئدہ کر مصطلی دیں، اس سے زیادہ طاقتور دوا مقصود ہو تو عاقر قرحا اور مویزج استعمال

کریں۔ شمد، خروال اور بخ وغیرہ کا غرغروہ کرانیں (بقراہ)

دماغ کے اندر پیدا ہونے والے امراض خود جوہر دماغ میں پیدا ہوتے ہیں یا دماغی عروق کے اندر یا بطون دماغ میں یا اعصاب کی جانب آنے والی دماغ کی روحانی نالیوں کے اندر۔

خود جوہر دماغ کے اندر پیدا ہونے والے امراض یہ منزله درم ہوتے ہیں یہ درم حار مادہ سے ہو تو سرسام حار اور بار مادہ سے ہو تو سرسام بار اور مرکب مادوں سے ہو تو سباتی یا ارتی کھلتا ہے۔ عروق دماغی کے اندر پیدا ہونے والے امراض کی مثال دوسرے سوداوی، سدر اور دوار اور بطون دماغی کے اندر پیدا ہونے والی بیماریوں کی مثال سدوں کی ہے سدوں سے کبھی کوئی چیز قطعاً نفوذ نہیں کر سکتی ایسی صورت میں لاحق ہونے والی بیماری سکتہ کھلتی ہے۔ بطون دماغ میں نفوذ تھوڑا ہونے کی صورت میں لاحق شدہ بیماری کا نام صرع ہے۔ دونوں مقدم بطون کے اندر بنی مادہ کا سدہ پڑ جائے تو یہ سبات پنہی کے یہ منزله ہوتا ہے۔ بطن موخر کا سدہ یہ منزله جمود ہوتا ہے۔ جو خشک بار مادہ سے پیدا ہوتا ہے۔ دماغ کی نالیوں میں جن کے ذریعہ نفسانی روح نفوذ کر کے اعصاب تک پہنچتی ہے پیدا ہونے والی بیماریاں سدھے ہوتی ہیں۔ جب یہاں سدے اس حد تک پیدا ہو جائیں کہ کوئی چیز قطعاً نفوذ کر کے اعصاب تک نہ پہنچ سکے تو کلی ذی عارض ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

میرے نزدیک کلی ذی عارض کا نام ہے۔ کچھ سدے انسداد پیدا کر رہے ہوں تو اس سے تشنج واقع ہو گا۔ اس بیماری میں اعصاب تک نفسانی روح تو دوڑتی ہے۔ مگر اس کے اندر رکاوٹ تھوڑی ہوتی ہے۔ (مؤلف)

استاء، شکم سر کے لئے بے حد مفید ہے۔ اس کا پتہ یوں چلتا ہے کہ قے، نیند اور ہضم سے خمار میں تسکین ہوتی ہے اور دماغ بکا ہو جاتا ہے۔ (روفس)

چھٹا باب

لقوہ، جبرٹوں کا چپکنا اور سرک جانا

دونوں ہونٹوں، آنکھوں، پیشانی کی جلد اور تمام پونوں پر تشنج اسی طرح عارض ہوتا ہے جس طرح زبان کی جڑ اور دماغ سے پونوں تک آنے والے اعصاب کے اندر عارض ہوتا ہے۔ اس وقت معلوم ہو جاتا ہے کہ آفت دماغ کے اندر واقع ہو گئی ہے۔ (جالیئوس) یہ ہیمنہ لقوہ ہے، یہ مرطوب تشنج ہے، کیونکہ لقوہ یا ایک ہو جاتا ہے۔ لقوہ سے جبرٹ اختلاج ہو جاتا ہے اور مرطوب چیزیں استعماں کرنے کی روک تھام ہوتی ہے۔

امراض حارہ کے اندر لقوہ سخت ہوتا ہے، ایسی حالت موت کے قریب ہوتی ہے۔ مثلاً کوئی آنکھ یا قفس یا کوئی ہونٹ نیز حارہ جالے۔ ایسا دماغ پر غلبہ یوست سے ہوتا ہے۔ (مؤلف) بعض اشخاص کو شدید چوت نکلنے کے بعد نصف چہرہ کے اندر استرخاء عارض ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جس جانب استرخاء ہوتا ہے وہ دوسری جانب مائل ہو کر نیز حارہ جاتا ہے۔ اور یہ بات ہمیں معلوم ہے۔ جو امضاء چہرہ کے اندر ہوتے ہیں اس تک اعصاب دماغ سے آتے ہیں۔ (جالیئوس) جالیئوس کا پہلا اور دوسرا قول یہ بتاتا ہے کہ لقوہ زیادہ تر تشنج اور کم تر استرخاء کا نام ہے۔ ان دونوں کے درمیان امتیاز علامات کے ذریعہ کرنا چاہئے۔ امتیاز یہ ہے کہ تو کوئی حرج نہیں کیونکہ علامت ایک ہی ہے۔ وہ اس لئے کہ استرخاء بھی مرطوب تشنج ہوتا ہے۔ (مؤلف) چہرہ کے واسطے پہلو میں کوئی بھی منفرد مسترخی ہوتا ہے تو وہ علو مقابل کے پہلو کی

جانب منحنی اٹھتا ہے اگر ہونٹ کے بائیں پہلو کو حرکت دینے والا عضلہ مسترخ ہوتا ہے تو دایہنی جانب مائل ہو جاتا ہے۔

یہ صورت نچلے جبڑے اور رخسار کے عضلات میں پیش آتی ہے۔ نچلے جبڑے اور رخسار دونوں کی حرکتیں ان عضلات و اعصاب سے ہوا کرتی ہیں جو گردن کے مردوں کے نیچے سے نکلتے ہیں۔ یہ اس جگہ بلند مقام پر ہوتا ہے، جہاں دماغ کا پانچوں جوڑا آکر متصل ہوتا ہے۔ (جالینوس)
اس نقطہ نظر سے کچھ لوگوں کا یہ قول ہے کہ لقوہ کی بیماری اسی پہلو میں ہوتی ہے جس میں سطح چھوٹی ہوتی ہے۔ اور جو مائل نہیں ہوتی۔ کیونکہ سندر سب پہلو جو اسے کھینچتا ہے اس کے اندر ٹیڑھا پن ہوتا ہے۔ یہ بالعموم غلط ہے۔ کیونکہ بیماری اس جانب ہوتی ہے جس میں آنکھ چھوٹی ہو گئی ہوتی ہے۔ اور ایسا مائل ہونے والے جانب ہی میں ہوا کرتا ہے۔ (مولف)
شیخ پورے جسم میں ہوتا ہے جیسا کہ مرگی کے وقت دیکھا جاتا ہے یا نصف جسم میں ہوتا ہے۔ مثلاً پیچھے یا آگے سے ہونے والا تشنج۔ یا صرف ایک عضو میں ہوتا ہے۔ یہ ممزولہ لقوہ ہوتا ہے، دونوں ہونٹوں، نچلے جبڑے اور ناک تک آنے والا عصب دماغ کے تیسرے زوج سے آتا ہے۔ (جالینوس)

لقوہ کے لئے مفید یہ ہے کہ شحم حنظل، عصارۃ ماء الحمار، فلفل، زنجبیل، کندس، بنجور مریم، خربق سفید اور خرنوب کے ذریعہ چھینکیں لائی جائیں۔ دواء عطاس مسکی بہ قبل۔ جبلا ہنک (۱)۔ آذان انفار، مرز بنجور = (۲)۔ مفرد اور مرکب دونوں مستعمل ہیں۔ ان دوائوں کے ساتھ جند بیدستر، فریون اور تفسلا، شامل کر کے مرکب بنا لیتے ہیں۔ اس میں کچھ چیزیں استفراغ اور کچھ تھوڑی بہت سخت پیدا کرتی ہیں۔ انہیں ترکیب دے کر بطور معوط استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً کندس، خربق سفید، بنجور مریم، فلفل، جند بیدستر، کلونجی، فریون، ہم وزن لے کر مسور کی طرح شیف تیار کریں اور آب آذان انفار میں شامل کر کے معوط کریں۔ جبڑوں اور گردن کے مردوں پر عمر ادویہ لگائیں۔ اس سے خلط برصعت تحلیل ہو جائے گی۔ (مولف)

عضلات گردن کے اندر ورم سے جن حضرات کو احتیاق لاحق ہوتا ہے انہیں لقوہ یا ہاتھوں تک کا فالج ہو جاتا ہے کیونکہ جو عصب گردن اور ہاتھ تک آتا ہے وہ گردن کے مردوں

سے آتا ہے۔

تاؤ کے اوپر منہ کے اندر ایک کنارہ ہوتا ہے جو بالائی دائرہ کے وسط میں زبان کے محاذ کے ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ کیونکہ تاؤ کے بالائی حصہ پر استر کرنے والی جھلی کے اور اس کنارہ کے درمیان باریک جھلیاں متصل ہوتی ہیں، اور اسی کنارہ پر چہرہ کا دایاں جانب ہائیں جانب سے الگ ہوتا ہے۔ نصف چہرہ کے استرخاء پر جب منہ کو اچھی طرح کھولیں گے اور زبان کو نیچے کی جانب دبائیں گے تو وہاں نصف جھلی مسترخی ملے گی۔ اس کے اندر استرخاء واضح طور پر اس فاضل رطوبت کے باعث ہو گا جو میاں موجود ہو گی۔ اور جو جھلی کا رنگ تبدیل کر چکی ہو گی۔ باقی نصف آخر برعکس ہو گا۔ (جائینوس)

یہ بات لقوہ تشنجی اور لقوہ استرخائی کے درمیان فیصلہ کن ہے وہ یہ کہ مذکورہ حد تک نہ ہو تو لقوہ تشنجی نہ ہو گا۔ کینٹی، رخسار اور پیشانی کے عضلات سخت اور سکڑے ہوئے ہوں تو تشنجی ہو گا۔ شدید لقوہ کے مریض سے پوچھنا چاہئے کہ اس پہلو کی حس کیا رہی ہے جیسی تندرست جانب کی ہے۔ اور اسی طرح شدید تشنج کے مریض سے دریافت کرنا چاہئے کہ اس کی حس کیا طبیعی حالت سے زیادہ ہے؟

ایارچ ہر مہینہ روزانہ ۵ گرام ایک ماہ پلائی جائے تو لقوہ سے صحت ہو جائے گی۔ اور یہ کہ لقوہ بے حد خراب ہو۔ چھ ماہ سے زیادہ مدت گزر جانے پر لقوہ تقریباً لا علاج ہے۔ کچھ بوزجے ایسے بھی نظر آئے جن کا رموی تھا کہ لقوہ انہیں کم و بیش تیس سال سے ہے۔ مگر انہیں قطعی کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ کچھ لوگوں کو دس سال پانچ ماہ سے یہ بیماری تھی جس وقت یہ بیماری شروع ہوئی میں نے دیکھا کہ اس وقت سے وہ بہ خیر ہی ہے۔ کچھ لوگوں کو اس بیماری کے تھوڑی مدت بعد فالج ہو گیا۔ ان میں غلغلہ مرسائی بھی تھا۔ تخم حنظل کا مسلسل اس باب میں عجیب الاثر ہے۔

لقوہ کے خاص معوط :

کنہ س، عاقر قرحا، شونیز، قنصل، زنجبیل، نوشادر، بورہ سرخ، تخم حنظل، مرارے، سوسن، خردل، اور بیشتر مذکورہ دوائیں، معوط سے پیدا ہونے والے درد کا علاج ردغن بنفشہ، دودھ اور سکر جلد زد کے معوط سے کریں۔ اور سر پہ ^{تھنکی} سرکہ اور انڈے کی سفیدی رکھیں، اس میں دائرہ اور گردن کے سروں پر خشک عمود اچھی طرح کرنا مفید ہے۔ یہ بہ حوالہ حمام

شک کے ہے۔ (مؤلف)

لقوہ کا اصولی علاج سعوٹ، عطوس اور غرارے ہیں۔ نختوں سے فضلات گرانے کے لئے تیز سرکہ سوئیں، اندھیرے گھر میں رہیں۔ چرے کو سرکہ سے دھوئیں۔ اس سے نفع نہ ہو تو رگ پس گوش کو داغ دیں۔ آذان الغار کے اندر حیرت انگیز خاصیت ہے۔ ۷ گرام آذان الغار اور ۵ گرام کھینچ اور ۲ گرام زیتون کا سعوٹ کریں۔ مریض صحت یاب ہو جائے گا۔ (ماسر جویہ)

لقوہ کے کچھ مریضوں کو میں نے دیکھا ہے کہ وہ اپنے گھروں کے اندر رہے نہ ہی روشنی سے انہوں نے اجتناب کیا۔ بلکہ اپنی ضروریات کی تکمیل کے لئے برابر دڑتے پھرتے رہے، پھر بھی انہیں نقصان نہیں پہونچا۔ کچھ لوگوں کو دیکھا کہ لقوہ کے بعد سکتہ میں مبتلا ہو گئے۔ بعض اس بیماری سے انتقال کر گئے۔ بعض نے فالج میں مبتلا ہو کر اس سے نجات پائی۔ لہذا اچھی طرح غور کرنا چاہئے۔ لقوہ کے ساتھ تھکد و حواس، ثقل جسم اور بوجہل حرکات نظر آئیں تو بہ عجلت طاقتور استفراغ کریں۔ جسم کو اگر طبعی حالت پر دیکھیں تو یاد رکھیں کہ بیماری جتنا اسی ایک عضو کے اندر ہے، بقیہ جسم صاف ستھرا ہے۔ اس سے زیادہ کوئی اور تکلیف نہ ہوگی۔ (مؤلف)

لقوہ کا علاج اس طرح کریں کہ ایک بند حسن سے عضو مآذ کو باندھ کر تندرست جانب کھینچ دیں اور زبان کے نیچے کی رگ کی فصد کھولیں۔ نیز پہلے مرہ پر چھند لگائیں۔ غرارے اور سعوٹ استعمال کریں۔ استرخاء مائل ہونے والی داڑھ میں نہیں بلکہ اس کے محاذ میں ہوتا ہے۔ (بولس)

لقوہ کا علاج چبانے والی دواؤں، غرارے، عطوس، سعوٹ اور گدی پر بلا شکاف چھند کے ذریعہ کریں۔ چھند اس لئے کہ وہ بیماری کو نخاع سے کھینچ لیتا ہے۔ سر کی مالش کریں۔ اور اس پر عمر دوائیں رکھیں۔ سب سے عمدہ عطوس جند بید ستر، فریون، کندس، آب چقندر، عصارہ چقندر اور آذان الغار کا ہوتا ہے۔ قہران سوگھنا عمدہ ہے۔ زبان کے نیچے کی دونوں رگوں کی مسلسل قطع و دید بے حد مفید ہے۔ (اسکندر)

لقوہ کا علاج یہ ہے کہ سعوٹ کریں، سر پر روغن رکھیں، حمار وحشی کا گوشت پکا کر زیتون کے ساتھ کوئیں اور خض (خلوہ) بنا کر سر پر گرم گرم رکھیں، یہ سب سے زیادہ مؤثر علاج ہے (چرک)

لقوہ کے مریض چار دونوں کے اندر اچانک دفات پڑ جاتے ہیں۔ چار دونوں سے تجاوز کر جانے پر موت سے بچ جاتے ہیں۔ بائیں جانب کا لقوہ مشکل تر اور بدتر ہے۔ دو مہینوں تک جو

فحص اس میں جتنا رہے اس کے لئے وہاں کی ہو جاتا ہے۔ تقوے مریش کو اندھیرے گھر کے اندر رہنا لازم ہے، نہ رات میں نکلے نہ دن میں۔ نختوں میں سحوط اس جانب سے بریں جس جانب کی آنکھ نہ بند ہوتی ہو۔ سحوط روغن جوز کا کریں۔ مسلسل غرغره کریں۔ قبل اوزہا کر کسی طشتری پر طخی، مرزنجوش، صغتر اور نمام کا بھپارہ اس حد تک دیں کہ مریش کو پسینہ آجائے شمد کے علاوہ غذا میں اور کوئی حیوانی چیز نہ دیں، بلکہ روغن زیتون اور روغن اخروت استعمال کریں۔ مرعوب فواکہ ذرا بھی نہ دیں۔

سحوط کا ایک عمدہ نسخہ :

مویزج اندو، شونیز ۳ دانہ کوٹ کر سحوط کریں۔ یا اس کے ساتھ دج، جاد شیر، اور صمغ سداب شامل کریں۔ یا روزانہ ۵ گرام ایک ہفتہ تک مرارہ کر کی (سار میں کاپتہ) کا سحوط کریں۔ (مجمول)

کھوپڑی پر چسپے ہوئے آلات سے ہونٹ اور چہرہ کی جلد کو حرکت دیں۔ چہرہ اور کپٹیوں کو اتار ٹھریں کہ سرخ اور گرم ہو جائیں پھر ان پر روغن جوز کی مالش کریں۔ مالش گرم ہو جائے دی جلد پر ہو۔ موسم سرد ہو تو مریش کو ہمیشہ انگلیٹھی کے سامنے رکھیں، اسے ہوا اور سردی سے محفوظ رکھیں۔

مریش چہرے کی بڑیوں میں درد محسوس کرے اور چہرہ کی کھال سن ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تقوہ عارض ہو گا۔ تندرست مریش کے چہرے کو سردی اور ٹھنڈے سے بچائیں۔ چہرہ کا کثرت اختلاج بھی تقوہ کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔ (شمعون)

میرا تجربہ یہ ہے کہ تقوہ کے لئے جو حضرات مستعد ہوتے ہیں چھتہ لکوانے سے وہ تقوہ میں جھکا ہو جاتے ہیں۔ ماضی قریب میں دو آدمیوں نے اندے کھائے پھر پچھنے لکوائے چنانچہ انہوں کو اسی دن تقوہ ہو گیا۔ ان میں ایک شخص بوزہا اور بھاری جسم کا تھا۔ دوسرا جوان تھا مگر مزاج خواجہ سراؤں کا تھا۔ (مائل)

ان مریش کو پہلے ہی دن سے سحوط نہ کریں۔ کیونکہ اس سے بیماری بھڑک اٹھتی ہے۔ سحوط چالیس دنوں کے بعد کرانا چاہئے۔ تقوہ کے ساتھ درد شقیقہ بھی ہو تو مویزجی اور رملق کا سحوط کریں۔ مریش اندھیرے گھر کے اندر رہے۔ اپنے سامنے جھاڑ کا لٹکا جائے رکھے۔ اور شیخ اور قیدوم کے طخی کا بھپارہ۔ (شمعون)

چہرے کا مسلسل اختلاج اپنے تجربہ کے مطابق تقوہ کی خبر دیتا ہے۔ ایسا اس لئے ہے کہ

لقوہ غلیظ بارد خلط سے جو عضلات و جہ کی جانب مائل ہو جاتی ہے پیدا ہوا کرتا ہے۔ (مؤلف)
 جسم میں اختلاج سب سے سرد وقت میں، سب سے سرد مزاج کے اندر اور بکثرت
 ٹھنڈا پانی پینے اور ٹھنڈک پیدا کرنے والی تبدیلی سے لاحق ہوتا ہے۔ لہذا جب یہ پیدا ہو جائے تو
 چہرہ کی مالش روغن فریون اور عاقر قرحہ وغیرہ سے کی جائے۔ اس طرح اس پر قابو پالیں گے۔
 اختلاج کا علاج عاقر قرحہ، جند بیدستر، نیز آب نمک، ماء البحر اور نظردن کے ذریعہ
 محکمہ سے کریں۔ (جالینوس)

لوسہ اور بلغم کا استفراغ خردل کے ذریعہ ہوتا ہے بشرطیکہ یہ سکنجبین کے ساتھ شامل
 کر کے استعمال کی جائے۔ نیز اسی کا غرغره کرایا جائے۔ دیگر سارے غرغرے رقیق رطوبت کو
 جذب کرتے ہیں۔ (اریستیسوس)

لقوہ کے بکثرت مریضوں کو فالج میں مبتلا دیکھا ہے۔ فالج اسی جانب تھا جس جانب
 چہرہ کی کبھی تھکی۔ اس سے ان لوگوں کا یہ خیال غلط ثابت ہوتا ہے جن کا دعویٰ ہے بیماری سطح
 جانب ہوتی ہے (مؤلف)

یوست سے پیدا شدہ لقوہ میں سر پر روغن بنفشہ رکھیں۔ مکھن کا سحوط کریں۔ سر اور
 گردن پر عطیقیار بنفشہ کا خضیر رکھیں۔ نچلے جیزے اور مہروں پر روغن عطیقی کی تدبیر کریں۔
 مہروں اور سر پر مسخن اور روغن کی دھار ماریں۔ اور طبع راسن و اکارع (۱) کا نطول کریں۔
 مہرہ اور داڑھ پر تخم بلد کی مالش کریں۔ روغن سکسم (قل) اور دودھ کا سحوط کریں۔ کنٹیوں
 پر مکھن، چربی اور تخم بیلبلیں۔ (تیاذوق)

لقوہ میں غرغره کرنا دیگر بیماریوں کے مقابلہ میں نہایت ضروری ہے۔ لہذا غرغرے
 بہ کثرت کرائے جائیں۔ اس کے بعد طبع صغیر، عاقر قرحہ، سداب، شیج، حرمل، بابونہ،
 ناخوند، مرزنجوش، مرماحور اور برگ غار کا بھپارہ دیا جائے۔ پھر طاقتور دواؤں کا سحوط کریں
 عجیب و غریب خاصیت والی دوا جبلا ہنک ہے۔ اسے چھان لینے کے بعد دوا نہ رتہ کے
 ساتھ ملائیں اور داکوں کے نیچے ٹپکے ہوئے پانی کا سحوط کریں۔ زیادہ تر مریض ایک ہی بار کے
 استعمال سے صحت یاب ہو چکے ہیں۔ ایک دفعہ میں صحت یاب نہ ہوں اور ایسا کم ہی ہوتا ہے، تو
 دودفعہ استعمال کریں۔ مسلسل کے ذریعہ طاقتور استفراغ کے بعد مریضوں کو چاہئے کہ مائل
 بیو کی جانب منہ میں ہلبلہ سیاہ مسلسل پکڑے رکھیں۔ اور اس پہلو پر روغن بان کے ساتھ

روغن قسط اور غایہ (۱) کی مائش کی جائے۔

بزرگان قدیم کا دستور یہ تھا کہ وہ چیز کے عملیات پینوں، سروں اور پشت کے سروں پر نہایت کھٹے سرکہ کی جس کے اندر پودینہ یا شاید صمغ پکالیا گیا ہو مالش کرتے تھے۔ وہ یہ تھی کہ سرکہ کا اثر اندر کی جانب، اور تک پیونجی کر عملیات میں پینے ہوئے غلیظ اخلاط کو تیزی سے کاٹ دیتا ہے۔ بیماری پر مدت مقرر چاہے تو بخور مریم، کندس، اور فلفل وغیرہ کا عطر استعمال کریں یہ قرقہ، قرام، کندس، ۵ گرام، مٹلج کی جھٹ سے تین ماہ تک لٹکا کر رکھی ہوئی، فلفل (سیر) ۵ گرام، صمغ اتراری، زرہ، ند طویل ۴-۳ گرام، حب بلسان ۵-۴ گرام، ایک ریشمی پٹے میں چھان کر تاتے اندر نفوٹ کریں۔ یہ لقوہ، فالج، صرع اور سکے کے لئے عجیب الاثر ہے۔

ایک دوسرا نہایت عمدہ نسخہ :

شحم حنظل، فلفل سفید، کندس، آب مرزنجوش میں گوندھ کر سفوف تیار کریں اور وقت نہ درست سحوط کریں۔ (سرایون (۲)
بالائی پٹ کو نیچے پھینچنے والے اعضاء مسترخی ہو جائیں تو آدمی آنکھیں بند کرنے پر قادر نہ ہوگا۔ (جالینوس)

ایک شخص ایسا ظم آیا جس نے پٹھنہ لکھوایا اور دیر تک بھوکا رہا۔ اسے لقوہ ہو گیا کر منہ میٹھا نہ ہوا بہتہ ایک آنکھ کو بند کرنا دشوار ہو گیا۔ دوسری آنکھ کو بند کرنا تو بالکل ہی ممکن نہ رہا۔ بند کرنا چاہتا تو منہ سے پانی چکنے لگا۔ پہلے وہیں کچی اس لئے ظاہر تھیں ہوئی کہ بیماری دراصل دونوں ہی جانب تھی۔

لقوہ کے مریضوں کی ایک تعداد ایسی تھیں ہے جن میں متاثرہ جانب پیشانی کی جلد شدید طور پر پھیلی ہوئی تھی۔ جیسا کہ شدید تشنج میں ہوتا ہے۔ سر کا گوشہ اوپر کو مٹھی اٹھاتا تھا۔ حتیٰ کہ پیشانی کی سولہائیں اس گوشہ کے اندر مغموم ہو گئی تھیں اور سر کی کھال کے اندر ایسی شکنیں پڑ چکی تھیں جو پیشہ نہ تھیں۔ بالائی پٹ کو بند کرنا ممکن نہ تھا۔ کیونکہ یہ اوپر کی جانب

۱۔ عذبات نے یہ سب دیکھے ہیں۔ یہ ایک اور کافر کو جس کو اس میں حوصلہ مل گیا۔ ہر سب کو روکنے
۲۔ ہاتھ اور منہ نیورس دیکھیں۔ یہ حال ہے
۳۔ سر اٹھانے کی حالت۔ ہر گز کا ایک عیب نہ

پھیلنے سے قاصر ہو گئی تھی۔ ایسا اگر اس عضلہ کے استرخاء سے ہوتا جو اسے نیچے کی جانب کھینچتا ہے تو دونوں پلکیں حرکت کرتیں نہ ہی نیچے کی جانب کھینچتیں یہ دونوں ارادہ سے متحرک ہوتی ہیں اور مریض کو شش کرے تو نیچے کی جانب کھینچتی ہیں۔ مگر دونوں کا حال یہ تھا کہ زیریں پلکوں پر بند نہ ہوتی تھیں۔ اسی لئے ان مریضوں کا چہرہ اوپر کی جانب مائل ہو گیا تھا۔ اور انہیں تشنج جیسا احساس ہوتا ہے۔ کسی نے استرخاء محسوس ہونے کی خبر نہ دی۔ بلکہ وہ کہتے تھے کہ یہ مقامات جیسے خشک ہو گئے ہوں۔ نیز یہ بھی کہہ رہے تھے کہ انہیں مردخ سے فائدہ ہوتا ہے۔

لقوہ کا م بھی مریض ملا اس کا یہی حال تھا پس یقین کریں کہ یہ تشنج ہے لہذا علاج کے لئے ترطیب لازم ہے۔ کیونکہ دوسری نوعیت کی کیفیت تیز بیمار یوں کے اندر ہوتی ہے اور وہ بھی کم اور موت کے قریب ہوتی ہے۔

ترطیب کیلئے سر اور مہرہ کو امکان کی حد تک گرم روغن میں غرق کر دیں۔ یہ نہایت مؤثر ہے۔ پیشانی کی کھان کو نیچے کی جانب اچھی طرح پھیلائیں پھر اسے ایک ٹپی کے ذریعہ بالائی ہونٹ پر باندھ دیں اور رخسار کی کھال کو اس حد تک پھیلائیں کہ منہ کے برابر ہو جائے پھر اسے ایک ٹپی کے ذریعہ بالائی ہونٹ پر باندھ دیں اور رخسار کی کھال کو اس حد تک پھیلائیں کہ منہ کے برابر ہو جائے۔ دلک اور تمرغ ان مقامات کی اور اعصاب کے مخارج کی ایسے روغنیات کے ذریعہ مسلسل کرتے رہیں جو بالفعل بھی گرم ہوں اور بالقوہ بھی۔ یہ مکمل علاج ہے۔ بندھن کے نیچے ہر گھڑی ہونٹ پر نظر رکھتے رہیں۔ اگر دیکھیں کہ ہونٹ برابر نہیں ہیں تو کھول کر پھیلا کر دوبارہ باندھ دیں۔ (مؤلف)

آفت پورے مقدم دماغ میں مارض ہو تو سہات ثقل یا جہود اور نصف دماغ میں ہو تو نصف چہرہ میں آفت رونما ہوگی۔ (جالینوس)

لقوہ کا مریض نہ باصرہ کی قوت کھوتا ہے نہ سامعہ کی، نہ ہی اس کی حس زائل ہوتی ہے۔ چہرہ تو اس کا معطل ہو تا درکنار اٹھے خلیط ہوتا ہے۔ لہذا یہاں بیماری دماغ کی جانب سے نہیں بیوٹھتی۔ (مؤلف)

لقوہ کے مریض کا علاج اس طرح شروع کریں کہ اسے اندھیرے گھر کے اندر داخل کر دیں۔ جہاں روشنی دیکھ سکے نہ اس سے شب و روز باہر نکل سکے، نہ اسے ہوا لگے۔ بعد ازاں روغن جوز اور روغن حیدرہ کا سقوط اس جانب کریں جس میں مریض آنکھ کو سکڑ لیتا ہے۔ ماذف جانب ۲۱ قطرہ اور سدرست جانب ۶ قطرہ۔ ہر صبح نہار منہ، ایک ہفتہ تک۔

مریض پر ایک ایک گھنٹہ پر نصف النہار تک روزانہ غرغره کرنا لازم کریں۔ حتیٰ کہ بکثرت باغم کا اخراج ہو جائے۔ اس عرصہ میں کوئی حیوانی غذا نہ لے نہ مرطوب فواکہ (پھل) استعمال کرے۔ ایک ہفتہ کے بعد جو شانہ و سر زنجوش، پودینہ، صحر کا بھپارہ دیں۔ یہ جو شانہ و کسی بند سردالی بانڈی میں پکالیا گیا ہو، اسے کسی طشتری میں اٹھیل کر اور مریض کو ایک کھل اوزحاکر بھپارہ دیں کہ سر اور چہرہ کا پسینہ بکثرت خارج ہو جائے۔ پسینہ آجانے پر ماذف جانب کو کسی رومال سے اتار گزریں کہ سرخ ہو جائے۔ اس کے بعد ایک گھنٹہ کے لئے چھوڑ دیں۔ پھر اسے غذا کو رو بھپارہ دوبارہ دیں۔ دن میں یہ عمل دس بار کریں۔ مریض کو ماء العسل پلائیں۔ سب سے اہم یہ کہ پیاری رو ہوتی ہے جو بائیں جانب ہوتی ہے۔ ایک ماہ علاج کریں۔ اس کے بعد بند کر دیں۔ یونکہ اس مدت کے بعد مریض کا صحت یاب ہونا ممکن نہیں ہے۔

حسب ذیل معجون مجرب ہے :

زنجبیل اور دج کو شہد میں گوندھ کر معجون بنائیں۔ بقدر اخروٹ صبح و شام دیں۔

(قرابادین قدیم)

مریض شرب میں خرابی کھس کر ماذف دازھ پر علائقہ نا عجیب الاثر ہے۔

ماہل ہونے والی وارھ کو پنی سے باندھیں اور اس جانب بلبلہ رکھیں اور کئی بار مسل دیں اس دوران غرغروں اور گرم مسوط سے کام لیں۔ استفادہ کے بعد مریض کو کئی بار کرا دیے کوئی دیں۔

سب سے موثر اور عمدہ علاج یہ ہے کہ اہل اور شہد ہم وزن پاہم گوندھ کر روزانہ

بقدر بیض مریض کو استعمال کریں۔ (الطب القدیم)

چہرہ میں اختلاج اور تشنل نیز ہڈیوں کے اندر جب بھی درد شروع ہو، تھپہ میں لطافت پیدا کریں۔ اور جلد از جلد ایارج رو قس کے ذریعہ مادہ کا اخراج کریں۔ چہرہ کے عضلات اور مہر دوں کو اس حد تک رگزیں کہ سرخ ہو جائیں۔ بعد ازاں طاقتور مسکن روغنیات سے تریخ اور حمید کریں۔ نفع نہ ہو تو حمید کرتے رہیں اور روغن کے ساتھ قسط ملا کر طلاہ بھی کریں حتیٰ کہ چھائے پڑ جائیں۔ اس علاج سے مریض تکلیف محسوس نہ کرے۔ کیونکہ دو یا تین دنوں کے اندر صحت ہو جائے گی۔ باندھنے سے غافل نہ رہیں۔ (مؤلف)

تقوہ میں مفید یہ ہے کہ روزانہ نمار منہ جو شانہ و باہونہ کا اس حد تک بھپارہ لیا جائے کہ

چہرہ پر پسینہ آجائے۔ اور سرخ ہو جائے۔ اس کے بعد اس پر روغن صندل الخضر اء آنے کے

ساتھ جس میں جند بید ستر، فریون، کلوئی اور ماقہ قرح شامل ہو ملا جائے۔ گردن پر روغن قسط کی مالش کی جائے۔ (کمال بن ماسویہ)

لقوہ کے ساتھ گاہ شدید شقیقہ لاحق ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں مومیا اور روغن زنبق کا سعوٹ کریں۔ بے حد مفید یہ ہے کہ ۲۵۰ ملی گرام سببہ انہ کا سعوٹ استعمال کریں۔ اس سے صحت ہوگی۔ یا ۲ گرام زراوند طویل روغن حبہ خضراء کے ساتھ سعوٹ کریں۔

تمام چہرہ اور گردن پر گرم روغن لگائیں اور مسلسل ان کی مالش کریں۔ جو شانہ ہاونہ، مرزنجوش، حرمل غار کارابر، بھپارہ دیتے رہیں۔ (جور جس)

لقوہ کو یونانی میں سفا سموس فریٹوس افراموس کہتے ہیں، اس کا مفہوم ہے عضلہ سر کا تشنج۔ سفا سموس کے معنی تشنج کے ہیں۔ وہ لکھتا ہے کہ اس میں روغن بان اور غالیہ مفید ہے۔ نیز کچھ پہلو کو باندھ دیا جائے۔ اور سعوٹ ایک مدت کے بعد استعمال کیا جائے۔ شروع میں یہ استعمال نہ کیا جائے۔ اس بیماری کے اندر روغن نار دین کا استعمال ممنوع ہے۔ کیونکہ یہ قابض ہوتا ہے۔ گرم اشیاء استعمال کی جائیں تو ان کے ساتھ مرخی ادویہ بھی شامل کر لی جائیں۔ مرطوب تشنج کے علاج پر اصرار کریں کیونکہ اس سے صحت ہوگی۔ مقام ماؤف کی مالش بورہ، سفوف ثفل اور خردل سے کریں۔ جو شانہ صعتر اور سداب کا بھپارہ دیں۔ اس کے بعد جو شانہ چہرے پر انڈیل دیں کہ سرخ ہو جائے۔ پھر روغن سداب اور روغن قسط کے ذریعہ ترمیم کریں۔ اور رومالوں سے اتار گڑیں کہ سرخ ہو جائے۔ (ابن ماسویہ)

اس میں مفید یہ ہے کہ غذا اس حد تک ترک کر دی جائے کہ جسم گرم ہو جائے اور اچھی طرح اس میں جلا پیدا ہو جائے۔ پھر اسی وقت مالش اور مسلسل حکمہ کریں۔ اگر بخار ہو جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ کیونکہ اعصابی بیماریوں اور خاص کر مرطوب تشنج میں جالینوس نے جند بید ستر پایا ہے اور کہا ہے کہ یہ ان مقامات تک پیونچ جاتا ہے جہاں دوسری دوائیں نہیں پیونچتیں۔ اسے پایا جائے یا اس کی ترمیم کی جائے۔ بایں ہمہ اس کے اندر بہت زیادہ حرارت بھی نہیں ہوتی۔ حتیٰ کہ وہ مریض بھی جس کا بخار زیادہ نہیں ہوتا اسے برداشت کر لیتا ہے ماء العسل پایا جائے۔ اس طرح کی بیماریوں کے اندر وی دج، زنجبیل، حلیت، اور اہل لائق اعتماد ہیں۔ ان کا مہجون بنا کر استعمال کریں۔ جند بید ستر استعمال کرنا ہو تو اسے پرانے زیتون میں توڑ کر ترمیم کریں۔

یہ مضمون جالینوس نے المفردہ کے گیر ہویں مقالہ کے اندر لکھا ہے۔ مریض کو

طاقتور عطوس دینا ہو تو اس کی آنکھوں پر ایک پٹی باندھ دیں۔ (مؤلف)

آذان الغر کا سقوط قطعی طور پر مریض لقوہ کو صحت یاب کر دیتا ہے۔ (ابو جریج)

اس ایک دوا کے سقوط سے میں نے بار بار مریضوں کو صحت یاب ہوتے دیکھا ہے۔ (مؤلف)

مرزنجوش کا مشہور لقوہ کے لئے عمدہ اور اس کے روغن کا سقوط عجیب اثر ہے۔

فلفل اعصاب اور عضلات کے اندر آتش حرارت ابھاردیتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

اسی لئے دور روغن میں توڑ کر استعمال کی جائے تو مفید ہوتی ہے۔ یہ بے حد عمدہ ہے۔ اس

باب میں اس کی کوئی نظیر نہیں ہے۔ اسے اتنا گھسٹا جائے کہ غبار کے مانند ہو جائے۔ (مؤلف)

پوست پیردن رت گھس کر بقدر مریج لقوہ میں روزانہ تین دن تک سقوط کریں۔

مریض کو اندمیرے مکان میں رکھیں۔ قطعی شفا ہوگی۔ (ابن بطریق)

یہ شخص کو لقوہ تھا۔ اسی دوا کا سقوط کیا میں، چنانچہ بیشتر حصہ درست ہو گیا۔ بقیہ

تھوڑا حصہ بھی ایک مدت کے بعد ٹھیک ہو گیا۔ (مؤلف)

روغن حب خضراء کی مالش لقوہ کے لئے عمدہ اور ماء العسل اس مرض میں سب سے

عمدہ مشروب ہے۔

حمہء الحاق ہے کہ اس کا سبب معی طی ہضم ہے۔ اس بیماری میں مریض ہنستا ہے تو چہرہ

نیچا جاتا ہے۔ ماء ف جانب آنکھ دہلی ہو کر پھوٹی ہو جاتی ہے۔ اور ہر وقت اشک بہت

رہتا ہے۔ تندرست جانب سے مریض کھانا چباتا ہے۔ خشکو ست اور طبیعت پریشان ہوتی

ہے۔ مریض کو ہمیشہ غرغرو کرائیں۔ عطوس دیں، حقن کریں، یہ کو موند دیں۔ غرول کا

حصہ رکھیں۔ بچہ حصہ کو اس قدر سختی سے باندھ دیں کہ سیدھا ہو جائے۔ اور اسی طرح بندھا

ہو پھوڑا دیں۔ شفا ہوگی۔ (ابن بطریق)

لقوہ کا ایک عمدہ سقوط :

قطرہ مر، جند بیدستر، کلونجی، شیخ، جاذ شیر، فریون، کتاء، جنگلی کافور، کراں میں

اب دواں کو شامل کر کے سقوط کریں۔

ایٹنا، جاذ شیر، کندس، فلفل، صحر، شحم مکمل، کلونجی، صبر، مر، جند بیدستر،

ا-طو خوردس آب آذان الغر میں شامل کر کے سقوط کریں۔ (عبدوس)

چرو میں حلق (چوز کا بہت جانا) بار بار ہو تو خوردس اور مویزج جیسی طاقتور دواؤں کے

ذریعہ مسلسل غرغرو کرتے سے زیادہ مفید اور کوئی چیز نہیں ہے۔ (ارکاغیس)

حسب ذیل نسخہ مجرب ہے :

آذان انکار کو ٹھوڑ کر اس میں تھوڑی جاؤ شیر اور مرثل کریں پھر دو قطرے مائل جانب میں اور ایک قطرہ تندرست جانب میں پٹکائیں۔ دوسرے دن اس کے برعکس کریں یعنی صحیح جانب میں دو قطرے اور ماؤف جانب میں ایک قطرہ پٹکائیں۔ (طیب نامعلوم)

آب مرزنجوش میں ۲۴۰ ملی گرام کھینچ کر مرثل کر کے سحوط کرنا بجا مفید ہے۔ (تجربہ شدہ)

آب آذان انکار کا سحوط مرینس لقوہ کے سنے بے حد نافع ہے۔ (ابو جریج راسب)

تحقیق کرنے پر پیشانی کی سونٹیں ماؤف جانب مقتود ہیں۔ جلد بہت زیادہ پھیل جاتی ہے۔ میں نے روغن سے اس کی ترمیم اور ٹھنڈے پانی کا طلاء کیا۔ اس سے دودرست ہو گئی۔

لقوہ۔ شیش اور استخاء دونوں سے لاحق ہوتا ہے۔ درد دونوں کے اندام امتیاز پیدا کر دیتا ہے۔

استخاء کی موجودگی میں درد نہ ہوگا۔ دن میں کئی بار تیز سر کے کا سوتھنا اور اس کے اغزات کا بھپارہ لینا مفید ہے۔

لقوہ کا علاج اس طرح شروع کریں کہ پیشانی کی ماؤف کھاس، سر اور رخسار پر چند مرخمی ادویہ رکھیں۔ ترمیم اور نطول کریں حتیٰ کہ نرمی پیدا ہو جائے۔ بعد ازاں پیشانی کی کھاس اور سر کی کھال ہر اسے نیچے کھینچ کر اس میں درپیشانی پر پٹی اس طرح باندھیں کہ کھاس اوپر نہ جائے۔ کھال اس طرح چھپائیں کہ ٹھوڑی کے نیچے تک پہنچ جائے۔ پھر اسے ایک پٹی باندھ کر تھپسلا لیں کہ سر کے برابر ہو جائے۔ پھر تین دنوں کے بعد اسے دیکھیں۔ ضرورت ہو تو دوبارہ اسی طرح باندھیں۔ ایک یا دو بار میں درست ہو جائے گا۔ استغفار اور علاج کے بعد یہ تدبیر انشاء اللہ مفید ہوگی۔ (مواقف)

جوشاندہ ہابونہ کا بھپارہ سر منہ میں مفید ہے۔ اس کے بعد چہرہ درد روغن قوط اور زردین و قرقہ حلی مالش کرنا چاہئے۔ مصحفی، قرقنفل اور مویانج کا چبانامار منہ لقوہ میں مفید ہے۔ اس طرح دوا کا غرض بھی انشاء اللہ تعالیٰ مفید ہوگا۔ (اشکلی)

ساتواں باب

صرع، کابوس، ام الصبیان اور خواب میں چونکنا

صرع ایک تشنج ہے جو تمام جسم کو ماریض ہوتا ہے۔ البتہ مسلسل نہیں رہتا۔ کیونکہ بیماری تیزی سے رفع ہو جاتی ہے۔ اس میں تمام جسم سمیت سر کے اعضاء کو جو نقصان پہنچتا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ بیماری دماغ کے اندر پیدا ہوتی ہے، اور تیزی سے اس لئے رفع ہوتی ہے کہ اس کا موجب ایک غلیظ خلط ہے جو رون کے راستوں کو مسدود کر دیتی ہے۔ کیونکہ اثر فاس کر بطون دماغ پر ہوتا ہے۔ اعصاب کا مبداء ہی دراصل ایک ارتعاشی حرکت پیدا کرتا ہے۔ مریض شدت سے کانپنے لگتا ہے تاکہ جسم کے اندر اثر انداز شے کو خود سے دفع کر سکے۔ (جالیوس)

جسم کے بجائے تعبیر یوں ہونا چاہئے کہ ارتعاشی کیفیت استفراغ کے تحت پیدا ہوتی ہے کیونکہ اسی حرکت کا مقصود شے موذی کا ازالہ ہے۔ جسم کے اندر پیدا ہونے والا تشنج دراصل اشی مختلف حرکات کے تابع ہوتا ہے جو دفع اذیت کے لئے ابھرتی ہیں۔ ان حرکتوں کے اندر اختلاف اور گونا گونی ہی مذکورہ حقیقت کی دلیل ہے۔ اعضاء کو آپ دیکھیں گے کہ کبھی سکڑنے میں کبھی پھیل جاتے ہیں، یہ سکڑنا اور پھیل جانا ایک مختصر مدت کے اندر ہو جاتا ہے اور وہ بھی کسی جہت اور نظام کی پابندی سے بالآخر۔ ایسا مبداء اعصاب کی حرکتوں کے مطابق ہوتا ہے۔ ان حرکتوں کو کسی ایسی نمایاں شے کے منظر لے سمجھا جاتا ہے جو کسی پوشیدہ شے سے

مربوط ہو۔ پوشیدہ شے حرکت کرتی ہو تو وہ بھی حرکت میں آجاتی ہو۔ اس پوشیدہ شے کی حرکتیں مختلف اور گونا گوں ہوتی ہیں۔ البتہ چونکہ دفع و ازالہ اختیاضی حرکتوں سے وابستہ ہے اس لئے یہ حرکتیں زیادہ ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جسم کے اندر تشنجی حرکات زیادہ ہوتی ہیں اس کے مقابلہ میں انبساطی حرکتیں کم ہوتی ہیں۔ کیونکہ یہ بنیادی مقصود کے لئے نہیں فقط روح کی خاطر عمل میں آتی ہیں۔ صرع کے مریض میں پیدا ہونے والی تشنجی حرکتوں کا مذکورہ سبب دوسرے اسباب کے مقابلہ میں زیادہ اولیٰ اور اطمینان بخش ہے۔ دوسرے اسباب سے مراد وہ ہیں جو بعد میں پیدا ہوتے ہیں۔ کیونکہ تشنجی حرکتیں دیگر اسباب کے زیر اثر اگر محض اس لئے ہوتیں کہ اعصاب بھیگ جانے کے بعد عرض میں بڑھ جاتے ہیں اور اس حد تک بڑھ جاتے ہیں کہ تشنج ہونے لگتا ہے تو تیزی سے یہ تشنج ختم نہ ہو جاتا۔ بلکہ دیر تک قائم رہتا۔ صرع کے مریضوں میں ہو سکتا ہے کہ ہر عصب کے پیدا ہونے کا مقام اس لئے تشنج میں جلا ہو جاتا ہے کہ مرطوب تشنج کی طرح یہ بھی بھیگ جاتا ہے۔ اس بیماری کا اچانک پیدا ہونا اور رفع ہو جانا اس بات کی دلیل ہے کہ کسی بھی وقت یہ پوست اور استفرغ کے زیر اثر نہیں ہوتا بلکہ اس کی ذمہ دار ہمیشہ ایک غلیظ خلط ہوتی ہے۔ کیونکہ راستوں اور نالیوں کا اچانک کسی غلیظ یا لیسیدار خلط کے باعث مسدود ہو جانا نہایت سخت کیفیت کا حامل ہوتا ہے۔

دماغ یا اس کی باریک جھلی کے اندر پوست یا اس حد تک بڑھ جانا کہ دباغت شدہ کمال کی صورت ہو جائے طویل مدت کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ جو اس بھی اس کے ساتھ سب کے سب مآؤف ہو جائیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ صرع سے مقصود یہ ہے کہ یہ بطون دماغی کے اندر روح نفسانی کی رکاوٹ کے وقت اس خلط غلیظ کا نام ہے جو روح کے راستوں کو مسدود کرتی اور نفوذ سے اسے روک دیتی ہے۔ (مؤلف)

صرع زیادہ تر بلغمی غلیظ خلط سے ہوتا ہے۔ کبھی کبھی یہ سوداوی خلط سے بھی لاحق ہوتا ہے۔ بلغمی خلط سے جو صرع ہوتا ہے وہ فانی کا سبب بن جاتا ہے اور خلط سیاہ سے پیدا ہونے والا صرع مانگو لیا میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ یہ خلط سیاہ سے پیدا ہونے والا صرع ہوتا ہے۔ سوداء خاص سے نہیں کیونکہ مکمل حقیقی سوداء کے اندر نہ خلط ہوتی ہے نہ لزوجت۔

صرع کی تین قسمیں ہیں۔ موجب خلط دماغ کے اندر پوشیدہ ہوتی ہے یا یہ معدہ کی مشارکت سے ہوتی ہے، یا یہ جسم کے کسی بھی عضو سے اوپر چڑھ آتی ہے، کیونکہ صرع کے بعض مریض اپنے کسی عضو سے لہندی ریاخ جیسی چیز اوپر چڑھتے ہوئے محسوس کرتے ہیں۔

ماؤف عصبو ہاتھ ہوتا ہے یا پیر یا کوئی دوسرا عضو۔ یہ چیز چڑھ کر سر تک پہنچتی ہے اور مریض گر پڑتے ہیں۔ جس عضو سے یہ چیز رہی ہوتی ہے اس پر باندھنا مفید ہوتا ہے۔ کبھی خود اس مقام پر خردل کا طلا کر دیا جاتا ہے۔ باندھنے سے مرض کا دورہ رفع ہو جاتا ہے۔ (جالیئوس)
صرع کے مریضوں کا زیادہ تر انجام فالج ہوتا ہے۔ ان مضمین کو سمجھنے کے لئے دیکھیں الہی۔

صرع کی تین قسمیں ہیں۔ ۱۔ مانعہ کی عصبوں میں بیماری سے پیدا شدہ صرع۔ اس کا علاج تربیق سیاہ کا شروب ہے۔ ۲۔ معدہ کے سبب پیدا ہونے والا صرع۔ اس کا علاج حنظل کا شروب ہے۔ ۳۔ بعض اعضاء سے پیدا ہونے والا صرع۔ برگ قبول کے ذریعہ علاج کرنا اور عضو کو باندھنا اس کا خاص علاج ہے۔

صرع کی مقدار کتنی زیادہ ہے اسے تنفس کی کمی اور دشواری سے، اور کتنی کم ہے اسے تنفس کے بہ آسانی جاری ہونے اور اس کے زیادہ ہونے سے معلوم کریں۔ (جالیئوس)
سہرا ایک ایسی شے ہے جو مذکورہ کیفیت کے ساتھ اندر سے ایت کرنے کی محتاج ہوتی ہے۔ سہرات کی دونوں شریاؤں کو کھونا ممکن ہو تو اوپر چڑھنے والے صرع سے صحت ہو جائے گی۔ مگر اس سے مستند پیدا ہوتا ہے یہ نکلے مانعہ سے دپڑ جاتا ہے اور روح نفسانی کا ماوا بھی قطع ہو جاتا ہے۔ (موقف)

صرع کیلئے سوروں یہ ہے کہ ناک کے اندر شحم الحنظل، عصارہ کھنکھار، شونیز، نوشادر، وغیرہ کا نفوخ کیا جائے۔ جس سے بکثرت رطوبات جاری ہو سکیں۔ یہی اثر خربق سفید زنجبیل سندس اور قلع کا بھی ہے۔

صرع، سلت اور لقوہ کے لئے عطوس کا ایک عمدہ نسخہ فریون، جندبیدہ، شحم الحنظل، اظہار، وین، انچی طرح کوٹیں اور چھان کر سوط کریں۔ (جالیئوس)

صرع کے مریضوں کو خربق بلغم اود یہ پلا میں۔ اس کے بعد سر سے بکثرت بلغم جذب کرنے والے خربق استعمال کریں۔

صرع کے مریضوں میں پیدا ہونے والا جھگ ایک طرح کا سنجہ ہوتا ہے۔ سکتہ کے قسم میں اسے بعد از روئے صبح دیا جائے۔ صبح کے اندر جھگ کا آجائے حد خراب نہ ہو۔ صبح کے اندر یہ وقت ہے۔

صرع کے مریضوں کو ایک شر سے دوسرے شر کی جانب منتقل ہونا اور ایک تدبیر سے ہٹ کر دوسری تدبیر اختیار کرنا انتہائی مفید ہے۔ خاص کر جبکہ زیادہ گرم شر کی جانب منتقل ہوں اور زیادہ گرم تدبیر اختیار کریں۔ نیز شر اور تدبیر دونوں خشکی پیدا کرنے والے بھی ہوں۔ کیونکہ صرع پیدا کرنے والا مادہ سرد اور غلیظ ہوتا ہے۔ من صبا سے من شباب کی جانب منتقل ہونا بھی صرع کی ایک عظیم دوا ہے۔

ہوا کا دفعۃً ایک حالت سے تبدیل ہونا، صرع کے دوروں کا سب سے بڑا معاون ہے۔ صرع ماکول و مشروب میں حد سے زیادہ تجاوز کرنے، زمین پر بلا بستر سونے اور دھوپ اور سرد ہوا میں زیادہ رہنے کی وجہ سے بالعموم پیدا ہوا کرتا ہے۔

زیر ناف بال اگنے سے پہلے جن کو صرع ہو جاتا ہے ان میں بال اگنے کے بعد صرع منتقل ہو جائے گا۔ مگر پچیس سال کی عمر میں جنہیں صرع ہو جاتا ہے وہ موت تک باقی رہتا ہے۔ (بقراط) صرع کے اندر جھاگ کا آنا شدت حرکت سے اور سختی میں شدت تکلیف سے ہوتا ہے۔ بقراط کی وہ فصل پڑھو جس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے۔ ”اختناق کی وجہ سے جن کے من میں جھاگ اٹھتا ہے۔“ ”من ظہر فی فیہ ربد من عقی“ (مؤلف)

صرع کی حالت سخت سے قریب تر ہے۔ دونوں کو وجود میں لانے والی خطا ایک ہی ہے۔ یہ غلیظ بار دخلط ہوتی ہے۔ البتہ صرع میں اضطرابی حرکت ہوتی ہے۔ مگر سخت کے اندر اعصاب میں دوڑنے والی قوت بالکل معدوم ہوتی ہے۔ سخت اس وقت ہوتا ہے جب غلط کے ساتھ بکثرت مادہ ہوتا ہے جو راستوں کو قطعی مسدود کر دیتا ہے۔ چنانچہ یہاں کسی چیز کا گذر ناممکن نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے اندر حرکت نہیں ہوتی۔ صرع کے اندر مادہ کم ہوتا ہے۔ اس لئے اس میں نفوذ تو ہوتا ہے مگر مکمل طور پر نہیں۔ صرع کے اندر جس قدر زیادہ سکون ہو گا اسی قدر وہ خراب ہو گا۔ اس حقیقت سے یہ معلوم ہو جائے گا کہ سخت کے اندر جھاگ کا آ جانا آخر کیوں خراب ہے۔

جس غلط سے صرع لاحق ہوتا ہے وہ بار دخلط ہوتی ہے۔ رطوبت سے پوست کی جانب مریض کے منتقل ہونے، ریاضت، خشکی پیدا کرنے والی تدبیر اور ایسی ہی ادویہ سے اس غلط میں درستگی پیدا ہوتی ہے۔

بال اگنے سے پہلے جسے یہ بیماری ہو جاتی ہے بال اگنے پر صحت اسی وقت ہو گی جب اس وقت خصوصیت سے دواؤں اور عمدہ تدبیروں سے کام لیا جائے۔ باقی پچیس سال کی عمر میں

جسے یہ بیماری لاحق ہوتی ہے وہ بالعموم صحت یاب نہیں ہوتا۔

صرع کے مریض کا دماغ قدرتنا کمزور ہوتا ہے۔ مگر یہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ جس کا دماغ کمزور ہوا ہے یہ بیماری لاحق ہو ہی جائے۔ بشرطیکہ بد تدبیری سے کام نہ لے۔ صرع کے علاج میں بلغمی اخلاط کا اخراج لازم ہے۔ صرع خود مرض کا لاحق عرض ہے۔

صرع کے مریض ایک بچہ کے بارے میں ہدایات :

شدید سردی اور گرمی سے بچائیں۔ نیز تیز ہواؤں، ہولناک آوازوں، تیز خوشبوؤں، چرخوں، رہٹوں، لٹوؤں، گرم چشموں، خراب حمامات، بے خوابی، ہیضہ، غم، غصہ وغیرہ سے جن سے جسم کے اندر شدید ہیجان پیدا ہو جائے محفوظ رکھا جائے۔ ان باتوں سے اچانک دورہ پڑ جانے کا اندیشہ ہے۔ خدا نخواستہ کوئی بات پیش آجائے تو بچہ کو سکون اور قرار سے رکھیں کہ اثر زائل ہو جائے۔ تدبیر لطیف سے کام لیں کہ بچہ دورہ کے وقت محفوظ رہے، تمام حرکتوں کو ترک کرادیں۔ صرع کے لئے موزوں دواؤں کے ذریعہ منج دینے کے بعد موسم بہار کے شروع میں جسم کا احتیہ کریں۔ تھکانے سے پہلے بچے کو راحت پہنچائیں۔ اور ریاضت کرائیں۔ طاقتور ریاضت سے پرہیز کرائیں کیونکہ اس سے سر بھاری ہو جاتا ہے۔ سر دکا ہوا نہیں بلکہ کھڑا بنا چاہیے۔ یہ زیادہ حرکت میں رہے البتہ نچلے اعضاء کی حرکت زیادہ ہو۔ پہلے انہیں رومالوں سے رگڑیں کہ سرخ ہو جائیں۔ سب سے پہلے دونوں بازوؤں کو رگڑیں پھر سینہ اور معدہ کو، پھر پنڈلی کو تاکہ مادہ کا جذبہ جسم کے نچلے حصوں کی جانب ہو سکے۔ ریاضت اور جسمانی سکون کے بعد سر کی مالش کریں، کنگھا کریں، اس کے بعد ملین شکم ہزیاں صبح کو تین روز کھانے میں دیں۔ تلخ شکم کو عشاء تک مؤخر کریں۔ ہزیوں میں کاہو، بھوا، جنازی بستانی، چندر، بندگو بھی، کراٹ و گندنا اور کرفس سے پرہیز کرائیں۔ پھلوں میں جو تیزی سے شکم سے خارج ہو جائیں انہیں استعمال کریں۔ باقی دیر میں خارج ہونے والے پھل مثلاً سیب اور بھی دانہ وغیرہ استعمال نہ کریں۔ الغرض ہزیوں، غذاؤں اور پھلوں میں ان اشیاء سے پرہیز کرائیں جن سے بلغم کی تولید ہوتی ہو۔ سلق (چندر) وغیرہ دینے کی بات جو میں نے اوپر لکھی ہے وہ اس لئے نہیں کہ تمام غذا ایسی ہو بلکہ قبل از طعام کچھ ان میں سے لے لی جائے۔ تاکہ شکم ملین ہو سکے اور فضلات تیزی سے خارج ہو جائیں۔

پھل اور سبزیاں جو ہفتی خلط پیدا کریں اور شکم کے اندر دیر تک رکی رہیں وہ خراب ہیں۔ مثلاً سیب، ناشپاتی، شکجم اور اس کے مشابہ اشیاء۔ یہ سب غلیظ اور دشوار ہضم ہیں، الایہ کہ ان کے ساتھ چر پر اپن بھی ہو۔ اور فطر (۱) سے قطعی بچائیں۔ ان میں سے وہ چیزیں بھی ترک کر دیں جن میں چر پر اپن ہو اور وہ چیزیں بھی جن کے اندر ایسا سخت چر پر اپن ہو جو اوپر چڑھ کر سر کے اندر بھر جائیں۔ مثلاً خردل، کر فس، لسن اور پیاز۔ کیونکہ یہ ضرورت سے زیادہ تخونت اور خراب خلط پیدا کرتی ہیں۔ خردل کو اخلاط غلیظہ کو قطع کرتا ہے مگر سر تک یہ دیکھنا ہے اس لئے معطر ہے۔ البتہ کچھین حقہ کے لئے استعمال کریں۔ خاص کر ایسی جو سرکے عضلی اور سرکے دشت کے اندر بھگوئی ہوئی کبر کے ذریعہ تیار کی گئی ہو۔ گرمی میں سرد اور سردی میں نیم گرم پلائی جائے صرٹ کے ایک مریض بچے کو میں نے یہ کچھن بار بار پلائی، اس سے وہ مکمل صحت یاب ہو گیا۔ ساتھ میں اس کا حقہ بھی ہوتا رہا۔ غذا میں مریضوں کو جنگلی چیزیں کا گوشت دیں۔ پاتو اور فرہ چیزوں کے گوشت سے پرہیز کریں۔ چوپایوں میں بکری کے بچوں اور خرگوش کا گوشت الگ سے یا سویا اور گندنا میں بھون کر دیں۔ بقیہ تمام گوشتوں سے پرہیز کریں۔ مچھلی دیں۔ (جالینوس)

الغرض ہر ایسی چیز سے پرہیز کریں جو غلیظ خلط، نفخ اور بکثرت فضلات پیدا کرتی ہیں نیز دشوار ہضم ہوں۔ مثلاً جسم کے بعد روزانہ خفیف مسہل کے ساتھ دواء عضل دیں۔ کیونکہ اس سے ایک بچہ جو صرٹ کا مریض تھا چالیس دن میں صحت یاب ہو گیا۔
نسخہ یہ ہے :

تر عضل کاٹ کر مٹی کے ایک مرتبان میں جس کے اندر شدر کھی گئی ہو ڈالیں اور سر پر کیلی مٹی سے لپ کر دیں، پھر اسے ایک ایسے گوشہ میں رکھیں جو سخت گرمی کے موسم میں جنوب کی جانب ستارہ کلب کے طلوع کے وقت چالیس دن گزارا ہے، شمال کی جانب قطعاً نہ رہے۔ روزانہ اسے اٹھتے پلٹتے رہیں۔ تاکہ گرمی کا اثر تمام گوشوں تک پہنچ جائے۔ اس عمل کے بعد عضل کا پانی ڈھیا ہو چکا ہو گا۔ اس پانی کو شدر خالص سے خوشوار بنالیں اور بچے کو ایک چھوٹا چمچ اور بالغ کو ایک بڑا چمچ استعمال کریں۔ عضل کا پھوک کوٹ کر نچوڑ لیں، نچوڑے ہوئے پانی کے اندر شدر ملا لیں۔ اثر میں یہ دوسرے نمبر پر ہے۔ عضل پکا کر جو لوگ نچوڑتے ہیں وہ اس کے اثر کو زائل کر دیتے ہیں (مؤلف)

اونٹ کا بھیجے خشک کر کے سرکہ کے ساتھ پلانا صرع میں مفید ہے، نڈلے کا بھیجے بھی مفید ہے۔ (رسالہ قیصر)

صرع کے مریضوں میں گواہتاء کی علامات موجود نہ ہوں مگر موسم بہار کے ایام میں بہ عجلت ان کی فصد کھولیں۔ صرع سے محفوظ رکھنے کے لئے بہار میں فصد کھولنا چاہیں تو پیردوں کی فصد کھولیں۔ ایسا سردرد وار اور سر کی بیماریوں میں بھی کریں۔ (الفصد)

سینجین عصلی اس سے بھی طاقتور ہے۔ مگر مریض بچہ ہو تو میں اسے شمد کے ساتھ تیار کرتا ہوں۔ (جالینوس)

صرع سر سے یا معدہ سے یا بعض اعضاء سے اٹھنے والی کسی چیز سے ہوتا ہے جو دماغ تک آتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔

صرع معدی کی علامات اختلاج قلب، خفقان اور معدہ کے اندر سوزش کا پیدا ہونا۔ غذا میں تاخیر سے بھوک بھڑک اٹھتی ہے۔

بعض اعضاء سے اٹھنے اور محسوس ہونے والی بیماری کی علامت یہ ہے کہ عضوماذف سے وہ اٹھتی ہوئی محسوس ہوگی۔ یہ بیماری مرطوب مزاج والوں اور بچوں کو ہوتی ہے۔ بچوں کا علاج نہ ہوگا۔ کیونکہ بڑے ہونے پر بیماری از خود رفع ہو جائے گی۔ پچھنے، خردل کا استعمال، دورہ کے وقت سر پر داغ دینا اور ناک کے اندر تیز اشیاء کا نفوخ اس بیماری میں مفید ہے۔ (اسکندر)

بج صرع اور افیون کزاز پیدا کرتی ہے۔

صرع کے لئے مستعد مریضوں کی علامات :

کرائی سر، سخت درد سر، حرکتوں میں سستی، احتباس شکم، ترش روئی، چہرہ کا اختلاج تفصیل کے لئے کتاب العلامات کا مطالعہ کریں۔

صرع، سر، معدہ، رحم، پیٹ کے کچھوڑوں یا کسی بھی عضو سے اٹھتے ہوئے ردی اغزات سے لاحق ہوتا ہے۔ ان تمام اقسام میں علامات اور علاج کے پہلو سے امتیاز رکھنا ضروری ہے۔

صرع سے تحفظ کی جملہ بات یہ ہے کہ ہر تدبیر سر سے مادے کا ہمیشہ ازالہ کیا جائے۔ تحفظ ہمیشہ ہلکے طور پر ہو، فضلات کم کئے جائیں۔

صرع کا دورہ ہو پھر تیزی سے ختم ہو جائے۔ یہ صورت پہلے دورہ کے دن سے لے

کر بحران کے دن واقع ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ مریض صرع سے نجات پا جائے گا۔
صرع کا مریض بچہ بالعموم زیر ناف بال اگنے پر بیماری سے نجات پا جاتا ہے۔ الا یہ کہ اس کے لئے غذا صحت کا انتظام خراب ہو۔ بالعموم یہ بیماری مزاج بارد کے سبب ہوتی ہے جو دماغ پر غالب آ جاتا ہے اور اکثر اس کے ساتھ رطوبت ہوتی ہے کیونکہ کسی بھی دیگر عضو سے پیدا ہونے والا صرع کم ہی عارض ہوتا ہے۔ بچوں میں صرع کی بیماری یوم ولادت ہی سے شروع ہو سکتی ہے۔ ایسا دماغی مزاج کی بیش رطوبت سے ہوتا ہے۔ بچے جیسے جیسے بڑھتے جاتے ہیں بیماری ہلکی ہوتی جاتی ہے حتیٰ کہ بالعموم وہ صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ اور حالت بلا کسی علاج کے رفع ہو جاتی ہے۔ بچے کی جوانی میں جو صرع لاحق ہوتا ہے وہ سوء تدبیر کا نتیجہ ہوتا ہے۔ علاج کے لئے بلوغت کا انتظار نہ کرنا چاہئے۔ بلکہ غفلت کرنی چاہئے۔

صرع کے مریضوں کے لئے جماع مضر ہے۔ یہ بیماری خصوصیت کے ساتھ بچوں کو لاحق ہوتی ہے۔ اسی لئے اسے ”مرض صبیانی“ (بچوں کی بیماری) کہتے ہیں۔
صرع کبھی کسی عضو سے دماغ کی مشارکت سے پیدا ہوتا ہے مگر بالعموم خود دماغ کی کسی خاص بیماری سے لاحق ہوتا ہے۔ جس سبب سے یہ بیماری ہوتی ہے وہ ایک غلیظ بارد خلط ہوتی ہے جو بطن دماغ میں جمع ہو جاتی ہے۔ اور اعصاب کے اگنے کے مقامات پر مسلط ہو جاتی ہے۔ خاص کر نخاع کے پسمے عصب پر۔ اس خلط کے تعمیل ہو جانے میں بخاروں خاص کر چوتھیا اور عرصہ تک باقی رہنے والے بخاروں کا خاص دخل ہے۔ چوتھیا بخاروں میں بھی اس بخار کو خصوصیت حاصل ہے جو طویل المدت اور شدید النافض (سخت لکھی والے) ہوتے ہیں۔ جوڑی خود اس خلط کو مضطرب کرتی ہے۔ جو نخاع کی جڑ میں چپک کر اس کی نالیوں کو سرد کر دیتی ہے۔ جوڑی کے بعد بخار کی گرمی سے یہ خلط کھلتی ہے، اعیف ہوتی ہے اور پورے جسم کے مزاج کو حرارت اور یوست میں تبدیل کر دیتی ہے۔ کیونکہ سخت طاقتور جوڑی کے بعد جسم سے فضلات خارج ہوتے ہیں۔ ایسا بالعموم پسینہ آنے کے بعد اور کبھی بول و براز اور تے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

صرع ایک تشنج ہوتا ہے جو پورے جسم کو لاحق ہوتا ہے۔ اس تشنج کے بعد بخار کا آجانا موافق ہوتا ہے۔ اسی لئے بقراط کا یہ قول ہے کہ جسے چوتھیا بخار ہوتا ہے اسے صرع نہیں ہوتا۔ چوتھیا بخار صرع کے کسی مریض کو لاحق ہو جائے تو یہ تکلیف جاتی رہتی ہے۔
دوسرے سوداوی کے مریض بالعموم صرع کے شکار ہو جاتے ہیں اور صرع کے مریض

گاہ و سوسہ سودای کی جانب منتقل ہو جاتے ہیں۔

ایسا سودای صرع کے اندر ہوتا ہے۔ صرع اصل میں ایک ایسی خلط سے پیدا ہوتا ہے جو نخاع کی جڑ کو بھگودیتی ہے۔ اگر اس خلط کے ساتھ حرارت اور بخار بھی ہو تو صرع نہ ہوگا۔ ورنہ ہوگا۔ یہ خلط بلغم سے یا سودا سے پیدا ہوتی ہے۔ (جالیئوس)

صرع اور دیگر بیماریاں بچوں کو زیادہ تر جنوبی ممالک میں اور مرطوب شہروں کے اندر لاحق ہوتی ہیں۔ (بقراط)

سودا سے جو صرع پیدا ہوتا ہے وہ پہلے مالتھ لیا اور مالتھ لیا سے صرع میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ بلغم سے پیدا شدہ صرع فالج اور فالج صرع کی جانب منتقل ہو جاتا ہے۔ صرع کے ساتھ جب کبھی استلاء سر اور چہرہ میں سرخی اور گردن کی رگوں میں امتداد کی کیفیت موجود ہو تو صافن کی فصہ کھولیں۔ اس کے بعد سر کی رگوں خاص کر ناک کی رگوں کی فصہ کھولیں اور گدی پر بچھتہ لگائیں۔

جس صرع کے اندر شکم سے چڑھتا ہوا بخار محسوس ہو اس میں ان دونوں شریانوں کی قطع و برید سے زیادہ مؤثر علاج اور کوئی نہیں ہے جو سیدھے طور پر کھوپڑی کے اندر داخل ہوتی ہیں، کیونکہ دماغ تک بخار اصل میں انہی دونوں شریانوں کی راہ داخل ہوتا ہے۔ سر پر قابض خوشبوؤں کا ضاد رکھیں۔

صرع بخنی میں سر کو موٹے میں اور اس پر خردل، قطار یون، تخم حنظل، ہیٹ کبوتر، شہد، عاقر قرحا، کا طلاء کریں۔ اور ایک مدت تک طلاء کر کے چھوڑ دیں۔ پھر اسے جو شانہ بابونہ و صحر سے دھوئیں۔ ایارج و تخم حنظل کا مسلسل دیں۔ فصہ قیال یا ناک کی رگ کی فصہ کھولنے کا کوئی راستہ ہو تو ایسا کریں ورنہ گدی پر بچھتہ لگائیں۔ تیز قسم کے سقوط استعمال کریں اس کے بعد روزانہ ایارج ہر مس صبح و شام ۲ کر آم دیں۔ عود صلیب کا مسلسل بخور اور شوم استعمال کرنا بے حد نفع بخش ہے۔

عقلم تر نفع گرم سقوط سے پہونچتا ہے۔ افادہ کے بعد جو مریض کو دود کر چلتا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ بیماری کا تسلط کم ہے۔ دماغ کے باعث صرع، معدہ کے باعث پیدا ہونے والی غشی کے معزل ہے۔ یہ ایک سودی خلط کی وجہ سے ہوتا ہے جو منقبض ہو کر دفع کرنے کے لئے اٹھتی ہے۔ جیسا کہ قے کے اندر ہوتا ہے۔ چنانچہ بے ترتیب انتہاض سے پورے جسم کے اندر تشنگی اور بے ترتیب ترشش وجود میں آئے لگتی ہیں۔ (یہودی)

صرع بچوں اور عورتوں کا تیز قاتل ہے۔ الغرض ان لوگوں کا تیز قاتل ہے جن کے اندر خون کم اور رگیں تنگ ہوتی ہیں۔ صرع کا مریض جب مردہ کی طرح گر پڑتا ہو اور اضطراب اس کے اندر کم ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دماغ کے اندر بہت زیادہ بلغم موجود ہے۔ اور اگر منہ سے نکلنے والے جھاگ سے زمین میں جوش اٹھنے لگے تو یہ سوداوی صرع کی علامت ہے۔ عطوس وغیرہ سے جس مریض کو آفاقہ ہو جاتا ہو تو یہ بیماری کے ہلکے ہونے کی علامت ہے۔ علاج آسان ہے۔ سداب کے مسلسل استعمال سے قطعی شفاء ہوگی۔ معدہ کے سبب صرع ہو تو تے کرانیں۔ پھر ایاراج فیقراء دیں اس کے بعد مقوی فم معدہ ادویہ استعمال کریں اور اگر جسم کے کسی عضو سے اٹھنے والے مادہ کی بدولت ہو تو اس عضو کی مالش کریں اسے سینگیں۔ اس پر فردل کا ضاد رکھیں، سر کو تقویت دیں تاکہ اخراجات کو قبول نہ کرے۔

صرع میں اسکندر کا بحرب نسخہ مفید ہے۔ عاقر قرقا کوٹ کر عسل میں معجون بنائیں اور اس کے گیارہ مشروب پلائیں۔ (طبری)

صرع میں امالہ مادہ یا عسومادوف کا جہاں سے مادہ اٹھ رہا ہو علاج کرنے کے بعد نفس دماغ کا علاج مقوی ادویات سے کریں تاکہ یہاں پہنچنے والی اشیاء کو وہ قبول نہ کرے۔

صرع سے پیدا ہونے والا تشنج اسے ادوتاؤ کے ضمنی اختلاج کے مشابہ ہے۔ یہ تیزی سے تحلیل ہو جاتا ہے۔ اس میں عقل اور حسن زائل ہو جاتا ہے۔ صرع کا یہ سرعت پیدا ہونا اور تحلیل ہو جانا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ پوست سے قطعاً لاحق نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کی پیدائش کی ذمہ داری وہ ردی رطوبات ہوتی ہیں جو گر کر بننے لگتی ہیں۔ یا تیزی سے دور ہو جاتی ہیں۔ صرع سوداوی کا انجام اختلاط عقل (خرابی عقل) ہے۔ صرع باغنی میں تشنج جس قدر زیادہ ہو گا اسی قدر بیماری زیادہ ہوگی۔ (اہرن)

اضطراب کی کمی بیماری کے زیادہ ہونے کی دلیل ہے۔ یہ دونوں قسمیں اسی قدر زیادہ ہوں گی جس قدر تشنج یعنی بیماری زیادہ ہوگی۔ پہلی قسم بیماری کے زیادہ ہونے اور طبیعت کی خود سپردگی کی دلیل ہے جبکہ دوسری قسم میں طبیعت کو مجاہدہ زیادہ کرنا پڑتا ہے۔ بایں ہمہ اس قسم کے تحلیل ہونے کی رفتار سست ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ بیماری سخت ہے۔

صرع دماغ کے تشنج کا نام ہے۔ دفع کرنے کیلئے دماغ موذی خلط کو سمیٹتا ہے۔ شدید تشنج اور بہ کثرت جھاگ آ رہا ہو تو یہ سمجھنا چاہئے کہ دماغ کے اندر سخت غلیظ برودت موجود ہے جو بہ مشکل تحلیل ہو پاتی ہے، ایسی صورت میں بیماری دشوار ہوگی۔

صرع سوء مزاج بلاناہ سے ہو تو مسلسل دیں نہ استغراق کریں بلکہ دلتک اور ضنادوں کے ذریعہ سر کی کھین کریں۔ ۲۵۰ ملی کرام عود صلیب، ردغن رازقی (ردغن زنبق) اور شیر جار یہ میں کھس رگڑ کر پلائیں یہ بے حد مفید ہے۔ کھین، تمام پرندوں کے پت اور گرم سوط بھی مفید ہیں۔ (طبری)

انہمت (کرنجوہ) گردن میں نکاتا صرع میں مفید ہے۔ (کندی)

صرع بلغمی خلط سے ہوا کرتا ہے، کبھی سوداوی خلط سے بھی ہوتا ہے مگر کم ہوتا ہے۔ کبھی یہ خلط جرم دماغ کے اندر کبھی بطن دماغ میں ہوتی ہے۔ گامدعہ یا بعض اعضاء مثلاً ہاتھ پیر کے اشتراک سے صرع ہوتا ہے۔ کبھی اس کیفیت کا باعث رحم ہوتا ہے۔ کبھی بیماری دوران حمل ہوتی ہے۔ وضع حمل کے بعد عورت خود بخود صحت یاب ہو جاتی ہے۔ بچوں کو بالعموم خاص کر ننھے بچوں کو ہو جایا کرتی ہے۔ گاہ نوجوانوں کو بھی عارض ہوتی ہے بوڑھوں اور ادھیڑ عمروں کو کم ہوتی ہے۔ بیماری سے پیشتر تنفس یا جسم میں تغیر مثلاً لسیان یا خلطی اضطراب یا صرع، مسلسل گرانی سر، بالخصوص عرصہ کے وقت اور زبان کی حرکت میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے۔ معدہ کے سبب بیماری ہو تو اس میں بوقت روزہ اور کھانے میں تاخیر سے اختلاج نیز معدہ کے اندر سوزش، جھپن اور قے ہوتی ہے مریض دورہ کے وقت گرتے ہیں، چہنچتے ہیں۔ اور جھاگ نکالتے ہیں۔ جھاگ ایسے مریضوں کی خصوصیت ہوتا ہے۔ کچھ مریضوں سے بلاناہ اور بول و براز خارج ہو جاتا ہے۔ دورے مسلسل و متواتر ہونے لگیں تو فوری ہلاکت کے باعث ہوتے ہیں۔ مردوں کو بوقت بلوغ اور عورتوں کو بوقت طمث یا اس کے بعد عارض ہو جائے تو مسلسل رہتا ہے۔ الایہ کہ مؤثر علاج ہو جائے۔ اگر بلوغ سے پہلے عارض ہو جائے تو ازال کی امید ہوتی ہے۔ شراب یا بکری کی سینک کی تدخیم کرنے سے صرع کا پتہ چل جاتا ہے۔ مریض بکرے کا جگر کھالے یا اس کی بوسنگھ لے تو اسے صرع ہو جائے گا۔ بیماری بچوں کو ہو تو علاج کے لئے اس سے زیادہ ضرورت نہیں کہ دورہ کی اصلاح کر دی جائے کیونکہ دورہ چھوڑنے یا عہد غذا استعمال کرنے کے بعد بچے صحت یاب ہو جایا کرتے ہیں۔ مریض صرع کے بعض اعضاء مزجائیں تو ردغن، پانی اور ملیحات کے ذریعہ ماش کر لیں اور دبا کر باندھ دیں۔ دورہ کے وقت ردغن سوسن میں لت کر کے ایک پر کے ذریعہ قے کرائیں تاکہ پوشیدہ بطن کا اخراج ہو جائے۔ طلیت، شراب قطران، زفت کا شوم استعمال کریں۔ مریض کا منہ مل کر صاف کریں۔ آرام ہو جائے تو سب سے پہلے فصد کھولیں۔ پھر اطراف پر عمر ادویہ کا ضناد کریں۔ اور

پسلیوں کے سروں کے نیچے پھپھنے لگائیں۔ بوقت صبح منہ کے اندر سرکہ اور شہد کے ساتھ حلیت اور چند بید ستر داخل کریں۔ بوقت آرام مسلسل دیں، حقنہ کریں، اور مدت تک پیٹنے میں مریضوں کو صرف پانی دیں۔ قصد کرنے کے بعد ایک ہفتہ آرام دیں۔ اس کے بعد خربق سیاہ، ستونیا، حظل، قہاء الخمار اور اسطوخودوس کا مسلسل دیں۔ طاقتور دواؤں کے ذریعہ تے کرائیں پھر کچھ دنوں آرام دیں۔ اور حمام میں لے جائیں۔ تیسرے دن کے بعد پسلیوں کے سروں کے نیچے اور شتوں کے مابین جھنڈ لگائیں۔ اس کے بعد آرام دیں اور ایارج رو فوس پلائیں، پھر سر میں نظرو اور فانس کے مقام پر جھنڈ لگائیں۔ بعد ازاں سر موٹھیں اور اس پر سرکہ، خردل اور سداب کا مناد رکھیں۔ اس کے بعد چند دن آرام دینے کے بعد دوبارہ مسلسل خاص کر تخم حظل کا مسلسل دیں۔ بعد ازاں چند بید ستر کا بطوس دیں۔ سر سے غسل سے غرغره کرائیں تیز جھنڈ بھی کریں۔ خردل کا مناد استعمال کریں۔ اسی طرح درمیان میں آرام دے دے کر مذکورہ بالا تدبیر کئی بار اختیار کریں۔ مریضوں کو روزانہ کھجین عسلی پلائیں۔ کبر اور شمشین پھلی کا استعمال متواتر رکھیں۔ گوشت، حبوب، شراب، جماع، حمام، خردل، پیاز، لہسن اور ان تمام چیزوں سے جو سرعت کے ساتھ سر تک پہنچتی ہیں پرہیز کرائیں۔ نیز سر کے اندر جو اشیاء امتلا پیدا کر دیتی ہیں مثلاً خالص طاقتور شراب، ان سے بھی مریضوں کو دور رکھیں۔ سر کے نچلے حصوں کی ریاضت کرائیں اور ان کی مالش کریں۔ ریاضت اس طرح ہو کہ سر کھڑا رہے۔ جسمانی دھک کے بعد سر کی مالش کریں۔ معدہ کی جانب سے پیدا شدہ سرخ کے اندر ہاضمہ درست کریں غذا ہلکی رکھیں۔ ہر سال کئی بار فیقرا پلائیں۔ قدرتی طور پر اس بیماری کے اندر عود صلیب، غاریقون، انجدان رومی، شتر ستولو قدریون، بیخ زراوند، حرج کا مشروب ہمراہ آب اور مسلسل پنڈلیوں پر پھپھنے لگانا مفید ہے۔ بعض اعضاء سے اوپر کی جانب چڑھنے والے مادہ کی وجہ سے جو صرٹ پیدا ہوتا ہے اس میں مناسب یہ ہے کہ آغاز میں جس جگہ سے ابتدا ہوئی ہو وہاں سے اوپر کس کر باندھ دیں اس کے بعد دورہ رک جائے گا۔ بوقت آرام اس عضو کے اوپر محمر ادویہ کا طلا کریں۔ ان دواؤں کے اندر ذرا ریح (تیلانی مکی) شامل کریں۔ تاکہ اس مقام پر چھالے پڑ جائیں۔ ایسے تمام مریضوں کے لئے گرم چشمے مفید ہیں۔ سوء ہضم اور نمایذ غذاؤں سے مریض ہمیشہ پرہیز کریں۔ دیر تک کھانا نہ کھانا ایسے مریضوں کے لئے خراب ہے۔ جسم پر غبار سے دورہ پڑنے لگتا ہے۔ شراب نوشی بالخصوص خالص شراب اور چہ پر پی چیزوں کی بھی یہی تاثیر ہے۔ تمام میں دیر تک نہ رہیں نہ ہی دھوپ کے اندر سروں کو

نرم ہونے دیں۔ اس سے بھی دور ہونے لگتا ہے۔

مدہ شوں کو اور جو حضرات مسلسل فساد ختم کے شکار ہوتے ہیں انہیں کابوس عارض ہو جاتا ہے۔ علامات یہ ہیں کہ لوہ پر کوئی بھاری شے گرتی ہوئی محسوس ہوتی ہے، مریض چیخنے پر قادر نہیں ہوتا۔ ابھی ابھی چیخ کا ہم ہوتا ہے۔ مگر چیخ نہیں ہے۔ اس کیفیت سے تعادل برقرار نہیں ہے، یہ ناک مسلسل رہنے کی صورت میں صرع اور فاج ہو جاتا ہے۔ یہ مجتہد فصد اور مسلسل کا انتظام کریں۔ سب سے عمدہ علاج خربق سپاہ ہے۔ خربق سپاہ نصف، سقمونیا ۲ گرام اور پتہ عمدہ و تھوس میں ملا کر استعمال کریں۔ پارتھوٹرا اور دوسرا دیکھ سقیم ہے۔ تدبیر لطیف سے کام لیں۔ حسب فائدہ مفید ہے۔ اس کا پندرہ سیوا دائرہ گھس کر پانی میں اور متواتر پلائیں۔ (بولس)

حسب ذیل حسب سے زیادہ مؤثر میرے نزدیک صرع کا اور کوئی علاج نہیں ہے :

سقمونیا ۴ گرام، خربق نصف، فریون نصف، مقل ایک، نظرون نصف، صبر ایک، مقل چار، مقدار خوراک بچوں کے سب سے ۵ گرام، پانیوں کیلئے ۵ گرام۔

اس طرح کی طاقتور علاج مخرج وغیرہ سودا، کوئی وغیرہ استعمال کرنے کے بعد میرا دستور یہ ہے۔ اس نصف مسلسل عرق آوارہ مانتوں، اس کی مائش کرتا ہوں اور اس پر شیرج کرتا ہوں۔ اس سے مریض بالکل شفا پاتا ہے۔

حسب ذیل دوا کو ہلکی ہے مگر بے حد مفید ہے۔

حقوقہ اچھی طرح کھانے کوٹ ہیں کر ہم وزن شد کے ساتھ پلائیں۔ کل گیارہ خوراک، دو خوراکوں کے درمیان چند ٹوں کا فصد دیں۔ بحر سب ہے۔ اسے حقیر خیال نہ کریں۔ اس سے پتہ یوں چلے گا کہ مریض کی ناک کے نیچے بکری کی سینک کی تعبیر کی جائے۔ اور تقویر صحت ناک کے اندر جائے دیں۔ مریض پر فوراً امر کی طاری ہوگی۔ کہا جاتا ہے کہ مریضوں میں ناک کے نیچے رکھیں بہت ہو جاتی ہیں۔

انسان پر صرگی جاری ہو تو اس کے اعضاء جوارن کو سیدھے طور پر محفوظ کریں۔ اور نہ پر نہایت گرم حمام کریں۔ سداب نکلی سوکھ میں۔ اس سے افق ہو جائے گا۔ مسلسل اس کا استعمال کریں تو دور سے تحفظ بھی ہوگا۔ یہ بحر سب ہے۔ مریض صرع کی جملہ تدبیر یہ ہے کہ ہنرمند خربق نہ رہے۔ جو تہ بنیم کا استعمال کیا جائے۔ شرب پانی خصوصاً عین اور طاقتور شرب سے پرہیز لازم ہے۔ تیز دودھ، شیر دودھ سے بے نیازی اور تمام نوشیدنیوں کو دور رکھیں۔

بھی۔ مریض ہو ادار جگہ پر نہ بیٹھے، کسی اونچے مقام سے نیچے کی جانب نہ جھانکے۔ سر پر کبل ہمیشہ ڈالے نہ رکھے حتیٰ کہ انجینی طرح صحت یاب ہو جائے۔ دھوپ میں نہ بیٹھے، آگ سے قریب نہ ہو، حمام میں زیادہ دیر تک نہ رہے، سر پر گرمی پیدا کرنے والی چیزیں نہ انڈیلے۔ حمام کے قریب تب نہ جائے جب ہاضمہ مکمل ہو چکا ہو۔ حلوہ نہ کھائے، میٹھے شربت جو ہضم پیدا کریں استعمال نہ کرے اس طرح کی تدابیر کا جو شخص پابند ہو گا اسے علاج کی ضرورت نہ ہوگی۔ (اسکندر)

صرع کے ساتھ ارتعاش و اضطراب بھی ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مادہ ہلکی ہے۔ کیونکہ ہضم کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ روح کی تمام تالیوں کو مسدود کر دے۔ باقی جس صرع کے اندر مریض کے تمام اعضاء گر پڑیں وہ سوداوی ہوتا ہے۔ اور پہلی قسم کے مقابلہ میں زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سے روح کے تمام راستوں کے مسدود ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ مریض تیزی سے ہلاک ہو جاتا ہے۔ فصد کے ذریعہ استفراغ، اسہال، غرارے، چھینک لانے والی اشیاء سے زیادہ مؤثر علاج اور کوئی نہیں ہے مریض روزانہ معجون بنادر یلوس ایک جھری پیری کے برابر دن اور رات میں لے اور اس کا استعمال برابر رکھے۔ اس علاج سے بہت زیادہ لوگ صحت یاب ہو چکے ہیں۔ صرع ہلکی کا علاج یہ ہے کہ سر مونڈ کر اس پر خردل اور تفسا کا شمار رکھیں۔ تخم حنظل کا مسلسل دیں۔ پہلے بازو پھر ناک کی فصد کھولیں۔ اسی کے بعد عظام استعمال کریں۔ روزانہ صبح و شام تھوڑا تھوڑا معجون بنادر یلوس کھلائیں۔

کابوس میں حب فادانیا مراد آب پلانا مفید ہے۔

مختصرات :

ام العصیان پوست سے پیدا ہونے والا تشنج ہے۔ صرع کے اندر حمام سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ علاج بذریعہ قے ہو گا۔ (شمعون)

جندبیدستر اور کندس مریض صرع کی ناک میں پھونک دینے سے عمدہ اتفاق ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

افقیون کوٹ کر آرو جو اور سرکہ شراب کے ساتھ معجون تیار کریں۔ اس معجون کو مریض کو ہر وقت سوکھاتے رہیں۔ بے حد مفید ہے۔ بکری کا گوشت مسلسل استعمال کرنا مفید ہے۔ اس سے ہماری ہلکی ہو جاتی ہے، پھر اونٹ کی پنڈلی کا گوشت اور دغن گل میں پکھلا کر کپٹی، گردن کے مرون، سینہ، پشت اور معدہ پر اس کی تریخ کریں۔ سجدہ مفید اور بحرب ہے۔ مریض کو صبح و

شام کف دریا جعدو پائیں۔ یہ اپنی خاصیت سے عجیب الاثر ہیں۔ یاد دہانے کی پیشانی کی کھال سے رسیاں تیار کر کے پورے سال پیشانی پر پہنتی جائیں۔ اور ہر سال بدل دی جائیں۔ یہ بھی مجرب اور دورہ کے لئے مفید ہے۔ ہر ماہ کے شروع میں مریض کو ایک بار پالتو گدھے کا گوشت کھلائیں۔ یا انجوان سفید (بونا) پائیں۔ اس کے اندر حیرت انگیز سریع الاثر خاصیت موجود ہے۔ (حسین)

شیخ، دواؤں کو سیدھا کریں پھر ان کی ترقی و روغن سے کریں۔ خلق کے اندر ایک پر داخل کرتے کرتے کرائیں۔ عطوس استعمال کریں۔ اتفاق نہ ہو تو یہ سمجھیں کہ بیماری سخت اور خراب ہے۔ بوقت آرام قصد نحوئیں قصد کا امکان نہ ہو تو اطراف اور ان اعضاء پر خردل کا شاور نکھیں۔ جہاں سے مادہ اوپر چڑھ رہا ہو۔

اتفاق مشکل ہو تو چند بید ستہ، سرکہ اور حلیت کا سقوط کریں۔ دورے کے وقت قدر یون اور حنظل کا حقہ کریں۔ ہر ہفتہ ایک بار شحم حنظل اور خربق کا مسلسل دیں۔ پنڈلی پر مسلسل چھنک لگانا اور عود صلیب گلے میں باندھنا مفید ہے۔ غاریقون، مسالیوس، زراوند مدحرج اور حب فانا انیا کا مشروب بیحد مفید ہے۔ (ارباسیوس)

سب سے عمدہ علاج عود صلیب کو سو گھنٹہ اور اس کے بعد ترقی عود صلیب کو گلے میں لگانا ہے۔ صرع میں غاریقون، مسالیوس، حنظل اور زراوند مدحرج مفید ہیں۔ باضول کا علاج قے، اسہاں اور تبدیلی مزاج کرنے والی دواؤں سے کریں۔ بچوں کے لئے مود خراوند کر دواؤں کا صلیب تیار کر کے برابر سو گھنٹہ کریں۔ اور ان کا بڑا سا پار بنا کر گلے میں لگا دیں۔ اس کی تجویز بھی کریں۔ (ساجر)

کابوس ماریش ہو تو فوراً قے، اسہال، لطافت تدبیر اور عطوس وغیرہ کے وسیعہ سے کام لیں۔ بعد ازاں سر پر چند بید ستہ وغیرہ کا طلاء کریں۔ تاکہ صرع کی حالت پیدا نہ ہو۔ مریض صرع کے اندر برص کی نمود صحت دہانی کی سب سے بڑی دلیل ہے یا جنم صر جبکہ برص نہ، خلق اور کراہن پر طلاء ہو۔ (رودفس)

شیخ ۸، قند ۵، آرام، چند بید ستہ ۳، فریون ۵، آرام، زیتون بقدر کفایت راز کھس کر مرہم بنالیں اور اس غصو پر طلاء کریں جس سے صرع اٹھ رہا ہو۔ سر پر بھی طلاء کریں بشرطیکہ بیماری کا سرچشمہ یہی ہو۔ (تیاوق)

صرع خود دماغ سے ہوتا ہے اس کے ساتھ ساتھ کئی کئی دواؤں، خلقت ہمار، زبان اور آنکھوں کی حرکت و شوار۔ یہ دواؤں آنکھیں زرد اور زبان میں اضطرابی حرارت ہوگی۔ اثرات اک

معدہ دے ہو تو صرع کے ساتھ اختلاج معدہ، معدہ کے اندر سوزش، مثلی، گاہ بگاہ، ہاں خصوص
بھوک کے وقت ہوگی۔ کبھی مریض مرگی کے پہلے سخت چیخ مارے گا۔ کبھی ایسا نہ ہوگا۔ کبھی
بھی عضو کے اشتراک سے پیدا ہونے والی بیماری میں اس عضو سے اوپر چڑھتی ہوئی کوئی شے
محسوس ہوگی۔ صرع کا مریض دودھ پیتا بچہ ہو تو علاج نہ کریں کیونکہ وقت اس کا علاج
کردے گا۔ بس دودھ کی اصلاح کر دیں۔ اور اسے جلد چھڑا دیں۔ ہمراہ آب شاپابک یا مرز
نبوش علیہ کا معوط دور سے سے پہلے کریں۔ جب تک بچہ ہے اس کی ہیکہ تہیر کریں۔ بالغ
ہونے پر تہیر لطیف سے کام لیں۔ ریاضت کرائیں۔ دھنیا کا استعمال کرائیں۔ اس سے سر کی
جانب بخارات نہ اٹھیں گے۔ کر دل سے پرہیز کرائیں کیونکہ اس سے بہ کثرت بخارات سر
کی جانب اٹھتے ہیں۔ اسی طرح لسن، پیاز، باقلا، کرنب سے بھی پرہیز لازم ہے۔ تمام رطوب
نواک، مہجور، اخروٹ اور غلیظ غذا میں مریض کو نہ دیں۔ حمام سے قطعی پرہیز کرائیں۔ گرم
سے گرم تر شرابوں کی جانب منتقل ہونے سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے۔ حتیٰ کہ جائے پناہ ایسا گرم
شر ہو جائے جو قلیل الغذاء ہو۔ خشک ہو، قلیل الماء ہو، جیسے مدینہ، مکہ اور دیہی علاقے
(بادیہ) ایسا ممکن نہ ہو تو یکے بعد دیگرے گرم سے گرم تر دوائیں استعمال کریں۔ مزاج
تبدیل ہو جانے پر انہی دواؤں پر قائم رہیں، آگے نہ بڑھیں، انہی دواؤں کا مسلسل استعمال
رکھیں۔ یہ معجزہ ہوں گی۔ شراب بہت کم استعمال کریں، خالص ہو تو ہرگز نہ لیں۔ کیونکہ
اس سے سر کے اندر امتلاء پیدا ہو جاتا ہے۔ کچھ عسل یا شربت الہستین استعمال کریں۔
دورہ کے وقت مریض کا منہ کھول کر اس میں ہیندر رکھ دیں۔ ردغن سوسن میں ایک
پرڈبو کر قے کرائیں۔ قے لانا آسان نہ ہو تو بحالت ہوش قے کرائیں۔ اور مسلسل کرائیں۔
بوقت راحت چہرہ سرخ اور بھرا ہوا نظر آئے تو پیر کی فصد کھولیں یا پنڈلی پر چھو لگائیں۔
بعد ازاں بلغم یا سودا کا مسلسل دے کر علاج شروع کریں۔ اور متواتر کئی بار بکثرت دیں۔
مسسل، جو شائدہ، افتیون، غاریقون، اسطوخودوس، سفناج، تربد، شاہرہ، اور ہلیہ کا ہو
کیونکہ یہ سودا کا مسلسل ہے اور تخونت نہیں پیدا کرتا۔ بلغمی خلط کے لئے تربد، تخم حنظل،
غاریقون، اسطوخودوس، ثناء الہمار اور ایارج ردفس استعمال کریں۔ ایارج ردفس کے تنہا
مسسل سے نہ جانے کتنے مریض صحت یاب ہو چکے ہیں۔

جو مدت استفراغ کے بعد غرغره اور عطوس دیں۔ دورہ سے محفوظ رہنے کے لئے
بعد از طعام قاطع اشیاء کے ذریعہ لے کر ادریں اور یہ عمل مسلسل جاری رکھیں۔ یونگ مسلسل

استعمال سے فصاحت بے ہوش ہو سکتی ہے۔ بحالت کی حالت میں بیماری کے اندر پہچان پیدا ہو تو روزانہ پہ بھلت غذا دیں۔ غذا میں اتنی روٹی دیں جس کو آب انار میں ہتھوایا گیا ہو۔ تھوڑی سی شراب زیادہ سا پانی ملا کر پی میں یارب بھی اور سب کھا میں۔ تیرے خیال میں سوداوی سبب سے پیدا ہونے والے صرع کے اندر شراب مضر نہیں ہے۔

صرع شرب بعض اعضاء کے اشتعال سے لاحق ہو تو عصب ہونے پر خردل، شیلرنگ، قفس اور جندبید ستر کا صندل، ریشم، سودا اور بھٹم کے استغاثہ ہو۔ حقہ کا پوری طرح اہتمام کریں۔ بہت ساری رگوں کو کھول دیں۔ ان پر شکاف لگائیں۔ ماش کریں، ریاضت کرائیں۔ عصب کو اوپر سے باندھ دیں۔ پورے جسم کی اصلاح کریں۔ اور حسب ذیل قسم کی دوا میں روزانہ استعمال کریں:

دواء قاتی:

سایوس ۳، حب الغار ۳، زراوند مدحرج ۲، اسارون ۲، عود صلیب ۲، جندبید ستر ۱، اقراص لاطفال ۱، تمام ادویہ کو عمدہ سرکہ شراب میں مت کر کے ایسے شہد کے اندر بھون بنا میں جہ کا جھاگ اتارایا گیا ہو۔ مقدار خوراک ۲۱ گرام ہر ادواء غسل، سکین عسل۔ ہلکی آسان دوا یہ ہے کہ عاقرقرح کوٹ کر جھاگ اڑائے ہو۔ شہد کے ساتھ موجودن یا میں اور ۲۱ گرام استعمال کریں۔ اسے حقہ خیال نہ کریں۔ کیونکہ یہ سب سے عمدہ دوا ہے۔ ایارج روٹس سے ایسے بہت سارے مرلیض صحت یاب ہو چکے ہیں جن سے اطباء مایوس ہو چکے تھے۔ (سرایون)

صرع کی بیماری سر کے سبب ہو تو صحت مشعل ہے، مگر بعض اعضاء مثلاً ہاتھ پی کی وجہ سے ہو تو آسان ہے۔ (بقراط)

۱۔ اسبلان نامی بیماری اور اصل ایک تشنج ہے۔ جو تیز، خشک، سخت، شعلہ دار بخاری وجہ سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں پیشاب سفید ہو جاتا ہے۔ رطوبت اعصاب کے باعث بکے باہم اس بیماری میں جھکا ہوتے ہیں، جن بچوں کو سات سال کی عمر کے بعد اس طرح کی کوئی طاقتور عینے لاحق ہو جائے تو انہیں آہن کرائیں۔ سر پر دودھ کی دھار داریں۔ روغن گل، کدو، بنفشہ اور شیعہ جاریہ کا معوضہ کریں۔ سر پر روغن اور دودھ برابر چھیں۔ پشت کے تمام مہاس پر اور سر پر روغن بھٹم اور آرد حتم آسمان کا نیم گرم صندل چھیں۔

سرا ہونے پر دو غن بنفہ نیم گرم کی تریخ کریں پھر غنہ گرم کر کے دوبارہ پیئیں۔ مرنے والے
تیز پیاریوں کے اندر پانی جانتے دان ۱۰ میں پیائیں۔ مریض بیماری کا عرصہ خفہ۔ زیر زمین
میں یا ایسی جگہ گزارے جو برودت اور رطوبت میں زیر زمین خانہ کے برابر ہو۔ (جور جس)
یہ بیماری ایک ایک رطوبت سے لاحق ہوتی ہے خود مانتے کو بتا دیتی ہے۔ اس کا علم ان
بکریوں سے ہوتا ہے جنہیں یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ بکریوں میں یہ مرض زیادہ ہوتا
ہے۔ بیماری کے بعد ان کا مانتے بھول کر دیکھیں تو رطوبت سے بھیگے ہوئے گا۔ (بقرط)
مرغ کے ساتھ حمی (سخت) بھی ہوتا ہے مراری خط کا نتیجہ ہوتا ہے۔ مگر ایسا کم ہی
ہوتا ہے۔ جسم سیاہ خط کا، کمزور و نحیف، خشک، تختے اور آنکھیں خشک، فضائات کا سین کم،
رگیں بڑی اور بھری ہوئی، غذائی انتظام ایسا کہ جس سے سیاہ خط پیدا ہو اور حرارت نقصان دہ
ہو تو ایسی صورت میں مریض کی فصد کھولیں۔ سوداء کا مسلسل متواتر دیں۔ اس کے بعد
سارے انتظام ایسے ہوں جن سے رطوبت پیدا ہو۔ مرغ پیدا کرنے والی تدابیر اور تھلپ غذا
سے احتراز کریں۔ اس کے برعکس تہرید و ترطیب کا انتظام کریں تاکہ جسم کے اندر خط سیاہ کی
تولید کم ہو۔ (جالینوس)

سخت چٹا اور کچی کے ساتھ جو شخص اپنا فک کر پڑے اور بول و برار خارج ہو جائے،
کثرت سے جھاگ کھانے لگے اور اعضاء بری طرح ایٹھ جائیں تو بیماری بہ حد سخت اور مہلک
ہوگی۔ جس شخص کو صرع ماریض ہو جائے اور اس سے جیشتر اس صرع کی کیفیت نہ رہی ہو تو
شرع میں تے کرائیں۔ پھر مسلسل پھر غرغرو، بعد ازاں قیال کی فصد کھولیں۔ حلیت کا
مسلسل شروع کریں۔ پسلیوں کے سروں پر پچھنے لگائیں۔ فیراء کا مسلسل استعمال رکھیں۔ یہ
تدبیریں صرع کے مستحکم ہونے کی راہ میں مانتے ہیں۔ مستحکم نہ ہو تو یہ مفید ثابت ہوتی ہیں۔
مستحکم ہونے کی صورت میں مسئلہ درجہ تہرید میں لارم ہیں۔ ہندیوں پر مسلسل پچھنے کا نامفید
ہے۔ معدہ کے سبب جسے صرع لاحق ہوا ہے تہرید گھڑی میں کسلی شراب کے ساتھ مفید
آئے کی روٹی کھائیں۔ اور اورج فیراء مسلسل پرائیں۔

کابوس کا جہاں تک حلق ہے یہ صرع کا پیش فیہ ہوتا ہے۔ جسم میں کثرت خط کے
باعث بہ کثرت بخار سر کی جانب اٹھتا ہے۔ بھی کثرت خون سے ایسا ہوتا ہے۔ اس کا علاج
فصد اور طلائت تدبیر سے کریں۔

غاریون صرع میں مفید ہے۔ زرا اندہ ۷۰ مفید ہے۔ عود صیب کا گردن میں دھانا

اس کے ساتھ بخار نہیں ہوتا۔ یہ بلغم اور سوداء سے لاحق ہوتا ہے۔ اس قسم کے اندر تازہ سداب کا بکثرت شہوم اور اسے مسلسل گردن سے لٹکائے رکھنا بے حد مفید ہے۔ (جالیئوس)

جالیئوس نے جھاگ کے باب میں ایک ایسی بات کہہ دی ہے جس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ صرع میں اس کا آنا موزوں اور درست ہے۔ مگر بایں طور سمجھنا مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ جھاگ اس بات کی علامت ہے کہ طبیعت سخت معرکہ لے رہی ہے۔ بے بسی تو دور کے وقت ہوتی ہے کیونکہ اس کے بعد پھر کوئی حد نہیں رہتی۔ اسی لئے اس کے بعد افاقہ ہو جاتا ہے یا موت طاری ہو جاتی ہے۔ افاقہ بالعموم ہوتا ہے، غالباً مریض کی قوت کے کمزور ہو جانے سے ایسا ہوتا ہے۔ باقی جھاگ جتنا زیادہ آئے گا بیماری اتنی ہی دشوار اور خراب ہوگی۔ اور جتنا کم ہوگا بیماری بھی اتنی ہی کم ہوگی۔ جس بیماری کے اندر جھاگ بالکل ہی نہ ہو وہ ہلکی ہوتی ہے۔ (مؤلف)

سر پر جو شانہ مرزنجوش اور فوج کا نطول، خردل کا ضاد، کندس کا سوط، خشک مقام کی جانب منتقل ہو جانا اور ایارج شحم حظل کے ذریعہ اسال لانا صرع میں مفید ہے۔ کسی انسان کو دیکھیں کہ کھانے میں دیر ہو جانے سے صرع میں مبتلا ہو گیا ہے اور کھانے کے بعد صرع بالکل لاحق نہیں ہوتا تو سمجھیں کہ بیماری کا تعلق فم معدہ سے ہے۔ لہذا روزانہ مقوی فم معدہ غذائیں بہ عجلت کھلائیں۔ اور ایارج مر کے ذریعہ استفراغ کریں۔ (طبری)

صرع کے لئے نہایت مؤثر سوط، جس سے ایک جماعت صحت یاب ہو چکی ہے۔ کندس، خربق سفید، عریطعہ، اور شحم حظل کا سوط کریں۔ درد موقوف ہو جائے تو تین گھنٹوں کے بعد یہی سوط دوبارہ استعمال کریں۔ اس کے بعد مریض کو سو جانے کا حکم دیں۔ حود صلیب، قردمانا، پوست ریشا، سالیوس تازہ اسطوخودوس، برابر اجزاء، سکینچ، نصف حصہ، سکینچ حل کر کے اس سے دواؤں کا شیف تیار کریں۔ کبھی سرمہ کے مانند مرکب بنا لیتے ہیں اور بطور سوط استعمال کرتے ہیں۔ اس میں سے کچھ بطور نفوخ ہمراہ آب سداب بھی استعمال کرتے ہیں۔

صرع کے لئے مفردات :

ماقر قرقا، ۱۔ اسطوخودوس، سکینچ، طبعیت، اشق، حب لمساں، تخم بادردج، مہجہ ادنت، خون پکھوا جنگلی، اصالح صفر، (پنجہ مریم) استخوان سر سوختہ، حکم ندلا، انگی خرگوش،

غار یقون، خاستر سم غرم، مرار و در پچھ، ابر سہا، کاشج، زرد لوند، سہ یوس، فاش آہ، ج، نف، ریہ،
جند بید ستر، سداب۔ (مؤلف)

صرع میں مفید ہو نامہ صغریٰ صغریٰ (پچھ مریم) کی خاصیت ہے۔ (جانیوس)
ہنار الطیب (ناخن پریا) کا بخور صرع سے نافع ہے۔ (جوسی)
میں ایک ایسے شخص سے واقف ہوں جو صرع کے مریضوں کو انہماک میں مبتلا نہیں کرتا
کھاتا تھا۔ اس سے مریضوں کا ایک تم غنی صحت یاب ہو چکا ہے۔ (جانیوس)
نیوے کا خون صرع میں مفید ہے۔ کچھ اہباء کا قول ہے کہ نیوے کو خشک کر کے
کوٹ لیا جائے اور شباستوں یا چاے تو صرع میں نافع ہے۔ کیونکہ اس کے اندر تحلیل کی
ریزست قوت ہوتی ہے۔ نہ کہ شہ میں دخیابہ لڑ خشک کر لیں تو اس کے استعمال سے
صرع جاتا رہتا ہے۔ (جانیوس)

جانیوس کا قول ہے کہ صرع میں پورے لڑ بھٹے بعض اس کا بھیجہ سر کے ساتھ
پینے سے صحت ہو جاتی ہے۔ (جوسی)

نیوے کا کوشت صرع سے مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)
سادیہ کے اندر مذکور ہے کہ خرگوش کا اٹھی سر کے ساتھ پیلا صرع میں نافع ہے۔
ماقرقہ اور کھج کے ساتھ صرع کے مریض کو اسطو خود دس پائی جائے اور اسطو خود دس
ہا دوا سر کے دیا جائے وہ بہ حد مفید ہے اشی کو شہ کے ساتھ ملا کر چائی صرع میں نافع ہے۔
روغن بنفشہ صرع اور ام السہون میں مفید ہے۔

ناب کے اندر جند بید ستر صغریٰ صغریٰ میں نافع ہوتا ہے۔ (جانیوس)
جانیوس کا قول ہے کہ انٹ کا بھیجہ سر کے ساتھ پینے سے صرع میں صحت ہو جاتی
ہے۔ نکلی پٹھو۔ کا خون صرع میں مفید ہے۔ صرع کے مریضوں میں جو حضرات مسلسل
۱۱ اولیٰ حدت برداشت میں نہایت نہیں مداخلت کا مسلسل دینا مفید ہے۔

زبردہ نامی پودا صرع میں مفید ہے۔ (جوسی)
حجر القمر کے پارے میں لوگوں کو یقین ہے کہ صرع کی شفا دوا ہے۔ اسے حل
کر کے مریض کو پینا مفید ہے۔ (جانیوس)

صرع کے مریضوں کے ساتھ شہاب سے زیادہ ستر پانی ہے۔ نیم گرم پانی صرع
میں مفید ہے۔ خواہ پیش یا غسل کرے۔ (روغن)

رہنچو کا یہ صرع میں مفید ہے۔ (روفس)

اگر صرع میں مفید ہے۔ (جالینوس)

کنجکین صرع میں مفید اور نہایت عمدہ ہے۔ بیخ فشاہت کرام کا یومیہ مشروب صرع میں بے حد نفع بخش ہے۔ کوئلے بخور سے صرع میں نمایاں فائدہ ہوتا ہے۔ ہر روزہ (قند) کا بخور صرع میں مفید ہے۔

حک انجیر مرین صرع سے موافق ہے۔ خروں انجیری طرح کوٹ کر سوکھنے سے صرع کا مرین پیدا ہو جاتا ہے۔

چندر کے ساتھ خروں کا صرع میں مفید ہے۔ تخم خشخاش جنگلی ۵ گرام کے آدھے اور صرع کے مرینوں کے سے موافق ہے۔ اس کا استہاں خاص کرتے کے سے ہوتا ہے۔ اباہیوں کے بخور میں مویہ کنکریاں مرین صرع کو عمل بطور پر صحت یاب کر آتی ہیں۔ خربق سیاد کا مسلسل بے حد مفید ہے۔ (ابن سہویہ)

عود صلیب انجیری طرح کر کے میں گھس کر روغن گل میں گوندھ لی جائے اور تشنج کے مرین بچوں کے جسم پر ملی جائے نہایت مفید ہے۔ صرع کے مرین مسلسل شلم، رنج، مہمندا میں ہیں۔ ام کو فہ اور ان کے بعد رنج پیدا کرنے والی غذاؤں سے اجتناب کریں۔ (روفس)

(الخصی) (ماخوذ درست تشنج) کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ بیماری خون سے پیدا ہوتی ہے۔ رطل کا قول ہے کہ اس بیماری کا مرین خواب میں بہت زیادہ چونکتے ہیں ان پر کا بوس طاری ہو جاتا ہے۔ یہ بیماری کی ابتداء ہے۔ کا بوس جب مستحکم ہو جاتا ہے تو صرع ہو جاتا ہے۔ صرع کا مسلسل مدد انسان کو تیزی سے ہلاک کرتا ہے۔ طویل وقفوں سے ہونے والا صرع میں مالت کرتا ہے۔ صرع کے مرینوں کو اور مرہ جابہ تو اس سے بچا جاتا رہتا ہے یہ مرہ رہ جاتا ہے۔ یہ موم بچوں میں سن بڑھتا رہتا ہے۔ بہت کم جوانوں اور بوڑھوں کو صرع ہوتا ہے۔ عورتوں کو اس کے ان عورتوں کو جو مطمئن نہیں ہوتیں عارض ہوتا ہے۔ مہمندا اور موسم بہار میں بھرتا ہے۔ شان اور جنوبی ہواؤں سے تیز ہو جاتا ہے۔ شانی ہواؤں سے اس سے کہ یہ رطوبات جمع ہوتی ہیں۔ اور جنوبی ہواؤں سے اس لئے کہ یہ اخلاط کو قوی کر دیتی ہیں۔ سکون اور آرام طبعی صرع میں اضافہ کرتی ہے۔ غذا زیادہ لہذا خوف، دھماکن، اچانک چپا اور بھیننی خوشبو، یہ بیماری باتیں صرع کو ابھارتی ہیں۔ بھیننی خوشبو سے

صرع کے ابھرنے کی دلیل یہ ہے کہ زفت کی تدفین سے صرع ہو جاتا ہے۔ فقر اور میوہ کا بھی یہی اثر ہے۔ بلند مقامات سے جمائے گئے اور چہ خیاں وغیرہ کو دیکھنے سے بھی صرع ابھر آتا ہے۔
(ذیو جالس (۱))

رطوبت کی وجہ سے بچوں کو صرع لاحق ہوا کرتا ہے۔ لہذا لطافت پیدا کرنے والے تخمیں اور اطفال غذاؤں کے ذریعہ بچوں کے دودھ کو حلیف بنائیں۔ مرض اور بچے کو بعد از غذا حمام سے روک دیں۔ اطراف کی مالش کریں۔ کرفس کی تمام اقسام سے پرہیز کریں۔ کیونکہ یہ خراب ہے۔ حوصی (۲) شہاب اور ان تمام اشیاء سے بھی جو سر میں امتلاء پیدا کرتی ہیں پرہیز لازم ہے، کھانے میں چکنائی کم کریں۔ جگے پھلکے کثیر الحریک اور قلیل رطوبت جانوروں کا گوشت کھائیں۔ سر، باقلا، لہسن، پیاز، دودھ اور ہر مہیج غذا سے پرہیز کریں۔ چغوزہ (سستق) اور مویز شیریں مفید ہے۔ ترشیوں کے قریب نہ جائیں۔ یہ نہایت خراب ہوتی ہیں۔ جنہیں عمدہ شے ہے، یہ لطافت پیدا کرتی ہے، پیشاب آور ہے۔ کھانے میں شہت (سویا) شامل کیا جائے تو عمدہ ہے۔ اقلیموں، خاریقون، تخم حنظل، اسطوخودوس، سہانج، خربق سیاہ کے حبوب، شربت انستین اور طبع زرقا مفید ہیں۔ کیونکہ ان سے بول و براز کھل کر آتے ہیں۔ وجہ اپنی خاصیت سے مفید ہے۔ فوج، زرقا اور صحر کو جنہیں میں پکا کر فرو کرنا بے حد مفید ہے۔ کیونکہ اس سے بہ کثرت بلغم نیچے آتا ہے۔ سودا اور بلغم کا مسلسل بچوں کے لئے لائق اعتماد ہے۔ غذاؤں اور مسلسل دواؤں میں صبح کو عود صلیب ڈال دیں۔ ایک قیف کے اندر رکھ کر عود صلیب کا بخور لیں۔ اس کا دھواں کھنچیں۔ کوہستانی گوریوں، تیر اور جنگلی فاختاؤں جیسی خشکی پیدا کرنے والی چیزوں کے گوشت کھائیں۔ تخم حنظل، فریون، خربق، سہانج، ترہ، خاریقون اور حجرار منی کا مسلسل لیں۔ (طیب نامعلوم)

بچے کو سر میں کانوں میں یا رخسار پر زخم آجائے، کثرت سے لعاب اور ریشہ خارج ہونے لگے تو یہ صرع سے بہت دور ہوگا۔ کیونکہ اس کا دماغ رطوبت سے صاف ہوتا رہتا ہے۔ کچھ بچوں کا دماغ رحم کے اندر صاف ہوتا ہے اور کچھ کا باہر۔ مگر جس بچہ کا دماغ اندر صاف ہو نہ باہر اسے صرع ہو جاتا ہے۔ یہ بیماری صرف بلغم سے ہوتی ہے۔ مرہ (صفراء) سے قطعاً نہیں۔ مرض اگر طاقتور ہوتا ہے تو اکثر مریض مر جاتے ہیں۔ کیونکہ رگیں تنگ اور زیادہ

۱۔ بقراط اور جانین کے درمیان میں پیدا ہونے والا ایک طیب۔ قرانی کا لقب ہے۔

۲۔ حوصی شراب، گنے کی شراب۔

ہوتی ہیں۔ گاڑھے ہضم کی متحمل نہیں ہوتیں۔ بچہ جب بڑھ جاتا ہے اور حرارت میں قوت پیدا ہو جاتی ہے تو بیماری کمزور پڑ جاتی ہے۔ ایک سال کی عمر ہو جانے کے بعد بیماری نہیں ہوتی۔
الایہ کہ بچپن ہی سے لاحق ہو۔

یہ بیماری بھیز اور بکریوں کو بھی ہوتی ہے۔ ان کا جھجکاں گرد لٹھو تو بد بو اور پانی سے بھرا ہوا ملے گا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ بیماری و طوبت سے پیدا ہوتی ہے۔ بیماری ہو اس کے تبدیل ہونے کے بعد عارض ہوتی ہے۔ شہن ہو اوماع کو دبا کر و طوبت مانتی ہے۔ بنوبلی ہو اوماع کو مرطوب کرتی ہے اور امتلا کی کیفیت پیدا کرتی ہے۔ (بقراط)

مریض کو تھوڑی سی عادی بنانا مناسب ہے، بعد ازاں خربق کے ذریعہ باب الہی کے مطابق پتے کرائیں، ایک یا دو یا تین بار میں مریض صحت یاب ہو جاتا ہے، کمزور مریضوں کو کھجین کے ساتھ طبع خربق کے ذریعہ پتے کرائیں۔ کو خربق کا خفیم اثر ہوتا ہے تاہم پس گوش دھڑکتی ہوئی رگ کی فصد کھوں دینا اس باب میں شربت خربق سے بھی زیادہ مؤثر ہے۔ بالخصوص جب کہ مریض جوان ہو۔

سب سے زیادہ مؤثر علاج یہ ہے کہ سر موٹھنے کے بعد اس پر محر ادویہ رخمیں اور ایک دن تک پزار ہنے دیں۔ پھر سر کو دھو کر مرہم سے مندل کریں۔ اسی طرح کئی بار کریں۔ پتے کا استعمال خواہ خربق کے بغیر جو مسلسل کرنا نہایت موزوں ہے۔ کپٹی کی رگوں کی فصد عمدہ علاج ہے۔ (ارکیٹالس)

مریض صرع کو تریاق سولادوس کا سقوط دینا مناسب ہے۔ شراب روی ہے، کیونکہ دماغ کو مرطوب کر دیتی ہے۔ (اشمن)

صرع میں ایارج ایجیانس اور لو غاذیا کا مشروب شافی علاج ہے۔ کیونکہ ان دونوں نے سر کا حقیقہ ہو جاتا ہے۔ حقیقہ سر کے لئے کثرت سے چھنا پھرنا لازم ہے۔ اس سے بیماری کا قلع قمع ہو جائے گا۔ حقے استعمال کریں۔ یا مریضوں کے پیشاب کو دواؤں سے گاڑھا بنادیں۔ اس سے بے حد فائدہ ہوگا۔ پورے ایک سال خالص پانی پینے کو نہ دیں۔ جماع اور گرم حمام سے پرہیز کرائیں۔ غذا لطیف رکھیں، پتے کرائیں، خربق پلائیں۔

صرع کا علاج بارہا میں نے فقط اس سال کے ذریعہ کر دیا ہے۔ (فلانزیوس)
جو صرع حاس سر کی وجہ سے ہوتا ہے اس میں بکھر حواس، چو بکھے، آنکھوں پر پردہ پڑنے، اور سخت بزدل ہو جانے کی علامات ملتی ہیں، عمدہ کی وجہ سے لاحق ہونے والے صرع

میں اہتات اور معدہ کی سوزش ہوتی ہے۔ کسی مضمون سے پہلے اس میں اس قسم سے
چڑھتی ہوئی شے محسوس ہوتی ہے۔ یہ قسم زیادہ تر بچوں کو پیش آتی ہے۔ سو، اوی ہو تو صافن کی
پھر قیال کی فصد کھولیں۔ اقلیم کا مسئلہ، یں۔ دن میں تین بار مرطب غذا کریں۔ پینے
میں پانی نیم گرم دیں حتیٰ کہ جسم اندر رطوبت پیدا ہو جائے۔ معدہ کی وجہ سے اس وقت دوسرے
واسطے صرغ میں کئی بار صبر کا مسئلہ دیں اور سترے میں۔ ہیلوں کے نیچے پینچنے کا میں معہ
کی صحت پر توجہ دیں۔ دماغ کی وجہ سے عارض صرغ کے اندر ریاضت کریں۔ ایروج رو فٹس
سلسلہ میں کسی مضمون کی وجہ سے پیدا ہونے والے صرغ میں مضمون کو باندھنا، کھر، دواؤں کے
ذریعہ مائش کرنا قحط سے پرہیز اور مسلسل صرغ کرنا ضروری ہے۔ (بن ماسیہ)

عوارض صرغ کو روکنے کے لئے چھٹن کر مریض کو ندرت میں کو ندرت سے جدا کر کے
دھونی دینا صرغ میں مفید ہے۔ جسم کو، اگر مریض ہے۔ (رو فٹس)

صرغ کی ایک قسم شکم کے کچھوں سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ صرغ سے
پہلے شکم کے اندر شدید جلن ہوگی۔ یہ کثرت صرغ کی وجہ سے ہے۔ (موس)

امراض صرغ کی بیماری بڑی بدست سے پیدا ہونے والے تشنگی کا نام ہے اس سے نجات
صرف نیچے پاتے ہیں۔ مریض بہت زیادہ در داتا ہے۔ ساتھ میں تیز بخار ہوتا ہے۔ جلد خشک اور
زبان سیاہ ہو جاتی ہے۔ سر پر دودھ کی دھار جاریں۔ سحوط استعمال کریں۔ دواؤں اور پانی کا
آبزن استعمال کریں۔ مریض پر روغن اور عمدہ اعلیٰ بون کی تمرغ کریں۔ (طیب نامعلوم)

آٹھواں باب

تشنج، تمد، کزاز

بچہ رست کی وجہ سے جو شخص دیر تک اور اس میں جتا ہو کر تشنج کا شکار ہو جاتا ہے۔ وہ رملہوت کا محتاج ہو جاتا ہے۔ البتہ یہ ایک یہاں مرض ہے کہ بخار کے سبب واقع ہو تو اصلاح صحت تیز یہاں نہیں ہوتی۔ یہ مرض باہموم ورم ماننے سے پیدا ہونے والے بخار کے بعد مارشل ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے تشنج، حق ہو ا صحت یاب ہوتے ہوئے میں لے لے لیں دیکھا۔ وجہ یہ ہے کہ تشنج زیادہ تر حسب ذیل وجوہ سے پیدا ہوتا ہے۔

۱۔ اعصابی اعضاء میں امتلائی کیفیت پیدا ہو جائے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی کو شدید ورم لاحق ہو جائے۔

۲۔ تیز طبع جو اعصابی اعضاء کے اندر سوزش پیدا کر دے۔

۳۔ صحت کا فقدان۔ وراثت میں اس میں اعصاب کے اندر ہونا کیفیت پیدا

ہو جائے۔ (مصلحت دیکھ کر رہے۔)

۴۔ عورتوں میں زیادہ تر صحت ہو جاتی ہے۔ مگر بچہ رست کی وجہ سے جو تشنج پیدا ہوتا

ہے وہ اصلہ رست نہیں ہوتا۔ تشنج بھی حد سے زیادہ استغناغ سے باعث بھی ہو جاتا ہے۔

بچہ رست سے پیدا ہونے والے تشنج سخت ورم، بے خوابی، بخار یا استغناغ وغیرہ کے بعد

لاحق ہو جاتا ہے۔

امثال کی سبب سے پیدا ہونے والا تشنج اچانک لاحق ہوتا ہے۔ مگر استفراغ یعنی یوست کے جب عارض ہونے والا تشنج رفتہ رفتہ وجود میں آتا ہے۔ جسم اگر آگے کی جانب مائل ہو تو تشنج اگلے عضلات کے اندر واقع ہوگا۔ اور پیچھے کی جانب مائل ہو تو پیچھے کے عضلات مآؤف ہوں گے۔ اگر تمد (تناؤ) ہو (یعنی اگلے اور پچھلے دونوں عضلات کی جانب جسم کا میان ہو) تو دونوں ہی عضلات کے اندر تشنج واقع ہوگا۔ حرارت کے باعث تشنج سے اعصاب خشک ہو جاتے ہیں۔ اور برودت کے سبب پیدا ہونے والے تشنج سے اعصاب کے اندر سسٹاؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ رطوبت کی وجہ سے اعصاب کے اندر خلقت پیدا ہوتی ہے جو اعصاب کو قاصر کر دیتی ہے، سوزش پیدا کرنے والی شے سے عارض ہونے والے تشنج کی صورت یہ ہے کہ اعصاب سمٹنے اور سترنے پر مجبور ہو جاتے ہیں، چنانچہ پیداشدہ تھجمن سے ان کے اندر انقباض پیدا ہوتا ہے جیسا کہ بنگلی کی حالت میں دیکھا جاتا ہے۔ (جانیوس)

اس نوعیت کے تشنج کا تدارک بہت جلد ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ایسی صورت میں عضو مضطرب ہو کر تشنجی حرکت کرتا ہے۔ پھر پھیلتا ہے، پھر تشنجی حرکت کی جانب واپس آ جاتا ہے اور پھر پھیلتا ہے۔ یہ عمل برابر ہوتا رہتا ہے حتیٰ کہ انجبن خلط کا ازالہ ہو جاتا ہے، جس کے بعد عضو پھیل جاتا ہے، پھر دوبارہ تشنج نہیں ہوتا، یا تشنج سے وہ زیر نہیں ہوتا، ہی اس کو دفع کرنے کے لئے حرکت میں آتا ہے۔ اس طرح بیش انبساط کی کیفیت بھی پیدا نہیں ہوتی۔ (مؤلف)

دلغ پر جب بار و مزاج کا غلبہ ہو جائے تو اعصاب کے اندر امتداد واقع ہو جاتا ہے۔ (جانیوس)
امثال کی سبب سے جن اعضاء کے اندر تمد پیدا ہوتا ہے وہ متورم اعضاء کے ممزولہ ہیں، لہذا ان کا استفراغ سے ہوگا۔ باقی جن اعضاء کے اندر تمد برودت کے باعث پیداشدہ جمود سے واقع ہو وہ خونیت پیدا کرنے والی تدبیروں سے صحیح ہوں گے۔ نیز جن اعضاء کا تمد یوست سے ہو ان کے اندر نرمی رطوبت پر نچالنے سے آئے گی۔

بچوں میں تشنج اسی وقت پیدا ہوتا ہے جب بخار تیز ہو، ایسی حالت میں حکم بند ہوتے ہیں، بچے بے خوابی میں جھکا ہوتے ہیں۔ چونکے اور روتے ہیں۔ رنگ سبز، سرخ اور خاکستر ہو جاتا ہے۔ دودھ پینے کے زمانہ سے لے کر سات سال کی عمر تک بچے تشنج کے شکار پہ آسانی ہو جاتے ہیں۔ باقی بڑے بچے اور بالغ حضرات تشنجی بخار دن میں جھکا نہیں ہوتے۔ الایہ کہ کوئی نہایت سخت کیفیت پیدا ہو جائے جیسا کہ برسامی صورت حال کے اندر ہوتا ہے۔ ننھے بچوں کو تشنج اس لئے ہو جاتا ہے کہ ان کے اعصاب کمزور ہوتے ہیں۔ کثرت سے کھانے پیتے ہیں۔ طبی حالت کی

جانب ان کا واپس آ جانا مسل ہوتا ہے۔ بالغ حضرات کا جہاں تک تعلق ہے جس طرح تشنجی کیفیت میں وہ مشکل سے جھٹلا ہوتے ہیں اسی طرح اس سے بمشکل نکل بھی پاتے ہیں۔ بخار کے بغیر بھی تشنج ہو جاتا ہے۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب جسم پر برودت کا غلبہ ہو جاتا ہے اور کثرت سے غلیظ اور بار داخلہ مٹنے لگتے ہیں۔ شرکت دماغی سے اعصاب و ادوار کے اندر ورم حار پیدا ہو جانے کے سبب بھی تشنج ہو جاتا ہے۔ طاقتور نوجوان کا حال دیکھتے ہیں۔ تشنجی بخاروں کے اندر جھٹلا ہونے کے لئے طاقتور اسباب کی ضرورت ہوتی ہے جیسے کہ خبیث اور ردی قسم کے برسام میں ہوتا ہے۔ (اس کی واضح مثال برسام کی ہے) (مؤلف)

علامات میں آنکھوں کا کج ہونا، دانت پینا، آنکھوں کا بہ کثرت پھڑکنا اور بھیجنا پین داخل ہے بچوں میں صرف بے خوابی یا چونکنا یا جسم کا تھوڑا شکم کارک جانا یا رنگ کا خراب ہونا علامت کے لئے کافی ہے۔ بخاروں میں مذکورہ کسی علامت سے تشنج کا پتہ چل جائے گا۔ فاکسٹری رنگ سے اخلاط کی خرابی اور سرخ رنگ سے کثرت خون کا پتہ چلتا ہے۔

تشنج کے بعد بخار آ جانا، بخار کے بعد تشنج عارض ہونے سے بہتر ہے۔ (بقراط)
تشنج استفراغ یا امتلاء سے لاحق ہوتا ہے۔ تندرست کو اچانک تشنج عارض ہو جائے تو یقینی طور پر امتلاء کے سبب ہو گا۔ کیونکہ تغذیہ والے لیسڈار کیوس سے اعصاب بھراٹھتے ہیں، اس تشنج کے بعد بخار آ جائے تو یا علوم کیوس گرم ہو کر تحلیل ہو جاتا ہے۔ حمی محرق یا استفراغ کے بعد تشنج عارض ہو جائے تو مرینس کو تقریباً صحت نہیں ہوتی۔ کیونکہ ایسی صورت میں اعصاب کے اندر پوست پیدا ہو جاتی ہے۔ جن کے مرطوب ہونے کے لئے کافی وقت لگتا ہے۔ بیماری کی حدت سخت درد کا موقع نہیں دیتی۔ ابتدا دورہ تیزی سے آتی ہے۔ (جالینوس)

جسے تشنج یا تمدد ہو جائے اور پھر اس کے بعد بخار آ جائے تو اس کی بیماری تحلیل ہو جاتی ہے۔ (بقراط)

تمدد تشنج کی ایک قسم ہے۔ ابتدا میں اعضاء تشنج زدہ نہیں ہوتے کیونکہ یہاں تاؤ آگے کی جانب ہوتا ہے یا پیچھے کی جانب۔

بقراط کے قول کے مطابق تمدد اور تشنج کی جملہ اقسام اعصابی اعضاء کے امتلاء سے ہوتی ہیں یا استفراغ سے۔ حمی محرق سے جو تشنج لاحق ہوتا ہے وہ پوست سے ہوتا ہے۔ ابتدا جو تشنج ہوتا ہے اس کی تولید قطعی طور پر امتلاء سے ہوتی ہے۔ تشنج کی اس قسم میں بعد کو بخار آ جانے تو کچھ رطوبتیں اور فضات تحلیل اور کچھ برودت میں پختہ ہو جاتی ہیں۔ اور یہی

اس بیماری میں اعضاء کے نقصان بہا کرتے ہیں۔ لہذا بخار کے بعد تشنج کا ہونا روکی اور تشنج کے بعد شرمش میں بخار کا آنا عہد ہے۔ (جائینوس)

تھمد کے ساتھ شدید درنہ ہو تو تھمد و محسوس نہ ہو گا۔ کیونکہ عضو کسی ایک جہت کی جانب مائل نہیں ہوتا بلکہ قائم رہتا ہے۔ اس لیے اگر مابہر اعضاء کو معلوم ہو جاتا ہے کہ قائم رہنے کے باوجود یہ عضو قائم رہتا ہے۔ ایسا لگتا جیسے مہا ہو گیا ہو۔ (مؤلف)

تشنج خربق کے سستوں، زنجیری ماردکی کے ورم فم معدہ کے اندر سخت سورش پیدا کرنے والی ہے۔ شدید ہوتا ہے۔ سینہ میں تشنج خاص ریڈلیوں کے عضلات میں ہوتا ہے۔ (بقراط)

اعصاب کے اندر چھین کے بعد ورم آجائے تو اس کے سبب تشنج واقع ہو جائے گا۔ اور یہ امتحانی تشنج نہ کہ عام ہے۔ عصاب کے اندر ورم پیدا ہو جانے سے عارض ہوتا ہے۔ علاج کا طریقہ یہ ہے کہ ورم کو تحلیل کر دیا جائے۔ (مؤلف)

خربق پیٹ، درہشت، خون خورنی کرنے والے، رشم کی بدولت عارض ہونے والے تشنج مسلک ہے۔ یونکہ دونوں قسم تشنج پوست کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ جراثیم کی وجہ سے تشنج، جراثیم کے بعد مصائبی اعضاء اندر ورم پیدا ہونے سے واقع ہوتا ہے۔ اعضاء کے اندر تشنج وہاں کم سے کم نظر آئے گا۔ ماردکی بخار، چربی بخار، رشمی اعضاء تک پہنچتی ہے اور اعصاب کی جڑیں متاثر ہونے لگتی ہیں۔ اس وقت اس کا تسد ورم جسم پر ہوتا ہے۔ (بقراط)

اگر اب روشنی کے بعد پیدا ہونے والے تشنج، امتحانی تشنج ہے۔ کیونکہ شرمش اب اعصاب کے اندر ریشی طرح سرایت کرتی ہے لہذا حکمت کے با مقابل اعصاب کے اندر رطوبت جب زیادہ ہو جائے تو تشنج الحقیقی ہو جائے گا۔ پر عکس ازیں حکمت زیادہ ہو گی تو تشنج تحلیل ہو گا۔ جیسا کہ بخاروں کا اثر ہوتا ہے۔

تھمد کے بعد تشنج اب ریشی میں تشنج کی بیماری ہونے لگتا ہے۔ تشنج کی بیماری میں تشنج ہونے لگتا ہے۔ تشنج شرمش شرمش ہے۔ (مؤلف)

تھمد ورم بعض چاروںوں کے اندر بدلتا ہے۔ اس سے زیادہ روزندہ رہا تو بقی جاتا ہے۔ یہ عہد، مکلی اور پھیلنے والوں حصوں سے تشنج عام کب ہوتا ہے۔ لہذا چونکہ طبیعت شدید تھمد ورم شرمش میں برکتی اس سے تشنج کے بخار اور ازالہ کا یہ سرعت تمام ہو جانا ضروری ہے۔ نئی وجہ ہے۔ بخار کے پھیلنے اور میں اس بیماری کا بخار ان خطرناک ہوتا ہے۔ تشنج حد سے بڑھنے والے تشنج استغاثہ ریشی راہ میں مانع ہے خاص رہتہ آفت کسی

مہسی مہو کے اندر واقع ہو۔

بے پروہ تھیا بخار ہوتا ہے اسے متانی تشنج نہیں ہوتا۔ اگر کسی کو تشنج ہو اس کے بعد پوہ تھیا فی بخار آجائے تو وہ تکمیل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس سخت جوڑی سے اعصاب مل جاتے ہیں۔ مادی و ازیں حرارت بھی تیز ہوتی ہے چنانچہ جوڑی سے اعصاب کے اندر موجود اخلاط خارج ہو جاتے ہیں اور حرارت سے یہ اعصاب ہتھکڑ ہو جاتے ہیں۔

تشنج امتنا اور استفراغ سے عارض ہو جاتا ہے جیسے کہ ادتار مرطوب ہو جاتے ہیں تو غلیظ ہو کر عارض میں اس حد تک پھیل جاتے ہیں کہ سبز کر ٹوٹ جاتے ہیں، ادتار جب آب سے قریب ہوتے ہیں تو سبز کر سمٹ جاتے ہیں۔ یہی حال اعصاب کا ہے، مرطوبت اور پوست سے اس کے اندر تشنج پیدا ہو جاتا ہے۔

تشنج نام ہے اعصاب کا اصل کی جانب بارادہ کھینچ جانے کا۔ یہ بھی سوداوی کبھی ہاضمی غلط سے لاحق ہوتا ہے۔

بخار، کسی بڑے آپریشن، دماغی یا بہاکی بیش حرارت سے تشنج ہو جائے تو جلد موت کی ایک علامت ہے۔

حموت مطبوہ میں عارض ہونے والا تشنج خراب سے ہائوس میں بہک مراد اختلاف ذہن بھی ہو۔ پیٹ چنے کی دوا (دواء مسهل) کے بعد جس شخص کو آٹے پیچھے سے نزار ہو جائے وہ مر جائے گا۔ ضرب سے لاحق ہونے والا کزاز قاتل ہے، ذات اشب، ذات ربیہ اور اورام میں عارض ہونے والا کزاز مہلک ہے۔ کزاز کے ساتھ مروڑ، قے، ہجلی اور ذہول عقل ہو تو یہ بھی قاتل ہے۔ آٹے اور پیچھے کی طرف کزاز ہو اور مریض کو ہنسی آجائے تو فوراً مر جائے گا۔ (بقراط)

دونوں طرف سے تشنج ہو تو اس کو امتداد نہیں آئے۔ یہ بیماری اس وقت ہوتی ہے جب اعضاء نفاذ ریح سے پھیل جاتے ہیں۔ جیران جسم طلاء نیز مطب ریان اور جلد سے ہوا خارج کر کے جلد کو گرم کر کے والی مسکن دوا میں اس ریان کو تکمیل رایتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بخار سے اس طرح کی بیماریوں کو بے حد فائدہ پہونچتا ہے۔ یہ نکلہ بخار سے جسم جیران سے رائد روں تک گرم ہو جاتا ہے۔ (ہیماؤس)

سائے کی دونوں جہتوں کے دونوں عضلات کے تمدد سے تشنج ہوتا ہے۔ ہر جزء اپنے سرے کی جانب پھیلتا ہے۔ (حرکات العضل کے پہلے مقالہ سے)

مرطوب بارد ہوا تشنج کے لئے معاون ثابت ہوتی ہے۔ خاص کر بچوں اور ان

انفراٹ کے حق میں جن کے اعصابی مزاج کمزور ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تشنج بچوں کے اندر تیزی سے پیدا ہوتا ہے اور ان میں سب سے کم خطرناک ہوتا ہے۔ (بقراط)
 پوست سے پیدا ہونے والا تشنج رفتہ رفتہ ظہور میں آتا ہے۔ برعکس ازیں رطوبت سے مار ضعیف ہونے والا چانک رہتا ہوتا ہے۔

تشنج زہد عصب کے لئے مفید یہ ہے کہ اس پر لکڑی کا ایک ٹکڑا رکھ کر باندھ دیا جائے، اور اسے تب ہی ہٹائیں جب وہاں ورم آجائے۔ اس کے بعد بدل کر دوسرا ٹکڑا باندھیں۔ تشنج اور تشنج کے مریضوں کو گرم چشموں میں غوطہ زنی سے حیرت انگیز طور پر فوری صحت ہوتی ہے۔ (یسودی)

تشنج کے ساتھ جسمانی امتلاء اور رگیں خون سے بھری ہوئی نظر آئیں تو فصد کھول کر صاع خون تک نکال دیں اس کے بعد مسهل دیں اور مقوی دواؤں کا حقنہ کریں۔ اعصاب کے نکلنے کے مقام پر ورم آجانے کے باعث تشنج واقع ہو تو اس عصب پر توجہ دیں۔ اس پر ملین، ملطف، اور خلل منادر رکھیں۔ جو لطیف اور مسکن دواؤں سے تیار کئے گئے ہوں۔ تشنج پورے جسم میں ہو تو نہایت گرم دواؤں کا عطوس استعمال کریں۔ کیونکہ یہ بے حد مفید ہے۔ غوطہ تیز تر اور گرم تر ہو، تشنج امتیازی کے مریض کو ملطف اور مسکن غذا میں مثلاً سویا کے ساتھ پتے کا پانی، خرمال، مرچ، بانی، اور زیتون دیں۔ مریض کی قوت کمزور ہو تو غذا میں خشک و شست مثلاً جزیوں میں چکوروں اور چکاک کے وغیرہ کے گوشت دیں۔

دوسری قسم کا علاج مرطب سحوطوں، روتغیات، لطیف چکنائی والے شوربوں اور ماء اشعیر سے کریں۔ سر پر طبع بنفش و شعیف کا نطو کریں، دودھ کی دھار ماریں اور اسی کا سحوط استعمال کریں۔ ان میں نیم گرم پانی ملا کر مریض کو پھانسیں، آبیون کرائیں، باہر آجائے تو تریں کریں۔ یہی طریقہ بے بعد دیگرے استعمال کریں۔ بشرطیکہ بخار نہ ہو۔ (اہرن)

ایسا مانتا ہے کہ بخار کے باعث مذکورہ طبیب مریض کو آبیون سے خارج کر رہا ہے۔ حالانکہ تشنج بخار سے زیادہ اہم ہے۔ آبیون رطوبت پیدا کرتا ہے اور اس جہت سے وہ ہرگز تشنج پیدا نہیں کرتا۔ (مولف)

مرطب تشنج میں زیت الفصلب میں بیٹھنا مفید ہے جو گرم جموں کے سر او جوش دے دیا گیا ہو۔ کیونکہ اس میں غایت درجہ کی تعمیلی قوت موجود ہوتی ہے اس سے صحت جلد ہوتی ہے۔ رافن سون میں تخم سہا کھلا کر تریں کریں بشرطیکہ بخار نہ ہو۔ بخار ہو تو بخار ہی

علاج کے لئے کافی ہے۔ پوست کے باعث پیدا ہونے والے تشنج میں ردغن بنفشہ، ردغن نیلوفر، ردغن کدو اور موسم کی مالش کریں۔

عمرہ ضماو :

ردغن سوسن، شمع زرد، لبنی (ایک قسم کی گوند) جند بیدستر، فریون، مرہم بنا کر غلیظ یا بارد ہو جانے والے عصب کے مہدا پر رتھیں اس سے عصب آزاد ہو جائے گا۔ (یعنی تشنج دور ہو جائے گا۔) (اہرن)

جند بیدستر، حلتیت اور شمد بقدر ۲۱ گرام مرطوب تشنج کے مریضوں کو پاؤں میں اس سے بنر ہو گا اور تشنج فوراً تحلیل ہو جائے گا۔ (طبری)

تشنج اچانک عارض ہو جائے تو لازمی طور پر امتلاء کا نتیجہ ہو گا۔ برعکس ازیں رفت رفتہ واقع ہو یا کسی استفراغ یا حملات کے بعد عارض ہو تو صحت یابی مشکل ہے۔ مناسب یہ ہے کہ جو اعضاء تشنج اٹھے ہوں انہیں برعکس پھیلایا جائے۔ پھر ان کی مالش ردغن سداب اور ردغن حمام الحار وغیرہ سے کی جائے۔ شد کا شربت دیا جائے۔ استفراغ کے عارض ہونے والے تشنج میں ردغن اور نیم گرم پانی سے مالش کی جائے۔ کوئی مانع موجود نہ ہو تو آہن کر دیا جائے۔ پانی نیم گرم ہو، گرم نہ ہو، نرم مردخات سے تمرغ کی جائے۔ نرم کھانے اور پینے کی اشیاء دی جائیں۔ رقیق ریحانی شراب ایسی پائی جائے جو تیزی سے نفوذ کرے۔ بشرطیکہ بخار نہ ہو۔ بخار کی موجودگی میں ماء الشعیر دیں۔ اور نیند لانے کا اہتمام کریں۔

جو تھوڑا امتلاء یا جوڑے کے درم حار سے پیدا ہو اس کا علاج استفراغ سے کریں۔ ورم حار کا علاج ادویہ سے اور مخصوص علاج کے ذریعہ کریں۔ (ورم حار یعنی ورم سلب۔ مائل) تھوڑا بھی سخت قے سے ہوتا ہے۔ تھوڑے میں بخ شوکہ یعنی سودیہ، ختم شوکہ سفید، اور ختم شوکہ مصریہ مفید ہے۔ کچھ لوگوں کو امتلاء کے باعث پیدا ہونے والے تھوڑے میں عصارۃ قطریون دقیق سے شفا آتی ہے یہ عصارہ نہ صرف پائیں بلکہ باہر سے جسم پر اسکا نفوخ بھی کریں۔ نیز ردغن حمام الحار اور جند بیدستر کے ذریعہ تمرغ کریں۔ سکون نہ ہو تو شکاف دے کر پچھنے لگائیں۔ ساقین میں تھوڑا تو بخز اور نچلے سر سے پر جسم میں تھوڑا ہو تو دونوں شانوں کے درمیان اس جگہ سے نیچے والے سر پر اور شانہ کی ہڈی کے اوپری جوڑ پر پچھنے لگائیں۔ پورا جسم صحت مند ہو اور تھوڑا صرف ہونٹ، پلک یا زبان میں ہو تو بید خراب ہے۔ نقرہ

(۱۔ بی۔ سی۔ پیپے کا اندھا) اور بہت مہر و ست خون خارج نہ کریں۔ لڑا لسی بھی ملے۔ تمہا
 ہوتے ہیں۔ یہ عضلات جسم بالخصوص ان عضلات کے جمود سے عارض ہوتا ہے جو مہروں پر
 واقع ہیں۔ اس طرح کا جمود غلط ہر دستہ لاحق ہوتا ہے۔ مریض مڑ نہیں سکتا۔ (بولس)

یہ کزاز اور تشنج کا باہمی فرق ہے۔ کزاز مکمل طور پر یہ ہے کہ اپنے سر سے کی جانب
 پھیل جانے کے باعث عضلہ میں جمود پیدا ہو جائے۔ ایسی صورت میں تشنج کی صوابت محسوس
 نہ ہوگی۔ بالخصوص عضلہ کے سر سے پر۔ (مولف)

تمہا، کبھی جسم میں آٹے کی جانب، کبھی پیچھے کی جانب کبھی دونوں جانب میں برابر،
 ایسی صورت میں تمہا برابر برابر نہ گا۔ مریضوں کا مانع خشک جمود سے کریں۔ ایسے لوگوں
 کے لئے بخار آجانا بہترین علاج ہے

اس بخار کی علامات حسب ذیل ہیں :

مخندہی سانس جیسا تنفس، ہلکے متعذات صغیر، چہرے پر ہنسی نما کیفیت، مگر ہنسی نہ
 ہوگی، چہرہ میں سرخی یہ بولس کی کتاب میں ہے۔ بخار ایسے مریض کا عظیم علاج ہے۔
 کزاز بھی تکان سے، خشک زمین کے اوپر سوتے سے، کسی بھاری چیز کو اٹھانے سے، سقط یا
 جراحت یا کئی بار (آب سے داغ) سے ہو جاتا ہے۔ اس سے بلا ارادہ ہنسی نما کیفیت عارض ہوتی ہے۔
 چہرہ میں سرخی اور آنکھوں میں وقار نہیں ہوتا۔ اصدا پیشاب نہیں ہوتا۔ ہوتا بھی ہے تو ماء مردم
 جیس، جس کے اندر پہلے ہوتے ہیں۔ شکم ریک جاتا ہے، بے خوابی جاری ہو جاتی ہے۔ تمہا کے سب
 مریض زیادہ تر بہت سے نیچے کر جاتے ہیں۔ بھی شروع میں ہچکلی اور درد ہوتا ہے۔ کچھ لوگوں میں
 دونوں موڑوں کے اندر اور بہت میں درد ہوتا ہے۔ کچھ مریضوں پر ریش جاری ہو جاتا ہے۔

ان تمام مریضوں کا علاج وہی ہے جو علاج استفادہ کے باعث پیدا ہونے والا ہے۔
 جس قسم کو لازمی تمہا عارض ہو بیماری کے شروع میں سب سے پہلے اس کی قصد
 لگے۔ چہرہ، باغ اعضا پر اسے زیتون اور چند بید متہ کے ساتھ روغن جمعہ اشمار میں ڈبو کر
 گازر نہیں۔ ایک چوڑے برتن میں گرم ریتوں بھر کر گردن کے اعصاب پر رکھیں۔ شکاف
 دے کر تھمت گامیں۔ جمود یا شکاف معطر ہو گا۔ پچھنے گردن پر، دونوں طرف سے مہروں پر،
 سینہ پر، کثیر العضلات مقامات پر، پسلیوں کے سروں پر اور مثانہ اور گردن کے مقامات پر
 لگائیں۔ خون نکالنا ممنوع نہیں ہے مگر یکبارگی نہ نکالیں۔ کئی بار نکالیں۔ زیتون میں تر کر کے
 ایک گاز کے ذریعہ رک کو خشک کریں تاکہ مریض کو غصہ نہ پہونچے۔ کزاز پھر بھی مسلسل

باقی رہے تو مریض کو دن میں کئی بار گرم زیتون کے تیزن میں داخل کریں۔ اس میں کئی طرح کی غفلت سے کام نہ لیں۔ مریض کو بتائیں کہ اس سے بے حد طاقت پیدا ہوگی۔ پانی اور شہد اتنا پکا کر پلائیں کہ نصف رہ جائے۔ جاؤ شیر ۲ سے ۵ گرام تک ہر اوسطیت بقدر ایک گرام۔ ۵ گرام ہر اوسطیت غسل پلائیں۔ ان سب سے زیادہ مؤثر علاج جند بیدار رہنا ہے۔ اسے تھوڑا تھوڑا تین بار دیں۔ کیونکہ اس طرح کے مریضوں کے لئے ٹھکانا مشکل ہوتا ہے۔ پینے والی چیزیں زیادہ تر نعتوں سے خارج ہو جاتی ہیں۔ اس سے اضطراب پیدا ہوتا ہے اور تہ میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ معدہ پر روغن سداب اور جاؤ شیر کا سطوخ کریں اور حقہ دیں۔ بقراط کے قول کے مطابق آب سرد انڈیلنا بے حد خطرناک ہے۔ اسی لئے بقراط کے بعد جو اطباء آئے انہوں نے اسکا تذکرہ نہیں کیا ہے۔ لہذا ہم بھی اسے ترک کریں گے۔ لطیف تدابیر اختیار کریں اور قابض لطیف روغنات کے ذریعہ ترمیم کریں۔ (حنین)

تشیع بھی اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ گردن کو کھینچ کر سر کو موز دیتا ہے۔ دانت باہم رگڑا دیتے ہیں۔ کبھی وہ پشت اور سینہ کو موز کر میزھا کر دیتا ہے۔ (چرک)

تشیع کے مریض پر سہلکات اور روغن تخم ستاں و معطنی کا ضار کریں۔ اس کے بعد تمام مردوں کی مالش کریں۔ بعد ازاں گردن میں اون کا ایک بڑا سا نرم قلاوہ پسند دیں اور اس پر ہر وقت مسکن روغن چھڑکتے رہیں۔ مردوں سے لے کر کمر تک موم اور گرم روغن ملیں، اسی سے جسم کی مالش کریں اور مریض کو گرم زیتون کے آبن میں بٹھائیں۔ (شمعون)

روغن کا آبن محل نظر ہے۔ میرے خیال میں یہ خشکی پیدا کرتا ہے۔ خشک مریض کے لئے موزوں نہیں ہے۔ (مؤلف)

استلائی تشیع کے مریض کو خشک حمام میں بیٹھائیں۔ کیونکہ اس کیلئے نہایت مؤثر ہے۔ روغن زیتون میں جند بیدار توڑ کر مالش کریں، روغن ارند، ماء الغسل اور حلیت پلائیں۔ کسی پتھر کو گرم کر کے اس پر شراب چھڑکیں۔ پھر مریض کو ایک کھل اوڑھا کر اس کا ہسپارہ دیں تاکہ پینہ آجائے۔

مختصرات :

بچوں کو خشک تشیع عارض ہوا کرتا ہے۔ عوام اس بیماری کو ام الصبیان کہتے ہیں۔ امیں ہم گرم روغن بنفشہ کے آبن میں بٹھائیں۔ سردوں پر دودھ کی دھار ماریں، بنفشہ اور

دودھ کا استعمال کریں۔ موسمِ روغن اور حبابِ اسہول کا فروغ کریں۔ حلق کے اندر ماء الشعیر اور اہیات پکائیں۔ طبیعت میں خشکی ہو تو شیاف کا حمول کریں۔ دست لانے کے لئے مسهل ہرگز نہ دیں۔

رطوبی تشنج کے اندر مریض کو علیحدہ اور تریق پائیں۔ عطوس استعمال کریں۔ برگ خار، برنجوسف، برگ اترج، سعد، اور قصب الزریہ کے جو شانہ میں مریض کو بنھائیں۔ طاقتور مسہات کے ذریعہ استفراغ کریں۔ بعد ازاں روغن قسم کی تمرق کریں۔ اس سے فوری فائدہ ہو گا۔ روغن جندبیدستر، فریون، عاقرقرچ اور خردل کے ذریعہ بھی تمرق کریں۔ اعصاب کے ٹپکنے کی جگہوں پر نمک اور حرمل جیسی خشک چیزوں کی حمید کریں۔ مراروں کا مسوطہ کریں۔ اور مید اور سندروس کا بخوردیں۔ (شمعون)

تنج بچوں کے اندر تیزی سے پیدا ہوتا ہے مگر تکلیف دہ کم ہوتا ہے۔ چونکہ بچوں کے اعصاب کمزور ہوتے ہیں اس لئے معمولی سبب سے تشنج جلد لاحق ہو جاتا ہے۔ لہذا ان میں کم خطرناک ہوتا ہے۔ تمام ہی تشنج یوست کے باعث نہیں ہوتے۔ کیونکہ یہ ممکن ہے کہ بخار رطوبتوں کو پکھلا دے اور اس کی وجہ سے مریطوب کزاز پیدا ہو جائے۔ ایسی حالت بخار کی شدت میں ہو سکتی ہے۔ مگر بخار کے بعد جو تشنج عارض ہوتا ہے وہ یوست کے سبب ہوتا ہے۔ سخت نمذک سے کبھی تہہ پیدا ہو جاتا ہے۔ (جانیوس)

ایسی کو کزاز کہتے ہیں (مؤلف)

تنج زیادہ تر بچوں کو لاحق ہوتا ہے۔ ان کے اندر مکمل صحت یابی کے لئے یہ آسان تر ہوتا ہے۔ سات سال کی عمر سے زیادہ ہو جانے پر تشنج ہو جائے تو مریض بچتا نہیں ہے۔ بچتا بھی۔ تاخیر کے بعد۔ اس درد میں مٹی حادہ مطبوعہ لازمہ، بے خوابی، شکم کی خشکی، زردی رنگ، اور ہونٹ کی خشکی، اور زبان کی جلد کا پھیلاؤ اور اس کا سیاہ ہو جانا لازم ہو جاتا ہے۔ پیشاب پتہ سرخ پتہ سفید ہو جاتا ہے۔ کیونکہ حرارت سر کی جانب چڑھتی ہے۔ کبھی پیشاب سفید ہوتا ہے۔ دست نہ آتے ہوں تو طہین شکم کے لئے شیاف کا حمول اور گدھی اور بکری کے دودھ کا نطول کریں۔ پشت کے مردوں کی تمرق پھر سر پر دودھ اور روغن بنفشہ میں تر کر کے گاڑ لیں۔ روغن کدو شیریں اور روغن بادام شیریں کا مسوطہ دیں۔ تہہ نہ ہو تو برگ تل، کدو، عطی اور نیلو فر جیسے مملوآت کے پانی کا آہن اور نطول استعمال کریں۔ حالت مشکل ہو تو مریض کو ایسے آہن میں بنھائیں جس میں نیم گرم روغن حل ہو۔ لعاب اسپول اور

آب ہمارے وقت روغن بنفشہ کے ساتھ پا لیں۔ سر کو کھٹکی، بنفشہ اور روغن حل سے دیر سے ست پت کریں۔ کدو کے ٹکڑوں کے ساتھ ماء اشعیر پا لیں۔ بخار تیز نہ ہو تو کدو کی کاٹھ ۱۰۰ گرام، روغن بادام شیریں ۴۰ گرام شکر کے ساتھ دیں۔ سون کے بعد کسی حصہ کے اندر تھوڑے بجائے تو اس پر پھینے کا نہیں اور روغن زعفران میں پکھا کر چربیوں رکھیں۔

مرطوب تشنج یکبارگی پیدا ہو جاتا ہے اس کے ساتھ اعضاء ڈھیلے پڑ جاتے ہیں، اس لئے علاج میں گرم حبوب کا مسسل دیں۔ گولیاں صبر، جندبیدستر، فریون، حلیت، چاؤ شیر سے تیار کی گئی ہوں اس کے بعد گرم محلل چشموں میں بندھائیں۔

حسب ذیل نسخہ کے ذریعہ تدبیر کریں

موم زرد ۸۰ گرام، زیت اناطاق ۸۰ گرام، فریون تارو ۴۰ گرام، تشنج زدہ عضلات کے سردیوں پر اس روغن کے ذریعہ مالش کریں۔ تشنج اور فوج میں بھی بحد مفید ہے۔ لطیف تدبیریں اختیار کریں۔ (سرایون)

تشنج جب پورے جسم میں ہو جاتا ہے تو اس کے علاج کے لئے اسباء عام طور سے گردن کے بعد واقع ہونے والے سردیوں کا قصد کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ چہرہ، اعضاء میں بھی تشنج ہو تو وہ علاج کا قصد کرتے ہیں۔

دونوں ہونٹوں، آنکھوں، پیشانی کی جلد، تمام اڑھوں اور زبان کی جڑ میں تشنج کئی بار عارض ہوتا ہے۔ اس کے علاج کیلئے دماغ کا قصد کیا جاتا ہے۔ بے خوابی، استفرغ، کباب، غم اور حمی محرقہ کے بعد جو تشنج ہوتا ہے اس کا موجب جوست ہوتی ہے۔ تھکاوٹ، کثرت حمام، خاص کر زیادہ شراب نوشی، کئی ریاضت اور کثرت سے سونے کے بعد جو تشنج ہو جاتا ہے۔ اس کا موجب رطوبت ہوتی ہے۔ (جانیوس)

کئی اور کئی کے بعد تشنج کا ہو جانا خراب ہے کیونکہ اس سے اعصاب خشک ہو جاتے ہیں۔ یہ سب سے زیادہ خراب تشنج ہوتا ہے۔

علامات :

بیشتر از تمام جسم بوجھل، اختلاج، صلابت جسم، نقل کلام، (گنگلو کے اندر بھاری پن) گدی سے لے کر حصص تک چھین کا احساس، منہ میں درد، نکلنے میں دشواری، زبان بوجھل، خارش ہوتی ہے مگر کھلنا اچھا نہیں لگتا، درد شروع ہوتا ہے تو درد ان، درد اور

عضلات میں پھیل جاتا ہے۔ چہرہ سرخ ہو جاتا ہے، نیچے کی دائرہ بوجھل ہو جاتی ہے، پسینہ زیادہ آتا ہے، اطراف ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں اور ان پر ریشہ طاری ہو جاتا ہے۔ نبض فاسد، تنفس تنگ دھیر اور گردن مڑ جاتی ہے، اگر باندھ کر گردن کو سیدھی کرنا چاہیں تو اسے آگے پیچھے کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ (بقراہ)

مرطوب تشنج شکم کے اندر ریا ج بھر دیتا ہے، اس لئے خراب علامت ہوتی ہے۔
مسلک تشنج کی علامت یہ ہے کہ شکم پھول جاتا ہے، (ردفس)

ایک عورت کا میں نے معائنہ کیا۔ اس کا زیریں جڑا بالائی جڑے سے مسلسل رگڑا تھا۔ واپسی میں پھر رگڑ پیدا ہوتی۔ ہر چند کہ واپس نہ آنے کے لئے پوری طاقت صرف کرتی مگر قدرت نہ پاتی۔ شکم اس حد تک پھولا ہوا تھا کہ پھٹ جانے کے قریب تھا۔ حالت نہایت حیرت انگیز تھی۔ مرطوب تشنج شروع ہوا۔ پھر دانت کھرائے حتیٰ کہ مریض وفات پا گئی۔ (مؤلف)

مرطوب تشنج کا علاج :

تیز جتنے استعمال کریں۔ رد مالوں سے اتنی مالش کریں کہ مریض سرخ ہو جائے، پھر اسے برگ غار، شیج مرزنجوش کے جو شاندر میں بٹھائیں۔ بعد ازاں ماکف اعضاء کی بورہ اور خاکستر قفس کے ذریعہ مالش کریں جسم سرخ ہو جانے کے بعد ردغن قسط اور ردغن سوسن سے تریخ کریں۔ کوئی قابض شے قریب نہ جانے دیں۔ اس کے درجہ علاج کرنا ہی ہو تو گرم ہو اور ساتھ ہی مرفی بھی ہو۔ کوشش کریں کہ مریض گرم رہے۔ اس کے لئے ۰۵ گرام حلیت دیں۔ (ابن ماسویہ)

مفرد ادویات :

تشنج امتلائی کے لئے شراب کے ساتھ جندبیدستر کا استعمال اور پرالے زیتون کی تریخ سب سے موثر علاج ہے۔

قلنس اور سداب کے ساتھ حلیت پلانا تشنج میں بے حد مفید ہے۔ (جائینوس)
بخار کے بعد عارض ہونے والا ہر تشنج ردی قیہ ہوتا۔ مگر حمی محرقہ اور طویل اسمدت حمی کے بعد عارض ہونے والا تشنج ردی ہوتا ہے۔ (حنین)
ردی اور یاہس کی حیثیت کو فہم میں رکھیں۔ (مؤلف)

وانٹوں کا سمٹنا اور جھڑے کا چپکنا دائرہ کے عضلات میں تشنج واقع ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (جائینوس)

کوئی آدمی تشنج میں مبتلا ہو اور قبل ازیں متلی اور کرب کی شکایت رہی ہو تو یہ تشنج کی وہ قسم ہے جو فلم معدہ کے ساتھ دماغ کے اثرات اک سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کا تذکرہ جالینوس نے العمل دلائل عراض کے چوتھے مقام میں کیا ہے۔

طبخ حبلسا اعصابی تشنج میں مفید ہے۔ (مؤلف)

بارد تشنج کے لئے جلد بید سر سب سے مفید دوا ہے۔ روغن حنا اس تشنج میں مفید ہے جس میں گردن مائل ہو کر سٹک جاتی ہے۔ یہی کزاز کہلاتا ہے۔ (بقراط)

گند حک کا پانی اعصاب کو بے حد نرم کرتا ہے۔ (روفس)

ایر سا اعصابی تشنج میں مفید ہے، زیتون کے ساتھ عاقر قرعہ کی تریخ بھی یہی اثر رکھتی ہے۔ زراوند امتلائی تشنج میں مفید ہے۔ (جائینوس)

قابض سیاہ شراب کے ساتھ خصیۃ العنلوب پلایا جائے تو پیچھے تک ہونے والے تشنج کے لئے دوائے شافی ہے۔ (پولس و جالینوس)

کزاز اور گردن کی کجی میں روغن سوسن یا روغن زمس یا روغن خیری کے ساتھ مومیائی کا سقوط کریں۔ اور مردوں پر کھوے کی چربی ملیں۔ (عبدوس)

ابتدائی طور پر تشنج کا سبب رطوبت ہوتا ہے۔ مگر بخار یا احتراش کے بعد واقع ہونے والا تشنج یبوست سے ہوتا ہے۔ رطوبی تشنج میں فصد کھولیں۔ جلد بید ستر اور قفل پلائیں۔ یا بس تشنج میں لعاب ت، گرم پانی، چربیاں، روغن حنا، اور روغن سوسن استعمال کریں۔ بشرطیکہ حرارت زیادہ نہ ہو اس سے بے حد تمکین ہوتی ہے۔ گرم پانی کا مسلسل انہول کریں۔ اس کے بعد روغن کی تریخ کریں تاکہ رطوبت کی حفاظت ہو سکے۔ (اشعین)

سینہ کے عضلات کو تشنج لاحق ہو تو جسم آگے کو کھینچ اٹھتا ہے۔ پشت کے عضلات تشنج میں مبتلا ہوتے ہیں تو جسم پیچھے کی جانب کھینچتا ہے مگر سینہ اور پشت دونوں کے عضلات کو تشنج لاحق ہو تو بے حد پھیل کر قائم ہو جاتے ہیں اور مریض فوری طور پر ہلاک ہو جاتا ہے۔ تشنج کا مریض کوئی چیز نگل نہیں سکتا۔ دانت کھراتے ہیں۔ رطوبی تشنج کے لئے گرم چشمہ کے پانی سے زیادہ مفید اور کوئی چیز نہیں ہے۔ اس بیماری کا استعمال ہو جاتا ہے اور اربول اور بے حد پرانی شراب کا بھی یہی اثر ہے۔ (فیولپوس)

امتلاء کے باعث پیدا ہونے والا تشنج اچانک رونما ہوتا ہے۔ مگر استفراغ کی وجہ سے پیدا ہونے والا تشنج رفتہ رفتہ وجود میں آتا ہے۔ تشنج پورے جسم میں ہو تو بیماری دماغ کے اندر ہوتی ہے۔ اور چہرے کے علاوہ پورے جسم میں ہو تو بیماری نخاع کے مہد میں ہوتی ہے۔ بعض اعضاء کے اندر ہو تو اس عصب کے اندر ہوتی ہے جو مائوف عصب تک آتا ہے۔ جسم کے مقدم حصہ میں ہو تو بیماری پچھلے عضلات کے اندر ہوتی ہے جو آگے ہوتے ہیں۔ اور اگر پچھلے حصے میں ہو تو بیماری پچھلے عضلات کے اندر ہوتی ہے۔ رطوبت سے پیدا ہوتی ہے تو اعصاب عرض میں پھیل جاتے ہیں۔ اور بیہوشی سے عارض ہوتی ہے تو اعصاب طول میں پھیل جاتے ہیں۔ ان دونوں پر اس تشنج کا اطلاق ہوتا ہے۔ جو ابتدائی طور پر لاحق ہوتا ہے۔ (جالیئوس)

بالعرض لاحق ہونے والا تشنج اعصاب کو خشک کر دینے والی حرارت یا انہیں سکڑنے اور سخت کرنے والی برودت یا مقام مائوف پر اجتماع رطوبات، یا کسی ڈسنے والی شے سے عارض ہوتا ہے۔ ڈسنے والی شے سے تشنج اسی لئے ہوتا ہے جیسے بچگی کے اندر عارض ہونے والی شے۔ مرطوب تشنج کثرت مدہوشی، کثرت جماع، غذائی استلاء اور راحت سے، اور یا بس تشنج ٹکان، استفراغ اور بخار کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے۔ تشنج اور صرع کا یہی فرق یہ ہے کہ صرع میں وقفہ ہوتا ہے۔ مگر تشنج میں ایسا نہیں ہوتا۔ نیز اس کے اندر ذہن کو نقصان نہیں پہنچتا۔

فوری موت کی علامات :

ضربہ کے باعث کزاز کا مریض مر جائے گا۔ کزاز کے ساتھ مردہ، قے، ہنگی اور ذہول عقل (عقل کی غفلت) موجود ہو تو موت طاری ہو جائے گی۔ (جالیئوس)

بچہ اور خشک تشنج کے لئے مستعد حضرات کو روزانہ آہن میں داخل کیا جائے اور روغن سے تریج کی جائے، مرض سے تحفظ ہو گا۔ (بقراط)

تشنج کے مریض مر جاتے ہیں تو بھی ان کے جسم گرم رہتے ہیں۔ (جالیئوس)

تشنج کے ساتھ کوئی اور بیماری ایسی ہو جس میں اخراج خون ضروری ہو تو خون کا اخراج بہتر ضرورت بلکہ اس سے بھی کم کریں۔ کیونکہ استفراغ جسم سے تشنج کا مریض مر جاتا ہے۔ (اغلو قن) (۱)

اور ام کے ساتھ پایا جائے والا تشنج بالعموم احلائی ہوتا ہے۔ (جالیئوس)

بقراط کے نظریات کے مطابق شراب نوشی کے بعد پیدا ہونے والا تشنج زیادہ تر قصد کا محتاج ہوتا ہے۔ تھمدیہ ہے کہ عصب و دلوں جانب سے برابر برابر قائم ہو اور ہرگز مائل نہ ہو۔ (مؤلف)

تھمدیہ کے اندر علمو کسی ایک جانب قطعاً مائل نہیں ہوتا بلکہ برابر برابر پھیلتا ہے۔ (جائینوس)

کسی شخص کو متلی اور دست میں جٹار یکمیں اور اسے تشنج ہو جائے تو بہ کثرت گرم پانی پلا کرتے کرائیں۔ تیز مرہ کی قے ہو کر صحت ہو جائے گی۔ یہ تشنج کی وہ قسم ہے جو فم معدہ سے دماغی اشتراک کے سبب لاحق ہوتی ہے۔ اسکا تذکرہ جائینوس نے الاعضاء الالہ کے پانچویں مقالہ میں کیا ہے۔ (مؤلف)

اور امی پیاریوں کے اندر عارض ہونے والا تشنج امتلاء کے سبب سے اور حملات محرقہ یا سر کے اندر پیدا ہونے والا تشنج یوست کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ابو محمد کو یہ کہتے سنا ہے کہ حملات محرقہ میں پیدا ہونے والا ہر تشنج یوست سے نہیں ہوتا۔ بلکہ کبھی بخار کے سبب بھی ہوتا ہے، چنانچہ جسم کے بعض اخلاط جب پھلتے ہیں اور کسی عضو تک آتے ہیں تو درم اور تشنج لاحق ہو جاتا ہے۔

دلوں کا ہا بھی فرق بند کر کے معلوم کریں۔ اگر بخار جسم کو اس حد تک پھیلا دے کہ جسم کے تمام مزاج پر یوست کا غالب آ جانا جائز ہو تو یہ یوست سے ہوگا۔ ورنہ ایسا ہی ہوگا جیسا کہ اوپر ہم نے بیان کیا ہے۔ (جائینوس)

لاغر ہوئے بغیر بچہ کو اپنا تشنج عارض ہو جائے تو لامحالہ اسکا سبب و طوبت ہوگا۔ تشنج، در پشت اور وجع الفاصل میں مفید یہ ہے کہ سویا کو اچھی طرح پانی اور زیتون میں ابال لیں پھر اس میں لومڑی یا بچو، یا کتوں کے پلے اس حد تک پکائے جائیں کہ گل جائیں۔ بعد ازاں صاف کر کے اس کے اندر دوبار دن میں مریضوں کو بخائیں۔ نکلنے کے بعد گور خرقہ چربی یا کوئی لطیف چربی، گرم لطیف دواؤں مثلاً روغن اخروث، روغن غار، روغن سوسن، روغن قسط، روغن سنبل کے ساتھ ملا کر جسم پر مالش کریں۔ تشنج میں افستون مفید ہے۔ (مسج)

ایک شخص کو دیکھا کہ دھوپ میں زیادہ دودھو پ کر رہا ہے، اسے تشنج ہو گیا۔ اسکی وجہ سے چند دن وہ چت پڑا رہا پھر انتقال کر گیا۔ (مؤلف)

کزاز شروع ہوتا ہے تو منہ بند ہو جاتا ہے، آنکھوں سے اشک جاری ہوتا ہے، نگاہ جھٹک جاتی ہے چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔ مریض ہاتھ پر سمیٹ نہیں سکتا۔ درد شدت کا ہوگا۔ موت کے قریب نعتوں سے پلائی ہوئی شے اور دوا مقلی خارج ہو جائے گی۔ مریض قے کے

اندر تھوڑا بلغم خارج کرے گا۔ اور پانچویں دن ہلاک ہو جائے گا۔ بچ گیا تو صحت یاب ہو گا۔ لہذا بکثرت گرم روغن سے اس کی تریخ کریں۔ کسی جھلی میں یا مشینزے کے اندر پانی یا روغن بھر کر جٹائے در مقامات کی تریخ کریں۔ تریخ اور حمید کثرت سے بار بار کریں۔ (مولف)

بوست بخ فاشرا اور برگ فاشرا اپنی حدت اور لطافت کی وجہ سے تشنج میں مفید ہیں۔ لقلل اور سداب کے ساتھ حلیت ہمراہ شراب کے استعمال سے کزاز میں سکون ہو جاتا ہے۔ بخ حب لسان اعصابی تشنج میں مفید ہے۔ (دیا ستوریدوس)

نجم باد آور واپنی لطافت کی وجہ سے تشنج میں مفید ہے۔ (دیا ستوریدوس و جالینوس) جندبید ستر امتاء کے باعث پیدا ہونے والے تشنج میں بے حد مفید ہے۔ مروغ یا مشروب مستعمل ہے۔ (جالینوس)

بارد تشنج کے لئے جندبید ستر تمام دواؤں سے زیادہ مفید ہے۔ اس کے جسم کے اندر خونت اور اعصاب میں قوت پیدا ہوتی ہے۔ یہ اعصاب کے لئے بے حد نافع ہے۔ روغن حنا اس تشنج میں مفید ہے جس کے ساتھ گردن پیچھے کی طرف مڑ جاتی ہے۔ (بقراط) شربت کماریوس تشنج میں مفید ہے۔ جالینوس کا قول ہے کہ کبریتی (گندھک کا پانی) اعصاب کو نرم کرتا ہے۔ (دیا ستوریدوس)

ایر سا تشنج میں مفید ہے۔ (ردفس) عاقرقرحہ کو ریون اور روغن میں ملا کر استعمال کرنا اس کزاز میں مفید ہے جو انسان کو زیادہ تر عارض ہوتا ہے۔ سیسی (قنط) کا گوشت تشنج میں مفید ہے۔ (جالینوس) زراوند امتداد میں نافع ہے۔ (ابن ماسویہ)

خصیہ المقلب کچھ المباء کے مطابق پیچھے کی جانب عارض ہونے والے تشنج کی شافی دوا ہے۔ شراب سیاہ قابض کے ہمراہ مستعمل ہے۔ (بولس) تشنج اور کزاز کا نسخہ :

روغن سوسن یا روغن نرمس میں مومیائی شامل کر کے استعمال کی جائے۔ طاقتور دشوار تشنج کے لئے وہ مرہ جو اصلاً مصب قنط کا مخزج ہے، تشنج رطوبی میں جٹا ہو تو اس پر جندبید ستر فریون دغیرہ کا حماد کریں اور اگر پوست سے تشنج واقع ہو تو گندھک کے زرد پانی، روغن شیرج اور چربیوں سے دن میں پورے پورے پرکشی بار مالش کریں۔ آئین

اور ترتیب سے کام لیں۔ (ابن عہدوس)
عصبی تشنج کا نسخہ :

حب ، قسط ہر اوروغن حل پاروغن الیہ وپیہ بط ، گودہ ساق گاؤ ، پیہ اونٹ ، گودہ ساق اونٹ ، ہر اوروغن زرمس سرخ ، تشنج زدہ مقام پر شاد کریں۔ اور حلب ، تخم کتاں ، بنج سوسن ، ناخونہ کے جوشندہ کا نطول کریں۔ طبع اصول ہر اوروغن ارغڈ لیں۔ یا روغان سوسن و شہد ہر اوروغن سوسن کا طلاء کریں۔

امتلا سے پیدا شدہ تشنج کا نسخہ :

جند بید ستر ، روغان سوسن ہر آب گرم لیں اور عسویاذف پر استسماش بھی کریں۔
برگ عطلی ترکوٹ کر شاد کریں۔

تشنج اور انقباض جو کرازا کھلاتا ہے کے لئے :

روغن خیری اور روغان زرمس کے ہر اورو میائی کا سقوط کریں۔ یا ہر اورو ملبوس کچھوے کا خون پائیں۔ یا کچھوے کا گوشت کھائیں اور اس کی چربی سارے جسم پر ملیں۔ (ابن عہدوس)
تشنج بخار یا استفراغ کے بعد ظاہر ہو تو پوست کی وجہ سے اور ابتدائی طور پر ظاہر ہو تو رطوبت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ قصد کی طاقت ہو تو قصد کریں۔ جند بید ستر اور قلفض پائیں۔ رونیات قالج کے ذریعہ تریج کریں۔ پوست سے پیدا شدہ بیماری میں لباس کے مہم ، آب گرم ، چربیوں اور کبھی روغان سوسن کے ذریعہ کبھی اس کے بغیر جسم کو نرم کریں۔ اس سے اچھی طرح لینت (نرمی) پیدا ہوتی ہے۔ روغان حناء ، روغان فریون اور روغان ہلسا پہلی قسم کے لئے مصلح ہے۔ یہ بے حد طاقتور دوائیں ہیں ، خاص کر روغان فریون ، اعصاب پر گرم پانی کا مسلسل نطول کریں۔ رطوبت سے تحفظ کے لئے تریج کریں۔ (الشعمن)

عصبی تشنج کے لئے نسخہ :

موم سرخ ۲ حصہ ، پیہ خنزیر ۳ حصہ ، پیہ بط ۲ حصہ ، پیہ مرغابی ۲ حصہ ، پیہ دندان گاؤ ۲ حصہ ، گودہ ساق گاؤ ۲ حصہ ، روغان الیہ ۱.۵ حصہ ، پیہ اونٹ ۲ حصہ ، گودہ ساق اونٹ ۲ حصہ ، روغان زرمس میں پکا کر عسویاذف پر ملیں اور طبع حلب ، تخم کتاں ، بنج سوسن ، ناخونہ کا نطول کریں۔

تصویر مرغابی کی کھال باندھیں۔ نیز حسب ذیل جو شاندار استعمال کریں۔

نانہ ۴۰ گرام، حلبہ ۸۰ گرام، ختم کتاب ۸۰ گرام، اصل اسوس ۶۰ گرام، سپستان ۴۴ گرام، انجیر سفید قرہ ۷ عدد، بیج کر فس ۲۵ گرام، پوست بادیان ۲۵ گرام، شیخ ارمنی ۱۰ گرام، قصب اندریر ۲۵ گرام، انیسون ۷ گرام، مصطکی ۷ گرام، شویلا (برنجاسف) ۵ گرام، ۴ کلو ۴۰۰ گرام پانی میں اس قدر جوش دیں کہ پانی ۹۶۰ گرام رہ جائے۔ پھر اسے چھان لڑا ایک تھالی لے لیں اور اسے ہر اور روغن ارغہ ۵ گرام درد غن بادام شیریں ۷ گرام نوش کریں۔ کھانے میں بھیڑ کے پچ کا شوربہ اور پیسے میں ہر او آب حقی، شکر کا پانی (۲۰۰) دیں۔

اعصابی تشنج کے لئے حسب ذیل نسخہ بھی مفید ہے :

بیخ سوسن سفید کو شہد اور روغن سوسن سفید میں شامل کر کے ہمار کریں اور مریمض کو جند بیدستر، ۲ گرام ہر او آب گرم درد غن سوسن پلائیں۔ مقام ماؤف پر روغن سوسن کی مالش کریں۔ (ابن ماسویہ)

یوست سے پیدا ہونے والا تھمد نہایت دشوار ہوتا ہے۔ بخار بھی ہو تو ناقابل شفا ہے۔ زیادہ تر اور ام دیافی کے ساتھ بخاروں کے بعد لاحق ہوتا ہے۔ یہ بخار مسلک ہوتے ہیں۔ اس بیماری میں تشنج سے کوئی صحت یاب ہو گیا ہو میرے علم میں اب تک نہیں آیا۔ ہی کسی نے اس کا تھمد کرہ کیا ہے۔ تشنج زیادہ تر اسد کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یعنی وہ امتلاء جو اعصابی امتلاء کے اندر ہو جاتا ہے۔ یہ ممزولہ اس عارضہ کے ہے جو کسی کو سخت درم کی وجہ سے حق ہو جاتا ہے۔ یا پھر یہ کسی ایسی طیف خط کے باعث ہو کر رہتا ہے جو سوزش پیدا کرتی ہے اور اعصابی امتلاء کو لھا جاتی ہے۔ یہ پھر سخت برودت سے لاحق ہو جاتا ہے جو جمود نما کیفیت پیدا کر دیتی ہے۔ اسی کو کزاز کہتے ہیں۔

ان تینوں اقسام سے زیادہ تر شفا ہو جاتی ہے۔ اعصابی امتلاء کی یوست سے جو تشنج عارض ہو رہا ہے وہ ناقابل شفا ہے۔ (جالیوس)

پورے جسم میں تشنج کا واقع ہونا ممزولہ مصرع، اور نصف جسم کا تشنج ممزولہ اس تشنج کے ہے جو آگے یا پیچھے سے نصف عضلات کے اندر عارض ہوتا ہے۔ ایک عضو کا تشنج ضرور یہی کی تحریک سے پیدا ہونے والے لقوہ کے ممزولہ ہے

جس تنفس سے ذی روح کو تشنج ہوتا اور مر جاتا ہے۔ (جالیوس)

ابو بکر کی یہ بات میرے حانٹے میں موجود ہے کہ تشنج میں گلا گھٹنے سے موت واقع ہو جاتی ہے۔ اسی طرح انہوں نے یہ کہا ہے کہ جس شخص سے ذی روح کا گلا گھٹتا ہے۔ پھر تشنج میں مبتلا ہوتا اور مر جاتا ہے۔ (مؤلف)

سات سال کی عمر کے درمیان جن بچوں کو تیز بخار سے تشنج ہو جاتا ہے وہ کم ہی بچتے ہیں۔ بچوں میں تشنج حسب ذیل علامات سے شروع ہوتا ہے۔ مسلسل حمی عارہ، ساتھ میں بے خوابی، رونا، ریاح، شکم خشک، ہسمانی رنگ کا زردی اور سرخی میں تبدیل ہونا، تھوک خشک، زبان سیاہ اور حلق پھیلی ہوئی، پیشاب شروع میں سرخ مگر حسب بخار میں شدت آجائے گی اور اس کے انحرافات سر کی جانب چڑھنے لگیں گے تو سفید رنگوں میں دھڑکن نہایت تیز، رگیں خشک، ایسی صورت میں تشنج طاری ہو جائے گا۔ سب سے پہلے گدھی کا دودھ روغن گل، اور روغن بنفشہ مبرد جسم پر انڈیلیں اور شیر جار یہ اور روغن کدو کا سقوط کریں۔ لعاب اسپنول ہمراہ روغن بنفشہ پلائیں اور سر پر رکھیں۔ یہ عمل تین دن تک جاری رہے۔ چوتھے دن آرد جو، بنفشہ، ناخونہ، بابونہ پکا کر روغن شیرج میں حلوبہ کی مانند بنالیں اور اس سے سر کو لت پت کر دیں کھوپڑی سے گردن تک اور تمام گردن پر منہا کریں۔ اتفاق نہ ہو تو نیم گرم روغن بنفشہ میں منہا دیں۔ ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو گدی کے نیچے سر پر روغن کا مسلسل نطول کریں۔ شکم کو شیف دے کر پلین کریں۔ ماء الشیر، شکر، روغن بادام شیریں صبح کو چٹائیں اور رات کو اسپنول اور روغن گل دیں۔ دو سال کی عمر سے زیادہ کا ہو تو اسے تھوڑی ترشک پلائیں۔ پانچھ مرضہ کو مسلسل پلائیں۔ جوڑوں پر اور سر پر دودھ کی دھاریں ماریں۔ منہا رکھیں، انشاء اللہ شفاء ہوگی۔ (یہودی)

یہ تدبیر اس تشنج کے لئے موزوں ہے جو تمام عمروں میں استفرارغ ہونے کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے (مؤلف)

تمام عمروں میں تشنج زدہ علوس کا علاج یہ ہے کہ اسے تازہ مرطوب الیہ (چمکتی دنبہ) پسند دیں اور جب تک بدبودار نہ ہو جائے الگ نہ کریں، بدبو پیدا ہونے کے بعد دوسری تبدیل کر دیں۔ چربیوں سے بے ہوئے مرہم اور مرطوبات استعمال کریں۔ واضح رہے کہ یہ سب سے جو تشنج لاحق ہوتا ہے وہ رفتہ رفتہ بتدریج ہوتا ہے مگر مرطوبت سے پیدا ہونے والا تشنج اچانک ہو جاتا ہے۔ مرطوبی تشنج کے علاج کا ذکر ہم باب السکتہ میں کر چکے ہیں کیونکہ دونوں کا علاج ایک ہی ہے۔

فوری موت کی علامات :

ضربہ سے لاحق ہونے والے کزاز کا مریض مر جاتا ہے۔ اسی طرح کزاز کے ساتھ مردہ، قے، ہنگی، اور غفلت پائی جائے تو مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔ نیز کزاز کی موجودگی میں خواہ آگے سے ہو یا پیچھے سے جب مریض پر ہنسی طاری ہو جاتی ہے تو فوراً مر جاتا ہے۔ (یسودی)

پرہیز اور علاج :

شیریں گرم پانی کے آئین میں روزانہ داخل ہونے، بہ کثرت روغن کے ذریعہ تریخ اور اچھی طرح نرم مالش سے انسان تشنج سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ (بقراط)

بچوں کی تدبیر :

اپنی رطوبت اور ضعف اعصاب کی بدولت مرطوب تشنج کے لئے مستعد ہوا کرتے ہیں، اس میں یہ بہت کم تکلیف دہ ہوا کرتا ہے۔ (بقراط)

بچوں میں تشنج واقع ہونے سے پہلے مسلسل حلی محرقہ، بے خوابی، شکم خشک، رنگ زرد، تھوک خشک، زبان سیاہ، جلد پھیلی ہوئی، اور آخر میں پیشاب کم ہو جاتا ہے۔ گدھی یا بکری کے دودھ کے ہمراہ روغن گل و روغن بنفشہ کے ذریعہ علاج کریں۔ اسے سر پر رکھیں اس کا نیز روغن کدو کا بھی سہولت کریں۔ لعاب اسیغول، ہمراہ روغن بنفشہ میں سر کو غرق کر دیں۔ یہ عمل تین دن تک جاری رہے۔ مصلی، آرد جو اور بنفشہ خشک پکا کر بعض لعابی اشیاء شامل کر کے سر کو لت پت کریں۔ سر پر رکھے جانے کے وقت یہ نیم گرم ہو۔ کچھ گردن پر بھی رکھیں۔ اور مریض کو روغن بنفشہ نیم گرم میں بنھائیں۔ کوشش کریں کہ ملین اشیاء کے ذریعہ شکم نرم رہے۔ ماہ الشعیر، روغن بنفشہ، سکر طبرزد پلائیں۔ زبان پر لعاب رکھیں۔ اور اگر زیادہ ہو اور مریض برداشت بھی کرے تو پلائیں بھی۔ خیار شمر اور ترنجبین پلائیں۔ دودھ کے ذریعہ سر کی اچھی طرح مالش کریں۔ نرم حقن دیں۔ روغن کی تریخ مسلسل کریں۔ تشنج زدہ مقام پر تازہ الیہ رکھیں۔ اور جب تک اس میں بدبو پیدا نہ ہو اسے دور نہ کریں۔ خشک تشنج رفتہ رفتہ مکر مرطوب یکبارگی ہوتا ہے۔

مرطوب تشنج کا علاج :

تریاق کبیر، ہرہ آب نیم گرم، طلیح ہرہ عرق سویا پلائیں۔ عطوس دیں۔ طلیح مرزنجوش، برگ غار، شیخ، سعد، برگ اترج، سویا، داخوند کا بھپڑہ دیں۔ تیز حقوں، طاقتور حبوب، ایارج روغن کلکانج، شاذریلوس، ایارج جالینوس، سداب جنگلی، صحر، بحری کے ذریعہ علاج کریں۔ روغن چند بیدستر، روغن زیتون کی مالش کریں۔ تمام روغنیات میں سب سے فوری نفع روغن قسط سے ہوتا ہے۔

پہ سناپ اور پہ کبوتر سے بھی علاج ہوتا ہے۔ قابض روغنیات مثلاً روغن نار دین وغیرہ خواہ گرم ہوں قطعاً مناسب نہیں ہیں۔ گرم حکمید اور مرارہ کر کی ہرہ آب چقدر وغیرہ اور طلیح ہرہ آب شابک کا مسوط بے حد مفید ہے۔ صحت یاب ہو جانے کے بعد زیادہ ترماؤف مقام پر فالج ہو جاتا ہے۔ (جور جس)

بخار تشنج کے لئے شفا ہے۔ کیونکہ بخار کے بعد تشنج خشک ہوتا ہے، مرطوب نہیں۔ بخار سے پہلے تشنج اکثر حالات میں مرطوب تشنج ہوتا ہے۔ یہ بخار اعصاب سے فضلات کو تحلیل کر دیتا ہے۔ (بقراط)

اعضاء اور اس کے سرے آگے کی جانب پھیل جاتے ہیں تو اسے تشنج قدامی کہتے ہیں۔ پیچھے کی جانب پھیلتے ہیں تو تشنج خلفی کہلاتے ہیں۔ دونوں طرف پھیلتے ہیں تو مطلق تمدد کا نام دیا جاتا ہے۔

یہ صورتیں اس وقت ہوتی ہیں جب نفاخ ریاح کی وجہ سے اعضاء پھیل جاتے ہیں۔ ریاح مسکن ادویہ کے طلاء اور اندرونی استعمال سے تحلیل ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ ایسی صورت میں جلد ہاریک ہو کر لطیف ہو جاتی ہیں۔ پھر انہیں تحلیل ہو کر نکل جانے کا موقع مل جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس بیماری کے بعد بخار آجائے تو سب سے زیادہ نفع بخش ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ جسم کو اندر تک گرم کر دیتا ہے۔ چنانچہ موجود ریاح تحلیل ہو جاتی ہے اور تمدد کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

بچوں کو حمی حادہ (تیز بخار) بندش شکم، بے خوابی، چہ نکلنے کی حالت، رنگ بھی سرخ، کبھی ہنر کبھی خاکستر ہو جائے تو حالت بد قرار رہنے کی صورت میں تشنج ہو جاتا ہے۔ زمانہ رضاعت سے لے کر سات سال کی عمر تک تشنج میں زیادہ آسانی سے وہ پچے جتا ہوتے

ہیں جو عمر میں سب سے زیادہ چھوٹے ہوتے ہیں۔ بڑے بچے اور بالغ حضرات کو حملات کے اندر تشنج نہیں ہوتا۔ الا یہ کہ کوئی طاقتور سبب موجود ہو اس وقت تشنج ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ برسائی حالت میں ہوتا ہے تشنج سے بالخصوص دودھ پیتے بچے بہت جلد صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ بچے کم عمر ہوتے ہیں۔ خاص کر وہ بچے جلد صحت حاصل کر لیتے ہیں جو مرطوب انجم ہوں، ان میں بھی خاص کر وہ جن کی ماؤں کا دودھ گاڑھا ہو۔ اوپر کی عمر والوں کو تشنج اس لئے عارض ہوتا ہے کہ وہ وقت بے وقت کثرت سے کھاتے پیتے رہتے ہیں۔ کھانے پینے کے سوا اس کا کوئی مشغلہ نہیں ہوتا۔

بچوں کا ضعف اعصاب بیماری کے لئے معین دہ دگار ہوتا ہے۔ ان کے اندر دراصل دو طاقتور قوتیں موجود ہوتی ہیں ایک جگر کی دوسرے دل کی۔ دماغ کا جہاں تک تعلق ہے وہ بے حد کمزور ہوتا ہے۔ اسی لئے بچے آسانی سے تشنج میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور آسانی سے طبعی حالت کی جانب واپس آ جاتے ہیں۔

مردوں میں اعصاب چونکہ نہایت سخت ہوتے ہیں اس لئے تشنج میں مبتلا ہونا بھی اور اس سے لگنا بھی آسان نہیں ہوتا۔ جسمانی مزاج پر بردت کا غلبہ ہوتا ہے تو بخار کے بغیر بھی تشنج عارض ہو جاتا ہے ایسی صورت میں کچے غلیظ اخلاط کثرت سے پیدا ہونے لگتے ہیں۔ اوتار و اعصاب کے اندر درم حار ہو اور بیماری میں دماغ بھی شریک ہو تو اس سے بھی تشنج لاحق ہو جاتا ہے۔ جن رردی ملازمات کے بعد بخاروں میں مردوں کو تشنج ہو جاتا ہے وہ حسب ذیل ہیں۔ خصوصیت سے چہرہ کا کج ہو جانا، دانت پھینا، آنکھوں کا بکثرت حرکت کرنا۔

بچوں کے اندر بے خوابی، چونکنا، جسم کے شدید کھینچاؤ اور بندش حکم کی وجہ سے رونا کافی ملازمات ہیں۔ سبز اور خاکستر رنگ اس بات کا پتہ دیتے ہیں کہ جسم کے اندر رردی اخلاط موجود ہیں۔ کون مرے گا، کون بچے گا اس کا اندازہ دیگر تمام ملازمات سے کریں۔ صرف ایک علامت سے ہرگز کوئی فیصلہ نہ کریں۔

تشنج کے بعد بخار کا آ جانا، بخار کے بعد تشنج ہونے سے بہتر ہے۔ تشنج اچانک واقع ہو تو یہ ضروری ہے کہ اس کا سبب اشتلاء ہو۔ اصل میں بار دلیہ اریکیموس جو مریض کی غذا ہوتا ہے سے اعصاب بھر جاتے ہیں تشنج کے بعد بخار آ جاتا ہے تو عام طور پر یہ کیموس تکمیل کر لطیف ہوتا ہے اور تحصیل ہو جاتا ہے۔ حمی محرقہ کے بعد پورے جسم میں خشکی پیدا ہو جائے، اور خشکی کی وجہ سے تشنج ہو جائے تو بیماری سخت ہوتی ہے۔ کیونکہ اس سے تقریباً صحت نہیں

ہوتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک مدت تک اعصاب کو مرطوب ہوتے رہنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر بیماری کی شدت اس کے لئے مہلت نہیں دیتی۔ بلکہ وہ تیزی سے قوت کو تحلیل کر دیتی ہے۔ چنانچہ بہت جلد موت طاری ہو جاتی ہے۔

اعصاب کے اندر خشک اور ام حار و یا برودت اور سخت بیوست کی وجہ سے تشنج اور تمدد عارض ہوتے ہیں۔ تشنج یا تمدد کے بعد بخار آجائے تو یہ اس کے ازالہ کا موجب ہوتا ہے۔ تمدد تشنج کی ایک قسم ہے۔ البتہ تمدد میں اعضاء تشنج زدہ نہیں ہوتے بلکہ آگے اور پیچھے کی جانب برابر پھیلتے ہیں۔ اسی لئے یہ کیفیت تمدد کے نام سے مخصوص ہے۔ اس طرح تشنج کی تمام قسمیں تین ہوتی ہیں۔ ۱۔ تشنج پیچھے کی جانب۔ ۲۔ تشنج آگے کی جانب۔ ۳۔ تمدد۔ یہ تمام قسمیں اعصابی اعضاء کے امتلاء سے، یا استفراغ سے لاحق ہوتی ہیں۔ جو تشنج حمی محرقہ کے بعد لاحق ہوتا ہے وہ بیوست کا لازمی نتیجہ ہوتا ہے۔ ابتدائی طور پر پیدا ہونے والا تشنج امتلاء کے باعث ہوا کرتا ہے۔ مؤخر الذکر قسم کے بعد بخار آجائے تو عضلات کی بعض رطوبتیں اس سے تحلیل ہو جاتی ہیں۔ نیز بعض برودتیں پختہ ہو جاتی ہیں اور یہی دونوں مقاصد اطباء کے ہوا کرتے ہیں۔ (بقراط)

تشنج یہ ہے کہ عضو چھوٹا نظر آئے مگر تمدد یہ ہے کہ کسی جانب اس طرح پھیل جائے کہ سڑ کر چھوٹا نظر نہ آئے۔ (مؤلف)

بارہا اپنا مشاہدہ ہے کہ فم معدہ پر سخت سوزش سے تشنج واقع ہو گیا ہے۔ ایک نوجوان رنجاری مرارہ کی قے کر رہا تھا، مراری قے سے فم معدہ میں سخت سوزش پیدا ہو گئی۔ چنانچہ تشنج میں مبتلا ہو گیا۔ اس خلط کی قے پورے طور پر ہو گئی تو بخار اور تشنج دونوں چلتے رہے۔

استفراغ کے ذریعہ امتلائی تشنج جاتا رہتا ہے۔ مگر استفراغ کے باعث پیدا ہونے والا تشنج تقریباً رفع نہیں ہوتا۔ (بقراط)

تشنج یہ ہے کہ عضو چھوٹا نظر آئے اور تمدد یہ (۱) ہے کہ کسی جانب عضو اس طرح پھیل جائے کہ سڑ کر چھوٹا نظر نہ آئے۔ خشک تشنج سے اگر کوئی چیز بچا سکتی ہے تو حسب ذیل تدبیر۔

مریض کو نیم گرم روغن میں بٹھادیں۔ سر موٹ کر اس پر پانی اور لعابوں کا منہا ہمراہ ملین اشیاء رکھیں۔ مردوں اور جوڑوں کے تمام مقامات پر الیہ رکھ کر باندھیں۔ پھر اسے کھول

۱۔ گلتا ہے مہارت مہارت گئی ہے۔ سم سے معدوم اور دماغ سے قوت سے اندک کر دیا ہے۔ گویاں بکرا ہے مگر مہارت کا سہاق اس کا منکاضی ہے۔ آگے مہارت بھی درست ہو جاتی ہے۔ (حربم)

کر اس مقام کی مالش کریں۔ بخونت پیونچائیں اور بار بار یہ عمل دہرائیں۔ نیم گرم پانی سے مذکورہ تدبیر کی جانب اور مذکورہ تدبیر سے نیم گرم پانی کی جانب منتقل ہوتے رہیں۔ روغن کدو کا سقوط کریں اور اسی میں سر کو غرق کر کے روئی رکھیں۔ سر ایضاً کو نہایت ٹھنڈے گھر میں رکھیں۔ جہاں اسے پیوند ہرگز نہ آئے۔ ماء الشعیر، روغن بادام اور شکر سے تیار شدہ نرم چکنا مشروب امکان کی حد تک چنائیں۔ اس کے بعد روئی کے لباب، ماء اللہم اور شراب سے تیار شدہ مالیدہ دیں۔ شراب میں پانی زیادہ ملا کر پلائیں۔ روغن اور لعابوں سے جوڑوں اور روں کی تریخ مسلسل کریں پانی، روغن بنفشہ اور عاب اسینل کا حقہ کریں

سوزش کی وجہ سے تشنج و صورتوں میں عارض ہوتا ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ پہلے ہی نم معدہ میں سوزش پیدا ہو جائے۔ چنانچہ سوزش کا ازالہ ہو جانے سے صحت اور سکون ہو جاتا ہے۔ دوسری یہ کہ شدت استفراغ سے سوزش لاحق ہو جائے۔ اس سے تقریباً شفا نہیں ہوتی۔ یہ موت کی علامات میں داخل ہے۔

آپریشن سے پیدا شدہ تشنج یا عموم موت کی علامات میں داخل ہے۔ آپریشن کے بعد جو ورم پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی سے یہ تشنج ہوتا ہے۔ بشرطیکہ ورم عصبی عضو میں ہو۔ تشنج ایسی صورت میں سب سے پہلے مقام ورم کے بالمقابل جگہوں پر ہوتا ہے۔ اس کے بعد پورے جسم میں اچانک تہد ہو جاتا ہے اور سر ایضاً چار دنوں کے اندر ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس سے زیادہ زہور و رکاوٹ صحت یاب ہو جاتا ہے۔

جائینوس کا قول ہے کہ تہد امراض حادہ میں داخل ہے۔ کیونکہ یہ پیچھے اور آگے کی جانب دونوں تشنجوں سے مرکب ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا بحران اور خاتمہ دونوں بہت جلد واقع ہوتے ہیں۔ کیونکہ طبیعت اچانک زیادہ مدت تک کے لئے متحمل نہیں ہوتی۔ لہذا بحران اولین دور میں واقع ہو جائے گا۔

موسم گرما کے وسط میں ٹھنڈے پانی کی بکثرت مقدار تروتازہ جسم والے انسان کے سر پر اندھا یا جائے تو ممکن ہے امتلا کی تشنج تحصیل ہو جائے، کیونکہ اس سے حرارت اندر کی جانب مڑ کر بخونت پیدا کرتی ہے۔ اور تشنج پیدا کر کے تحلیل کا سامان کرتی ہے۔ کسی زخم سے پیدا شدہ تشنج میں ٹھنڈے پانی کے استعمال سے بچنا مناسب ہے۔ کیونکہ ٹھنڈا پانی اس کے لئے مضر ہے۔ کسی شخص کے اعصابی اعضاء کے اندر زخم آ جانے سے تشنج عارض ہو جائے تو اس کے حق میں ٹھنڈا پانی سب سے زیادہ موافق ہے۔ البتہ گرم پانی طاقتور اثر رکھتا ہے۔

جس شخص کو چوتھیا بخار ہو اس پر تشنج تقریباً چار میٹریں ہوتا ہے۔ چوتھیا بخار سے جیستر جسے تشنج ہو جائے پھر یہ بخار آجائے تو تشنج میں سکون پیدا ہو جاتا ہے۔

استفراغ کی وجہ سے ہونے والا تشنج سب سے زیادہ تیز اور مہلک ہوتا ہے۔

اعصابی اعضاء کے امتلاء سے ہونے والا تشنج مثلاً تشنج بوقت عرق نہ تیز ہوتا ہے نہ ہی پسینہ کی طرح خط ناک ہوتا ہے۔

اس جگہ بقراط نے جس تشنج کا ذکر کیا ہے وہ امتلاء سے پیدا ہونے والا تشنج ہے۔ حقیقت بھی وہی ہے جو اس نے بیان کی ہے۔ کیونکہ چوتھیا بخار کے اندر سخت جوشی اور طاقتور حرارت ہوتی ہے جو اخلاط کا انحراف اور اس کے اندر تشنج پیدا کر دیتی ہے اور ضرورت بھی اسی کی ہوتی ہے۔

بخار، داغے، پرش، ہوا کی سخت گرمی، شعلہ، کرب، لافق ہونے والا تشنج ردی ہوتا ہے کیونکہ یہ پوست کی وجہ سے ہوتا ہے۔

بخوانی سے پیدا شدہ تشنج ردی ہوتا ہے۔ کیونکہ جسم کو خشک کرنے اور اس کے استفراغ میں بے خوابی کو سب سے زیادہ دخل ہے۔

منتخبات :

پیچھے سے لافق ہونے والے عصبی تشنج کے لئے مشروب

تنج چہ ۷۰ گرام، ۹۶۰ گرام پانی میں اس قدر پکائیں کہ ایک تھائی مائی رو جائے۔ اسے چھان کر ۴۰ گرام نیم کریم ہر اد۷ گرام روغن بادام نوش کریں۔

مرطوب اعصابی تشنج کے لئے مفید مشروب :

عود ہسان ۵۳ گرام، ۹۶۰ گرام پانی میں اس قدر پکائیں کہ ایک تھائی باقی رہ جائے اسے چھان کر روزانہ ۴۰ گرام ہر اد۷ روغن بادام شیریں ۷ گرام استعمال کریں۔ انشاء اللہ صحت ہوگی۔ یا فوج جنگلی ۵۳ گرام، ۹۶۰ گرام پانی میں اتا پکائیں کہ ۸۰ گرام رہ جائے پھر چھان کر اس میں ۴۵ گرام شکر اور اسی قدر شعلہ شامل کریں پھر پکائیں اور جھاگ اتار کر روزانہ ۸۰ گرام جلاب کی صورت میں استعمال کریں۔ (حنین)

تدو کے مریض کو یقین ہو جائے کہ اس کا جسم ریح سے بھر گیا ہے تو یہ بے حد خراب ہے۔ (ردفس)

کچھوے کا خون جندبہ ستر کے ساتھ حنہ کیا جائے تو تشنج میں بے حد مفید ہے۔ (اعصار معس)

کسی مریض کو تشنج ہو اور اخراج خون کی ضرورت ہو تو بقدر ضرورت اخراج کے لئے امتلاء دم کا انتظار نہ کریں بلکہ بقدر ضرورت اخراج کر دیں۔ واضح رہے کہ یہ بیماری درد و رب خوابی دونوں کے ذریعہ مریض کا استفادہ کر دیتی ہے۔ (اعلو قن)

ماہرین اعضاء کا قول ہے کہ چہ و کے علاوہ دیگر اعضاء تشنج میں مبتلا ہوں تو علاج کے سے مہد انتخا اور جسم کے ساتھ چہ و بھی تشنج زد ہو تو دماغ کا قصد کریں۔

بارہا ایسا ہوا کہ ہم نے ہونٹوں، آنکھوں، پیشانی کی کھال، زبان کی جڑ، اور تمام اعضاء میں تشنج دیکھا تو علاج کے لئے دماغ کا قصد کیا۔

کچھ حضرات کے معدوں کے تمام حصوں پر ذکات حس طاری ہوتی ہے۔ چنانچہ کھانے میں تاخیر ہوتی، نہایت تکلیف و دھن (جس کے اندر سوزش ہو) کی قے ہوئی، یا خراب دست آئے تو تشنج میں مبتلا ہوئے، سدا کھانے میں تاخیر سے جنہیں تشنج ہو جائے انہیں غذا سے پہلے قابض اشیاء جو مقوی فم معدہ ہوں سے پکائی ہوئی صاف روٹی کھلا میں، اس کے بعد ایارج کا مسسل دیں تاکہ اندر پیدا ہونے والی خراب خط سے معدہ پاک و صاف ہو جائے۔

کچھ مریض ایسے بھی نظر آئے جنہیں بخاروں کے اندر تشنج لاحق ہو گیا۔ حالانکہ پیشہ تشنج واقع ہونے کی کوئی تھوڑی علامت موجود نہ تھی۔ ان مریضوں نے مرارہ کی قے کی تو انہیں فوری آرام ہو گیا۔ ان میں سے کچھ مریضوں کو کراچی (کندنا کے مشابہ) اور نیلگوں قے ہوئی۔ ان تمام مریضوں کے لئے سنا یہ تھا کہ فم معدہ کو مذکورہ اخلاط سے صاف کرنے اور ایارج فیراء کے ذریعہ تقویت دینا چاہئے تاکہ اہتمام کیا جاتا۔ ایارج فیراء معدہ کو قوت دیتی، اخلاط سے پاک و صاف کرتی اور مخصوص افعال کی ادائیگی میں معدہ کو معاونت کرتی ہے۔ اور امی موجودگی میں لاحق ہونے والا تشنج بالعموم امتلائی تشنج ہوا کرتا ہے۔

بقراء کا قول ہے کہ جسے آئے، پیچھے یا دونوں جانب سے تشنج یا اختلاج یا ارتعاش یا ہرے جسم میں استرخاء ہوتا ہے، لوگ اس کے علاج کے لئے سر کے مؤخر حصے کا قصد کرتے ہیں۔ جسم کا تشنج آئے کی جانب ہو تو پیچھے کے عضلات تشنج زد ہوتے ہیں۔ اور جسم کا تشنج پیچھے کی جانب ہو تو آئے کے عضلات تشنج سے متاثر ہوتے ہیں۔ اور آرد دونوں پہلوؤں سے جسم کے اندر تشنج ہو تو دونوں جانب تشنج میں مبتلا ہوتے ہیں۔ شراب نوشی کے بعد تشنج امتلاء کے باعث ہوا کرتا ہے۔

امتلائی تشنج کے لئے مشروب :

حلیت بقدر باوام، یا جند بید ستر ہر او شمد مفید ہے۔ امتلاء ظاہر ہو جائے تو قصد خولیں اور تیز حقن استعمال کریں۔ (جالینوس)

بچوں کو بخار کے بعد تشنج ہو جاتا ہے تو کم ہی بچتے ہیں، بے خوابی، مسلسل رونا، شک، رنگ متغیر، زردی و سبزی، زبان شک، جلد پھیلی ہوئی اور سیاہ، پیشاب میں پسے سرخی پھر سر تک حرارت کے چڑھ جانے کے بعد سفیدی ہوگی۔ (ابن ماسویہ)

ردغن شبت میں جند بید ستر پکھلا کر جسم پر طلاء کریں۔ اور سر برقع انہنم غذاؤں کے ذریعہ لطافت تدبیر سے کام لیں۔ (حبیب نامعلوم)

مسلک تشنج کی علامت یہ ہے کہ اس کی موجودگی میں شک پھول جائے گا۔ (ردفس)
تنج کے مریض مر جاتے ہیں تو اس کے بعد بھی ان کے جسم گرم رہتے ہیں۔ (جالینوس)
بطلی کتابوں سے ظاہر ہے کہ عضلات کا اپنی اصل کی جانب سمت جانا تشنج ہے۔ مگر ایسا کسی غیر ارادی حرکت کے تحت ہوتا ہے۔ تمدیہ ہے کہ عضلات اپنی اصل کی جانب پورے سکون کے ساتھ پھیل جائیں اور ان میں قطعاً حرکت نہ ہو۔ (مؤلف)

شک تشنج رفت رفت ظاہر ہوتا ہے مگر مرطوب تشنج اچانک رونما ہوتا ہے، صورت یہ ہوتی ہے کہ عضلات تک کسی شے کا انصباب ہوتا ہے۔ اس سے عرض میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ لہذا عشو عضلہ کی اصل کی جانب کھینچ اٹھتا ہے۔ شک تشنج کو پیدا کرنے میں عمر، ملک اور بیماری معادن ہوتی ہے۔ اور اس کے برعکس، برعکس اشیاء سے مدد ملتی ہے۔

امتلاء سے پیدا شدہ تشنج مسل اسطلاح ہے۔ استفراغ کی بدولت پیدا ہونے والا تشنج دشوار اور مشقت طلب ہے۔ مرطوب تشنج میں طاقتور مسل حبوب استعمال کریں۔ (ابن سرائیون)

مناسب یہ ہے کہ یہ حبوب نہایت طاقتور مسل ہوں۔ خاص کر اعصاب سے مادہ جذب کرنے کی ان کے اندر صلاحیت موجود ہو۔ ہائیں ہمد مسخن بھی ہوں۔ اس طرح کے حبوب شحم حظل، قساء الحمار، قلدور یون، حافر قرھا، خردل، جند بید ستر، دھتورا، حلیت، اور مسخن سے تیار کئے جاسکتے ہیں۔ (مؤلف)

اس کے بعد باب اللتواء کے مطابق ردغن ارغذ پلائیں۔ ردغن سوسن اور ردغن جند بید ستر کی مالش کریں شک تشنج میں مریض کو حرکت کرنے سے روک دیں۔

حسب ذیل دوائیں جن کے اندر غلظت ہوتی ہے مرطوب تشنج کے علاج کے لئے موزوں ہیں:

پرانار کانی زیت ۸۰ گرام، موم سرخ ۸۰ گرام، فریون = ۳ گرام ان دواؤں کے ذریعہ عضو کی جزا اور اعصاب کی تھرتھکی کریں۔ اور اطمینان خدائیں دیں۔ تمد باہوم بچوں کو سات سال کی عمر تک باقی ہوتا ہے۔ (اس نے علامات وہی ظاہر کی ہیں جو ابن ماسویہ نے بچوں کے تشنج میں بیان کی ہے۔) (موافق)

سر اور مہروں پر لانا نطول کریں۔ گدھی کے دودھ میں کارتر کر کے سر پر رکھیں۔ دودھ کے ساتھ ردغن بنفشہ شامل کر لیں۔

شیر جاریہ، ردغن کدو یا ردغن نیلو فر یا ردغن بنفشہ یا ردغن بادام شیریں ہمراہ شہ گدھی بطور موط استعمال کریں۔ طبع برگ گل، بنفشہ، خس نیلو فر میں مرینس کو مسلسل بنھائیں۔ شہ اری بہ تورودغن حل مقشر کے آیزن میں بنھائیں۔ لعاب اسپول، آب اندر شہیں، درودغن بادام شیریں مسلسل چھائیں۔ عظمیٰ، بنفشہ خشک، نیلو فر اور ردغن حل کا شمار پر مسلسل رکھیں۔ خیار شہر ہم اور ردغن بادام شیریں چھائیں، نرم جتنے دیں۔ بخار بھی نہ تو با شہر اور آب کدو چھائیں۔ غلظت سے جسم محفوظ ہو تو سب سے زیادہ موزوں چیز کدھن کا ۱۰۰ گرام ہے۔ کوئی بھی دوا ۱۶۰ گرام ہم اور ردغن بادام شیریں ۲۰ گرام، شکر ۱۰۰ گرام یا ۱۰۰ گرام چھدیا پر مسلسل دوا کی دھار جاریں۔ کوئی عضو تشنج کا شکار ہو تو ردغن الیہ (جلیق) چھدیا ہم اور ردغن نرکس سے تھرتھکی کریں۔ چاہو تو تلچھٹ ردغن کجھ، تلچھٹ ردغن بادام، ردغن ختم تہا، لعاب صبر، ردغن الیہ خوب اچھی طرح چھیں کر صاف کریں۔

انتہائی تھیں و تھیں میں انشاء اللہ یہ عجیب الاثر ثابت ہوگا۔ (ابن سرفلون)

نواں باب

لیٹرغس ۱، قرا نیطس ۲، قادس ۳ لیٹرغس
 اور قرا نیطس کا باہمی فرق۔ لیٹرغس کا
 قرا نیطس اور قرا نیطس کا لیٹرغس میں
 منتقل ہو جانا

سہات کا مریض ب حس و حرکت پڑا ہوتا ہے۔ اہت اس کا تنفس صحیح رہتا ہے۔
 سہات اور سنتہ کا یہی فرق ہے۔ بالعموم تحصیل ہو کر عاقبت ہو جاتی ہے۔ قاس ۱-۲ میں ہود و شش
 کے اندر بیماری عام طور پر موخر و ماش میں ہوتی ہے۔ ساتھ ہی پللیں کھلی ہوئی ہوتی ہیں۔ مگر
 سہات میں بند رہتی ہیں۔ (جالینوس)

الاعضاء الآلہ کے دوسرے اور تیسرے مقامات کا نیز تیسرے مقام کے جامع

۱۔ لیونانی بیماری۔ روح دماغی کی ایون میں پیدا شدہ متعین نمی ورم۔ یہ بیمار دماغ کے پردوں پر حرم دماغ سے
 ۲۔ رگم ہی پیدا ہوتی ہے۔

۳۔ لیونانی بیماری۔ ۱۔ لیونانی میں عاب دماغ یادوں میں ورم ہو جاتا ہے اس سے ذہن اور خیال متاثر ہوتا ہے۔

۴۔ قادس ہمیں ہود۔

کلمات کا مطالعہ کریں۔ (مؤلف)

سہات اور جمود کا باہمی فرق یہ ہے کہ سہات میں آنکھیں کھلی اور جمود میں بند رہتی ہیں۔ سہات برودت اور رطوبت سے اور جمود برودت و پوست سے عارض ہوتا ہے۔ (جائینوس) جن لوگوں کو سہات عارض ہوتا ہے ان میں بالوں میں اکھاڑنے سے نفع ہوتا ہے۔ دماغ پر طاقتور برودت غالب ہو، پھر اس میں رطوبت بھی مل گئی ہو تو بیڑغس اور پوست شامل ہو گئی ہو تو جمود عارض ہوتا ہے۔ (بقراط) بیڑغس ایک ایسی بیماری ہے جو بلغم کے سبب سر کے اندر پیدا ہوتی ہے جیسے کہ قرائط صغراء کی وجہ سے سر کو اپنا نشانہ بناتا ہے۔

ساتھ ہی دماغ بھاری ہو جاتا ہے حتیٰ کہ مریض کو وہ بات یاد نہیں رہتی جو بول چکا ہوتا ہے۔ اس میں آنکھوں کو مسلسل بند رکھنا اور سکون سے رہنا لازم ہے۔ اس غلطی کے اندر صغراء کا جس قدر غلبہ ہو گا اتنا ہی اعراض کم ہوں گے، اور اتنا ہی بلغم سے یہ غلط خالی ہوگی۔ اسی طرح برودت کا جس قدر غلبہ ہو گا اسی قدر اعراض زیادہ ہوں گے۔ دونوں برابر ہوں گے تو بے خوابی اور ہذیان کا حال اسی کے مطابق ہوگا۔ جس مریض کی بیماری طاقتور ہوگی وہ کسی سوال کا جواب دے گا نہ ہی اس کے اندر کسی طرح کی حرکت ہوگی۔ نبض صغیر اور طئی ہوگی۔ باقی جس کی بیماری کمزور ہوگی وہ سوال کا جواب بھی دے گا اور آواز دینے پر آنکھیں بھی کھولے گا۔ مگر پھر بند کر لے گا۔ لہذا قوت کا اندازہ کریں۔ ممکن ہو تو قصد کھولیں۔ بعد ازاں سر کے اردوغن گل سر پر انڈیلیں۔ چند دنوں کے بعد جب بیماری انحطاط پر ہو تو پیشانی پر جند بید ستر، فوج، مصر، محرقہ کے ہمراہ سر کے اردوغن گل کا نطول کریں۔ کیونکہ یہ بے حد مفید ہے۔ بعد ازاں قدرے جند بید ستر کے ہمراہ کندس کا مٹوس دیں۔ سر پر اردوغن کشاء الجہار ہمراہ سر کے عصل رتھیں۔ کیونکہ یہ ایک چیز سہات میں شافی ہوتی ہے۔ اطراف کو دبا کر باندھیں۔ حالت مزمن ہو جائے تو سر موٹ کر اس پر سوزش پیدا کرنے والی ادویہ رکھیں۔ سخت پائیں۔ بیماری کے خاتمہ پر شراب دیں، اس سال انہیں اور مریض کو حمام میں داخل کریں۔

میں نے کچھ حضرات کو دیکھا ہے کہ صرف حمام ان کے لئے شافی علاج ثابت ہوا۔ قوی اگر کمزور ہوں تو گردن تک انہیں گرم پانی میں بٹھا دو۔ پانی سر کے قریب ہرگز نہ پیونٹے۔ ورنہ ضعف پیدا ہوگا۔ فوراً نشی خاری ہو جائے گی اور بڑا نقصان ہوگا۔ فارس نام کے سہات کا علاج تقریباً وہی ہے جو بیڑغس کا ہے۔ یہ سر کے مقدم حصہ

نس ہوتا ہے اور قوت حواس کو فاسد کر دیتا ہے۔ درد دماغ کے اندر عارض مولے والے شدید
درد سے پیدا ہوتا ہے۔ کھوپڑی کے اندر سوراخ کرتے وقت غلطی سے حجاب دماغ متاثر
ہو جائے تو بھی یہ درد پیدا ہو جاتا ہے۔

علامات :

لیٹرئس، قرائٹس کے مشابہ ہے۔ باہمی فرق کا اندازہ درد، تنفس، نبض اور شدت
حی سے ہوتا ہے۔ چنانچہ لیٹرئس میں حرارت کمزور، تنفس صغیر و بھٹی، نبض موجی، مریض
اپنے پیروں کی جانب فرش پر گرتے ہیں، قرائٹس کے مریض سروں کی جانب اوپر چڑھتے
ہیں۔ قرائٹس میں آنکھیں دھنسی ہوئی، مسلسل بند، تھوک جاری، اور نبض بھٹی ہو تو یہ
لیٹرئس کی جانب منتقل ہو چکا ہوتا ہے (اسکندر)

لیٹرئس میں جٹلا ہو جانے کی علامات سب ذیل ہیں۔

گرانی سر، کانوں میں بھینناہٹ، نبض ست، نرم بخار، مسلسل جمائیاں، چہرے پر جھج،
گہری نیند، نسیان اور کند ذہنی، جواب دینے میں سستی، نیز زبان کا باہر نکالنا مشکل ہوتا ہے۔
قاطوئس، ایسے شخص یعنی پتھر ا جانے کی بیماری ہے جس کے ساتھ بخار ہوتا ہے۔
جب تک دورہ ختم نہیں ہوتا تب تک ٹنگلی (شخص) بندھی رہتی ہے۔ خاتمہ پر آنکھیں حرکت
کرتی ہیں۔ ان میں آنسو بھر آتے ہیں اور سوچ جاتی ہیں مریض خوشبو سونگھنا پسند کرتے
ہیں۔ بدبودار شے سے چہرے پھیر لیتے ہیں۔ گہریا باہر کا کوئی شخص چھو دیتا ہے تو اسے ناپسند
کرتے ہیں۔ اور اس سے خود کو محفوظ کر لیتے ہیں۔ بخار اترتے وقت بہ کثرت گرم پسینہ آتا ہے
ایک گھڑی کے لئے بخار اترتا ہے اور پھر چڑھ جاتا ہے۔

اس بیماری کے اندر بخار تیز، تنفس بلند، آنکھیں الٹی ہوئی، پسینہ گرم اور بہ کثرت،
چہرہ اور سینہ پر گول گول والے اور ہاتھ پیر ٹھنڈے نظر آئیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ
مریض مر جائے گا۔ ان میں اور لیٹرئس کے مریضوں میں فرق یہ ہے کہ مقدم الذکر کی
آنکھیں کھلی ہوئی اور مؤخر الذکر کی بند ہوں گی۔ اول الذکر میں مریضوں کے چہرے سرخ
اور لیٹرئس میں زرد یا ماصی (سیسہ جیسا) ہوں گے۔

مریضان لیٹرئس کی آوازیں منقطع ہوتی ہیں، ان سے کوئی لفظ قطعاً نہیں جاسکتا۔ (اسکندر)
یہ سام کے موضوع پر اسکندر کی کتاب کا مطالعہ کریں۔ (مؤلف)

لیٹر عس میں آنکھیں زیادہ تر بند ہوتی ہیں۔ مریض ڈوبے ہوئے خراٹے لیتے رہتے ہیں۔ طویل مدت تک اس طرح رہتے ہیں کہ آنکھیں کھلی ہوتی ہیں۔ ٹھنکی بندھی رہتی ہے۔ آنکھیں واپس نہیں آتیں۔ جیسا کہ قاعدہ یعنی جمود کے اندر ہوتا ہے۔ کوئی بات پوچھی جائے یا گفتگو کرنے کے لئے کہا جائے تو جواب دینا پسند نہیں کرتے۔ زیادہ تر بونے میں غلطی کرتے ہیں، صحیح جواب نہیں دیتے۔ خاموش رہتے ہیں۔ بولتے بھی ہیں تو لا یعنی باتیں کرتے ہیں۔ یہ ہے لیٹر عس کا حال۔ مریضوں کے جسم مردوں کی طرح سو جے (ٹیج) ہوتے ہیں۔ مگر جمود کے مریضوں پر برودت کا بالکلے طلب نہیں ہوتا۔ جیسا کہ لیٹر عس میں ہوتا ہے۔ دونوں میں پسینہ جس جگہ آتا ہے وہ جگہ جسم کے دیگر حصوں کے مقابلہ میں زیادہ گرم ہوتی ہے۔

جمود، بدوقت ٹھنڈا پانی پینے یا مناسب وقت میں برف کے استعمال کے بعد برودت پیدا کرنے والے فوٹاکمات لینے سے عارض ہوتا ہے۔ الغرض جمود ہر اس چیز سے پیدا ہوتا ہے جو جسم کے اندر بے حد سرد بننے کی توجید کرتے ہیں، یہ طبعی زجانی ہوتا ہے۔ (جائینوس) مذکورہ بیماریوں کے لئے مستعد حضرات کے لئے مناسب یہ ہے کہ برودت پیدا کرنے والی تمام اشیاء سے پرہیز کریں۔ (مؤلف)

سبات اور جمود جیسی بیماریوں کے اندر جن میں فکر کمزور ہو جاتی ہے مفید یہ ہے کہ مریض غم انگیز چیزوں کو دیکھے اور سنے تاکہ فکر کے اندر بیج پیدا ہو اور مریض طبعی حالت پر واپس آجائے (بقراط)

لیٹر عس میں بخار، سبات، نبض عظیم، متفادات، مرتش، تنفس عظیم، متفادات، لہنی، بیدار ہونے اور جواب دینے میں سستی، اختلاط عقل (عقل کی خرابی) بہ کثرت جمائیاں، جمائی کے وقت منہ کھلا رہ جاتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ مریض منہ بند کرنا بھول گیا ہے، اکثر مریضوں کو جمائی کے بعد مرطوب براز آتا ہے۔ شکم خشک ہوتا ہے، مگر ایسا کم ہوتا ہے۔ پیشاب گدھے کے پیشاب کے مانند ہوتا ہے۔

کچھ مریضوں کو ارتعاش (کھپکی) ہوتی ہے اور ہاتھ ہر عرق آلود ہو جاتے ہیں۔ برداشت ہو اور ممکن بھی ہو تو پہلے فصد کھولیں۔ ورنہ تیز حقن دیں۔ مریض کو کشادہ جگہ پر جہاں روشنی معتدل ہو رکھیں، سر پر جند بید ستر و غن کے ساتھ رکھیں۔ جند بید ستر کے ساتھ سر کے اور روغن گل بھی رکھا جاتا ہے۔ مؤخر الذکر، نون چیزوں سے سر میں قوت اور جند بید ستر سے گرمی پیدا ہوتی ہے۔ زیتون، غلزدن، یا قرقرہا، قلعن اور حب مالزیوں کے

ذریعہ ہاتھ پیر کی مالش کی جائے، تاکہ سوزش پیدا ہو، چہ پر می اشیاء مثلاً سرکہ، حاش اور فوج کے ساتھ پکائی ہوئی صغیر سوکھائیں۔ خردل، عصل اور شہد سے جسم کو رگڑیں۔ گنجنیں، خردل اور فوج کا غرغره کرائیں۔ رفیق خالص شراب ہمراہ آب و سرکہ ایک چمچہ پلائیں۔ بیماری مزمن ہو اور ساتھ ہی ارتعاش بھی ہو تو چند بید ستر ۶ گرام سے ۹ گرام تک دیں۔ غلط زیادہ ہو تو اس کے ساتھ ۳ گرام سقمونیا بھی دیں۔ بیماری پر قرار رہے تو سر موٹہ کر نمک اور جاؤ شیر کے ذریعہ عہدہ کریں۔ اس کے بعد خردل کا لطوخ کریں۔ عطوس دیں۔ نقرہ (یرگدی) اور سروں پر شکاف لگائے بغیر اور بعض اوقات شکاف دے کر بیچنے لگائیں۔ بدر بول اشیاء اور حقوں کے ذریعہ اور ار بول اور اسال لانا نہ بھولیں۔ زیر ناف روغن سداب اور روغن قاء الحمار ہمراہ چند بید ستر مالش کریں۔ تھوڑی گرم سلطنت شراب کے ساتھ گرم پانی کے مکھوٹ بار بار دیں۔ پھر بھی مریض بیدار نہ ہو تو ہاتھوں اور پیروں پر اتا دیاؤ ڈالیں کہ مریض تکلیف محسوس کرنے لگے۔ سر کے بال جلد دیئے جائیں، اکھیڑ دیئے جائیں، مریض کو چھو کر اکسایا جائے تاکہ سونہ سکے۔ ران اور پنڈلی کی اس قدر مالش کریں کہ سرخ ہو جائیں۔ یہ بے حد مفید ہے حتیٰ کہ جب بیماری انحطاط پر ہو تو نرمی سے ریاضت کرائیں اور ایسی تدبیر استعمال کریں جو کمزوروں کے لئے اختیار کی جاتی ہے۔

قادس سکتہ کے مانند ہے۔ پلک اوپر کو اس حد تک کھینچ اٹھتی ہے کہ اسے بند کرنے کی قدرت نہیں ہوتی۔ تنفس ظاہر نہیں ہوتا بلکہ مریض سردی کی طرح پڑا رہتا ہے۔ مگر آنکھیں کھلی ہوتی ہیں۔ نبض صغیر ضعیف، اور متدارک ہوتی ہے۔ بیماری سخت ہوتی ہے تو حلق سے کوئی چیز نیچے نہیں اترتی۔ بیماری کا مادہ سرد خشک ہوتا ہے۔ یہ بیماری کسی انسان کو لاحق ہوتی ہے تو جس حال میں ہوتا ہے اسی حال میں پڑا رہتا ہے۔ علاج سکتہ کے مانند ہے۔ بیماری سکتہ کے بعد لاحق ہو جائے تو قاتل ہے، کھانے کا فساد یا تخمہ عارض ہو تو تے کرنا حکم کی عہدہ اور جرم لینا مناسب ہے۔ (بولس)

سرکہ شراب اور روغن گل باہم ملا کر سر پر رکھنا بھروسہ کا بہترین علاج ہے۔ بلغم سرد ہو تو اس کے ساتھ طبع فوج و چند بید ستر شامل کریں۔ پیشانی پر چند بید ستر یا آدی کا سوختہ بال طلا کریں، مریض کے بیدار ہونے میں دشواری ہو تو عطوس استعمال کریں۔ سر پر سوزش پیدا کرنے والی اشیاء مثلاً سرکہ عصل رکھیں کیونکہ سخت سہات کے اندر یہ عمدہ چیز ہے۔ ضرورت ہو تو سر کو موٹہ دیں اور اس پر دواہ عمر کا طلا کریں۔ میں نے کچھ مریضوں کو

دیکھا ہے کہ صرف اسی ایک چیز سے وہ نجات پا گئے۔ غذا لطیف دیں، تیز نہ ہو، نہ سر کے لئے نقصان دہ۔ بلکہ عصارہ بادام ہمراہ شد یا عصارہ جو مقشر ہمراہ شد یا ماء الشعیر ہمراہ شربت شد دیں۔ بیمار کا سر قطعاً نہ بھگوئیں۔ کیونکہ ادھر سر بھیگا ادھر غشی طاری ہوئی۔ یہ مضر ہے۔ سر دھونے کی ضرورت بار بار محسوس ہو تب ہی دھوئیں۔ (اسکندر)

قادر کے معنی "اخذہ" (گرفت میں لینے والی) کے ہیں۔ وجہ تسمیہ یہ ہے کہ بیماری جس وقت عارض ہوتی ہے مریض جس حال میں بھی ہو کمزرا ہو، سویا ہو، بیٹھا ہو اسی حال میں قائم رہتا ہے۔ دماغ کے بطن مؤخر میں سرمہ مزاج بار دیا بس ہو جائے اور نبض لیٹرغس کے مریضوں کے مقابلہ میں زیادہ صلب اور قوی ہو تو طاقت کمزور ہونے کی صورت میں حقہ در نہ مخرج سوداء ادویہ کا مسلسل دیں۔ لطیف اور سہل الہضم تدبیر اختیار کریں۔ قصد کی ضرورت ہو تو فیصل کی قصد کھولیں۔ مریض اسے برداشت نہ کر سکے تو پنڈلی پر چھند لگائیں۔ لیٹرغس عارض ہو جائے تو کبھی اس کے ساتھ صفراء کا مزاج ہوتا ہے۔ اعراض قرائطس اور لیٹرغس کے اعراض کا مرکب ہوتے ہیں۔ اسی کے مطابق علاج بھی ہونا چاہئے۔ خالص لیٹرغس کا سبب بطنم ہوتا ہے۔ جو دماغ کے اندر تھوڑا متعفن ہوتا ہے۔ اور اسی تعفن کے باعث بخار ہوتا ہے۔ بطنم کی وجہ سے سبات طاری ہو جاتا ہے۔ ممکن ہو تو قصد کھولیں، ممکن نہ ہو تو حقہ دیں تاکہ مادہ نیچے کی جانب اتر آئے۔ اس کے بعد سر کا علاج کریں۔ روغن گل ہمراہ سرکہ شراب و جند بید ستر سر پر رکھیں۔ روغن ہمراہ نظردن و عاقر قرحا سے ہاتھوں اور پیروں کی مالش کریں۔ جاشا اور فوج سو گھمائیں۔ طاقتور غرغرے کرائیں۔ درد کا عرصہ لمبا ہو جائے تو جند بید ستر پلائیں۔ سر موٹ کر نمک اور جادرس کی حکید کریں۔ تلخین حکم اور ارار بول کی تدبیر مسلسل کریں۔ بیماری انحطاط پر ہو تو مریض کو حمام میں داخل کریں۔ (سرائیون)

قادر کے مریضوں کو ضرورت ہوتی ہے کہ ان کے معدوں پر مسکن اور قابض ضاد

رکھے جائیں۔ (ابن ماسویہ)

بیاز کے کثرت استعمال سے لیٹرغس ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

لیٹرغس کے مریضوں کے سر موٹ کر کوٹے ہوئے خردل کا طلاء اس حد تک کرنا مفید

ہے کہ آبلے پڑ جائیں۔ خردل کی قوت نہایت تیز ہوتی ہے۔

سرکہ میں حمام پکا کر ہمراہ روغن گل سر پر رکھنا لیٹرغس اور قرائطس میں مفید ہے۔

کیونکہ تقویت دماغ اس کی تاثیر ہے۔ (دیا ستوریدس)

نہیں اور قراڑے کے علاج میں صبر کا علاج مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے سبب لاحق ہو جاتا ہے۔ (مؤلف)

بیماری میں قسط استعمال کریں۔ یہ دیگر مستعمل دواؤں کے مقابلہ میں زیادہ عمدہ ہے۔ (ایستوریہ دس)

اس بیماری میں بخار، سرسائی صحتی مطبوعہ کے مقابلے میں زیادہ نرم ہوتا ہے، بخار کے ساتھ خشکی نہیں ہوتی، کھال بھی خشک نہیں ہوتی، نہ ہی نبض عظیم ہوتی ہے۔ جس جاتی رہتی ہے، رنگ، رصاصی (سید۔ جیب) ہو جاتا ہے حرکت کے اندر سستی، جسم میں بوجھ اور سبب کی کیفیت ہوتی ہے۔ بیدار ہونے پر مر یعنی چونکتا ہے۔ کیا بات کہہ چکا ہے بھول جاتا ہے۔ گفتگو واضح نہیں ہوتی۔ گدی کے بل لیٹا ہوتا ہے۔ بیماری میں مبتلا ہونے سے پہلے سر کا اختلاج سخت ہوتا ہے۔ تنفس تنگ، پسلیوں کے سرے سکڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ بیماری کثرت شراب، میوہ خوردنی اور تخم سے لاحق ہوتی ہے۔ اعراض طاقتور ہوتے ہیں تو بیماری سے مشترکہ کثرت پسینہ آتا ہے۔ کیونکہ پسینہ سے طاقت گر جاتی ہے۔ کبھی جسم کے اندر خشکی اور سخت لاغری پیدا ہو جاتی ہے۔ کسی مریض کی حرکتوں میں سکون آگیا ہو، فہم اور یادداشت واپس آچکی ہو اور صحت تنفس میں بکالین آگیا ہو، پس گوش پھوڑے نکل آئے ہوں تو سمجھیں کہ مرض سے نجات پا گیا ہے۔ بیماری کی اس قسم سے کبھی پھیپھڑے قاسد ہو جاتا ہے۔ (ردفس)

سب سے پہلے اس میں پھر تیز جتنے دینا مناسب ہے پھر تیز دواؤں کا ضد رکھیں جند بید ستر اور فوج سو گھامیں۔ تالو پر ایاراج کا طلاء اور سر پر نمک کی محکمہ کریں۔ کندس کا عطوس دیں۔ احتیاء کی علامات نمایاں ہوں تو قصد کھولیں۔ (طیب نامعلوم)

مرکہ اور ردغن گل ان مریضوں کے سروں پر رکھیں۔ کیونکہ یہ سر کو خراب خلط سے محفوظ کر کے قوت پہنچاتے ہیں۔ اور اسی کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس شخص کی بیماری کثرت خواب اور حرکتی سکون و ضعف کے ساتھ ہو اسے بید کرنا، گرمی پہنچانا اور غلیظ خلط کو توڑ دینا مناسب ہے۔ کیونکہ جسم کے اندر گرمی نہ ہوگی اور مریض اپنی حالت پر رہ جائے گا تو بخار کے بغیر گرمی نیند کے انواع و اقسام لاحق ہوں گے۔ "بغیر بخار کے گرمی نیند کو رکات، جمود اور استغراق کہا جاتا ہے۔ اس طرح کی تکالیف بخار کے ساتھ کسی وقت بھی لاحق ہو سکتی ہیں۔ اس وقت بیماری کا نام لیو نفس ہوگا۔ یہ وہ بیماری ہے جو مریض پر نیند غالب کر دیتی ہے۔ اسی لئے ناک سے طبع فوج و حاشا ہوا سرکہ قریب کیا جاتا ہے تاکہ انجرات کے

ذریعہ دماغ کی غلیظ خلط کا ازالہ ہو جائے۔ تیز دواؤں کا عھوس دیں اور انہی دواؤں کو ناک پر رگڑیں سر پر عمر دوائیں رکھیں۔ بیماری طویل ہو جائے تو پھپھنے لگائیں۔ اس کے علاج اور قرائطس کے علاج میں چند بید ستر استعمال کریں۔ کیونکہ چند بید ستر چند دنوں کے بعد ان دونوں بیماریوں کے اندر فوج پیدا کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان خطاط پر ہو تو قرائطس کا علاج لیٹر عس جیسا ہو جاتا ہے۔ (جائینوس)

دسوال باب

منفرد اور مشترک قرائنطس

جنون، قطرب، ہذیان ہمراہ بے خوابی،
بے خوابی کی تمام اقسام، اختلاط (عقل)
ہمراہ حرارت، یاسر اور دیگر اعضاء کے
اور ام حارہ

جن لوگوں کے سر و صوب سے کرم ہو جاتے ہیں ان کی عقلیں زیادہ تر خراب ہو جاتی
ہیں (اختلاط - جالینوس)

اختلاط (خرابی عقل) کا د صوب کی وجہ سے لاحق ہو جانا لازمی ہے، جس طرح پاگل
یہ خود دماغ کی مخصوص بیماری سے لاحق ہوتا ہے۔ اسی طرح مذکورہ کیفیت سے دیگر امراض
کے تابع اعراض بھی وجود میں آتے ہیں۔ دماغ کے گوشوں میں ورم حار کے بعد مثلاً کثیر
حرارت جو تھیں بخار مموت محرقہ کے آخر میں قرائنطس، ورم قباب، دانت الجنب، ورم مثانہ یا
خست ورا کے موقع پر مذکور ہوا، کیفیت رونما ہو جاتی ہے۔ (مولف)

خرابی ذہن کی بیماری کبھی بیمار فم معدہ کے سبب لاحق ہو جاتی ہے۔ حمیات محرقہ، ذات الجنب، ذات الرء، درم حجاب اور درم دماغ میں بھی یہ بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ البتہ درم حجاب سے پیدا شدہ خرابی عقل اس درم حار کے مشابہ ہوتی ہے جو خود دماغ میں اور دماغ کی تھلیوں کے اندر پیدا ہو جاتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ دیگر بیماریوں میں اور حمیات محرقہ کے اندر پیدا ہونے والا اختلاط جب انتہا سے آگے بڑھ جاتا ہے تو اس میں سکون پیدا ہو جاتا ہے۔ مگر قرائطس کا اختلاط مسلسل رہتا ہے۔ کیونکہ اس میں دماغ فی نفسہ متاثر ہوتا ہے۔ اسی لئے ایسے مریض کا اختلاط ذہن اچانک رونما نہیں ہوتا جیسے بعض دیگر اعضاء کی بیماری میں رونما ہو جایا کرتا ہے۔ یہاں اختلاط ذہن لاحق ہونے سے پہلے کچھ اعراض بھی ہوتے ہیں جو کم نہیں ہوتے۔ اور یہ سب کے سب قرائطس کے علامات ہوتے ہیں۔ چنانچہ کبھی ب خوابی طاری ہوتی ہے۔ کبھی ظاہری خیالات کی خرابی کے ساتھ مریض تشویشناک اور اضطراب انگیز نیند سوتا ہے۔ حتیٰ کہ چیخنے اور کودنے لگتا ہے، بعض اوقات نسیان طاری ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ پیشاب کرنے کے لئے طشتری مانگتا ہے۔ پھر بھی پیشاب نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ یادداشت واپس آجائے۔ جرأت اور بے شرمی خلاف معمول بڑھ جاتی ہے، پانی کم پیتا ہے، تنفس عظیم اور متفادات ہوتا ہے۔ نبض عظیم نہیں ہوتی۔ پٹھے کی طرح سخت ہوتی ہے۔ وہ وقت جب قریب ہوتا ہے جس میں بیماری طاری ہوتی ہوتی ہے تو سر کے پچھلے حصہ میں مریض درد محسوس کرتا ہے۔ اور بیماری شروع ہو جاتی ہے تو آنکھیں بے حد خشک ہو جاتی ہیں۔ ایک آنکھ سے گرم آنسو نکلتے ہیں اور اس میں کچھز آ جاتا ہے۔ رگوں میں خون بھر جاتا ہے، ناک سے بھی خون نکلتا ہے۔ بخار بحالہ باقی رہتا ہے۔ اس میں نہ انحطاط ہوتا ہے نہ وقفہ۔ زبان کھردری ہو جاتی ہے۔ اسی طرح حجاب کی بیماری میں اختلاط لازم سارہتا ہے۔ اس کے اور قرائطس کے باہمی فرق کا اندازہ تنفس سے اور ان اعراض سے ہوتا ہے جو آنکھ میں ظاہر ہوتے ہیں، تفصیل یہ ہے کہ جس شخص کا دماغ خراب ہوتا ہے اس کا تنفس عظیم متفادات ہوتا ہے، مگر حجاب کی بیماری میں مختلف ہو جاتا ہے، کبھی مختصر، کبھی متواتر، کبھی عظیم اور کبھی زفرہ (لمبی سانس) کے مشابہ ہو جاتا ہے۔ اختلاط ظاہر ہونے سے پہلے، درم حجابی کی ابتداء میں تنفس درم دماغی کے مریضوں کے برعکس صغیر و متواتر ہوتا ہے کیونکہ درم دماغ کے مریضوں کا تنفس عظیم و متفادات ہوتا ہے۔ درم حجابی میں پسلیوں کے سردوں کا اوپر کھینچا اٹھنا شروع ہی سے مگر دماغ کی بیماری میں یہ کیفیت آخر میں ہوتی ہے۔ دماغ کی بیماری میں حرارت

سر کے اندر زیادہ تر مکرورم خجالی میں حرارت شکم کے اندر ہوتی ہے۔ (جالینوس)
 سر سام کی جملہ اقسام مسلک ہیں۔ جن بخاروں کے اندر عقل خراب ہو جاتی ہے اور
 پردہ صباغ کے اندر پھوڑا نکل آتا ہے ان میں ادھیڑ عمر کے لوگوں اور بوزخوں کے مقابلہ
 میں بچے زیادہ تیزی سے مر جاتے ہیں۔

جسے غیر محسوس شدید درد ہوتا ہے، اس کی عقل میں اختلاط (خرابی) پیدا ہو جاتا ہے۔
 موسم خریف میں جس کثرت سے رقیق ردی صفر ادنیٰ اختلاط پیدا ہوتے ہیں۔ اسی کے
 مطابق جنون عارض ہوتا ہے (جالینوس)

مرگی، مانگو لیا اور اختلاط عقل کے مریضوں کو عوام مجنوں کہتے ہیں، مگر ان تینوں کے
 درمیان بڑا فرق ہے۔ تفصیل یہ ہے کہ مرگی کے مریض باری کے علاوہ ہر حال میں تندرست
 رہتے ہیں۔ مانگو لیا میں نہ بے خوابی رہتی ہے، نہ لوگوں پر حملے ہوتے ہیں، نہ گفتگو میں بہ کثرت
 خرابی ہوتی ہے بلکہ بسا اوقات مانگو لیا کے مریض تندرستوں سے مختلف نہیں ہوتے۔ بس کچھ
 باتوں کے اندر ان کے خیالات ردی ہوتے ہیں۔ مرض کی مدت طویل ہو جاتی ہے تو بہ
 کثرت خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں، تاہم ان تمام خرابیوں کے اندر مریض کی عقل سالم رہتی
 ہے۔ خوف، غم اور گھبراہٹ اس کا لازمہ ہوا کرتا ہے۔

جنون کے اندر مریض حملہ کرتا ہے، اس کے اندر تیز طاقتور حرکتیں ہوتی ہیں، بے
 خوابی ہوتی ہے اختلاط عقل مسلسل ہوتا ہے مگر سخت نہیں ہوتا (ابو بکر)
 جس اختلاط کے اندر جراثیم، اقدام اور خباثت نفس موجود ہو اس کا سبب سوداء ہے۔
 بایں ہمہ غلبہ سوداء کی دیگر علامات سے بھی پتہ کریں۔ (بقراط)

یہ وہ سوداء ہے جو اختراق صفراء کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے۔ صفراء بھی وہ سیاہ خلط
 سے بنا ہوتا ہے۔ ورم دماغی میں بخار کے ساتھ پیشاب سفید اور رقیق القوام ہو تو یہ ہلاکت کی
 علامت ہے میرے علم میں کوئی ایسا شخص نہیں آیا جس کی یہ حالت رہی ہو اور وہ بچ گیا ہو۔ یہ
 بیماریاں مراری ہوں تو بہتر یہ ہے کہ ان کے اندر پیشاب پر غالب شے مرار پر نظر کی جائے۔
 سر سام کی ابتداء میں پیشاب سفید ہو تو عنقریب اختلاط پیدا ہو جائے گا۔ نہ پیدا ہو تو
 بعد میں پیدا ہو جائے گا۔ (مؤلف)

عورت کی چھاتیوں میں خون گاڑھا ہو جائے تو یہ جنون کی علامت ہے کیونکہ اس بات
 کی دلیل ہے کہ بہ کثرت گرم خون جسم کے بالائی حصوں میں داخل ہو چکا ہے مگر خون اور جسم

کی حرارت سے دودھ نہیں بن رہا ہے۔ ایسی حالت میں اخراجات دماغ تک پہنچتے ہیں اور اختلاط عقل لاحق ہو جاتا ہے۔

جو اختلاط خوشی کے ساتھ ہودہ زیادہ محفوظ ہوتا ہے۔ مگر جو اختلاط غم و فکر کے ساتھ ہودہ نہایت خراب ہوتا ہے۔ جس اختلاط کے اندر جرأت، ہمد اور اقدام ہودہ بھی نہایت برا ہے کیونکہ پہلی قسط کا اختلاط سیاد خون یاردی خلط کے بغیر حرارت کا نتیجہ ہوتا ہے، جیسا کہ شراب سے لاحق ہونے والے اختلاط میں دیکھا جاتا ہے۔ جس اختلاط کے ساتھ غم و فکر ہوتا ہے وہ سودا سے پیدا ہوتا ہے اور جس اختلاط کے اندر حمد اور ہونے کی کیفیت ہے وہ احتراق صفراء سے پیدا شدہ سوداء کا نتیجہ ہوتا ہے۔ یہ خلط بے حد خراب ہوتی ہے۔

بلغم کی حالت میں جنون نہیں ہوتا۔ کیونکہ جنون کے لئے ضرورت یہ ہوتی ہے کہ خلط باعث لذاع (سوزش پیدا کرنے والی) اور میجان انگیز ہو۔ صفراء کا ہمیشہ یہی حال ہوتا ہے۔ سوداء کا جہاں تک تصدق ہے جب وہ بے حد جل جاتا ہے، متعفن ہو جاتا ہے اور اس میں حدت پیدا ہو جاتی ہے اس وقت دہ مذکورہ کیفیت میں داخل ہوتا ہے۔ (جائینوس)

جائینوس نے یہاں یہ بیان کیا ہے کہ صفراء جیسا کہ ہوگا جنون بھی ویسا ہی ہوگا۔ (مؤلف) آنکھوں کی سرخی، ورم دماغی حار کا ایک نہ جدا ہونے والا عرض ہے۔ کبھی کبھی یہ کیفیت ورم فم معدہ میں بھی پائی جاتی ہے۔ (جائینوس)

اسی کے ساتھ سر کے اسباب مں سے کوئی سوپ موجود ہو تو بیماری دماغ کے اندر بھی جائے گی۔ (مؤلف)

جنون کے بعد خون کا دست یا استقاء یا حیرت لاحق ہو تو یہ عمدہ علامت ہے۔ استقاء اور ثونی دست کے ذریعہ جنون سے شفا ہوتی ہے۔ یہ شفا عرض کے منتقل ہو جانے اور سر سے فضلہ کے شلم کی جانب آ جانے کا نتیجہ ہوتی ہے۔ حیرت سے مراد بے حد سخت جنون کا لاحق ہونا ہے۔ جنون سخت ہوگا تو بحران ہو سکتا ہے جیسا کہ دیگر بیماریوں میں ہوا کرتا ہے۔ (جائینوس)

استقاء انتقال فضلہ کے مشابہ نہیں ہے۔ مگر اس میں جو حالت ہوتی ہے وہ مشابہ ہو سکتی ہے۔ کیونکہ جگر سرد ہو جاتا ہے۔ چنانچہ تمام جسم سرد اور مرطوب ہو کر ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ لہذا غراب منتقل ہونے لگتے ہیں۔ (مؤلف)

اختلاط کی ایک قسم خلوص شلم اور استفرغ سے لاحق ہوتی ہے۔ یہ سخت نہیں ہوتی مگر

اس کا مقام وہی ہے جو فالج میں ریشہ کا ہے۔ (جالینوس)

اس کی وجہ یہ ہے کہ اس حالت میں روح نفسانی کا جو مادہ دماغ کی جانب آتا ہے دماغ اسے نہیں پاتا۔ نہ یہ کہ دماغ کے اندر فی نفسہ کوئی بیماری ہو جاتی ہے، یا اس کی وجہ یہ ہے کہ کوئی لطیف بخار کم مقدار میں شکم کی حرارت کے باعث ابھر آتا ہے۔ چنانچہ ٹھنڈے پانی وغیرہ کے مشروب سے جاتار ہوتا ہے۔ (ابوبکر)

ذات الرء سے پیدا ہونے والا قرائطس خراب ہے، کیونکہ یہ اس وقت ہوتا ہے جب ذات الرء لاحق کرنے والی خلط بکثرت ہو اور اس کے ساتھ گرم بھی ہو۔ جس شخص کے دماغ میں مقدار قلوں (۱) ہو جائے اور تین دن تک نہ مرے وہ صحت یاب ہو جائے گا۔ کیونکہ یہ بیماری دوسرے مقام پر ہوتی ہے تو بھی مسلک ہوتی ہے۔ یہ عضو کو فاسد کر دیتی ہے یا عفونت اور موت کا راستہ اختیار کرتی ہے۔ ہماری مراد یہاں اس مریض سے ہے جو اس بیماری کے قریب ہوتا ہے۔ یہ بیماری عظیم درم حار کے بعد آتی ہے۔ تین دنوں کے اندر بیمار نہیں مرنے اور بیماری کے انحطاط پذیر ہو جانے میں کوئی شک نہیں رہتا۔ کیونکہ عضو کی شرافت کا تقاضا یہ ہے کہ اس طرح کی بیماری تین دنوں سے زیادہ نہ رہے۔ (جالینوس)

برسام کا شمار امراض حارہ میں ہے۔ دماغ کی جھلی جس کا نام مجتس ہے کے اندر مرہ صفراء جب درم حار پیدا کر دیتا ہے تو برسام لاحق ہو جاتا ہے۔ اس کے اور ہڈیان کے درمیان جو درم دماغی سے خالی حیات کے اندر لاحق ہوتا ہے فرق یہ ہے کہ اس طرح کا ہڈیان مسلسل رہتا ہے۔ مگر حمی محرقہ اور حمی غب میں جو ہڈیان ہوتا ہے وہ بخار چڑھنے کے وقت تو ہوتا ہے مگر اترتے وقت زائل ہو جاتا ہے۔ برسامی ہڈیان اور جنون کے درمیان فرق یہ ہے کہ جنونی ہڈیان کے ساتھ بخار نہیں ہوتا۔ قرائطس کے ساتھ بخار ہوتا ہے، اس کی خبثت اور خرابی مرہ فاعلہ کے مطابق ہوتی ہے۔ مرہ جتنا تیز ہو گا اتنا ہی یہ بخار خراب ہو گا۔

برسام کی پیشگی علامات میں طویل بے خوابی، مضطرب اور چونکنے والی نیند داخل ہے۔ کبھی کبھی لسیان کا عارضہ ہوتا ہے۔ مریض کسی بات کا حکم دے کر بھول جاتے ہیں، آنکھیں سرخ اور اشک آلود، نبض صلب، وحشت بھری مسلسل نگاہ، آنکھوں میں تکلیف، زبان کھردری اور خشک، اس میں اور درم حار حجاب میں فرق یہ ہے کہ درم حار حجاب میں سوء تنفس، پیاس، سینہ کے گوشہ میں اور شکم میں زیادہ تر حرارت ہوتی ہے، مگر دماغ کا جہاں تک

۱۔ ایسا درم ہے جو ایکہ دی ہاد سے پیدا ہوتا ہے اور عضو کو فاسد کر دیتا ہے۔ اس درم کی سوچوں میں مسوائی نہیں رہتی

تعلق ہے اس میں حرارت سر کے اندر ہوتی ہے۔ آنکھیں سرخ ہوتی ہیں اور نکسیر نوتی ہے۔
مرہ کے اندر کچھ ہلکم شامل ہوتا ہے تو یہ اعراض شمر نفس کے اعراض کے ساتھ ملے جلے
ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ مریض بھی جاگتا ہے، کبھی اس پر سبات طاری ہو جاتا ہے۔ ایسا بھی ہے کہ
برسام خالص جب مزمن ہو جاتا ہے تو خواہ صغریٰ ہو مذکورہ اعراض کے اندر سکون ہو جاتا
ہے کیونکہ دماغ کی حالت دتی ہو جاتی ہے۔ تکلیف کا احساس چار ہوتا ہے۔ کیونکہ سوہ مزاج
مساوی ہو جاتا ہے۔ اس وقت نہ اضطراب باقی رہتا ہے نہ ہڈیاں۔ مگر مریض کمزور رہتا تو اس
ہو کر پڑے رہتے ہیں۔ شروع میں کمزور نہ ہوں تو قصد کھولیں۔ کیونکہ یہ سب سے افضل
علاج ہے۔ اگر مریض باتھ نہ دے، یا باتھ کے بٹنے اور بند ضمن کھل جانے کا اندیشہ ہو تو
پیشانی کی رگوں کی قصد کھولیں اور اگر اندیشہ ہو کہ دوبارہ قصد نہ کھول سکیں گے تو ایک ہی بار
میں خون نکال دیں۔ سر پر سرکہ شراب اور روغن گل رکھیں کہ یہ سر کو ٹھنڈا کرتا اور تقویت
بخشتا ہے۔ سدا خون اس جانب نہ آسکے گا۔ سر ٹھنڈا ہو گا تو خون کی کثرت بھی نہ ہو گی۔ سر پر
طبع خشکاش کا نطول کریں۔ اور نیند لانے کی تدبیر کریں۔ شوم، نطول اور مشروب اس بیماری
کے افضل علاج ہیں۔ مریض سوئے گا تو بخار میں سکون ہو گا۔ اور سر ٹھنڈا ہو گا۔ لہذا اثر بہت
خشکاش پائیں۔ یہ منوم اور مبرد حتیٰ ہے۔ اگر اس کی ضرورت نہ ہو تو استعمال نہ کریں۔
خصوصیت سے جبکہ برسام ہلکم کی موجودگی میں ہو اور اس کے اعراض تیز نہ ہوں، ایسی
صورت میں اس چیز سے بچیں جو تیزی سے سر تک پہنچتی ہے اور سرد اور نیند کی کیفیت
پیدا کر دیتی ہے۔ نیز حد درجہ برودت کا موجب بھی ہوتی ہے۔ مریض کی طاقت کمزور ہو تو
شراب خشکاش سے بھی احتراز کریں۔ اس کی جگہ دو چیز دیں جو اس باب میں معتدل ہو۔ تاکہ
مسامات میں انقباض پیدا نہ ہو۔ دوشے گرم نہ ہو تاکہ سر میں استواء پیدا نہ ہو۔ ننگلو کے لئے
اس شخص کو بلائیں۔ جس سے مریض شرماتا ہو۔ جسم کے نچلے حصوں کو دبا میں۔ دونوں
پیروں کو باندھ کر گرم پانی کا نطول کریں۔ جسم کے نچلے حصوں پر پھپھنے لگائیں۔ تاکہ خون نیچے
کی جانب جذب ہو سکے۔ یہ عمل بخار اتر جانے یا باری آنے سے پسے کریں۔ غذا میں ماء الشعیر
کاسنی میں دھو کر سفید آٹے کی روٹی، خش، لب خیار، چٹاؤں کے اندر رہنے والی مچھلیاں، اور
فواکھات میں انار ترش اور آلو بخارا دیں۔ ٹھنڈا پانی نہ دیں بالخصوص جبکہ درم احشاء میں ہو۔
تے کرانا ممکن ہو تو تے کرائیں۔ (یہ بات محل نظر ہے۔ مبالغہ)

نرم اشیا اور حلقہ کے ذریعہ اسہال لائیں۔ حمام میں داخل کریں۔ خاص کر جبکہ بے

خوابی غالب ہو تو حمام مفید اور خواب آور ہے۔ پیشاب میں تلخ نظر آجائے تو مٹھیا کریں۔ شراب پلائیں یا مخصوص جبکہ مریض عادی رہا ہو۔ معدہ سرد اور کمزور ہو تو شراب مفید ہوگی۔ رطوبت پیدا کرے گی اور خواب آئے گی۔ اس سے بے حد نفع ہو گا۔ ورم شکم ہو تو شراب دے دیں۔ اہستہ قوت کی حفاظت کریں۔ اگر یہ کمزور ہو گئی تو کوئی علاج کارگر نہ ہو گا۔

فوری موت :

اختلاف عقل کی موجودگی میں مریض ایک ممکنہ روئے اور ایک ممکنہ ہنسے تو اس کی موت یقینی ہے۔ بیماری میں عقل معدوم ہو جائے یا بائیں انگوٹھے میں چھوٹا سخت باقلا نما پھوڑا نکل آئے اور نیچے سے بہ کثرت مروڑ ہو تو مریض چند دنوں کے اندر مر جائے گا۔

علامات :

اختلاف صفراوی کی علامات حسب ذیل ہیں
جسم کو بہ کثرت حرکت دینا، آنکھوں میں پردہ پڑنا اور چنگاری نظر آنا، ناک کا پتلا ہونا خاص کر کناروں کا، سر میں شدت حرارت، رنگ زرد، پیشانی کی کھال کا پھیل جانا، آنکھوں کا دھنسا ہونا، بستر پر اس طرح ہلنا جیسے کسی سے معرکہ آرائی ہو رہی ہو۔

اختلاف سوداوی کی علامات :

پاگل پن کی کیفیت، کپڑے پھاڑنا، گلیوں میں دوڑنا، بلند مقامات پر چڑھنا، ناقابل فہم چوہ مارنا، آنکھیں خشک، رنگ سیاہ، زبان کا چھوٹا ہو جانا، سبج طاری ہونا، زمین کی جانب ٹھکے رہنا۔

اختلاف دموی کی علامات :

آنکھیں اور چہرہ سرخ، زبان اس قدر بوجھل کہ گفتگو نہ کر سکے۔ بلا ضرورت تیزی سے المین بیٹھنا، چہرہ کی رگوں کا مسمی ہونا، ناک کھجنا، جسم سے خون جاری ہونے اور کپڑوں کا خون سے رنگین ہو جانے کا احساس ہونا۔

اختلاف بلغمی کی علامات :

اختلاف، بلغم کی غلظت اور مدت سے پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ مریض پوٹوں کو ہاتھوں

سے رنڈے گا۔ سر میں جو تھ محسوس رہے گا، وہ ہم ہو گا کہ پڑپا یہ تو کیا ہے۔ گہری نیند سونے کا اور بے نی پتہ پکڑے گا تو اس سے جدا نہ ہو گا۔

سر سام کے لئے مستعد ہونے کی علامات :

مستعد بننے کے لئے جسم میں بہت آہستہ نفوذ کرے گا۔ نبض صغیر، چہ و خون سے بہت کم، مسلسل بے خوابی، مصطرب، غشویہ شدید حزن، کسل، ہستہ پر ہمیشہ اللہ پائنا، آنکھیں رنڈے، اٹک رہے، ہاتھ میں سرور، مگر سر نبض کو احساس نہ ہو گا۔ پیشاب رقیق، کچھ سر نبضوں کو یہ احساس ہو گا کہ جیسے سر پر ہتھوڑے پڑ رہے ہوں، کانوں میں بھنبھناہٹ، درد دل کا احساس، پیٹوں کے سروں میں لٹکائی باندھنا، سر نبض کا مزاج جار، بد ہضمی، دھوپ میں چٹنا، سر کا متلا، یہ ساری باتیں انسان کو سر سام میں مبتلا کر دیتی ہیں۔

سر سام ہو جانے پر علامات حسب ذیل ہوں گی :

تیز بننے، نبض صغیر، آکشیف، پپاؤں کے ٹکڑے چٹنے، کثرت سے بے خوابی، نیند کا مصطرب اور کم ہونا ہوتے، دن میں عقل میں فتنہ واقع ہو جاتا، اس بیماری کے اندر زیادہ تر عقل پوتے، دن خراب ہو جاتا رہتی ہے۔ اندرون جسم التراب، سخت غم و غصہ، ٹکاوا جیسی، بار بار کان ٹانے، آنکھوں کو چھینا، درد و شنی ناگوار، درد، تیز ہو تو پیٹ چٹنے لگتا ہے۔ آنکھوں اور چہ و پورم ہو جاتا ہے، دونوں ہاتھ کاٹنے لگتے ہیں، نبض میں ارتعاش پیدا ہو جاتا ہے۔ پیٹوں کے سرے بھیل جاتے ہیں۔ رات پرورم ہو جاتا ہے، آواز منقطع ہو جاتی ہے۔

ورم دماغی کی علامات :

تھکنے سے سانس پھٹا رہی، گہری گہری سوتا، گہری گہری اعتناء کا اختراع (اسندر) قرائیں، بڑھمس اور دق کی جانب منتقل ہو جاتا ہے۔ بڑھمس کی جانب انتقال کی علامات یہ ہیں۔ آنکھوں کا چھٹنا، حرارت کے اندر ضعف پیدا ہو جانا۔ دق کی جانب انتقال کی علامات میں آنکھوں کا دھنسن جانا اور بدن کا خشک ہو جانا داخل ہے۔ بخار میں سکون اور نبض صغیر اور صلب ہو گی۔

قوائیں کا دھنسن کی جانب منتقل ہو جاتا ہے جس کی علامت یہ ہے کہ آنکھوں میں شررے ہوں گے۔ دونوں طرف سے سیاہی غالب ہوگی۔ اس جگہ سفیدی آجائے گی،

مریض گدی کے بل سوئے گا، پسلیوں کے سرے پھیل جائیں گے۔ شکم، پھول جائے گا۔
گمڑی گمڑی اعضاء کے اندر اختلاط پیدا ہوگا۔ (مؤلف)

برسام دماغ کی رقیق جھلی میں یا حجاب میں ہوتا ہے۔ یہ صفرادی ورم ہوتا ہے جس
کے بعد بخار اور اختلاط عقل رونما ہو جاتا ہے۔ نفس دماغ کے اندر ورم ہو جانے سے بھی
برسام لاحق ہو جاتا ہے۔

برسام کے مریض کو درد، سر اور گردن میں مسلسل بوجھ محسوس ہو تو تشنج عارض ہوگا
اور زنجیری قے آتی۔ مرارہ احتراق صفراء سے پیدا ہوتا ہے۔ زیادہ تر مریض مراری قے
کرتے وقت مر جاتے ہیں۔ کچھ مریض اپنی طاقت کی وجہ سے ایک یا دو دن زندہ رہتے ہیں۔
برسام حار کو قرائطس کہتے ہیں اور برسام بارد موسوم بہ برسام لکھنٹس کہلاتا ہے۔
یہ کم مدت کا اور خطرناک ہوتا ہے۔

بوڑھے قرائطس میں جٹلا ہو جاتے ہیں تو تقریباً نجات نہیں پاتے۔ (جالینوس)
نطول اور سر کی ترطیب کے بعد اختلاط کے مریضوں کو اس بات کی ضرورت ہوتی
ہے کہ کنٹیوں پر منوم دواؤں کا طلاء اور تھوڑی افیون کا سقوط کیا جائے۔

قطرب کے مریض راتوں کو کتوں کی طرح چکر لگاتے ہیں۔ بے خوابی سے چہرہ زرد
ہو جاتا ہے، جسم خشک ہو جاتا ہے، ہر وقت پیاس لگتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ان پر غبار کے
اثرات ہیں، فصد کھول کر اتنا خون نکالیں کہ غشی طاری ہو جائے اس کے بعد سریع البضم
مرطوب غذائیں دیں، شیریں پانی بے اندر بٹھائیں، ماء اشیر پلائیں، مرطب اور منوم اشیاء کا سر
پر نطول کریں، یہی ان کے لئے مناسب علاج ہے۔ مسلسل دینا ہو تو یارج وغیرہ کا مسلسل دیں۔

مرض طویل ہو جائے، کوئی علاج کارگر نہ ہو تو مریض کے شانوں کو باندھ کر بری
طرح ٹپٹیں کہ درد ہونے لگے، چہرے پر اور سر پر تھپڑ ماریں، چند یا پرواٹ دیں۔ اس سے
افاقہ ہوگا۔ یہ عمل ایک بار کافی نہ ہو تو دوبارہ کریں۔ (یسودی)

حرارت اور یوست سے لاحق ہوتا ہے۔ سر کو مرطب کریں، کچھ لوگ ارد گرد دینہ
کر کبھی دھکائیں، کبھی نصیحت کریں۔ اور بتائیں کہ اس کی غلطیوں کیا ہیں۔ پیشانی کی رگ
کی فصد کھول دینا بے حد مفید ہے۔ کیونکہ اس سے اکثر تکلیف کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ مرطب
غذاؤں کے ذریعہ تمام جسم کے بعد سر کو مرطب ہو جائیں۔ (طبری)
یوست کے پھٹ جو اختلاط عقل واقع ہو اس کا پتہ نیند کی کمی اور نعتوں کی خشکی سے

کریں۔ برعکس حالت کو برعکس علامات سے معلوم کریں۔ کیونکہ نکتے مرطوب ہوں گے تو بیماری مرطوبت کا نتیجہ ہوگی۔ حدت، چیخ اور ہڈیان کے ساتھ اختلاط صفراوی ہو تو اس کا علاج فصد سے کریں۔ پھر سر مونڈ کر مرطب اشیاء کا نطول کریں اور معوط دیں۔ سر پر سر و تیل رکھیں، سروں اور پاپوں کے شوربہ کا نطول کریں۔ دودھ کی، حار ماریں۔ اختلاط بخار کے ساتھ نہ ہو تو سر کو زیادہ ٹھنڈا نہ کریں۔ کیونکہ اندیشہ ہے کہ موجودہ غلط جڑ پکڑ لے اور دماغ کے اندر کوئی مستقل بیماری پیدا ہو جائے۔ اس کے بجائے ایسی دواؤں سے علاج کریں جو لطیف ہوں اور جن کے اندر شدید برودت نہ ہو۔ بیماری بخار کے ساتھ ہو تو ترطیب اور تمہید سے اندیشہ نہ کریں۔ ساتھ میں بے خوابی بھی ہو تو تمہید و ترطیب لازم ہے۔ مبرد و مرطب معوط وغیرہ استعمال کریں۔

خون سے جو اختلاط ذہن ہوتا ہے اس میں مستی اور بکثرت ہنسی آتی ہے۔ رگیں خون سے بھر جاتی ہیں، اس کا علاج یہ ہے کہ خون جاری کر دیا جائے۔ مہاروں اور تشکیم بخش غذا کے ذریعہ سر کو ٹھنڈا کریں۔ سر پر سرکہ، عطی، حی العالم اور پوست انار، مسور وغیرہ رکھی جائے۔ کبھی کبھی دماغ کے اندر درم حار عظیم پیدا ہو جاتا ہے جسے ستا قلوب کہتے ہیں، مریض چوتھے دن مر جاتا ہے۔ چوتھے دن نہ مرا تو بچ جاتا ہے۔ علامات قرائط جیسی ہوتی ہیں۔ علاج فصد، پچھنے، اسہال اور سر پر غلب العصب، بنفشہ، حی العالم وغیرہ کا شاد۔ (احرن)

میر۔ خیال میں جو سی بچے کے اندر جو بیماری دیکھی ہے اور جس سے وہ صحت یاب ہو گیا وہ یہی ہے۔ برگ، انگور، نفاخ، غلب العصب، کوٹ نہیں کر سرکہ شراب اور عرق کباب میں شامل کر کے سر پر شاد رکھنا اور کافور اور بنفشہ کا مسلسل معوط کرنا مناسب ہے۔ (مؤلف)

برسام ایک درم حار ہے جو دماغ یا دماغ کی جملی میں پیدا ہوتا ہے۔ دموی اور صفراوی دو قسم کا ہوتا ہے۔ کبھی کبھی صفراء جل کر سودا ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں نہایت خبیث اور روی قسم کا سام لاحق ہوتا ہے۔ برسام دموی ہے تو اس کے ساتھ مریض پر ہنسی طاری ہوگی۔ اور اگر خالص صفراوی ہے تو ساتھ میں گھبراہٹ اور آتھٹ ہوگی۔ بیماری کا سبب صفراء محترقہ ہے تو سخت تیز اور خبیث ہوگی۔ مریض پر تقریباً ہنسی طاری نہ ہوگی۔ تنفس عظیم متعادت، نبض صغیر صلب اور وہ سلسلہ علامات ملیں گی جن کا تذکرہ اسکندر اور جالینوس نے کیا ہے۔

مریض کے اندر شدید اضطراب اور نعویات نہ ہوں تو ہاتھ کی، اور اندیشہ ہو کہ ہاتھ کی حفاظت نہ کر سکو گے تو پیشانی کی فصد کھولیں، نرم جھنے دیں، سر پر نطول کریں۔ اور مریض

جس جگہ رہتا ہو اس جگہ کو ٹھنڈا رکھیں۔ یہاں نقش و نگار اور تصویریں نہ ہوں۔ کیونکہ یہ چیزیں غفلت طاری کریں گی۔ مریض کے پاس دوستوں کو لائیں جو کبھی اس سے نرم گفتگو کریں کبھی اس پر ہول طاری کریں۔ بیماری پختہ ہونے سے پہلے اسے شراب کے قریب نہ جانے دیں۔ ماء الشعیر، دھوئی ہوئی اور بھنگی ہوئی روٹی، ابالا ہوا خش، کامنی، لب خیار، خر بوز اور خوبانی دیں۔ ٹھنڈے پانی سے پرہیز کرائیں۔ بالخصوص جبکہ بیماری ورم حجاب کی وجہ سے ہو، جس بول ہو تو گرم پانی کا نول کریں۔ ہاتھ سے مٹا دیا کریں۔ مریض کی حرکتیں اور لغویات زیادہ ہوں تو انہیں روک دیں کیونکہ اس سے قوت تحلیل ہو جائے گی۔ خدر اور سدہ پیدا کرنے والی تمام چیزوں سے پرہیز کریں۔ ساتویں دن کے بعد ایسے نطول اور شوم استعمال کریں جن میں تحصیل کی طاقت ہو، خشکی اچھی طرح ظاہر ہو جائے تو نمام، سداب، فوج، استعمال کریں، شروع میں گدی پر پھنے لگائیں۔ پوست زیادہ ہو تو شیریں پانی کے حمام کرائیں۔ روغن اور پانی بکثرت استعمال کریں۔ طاقت کم ہو تو ایسا مایہ دیں جس میں رقیق شراب ملی ہو۔ تاکہ قوت محفوظ رہے۔ برسام کی وجہ سے کمزور ہو جانے والے مریضوں کو دوسری باتوں کے مقابلے میں ماکول و مشروب کے فساد سے بچنا چاہئے۔ ہر چیز سے زیادہ دھوپ کی حرارت سے اجتناب کرنا چاہئے۔ مبادا بیماری عود نہ کر آئے۔ قرائط حجابی ہو تو اس کی علامات میں پسلیوں کے سروں کا پھیلاؤ، اور سینہ کا تنگ ہونا داخل ہے۔ تنفس زیادہ سخت ہو گا۔ ایسے مریضوں کی فصد کھولیں۔ جتنے دیں۔ ساتویں دن کے بعد تخم کتاب وغیرہ سے تیار کر کے ملین عناد پسلیوں کے سروں پر رکھیں۔ قرائط کے مریضوں میں تاک کی رگ کی فصد کھولیں۔ کیونکہ یہ محمود ہوتی ہے۔ سبھی جنون کا علاج مانٹو لیا جیسا ہے۔ اب اسے مریضوں کے سروں پر سرکہ شراب اور روغن گل خصوصیت سے رکھیں۔ سر کی فصد کھولیں، فیراء کا مسسل دیں۔ بادیان جنگلی اور بیج انگور سفید ۵ گرام ہر آہ آب روزانہ پینا بے حد مفید ہے۔ (بولس)

ایک طبیب نے مجھے بتایا کہ اس کی بیوی کو نہایت مزمن اختلاط تھا۔ کچھ دنوں سے علاج ہوا، کارگر نہ ہوا مگر چند دن فاشراپینے سے صحت یاب ہو گئی۔ فاشرا دن میں کئی بار پلایا گیا۔ (مؤلف)
دوائیں پینے سے مریض گریز کریں تو ساتھ میں روٹی، انجیر یا کھجور شامل کر دیں۔
قطرب کے مریض رات بھر صبح ہونے تک سرگرداں رہتے ہیں، خاص کر قبرستانوں میں گھومتے پھرتے ہیں، رنگ زرد اور بصارت کمزور ہو جاتی ہے۔ آنکھیں دھنسی ہوئی۔ اشک ریز نہیں ہوتیں۔ سر اور زبان میں خشکی ہوتی ہے۔ آنکھوں میں غبار کا اثر اور پنڈلیوں میں زخم

ہوتے ہیں جو تقریباً مندرجہ ذیل ہوتے ہیں، اس کا شہر سوداء کی بیماریوں میں ہے۔ لہذا پہلے قصد کھولیں اور خون اتنا خارج کریں کہ خشکی طاری ہو جائے، بعد ازاں غذاؤں اور حمام کے ذریعہ رطوبت میں بچائیں۔ چنے کا پانی چند دن پلا کر پھر ایرون روٹس کئی بار پلائیں۔ سر پر نیند آور نطول کریں۔ نیتھنے پر ایفون ملیں۔ بیماری انحطاط پر ہو، تھوڑی تھوڑی قوت آچکی ہو اور صحت واپس آجائے تو تریاق نیز سودا میں دی جانے والی ساری دوائیں دیں۔ (بولس)

بے خوابی کی ان بیماریوں میں ایفون پلائی جاتی ہے کیونکہ یہ خواب آور ہے۔ لہذا حرکتوں میں سکون آجائے گا۔ اور تحلیل بھی کم واقع ہوگی۔ اس کے ساتھ ترطیب اور سر کی تقویت مناسب ہے۔ (مؤلف)

جسم میں خاص صفراء کی مقدار زیادہ ہوتی ہے تو برسام لاحق ہو جاتا ہے۔ علامات میں مزید علامت یہ ہوگی کہ گرمی مریض کے لئے اذیت ناک ہوگی۔

سب سے عمدہ علاج قصد ہے۔ میں نے ایک شخص کو رسیوں میں پاندہ کر قصد کھولی اور ایک ہی بار میں بہت سارا خون نکال دیا۔ چنانچہ وہ تیزی سے صحت یاب ہو گیا۔ قصد کے بعد سر پر سرکہ شراب اور روغن گل رکھیں۔ اس سے سر میں قوت اور انجرات میں رکاوٹ ہوگی۔ نطول، بخور اور طلاؤں کے ذریعہ نیند لانے کی ہر تدبیر اختیار کریں۔ کیونکہ ایسے مریضوں کے لئے اور ہڈیاں کے تمام مریضوں کے لئے نیند بے حد شفا بخش ہے۔ درد اور بے خوابی مسلسل رہتی ہو تو شربت خشک پلائیں۔ کیونکہ بخار اور بے خوابی کے لئے یہ عمدہ چیز ہے۔ سر کے اندر حرارت آگ کی طرح ہو تو کئی بار شربت خشک پلائیں۔ حرارت تیز نہ ہو تو شربت خشک نہ دیں۔ نہ ہی سخت ٹھنڈا پانی پلائیں۔ کیونکہ ان چیزوں سے انجام میں بخار اور زیادہ تیز ہو جائے گا۔ البتہ نیم گرم پانی بہتر ہوگا۔ شکم سخت ہو تو پیلیوں اور شکم پر پانی اور روغن کا نطول کریں اس سے مرہ کی حدت میں سکون ہوگا۔ شکم میں درم اور سختی ہو تو اسے نرم کریں۔ گرانی سے بچیں۔ حرارت اور بخار تیز نہ ہو تو حمام مفید ہے۔ یہ خواب آور ہے اور تکلیف میں سکون پیدا کرے گا۔ حمام گرم نہ ہو، اسی طرح شراب بھی گرم نہ ہو۔ الایہ کہ حرارت تیز اور شکم میں درم ہو۔ ورنہ یہ عمدہ ہے، منوم اور مسکن ہے، قوت کی حفاظت کرنا لازم ہے۔ کیونکہ مریض کمزور ہو گئے تو علاج قطعاً ممکن نہ ہوگا۔ (اسکندر)

ایسے ہڈیاں اور پاگل پن کا علاج جس میں چہرہ سخت ہو جائے۔

سر اور پاؤں کا علاج بطور نطول استعمال کریں۔ سر پر دودھ کی دھار ماریں اور اس پر بالائی

رکھیں۔، بنفشہ اور مور توں کے دودھ کا سوط کریں۔ ہر ٹھنڈی، تر، اور چکنی چیز جو دماغ کا توازن اور مرطوب کرے کھانے میں دیں۔ تاکہ کی فصد کھول کر بہ کثرت خون خارج کریں۔ ورم دماغ کا اس سے زیادہ مؤثر علاج کوئی اور نہیں ہے۔ اسی طرح افیون کا پینا اور سوگنا قطرب کا سب سے زیادہ مؤثر علاج ہے۔ بلکہ اس سے زیادہ مؤثر علاج اور کوئی نہیں ہے۔ (شمعون)

بے خوابی ورم دماغ سے پیدا ہونے کے اندر مرمری غلط پیدا ہونے سے لاحق ہوتی ہے۔ (جائینوس)
یہ بات محل نظر ہے۔ (مؤلف)

ورم دماغ سے جو بے خوابی لاحق ہوتی ہے وہ عقل ہوتی ہے اور مرمری حلط سے جو بے خوابی ہوتی ہے اس میں دقت ہو کرتے ہیں۔ (جائینوس)

بے خوابی سے مراد اختلاط عقل ہے۔ (مؤلف)

مرسام شروع سے تیز نہیں ہوتا۔ (جائینوس)

جنون کے اندر بخ بادیاں اور عجم بادیاں خصوصیت سے مفید ہے۔ اسے پانی کے ساتھ شرب استعمال کریں۔ اسی طرح خج فاشر یا پچرام روزانہ پینے سے نفع ہوتا ہے۔ (ارپاسیوس)

مرسام کے جن مریضوں کی طاقت کمزور ہو انہیں افیون نہ دیں۔ کیونکہ کبھی یہ مملک ہوتی ہے اور جن مریضوں کے اندر طاقت بستر ہو ان کے لئے افیون سے زیادہ مفید اور کوئی شے نہیں ہے۔ (اسکندر)

اکثر حالات میں ایک درد قراطیس کے مشابہ ہوتا ہے، اسے مانیا (سون سبی) کہتے ہیں، اس کا مفہوم ہے بیجان انگیز جنون، یہ جلے ہوئے صفراء یا جلے ہوئے سوداء سے جس کی سخت بعد میں اور گرم ہو جاتی ہے پیدا ہوتا ہے۔

اس کے اور قراطیس کے مابین فرق یہ ہے کہ بالعموم اس درد کے ساتھ بخار نہیں ہوتا۔ البتہ مریض کو بے خوابی، خرابی عقل اور چونکنا گھبراہٹ لاحق ہوتا ہے۔ نبض صلب ہوتی ہے۔ سر کو موٹ کر مرطب اشیاء کے ذریعہ نطول کریں۔ دواؤں میں ہیروج، پوست، خشک ش شامل کریں۔ اور نطول دن میں پانچ بار کریں۔ اس کے بعد دماغ کو ردغن بامام، روح کدو اور ردغن بنفشہ سے مرطوب کریں، ان کا سوط بھی دیں اور ان کے اندر سر کو فرق بھی کر دیں۔ سر پر دودھ کی دھار ماریں۔ خیند لانے کی تدبیر کریں تاکہ حدت میں سکون ہو۔ بیداری میں مریض کے ارد گرد ایسے لوگوں کو جمع کر دیں جن سے وہ شرماتا ہو تاکہ بکواس نہ کر سکے۔ نواکھات کے ذریعہ نچلے اعضاء کی مالش کریں اور جتنے دیں۔ حکم مرطوب

اور تھوڑا لائق ہو جائے تو فصد کھولیں۔ جسم میں صغیر ادیت ہو تو آب ہلیلہ کا مسلسل دیں۔ شراب کا عمدہ مکپھر بتا کر دیں کیونکہ یہ نیند لاتا اور سہات طاری کرتا ہے۔ کھانے میں پہلے ہنریاں، پھر چنیاں، اور آخر میں بکری کے بچوں کا گوشت دیں۔

حمی حادہ کے آخر میں قرائطس خالص نہیں غیر خالص ہوتا ہے، حجاب یا پیلوں کو استر کرنے والی جھلی میں جب درم ہوتا ہے تو بھی قرائطس غیر خالص لاحق ہوتا ہے۔ قرائطس خالص اس وقت ہوتا ہے جب دماغ کی موٹی جھلی یا خود دماغ کے اندر اس قدر شدید حرارت ہو کہ مزاج خراب ہو جائے۔ کیونکہ نفس دماغ کے اندر درم نہیں ہوتا۔ حرارت جرم دماغ یا عروق دماغ کے اندر ہوتی ہے تو اعراض، مصلیوں میں درم کے بالمقابل زیادہ سخت اور مشکل ہو جاتے ہیں، اسی طرح سر کو چھونے پر مصلیوں کے مقابلہ میں درد کم ہوتا ہے کیونکہ اس حالت کے اندر کھوپڑی کو چھونے پر درد ہوتا ہے، پہلے فصد کھولیں۔ ممکن نہ ہو تو پیشانی یا ناک کی رگیں کھول دیں سر پر سرکہ شراب اور روغن گل رکھیں، بیماری سخت ہو تو سر پر نطول کریں۔ اور دودھ کی دھار ماریں۔ گھر کے اندر نقش و نگار اور تصویریں نہ ہوں۔ مریض کے پاس ان لوگوں کو لائیں جن سے وہ ڈرتا ہو۔ شکم کو نرم رکھیں۔ یہ کسی وقت بھی خشک نہ ہونے پائے۔ کدو اور خشکاش کے ساتھ ماء الشعیر پلائیں۔ ہنریاں کھلائیں، یہ نہ ہو سکے تو آب انار اور ہنریوں کے شوربوں میں روٹی کا خیساندہ دیں۔ بیماری حجاب کے اشتراک سے ہو تو برف۔ دیں۔ ایسے مریضوں کو پیشاب بالعموم مشکل سے آتا ہے۔ کتروری اور نقابت ہو تو ٹکان اور دھوپ سے بچائیں۔ دیگر نقابت زدہ مریضوں کے مقابلہ میں ان کے اندر غذا کا فساد زیادہ ہوتا ہے۔ (ابن سرائیون)

بچوں کو درم دماغ لاحق ہو تو ان کے سروں پر بخالہ کدو، قشاء، عنب الثعلب اور روغن گل جیسی سرد چیزیں رکھیں۔ (اربابیس)

سہات لقیل (بو جمل نیند) یعنی انشاء (غش) مہلات حادہ جیسی کسی تیزیاری سے یا سر پر مثلاً کنٹیوٹ کے عضلات پر کسی چوٹ کے آجانے سے یا بطون دماغ پر دباؤ پڑنے سے عارض ہوتا ہے۔

قرایطس اشتراک حجاب کی وجہ سے ہو تو اس کی موجودگی میں مراق اور پرکھنیج المصا ہے۔ تنفس روی ہوتا ہے۔ شروع میں سراسامی اعراض نمایاں نہیں ہوتے۔ قرایطس اگر نفس دماغ کی وجہ سے ہو تو اس طرح کی بیماری میں بے خوابی، مضطرب نیند، نسیان، گرم آنسو، آنکھوں میں کچڑ اور گدی میں درد ہوتا ہے اور ہر وقت آنکھوں میں سرخی، اختلاط

عقل، زبان سیاہ اور خشک ہوتی ہے۔ (جائینوس)

لا اعضاء الآلمہ (مؤلفہ جائینوس) کے چوتھے مقالہ میں یہ پڑھا ہے کہ حتی محرقہ میں مریض اپنے دس کے ٹکڑے اور دیواروں سے گھاس چنار جتا ہے۔ اختلاط ذہن مستحکم نہیں ہوتا۔ لہذا یہ عجالت سر پر نطول کریں۔ اور دماغ کو قوت پہنچائیں۔ اس سے مکمل اختلاط نہ ہو سکے گا۔ (مؤلفہ) قرائطیں ایک درم حار ہے جو دماغ اور دماغ کی تھلیوں میں ہوتا ہے۔

شفا خانہ کے تجربات :

ط قنور اختلاط ہو اور اس کے ساتھ بے خوابی کا غلبہ نہ ہو، چہرہ اوسر سرخ اور مہکی ہوں تو صدفن کی نصد کھولیں۔ (بقراط)

بے خوابی کے باعث جس مریض کے قونی کمزور ہو چکے ہوں ان کے لئے افیون پینا شفا ہے۔ کیونکہ یہ خواب آور ہوتی ہے۔ اس سے زائل قوتیں واپس آجائیں گی۔ (جائینوس) یہاں یہ اشارہ ہے کہ بے خوابی اور حرکات میں شدت کے وقت جبکہ قوتوں کے کمزور ہو جانے کا اندیشہ ہو افیون استعمال کریں گے۔ (مؤلفہ) خس کوٹ نہیں کر چند پر ضاد کیا جائے تو اس سے حرارت اور ہذیان میں سکون پیدا ہو گا اور تیند آئے گی۔ (ابن ماسویہ)

طبیعت میں خشکی ہو تو ماء الشعیر میں تخم خشخاش، تخم خس اور بنفشہ شامل کر کے چلائیں۔ (مؤلفہ) سر سام کے مریضوں میں متواتر تنفس عمدہ علامت ہے، کیونکہ تنفس متواتر ہی وہ شے ہے جس کو اس سے خصوصیت حاصل ہے۔ (جائینوس) شکم اور نعتوں کو نول کر تنفس کی جستجو کریں کیونکہ اسی پر بیماری کی زیادتی اور کمی کا انحصار ہے۔ (مؤلفہ)

حملات محرقہ کے مریضوں کی حکمیں خون کی وجہ سے جلد خراب ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ اس کے اندر بہ کثرت بخارات اٹھتے ہیں جو نہایت تیز ہوتے ہیں۔ (جائینوس) قرائطیں کے مشابہ ایک بیماری ہوتی ہے اس میں شدید بے چینی، حملہ آور ہونے کی کیفیت اور ضیق تنفس ہوتا ہے۔ مریض خود کو التھ پلٹتا ہے، اسے قطعاً قرار نہیں ہوتا۔ ادھر ادھر کودتا پھرتا ہے۔ جو چیز پاتا ہے اس سے لٹک جاتا ہے۔ دیواروں پر چڑھتا پھرتا ہے، یہ کیفیت مسلسل رہتی ہے۔ اسی طرح کے دیگر تشویشناک امور پیش آتے ہیں۔ مریض کو بے

عد پلاس لگتی ہے مگر پیتا نہیں ہے۔ کیونکہ جب بھی پیتا ہے تنفس کی شدید ضرورت کے تحت کما گھٹنے لگتا ہے۔ میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ یہ حجاب کا ورم حار ہے جس کے ساتھ حرارت ہوتی ہے نہ ہی جسم کے اندر کوئی بخار ہوتا ہے۔ پانی پیتا ہے تو کھونٹ گھونٹ پیتا ہے مگر جلد ہی اگل دیتا ہے جو جھاگ کی صورت میں خارج ہو جاتا ہے۔ کسی شخص کو اس سے نجات پاتے نہیں دیکھا زیادہ تر مریض اسی دن مر جاتے ہیں۔ اگر طاقتور ہوتے ہیں تو چوتھے دن ہلاکت ہو جاتی ہے۔ کبھی زبان اور چہرہ بیماری سے قبل سیاہ ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ مریض کا کلا گھٹ رہا ہوتا ہے۔ مجھے اس کا کوئی کامیاب علاج نظر نہیں آیا۔

خشک شیخ کا علاج ذہن میں آتا ہے۔ اس بیماری کا نیز اس کے علاج کا تجربہ کرنا چاہئے۔ میں قیامت کی بات لہر رہا ہوں۔ اکثر مریضوں کی نبض ذنب الفار متر جمع ہوتی ہے۔ موت کے وقت مٹھنی ہو جاتی ہے۔ انیس جامد اور نہایت سختی کے ساتھ کھلی ہوتی ہیں۔ خشکی (جفاف) کی وجہ سے پتوں کے یا انی عضلات کو بند کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ جسم خشک ہو جاتے ہیں، کیونکہ عضلات کے اندر بے حد خشکی ہوتی ہے۔ زیادہ تر گفتگو بے معنی ہوتی ہے۔ ناک، تنفس اور مختلف حرکات کے اندر مریضوں کی حالت سوختہ دل انسانوں کی جیسی ہوتی ہے۔ حرکتوں میں نرمی اور نبض میں گراوٹ آ جاتی ہے تو دیا تیں گھٹنوں کے بعد مریض ہلاک ہو جاتے ہیں۔

ایسی ہی حالت کے ایک شخص کو دیکھا کہ دوڑنے پھرنے لگا اور فوراً ہی اس کی وفات ہو گئی۔ دوڑنے اور مرنے کے درمیان دس منٹ سے زیادہ کا عرصہ نہ تھا۔ اس وقت اس کی نبض بھی معلوم نہیں کی جاسکتی تھی۔ میرے نزدیک دوڑنا کسی قوت کے تحت نہیں بلکہ شدت کا ہیغ ہے۔ ہارٹ تھا۔ غور کرنا چاہئے کہ یہ تکلیف کیا ہے۔ جسم خشک ہو جاتے ہیں، لہذا اس بیماری سے ہوشیار رہنا چاہئے۔ میرے خیال میں تمام حرارتیں دماغ کی جانب چڑھ جاتی ہیں۔ یاد پڑتا ہے کہ اکوڑومی، بوڑھا اور مجوسی بچے سب کے سب صفراء کے مریض، نیند سے محروم تھے۔ باتیں بے ذہانی سے ساتھ ساتھ اور سکندر حوس بھی ہو تو یہ سوداوی قسم کا مرض ہو گا۔ (مؤلف)

درد سر کا مریض سوتا نہ ہو تو انہیں کاچنا فوری شفا کا باعث ہے۔ (جائینوس)
اختلاف کی بیماری میں، دائیں استعمال نہ کی جاسکیں تو مناسب یہ ہے کہ مریض کو سخت تھپہ ماریں، کوڑے لگائیں۔ اس تدبیر سے اعافہ ہو گا۔ اور مٹھن واپس آ جائے گی۔ اس سے

س عامہ نہ ہو تو سر کو صلیبی طور پر داغ دیں۔ بذیق کے لئے سب سے فوری نفع سر اور
ذیق کے صحت سے پہنچتا ہے جس کا سر پر نطول کریں گے۔

جو شخص پاگل پن کے قریب ہوتا ہے اس کے چروں میں درم آجاتا ہے، اور وہ خون
سے بھر جاتے ہیں (بقراط)

اس بات کی جستجو ہم نے کی اور برحق پایا۔ (جائینوس)

بچوں کی چند پا پر خربزو کا ضا درم خار و داغ میں مفید ہے۔ عنب المحلب کوٹ ہیں کر
ر۔ رغن کے ساتھ چند پا پر ضا در کھنا زکورد بیماری میں نافع ہے۔ یہی اثر کدو، طحلب (کائی) اور
خیار زو کا بھی ہے۔ (قیصر)

برسام کے ساتھ اختلاط عقل جو زنی بخار کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ نصف شب اور
نصف انہار میں بخار تیز ہو جاتا ہے۔ بخار بکا ہونے پر جس مریض کی علامات میں سکون ملے
اس کے صحت یابی کی زیادہ امید ہوتی ہے۔ مگر اس کے برعکس حالت نرایت بری ہوتی
ہے۔ سن شباب میں اور زیادہ کھانے پینے سے بیماری لاحق ہوتی ہے۔ مریض روشنی سے
انکاری محسوس کرتا ہے۔ آنکھیں سرخ ہوتی ہیں۔ ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے ہیں۔ کپڑوں کے
گلے چٹا بھرتا ہے۔ (روفس)

بچوں کے دماغوں میں درم خار کی تشخیص کریں۔ سر کی اٹلی بڑی پست ہو جانے کی۔
بندی ہڈی سے علاج کریں گے۔ انہیں سر پر رکھیں۔ (اسحق)

نسخہ برائے نزول یا فوخ الصبیان

بچوں کے دماغوں میں یہ ایک قسم کا درم خار ہوتا ہے، اس کے ساتھ رنگ زرد،
رہا، شکم خشک ہو جاتے ہیں۔ اندھے کی روئی اور رغن کل کا تھا کریں۔ قے ہو جانے پر
دور دھا کریں۔ یہ عرق عنب المحلب میں رغن کل ملا کر ضا کریں۔ (ابن عبدوس)

سب ذہنی اور اختلاط عقل بڑھ جائے۔ مریض پناہ کے نگرے چھنے لگے۔ ساتھ ہی
اسانی بخار بھی ہو تو یہ برسام کی ہیئت ہے۔ سر پر سر کہ اور رغن کل رکھیں۔ شدت
اضطراب سے مطلوبہ علاج ممکن نہ ہو تو مخدراد میں پائیں۔ سر موٹ کر برک طلق (ا) کا
ضا رکھیں۔ کندھے پر پچھنے لگائیں۔ ماش کریں اور باؤ ڈالیں (طبریحوس)

اختلاط حمیات ماہ کے آخر میں اور درم داغ، درم فم معدہ، درم صماغ، درم حجاب،

درم غشاء الصور، درم شانہ اور درم رحم میں ہوتا ہے۔ ان تمام بیماریوں میں فرق مقام اور اور حجاب کے اعراض سے کریں گے۔ درم حجاب میں تحفص صغیر مقدار ک ہوگا۔ درم دماغ میں عظیم متفادت ہوگا۔ فم معدہ میں کرب اور مکی ہوگی۔ (مؤلف)

روغن بندق سر کے ہلکے پن کے لئے عجیب و غریب ہے۔ اسے کھائیں اور معوط کرائیں۔ روغن بادام، روغن بندق اور روغن تل ہم وزن ملا کر معوط کرنے سے نیند آتی ہے۔ برسام کے مریضوں کے لئے روغن مفید ہے، حلق کے اندر روغن بادام ڈالیں۔ (خوز)

دوسرے کے مریضوں میں بے خوابی اس وقت طاری ہوتی ہے جب پوست کا تپ ہو جاتا ہے یہ غلبہ اس حد تک ہوتا ہے کہ غریزی حرارت آتی ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اس طرح کی پوست بے حد افراط و کثرتوں میں تبدیل ہو کر ظاہر ہونے لگتی ہے۔

قراٹلس دماغ کی جھلی کے اندر اور بیڑ عس خود دماغ کے اندر پیدا ہوتا ہے۔ (جالینوس) برسام کے اندر سر کی جانب حمی عرقہ کے مقابلہ میں زیادہ توجہ دی جانی چاہئے۔ دماغ کو ٹھنڈا کرنے کی تدبیر کریں اور اس پر ایسی دوائیں رکھیں جو نیند آور ہوں۔

سوداء سے خبیث ترین برسام لاحق ہوتا ہے۔ نیز برسام بھی جو بے چینی، سر کو جنبش دیتے رہنے پر کثرت چچ و پکار اور منحرف حرکتوں کے بعد لاحق ہوتا ہے۔ زبان سخت سیاہ ہو جاتی ہے۔ الغرض مریضوں کے اندر ایسا برسام نہایت سخت ہوتا ہے۔ انہیں زیادہ سے زیادہ ترطیب یونچانی ضروری ہے۔ فصد کھولیں کہ خون خراب ہو جاتا ہے۔ سرد حقنے کثرت سے استعمال کریں۔

طبیعت کی خشکی میں برسام کا سب سے مفید علاج یہ ہے کہ ماء الشعیر اور آب فواکات پلانے کے بعد گرم پانی پھر سرد پانی سے دھو کر سفید آٹے کی روٹی کالب، جس پر شکر یا گلاب چھڑک کر برف میں ٹھنڈا کر لیا گیا ہو دیں۔ برسام کے مریضوں میں تمام قسم کے ستو عمدہ اثر رکھتے ہیں۔ بالخصوص جو کاستو، خاص کر ان مریضوں میں جو ٹھنڈا پانی پینے کے عادی ہوں، اور اشاء کے اندر درم نہ ہو۔ حکم پر مہر و منادوں کا رکھنا، کافور وغیرہ سرد خوشبودوں کا سوکھا اور جائے ستوت کو سرد رکھنا بے حد مفید ہے۔

جو مریض عرصہ تک سونہ سکے تھے ان کے سروں پر طبع بنفش، خشکاش، کدو کے تراشوں اور گل سرخ کا چند دنوں تک بے کثرت نطول کیا گیا تو صحت یاب ہو گئے۔ بہتر یہ ہے کہ برتن کا منہ بند کر کے جو شانہ کو اچھی طرح اور دیر تک جوش دیا جائے تاکہ دوا کی تمام

وقت میں آجائے۔ غصوں کی وجہ سے بھی دیر تک رکھی جائے استعمال شدہ پانی کو دوبارہ استعمال نہ کیا جائے۔ اس میں دیر میں بھی تھکے ہوئے مصل کے بعد چوبیس ٹھنوں سے زیادہ سوتے رہیں۔ دیر میں رہیں تو بالکل تندرست تھے۔ قراٹھوں کا انجام ورم دماغ ہوتا ہے جس کا باعث مرگ ہو جاتا ہے۔ جی سر اور ورم دماغ، بچوں کے دماغ میں پیدا ہونے والا ورم دماغ، غیر مستقل اختلاط بہن سب کے سب تعریف، اسباب، تقسیم، علاج، استعداد (کی علامات) اختلاط اور پرہیز (کی بدیات) کے محتاج ہیں۔ فتنہ شست، سرکہ اور زیتون میں شامل کر کے قراٹھوں کے مریض کے سر پر رکھیں۔ پوست خرمبو کا ضد، بچوں کی چند یا پر رکھنا ان کے دماغوں میں پیدا شدہ ورم حار کے لئے مفید ہے۔

روغن، مغز، برسام۔ موافق ہے۔ نعتوں پر اس کا طلاء کرنا، سوکھنا یا اس کی مائش رہنا مفید ہے۔ یہ بڑی بات میں راحت دیتا ہے۔ غلبہ المحلب نچوڑ کر اس میں روغن گل شامل کریں۔ اور روئی کا پھیر، بونہ بچوں کی چند یا پر رکھیں اور ہر ٹھنڈے پر بدلتے رہیں۔ یہ بچوں کے دماغوں میں پیدا شدہ ورم حار کے لئے مفید ہے۔ چند یا پر کدو کے ضد کی بھی یہی تاثیر ہے۔ پوست خرمبو اور محلب (کائی) کے ضد، کا بھی یہی اثر ہے۔ (قصہ)

برسام سے اختلاط عقل لاحق ہوتا ہے، ساتھ میں، خار اور بے خوابی بھی ہوتی ہے۔ غلبہ شرب و رخصت النہار میں بڑھ جاتا ہے۔ جس میں غصوں میں بخار ملکا ہونے پر علامات میں مہلک ہو جائے۔ اس کی صحت کی امید ہوتی ہے، اس کے اس میں امید نہیں ہوتی۔ حوائی میں اور زیادہ دکھائے پینے سے یہ بیماری عارض ہوتی ہے۔ برسام کے مریض کو روشنی ناگوار ہوتی ہے۔ آنکھیں دھنسی ہوتی ہیں، ہاتھ پی ٹھنڈے ہوتے ہیں، کپڑوں کے ٹکڑے چننا رہتا ہے۔ (روغن)

بچوں کے دماغوں میں پیدا شدہ ورم کی تشخیص یوں ہوتی کہ سر کا انطاخمہ پست ہو چکا ہو۔ کاندے چھپے، غریبوں کے چھپے یا آب ملکہ، غلبہ محلب اور روغن گل سر پر رکھیں۔

نزوح یا فونج اکتھی کا ضد

یہ ورم حار ہوتا ہے۔ مریض کا رنگ زرد ہو جاتا ہے۔ مریض کی قے ہوتی ہے۔ اندے کی زرائی اور روغن گل سر پر رکھیں اور کئی بار تبدیل کریں۔ یا صامریو یا نامی بوئی رکھیں۔ پوست مدد، پوست خرمبو، عرق غلبہ محلب ہم اور روغن گل مفید ہیں۔ (اسحق) یا سلسلے سے تلاء و ایک چھپے کو ایک ٹھنڈے تک پناؤں کے ٹکڑے اور یواروں سے

گھاس چھتے دیکھتے رہے۔ اس کے سر پر انہوں نے ردغفن گل اور سرکہ رکھا جس میں انہوں نے
اُبَر ماکڑا (کڑا) توڑ کر شامل کر دیا تھا۔ (جالیئوس)

بے خوابی اور اختلاط ذہن کی کیفیت بڑھ جائے، مریض کپڑوں کے ٹکڑے چھنے
لگے۔ ساتھ میں پوشیدہ بخار بھی ہو، تو یہ برسام کی بیماری ہے۔ سرکہ کے اندر زیتون شامل
کر کے سر پر رکھیں۔ اضطراب کی وجہ سے یہ مان نہ ہو سکے تو مخدر ادویہ سے علاج کریں۔ سر
مونڈ کر برگ بلیٹ کا مناد رکھیں، کندھے پر پچھنے لگائیں، مالش کریں، اور (جسم کو ردغفن میں)
دبوزیں۔ برسام گاہ میٹریس میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ (اضغریوس)

قرائطس ایک درم حار ہے جو دماغ کے اندر مردہ صفراء سے پیدا ہوتا ہے۔ ساتھ میں
بخار ہوتا ہے۔ (جالیئوس)

قرائطس کا خاتمہ پسینہ خارج ہونے سے یا نکیسہ کے ٹوٹنے سے ہو جاتا ہے۔ درم حار
کے مریض کو کرائی اور سرد دماغ کے کسی گوشے میں حار ض ہو جائے تو یہ تشنج کی علامت
ہے۔ (جالیئوس)

صفراء سر کی جانب چند رجب دماغ یا ام صلبہ کو متورم کر دیتا ہے تو برسام ہو جاتا
ہے۔ بیشتر طویل بے خوابی اور پریشان کن نیند آتی ہے۔ کبھی کبھی ساتھ میں لسیان بھی ہوتا
ہے۔ مریضوں پر غیظ و غضب کی کیفیت طاری ہوگی، آنکھیں سرخ ہوں گی۔ تنفس مسلسل
ہوگا، نبض سخت ہوگی۔ مریض ہمیشہ دیکھتے ہوں گے، آنکھیں کبھی بند نہ کریں گے، ایشک
ریزی ہوگی، آنکھوں میں کس و خاشاک سا اور کچھڑ ہوگا، مریض کپڑوں کے ٹکڑے اور
دیواروں سے گھاس چھتے ہوں گے، ربانیں کھردری، بخار خشک ہوگا۔ پوست دماغ کے
باعث اعصاب خشک ہوں گے۔ جس کی وجہ سے کبھی حس غائب ہوگی اور کبھی رعب ہوگا۔ یہ
علامات برسام خالص کی ہیں جو دماغ کی بیماری سے لاحق ہوتا ہے، کچھ لوگوں کو اعتدال ہو گیا
بے چارچہ اس کے خیال میں درم حار سے بھی برسام ہو جاتا ہے، مگر درم حار سے صرف
ہذیان کی بیماری ہوتی ہے۔

ہذیان اور برسام کے مابین فرق یہ ہے کہ ہذیان میں حرارت پستوں کے سردوں کے
نیچے زیادہ ہوگی۔ ساتھ میں ضیق خمس بھی ہوگا۔ مگر برسام میں حرارت سر کے اندر ہوگی۔
بخار مسلسل رہے گا۔ آنکھیں سرخ اور سر کی کھال بے حد گرم ہوگی۔ مریض کو بکثرت نکسیر
پھولے گی۔

برسام اور بخون کا باہمی فرق بخار کے ذریعہ معلوم ہو گا۔ بخون میں بخار نہیں ہوتا، برسام میں بخار مسلسل رہے گا۔ یہ علامات برسام خالص صفرادی کی ہیں۔ اس کے ساتھ بلغم بھی شریک ہو تو اعراض طے چلے ہوں گے۔ چنانچہ سکون بھی ہو گا اور بعد میں سہات طاری ہو گا۔ اور اس کے ساتھ خاموشی بھی طاری ہوگی۔ شروع میں برسام کی علامات تیز اور طاقتور ہوتی ہیں کیونکہ دماغ صفراء کی سوزش برداشت نہیں کرتا۔ اسی لئے مریض بالکل بخونوں کی طرح ہو جاتے ہیں۔ اعتدال زمانہ سے علامات میں کمی آتی ہے، اضطراب اور ہڈیان کم ہوتا ہے اور طاقت کھشتی ہے۔ حتیٰ کہ مریض آنکھوں کو مشعل سے اوپر اٹھاپاتے ہیں۔ نفس اس دقت صغیر اور سخت ہو جاتی ہے۔

طاقت موجود ہو تو ایسے مریضوں کا سب سے عمدہ علاج قصد ہے۔ قصد میں کوئی رکاوٹ ہو تو پیشانی کی رگ کھولیں۔ مریض کے مضطرب ہونے کا اندیشہ ہو تو بخون ایک ہی قصد میں خارج کر دیں۔ سر کو سرکہ اور روغن گل سے مسلسل تر رکھیں کیونکہ یہ عمل مقوی دماغ بھی ہے، انخزات کا استیصال بھی کرتا ہے، سر کی حرارت بھی کم کرتا ہے اور انخزات کو دماغ کی جانب چڑھنے سے روکتا بھی ہے۔ سرکہ میں کچھ مخدر اشیاء مثل کرلیں اور نیند لانے کی تدبیر کریں یہ سب سے بہتر علاج ہے۔ شربت خشخاش پلائیں۔ یہ منوم ہونے کے علاوہ مبرور و مرطب بھی ہے اور بخار میں تسکین بھی پیدا کرتا ہے۔

کثرت بے خوابی کے باعث مذکورہ شربت کی ضرورت نہ ہو تو استعجال نہ کریں۔ بالخصوص برسام میں جبکہ بلغم کے ہمراہ نہ ہو اور نہ ہی اعراض بے حد گرم ہوں۔ مریض کی طاقت کم ہو تو کوئی مخدر چیز قطعاً نہ دیں۔ کیونکہ اس سے سخت نقصان پہونچے گا۔ مریض کبھی اس سے ہلاک ہو جاتا ہے۔ آب و ہوا معتدل رکھیں گرم ہوا سر کے اندر امتلاء اور سرد ہوا بے کثرت حرارت جمع کر دے گی۔ پیروں کو دھار کر ہاندھ دیں تاکہ بخار اتر جائے۔ اطراف پر گرم پانی کا غلول کریں، ان تدبیروں کا سب سے افضل وقت بخار کی باری آنے سے پہلے اور بخار اترنے کے بعد ہے، جسم کے نچلے حصوں پر مچھنے کا میں تاکہ بخار نیچے کی طرف کھینچے اٹھے، شمعیر، لب خیر، چھوٹی مچھایاں اور اٹار دیں۔ گرم پانی کئی بار پلائیں۔ اس سے پیاس میں تسکین ہوگی۔ پانی گھونٹ گھونٹ دیں۔ سرد پانی سے دور رکھیں خاص کر جبکہ ورم حجاب کے اندر ہو اور مریض بعد میں حملات حادہ کا شکار رہ چکا ہو۔ اگر مذکورہ عمل سے مریضوں کو شروع ہی میں آرام ہو گیا ہو، کثرت بیہوشی اور کثرت حرارت کے پیش نظر انہیں پانی اور

روغن بھی پا دیا گیا ہو۔ اور اس کے نتیجہ میں پسلیوں کے سرے ڈھیلے پڑ چکے ہوں۔ شکم بھی چل چکا ہو، قے میں بیچون آگیا ہو، صفراء کا استفراغ ہو چکا ہو تو سمجھیں چند ہی دنوں میں یہ صحت یاب ہو جائیں گے۔ یوست اور بے خوابی غالب ہو تو اس حالت میں خصوصیت کے ساتھ نیم گرم پانی کا حمام کرائیں۔ برسام کا مریض پھر بھی صحت یاب نہ ہو اور بے خوابی اور اضطراب بڑھتا جائے تو نیم گرم پانی کا حمام کرائیں۔ یہ مریض اور مسکن ہے۔ مریض اس سے بیدار ہو جائے گا۔ دیکھیں کہ بچ ہو گیا ہے اور بخار ہلکا ہو چکا ہو تو شراب پائیں بالخصوص جبکہ مریض اس کا حادی رہا ہو۔ اس سے وہ بیدار ہو گا اور سکون ہو گا۔ (اسکندر)

سر کا ایسا مریض جو سوتا نہ ہو افیون پینے سے فوراً شفا یاب ہو جاتا ہے۔ (جالیئوس)
قراٹیس یعنی ورم دماغ اور ورم حجاب ہائے دماغ کے مریضوں میں سر اور گردن کی کرائی مسلسل باقی رہے۔ ساتھ ہی تشنج اور زنجاری قے بھی لاحق ہو تو اکثر فوراً مر جاتے ہیں۔ کچھ اپنی طاقت کے بل پر ایک یا دو دن اور زندہ رہتے ہیں۔ (بقراط)

حمیت محرقہ جس غلط سے پیدا ہوتے ہیں وہ غلط جب بھی عروقی تجویف والے خون میں شامل ہوگی (اسی کو ایلنے والا آتش صفراء کہتے ہیں) اور اس کا رخ اتفاق سے سر کی جانب ہو جائے تو اس سے سر سام ناکام برسام لاحق ہو گا۔ برسام کا اطلاق دو چیزوں پر ہوتا ہے۔
۱۔ شوصہ۔ ۲۔ ورم دماغ۔ ورم دماغ کو سر سام کہتے ہیں۔ (مؤلف)

یہ غلط سر کے اندر جب تک مستقل نہ ہوگی بلکہ وقفہ وقفہ سے سر کی رگوں میں دوڑتی رہے گی، تب تک اختلاط بھی وقفہ وقفہ سے ہو گا۔ بخاروں کے آخر میں جو کیفیت ہوتی ہے اسی کیفیت کی اسے مثال سمجھیں، مگر یہ غلط مستحکم ہو کر سر کے اندر راسخ ہو جاتی ہے تو اس سے برسام ہو جاتا ہے۔ قراٹیس نیز قسم کے سر سام کو کہتے ہیں۔

یٹرمس کی جانب قراٹیس کے منتقل ہونے کی علامات کا ذکر ہم کر چکے ہیں۔ حق کی جانب اس کے منتقل ہونے کی علامات میں ظاہر جسم کا خشک ہونا، نبض کا صغیر اور صلب ہونا، اعراض سے اندر سون اور مریض کا راحت محسوس کرنا داخل ہے۔ ورم دماغی کی علامات حسب ذیل ہیں۔

آنکھوں کے سامنے چمکری محسوس ہونا، آنکھ کی سیاہی کا غائب ہونا، سفیدی اوپر کی جانب بھی نیچے کی جانب، پسلیوں کے سروں میں پھیلاؤ، سینہ کے اندر لٹخ، مریض گدی کے بل سوئے گا۔ اعضاء کے اندر وقفہ وقفہ سے اختلاج ہو گا۔ (جالیئوس)

سر سام کے مریضوں میں تنفس اعتدال پر ہو تو یہ عمدہ حالت لی علامت ہے۔ کیونکہ مریض اختلاط کے باعث طویل سانس لیتے ہیں۔ معتدل تنفس اس بات لی علامت ہے کہ آلہ تنفس عمدہ حالت کے اندر آچکا ہے۔ (بقراط)

قراٹیس، سر سام حار اور لیٹرٹس، سر سام بارد کا نام ہے۔ جن مریضوں کو شروع ہی سے خارش، سر اہ، سر سام، اتق ہو ان میں سے کسی کو میں نے چمکتے ہوئے نہیں دیکھا۔ یہ سب مہ جات ہیں۔ تھوڑی تعداد ایسی ہے جو ساتویں دن سے پہلے قراٹیس، اور لیٹرٹس سے شفایا جاتے ہیں۔ (حیونین)

قراٹیس کے مریض پہلے باتوں کے مسلسل شکار ہوں تو یہ نہایت ردی علامت ہے۔ درم حار دماغ کے بعد نکلیں سرش ہو جاتی ہیں۔ (بقراط)

قراٹیس کی انتباہی علامات حسب ذیل ہیں :

بے خوابی یا مضطرب نیند جس کے اندر مریض چونک اُتتا ہے۔ بات خیالات حتیٰ کہ مریض کبھی کبھی چہرہ اور کوہا چاندتا ہے۔ کثرت نسیاں ہونے کے پیتھاپ رسنے کے لئے مریض عادت نکالنا ہے چہرہ ریز ہوتا ہے۔ جو بی نشوونو شیشاک، جرأت و قدام، تنفس عظیم متفاوت، نفس صغیر صاب، جیسے کوئی مصعب ہو۔ اختلاط عقل کے قریب، نکلیں صلب اور آخر میں شکر، ریر، گرم گرم آنسو، کچھڑ اور خون سے بھری ہوئی نکلیں، مریض پٹوں کے ٹکڑے پٹے گا، بخار نہایت ہو گا خاص کر آخر میں۔ نرمی اور سکون سے ترے گا۔ زبان تھردری ہو گی۔

بزرگان قدیم کے خیال میں قراٹیس کا سبب حجاب صدر کا درم ہے۔ کیونکہ حجاب صدر اور دماغ کے مابین شدید شکت ہوتی ہے۔

اختلاط ذہن کبھی کبھی مذکورہ حجاب کے درم سے بھی ہوتا ہے۔ حجاب صدر اور دماغ کی تصایوہ کے درم سے پیدا ہونے والے اختلاط کے مابین فرق آنکھوں کے اندر ظاہر ہونے والے امراض، نکتوں سے خون پٹنے اور تنفس کی نوعیت سے لریں گے۔ درم دماغ میں تنفس عظیم متفاوت ہوتا ہے اور ایسی حالت پر باقی رہتا ہے۔

مرد درم حجاب میں تنفس کبھی صغیر متہ تر ہوتا ہے کبھی عظیم ہوتا ہے۔ در کبھی ٹھنڈی سانس کے مشابہ ہو جاتا ہے۔ نیز اختلاط ذہن کی حالت پیدا ہونے سے پہلے درد حجابی کی شدت سے تنفس صغیر متواتر بھی ہو جاتا ہے دماغی بیماری کے مریضوں کا تنفس اختلاط سے پہلے بھی

عقیم متفرد ہوتا ہے۔ الفرض دماغی بیماری والے قراطیس کے پچانے کی جو علامات ہم نے دی ہیں ان میں سے تھوڑی بہت یہ تو درم حجاب کی ابتداء میں عارض ہو جاتی ہیں یا بالکل ہی عارض نہیں ہوتیں۔ یہ سب کی سب زیادہ تر درم دماغ کی ابتداء میں عارض ہوتی ہیں۔ تباہی بیماری میں پسلیوں کے سرے اوپر کو کھینچتے ہیں۔ سر اور چہرہ میں بڑھی ہوئی شدید حرارت نہیں ہوتی۔ مگر دماغی بیماری کے اندر پسلیوں کے سرے نہ ہی کھینچتے ہیں نہ ہی سر اور چہرہ میں بڑھی ہوئی شدید حرارت موجود ہوتی ہے۔

غیر مستقل اختلاط حموت محرقہ، اور ام ریہ، ذات الخب اور قم معدہ کے سبب سے بھی ہوتا ہے۔ اس اختلاط کے اندر اعراض مذکورہ بیماریوں کے لازمی اعراض ہوا کرتے ہیں۔ مگر خود دماغ کی بیماری میں جو اختلاط ہوتا ہے وہ مستقل ہوتا ہے، بخار رفع ہونے سے نہ ہو رفع ہوتا ہے نہ ہی اچانک پیش آتا ہے بلکہ رفتہ رفتہ ظاہر ہوتا ہے۔ پیشگی علامات وہ ہوتی ہیں جنہیں ہم بیان کر چکے ہیں۔ اختلاط کی ان تمام قسموں کے درمیان فرق کرنا چاہئے۔ میرا کہنا یہ ہے کہ جو اختلاط بخاروں کے ساتھ ہوتا ہے وہ بخاروں کے چڑھنے پر ابھرتا ہے اور اترنے پر ساکن ہوتا ہے اور جو قم معدہ سے لاحق ہے اس کے پہلے مقلی، قم معدہ کی سوزش اور کرب ہوتا ہے اور جو ذات جب اور ذات ام ریہ کے سبب ہوتا ہے وہ معروف ہے اور ان دونوں بیماریوں کے بعد ظہور میں آتا ہے۔

باقی جو اختلاط درم حجاب کے باعث ہوتا ہے وہ اس وقت ہوتا ہے جب ذات الخب اور ذات ام ریہ کی علامات موجود نہیں ہوتیں۔ ان کے بجائے درم حجاب کی علامات ملتی ہیں۔ (جالینوس) مریضوں کی آنکھیں خونیں ہو جاتی ہیں اور ابھر آتی ہیں، مریض آنکھوں کی گہرائی میں شدید درد محسوس کرتے ہیں، انہیں رگڑتے ہیں خاص کر جبکہ درم نفس دماغ کے اندر ہوتا ہے۔ مگر جب عشاء دماغ کے اندر ہوتا ہے تو یہ کیفیت کم ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسی صورت میں تمام اعراض یکے ہوتے ہیں۔ سب سے عمدہ علامت یہ ہے کہ پسے فصد کھولیں۔ ہاتھوں کی فصد کھولنا ممکن نہ ہو تو پیشانی کی کھولیں۔ اس کے بعد سر پر سرکہ اور روغن گل رکھیں اور مرطب تدابیر اختیار کریں۔ ایسے مریضوں کا پیشاب، شوری سے خارج ہوتا ہے۔ لہذا براہ راست مثانہ پر ٹپکھائی ہونے کا نطو ل کریں۔

قطرہ کی بیماری میں مریض قبرستانوں میں چکر کھاتا ہے۔ یہ بیماری سر کے اندر ہوتی ہے۔ چہرہ متعجب ہوتا ہے، نکاد کمزور اور آنکھیں خشک اور دھنس ہوئی ہوتی ہیں۔ اشک ریز

نہیں ہوتیں۔ زبان اور پورا جسم خشک ہوتا ہے۔ سخت جیاس نکلتی ہے۔ زبان پر زخم آجاتے ہیں۔ کثرت خراب اعراض کے باعث بیماری سے صحت نہیں ہوتی۔ مریض زیادہ تر چہرہ کے بل اوندھ ہوتا ہے۔ چہرہ اور پتھلیوں پر غبار اور کتے کے کاسٹے کے اثرات دیکھے جاتے ہیں۔ یہ درد مرنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ مریض شب میں حیران اور سرشت رہتا ہے۔ بھینڑیا نظر آتا ہے۔ زبان بے حد خشک ہوتی ہے۔ لعاب قطعاً جاری نہیں ہوتا۔ یہ سودا کی دوسرے کی ایک قسم ہے۔ سب سے قابل تعریف علاج یہ ہے کہ بیماری کے شروع میں مریض کی فصد کھوس دی جائے، ابتداء اس وقت کی جائے جب دورہ زیادہ بڑھ جائے اور اتنا استغفار کیا جائے کہ غشی طاری ہو جائے، بشرطیکہ اس کی ضرورت ہو۔ اس کے بعد تین دن ماء الحلیہ دیا جائے۔ اس عمل کے بعد ایرن سر او تخم حنظل کے ذریعہ دو یا تین بار جسم کا تھقیہ کیا جائے۔ بعد ازاں تریاق افامی اور وہ ساری دوائیں استعمال کی جائیں جن کے ذریعہ مالتولیا کے مریضوں کا علاج ہوتا ہے۔ بیماری تیز ہو جانے کی صورت میں سریر خواب آور لٹول کئے جائیں۔ نحتوں پر افیون وغیرہ کاٹا کیا جائے۔ بولس نے بھی بعینہ یہی لکھا ہے۔ (سرایون)

گیارہواں باب

صداع و شقیقہ اور ان کے محرکات،
 کلانی سر اور سر کی کجی، ضربہ سے دماغ کا ہل
 جانا، سر میں پانی کا بھر جانا اور اس کا محرک،
 سر کا مقدار سے بڑا ہونا اور پھولنا، درازوں
 کا کھل جانا اور سر پر آبلوں کا پڑنا۔

انسان موت میں صداع و شقیقہ کی دو قسم میں شامل ہے جس کا دورہ قنوں سے
 ہوا کرتا ہے۔ (چاہئے)

”موت ایسا ہے کہ وہ میں مضمون میں وارد ہے کہ انسان کو درد ہو تا ہے تو فم معدہ
 میں مراد وہی قید ہوتی ہے جس سے درد نکلتا ہے۔ علامت یہ ہے کہ روزانہ خلوع معدہ اور
 سوائے بعد نماز نہ یہ درد ہوتا ہے صبح کو کوئی درد تب اندر خشک یا تر سے تیار کرد
 دینا کافی ہے اس سے معدہ کے اندر قوت ہوتی ہے۔ درد مراد وہی قنوں سے ہوتا
 ہے۔ درد چاہئے یہ دینا معدہ کے درد میں رہتا ہے۔ اس کے تصور تصور میں۔ اس

طرح انارکئی وجہ سے نہ درد سر ہو گا نہ معدہ کی جانب مرارہ اترے گا۔ ہم نے مریضوں کو صبح و شام ہی دانہ اور کچھ قابض اشیاء کھانے کا حکم دیا۔ کمر تجربہ کیا ہے۔ چنانچہ درد میں سکون ہو گیا۔ اور پھر باحق نہیں ہوا، کیونکہ ہم معدہ میں طاقت آگئی تھی۔ لہذا مرارہ کو اس نے قبول نہیں کیا۔ تاہم غذاؤں کے ساتھ قابض اشیاء شکم کے اندر دیر تک رہیں اور بتدریج نفوذ کریں تو یہ زیادہ بہتر ہے۔ (مؤلف)

مراری خط سے سر میں درد ہو تو اس خط کی قے ہوتے ہی سکون ہو جاتا ہے۔ جس درد سر کو بھٹہ کہتے ہیں اس میں ہاریاں اور سکون کے وقفے ہوتے ہیں۔ اس میں کسی چیز کو ثبات نہیں ہوتا۔ ہاریاں بے حد سخت ہوتی ہیں حتیٰ کہ مریض سخت چوٹ کھا دینے والی آواز کو برداشت نہیں کرتا۔ نہ ہی کسی طویل طویل نشتہ کو سننے اور پھیلی ہوئی روشنی کو دیکھنے کی تاب رکھتا ہے۔ کسی تاریک مکان کے اندر بیٹھ رہنا اس کا محبوب ترین مشغلہ ہوتا ہے۔ درد کا دائرہ پھیلتا ہے حتیٰ کہ اکثر مریضوں کی آنکھوں کی جڑوں تک پہنچ جاتا ہے۔

یہ درد کبھی دماغ کی جھلیوں میں ہوتا ہے۔ علامت یہ ہے کہ درد آنکھوں کی جڑوں تک پہنچتا ہے، درد کبھی باہر سے کھوپڑی پر استر کرنے والی جھلی میں ہوتا ہے، یہ آنکھوں کی جڑوں تک نہیں پہنچتا۔ بخاری ریان سے پیدا ہونے والا درد سر پھیلتا ہے۔ مراری فضا سے لاحق ہونے والے صداع میں چھجھن ہوتی ہے۔ یہ کثرت اخلاط کے باعث رونما ہونے والے صداع میں گرائی ہوتی ہے۔ گرائی کے ساتھ سرخی اور حرارت ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اخلاط گرم ہیں۔ برعکس ازیں موجب مرض اخلاط بارد ہوں گے۔ کچھ لوگوں کو درد سر شام اب روشنی اور خوشبو سے ہو جاتا ہے، کچھ دلوں کا درد سر حساسیت کا نتیجہ ہوتا ہے۔

کبھی درد سر فقط سوء مزاج سے لاحق ہوتا ہے، یہ مادی ہوتا ہے۔ کبھی یہ امتلاء سے عارض ہوتا ہے۔ ایسا بخارات کی مایوں میں سدے پڑ جانے سے ہوتا ہے۔ شدید درد سر، حرارت اور بدودت سے لاحق ہوتا ہے۔ بدودت پیدا ہونے والا درد سر کمزور ہوتا ہے۔ باقی ہمارے ملاحظہ کا تعلق ہے اس نکتہ سے کہ اس طرح عارض نہیں ہوتا، یہ کہ مریض خط جب زیادہ ہو جاتی ہے تو اس کے پھیلنے سے صداع لاحق ہو جاتا ہے۔ اس وقت درد سر کے کچھ اجزاء میں ہوتا ہے تاہم خفیف ہوتا ہے۔ کبھی یہ صورت احملیوں میں، کبھی عروق کے اندر، کبھی کھوپڑی کے باہر کبھی اندر ہوتی ہے۔ حقیقت یہاں ہے اسے معلوم کرنا مشکل ہے، تاہم ابتدائی سبب سے اسے دریافت کیا جاسکتا ہے۔

دھوپ کی حرارت اور ہوائی ٹھنڈک سے پیدا شدہ درد اور کالانج جلد کیا تو ب
آسانی رفع ہو جاتا ہے۔ حالت نہ کیا تو مزمن ہو گیا تو مشکل ہو جاتا ہے۔ (جالیئوس)
اساں شکم کرنا چاہئے۔ کھانے پینے، نیند، سکون، خوشی و مسرت، شراب اور نشو
سے رک جانا مناسب ہے۔ (بولس)

دھوپ کی سورش سے پیدا ہونے والے صدائے میں چند یا اور پیشانی کے تمام اطراف
کو برف میں سر دئے ہوئے روغن سے تر کر دیں۔ سر کا پچھا حصہ ٹھنڈا نہ لریں اس سے
اعصاب سے نکلنے کی جگہ کو نقصان لاحق ہو گا اور درد سر کو رفع نہ ہو گا کیونکہ برودت چند یا سے
دماغ اور درزائیکلی تک چند یا کے گرم ہونے کی وجہ سے نہونچتی ہے۔

عصارہ پیر وچ، خشکاش، عنب، المہلب جعتی چن دس سے اجتناب کریں کیونکہ ان سے
خراب حرارت پیدا ہو جاتے ہیں، مجبور استعمال کرنا ہی پڑے۔ تو تھوڑا استعمال کریں اور نہایت
احتیاط کے ساتھ۔

ہوا کی برودت سے حق ہونے والے صدائے کالانج روغن سداب مسکن (گرم)
سے کریں۔ دیاہ حرارت کی ضرورت ہو تو اس سے اندر فریون شامل کر لیں۔ یہی اثر روغن
مر زنجوش اور روغن غار کا بھی ہے۔ روغن ہسان کا اثر میر سے تجربہ میں آتا ہے۔

صدائے گرم ہو یا سرد یا رنگ رت چاہے تو گرم صدائے کی صورت میں مر ایض کا سر
موند کریں پر میر دقہ و طیوں اور مر ہموں کا طلاء کریں۔ سرد صدائے کی صورت میں قیہ و طی
سے ندر قیہ و طی کے وزن کا دسواں حصہ فریون شامل کریں۔

شراب سے پیدا ہونے والے درد سر میں مر ایض سے سر پر روغن گل جو زیادہ سرد نہ
ہو رکھیں، دن بھر نیند اور سکون ظاہر نہ لریں اور شام میں حمام کے اندر داخل کریں۔ اس
سے بعد روٹی، بیضہ نیم برشت، خنس، بند کو بھی مسور غذا میں دیں۔ خواہش ہو تو ناشپاتی اور
تین لے دیں۔ مجبورت پر ہیہ لازم ہے۔ کیونکہ یہ اپنی خاصیت سے درد سر پیدا کر دیتی ہے۔
مر ایض رات میں نہ لے۔ صبح کو جلد تھالے اور حمام میں داخل ہو۔ سر پر گرم پانی پر کثرت
اندھ لے۔ تمام سے بعد نہ جائے۔ پھر دوبارہ حمام میں داخل ہو اور مذکورہ غذا میں استسما
لے۔ اور اگر جب تک مٹانے نہ خالص پانی نہ پئے۔ مکا ہو جانے پر پانی پینا معطر خیاں کریں تو
پانی میں شراب ملا کر پینے کی اجازت دیں۔ کھانے میں مرغ کے حصکے، پر، مرغ انسی مچھلیاں
اور پھوس کے شوربے دیں جن میں مساجد جات کم ڈالے گئے ہوں۔ درد کم ہو جائے تو چند

مقامات کی میر کرانیں۔ برید کی ضرورت ہو تو قبل از طعام ہوا دار جگہوں پر رکھیں۔ مریضوں میں جن میں گرمی کی ضرورت ہو دو گرم ہوا کے مقامات پر جا میں مرض کچھ باقی رہ جائے تو ردغن بابونہ نیم گرم، اس کے بعد ردغن سوسن نیم گرم سے علاج کریں۔ حمام میں گرم پانی اندھا بنایا ہے۔ کیونکہ اس سے بخارات تحصیل ہوتے ہیں، اور نیند آتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دن میں تین بار حمام میں مریض کو غسل کریں گے تو غلط نہ ہوگا۔ بیماری کی شدت کم ہو جائے تو حسب مذکور مسکن روغنیات استعمال کریں۔

۱۲۔ ضربہ دورم سے پیدا شدہ صداع کا سبب دورم ہوتا ہے بہتر یہ ہے کہ فصد اور حقنہ سے کام لیا جائے، فصد ممکن نہ ہو تو حقنہ ہی سہی، تاکہ مرارہ پیچے کی جانب مائل ہو جائے۔ سر کی کھال محفوظ ہو تو اس پر سرکہ اور ردغن گل رکھیں۔ دورم اور صداع زیادہ ہو تو سرکہ سے پرہیز کریں۔ صرف ردغن گل نیم گرم استعمال کریں۔ انخطاط مرض کے وقت مرخی روغنیات استعمال کریں اور دورم صلب ہو تو روغنیات کے اندر فوج اور اسسٹین وغیرہ بھی شامل کر لیں۔ (جالینوس)

دھوپ، حمام، کثرت غذا اور شراب سے بالکل مریض کو بچائیں۔ زیادہ بولنا، کھٹی، چہ پری اور نمکین غذاؤں سے دور رکھیں، ردغن گل نیم گرم اور سرکہ نیم گرم میں روئی جذب کر کے سر پر چسکائیں۔ تاخونہ پکا کر اس کا ضاد کریں۔

یہ تسکین درد کے لئے موزوں ہے۔ (مؤلف)

یا پھر برگ آس شراب کے ساتھ پکا کر ضاد کریں۔ (بولس)

شراب کے ساتھ پکا کر استعمال کی جائے تو یہی اثر برگ علق کا بھی ہے۔ (مؤلف)
افیون کے استعمال کا مشورہ نہیں دوں گا کیونکہ اس سے نگاہ میں تاریکی اور دماغ کو نقصان پہنچتا ہے۔ نیز کینٹیوں میں درد ہونے لگتا ہے۔ قوی کی طرح خشکی طاری ہو جائے اور ایسا کم ہی ہوتا ہے، ایسی حالت میں خض طلاء اور طول درد کو سونہ دیتا ہے۔ تاہم صداع جو شدید تر ہوتا ہے وہ بہت حال آنکھوں، کانوں اور دانتوں کے درد سے کم ہوتا ہے۔

قوی کا درد نہایت سخت ہوتا ہے حتیٰ کہ شدت درد سے جنس مریضوں نے خودکشی کر لی ہے۔ کچھ مریضوں کو دیکھا ہے کہ ان پر خشکی طاری ہوئی اور فوت ہو گئے۔ مگر صداع کے اندر اس طرح کی صورت کم ہی پیش آتی ہے۔ (جالینوس)

صداع میں سب سے عمدہ چنے یہ ہے کہ اسلایا جائے، غذا کم اور شراب ترک

رہی ہے۔ پھر لوگوں کے معدوں میں سرار واقع ہونے لگا ہے، اگر روزانہ غذا لینے میں غلطی نہ کی جائے تو صداع لاحق ہو جاتا ہے۔ علاج یہ ہے کہ آسان ہو تو گرم پانی کے ذریعہ قے کرائیں، قے کرنا مشکل ہو تا معدہ کو عمدہ غذا دی جائے مگر مقدار کم ہو۔ پورے دن عشاء تک صائم کرائیں، شام کا کھانا ہلکا دیں۔ بعد ازاں غذا میں قسقس دیں۔ اس کے بعد جب یہ معلوم ہو جائے کہ کھانا ہضم ہو چکا ہے تو کوشش کریں کہ مریض کو اصلاً دفعت نہ کرنا پڑے بلکہ روٹی، براد، ارچنی یا زیتون یا اسی طرح کی قابض اشیاء استعمال کریں۔ اس سے درد موقوف ہو جائے گا۔ میں نے اس تدبیر کا تجزیہ کیا ہے۔ چنانچہ مفید پایا ہے (بودھیس)

ایسے مریضوں کو طبع ہلکا و شہر سندی کا مسلسل دیں۔ اس کے بعد روزانہ درد سر ماریش ہوئے سے پہلے آب انار کے ساتھ روٹی کھلائیں۔ روٹی کی مقدار تھوڑی ہو، تاکہ درد لاحق نہ ہو سکے۔ اس کے بعد چائیں تو تمام کرائیں، پھر غذا دیں، دوسرے دن درد میں جھکا ہونے سے پہلے اسہال لائیں۔ دیگر ایام میں صغائر کا مسلسل اور مقوی نم معدہ غذا میں دیا کریں۔

جو صداع تہ (پھیلاؤ) کے ساتھ لاحق ہوتا ہے اس میں کھانے پینے سے رک جانا مفید ہوتا ہے باقی جن مریضوں کے نم معدوں میں سوزش پیدا کرنے والے اخلاط موجود ہوں ان کے کھانا پینا ترک کرنا مفید ہے۔ معدہ کے اندر ماریشی اخلاط کی مداخلت ہو تو یارج کے ذریعہ تھپتھپریں، اس میں رعفران نام شامل کریں۔ کیونکہ اس سے درد پیدا ہوتا ہے۔

مریضان درد سر سے یہ سوال کرنا میرا معمول ہے کہ درد کیا ہے؟ کچھ یہ کہتے ہیں کہ ایسا لگتا ہے کہ جیسے سر میں کوئی چیز ہے جو بری طرح کھارہی ہے۔ کچھ یہ بتاتے ہیں کہ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے سر پر بھاری بوجھ آپڑا ہے۔ کچھ یہ خبر دیتے ہیں کہ سخت حرارت یا بردت محسوس ہو رہی ہے۔ چھین اور اکایت کا احساس ہو تو یہ سمجھیں کہ اس کا سبب حدت اخلاط اور حدت ریح ہے۔ سوزش کے بغیر تہ کا احساس ہو تو اس کا سبب امتلاء ہو گا۔ گرانی سے ساتھ نہ ہو تو سر میں پھیلاؤ کا احساس ریح سے پیدا ہو رہا ہو گا۔ فلفونی (۱) اور اورام کے بعد فلفل اور حرارت ملے گی۔ لہذا قیاس آرائی اور تخمین سے انہی طرح کام لیں سبب کی تشخیص ہو جائے تو ناکامی کی صورت میں بھی اس کی تدبیر نہ بدلیں۔ کیونکہ کبھی بیماری سخت ہوتی ہے۔ اور اکا اثر ایک زمانے کے بعد ہوتا ہے۔ اثر ظاہر ہونے کے لئے مؤثر اور طاقتور علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔ لہذا شروع میں مادی کی ضد اور اسے روکنے والی دوائیں استعمال

ہیں۔ آخر میں مصلحتات سے کام میں اور درمیان میں مصلحتات سے واضح رہے کہ طاقوڑ جتنے اپنی حدت کی وجہ سے اس درد کے سے بے حد موثر ہیں۔ سر کی جانب جو چیخ مائل ہوتی ہے وہ نیچے کی جانب مائل ہو جاتی ہے۔ سر، پیاز یوں میں نمک کی حکید اور طویل اسدت بیمار یوں کے اندر جند بیدار اور قوت یافتہ جس طاقوڑ ادویات کا استعمال مفید ہے۔

جانتوں میں رہتا ہے۔ جاہل کی حکید نمک کی حکید سے بہتر ہے۔ غم تان اور زوفا کا آمیزہ مفید ہے۔ اس کے بعد سر (۱) راغن شبت نیم راغن اور راغن باونہ میں، جو کر سر پر چھپا کر دیں۔ اس علاج سے درد میں بے حد تسکین ہوتی۔

سر اور منہ میں بیمار یوں کے لئے عمدہ نسخہ

بریت (آندھک) جند بیدار سے جب افکار ہم وزن فنی اور راغن قل میں مکس کر روٹی کے پھایہ پر کا کر اور پیشانی پر رکھ دیں۔

خونٹ اور لطافت پیدا کرنے کے لئے سر کو قطر ان سے مت پت کر دینا کافی ہے۔ درد دیر تک قائم رہے تو پیشانی یا ناک کی رگ کھول دیں۔ اوگندی پر پچھنا گائیں، عطاس پیدا کریں، پھر بھی بیماری قائم رہے تو غمراں سے علاج کریں۔ (مواف)

گرم بیمار یوں کے اندر اب ہرگز استعمال نہ کریں۔ اللہ اعظم انت کو یہ بیماریاں زیادہ تر بروقت سے لاحق ہو جاتی ہیں۔ دوائے دربار استعمال سے کامیابی ہوتی ہے۔ اعضاء اس کی جانب ہی طرح پکتے ہیں جس طرح بڑے سمندروں کی سرانی میں ڈوبنے والے ہاتھ پیر مارے ہیں۔ باونہ کا تجربہ میں نے کیا ہے۔ یہ صدان بارہ میں مفید ہے۔ اس فارو غن خضیں اور حکید معمول رہا ہے۔ ناک سے بہ کثرت رطوبت خارج ہونے والے معوط مثلاً عصارہ قشع الحمار، تجور مریم، شونیز، ٹوشا، روغیہ و مفید ہیں۔

حقیقت یہ غمراں کے دیکھیں، نہ درت فسدی سے یا ماسی۔ اس کی ہے تو کس صلیط کا اس کی کیا جا۔ پورے جسم کا نتیجہ ہو جائے تو کدو اور مال سے اتار لیں کہ سرخ و سرمہ ہو جائے۔ اور اس کے اندر حرارت پھیل جائے دہری تانے سے پٹے ایسا کریں اور طلاء استعمال کریں۔ مریض حرارت محسوس کرے تو ایسی دوائیں استعمال کریں جن میں تمغوری بہت بروقت پیدا کرنے کی تاثیر ہو۔ ورنہ سید مسکن ادویہ دیں اور ان میں حسب ذیل

درد کو سکون اور اخلاط کے اندر رنج پیدا کرتا ہے۔

بیماری خون اور بخارات کی وجہ سے ہو اور قوت بہتر ہو تو فصد کھول کر اتنا خون بہائیں کہ غشی حاری ہو جائے۔ اس کے بعد ہاتھ پیروں کا دلک کریں انہیں پاندھیں اور اندر گرم ادویات رکھیں۔

طویل بیماری سے صدائے الحق ہو جاتا ہے کیونکہ اس سے فساد ہضم ہوتا ہے اور سر کی جانب گرم بخارات چڑھتے ہیں، طویل نیند بھی صدائے حق کی موجب ہے۔ کیونکہ کثرت ہضم سے سر کے اندر رطوبت بھر جاتی ہے۔

صدائے ایک ایسی شدید حرارت سے پیدا ہوتا ہے جو کسی غلیظ مادہ پر اثر کر کے تخیند ریح پیدا کر دیتی ہے اور یہ ریح سر کی جانب چڑھنے لگتی ہے۔ صدائے بغی مادہ نقطہ حرارت سے بھی الحق ہوتا ہے۔ یہ بھی صفراء سے ہوتا ہے جو خاص کر سر کے اندر یا معدہ میں پیدا ہوتا ہے۔ کبھی بکثرت رطوبتوں سے الحق ہوتا ہے جو سر کے اندر مشترک ہوتی ہیں۔ کبھی سر کے اندر سدہ پڑ جانے یا اس کے اندر ریح کی پیدائش سے درد سر ہو جاتا ہے۔

سر کے پچھلے حصہ میں درد ہو تو پیشانی کی رگ کاٹ دینے سے نفع ہوتا ہے۔ اسی طرح سر کے اگلے حصہ میں درد ہو تو مؤخرہ رخ سے خون خارج کر دینا مفید ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ عمل مادہ کو برعکس جذب کر لیتا ہے۔

درد موی کی وجہ سے سر کے اگلے حصہ میں درد ہو یا اس کے سبب سر کے اندر جمع شدہ ناپختہ رطوبات ہوں اور کانوں یا نعتنوں سے خون، پیپ یا پانی بہہ جائے تو درد میں سکون اور بیماری کا ازالہ ہو جائے گا۔ درد سر کا سبب ریح غلیظ، کثرت خون، سر کے اندر سوزش پیدا کرنے والا سرہ صفراء یا مزاج بارد ہو تو صحت یابی کے اسباب دیگر ہوں گے۔

کچھ لوگوں کو صدائے پانی سے بالخصوص سر، پانی پینے سے ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس پانی سے معدہ کی قوت منجمد ہو جاتی ہے۔ اور یہاں جگر سے پیپ آنے لگتی ہے۔ تھوڑی قابض سفید شراب سے یہ درد رفع ہو جائے گا اور اس درد کا بھی ازالہ ہو جائے گا جو معدہ کی ردی خلط سے پیدا ہوتا ہے، جو گرم شمس ہوتی۔ کیونکہ شراب اس خلط کے اندر تعدیل پیدا کرے گی پھر اس سال کے ذریعہ اسے خارج کر دے گی۔

افیون پرانے ردی درد سر جو سخت ہے خوابی کے ہمراہ ہوتا ہے سے نجات دے دیتی ہے۔ صدائے شروع میں سب سے پہلے ہاتھ کی، پھر سر میں مخالف جست کی قصد

کھولیں۔ سر کے اگلے حصہ میں گرانی اور درد سر کے لئے فاس پر پچھنا جائے گا۔ گدی میں ٹھٹھکی اور درد کے لئے پیشانی کی رگ کھول دیں۔ درد اور گرانی تمام سر میں ہو تو سب سے پہلے ہاتھ کی فصد کھولیں۔ مزمن ہو تو خوراک سے خون کا استخراج کر دیں، قدرت ہو تو مقام ناف سے خون نکالیں۔ سر پر پچھنا تب ہی کام میں جب پورے جسم کا ہتھیہ ہو چکا ہو۔

درد سر کا سبب نہ شہاب ہو نہ بخار نہ سر کی دائمی بیماری مثلاً بیضہ وغیرہ، سب حالات ٹھیک ہوں۔ پھر بھی درد سر ہو تو مریض کو چاہئے کہ معتدل مزاج کی شہاب میں ردی بھگو کر کھائے۔ کیونکہ اس نوعیت کا درد سر بالعموم معدوہ کے اندر جمع شدہ گرم فضلات سے ہوتا ہے جس کے بخارات سر تک پہنچتے ہیں۔ معدوہ کے اندر جب بھی مذکورہ مسموم اور عمدہ غذائیت کی حامل شے پہنچنے کی فضیلت کے اندر تبدیل ہو جاتی ہے۔

درد سر کبھی درم درم اور کم فاس سے ہوتا ہے، اس کا اثر چند یا پر محسوس ہوتا ہے۔ ریاخت عینک سے پیدا شدہ درد سر عظام سے ریشہ ہو جاتا ہے۔ (جائینوس) جن حضرات کے نبض کی حس شدید ہوتی ہے وہ درد سر کے شمار ہوتے ہیں، جیسا کہ قم معدوہ کی حس شدید ہوتی ہے تو قم معدوہ کے اندر رونا اٹھا کرتے ہیں۔

جن لوگوں کو بیضہ نامی درد سر لاحق ہوتا ہے، میرا معمول ہے کہ ان کا علاج مسلسل لب صبر اور مصطفیٰ سے کرتا ہوں، اگر اس لوب کا سقوط دیتا ہوں۔ فلانیا سے بھی علاج کرتا ہوں۔ اس کے سقوط سے سر میں تھکنیں ہوتی ہیں۔ درد سر حرارت کے ساتھ ہوتا ہے تو مریض کو سب خیار شہر اور روغن بادام چند روز مسلسل پلاتا ہوں۔ برودت کے سبب ہوتا ہے تو روغن ارند دیتا ہوں اور اسی کا خلا کرتا ہوں۔ تھوڑی عمدہ غذا دیتا ہوں اور ہضم اور نیند کی تدبیر کرتا ہوں۔ آنکھوں میں سرخی، سر میں جھپن اور درد کے ساتھ صداع مسلسل ہوتا ہے تو کپٹیوں کی دونوں رگیں کاٹ دیتا ہوں۔

سر بڑا، دبا اور اس کی ہڈیوں کے ملنے کی جھپیں آتی ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ سر کے اندر رطوبت کی وجہ سے غلیظ ریاخت پیدا ہو جاتی ہیں۔ (یودی)

مزاج خوش سو تھکنے اور ناک میں ڈالنے کا جو مادی ہوتا ہے اسے درد سر لاحق نہیں ہوتا۔ (مراد غلیظ ریاختی درد سر ہے) (موفق)

روحانی شقیقہ والے حصہ پر طلاء کرنا عجیب اثر ہے۔ درد آنکھوں کی گرانی تک پہنچ جائے تو اس کا مطلب ہے کہ بیماری کھوپڑی کے اندر پہنچ چکی ہے۔ ایسی صورت میں اسال کی

ضرورت ہوگی۔

بھاروں کے اندر درد سر شدید ہو جائے تو ہاتھ چہرہ اور خنسیوں کو غرق سے دھو دیں۔ کھولنے کے بعد انہیں گرم پانی میں رخصس، اس حرارت سے سے نیچے آجائے۔ ٹرائی ہو تو وہ بھی زائل ہو جائے گی۔ صداع میں بے حد منع ہاتھ چہرہ پر گرم پانی ڈالتے اور ہنسی مذاکیم لینے سے ہوتا ہے۔ (طبری) (۱)

صداع کا سبب معلوم کرنے کے سے دیکھیں کہ، مانع کا علاج کیسا ہے اور پہلے تدبیر نیکی ہے۔ اس سے دیکھ لیں فراہم کریں۔ کھوپڑی کے نیچے، وہ تو یہ آنکھوں کی جز تک پہنچنے کا۔ یہ غلہ بعض طبقات چشم کا تعلق اس فضا سے ہوتا ہے۔

جس صداع کو بیضہ کہتے ہیں وہ پورے سر میں ہوتا ہے۔ درد آنکھ کی جز تک پہنچتا ہے اور آنکھوں میں اندھیرا چھا جاتا ہے۔ درد سخت ہوتا ہے۔ علاج اس سال ہے، جو حسب مہر کے ذریعہ سر تیسری رات پر دیں۔ پہلی بار رات کے شروع میں، دوسری بار وسط میں دیں۔ قوت کا مسلسل بھی دیں گے اس کے بعد خیار شمر ۸ گرام ہر اور، غنہ ارند ۱۰ ملی لیٹر پلائیں۔ افلونیا (۲) کا مسوط اور درد تیز ہو تو اقراص کو کب کا مسوط ہر او شیر جاریہ دیں۔ نیند کے لئے بھی است دیں۔ مشک، کافور، صبر اور شکر وغیرہ مقوی راس کا مسوط اس سال کے بعد دیں۔ کھانے کے لئے دو چیزیں دیں جن سے تبخیر قطعات ہو، مثلاً مسور و روغن بادام شیریں، کدو اور بھجوں کے شوربے جیسی سرد چیزیں جن سے تبخیر نہیں ہوتی۔ انار، بکری دانہ اور سیب دیں۔ جگہ کوشت کھا، میں، گرم چتے دیں۔ سردی پر مقوی نطول کریں۔ کپٹی سے کپٹی تک قابض، ہار و اور بچ پیدا کرنے والی ادویات مثلاً دم الاخوان، افیون، زعفران، سر، اور صمغ عربی کا علاج کریں۔

صداع کبھی شدت جس سے لاحق ہوتا ہے، اس میں جس کو سن کر دینے سے اور نیند

۱۔ ابو بکر رازی کا استدلال جس طے میں اس میں رسی طبری۔ مقصود ہاتھ کے ہاتھ پر اسلام دانا۔ متوفی ۷۱۰ھ

ایشیوں کی صف میں داخل کیا۔ ادب میں اس کا بلا اسقام تھا۔ میون الا تاج ۳۰۹

۲۔ افلونیا۔ منسوب بہ افلن۔ یہ ایک سمجھوتہ سے جو رومی حبیب اہل کی جاب منسوب ہے۔ اسی نے سب سے پہلے یہ

معمول تیار کیا تھا۔ حاصبت تنکین ارد۔ (۶۰۶ء)

تھیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ معدہ ان سے بہت زیادہ تسکین بخش یہ ہے کہ ہر ف
میں ٹھنڈا کرنے والا اور روغن ہضم کا معوطہ کریں۔ ٹھنڈا پانی پا میں، سر پر بارہ اشیاء
رہیں۔ سر یعنی زیادہ سرد مقام پر ہے۔

معدہ ان بارہ کے ساتھ بخار نہ ہو تو سر یعنی کو پرانی شراب طبع بزرگ کر پا میں، یہ
منید ہے۔ پرانی شراب تنہا بھی نفع بخش ہے۔

معدہ ان، جسم کے د موی استفادہ سے بھی باحق ہوتا ہے۔ جیس کہ عورتوں میں
و دھ کے بعد زیادہ خون نکل جانے سے، سردی ہونے لگتا ہے۔ علاج یہ ہے کہ معوطہ اور سر
پر بارہ اور مرطب اشیاء کا صلیب نیز مرطب غذا میں مثلاً بھینے کھریوں کے بچوں کا جھنڈا
گوشت اور انڈے کی زردی وغیرہ دی جائیں۔

معدہ کی وجہ سے پیدا ہونے والا سردی، معدہ کے ہلکا ہونے سے ہلکا ہوتا ہے۔ اور
فساد غذا اور معدہ کے بوجھل ہونے سے تیز ہو جاتا ہے۔ علاج کی ابتدائی سے کریں پھر
مسئلہ دیں، سر یعنی البھنم غذا کریں دیں۔ بیماری کے برعکس اثر کرنے والے ایسا غذا استعمال کریں
جو مقوی دماغ بھی ہو۔ یہ غذا خالص اور خوشبودار چیزوں سے تیار کیا گیا ہو۔ معدہ کے اندر
ہو تو یہ چیزیں گرم و تر نہ ہوں۔ تاخیر پیدا کرنے والے غذاؤں سے پرہیز کریں۔ تمام
غذا میں ملین شلیم ہوں۔ معدہ کے اندر ہضم ہو تو یہ غذا میں گرم اور صفراوی خصلت ہو تو سرد ہونی
چاہیے مثلاً کدو، سرفق اور ماش جن مر بعضوں کے معدوں میں صفراء ہوا ج کے ذریعہ
اور جن کے اندر ہضم ہو کوئی وغیرہ کے ذریعہ تحفظ کریں۔ سبب معدہ کے بعد مقوی معدہ
غذا میں ہیں۔ تاکہ یہاں اترنے والے مادوں کو معدہ قبول نہ کر سکے۔ اس کی علامت باب
المعدہ سے معلوم کی جاسکتی ہے۔ (احرن)

پرانا اور دوسر

پرانے مستقل درد سر کا علاج :

یہ بیماری رطوبت، برودت اور اخلاط قلیظہ سے باحق ہوتی ہے، پسے سر موغزیں،
اس کے بعد فریون و گرام، خردل و گرام، بوریق سرخ و گرام، سداب ہنگلی و گرام، عجم
حرف ۵، گرام کوٹ ہیں کہ آب مرزنجوش میں شامل کر لیں اور نیم گرم سر پر طلا کر لیں

سہ میں بچھنا لگانے کا نظم دیں اور تیز جتنے استعمال کریں کپڑیوں کی دونوں رگیں ہاتھ ر خون نکال دیں، گندی کے نیچے گندھے (نقرو) پر بچھنا لگائیں اور چدرپی گرم اشیاء کا سحوط دیں۔ یہ کام سوچی سمجھ کر کریں۔ نو جوانوں اور محروم افراد کو استعمال نہ کرائیں۔ ان کے لئے عطوسہ بنی، دواؤں سے تیار کریں جو ریوینج خارج کر دیں۔ مثلاً جند بید ستر، جاد شیر، کھنچ، حاکر قرعہ آب مرزنجوش، چڑیوں کے تمام مرارے، پاپ امانتہ و الفنج سے سحوط اور مقوی غرغریے۔ (بولس)

سرریاح اور رطوبت کی وجہ سے بڑا ہو جاتا ہے۔ ریوینج اور رطوبت باہم مخلوط ہو کر مآلف مقدمات پر چبک جاتی ہیں۔ طمانی دہی ہے جو کھنچ کا ہے۔ (احسن)

منتخبات :

بچوں میں کلانی سر لئے سحوط کا عمدہ، مؤثر اور مجرب نسخہ :

مرارہ کرکی (۱)، مرارہ نسر (۲)، مرارہ عقاب (۳)، مرارہ شبوط (۴)، جند بید ستر، عیدان اغزای، یا سہا۔ ایک حصہ، زعفران ایک حصہ، ستر طبرزد ۲ حصہ، ریشی پڑے سے چھان کر آب اسپول تر میں مسور کے برابر گویاں بنالیں اور سایہ میں خشک کریں۔ منہ میں تیز، دن روزانہ ایک گولی ہمراہ آب سہ د سحوط کریں۔ اور سر کو جس دن سے چاند کم ہوتا ہے اس دن سے اور جس دن ٹھوٹا ہوتا ہے اس دن تک باپ کر اندازہ کرتے رہیں۔ نسخہ کے مطابق یہی سحوط کئی بار استعمال کریں۔ سر اپنی طبعی حالت پر واپس آ جائے گا۔ دیگر :

مرارہ ذنب (۵) مرارہ کرکی، مشک، عود ہندی، ستر طبرزد، ہم وزن، مسور کے برابر ہمراہ شیر جاریہ سحوط کریں۔
ضہاد کا نسخہ

رائی نہیں کر پانی میں حامیں اور پینے کے ایک ٹکڑے پر اس کا طلاء کر کے سر پر بطور ضہاد رکھیں یا جہاں کہیں ورم یا سر میں ابھار ہو وہاں چسپاں کریں۔ بے حد مفید ہے۔ (گندی)

۱۔ کرکی خشک (۲)۔ کرکی (۳) مقابہ طہ نور بار (۴) شبوط ایک قسم کی چھلی جس کا سر بھوڑا اور پچھلا
چاند ہے۔ ۵۔ آب صابون

رکھیں یا جہاں کہیں ورم یا سر میں ابھار ہو وہاں چسپاں کریں۔ بے حد مفید ہے۔ (کندی)

حرارت اور برودت سے ہونے والا درد سر شدید ہوتا ہے۔ یہ سب سے ہونے والا درد بلکا ہوتا ہے۔ رطوبت سے صداع لاحق نہیں ہوتا۔ البتہ کہ اس کے ساتھ کوئی مادہ موجود ہو۔

جن لوگوں کو کسی مادہ کے بغیر حرارت سے درد سر ہوتا ہے۔ چھوٹے پران کے سر گرم خشک اور آنکھیں سرخ ہوتی ہیں۔ مریض سرد اشیاء پسند کرتے ہیں اور اسی سے انہیں تسخیر ہوتا ہے۔ سرکے شراب، روغن گل اور بادردج سے علاج کریں۔ بادردج، سرکے شراب اور روغن گل میں چیں کر سر پر رکھیں۔ پچھلی تدبیریں کیا کی گئیں ہیں انہیں اور تمام علامات کو پہچان کر علاج کریں۔ سرد صداع میں روغن سداب گرم حمام اور حکمید مفید ہے۔ جسم میں اشتلاء ہونے کوئی ایسا مادہ جو سر کی جانب آ رہا ہو تو یہ بارد کیفیت ہوگی۔ ایسی صورت میں تازہ فریون، بیٹ کیوٹر، اور قنصل ہم وزن کھٹے سرکے میں شامل کر کے سر پر لٹو کر دیں۔ درد سر مادی ہو اور مادہ صفراء کی پیپ ہو تو مسلسل دیں۔ بعد ازاں حمام اور سلطت اشیاء استعمال کریں۔ ضرورت ہو تو مخدر اشیاء کا طلاء کریں۔ شدت درد ہو تو انہی اشیاء کا سقوط کریں۔ گرم درد سر میں پانی ملی ہوئی رقیق شراب پینا مفید ہے۔ سر کے سوء مزاج حار میں اس سے تسکین ہوتی ہے۔

کسی عضو کی شرکت سے دروداقت ہو تو اس عضو کے علاج پر توجہ دیں۔ معدہ کے ردی اخلاط سے جو درد سر ہوتا ہے اس میں قے کرنا مفید ہے۔ شراب نوشی سے پیدا ہونے والے صداع کا بیان باب النحر میں ملے گا۔

ضرر بہت پیش آنے والے صداع کے اندر اگر ضرر بہ سخت ہو تو فوراً نصہ کھولیں۔ پھر اس جگہ قدرے مرفی دوائیں رکھیں تاکہ درد میں سکون ہو۔ مثلاً روغن شیرج، روغن کل نیم گرم وغیرہ۔ بس اتنا استعمال کریں کہ تھوڑا ذہیل پن پیدا ہو جائے۔ شراب نوشی سے قنطار دک دیں۔ اگر ضل ایسی تدبیر کریں جتنی ورم حار میں کی جاتی ہے۔ اور مسلسل دیں۔ برودت سے پیدا ہونے والے درد سر کے مریضوں کا چہرہ لاغر نہیں بلکہ فرہ ہوتا ہے، سر کی سطح گرم نہیں ہوتی، چہرہ بھی گرم نہیں ہوتا۔

اشتلاء سے پیدا شدہ درد سر میں سب سے پہلے نصہ کھولیں، پھر اس کے بعد ناک کی رگ کھول دیں۔

ہلکی اخلاط کی کثرت ہو تو مسساج، پھر سر ہلکا کرنے والا عطوس دیں جس سے رطوبات کا اخراج بھی ہو جائے۔ مثلاً ہخاء الحمز، تخم حنظل، شو نیز وغیرہ نیز طاقتور حقے دیں۔ یہ صداع کے لئے مفید ہے۔

درد سر مزمن ہو تو محر اودیہ استعمال کریں، درد تیز ہو تو مخدر و دوائیں دیں۔ درد مستقل ہو اور دیکھیں کہ ساتھ میں سخت تڑپ اور حرارت کا احساس بھی ہے اور قیاس میں یہ آئے صورت حال خون کی وجہ سے ہے تو پس گوش شریان کو قطع کریں یعنی اس کی نصد کھولیں۔ (بولس)

درد سر زیادہ تر حرارت سے ہوتا ہے۔ پوست سے ہونے والا حرارت کی طرح زیادہ سخت نہیں ہوتا۔ مرطوب المزاج کو درد سر لاحق نہیں ہوتا۔ الایہ کہ اس کے ساتھ طاقتور حرارت یا بردوت کا غلبہ ہو۔

گرم درد سر میں سر کی سطح اور چہرہ گمہ م اور آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں، مریض سرد پانی کا مشتاق ہوتا ہے، چہرے پر اسے چھڑکنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

اس طرح کے درد سر کے علاج میں سرکہ شراب اور روغن گل بے حد مفید ہیں۔ حرارت زیادہ تیز ہو تو مذکورہ دواؤں میں سرد بنزیوں کا عصارہ مثلاً محی العالم اور آب کدو وغیرہ شامل کریں۔ یا ان کے ذریعہ مذکورہ بالا دواؤں کے بعد علاج کریں۔ بے خوابی ہو تو اودیہ مخدرہ استعمال کریں۔ سر میں گرانی ہو تو گدی پر پچھنے لگائیں تاکہ بیماری سر کے نیچے جذب ہو سکے۔ سرکہ کے ساتھ کاسنی کھانا اور سرکہ اور پانی پینا بے حد مفید ہے۔ کیونکہ جن کے اندر مستقل دائمی حرارت ہوتی ہے ان میں یہ چیزیں مفید ہوتی ہیں۔

صداع کبھی جگر کی حرارت سے پیدا ہوتا ہے۔ حرارت کی وجہ سے روزانہ سر کی جانب گرم بخارات چڑھتے ہیں، علاج یہ ہے کہ مریض کو روزانہ درد دانٹھنے سے پہلے تھوڑے پانی اور سرکہ کے اندر بھگو کر روئی کھلائی جائے۔ اس سے بخار دماغ کی جانب چڑھ نہ سکے گا۔ یا مریض ہی دانہ یا سیب یا کچھ میوہ جات لے۔ قدرت نہ ہو تو ٹھنڈا پانی پیئے۔ یہی علاج اس مریض کا بھی ہے جسے حرارت معدہ یا حرارت طحال سے درد لاحق ہو۔ فلیظ ہلغم سے لاحق ہونے والا صداع ان لوگوں میں ہوتا ہے جن کے جسم ہلکی اور صامی رنگ (سیسہ کے رنگ) کے ہوتے ہیں۔ اس کا علاج روغن بلسان، روغن سداب اور عمر اودیات سے کریں یعنی جاذب ہلغم فر فرے استعمال کریں۔ نیز حمام اور شراب استعمال کریں۔ اور مولی کے ذریعہ

تے راہیں۔ یہ مفید ہے ہضم تھوڑا بہ تر اس تفصیلی علاج کی ضرورت نہیں ہے۔
عہدہ طلاء۔

نفس سفیدہ، اُترام، روغن زعفران کا تچھٹ، اگرام، فریون تازو ۵، اگرام،
ہیت کبوتر ۹، اُترام، خالص سرکہ بقدر ضرورت میں سب کو اچھی طرح پیس کر شامل کر لیں۔
اس سے بعد ناف صاف کر کے اس طلاء کے زریعہ اتنی مالش کریں کہ وہ مقام سرخ اور گرم
ہو جائے۔

صفر سے پیدا شدہ درد سر کا علاج یہ ہے کہ تقوئیائی جائے، بار بار طب اندامیں لی
جائیں اور شے میں پانی سے حمام کیا جائے۔ ہضمی درد سر کا علاج ایوانج تخم حنظل اور رقت و لطافت
پیدا کرنے والی موافق اشیاء کے زریعہ کریں۔

صداع کے ساتھ زرد عشب بھی ہو تو یہ سمجھیں کہ دماغ میں درد ہے۔
بجی سن کے استسما سے شقیقہ اور انگی بار و صداع کا استیصال ہو جاتا ہے۔
نبوست سے پیدا ہونے والے درد سر میں کوشش کریں کہ مرینس سوئے اور مزاج
مرطوب ہو۔

شقیقہ، درد سر اور سر کی جملہ سرد اور مزمن بیماریوں مثلاً صرع و دوہار کے
لئے حسب ذیل نسخہ عجیب و غریب اور بے نظیر ہے۔
صبر ۵، اگرام، فریون ۵، اُترام، حنظل ۵، اگرام، تقوئیہ ۵، اگرام، نظرون
۵، اگرام، متل ۵، اگرام، پوست خربق سیاہ ۵، اگرام، عصارہ تربیب میں گوندھ لیں۔ مقدار
خوراک ۵، اگرام استعمال کریں۔

صغرات پیدا ہونے والے شقیقہ میں صبح سویرے روٹی، سرکہ اور پانی، نیز حمام اور
تخریج صغرا میں لینا بے حد مفید ہے۔ (اسندر)

سر کے اندر کیڑا پیدا ہونے سے بھی درد لاحق ہو جاتا ہے۔ علامت یہ ہے کہ مرینس
سر کے اندر اکایت (کسی چیز کے کھانے کا احساس) ہوگی، بدبو ہوگی، سر ہلانے پر درد سخت
ہوگا۔ علاج یہ ہے کہ قاتل کرم، واؤں کا عطوس و سقوط استعمال کریں۔ (چرک ہندی)

بکی بیماری کا دوا پیدا ہوا امکان ہے۔ (مذہب)

کلائی سر اور درزوں کے کھلنے کے لئے عجیب و غریب نسخہ ۔

مروق صفر (زر و چوب) ، تپھی طرح وٹ چیں کر روغن بادام تلخ میں معجون بنالیں اور کئی بار طلا کریں۔ زر و چوب کا بخور کریں۔ بعد ازاں روغن کے ہر اواس دو اکا بخور بنائیں اور سر پر پیشانی پر طلا کریں۔ دوا یہ تین بار کے استعمال سے شفا ہوگی۔

صداع حار کا نسخہ :

جنب المحب جیوں پتے ، نشاں اور پھل سمیت نچوڑ کر ناک کے اندر تین قطرے چکائیں ، اس کے بعد روغن بنفشہ کے چند قطرے اتور چکائیں۔ سر میں نشاء اللہ شفا یاب ہوگا۔ (بھوس)

شقیقہ کے لئے میرا اپنا تجربہ :

الیون ، پوست بٹخ ہر دوں ، گل نیلوفر ، کافور ، چیں کر معجون بنالیں اور سر کے میں خشک کر کے شیا ف تیار کریں اور ایک شیا ف عرق کباب میں حل کر کے ناک میں چکائیں۔ (ابو بکر) نیلوفر نچوڑ کر اس کا عصا ر خشک کر لیں اور محفوظ رکھیں ، اس کے بعد پانی میں حل کر کے ناک کے اندر چکائیں۔ (مؤلف)

سعود کے بعد نرم چمن مایید دھات بینا در سر میں مفید ہے۔ (بھول)

در در سر کا سر ایض سرانی اور امتحانی کیفیت محسوس کرے تو ماف صدف کی جانب سے ناک کی مسد کریں ، اور کافی خون نکال دیں۔ پھر کیستیوں کی رگ کھول دیں ، مسلسل دیں اور سر پر سر کے اور روغن گل رکھیں۔ اس سے زیادہ موزوں علاج اور کوئی نہیں ہے۔

شقیقہ کے لئے زعفران اور مازو کا شفا بنا کر یا پھر طلائے استعمال کریں۔

برگ بنفشہ کو نچوڑ کر اس کا سعود بینا پرانے در سر میں مفید ہے۔ (شمعون)

تندرستوں کو عارض ہونے والا صداع بالعموم فم معدہ میں سوزش پیدا کرنے والے اخلاط سے ہوتا ہے۔ مخلوط شراب کے اندر گرم روئی بھگو کر لینے سے تسکین ہو جاتی ہے۔

دھوپ کی تمازت سے سر کے اندر احتراقی کیفیت ہو تو سر پر گرم پانی کرانا مفید ہے۔ در دیا

گرائی محسوس ہو تو پانی اتا کر اٹھیں کہ دونوں پیر تک ڈوب جائیں۔ (جالینوس)

۸۰ گرم روغن نیم گرم میں ۲۰ گرم فریون ملا میں اور بوقت ضرورت کان میں

پکائیں تو شقہ میں مفید ہے۔

دماغ کے بل جانے میں اسطو خود دس ہزار آب تازہ یا ہزار شربت شہد استہاں کرنا بیماری سے نجات کا باعث ہے۔ (اربا سیوس)

کسی شخص کو درد سر ہو اور ساتھ میں کرب، سکی اور دل میں نہیں بھی ہو تو اسے تے کرنے کا حکم دیں۔ وہ سراری یا بلغمی یا دونوں طرح کی تے کرے گا۔ معدہ کے اندر کسی عارضہ کا احساس نہ ہو تو غور کریں کہ درد امتلاء کے باعث ہے یا سہہ یا کسی جگہ درم کی وجہ سے ہے۔ مریض سے پوچھیں کہ پورے سر کے اندر درد ایک ہی نوعیت کا ہے یا کسی جگہ پر زیادہ سخت ہے۔ نیز یہ دریافت کریں کہ درد گرانی اور تمد کے ساتھ تو نہیں ہے۔ اگر تمد اور گرانی کے ہوا ہے تو یہ امتلاء کی علامت ہے۔ سوزش کے ساتھ ہے تو گرم بخارات اور گرم اخلاط کی علامت ہے، رگوں کے اندر تڑپ ہے تو درم حار کی دلیل ہے۔ تمد کے ساتھ گرانی ہو، تڑپ نہ ہو تو یہ کثرت ریح کی علامت ہے جو لفع پیدا کر رہی ہیں۔ ساتھ میں تڑپ موجود ہو تو یہ حصیوں جیسے جرم کے اندر درم حار کی علامت ہے۔ اس کے ساتھ گرانی بھی ہو تو دماغی حصیوں کے جوف میں کوئی فضلہ انک گیا ہے۔ سر کی بیماری بخارات کے باعث ہو تو یہ دیکھیں کہ اس کا سبب بخار کی زیادتی تو نہیں ہے۔ کیونکہ بخار اپنی حرارت سے اخلاط کو پگھلا کر انہیں سر کی جانب چڑھنے پر مجبور کر دیتا ہے، یا اس کا سبب محض ضعف راس ہے۔ یا پورے جسم کے اندر غالب امتلاء کی کیفیت۔ پورے جسم کی امتلاء کی کیفیت سے درد سر ہے تو اس کا علاج پورے جسم کے استفراغ کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

ضعف سر کی وجہ سے لاحق ہونے والے درد سر کا علاج یہ ہے کہ مواد کو برعکس جانب مائل کیا جائے۔ جتنی سر سے دیگر گوشوں کی جانب اس کا مال کیا جائے۔ اما۔ کا عمل تیز حقوں، مسہلات اور فصد کے ذریعہ نیز نچلے اعضا کو باندھنے، ان کی مالش کر لے اور سر پر دافع درد ادویہ رکھنے سے ہو گا۔ اس کے بعد عملات اور استفراغات سے کام لیں۔ شروع میں روغن گل دسر کہ جیسے مہر دات اور آخر میں مریض پر شہت اور تمام میں روغن پکا کر نیم گرم نعول کریں۔ ازالہ ہو گیا تو جسم اور نہ عطوس اور غرارے استہال کریں۔ درد میں زیادتی ہو تو مریض کو حمام میں داخل کریں اور نظردن، یورق، سرکہ اور خردل سے سر کی مالش کریں۔ یہ ضعف سر کا علاج ہے۔

حمی کے باعث عارض ہونے والے درد سر میں عرق گلاب، روغن گل، سرکہ اور خشکاش

استعمال کریں۔ بحالی کیفیت میں جب تک بحران مکمل نہ ہو جائے عالج نہ کریں۔ (اغلو قن)
ضربہ سے دماغ کے اہل جانے کا عمدہ اور مؤثر نسخہ۔

س، مرزنجوش، تمام، برگ انگور تمام کو اچھی طرح کوٹ کر عصب کے سرے پر
ضاد کریں (مجمول)۔

سو آرائش کے بعد عارض ہونے والے درد سر میں کھاپی پینے سے فوری افادہ ہو گا۔
شراب نوشی سے پیدا شدہ درد سر کا علاج یہ ہے کہ نیند لائی جائے۔ سر پر تھید پیدا
کرنے والی چیزیں رکھی جائیں۔ درد کے دن غذا ترک کر دی جائے۔ عشاء کے وقت حمام
بریں اور سویرا بخنے کے بعد رقیق غذا میں۔ حمام میں کثرت سے پانی انڈیلیں۔ تاکہ بخارات
تھیں ہوں، سکون پیدا ہو، سر میں کھاپی سکے۔ بیماری کچھ رہ جائے تو روغن بابونہ نیم گرم یا
روغن سوسن استعمال کریں۔ ایسے موقع پر بے حد مفید ہے۔ مذکورہ روغنیاں نہ ہوں تو
روغن شہت استعمال کریں۔

سقطہ سے عارض ہونے والے درد سر میں تھید لطیف سے کام لیں، قصد کھولیں،
حمید کریں۔ بعد ازاں روغن نیم گرم سے تر کریں۔ حمام، دھوپ اور مکان اور گرم، ترش،
چرپری اور نمین غذاؤں سے پرہیز کریں درد سر حرارت کے ہوا ہو تو روغن پردہ اماناؤین
چترک پر استعمال کریں۔ (فخر یوس)

شقیقہ کا عجیب و غریب نسخہ :

حمام میں گرم کا بھاروں۔ بعد ازاں روغن فستق کا سقوط استعمال کریں۔ درد میں
فوری سکون ہو گا۔ یہ درد گردن کی طرف اتر آئے گا۔ شدید پوست ہو تو روغن کدو شیریں کا
سقوط لیں۔ (مجمول)

صداع کا آخری علاج :

کنہی کا شریان کاٹ کر ام الدماغ کو داغیں۔

ضربہ سے لاحق ہونے والے درد سر میں قتال سے دو یا تین دنوں میں تھوڑا تھوڑا
کر کے چار بار خون نکالیں۔ تاکہ مادہ کھینچ اٹھے۔ بعد ازاں سر پر برگ خلاف، عنب العصب،

زعفران، اور صندل کا شہد و ریشم۔ ۱۰ اشیر اور آب انار شیر میں استعمال کریں۔

صداع حار کا مفید طلاء :

صندل سفید، صندل سرخ، گل سرخ، ایک ۱۰ گرام، زعفران ۲ گرام، شیاف مایسا ۵ گرام، برٹ نیلوفر ۱۰ گرام، کوٹنے کے بعد سب کو آب خلاف یا ردغن خلاف میں شامل کریں اور کپٹھی سے کپٹھی تک طلاء کریں، اسے آب فوس، یا آب عنب الصلب یا آب حی العالم میں بھی شامل کر سکتے ہیں۔

صداع یارود کا طلاء :

مرہ، صبر، فنیون، جندیہ مت، افیتون، قطہ، عاقرقوس، قلنس، پرانی شاب کے اندر شامل کر کے طلاء کریں۔ (ابن ماسویہ)

کلانی سر کے لئے عجیب و غریب معوط کا نسخہ :

برٹ صحرے، رائے دان، اچھی طرح میں کر رہ، غن بنفشہ میں ملا کر معوط کریں۔

کلانی سر کے لئے ایک اور مجرب نسخہ :

مراد برقی، مراد نر، مراد شہو، جندیہ مت، صبر ۱۰، زعفران ہم وزن سدر تہہ ۱۰، دھند آب اسپنج تر میں ٹوندھ کر مسور کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور تین ماہ تک مسلسل معوط کریں۔ ہر شب ایک گولی کا معوط ہمراہ آب سرد تیار کریں۔ معوط سے پہلے سر کو ناپ لیں پھر دوسرے مہینہ ناپ لیں۔ کم ہو تا نظر آئے گا۔ حتیٰ کہ اپنی طبعی حالت پر واپس آجائے گا۔

ایک اور مجرب نسخہ :

غوا بندی ۵ گرام، مرہ ۵ گرام، صبر ۵ گرام، کف دریا ۵ گرام، مستق ۵ گرام، صنوبر ۵ گرام، مشک ۵ گرام، عنبر ۵ گرام، زعفران ۲ گرام۔ تمام دواؤں کو ردغن سوسن میں چکھائیں اور مسور کے برابر گولیاں بنالیں۔ پھر ایک گول کا مہینہ کے شروع میں ایک کا وسط میں اور ایک کا آخر میں معوط کریں عجیب اثر ہے (قربادین)

سر کے اندر کثرت بخارات سے پیدا ہونے والے درد سر کی علامت یہ ہے کہ کانوں میں بھنبھناہٹ اور سنسناہٹ کی آواز ہوگی۔ گردن کی رگیں ابھری ہوئی ہوں گی۔ چھینک لاسنے، خورد و نوش خاص کر کھجور کھانے اور نیند کو ترک کر دینے اور سر کہ شراب اور روغن گل سے سر کو تقویت پہونچانے سے شفا ہوگی۔

تخم سے پیدا ہونے والے درد سر کی علامت یہ ہے کہ بھوک جاتی رہے گی، نیز کسمندی ہوگی۔ نیم گرم پانی پلائیں، تے کرائیں اور جوارش شریاراں کا مسلسل دیں۔

شراب نوشی سے پیدا ہونے والا درد سر سخت ہوتا ہے۔ وسط سر سے مائل ہو کر سر کے اگلے حصہ میں پہونچتا ہے۔ آنکھوں میں درد ہوتا ہے۔ سر پر روغن گل لگائیں۔ سونے اور عشاء کے وقت حمام کرنے کا حکم دیں۔ سرد پانی پلائیں۔ غذا کے بعد دوبارہ حمام کرائیں۔ مرض مزمن ہو جائے تو روغن بابونہ گرم یا روغن سوسن یا روغن شبت کا مسوط کریں۔ اور سر پر رکھیں۔ اس سے بقیہ غلیظ بخار تخلیل ہو جائے گا۔ (فیلمز یوس)

دست آنے کی صورت میں درد سر بڑھ جائے تو سمجھیں کہ اس کا سبب پوست ہے۔ لہذا اتھڑیہ اور ترطیب لازم ہے۔ (اسکندر)

حمام میں داخل ہونا اور سر پر تیل رکھنا شراب نوشی سے پیدا ہونے والے درد سر کے لئے باعث سکون ہے۔ (جالینوس)

شرکت کی وجہ سے ہونے والا درد سر کبھی ابھرتا ہے کبھی ساکن ہوتا ہے۔ یا کسی چیز کے پہچان سے ابھرتا اور اس کے ساکن ہونے سے ساکن ہو جاتا ہے۔ جس درد کو سر سے خصوصیت ہوتی ہے وہ کسی دوسرے عضو کی بیماری میں پہچان کے بغیر بھی قائم رہتا ہے۔ معدہ کی وجہ سے پیدا ہونے والا درد سر چند یا پر محسوس ہوتا ہے۔ گردوں کی وجہ سے درد سر گردی کے مقام پر ہوتا ہے۔ درد و ذرا گردوں کے اندر بھی ہوتا ہے۔ ہاتھ، پیر اور دیگر اعضاء کی وجہ سے لاحق ہونے والے درد میں مریض پہلے بد بو محسوس کرتا ہے۔ پھر درد لاحق ہے۔ سوء مزاج مفرد ہو یا مادی مرکب، تمام اعضاء کو اس کی اقسام سے تکلیف لاحق ہوتی ہے۔ لہذا علامات دریافت کریں۔ تخم سر کی وجہ سے پیدا ہونے والا درد سوء مزاج مادی اور غیر مادی دونوں کا نتیجہ ہوتا ہے۔

صفر اوئی درد سر کی علامات :

شدت کی ہلن، تھکنے خشک، گرانی سے بھیڑ بے حوابی، رنگ زرد، منہ خشک، پیاس،

تے صغراوی اسباب و اوقات میں پہچان، صغراء کے لئے بیشتر موافق تدبیر کا ہوتا۔

صداع و موی کی علامات :

گرائی کے ساتھ حرارت، چہرہ اور آنکھوں میں سرخی، رگوں کا پر ہونا اور دیگر اسباب ثابت۔

بلغھی درد سر کی علامات :

گرائی، سہات، سرخی اور شتوں میں خشکی غائب، بلغم کے لئے پیشگی موافق تدبیر کا ہوتا۔ (بلغم سے شدید درد تقریباً نہیں ہوتا۔ مواف)

سوداوی درد سر کی علامات :

بے خوابی و حرارت، گرائی اور شدید جلن نہ ہوگی۔ بیشتر موافق تدبیر ملے گی۔

تبخیری درد سر کی علامات :

سنسناہٹ اور بھنسنناہٹ، درد سر کا ایک جانب سے دوسری جانب منتقل ہوتا۔

وہ دم سے پیدا ہونے والا درد سر سخت ہوتا ہے حتیٰ کہ اس کا اثر آنکھوں کی جڑوں تک پہنچتا ہے، عقل خراب اور آنکھیں ابھر آتی ہیں، بلغھی درد سر کا علاج یہ ہے کہ کئی بار قے کرانے کے بعد خیساند و صبر پلائیں۔ سکون نہ ہو تو ایارجار کا غلیظ ہمارا جو شاندا و افقیون ایک مشروب اور نمک قلعی ۵۔۳ گرام پلائیں اور ایک بار قوتایا استعمال کریں۔ غذا عمدہ دیں۔ ہنڈی سے اٹھنے والے درد سر میں مسافرن کی قصد کھولیں یا دونوں ہنڈیوں پر پھپھنے لگائیں۔ بعد ازاں افقیون کے ذریعہ جسم کا صفیہ کریں، اور ران سے ہیر تک پاندھ دیں۔ نمک اور روغن خیری سے پیروں کی مالش کریں۔

معدہ کی وجہ سے پیدا ہونے والے صغراوی درد میں صغراء کا صفیہ کریں۔ بعد ازاں صغراء کو بجھانے والے جو شاندا و پلائیں۔ طبع ہلکا و مستقونیا دیں، کھانے میں مرفی کے چوزے دیں، اس سے حرارت بجھے گی۔ پینے میں لب انجیر اور لب حصرم دیں۔ سر پر روغن نیلوفر وغیرہ رکھیں۔

نیلو فرد غیرہر شخص۔

سوداوی درد سر کا علاج ایذا جانیوس، ایذا رج روفس، جب قر نفل اور طبع افسیون سے کریں۔
 ضرر پہ سے پیدا شدہ درد سر میں پہلے فصد کھولیں پھر آس رطب اور خلاف نچوڑیں اور
 روغن سوسن، قدر۔ مطبوخ ریسی، قدرے مر، قدرے ناختون، قصب الذریرہ، شب
 یزانی اور گل ارمنی کا ضاد بنا کر استعمال کریں۔ طبعین طبع دوائیں دیں، تدبیر لطیف سے کام
 لیں۔ زخم آتیا ہو تو پیسے بازو کو باندھیں۔ جماع کے سبب درد سر عارض ہو تو اس سال کے
 ذریعہ جسم کا نتیجہ کریں۔ امتحانی کیفیت ہو تو فصد کھولیں۔ اس کے بعد مسلسل دیں۔ بعد ازاں
 شہیریں پانی جس کے اندر گل سرخ اور آس جوش دیا گیا ہو سر پر انڈیلیں۔ اور سر کہ شراب اور
 روغن فل رنجیں تاکہ اس حد تک قوت پیدا ہو جائے کہ بخارات کو سر قبول نہ کر سکے۔
 امتحانی صورت میں جماع نہ کرنے دیں۔ تاکہ بہ کثرت بخارات نہ اٹھ سکیں۔ مکان کے زیادہ
 کاموں سے اجتناب کرائیں۔

درد شقیقہ کھوپڑی کے اندر ہوتا ہے، کیونکہ دماغ و حصوں میں منقسم ہے۔ میان مادہ کے مطابق شقیقہ بھی ہوگا۔ شقیقہ کسی بھی نوعیت کا ہو اس کا علاج وہی ہے جو صداع کا ہے۔ (ابن ماسویہ)
درد مزمن ہو جائے تو سر مونڈ کر اس پر فریون، نمک اور یورق کا طلاء کریں۔ (تیاذوق)
ضہد خردل مستعمل ہے، کھانا اور کثرت سے سوٹانی الجملہ درد سر میں مفید ہے۔ (مولف)
درد سر ضرر پہ کی وجہ سے ہو اور زخم نہ ہو تو حمید، اور ردغن نیم گرم سے علاج کریں۔ تمام، شرب نوشی، غصہ اور گرم غذاؤں سے پرہیز کریں۔

صدراع بارو کا سقوط :-

مشک بقدر قلیل، میوہ سائلہ، اور غبر کی گویا بنالیں اور ایک گولی کا معوضہ کریں۔
 اوغٹھہ کے بعد پیدا ہونے والے درد سر میں دونوں کپٹیوں اور پیشانی پر سرکہ کے
 اندر راکھ گوندھ کر ضیاد کرنا مفید ہے۔

ماکولات میں جو چیزیں دوسرے پیدا کرتی ہیں وہ حسب ذیل ہیں
 قوت، شکر، عوج، حب صنوبر، کبار، شدائد، کماۃ (سانپ کی چھتری) سمجھو، حلیہ، جنم

۶۔ مفسرین کا خیال ہے کہ یہ لفظ جو تھوڑی دیر سے ایک قول سے مطابق ہے، مصر جو تھوڑی دیر کے بعد یہ تھوڑی دیر سے ایک قول سے مطابق ہے۔

صداع معروف بہ بیضہ :

یہ درد اس جلد کے اندر جو خارج سے کھوپڑی کو ڈھانکتی ہے یا دماغ کی دونوں تھلیوں میں سے کسی ایک کے اندر عارض ہوتا ہے۔ کھوپڑی کے نیچے والی جھلی میں ہوتا ہے تو درد آنکھوں کی گہرائی تک پہنچتا ہے اور مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے اس کی آنکھوں کی گہرائی اندر کی جانب کھینچ رہی ہے۔ آنکھوں کی گہرائی تک درد نہ پہنچے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ درد کھوپڑی کے اوپر والی جلد میں ہے۔ یہ درد شرکت کے طور پر بھی ہوتا ہے۔ اور انفرادی طور پر بھی۔ شرکت کے طور پر ہونے والا درد کبھی اٹھتا ہے اور کبھی ساکن ہوتا ہے۔ منفرد طور پر ہونے والا درد مستقل ہوتا ہے۔ درد کے ساتھ گہرائی کے بغیر تھمد ہو تو اس کا سبب غلیظ ریاح ہوتی ہے، گہرائی کے ساتھ تھمد ہو تو سبب اخلاط ہوتے ہیں۔ بایں ہمہ حرارت اور رگوں کے اندر تڑپ بھی ہو اور درد، تھمد، ٹھنل، حرارت اور تڑپ سب اکٹھا ہو جائیں تو اس کا سبب درم حار ہوتا ہے۔ اگر صرف قلیل التمد، گہرائی ہو تو قلیل الریاح اخلاط سبب ہوں گے۔ تھمد زیادہ ہو تو ریاح زیادہ ہوگی۔ شدید حرارت ہو مگر گہرائی اور تڑپ نہ ہو، تھمد تو اس کا سبب سوء مزاج حار ہوگا۔ یہی صورت بارش میں بھی ہوگی۔ درد کسی خلط یا درم حار کی وجہ سے ہو تو اس کا علاج اسہال یا فصد ہے۔ بشرطیکہ پورے جسم میں امتناعی کیفیت رونما ہو، اور اگر یہ کیفیت صرف سر کے اندر موجود ہو جس کا پتہ اس طرح چلے گا کہ ٹھنل، تھمد اور عروقی امتناع کا انکسار صرف سر کے اندر ہوگا۔ تو ایسی صورت میں محسوس اور فرد کے ذریعہ متحیہ کریں۔ اور اگر درد کا سبب ریاح غلیظ ہوں تو سر پر محلات کے جو شاندا کا نطول کریں۔ فقط حرارت ہو تو سر پر سرد چیزیں لٹا لیں۔ اسی طرح برودت ہو تو گرم اشیاء سر پر رکھیں۔ مثلاً ردغن سداب وغیرہ، غلیظ خلط سبب ہو تو بعد از اسہال سر کی مالش کریں اور سر موٹنے کے بعد نظردن اور خردل جیسی طاقتور محلل ادویہ رکھیں، مسلسل محسوس دیں۔

متحیہ کے بعد شقیذہ میں مفید یہ ہے کہ کپٹھی کے عضلات کو اس حد تک رگڑیں کہ سرخ ہو جائیں۔ اس کے بعد انہیں باندھ دیں اور برودت ہو تو فریون کی قیر و طی اور حرارت ہو تو الفون کے ذریعہ طلاء کریں۔

شرکت سے پیدا ہونے والا درد سر :

متعلقہ مقصود کی اصلاح پر توجہ دیں۔ بیماری مزمن ہو جائے تو دونوں کپٹیوں کی شریانوں کو

جو درد نبض کے مشابہ تڑپ کے ساتھ ہو اس طرح کا درد، شقیتہ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ تو اس میں سدا ب اور پودینہ کو ردنی اور روغن گل میں ملا کر منہا دہ کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس سے تسکین نہ ہو تو سر موخہ کر طلاء استعما کریں۔ اور زیرہ گدی (نقرہ) پر پچھنا لگائیں۔ ہاتھ پیروں کو باندھ کر دبائیں۔ اور کپٹیوں پر جو تک لگائیں۔ درد کبھی کبھی نزلہ اور زکام سے ہوتا ہے۔ اس کے لئے نزلہ کا علاج کریں۔ سکون ہو گا۔ (مؤلف)

درد سر پیدا کرنے والی چیزیں حسب ذیل ہیں۔

توتہ، قاتل ایہ (قطلب) حب العر، حب صوبہ، شہد اند، جہر، حباب، زحفان، مسن، مر، کر فس، کراٹ، پیار، شراب، ریحانی، انگور، جوسوں کے پیچھٹ میں رکھا گیا ہو۔ شقیتہ میں سر کے اندر زیادہ بڑھی ہوئی حرارت نہ ہو تو گرم ادویہ سے علاج کریں۔ مریضوں کے لئے ۸۰ گرم روغن نیم گرم میں ۲۰ گرم فیون ڈاں کر مریض کے کان میں پکائیں۔ (اربابیوس)

جوانم الاعضاء آلہ کے چوتھے مقدمہ کے آخر میں وارد ہے کہ ضعف سر سے درد سر بھی تبھی دائمی ہوتا ہے۔ کثرت حس سے بھی ایسا ہوتا ہے۔ کوئی مریض درد سر علاج سے رفع نہ ہوتا نہ ہی اس کے ساتھ ظاہری علامات موجود ہوں تو یقین کر لیں کہ مذکورہ بالا دونوں قسموں میں سے کوئی قسم ضرور ہے۔ اس وقت دونوں کے درمیان فرق کریں۔ ذکادت حس کے باعث جو درد سر ہو گا اس میں حواس صاف ستھرے اور تالیاں صاف اور خشک ہوں گی لہذا علاج مقویات اور مخدرات سے کریں۔ (مؤلف)

شقیتہ میں مادیات کی جانب سے روغن باہام تلخ، حربی عرق مرزنجوش میں شامل ہے۔ غوطہ کریں، اس صمد کی مالش اور صمد کریں۔ عمدہ علاج ہے۔ (ابو بکر) امراض حادہ کے بعد باقی رہ جانے والے درد سر کا علاج یہ ہے کہ صبح و شام ہاتھ اور سر پر کثرت سے گرم پانی اندھا جائے۔ اس کے بعد ہفتہ سے مالش کی جائے۔ غذا میں سرد لطیف اشیاء دی جائیں۔ (جور جس)

صداع اور شقیتہ کے مریضوں کو الفون سے مٹائی ہوئی نکلیا استعمال کرائی جائیں۔ اگر دیکھیں کہ بیماری حرارت کی وجہ سے ہے تو استفراغ کے بعد غذا خواہ کم ہی کیوں نہ دینا پڑے، مگر دیں۔ بیماری برودت کی وجہ سے ہو تو استفراغ اور سر کی کٹھن کے بعد غذا دینا ضروری ہے۔ یہ بے حد خواب آور ہے۔ مریض صحت یاب ہو جائے گا۔ (جائینوس)

جو درہا سر مادہ کے ساتھ ہو اس کی تمام قسموں میں طائفہ یہ ہے کہ مایوں و مشروب ترک کر دیا جائے سوء مزاج اور معدی صفراء سے پیدا ہونے والے درد منشی ہیں۔ (مؤلف)
صداع و موی ہو اور مزمن ہو جائے تو قصد کھولیں۔ گدی اور گردن کی دوڑوں پوشیدہ رگوں (اضدین) پر شکاف لگا کر پچھنا لگانا ممنوع نہیں ہے۔ خاص کر جبکہ سر کی رگوں میں امتداد کی کیفیت ہو۔ (ابن ماسویہ)

شقیقہ کے لئے طاقتور عجیب الاثر نکلیاں۔

افسوساً ایک حصہ، سر نصف حصہ، جاذبہ چوتھائی حصہ، فریو چوتھائی حصہ، نظردوں پانچواں حصہ حقیقت پانچواں حصہ، قفس چھٹا حصہ، سنج چھٹا حصہ نکلیاں بنالیں اور بوقت ضرورت سر کے میں گھس کر حلا کریں اور چھٹے چھوڑ دیں، نہایت عجیب الاثر ہے۔ (بولس)
فخاع اور جو کی شہاب درد سر پیدا کرتی ہیں۔ محر ادویہ کی طرح شقیقہ اور پرانے درد سر کا علاج ان چیزوں سے بھی کیا جاتا ہے۔

عصارہ ککاء الحمار ہم او شیر سحوط کرنے سے پرانا درد سر جو بیضہ کے نام سے معروف ہے، جاتا رہتا ہے۔

حناء سر کے اندر پیس کر پیشانی پر لٹخ کرنے سے درد سر میں سکون ہو جاتا ہے۔ حناء کو سر کے اور روغن میں ملا کر کپٹی اور پیشانی پر لٹخ کرنے سے درد کا ازار ہو جاتا ہے۔ (جائینوس)
سہر کو سر کے اور روغن گل میں شامل کر کے کپٹی اور پیشانی پر لٹخ کرنے سے درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ (مؤلف)

شیزرہ کی جانب بخارات کو چڑھنے سے روکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ احتیاب معدہ سے پیدا ہونے والے درد سر کو رفع کرتی ہے۔ کراث درد سر پیدا کرتا ہے، جرجیر درد سر پیدا کرتی ہے، کھجور سے درد سر لاحق ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

بارد درد سر کا مرئیض تھوڑی رقیق کے ساتھ مومیائی کا سحوط ملے تو بے حد مفید ہے۔ (ماسر جوہ، خوز، ابن ماسویہ) تھوڑی رقیق کے ساتھ مومیائی کا سحوط بارد و صداع میں مفید ہے۔ (جور جس)

عصارہ ککاء الحمار کا سحوط پرانے درد سر میں جو بیضہ کے نام سے معروف ہے، بے حد مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

مزمن درد سر میں افیون پینا موت سے نجات کا باعث ہے۔ (جالینوس)

باری میں انحطاط آجائے تو سر پر موسم گرما میں روغن گل اور سرکہ سرد اور موسم سرما میں نیم گرم رکھیں خاص کر جبکہ بخار نہایت تیز ہو، کبھی کبھی اس میں خشکاش اور افیون بھی شامل کر دیتے ہیں۔ مگر جب حرارت نہ ہو، سدے اور خلقت موجود ہو تو روغن اور نمہ میں اسے پکائیں۔ درد تیز ہو تو حرارت کی موجودگی میں سر پر گل سرخ، جو کے ستو، عس الراعی، اسپول، آب کشیز، آب حلبہ کا مضاد کریں اور پیشانی اور چہرہ پر سرکہ اور نمک کا لٹوخ کریں۔ ریاح خلیطہ اور سدے ہوں تو مر، نمہ، اشق اور روغن زعفران کے تلچھٹ، اور مر کا مضاد کریں۔ جن دردوں میں نبض کے مشابہ تڑپ ہو ان میں سداب پودینہ، روئی اور روغن گل کے ساتھ مفید ہے۔ ان علاقوں سے سکون نہ ہو تو سر مونڈ کر نرم سرد اشیاء کا مضاد کریں، زیر گدی نقرہ پر پھینا لگائیں کپنیوں پر جو تک لگائیں اور ہاتھ پیروں کو باندھ کر پاؤں الیں۔ (بولس)

جس درد کے ساتھ سر کے اندر سخت الہاب ہو اس میں پیشاب سفید ہو جاتا ہے۔ کیونکہ سر کی جانب مرارہ زیادہ چڑھنے لگتا ہے۔ (انلو قن)
اس کا جائزہ لیں۔ (مؤلف)

ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں نہایت سرد پانی پینے سے درد سر لاحق ہو جاتا ہے کیونکہ ان کے معدہ کی طاقت بالکل گر جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے یہاں مرارہ کا انصباب ہونے لگتا ہے۔ علاج یہ ہے کہ شراب پلائی جائے (حنین)
شراب مصلح ہے۔ (مؤلف)

شراب نوشی سے پیدا شدہ درد سر کا علاج :

مریض پر لمبی نیند طاری کر دیں حتیٰ کہ شراب بھنم ہو جائے۔ اس کا اندازہ یوں ہو گا کہ پیشاب کا رنگ بدل جائے گا۔ اس کے بعد حمام میں داخل کریں۔ اور سر پر گرم پانی کثرت سے انڈھیں، پھر مرغ کے چوزے آب حصرم میں پکا کر دیں۔ یا موسم گرما میں عددی اور موسم سرما میں کرنی غذا میں دیں۔ نیند بھی لائیں۔ سیب اور بھی دانہ کھلائیں۔ سرد خوشبو میں سٹھائیں۔ درد میں سکون نہ ہو اور دوسرے دن بھی باقی رہے تو طبع بابونہ کا نطول کریں۔ اور دوبارہ حمام میں لے جائیں۔ مسخن و محلل روغنیات استعمال کریں۔ سر پر گرم پانی انڈھ لیں۔ (اہرن)

یہ مصلح ہے۔ (مؤلف)

سر پر سخت چوٹ آجائے تو فصد کھولیں، پھر حقوں کا مسلسل دیں۔ تیز بخار نہ ہو تو جو شانہ شخم حظل جیسی اشیاء کا مسلسل دیں۔ بخار ہو تو طین چیزیں دیں۔ بخار نہ ہو تو حسب فوقایہ پائیں۔ واضح رہے کہ اس بیماری کے اندر طاقتور اسل ضروری ہے۔

اس لئے حسب ذیل نسخہ کا حقہ دینا چاہئے:

شخم نسخہ حظل ۲ گرام، نمک ۳ گرام، بوریق ۳ گرام، ماء العسل ۲۰ گرام میں حل کر کے حقہ دیں۔ درم صاف اور بخار ہو تو نہ کورہ دوامیں روغن گل اور تھوڑا سرکہ شامل کریں۔ درم ۲ گرام روغن گل میں اسے توڑ کر عمدہ قابض بنالیں، اور سر پر نیم گرم رکھیں۔ درم ہونے لگے تو گل سرخ، کنارہ، مدس، آمہ، ہاق اور پوست انار کو جوش دے کر سرد ہونے کے بعد اس کا نطول کریں یا اس کے ثقل کا مناد کریں۔ آس، مر، کندر، طر فاء اور بھی دانہ ہمراہ سرکہ کا مناد بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

سر میں زخم کا مخصوص مرہم روغن گل اور پگھلائی ہوئی موم پر صبر، قاقیا، مر، دم الاخوینا سرکہ میں چس کر چھڑکیں۔ اور سب کو یکجا کر لیں، مفید ہے۔ (اہرن)

مزمن درد سر کا عجیب الاثر نفوخ:

عصارۃ الخمار، بخور مریم اور نظردن ناک میں پھونکیں۔ سونے گرام، عصارۃ الخمار ۲ گرام طبع اندرائی ۵، ۳ گرام، ہر اور روغن سون یا ایسے روغن کے ساتھ جس میں شخم حظل جوش دے یا گیا ہو ناک پر نفوخ کرنا، صداع مزمن اور صرع اور مزمن میں عجیب الاثر ہے۔

حقیقت میں چہ درم ہو تو پیشانی اور ناک کی رگ کی فصد کھول کر شراب اور روغن گل میں درم۔ ب مد تیج حقہ دیں۔ سر کی دھاس کریں، شخم حظل کندس، بخور مریم، حسب فوقایہ، فیدہ جیسے گرم عطوس اور مرہم استعمال کریں۔ مسلسل گرم غفرے کرائیں۔

حسب ذیل نسخہ کا مناد کریں:

حب انار، مقشر، برگ سداب ہم وزن، خردل نصف حصہ پانی میں چس کر نطول کریں اور حمام کے بعد مناد کریں، عجیب الاثر ہے۔ اگر چھالے پڑ جائیں اور چھالے گدی تک پہنچ جائیں تو مرہم سفیدہ سے علاج کریں، صحت ہوگی۔ اس سے بھی زیادہ موثر یہ ہے کہ

رتن سمیٹا، صبح اور رات میں قیر، ملی بن کر اتنا لگا کر میں کہ چھانے پڑ جائیں۔
 علامات کا تعلق سر کے اندر ان سے ہوتا ہے۔ کبھی کھوپڑی کے باہر سے بھی ہوتا
 ہے۔ تعلق کھوپڑی کے اندر دن سے ہو تو آنکھیں ابھر آئیں گی اور سرخ ہو جائیں گی۔ ان
 میں بیچن اور سخت درد ہوگا۔ آخر میں تشنج ہو جائے گا۔ علاج بولس کی کتاب سے معلوم کرو۔
 اور تعلق اگر خارج سے ہو تو علامات ظاہر اور کھلی ہوئی ہوں گی۔ (بولس)

درد سر حسب ذیل اسباب سے لاحق ہوتا ہے :

۱۔ دھوپ میں جہنا۔ ۲۔ بردت۔ ۳۔ سر کے اندر کثرت تجارت۔ ۴۔ ماکولات و
 مشروبات سے معدہ کا متاثر ہونا۔ ۵۔ مکدر، غلیظ، تجارتی اور جنوبی ہوا۔ ۶۔ شراب نوشی۔
 ۷۔ سخط۔ ۸۔ ذکات معدہ اور معدہ پر مرارہ کا نصاب۔ ۹۔ تھمہ

داخلی یا خارجی اسباب کی بنا پر سر میں بیشتر بخارات پیدا ہو جائیں تو اس کے اندر
 درد کے ساتھ شیانوں کی سخت تڑپ بھی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ سرد، آنکھوں کے اندر غیر
 مرنی محسوسات اور کانوں کے اندر سننا بہت ہوتی ہے۔ ایسے مریضوں کو مسلسل دیں۔ ٹھنڈے
 طیف شمالی مقامات پر بھی میں، اس سے نفع ہوگا۔ یہ ان کا سب سے بڑا علاج ہے۔ دن میں
 ۱۰ نے نہ دیں۔ خاص سر کھانے کے بعد، کثرت خورد و نوش سے پرہیز کریں۔ بخارات چڑھ
 رہے ہوں تو سر کے اور روغن گل کی مالش کریں۔ تھمہ کی وجہ سے ہونے والے درد میں گرم
 پانی نہ ماریے۔ تھمہ کریں اس کے بعد، برتک سونے کا اہتمام کریں سو کر اٹھنے کے بعد
 درد لاحق ہو تو فوراً کھاپی لینا چاہئے۔ سخت درد سے کبھی کبھی آواز بند ہو جاتی ہے۔ ایسی
 صورت اپناک پیش آجائے تو سر پر بیشتر گرم پانی کا نطو ل کریں۔ کان کے اندر پکا میں اور
 روئی سے بند کر دیں۔ (لیفلر یوس)

ایک بڑی کو سخت درد کے باعث یہ صورت حال اپناک پیش آگئی تھی مگر جوں ہی
 نطو لیا گیا وقت دیا۔ عارضہ یہ تھا کہ بوسا بالکل بند ہو چکا تھا۔ (موائف)
 میں رٹمن کی وجہ سے پیدا شدہ درد کا علاج یہ ہے کہ سر کو شراب سے دھوئیں
 پھر اس پر دم الاٹوین چھڑک کر باندھ دیں۔ عجیب اثر ہے۔ (لیفلر یوس)
 درد سر کے مریض کو سرد منڈ والین مناسب ہے۔ (جالیٹوس)

پیروں کی مالش سے سر کی گرانی کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ (کنڈی)
 ایک شخص کو درد سر کی شکایت تھی۔ دن رات اس کے پیروں کی مسلسل مالش کی گئی

چنانچہ صحت ہوگئی۔ سر سام، زکام اور صرع کا بھی یہی علاج ہے۔ (مؤلف)
 سر کی درازوں کے کھل جانے پر بچوں کو ہونے والے درد سر کا نسخہ :
 مردق صفر کو اچھی طرح کوٹ پیس کر روغن بادام تلخ میں گوندھ لیں۔ سر کو نمک
 سے پانی سے دھونے کے بعد طلاء کریں۔

پرانے درد سر کے لئے مفید نسخہ :

برگہ خوش پانی کے بغیر کوٹ کر نچوڑ لیں اور دونوں نعتوں کے اندر تین قطرے
 پکائیں۔ ایک گھنٹہ کے بعد خاص بنفشہ پکائیں، یہ عمل تہارث ہونا چاہئے۔ اس کے بعد ہلکی
 چٹائی والی شور پہ تھوٹ تھوٹ پائیں۔ سر میں ایسا ہی کریں کیونکہ اس طرح استعمال کرنا
 مریض کے لئے بہتر ہے۔ شقیقہ میں مفید یہ ہے کہ اگر ام سندروس کی دھونی دی جائے۔ سخت
 درد اور شقیقہ میں مفید یہ ہے کہ سر کہ میں راکھ ملا کر ضماد کیا جائے۔ عجیب الاثر اور عجیب
 ہے۔ نیز کہا ہے کوٹ پیس کر عرق گلاب میں گوندھیں اور سر پر رکھیں۔ (مؤلف)

کہا ہے کہ بارے میں یہ تحقیق ظنی ہے۔ (مؤلف)

شقیقہ میں مفید یہ ہے کہ چشندر کی جڑ کا چھکا، تار کر نچوڑ کر تین قطرہ کا سقوط کریں۔
 جس مریض کی آنکھ منع می ہوگئی ہو اور بھیل جانے اور لقوہ کی صورت اختیار کرنے
 کے قریب ہو تو اس کی ناک کے اندر حسب ذیل دوا پھونکیں۔

سنگین اور بوریق پیشاب میں گوندھ کر ایک ہشتری پر طلاء کریں اور خشک ہونے کے
 لئے دھوپ میں رکھ دیں۔ پھر اسے رگڑ کر اس پر چوتھائی حصہ کندس چھڑکیں اور پھونکیں۔
 بعد ازاں قدرے بنفشہ کا سقوط کریں۔ (مؤلف)

انیسوں کی بھپ ناک میں لینے سے درد سر میں سکون ہوتا ہے۔

لبہشت کا ضماد درد سر میں مفید ہے۔ خرف کا پانی روغن کل میں شامل کر کے چند بار
 رکھنا معمول ہے۔ (جالینوس)

برنجاسف کی حمیہ کی جائے تو سر کے بار و درد میں مفید ہونا اس کی خاصیت ہے۔
 جو شاندہ اور نجارات سے حمیہ کی جائے۔ اس کے بعد گرم ابالا ہوا برنجاسف بھی سر پر رکھا
 جائے یہ اور زیادہ موثر ہے۔ بنفشہ سوکھنے سے اس درد سر کا ازالہ ہو جاتا ہے جو حرارت اور تیز

خون سے لاحق ہوتا ہے۔ (بدینورس)

اس بات میں نیلو فرزیدہ قوی ہے۔ درد غن گل ابتدائے درد سر میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)
 بیضہ کے اندر بیٹ کبوتر صحرائی ہمراہ تخم رانی کا استعمال میرا معمول ہے۔ پیشانی پر حمام
 کے حمام سے درد میں سکون ہوتا ہے۔ سرکہ کے ساتھ برگ حناء کا پیشانی پر حمام کرنے سے درد
 ساکن ہو جاتا ہے۔ عصارہ می العالم روغن گل کے ساتھ سر پر طلاہ کرنا درد سر میں مفید ہے۔ گرم
 خون اور صفراء سے پیدا ہونے والے درد سر میں لغاح کا سوگھنا مفید ہے۔ (جالینوس)

بلغم لزج سے ہونے والے درد سر میں یاسمین کا سوگھنا مفید ہے۔ برگ انجور یا انجور
 کے ریٹوں کا حمام درد سر میں سکون پیدا کرتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

روغن بادام تلخ درد سر میں مفید ہے۔ (دیا ستوریدس)
 بیج بادام کو پکا کر اور اچھی طرح کوٹ کر اس میں سرکہ اور روغن گل شامل کریں اور
 پیشانی پر حمام کریں، درد سر میں مفید ہے۔ (جالینوس)

آب دریا کی بھاپ صداع میں مفید ہے۔ نیم گرم پانی بھی مفید ہے۔ (دیا ستوریدس)
 جو کے ستو کے ہمراہ پودینہ پیشانی پر رکھنے سے درد سر میں سکون ہو جاتا ہے۔ نم
 جنگلی کے پتوں کا کٹیش اور پیشانی پر حمام رکھنے سے درد سر کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ ایسا ہمراہ سرکہ
 درد غن گل کا حمام صداع مزمن میں مفید ہے۔ (روفس)

ایسا صداع مزمن میں شافی ہے۔ (دیا ستوریدس)
 میرے خیال میں محلہ محلہ زندہ سر پر رکھی جائے تو چونکہ محذر ہے اس لئے درد سر
 کو شفا ہوگی۔ مردہ حالت میں اس کا میں نے تجربہ کیا تو کچھ مفید ثابت نہیں ہوئی۔ مگر زندہ
 حالت میں اثر ہوتا ہے

مقویا سرکہ اور روغن گل میں شامل کر کے سر پر رکھنے سے درد سر مزمن کا ازالہ
 ہوتا ہے۔ (جالینوس)

سداب جنگلی کا سرکہ اور روغن گل کے ساتھ استعمال صداع میں مفید ہے۔ (بولس)
 عنب العلب اچھی طرح کوٹ کر حمام کیا جائے تو درد سر سے صحت ہو جاتی ہے۔
 ایسا سرکہ اور روغن گل میں صبر ملا کر پیشانی اور کٹیش پر طلاہ کرنے سے درد سر
 میں سکون ہوتا ہے۔

ایسا عصارہ قنارہ ہمراہ شیر کا سوطہ درد سر مزمن کو زائل کر دیتا ہے۔ عصارہ

کے۔ لیکن سر اور شہر حوط لڑنے سے پیڑزہ رنج ہو جاتا ہے۔ یہ درد پورے سر کو بالکل محیط
ہوتا ہے۔ یہ عکس اثر عصارہ سے کمزور ہے۔ پیشانی پر شو نیز کا شہاد درد سر کے
موافق ہے۔

ایسا درد غن غار درد سر میں مفید ہے۔ ایفون رد غن گل میں شامل کر کے سر پر رکھنا
درد سر کے لئے موزوں ہے۔ سر کہ رد غن گل میں اچھی طرح پھینٹ کر اس میں دھلا ہوا
اوپر تر کر کے رکھنا صداع حار میں مفید ہے۔ (دیا ستوریدوس)

صداع بارو میں مفید دوائیں :

مرزنجوش، نام، ناخوند، بخ سوسن آسانجونی، شبت جوش دے کر سر پر انڈیلیس،
جادشہ، صبر اور جند بید ستر کی نسوار لیں۔

صداع حار میں مفید دوائیں :

آب خرف، آب کدو معصور، آب عسلی الراعی، رد غن گل، سر کہ، آب لسان
الحمل، سر پر الگ الگ یا اکٹھا رکھنا نیز طحلب (کائی)، رد غن نیلوفر، رد غن بنفشہ، رد غن خلاف
اور رد غن طلح بھی مفید ہے۔

درد سر پیدا کرنے والی چیزیں کھجور، دودھ، شہدانہ، پرانی زرد حوضی شراب (ابن ماسویہ)
جلن سے پیدا شدہ صداع کا علاج سرد دروغنیات اور بارو صداع کا علاج گرم
دروغنیات مثلاً رد غن نار دین وغیرہ سے کیا جاتا ہے۔ جس درد کا سبب فم معدہ کی گرم خلط ہو
اور کوئی دشواری نہ ہو تو علاج تے کے ذریعہ اور دشواری ہو تو اب مسهل دے کر کریں جس
میں اسستین بھگو دی گئی ہو۔ خلط حار اگر معدہ کے طبقات میں سرایت کر چکی ہو تو علاج ایارنج
کے ذریعہ کریں۔

درد سر الر بخار کے ساتھ ہو تو حتی الامکان سر کو ٹھنڈا کریں۔ الا یہ کہ بحر ان موجود
ہو۔ بخار سے پیدا ہونے والے درد سر کا علاج ہم نے باب بخار میں لکھا ہے۔ ضرر پہ سے درد
سر ماحق ہو تو فصد کریں۔ بعد ازاں نرم حقے دیں۔ ردی کے ایک ٹکڑے میں رد غن گل نیم
گرم ڈلو کر سر کی محمد کریں۔ بخوب کو درد سر ہو تو اس کا علاج باب السہ سام میں دیکھیں،

جس اہم نے اس کا تذکرہ کر دیا ہے۔ (اسحاق)

صداع کے ساتھ نزلہ ہو تو روغنیات سے سر کو نہ تری پہنچائیں نہ ٹھنڈا کریں، بلکہ ہاتھ پیروں کو باندھ کر اور ان کی مالش کر کے علاج کریں۔ ہاتھ پیروں کو گرم پانی میں رکھ کر مالش کریں اور مسلسل کریں اور کھانسی زکام نہ ہو تو سر کو تری پہنچائیں اور ٹھنڈا کریں۔ ساتھ میں بے خوابی ہو تو چند رات سے مدد لیں۔ روغن کدو، کافور اور نیلو فر اور شیر زباں کا سعوٹ لیں، معدہ کے سب درد ہو تو قے کرائیں، بردت کی وجہ سے ہو تو سر کو حسب انوار، مرزنجوش، نمام، شیخ، قھیوم، وغیرہ جوش دہہ کر سر پر اٹھیلیں۔ اور ان کا تیل رکھیں۔ سر میں ترانی ہو تو ملطف روغنیات کا سعوٹ کریں۔ غذا کے اندر گرم مصالحے جات ڈالیں اور ہاتھ پیروں کو گرم لطیف اشیاء کے جو شانہ میں رکھیں۔

صداع بارد کے لئے عمدہ روغن کافور۔

شبث، بابونہ دس گنے پانی کے اندر اٹا ابالیں کہ ایک ترائی پانی رہ جائے، اسے صاف کر کے اس میں روغن خیری زرد پانی کا دسواں حصہ ڈال کر نرم آنچ پر پکاؤ۔ حتیٰ کہ صرف روغن رہ جائے، اس روغن کو سر پر رکھیں۔ اسی طرح یہ علاج بھی ہے کہ سر کو روغن سوسن میں فرق کر دیں اور گرم سعوٹ استعمال کریں۔

صداع حار کی دوائیں :

حق العام، شل (منہ جمل بندی) عصارۃ عصی الراعی، لسان الحمل، سرکہ شراب، روغن کل، آب خشخاش، برگ خلف، عرق کباب، آب خرق، آب پوست کدو، آب انخل کدو، آب حماض اترج، آب نیلو فر، خس، کافور، ااقیا، الفون، زکس، تخم بھنگ۔

گرم دوائیں :

شبث، نمام، مرزنجوش، غار، شیخ، باخونہ، برگ نسرين، ترمس، کندس، رانچ، سنگھ، جاد شیر، حلیت، چند بیدستر، مدس، مر، تخم حما، کاذی، صتر اور کر سن۔
سعوٹ کے لئے سرد روغنیات۔ روغن کدو، روغن بنفشہ، روغن حناء، روغن خلف،

ردغن گل، ردغن نیلو فر۔

گرم روغتیاات :

ردغن خیرمی زرد، ردغن سوسن، ردغن بابونہ، ردغن نار دین، ردغن غار، ردغن
سداب، ردغن مرزنجوش، ردغن جندبیدستر۔

سر کے پرانے سخت درد میں سحوط کا مفید نسخہ :

مرارہ شور سرخ، اگر ام، سوسپائی ۷ گرام، مشک ۳، اگر ام، کافور ۲ گرام، سحوط کریں۔

طاقتور گرم صداع کے لئے افیون بہراہ آب عنب المقلب سحوط کریں۔ (مجمول)

مرزنجوش، نعام، ناخونہ، صبر، مر، گل بابونہ، قسط، حماما، زعفران، ساذج، اشتہ، بخ

سوسن، حب الغار، کنشیوں پر طلاء کریں۔ بلغمی اور سوداوی درد سر کے لئے مفید ہے۔

صداع حار کے لئے طلاء :

مندلین، گل سرخ، زعفران، شیاف مامیا، افیون، تخم خس، بخ لہج، برگ

نیلو فر، عرق، گلاب، عرق خفاف، طلاء کریں۔

صداع بلغمی کے لئے :

مر، صبر، فریون، صمغ عربی، زعفران، جندبیدستر، افیون، قسط، کندر، انزروت،

عرق سداب میں گوندھ کر طلاء کریں۔ (عبدوس)

شدید مزمن صداع اور سرد کے لئے :

فصد اور اسال سے بعد کندھے پر پچھنے اٹا میں اور آست سے خون کا اخراج کریں۔ پھر پچھنے

کی جہموں پر پیسے ہوئے تمک سے مالش کریں۔ بعد ازاں یہاں ردغن میں ڈبو کر اون رکھیں۔

دوسرے دن گرم جاذب دوا رکھیں، حمام مسلسل نہ کرائیں۔ اس سے سر کے اعصاب کمزور ہو جائیں

گے۔ جماع کرنا اور باققی کا استعمال ایسے مریضوں کے لئے مضر ہے۔ (ارکانہ نیس)

حد سے زیادہ گرم صداع کے لئے۔ کنشی سے کنشی تک سر کے شراب میں افیون حل

کر کے طلاء کریں، فوری سون ہوگا۔ (مجمول)

صداع کے ساتھ کرب اور التاب ہو تو مرینس کو تے کر انیں۔ تے کے اندر بٹخم
 صفراء، دھوب کی چیزیں خاریت ہوں گی۔ تیز حقوں کے ذریعہ بیز نچلے اعضاء کی، لش کرے
 سر کا درد جذب کریں۔ نچلے اعضاء کی ترخ بھی کریں۔ اور ان کی فصد بھی کھولیں، اس کے
 بعد چھینک لانے والی دوائیں و حمام کریں اور سر کو رومال سے رگزیں۔ (ابن النجان)
 میرا ایک مشاہدہ ہے۔ ایک شخص کو سر میں مسلسل درد تھا۔ صبح کو کھانا شروع کرتا تو
 یہ درد نہیں اٹھتا تھا۔ بعض اطباء نے اسے نمار منہ ہی دانہ وغیرہ مقوی معدہ اشیاء کھانے کا
 حکم دیا۔ چنانچہ درد میں سکون ہو گیا۔ اطباء کے مطابق مرینس کے فم معدہ کے اندر ایک
 موذی خط موجود تھی۔ اس کی مشرکت سے سر میں تکلیف تھی۔ چنانچہ جب قوت آگئی تو
 تکلیف جاتی رہی۔ (مؤلف)

صداع حار میں فصد کرنا اور پنڈلی پر بچھنا گانا بشرطیکہ کوئی مانع موجود نہ ہو اور
 جوش ندہ کے ذریعہ اس سال لانا مفید ہے۔ صداع مسلسل اور پرانا ہو تو زیر گدی (نقرہ) بچھنا
 لگائیں۔ چند دن خیساندہ ایارج پلائیں۔ مسوط دیں، ضمیمہ استعمال کریں۔ مبردات کا نفع
 کریں، صداع بار دکی بخلاف تداویہ اختیار کریں۔ خیساندہ ایارج ہر اور دغن ارغہ مفید ہے۔
 صداع مزمن ہو تو کپٹیوں تک جائے والی دونوں تڑپتی ہوئی رگوں کو کاٹ دینا اور داغ دینا
 مفید ہے۔ قطع و برید کے بعد سکون نہ ہو تو گردن کو بھی، دونوں جانب اور وسط میں داغیں
 نیز ام الراس کو بھی۔ ہر قسم کی شراب سے پرہیز لازم ہے۔ سر کے درم سے جو صداع لاحق
 ہو اور حرارت اور برودت کے ہمراہ ہو تو مذکور بالا ہدایت کے مطابق عمل کریں۔

صداع حار کے لئے طلاء :

منہ لین ۳ حصہ، گل سرخ ۳ حصہ، زعفران ۷ گرام، شیاف، سیاہ گرام، حجم خس
 ۵ گرام، بنج فاج ۷ گرام، گل نیلوفر ۱۰ گرام، افیون ۸ گرام، عرق خذف وغیرہ میں گوندھ
 کر پیشانی اور کپٹیوں پر ضار کریں۔

خیساندہ ایارج کا نسخہ صداع میں مفید ہے۔

بلیدہ زرد منقی ۷ گرام، بلیدہ کابی ۷ گرام، بلیدہ سیاہ ۷ گرام، بلیدہ ۷ گرام،
 آملہ ۷ گرام، مصقلی ۱۰ گرام، حجم کٹوٹ ۷ گرام، شہرہ ۳۵ گرام، افسحیں ۷ گرام، ایک
 ۸۳۰ ملی لیٹر پانی میں اس حد تک جوش دیں کہ پانی ۴۸۰ ملی لیٹر رہ جائے۔ اس میں ایارج

لیتے۔ ۱۰ اُرام بھگودیں۔ روزانہ ۲۰ ملی ۶۰ ملی نیز مسلسل ایک ہفتہ یا پانچ دن استعمال کریں۔

حب صبر کا نسخہ جو سر اور معدہ کے لئے مفید ہے :

صبر ۶ حصہ، معطلی ۴ حصہ، تربد ۳ حصہ، گل سرخ ۳ عدد۔ عرق کاسنی میں پنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ مقدار خوراک ۴ گولیاں بوقت خواب۔

سر اور معدہ کے متعلقہ کے لئے حب امارج کا نسخہ :

ایرج فیرا ۲ گرام، ہلیہ زرد ۵ گرام، تربد ۱۰ گرام، بخ (نمک) ۱۲ گرام بڑی گولی بنائیں۔ یہ ایک خوراک ہے۔ (ابن ماسویہ)

سر کے اندر بیماری کسی فضلہ کے باعث ہو تو اس سال سے بے حد نفع ہوتا ہے۔ نیز فضلہ قیال کی جائے۔ سر کے اگلے حصہ میں بیماری ہو تو زیر گدی (نقرہ) اور پچھلے حصہ میں ہو تو پیشانی کی رگوں پر پچھنا لگائیں۔

سر کے اندر مسلسل درد اس عصب کی حرارت جس سے ہو جو سر سے نکل کر معدہ تک جاتا ہے تو یہ معدی قسم کا درد سر ہوگا۔ کیونکہ معدی کی جانب مواد آرہے ہوں گے۔ معدہ کے اندر نہایت کثیر احمس عصب موجود ہوتا ہے۔ لہذا اس عصب کے متاثر ہونے سے سر میں درد پیدا ہوگا۔

اس نوعیت کے درد کو روکنے کے لئے مناسب یہ ہے کہ معدہ کی جانب مراری خلط کے انصباب کو روکا جائے۔ یا بوقت انصباب اس خلط کا استفراغ جلد سے جلد کیا جائے۔ تاکہ اذیت نہ ہو سکے۔ نیز اس بات کا اہتمام کیا جائے کہ معدہ کی جانب اصلاً اس کا انصباب نہ ہو سکے۔ کھانا تھوڑا کھایا جائے جو معدہ کے موافق ہو۔ کیونکہ ایسا نہ کیا گیا تو مرارہ کی تولید کرنے والے اجسام کے اندر معدہ کی جانب مرارہ کا انصباب ہو کر رہے گا۔ اس سے گرم اغرات انھیں گے اور سر کے اندر درد لاحق ہوگا۔ بعض لوگوں میں اس انصباب کی کیفیت وہی ہوتی ہے جو نزول الہء کی ہوتی ہے۔ بعض حضرات کو عرضی تشنج لاحق ہو جاتا ہے۔ تدبیر یہ ہے کہ ایسی برودت پیدا کی جائے جس میں بہ کثرت رطوبت ہو۔ قے اور اسہال کے ذریعہ معدہ کے اندر انصباب شدہ چیزوں کا استفراغ کیا جائے۔ معدہ کی جانب انصباب ہونے سے بیشتر بہ غلبت کھلی کر معدہ کو تغیریت پہنچی جائے۔ گا ہے گا ہے ایرج فیرا کے ذریعہ

معدہ کا جتھے کر دیا جائے تاکہ طبقات معدہ کے اندر مذکورہ خلط موجود ہو تو زائل ہو جائے۔
خارج سے روغن ہی، روغن مصطفیٰ اور سردیوں میں روغن نار دین کے ذریعہ معدہ کو تقویت
یہو نچائی جائے۔ (جالینوس)

پیشانی کی رگ کی فصد کرنا، سر پر پچھنے لگانا، ہاتھ پیروں کی مالش اور انہیں گرم پانی
کے اندر رکھنا، تھوڑی چمقل قدمی، اور نفخ پیدا کرنے والی بطنی الہنم غذاؤں کو ترک کر دینا درد
سر کے لئے بیحد مفید ہے۔ (فلانریوس)

صداع کی ایک قسم وہ ہے جو مستقل اور مسلسل ہوتی ہے۔ اسے بیضہ کہتے ہیں۔ سبب یہ
تو سر کی کمزوری ہوتی ہے یا کثرت ریاہ۔ یہ دونوں اسباب کسی ردی خلط سے یا کثرت ریاہ
سے پیدا ہوتے ہیں صداع کی ایک قسم وہ ہے جو مسلسل نہیں ہوتی۔ یہ بھی کسی ردی خلط سے یا
ریاہ سے پیدا ہوتی ہے۔ خلط گرم اور سرد دونوں قسم کی ہوتی ہے۔ صداع پورے سر میں اور
مستقل ہو تو اسے بیضہ کہیں گے۔ غیر مستقل ہو خواہ پورے سر میں ہو تو اسے صداع کہیں
گے۔ سر کے بعض حصہ میں ہو تو شقیقہ کہلائے گا۔ صداع کی تمام قسمیں دماغ کی جھلی میں پیدا
شدہ خلط کی وجہ سے یا اس خلط کے سبب واقع ہوتی ہیں۔ جو سر کی کھال کے نیچے موجود جھلی کے
اندر پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ جھلی کھوپڑی کو اوپر سے استر کرتی ہے۔ بیماری ردی خلط یا ریاہ کی وجہ
سے لاحق ہوتی ہے۔ یہ خلط بھی گرم یا سرد ہوتی ہے۔ (جالینوس)

اسراض حادہ میں عارض ہونے والے صداع کا علاج۔ سر پر طبع جو، بنفشہ اور خشکی ش
کا نطول کریں۔ سکون نہ ہو تو سر پر دودھ کی دھار ماریں۔ روغن کدو، روغن بنفشہ، اور روغن
نیلو فر کا سحوط کریں۔ یہ تدبیر اس وقت کریں جب بیماری تیز بخارات کی بدولت ہو۔ لیکن اگر
سر کے اندر پتلے مرطوب بخارات بکثرت موجود ہوں تو یہ علاج نہ کریں کیونکہ اس سے درد
میں اضافہ ہوگا۔ اس نوع کے مرض کا اندازہ یوں ہوگا کہ درد سے گرانی محسوس ہوگی۔ پہلے
قسم کے درد میں ہلکا پن اور سر میں اڑنے کی کیفیت سی محسوس ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں
سحوط اور ضوضاء کی جو تدبیر بتائی گئی ہے اسے اختیار کریں اور طبعی، بنفشہ اور آرد جو کے طبع کا
نطول کریں۔ درد سر کے ساتھ بکثرت غلیظ بخارات موجود ہوں جس کا پتہ گرانی اور تھوڑے
ہوگا تو خوشبودس کے بخارات کا بھپارہ دیں۔ روغن سے پرہیز کرائیں۔ ہاتھوں اور پیروں کو
بار بار گرم پانی کے اندر رکھیں۔ ہاتھ پیروں پر گرم پانی اٹھانے سے مر یعنی کو محسوس ہوگا کہ
درد پشت کے سروں پر اتر رہا ہے۔ چہرے کا رنگ پسے سرخ ہوگا۔ مگر اب مر یعنی پر سکون

طاری ہوگا۔ وہ راحت اور ہلکا پن محسوس کرے گا۔ سکون نہ ہو تو اطراف کو دردناک حد تک باندھ دیں۔ سخت درد میں ضرورت ہو تو خسیوں کو بھی باندھ دیں۔ واضح رہے کہ آب حصرم، سرکہ، شراب اور روغن گل، یہ سب (اگر درد صرف بخار کی وجہ سے ہو تو) سر سے بخارات کو دفع کر دیتے ہیں۔ (ابن ہسویہ)

پیشانی کی رگ کھول دینا گرانی سر میں مفید ہے۔ نیز ان دردوں میں بھی مفید ہے جو اترنے والے مادوں کے باعث نہ ہوں۔ (جالینوس)

بعد میں مادہ کا انصراب ہونے لگے تو گدی پر بچھتا لگائیں بشرطیکہ درد سر میں اگلے حصہ میں واقع ہو۔ زیادہ تر اس نوع کی بیماری میں پچھنے بلا شکاف کافی ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی شکاف کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ پچھنے پورے جسم کے استفراغ کے بعد لگائے جائیں۔ اسی طرح پیشانی کی رگوں کی فصد کھولنا سر کے پچھلے حصہ کی گرانی میں مفید ہے۔ فصد بیماری کے شروع اور آخر میں کھول جائے۔ یہ بھی پورے جسم کے استفراغ کے بعد عمل میں لائی جائے۔ تاکہ سر کے اندر کوئی اور بات پیدا نہ ہو سکے۔ (جالینوس)

درد سر ہلکا ہوتا ہو، ابھرتا ہو اور تھمے اور شراب نوشی کے بعد زیادہ بڑھ جاتا ہو۔ نیز صبح کو اور سرد دنوں میں زیادہ سخت ہو جاتا ہو۔ ڈکاریں خراب اور قے بلغمی اور سراری ہو تو یہ سمجھیں کہ بیماری معدہ کے اندر ہے۔ درد سر اگر مسلسل ہو، دماغ کی نالیوں سے بہ کثرت سیلان رطوبت ہو، آنکھوں میں غلظت یا ان سے اشک ریزی ہو، نیند بکثرت آرہی ہو، اور کسبندی ہو تو سمجھیں کہ درد کا تعلق خاص دماغ سے ہے۔ دونوں کا علاج یہ ہے کہ لطافت پیدا کی جائے، حب صبر کا مسلسل دیا جائے۔ مرارہ کرکی، غلظت، اور مومیا کی کا سقوط کیا جائے۔ کنیشیوں پر مرزنجوش، برگ غار، اور شبت وغیرہ کا مناد رکھا جائے۔ یہ علاج تین دن تک جاری رہے۔ گرانی اور بردت کی موجودگی میں درد سر کا یہ علاج ہے۔

منسناہٹ اور سر میں گرانی کے ساتھ جو درد سر واقع ہو، اگر جلن اور حرارت بھی ہو بلیلہ اور قنونیہ کا مسلسل دیں، بارود قابض اشیاء کا مناد رکھیں۔ سرد روغنیات استعمال کریں۔

تیز اور مزمن بخاروں کے بعد بھی درد سر ہو جاتا ہے۔ یہ بے سست دماغ کی شدت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اس کا علاج وہی ہے جو بے خوابی کا ہے۔ کیونکہ ایسے درد کے ساتھ بے خوابی ہوتی ہے۔ بیضہ کا مرلیض نرم خسیوں اور مومیا کی اور بنفشہ کے سقوط سے آرام پاتا ہے۔ دواء المسک، غلظت، قنونیہ اور قرص مسکی بہ کوکب کے مسلسل استعمال اور کنیشیوں پر اس کا

طا کرنے سے بے حد فائدہ ہوتا ہے۔ مریض گرم اور نمکین غذاؤں سے پرہیز کرے۔ صرف اٹیف اور مربع البهم غذاؤں پر اکتفا کرے۔ اگر کامیابی نہ ہو تو کی کریں۔ پیڑ کا مریض روشنی پسند نہیں کرے گا۔ تنہائی پسند ہو گا۔ اسے ایسا معلوم ہو گا۔ جیسے شور و غل کی آوازیں سن رہا ہو، اور اس کے سر پر ہتھوڑے برس رہے ہوں۔ خیار شمر اور روغن بادام سے زیادہ ترقا فائدہ ہوتا ہے۔ سر کو خبیصہ سے لت پت کر دیا جائے۔ (جور جس)

تمام حالات میں تندرست ہو پھر بھی درد سر لاحق ہو تو مریض کو چاہئے کہ شراب خالص میں ردنی بھگو کر کھائے کیونکہ اس طرح کا درد سر اکثر حالات میں ان گرم فضلات کی وجہ سے ہوتا ہے جو معدہ کے اندر اکٹھا ہو جاتے ہیں، معدہ کے اندر جب عمدہ قسم کی مسخن غذا داخل ہوگی تو ان فضلات کے اندر تبدیل پیدا کر دے گی۔ اور ہضم اور فضلات دفع کرنے میں معاون ہوگی۔

شراب کو خالص نہ ہونا چاہئے کیونکہ مزاج شراب ضرورت کی حد تک معتدل ہوتی ہے درد سر جو رتم کی شرکت سے ہوتا ہے وہ چند یا پر محسوس ہوتا ہے۔ زیادہ تر یہ ولادت، استقط اور دم نفاس سے عدم صفائی کے باعث پیدا ہونے والے دم حرر حم کا نتیجہ ہوتا ہے۔ ہیٹ کو تر صحرائی ہمراہ حجم رائی درد شقیقہ مزمن میں استعمال کریں۔ اس کا استعمال شقیقہ میں ہوتا ہے۔ تاکہ اس کے ذریعہ عضو کا مزاج تبدیل ہو۔ روغن غصلی کشش گرم خشک شقیقہ میں مفید ہے۔ (جالینوس)

شقیقہ کے لئے نسخہ :

دودھ حرے پودوں کا دودھ تندرست حصہ پر طلاء کیا جائے۔ ماذف حصہ پر نہیں۔

او جاع مزمنہ اور شقیقہ کے لئے سقوط :

جند بیدست، جاؤ شیر، زعفران، مرارہ دب (ریچھ) ہم وزن مسو۔ کے برابر گولیاں بنالیں، دودھ یا روغن بنفشہ کے ہمراہ ایک گولی کا سقوط کریں۔

شدید پریشان کن گرم ضربان (۱) کے لئے مفید نسخہ :

شکر طبرزد، زعفران بہت کم مقدار میں کافی سب کو اچھی طرح کوٹ چیں کر ہمراہ

دق ہٹا، یا عرق خیار، یا عرق عنب، محلب، معوط کریں، یا افیون اور سدر طبر زرد عرق کاسنی اور اندے کی سفیدی میں گوندھ کر معوط کریں۔

شقیقہ کے لئے معوط کا نسخہ :

فریون کو ردغن نار دین میں پکھلا لیں۔ درد کی ابتدا ہو تو تندرست جانب اور مزمن بہ تو بیمار جانب والے کان میں پکھلائیں۔

صداع حار کا ایک اور نسخہ :

دافور عرق ہٹا، عرق خیار یا عرق عنب محلب میں پکھلا لی جائے یا افیون اور سدر طبر زرد عرق کاسنی میں گوندھ لی جائے۔ معوط کریں۔ (ابن سہویہ)

شقیقہ کے لئے مریش کرم پانی کے تمام میں داخل ہو، اور حمام ہی میں گرم پانی کا بھپوہ لے، اس کے بعد ردغن فستق کا معوط کرے۔ تمام درد گردن کی جانب اتر آئے گا۔ بعد ازاں خشکی محسوس ہو تو ردغن کدو کا معوط لے۔

کبھی درد سر سے تقوہ عارض ہو جاتا ہے۔ یہ کیفیت کنٹیوں کے امتلاء کے ساتھ ہو تو فصد کھوس دینا ہیجند مفید ہو گا۔ (جوہر جس)

سر کے پچھلے حصہ میں درد ہو تو پیشانی میں آنے والی رگ کی فصد کھول دینا مفید ہے۔
خالص شراب کا پیتا سدوس سے اور برودت کی وجہ سے پیدا ہونے والے درد سر میں مفید ہے۔ کیونکہ اس سے معتدل نیند آتی ہے، اس کے بعد دہکا بالکھیزا ازالہ ہو جاتا ہے۔ شراب قبل از طعام نہیں بلکہ بعد از طعام چینی چاہئے۔ کیونکہ اس سے یکبارگی بلثرت بخارات اٹھتے ہیں، جس سے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ زیادہ بہتر یہ ہے کہ شراب میں روئی بھگو کر یا کھانے میں شراب ملا کر استعمال کی جائے۔ ان طرہ بخارات تھوڑے تھوڑے انھیں گے۔ درد میں سکون ہو گا۔ اور سبب کا ازالہ ہو گا۔ تنہا شراب پینے سے یکبارگی بلثرت بخارات انھیں گے جس سے سخت تہہ کی کیفیت پیدا ہوگی۔ اور رداٹھنے لگے گا۔ (بحوالہ ایچیمیا از بقراط)

نہ کور وبالائے حیر بھی سکون پیدا کر دے گی۔ (مولف)

اخلاط نیطہ سے پیدا شدہ درد سر، تہہ دور تشدد و سب عطاس سے بھی رفع ہو جاتے ہیں۔ (بقراط)

گرم درد سر میں سر پر برف سے ٹھنڈا کر کے سر درد غیبات رکھیں اور ٹھنڈے پانی کا نپول کریں غذا کی مقدار متوسط رہے کم نہ لیں۔ ایک دن کا وقفہ دیں۔ بعد ازاں سر پر بکثرت پانی انڈیلیں اور مراحچی طرح کوٹ میں کر سر کہ میں ملا کر دونوں کنٹیوں پر عباد کریں۔ بالخصوص اس وقت جبکہ درد انہی کنٹیوں کے اندر ہو۔ یہ مفید ہے۔ قلت غذا کا جہاں تک تعلق ہے یہ بھی مفید ہے مگر صداغ حار میں تکلیف بڑھاتی ہے۔ بارد صداغ کے اندر مر یض حمام کرے۔ اور ردغن غار، ردغن سوسن اور ردغن سداب اور ردغن پاؤنہ استعمال کرے۔ مگر کو مر زنجوش اور تمام سے پر رکھے۔ یہ مفید ہے۔ یا پھر نانٹوا یا شک سے کام لے بشرطیکہ مذکورہ بالا دونوں چیزیں موجود نہ ہوں۔ گمان یہ ہو کہ معدہ کے اندر بلغم ہے تو تے کرائیں۔ اس سے فوری سکون ہو جائے گا۔ بلغم کا پتہ یوں چلے گا کہ درد سر کے ساتھ اونگھنے کی کیفیت ہوگی صداغ کسی بھی نوعیت کا ہو اس میں شراب نوشی سے پرہیز لازم ہے۔ (ردفس) گدھوں کے پیشاب سے مشابہ پیشاب اس بات کا انباء دیتا ہے کہ درد سر ہو گیا ہے یا ہو جائے گا۔ کوئی ضروری نہیں کہ درد سر ہو تو پیشاب مذکورہ نوعیت کا ہو جائے۔ کیونکہ درد سر حسب ذیل اشیاء میں سے کسی شے کے ساتھ موجود ہوا کرتا ہے۔

۱۔ حد سے زیادہ حرارت۔ ۲۔ خاص کر سر کے اندر صفراء کی موجودگی۔ ۳۔ معدہ کے اندر صفراء کا وجود۔ ۴۔ سر کے اندر چمکی ہوئی بہ کثرت رطوبات۔ ۵۔ سر کے اندر سدوں کی موجودگی۔ ۶۔ سر کے اندر ریاح غلیظہ کی پیدائش۔
مذکورہ بالا اسباب میں سے کوئی ایک سبب بھی ایسا نہیں ہے جس کی وجہ سے پیشاب مذکورہ بالا نوعیت کا ہو جائے۔

مصلحہ جات تمام کے تمام درد سر لاحق کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ نہایت کثرت پیدا کرتے ہیں۔ اور ہر دو چیز جو زیادہ کثرت پیدا کرتی ہے، درد سر کا موجب ہوتی ہے۔ مصلحہ جات سب کے سب گرم ہوتے ہیں، بالخصوص سلتہ، قسط، دارچینی اور حمام۔

ایارج سے اجتناب کرنا مناسب ہے الایہ کہ بیماری کا باعث برودت ہو۔ (مؤلف)
سر کے پچھلے حصہ میں درد واقع ہو تو فصد کھول دینا مفید ہے۔ اسی طرح پیشانی میں درد ہو تو فصد کے ساتھ یہ اہتمام کریں کہ گدی کی جانب سے الجذاب ہو سکے۔ سر میں صداغ یا شدید درد ہو اور نٹھنوں یا کانوں سے پیپ یا پانی خارج ہو جائے تو سمجھیں کہ بیماری کا ازالہ ہو جائے گا۔

درد موی یا سر کے اندر مجتمع ناپختہ رطوبات کی کثرت سے درد ہو جائے اور اس حالت کے اندر درد سے پیپ خارج ہونے لگے تو درد میں سکون ہو جائے گا۔ ریاح غلیظ یا کثرت خون، یا سر کے اندر سوزش پیدا کرنے والے صفرا یا فی الجملہ ردی مزاج کے حامل صفراء کی وجہ سے درد ہو تو بیماری کے اسباب اور ہوں گے۔

درد سر حسب ذیل اسباب سے لاحق ہوتا ہے :

۱۔ سوء مزاج غیر مادی۔ ۲۔ غلط واحد۔ ۳۔ کثرت اخلاط۔ ۴۔ رطوبات اور بخارات کے راستوں میں سدہ پیدا ہو جانا۔

شدید درد سر حرارت اور برودت سے پیدا ہوتا ہے۔ جو سمت سے پیدا ہونے والا درد مکارہ ہوتا ہے۔ رطوبت سے درد لاحق نہیں ہوتا۔ درد سر کا سبب سر کے اندر کثرت اخلاط ہو تو تھمدی وجہ سے درد ہو گا۔ یہ اخلاط بارد ہوں گے یا حار جب بھی ہوں گے درد کے اندر شدت ہوگی صداع امتلاء اخلاط کے باعث ہو تو اس کے ساتھ سرانی ہوگی۔ صداع کی ایک اور قسم ہے اس کے اندر شدید ضعف طاری ہو جاتا ہے۔ یہی اس کی امتیازی علامت ہے۔ علاج کے لئے طاقتور ادویات کی ضرورت ہوتی ہے۔ درد سر خارجی سبب مثلاً خارجی حرارت اور خارجی برودت سے بھی لاحق ہو جاتا ہے۔ معتدل جب تک رہے گا سہل العلاج ہے۔ ابتدا میں نرمی سے مسسج دیں۔ پھر رطوبات استعمال کریں۔ غذا کم کر دیں۔ سکون اور نیند لازم کریں۔ شراب قطعی ترک کر دیں۔ مریض کو حرارت، حمام، چیچ پکار، فکر و تردد اور جماع سے اجتناب کرائیں اور اسے سرد ہوا میں رکھیں یہ صداع حار کی تدبیر ہے۔

بارد صداع میں سر پر نطول کریں۔ یا روغن موسن، روغن خار، روغن سداب یا روغن مرزنجوش میں نیم گرم اون تر کر کے رکھیں۔ مر عزی منہ اور خوشنوار روغن کے ذریعہ جکڑ کریں۔ اور کھل اوزحائیں۔ غذا روک دیں۔ مسسج دیں۔ نیند، خوشی اور مسرت کا استہسا کریں۔ چیچ پکار، فکر و تردد، شراب نوشی، جسم کو رونا، رینے اور سردی میں رہنے سے بچائیں۔

صداع حار تازہ ہو تو اس کے لئے عمدہ روغن گل سے بڑھ کر مفید اور کوئی چیز نہیں ہے۔ کیونکہ یہ کثرت سے برودت پیدا کرتا ہے۔ سر پر نجدہ دو پردائرو کی طرح پونٹوں تک ایک ادنی پٹا لپیٹ کر روغن سے تر کریں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سر کا پچھلا حصہ چیز سے جلن قبول کرتا ہے۔ اسی طرح مہد انتفاع ہونے کی وجہ سے وہ ٹھنڈی اشیاء کو بھی برداشت نہیں

کرتا۔

جہاں تک چند یا کا تعلق ہے چونکہ درزا کلیلی کے نرم ہونے کی جگہ ہے۔ نیز یہ بے حد نرم اور ڈھیلی بھی ہوتی ہے اس لئے حرارت اور برودت دونوں یہاں تیزی سے سرایت کر جاتی ہیں لہذا یہ جگہ ضرورت کے تحت گرم اور سرد دواؤں کے لئے سب سے زیادہ موزوں ہے۔ جلن اور حرارت سے پیدا شدہ درد سر کی سب سے عمدہ تدبیر یہ ہے کہ برف میں ٹھنڈا کر کے عمدہ تازہ روغن گل استعمال کیا جائے۔ جن جسموں میں شدت اور برودت کا اندیشہ ہو، مثلاً خواجہ سراؤں وغیرہ کے جسم تو ان کے لئے روغن بابونہ استعمال کریں۔ یہ تمام استعمال و تدبیر بیماری و ہیئت جسمانی کے مطابق ہونی چاہئے۔ واضح رہے کہ بخارات، سوء مزاج حار اور سر کی جانب چڑھنے والے بہ کثرت اخلاط کو استیصال کرنے کے لئے برف میں ٹھنڈا کیا ہو اور روغن گل استعمال کیا جائے تو رات بھر اسے ہوا کے اندر رکھ کر سرد کر دیں اور اس کے ساتھ عصارة الحلب یا عصارة السہول یا حصرم شامل کر لیں۔ عصارة ہر وجہ اور خشکی میں صرف بوقت ضرورت شامل کیا جاسکتا ہے اور وہ بھی تھوڑی مقدار میں۔ یہی معاملہ عصارة کدو وغیرہ کے ساتھ بھی ہوگا۔

جس طرح دھوپ کی تمازت سے جنا سل العلاج ہے۔ اسی طرح سر میں برودت پیونچ جائے اور مزمن نہ ہو تو یہ بھی سل العلاج ہے۔ بس سر پر روغن سداب مسخن انڈیل لینا کافی ہے۔ یہ عمل چند یا پر کیا جائے اس سے مکمل صحت ہو جائے گی۔ زیادہ طاقتور ہٹانا چاہیں تو اس کے اندر فریون، روغن سوسن، روغن الجوان اور روغن نار دین شامل کر لیں۔ روغن لہساں زیادہ مفید نہیں ہے۔ روغن مرزنجوش اور روغن غار میرے تجربہ میں مؤثر ثابت ہوئے ہیں۔ جو درد سر زیادہ مدت تک باقی رہے اس میں گرم ہو یا سرد سر کو موٹھ کر اس پر گرم ہونے کی صورت میں مذکورہ بالا مہر و مناد اور سرد ہونے کی صورت میں گرم قیر و طیوں کا مناد رکھیں۔ فریون کی قیر و طی کے اندر ۸۶ گرام قیر و طی میں ۴ گرام فریون شامل کر کے استعمال کریں۔

شراب نوشی سے پیدا شدہ درد سر میں جب میں نے دیکھا کہ جو شراب زیادہ گرم ہوتی ہے، اس سے درد سر زیادہ ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ یہ درد صرف اس لئے ہوتا ہے کہ سر کے اندر تیز بخارات یا تیز اخلاط بھر جاتے ہیں۔ اسی لئے اس میں حموی قصد کی ضرورت ہوتی

ہے۔ چونکہ ان بخارات اور اخلاط کے اندر حدت ہوتی ہے اس لئے ایسی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے جو تیرید پیدا کر سکیں۔ مثلاً روغن گل و فیرہ، بشرطیکہ انہیں زیادہ ٹھنڈا نہ کیا گیا ہو۔ اسی کے ساتھ دن بھر سکون سے رہنے اور نیند کی ضرورت ہوتی ہے۔ پورے دن نیند میں اور سکون کے ساتھ رکھنے کے بعد عشاء کے وقت مریض کو حمام میں داخل کریں۔ اور ایسی غذائیں دیں جو تخونت پیدا کئے بغیر عمدہ خون کی تولید کر سکیں۔ مثلاً ماء الشعیر، پانی میں بھگوئی ہوئی ردنی، بیضہ نیم برشت، خس، اور کرب، یہ اپنی خاصیت سے بخارات کو بجھا دیتی ہیں۔ نیز عرس (مسور) بھی۔ مریض صرف پانی پیئے۔ پانی سے معدہ کے اندر استرخاء پیدا ہو تو کھانے کے بعد اتار اور بھی دانہ پختہ استعمال کرے۔ مچھوروں سے پرہیز کرے، یہ درد سر پیدا کرتی ہیں۔ کھانے کے بعد عمدہ نیند آگئی ہو تو دوسرے دن صبح سویرے تیزی سے حمام کرے اور سر پر گرم پانی بار بار انڈیلے حمام کے بعد تھوڑی دیر سوئے اور آرام کرے۔ پھر دوبارہ حمام میں داخل ہو اور پچھلی غذا استعمال کرے درد سر میں سکون ہو جائے اور شراب کی ضرورت محسوس ہو تو رقیق پانی استعمال کرے۔ مریض کے لئے سب سے زیادہ موافق غذائیں مرغ کے خیسے، رضراضی مچھلیاں، مرغ اور مرغابی کے بازو ہیں۔ کبوتر کے بچے کھلائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ کھانے کے اندر بہ کثرت مصالحہ جات شامل نہ کریں۔ درد سر جب تک دور نہ ہو مریض کو حرکت کرنے نہ دیں۔ درد کم ہونے لگے تو ہواخوری کے لئے مریض کو حکم دیں۔ حرارت اور انتاب ہو تو سردورت معتدل ہوا میں چننا پھرنا مفید ہے۔ ہوا خوری قبل از طعام ہونی چاہئے۔ کھانا کم مقدار میں کھایا جائے۔ اس کے بعد تین گھنٹوں تک چننا پھرنا ممنوع ہے۔ بعد از اس نرمی کے ساتھ تھوڑا چننا پھرنا چاہئے۔ قبل از طعام ہواخوری کے مقابلہ میں یہ ہواخوری کم ہو۔ بیماری باقی رہ جائے تو اس میں روغن گل سے پرہیز کرائیں۔ اس کی جگہ روغن بابونہ نیم گرم اور روغن سوسن استعمال کریں۔ حمام میں سر پر گرم پانی انڈیلیں۔ تاکہ بقیہ بیماری تحلیل ہو اور نیند آسکے۔ مریض سر کہ لیتا چاہے تو بہت تیز نہ ہو۔ کیونکہ تیز سرکہ کے اندر لطافت اور شدت ہوتی ہے۔ سونے کے بعد ایسی اشیاء استعمال کرے جو زیادہ مسکن اور موافق ہوں، مثلاً روغن نار دین اور خوشوار ردغیات۔ (جالینوس)

ضررہ باسقطہ سے پیدا شدہ درد سر میں سر پر روغن گل دسر کہ نیم گرم رکھیں۔ یا برگ آس، مر اور سداب کے ہر اد کوٹ کر یا بھی دانہ کو شراب میں جوش دے کر مناد کریں۔ گرم پانی اور مرغزی نمہ کے ذریعہ مسلسل جمید کریں۔ جسم کو آرام پیدا نہ جائے۔ دھوپ، حمام، شراب،

چپ و پکار، لکڑ و تردد اور کھٹی، چر پر پی اور نمکین غذاؤں سے مریض کو دور رکھیں۔ (بولونیس)
 واضح رہے کہ اس درد سر کی حیثیت درم حار سے زیادہ نہیں ہے۔ ساتھ میں زخم بھی
 ہو تو ایک اور چیز کا اضافہ ہو جائے گا۔ ضربہ کا اثر دماغ کی تھلیوں تک پہنچ چکا ہو تو یہ
 خطرناک ہوتا ہے۔ علاج کے لئے سب سے زیادہ بہتر فصد ہے۔ ممکن نہ ہو تو حقنہ دیا جائے۔
 تاکہ اخلاط کا میان نیچے کی جانب ہو سکے۔

روغن گل کے ساتھ سرکہ کا استعمال اصل میں دماغ اور دماغی تھلیوں کے اورام میں
 کیا جاتا ہے۔ کیونکہ سرکہ ایسی صورت میں درم میں مفید ہوتا ہے۔ درم میں مفید ہونے سے
 زیادہ اس کا کام یہ ہے کہ وہ سب سے زیادہ تیزی سے نفوذ کرتا ہے۔ کیونکہ اس کے اندر نہ
 قوت مسئلہ ہوتی ہے نہ اسے فاء پیدا کرنے کی صلاحیت۔ بس روغن گل کو کھوپڑی کے نیچے
 پیونچا دیتا ہے۔ لہذا ضرورت ہوتی ہے کہ بد رتہ طیف ہو۔ بایں ہر ایک طرف دوسرے بھی
 ہے۔ مذا ایک جانب سرکہ اور دوسری جانب گرم چیز جیسے فریون شامل کر دیتے ہیں۔
 صداع اگر کھوپڑی کے باہر ہو تو سرکہ مستر ہے۔ یہ درد مختصر ہوتا ہے۔ کھوپڑی کے اندر ہو تو
 سرکہ مفید ہے۔ کیونکہ روغن گل سے بد رتہ کے طور پر کام کرتا ہے۔ نیز گذر گاہ کے اندر
 روغن کی تیزی کو کم بھی کر دیتا ہے۔ یہ شروع مرض میں موزوں ہے۔ انعطاط پر مسکن اور
 مرغی چیزیں موزوں ہوں گی۔

مرتندر ستوں کے اندر درد سر پیدا کر دیتی ہے چہ جائیکہ درد سر کے مریض۔

صداع بالجملة، غصص، طلاء اور نطول سے ساکن ہو جاتا ہے۔

کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے معدوں کے اندر گرم فضلات مجتمع ہو جائیں تو انہیں فوراً
 درد سر ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا کھانا مؤخر نہیں کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ مؤخر کیا جانا
 باعث درد ہے۔ کھانے سے رکنا تھا ایک سبب ایسا ہے جس سے درد سر میں اضافہ
 ہو جاتا ہے۔ ایسے مریضوں کا علاج سر کا نہیں اخلاط کا استفادہ کرتا ہے۔ لہذا جن لوگوں کے
 لئے تے آسان ہو انہیں گرم پانی کے ذریعہ تے کرائیں۔ جن لوگوں کے لئے تے مشکل ہو تو
 ان اخلاط کا استفادہ کرنا زیادہ دشا اور سخت ہو گا۔ جنہیں سخت درد سر ہوا نہیں ہے عجلت ایسا
 عمدہ کھانا دیں۔ جو گرم معدہ میں قوت بخشے۔ اور عمدہ خون پیدا کرے۔ اگر ممکن ہو تو یہ تدبیر
 حمام میں داخل ہونے کے بعد اختیار کریں۔ حمام دیر تک نہ کرنے دیں۔ عشاء کا کھانا ہلکا
 رکھیں اور ہضم پر توجہ دیں۔ روٹی کے ساتھ خشک کھجور یا زیتون جو بھی مناسب سمجھیں یا جسے

مریض خود بستر سمجھے استراحت کریں۔ یہ تدبیر ان کے لئے مفید ہے جنہیں درد سر معدہ کی جانب سے لاحق ہو۔

مریض درد سر کے ساتھ تھوڑی کیفیت محسوس کرے تو ایسا یا معصوم کثرت شراب نوشی سے ہوتا ہے۔ کھانے سے رک جانا اس میں مفید ہے۔

مگر معدہ کے اندر سوزشی درد محسوس ہو جس کی وجہ مراری اخلاط ہوں تو کھانے پینے سے رک جانا مضر ہے۔ اخلاط اگر تجویف معدہ کے اندر رُک رہے ہوں تو پت اور قے کے ذریعہ ان کا نکل جانا آسان ہے سب سے زیادہ دشواری اس وقت ہوتی ہے جب یہ اخلاط جرم معدہ کے اندر سرایت کر چکے ہوتے ہیں۔ ایسے مریضوں کے لئے سب سے مفید دو ایارج ہے جس میں زعفران تھوڑی مقدار میں شامل کی گئی ہو کیونکہ ان مریضوں میں زعفران درد سر پیدا کر دیتی ہے۔

ایسے مریضوں کے لئے ایارج کی مقدار خوراک کے پُرامن ہر او آب تازہ ۱۶۰ ملی لیٹر ہے معدہ کی وجہ سے پیدا شدہ درد سر کے لئے یہ کافی ہے۔ صداعِ بارد میں دونوں تھنوں پر ایسے گرم روغن کا حلاہ کریں جس سے سر میں گرمی پیدا ہو۔ مریض کو سر کے اندر چھین محسوس ہوتی ہو تو اس کی وجہ اخلاط یا بخارات کی حدت ہوتی ہے۔ اگر شدید چھین ہو تو غلطی استاء اس کا سبب ہو گا۔ اگر ریاحی درد ہو تو گرانی موجود نہ ہوگی۔ تھوڑا اخلاط کی وجہ سے ہو تو گرانی موجود ہوگی۔ بیماری پہچان لیں، علاج میں فوراً کامیابی نہ ہو رہی ہو تو اسی علاج پر قائم رہیں۔ کیونکہ ایسی صورت میں تنگ راستوں پر ریاحی آباد ہو گا۔ کبھی خلط کے اندر سخت غلظت بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ اعلیٰ صفت پیدا کرنے اور راستوں کی توسیع میں ذرا دیر لگے گی۔

داغ رہے کہ حقنہ درد سر کے اقسام میں عمدہ چیز ہیں، مگر انہیں طاقتور ہونا چاہئے۔ کیونکہ طاقتور حقنوں ہی کی یہ شان ہے کہ معرکہ میں جو کچھ ہوتا ہے اس کا استفادہ ہوتا ہے۔ (جائینوس) ہائیں طاقتور معدہ کے لئے مفید ہوں گے۔ (مولف)

غرد اور مضوغ کے ذریعہ سر کا حقیقہ کریں۔ بیماری مزمن ہو جائے تو اس پر نہایت طاقتور اشیاء مثلاً چند بید ستر وغیرہ کے ذریعہ نفلوں کریں اور خویہ استعمال کریں۔ ناک اور پیشانی کی رتیں کھولیں۔ درد مسلسل ہو تو شہد میں زیر گدی (نقرہ) بچھنا لگائیں۔ صداع مزمن میں عطوس بھی دیں پھر بھی ازالہ نہ ہو تو نمز او یہ استعمال کریں۔ اور اس کے بعد داغ دیں۔ (مولف)

سر دیتاریاں جب مزمن ہو جاتی ہیں تو اپنا معمول یہ ہے کہ عمر ادویہ کے ذریعہ جن میں خردس اور ٹافسیا (۱) شامل ہوتی ہیں علاج کیا کرتا ہوں۔ گرم تپاریوں میں ایسا نہیں کرتا۔ (جائینوس) حالانکہ صداع اس حد تک مزمن نہیں ہوتا۔

صداع بار د میں مفید یہ ہے کہ مریض دھوپ کے اندر اسی حد تک رہے کہ سکون ہو جائے۔ بشرطیکہ امتلائی کیفیت نہ ہو اور نہ تھمہ ہو۔

صداع بار د مزمن کا مفید معوط :

ٹافسیا ۲ اُترام، بخسوسن ۲، اُترام، شمد ۲ اُترام جو اگ اتار دیا گیا ہو۔ سب کو عصارہ بخسوسن میں گوندھ کر مڑے بقدر سدا کی سے ناک میں ڈالیں تاکہ چھینک آجائے۔ (مؤلف) فریون ۵ اُترام، حفن ہندی (رسوت) عصارہ سلق کے اندر گوندھ کر ناک کے اندر پانی کے ہمراہ قطور کریں۔ یہ جائینوس کا بحر ب نسخہ ہے۔

قوی معوط استعمال کریں تو ہر جگہ تدریج سے کام لیں۔ سب سے پہلے انہیں دودھ کے اندر، پھر شیریں زیت پھر آب چندر، پھر آب آذان الفار، پھر آب شبت میں شامل کر کے معوط کریں۔ تدریج سے غفلت نہ برقیں۔ مریض بہ آسانی برداشت کرے گا۔

مزمن تپاریوں کے اندر مستقل معوط کا نسخہ

شاید سر کے اندر آیت شب اچھی طرح بھگودیں۔ دوسرے دن اسے کوٹ چیں کر روغن کے ساتھ او معوط کریں۔ باب ملقود کے اندر بیان شدویہ تدبیر ذہن میں محفوظ رکھیں۔

سر کے اندر آیت تلیف، دور، دوپہر کے وقت اٹھتا ہے۔ اور بالعموم دوروں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اُی مریض کا اگر یہ حال ہو چکا ہو کہ ہاتھ سے سر کو چھونا ممکن نہ ہو تو یہ سمجھیں کہ سر کا احاطہ کرنے والی جھلی مازف ہو چکی ہے سر کی کھال بھی آفت سے محفوظ نہ ہوئی۔ لہذا اچھی طرح پہچان کر لیں اور غور کر کے، انہیں کہ اسوں کی ضرورت ہے یا فصد لی، جس کی بھی ضرورت ہو اسے شروع کریں۔ پھر دورہ آنے سے پہلے جسم اور سر کا سچا سر لینے کے بعد یہ عمل کریں کہ جانب مازف کی کپٹی کو اتار گزریں کہ سر خ اور گرم ہو جائے۔ پھر دورہ کے بعد کپٹی پر شقیہ کی دوائیں رکھیں۔ مریض حرارت محسوس کرے تو ایسی دوائیں

استعمال کریں جس سے تھوڑی بہت ہر دوت پیدا ہو، حرارت محسوس نہ کرے تو غایت ورجہ
تھوٹ پیدا کرنے والی دوائیں استعمال کریں۔ ہر دونوں قسم کے اندر کچھ ایسی چیزیں بھی شامل
کریں جو اپنی قابض کیفیتوں سے سر کو تقویت دے سکیں۔

شقیقہ کے لئے مفید قرص :

مالسا ۲۲ گرام، فریون ۳۰ گرام، قطبیت ۲۲ گرام، مرے ۱۲ گرام، جاڈ شیرے ۱۲ گرام
قرص بنالیں اور سرکہ میں حل کر کے طلاء کریں۔ جہاں تک میرا تعلق ہے فریون کا طلاء
استعمال کرتا ہوں، اس کی موجودگی میں کسی اور دوا کی ضرورت نہیں ہوتی۔

طیف زیت جس میں قطبیت نہ ہو ۳۸۰ گرام، موم ۴۰ گرام، فریون
تارو ۴۰ گرام، کنپنی کے حنظلہ سمیت (ماذف) شق پر طلاء کریں۔ اگر یہ گمان ہو کہ شقیقہ تیز
بخارات کی وجہ سے ہے تو اس دوا کو ہرگز استعمال نہ کریں۔ بارد شقیقہ ایک ہی بار کے استعمال
سے رفع ہو جائے گا۔ روغن کے ساتھ تھوڑی فریون شامل کر کے کان میں قطور کرنا مفید
ہے۔ تناسب اس طرح رکھیں کہ ۳۸۰ گرام روغن میں ۲۰ گرام فریون شامل ہو۔ مر ایض
دکی احسن نہ ہو تو فریون زیادہ مقدار میں بھی شامل کرنا غلط نہ ہوگا۔ (جانیوس)

درد سر معدہ کی وجہ سے ہو تو ارد چند یا پر، سرے وسط میں اور معدہ کے مقابل میں
محسوس کرے گا۔ پھر یہ بھی ہے کہ درد سر ایسی صورت میں ایک عرض کے مانند ہوگا۔
(اصل مرض نہ ہوگا) خاص کر سر کی بیماری سے جو درد لاحق ہو وہ برقرار رہے گا۔ اور شرکت
سے جو درد واقع ہو وہ عفو شریک کی بیماری رفع ہو جانے سے رفع ہو جائے گا۔ تمام حالات
کے اندر برقرار رہے گا۔

صفراء سے پیدا شدہ درد سر کی علامت یہ ہے کہ سر کے اندر شدید حرارت اور
تشنہوں۔ اندر خشکی ہوگی۔ سر کے اندر گرانی کے بغیر بے خوابی ہوگی، چہرہ زرد ہوگا، زبان
خشک ہوگی، پیاس کا مسلسل احساس ہوگا، نبض متواتر ہوگی۔ بایں ہمہ مقدم الذکر تمام چیزوں
کو اور من اور مزاج کو معلوم کریں۔

سوی صداع سے اندر حرارت کے ساتھ گرانی کا احساس ہوگا، چہرہ اور آنکھوں کی رگوں
میں سرخی ہوگی۔ پیشانی کی رگیں پر ہوں گی، نبض عظیم ہوگی، وقت اور عمر سے اندازہ کریں۔
صداع بلغمی میں سہات اور گرانی ہوگی، رگیں پر نہ ہوں گی، منہ اور متنوں میں

رطوبت محسوس ہوگی اسی کے ساتھ دیگر علامات کو بھی شامل کر لیں۔

سوداوی درد سر میں بیوست لازم ہوگی، ظاہری حرارت نہ ہوگی۔ دیگر علامات کو بھی اس کے ساتھ معلوم کریں۔

ریاحی درد سر میں مریض درد کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا ہوا اور گرم اشیاء سے لذت محسوس کرے گا۔ سر کے درم سے پیدا ہونے والا صداع نہایت سخت ہوگا، اس کا اثر آنکھوں تک پہنچے گا، عقل خراب ہو جائے گی، آنکھیں ابھر آئیں گی۔ اس طرح کی صورت حال کبھی سر پہ یا منہ کے بعد پیش آتی ہے۔ بعض لوگوں کو بھانے کے بعد بھی درد سر ہو جاتا ہے۔ یہ ضعف دماغ اور جسمانی امتلاء کے باعث ہوتا ہے۔ درد سر نیز، بحران کی وجہ سے بھی عارض ہوتا ہے۔ بحرانی درد سر کا علاج نہیں ہوتا۔

بلغمی کا علاج یہ ہے کہ پہلے تے کرائیں، پھر ایاراج، خیساندہ صبر اور ردغن ارند کے ذریعہ علاج کریں۔ مزمن ہو جائے تو ایاراج ارکاغانیس ۳۰ گرام ہر ادعرق افقیون پلائیں اور گرم مہجون دیں۔

امتلاء جسمانی کی بدولت پیدا ہو جانے والے درد سر میں قصد کھولیں، لطیف تدبیر اختیار کریں۔ پیر اور ہنڈی سے درد اٹھ رہا ہو تو ان پر پٹی باندھ کر گرم پانی میں رکھیں۔ قدم کے زیریں نمک اور ردغن خیری سے ماش کریں۔

صداع مفراوی میں ہلیلہ اور سقونیہ کا مسلسل دیں اور غذا میں ٹھنڈی اشیاء دیں۔ سوداوی میں سوداء کا مسلسل دیں۔ صداع کا علاج یہ ہے کہ شریانوں کی قصد کھولیں اور پے انداز ضرورت حقنہ استعمال کریں (ابن ماسویہ)

بخار سے پیدا شدہ درد سر کی علامت یہ ہے کہ منہناہٹ اور بھنہناہٹ ہوگی۔ گردن کی رگیں پر ہوں گی، پہلے عطوس دیں۔ زیادہ چھینٹ آجائے پر درد بکا ہو جائے گا۔ اس کے بعد ضروری چیزیں سر پر رکھیں، سونے نہ دیں، کثرت خورد و نوش سے منع کریں، بالخصوص مرطوب غذا دیں اور خاص کر شراب سے پرہیز کرائیں۔

تقریباً سے پیدا شدہ صداع کی علامت یہ ہے کہ بھوک غائب ہوگی، کسندی اور استرخاء ہوگا۔ ضعف معدہ کی شکایت ہوگی۔ نیم گرم پانی پر کثرت پلائیں۔ آنکھیں بند کر کے تے کرائیں۔ پھر سر پر رکھی جائے والی موافق چیزوں کے ذریعہ علاج کریں۔ درد شدید ہو تو سر پر گرم پانی زیادہ سے زیادہ لٹائییں، کان کے اندر ردغن گرم میں اون بٹو کر رکھیں۔

شریاریاں کے ذریعہ مسلسل دیں، شراب نوشی سے پیدا شدہ درد میں سرگوردغن گل میں غرق کر دیں۔ مریض کو سونے کا حکم دیں، دن بھر وہ سکون سے رہے، شام کو پھر حمام میں داخل کریں۔ انڈے، خس، اور کرنب کھائیں، سرد پانی پلائیں، غذا کے بعد دوبارہ حمام میں داخل کریں۔ پھر بھی درد مسلسل رہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کچھ غلیظ بخارات باقی رہ گئے ہیں۔ لہذا اردغن بابونہ یا اردغن سمن یا اردغن شبت کے ذریعہ سطوط کریں۔ باقی تحلیل ہو جائے گا۔ ضرر پہ سے لاحق ہونے والے درد میں اون روغن مسکن کے اندر ڈبو کر سر کی مسموم کریں۔ نرمی۔ اسل مائیں۔ دھوپ، حمام شراب نوشی، مکان، کھٹی اور چہ پری غذاؤں سے مریض کو دور رکھیں، گرم پانی کا سر پر نطول کریں۔ زخم آگیا ہو تو اس پر رائج یا صبر یا کندر شمد اور نبیز کے ساتھ گوندھ کر چھڑکیں۔ (الافریوس)

کوئی شخص درد سر کی شکایت کرے اور اسے کرب، متلی اور دل میں جھین بھی ہو تو قے کرنے کا حکم دیں، قے کے اندر مرہ ہو گا یا بلغم، یادوں ایک ساتھ، معدہ کے اندر واضح طور پر جھین کا احساس نہ ہو تو دیکھنا چاہئے کہ یہ صورت حال سر کے امتلاء سے پیدا ہوئی ہے یا سدہ یا سر کے بعض مقامات میں درم کے باعث۔ اس کا علم دریافت کرنے پر ہو گا۔ مریض سے پوچھا جائے کہ درد پورے سر کے اندر برابر ہو رہا ہے یا بعض جگہوں پر زیادہ سخت ہے۔ گرائی، لذع (سوزش)، تمد یا تڑپ بھی ہے۔ گرائی کے ساتھ جو درد ہو گا وہ امتلاء کی علامت ہے۔ یہی حال اس درد کا بھی ہے جو گرائی کے ساتھ تمد کی وجہ سے ہو۔ سوزش کے ساتھ جو درد ہو گا اس کا سبب تیز بخارات یا تیز اخلاط ہوں گے۔ تڑپ کے ساتھ جو درد ہو گا وہ درم حار کی علامت ہے۔ تمد کی وجہ سے جو درد ہو مگر گرائی ہو نہ تڑپ تو یہ ہلکی ناپختہ، غلیظ اور نفاخ بہ کثرت ریاخ کی علامت ہے۔ ساتھ میں تڑپ بھی ہو تو یہ فصول کے جرم میں درم حار کا پتہ دیتی ہے۔ اور ساتھ میں گرائی ہو تو فصول کے جوف میں محبوس فضلات کی دلیل ہے۔ تمام علامات کی تکمیل میں اور پھر تشخیص ہو جائے تو علاج میں ازالہ سبب کا قصد کریں۔ بخاری بخارات یا سر کے اندر محبوس خلط کی وجہ سے ہو تو دیکھیں شاید اس کا سبب یہ ہو کہ بخار کی حرارت سے اخلاط تکمیل گئے ہیں، یا سر کے اندر ضعف اور پورے جسم کے اندر غالب امتلاء کی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔ لہذا امتلاء کا علاج پورے جسم کے استفراغ سے کریں۔ جس سر کے امتلاء کا علاج حقوں سے اور اطراف کو باندھ کر کریں۔ ضعف سر کا علاج پسے امال خلط سے پھر قابض روغنیات کے ذریعہ تقویت دماغ سے کریں۔ فضلات بار د اور غلیظ ہوں تو

سر پر طیف روغنیات رکھیں، بعض لوگوں میں عطوں اور غرور استعمال کریں۔ سر کو خشک رومالوں سے رگزیں، اس پر نمک یا خردل اور بوری چھڑکیں۔ یہ ضعف سر کے باعث پیدا شدہ درد سر کا علاج ہے۔

بخار کے بعد عارض ہونے والے درد سر میں سر پر ردغن گل اور سر کے رکھیں۔ بخران سے پہلے ہونے والے درد بہتری کی علامت ہے۔ (اخلاقن)

بیضہ لاحق ہو جائے تو کہا جاتا ہے کہ یہ بیماری عسیر العلائ ہے، مریض کسی چیز کے کھٹکھٹانے کی آواز برداشت کر سکتا ہے نہ کوئی زوردار کھٹکھٹاؤ سکتا ہے، نہ کسی تیز روشنی کا اور نہ کسی حرکت کا متحمل ہوتا ہے، درد کی شدت کے باعث سکون سے کسی تاریک مقام میں لیٹے رہنا پسند کرتا ہے۔ آنکھوں کی جڑوں تک درد یہہ پھلتا ہے اور بارہوں سے ہوتا ہے۔

جن لوگوں کے سردوں کے اندر تیزی سے اشتلاء ہو جاتا ہے اور جو اس اشتلاء کو قبول کرنے کے لئے مستعد ہوتے ہیں وہ خراب تدبیروں کی وجہ سے درد سر میں مبتلا ہو جاتے ہیں، اس طرح کا درد کبھی دماغی حصوں کے اندر ہوتا ہے کبھی اس جملی کے اندر ہوتا ہے جو کھوپڑی کا احاطہ کرتی ہے۔ درد آنکھوں کی جڑوں تک پہنچ رہا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ بیماری کھوپڑی کے اندر ہے۔

درد سر کے مستعد جسم وہ ہوتے ہیں جن کے اندر بہ کثرت گرم بخاری ریاں پیدا ہوتی ہیں اور قم معدہ کے اندر حراری فضلات جمع ہو جاتے ہیں۔ رخی درد میں تمدد صمیں ہوتا، حراری خلط کی وجہ سے پیدا ہونے والے درد میں سوزش (لذع) ہوتی ہے۔ کثرت اخلاط سے پیدا شدہ درد تمدد کے ہمراہ ہوتا ہے۔ گرانی کے ساتھ رنگ سرخ اور حرارت حس ہو تو اخلاط گرم ہوں گے۔ ایسا نہ ہو تو اخلاط سرد ہوں گے۔ درد سر کبھی نکات حس سے اسی طرح پیدا ہوتا ہے جس طرح شدید اس قم معدہ کے اندر کسی معموں چیز سے لذع کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ (جائینوس)

آب حی العالم، آب خلاف، آب عنب العلب، آب خرفہ، نمبوڑ کر عرق کلاب میں شامل کریں اور ایک کتانی کپڑے کو اس میں بھگو کر چند بار کپٹی اور پیشانی پر رکھیں۔ گرم درد سر کو سکون ہو جائے گا۔

صداع حار کے لئے طلاء کا نسخہ :

صندل، کل سرخ، نیلوفر، بنفشہ، عنب العلب، حکم خس، بنج لجاج، الفون، بھنگ،

شوکران، عصارۂ خلاف، عصارۂ حی العالم، کافور۔ طلاء بنالیں۔

صداع حار کے لئے سعوٹ کانسٹی :

ردغن نیلو فرد کا فور یا ردغن خلاف و آب شوکران کا سعوٹ کریں۔

ضرپہ اور سقط کے لئے ضاد کانسٹی :

آب خلاف، آب اثل، گل ارمنی، ناخونہ اور ردغن گل سب کو باہم ملا کر سر پر ضاد کریں۔

صداع یارو کے لئے نطول :

مرزنجوش، شیج، بابونہ، ناخونہ جوش دے کر سر پر نطول کریں۔

صداع بارد کے لئے طلاء :

فریون ۳ گرام، چند بیدستر ۳ گرام، قط ۳ گرام، مر ۳ گرام، صبر ۳ گرام،

افیون ۵ گرام، زعفران ۵ گرام، شراب میں گوندھ کر سر پر طلاء کریں۔

صداع بارد اور ریاح کے لئے سعوٹ :

سومیائی، چند بیدستر، مسک، فریون، زنبق میں سب کو کچا کر کے ٹاک میں قطور

کریں۔ (ساحر)

ثقیقہ میں روشنائی کا طلاء کرنا حیرت انگیز اثر رکھتا ہے۔ حد سے زیادہ بڑھے ہوئے

بیضہ کے لئے فلو نیا بقدر مرچ یا اقرا میں کوکب کا سعوٹ کریں۔

دائمی پرالے درد سر کے لئے۔ سر کو مونڈ کر فریون، خردل اور قفسیہ کا طلاء کریں،

چند یہ پر شکاف دے کر پچھنا کا میں۔ اور تیز حقنہ دیں۔ یہ بیضہ کا علاج ہے۔ تبھی کنپٹی اور پیشانی

کی رک کاٹ کر داغ دیتے ہیں۔ سوداوی ہنسی اور ضعف سر سے پیدا شدہ درد سر مزمن میں

زیر گدی گڈھے (نقرہ) پر پچھنا لگاتے ہیں۔ (طبری)

صداع کی ایک قسم نیند سے بیدار ہونے کے بعد لاحق ہوتی ہے۔ کھانا کھا لینے سے

فوری سکوت ہو جاتا ہے۔ (فلاویوس)

ایک شخص کو ہر صبح درد سر ہو جاتا تھا۔ میرے ایک رفیق نے مشورہ دیا کہ صبح کو روٹی اور کوئی قابض چیز کھالے۔ چنانچہ درد میں سکون ہو گیا۔ اس نے کہا کہ کھجور درد سر پیدا کرتی ہے لہذا اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ (مؤلف)

شراب نوشی سے لاحق ہونے والے درد سر کا علاج یہ ہے کہ سویا جائے اور غذا لطیف لی جائے۔ دیر تک سونے کے بعد شام کو حمام کیا جائے۔ دوسرے دن بھی حمام کیا جائے تاکہ بخارات کے فضلات تحصیل ہوں۔ کچھ فضلات رو جائیں تو روغن باہون استعمال کریں۔ اور سر پر کثرت سے گرم پانی اغذیلیں۔ بیماری اور زیادہ سخت ہو تو روغن سوسن اور روغن شبت بھی استعمال کریں تاکہ بقیہ بخارات تحصیل ہو جائیں۔ اگر خمار دوا تین دن تک باقی رہے تو ان کا مزید استعمال کریں۔ ممکنہ حد تک حمام ترک نہ کریں، مرغ کے چوزے، عیس، کرب (مسور اور بند گو بھی) اور وہ تمام چیزیں لین جن سے تبخیر نہ ہو اور جو بخارات کا استیصال کریں۔ پینے میں صرف پانی پئیں۔

ضرر بہت سے پیدا شدہ درد سر کا علاج یہ ہے کہ گرم زیت میں منہ بھگو کر سر کی حمید کریں، سکون سے رہیں غذا کم میں، اسال کے ذریعہ شکم کا استفادہ کریں۔ حمام، ٹکان، دھوپ، شراب، کھنی، چرپری اور نمین غذاؤں سے پرہیز کریں، ساتھ میں اگر کچھ زخم ہو تو اس پر دم الاخوین یا صبر چھڑکیں۔ (المفریوس)

درد سر خصوصیت سے سر کی وجہ سے یا بعض اعضاء کی شرکت سے ہوتا ہے۔ جس درد کا تعلق بالخصوص سر سے ہو وہ چاروں مزاجوں، ریاح، ضرر بہ اور درم کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور جو شرکت سے ہوتا ہے وہ معدہ گردوں اور بعض اعضاء کی شرکت سے ہوتا ہے۔

شرکت کی وجہ سے پیدا شدہ درد کی علامت یہ ہے کہ متعلقہ عضو میں میجان ہو تو درد سر کے اندر میجان اور سکون ہو تو درد کے اندر سکون ہوگا۔ معدہ کی شرکت سے جو درد ہوتا ہے وہ چند یا چار گردوں سے جو درد اٹھتا ہے وہ گردی میں محسوس ہوتا ہے۔

صداع صغریٰ کی علامت یہ ہے کہ نچھنے خشک ہوں گے، پیاس ہوگی، بے خوابی، سر میں ہلکان، نبض میں سرعت، زبان اور حراج میں خشکی ہوگی وغیرہ، ان کے ذریعہ اپنی علامات کو حتمی بنائیں۔

دموی صداع کی علامات میں رنگوں کا پڑنا، آنکھوں کا ابھر آنا، نبض کا عظیم ہونا، اور سر کی گردانی داخل ہے۔ سوء مزاج سے ماخوذ دیگر علامات کے ذریعہ قطعی فیصلہ کریں۔

بالغی صداع کی علامات حسب ذیل ہیں :

گرائی سر، سہات، بلا سوزش نحتنوں کی رطوبت، ترغذا، سستی پیدا کرنے والی تدبیر، موسم سرما، اور مریض کا بوڑھا ہونا وغیرہ۔

سوداوی، درد سر کی علامات وراثت میں ہیں۔

نیش، التھاب کے بغیر بے خوابی، رنگ ناکستری، طبیعت میں سستی، اور درد سوداوی پیدا کرنے والی تدبیر کا بیشتر ہونا۔

ریاتی، درد کے اندر مریض، حرارت، ہکاپن، تھو، گرائی کانہ ہونا اور مختلف گوشوں میں درد منتقل ہوتے ہوئے محسوس کرتا ہے۔

درد سر کی وجہ سے پیدا ہونے والے درد سر میں درد شدت کا ہوتا ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے تھو۔ پڑ رہے ہوں، اور آنکھوں کی جڑ تک پہنچتا ہے۔ باعموم ہڈیاں اور بخار ہو جاتا ہے۔ نبض غشائی ہوتی ہے۔ تنگیس بے حد بھرتی ہیں، ان کی رگیں ابھری ہوئی اور سرخ ہو جاتی ہیں۔

جھانگ کے بعد پیدا شدہ درد سر میں قصہ اور اسال کے ذریعہ جسم کا استفراغ کر دینا اور سر کو قوت پیونپی نامناسب ہے۔ مریض جھانگ تب ہی کرے جب کچھ ایسی مقوی فم معدہ کا بعض اشیاء لے لے جس سے بخارات نہ اٹھ سکیں۔ (ابن ماسویہ)

نسخہ برائے صداع مزمن معروف بہ بیضہ نیز ہر درد سر مزمن کے لئے عجیب الاثر :

سر کو موٹھ میں پھر ۲۴ گرام نمک ۴۸۰ گرام پانی میں حل کریں اور اس میں حناء گوندھ کر سر پر خضاب کریں اور رات بھر چھوڑ دیں۔ درد سر جاتا رہے گا۔

صداع اور شقیقہ استفراغ سے بھی پیدا ہو جاتا ہے، اسی طرح جیسے دم نفاس اور دم طمٹ زیادہ جاری ہو جائے پر درد سر لاحق ہو جاتا ہے۔ علامت یہ ہے کہ سر پر آلود حواری (۱) اور روغن حل کے ذریعہ تنگیس لریں۔ روغن بنفشہ اور روغن بادام شیریں کا سقوط کریں۔ اندھے اور لباب گندم، شکر اور بادام کا مایہ دھالیں۔ بکری اور مرغ کے بچوں کا گوشت دیں۔ صداع دھول اور مزمن ہو جائے تو دونوں کنپٹیوں کی شریانیں کاٹ کر دلغ دیں۔ سر کے اگلے حصہ میں درد ہو تو زیر گدی (نقرہ) بچھنا اگانا اور پس

۱۔ حواری کہ جس کو بھیل کہ بھی مراد دھوئیں کہ سید ہو جائے، پھر سایہ میں رکھ کر سہ بیس لیں، پانی سر حواری ہے۔ (صاحب آخر)

کوش دونوں رگوں کو قطع کر دینا مفید ہے۔ پچھلے حصہ میں درد ہو تو پیشانی کی رگ کھول دینا مفید ہے۔
درد کے ہمراہ گرانی ہو تو یہ رطوبت کا نتیجہ ہوتی ہے۔ گرانی کے ساتھ حرارت ہو تو خون کا
نتیجہ ہے، حرارت کے ساتھ بے خوابی ہو تو یہ صفراء وجہ صدامع ہے۔ اور اگر امتدلو (پھیلاؤ) ہو تو
ریاح باعث درد ہوگا۔ (بجھول)

طرفاء کوفتہ، سکہ سلیمانی، مر، محضلی خوش (۱)، لب خوش، سندروس، سب ہم وزن، طر فاء
تین حصہ، جوش، لیس اور مر ایس کے سر اور آنکھوں پر پنی باندھ کر بھر دیں۔ منہ کو کھار کھیں
اور سر پر ایک چادر ڈال دیں تاکہ بھاپ منہ، ناک اور کان کے اندر داخل ہو سکے۔
کلائی سر میں مفید سقوط کانسختہ :

برگ صخر ۷ عدد، رائی سفید کا دانہ ۷ عدد کوٹ پیس کر روغن بنفشہ میں شامل
کر۔ یا شلشمار روغن بنفشہ اور عورت کے دودھ میں ملا کر سقوط کریں۔
دیکر ۔

مرارہ کرکی، مرارہ نسر، مرارہ شبوط، چند بید ستر، سہاسہ، زعفران، سکر طبرزد، آب
مر زنجوش میں گوندھ کر مسور کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور ہر ماہ تین دن اس کا سقوط کریں۔ سر کو
ناپ لیں تاکہ کمی کا علم ہو سکے۔ سر اپنی طبعی حالت پر واپس آجائے گا۔
درم کانسختہ جو زیر جلد اور کھوپڑی کے اوپر ہو، چھونے میں نرم ہو اور یہ آسانی دفع ہونے
لگے، جیسے کوئی آبی شے حرکت میں آگئی ہو۔

پوسہ انار، جوز السرد، مرکہ میں اچھی طرح کوٹ پیس کر سر پر باندھیں، اس سے
رطوبت نکلنا ہو جائے گی۔ اور مقام ماذف میں سختی پیدا ہوگی۔ یہ عمل ہمارے یہاں کے تجربہ کار
حضرات کرتے ہیں۔

مرکی اردوں میں وسعت آجائے تو اس کے لئے ناک اور تالو سے جس حد تک ہو سکے،
سہ کا مہتیہ کریں، کشادہ درزوں کے مقام پر قابض اوویہ رکھ کر باندھیں۔ حالت زیادہ بڑھی ہوئی ہو
تو ان درزوں کے اوپر دھننے کے سوا اور کوئی علاج نہیں ہے۔ تیز پنجہ کو اتار کر آجائے کہ بخارات
نکل جائیں اور درزیں نہ کھل سکیں۔ پیشانی، صدغین اور گردن کی دونوں رگوں کی فصد کھولیں۔
انشاء اللہ دفع ہوگا۔ (چہک ہندی)

حصہ اول جو امراض سر پر مشتمل ہے، مکمل ہوا۔ اس
کے بعد امراض چشم پر دوسرا حصہ آ رہا ہے۔

امراض، اسباب امراض اور معالجات کی
شہرہ آفاق تالیف الحاوی الکبیر فی الطب کا اردو ترجمہ

کتاب الحیاوی

موسوم بہ

حاوی کبیر

حصہ دوم (امراض چشم)

تالیف

ابوبکر محمد بن زکریا رازی

۶۸۶۵ — ۶۹۲۵

شائع کردہ

سینٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن

(وزارت صحت و خاندانی بہبود، حکومت ہند نئی دہلی)

فہرست مضامین

چشم لفظ

7

پہلا باب

9

چشم پیوں اور چشم سے ورام، قسمیں
چشم کا حمدی حاج، اجماع، ننگہ اور اوہ یہ چشم

جلید یہ کے امراض

عنب عنیبہ کے امراض

قرنیہ کے امراض

عنیبہ کے امراض

نحیہ کے امراض

تہہ امراض چشم میں کتاب میں اور کتاب احوال

والاعراض سے چند باتیں

چشم کی دواؤں کا علیحدہ علیحدہ بیان

پلکوں کے امراض

گوشہ ہائے چشم کے امراض

ملتحہ کے امراض

قرنیہ کے امراض
عنیبہ کے امراض
ثقبہ عنیبہ کے امراض
جلید یہ کے امراض
بیضیہ کے امراض
زجاجیہ کے امراض
عصب مجوفہ کے امراض
ثقبہ عینی کے امراض

دوسرا باب

آشوب چشم، درد چشم و درد پنج
قرنیہ میں مواد کا آنا
سرطان اور اس کی علامت
سرخ کی وجہ سے آنکھوں کے اورام
مٹی اور دھوپ سے پیدا شدہ خشکی
چشم کا درم حار، پوٹوں کا چھلنا اور متاثر ہونا
حاد آشوب چشم اور اس کی تکلیف
آنکھوں کے اندر پیدا ہونے والے آبلوں جیسے، نے
پوٹوں کے اورام رخوہ
صفاق میں عارض ہونے والا سرطان
آنکھوں میں عارض ہونے والا سرطان
وہ دوا میں جو آنکھ کے اورام حارہ

دار آشوب چشم اور اس کی تالیف میں سکون پہنچتی ہیں
چشم اور ام اور اوجاع عادہ کا بیان

تیسرا باب

107

ظفر و طرفہ، رشح یعنی دمہ، سہل، جرب، جساء، کمد، شعیہ و،
بردہ، شہ نایق، قمل، شتہ و لہذاق، ثخر، قوشہ، آشوب چشم شک، سرش ریش، تجوڑ،
غدر، حوب، سہل العین، صغی الزرق، ضربہ، جس سے آنکھیں رخمی
ہو جائیں یا کچل جائیں، جہ ظ یعنی پوری آنکھ کا ابر آنا،

عشا، (رقندہ) اندھیرے میں نہنہ آنا، روز کوری (دونندہ) تیز
روشنی میں نہنہ آنا، قریب کی بھارت درست اور دور کی خراب، دور کی
درست و قریب کی کمزور، آنکھوں میں کسی چیز کا پڑ جانا، آنکھوں کو لحق ہونے
والی ٹھنڈک۔

سلاق، پھول کی چپکن اور مرنے سے آنکھ میں، پھولوں اور آنکھوں کی بڑی
عروق میں لکڑی کا پید ہو جانا پھولوں کی خشونت جرب پھولوں کی خشونت اور
خافت۔

چوتھا باب

126

آنکھوں کے عیبات سے تشبیہ، عیبات اور نوائے عیبات سے تشبیہ
پیدا ہونے والی بیماریوں، آنکھوں کا بھرتا ہونا، زوال، شہ، شہ

پانچواں باب

157

مشر، مرش شب العین، ضیق حدق، شب عنیب کے بعد مرش، نزوں ماء،
ن کا علاج، آپریشن اور نزوں ماء وغیرہ میں آنکھ کے معائنہ کا طریقہ اور

بڑھاپے میں آنکھوں کے اندر شدت کی نیٹاؤنی۔

188

چھٹا باب

بصارت کی کمزوری (جب کہ آنکھیں اپنی اصل شکل میں ہوں)

نگاہ کی حفاظت اور اسے تیز رکھنا، ضعف بصر کے محرکات و اسباب، دوری بصارت
درست اور قریب کی کمزوری، قریب کی درست اور دور کی کمزوری، چیزیں سوراخ
دار، چھوٹی یا بڑی یا بے رنگ نظر آئیں،

عشاء (روندہ) اندھیرے میں نظر نہ آنا،

روز کوری (دوندہ) تیز روشنی میں نظر نہ آنا،


وہ دوائیں جو بصارت کو صاف اور تیز کرتی ہیں، غریب یعنی آنکھوں کا
نامور، اخیلوس نام کا پھوڑا، گوشے ہائے چشم کا فتق، جلد کی کمی و زیاہتی۔

پلکوں کا گٹا، خوبصورت بنانا، پچکانا، ٹاننا، ساق (پونوں کی سرخی و گرمی کے ساتھ
پلکوں کا گر جانا) کا بیان۔

پلکوں کو گٹانے کے لئے عجیب و غریب رسم۔

مختلف بیماریوں پر تفصیلی مباحثات ہیں۔ جیسے موتی سے کہ تقریباً پانچ سو سال پہلے رسیا رومی نے انکھوں کی مختلف بیماریوں کے علاوہ انکھوں کے سرخانے کی اسباب اور علامات اور علاج کا بیان بھی کیا ہے نیز روسیاء (Cataract) کے علاج اور سرجیشن کا بیان بھی بڑی تفصیل سے کیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ جو دوا و علم جو حیات ہی دور کے طریقہ علاج کی ایک ترقی یافتہ شکل ہے۔ انہیں دارنا مہا و ساسے زنگہ۔ آری علیہ و مزید تحقیق و جستجو میں تو ہو سکتا ہے کہ بعض نئی باتیں منظر عام پر آئیں۔ ان کی بغیر جیسی باتوں کا شمار طب ایرانی سے مسلسل ناخذ میں ہوتا ہے اور عربی سے اردو میں ایسی باتوں کو حتمی کر کے آج سے طب و دوا و اور معائینہ بنانا مستفید ہوں گے۔

جیسا کہ پہلی جلد سے پیش منظر میں عرض کیا تھا و نسل سے تباہی کی جو جلدوں پر کام مصلح۔ یہاں سے جس میں سے اور ن جلد دار نہ آپ سے مانتو میں سے۔ باقی جلدوں کا ترجمہ بھی تقریباً شائع کیا جائے گا۔ آئندہ جیسے جیسے مزید جلدوں سے تراجم کا کام مکمل ہو جائے گا اسیں شائع یا جاتا رہے گا۔ یہ ایک عظیم منصوبہ ہے اور و نسل کی پوری و شش ہے کہ یہ جلد از جلد پایہ اختتام و پہنچے۔ اس سلسلے میں آپ کے مفید و کارآمد مشوروں کا اشتہال کیا جائے گا۔


 (حکیم محمد خالد صدیقی)

دارینہ

پہلا باب

چشم، پلکوں اور چشم کے اورام، قسمیں،
چشم کا عمومی علاج، اجماعی گفتگو اور ادویہ چشم

مر اعلیٰ چشم کے باب میں دور کی کتابیں قدرت، سائنس کی شدت، آنکھوں کی
مر اعلیٰ، عروق چشم میں خون کی آفات، قمت، نذر کی آفات، قمت، آنکھوں کے اندر پیدا
ہونے والے مختلف رنگوں کی وحشت، پلوں کا کھار پن اور دوائی کیفیت نکال دینا بھی
جاتی ہے۔

تو یہ مضمون سائنس پر نہ خیر نہیں پیدا کرتی ہے۔ میں وجہ ہے کہ تو کیا سے اس
وقت مانع کیا جاتا ہے جب اعلیٰ دور کی دور آنکھوں کے نذرانے مٹا ہے۔ تاہم یہ مانع
مستقل دور قمت کے درجہ پورے ہر دور قمت کا نتیجہ کرینے کے بعد کیا جاتا ہے۔ ہر کا سائنس
مضمون صحت کے ساتھ غور، مضمون اور مضمون کے درجہ کرتے ہیں۔ تو یہ مضمون کی شان یہ
ہے کہ دور مضمون کو احتیاج کے ساتھ شہر برقی سے استغناء کے خواہشات چشم کے نذر
داد کے ساتھ و نفوذ کو روکنا مقصود ہوتا ہے تو اس کے مضمون سے عروق چشم کے اندر تجسس
نصرتی و طوبت کی ریش رک جاتی ہے۔ ہر مضمون پر مضمونیں پیدا ہونے اور اس کے بعد

چشم تک ان رطوبتوں کے گرنے کے وقت سر کے اندر جو فصد موجود ہوتا ہے اس کا استفادہ کرنے سے پہلے نہ کورہا، مسدود مغری ادویہ استعمال کی گئیں تو مرینض کو شدت کا درد لاحق ہو گا۔ کیونکہ سیالان رطوبت سے طبقات چشم کے اندر تباہ پیدا ہو گا، کبھی کبھی تباہ اتنا شدید ہو جاتا ہے کہ طبقات کے اندر دراڑ اور کھجائیں پیدا ہو جاتی ہے۔

ادویہ کی اس قسم میں انڈوں کی لطیف سفیدی بھی داخل ہے۔ اس بائیں معنی یک گونہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ وہ سورش پیدا کرنے والی رطوبتوں کو دھو دیتی ہے لیپ کرتی ہے (تغریہ) اور آنکھوں کے اندر پیدا شدہ کھردرے پن کو ہموار کر دیتی ہے۔ اہستہ نہ کورہ ادویہ کی طرح مسامات اور باریک سوراخوں کے اندر پوست نہیں ہوتی۔ نہ ہی ان دواؤں کے مانند نیشی پیدا کرتی ہے۔ ہذا بروقت درد کا موجب نہیں ہوتی۔ عصیرہ جلد کا جہاں تک تعلق ہے یہ خون رست میں انڈوں کی سفیدی کے مانند ہے مگر اس کے اندر تحصیل کی قوت اور معتدل سخونت پیدا کرنے کی تاثیر ہوتی ہے۔ اس لئے عام طور پر آنکھوں کے درد کے لئے مسکن ہے۔ یہ ادویہ کی ایک قسم ہے۔

دوسری قسم ان دواؤں کے متضاد ہے۔ یہ تیز اور چہری ہوتی ہے۔ مثلاً مومیا، حلیمت، سکنج، فریون، الغرض وہ تمام ادویہ جو آنکھوں کے اندر سخونت پیدا کرنے کے بغیر مقرر سخونت پیدا کریں۔

ایک اور قسم ہے۔ یہ محلی ادویہ ہیں۔ مثلاً پوست نموس، قلعہ زہریاں، نحاس ہریاں، سرخ پھنکری، سرمہ اور نحاس۔

ایک اور قسم ایسی ہے جو سخونت پیدا کرتی ہے مثلاً زہر فہن۔ پھنکری کے اندر اس کی تھوڑی تاثیر ہوتی ہے۔

ایک قسم قابض ادویہ کی ہوتی ہے۔ ان دواؤں میں جو اعتدال کے ساتھ قابض ہوتی ہیں وہ آنکھوں کی جانب کھینچ کر آنے والے مادوں کو روکتی ہیں اور ان کا استیصال کر دیتی ہیں۔ مگر جو شدید قابض ہوتی ہیں وہ کثرت سے ہوتی ہیں کیونکہ ان سے آنکھوں کے اندر کھردرا پن پیدا ہو جاتا ہے لہذا مادہ کے استیصال میں قاعدہ سے زیادہ نقصان ہوتا ہے۔ تاہم بعض اوقات ان دواؤں کے اندر تھوڑی شامل کوئی جاتی ہیں جو کھرد کو تیز کرتی ہیں۔ تاکہ ان کی وجہ سے آنکھوں کا جرم سخت مقرر ہو جائے۔ اس طرح فعل بصریت کے اندر قوت پیدا ہو جاتی ہے۔

معتدل قابض ادویہ - شوب چشم، قرون چشم اور شور چشم کے لئے عمدہ ہوتی ہیں۔
ان دواؤں کے اندر مثال کے طور پر گل سرخ، تخم گلاب، عصارہ گلاب، سنبل، سادق،
زعفران، شیانف مایٹھا اور عصارہ تھیمہ الیتس داخل ہیں۔

مر، زعفران، جند بیدستر، کنڈر اور عصارہ حلبہ جیسی معج اور امداد قرون ادویہ کی شان
یہ ہے کہ وہ مواد کو پختہ کر کے تحصیل کر دیتی ہیں۔ بالخصوص مرنے کا اثر یہ ہے کہ پختہ کرنے
کے ساتھ مواد کو تحصیل بھی کر دیتی ہے۔

سوزش پیدا کئے بغیر خشک اور ہموار کرے وان ادویہ میں گل شاموس، توتیا مغسول،
قلمیہ محرق مغسول، ابار سوختہ مغسول شامل ہیں۔ قلمیہ میں تھوڑی جلدی قوت بھی ہوتی ہے،
اسی لئے زخموں کے اندر گوشت بھرنے کے لئے یہ موافق ہوتی ہے۔ مذکورہ دواؤں کے علاوہ
نشستہ مغسول بھی اس فہرست میں داخل ہے۔ سفیدار مسام (سیسہ سے بننے والا سفیدہ) کو
جلد کو دھو دیا جائے تو ابار سوختہ مغسول کے مانند ہو جاتا ہے۔ (میرے خیال میں سفیدہ کے
اندر سرکہ کا کچھ اثر رہ جاتا ہے۔ لہذا اسے دھو دیا جائے تو بہتر ہے۔ مؤلف) یہ حیثیت مجموعی
کسی دوا کے اندر مزہ کی کوئی کیفیت نہیں ہوتی۔ زیادہ سے زیادہ آہم ہے بھی تو نہایت کمزور
ہے۔ دواؤں کے اثرات دیر میں ظاہر ہوتے ہیں، کیونکہ ان کے اندر کوئی طاقتور کیفیت ایسی
نہیں ہوتی جو مؤثر ہو سکے۔ بس ارضی خاصیت کی وجہ سے خشکی پیدا کر دیتی ہیں، تاہم اطباء
اس سے استعمال کرتے ہیں کہ تیز بیماریوں کے اندر اور چہرے پر یہ مواد اور زخموں میں یہ لضع
کی کیفیت نہیں پیدا کرتی ہیں۔ نیز ادویہ چشم میں کوئی صنف ایسی نہیں ہے جو دواؤں کے
مقابلہ میں مذکورہ بیماریوں کے سے موزوں نہ ہوں۔

**قروح، آنکھوں کی طرف بہہ کر آنے والے تیز مواد، ثور
اور مواد حادہ پر ابتدائی گفتگو:**

ان بیماریوں کے اندر یعنی جن میں آنکھوں کی جاب خراب اور تیز مواد سے تر
تے ہیں اور مزمن ہو کر خراش پیدا کرتے ہیں نیز زخموں میں سب سے پہلے فصد اور
اسہاں سے کام لیتے ہیں پھر سر پر چھ لگاتے ہیں شریان پس گوش کی فصد کھاتے ہیں اور
کھنٹی کی شریانی رکوں کو کاٹ دیتے ہیں بشرطیکہ بیماری اس حد تک خراب ہو کہ سیلان
مواد نہ رکتا ہو۔ فصد واسہاں اور قطع و برید کے بعد مریش اس کیفیت میں آجائے کہ خود

- نیکھوں کے اندر تکلیف رو جاے۔ تو رو جاے مگر اور کوئی دوسری معتوبہ شے باقی نہ رہے۔ اس کے بعد ہم مذکورہ دواؤں سے علاج کریں گے۔ جن کی افادیت یہ ہے کہ دیرینہ روئی مواد اس طرح خشک ہو جاتے ہیں کہ مریش کوئی اذیت محسوس نہیں کرتا۔ ان بیماریوں کے اندر آنکھوں کے لئے ان دواؤں کے سوا دواؤں کا کوئی اور روپیہ موزوں نہیں ہے۔ ان دواؤں کی افادیت بھی ایسے وقت میں ممکن نہیں ہے جبکہ مواد مسلسل بہہ رہے ہو۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ قابض دوائیں درد میں اضافہ اور آنکھوں کے اندر کھردرائی پیدا کرتی ہیں۔ حدود دواؤں کا حال یہ ہے کہ وہ جب اساء اخلاط کی خرابی اور ان کی حدت میں اور عروق چشم کی تشابہ کی اور ابھر میں اضافہ کرتی ہیں۔ زخموں کو منہل نہیں کرتیں، نہ ہی یہاں شست اگاتی ہیں۔ اسی طرح معجون ادویہ بھی ان بیماریوں میں موزوں ہیں نہ ہی تکیہ اور حیرت دوائیں مفید ہیں، اس نوعیت کی بیماریوں میں مذکورہ دوائیں موزوں ہونے سے کوسوں دور ہیں۔ لہذا ان بیماریوں کے اندر بس دوائیں رو جاتی ہیں جنہیں اطباء شیف ایض کہتے ہیں۔ اور جن پر سفید غائب ہوتا ہے۔ زخموں کی دوائیں دودھ کے ساتھ مل جائیں تو یہ زخموں کے حق میں نہایت موافق ہو جاتی ہیں۔ یہ دوا کے اندر جانی تاثیر ہوتی ہے۔ اور جیسا کہ زخموں کے ضابطوں میں ہم نے وضاحت کی ہے جہاں کاشا زخموں کے موافق ہوا کرتا ہے جنہیں اندوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ مردہ کی قدرت نہ ہو تو شیف کو طبعی صوبہ سے رو رو، کہ اس کے اندر چٹہ جانی تاثیر ہوتی ہے۔

اندوں کی سفیدی کا جہاں تک تعلق ہے اس جانی تاثیر یا بل نہیں ہوتی۔ چشم کی اس بیماریوں کا ہم نے مذکورہ دواؤں شوری سے اور سست رفتار سے جاتی ہیں۔ (یعنی قون و زخم) اور (اے۔ جی۔ جی۔) اور لطیف تیز دواؤں جو آنکھوں کے اندر مسلسل کرتے رہتے ہیں۔ وہیں وہ چھوٹے اندر خشونت بھی ہو تو یہ بیماریاں اور زیادہ خراب ہو جاتی ہیں۔ یہ دواؤں خشونت سے لطافت چشم و ذیت با حق ہوتی ہے۔ اور یہ ممکن نہیں ہے کہ قون و زخم کا علاج دواؤں سے یا جائے خوشنیت سے مدد ہو پیدا کرتی ہیں۔

شوب چشم کا جہاں تک تعلق ہے یہاں بھی یہ ممکن ہے کہ چلوں کو اذیت نہ ہو۔ اسے شیف سے رو رو جائے جو خشونت کے لئے موزوں ہو۔ کبھی بعض دواؤں کو ہم شوب چشم کی دواؤں میں مانتے ہیں۔ مگر زخموں کی صورت میں ایسا نہیں کر سکتے۔ زخموں کے ساتھ یہاں کے اندر خشونت بھی ہو تو وہ بھی ممکن ہے کہ ملائی کی دوا یا بنی سوئی رسی سے

پلوں کو اس حد تک رگڑ دیں کہ صاف اور نرم ہو جائیں۔ بہتہ واسے مواد کو جذب کر کے صاف کر لیں، پھر آنکھوں کو بند کر دیں۔

زخموں کے علاج میں پلوں کو رگڑ کر آنکھیں بند کرنا مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ زخموں کے اندر پھسیوں سے بہہ کر آنے والے مواد کے سے ضروری ہے کہ پٹی باندھی جائے اور چپکے سے پٹی باندھ جائے۔ تکلیف اگر زیادہ نہیں ہے تو صحت تک قطعاً نہ رگڑیں۔ رگڑنا اگر ضروری ہو تو اس کے بعد صاف کر کے کسی لعاب وغیرہ سے چھنا کر دیں۔ تاکہ پٹیں چپک نہ سکیں۔ رگڑیں بھی نہایت تیزی کے ساتھ۔ سختی سے اور دیر تک کھینچے نہ رکھیں حتیٰ کہ وہ محفوظ رہے۔ (مؤلف)

آنکھوں سے مادہ منقطع ہو جائے تو قدر میں گوشت لانے کے لئے شیا ف کنڈر استعمال کریں، آنکھیں رطوبت سے صاف ہو جائیں گی تو گوشت تیزی سے آئے گا اور زخم آسانی سے مندمل ہو جائے گا۔

رمد (تشوب چشم) عظمہ میں پیدا ہونے والا ایک ورم ہوتا ہے۔ عظمہ خارج سے خوب پانی پڑھا کئے والی جھلی کا ایک جزء ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شدید تشوب چشم میں ورم آنکھوں کے ارد گرد دکھائی دیتا ہے حتیٰ کہ رخسار تک بھونچ جاتا ہے۔

ورم کا علاج عمومی ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ ورم ہوتا ہے، نیز آنکھوں میں شدید حس ہوتی ہے اور یہاں تیزی سے تھکس واقع ہو تا ہے اس لئے کچھ دیگر اعمال بھی وجود میں آسکتے ہیں۔

رمد کا علاج ایسی دوا سے کیا جائے گا جو ستیہاں کر دیں، اور آنکھوں کے اندر خشونت پیدا نہ کریں۔ یہ ہی وقت ممکن ہے جب ادویہ طاقور قاضی نہ ہو۔ بلکہ سوزش پیدا نہ ہو۔ خشک کر دینے کا اثر رطوبتی ہوں۔ انہی دواؤں کے ساتھ بعض مسکن رطوبتیں بھی شامل کی جائیں مثلاً اندوں کی سفیدی ۱۰۰۰ھ اور طیفی صمد۔ دودھ استعمال کرنا موثر خیال رہے کہ یہ نوجوان تندرست عورت کا ۱۰۰۰ھ ہو اور چھاتی سے سانے کے اوپر دیا جائے جس پر شیا ف رگڑیں تاکہ قطرات آنکھوں کے اندر نرم نرم داخل ہو سکیں۔

اس طرح کے علاج کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب درد تیز اور ناقابل برداشت ہو، سبب خواہ بڑا ورم ہو یا بہہ کرنے والی تیز رطوبتیں۔ ویسے عام طور پر تشوب چشم کے علاج میں اس سے کافی ہے کہ اندوں کی سفیدی پر شیا ف دے۔ یہ استعمال کر لیں۔ ان شیا فوں سے ہم نے بارہا سخت تشوب چشم کے علاج میں اس سے کافی ہے کہ اندوں کی سفیدی

ہمراہ شیاف یومیہ استعمال کر لیں۔ ان شیافوں سے ہم نے بارہا سخت آثروب چشم کا فوری علاج کر دیا ہے۔ حتیٰ کہ مریض اسی دن شام بوجھم میں داخل ہو گیا۔ دوسرے دن شیاف سنبل کا سرمہ لگایا چنانچہ مکمل صحت ہو گئی۔ آثروب چشم کے علاج کے بعد سنبل شیاف استعمال کریں تو مناسب یہ ہے کہ شروع میں اس کے ساتھ قبوزاتجہ شیاف، صمغہ طیان بھی ملا لیں۔ دوسری بار تھوڑا اور زیادہ ملا میں۔ اس طرح دو بار استعمال کر لیا کافی ہو گا۔ تمام میں داخل کرنے سے پہلے مناسب یہ ہے کہ مریض زیادہ نہیں تھوڑی چھل قدمی کرے۔

یومیہ شیافوں کے اندر اقاق، تھوڑا نیس سوختہ، زعفران، مرہ رسوت، جمدیدہ ستر اور کندر پڑتا ہے۔ دیکھیں اگر قبضیت غالب ہو تو اس میں سفیدی، بیضہ مرہ اور رطوبات شامل کر لیں۔ بالخصوص جبکہ قابض ادویہ پر معدنیات کا غلبہ ہو۔ مگر جن پر مرہ زعفران، اندر اور رسوت کا غلبہ ہوا نہیں نہایت کارحہ استعمال کریں۔ درہ کا ہو تو ایک یا دو بار در شدید ہوتو یعنی بار بالخصوص طویل موسم گرما میں آنکھوں کی اسٹنج کے درجہ جمید کریں۔ ٹکمید ناخونہ در صبح کے جو شانہ دستہ کریں۔ آثروب چشم میں بس اتحادت انشاء اللہ کافی ہو گا۔

قروح:

آنکھوں کے زخم فی الجملہ عام طور پر مذکورہ طاق کے محتات ہیں۔ چشم کی ادویہ سے ادویہ بالخصوص دو جونی چاہئے جو قطعاً سورش پیدا نہ کریں۔ حتیٰ تو جی مفسول اور مذکورہ صبارہ جات، شدید درہ میں ادویہ مخدرہ استعمال کریں۔

مقصد یہ ہے کہ قرحہ کی حفاظت باقی طور ہو سکے کہ وہ صاف رہیں۔ صاف رہیں گے تو شہوت اسے جڑے گی اور وہ مدغم ہو جائے گا۔ آنکھوں کے اندر درہ صبارہ اور وہ تو طاق شیاف سدر، سوختہ مفسول، معدنی دوہاں اور ان مصاروں سے کریں جو سورش پیدا نہ کریں۔ قرحہ پیٹ جائے تو اس وقت ان ادویہ کے اندر شیاف زعفران اور ایسی معدنی ادویہ شامل کریں جو تلک طار پ پیدا نہ کریں۔ جو زخم ابترہ قرینہ میں خراش پیدا کریں اور اندیشہ ہو کہ صبیہ میں ابھار جائے گا تو ایسی دوہاں سے طاق کریں جو قبض اور جذب کی کیفیت نہ پیدا کریں اور اس حد تک ان کا اثر نہ ہو کہ خشونت پیدا ہو۔

آنکھوں کے اندر پیدا ہونے والے دانوں اور قرینہ کے نیچے بننے والی پیپ جو "شہ" کے نام سے معروف ہے یہ سب مکمل ادویہ کے محتات ہیں۔ یہ بیماریاں قریب زمانے کی

ہوں۔ بعد میں ورم بھی سمجھا ہو تو طبع شفاف مرد کند روزعفران سے کریں۔ طویل ہوں تو زیادہ طاقتور محلل ادویہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسا کہ طبقات چشم کے اندر پیدا ہونے والے اور ام جب صلب ہو جاتے ہیں تو زیادہ طاقتور محلات تاگزیر ہوا کرتے ہیں۔ ان بیماریوں میں وہی ادویہ مفید ہوتی ہیں جن کے اندر تیز صمغیات شامل ہوتی ہیں۔ جیسا کہ نزد اسماء کے باب میں اختیار کیا جاتا ہے، ظفرہ اور جرب کا علاج طاقتور محلل ادویہ سے کیا جائے گا اور ان سے اندر ادویہ معصیہ شامل کریں گے۔ ظفرہ کو رقیق اور اس کا ازالہ کرنے والا ادویہ کو بچھ طاقتور ہونا چاہئے۔

ادویہ چشم کے جملہ افعال کا حاصل :

ادویہ چشم کی پہلی قسم سوزش سے خالی ہوتی ہے۔ ان میں سوختہ معدنیات جو دودھ سے، حبائی جاتی ہیں، سفیدی، عین مرغ، صلب، صمغ، گیترا اور نشاستہ داخل ہیں۔ دوسری قسم وہ ہے جس میں تھوڑی سوزش ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ ایسی ادویہ کا مرکب ہوتی ہے جن میں تھوڑا قبض اور تھوڑی جلاء کی تاثیر ہوتی ہے۔ مثلاً گلاب، کندر، زعفران، مرہ انزروت، رسوت وغیرہ

کندر کے اندر معتدل حرارت اور معتدل جلاء ہوتا ہے۔ اسی سے یہ قہید کرتی ہے، پیپ کو سمیٹتی ہے، درد میں تسکین پیدا کرتی ہے، قرحہ کو صاف کرتی ہے، گوشت اگلاتی ہے، زعفران کے اندر تحصیل کی تاثیر بھی ہوتی ہے اور اختلاج کی بھی۔ یہی حال مر کا بھی ہے۔ البتہ زعفران کے اندر قہیت معتدل ہوتی ہے۔ مر محلل ہے۔ رطوبات کو چوستی اور خشک کرتی ہے، قبض نہیں کرتی۔ اس کا اثر طاقتور ہوتا ہے۔ تحصیل میں زعفران سدر سے زیادہ طاقتور ہے۔ مر زعفران سے زیادہ طاقتور ہے۔ البتہ سدر رطوبتوں کو زیادہ صاف کرتا ہے کیونکہ زعفران اور مر کے اندر جلانی تاثیر نہیں ہوتی۔

رسوت بندی، چند بیدستر، فرزوت مذکورہ ادویہ سے قریب تر ہیں، انزروت محلل اور مچ ہے۔ اس بات میں ہاررد انزوات سے زیادہ طاقتور ہے ناخونہ اور طبع ناخونہ زعفران کی لوح نفع اور قابض ہے۔

شاذ رطوبتوں کو خشک کرتی ہے، یہ قسمیات زیادہ نرم ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کا جوہر پتھر یا نہیں ہوا کرتا ہے یہ تحصیل ہو جاتا ہے۔ سمعہ میں بھی اسی طرح کی وجہ ہے۔

کھل کو دھویا نہ جائے تو قابض ہے۔ دھویا جائے تو اس کا شمار ان ادویہ کے اندر ہوگا جو سوزش نہیں پیدا کرتیں۔

پوست نحاس، تو باں نحاس (نحاس کے اڑتے ہوئے شرارے) اور قلقلہار سوختہ طاقتور مٹتی ہیں دھودی جائیں تو اثر کمزور ہو جاتا ہے تاہم بروقت تھوڑی حد پیدا کرتی ہیں۔ پینکری اور زنجار نہایت طاقتور مٹتی ہیں اور صلابت اور جرب صلب کے لئے موزوں ہے۔ ان ادویہ کے ساتھ کچھ لوگ غصہ (مازو) اور پتھروں کو فاسفیٹ مل کر دیتے ہیں، موثر انداز کر تمام ادویہ میں سب سے زیادہ قابض اور نرم کر مٹتی ہے۔ زیادہ طاقتور قابض ادویہ ارشی خاصیت کی حامل ہوں، جرم سخت اور پتھریل ہو تو جرب اور صلاحیت کو پھٹکا کر قی کر دیتی ہیں۔ عصارہ حصوم، لختیہ انیس اور قاتی وغیرہ عصارہ جات کھمبوں سے بہت جلد خارجی ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ آنسو انہیں دھل دیتے ہیں۔ (جانیوس)

اسی وجہ سے ان کی تاثیر ان امراض میں کم ہوتی ہے۔ سوختہ عروق ان دواؤں میں شامل ہیں جو خشکی پیدا کرتی ہیں اور سوزش پیدا کئے بغیر جان ہوتی ہیں۔ ارماتور جان ہے۔ یہی خاصیت مواد ہندی کی بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ درم نہ ہو تو قرعہ میں مضر نہیں ہوتی ہیں، صبر جان اور قابض ہے، چنانچہ رخموں کو مندل کرتی اور گوشت اٹاتی ہے۔ کلرکس کا اثر بھی یہی ہے۔ انہوں نے تو اس میں صبر اس کا اثر کمزور سمجھا ہے

نوشدر، گل سوخن، اور پوست سینوت جرب کی دوائیں ہیں، زاج، زنجار، زرخ جرب کی دواؤں میں داخل ہیں، سلیو، ساون، دارچینی، اور صبا میں دارچینی محصل، صبا میں اور بیتہ قابض اور محلل ہیں۔ (مولف)

وہ تمام دوائیں جن کے اندر جانی تاثیر کم ہوتی ہے وہ کمزور جرب کے لئے اور جن کے اندر جلاء کی تاثیر زیادہ ہوتی ہے وہ طاقتور جرب کے لئے موزوں ہوتی ہیں یہ سب رخموں کے اثرات کی اصلاح کرتی ہیں۔ کیونکہ یہ انہیں رقیق و لطیف کر کے، پر سے کچھ جلاء پیدا کر دیتی ہیں۔ طبقات چشم صلب کے لئے جو ادویہ مناسب ہیں وہ رقیق، صبر، رعفران اور باررد سے مراد ہوتی ہیں، اور ان میں وہ دوائیں شامل کی جاتی ہیں جو ان سے زیادہ طاقتور ہوتی ہیں۔ (جانیوس)

بصارت معدوم یا کمزور حسب ذیل جہتوں سے ہوتی ہے:

- ۱۔ حاسہ اول یعنی دماغ کی جانب سے
- ۲۔ دماغ سے آنکھوں کی جانب آنے والی تالیوں کے پہلو سے
- ۳۔ مذکورہ اثر کو قبول کرنے والی اشیاء مثلاً رطوبات اور طہات کی جانب سے۔
- دماغ کے پہلو سے ضرر لاحق ہوا ہو تو اس کے ساتھ تنخیل کے اندر بھی ضرر لاحق ہو گا۔ کیونکہ مقدم دماغ کے مریض ہونے کا ماری اثر یہ ہے کہ تنخیل بھی مازوف ہو جائے۔
- ۴۔ کوئی سدہ سوء مزاج حار یا بارد کا پتہ دے رہا ہو۔
- ۵۔ بعض اور ام موجود ہوں۔

سوء مزاج کا جہاں تک تعلق ہے سوء مزاج حار کا اندازہ عدم بصارت کے ساتھ آنکھوں میں شدت التهاب سے ہو گا۔ اور سوء مزاج بارد کا پتہ برودت سے ہو گا۔ آنکھوں کے اندر عدم بصارت کے ساتھ برف جیسی غشائے محسوس ہوگی۔ رطوبت بچوں اور مرطوب المزاج حضرات میں پوست بوڑھوں میں عارض ہوتی ہے۔

ورم عصب، فقدان بصارت کے ساتھ ثقل اور ضربان (دھڑکن) کی کیفیت سے معلوم ہو گا۔

ورم سوداوی اور بلغمی میں عدم بصارت کے ساتھ بوجھ محسوس ہو گا۔ ضربان (دھڑکن) اور حرارت غالب ہوگی۔ وقت سے بھی پہچان کی جاسکتی ہے۔ ورم صلب آہستہ آہستہ طویل مدت ہی میں ظاہر ہوتا ہے۔

سدہ کی پیچیدگی اس طرح ہوگی کہ مقام مرض پر اپنا تک بوجھ محسوس ہو گا۔ نیز آنکھ کا احیاء نہ ہو گا۔ آنکھیں بند کرتے وقت اور نہ خلعت و روشنی میں تک ہو گا۔ عصب (مخوف) بھی منتشر ہو سکتا ہے۔ اس کی وجہ سے عدم بصارت کے ساتھ آنکھ، فتنہ الجھڑنے کی۔ کیونکہ آنکھوں میں ابھر موجود ہو، اور بصارت علی حال باقی ہو تو اس کا مصلب یہ ہے کہ آنکھوں کی جز کو گرفت میں رکھنے والے عضلات میں استرخاء پیدا ہو گیا ہے۔ مگر عدم بصارت کے ساتھ آنکھیں الجھڑتی ہوں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ عصب مجوف توٹ گیا ہے۔ یا برقی طرح پھیل گیا ہے۔

جلید یہ کے امراض

یہ امراض سوء مزاج کی تھوڑی قسموں سے یا جلید یہ کے اپنی جگہ سے ہٹ جانے سے لاحق ہوتے ہیں۔ اپنی جگہ سے دائیں اور بائیں ہٹ جانے سے بصارت کو کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ مگر اوپر اور نیچے کی جانب ہٹ جانے سے مریض ایک چیز کو دیکھنے لگتا ہے۔ رطوبت جلید یہ اندر کودھنس جائے تو آنکھ سر تکیں اور بلند ہو کر ابھڑ آئے تو آنکھ نیلتوں ہو جاتی ہے۔

ثقب عنیبہ کے امراض

تنگی۔ کشادگی اور کجی۔ پتلی اگر پیدا انٹی طور پر تنگ ہے تو نگاہ کے بعد تیز ہونے کا موجب ہے اور اگر اکتسابی طور پر تنگ ہے تو بصارت کو نقصان پہونچائے گی۔ تنگی اس لئے عارض ہوتی ہے کہ طبقہ عنیبہ مرطوب ہو جانے کے بعد مسترخ ہو کر سخت ہو جاتا ہے۔ یا یہ کہ رطوبت سینہ مرطوب ہو جاتی ہے۔ لہذا طبقہ عنیبہ کو پھیلانے سے عاجز رہتی ہے۔ اس طرح سوراخ تنگ ہو جاتا ہے۔ یہ نقصان روہنہ کیونکہ یہ رطوبت شعاع کو جلید یہ پر فروغ پانے سے روکتی ہے اسے تر رکھتی ہے اور اس کے مزاج کی حفاظت کرتی ہے مگر ان باتوں کی عدم موجودگی میں جلید یہ کے اندر یوسیت پیدا ہوگی اور بصارت زائل ہو جائے گی اس لئے جیسے آفتاب کی جانب نگاہ کرنے والے کا حال ہوتا ہے۔

رطوبت عنیبہ جو طبقہ صبیہ میں محصور ہوتی ہے کہ استفران سے آنکھ کے اندر عارض ہونے والی تنگی کا علاج مشکل ہے۔ مگر عنیبہ مرطوب ہو جانے سے جو تنگی عارض ہوتی ہے وہ سہل العلاج ہے۔

بند یوسیت کے باعث پتلی کی تنگی ناقابل صحت ہے۔ یہ حالت زیادہ تر یوسیت کو شیش آتی ہے۔ اگر صبیہ میں رطوبت کی کمی سے جو تنگی لاحق ہوتی ہے وہ صحیح ہو جاتی ہے۔ ثقب صبیہ کی کجی سے بصارت کو نقصان نہیں پہونچتا۔ کجی قریب سے کسی زخم کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ قرعہ اگر تمب تو صبیہ کا پتھو حصہ ابھڑ آئے گا۔ اسی کو مورسرت کہتے ہیں۔ اس کی وجہ سے صبیہ کھو جائے گا مگر بصارت کو نقصان نہ پہونچے گا۔ لیکن ابھر زیادہ سوچائے گا تو بصارت جاتی رہے گی۔ یونکہ صبیہ کا ممتد باطل بیچار ہو جاتا ہے اور عنیبہ کے جرم کے محاذ میں آ جاتا

ہے، کبھی کبھی پورا طبقہ عنیبہ ابھرتا ہے اور ثقب (سوراخ) قطعاً بیکار ہو جاتا ہے۔

قرنیہ کے امراض

زخموں کے آثار دیکھ ہو جاتے ہیں۔ اس طرح کی کیفیت سوراخ کے اندر نہ ہو تو بصارت کو قطعی نقصان نہیں پہنچتا۔ مگر یہ آثار خشک ہو کر پوست کی وجہ سے ہلکے ہو جاتے ہیں، اور شفافیت کم ہو جاتی ہے تو نگاہ کمزور ہو جاتی ہے۔ یہ کیفیت جڑھوں کو پیش آتی ہے، مرض کی ایک نوعیت یہ ہے کہ عنیبہ کا سوراخ کشادہ ہو جائے۔ یہ کیفیت عنیبہ کی خشکی سے پیدا ہوتی ہے۔ عنیبہ خشک ہو جاتا ہے تو پھیل کر اس کا سوراخ کشادہ ہو جاتا ہے۔ ایسی کیفیت عجمہ عسیر اخرج ہوتی ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ رطوبت میضیہ بڑھ جاتی ہے، چنانچہ طبقہ عنیبہ کو پھیلا دیتی ہے جس کی وجہ سے سوراخ کشادہ ہو جاتا ہے ایک اور سبب یہ بھی ہوتا ہے کہ طبقہ عنیبہ میں کوئی ورم پیدا ہو جائے۔ یہ دونوں صورتیں سہل اخرج ہیں۔ (جالینوس)

ملامت بیان نہیں کی۔ (مؤلف)

عنیبہ کے امراض

طبقہ عنیبہ پھٹ جاتا ہے تو رطوبت حید یہ بہہ جاتی ہے۔ ایسی صورت میں حید یہ سے روشنی کی ملاقات قریب ہو جاتی ہے۔ چنانچہ تیزی کے ساتھ وہی کیفیت پیدا ہوتی ہے جو قریب کی جانب نظر کرنے سے پیدا ہو جاتی ہے۔ دوسرے یہ کہ اس زخم کی رطوبت روج خارج ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

یہ غلط ہے۔ (مؤلف)

میضیہ کے امراض

رطوبت میضیہ سے بصارت کو نقصان حسب ذیل وجوہ سے لاحق ہوتا ہے

۱۔ مقدار کی بیشی سے

رطوبت میضیہ مقدار سے زیادہ ہو جائے گی تو حید یہ کو پھیلا دے گی۔ اس طرح

سورخ کشادہ ہو جائے گا۔ لہذا گہرائی کی وجہ سے بصارت کا نفوذ نہ ہو سکے گا۔ ایسی صورت میں جدید یہ خود کو چھپا کر اپنا تحفظ نہ کر سکے گا۔ عداوت ازیں اس سے بھی وہی صورت حال پیدا ہوگی جو قلاب سے پیدا ہوتی ہے۔

۲۔ کیفیت سے

رطوبت بھیہ کاڑھی ہو جائے تو دور کی چیز انسان دیکھ سکے گا نہ قریب کی مگر زیادہ کاڑھی ہو جائے گی اور گاڑھ پین خود سورخ کے پاس واقع ہو تو بصارت معدوم ہو جائے گی۔ اس کی مثال نزول اماء کی ی ہوگی۔ ایک قول کے مطابق اسی کو نزول اماء کہتے ہیں۔ گاڑھ پین تھوڑا ہو اور سورخ کے چپ و راست میں ہو تو انسان یک وقت بہت ساری چیزوں کو نہ دیکھ سکے گا۔ وجہ یہ ہے کہ اور اگر یہ گاڑھ پین وسط میں ہو اور چپ و راست کھلے ہوں تو انسان شے مرئی کو اس طرح دیکھے گا جیسے اس کے اندر کوئی روشنی دار ہو۔ اگر اس طبقہ کے اندر گاڑھے غلیظ متفرق اجزاء موجود ہوں تو آنکھوں کے سامنے بال جیسی چیز اور بھتے اڑتے ہوئے نظر آئیں گے۔ طبقہ کارنگ تبدیل ہو کر مدہ ہو گیا ہو تو چیزیں یا نظر آئیں گی جیسے ان پر کبریاں حواں چھپا ہوا ہو۔ اسی طرح طبقہ کارنگ مدہ ہو گیا ہو تو چیزیں سرخ، اور زرد ہو گیا ہو تو زرد نظر آئیں گی۔

قرنیہ غلیظ ہو کر باہم چپک جائے تو اس سے خلعت بھر لاحق ہوگی اور مرطوب ہو جائے اشیاء گہراؤ اور دفانی نظر آئیں گی۔ ایک قسم کی صورت یہ ہے کہ طبقہ قرنیہ میں نقص واقع ہو جائے۔ جیسا کہ بوزمونی کو پیش آتا ہے۔ یہ کیفیت خود قرینہ کے اندر پوست اور خود شب قرینہ کے اندر سخت مرقطی سے لاحق ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں شب بھیہ اپنی اصل حالت پر مآتی رہتا ہے۔ یا یہ کیفیت اس سے لاحق ہوتی ہے کہ بچہ میں نقص واقع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ شب کے طور پر شب بھیہ تک ہو جاتا ہے۔ اگر اس کارنگ تبدیل ہو کر مدہ سرخ یا زرد ہو جائے تو اشیاء مدہ اور زرد نظر آنے لگتی ہیں۔

کتاب احسن الاعراض کے چوتھے مقام میں اس کی تقسیموں اور جامع حالات میں قریب الامین کا مطالعہ کریں۔ پہلے سے موجود کسی فرد کے باعث قرنیہ میں ابھارید ہو گیا ہو تو یہ بصارت کے سے مضرب ہے کہ جیسا کہ روشنی سے جدید کے قریب ہو جانے کی صورت میں ہوتا ہے۔ یہی وہ حالت ہے جس میں آفتاب سے پیدا شدہ شب کواری بھیہ غیثت رد ہوا ہوتا ہے۔ قرنیہ غلیظ ہو جائے تو بصارت جاتی رہے گی۔ یہ کیفیت اس وقت

ہے۔ لہذا علاج میں مہر سے کام لیں۔ ایسے مریضوں کی آنکھوں کے پردے بید کثیف ہوتے ہیں۔

ازالہ مادہ کے بعد آنکھ کے تمام دردوں کا عمومی علاج یہ ہے کہ غذا لطیف رکھیں مسلسل اسہال لائیں۔ شراب کم کریں، جماع ترک کرادیں، ہاتھوں اور پیروں کو باندھ کر مالش کریں۔ آب گرم سے اطراف کی جھید کریں، پنڈلیوں کو باندھیں، پیروں کی مالش کریں خاص کر شدت درد کے موقع پر۔ چلوں، کپنیوں اور پیشانی پر طار رکھیں۔ اس سے نزالہ رک جائے گا۔

آنکھیں تندرست ہوں یا بیمار انہیں حسب ذیل چیزوں سے سب سے زیادہ نقصان پہنچتا ہے:

- ۱۔ حکم کی مسلسل شکلی
- ۲۔ روشنی کی جانب مسلسل دیکھنا
- ۳۔ ہار یک خط پڑھنا۔
- ۴۔ کثرت جماع
- ۵۔ نمکین مچھلیاں کثرت سے کھانا۔
- ۶۔ مسلسل مدہوشی
- ۷۔ حکم پری کے بعد سونا۔

آنکھیں کمزور ہوں تو کھانا نیچے جانے سے پہلے کبھی نہ سونیں۔ آشوب چشم اور قرحہ چشم میں تب سر سے آنکھوں کو نہ چھوئیں اس سے مادہ محتس ہو جاتا ہے اور قرحوں کی بنیایں زائل نہیں ہو پاتیں۔ تب سر سے نفع کم ہی ہو رہے۔ البتہ جو شخص سو دھڑان جا رہا مادہ میں مبتلا رہتا ہے تب سر سے فائدہ ہوتا ہے۔ آشوب چشم گرم کامریض یا جس کی آنکھوں میں دانے پڑتے ہوں وہ سیاہ پٹے کا ٹکڑا آنکھوں پر مسلسل رکھے، کم روشن مقام پر رہے، بستر سفید استعمال نہ کرے۔ اس پاس میں بنریاں رکھے۔ قرحہ دانہنی آنکھ سے اندر ہو تو مریض دانہنی جانب اور بائیں جانب میں ہو تو بائیں جانب سوئے۔ نہ چھینے، نہ چھینکے، نہ دھاری پخت ہو جانے کے بعد میں تمام میں داخل ہو۔ اس سے پہلے نہیں۔ حمام میں ریادہ دیر تک

نہ رہے۔ آنکھوں میں پانی ہو تو مر یض غرغره، چھینک اور دوا اور چیخ پکار سے پرہیز کرے۔ کیونکہ یہ باتیں جب مادہ کا باعث ہوتی ہیں۔ ایسے مریضوں کے لئے ایازج کی مسوک کرنا مناسب ہے۔

جس آنکھ کے اندر سرخی زیادہ ہو اور رطوبت اور کچھڑ بہ کثرت ہو، اس کا مادہ خون ہوتا ہے۔ زیادہ سرخی کے ساتھ آنکھوں کے اندر خشکی ہو، کچھڑ نہ ہو تو اس کا مادہ صفراء ہوتا ہے۔ سرخی کم ہو اور کچھڑ زیادہ تو مادہ بلغم مضر ہوتا ہے۔ سرخی اور کچھڑ کم ہو تو مادہ سوداء ہوتا ہے۔ خون اور بلغم سے پیدا شدہ آشوب چشم میں بوقت خواب مادہ چپک جاتا ہے۔ مگر صفراء اور سوداء سے لاحق ہونے والے آشوب چشم میں ایسا نہیں ہوتا۔ اس میں مادہ بجمہ کم ہوتا ہے۔ سب سے پہلے آنکھوں کے اندر سیحان پیدا کرنے والے مادہ کا استخراج کرنا چاہئے۔

آنکھوں کی سفیدی میں جو پھوڑا نکلتا ہے وہ "شمر" اور سیاہی میں جو پھوڑا نکلتا ہے وہ قرح کہلاتا ہے۔ قرح اس لئے کہ اس میں مسخرت زیادہ ہوتی ہے۔ شمر اور قرح تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک قسم معتدہ میں نکلتی ہے۔ یہ بڑا کھدائی ہے۔ دوسری قسم قریہ میں نکلتی ہے۔ معتدہ میں نکلتے والی قسم گل کی گل سرخی ہوتی ہے اور قریہ میں نکلتے والی قسمیں سفید ہوتی ہیں، اگر یہ غیر سودا مکمل ہے سیاہی ہوں تو زیادہ خطرناک ہوتی ہیں۔ ماندھی ہوئی پٹی کے اوپر سفید مادہ چھائے تو آنکھوں میں سخت درد اور ٹیس ہوگی۔ یہ مادہ مائل بہ زردی، خاکستری یا نیلونی ہو تو درد اور ٹیس کم ہوگی۔ مائل بہ سرخی ہو تو بھی درد اور ٹیس کم ہوگی۔

تمام جبریاتی سرموں کا استعمال اسی وقت جائز ہے جب انہیں جان کر خوب اچھی طرح دھو کر صاف کر دیا جائے اس کے بعد چسپ لیا جائے۔ ورنہ نقصان بہت ہوگا۔ سرموں کی سلائی نہایت چکی ہونی چاہئے۔ (ہمد کی مین)

(سلائی) جلد کے اندر نہایت آہستہ آہستہ ایب مدت تک گزاری جائے حتیٰ کہ وہ خوب نرم ہو جائے۔ کئی نئے نئے منسب یہ ہے کہ چکوں کو انھار تہستہ تہستہ چھڑے۔ جلدی نہ کرے۔ دونوں چکوں کے درمیان گوشہ ہائے چشم میں زردی ڈالے۔ آشوب چشم اور درد چشم میں آنکھوں کے اندر سلائی نہ پھیرے۔ چڑیوں کو اکھیرتا ہو تو درد سے تھکا قصد کرے۔ اسے چڑیوں پر اچھی طرح گزارے۔ چکوں کو اسے تو قہور اتھوڑا کر کے واپس

کرے۔ ہاتھوں کو چھوڑ دے کہ پلکیں از خود واپس آجائیں۔ جس بیماری کے اندر نہیں اور سخت درد ہو مثلاً آشوب چشم اور قرصہ چشم میں خشک اور تر دوا میں استعمال کریں جو نرم ہوں اور ہر دو بیماری جو مزمن، جس میں درد نہ ہو مثلاً جرب، سیل، آثار قروح، جھ، پردہ، کمنہ، آشوب چشم کی باقی ماندہ بیماری، سداق، ظفر، دن سب کا علاج محلی اور اور منقعی اور یہ سے کریں۔ دواؤں کا انتخاب حسب ضرورت کریں۔ دو بیماریاں سبج ہو جائیں تو سب سے پہلے اس بیماری کا علاج کریں جو تکلیف دہ ہو۔ (مؤلف)

مواد کا انصباب - نگھوں کی جانب مسلسل ہو رہا ہو تو آنکھوں کا علاج فی نفسہ بیکار سے سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ مواد پورے جسم سے آ رہا ہے یا محض سر کی جانب سے۔ پورے جسم سے آ رہا ہو تو استفراغ کریں، محض سر سے آ رہا ہو تو جسم کا استفراغ کریں یا سر کا استفراغ کریں اور سر پر طلاء رکھیں۔ کھوپڑی کے باہر مواد آ رہا ہو تو دونوں طریقوں کو قطع کر کے ان پر طلاء رکھیں، اور اگر مواد کھوپڑی کے اندر سے آ رہا ہو تو اس کی ملامت یہ ہے کہ چھینکیں آئیں گی، غارش اور سوزش ہوگی۔ ایسی صورت میں فصد کھولیں۔ اسہال لائیں، اور سر کا استفراغ کریں۔ ضعف بیکار ہو اور آنکھ کی شکل بھی قائم ہو تو دیکھیں اس کا تعلق نفس، مانع سے ہے یا عصب (بحولہ) میں سر واقع ہو جانے سے یا قریب کی پوست سے۔ قریب کی پوست سے پتلی کی شکل میں تھپہ واقع ہو جاتا ہے۔ ہذا خوب سمجھ ہو جو نہ علاج کریں۔ قدم قرواں اور شہر کا امین علاج ایسی مختلف مسروداویات کے مرئیات کا محتاج ہے جن میں دواؤں کا سرحدت بھی ہوں مثلاً سفیدہ، نشاستہ، صمغ اور مینج بھی ہوں جیسے انزروت، مر، کندر، زعفران، آب حلوہ، نیز مخدر بھی ہوں جیسے افیون۔ بیماری طویل ہو اور پختہ نہ ہو رہی ہو تو نہ کورہ دواؤں کے ساتھ، شق، جند بیدار، جین قوی، انسان، دویہ شعلہ کریں۔ (بمعدہ یائین)

قسمت بیماری کے سے شیف تیار کئے جائیں۔ غ میں تاخیر ہو رہی ہو تو فصد، نفی کرنے کے سے بہتانی شیف، پھیپوں کو روکنے کے سے شیف، نفی پیدا کرنے کے سے شیف، گوشت اکانے کے سے شیف، پھیپوں و امیٹھ نے کے سے شیف (لک الٹ)۔ جائیں۔ (مؤلف)

امراض چشم میں کچھ بیماریاں اسی میں جن میں فصد یا جاست یا اسہال کے ذریعہ جسم کا استفراغ اور مہموں کے ساتھ خدا کے عطیہ دینا ضروری ہے۔ کچھ بیماریاں ایسی

ہیں جن میں سرمہ کافی نہیں ہوتا۔ جن بیماریوں کے اندر تلخیص کی ضرورت ہوتی ہے ان میں ثور، قرعے، آشوب چشم، گرم اور سہل داخل ہیں۔ بشرطیکہ ساتھ میں بخ، گرم یا شدت کی سرخی، کثرت رطوبت اور قذی (کچڑ وغیرہ) ہو، جن بیماریوں کے اندر استفراغ کی ضرورت نہیں ہوتی ان میں قرحوں کے آثار (پھیپاں) جو محتاج جلاء ہوتے ہیں اور وہ تمام درد داخل ہیں جن کے ساتھ نہ امتلائی کیفیت موجود ہو نہ عروق چشم نے اندر بخ نہ ہی بہ کثرت بہنے وان رطوبت ہو۔ زخموں کی صفائی اور سُنَد کی کے مطابق ان کی اور یہ مختلف ہوتی ہیں۔ آنکھ کے پردوں کے گرم طویل ہو جائیں پختہ نہ ہوں اور نہ ہی چسپ جمع کریں تو آنکھوں میں انزروت مربی، زعفران، جند بیدستر، کندس، رسوت ہندی اور آب صاب کا سرمہ لگائیں۔ اور اگر ہو (۱) تو مذکورہ دواؤں کے اندر صیت، سکنج، شق، دارچینی، ساذج، سہل شامل کریں، آنکھوں کے پردے متاثر ہونے اور بری طرح پختہ رطوبت بہانے سے پہلے پہلے ان دواؤں کو استعمال کریں۔ گرم کھل جائیں تو چسپ جذب اور گندھوں کو پر کرنے والی دواؤں کے ذریعہ علاج کریں۔ مثلاً مکایہ (ذردورانی) کے درجہ۔ شیاف انیس کو، دود اور آب صاب میں گھس ہیں۔ اثر باقی ہو تو پوست بضمہ مرغ، کف دریا، بنیر مایہ، فرکوش، صاب (گود) کی میٹھی، اور مسکوتیا (۲) وغیرہ کے ذریعہ علاج کرنا لازم ہے۔

آنکھوں کے اندر درد، امتلاء کے سبب ہو تو استفراغ کرائیں۔ سکون نہ ہو تو یہ سمجھیں کہ مادہ عضو کے اندر مستحکم ہو چکا ہے۔ ابتدا مسکن درد، شفاء اور چمپہ وغیرہ محلول تدبیروں سے علاج کریں۔ اس سے بھی سکون نہ ہو تو کچھ رات کا استسما، گرم ہے۔ آنکھ کے اندر سب سے بڑی پیدا ہونے والی آفت قرحوں کا پیدا ہو جانا ہے۔ ایسی صورت میں کثرت سے رشک رہاں ہوں گے۔ سخت چھین ہوگی۔ درد ہوگا۔ قرحوں کے پھٹنے سے پہلے سرمہ، لیمہ اور مٹری ادویات کی ضرورت ہوگی جن کے اندر سوزش ہونے جلدائی تاثیر، ثور کا علاج ایسی چیزوں سے کریں جو مواد کو کھینچ کر سمیٹ لیں۔ سب سے عمدہ

۱۔ سرمہ صاب، لیمہ، مٹری، شفاء، چمپہ، مسکن درد، شفاء اور چمپہ وغیرہ محلول تدبیروں سے علاج کریں۔ اس سے بھی سکون نہ ہو تو کچھ رات کا استسما، گرم ہے۔ آنکھ کے اندر سب سے بڑی پیدا ہونے والی آفت قرحوں کا پیدا ہو جانا ہے۔ ایسی صورت میں کثرت سے رشک رہاں ہوں گے۔ سخت چھین ہوگی۔ درد ہوگا۔ قرحوں کے پھٹنے سے پہلے سرمہ، لیمہ اور مٹری ادویات کی ضرورت ہوگی جن کے اندر سوزش ہونے جلدائی تاثیر، ثور کا علاج ایسی چیزوں سے کریں جو مواد کو کھینچ کر سمیٹ لیں۔ سب سے عمدہ

چیزیں اس کے سے تو تیا، شاذہ اور اٹھ ہیں۔ انہیں ہمارے بارہ بیان کر وہ طریقہ کے مطابق دھو کر چیں لیں۔ (جمد کا لین)

”کھوں کے اندر قرح پیدا ہو جائیں تو فصد، ممکن نہ ہو تو پنڈلیوں کی حجامت، ترک نہ کریں، اور ممکن ہو تو دونوں عمل کریں۔ ہر چار دن پر ہید یا تھر ہندی یا خیار شمر و ترنجبین و آلو بخارا پھر حسب ذیل نسخہ کے ذریعہ مسبل دیں

کتہ ایارپ اسوس ایک جزو، سقمونیا مشوی نصف جزو، گوسیاں بنالیں۔ مقدار خوراک

۳ گرام۔

تدبیر کا رخ لطافت کی جانب ہو۔ زیادہ لطافت نہ پیدا کریں۔ کیونکہ بیماری طوں کھینچتی ہے جس سے پیپ کے سینے اور قرحہ کے پھٹنے کی حد تک لطافت رکھیں۔ اس کے بعد ذرا غلظت پیدا کر دیں، یعنی قرحہ پھٹنے کے بعد چوزے، اور کبری کے بچے کے پیپ دیں۔ تاکہ مریض کی قوت گرنے نہ پائے۔ قوت گر جائے گی تو جسم میں کثرت سے فضلات بنیں گے۔ نتیجہ کے طور پر آنکھوں کے اندر بھی ان کی کثرت ہوگی۔ کثرت کی وجہ سے طبیعت جو کمزور ہو جاتی ہے ان اخلاط کو پختہ نہ کر سکے گی۔ چھوٹی پھنسیاں سختی اور پھینتی، ہی وقت میں جب مادہ کے اندر شدت کی بھن پیدا ہو جاتی ہے۔ شیف ایض سخت کا ضامن ہے۔ یہ ان پھنسیوں کو خشک کر دیتا ہے۔

استفراغ کے بعد قرحوں اور ٹوڑ پر ایسے نرم شیف ایض کا سرمہ لگانا مفید ہے جس کے اندر قلمیان ہو بلکہ انزروت، نشاستہ، صمغ، کنڈر اور افیون سے رقیق سفیدی ہو۔ مرخ میں تیار کیا گیا ہو۔ اسے عورتوں کے دودھ کے ساتھ آنکھوں کے اندر پکایا جائے۔ اس عیبت میں یہ عمدہ ہے۔ بہت درد شدید ہو تو آنکھوں کے اندر کثیر، نشاستہ، افیون، مرغیدہ سے بنا ہوا شیف ڈالیں۔ قرحہ پھٹ جائے تو نرم مرخ اور سفید شیف کا سرمہ لگائیں جس نے اندر قلمیا، شاذہ و دیگر مجھت مجریات داخل کئے گئے ہوں۔ سوزش، درد کم ہو جائے اور قرحہ صاف کرنے کی ضرورت ہو تو مذکورہ دواؤں کے ساتھ جدائی ادویہ شامل کریں۔ تاکہ قرحہ صاف ہو جائے اور اسی کے ساتھ گوشت اُٹ آئے۔ قرحہ آنکھوں کے سامنے نظر نہ آئے تو یہ سمجھیں کہ بصارت کی راد میں ہرگز رکاوٹ ثابت نہ ہوگا۔

اثر ٹار پیو اسہ جائیں تو اپنی باندھنا اور اکسیرین کا استعمال مناسب ہے جن کا تذکرہ

ہم کر چکے ہیں۔ اس سے سکون اور اطمینان حاصل ہو گا۔ قرعہ نے اثر سے رہ جانے والی بقیہ سفیدی کا علاج کرنا چاہیں تو مریض کو روزانہ حمام میں داخل کریں، اور حمام سے نکلنے کے بعد سرمہ لگائیں۔ یہ بقیہ سفیدی کو نرم کر دے گا۔ سہولت سے کام لیں۔ پھوہڑپن نہ کریں، تاکہ عصبیہ نہ چھٹ سکے۔ اور یہاں ابھر پیدا نہ ہو۔ کسی حادثہ میں ابھر پدا ہو جائے تو اشد، شاد نہ اور سفیدہ سے علاج کریں۔ پنی ہاندھیں۔

(مرانا، علی نبیر، عیسیٰ باب الفوق، ابن جنید در کنون کی ایک معتد بہ تعداد)
کبھی کبھی کسی جسمانی بیماری کے سبب حمام ممکن نہ ہو تو مریض کو گرم مانی کا بھپارہ دیں، مریض دیر تک آنکھیں کھولے رکھے تاکہ چہرہ پر پسینہ اور سرخی آجائے۔ اس کے بعد سرمہ لگائیں۔ (مؤلف)

آشوب چشم:

استفراغ اور انقطاع مادہ سے پیشہ کسی مفید شدید قبضیت پیدا کرتے دے شیاف کا سرمہ ایسے آشوب چشم میں نہ لگائیں جو متورم ہو اور جس میں شدت کا درد ہو رہا ہو۔ ابتدائی آشوب چشم کا علاج شیاف انیش سے کریں جو کتہ، انشاست، صمغ، سفیدہ اور الیون سے عرق ناخونہ میں گوندھ کر تیار کیا گیا ہو۔ اسے رقیق سفیدی میں مرغ میں ملا کر آنکھوں کے اندر قطور کریں۔ اسے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ چونکہ دودھ بعد گرم ہوتا ہے۔ اس میں سورش قطعاً نہیں ہوتی۔

بیماری کے شروع میں قابض ادویہ کی ضرورت ہو تاکہ آنکھوں کے اندر مادہ قرعہ نہ لگے تو یہ سجد قابض نہ ہوں۔ آشوب چشم اور قرعہ کے شروع میں تیز محلول ادویات ہرگز استعمال نہ کریں۔ یہ کہ درد شدت کا ہو۔ چونکہ یہ ادویات دلوں کو کھینچ کر آنکھوں کے اندر بھر دیتی ہیں۔ شدت درد کے اندر گوندھ راویہ مفید ہیں۔ اگر زیادہ دلوں تک ان کا استعمال نہ رہیں۔ چونکہ امراض کو یہ ثابت اور نکال کو سجد کمزور کر دیتی ہیں۔ مورد کے اندر سکون داری آجائے تو حمام اور محلول سرمے مفید ہیں۔ تیز سرمے شرائط ہی میں کبھی استعمال نہ کریں۔ ورنہ آنکھوں کے اندر تغیر آئے گا۔ بتدریج تیز سرمے استعمال کریں۔ درد بچ جینی شدید آشوب چشم کے اندر زردور انیش پھر زردور امند استعمال کریں۔ آشوب چشم میں درد شدت کا ہو رہا ہو تو نرم شیاف انیش سجد مفید ہے۔ اس کے اندر معدنیات میں صرف سفیدہ

ہوتا ہے۔ اسے رقیق سفیدی، عین مرغ میں شامل کر کے آنکھوں میں قطور کریں۔ درد شدید ہو تو کثرت سے چھید کریں۔ کم ہو تو چھید ایک یا دو بار کافی ہے۔ چھید تب ناخونہ اور آب حب سے کریں۔

ضادوں کا جہاں تک تعلق ہے یہ زعفران، ناخونہ، دھنیا، برٹ دھنیا، زردی بیض مرغ اور انگور کے گازھے اس کے اندر بھونائی ہوئی روئی سے تیار کریں۔ درد شدید ہو تو ان دواؤں کے اندر پوست خشکاش، رانیون شامل کر لیں۔

طے زعفران، مایٹا، رسوت، صمغ عربی اور صبر سے تیار کر کے پلکوں پر رکھیں۔ نزاؤں کو روکنے کیلئے جو طے پیشانی پر رکھے جاتے ہیں انہیں اگر سیلان رطوبت گرم ہو تو عذراج، بجی، حو کے ستو، خرف، اسپنل اور غسب المحسب وغیرہ سے الغرض ایسی دواؤں سے تیار کریں جو مبرداور قابض ہوں۔

سیلان رطوبت میں حرارت زیادہ نہ ہو تو طے بجی کی گردہ اور مر سے تیار کریں۔ کندر کو سفیدی عین مرغ میں شامل کریں۔

سیلان رطوبت بارہ ہو تو اسے سہریت، زفت، فلون اور تریاق سے تیار کریں۔ شیخ سوختہ گندھوں کو اچھی طرح پر کرتا ہے۔ کیونکہ اس کے اندر سوزش پیدا ہے بغیر جلاؤں اور خشک کرنے کی تاثیر ہے۔

آنکھوں کے اندر آشوب اور قرصوں کے باعث رے سے نہ درم ہو نہ درد ہو تو شیاف احمر اور ضرور الصفا استعمال کریں تاکہ آشوب کے بقیہ مادے اور خلطیں تحلیل ہو جائیں۔

(مرام، ملی نبیہ، جیسی باب، حقوق، ابن جنید اور کیوں لی ایک معقدہ - عقد ۱۰)

ادویہ چشم کی قسمیں سات ہیں

مسدود، مسخ، جلاء، معفن، قابض، مسخ، مخدر :

مسدود وہ ادویہ ہیں جو چشم خشک اور رضحی خصوصیت کی حامل ہوتی ہیں کچھ تریسہ ر اور سیال ہوتی ہیں۔ یہی قسم کی ادویات خشک کرنے کے لیے اور ہلکے تیز سیلان کے لیے موزوں ہیں، بالخصوص جبکہ جسم و ر کے اسفند و ر سیدت کے منقطع ہو جانے کے بعد قرحہ موجود

ہو، یہ ادویات اعتداں کے ساتھ خشکی پیدا کرتی ہیں اور قرحہ کو طبقات چشم کے اندر بڑھنے سے روکتی ہیں۔ سیلان رطوبت منقطع نہ ہو تو ان دواؤں کو نہ استعمال کریں۔ ورنہ درد شدید ہو گا۔ کیونکہ ان دواؤں کے اندر جس قدر تغریہ کی صلاحیت ہوتی ہے اس کے زیر اثر اس بات کے لئے معین و مددگار ہوتی ہیں کہ مذکورہ رطوبت کو تھمیل ہونے سے روک دیں، ہذا بہ کثرت رطوبتیں جمع ہو جانے سے آنکھ کے پردے پھیلیں گے اور کبھی کبھی پھٹ بھی جائیں گے۔ ان ادویات کا اثر عرصہ کے بعد ظاہر ہوتا ہے۔ پھر بھی ہم انہیں استعمال کرنے کے لئے مجبور ہیں۔ آنکھوں کے اندر قرحہ ہو اس کی جانب سے قسم کی رطوبت بہہ کر آرہی ہو، اور مذکورہ دواؤں کے سوا کسی اور دوا کو استعمال کرنا ممکن نہ ہو کیونکہ شدت کے ساتھ سمیٹنے اور سیلان رطوبات کو روکنے کی وجہ سے قابض ادویات درد میں اضافہ کرتی ہیں، حار دواؤں سے مادی خرابی اور تیزی میں اضافہ ہوتا ہے۔ مریخی، محمل اور مہ ادویات گور رطوبات کو کھینچ لیتی ہیں مگر ان سے قرعے بھرتے ہیں اور نہ ہی ابھار مٹتے ہیں۔ حامض اور بوری ادویات چونکہ سوزش پیدا کر کے بیماری میں مچان برپا کر دیتی ہیں اس لئے اس بیماری میں موزوں نہیں ہیں۔ اس میں موزوں وہی دوا ہوتی ہے جو حرارت اور برودت میں معتدل ہو اور بل کسی تکلیف اور سوزش کے خشکی پیدا کرتی ہو۔ جیسے توتیا مغسول، نشاستہ، قلمیا مغسول، سوختہ، رصاص سوختہ سفید و مغسول، اشد مغسول، سفیدی بیضہ مرغ، دودھ وغیرہ بیماری کے علاج میں اس لئے شامل کرتے ہیں کہ یہ مہری ہوتے ہیں اور حریفہ دوا جو کھردراہٹ پیدا کر دیتے ہیں اسے یہ مٹا دیتے ہیں۔ کیونکہ اسے وہ، حوکر، ہموار کر دیتی ہیں۔ چنانچہ درد میں سکون پیدا ہو جاتا ہے۔ ان دواؤں کی لزجہ است (لیسہار ہوتا) نہیں۔ آنکھوں کے اندر دیر تک باقی رکھتی ہے۔ اگر یہ میسر نہیں ہو سکتا تو ان کی جگہ ہم پانی استعمال کریں گے۔ مگر مذکورہ دواؤں میں چونکہ آنکھوں کے اندر دیر تک باقی رکتی ہیں اس لئے آنکھوں کو دھونا پڑتا ہے۔ دھوئی گڑی ہے چمن نہیں ہوتی۔ اس طرحی بہ چینی سے درد میں اضافہ ہوتا ہے۔ دوا ایسی ہے جس سے رقیق سفیدی، یہ مرغ، تب صلبہ مغسول، دودھ، سب صمغ، کتیرا، دودھ اپنی جدا کی تاثیر کے باعث قحوں کے لئے موزوں تر ہے۔ تھمیلی قوت اور درد شدید کو تسکین دینے میں صلبہ اجواب ہے۔ سفیدی بیضہ میں صرف عرائی تاثیر ہوتی ہے۔ نہ گرمی پیدا کرتی ہے نہ سردی نہ صلبہ۔ صمغ اور کسیر مجریاتی ادویات کو گوند جھنے کے ساتھ موزوں ہیں۔ ان دواؤں کو سرد کر کے اچھی طرح چھلنا کر دیتی ہیں۔ اور صلی ہو جانے میں تو رطوبات کو دھونے کیلئے موزوں بھی ہیں۔

درد پیدا کرتی ہیں۔ تاہم یہ دو قسموں میں مستعمل ہیں۔ چنانچہ بصارت کو تیز کرنے والی بعض ادویہ میں تھوڑا داخل کی جاتی ہیں اس سے آنکھ کے اندر روج باصرہ سمٹ کر طاقت حاصل کرتی ہے۔ ان دواؤں کے ذریعہ پکلوں کا کھارہا پن اور خارش بھی دور کی جاتی ہے۔

یہ دوائیں حسب ذیل ہیں:

گلنار، مازو، لوہ چن، قلعہ نیس،

یہ سب سے زیادہ طاقتور اور ازالہ خشونت میں سب سے زیادہ کامیاب ہے۔ عصارہ جات میں عصارہ حلیہ الیتس، اقا قی اور آب حصرم چونکہ آنکھوں سے تیزی کے ساتھ خارج ہو جاتی ہیں اس لئے خشونت کا ازالہ نہیں کرتیں۔

مجمع ادویات کوہم اور ام چشم اور قروح میں بہت پیپ قنیہ کے اندر محبتیں ہوتی ہے، سب سے پہلے تباہی استعمال کرتے ہیں۔ کامیابی نہیں ہوتی تو اس کے ساتھ طاقتور محلل ادویات شامل کرتے ہیں۔ مذکورہ امراض کے علاوہ اور ام چشم صلبہ میں بھی انہیں استعمال کرتے ہیں

یہ دوائیں حسب ذیل ہیں:

زعفران، مر، جند بیدستر، کندر، آب حب، رسوت، انزروت، بارزو، ناخوش،

طبع ناخوش

معدر ادویات میں الفون، ہنٹ اور غلج دخل ہیں خاص کر بہت حدت، خشکی اور زخمیوں میں مستعمل ہیں۔ انہیں و شیری سے استعمال کریں۔ یونہی بصارت کو کمزور اور بھی آجی تکف کردیتی ہیں، لہذا سخت ضرورت پر ہی انہیں استعمال کرنا ہے۔ استعمال بھی مسلسل نہ کریں۔ بلکہ دردی حد تک تھوڑا استعمال کریں۔ درودم قوف ہو جائے تو رتے لریں۔ ان دواؤں کے بعد ہم دار چینی سے سے سوکے لہر سے استعمال کرتے ہیں۔ (رری)

اگر، نکھیں کے نکھیں سرخ اور متورم ہیں اور نیچے پھینک رہی ہیں تو یہ بھیجیں۔ آشوب چشم تر ہے۔ نکھیں اُتر صاف ہوں اور رات میں پینک جاتی ہوں تو یہ بھیجیں کہ آشوب چشم تنگ ہے۔ بچہ خاص سرمد شافی عادت ہے۔

آشوب چشم عویل ہو جائے اور کوئی طاق کار نہ ہو تو پھوں کو اٹھائیں یہاں خارش ہوگی۔ خارش (جرب) نام ہے چھوٹی چھوٹی پھسیوں کا۔ اس کو نیسے سے جدریا، ۱۰۰

تک رگڑے بغیر آنکھیں نہ کھلتی ہوں تو اس کا علاج خاص سرد سے کریں۔ آنکھوں نے گوشوں کو سرخ دیا ہے تو یہ سمجھیں کہ سلاق ہے۔ اس کا علاج شیف بارد ہے۔ اسے نہ چھوڑیں، آنکھوں میں سرد سرد لگائیں۔ (طیب نامعلوم)

صبر اور ارام چشم کے لئے مفید ہے۔ اس کی خاصیت یہ ہے کہ آنکھوں کے اندر مادہ کو آنے سے روکتی ہے اور جو مادہ آپٹا ہوتا ہے اسے تکمیل کر دیتی ہے۔ (جالینوس)

کتاب العین کا جامع باب پڑھیں تو جو مع العسل والا عراض میں اعراض العین کا مطالعہ ضرور کریں۔ کیونکہ یہاں نہایت عمدہ ترتیب اور تکمیل ملے گی۔ پھر ایک اور مرض کا اضافہ بھی ملے گا جو مجھے کسی اور کتاب کے اندر نہیں ملا ہے۔ یہ ہے "قرنیہ کا موطوب ہوتا"۔ (مؤلف)

ناخنوں، زردی، بیضہ، سرخ، آرد حصبہ، آرد کتان اور مینج کے ساتھ ملا کر درم چشم حار صلب کے لئے مفید بنائیں۔ (جالینوس)

آنکھوں پر زعفران کا طلاء کرنے سے مواد تیار کیا جاتا ہے۔ (ابن سہویہ)

زعفران کے ساتھ قبض پیدا کرتا ہے۔ (مسج)

یہی وجہ ہے کہ پتوں پر اس کا طلاء کیا جائے تو درم کے لئے عمدہ ہوتا ہے۔ (مؤلف)

تمام چشم کے امراض میں کتاب العین اور کتاب العلل والا عراض سے چند باتیں:

امراض چشم کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ اکادی قوت و طہ میں پیدا ہونے والی بیماری۔

(۲)۔ اسے اندر، حق مونسے والی بیماری جس کے درجہ بصریت، حس یا حرکت کا

فعل انجام پاتا ہے۔

قوت کے اوپر آفت حسب ذیل وجوہ سے اثر انداز ہوتی ہے:

(۱) فساد مزاج (۲) درم (۳) دماغ کے اندر خاص کر اس مقام پر جہاں عصب بکوفہ یا

عصب حس کہلاتا ہے یا اس کے اندر شکاف پیدا ہو جائے۔ اس کا ایک جزاء عصب بکوفہ ہے۔

اس میں حسب ذیل چیزیں پیدا ہو سکتی ہیں:

۱۔ آنکھوں اقسام کا تغیر مزاج ۲۔ چاروں اقسام کے اورام ۳۔ شکاف ۴۔ تھمد اور طولانی ۵۔ تشنج ۶۔ ورم ۷۔ غیر دکاسہ ۸۔

اس کے بعد طبقہ جلید یہ آتا ہے۔ اس میں بھی حسب ذیل چیزیں رونما ہو سکتی ہیں:

۱۔ جفاف و خشکی، ۲۔ رطوبت، ۳۔ انقباض مکانی، ۴۔ رنگ کا تغیر ۵۔ مقدار سے بڑا ہو جانا ۶۔ چھوٹا ہو جانا ۷۔ تفرق اتصال۔

جلد یہ دائیں یا بائیں مڑ جائے تو حول (بجینکاپن) لاحق ہو جاتا ہے۔ یہ کیفیت زیادہ تر بچوں کو پیش آتی ہے۔ نیچے یا اوپر کی جانب مڑ جائے تو ایک چیز دھنرتا لگتی ہے۔ (جایوس) اگر یہ اندر کی جانب دھنسن جائے تو اس کا بیان حول عمل ہے۔ ہو سکتا ہے اس کی وضاحت ہم کتاب احمیں کے آخر میں کریں جہاں ہم منقسم مضمون کے بیان سے فارغ ہو رہے ہوں گے۔ (مؤلف)

آنکھوں کے اندر جھجج نام کا ورم پیدا ہو جائے تو آنکھوں پر سر کہ اور گرم پانی میں اخیج؛ بدکر بطور ضاد کئی بار رکھیں۔ درد موجود ہو تو صرف گرم پانی کی بیٹیہ کریں، اور مٹی سی پٹی باندھ دیں۔

پرانے سہل، جرب، سحاق احمد و غیرہ جیسے مزمن امراض چشم میں گوشہ ہائے چشم اور پیشانی کی رگ کی فصد کھول دینا میرے مشاہدہ میں مفید ہوتا ہے۔ مریضوں کی ایک جماعت کو سہل کی تلخ تھی۔ میرے سامنے اس کی فصد کھول دی گئی جس سے انہیں آرام سکون ہوتا تھا۔ گوشہ ہائے چشم کی رتیں یعنی پیشانی کی رتیں، و قصبوں میں منقسم ہیں، امت پیشانی کی رگ دونوں آنکھوں کو اور گوشہ ہائے چشم کی فصد صرف ایک آنکھ کو مفید ہوتی ہے تاہم اس کی فادیت زیادہ موثر ہوتی ہے۔ گوشہ ہائے چشم کی رتیں نہ ہیں تو پیشانی کی رگ بجد مفید ہوتی ہے۔ (مؤلف)

ادویات چشم کی قسمیں سات ہیں۔

۱۔ مسدود، مغرتی، مملس، ۲۔ مفتوح، ۳۔ جلا، ۴۔ محج، ۵۔ مخدر، ۶۔ معقن، ۷۔ قاتل

مسدود مغری ادویہ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک ارضی یا بس۔ یہ سوزش پیدا کئے بغیر خشک کرتی ہے۔ خشک کرنے کے لئے ”تیز لطیف سیان میں موزوں ہے۔ بالخصوص جبکہ یہ حالت قرحوں کی موجودگی میں ہو۔ جسم و سر کے استفراغ اور انتھاع سیان کے بعد یہ موزوں ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کے اندر اعتدال کے ساتھ خشک کرنے کی تاثیر ہوتی ہے۔ نیز ”نگھوں کی دریدوں میں جو رطوبت ہوتی ہے اسے طبقات چشم کے اندر سرایت کرنے سے روکتی ہے۔ سیان رطوبت منقطع نہ ہو تو اسے استعمال کرنا مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ ایسی صورت میں درد کے اندر شدت پیدا ہوگی۔ ”نگھ کی دریدیں کثرت امتلاء سے پھیل کر پردوں میں تھوپ پیدا کر دیتی ہیں۔ کبھی کبھی پردے فاسد ہو جاتے ہیں، گاہ پھٹ جاتے ہیں۔ اس قسم کی ادویات کا فائدہ دیر میں ظاہر ہوتا ہے۔ تاہم اس کی ضرورت اس وقت لازم ہوتی ہے جب آنکھوں کے اندر قرح، قرنیہ کے اندر فساد اور عنبیہ کے اندر ابھار پیدا ہو جاتا ہے نیز جب ”نگھوں کی طرف تیز قسم کی رطوبت بہہ کر ”نے لگتی ہے۔ کیونکہ ایسی حالتوں کے اندر ان دواؤں کے علاوہ کسی اور دوا کا استعمال ممکن نہیں ہوتا۔ قاحض ادویات ”ورطوبتوں کو بہنے سے اچھی طرح روک دیتی ہیں مگر یہ ”نگھوں کو شدت سے سکڑ دیتی ہیں جس سے درد میں زیادتی ہو جاتی ہے۔ دوا خارج رطوبتوں میں خرابی اور تیزی پیدا کرتی ہے۔ مرنخی، مٹکل اور مٹک ادویات سیال رطوبتوں کو خارج کر دیتی ہیں مگر قرحوں کو نہ بھرتی ہیں، نہ مندمل کرتی ہیں، نہ ابھار کو زائل کرتی ہیں۔ اس طرح کی بیماری کے لئے صرف وہی دوائیں موزوں ہوتی ہیں جو اعتدال سے قریب ہیں اور کسی حد تک سرایت ہوتی ہیں، یہی ادویہ تھوڑی خشکی پیدا کرتی ہیں۔ اور سوزش سے بالکل خالی ہوتی ہیں۔ اس قسم میں تو تیا مفسوں، سفید و اشہ مفسوں، قلمیہ سوختہ مفسوں، رسا مں سوختہ مفسوں، اخل ہیں۔ (ضمین)

قلمیہ کے اندر بایں ہمد تھوڑی جدائی تاثیر بھی ہوتی ہے۔ بشرطیکہ دھونی گنی ہو، سوختہ یا نہ ہو۔ تو تیا کے اندر تھوڑی قبضیت ہوتی ہے۔ اسی طرح رسا مں سوختہ مفسوں اور سفید و اشہ مفسوں بھی تھوڑی قبضیت ہوتی ہے البتہ نشاستہ کو اچھی طرح دھویا جائے تو اس کے اندر نہ تو کچھ قبضیت ہوتی ہے نہ تیزی۔ ان ادویات میں مرطب دوائیں مثلاً سفیدی بیضہ و قیل، عورتان کا دودھ، طبع حلب، آب حلب، آب صمغ، کستر اسوزش پیدا نہیں کرتیں۔ یہ مغری ہوتی ہیں۔ کھر و رے پن کو ہموار کرتی ہیں۔ تیز رطوبتوں کی حدت میں سکون پیدا کرتی ہیں۔

لہذا درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ پھر نروبست کے باعث آنکھوں کے اندر ان دواؤں کی فیضل مقدار رو جاتی ہے۔ اس کی ضرورت بھی ہوتی ہے۔ کیونکہ تمام دوائیں دیگر تمام اعضاء کے مقابلہ میں آنکھوں سے زیادہ تیزی کے ساتھ دھل اٹھتی ہیں۔ اسی لئے اطباء نے ادویات چشم میں زیادہ تر جھریاتی دوائیں شامل کی ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ آنکھوں کے اندر دیر تک رہیں۔ ان کی نروبست انہیں دیر تک قائم رکھتی ہے۔ یہ سب سے عمدہ بات ہے۔ کیونکہ اس کی ضرورت نہیں ہوتی کہ آنکھیں ہمیشہ ابھرتی رہیں اور ہر معمولی بات پر پلکوں کے اندر سیلان ہو تار ہے۔ ایسی حالت میں درد کے اندر پہچان نہایت آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کو سکون اور راحت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اطباء صمغ وغیرہ کو معدنیات کے ساتھ شامل کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کھردرے پن میں نرمی پیدا ہوتی ہے جس کے بعد اس کی اذیت آنکھوں سے دور ہو جاتی ہے لطیف سفیدی بیضہ فقط مغری ہے۔ تب حبہ بایں ہمہ مسکن و مر اعتداں کے ساتھ مکمل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس سے بیشتر درد چشم میں سکون پیدا ہو جاتا ہے۔

دوا کے اندر مایت کے باعث جدائی تاثیر ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرحوں کو مچانے والی ادویات میں حبہ کے ساتھ دوا شامل کرتے ہیں۔ کیونکہ قرحوں کو مچانے والی ادویات جدائی ہونے کی محتاج ہوتی ہیں۔

مچانے والی ادویات، امراض چشم اور جلد قرنیہ کے اندر مچتیں پیپ کے لئے ابتدائی طور پر تنہا مستعمل ہیں۔ کیونکہ یہ دوائیں ان امراض کو پہنچنے کے جذبہ کریتی ہیں (پیپ) اور اور امراض میں ہو جائیں اور مذکورہ نوعیت کی دوائیں کارگر نہ ہوں تو ان کے اندر تیز قسم کی مفتح ادویات شامل کرتے ہیں۔ مچانے والی یہ دوائیں میں قر، زعفران، جندبیدستر، سند، تب حبہ، رسوت، انزروت، بارزود، آب تاخونہ، داخل ہیں۔ مچ ہونے کے ساتھ یہ مکمل بھی ہیں، مگر ان کے اندر سب سے زیادہ تھیلی قوت موجود ہے، زعفران میں اس سے مگر اس میں مقدس قبھیت ہوتی ہے۔ سند میں زعفران سے کم تھیلی اثر ہوتا ہے مگر اس نے اندر جدائی تاثیر موجود ہے۔ اسی لئے قرحوں کو مچاتا ہے۔ رسوت کے اندر بھی جدائی اثر اور قبھیت ہوتی ہے۔ جندبیدستر سب سے زیادہ کاتا اور اینفت پیدا کرتا ہے۔ انزروت کے اندر بھی کیلی قوت ہے۔ بارزود میں یہ قوت انزروت سے زیادہ ہوتی ہے۔ تاخونہ زعفران کے مانند ہے تب حبہ مکمل ہے قابض نہیں ہے۔

مذکورہ ادویات کے ساتھ مفتوح و محلل دوائیں شامل کرتے ہیں اور اس وقت استعمال میں لائی جاتی ہیں جب مدہ (پیپ) ویر تک قائم رہتی ہے پختہ نہیں ہوتی ہے اور مذکورہ ادویات تحصیل و جذب سے عاجز رہتی ہیں۔ معج ادویات تحصیل نہیں کرتی ہیں تو طبیعت چٹم کے اور ام میں بھی مذکورہ مرکبات استعمال کئے جاتے ہیں۔ مفتوح و محلل ادویات میں طبیعت، سکینچ، فریون، اسٹی، دارچینی، تھما، وچ، سلیپ، سنبل اور ساڈن، شامل ہیں۔ سلیپ، سنبل اور ساڈن کے اندر تھوڑی قبضیت ہوتی ہے۔ دیگر ادویات میں ذرا بھی قبضیت نہیں ہوتی۔ وہ دوائیں جو نزول امعاء کے شروع میں موزوں ہوتی ہیں وہ ایک ہی قسم کی ہیں، اور یہ ہیں مرارے، اور عرق بادیان۔ جو دوائیں تھوڑا جلاء پیدا کرتی ہیں اور سوزش سے خالی ہوتی ہیں وہ ان پھیپوں کو صاف کرتی ہیں جو دین نہیں ہوتیں نیز قرحوں کو بھردیتی ہیں۔ ان میں قلمیا، کنڈر، قرون سوختہ، صبر، کلاب اور اٹھ شامل ہیں۔ قلمیا حرارت اور برودت میں معتدل ہے۔ کنڈر حرارت کی جانب زیادہ مائل ہے۔ چنانچہ ورد کو تسکین دیتا اور مورد کو پختہ کرتا ہے۔ اس کے اندر جدائی اثر بہت کم ہوتا ہے صبر کے اندر گلاب کی طرح مراب تاثیر ہے۔ کیونکہ اس کے اندر تپتی ہوتی ہے جس کے ذریعہ جلاء پیدا کرتی ہے اور قبضیت بھی ہوتی ہے جس کی وجہ سے سمت کر مدمل کر دیتی ہے۔ قرون سوختہ بارہا پس ہوتی ہیں تاہم اپنی حقیقت (خشکی کی تاثیر) سے قرحوں کو مدمل کرتی ہے۔ کیونکہ رطوبتوں کو خشک کر دیتی ہے۔ باقی جو دوائیں مذکورہ ادویات سے زیادہ جدائی اثر رکھتی ہیں۔ اور یہ وہی ہیں جن کے اندر شدید جدائی اثر ہوتا ہے اور ان کا شمار جدائی ادویات کے دورے اور تیسرے طبقہ پر ہوتا ہے۔ یہ سب ظفر و جرب، حاکہ، ایاجفان اور دین پھیپوں کے لئے موزوں ہیں۔ ان میں ریرہ، نحاس، راج، زنجار، نوشادر، مریمتوں جو دورے خارج ہے، قلند میں نحاس سوختہ اور راج و نحاس داخل ہیں۔ یہ سب سوزش پیدا کرتی ہیں، سب سے کم سوزش نحاس سوختہ کے اندر ہوتی ہے۔ ان تمام دوائیں کو دھویا جانا تو سوزش کم ہو جاتی ہے، مگر جس قدر سوزش کم ہوتی ہے اسی قدر جدائی اثر بھی کم ہو جاتا ہے۔ معین ادویات کھدرے پن جرب مزمن صلب ظفر، مزمن اور حاکہ مزمن کے لئے کے لئے موزوں ہوتی ہیں۔ ان میں زرخ اور زان داخل ہیں۔ انہیں طاقتور بنانے کے لئے جدائی ادویات میں شامل کرتے ہیں۔

قابض ادویات میں جو معتدل قابض ہیں وہ شوب چٹم میں سیلان رطوبت کو دفع

لے اور قروح و شہور کے ازالہ کے لئے موزوں ہیں جیسے گلاب، تخم گلاب، سنبل، سونچ، ماشاء، زعفران، اور عرق گلاب۔

ط قنور قابض، ادویات شدت سے سمیٹے اور کھر دراپن پیدا کرنے کی وجہ سے دفع مادہ میں جتن مفید ہیں اس سے زیادہ اس حالت میں درد پیدا کرتی ہیں۔ درد کی وجہ سے وہ جاب مواد کا باعث بنتی ہیں، اس طرح شدید نقصان پہونچاتی ہیں۔ تاہم قنوزی مقدار میں ان ادویات کے اندر شامل کرتے ہیں جو بصارت کو تیز کرتی ہیں۔ یہ جوہر چشم کو سمیٹ کر ط قنور بنتی ہیں۔ نیز ان دواؤں میں بھی شامل کرتے ہیں جو صحت چشم کی محافظ ہوتی ہیں۔ اور ان دواؤں کے اندر بھی داخل کرتے ہیں جو پٹکوں کے کھر دراپن کا ازالہ کرتی ہیں۔ کیونکہ پٹکوں کو قوت پہونچاتی ہیں۔ کھر درے پن کو اکھیڑنے میں مدد کرتی ہیں خاص کر جبکہ کھر درے پن کے ساتھ حدت بھی ہوتی ہے۔ گلہار، مازو، ناپتہ، براد، آسن، قلفنت، اور زنگار۔ آسن اس ادویات میں شامل ہیں۔ قلفنت سب سے زیادہ ط قنور قابض ہے۔ کھر درے پن کے ازالہ میں سب سے کارگر دوا وی ہوتی ہے جو قلفنت کے مانند ارضیت اور قبضیت کی صلاحیت رکھتی ہو۔ قاقی، عصارہ حصرہ اور پختہ انتیں تیزی سے دھل اٹھتی ہیں۔ اس لئے ان کا اثر قوی نہیں ہوتا۔

مختار ادویات اس وقت استعمال کی جاتی ہیں جب شدت درد سے مریض کے تکلیف ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ بالخصوص جب کہ درد کے ساتھ حدت اور زخموں کا فساد بھی ہو۔ ممکن حد تک اس سے بچیں۔ کیونکہ ان سے بصارت کمزور ہو جاتی ہے اور کبھی رائل بھی ہو جاتی ہے۔ استعمال کرتا نہ ورنی ہو تو قنوزی، براد، آسن اور اس حد تک استعمال کریں کہ درد میں سکون ہو جائے۔ اس کے بعد دار چینی سے لے ہوئے مسکن اور فیون، محکم، آغاج و ریوست غلات سے لے ہوئے مختار سرے استعمال کریں۔ (چاینوس)

روغن ہسل، عصارہ سداب، اراریخ و مرارہ حیوان وغیرہ جو ظلمت بصر اور زوال امعاء کے شروع میں مفید ہیں استعمال کریں تو انہیں اور دوسرے تیز سے اس وقت استعمال کریں۔ جب سر کے اندر امتداد نہ ہو، ہوا صاف ستھری ہو، زیادہ ٹھنڈی نہ ہونے زیادہ گرم ہو، ان تمام تیز اور سوزش پیدا کرنے والے سرموں کے بعد عورتوں کا درد شہور قنوز، نگھووں میں ڈالیں، اور پچھلے کریں حتیٰ کہ سوزش میں سکون پیدا ہو جائے۔ اس کے بعد ہتھ

کریں۔ (مؤلف)

سلا (۱) (چشم) کی ایک بیماری ہے جو آنکھوں کے اندر حدید یا قصبہ وغیرہ پیدا ہونے کی وجہ سے خوب جانے سے لاحق ہوتی ہے۔ (حنین)

سلا کبھی رومی جرب سے بھی لاحق ہو جاتا ہے۔ اس طرح اس کی تین قسمیں ہوتیں۔ ۱۔ حدید سے پیدا ہونے والا۔ ۲۔ دواؤں سے لاحق ہونے والا۔ ۳۔ جرب کی وجہ سے جارش ہونے والا۔ سلطان صرف ایک قسم ہوتا ہے۔ یہ مرؤہ سوداء کے درجہ سے لاحق ہوتا ہے۔ (مؤلف)

چشم کی دواؤں کا علیحدہ علیحدہ بیان :

خلیت سجد قوی ہوتی ہے اور وہاں مستعمل ہے جہاں قوت کے ساتھ بہ نسبت تحلیل کی ضرورت ہوتی ہے۔ تنک گرم ہوتی ہے۔ خلیت لطیف اور آنکھوں کی پھاڑوں کے لئے جان ہے۔ نزول امعاء اور خلقت کے سبب لاحق ہونے والی خلعت بصر میں مفید ہے۔ درجہ دوم میں جاریا بس ہے اور آنکھوں کے قروحی آثار کو صاف کرتی ہے۔ کھردراپن نہیں پیدا کرتی۔

سند درجہ دوم میں گرم اور درجہ اول میں خشک ہے۔ جان اور منج ہے۔ زخموں کو بھرتی ہے، درم میں سکون پیدا کرتی ہے۔ ضمع یا بس یا حرارت و بردوت میں معتدل ہے۔ مغری اور طین ہے۔ ستر کی بھی یہی خاصیت ہے۔ مگر خشکی پیدا کرنے کی تاثیر ضمع سے مراد بنتی ہے۔

رسوت درجہ دوم میں خشک اور حرارت و بردوت میں معتدل ہے۔ اس کے اندر تمویزی تاثیریت جدا اور پکی کے اندر پیدا ہونے والی خلقت کو لطیف کر دینے کی تاثیر ہے۔ اشق محصل اور طین ہے۔ بارزد طین، محصل، درجہ دوم میں کھردراپن اور درجہ اول میں خشکی پیدا کرنے والا ہے۔ نزروت سوزش پیدا کرنے بغیر خشکی پیدا کرتی ہے اور گوشت اکاتی ہے۔

صب درجہ دوم میں گرم اور درجہ اول میں خشک ہے۔ اور ام صلب کو تحلیل کرتی ہے۔ کذب کے اندر قبض، تحلیل اور خشک کرنے کی تاثیر ہے۔ مٹی قبضیت کے ساتھ

برودت پیدا کرتی ہے۔ لحمیۃ العینیں استرخاء کی حالت میں اعضاء کو خشک کرتی ہے۔
 قایم دھوئی نہ جائے تو درجہ سوم میں ہیجہ خشکی پیدا کرتی ہے، دھو دینے کے بعد یہ
 اثر درجہ دوم میں ہوتا ہے۔

بادیان درجہ سوم میں گرم اور درجہ اول میں خشک ہے۔ نزول اعضاء کے لئے مفید
 ہے۔ باوندہ درجہ اول میں گرم خشک ہے۔ لطیف محلل اور مرخی ہے۔
 صبر درجہ سوم میں خشک اور درجہ اول میں گرم ہے۔ عسیر اندمال قرحوں کو
 چپکاتی ہے۔ دافع، جالی اور محلل ہے۔

نشاستہ سرد خشک اور مقہری ہے۔ مازو درجہ سوم میں خشک درجہ دوم میں سرد
 ہے۔ سنبل اور سازج درجہ اول میں گرم درجہ دوم کے آخر میں خشک ہے قبض اور حدت
 پیدا کرتی ہیں۔ سلجہ درجہ سوم میں خشک ہے۔ حدت، قبض، تعمیل و قطع کے اثرات کے
 ساتھ لطیف ہوتی ہے۔

دار چینی مسکن و مجفف ہے بلوط قرحوں کو چپکاتی، برودت پیدا کرتی اور دفع کرتی
 ہے۔ حماما دوسرے درجہ میں مسکن و مجفف ہے۔ تھ پیدا کرتی ہے۔
 شادہ مجفف و قابض اور پکوں کے کھر درے پن اور قرحوں میں بد گوشت کے
 لئے مفید ہے۔ نلک چان مجفف اور محلل ہے۔ نوشادر زیادہ لطیف اور اثر میں اس سے زیادہ
 طاقتور ہوتی ہے۔ زریغ محرق ہے۔ زنجبار گوشت کو کم کرتی ہے۔ قلمیا مجب، قابض، اور
 چان ہے۔ حرارت و برودت میں معتدل ہوتی ہے۔ سوخت کر کے دھو دی جائے تو سوزش
 پیدا کئے بغیر مجفف ہے۔

بورق ملطفت ہے اور سیدہ ارخیظ فصدہ کو قطع کرتی ہے۔ ریح سوختہ شدید قابض
 اور آنکھ اور تمام بدن کے ممان اندمال قرحوں میں مفید ہے بخصوص تر قرحوں کے اندر
 رسام سوختہ مجفف ہے، ساتھ ہی اس کے اندر سوزش اور تیزی ہوتی ہے دھو دیا جائے تو
 سوزش کے بغیر خشک کرتا ہے۔ اٹھ مجفف اور قابض ہے۔ قلمیہ طاقتور قابض ہے، ساتھ
 ہی تیز بخونیت پیدا کرتی ہے اور مرطوب گوشت کو خشک کرتی ہے۔ قلعہ میں ہیجہ قابض
 ہے۔ جہن پیدا کرتی ہے لطیف ہوتی ہے سوخت کر دی جائے تو لطافت بڑھ جاتی ہے اور
 سوزش کم ہو جاتی ہے۔ محاس سوختہ حار قابض ہے۔ دھو دیا جائے تو نرم ہیسوں کے

جرب کی چار قسمیں ہیں :

- ۱۔ سرخی اور پلوں کے اندرونی حصہ میں تھوڑا کھر دراپن ہوتا۔
 - ۲۔ کھر دراپن زیادہ ساتھ میں درد اور ثقل کا ہوتا۔
 - ۳۔ پلوں کو الٹ کر دیکھنے کے بعد انجیر جیسی پھن کا ظہر ہوتا۔
 - ۴۔ پھن کے ساتھ شدید صلابت کا ہوتا۔
- ۱۔ کی صرف ایک قسم ہے۔ یہ پلوں کے ظاہری حصہ پر ایک خلیہ رطوبت، اور باطنی حصہ میں اولہ نما ایک کیفیت کا نام ہے۔
- ۲۔ کی ایک قسم ہے۔ یہ بروکے فضلہ سے زیادہ سخت فضلہ کو کہتے ہیں جو تنکھوں کے اندر پتھر اچاتا ہے۔

التصاق کی دو قسمیں ہیں :

- ۱۔ تنکھ کی سیاہی یا سفیدی سے پلوں کا پٹ جانا۔
- ۲۔ پلوں کا باہم ایک دوسرے سے ساتھ پیپ جانا۔ یہ قسم قرعہ اور ناخونہ کو کاٹ دینے کے بعد عارض ہوتی ہے۔

شترہ کی تین قسمیں :

- ۱۔ ہائی پٹ کا اس حصہ تک اوپر اٹھ جانا کہ تنکھ کی سفیدی کو ڈھک نہ سکے۔ یہ طبعی طور پر اور پٹ کی نامناسب سوزن کاری سے عارض ہوتی ہے۔
 - ۲۔ تمام پلوں کا چھوٹا ہو جانا۔
 - ۳۔ تمام پلوں کا یہ دلی جانب الٹ جانا۔ (خنین)
- اور وہ حالت بھی جس میں زیریں پٹ نیچے اس حصہ تک الٹ جائے کہ سفیدی کو ڈھک نہ سکے (مؤلف)

شعیرہ کی ایک قسم ہے۔ یہ شعیرہ (چھوٹے بال) نما ایک مستطیلہ رومہ ہوتا ہے جو پٹ سے کنارے پیدا ہو جاتا ہے۔ شعیرہ و زائد کی ایک قسم ہے۔ یہ پٹ کے اندر رائے طور پر اگا ہوا ایک بال ہوتا ہے جو تنکھ کے اندر چبھتا ہے۔

انتشار الافشار کی دو قسمیں ہیں :

- ۱۔ پکوں کی طرف تیز رطوبت کا آجانا۔ جب کہ ۱۰ء و محب کی حالت ہوتی ہے۔
- ۲۔ پکوں کی عدم غذایت جیسا کہ صلع (گنچے پن) میں ہوتا ہے۔ ان دونوں قسم کی بیماریوں میں پکوں کے اندر سرخی اور صلابت نہیں ہوتی۔ ایک اور قسم ہوتی ہے جس میں پگیں دبیز ہو جاتی ہیں ان میں سرخی اور صلابت بھی ہوتی ہے۔

قمل کی صرف ایک قسم ہے :

اس میں پکوں کے حاشیوں پر چھوٹی چھوٹی جوئیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہ حالت ان لوگوں کو پیش آتی ہے جو بسیار خور ہوتے ہیں اور حمام اور ورزش سے کم سروکار رکھتے ہیں۔

وردیج کی دو قسمیں ہیں :

- ۱۔ کوئی مادہ بہہ کر پلک کی جانب آجائے۔ یہ مادہ تیز مادہ کی قسم کا ہوتا ہے۔ پکوں کا رنگ سرخ، ان میں شدید خلقت، غل اور بہ کثرت رطوبت آ جاتی ہے۔
- ۲۔ مری خون سے بہ کیفیت پیدا ہو جائے۔ پکوں کا رنگ مائل بہ سرخی ہو جاتا ہے۔ ورم اور سرخی بہت کم اور جھجھ اور تیزی زیادہ ہوتی ہے۔

سلاق کی صرف ایک قسم ہے :

یہ لطیف بورقی (سہاگہ جیسی) رطوبت سے پیدا ہوتی ہے۔ ساتھ میں گوشہ ہالے چشم کے اندر خارش ہوتی ہے۔

حکہ کی ایک قسم ہے :

یہ آنکھوں سے دونوں گوشوں یا پلک سے اندرونی حصہ میں پیدا ہوتی ہے۔ کائیل (سے) صلب اور خشک ورم ہوتے ہیں جو زیریں یا بالائی پکوں کے اندر، نی یا بیرونی یا دونوں پکوں کے اندر بیک وقت پیدا ہو جاتے ہیں۔ شرماں بالائی پلک کا سلع ہوتا ہے جو مریض کو اپنی نگاہ پر بند کرنے میں مانع ہوتا

ہے۔ یہ سلعہ اعصاب سے بنا ہوا السیدار ٹھنکی جسم ہوتا ہے۔ تو یہ ایک خشک درم ہوتا ہے جس کی شکل توت کے مانند ہوتی ہے۔ زیادہ تر بالائی پلک میں عارض ہوتا ہے اور اسی سے معروف ہے۔

گوشہ ہائے چشم (آماق) کے امراض تین ہیں

(۱) عذہ، (۲) سیلان، (۳) غرب۔

عذہ ماق اکبر (بڑے گوشہ چشم) کے لحمہ (گوشت) کے اپنی طبعی مقدار سے بڑھ جانے کو کہتے ہیں۔

سیلان مذکورہ لحمہ میں نقص سے پیش آنے والے دمود زائدہ کو کہتے ہیں۔ اسی لحمہ کے اندر نقص واقع ہو جاتا ہے تو آنکھ اور منخرین (نقٹوں) کے درمیان سوراخ کا سرا کھل جاتا ہے۔ اور اسی حد تک کھل جاتا ہے کہ رطوبات کا بہاؤ آنکھوں کی جانب رکتا نہیں ہے۔ یہ کیفیت یا تو اس لئے پیدا ہو جاتی ہے کہ ناتجربہ کار طبیعوں نے عذہ کو کاٹنے میں افراط سے کام لیا ہوتا ہے یا ظفر و اور جرب کو کاٹنے میں تیز دوائیں حد سے تجاوز کر جاتی ہیں۔

غرب ایک پھوڑا ہوتا ہے جو گوشہ چشم اور ناک کے درمیان نکل آتا ہے۔ کبھی کبھی یہ ناصور بن جاتا ہے۔ یہ تین گوشہ ہائے چشم کے تین امراض۔

ملحمہ کے امراض

رمد، طرفہ، ظفرہ، انتفاخ، جساء، حکہ، سبل، ودقہ، دمود، دبلہ۔

رمد کی چار قسمیں ہیں :

- ۱۔ عمو دودم عارض سے پیدا ہونے والا یہ مقدار میں ہوتا ہے۔
- ۲۔ دم بطنی کے عارض ہونے والا۔ ۳۔ دم صفراوی سے لاحق ہونے والا۔
- ۴۔ دم سوداوی سے پیدا شدہ۔ علامات کا تذکرہ باب ارمد میں چکا ہے۔

طرفہ اپنی کیفیت کا نام ہے جس میں خون کا انقباض ملتہ میں ہوتا ہے۔ یہ خون ملتہ کی رگوں کو پھاڑ دیتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں
۱۔ ساتھ میں ملتہ پھٹ جائے۔

۲۔ ملتہ تو نہ پھٹے مگر اس کے اندر موجود بعض وریڈیں پھٹ جائیں۔ یہ صورت حال نہ بہ و نہیہ سے مآق ہوتی ہے۔

ظفر و ملتہ میں ایک زیادتی کا نام ہے جو بالعموم مآق اکبر سے شروع ہوتی ہے۔ کبھی کبھی یہ پھیل کر پورے ملتہ پر آجاتی ہے حتیٰ کہ قرنیہ تک پہنچ پتلی کو ڈھک جاتی ہے۔

انفخ کی چار قسمیں ہیں :

۱۔ ریان سے پیدا ہونے والی۔ یہ کیفیت مآق آب میں اچانک عارض ہو جاتی ہے۔ جو کسی کھس یا پچھر کے کانٹے سے پیش آتی ہے۔ بالعموم اس کے شکار بوڑھے حضرات مہم گراما میں ہوتے ہیں رنگ بلفم سے پیدا شدہ اور ام کا ہوتا ہے۔

۲۔ رنگ آب سے زیادہ خراب ہوتا ہے۔ غل بھی زیادہ ہوتا ہے۔ یہی ایک مہم کہ ریان میں زیادہ ہوتی ہے۔ انگلی سے دبا میں تو اثر ایک گھنٹہ تک رہتا ہے۔

۳۔ جسم کا ہوتا ہے۔ انگلی اس کے اندر غائب ہو جاتی ہے مگر اس کا اثر بہت جلد بھر جاتا ہے۔

۴۔ انفخ صلب ہوتا ہے ورنہ نہیں ہوتا۔ رنگ خاکستری، زیادہ تر یہ کیفیت جدرنی (پیپ) میں پیش آتی ہے۔

۵۔ و پلوں کے ساتھ۔ ٹکھوں کے اندر صلابت کا پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ وریڈیں و مہم ہوتا ہے اس کی وجہ سے سوکرائے پر ٹکھوں کو کھولنا شہار ہوتا ہے۔ ٹکھوں میں سخت ٹنگی پیدا ہوتی ہے۔ صلابت کی وجہ سے پلوں کو الٹا نہیں جاسکتا۔ زیادہ تر آٹکھوں سے اندر شب اور صلب کچھ جمع ہو جاتا ہے۔

۶۔ کو پوانی میں۔ ٹخروں سے ہے۔ اس کیفیت کے اندر نمکین سہاگہ جیسے قند کی وریڈیں ملتہ میں غائب ہو جاتی ہے کبھی کبھی۔ یاری پلوں میں پیدا ہو جاتی ہے اس کا اثر و ہم نے پلوں نے بیاں میں کیا ہے۔

سبل کی دو قسمیں ہیں :

- ۱۔ کھوپڑی کے نیچے موجود دیریدوں کی وجہ سے لاحق ہونے والی۔
- ۲۔ کھوپڑی کے باہر سے لاحق ہونے والی۔ دونوں کا فرق باب السبل میں ہم بیان کر چکے ہیں۔

دوق ملتحمہ کا خشک ورم۔ مقامات مختلف ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح رنگ بھی۔ کبھی یہ مایق اکبر کے ٹوٹے میں اور کبھی مایق اصغر میں۔ کبھی اکلیل کے پاس اور کبھی زیریں پلک کے نیچے لاحق ہوتا ہے۔ کبھی سفید اور کبھی سرخ ہوتا ہے۔

دفعہ سبکو میں کی جانب سر سے سیدان رطوبت کا ہونا۔ کبھی کبھی کھوپڑی کے نیچے کی رگوں سے اور کبھی ان رگوں کے اوپری حصہ سے سیدان ہوتا ہے۔ علامت کا تکرر و باب الدمعہ میں کر چکے ہیں۔

دبیلہ کی دو قسمیں نہیں ہوتیں :

ایک ہی قسم کا ہوتا ہے ملتحمہ کے ایک روئی اور اندر کو دھنسے ہوئے قرح کو کہتے ہیں۔

قرنیہ کے امراض

بثور، قروح، اثر، تسخ، دبیلہ، سرطان، حشر، تغیر لون۔

قروح کی دو قسمیں ہیں :

- ۱۔ چار طرح کے قرنیہ کی سطح میں ہوتے ہیں۔
 - ۲۔ تین قسم کے اندر کو دھنسے ہوئے ہوتے ہیں۔
- سطح قرنیہ میں عارض ہونے والی پہلی کارنگ دھواں جیسا ہوتا ہے۔ اس کا مقدم نشاء ہوتا ہے۔ دوسری قسم کا مقام جھوہ رنگ سفید اور اس کے اندر گہرائی ہوتی ہے۔ تیسری قسم دھواں کی ہوتی ہے۔ کیونکہ قرح ملتحمہ کے ایک کنارہ پر ہوتا ہے۔ چنانچہ اکلیل السواد پر سرخ اور سفید ہو جاتا ہے۔ چونکہ اس قسم اس قرن پر مشتمل ہے جو قرنیہ کے

ظاہری حصہ میں سوراخ نہ ہوتا ہے۔

غارہ (دھنسنے ہوئے قرحوں) میں پہلی قسم وہ ہے جس میں قرح صاف اور گہرا ہوتا ہے، یونانی میں اسے لوہو یون کہتے ہیں۔ دوسری قسم پہلی قسم سے کشادہ ہوتی ہے، مگر اس میں گہرائی کم ہوتی ہے۔ یونانی میں اسے کیوما کہتے ہیں۔ تیسری قسم میں وہ قرح ہے جو میل کھینچا ہوتا ہے اور اپنے اندر بہ کثرت خشک ریشہ رکھتا ہے۔ یونانی میں اسے امقرا کہتے ہیں۔ یہ قرح مزمن ہو جاتا ہے تو اس کی وجہ سے آنکھوں کی تمام رطوبتیں بہہ جاتی ہیں۔ اس کو دیکھتے ہیں۔

شمر اس وقت پیدا ہوتی ہے جب قرنیہ کو مرکب کرنے والے چھٹوں کے درمیان رطوبت جمع ہو جاتی ہے۔ اس کا رنگ سفید یا سیاہ ہوتا ہے۔ یہ پہلے چھٹے یا دوسرے چھٹے یا تیسرے چھٹے کے نیچے ہوتی ہے۔ اس طرح اس کی تین قسمیں ہوتی ہیں۔

اثر دو قسم کا ہوتا ہے:

- ۱۔ رقیق۔ یہ قرنیہ کے اوپر ہوتا ہے۔
- ۲۔ غلیظ یہ اندر کو دھنسا ہوتا ہے۔

سلخ کی ایک قسم ہے:

یہ حجاب (قرنیہ) سے ہے، قصب وغیرہ یا تیز ادویہ کے مس ہونے سے پیدا ہوتی ہے۔ (حنین)

سلخ جرب زدہ سے بھی لاحق ہوتی ہے، اس طرح اس کی تین قسمیں ہو جاتی ہیں

۱۔ لوہے کی وجہ سے

۲۔ ادویہ کی وجہ سے۔

۳۔ اور جرب کی وجہ سے لاحق ہونے والی۔ (مواف)

سرطان ایک قسم کا ہوتا ہے:

یہ مرۃ سوداء سے پیدا شدہ ورم ہوتا ہے اور لاحق ہوتا ہے۔

حضر آنکھوں کے اندر چھین سے لاحق ہوتا ہے۔ کبھی کبھی یہ پہلی پرت یا دوسری

پرت یا تیسری پرت تک پہنچ جاتا ہے۔ (حنین)
 مضر بھی پیپ نکل آنے سے بعد بھی ہو جاتا ہے۔ اس کے اس کی چھ قسمیں ہیں،
 تین تو ہمارے اضافہ ہے۔ یہ بھی تینوں پرتوں کے اندر ہوتی ہیں۔ (مولف)

عنسیہ کے امراض

صنق، التساع، نتوء، انخراق

التساع کی دو قسمیں ہیں :

- ۱۔ عنسیہ کا جرم منقبض ہو جائے اور اس کا سوراخ بڑھ کر پھیل جائے۔
- ۲۔ جرم عنسیہ میں استرخاء کی وجہ سے سوراخ کشیدہ ہو جائے۔ پتلی کی تنگی (صنق) حسب ذیل وجوہ سے پیش آتی ہے :

- ۱۔ ورم۔
- ۲۔ ارضی کیوس کا پتلی میں انقباض ہو جائے۔
- ۳۔ حد سے زیادہ حرارت پتلی کو سکوز دے۔

نتوء (ابھار) کی چار قسمیں ہیں :

- ۱۔ قرنیہ کی پرتیں پھٹ جاتی ہیں چنانچہ عنسیہ سے تھوڑی چیز ابھر آتی ہے۔ اسے رائس السکہ کہتے ہیں۔

۲۔ ابھار زیادہ ہو جائے اسے رائس اند باب کہتے ہیں۔

۳۔ ابھار اس سے بھی زیادہ ہو جائے اسے رائس المسار کہتے ہیں۔ یہ حالت اس وقت

پیش آتی ہے جب مٹار مزمن ہو جاتے ہیں۔

۴۔ کبھی قرنیہ ابھر آتی ہے مگر یہ مضر نہیں ہوتی۔ (حنین)

مذکورہ طبیب نے کہا ہے کہ مٹار کی پانچ قسمیں ہونی ضروری ہیں۔ چار تو نتوء کی

ہیں، ایک اور قسم عنسیہ کے نام سے موسوم ہے۔ یہ زیادہ ابھرتی نہیں ہے تو مسمار کہلاتی ہے۔

نتوء قرنیہ کی قسم کو ہم شمار نہیں کرتے۔ کیونکہ یہ نقصان دہ بیماری نہیں ہوتی۔ (مولف)

ثقب عنیبہ کے امراض

اس میں نزول الماء داخل ہے جو چھ قسموں پر مشتمل ہے :

- ۱۔ سرخ رنگ کا پانی۔
- ۲۔ آسانی رنگ کا پانی۔
- ۳۔ ہر اپانی۔
- ۴۔ نیلگوں پانی۔
- ۵۔ بلوری رنگ کا پانی۔
- ۶۔ کالج کے رنگ کا پانی۔

جلید یہ کے امراض

- ۱۔ جلید یہ کا دائیں اور بائیں جھک جانا۔ اس سے حول (بھینکا) لاحق ہوتا ہے۔
- ۲۔ نیچے یا اوپر کو مائل ہو جانا۔ اس کی وجہ سے ایک چیز دو نظر آتی ہیں۔
- ۳۔ سرخی میں تبدیل ہو جانا۔ اس کی وجہ سے اشیاء سرخ نظر آتی ہیں۔
- ۴۔ زردی میں تبدیل ہو جانا۔ اس سے چیزیں زرد نظر آتی ہیں۔
- ۵۔ سیاہی میں تبدیل ہو جانا۔ اس سے چیزیں سیاہ نظر آتی ہیں۔
- ۶۔ سفیدی میں اضافہ ہو جانا۔ اس سے چیزیں سفید نظر آتی ہیں۔
- ۷۔ ابھر آنا۔ اس سے چیزیں اپنی مقدار سے بڑی نظر آتی ہیں۔
- ۸۔ بڑی ہو جانا۔ اس سے بھی چیزیں اپنی مقدار سے بڑی نظر آتی ہیں۔
- ۹۔ اندر کو دھنس جانا۔ اس کی وجہ سے چیزیں چھوٹی نظر آتی ہیں۔
- ۱۰۔ چھوٹی ہو جانا۔ اس کی وجہ سے بھی چیزیں چھوٹی نظر آتی ہیں۔

ہمیشہ کے امراض

رطوبت، عیشہ کا رنگ تبدیل ہو جاتا ہے تو بصارت کو نقصان پہنچتا ہے مگر جاتی نہیں ہے۔ آنکھوں کے اندر خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔ بالکل مختلف مقامات پر ہو تو، کہتے ہیں کہ چیز میں روشندان اور سوراش نظر آتے ہیں۔ لیکن کسی ایک مقام پر ہو تو اسے سوراش میں ایک سوراش دکھائی دیتا ہے۔ کل آنکھ خشک ہو کر چھوٹی ہو جائے تو آدمی کو علاج کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ آنکھیں مرطوب ہو جائیں تو بڑی ہو جاتی ہیں، یہی طرح ان کے اندر رطوبت کم ہو جائے تو چھوٹی ہو جاتی ہیں۔

زجاجیہ اور صفاقہ شبکیہ کے امراض

یہ امراض زجاجیہ کے فساد مزاج سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔

بسیط۔ مرکب۔ (حنین)

عصب مجوفہ کے امراض

۱۔ سوء مزاج سے لاحق ہونے والے امراض۔ ان کی آٹھ قسمیں ہیں

۲۔ آن، امراض۔ مثلاً سدو، غلطی اور ورم کا پید ہو جانا۔

۳۔ فرد کا کھل جانا۔ مثلاً عصب کا پھٹنا۔

ثقب عنیبہ کے امراض

ثقب عنیبہ کے امراض چار ہیں۔

السماع، صمنق، زوال، انحراف۔



الترشح (شودہ ہونا) طبعی اور استسابی ہوتا ہے۔ استسابی حسب ذیل وجوہ سے، حق

ہوتا ہے

۱۔ عنیبہ کے اندر خود کوئی تکلیف ایسی ہو جس سے وہ پھیل جائے۔ یہ کیفیت پوست سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ سوء مزاج یا بس کی بسیط بیماری ہے۔

۲۔ رطوبت، عیشیہ زیادہ ہو جائے۔ یہ مادی مرض ہے۔ مثلاً اور ام کا پیدا ہو جانا۔ صنیق (تنگی) بھی طبعی اور استسابی ہوتا ہے۔ استسابی عنیبہ کے استہ خا سے، حق ہوتی ہے۔ اسر خا و دینار یوسا کی وجہ سے ہوتا ہے۔

۱۔ مزاج پر غالب رطوبت کی وجہ سے۔

۲۔ رطوبت مہیہ کی قلت سے

عنیبہ کی تنگی اگر طبعی ہے تو بصارت کی حدت اور جوت کے اعتبار سے ہمیشہ محمود ہوتی ہے۔ مگر استسابی نوعیت کی تنگی ردی ہوتی ہے بالخصوص جبکہ عیشیہ کی کمی سے ہوتی ہے کیونکہ ایسی صورت میں جلید یہ کوروشنی سے کوئی چیز پوشیدہ نہ رکھ سکے گی۔ چنانچہ اس سے نقصان ہوئے گا۔ نیز یہی غذا بھی فراہم کرتی ہے۔ چنانچہ کمزور ہوگی تو بدتر تن اس کا مزاج فاسد ہو جائے گا۔ استسابی تنگی عنیبہ کے استہ خا کی وجہ سے ہے تو یہ بھی ردی ہے۔ کیونکہ اس سے وہ تمام بیماریاں، حق ہوں کی جن کا تذکرہ آگے آ رہا ہے۔

تنگی کا جھٹکا اور سخر ف ہونا اس وقت پیش آتا ہے جب مریضوں کی وجہ سے عنیبہ میں کوئی چیز بھرتی ہے۔ یہ بصارت کے لئے مضرت ہے۔ یا اسے تکلف کر دیتی ہے۔ جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے۔

عشہ کا اخراق (پھٹنا) اگر تھوڑا ہے تو مضرت نہیں ہے زیادہ ہے تو رطوبت مہیہ بہہ جائے گی اور بصارت جاتی رہے گی۔

رطوبت مہیہ سے اندر قسمت کیت اور کیفیت میں رونا ہوتی ہے۔ قسمت زیادہ ہوتی ہے تو عیشیہ پر اور روشنی کے مابین حامل ہو کر بصارت تکلف کر دیتی ہے۔ کم ہوتی ہے تو روشنی کوروش نہیں پاتی۔ اس سے نقصان ہوتا ہے۔ غذا بیت لم ہونے پر عیشیہ دلی اور تنگی بھی ہو جاتی ہے۔ بدطبع ازیں غلظت ہو جاتی ہے۔ غلظت تھوڑی ہوتی ہے تو دور کی چیز دھانی نہیں دیتی۔ مہیہ کی چیز بھی پوری طرح نظر نہیں آتی۔ غلظت زیادہ ہوتی ہے اور تمام رطوبت کے اندر ہوتی ہے تو آدمی دیکھ نہیں سکتا۔ اسی کو زوال الماء کہتے ہیں۔ بیش

خالصت اور رطوبت کے کسی ایک حصہ میں ہوتی ہے تو اس کی حسب ذیل شکلیں ہوتی ہیں
 ۱۔ بیش غظت اجزاء متعدد میں ہو۔ ۲۔ اجزاء متفرقہ میں ہو اجزاء متعدد میں ہے تو یا
 تو وسط میں ہوگی یا وسط کے ارد گرد ہوگی۔ وسط میں ہے تو ہر چیز کے اندر سوراخ نظر آئے
 گا۔ یونکہ جو چیز آدمی دیکھے گا اسے گہری اور عمیق خیاں برے گا۔

بیش خالصت اور وسط سے ارد گرد ہے تو آنکھ بیک دفعہ بہت ساری چیزوں کو نہ دیکھ
 سکے گی۔ بلکہ ہر ایک کو الگ الگ دیکھنے کی محتاج ہوگی۔ یونکہ اس کی شکل چھوٹی ہو چکی ہوتی
 ہے۔ ہم یہ کہیں گے کہ ایسا شے مرئی کے راست کے چھوٹا ہو جانے سے ہوا کرتا ہے۔

خالصت اور اجزاء متفرقہ میں ہے تو اجزاء غلیظ اور ان کے قوام کی شکلیں پھروں
 اور بان وغیرہ کی طرح دکھائی دیں گی۔ جیسا کہ سور اٹھنے سے بعد بے اور مریشان تپ کو
 دکھائی دیتا ہے۔

رطوبت یعنی کے رنگ کا جہاں تک تعلق ہے اور رطوبت کل کی کل تبدیل ہو گئی
 ہے تو چیز اسی تبدیل شدہ رنگ میں دکھائی دے گی۔ رنگ بنیاد ہوگا تو چیزیں تمام کیا معلوم
 ہوں گی جیسے کہ بے اور، حو میں کے اندر ہوں۔ الغرض جو رنگ ہوگا اسی رنگ کی چیزیں
 نظر آئیں گی۔ لیکن بعض اجزاء رطوبت کا رنگ تبدیل ہوگا تو آنکھ کے سامنے چیزیں
 تبدیل شدہ اجزاء کے رنگ کی دکھائی دیں گی۔ اس طرح کامریشی نروں اناء کے مریشی
 کے مشابہ ہوتا ہے۔ (حسین)

لایہ کہ مذکورہ کیفیت میں رنگ مختلف اور نروں اناء میں ہمیشہ سنید ہوتا
 ہے۔ (مؤلف)

نورانی روع کے اندر آفت کیمت اور کیفیت میں، حق ہوتی ہے۔ مگر ہم یہ کہیں
 گے کہ نورانی روع کو آفت بیش نہیں آتی۔ بلکہ شکل کو قبول کرنے والی جلد یہ ہے اندر
 عارض ہوتی ہے۔ جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

آفت کیمت کے اندر ہم ہے تو چیز دور سے نظر آئے گی۔ زیادہ ہے تو دور سے نظر
 آئے گی۔ نورانی روع حریف ہے تو اشیاء جو چور نظر آئیں گی۔ اور حقیقی کے ساتھ ثابت
 ہوں گی، غلیظ ہے تو صورت حال اس کے برعکس ہوگی۔

ہم یہ کہیں گے کہ جلد یہ کا جو ہر نہایت صاف شفاف اور ہر ایک ہے تو اس میں

دوری چیزیں ثابت ہو جائیں گی۔ برعکس ہوگی تو برعکس صورت حال ہوگی۔ اگر اگر اس میں چمک اور چمکنائی زیادہ ہوگی تو دیکھی جانے والی چیز کا کوئی حصہ نظر سے محروم نہ ہوگا۔ خواہ کتنی ہی لطیف اور باریک آبیوں نہ ہو۔ برعکس حالت میں برعکس صورت ہوگی۔

قرنیہ کے محاذ میں مثبت عصب کا جو حصہ ہوتا ہے اس کی تمام آفتیں بصارت کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ یہاں تین طرح کی آفتیں پیش آتی ہیں۔ (۱) سوء مزاج (۲) قرنیہ مرخص (۳) فرد کا کھل جانا۔

جو بیماریاں سوء مزاج کی پیداوار ہوتی ہیں ان میں جو سوء مزاج رطب سے ہوتی ہیں مریش چیزوں کو ایسا دیکھتا ہے جیسے وہ کہے۔ یاد حوال کے اندر ہوں۔ رنگ بدل جائے تو تبدیل شدہ رنگ کے مطابق اشیاء نظر آتی ہیں۔ جیسا کہ برقان کا مریش تمام اشیاء کو زرد اور طر فی کا مریش سرخ دیکھتا ہے۔ سوء مزاج یا اس سے پیدا ہونے والی بیماریوں کے اندر یہاں سلوٹیں پیدا ہو جاتی ہیں جن سے بصارت کمزور ہو جاتی ہے۔ اس طرح کی کیفیت بوزخوں کو آخر عمر میں زیادہ لاحق ہوتی ہے۔ کبھی قرنیہ کے اندر فی تفسر پوست کی وجہ سے نہیں بلکہ رطوبت، یہیہ لی کی سے کٹ پڑا ہو جاتا ہے۔ انہوں نے حلقوں میں فرق یہ سب کہ یہیہ لی کی سے قرنیہ میں جو شیخ واقع ہوتا ہے اس سے پہلی تک ہو جاتی ہے۔ اگر پوست سے اس کے اندر جو سلوٹیں پیدا ہو جاتی ہیں ان کے بعد یہ تنگی عارض نہیں ہوتی۔ اس کے اندر خلط پیدا ہو جاتی ہے تو کم ہونے کی صورت میں بصارت کو تھوڑا نقصان پہنچتا ہے۔ جیسا کہ قرنوں کے اندمال کے بعد بقی اثرات رو جانے کی صورت میں ہوتا ہے۔ خلط زیادہ ہوتی ہے تو بصارت کو غلٹ نقصان واقع ہوتا ہے۔ حد سے زیادہ ہو جانے کی صورت میں بصارت تک ہو جاتی ہے۔

یہاں مثبت عصب کا انحراف (پھٹ جانا) اُرم ہے اور پہلا یہ اس سے قرنیہ سے مراد میں سے تو بصارت کو نقصان ہوگا اور اگر زیادہ ہو تو بصارت بالکل تلف ہو جائے گی۔
نقصان کی اراہی حلقوں میں جو آفتیں آتی ہیں وہ یا تو بصارت کو کمزور کر دیتی ہیں جیسے ریشہ میں یا تلف کر دیتی ہیں جیسے لاش میں یا بصارت کا فعل واقع ہو جاتا ہے مگر ان میں سے عصبانیت میں ہوتا ہے۔ ان سب کا سبب یہ تو باغ ہوتا ہے یہ آنکھوں سے متعلق مصلحت۔ (نہیں)

عصبہ مجوفہ کے امراض حسب ذیل ہیں :

۱۔ آنکھوں قسم کے سوء مزاج۔ ۲۔ درم۔ ۳۔ سدو۔ ۴۔ انتشار۔ ۵۔ اس عصب کا منقطع ہو جانا جس سے چل کر رون عصبہ مجوفہ میں دوڑتی ہے۔ (جائینوس)
 آشوب چشم جس میں غمہ بان (پچائین) نہ ہونے کے سے ۱۱ معتدل قابض اشیاء سے تیار کریں بشکریہ درد کے ساتھ اس میں حد سے زیادہ رطوبت ہو جو سو، حد سے زیادہ رطوبت نہ ہو تو اسکی میچ، دایک شامل کریں۔ کیونکہ اس سے درد میں تسکین ہوتی ہے۔ پچائین زیادہ تیر ہو اور پویشن کن ہو تو ان دواؤں کے ساتھ مخرجات شامل کریں۔ مخرجات کا استعمال مسلسل نہ رکھیں۔ کیونکہ بیماری کے پختہ اور ختم ہونے کے بعد بھی یہ باقی رہتی ہیں۔ آشوب جاتا رہے تو ادویہ کے اندر محدث کو زیادہ رکھیں۔ حویل آشوب چشم میں استعمال شیفوں کے ساتھ نحاس سوختہ، زائق سوختہ اور شادہ ملائیں۔ کیونکہ ایسی حالت میں یہ عید مفید ہیں۔

مذکورہ بیماری میں توتیا، شادہ، توبان، ریتخ، مرقتی، سبیل، دولو، اشہ، مفید و پکی سوختہ اور تمام معدنیات استعمال کرنا چاہیں تو ریشمی پٹے سے چھانے کے بعد رات میں ایک گھنٹہ تک انہیں پانی کے ساتھ بان میں بیٹھیں۔ اس کے بعد اوپر سے پانی باں کر لیں اور صاف کریں۔ صفائی بار بار کریں۔ اس کے بعد خشک کر کے بیٹھیں۔ یہ سب سے زیادہ محکم طریقہ ہے۔

زنجیر آنکھوں کے حجاب کو متاثر اور خشک کرتا اور پختہ ہوتا ہے۔ ہذا اس کے استعمال میں بری سے کام میں۔ بالخصوص جبکہ بچوں اور مرمر کے مریضوں کا مسدود ہونے کے ساتھ کثیرا، غید و رتاستہ شامل کریں۔ اور پانی میں دھو کر رقیق کریں تاکہ حدت کم ہو جائے۔

سبیل، جرب، ظفر و جھکی بیماریوں میں اور قزحوں کے اثرات و رقیق کرنے کے سے جان لایات استعمال کرتا چاہیں تو مرمر گمانے کے بعد ایک گھنٹہ بعد کریں حتی کہ ۱۱ کی تیزی جاتی رہے۔ پھر دوبارہ استعمال کریں، تاکہ زیادہ موثر ہو سکے۔ یہ دوا اس دویہ کی رانیوں پر سدیاں متواتر استعمال کرنے سے مفید۔ سفید کھیں نہ پکا۔ بایں سے آنکھوں کو

نقصان بھی ہوتا ہے۔

قرحوں اور آشوب کے آغاز میں ہر طرح کا ذرور روی ہوتا ہے۔
سرد ملکوں میں اور سرد ملکوں کے اندر پرورش پانے والوں میں درد چشم ہوتا ہے
تو اس کے صحت کی رفتارست ہوتی ہے، درد بھی زیادہ تیز ہوتا ہے۔ کیونکہ ان کی آنکھوں
کے حجب کھلے ہوتے ہیں۔ ہذا گھبراہٹیں نہیں، اصول عادت پر قائم رہیں۔

تمام درد چشم کے لئے قدیم ہوں یا نئے چکوں کے اندر ہوں یا طبقات چشم کے اندر
سب سے عمدہ یہ ہے کہ غذا کو لطیف رکھیں، اسہال لائیں، شراب اور جہاں کم کریں، گرم پانی
سے ہاتھوں اور پیروں کی جمید کریں، پنڈیوں کو پاندھیں، پیروں کی دھس کریں یا انھوں
شدت درد میں، کنپٹیوں پر قابض ادویہ کا طلاء رکھیں، مزمن بیماریوں کے اندر بھی کبھی
چکوں پر مخلص ادویہ کا طلاء کرتے ہیں۔

درد چشم کے مریضوں کے لئے مناسب یہ ہے کہ اپنے سامنے سفید نہیں ہنر یا سیاہ
کپڑے کا ٹکڑا ڈالے رکھیں۔ رمد حار اور بڑے مریض کم روشن مقام پر بیٹھیں، سڑ کو
رنگین رکھیں، چپ دراست میں ہنر اس اور بید سادہ بچا لیں۔

تمام کیلون کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جن ادویات کو بطور رمد استعمال کیا جاتا ہے
وہ تمام اس حد تک ہوں کہ ان کی ٹھک محسوس نہ ہو۔ ورنہ آنکھوں کو سخت نقصان پہنچے گا۔
سب سے مفید سلائی وہ ہوتی ہے جو مضبوط اور سخت چینی ہوتی ہے۔ چکوں کو اٹھ کر نہایت
تہستہ لٹیں، اور اسی طرح واپس کریں۔ الٹ کر چھوڑ نہ دیں کہ خود پیٹ میں بند۔ تہستہ
سے واپس لائیں۔ ذرور گوشہ چشم کے پاس تہستہ کے ساتھ رکھیں۔ سلائی کے درجہ
آنکھوں کے اندر رٹریں کہیں۔ سفیدی کو دور کرنا چاہیں تو اسے صرف سفیدی کے اوپر
رکھیں، ورنہ آنکھوں کو ایک گھنٹہ تک رقت میں سے رکھیں۔

اس درد کا علاج جس کے ساتھ پھر کن مو مبر، اور مسکن درد دہیہ کے درجہ
ہوگا۔ سہل، ظفر، سلاق، جہد اور آشوب کا ماتی اور قرحوں کے اثرات جیسے مزمن
امراض اور ہر اس درد کا علاج جس کے ساتھ پھر کن نے ہو ادویہ مفید نہ یہ کے درجہ
ہوگا۔

درد مزمن کے ساتھ تیز درد ہوتا ہے سب سے پہلے تھوڑا درد کا علاج کریں، اس کے
ارالہ کے بعد دوسری جانب رخ کریں۔ (جالیوس)

قروح، ثور، دردِ حار، سبل جس میں لہجہ ہو، ورم، شدید سرخی، بہ کثرت ذرات، اور رطوبت کے لئے فصد، پچنے اور اسہال لانا ضروری ہے۔ دیگر بیماریوں میں صرف سرمہ کا استعمال کافی ہے۔ (یوشع)

دماغ کے فساد مزاج کی وجہ سے بصارت میں رکاوٹ ہو جائے تو اس سے دیگر تمام حواس فاسد ہو جائیں گے دونوں عصب مجوف میں ورم ہو تو عام طور پر اس کے ساتھ اختلاط (فساد عقل) ہوتا ہے۔ کیونکہ دماغ شریک کی وجہ سے متورم ہو جاتا ہے اور اگر کسی سہ کی وجہ سے ہے تو کوئی ایک پتلی کشادہ نہ ہو گی (مسح)

دوسرا باب

آشوب چشم، درد چشم، ووردینج، قرنیہ میں مواد کا
 آنا، سرطان اور اس کی علامت، تنچ کی وجہ سے
 آنکھوں کے اور ام، مٹی اور دھوپ سے پیدا شدہ
 خشکی، چشم کا ورم حار، پوٹوں کا پھولنا اور متورم
 ہونا، حادثہ آشوب چشم اور اس کی تکلیف، آنکھوں
 کے اندر پیدا ہونے والے آبلوں جیسے دانے،
 پوٹوں کے اور ام رخوہ، صفاق میں عارض ہونے
 والا سرطان، آنکھوں میں عارض ہونے والا
 سرطان، وہ دوائیں جو آنکھ کے اور ام حارہ، حار
 آشوب چشم اور اس کی تکلیف میں سکون پہنچاتی
 ہیں، چشم اور ام اور اوجاع حادثہ کا بیان۔

رمد (آشوب چشم) کی قسمیں:

۱۔ ایک دن کا ناندہ کر کے ہونے والا۔ (۲) روزانہ ہونے والا۔ "شوب چشم قوی تر اعضاء کی جانب سے" آنکھوں میں اترنے والے فضلات کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے۔ بیماریوں کے مساوی ہونے کی وجہ سے یہ فضلات اوار (مسوات) کو لازم ہوتے ہیں۔ ہم نے اس کا علاج بارہا کدوں سے برخلاف کیا ہے۔

یہ حضرات بلا وجہ اپنے علاج سے "آنکھوں کو پریشان کرتے ہیں۔ ہم نے علاج حمام کے ذریعہ، کبھی اسپہال، کبھی خالص شراب پلا کر اور کبھی فصد و حقن کے ذریعہ کیا ہے۔ جس سے صحت ہو گئی۔ سرمہ کی ضرورت نہیں رہی۔ ضرورت بھی ہوتی تو بہت کم سرموں کی۔ (جالینوس)

جالینوس کی گفتگو کے دوران یہ بات ملتی ہے کہ آشوب چشم آنکھوں کے اوپر موجود اعضاء کے غذائی فضلات سے لاحق ہوتا ہے حقیقت اگر یہی ہے تو غذا سے رک جانا اور حمام استہاں کرنا مطلوب کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ محرک فضلات کم ہو جائیں گے۔ اور جو "آنکھوں کی جانب" چکے ہیں وہ تحصیل ہو جائیں گے۔ (مؤلف)

۲۔ مادہ جو "آنکھوں کی طرف" آتا ہے اس کا اسباب سر سے ہوتا ہے۔ چشم کے بیحد و شہار اور صعب دردوں کا میں نے تمام، شراب، فصد، اسپہال یا تنکید کے ذریعہ کر دیا ہے۔ افیون، یہون، اور بھنگ کے ذریعہ جمد اطباء ان دردوں کا علاج بہت نہیں کرتے، ان دواؤں کی مضرت آنکھوں کے لئے بیحد ہے ان کا فعل بس یہ ہے کہ حس کو مردو کر کے درد میں سکون پیدا کر دیتی ہیں۔ میرے علم میں کچھ ایسے مریض بھی ہیں جن کے علاج میں اطباء نے نہ کورہ دواؤں پر اصرار کیا، مگر ان کی بصرائیں طبعی حالت پر واپس نہ آئیں۔ بعد اسی وقت سے ان کی "آنکھوں میں اندھیرا آنے لگا۔ اس حالت میں زیادہ مدت گزر گئی تو بعض کی "آنکھوں میں پانی اتر آیا۔ بعض کو ضعف بصرات کی شکایت ہو گئی بعض کو آنکھوں کا سل ہو گیا۔ سل کی بیماری میں "آنکھیں چھوٹی اور پتلی تنگ ہو جاتی ہے۔ یہ آنکھوں کی رطوبتوں کے خشک ہو جانے سے لاحق ہوتی ہے۔ رطوبتوں کے اندر خشکی قلت غذا یا اس سے پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ رطوبتیں سر دہو کر خشک ہو جائیں گی تو غذا بیت بھی کم ہو جائے گی۔

آنکھوں کی جانب اترنے والے مواد کو قوی عضوی جانب منتقل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تو ہم اسے منخرین (سٹھوں) کی جانب منتقل کرتے ہیں۔ (جالینوس)

یہ صورت اس وقت اختیار کی جائے گی۔ جب مواد مکرر آنکھوں کے اندر جم گئے ہوں، شروع

میں نہیں، جم جانے کی صورت میں مواء کو قرعہ ہی غصہ تک منتقل کرو، یا زیادہ آسان ہوتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ بعید تر عضو کی جانب منتقل کیا جائے۔ منتقل کرنے کا فعل غطوس، تکیس، اور ناک کے اندر گرم چیزوں کو نذیل کر انجام دینا چاہئے۔ (مؤلف)

معاملہ حد سے زیادہ بڑھ جاتا ہے تو درجہ چشم کے طاق میں مندر رات استعلاء کرتا ہوں۔ خطہ خلیفہ سے پیدا شدہ نفاخ ریاح سے درجہ چشم کا موجب موقوف طاق چاروں کی تکمید سے کریں۔ ریاح خلیفہ سے پیدا شدہ درد کی تسکین کیلئے افیون کے استعلاء سے بچیں، کیونکہ گودرد میں تسکین ہو جاتی ہے مگر اس سے زیادہ ویجوں پیدا ہو جاتا ہے۔ اس باب میں تکمید کا طریقہ استعمال کریں، اور حمام و شراب کے ذریعہ پیدا کریں۔ باقی خطہ کال کے باعث درد ہو رہا ہو تو فیون کا استعلاء نہ صرف یہ کہ باعرض مسکن درد ہے بلکہ طاق شافی بھی ہے۔

جند بید سے اور افیون سے بنائی ہوئی دوکانوں کے اندر بطور قطر استعلاء کی جائے تو درجہ چشم میں سکون ہو جاتا ہے۔ ضداد کی ضرورت ہو تو پانی میں خشکی پکائیں، اور اس پانی کے اندر درد صلب اور آرد کتان شامل کر کے ضداد کریں۔

تمام دگوں کے علم میں یہ بات ہے کہ افیون سے بنا ہو شفاف آنکھوں کے بیحد شدید درد، کو سکون پہونچتا ہے۔ مگر جب ضرورت نہایت سخت ہو تبھی استعلاء کریں، کیونکہ کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مریش مد واعر ضعیف بصارت میں مبتلا ہو جاتا ہے اور کبھی بصارت زائل بھی ہو جاتی ہے۔ درد شدید ہو تو اس طرح کا علاج کریں یعنی فیون استعلاء کریں۔ مگر اس کے بعد مراقبہ واپس لانے والی دوائیں۔ اس سلسلہ میں شریف اور جینی سب سے عمدہ چیز ہے۔

آنکھوں کے اندر شدید درد حسب ذیل وجوہ سے پیدا ہوتا ہے۔

۱۔ خطہ لذائذ کا بعد باب آنکھوں کی جانب ہونے سے جس سے طبقات چشم متاثر ہوں۔

۲۔ خطہ شیعہ طبقات چشم کو پھلاد۔ ۳۔ خلیفہ بخار سے طبقات چشم میں تہہ ہونے سے۔

خطہ لذائذ کا علاقہ یہ ہے کہ اس خطہ نوپنے کی جانب جذب کریں۔ اور دویہ مسہلہ سے استفادہ کریں۔ چکوں کو تہی سے اغیار آنکھوں کے اندر سفیدی بخار میں دیکھو کہ قدامت سے زرش چشم کے سفیدی بخار کی دریافت نہایت عمدہ اور بھرپور بحث و تحقیق میں کے بعد کی ہے۔ اس کے اندر لزجہ جست ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ دیر تک آنکھوں کے اندر باقی رہتی ہے چھوٹے طرح کی سوزش سے خالی بھی ہوتی ہے۔ بہت اوجہ سوزش کو، صحتی ہے اور خطہ لذائذ کی تکلیف میں سکون

پیدا ہوتی ہے جیسا کہ چربی سے امعاء کی سورش اور ہو جاتی ہے۔ اس باب میں ۱۰۰ سے زیادہ یہ کہتا ہے۔ کیونکہ دودھ کے اندر کسی قدر جانی تاثیر ہوتی ہے۔ ابھی یہ فاسد ہوتا ہے اور اس کے اندر ناگوار مزہ ہوتا ہے۔

درم پخت اور پختگی مستحکم ہو جائے اور پورا جسم صاف ہو تو تمام مفید ہے، بلکہ اس باب میں سب سے زیادہ مفید ہے۔ کیونکہ اس سے در و فور رفع اور آنکھوں کی جانب سیان موہ و منقطع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ بیشتر کاحمام کے اندر استفادہ ہو جاتا ہے۔ حقہ قبل اس جاتا ہے بلکہ تمام کی رطوبت سے معتدل ہو جاتا ہے۔ امتلاء کی وجہ سے صفائی تازہ سے جو ارد پیدا ہوتا ہے اس میں خوات نکال دیں مسلسل ہیں، نچے اعضاء کی دھوئیں کریں، ہاتھوں اور پیوں کو باندھیں، یہ بچہ مفید ہے، ہاں جذب ہو جائے تو معتدل حرارت والے شیریں پانی سے عضو کی تکمیل کریں۔ ریان طایفہ کا طاق وانی سے دو امتدائی تہہ ہوتا ہے۔ طاق اس حد تک کریں کہ اخلاط جذب ہو جائیں۔ اس کے بعد نفس مقوی و ناف کا طاق کریں۔ اور یہ راوہ (دفعہ) نہیں، یہ محملہ بایں طور استعمال کریں، کہ مذکورہ بیان کر رہے ہیں کہ مطابق آنکھوں کی تکمیل کریں۔ اس سے قبل صلب خوب انچھی طرح دھو چاکر آنکھوں کے اندر منظور کریں۔ یہ ایسی دوا ہے جو ۱۰۰ یہ چشم میں سب سے زیادہ تکمیل کا اثر رکھتی ہے، جسم کے اندر امتدہ ہو جائے تو تکمیل کا قصد نہ کریں، ہاں جسم مستعد نہ کریں۔ چہ تکمیل کا قصد کریں۔

ابھی جس نے اندر کوئی امتدائی رعیت نہیں ہوتی، اب اسے کسی ایک یا دو عضو سے آنکھوں کی جانب راوہ کا امعاء پھونکے لگتا ہے۔ سنگھ کی بیماری طویل ہو جائے اور جسم کے اندر دھو بھی فساد نہ ہو تو راوہ کا تھپہ کریں، بشرطیکہ کوئی مادہ موجود ہو۔ اگر کوئی سوہ مزاج راوہ دوا حق ہو تو طاق و صلب اختیار کریں۔ مزاج جارہے تو تھپہ دربارہ سے تو کمر صلاہوں سے کام میں۔ سوہ مزاج جارہے تو صلاہ لڈان سے تبدیل مزاج کے لئے شیریں پانی اور راوہ غن گل کا نام کریں۔ آنکھوں کی جانب راوہ راوہ اس کا اثر خود دماغ ہو تو امعاء کا تھپہ کریں۔ چہ مزاج کی تبدیل کریں۔ ابھی ایسا ہو گا کہ اس مسئلہ کو ایسی دیریں اور شریا نہیں دفع کرتی ہیں جو مزدور ہو چکی ہوتی ہیں۔ اور اس مقام سے ماند ہو جاتی ہیں، جہاں پانی صاف ہے۔ چنانچہ یہاں جو مادہ جمع ہو جاتا ہے انہیں وہ آنکھوں کی جانب دفع کر دیتی ہیں ایسی حالت میں اس رکوں کو نکال کر گہرائی تک کانتے چلے جائیں۔ اگر دفع فصد باطنی رہیں میں طاق و طاق باطلع ناممکن ہے۔ یہ صورت کھوپڑی کے اندر کی رگوں کی ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس طرح سے سیان و شریا طاق ہو جاتا ہے۔ باقی جن رگوں سے راوہ نہ نچے۔ راوہ ظاہری صلاہ تو انہیں کافی نہیں ہے۔ ورنہ پھر قاعش صلاہوں سے کام میں۔ درد چشم کا سبب ابھی یہ کثرت دم جارہا ہوتا ہے جو رانی

جانب چڑھتا ہے اور خاص کر ٹیٹوں میں زیادہ ہوتا ہے اس کا ایک مؤثر علاج ہے وہ یہ کہ شریانوں میں
گوش کو کاٹ دیا جائے من سب یہ کہ سر کو موثر دیں، پھر پس گوش اور پیشانی اور کنپٹیوں کے پیچھے کی
رگوں کو دیکھیں کہ ان میں کون بڑی اور نبض و حرارت میں زیادہ تیز ہے۔ اسے کاٹ دیں۔
چھوٹی رتیں جو جلد میں استہ کرتی ہیں انہیں کاٹ دیں تو صحیح ہے، کبھی کنپٹی کی بڑی شریان کو
کاٹ دیتے ہیں۔ (جالینوس)

بیماری آنکھوں کی جانب کوئی مادہ جذب کر رہی ہو تو سب سے مفید یہ ہے کہ شروع میں کھانا
پینا مٹا دیں، شراب ترک کر دیں اور خاص پانی پر اکتفا کریں، سب سے مؤثر یہ ہے کہ جماع سے
رک جائیں، مسلسل میں چہرے کو پیچھے تب سر، پھر پانی اور سر کے سے دھوئیں۔ گرم خوشبوؤں، کھنی
اور نمین چیزوں کو اٹھائے، دھواں، قلاب اور چرائی کی روشنی سے بچیں۔ رات میں آنکھوں
پر شراب قابض میں بھگو تراویں، یہ مسکن ہے اس تدریج سے سیان میں سکون نہ ہو تو فصد
آنکھوں میں در کھانے سے بالکل رک جائیں۔ بھوک اور پیاس پر صبر کریں، ان سے کہ شدید جھن ہونے
لگے، قوی تراوا کا مسلسل اور حقہ استعمال کریں۔ پیشانی پر قابض ضمائر لگیں۔

حسب ذیل تجویزیں درد چشم کے لئے مسکن ہیں:

گنورے گار حے رس میں ناخونہ جوش دھیر آنکھوں پر لگیں، جو کا ستو عصارہ دار کے ساتھ
"وندھ" آنکھوں پر لگیں۔ ہار شیریں کو شیریں پانی میں تھپائیں کہ ہار کے دانے پھٹ جائیں، پھر
اسے آنکھوں پر لگیں۔ آنکھوں پر تار و پنچ کا منہ لگیں۔ مینے مشروب میں خشخاش جوش دے کر
آنکھوں پر لگیں۔ گج میں ناخونہ جوش دے کر لگیں۔ اس کے ساتھ زعفران اور تھوڑی افیون
شامل رکے منہ بنائیں اور آنکھوں پر لگیں یہ جلد مفید ہے۔ شراب میں روٹی گوندہ کر روغن گل
سے مراد آنکھوں پر لگیں۔ اس سے درد چشم و جلد سکون ہوگا۔ خار خشک تر کوٹ کر تھپایا جوئے ستو
سے ساتھ آنکھوں پر منہ لگاواں استعمال کریں۔ اس کا عظیم درد ہر عتقاد و حیرت انگیز ہے۔

غرض، تمام چیزیں مفید ہیں جو امتداد کے ساتھ مانع اور قابض ہوں۔ اور یہ ہیں
"نب المصطب، غرق، قی، حار، سرد، خشخاش، سہو، خاص کر اسے جب پانی میں گوندہ کر
سے تھپو پر پورہ استعمال کریں حتیٰ جانب گرم مادہ بحباب ہو رہا ہو۔ یہی شرط طب کا بھی ہے۔ یا
پیو یا کے برٹک سداب کا منہ لگاواں استعمال کریں۔ (ار جینوس)

نہ کو وہ دونوں میں تسکین دے رہا یا مخصوص ہار، اس کے لئے ان ادویہ کا استعمال مناسب ہے، جن



کے اندر معتدل حرارت ہو۔ (مؤلف)

کثیر مادہ کے سیلان کے لئے مانع بھٹک اور جو کا ستو ہے سر کے اور پانی میں اس کا ضد استعمال کریں۔ ابتدا کا وقت گزر جائے اور انتہا کا وقت آپ نے تو اس وقت آنکھوں کی تنگید کریں۔ نہایت مفید، محمل ورم، مفشی روم، پھیرواٹر چھرو گیا ہے تو اس کا زالا کر دینے والی دسب ذیل تدبیر ہے۔ کتنی پڑے کا ایک ٹکڑا آغی میں ڈبو کر آنکھوں پر رکھ لیں۔

ورم پٹھ درد آشوب چشم جس میں آنکھ کی سفیدی سیاہی کے اوپر چڑھ کر اسے ڈھب دے اور پٹلیں اسٹ جائیں اس کیلئے زردی بیضہ نو پیہر پیچھے میں اتا گھونڈھیں۔ مرہم کی صورت ہو جائیں۔ اس کے بعد پٹے کے ایک ٹکڑے پر طلاء کریں اور اسے آنکھوں پر رکھ لیں اور دس فوراً سکون ہو گا۔ درد کے لئے:

نور نے گاڑھے اس میں کباب بھجودیں پھر اس کے ساتھ زردی بیضہ چیں کر آنکھوں پر رکھیں۔ زردی بیضہ، زعفران اور بھٹک کی پیتاں مرہم شراب میں چیں کر آنکھوں پر رکھیں۔ درد شدید ہو تو مرہم زعفران ۱۰۰۰ میں چیں کر آنکھوں کے اندر پٹا میں یا عصارہ کاشیر کے اندر افیون اور زعفران کے ساتھ معتدل شیف مل کر کے بطور قطرہ استعمال کریں۔

مانع مواد:

سند کے تراش، مرہم، نوں کو سفیدی بیضہ میں چیں مرہم پیشانی پر طلاء کریں اور پیشانی پر بیداری کی کیفیت طاری ہو تو منوم، میں سوئی میں۔ فینڈا کے لئے عمدہ ہے۔

آنکھوں کی جانب آنے والے مادہ کثیرہ کے لئے:

صاف پانی، فوٹ اور۔ کے کا ضد اور جگے جگے طور پر باندھ لیں۔

تسکین درد کے لئے

الیون، گلاب، ناخوت، اور زردی بیضہ۔

مادہ روکنے کے لئے:

فوفیوں نام کا ٹھوس سمیت اتا چیس کے اسے کے مانند ہو جائے۔ پھر دسے کٹائی پر طلاء کریں اور اس حد تک چھوڑے رکھیں کہ خوراک نہ ہو جائے۔ یہ ان وقت کرے گا جب صحت ہو جائے گی۔

اس کے بعد کٹنی سے کٹنی تک سر کے ہر ہلکے کرنے والے مریضوں کا طبعاً کر کے چھوڑ دیں۔
 مٹی اور آفتاب سے آنکھوں کے اندر پیدا ہونے والی پوست کیلے مفید یہ ہے کہ مریض گرمی
 میں بہ کثرت صاف شیریں سرد اور سردی میں گرم پانی سے غسل کرے۔ نیم گرم پانی اور طبع مسور کی
 حکیم بھی مفید ہے۔ (ارخیجانس)

سودا کو روکنے اور ریشم چشم کی تسکین کے لئے مسکن، ریشموں کی تعلیم موزوں ہیں۔
 یہ تعلیم ریشم اور یہ اور متعدد رات سے بنائی جاتی ہیں۔
 مثلاً تخم کر فس، انیسون، تخم بھنگ، افیون، سلیج، ہم وزن۔
 قوی بنائیں۔ ایک قرص روزانہ صبح و شام میں، یہ نفع نزل، مسکن، سرد اور منوم ہے۔ (جایوس)
 ثابت الحاش بند کے لئے جب شے سے شش چشم میں اس پر محو رہیں۔ (موف)
 شش چشم مریض میں قوت پیدا کرنے کے لئے قوی صندھوں، پیتے ہیں ورنہ اتنا کھا پیتے ہیں کہ
 مٹی طاری ہو جاتی ہے پھر سب گرمی آنکھوں کی چھید کرتے ہیں اس سے خشک کرنے والے سر سے احتیاط
 کرتے ہیں۔

ملتحم میں سرخی حسب ذیل وجوہ سے پیدا ہو جاتی ہے:

۱۔ ورم حار، مالش۔ ۲۔ مالش کی دونوں تھیلیوں میں ورم حار۔ ۳۔ حاد و مالش۔
 جن کی آنکھیں بڑی مورتی میں کیا بات ہے کہ شش چشم میں اس کی آنکھیں زیادہ
 جھڑکتی ہیں۔ ایسا آنکھوں کے بڑی ہونے اور ان کی بھشت رطوبتوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔
 شش چشم میں آنسو بہا ہوتا ہے یہ کہ غیر منہضم ہوتے ہیں، یہی حالت صحت گرم ہوتے
 ہیں کیونکہ منہضم ہوتے ہیں۔

شش چشم کی کثرت میں سرد کو مؤثر دینا مفید ہے۔ دلوں کی کثرت مضر ہے، یہ کہ باں بہت
 زیادہ رہے ہونے ہوں، اس وقت وہ اپنی جانب کھینچ کر سر کی رطوبتوں کو جذب کر لیتے ہیں۔ مگر جب
 تک بڑھے ہوئے نہیں ہوتے، اس میں احتیاط کرتے ہیں اور سے خشک نہیں ہونے دیتے۔

موسم گرمی میں شش چشم زیادہ ہوتا ہے۔ بخاروں کے ساتھ بہت کم ہوتا ہے۔ موسم گرم
 میں شش چشم کا مریض تپ زدہ ہو جائے تو یہ تو صحت ہوگی یہ مریض اندھا ہو جائے گا
 رفیق گرم فصد جب آنکھوں کے اندر کیچڑ کے بغیر تر ہے تو باہر مریض کو اندھا کر دیتے

ہے۔ جس فصد کے ساتھ کچھ نہیں ہوتا اور صرف نہیں ہوتا بلکہ غلط ہوتا ہے۔ یہ مریض کو اندھا نہیں کرتا نہ ہی اس سے پیدا ہونے والا قحدرہ ہی ہوتا ہے۔ (جالینوس)
 آشوب چشم کے مریض کو دست آنے میں تو آشوب چشم جاتا رہتا ہے۔ کسی کو آشوب چشم ہو اور دست آجائیں تو یہ محسوس ہے یہ کد جسم کے اندر غالب غلط نیچے کی جانب ترنر خارج ہو جائے گی۔ (بقراط)

یہی وجہ ہے کہ آشوب کے مریض کو مسہل اور قحدرہ کے کر۔ کا استفادہ کرتے ہیں۔ (جالینوس)
 خاص شراب، حمام، بخمد، فصد اور وہ اس مسہل دان میں سے ہر ایک تدریج اور چشم کو تحلیل کرتی ہے۔ (بقراط)

جس نے بقراط کی یہ فصل دیکھ پڑھی تو معلوم ہو کہ اس نے غلط نہیں لکھا ہے۔ بات یہ فرق اختیار کی جاتی ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے میں نے تمام دروں کے اسباب پر غور کیا۔ یہ روشنی میں آنے، پھر خدمات معلوم میں، یہ بھی روشنی میں آئیں۔ پھر طبع کا تجربہ کیا۔ سب سے پہلے ایک نوجوان تجربہ میں آیا۔ اس کی آنکھوں میں درد تھا، روشنی ہونے کے واسطے ان اس کی فصد ہوں، وہی آئی تھی۔ یہ صحیح تھا، فصد ہونے کے واسطے اس نے اس کا تجربہ کیا تھا جس کے ذریعہ ہاموس اور حار چشم کا طبع ہوتا ہے۔ اوقات درد میں مریض کو بخمد بخینی لاحق ہوتی تھی۔ دوا تھا کہ یہ معلوم ہوتا ہے جیسے تیز رعبوتیں چاہے آنکھوں کے اندر داخل ہو جاتی ہیں۔ پھر یہ رطوبتیں آتے آتے بہت خارج ہونے لگتی ہیں اور درد کی شدت میں سکون ہو جاتا ہے تاہم، وہی کلیف بالکلیہ رفع نہیں ہوتی۔ یہی کیفیت پورے دن ہوتی ہے۔ پھر بڑھ جاتی ہے۔ اس نے مجھے ہر ایک ریش کھانے کو دیا۔ جس نے مشورہ دیا کہ چھوٹے سے ستوں سے جو منفری ہونے کے ساتھ مسکن دے، بھی دے۔ وہ غلغلیہ مغسول نشات اور شون سے بنو شیف، اس طرح اسے مید تھی کہ منفری دے یہ سے سیانہ رک جائے گا۔ اور میرا دوسرے جس تھوڑی سن ہو جائے گی۔

میں اس طرح کی آیات کو ہمیشہ دہرا رہا ہوں۔ کیونکہ اثرات سے انصاف ہو رہا ہے تو یہ دوا میں سے راک نہیں سکتیں۔ ابتداء خارج ہونے سے روک دیتی ہیں۔ اسی طرح یہ دوا کو قحدرہ قریب کو متاثر کرتی ہے۔ زیادہ ہو تو قریب کے اندر ہیجان پیدا کر دیتا اور اس کے اندر اتنا شدید تھا پیدا کرتا ہے کہ مریض کو اس کے پھٹ جانے کا احساس ہونے لگتا ہے۔ صورت حال یہ ہو اور وہ اسے اندر اخراج کی دو طاقت نہ ہو جو اس سے درد کے احساس کو زائل کر دے تو درد میں قطع سکون نہ ہو گا۔ پھر اس کے اندر اخراج کی دو طاقت ہو جائے جو آنکھوں کے حکم سے درد و مریض کی کلیف کا احساس

زطل مردے تو ایسی صورت حال میں قوت باصرہ کو نقصان پہنچ جاتا، نرمی ہے۔ حتیٰ کہ شائبہ کا مریض تکلیف کے رفع ہو جانے کے بعد یا تو چونہ نہ چھو دیکھ سکے گا۔ یا بصارت کمزور ہو جائے گی۔ یا طبقات چشم میں خلقت آجائے گی جس کا ازالہ مشکل ہوگا۔ یہ حقائق روشنی میں تھے۔ اس کے ساتھ مجھے یہ بھی معلوم تھا کہ آنکھوں کی جانب آنے والا دھواں قلیل المقدار نہیں ہے۔ باریں ہمہ وہ قوی احدثات میں حرارت کا حامل بھی ہے۔ لہذا میں نے حمید کرنے کا فیصلہ کیا۔ تاکہ جاکے کرے اصل حقیقت معلوم کروں اور بیماری کی پوری کیفیت سے باخبر ہو جاؤں۔ کیونکہ اس طرح کے مریضوں میں حمید کی طہارت یہ ہوتی ہے کہ درد کو ایک مدت تک لئے ساکن کر دیتی ہے۔ پھر آنکھوں کے جانب دیکر مادہ کھینچتی ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جس راوی سے وہ آنکھوں کے اندر موجود ہوں کو نکال کر لیتی ہے اسی راوی سے دوسرے دھواں کو قریبی مقامات سے کھینچ لیتی ہے۔ گرم پانی اور سفٹی دیکھا تو مریض نے کہا ”دن بھر بکثرت اسی طرح کا تجربہ کرتا رہا ہوں۔ درد ساکن ہو جاتا ہے مگر پھر اس سے بھی زیادہ تیز ہونے لگتا ہے“ یہ بات سنی تو میں نے دوا، مخدر کے بغیر اس کے سے سستین دروی ضامات کی۔ چنانچہ اسے فوراً حمام میں داخل کیا۔ درمیں اس حد تک سکون ہو گیا کہ چوری رات مریض سو تاربا۔ اور قطعاً بیدار نہ ہوا۔ جب مجھے چار ایفیں ہو گیا کہ آنکھوں کی جانب تیز رطوبتیں آتی ہیں۔ جسم کے اندر کوئی امتلاء میں ہوتا تو اس وقت سے تیز رطوبات سے پیدا شدہ درد کا مدد میں حمام سے کرنے لگا۔

اس کے بعد ایک اور نوجوان معائنہ میں آیا۔ اس کی آنکھوں پر غور کیا تو اس حد تک خشک نظر میں کہ اندر کی رتیں بیکھری ہوئی اور خون سے پر تھیں۔ اسے حمام میں داخل ہونے کا حکم دیا۔ اس کے بعد قلیل امداد پانی پینے اور خوب سونے کی تاکید کی۔ اور خوب گرمی دینے لگا۔ اور اسے دن بیدار ہوا تو آنکھوں کے درمیں سکون ہو چکا تھا۔ اس واقعہ سے مجھے یہ روشنی ملی کہ جب بھی صورت حال یہ ہو کہ عروق چشم کے اندر لینے خون چپک جائے، اور پورے جسم میں امتلاء کی کیفیت موجود نہ ہو تو علاج میں مریض کو شراب پلاؤں۔ یا مد شراب نوشی سے یہ خون پکھل کر خارج ہو جاتا ہے شراب اپنی شدت حرکت کے ذریعہ خون کو ان رگوں سے کھینچتی ہے جن کے اندر وہ پکا ہوتا ہے۔ علاج چشم کے یہ دو اسلوب کر بر محل استعمل کئے جائیں تو بیکھری دیت کے حواس میں اور بر محل استعمل نہیں کئے گئے تو جس قدر فائدہ ہوتا ہے اسی قدر نقصان بھی ہوگا۔

حمید کا طریقہ بہایت محفوظ اور خطر سے دور ہے کیونکہ یہ ایک ایسی طاقت ہے کہ اسے جس سے محبوب مصلوبہ کامیابی کے لئے مستعمل رہتا ہے۔ یا پھر باعث صحت ثابت ہوتا ہے۔ اس

اجہاں کی تفصیل یہ ہے کہ - نگھوں کی جانب اترنے والے ماہ و بر وقت معلوم ہو جاتا ہے تو تنہید سے - نگھوں کے اندر حاصل شدہ تحصیل ہو جاتا ہے۔ اور مریض صحت کی جانب وٹ آتا ہے۔ ماہ پھر بھی اترتا ہے تو درمیں تو تھوڑی بہت تسکین چنید کے ذریعہ فقط سکونت پہنچ جانے سے ہو جائے گی۔ یہ ابتدائی فائدہ ہے۔ بعد میں درد کے اندر اضافہ ہوگا تو مرض کی ملامت بنے گا۔ اس سے معلوم ہو جائے گا کہ پورا جسم استعمال کا محتاج ہے۔ مطلق امتلائی کیفیت ہے تو فصد اور اس کے اندر غلط ردی ہے تو سہاں کے ذریعہ ازالہ کر دیں گے۔ اس صورت حال کو سمجھنا پھر آپ کے لئے مشکل نہ ہوگا۔ جسم کے اندر امتلائی کیفیت خوشی اور حمام کی منتحل نہیں ہوتی۔ یہ دووں تدبیریں اس وقت مہزوں ہوتی ہیں جب خون جسمانی امتلاء کے بغیر کسی عضو کے اندر چپک گیا ہو۔

جسمانی امتلاء میں شراب اور حمام کے استعمال سے بعید نہیں کہ آنکھوں کی مہلیاں پھٹ جائیں۔ درنا کا سبب جسمانی امتلاء کے نہ ہوتے ہوئے دم غلیظ کی شدت راءات ہوتی تو شراب اور حمام کا استعمال درست ہے۔ فصد کھونا درست نہیں ہے۔ (جانیوس)

یہ گفتگوں مختلفات کے جواب میں کی جا رہی ہے جن کا خیال ہے کہ فصد شراب نوشی اور حمام تمام تدبیریں کھانا اور چشم کے مریضوں کے استعمال کی جا میں (مؤلف)
 نگھ کی دھماکی یا ریوں میں یہاں تک کہ محاذ میں شانے کے عظیم رگ کی فصد حیرت انگیز طور پر سرچ اشغ فصد صیرت کی حامل ہے۔

ایک وجوہ جس میں زیادہ خون بھائی، نگھوں میں بحد بڑا درم ہو گیا ہے۔ ماہ کا اصرار کثرت سے ہو رہا تھا۔ ٹپکس وین موچکی تھیں۔ ان کے اندر خشونت چکی تھی جو آنکھوں میں مدائی کیفیت پیدا کر رہی تھی اس سے چڑھن اور درم میں اضافہ ہو رہا تھا۔ میں نے اس کی فصد کھول دی۔ اور تقریباً دو سو امٹون لیاں دیں۔ نو بجے پھر چار سو امٹون لیاں۔ مریض صحت یاب ہو گیا۔ (جانیوس)
 اس حالت سے بہتہ وٹ یہ استدلال کرتے ہیں کہ - ۱۰۰ مری فصد ۹ بیٹ ہوئی جانے مریض کی نگھ فوراً حمل کی۔ ۱۰۰ مریسم نے کچھ شیفات کا سرمہ لگایا۔ جس کے ساتھ تھوڑا شراب سے بنا ہوا شیف شامل کیا۔ جیسا کہ ہمارا دستور ہے۔ کچھ شیف ہم نے پھلوں پر لگایا۔ اس کے بعد سات بجے سرمہ لگایا۔ نو بجے پھر سرمہ لگا کر ہم نے مریض کو تقریباً غروب آفتاب کے وقت حمام کے اندر داخل کیا۔ تیسرے دن ہم نے شیف لبن کے ساتھ شراب سے بنا ہوا شیف کافی مقدار میں شامل کیا۔ (جانیوس)

یہ شیف احمد دانیل ہے۔ (مؤلف)

ہم۔ مریض کی چٹکیں تیسرے دن الٹ کر رہیں۔ چوتھے دن وہ صحتیاب ہو گیا۔
 آشوب چشم کے ساتھ چٹکوں کے اندر کھردراپن، اور خلطت موجود ہو تو بعض اسیں، واؤں
 کی ضرورت ہوتی ہے جس کے اندر حدت ہو۔ اور استغفر اللہ بدن کے بعد ہی نہیں استعمال کرنا ممکن
 ہو۔ آنکھوں کے ابتدائی ورم حار کا سب سے مؤثر طاقن فصد قیض ہے۔ ماتی مزمن ورم کا طاقن فصد
 آفاق ہے۔

آشوب چشم آنکھ کی سفیدی پر عارض ہونے والی ایک سرخی کا نام ہے ساتھ کثرت سے آنسو،
 ورم، سرخی، تمدد (تآؤ) اور ثقل ہوتا ہے۔ ساتھ میں آنسو نہ ہو تو یہ از قسم حار ہے۔ اس میں ورم
 زیادہ ثقیل اور سست ہوتا ہے۔ بجمد ثقیل اور بڑا ثقلی ہوتا ہے۔ آنکھوں کے اندر پٹنی ورم اس حد
 تک ہوتا ہے کہ سفیدی سیاہی کے اوپر چڑھ جاتی ہے۔ ابھی اس کے ساتھ نہ سرخی ہوتی ہے نہ آنسو
 بہتے ہیں۔ ثقل موجود ہوتا ہے۔

نزلہ ہاہر سے اترتا ہے تو اس کے ساتھ پیشانی کی رگیں اور چہرہ سوچ جاتا ہے آنکھوں کی
 خاصہ کی رگیں بھری اور چٹکیں بھاری ہو جاتی ہیں۔ نزلہ اگر کھوپڑی کے اندر سے اترتا ہے تو
 طاقن رگوں کے اندر امتلائی کیفیت رونما نہیں ہوتی۔ عطاس اور کاد اور ٹاک کے اندر خارش
 اچھلتی ہے۔ (جالیوس)

نرم پن کے ایک نمونے میں جاورس رکھ کر آنکھوں کی تاکید کرنی چاہئے۔
 درد چشم کے ساتھ پورے جسم کے اندر امتلاء موجود ہو تو ہم قیاض کی فصد کھلیں گے، پھر
 اس کے بعد نہایت نرم قسم کے سر سے استعمال کریں گے۔ دن بھر مریض کو کھانا دیں گے، شام کو
 نہام میں داخل کریں گے۔ جسم کے اندر امتلاء نہ ہو گا۔ تو بعض مذکور ذیل مسکن اور یہ استعمال کریں
 گے۔ مریض کو حمام کرا میں گے۔ بشطیکہ فصد کی ضرورت ہونے سے ان کی۔ (بقراط)

آنکھوں کے اندر جو آشوب ہوتا ہے اس میں سرخی نہیں ہوتی ہے اور وہ خشک ہوتا ہے، خانہ
 چشم کے اندر تھکے، گھٹس جاتے، اوقات میں شافی حد تک اب نوشی، حمام اور دوسری تدبیر ہو
 معتدل حرارت کے ساتھ ترطیب پیدا کریں۔ (جالیوس)

جنوبی ملکوں میں رہنے والوں کو آشوب چشم پر اثرات عارض ہوتا ہے۔ مگر یہ زیادہ پر تک رہتا
 ہے۔ نہ زیادہ سخت ہوتا ہے۔ یونکہ ایسے ملک کی آنکھوں کی تابیوں اور جسم پورے (چٹکیں) ہوتے ہیں۔
 بیٹ چلتے ہوئے ہیں، اتفاق سے ہو کے اندر چٹک برسات جاتی ہے تو آشوب حدیث اور سخت
 ہو جاتا ہے۔ یونکہ اس سے آنکھیں اور جسم شکیف ہو جاتے ہیں۔ (بقراط)

تکمید اور تمام اس موقع پر واجب ہے۔ (مذہب)

سردیوں میں اور موسم بہار میں چشم زیادہ نہیں ہوتا۔ اور موسمی طور پر اور حد سے زیادہ ہوتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ طبقات چشم شیف اور سخت ہوتے ہیں، ہذا کھلتے نہیں ہیں۔ ان کے اندر تناؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ تناؤ کی شدت سے زیادہ تر آنکھوں کی جھلیاں پھٹ جاتی ہیں۔ نرم جسم درجہ حرارت کے بائیں دے تو شیب چشم کے زیادہ شمار ہوتے ہیں۔ مگر محفوظ رہتے ہیں۔ مدت طویل نہیں ہوتی۔ سرد اور شیف طلوں کے بائیں دے شیب چشم میں بہت کم جتنا ہوتے ہیں۔ جتنا ہو جاتا ہے تو تقریباً محفوظ نہیں رہتے۔ زیادہ دیر تک ان کے اندر رہتا ہے۔ (بقراط)

ورم حار اور امتر خاء اجفان کے لئے مصحح طلاء

سبب، قاقیا، شیان، میٹا، میون، مرغران، اپنی پاس رکھیں۔ وقت ضرورت عرق کاسنی میں دھا کر لیں۔ بعد حیات انہیں اثر کرتا ہے۔
دیگر۔

میں مقرر، منداں، کباب، شک، کافور، عرق کاسنی میں طلاء کریں۔ (یہودی)

ورم حار چشم کے لئے مفید نسخہ ہے

کاسنی کوٹ لیں، چھ اس کے ساتھ تھوڑا روغن گل اور شنی پنا سے سے چھان کر جو ہا تا اور ریضہ کا کوہ شامل کریں اور ورم پر رکھیں۔ عمدہ ہے۔

سے آنکھوں کے اندر اترنے والے مو دیں

صوفی کے ہاں سے جو ہا اتر کر آتے ہیں ان کا طلاء وہاں ٹپنیوں کی دونوں رگوں اور شریانوں میں آتش کی معد اور ان کی ترقیہ حلق سے آتے ہیں۔ صوفی کے ہاں سے آتے ہیں۔ مو دیں عامتہ یہ ہے۔ یہ ہے میں سے شنی و شنی میں حار اور عرق کے اندر متلا ہو گا۔

صوفی کے ہاں سے جو ہا اتر کر آتے ہیں اس کے ساتھ عرق کے اندر متلا ہو گا۔ یہ ہے
الحاق ہے۔ (احسان)

اس کا حلقہ، قست غذا، قستیت و باغ اور قستیت چشم ہے۔ چھ کی قصد، تیز حلقوں اور طلوں کا قور سہاں کے درجہ حرارت کو مینے جذب کریں۔ ہا و وناک کی جانب جذب کرنا سب سے زیادہ مفید اور موثر ہے۔ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے اس سے تیز دھوئیں بہہ رہی ہیں۔ چنانچہ

شیر، ایون، روغن گل، اور خشکاش سے بنا ہوا دھوا، "ٹکھوں پر رکھیں۔" شوب ہاشم جارت ہو اور مادہ کافی برکت
چائیں تو آٹکھوں میں تباہیہ کا سرمہ لگائیں۔ یہ تو کچھ مصوب سے ہے یہ دوا مستعد رہتی ہے۔

نزلوں کے باب میں:

نزلا ابتدا میں "ٹکھوں پر گرے تو ممکن حد تک خور و نوش روک دیں، مریض پیشانی میں پانی
پئے۔ حرارت اور ہمارق ترک کرے۔ فصد کھو میں، شکر کو نرم کریں، پیشانی اور پٹوں پر مائع قابض
اور بارداشلاء کا احتیاط استعمال کریں، نزلا اگر باروت اور "ٹکھوں کا رنگ سفید نظر آئے تو استفادہ
خدا کے لطیف دینے کے بعد پیشانی پر حسب ذیل طلاء رکھیں

کبریت زرد، بورق، وغیرہ اور تریاق پانی کے اندر حل کریں۔ اور پیشانی پر طلاء کریں۔ یہ نزلا
بارد میں مفید ہے۔ اس کا شروب بھی بیحد شافع بخش ہے۔

نزلا اگر گہرائی میں اتر رہا ہے تو یہ نہایت قلیل امدت ہو گا۔ جسم کا متفرق کر دیں۔ اس کے
بعد معوط، مسلسل عطوس اور غرغراہ میں۔ سرمہ مؤثر کر اس پر ٹھکراشیاء کا طلاء کریں۔ اس طرح
کے مریضوں کی رتیں بھی کاٹتی جاتی ہیں۔ صحت بائید بھی کیا جاتا ہے جس کا ہم تذکرہ کریں گے۔
وسطہ میں اس طرح نہیں کہ اثر بڑی تک پہنچ جائے۔ زیرکدی کندھے پر پچھلے بھی لگائیں۔ پچھلے کی
یہاں بڑی تاثیر ہے۔ باہر کی جانب مادہ کا امانہ کریں۔

نزلا اگر کھوپڑی کے چم سے اتر رہا ہے تو اس کا پتہ چم و کے عرقی امتلاء اور کٹینی اور پیشانی کے
متصد حصہ میں عرقی تناو سے موگا۔ مجتہد ضاروں اور ٹٹیوں سے فائدہ ہو گا۔ نزلا کی مذکورہ حالت
قریب العبدہ ہوں بلکہ حزمین ہوں اس وقت میں "لطیف دہ عوطین اور ناک کے اندر دندہ بھی ہو تو یہ
باطن میں شیعہ گا۔

پٹوں کے اندر پیدا ہونے والے درمیانوں میں سرکہ اور پانی کے ذریعہ حکمید مفید ہے یا اس سے
اے مسور اور کاب کو باں کر حکمید کریں۔ سوتے وقت پٹوں پر "قوت کا عود استعمال کریں۔

سرطان

"ٹکھوں کے اندر سرطان پر وہ صفاق میں مار غش ہوتا ہے ساتھ میں درد تناو، سرخی، صفاق
میں پیچیں ہوتی ہے، در "ٹکھوں تک پہنچتا ہے۔ بالخصوص حرکیں کرتے وقت۔ کھانے کی خواہش

جاتی رہتی ہے۔ تیز اشیاء سے بیماری میں مہمان ہوتا ہے۔ یہ علامات بیماری ہے۔ دود اور دود اور دود سے بنی ہوئی اشیاء کے ذریعہ درہ کو تسکین پہنچائیں۔ نیز اس کے سے وہ غذا میں دیں جو کھوس جید پید کرتی ہیں اور کھنکھنہ را بھی ان کے اندر نہیں ہوتی، کھنکھنہ کے اندر مسکن درد نرم شیاف ڈالیں۔

یعنی یہ کہ جسم تمام جید خط ہو، مثلاً دہ ہو اور نہ حاد الدم۔ (تیز خون والا) (بونس)

حمام حار آشوب چشم کا باعث ہے۔ آشوب سے جو حضرات مستعد ہوں، وہ حمام میں داخل نہ ہوں۔ (اسکندر)

شروع میں درد چشم کا علاج تین دن میں ہوں سے نہ کریں۔ تاکہ بیماری میں منجید ہو سکے۔ اس کے بعد علاج کریں۔ (چرک)

تینچ یہ ہے کہ ابتدائی ایام میں آشوب چشم کے علاج میں فصد، اسہاں، دیک اعضاء (عشاء کی دھواں) قوت غذا اور سکون و آرام پر اتقائیں، دودھ قوی ہو تو قوت چشم، نرم ہے۔ (موف)

حرارت چشم سے پید ہونے والا آشوب چشم حار کی علامت ورم اور کچھ اور علاج شیاف و زور و انہش ہے۔ آشوب بارہ کی علامت یہ ہے کہ ورم کے ساتھ کھنکھنہ کے اندر غل اور حرارت کم ہوگی۔ اور در الصفر، غر ز اور شیاف اتریں استعمال کریں۔

وردیخ:

یہ نیا دہتر بچوں کو عارض ہوتا ہے۔ کھنکھنہ اور خاص کر پلکیں متورم نظر میں ہوتی ہیں۔ یہ پھٹ جاتی ہیں اور خون نکل آتا ہے۔ درہ در الصفر استعمال کریں۔ حمام، آئرن سے آشوب کا مریض پر یہ کرے۔ حتیٰ کہ صحت حاصل ہو جائے۔

آشوب کے مریض کے سر کے عمدہ نہیں ہے۔ (من مویہ)

میرے تجربے میں ورم اور کھنکھنہ کا مریض و قہش اشیاء اس باب میں نہایت موثر ثابت ہوئی ہیں۔ (موف)

میرے یہاں طوخ کا ایک نسخہ ہے ورم اجفان کے لئے سے استعمال کیا جائے تو مواد کے انصہاب کو روک دیتا ہے۔

رسوت و گرم، مندل سرخ ساڑھے چار گرم، قوی یک گرم، شیاف مایٹا گرم، زعفران ۵۵ ملی گرم، شیاف بنائیں اور متورم کھنکھنہ میں درہ اور ورم سے پختہ فصد یا اسہاں یا

دونوں کے ذریعہ تھپہ کریں۔ وہ جرمیش کو خدائے رب کے رخصت و شام کو تمام میں داخل کریں۔ اور ایک مدت تک ایسی دواؤں کا سہارا نہ لگائیں جو سوزش پیدا نہ کریں۔ مادہ زیادہ نہ ہو تو کھانے سے پرہیز کرنا کافی ہے اس کے بعد حمام کریں۔

جہاں مادہ بہت زیادہ ہو وہاں سہولتوں اور غلغلہوں سے قہریدہ پیدا نہ کریں، کیونکہ سہولت و رشتہ محبوب ہو کر طبقات چشم میں تباہ پیدا کریں۔ اور وہاں میں سیکن پیدا ہو جائے گا۔ (بقیہ)

ماہ طبقات چشم کے اندر راسخ اور آشوب اور درد مزمن ہو جائے، تو ایسی صورت میں اخذ تین پرچہ لگائے اور کپنیوں اور آنکھوں کے متعدد مقامات پر جو نکلیں لگانا مفید ہے۔ شب میں نچ پیدا ہو جائے تو مریض کو حمام میں داخل کریں۔ اور نچ شدید شب ہے۔ تین چار دن تک سہارا نہ لگائیں۔ دوا کے قطرہ اور استغاثہ پر کتبہ کریں۔ نچ پیدا ہو جانے کے بعد سہارا نہ لگائیں۔ تمام موافق ہے۔ شب چشم میں ایسی چیزوں سے بچیں جو فتنہ و ریشہ و انفس پیدا کریں۔ استغاثہ اور غلغلہ اور ترک خدائے ذریعہ چلوں کے اور مہتمم کریں۔ شوق میں تھوڑی قابض اور آخر میں محلل ادویہ سے حاجت کریں۔ (ارباب سیوس)

شب کی تدبیر تو مہر و شمع مقام میں رہنے کا تمام کریں۔ غذا کم کریں۔ صرف پانی میں نشات نہ ہو میں۔ اس سے حرارت میں تسلیں ہوگی۔ چلوں کا باریک اور زعفران کا طہ کریں۔ رات میں نکلیں چپک چامی تو پانی اور سہارا نہ لگائیں۔ شیف مختلف دوا سہارا نہ لگائیں۔ یہ کافی ہے۔ شدید ہو جائے تو اسہال اور فصد سے کام میں۔ جہاں درد چشم و بھار دیتا ہے۔ سو دوا مت دینی رکھیں۔ آنکھوں کے اندر دوا بطور قطرہ استعمال کریں۔ آنکھوں میں درد سخت ہو تو کباب شب کو طبعی دواؤں میں نوندہ کرنا کریں۔

دوا، اصغر محلل

غیرت ۵۵۳ رام، صبر کے کرار، زعفران کے کرار، رسوئے کرار، مہر و شمع میں۔ زعفران مہر و شمع میں۔ (ابن طلحہ)

کی نپے کو درد نچ ہو گیا ہو اور نکلیں صبر کے کرار، رسوئے کرار، مہر و شمع میں۔ یہ درد نچ میں ریشہ و شیف، مہر و شمع، کرار، زعفران کا سہارا نہ لگائیں۔ اس سے قرحوں کو کوئی نقصان نہ ہوگا۔ یہ درد نچ میں عمدہ ہے۔ (دانش)

درد چشم میں فصد اور اسباب سے حاجت شروع کریں۔ بعد ازاں صبر کو کئی بار دعو میں۔ اور پھر

اور چشم میں فصد اور اسہاں سے مدنی شراخ کریں۔ بعد ازاں حدیہ کو آئی بارہ سو میں۔ اور پھر
جوش دے لیں اور بطور تصور استہاں کریں۔ یہ وہ حدیہ ہے کہ غیدی کا تصور کریں۔ زرہ کی بیضہ،
ناخنہ، روغن گل اور روٹی سے بنے ہوئے صنوبر کے ذریعہ اور اس کو سامن کریں۔ اور تصور سامن
ہو جائے تو شفاف ایش استہاں کریں۔ کچھ آستہ سے صاف کریں۔ عینہ تدبیر اختیار کریں۔
استغراق کے بعد اس کے اندر عمل باقی ہو اور بہت زیادہ سالوں کو اسے مہذب میں تاکہ اس میں
کے سے۔ تکلیف و حد تک کثرت سے شکاف اسے نراخذ میں پر پیکنے لگائیں۔ چاہے ہفتہ روزہ
کرائیں۔ اس کے سے بہایت عمدہ ہے۔ طبعی طور پر مریش مرصوب اس میں مو تو عصبان استعمال
کریں۔ (ایڈیٹورس)

صوبہ سے آشوب چشم کی حق مو تو شرب پانی میں یہ نمک یہ مریش و اس سے اس فہمیت
کے آشوب کا علاج مویں فہمیت ہے۔ (روافس)

آشوب چشم کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ عامی سب مشہور حصوں، آنکھوں کے اندر پڑ جانے والے روغن مریش و اس سے صوب
سے خارج ہو۔ آخری سب سب سے زیادہ عام ہوتا ہے۔ یہ آشوب عامی صوب سے رافع ہونے سے
رفع ہو جاتا ہے۔

۲۔ صول و نول ایک ہیہ ہوتا ہے جہاں سے کہیں جو ملکہ میں کہیں سے صوب مریش میں تمام
موت و صولانی طرح میں بھی ملکہ ہوتا ہے۔ صولانی صولانی ہوتا ہے۔ بہت زیادہ آسہاں
ہوتے ہیں۔ صولانی صولانی ہوتا ہے۔ صولانی صولانی ہوتا ہے۔ صولانی صولانی ہوتا ہے۔
تیسری قسم میں بھی ہوتے ہیں بہت زیادہ شدید ہوتا ہے۔ صولانی صولانی ہوتا ہے۔ صولانی
صولانی ہوتا ہے۔ صولانی صولانی ہوتا ہے۔ صولانی صولانی ہوتا ہے۔ صولانی صولانی ہوتا ہے۔
(نکس)

آنکھوں کی غیدی، سیاہی سے اوپر اس قدر بڑھتا ہے کہ اس قدر آشوب صولانی ہوتا ہے کہ
کثرت ہوتی ہے۔ تیسری اور اس قدر کہ اس قدر کہ اس قدر کہ اس قدر کہ اس قدر کہ اس قدر کہ
آپ سے کہ غیدی میں قدر بڑھتی ہے کہ یہ ہیشہ صولانی ہوتا ہے کہ اس قدر کہ اس قدر کہ
باغلی غیب ہو گئی۔ اسی حالت سے اس قدر کہ اس قدر کہ اس قدر کہ اس قدر کہ اس قدر کہ
سے پہلے بالعموم ہوا کرتی ہے۔ (مؤلف)

نفخ کے باب میں:

یہ چار قسم کا ہوتا ہے۔

۱۔ رقیق قبی فصد سے پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ اپنا کچھ بیش آتا ہے زیادہ تر اس سے جھٹکے ہوئے ہوتے ہیں۔ چشم کے اندر ایسی ہی صورت پیش آتی ہے جیسی مٹی یا چھڑکے کاٹ لینے سے پیش آتی ہے یہ باہر موسم گرم کر مایں بوزخوں کو عارض ہوتا ہے۔ ناک کا رنگ اور مٹھی کے رنگ کا گرم ہوتا ہے۔

۲۔ یہ کچھ زیادہ گدلا ہوتا ہے، عند اپنا زیادہ ریزہ ریزہ سخت ہوتی ہے۔ انگلی سے ابا میں توڑا ایک گھنٹہ تک باقی رہتا ہے۔

۳۔ اس میں انگلی غائب ہو جاتی ہے۔ مگر بہت جلد وچسپ ہو جاتی ہے اور نہیں ہوتا۔ رنگ جسم کا ہوتا ہے۔
۴۔ پلوں اور تمام کھ کے اندر ہوتا ہے۔ کبھی بڑے کراہروں اور رخساروں تک بھی پہنچ جاتا ہے۔ صلب ہوتا ہے۔ درد نہیں ہوتا، رنگ باک پیلا ہوتا ہے۔ بالعموم پیچیدہ درد مزمن، اور خاص کر عورتوں کو لاحق ہوتا ہے۔ (حنین)

انتان کا شہرہ رازش ملتے میں ہے۔ میرے خیال میں اسے چھوٹے مرض میں شمار کرنا چاہئے۔ (موف)

سرطان

گھٹوں میں جو سرطان ہوتا ہے اس میں شدید درد ہوتا لازم ہے۔ عروق چشم اس حد تک پھیل جاتی ہیں کہ فرسوس نما صورت پیدا ہو جاتی ہیں۔ صفقات چشم اور اغشیہ چشم میں رقیق اور شدید چھین ہوتی ہے جو کئی گھنٹوں تک جڑ ہوتی ہے، خاص کر جب کہ بیمار چلتا یا بولی سخت حرکت کرتا ہے۔ رقیق ہوتا ہے۔ گھٹوں کی جاب تیز رقیق قسم کا، اور بہتر ہوتا ہے۔ ہوا کے غائب ہو جاتی ہے۔ تیز رفتاری سے ناقابل برداشت ہوتے ہیں اس سے سخت درد ہوتا ہے۔

گھٹوں کی جاب سیال مولا بھی اس عروق کے اندر ہوتا ہے جو پوڑی کے اوپر ہوتی ہیں۔ اور انہی میں ہوتا ہے جو پوڑی کے اندر ہوتی ہیں، کھوپڑی کے باہر کی عروق میں سیال مولائی کا مت یہ ہے کہ پیشانی اور پیشانی عروق میں تھوڑا اور عروق کی کیفیت ہوگی۔ یہ اپنی ہندو میں پیشانی پر قائل صہ چپکائی۔ نہ وہ ہاتھ میں سے ہوتی۔ مت ظاہر نہ ہو، سیال دیر سے موقوف اور محسوس ہو ساتھ میں ناک کے اندر خارش اور دھاس ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ سیال پوڑی کی عروق کے اندر ہے۔

آشوب چشم کا علاج:

شروع میں اگر درد شدید نہ ہو تو قابض دویات میں جو زیادہ قابض نہ ہوں، انہیں استعمال کریں اس طرح کی قابض دویات کو مشکیوں ترتیب دیں۔ اقاقیا قابض، رعنہ ان، رسوت مندلی، قبض کے ساتھ بچ، محلل، مر، جندبیدستر، کندر، زعفران، محلل با قبض۔ ترتیب پر غور کریں، قابض زیادہ ہیں تو اس میں سفید یا دودیا آب صلب شامل کریں۔ اور قابض کم ہوں تو غلیظ بنائیں۔ اس طرح ترتیب سے بہاری پہلے دن سے کم ہونا شروع ہوگی، سکون ہو جانے کے بعد امتداد سے ساتھ چہل قدمی کریں، پھر حمام میں داخل کریں اس کے بعد فرویون کا سرمہ یا ناروینون جیسے سرمہ استعمال کریں، تاکہ نگہیں سکڑ کر تقویت حاصل کریں۔ اس کے بعد تھوڑے تھوڑے قسم کا سرمہ شامل کریں جسے دہانی نامی اصطلاح یگان کہتے ہیں۔ اس میں تدریجی اضافہ کریں۔ جب بھی سرمہ لگانے کا ارادہ کریں اسے خوب اچھی طرح پیس لیں اور پکوں و ہستہ انھی میں، نگہوں میں شدید درد ہو تو تھوڑے قسم کا سرمہ کر استعمال نہ کریں، کیونکہ نگہوں کی حس تیز ہوتی ہے ایسی صورت میں نقصان زیادہ ہوگا۔ آشوب چشم غلیظ صعب کا علاج پہلے وردی قابض سے کریں۔ درد میں سکون اور سرمہ کم ہو جائے تو وردی اصغر سے کام لیں۔

درد شدید ہو تو تھمید زیادہ سے کریں۔ سرمہ قویاب یا دودیا پر تھمیں، تھمید آب مانوں، مر آب صلب سے کریں، شاد زعفران، شیر، زردابی بیضہ اور نکلور کے گڑھے رس میں بکھوٹی ہوئی وردی سے کریں۔ درد میں شدت ہو تو اس میں خشک سیاہیا تخم خشک سیاہیا اور خشک سفید کا جو شادہ شامل کریں۔ طار حفران، مایہ رسوت، صبر، در صمغ سے تیار کریں۔

بیان حد ہو تو اسے روکنے کے لیے رس حونی، خرفی، بکی، ستوا، اسپہوں اور عنب محبہ پیشانی پر لگیں۔ سیات میں حرارت زیادہ نہ ہو تو چھلنی وردی، مر، کندر، اور غلیظ بیضہ، وردی، وردی کرنب زفت، فادانیا اور تریاق دھیں۔

بلکے اور درمیانی آشوب چشم کی ابتدا میں صحت بخش شیف

میشا ۳۶ گرم، رسوت ساڑھے چار گرام، زعفران ساڑھے چار گرام، غلیظ وردی صاف ساڑھے چار گرام، افون، حانی گرام، شیف بنا میں۔ یہ دوا میہ استعمال کے جانے والے شیا فاقہ میں ایک ہے۔ (سنلی)

شیاف ناروینون:

سفید ۴۰۰ حصص، سازھے چار گرام، کلاب سازھے چار گرام، زعفران سو دو گرام، شیاف مایٹا سازھے چار گرام، سنبل شامی سازھے چار گرام، صبر سازھے چار گرام، مر سازھے چار گرام، رسوت سازھے چار گرام، شیاف بنالیں۔

وروی احمر۔

کلاب ۸ گرام، زعفران ۹ گرام، انیون سازھے چار گرام، صمغ سازھے چار گرام، سفید ۹ گرام، شیاف بنالیں اور شیر جاریہ کے ہمہ استعمال کریں۔

وروی ابیش جو شدید آشوب چشم کے آغاز میں مستعمل ہے۔

سفید ۴۰۰ حصص ۸ گرام، شونہ ۱۸ گرام، کلاب ۱۸ گرام، زعفران ۹ گرام، سنبل ۹ گرام، شیاف بنالیں۔ یہ میام کا نسخہ ہے۔ (حنین)

اہل شیاف ابیش، پھر شیاف احمر لیں اور مزمن ہوتے کی صورت میں اصططیقاں استعمال کرتے ہیں۔ اور وہیں پہلے ابیش پھر اصفر کو کام میں لیتے ہیں۔ (مؤلف)

رات میں جس مریض کی آنکھیں چپک جاتی ہوں۔ اس کے لئے قوی اسہاں اور قلت غذا سے بڑھ کر عمدہ علاج اور کوئی نہیں ہے۔ (جالینوس)

آشوب چشم کے علاج میں بتد فیصد، اسہاں اور قلت غذا سے کریں۔ غذا صرف ایک بار لیں۔ شام، صبح، ریاضت اور روشنی کی جانب انکھیں نہ کر دیں۔ آنکھوں کو سر کے اوپر پانی سے دھوئیں۔

وروی چشم شدید کے لئے تسکین کا حیرت انگیز نسخہ

تب جب مضمون میں تھوڑا بہتر صحت کریں۔ اور تھوڑا کریں۔ مہدی پرچہ لگا میں۔ (تیاذوق)
تیاذوق آشوب چشم میں فیصد کھالیں اور صمغ خون ان کے شروع میں لگائیں۔ پھر وہ کے تھوڑے لگائیں۔ ہر صبح کے طور پر دن کے آخر میں شیاف لیں، دوسرے دن صبح کو شیاف لیں، پھر صبح، اور پھر ۹ بجے استعمال کریں۔ غروب آفتاب کے وقت مریض کو حمام میں داخل کریں۔ یہی تدبیر تیسرے دن بھی کریں۔ ہر صبح صحت سے روزت ہو۔ (قسط، جالینوس سے روایت)

آشوب چشم صعب ہو تو آنکھ کے محاذی پسو کی قیدیں کھول دیں۔ بیماری دشوار ہو تو دوسرے

ان بھی خون نکالیں۔ اس کے بعد حدیہ اور تربہ کا مسہل بنی بارہیں تاکہ یہ کوشا ہو۔ حدت نہ ہو اور رطوبت زیادہ ہو، آنکھیں بخٹی کے ساتھ چپک جاتی ہوں تو عرق کاسنی کے اندر صبر بھجوا کر استعمال کریں۔ مانتی رطوبتوں اور مکایف کے لئے جب قویا بنی بارہ استعمال کریں۔

یہاری کے بڑھنے کے وقت شب و روز مسلسل آنکھوں سے اندر سفیدی بیضہ رقیق کا قطرہ کریں۔ کیونکہ یہ تعدیل پیدا کرتی اور آنکھوں کو دھواہیتی ہے۔ یا پھر شیاف انیش کے ۱۰۰ کا قطرہ کریں۔ آنکھوں پر مہر لادو یہ کاغذ رکھیں۔ درختیہ سو تو مخدرات استعمال کریں۔ یہاری انہی پر ہو تو زور و انیش استعمال کریں۔ انخططہ پر سو تو زور و اعتر کام میں۔ میں جس میں مایٹا، زعفران اور تھو زامہ شامل ہو۔ (ابن سراجیون)

آشوب چشم حار میں مستعمل شیاف کا نسخہ

عده سے عده و صاف سے سر آب کلاب میں اچھی طرح چیں لیں اور ایک پیالہ پر آگ سے اسے کافور کا بخور دیں۔ تین بار ایسا کریں۔ بعد ازاں اس کا ایک حصہ، نشاستہ نصف حصہ، گلاب اسوا حصہ، عرق کلاب میں مل کر شیاف بنائیں۔ یہ عجب اثر ہے۔ اس سے زیادہ ماننا چاہیے تو سفیدہ عرق کلاب میں چیں لیں، نصف سر لیں۔ چھ سو اسی حصہ کافور سے اخلاط میں شیاف بنائیں۔ کافور و سفیدہ کے ساتھ عرق کلاب میں چیں لیں تاکہ اچھی طرح مل جائے، اس شیاف سے استعمال سے آنکھوں میں جھجھک نہ آئے اور نہ ہی بیدار ہو گا۔

مذکورہ مقصد کے لئے ذرور کا نسخہ

انذروت کو مدھنی کے ۱۰۰ میں تین بار جذب کر کے اچھی طرح چیں لیں، پھر اس سے دیرینہ تھانی حصہ، نشاستہ ۱۰۰ سو اسی حصہ کافور، مال کر چیں، درختیہ نکال کر چیں۔ انشاء اللہ سفیدہ ثابت ہو گا۔ (مؤلف)

شش چشم شدید ہو جائے تو فصد نھوں رات خون نکالیں کہ فشی طاری ہو جائے۔ ریشہ نیلہ مریش سے اندر جا تا تو قوت ہو جو، فور غذا نہ دیں۔ بروقت آب گرم سے ساتھ اشش چشمی سفید کریں۔ اس سے بعد مختلف مرستے استعمال کریں۔ تمام مرستہ فشی پیدا کرتے ہیں۔ (جائینوس)

فشی ناک کا نیلہ ہے کہ شیاف انیش رطوبت پیدا کرتا ہے مگر یہ غلط ہے (مؤلف)
تاریخہ صمدیہ کتاب صحت امیر میں ہوتی ہے خشک لہجہ میں صحت بہت ہوتی ہے مگر اس سے قہر چشم کا اندیشہ نہ ہو تا بچہ بنا اور سورقتی اور جھجھکوں تو آنکھوں میں قہر

پڑ جاتا ہے۔ خواہ کچھ کاسیانا، آنسو، ورم عرصہ سے ہوں۔ کیونکہ ہاں لے ہو جاتے ہیں۔ یہ طبعی کی
تا تجربہ کاری قرحہ کا باعث ہو جاتی ہے۔ (بقراط)

اساتذہ میں کسی کو بھڑت خاص شرب پائے، درد چشم کا علاج کرتے ہوئے نہیں دیکھا، جیسا کہ
میں کرتا ہوں۔ (جالینوس)

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ درد چشم میں وہ شرب اب بھڑت استعمال کرتا ہے۔ (مؤلف)
آشوب چشم ابھرے تو فصد یا اسال کے ذریعہ علاج شروع کریں۔ بشرطیکہ امتلا کی کیفیت یا
نقطہ کی خرابی نہ ہو۔ درجہ پہلے اسٹیج اور تب گرم سے ذریعہ حکمید کریں۔ درد میں سکون ہو۔ اور بعد
میں بیجان بھی نہ ہو تو یہی علاج ہے۔ بیجان ہو جائے تو دیکھیں، اگر امتلا یا خطہ کی خرابی موجود ہے تو
فصد و استفرغ سے کام لیں۔ امتلا کی کیفیت یا خطہ کی خرابی کی عدم موجودگی میں فصد فصول دی ہے اور
مسہل دے دیا ہے تو مریض کو حمام میں داخل کریں۔ ایسا سوتا ہے کہ چھو اضطرار نکھوں کے اندر
اترتے ہوئے ہیں، بایں ہمہ جسم امتلاء سے خالی ہوتا ہے۔ (بقراط)

حمام اس وقت موزوں ہے جب مادہ نکھوں کے اندر اتر رہا ہو۔ اور جسم کے اندر امتلاء نہ ہو۔
اور پٹ فصد و اسہال سے کام لے لیا گیا ہو۔ خون کا جوش اور حدت ساکن ہو چکی ہو۔ ابتدا کا زمانہ گذر
گیا ہو، یعنی بیماری تیزی کے ساتھ بڑھتی ہوئی نظر نہ آ رہی ہو۔ برعکس زین حمام اور شرب نوشی
نہایت پر خطر ہے۔ بالخصوص جبکہ جسم خالی ہو۔ بعد ایسی صورت میں صحیح یہ ہے کہ فصد اسباب، غلت
نذر اور تشوئی بیجان کی تسکین کے بعد ہی دیا جائے اور شرب امتلاء کریں۔ فصد و اسہال کے بعد حکمید
کریں، اور وہی دہار داریں، کیونکہ یہ ایک طرح کی حکمید ہے۔ بایں ہمہ گرم رہو بتوں کو دھو بھی لیتا ہے
نہایت کر جائے تو فیہا ورنہ مذکورہ شرطوں کے مطابق حمام استعمال کریں۔ شرب اپنا خشک مزاج
شرب میں موزوں ہے۔ اس میں کچھ خشک اور مٹی مٹی ہوتی ہے۔ بعد الفصد کے بعد ایسے مریض کا
خاص شرب اب دینا اور یہ تک ان پر فائدہ داریں۔ یہ ان کے لئے مفید ہے۔ شیاف انہیں یہ
استعمال نہ کریں کیونکہ قرحوں کے علاوہ اس کا استعمال دلی مٹی نہیں رکھتا۔ (مؤلف)

خشک مزاج میں آشوب چشم میں یہ نسخہ گرم پانی سے جڑا ہے، اور نکھوں کے اندر
رہیں ٹھنڈا ہو جائے تو چھ گرم پانی سے جڑا دیں، حتیٰ کہ چھو کے اندر مٹی مٹی حرارت جیسا اتہاب
جائے۔ اس کے بعد نکھوں کے اندر بطور قطرہ دو، دو استعمال کریں۔

تحقیق کے بعد کثیر کاسیانا مریض پر آشوب رعت سے ختم ہوتا ہے۔ مگر یہ حتیٰ امکان
بیجان میں بھی ایک ہی رات کے اندر غلغلہ نظر آ گیا۔ برعکس دینا قلیل ایسا خشک آشوب

مشکل ہوتا ہے حتیٰ کہ ابھی ابھی یہ مہیہ تک باقی رہتا ہے۔ (مؤلف)

الصاب شدہ کی ماو سے آنکھوں کے اندر تکلیف ہو تو کثرتِ مادہ کی علامات کی موجودگی میں ہم قیال کی فصد کھاتے ہیں ورنہ مسلسل سے کام لیتے ہیں۔ بعد ازاں کچھ مغربی ادویات جو سوزش سے اور درجہ نرم ہوتی ہیں استعمال کرتے ہیں۔ مریض کو پورے دن کھانے سے باز رکھنے اور شام کو تھام میں داخل کرتے ہیں۔ امتدادی کیفیت موجود ہونے ہی ثمرانی خطہ تو ایسی صورت میں فصد و اسباب ترک کر کے مذکورہ تمام تدبیریں اختیار کرتے ہیں۔ (جائینوس)

مذکورہ گفتگو کے دوران یہ بات ملتی ہے کہ جن دواؤں کی جانب اشارہ کیا گیا ہے وہ ۱۹۵۰ء سفیدی بیضہ اور آب صلبہ ہیں، سرمہ نہیں، سرمہ ہو بھی تو ان دواؤں کے ساتھ شفاف اینٹیں کا اضافہ کریں گے۔ (مؤلف)

درد چشم شدید ہے مریض کو اینٹوں، تخم شنب، زعفران اور سرمے سے بنے ہوئے قرص بتدریج دوا کرادیں گے۔ (جائینوس)

یہ عمدہ تدبیر ہے کیونکہ درد چشم کا سرمہ اینٹ استفرغ کے بعد غلغلا کا محتاج ہوتا ہے۔ ہند فصد کھولیں، مسلسل اینٹ، خدر مریں، پھر یہ دوا میں اینٹ، اثرات خشک پل میں۔ یا اینٹ تباہ ۲۵ ملی گرام دیں۔ اس سے مریض چوڑی طرح "رگہ بنی نیند سوے گا۔ چنانچہ بیماری ٹپکے گی۔ قوت میں ان دواؤں کے استعمال کا جو اثر ہوتا ہے۔ وہ اس بیماری میں نہیں ہوتا۔ (مؤلف)

کچھ میں دانے چھوٹے موٹے دواؤں کے مقابلہ میں زیادہ خراب ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس پر معلوم ہوتا ہے کہ غلغلا میں تاثیر ہو رہی ہے۔ خشک، کم کچھ اور سرمہ رطوبت و آب شاد دیر میں ٹپکتا ہے۔

پہلی دوا پونا شاد چشم میں غایت درجہ کچی علامت ہے۔ (جائینوس)

شاد چشم کا سرمہ اینٹ، اثرات میں پانی ہے۔ کیونکہ یہ مسکن حرارت ہے۔ ریادہ سوے۔ کیونکہ یہ مسکن حرارت و غلغلا ہے۔ خدر مریں۔ پیشانی اور پٹھوں پر گلاب کا طلاء کریں۔ غذائے پرہیز کریں۔ پانی اور سرمہ سے محروم رہیں۔ اور یہ شفاف استعمال کر کے جو سوزش یہ کے بغیر خشک کریں۔ مسلسل سے سوتے وقت علیہ چار گھر سے موٹا آب، تاکہ سرمہ سانس نہ لے سکے، مسلسل یعنی ترک۔ (جائینوس)

یہاں اب تک شکی میں حرارت دوا میں، بعض کا درد استعمال کریں، تاکہ ان میں مسکن حدت اور تاثیر رطوبت سے بہت کم حدت اور رطوبت میں اضافہ نہ ہو۔

بصارت کے لئے سب سے مفید رنگ نیلویں پھر مالہ سیاہی رنگ ہے۔ کیونکہ یہ دونوں رنگ بصارت کو سختی اور ناگواری پیدا کئے بغیر سمیٹ دیتے ہیں۔ سیاہ رنگ معطر ہے، کیونکہ یہ سختی اور ناگواری کے ساتھ بصارت کو سمیٹتا ہے۔ اس سے زیادہ نقصان دہ سفید رنگ ہے کیونکہ یہ بصارت کو شدت سے بکھیر دیتا ہے۔ (جالینوس)

بہار کو کئی حضرات دیکھتے اور سیاہ پن کے کاغذ اڑھتے ہیں۔ یہ صحیح ہے، کیونکہ ایسی حالت میں مریض اپنی طبعی حالت سے نکل چکا ہوتا ہے لہذا ضرورت ہوتی ہے کہ بصارت کو سختی سے سینے اور قوت پہنچانے کے لئے کوئی تدبیر کی جائے۔ (مؤلف)

بصارت کے لئے جب تک آدنی تندرست ہے سب سے درست رنگ نیلویں اور مالہ سیاہی رنگ ہے۔ آفت زدہ ہونے پر سیاہ رنگ مفید ہے کیونکہ ہر افراد کا شفی حدیث افراط بالمقد ہے (جالینوس)

سفیدی بیضہ، دودھ، روغن گل باہم پھینٹ کر مقام ماؤف پر پوری رات رکھیں، اس سے آشوب میں شج پیدا ہوگا۔ (بقراط)

ایسی اور اس طرح کی دیگر ادویہ خشک اور عمیق شج آشوب میں استعمال کریں۔ عمدہ یہ ہے کہ آنکھوں پر کاسنی روغن گل اور آب غرقہ کا ضرور رکھیں۔ (مؤلف)

آنکھوں سے ذرات نکلنے کے لئے سب سے مؤثر دوا الزورہ ہے۔ بالخصوص جبکہ اس کے ساتھ نشتر اور شکر شامل کر دی جاتی ہو۔ (ابو جریج)

کف دریا کا سب سے عظیم الشان اثر یہ ہے کہ وہ آنکھوں کا شدت سے سہیہ براتی ہے اس باب میں اسکی کوئی نظیر نہیں ہے (ابن ماسویہ)

نوقل جسے ذری میں نشیمون کہتے ہیں حرارت چشم میں عمدہ ہے۔ یہ آشوب چشم اور چشم کے اورام حارہ میں مفید ہے۔ (خوز)

انص (کچڑا) چھونے چھونے والے ہوں تو بڑے رانوں کے مقابلہ میں زیادہ برا ہے۔ کیونکہ اس سے چلتا ہے کہ جس ماہ سے غلط پیدا ہو رہی ہے اس کے گل میں تاجی ہو رہی ہے۔

پودینہ کوئی، خردل اور زعفران جیسی تیز گرم چیزوں سے غرقہ کرنا کچھ سے ماہ کو تادم یحاجت میں آسانی پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح ان دونوں کے ذریعہ ناک کا علاج کیا جائے تو عطاس میں اضافہ ہوتا ہے۔ (جالینوس)

یہ دیکھیں کہ آشوب چشم نے انسان کو کتنا زبردست ہے اس پر ہیز کا احساس ہو گیا ہو۔ معذرت

طلوں پکڑ چکا ہے، فصد اور اسباب سے وئی فی مدونہ ہوا تو یہ سمجھیں خود طبیعت چشم کے اندر وئی روی
خط موجود ہے جو ہر وارد شے کا احاطہ کرتی ہے۔ اگر یہ چیز ہے تو قوتی نفسوں، نشاستہ اور سفید دھات،
کریں، کیونکہ اس سے بہتہ آستہ روی رعوبت مشک موکرفی ہو جاتی ہے۔ اس فاعلیت کی یاری کا
حاشیہ اس کے ساتھ اور ہر چہ نصیب ہے۔ (مؤلف)

تشوب چشم، شہار (رمد صعب) جس میں رمد اور رخی شکموں سے مراد اور رمداری مذی
تبعہ ہوتی جاتی ہے۔ ایسا مکتبہ کے اندر شدت اور سے ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ بہتہ رعوبت کی ہڈی سے
متصل ہے اس سے آتا ہے۔ اس میں سب سے زیادہ حاق فصد، پھر پختہ، پھر نیند کا اثر اس سے ہے۔ فوری
نفع ہوتا۔ (مؤلف)

نزالت حارہ جو شکموں پر مرتے میں ان کی وجہ سے چلوں کے اندر سے منتشر ہو جاتے ہیں ان
کے اندر رز پیدا ہوتی ہے، شکموں کو رمد کے قریب پیدا کرتے ہیں (بقراط)
اور اسے پختہ اور جراثیموں میں شکموں پر بیضہ، روغن گل، اور ناخونہ کا ضہار تھیں، شیف
ایش لیں کا قطور کریں۔ تشوب چشم میں ساری پر وئی پیسہ رمد پانی سے پختہ کو صاف کریں۔
قبیل الفد و اشیاء میں، رمد و مذین، کہ اشکاف کے رمد سے پختہ کا میں۔ تشوب ریہ و ہوا
پیشانی کی رمد کی فصد ہوتی ہے۔ رات میں شکموں سے ہوا۔ پانی میں ڈبو کر اسے باہر سے
انکھور، طیف اور کی سے کہ میں ہیں رر تھیں۔ منہ سے یہ کہ یہ ہائی، یہ خواہ شکموں پر تھیں پیشانی
پر رخی جاتیں۔ یہ وہ کہ وہ رمد میں زیادہ ہوتا ہے۔ رمد سے ہوا، رمد کھنڈ بدیل سے
رہیں۔ یہ نہایت مفید ہے، خواہ شکموں پر رمدی ہے۔ روغن گل اور شراب رکھیں، اور ہر گھڑی
تبدیل نہ کریں بلکہ دیر تک باقی رکھیں۔ یا ناخونہ اور صہ کا جو شہادہ رکھیں۔ اور پختہ اس سے ہوا
ہیں۔ شونکائیں، شکیل ہیں، شیطیکہ شکموں کے اندر شدید ہوتا ہے۔ یہ ہے نکلیے۔ ان سے
شکموں کے اوپر قیاسی مرئی و رمد اور یہ رکھیں۔ وہ ضہار شہر تر، شش پاست بہت
رمدی بیضہ، ورن کل رمدیں شہر اب ناخونہ، انہوں شش و ناخونہ و شہر اب پانی میں
بوشاں ہے۔ پختہ جاتیں، پھر اس سے نکلیں۔

تشوب چشم کے مریض کے لیے رمد وینا منہ سے ہے۔

مسیہ اور اسباب سے بعد تشوب چشم کا ہمہ مذاق یہ ہے کہ شیفات یومیہ رمد وینا قطور
تھیں کریں۔ یہ رمدت اور مرئی کا پ اور شیدہ و نیہ قیاسی شش وین سے تیار ہے جاتیں۔
بدل شش قیاسی و نیہ اور تھیں و نیہ زیادہ رکھیں۔ اور جب بھی شدید موائے او یہ لوہا جاتیں۔

زاق کو شہد میں سرمہ کی طرح اچھی طرح تھس کر تمام ادویہ کو اس قدر جوش دیں کہ گازھے شہد کے مانند ہو جائیں۔ اور پھر ایک شیشی میں رکھ دیں۔ سرمہ لگائیں اور پتوں پر علاء لگی کریں۔ (مسک)
 آشوب خشک تیز خلیفہ مرد سے ہوتا ہے۔ (جالینوس)

آشوب خشک کے لئے نسخہ:

زاق البحر - شمی کپڑے سے چھان لیں پھر اس کے ساتھ کف دریا کو پکائیں۔ پکانے میں نمک نہ ہو حتیٰ کہ جم جائے۔ پھر صاف کر کے طلاء کریں۔ (خور)

اور ام حارہ چشم، آشوب چشم حار اور پھڑکن کے لئے مسکن ادویات

سکیران (بھنگ) کے ہمراہ ادب آس کا مٹھا، مسکن اور ام چشم ہے۔ سندر کا دھواں طاقتور مسکن اور ام چشم ہے۔ اسی طرح امطرک (میدہ سالک) کا دھواں اور عورتوں کا دودھ اور چشم میں قطور کرنے سے درد کی حدت موقوف ہو جاتی ہے۔ اور اگر یہ ہو جاتا ہے۔ بالخصوص جبکہ بچوں کی آنکھوں میں مسلسل قطور کیا جائے۔ ایک نرم آنکھوں میں ڈبو کر آنکھوں پر رکھیں بھی بہی شریکت ہے۔ دودھ کو سفیدی بیضہ میں تپتی طرح مائیکروم آنکھوں پر رکھا جائے تو اور مسکن ہو جاتا ہے۔ اس مخلوط کا قطور مسکن اور ہے۔ انستین کو شیشی میں جوش دے کر آنکھوں پر، مٹھا ہوا جائے تو ضرر بان (پھڑکن) میں سکون ہو جاتا ہے۔

شراب انستین کے ہمراہ ادب و روٹ کا مٹھا ضرر بان (پھڑکن) میں سکون پیدا کرتا ہے۔ آرا باقلی شراب میں گوندہ کر استعمال کرنا، ضرر بان سے لاحق ہونے والے اور ام چشم میں سفید ہے۔ جو کہ ستو میں خرفہ ماکر مٹھا کرنا اور ام حارہ چشم میں نفع بخش ہے۔ یہ سیان مواد کے لئے مفید اور جذب ہونے والے مواد کے لئے مائع موموں میں داخل ہے۔ سفیدی بیضہ رقیق اور ام چشم حار میں مستعمل ہے۔ (د-تقرید اس و جالینوس)

بالے ہوئے کی زردی، رعفران و روروغن گل میں شامل کر کے استعمال کرنا ضرر بان چشم میں سفید بنیاد۔ خربورہ کا گود اور چشم حار کو تسکین دیتا ہے۔ (جالینوس)

بھنگ کی جتنی ڈانٹھوں اور ختم کا عصا و مسکن درد شیفوں میں شامل کرتے ہیں۔ عصا و کو جو نے تو یا آٹے میں شامل کر کے استعمال کرنا، اور ام چشم حار میں مفید ہے۔ یہی اثر چھ کا بھی ہے۔

بزرگ ہفتہ تنہا جو کے ساتھ ضہا کرنا، اور ام حارہ چشم میں نافع ہے۔ تازہ ترچیز جس میں نمک نہ ڈالا گیا سو کا ضہا ورم حار چشم میں مفید ہے۔ عصارہ خبثیا کا سے ورم حار چشم کے لئے مفید لٹوخ تیار کیا جاتا ہے۔ یہ عصارہ بارہ شیافوں کے اندر افیون کے بجائے شامل کرتے ہیں۔ کاسنی سے نفع ضہا بنتا ہے۔ (دستور یدوس)

میرا ایجاد کردہ علاج:

”نکھوں کے اندر شدید اللہت“ شوب ہو تو شیاف اینٹل عرق کاسنی میں گھول کر قطور کریں۔ عرق کاسنی سفید درمصاص کے ہم اور دت پیدا کرنے میں مؤثر ہو جاتا ہے۔ اس سے بھی زیادہ ط قنور نسٹ حسب ذیل:

کاسنی کوٹ کر تھوڑے روغن گل کے ساتھ ضہا کریں۔ یہ سجد مفید ہے۔ اسے نرم ہونے کے لئے چھوڑنے دیں بلکہ ہمیشہ برف پر سرد رکھیں۔ حسب ذیل تدبیر قنور چشم کو روکنے کے لئے مفید ہے۔ کاب کی سرخ چتوں کو سفید اطراف سے الگ کر لیں اور اس کا عصارہ لے لیں۔ اور ام حارہ کے لئے ”نکھوں پر اس کا طلاء“ سجد مفید ہے۔ (مؤلف)

مرد و منقہ سما کا ضہا، اور ام حارہ چشم میں مفید ہے۔ قی حالہ اور ام چشم حارہ میں نافع ہے۔ قی حالہ کا سردہ آشوب چشم میں سجد نافع ہے۔ بزرگ بیرون کا ضہا، اور ام حارہ چشم میں مفید ہے۔ انگوٹھ کی چھل ٹھیکری پر سخت کریں۔ ورم چشم کے لئے عمدہ ہے۔

”خاک اندر کی قوت“ اور ام حارہ چشم کے لئے مستحسن ہے۔ روئی اور خیران (بھٹ) کے سردہ کر اس کا ضہا، اور ام حارہ چشم کو سکون دیتا ہے۔ (دستور یدوس)

تنہا ورم کا قطور ”نکھوں کی جانب“ سے دے دے مواد حارہ کے لئے مفید ہے شیاف میں سے ساتھ استعمال کرنا بھی یہی اثر رکھتا ہے۔

”شوب چشم“ دمر بخش سوت وقت ۱۰۰۰ مر اور روغن گل، دیر رہے تو مفید ہے۔ یہ نفع اس سے ورم مین میں شپید ہوتا ہے۔ دود تازہ ہونا چاہئے۔ (جاینوس)

نوجوان تندرست عورت کا دود تاروے کر روغن گل خام، اور سفید کی پیٹھ میں چھل کیا جائے اور ایک نرم اون میں جذب کر کے سوت وقت پلوں پر رکھا جائے تو اس سے ورم حارہ تحصیل

ہو جاتا ہے۔

برگ کا وزبہن کا حرق شیاقوں میں ملا کر قطور کرنا شوب چشم حار میں مفید ہے۔ شیاف مایٹا اور ام حارہ چشم میں مفید ہے۔ (ایسٹریسیوس)

نرم پانی شوب چشم مزمن میں مفید ہے۔ (ایسٹریسیوس)

گل بن تر ہو یا خشک کا ضار اور ام حارہ میں چشم میں مفید ہے۔ (رافس)

اور ام حارہ سے برگ سے ۱۰ کا قہیا ستو سے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔ ماق و عرق کباب میں بخٹو کر کے ۱۰ گے اور ام حارہ کی بنی ابتدا میں مفید ہے۔ اس وقت پانی کو تقویت کھن بہو بخٹو ہے۔ (ایسٹریسیوس)

جو سے ستو کے ہم اور سداب کا ضار نہ پانی چشم کے سے مسکن ہے۔ (ایسٹریسیوس) مسور (حدس) پھر عرق مانو نہ اور عرق گل میں شامل کریں۔ اس طرح ورم چشم حار میں تسکین ہوتی ہے۔ عرق غلبہ میں شیاف اپیش علی کر یا جائے تو اور ام حارہ کے سے زندہ مفید ہے۔ آتش چشم اور نہ پانی میں بھی مفید ہے۔ صبر اور ام حارہ چشم میں مفید ہے۔

نہ کا ضار اور ام حارہ چشم کے سے مسکن ہے۔ اور چشم کے سے عصارہ شوکران مسکن شیاقوں میں شامل کرتے ہیں۔ انھوں کی چھین کے سے تیرہ ہدف ہے۔ ورم حارہ کو نرم کرتا ہے۔

شاد نہ ہم و شیر نسوان، آتش چشم، برگ چشم اور ام حارہ مزمنہ میں مفید ہے۔ ردائی دیکھ سنوئی اور ر مغز ان کے ساتھ انھوں کا بر صا کر یا جائے تو یہ اور مہ حارہ چشم کے سے موزوں ہے۔ (ایسٹریسیوس)

انھوں میں ورم اور نہ پانی (پھر کن) جو تو مریش کو موزوں ہے (حمی خدا) پوائتہ ہیں۔ ان کے سے تیرہ ہدف ہیں، مدت وقت نہ کو و پھر مٹنے اور روٹنے کی جانب کا دوا ہے۔ انھوں میں نیلے اور شرمیلے سے پڑھیں، ان میں باقوں اور چھوٹے وریا دوسے وریا دوا میں وریا دوا ہیں۔ نہایت شدت کے ساتھ ہاندہ پھر حارہ ہیں۔ انھوں پر برگ ہاندہ تر رکھیں۔ یا شیر حارہ کو نرم اور عرق گل روئی میں بخٹو کر کے پانی ہاندہ میں۔ انھوں سے ہندوانی رگویت نہیں نہ تو وہ یا غیدنی بھی کا قطور کریں۔ اس سے بچے صاف کر دیں۔ اور تیرہ ہدف کا بھٹا اور ام حارہ سے چار گھنٹے چار گھنٹے میں کو نہ ہیں اور بطور شفا استعمال کریں۔ اس سے تیرہ ہدف حارہ ہے۔ (ایسٹریسیوس)

بٹر اور ورم حار چشم کے لئے:

ساق کو پانی سے ندرنا ہوں۔ جو۔ تر کے قوصاف کے سقد و جوش میں کہ ٹھنڈا ہو جائے۔
شیاف بنا کر بطور سرمہ استعمال کریں۔

برف و ٹھنڈک کی وجہ سے درد چشم کے ت

ان کے ایک اندھ میں مدنی، خضر، ہار ہار، بذرین، بٹر ورم، استعمول کریں۔ صریح: معلوم

شدید درد اور آنکھ سے ورم اور ضربان سے:

شاب شیریں میں انار شیریں جوش، لے کر نہاں میں وہ ان شاء اللہ مفید ہوگا۔ اس کا سقوط
و چشم میں مفید ہے۔ یونہی اس سے مومی رسوبات کا اخراج ہو جاتا ہے۔ (اسحاق)

ورم چشم کے لئے:

روٹی بیکہ، مرہ، بخران، روغن کل، اس میں ان کا غراؤ کر آنکھوں پر رکھیں۔ شوب
میں، ہاتھ اور غصہ سے پرہیز مناسب ہے۔ یہ غصہ کی جانب اس سے طشت، بخارات اٹھتے جاتے ہیں،
قل و حرارت کا بھی بکری شاپ۔ تم کو، مرہ، روٹی شیریں، سہانی ورنڈ سے پچھ لگائیں۔ سکون
و رقت عذابہ امر میں۔ نیز قحط ترک کریں۔ (ابن عبیدس)

آنکھوں کی جانب مائل ہو سہ والے ماواں سے لے

رکے، اب ورم کے میں جوش، لے کر آنکھوں پر رکھیں۔ شہید ماہ کے ورموں۔ غیر حار
میں قحطی طبع سے سوجھ سکتوں ہیں۔ (ابن عبیدس)

معدہ و رت۔ سبب کہیں جلد جس موہا رہتی ہیں اس سے ورم، چشم صعب و سکون، بقی ہیں۔
مریضوں کی یہ مہمت کی فکر آتی رہی ہے جتن میں صبر کے بعد رات پر اللہ اور بیا قہ پنا چہ ان
کی صبر سے مزہ ورنہ چکی تھی اور آنکھوں میں پانی نہ پاتا۔

ایمان سے لے کر سبب کی ایک مسئلہ ورم، چشم میں مگر بعد میں ضعف بصارت کا عیشہ رتات،
اس سے ورنہ جلدی نہیں۔ اور حدت ورم میں سکون ہو جائے تو اس کے بعد کہن شایف استعمول
ہیں، سب سے ٹھہر اس باب میں شیاف ورنہ جلدی ہے۔

سب سے سارے مہمات ایک ٹھہر اس باب میں ورم، شایف ورنہ جلدی سکون سے

ذریعہ مکمل صحت یاب ہو گئے۔

فاس پر چپنے لگانا، آنکھوں کی جانب اترنے والوں والوں کے لئے سب سے طاقتور تدبیر اور سب سے زیادہ مفید ہے۔ اسہال و فصد کے ذریعہ پورے جسم کا حقیقہ کر دینے کے بعد ہی چپنے لگائیں۔ کیونکہ پورے جسم کے اندر امتلاء موجود ہو اور چپنے لگائے گئے تو پورے سر میں امتلاء ہو جائے گا۔ چونکہ آنکھ سیراٹس مضمون ہے اس لئے درد کے موقع پر ادواؤں کا قطور نہایت آتشلی سے برنا چاہئے۔ جو دوا قطور کریں اسے سوزش کی کیفیت پیدا کرنے سے بہت دور ہونا چاہئے۔ سفیدی بیضہ بعد موافق ہے۔ کیونکہ سوزش اس میں نہیں ہوتی۔ میر لیس دور ہوتی ہے۔ اس لئے ایک مدت تک باقی رہتی ہے درد میں تسکین پیدا کرتی ہے۔ کیونکہ کھردرے پن کو ہموار کر دیتی ہے۔ سفیدی بیضہ کے اندر جو رطوبتیں ہوتی ہیں۔ ان کی کیفیت اور قوام سب تین قسم کے مادہ سے پیدا شدہ کھردرے پن کو ہموار کرتے ہیں۔ اور چونکہ دیر تک باقی رہتی ہے اس کے ہر گھڑی استعمال کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی یہ اس بات سے بہتر ہے کہ ہر معمولی تکلیف پر چکوں کو اٹھتے رہیں۔ اس سے آنکھوں کو تکلیف ہوتی ہے پھر آنکھوں کی ذکاوت حس کا تخاف بھی ہے کہ قطور وہی استعمال کیا جائے جو چہنا مو اور کھردرے پن سے خالی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ ادویات چشم اچھی طرح چسپاں کیا جاتا ہے۔

آنکھوں کے اندر شدید درد حسب ذیل وجوہ سے لاحق ہوتا ہے:

۱۔ آنکھوں کی جانب اترنے والی خط میں مدت کا درد۔

۲۔ امتلاء کی وجہ سے طبیعت چشم کے اندر تناؤ پیدا ہونا۔ امتلاء رطوبت یا بخاری ریاں

سے ہوتا ہے۔

ان تمام علالت کے اندر مناسب یہ ہے کہ فصد و اسہال کے ذریعہ جسم کا استفادہ کریں۔ استفادہ ایک اور شد (باندھنا) ذریعہ مالہ و مخرجہ سمت کریں۔ خط جان سوزش سے دور رہے۔ تو آنکھوں میں سفیدی بیضہ کا قطور کریں۔ تاکہ مالہ کی حدت ٹوٹ جائے۔ سفیدی بیضہ اور کھردرے ذریعہ آنکھوں کو دھوئیں۔ مالہ نکال جائے اور کھردرے پن کو ہموار کر دے۔ نیز پورے جسم میں امتلاء سے خالی ہو کر صاف ہو جائے۔ ان وقت تمام سب سے مفید ہے کیونکہ اس سے درد کے اندر فوری سکون ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کی جانب بہہ کر آنے والی رطوبت کا سیانہ رک جاتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ حمام کے اندر پورے جسم سے تمام مادہ کا استفادہ ہو جاتا ہے باقی تھل مل کر معتدل ہو جاتا ہے۔ استفادہ شدہ کھردرے اور رطوبت (باقیات چہاں کو باندھنا) بعد تھو (تاد) کا طریق عضو متورم کی تکمیل اور درد کا

ازالہ معتدل آخر ہر تھیریں پانی کے ذریعہ کریں۔ رطوبت اور بخاری ریاں کا علاج ستھن سے کر دینے کے بعد طبعی صلب سے کریں۔ صلب کو کئی بار دھو کر جوش دیں۔ دیگر محلول ادویات چشم کے مقابلہ میں صلب کے اندر تکمیل کی زیادہ قوت ہوتی ہے۔

کبھی آنکھوں کے اندر سخت محض سرست پیدا ہوتی ہے۔ جو جسم کے اندر احتیاء نہیں ہوتا۔ مگر اس سے مواد آنکھوں کے اندر آئے لگتا ہے۔ اسے جب بھی آنکھوں کی جانب سیاہ مواد پھیل ہو جائے تو آنکھوں کو چھوڑ کر اس کی جانب توجہ کریں اور اس کے سوء مزاج کی اصلاح کریں۔ عام طور پر یہ سوء مزاج فطری بار بار یا رطوبت یا سردی وجہ سے ہوتا ہے۔ سوء مزاج حار کم لائق ہوتا ہے جو آنکھوں کی جانب تیز مادہ کے اترنے کا سبب بنتا ہو۔ چونکہ یہ مزاج نادر ہوتا ہے اسلئے محقق اورادہ یہ سے علاج نہ کریں۔ بلکہ روغن گل یا ریت اخاق اور یہ کثرت تھیریں پانی کی تمام سے ازالہ کریں۔ سوء مزاج بارہ میں خردل اور شونیز جیسی حار و گرم ادویات استعمال کریں۔ اس طرح کا مادہ کبھی خود دماغ سے اترتا ہے اور کبھی وریدیں اور شریانیں۔ کسی حالت میں عروق کو اچھی طرح ناکت دیں اور کائے ہوئے ہوائی ٹپ چلے جائیں۔ بشرطیکہ نہ کورہ کیفیت خام کی رگوں کے اندر ہو۔ اگرچہ اسے اترنے کی ہاضمی عروق کے اندر یہ کیفیت ہو تو نہ کورہ عمل ممکن نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان عروق کے اندر اترنے والے مواد عیسے اخراج ہوتا ہے۔ باقی خام کی رگوں میں اتر کر سطح جسم تک آئے والے مواد کو محض رکھی جائے وہی وہ اولیٰ کے ذریعہ بھی قوت پہنچا ممکن ہے۔ اس طرح آئینہ زریعہ کے ذخیرہ سے ان کو روکا جاسکتا ہے۔ نہ باب پنجم اور نہ چشم کا صلب بھی اس طرح ہوتا ہے۔ اس کی جانب چڑھتا ہے۔ شریانوں کے اندر خصوصیت سے زیادہ ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں اسے اور نیلیوں کے اندر اور پس گوشہ رگوں کو تلاش کرنا چاہئے۔ اس کو مؤثر کریں۔ تاکہ تفتیش مکمل ہو سکے۔ پھر مٹائیں کہ اس رگ کے اندر ضرر ہوا اور حرارت زیادہ تیز ہے۔ اسے ناکت کریں۔ خیموں کی رگوں کو ناکت کرنا ممکن ہوتا ہے۔ یہ ایک مفید حالت ہے۔ جس رگ کو ناکت کرتے ہیں وہی مواد اس کی ریا دہ یا قوت قوی ہوتی ہے کہ اسے متحمل سے پریشم کے احکام سے ہاتھ دھریں تاکہ بعد متحمل نہ ہوئے پھر ناکت کریں۔ کثرت سے ناکت کرنے کے بعد متحمل ہو جائے تو اسے ناکت کرنا آسان ہے۔ وریدوں کے صلب میں بہت سے کہ باقی رگوں تو نہیں جیسا کہ ناکت کریں۔ یہ طریقوں ہوں اور مریش حرارت نہ دے تو کائے ہوئے مقام پر کثرت سے جھد کرنا چاہئے۔ مگر یہ ساری تدبیریں جھد جسم کے اسسٹنٹ کے بعد انجام دی جائیں۔

مناسب یہ ہے کہ فضلات چشم کو زیادہ تر ناکت کی جانب منتقل کیا جائے۔ یہ ممکن ہے۔ تاکہ مٹائی

طرف غور کے ذریعہ، کتاب کی جانب سے کوئی شے سرور مطلق دو یہ کے درجہ منتقل کیا جائے۔
 اقل قیہ ۱۰ ماہیت ۵، رسالت ۱۰، افیون ۳، صندل ۱۰، قنفط ۵، زعفران ۵، مراد ۵، شیفہ بن لیس
 اور سر کہ یا شہ اب، ورسہ کہ میں ملا کر ورم بھٹی اور عرق غنہ العجب میں ملا کر ورم حار پر ملا کر لیں۔
 آنکھوں سے بہ کثرت رقیق کرم آنسو جاری ہوں تو یہ ابتدائی حالت ہوتی ہے، آنسو گاڑ دے
 اور لمبہ ناشہ راجہ ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ نگہ شرم ہو چکا ہے۔ حتیٰ کہ خلیط ہو کر کیفیت یہ پیدا
 ہو جائے کہ پلپٹیں چپکے نہیں تو حالت کمال کو پہنچ جاتی ہے۔ حتیٰ کہ کچھ لم ہو کر خلیط ہو جائے تو بھی
 نگ میں سبکیاں ہو جاتی ہے۔ (جایوس)

ورم حار، بثر اور سلاق کے لئے گلاب کا مفید الطوخ

۱۔ گلاب، سازھے بائیں ٹرام، صندل، سید سازھے بائیں ٹرام، قنفط، سوا، ورم، سفیدہ
 ہار سے چار ٹرام، نشاستہ سازھے چار ٹرام، کافور ۵ ٹرام، زعفران سوا، ورم، عرق کاسنی میں روند لیں۔
 ورم حار چشم کے لئے مفید:

۱۔ عین مقشہ، گلاب سرخ، قندماناس قدر جوش دیں کہ ۱۰ میں پھٹ جائیں۔ پانی صاف کر کے
 عیدنی، زردنی، بیضہ ورم، فن کل میں پیوست میں ۱۰ آنکھوں پر لیں۔ (یہودی)
 ۲۔ شیفہ بن لیس، آنکھوں کے اندر میں، فوف، تھایت تھی۔ قرعہ نہیں تھا۔ بہت ورم بہت آیا۔
 تھا۔ اس کے ۱۰ ماہ ۱۰ دیا، وہاں نہیں دیا ہو چکی تھیں۔ ایک کچھ کی چکوں میں کھراپن پیدا ہو چکا تھا۔ یہ
 کچھ کے اندر چھتہ شدید درد ہوتا تھا۔ ضربان (پتھر) میں اضافہ ہو جاتا تھا۔ ترے ۱۰، فصد کی
 سورش بہت جاتی تھی۔ جو شخص اس کے زہر ہا تھا اس نے مصدات منع کر دیا تھا۔ مگر میں نے پہلے ہی ان
 مصدات میں سے اس کے بعد ایک گھنٹہ میں یا پانچویں گھنٹہ وہ ایک جگہ آیا۔ میں نے ایک ہی افہ
 میں ۲۰۰ مٹھونے لگا دیے۔ فوف کھنڈ ۱۰ ٹرام، فوف ۱۰ ٹرام، چٹانچہ اسی دن آٹھ غسل کئی۔ اور اسے
 ان گھنٹہ ایک ایک میں ۱۰ ٹرام لگایا۔ شیفہ کو شہ اب سے بنے ہوئے شیفہ بین میں ملا دیا تھا۔ اس
 کے درجہ میں اس کی پہل کو زہر اس کے بعد چوتھے پھر نویں گھنٹہ ۱۰ بار ورم کے کار
 غروب آفتاب کے وقت مرینش کو حمام میں داخل کیا۔ تیسرے دن اسکی پلپٹیں کھڑکی ہو
 میں۔ مرینش ۱۰ ٹرام، بارو کیا۔ جس شیفہ میں شہ اب شامل تھا اس کی مقدار زیادہ کر دی۔
 چوتھے دن وہ بالکل صحت یاب ہو گیا۔

۳۔ چشمہ صحت یاب ہو گیا۔

(گوشہ ہائے چشم) کی قصد کھول کر کثرت سے خون نکالیں۔ (جائینوس)

موسم سرما اور سخت جسم کے لوگوں میں عارض ہونے، تشوب چشم طاقتور اور نہایت راہی ہو اور یہ کم ہی پیش آتا ہے مگر عارض ہو جائے تو صفاق چشم بہت زیادہ پھٹ جاتا ہے کیونکہ کانخراش نہیں ہوتا۔ (بقراط)

نکھوں کی جانب جب بھی خط لڈا عارض کا اسباب ہو اور جسم میں امتداد موجود ہو تو ہم قصد تیغ پھر سہیہ کا قصد کرتے ہیں۔ اس کے بعد ایسی ادویات استعمال کرتے ہیں۔ جو سجد نرم اور سوزش پیدا کرنے کی کیفیت سے دور ہوتی ہیں۔ مریض کو دن بھر کھائے سے روک دیتے ہیں، اس کے بعد شام میں سے حمام میں داخل کرتے ہیں۔ قصد اور اسباب کی ضرورت نہیں ہوتی تو ادویات دیگر تہیہ اور ثاب خاص استعمال کرتے ہیں، اس سے اور اس کی شدت میں سکون ہوتا ہے۔

اسباب معدی تشوب چشم کا شافی علاج ہے۔ تشوب چشم میں عروق چشم کے اندر بہت زیادہ خون جمع جاتا ہے۔ ایسا زیادہ تر بارش کے رک جانے کے اوقات میں ہوتا ہے۔ شافی علاج حمام، ثاب، اور ساری تدبیریں ہیں جو معتدل حرارت کے ساتھ رطوبت پیدا کرتی ہیں۔ (جائینوس)

جسم طاقتور ہو، بخیر بھی نہ ہو، اور حد سے زیادہ تشوب چشم ہو تو ہم خون اتنا بہا دیتے ہیں کہ مریض پر خشکی عارض ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ حمی محرقہ میں ہوتا ہے۔ اس کے بعد گرم پانی کے ذریعہ نرم اسٹیج سے تکمید کرتے ہیں۔ پھر کچھ بخفہ رمد استعمال کرتے ہیں۔ رمد تو کبھی بخفہ ہوتے ہیں۔ (بقراط)

دھوئیں اور غبار سے پیدا ہونے والے تشوب چشم میں نکھوں کو شہید پانی سے دھوئیں۔ پھر رات وقت طعام و راند میری جگہ رکھنے کا جہتم کریں۔ بس اس قدر کافی ہے۔ تشوب چشم کی تمام قسموں میں بھی یہی تدبیر کریں۔ پکوں پر زعفران اور گلاب کا طلاء کریں۔ یہ مفید اور کافی ہے۔ اس میں دواؤں و اول سے ذریعہ نکھوں و دھوئیں بھی۔ زعفران اور گلاب کے ذریعہ پکوں پر طلاء کرنا یہ مفید ہے۔

نکھوں کے اندر رمد لگوانی ہو تو رکو و پھر رکھیں، ممکن حد تک آواز سنیں نہ سناں۔ یہ چیزیں مریض کو ہلاک کر دیتی ہیں۔ اس طرف جو باندھیں۔ پیشانی پر مائع ادویات رکھیں۔ چشم کا مائع ایسی جھک دیکھ سے کریں جن کے اندر سوزش نہ ہو۔ دواؤں و نکھیں اور سکاں ہو تو دواؤں و سفیدی پس، اور نیم گرم پانی کے ذریعہ کریں۔ علاج میں غلبت سے کام نہ لیں۔ مبادا قرحے پیدا نہ ہوں۔

شہد و غیرہ کی طرح دو تمام اشیاء جو تیز اور سر کی جانب کھینچا نکلتی ہیں تشوب چشم، حق کرتی

ہیں۔ (رواقس)

امتلاء سر کی آشوب چشم اڑنا ہو جاتا ہے۔ الایہ کہ آنکھیں سجدہ قنور ہوں۔ کسی تانی کو آشوب ہو، اور دست آنے لگیں تو یہ محمود ہے۔ کیونکہ اس سے خلط نیچے کی جانب جذب ہو جاتی ہے طبع کو چاہئے کہ وہ دست لائے۔ یہی وجہ ہے کہ اطباء حقن استعلاء کرتے ہیں اور اسہال کے ذریعہ اوپر سے مادہ نیچے کی جانب کھینچتے ہیں۔

ورد چشم کو شراب خالص، عذیم، حمام، فصدیہ، و انجمیں کر دیتی ہے۔ (بقراط)

اطباء کے معمولات میں یہ ہے کہ آشوب چشم سے مائع ہونے والے دردوں میں ایسے سے استعلاء کرتے ہیں جو تسکین درد کے ساتھ مغزی ہوں۔ جیسے سفیدہ، افیون اور نشاستہ سے بنے ہوئے نیاب۔ کیونکہ انہیں امید ہوتی ہے کہ ادویات مغزیہ نے ذریعہ آنکھوں کی طرف موائے درد لائیں گے۔ ادویات مخدرہ کے ذریعہ آنکھوں کو مس کرنے سے وہ بچتے ہیں۔ جہاں تک میرا تعلق ہے اس طرح کی ادویات میرے نزدیک ہمیشہ محل نظر رہی ہیں۔ کیونکہ آنکھوں کی جانب اترنے والا مادہ اگر قوی ہے تو یہ ادویہ اسے روک نہیں سکتیں، اور نہ ہی دفع کر سکتی ہیں۔ البتہ تا کر سکتی ہیں کہ مادہ کے خارق ہونے کی راہ میں روکاوٹ بن جائیں۔ خط حاد ہوگی تو طبقہ قرنیہ زخمی ہو جائے گا۔ زیادہ ہوگی تو سخت تھاپ پیدا ہو جائے گی کہ تغلق تصال جیسی کیفیت پیدا ہو جائے گی۔ اس سے درد میں اضافہ ہو گا۔ مغزی ادویات کا یہ حال ہو پھر مخدرات بھی زیادہ اثر کر سکتی ہوں تو درد ناقابل برداشت ہو جائے گا۔ ادویات مغزیہ سے کچھ مخدرات اس حد تک ہوں کہ ان سے اترنے والے آنکھوں کو درد حار عظیم کی تکلیف محسوس نہ ہو تو زیادہ بات پیش آئے گی کہ قوت ناصرہ کو نقصان پہنچ جائے۔ آشوب میں سکون ہو جانے سے بعد مریشیں یا تو بصارت چھٹی جائے گی یا ضرور ہو جائے گی۔ جہاں وہ طبقات چشم۔ اندر ایک سمت خط باقی رہے گی جس کا ازالہ مشکل ہو گا۔ یہ معلوم ہو جائے کہ آنکھوں کی جانب اترنے والا مادہ زیادہ ہے اور طاقتور ہے یا خاف اور سورش پیدا کر رہا ہے یا وہ فاسد بائیں آنکھوں کو فصد یا اسہال سے ذریعہ چرے جسم کا طاقتور استنزاع کریں، حتیٰ کہ جسم سے اندر چھو بھی امتلاء نہ رہ جائے۔ اس مپانی سے اسٹیج سے آنکھوں کی عذیم کریں۔ عذیم سے غوری سکون ہو جاتا ہے مگر پھر اس سے بھی زیادہ شدید درد پھر آتا ہو تو یہ سمجھیں کہ جو مادہ آنکھوں کی جانب آ رہا ہے وہ تھوڑا نہیں ہے۔ جتنا وہ تحصیل ہو رہا ہے اس سے زیادہ جمع ہو جاتا ہے۔ بعد ازاں بارہ ستفران کریں در مریشیں و حمام میں داخل کریں۔ میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جس کی فصد آشوب کے شرابانی میں خصال ان کی تھی۔ عذیم سے مائع کے وقت درد میں سکون ہو جاتا مگر دوبارہ شدید درد شروع ہو جاتا۔

میں نے اسے تمام میں داخل کیا۔ چنانچہ وہ اس حد تک تسکین ہوئی کہ دن بھر سوتا رہا۔ حالانکہ کئی دنوں اور راتوں سے درد کی وجہ سے اس پر نیند حرام تھی۔

”کھوں کی جانب گرم رطوبتیں بہہ کرتی ہیں، جسم میں کوئی امتلاء نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں تمام، تنہید اور شراب خاص کا کسی امتلاء کریں۔ اس کی وجہ سے جسمانی استفادہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔“

مجھے ایک نوجوان ایسا نظر آیا جسے عرصہ سے ”شوب چشم“ تھی۔ غور کرے پر اس کی دونوں آنکھیں خشک نظر آئیں۔ ابتر آنکھیں بھری ہوئی اور بہایت شدت سے پھون ہوئی تھیں۔ میں نے اسے تمام میں داخل ہونے، اس کے بعد قلیل اندر ان شراب پیئے، پھر دیر تک سونے کا حکم دیا۔ چنانچہ اس نے ایسا کیا اور بیدار ہوا تو درد میں سکون ہو چکا تھا۔ اس تجربہ سے مجھے یہ تحریک ہوئی کہ جب بھی ایسا کہ عروق چشم کے اندر دم خلیفہ ابھر آیا ہے۔ اور جسم میں کوئی امتلاء کی کیفیت موجود نہیں ہے تو علاج میں مریض کو شراب پلاؤں، کیونکہ شراب کا اثر یہ ہے کہ دم خلیفہ کو پھندہ خارج کر دیتا ہے۔ نیز ان عروق کے اندر جن میں دم خلیفہ چپک جاتا ہے شراب شدت کی حرکت پیدا کرتی ہے جس کی وجہ سے خون کو غت یہاں، حق ہو جاتا ہے۔

۱۱۔ نون قسم کے علاج پر عمل کئے جائیں تو عظیم افادیت کے حامل ہیں، مگر استعمال بے موقع اور غلط ہو تو اپنی قدر خط ناک بھی ہیں۔ تنہید کا طریقہ محفوظ اور خطر دے والا ہے۔ اسے استعمال کرے والا بہر حال فائدہ مند ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ اس کے ذریعہ ایک علامت سامنے آ جاتی ہے۔ جس کی روشنی میں مطلوبہ علاج کا یہ چل جاتا ہے یا چر اس سے ”کھوں کو صحت حاصل ہو جاتی ہے۔ اس اجہال کی تفصیل یہ ہے کہ کوئی مادہ جو ”کھوں کی جانب آ رہا ہے تنہید سے منقطع ہو جاتا ہے، چنانچہ صحت ہو جاتی ہے۔ مریض صحت کی جانب واپس آ جاتا ہے۔ مادہ پھر بھی جاری ہو۔ تنہید سے گرمی ہوئی جگہ پر تھوڑے کھوں ہو جانے، پھر تھوڑی دیر کے بعد پہلے سے بھی زیادہ درد آتا ہے۔ اس سے تو یہ ایک علامت ہے جس سے بیماری کا پتہ چل جائے گا۔ جسم میں مطلق امتلاء کی کیفیت ہو کی تو فصد ذریعہ اور رانی خط ہوگی۔ تو اس کے ذریعہ بیماری کا رونا نہیں کے۔ ہاتھوں کو معدہ میں لپٹا رکھ کر دیکھا۔ جس کے اندر امتلاء کی کیفیت موجود ہو تو استفادہ سے پہلے اور چشم میں شراب نوشی اور تمام دونوں میں یہ خطرہ موجود ہے کہ تھوڑی شدت سے طہات چشم پھٹ جائیں۔ اور چشم جسم کے اندر امتلاء کی کیفیت کے بغیر ہے تو اس کا اثر صحت سے ہے۔ کیونکہ اس سے غلہ تحصیل ہو جاتی ہے اور مریض کو کھل صحت حاصل ہو جاتی ہے۔ (جائزوں)

شدید درد چشم کے لئے مفید ضیاد

اپنے موئے اٹھنے کی زردی، روغن گل، زعفران، حمض، ضیاد کریں۔ یہ شدید درد میں تسکین ہوگی۔

کاسنی اور ام حار و چشم میں مفید ہے، مائون کو انگور کے ٹائڈس میں جوش میں اور استند ان جسم کے بعد ورم حار پر رکھیں۔۔۔ بے حد مفید ہے۔۔۔ باوند بھی یہی مفید ہے۔ کر، حب، چشم تان، سرہ زردی بیضہ مفید ہے۔ (مکیحوع)

توتیا مغسول سوزش پیدا کئے بغیر خشک کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آنکھوں میں تیز لطف ہو اترتا ہے تو اس کے ذریعہ طمان کرتے ہیں۔ یہ طمان فصد یا اسہال کے ذریعہ سرور پر سے جسم کا استفادہ کر دینے کے بعد اختیار کیا جاتا ہے۔ سر کا خاص طور پر غور، مٹھو، اور عطوں سے ذریعہ استفادہ کریں۔ توتیا مغسول کا اثر یہ ہے کہ دور طوبتوں کو اعتدال کے ساتھ خشک کرتی ہے۔ اور جہاں استفرغ، غلو، اور خوار طبقات چشم کے اندر گزرتا مطلوب ہوتا ہے، وہاں عروق چشم کے اندر مجبوس فضائی رطوبتوں کو روکتی ہے۔ اسی طرح دور آٹھ بھی جوان جھبوں پر ہوتی ہے۔ جہاں نحاس کو خاص یا جاتا ہے، اس کے ساتھ استعمال کی جائے تو یہی اثر رکھتی ہے۔ اس لیے سرور، اور چشم کی جانب رطوبتوں کے جذب ہونے کے وقت سر کے اندر موجود فتنے کے استفادہ سے پہلے ان مسدود مغزیوں سے استفادہ کریں گے تو مزید سخت درد میں مبتلا ہو جائے گا۔ یہ تو تکلیفات چشم کے اندر آنکھوں کی جانب بہہ کر آنے والی رطوبتوں کی وجہ سے تباہ پیدا ہو جائے گی۔ یہی تباہی شدت کے سبب طبقات کے اندر شکاف، ورفہ پیدا ہو جاتا ہے۔ لطیف سفیدی بیضہ اس جنس کے اندر داخل ہے بلکہ فطرت رطوبتی ہے۔ یہ نہ صرف رطوبتوں کو دھوتی۔ آنکھوں کے اندر جو خشونت پیدا ہو جاتی ہے سے مدد دیتی اور غزالی تاثیر رکھتی ہے۔ ابتدا نہ پہنچتی ہے نہ مثبت اور ہر ایک مسامت کے اندر رسوخ پاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دورہ جنس کی اس طرح خشک نہیں کرتی۔ عصارہ صندل و است میں سفیدی بڑھنے سے مشابہ ہے اس کے اندر تھمیل اور اعتدال کے ساتھ غلظت پیدا کرنے کی تاثیر بھی ہوتی ہے۔ اس لیے درد چشم کو سکون دیتی ہے۔

ط قورق بنش، آیات درد چشم میں معجز ہیں۔ یہ تو تکلیفات میں مدد دیتی ہیں اس سے زیادہ حقیقت چشم کے اندر خشونت پیدا کرتی ہیں۔ تھوڑی مقدار میں آیات چشم کے اندر شامل کر دینی جانی ہے تاکہ آنکھ کو قوت حاصل ہو سکے۔ اس کی تاثیر "عظیم منفعت ظاہر ہوتی ہے۔" لم قاض "یہ

ہاتھوں میں شمشیر اور باجموہ، پیر تمام ہر اش چشم قندہ، شمشیر، سارے سب میں مدد ہوتی ہیں۔
 گلاب، تخم گلاب، عصارہ گلاب، سنبھل، سازج، زعفران، مر، ہاٹھ چند بید ستہ، نذر، عصارہ حبہ، یہ
 سب کی سب اور ام چشم، پیر تمام ہر اش چشم کے لئے منجہ در ممکن ہیں۔ بالخصوص مر۔
 ابتدا میں سب سے پہلے فصد کے ذریعہ مدد استفادہ کریں۔ تاکہ چھل کر تحصیل ہو سکے۔
 انگلیوں کی جانب افراط کا مصاب ہو رہا ہے تو اس وقت ان کا علاج نہ ہو سکے تو بھی ہر چہ کوشش کدنی
 کی جانب مہجور ہوں شریاں کو فصد بخوں دیتے ہیں اور کدنی پر چہ۔ کا اسیتہ ہیں۔ بھی پٹی کی
 شریاں کاٹ دیتے ہیں تاکہ پہنے والی کوئی چیز باقی نہ رہے۔ پھر روایت سے علاج شروع کرتے ہیں۔
 یونکہ ان کو کاسیہ نہایت متاثر ہے کا قلعیت چشم کے اندر سے مدد علاج چشم پیدا ہو جائے گا جو
 اپنے ماتحت اشیاء کا۔ کرے گا خود وہ جدید کی یوں نہ ہو۔ اس طرح کا روایت سے مدد اور زیادہ
 رہی وہ اور سوزش پیدا کریگا۔ اسی طرح کا قورقہ اش روایت بھی دینی چیزوں کی محتاج ہوتی ہیں جو
 سوزش پیدائے بغیر خشک کرتی ہوں۔ جیسا کہ بیان پرچکا ہوں۔ ان کا اثر ایک مدت کے بعد ظاہر ہوتا
 ہے۔ اس کے بعد کاشمیں چاہئے۔ یا بریں بہ کو عیت کی روایہ مکمل استعمل کریں۔ جہاں ممکن ہو
 نیکٹے اور ابھرنے کا۔ کرنے کی ضرورت ہو وہاں قورقہ اش روایت سے مدد کریں۔ جہاں نہ ہو
 وہاں مر، نذر، زعفران، عصارہ گلاب، اور جہاں استغناء کی ضرورت ہو وہاں یہ قسم کی روایت استعمل
 کریں۔ سوزش پیدا ہو جاتی ہے تو اس کی پروا نہ کریں۔

واللہ رب العزت۔ تو اس قسم کی حدیث یہ دیکھیں گے کہ میں نے دیکھا موافق نہیں ہوتی جس میں
 نمایاں مزوی کیفیت مہجور ہو۔ مر، مر، اور قورقہ اش مر کی یاریوں میں مر کے نذر
 اضافہ دیتے ہیں۔ موافق مر وہی ہوتی ہیں جس کا مزہ چھوٹا ہو۔ جیسا کہ عرض کیا ہے۔ ان
 یاریوں کا علاج پانچ دن سے یا چار دن سے مر، غیدنی، عصارہ حبہ، استعمل کریں گے۔
 یہ نذر مع جات چشم میں یہ روایت زیادہ موافق ثابت ہوئی ہے۔ شمشیر چشم چکوں کے مدد سے
 پہاڑی وجہ سے نہ تو کمال روایت جواب کے ذریعہ چھوٹے چھوٹے ہیں۔ صدقہ ہو جاتی ہے چھوٹے کا
 نہ رہتے ہیں۔ قورقہ اش میں یہ بات ممکن نہیں ہے۔

رد (شمشیر) کلمہ کا درمیان سے۔ کلمہ کدنی پر کاشمیں دینی بھی کافی نظر آئے۔ اس کا
 در اور مر کا علاج مشترک ہے۔ بالخصوص عضوی وجہ سے اس کے ساتھ ایک چیز خاص ہے۔ وہ یہ کہ
 اس کا علاج ایسی روایہ کریں جو سب سے پہلے مانع ہو اور پس نہ پیدا کرتی ہو۔ یا ان روایہ سے
 ممکن ہے جو طاقور قورقہ اش ہوتی ہیں۔ استفادہ کے بعد دینی روایہ استعمل کریں۔ اس کے بعد

وزن سے ۱۰۰ گرام اور ۱۰۰ گرام سے زیادہ ہو۔ سفیدی بیض اور آسب حلیہ دونوں موافق ہیں۔ درد ہکا ہو تو ان میں دوبارہ تیز ہو تو نئی بار چمکید کریں۔ خاطر ہے اسے جو اسے استفادہ کے بعد ہی ہونا چاہئے۔ درد میں سکون ہو جائے اور ختم ہو جائے تو شفاف ستیلی کاسر مد لگائیں۔ اس کو آہستگی سے ساتھ مس کریں۔ اور مریض کو حمام میں داخل کریں۔ آشوب کے لئے بس اتنا کافی ہے۔ بعض اوقات شدید درد، آشوب اور قرحوں میں شفاف کو عصارہ پیرون، بھنگ وغیرہ میں تھمتے ہیں۔

امراض حادہ چشم کی جملہ ادویات، معدنیات، منقولات، نشاستہ، آیتہ، صمغ، سفیدی بیض، ۱۰۰ وودہ اور طبعی حلیہ ہیں۔

حفظان صحت چشم کے لئے سرمہ کا ایک نسخہ۔

خبر افروختی سے کرماریل کی طرح توڑ لیں۔ اور ایک آنکھ یا ہانڈی میں رکھ کر اوپر کوئے دھکائیں حتیٰ کہ شگ کی صورت ہو جائے، اور اندر دھواں نظر نہ آئے۔ اس کے بعد اسے مٹی کے ایک برتن میں، سٹ دیں۔ اور اوپر سے چھی آنڈیلیں جو پر لٹا ہوں۔ اور اسے اس حد تک انہیں پلٹیں کہ حرارت بڑھ جائے۔ پھر اسے دوسری بار گرم کریں اور عمدہ سرخ لطیف شراب کے اندر ڈالیں حتیٰ کہ حرارت بڑھ جائے۔ ان سے بعد تیسری بار گرم کریں۔ اور اوپر سے شہد انڈیلیں۔ پھر محفوظ کر لیں۔ یہ سرمہ چاہے کی اور تڑپت پیدا ہو جائے گی۔ اس کے بعد حسب ذیل ادویات کو میں۔ یہ ادویات آٹنی، زونک، تھک، صمغ، پیرون، کاسر مد، مانندہ بن گنی ہوں۔

نحاس سوختہ، ۱۰۰ گرام، سفید ۳۳ گرام، شہد ۵۰ گرام، سوختہ دوا ۱۰۰ گرام۔ سب کو ایک ساتھ ملا کر چھنی طرح میں لیں۔ اسے محفوظ کرنا چاہیں تو صاف روغن بلسان تھپا ۵۰ گرام اوپر سے ملا لیں اور تھپیں کہ یک جا ہو جائے۔ اب اسے خشک سرمہ کے طور پر محفوظ کر لیں۔ انہوں نے اندر کوئی مددورت وغیرہ نہیں تو اس بات کا انتظار کریں کہ آشوب آجائے۔ انہیں صحت میں اور نہ کوئی دوا دے دیں۔ اس میں سانی، جوڑ پھوں پر گزاریں۔ اس اتنا کافی ہے کہ سوانی سرمہ کو دھوئی طرح اصلا۔ طبعات چشم سے یہ قریب نہ ہو چکے۔ سرمہ لگانے کے بعد پلوں کو نہ بند کریں، عام طور پر اس اتنا کافی ہو گا کہ سانی ریریں چلک پر گزار دی جائے۔ سرمہ زیادہ لگانا چاہیں تو، سانی چلک پر بھی لگائیں۔ حفظان صحت چشم کے لئے اسے ہمیشہ استعمال کر سکتے ہیں۔ درد شدت کا ہو تو دیکھ مشوی کے ساتھ لگائیں۔

شیشائی یا زجاج اصحاب دوا، صناعی دوا میں، کرب، جو کا ستویں۔ ان سے بنے مواضعا خوا

تکھوں پر رکھا جائے گا۔ درد شدید ہو تو زردی، پیچہ مشونی، تپ ناخونہ ابا، ہوا، شراب یا انگور کے گاڑھے رس، یا عصا کے انار شیریں کے ہمہ او گوندھے ہوئے جو کاستویں۔ ناخونہ کو سچ میں جوش دیں، پھر اس کے ساتھ زعفران اور تھوڑی ایون ملا میں۔ اور روغن گل میں گوندہ کر ضہا کریں۔ یا بخ ادویہ کو پیشانی پر اور مسکن در ادویات کو خواہ تکھوں پر رکھیں۔ باری طور۔

کدب، زردی پیچہ، زعفران، روغن گل، نیان کر کے رکھیں۔ درد تیز ہو تو اس کے ساتھ مندرست، آرد گندم کا ضافہ کریں۔ آرد گندم انگور کے گاڑھے رس میں پکا کر رکھنے سے درد میں سکون ہو جائے گا۔ یا ابا، ہوائے اندے کی زردی، تھوڑی ایون، اور تھوڑا زعفران، شراب میں نیان کر کے تکھوں پر ضہا کریں۔ درد سخت ہو تو زعفران گھول کر دودھ میں شامل کریں اور بطور قطور استعمال کریں۔ عجیب الطبع ہے۔

شدید درد چشم کے لئے شیاف

زعفران، ایون، زعفران کا پانچواں حصہ، انگور کے گاڑھے رس میں شیاف بنائیں۔ استعمال کرنا چاہیں تو ایک شیاف عورت کے دودھ میں حل کر کے بطور قطور استعمال کریں۔ خارجی سے درد بھی نہیں نہایت عمدہ ہے۔ حرارت اور سوزش زیادہ ہو تو تکھوں اور پیشانی پر اسفوں، حتیٰ العلم، کاسنی، عنب، محلب، روغن گل، اور سفیدی پیچہ وغیرہ رکھیں۔ (جینیوس)

بارہ اور نین ادویات تسکین دہا میں اس سے بھی زیادہ عمدہ ہیں۔ مریض کو سونے کی تدبیر کریں۔ نہایت مفید ہے پیشانی پر درد مارنے کے لئے آرد سمید، سندر سفید، سفیدی بیضہ استعمال کریں۔ نزوجت الصدف، صبر، اور سفیدی کا کھنی سے کھنی تک جوش کریں۔ یا شراب کہ حاکم قاضی، ادویات شدت سے نچوڑنے کی وجہ سے عضو متورم میں اور زیادہ درد اور فتنہ کی کیفیت پیدا کر دیتی ہیں۔ بعد اور دم میں انہیں ترک کر دینا چاہئے اس سے شدید درد بھرتا ہے حاکم فصل ادویات درد، کو اہل رفس پیدا کرتی ہیں۔ ہذا ان دونوں قسم کی ادویات میں جو معتدل ہیں، ہی ملوہائی ورموں، خصوصیت سے تھک جیسے حساس اور نہایت بارک عضو کے لئے زیادہ موفقی ہیں۔ (مغرب)

انتہا کے بعد شوب چشم میں اور بچوں کے لئے ذروا صفر عمدہ ہے

انزروت ۲۵ گرام، شیاف، میٹھا ۴ گرام، مر ۲ گرام، صبر استوطری ساڑھے تیس گرام، ایون ۷ گرام، زعفران ۷ گرام۔

آشب چشم کے ساتھ سفیدی اور سفید کچھ نخر آئے، سرخی نکلنے سے قویا رہیں، سرخی

موجود ہو اور قتل بھی ہو تو فصد کھول دیں۔ پنڈلی زیر گدی گدھے اور شانوں کب درمیان چپکنے کا ہیں۔

آشوب چشم کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ گد ماپن کا ہونا، یہ آنکھوں کے اندر غبار یا دھو میں کی وجہ سے عارض ہوتا ہے۔ زیادہ تر نہیں ہوتا تو ان محرک اشیاء کے رفع ہو جانے سے آشوب کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

۲۔ ملتحمہ میں ورم عارض پیدا ہو جائے۔

۳۔ پیدا شدہ ورم ملتحمہ کے لئے سخت دشوار ہو جائے۔ شدت صحویت اور ورم سے وقتاً فوقتاً یہ پر

حادی ہو جائے۔

آنکھوں کے اندر شدید درد حسب ذیل وجوہ سے لاحق ہوتا ہے:

۱۔ باعث ورم رطوبت کی حدت۔

۲۔ امتل کے باعث صفات چشم میں تناؤ۔

۳۔ غلیظ رطوبت کا الجھاؤ

۴۔ آنکھوں کے اندر ریاں کا پیدا ہو جانا۔

حدت رطوبت ہے تو نیچے کی جانب جذب کرنے والی مسئلہ یہ ہے استفادہ کریں۔ آنکھوں سے بہنے والے مادے کو سفید فانی ہے، دھوئیں جسم کا استفادہ کریں اور ورم سے اندر رخ کا شروع ہو تو گویا منقطع ہو تمام مفید ہے۔ کیونکہ تمام سے درد میں فوری سکون ہو جاتا ہے وریات کو بھی دھات ایسا ہے۔ کیونکہ ریا، ورم مواد تو جسم کے اندر تحصیل ہو جاتا ہے۔ ماتی غیر پانی کی رطوبت سے متعلق ہو جاتا ہے۔ درد کا سبب رطوبی متواء کے باعث صفات چشم کا تناؤ ہو تو فصد اسہاں سے کام لیں۔ پتہ اندھ باندھ برادر ہائش کر کے مادہ کو نیچے کی جانب جذب کریں۔ نیم گرم پانی سے آنکھوں کی تکمیل کریں۔ اس کے بعد مکمل اور یہ مثلاً جھکد اور تب حطبہ کی تعقیبہ استعمال کریں۔

استفادہ جسم سے پہلے خبردار اچھکد اور اس کے بعد مکمل اور یہ استعمال نہ کریں۔ یہ مکمل تحصیل سے زیادہ مواد جذب کرتی ہیں۔ کبھی کبھی سیال فصلات خواہ سے آتے ہیں۔ کیونکہ سردی امتلاء ہوتا ہے اسوقت جسم امتلاء سے خالی ہوتا ہے۔ ہندو کی صورت میں سرد کا استفادہ کریں۔ بالعموم فصلات چشم پیدا کرنے والا مافی مزاج سرد یا سرد ہوتا ہے۔ بہت کم گرم اور کم گرم فصلات پیدا کرتا ہے اس کے مزاج کی اصلاح کریں۔ اور اسے تقویت دیں۔ تاکہ استفادہ کے بعد ضروری

حد تک فضالت نہ پیدا کر سکے۔ واضح رہے بعض اوقات خود ان فضالت چشم کا باعث ہوتا ہے۔ یہ کھوپڑی کے نیچے جلتے ہیں۔ ہذا اس کا استقرخ کریں۔ پھر اس کی مزاجی اصلاح کریں۔ کبھی فضلہ کھوپڑی کے باہر سے آتا ہے۔ ایسی صورت میں کھفت ادویات کا علاج کرنا مفید ہوتا ہے۔ علان کارگر نہ ہو تو ان ادویات سے جزاء کو توڑ کر رکھ کر دیں۔ کبھی دریدوں کے اندر لکھے ہوئے دم غلط سے درد چشم لاحق ہوتا ہے۔ چنانچہ عروق چشم کے اندر تداوید ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں ریش تو پر نظر آئیں گی مگر نگاہیں دلی، اس کا علاج ایسی طاقتور خالص شہ کا استعمال ہے جو تھوکت مہو نچانے اور شہ کی طاقت رکھتی ہو۔ تمام میں، غل ہونے کے بعد اس کا استعمال ہو جاتا ہے۔ یہ ہے درد چشم کا علاج۔

رد (آشوب چشم) ملتہ کے درم حر اور آنکھوں کے اندر بالکلیہ درم حر سے کم درجہ نیز شہ اس منہ ہونے کی وجہ سے آنکھوں سے خصوصیت رکھنے والی کیفیت کا نام ہے۔ شہ اس ہونے کی وجہ سے آنکھیں سرعت کے ساتھ متاثر ہوتی ہیں۔ طاقتور ادویہ کا جو ان پر انا مناسب نہیں ہے۔ نہیں نرم کریں اور تھیں طرح شہ میں لیں۔ پلوں کو نہایت شہ سے اٹھائیں۔ درد شدید نہ ہو تو شہ چشم کے شروع میں ایسی قبض ادویہ استعمال کریں جن کے اندر قبضیت بعد افران نہ ہو۔ جیسے "احال یو مہا" نام کے سے۔ مثال کے طور پر انہیں اس طرح ترکیب دیں کہ قبض میں افاقہ، ملٹ اور قبض کے ساتھ محمل میں زعفران اور رسوت ہندی، ملٹ اور محمل بد قبض میں مرکا چند بید ستر، کندر ذکر ہو۔ ترکیب کا جائزہ ہے۔ قبضت زیادہ ہو تو اس میں سفیدی بیضہ در و شامل کریں۔ کم ہو تو وانی کو گارھا کریں۔ یہ دوائیں استعمال کے دن ہی بیماری کم آدیں گی۔ بیماری میں سکوں ہو جائے تو مہداں کے ساتھ چہل قدمی کے بعد حمام کریں۔ پھر مذکورہ دوائیں سے زیادہ طاقتور دواوں کا مر استعمال کریں تاکہ آنکھیں سکڑ کر قوت حاصل کریں۔ اس طرح ہر مہ کو نارادوں ملتے ہیں۔ یہی سہلی ہیں۔ شروع میں ان ہر مہوں کے اندر اسط طریقہ نامی ہر مہوں میں سے تھوڑا شامل کریں۔ آگے پھر اضافہ کر دیں۔

شدید شہ چشم جس میں ملتہ قرنیہ کے اوپر چنڈ جاتا ہے سب سے پہلے اس میں ہر مہ دران پیش استعمال کریں۔ درم نرم ہو جائے ورنہ صفا لگا میں۔ درد زیادہ ہو تو زیادہ سے زیادہ تکیدیں۔ تھوڑا ہو تو یک بار جمید کرنا کافی ہے۔ تکیدہ ناخونہ اور حب کے جو شانہ سے کریں۔ ضلہ، زعفران، ناخونہ، برٹ، شہر، زردی بیضہ، انکھور کے کارھے رس میں بھگوئی ہوئی روئی سے تیار کریں۔ ورنہ یہ ہو تو اس کے ساتھ طبعی پوست خشکی شہ شامل کر لیں۔ طلا، زعفران، مایشا، رسوت، صبر اور صمغ سے تیار کریں۔ سیان مواد کو روکنے کے لئے پیشانی پر استعمال کرنے کے لئے

فضہ کرم ہو تو آب عوج، بجی، ستو، عنب المقلب، ورا سپہ فول۔ انغرض ان تمام ادویہ کو کام میں لیں جو میر و اورق ابض ہوں۔ (حنین)

یہاں کرماڑہ، گلنار، ساق، صمغ، اور افیون دستوں کریں تو زیادہ بہتر ہے کیونکہ یہ موقع طاقتور اہمیت کا حامل ہے۔ (مؤلف)

فضہ شدید احار سے ہو تو ہنگی کی گرد، مر، خاک، کندر، اور سفیدنی، پیدہ استعمال کریں۔ بارہ ہو تو ہریت، زفت، فلو نیا، زخمییل اور تریاق وغیرہ کام میں۔ میں۔ (حنین)

یہ مقام ایک ایسی چیز کا محتاج ہے جو مقام ماوف پر قبض پیدا کرے۔ اس سے قطعاً کرم نہ سوتا چاہئے۔ کیونکہ ایسی صورت میں وہ مرنے کی ہوگی لہذا نشہ نہ کھائے۔ اس کا استعمال صرف معتدل مزاج کے لئے ہوتا ہے۔ مگر باریں ہر روئی مزاج کے برعکس ہے تو سب سے بہتر ہے۔ (مؤلف)

یومیہ شیاف:

میش ۳۶ گرام، ہزارہت سازھے چار گرام، زعفران سازھے چار گرام، افیون ۲ گرام پانی میں چس کر شیاف بنالیں۔

شیاف سنبل

قدیہ ۱۶۲ گرام، عکس سوختہ ۵۴ گرام، اشم سازھے چار گرام، اقاق قیہ سازھے چار گرام، سنبل شامی ۵۴ گرام، افیون ۲ گرام، مر ۲ گرام پانی میں شیاف بنالیں۔

شیاف وردی ابض:

اقیہ ۱۶۲ گرام، معسول ۵۴ گرام، سفید درہ ۵۴ گرام، نشہ ۵۴ گرام، صبر ۵۴ گرام، بیتہ ۵۴ گرام، صمغ عربی ۵۴ گرام، زعفران ۵۴ گرام، گلاب برٹ ۵۴ گرام، دوہ نمود ۵۴ گرام، قہر ۵۴ گرام، کوہار ش کے پانی میں چس لیں۔

وردی دیگر

گلاب تر ۱۸ گرام، زعفران ۹ گرام، افیون سازھے چار گرام، صمغ عربی سازھے چار گرام، پانی میں چس کر شیاف بنالیں۔ (حنین)

وردی شیفون میں یہ سب سے عمدہ و سب سے بکا ہے۔ (مؤلف)

دیگر عمدہ:

تکلیف ۲ گرام، گلاب تر ۲ گرام، سفید ورسا ص ۵ گرام، زعفران ۵ گرام، انیسون ۵ گرام، پانی میں پیس لیں۔ اور بطور سرمہ دودیا سفیدی بیض کے ساتھ استعمل کریں۔ یہ قرحوں اور آنکھ میں اترنے والے مواد میں مفید ہے۔ (حنین)

جس میں جگہ کا حنین مشورہ دے رہا ہے اور جو اس کا معمول بھی ہے اس کے برعکس کیوں کا طریقہ سے وہ شیف انیش اور شیف اتر میں سے طائف کرتے ہیں، ان میں سے شروع کرتے ہیں، آتش جشم ششم ہو جاتا ہے اور ورم دھماکا پر ہوتا ہے تو احمر حنین استعمل کرتے ہیں۔ (مؤلف)

رد، (آشوب) کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ آنکھوں میں، مائیکر کا مونا، سرخی اور شدید حرارت ہوگی، ان میں مملی، انیسون اور ضرہاں چشم تیز ہوگا۔

۲۔ مضرہ ای کی کا ہونا، سخت جھپٹ، تھکنا، سو، یہ حد افراط حرارت وغیرہ ہوگی۔

۳۔ کیسوں بغلی کا مونا، رطوبت چشم اور جگہ کے برعکس مضرہ ای ہوگی۔

۴۔ سواد کا مونا، پیوست اور اعراض پر طس احمر میں آشوب ہوتا ہے۔ (حنین)

جس آنکھ کے اندر سخت سرخی یا کثرت رات اور رطوبت ہوگی اس کا محض نقطہ یعنی خوں ہوتا ہے۔ سخت سرخی کے ساتھ خشک ہو تو مضرہ ای ہو جاتا ہے۔ سرخی نہ ہو کثرت کے رطوبت ہو تو مضرہ ای غیر مرطوب بند خشک ہو تو سواد محض ہو جاتا ہے۔ دمائی اور بغلی میں سوتے وقت آنکھیں چپکتی ہیں۔ مضرہ ای اور سواد ای میں ایسا نہیں ہوتا۔ آنکھیں چپکتی ہیں تو تھوڑی دیر غیر مسلسل طور پر۔

دامی اور ای کی حالت یہ ہے کہ عروق کے اندر آتا، پھوس و رکتہ میں ورم، دھماکا، اور آنکھوں کے اندر بہ کثرت رات محسوس ہوتا ہے۔ یہی حالت میں دھماکا سوزاں دینا ورم مضرہ ای ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ورم کے ساتھ آنکھوں کے اندر ورم ہو تو کثرت رات سے جگہ شروع کریں، رکتہ و آشوب میں جگہ قنار کا غرض معدنی جزیات میں کوئی چیز قریب نہ آئے، مضرہ ای بند دھماکا میں امتداد ہو۔ قرحوں کی حالت میں بھی کوئی جزیاتی چیز قریب نہ آئے، یہ تمام یہ بات بہ وقت تحلیل کو رد کرتی ہیں۔ اس سے ورم نہ چھو جاتا ہے۔ اور طقوت چشم میں پیدا ہوتا ہے۔

آشوب چشم حار، ضربان اور رطوبت کے لئے طلاء

گلاب خشک پوست انار شیریں، عددس مقش پانی میں جوش، کیر خضیر بنالیں۔ پھر اس پر روغن گل ڈال کر آنکھوں پر رکھیں۔ چھین اور گرم رطوبتوں میں روغن گل کے ہمراہ اپان ہوئی کاسنی مفید ہے۔ یا عنب الثعلب اور روغن گل آنکھوں پر رکھیں یا مرطوب روئی یا اسپنوں رکھیں یا دودھ، باب فہر، فیون اور زعفران کا آنکھوں پر طلاء کریں۔

شدید مزمن، کثرت سے چھینے والے آشوب چشم کا مادہ اگر بہہ کر ملتکہ کی جانب آتا ہے اور گرم ہید اگر تار ہے تو یہ سمجھیں کہ کھوپڑی کے باہر سے آ رہا ہے، علامت یہ ہے کہ خاب کی رتیں چھو ہوں گی، رنگ سرخ ہو گا، وہاں کی رگوں کی نفل تیز ہو گی، پیشانی پر حرارت ہو گی۔ اور جو باہر اندر سے بہہ کر آ رہا ہو اس کی علامت یہ ہے کہ عطاس، اور پیشانی میں خارش ہو گی۔ داخلی سیان مہمان مشکل ہے۔ خارجی سیان میں پس گوش رگوں کی فصد، اور انہیں، روغن مفید ہے۔ طاق اور سرموں کے استعمال کے بعد آنکھوں کے اندر در در آج ہو جائے تو غراوں کے ذریعہ مر کا تھق، کنپٹیوں پر ضما، تنج حقنے اور اطراف کو باندھنا لازم ہے۔ (اھرن)

چشم اور اورام و او جاع حادہ:

آنکھوں کے گرم مقامات، اورام حارہ، اور تیز دردوں کے اندر پوست انار، عددس، گلاب ہم وزن شیریں پانی میں جوش دے کر اور روغن گل میں کاڑھین کر آنکھوں اور پیشانی پر رکھنا مفید ہے۔
ایضاً:

فیون، زعفران، آب بھنگ، یا آب کشیز میں گوندہ کر طلاء کریں۔ (حنان)
آنکھوں کی جانب اترنے والے مواد حاروں میں سر پانی پینا، اور پیشانی پر تخم شکران رکھنا مفید ہے۔ برٹ، بارون اور جو کا ستور رکھیں۔ یا خشک تخم بھنگ، جو کا تار رکھیں۔ پہلے آنکھوں کی تنہید کریں پھر رکھیں۔ (ہیلبروس)

آشوب چشم کے مریض کو تاریک مکان میں رہنا، سونا اور سرد پانی پینا، گرم ہے۔ اس سے حرارت اور آشوب بجھ جاتا ہے۔ حمام بھی لازم ہے۔ یہ ماتی کو تحلیل کر دیتا ہے۔

چشم کے ذرات کے لئے دوا:

چہرہ کو پانی اور سرکہ سے دھوئیں۔ بشرطیکہ تکلیف رات میں پیش آئے۔ پھر ایسے شیاغ استعمال

کریں۔ جو سوزش پیدا کئے بغی خشک کرتے ہوں۔ (جالینوس)

سرخی اور حرارت آنکھوں کے اندر غالب ہو اور مریض کو ایسا احساس ہو جیسے آنکھوں کی جز اکڑ جائے گی۔ تو ایسی صورت میں فصد اور کشینوں کی رگوں کو کاٹ دینا مفید ہے۔ ان رگوں کو کاٹیں جو پس گوش ہوتی ہیں۔ (ہکتیشو)

آشوب چشم میں فصد کریں۔ آشوب غالب ہو اور دوبارہ فصد کی ضرورت محسوس کریں تو کر دیں۔ مریض کو ہیلہ، تمر ہندی اور شریہ کا طبع پلا میں۔ آشوب کے ساتھ بہ کثرت رطوبت ہو تو مریضوں کو عرق کا سنی یا عرق غلبہ، میں خیساند و صبر پلانا نہ بھولیں۔

بیماری انحطاط پر اور حدت میں سکون ہو تو قویا اور جب صبر دیں۔ جسم کا پوری طرح سہتیہ ہو جائے تو پھر آنکھوں کے اندر پورے دن اور پوری رات رقیق غیدی بیض کا قطرہ کریں۔ یا شفاف بیض کے ہمراہ عورتوں کا دودھ مانیں۔ مادہ کا پھر بھی انصباب جاری ہو تو غلبہ کی شاخوں، عصا الارامی اور کاسنی وغیرہ کا ضار دھکیں اور ضار ہر گھڑی تبدیل کرتے رہیں۔ چہرے کو عرق کلاب اور نہایت سرد پانی جسم میں تھوڑا سرکہ شامل کر یا گیا ہو سے دھوئیں۔ ایسے مریضوں کے لئے ابتداء میں افع "ویہ مفید ہوتی ہیں۔ بیماری انحطاط پر ہو دافع ادویہ کے ساتھ مکمل دوا میں شامل کریں۔ اور ضار آرا، جو ناخونہ و زردست کلی باوند، کشیز تر کا بنا میں۔ معروف سرد مول میں ملایا استعمال کریں۔

نسخہ حسب ذیل ہے:

اگر زردت مریض در شیر مراد و ناشاستہ شروع میں اس کا سرد لگیں۔ بیماری انحطاط پر اسے تو اس میں مایٹا، تھوڑے زعفران اور مر کا اضافہ کریں۔ (ابن سرائون)
شدید درد اور درد بخیلئے مفید ضار، زعفران، اکلیل المک، شیر تر، گود بیض، لب شہر، عقید غلبہ، (انگور کا گاڑھا رس)، افیون، عرق کلاب۔ ضار بنا میں۔ (مسک)

میرے خیال میں اس مقام پر شدید درد کے لئے حسب ذیل شفاف مفید ہو گا

زعفران، شعرہ، گل ناخونہ، عباب آتہ خشک، سودا خشک، افیون، عصا و شیر مشق، زعفران و ناخونہ کو شیشہ کے حباب۔ شراب کے ساتھ کھس لیں۔ حتی کہ نرمی آجائے۔ چہرے کو بجا کر کے شفاف بنالیں۔ ایک شفاف گھوں کر قطرہ کریں۔ (مؤلف)

ارد چشم کے لئے طبع حلب:

حلب پر پانی اندر کر نصف دو مرتبہ زور دیا جائے۔ پھر صاف کر کے وہ بار پانی لا جائے۔ اس سے بعد حلب کی مقدار سے جس میں سپائی میں جوش دیں حتیٰ کہ نصف پانی بچے۔ اس میں تھوڑا سا ہوا ازغفران اور پانی کا تھوڑا سا حصہ مولا اور پھر کھجور میں بطور قلعہ استعمال کریں۔

تکلیفیں درد کے لئے طلاء شیف

شیف، میتا، تخم کاب، گل سے بنا تر، سوت، حدس، متش، صندل، سرن، پلکوں پر طلاء کریں۔ اور ام حارہ و رخوہ پر طلاء کرنے اور سر مہ لگانے کے لئے شیف کا نسخہ۔

صبر، ازغفران، ہموزان، فہان، نصف، شیف، میتا، متش، زرد، توت، حزام، شیف اور حارہ کے طور پر استعمال کریں۔ (مسح)

آبوس ان وہ یہ کے ساتھ شامل کی جاتی ہے۔ جو بھرنے سے موزوں ہوتی ہیں۔ رستہ، کھجور کے اندر پیدا شدہ آبیوں کے لئے مفید ہے۔ (جائینوس)

یہ نسخہ، اچھی طرح بوتل اور شواہل میں شامل کریں۔ اس سے اور ام طفیہ، چشم، سون، موات، تباہی کا یا شراب میں سے جو شہ سے برضا بنا میں۔ پلکوں کے اندر پیدا ہونے والے اور ام طلع کو تحلیل کرتا ہے۔

آشوب چشم میں پلکوں کے پھول جانے کا مفید علاج

بہر، مید، حرن، رستہ، شیف، میتا، فوکل، رستہ، حق، عسل، صندل میں حارہ۔ (فردوس) انتفاخ (پھولنا) کی چار قسمیں ہیں۔

۱۔ رنجی

۲۔ مضمیٰ فسد جو اپنے سے اس کے پیدا ہونے سے

۳۔ تباہی فسد سے عارض ہونے والا۔

۴۔ سوداوی غلیظ فسد سے لاحق ہونے والا۔

ان چار قسموں کے درمیان فرق و امتیاز حسب ذیل علامات سے کریں گے:

رنگی اچانک رونما ہوتا ہے اس کا ریاہ و تر حصہ پہلے گوشہ چشم اسی طرف رخ ہوتا ہے جس طرف سے لکھی یا کچھ کے کانٹے سے ہوتا ہے۔ زیادہ تر یہ موسم گرما میں بوزخوں کو رخ ہوتا ہے اس اعتبار سے رنگ ظہور سے پیدا ہوتا ہے۔ (خنین)

بڑی ہمد بونی محسوس غل نہیں ہوتا۔ عارض تیزی سے ساتھ ہوتا ہے۔ (موجب)
دوسری قسم کا رنگ زرد و خراب ہوتا ہے۔ اس میں غل زیادہ اور بدست سخت ہوتی ہے۔ انگلی سے دبا میں تو انگلی اندر غائب ہو جائے گی۔ اور اثر ایک گھنٹہ باقی رہے گا۔ تیسری قسم جو تپنی فصد سے پیدا ہوتی ہے اس میں انگلی تیزی سے غائب ہو جاتی ہے مگر اثر ریاہ و تر تک باقی نہیں رہتا۔ چونکہ یہ مقام بعد ہر جاتا ہے۔ ساتھ میں ریاہ نہیں ہوتا۔ رنگ کسم کا رنگ ہوتا ہے۔ چوتھی قسم جو سوادی فصد کی پیداوار ہوتی ہے یہ تمام نکو اور تمام چکوں کو گرفت میں لیتی ہے۔ بھی پھیل کر بدست اور رخسار کی مدیاں تک پہنچ جاتی ہے۔ صلب ہوتی ہے ساتھ میں ریاہ نہیں ہوتا۔ رنگ دھندل ہوتا ہے۔ زیادہ تر چھپ و بدست زمین میں اور خاص کر عورتوں کو عارض ہوتی ہے۔

علاج:

علاج درم جیسا ہے جسم کا مستفاد کریں۔ آنکھوں کے اندر پوشیدہ فصد کو تحلیل کریں۔ ریاہ اور بدستوں کے درجہ ذیل کا علاج درم پاب اور بدستوں کے لیے ہیں فصد کو پختہ کریں۔ ابتدا میں دھندل کی بیماریوں میں مسدود ہے اور نہ ہی وہ قیامت میں استعمال کی جا میں جو آشوب کی ابتدا میں مستعمل ہیں۔ بدست استفادہ جسم سے بعد وہاں استعمال کی جا میں جو تمام وقت میں منشی اور مکمل ہوتی ہیں۔ (خنین)

پیداں سے درم رخو میں اینج سے درم پانی کی علامت مسلسل ہیں۔ حتیٰ کہ خوب درم ہوتا ہے۔ پس بعد سے کہ "رپانی میں وہ" اس طرح جذب کر کے رکھیں اور باندھ دیں۔ ان شاء اللہ اس سے درم تحلیل ہو جائے گا۔ (الطریوس)

آشوب چشم کے بعد باقی القحاح حسب ذیل نسخہ استعمال کریں

ایرین، بیٹا، سند، قاقیا، صبر، صمغ، یون، دھن۔

درم کے اندر سرخی رہتی ہو تو اسے عرق غلبہ یا عرق کاسنی کے ساتھ

استعمال کریں۔ (ابن سرائون)

دخان کندر سرطانی ورم کے لئے مسکن ہے اسی طرح دخان میعہ سائلہ بھی اس میں سکون پیدا کرتا ہے۔

برگ مرزنجوش خشک کو بطور ضاد آنکھوں کے اور ام صلبہ میں استعمال کرتے ہیں۔ سونچ کو شراب میں جوش دے کر اور گھس کر آنکھ کے اور ام صلبہ پر رکھنا عمدہ ہے۔

فل کا پودا شراب میں جوش دے کر ورم صلب چشم پر بطور ضاد رکھنا شافی حد تک ہے۔ ورم میں پھڑکس ہو یا نہ ہو۔ خود فل کا یہی اثر ہے۔

ساق اور شقاق جنگلی شراب میں جوش دیکر بطور ضاد استعمال کیا جائے۔ تو چشم کے اور ام صلبہ کو صحت دیتا ہے۔ برٹ ارغذ شیقرن کے ساتھ چاکر بطور ضاد استعمال کرنا اور ام صلبہ چشم میں مفید ہے۔ (دستوریدوس)

آنکھوں کے اندر سرطان ہوتا ہے تو اس کے ساتھ شدید درد اور رگوں کے اندر تناؤ اس قدر ہوا کرتا ہے کہ دوا کی نہ کیفیت پیش آ جاتی ہے صفاقات چشم میں سرخی اور شدید جھپٹن صد نہیں تک پہنچ جاتی ہے۔ بالخصوص جبکہ مریض نے کوئی نقل و حرکت کی ہوتی ہے۔ درد سر۔ حق ہوتا ہے آنکھوں کی جانب رقیق تیز قسم کا مادہ بہہ بہہ کر آتا ہے۔ کھانے کی خواہش جاتی رہتی ہے نیز قسم کا سرمہ لگانے سے سخت تکلیف ہوتی ہے اور کوئی فائدہ بھی نہیں ہوتا۔ (حنین)

ورم صلب چشم کے لئے:

جرچر کوٹ کر گائے کے تھی میں جوش دیں اور آنکھوں پر رکھیں۔ یا آب حق جو کے آنے اور روغن گل میں شامل کر کے رکھیں۔ یا روٹی کے جوف کو علاء اور روغن گل کے ساتھ کوٹ کر رکھیں۔ (اھرن)

تیسرا باب

ظفرہ، طرفہ، رشح یعنی دمعہ، سبل، جرب، جساء،
 کمہ، حکہ، شعیرہ، بردہ، شرناق، قمل، شترہ، التزاق،
 تخر، توشہ، آشوب چشم خشک، سرخ رگیں، ججوظ، غرور،
 حول، سیل العین، صبیغ الزرقہ، ضربہ جس سے آنکھیں
 زخمی ہو جائیں یا کچلی جائیں، ججوظ یعنی پوری آنکھ کا بھر
 آنا، عشاء (رتوندہ) اندھیرے میں نظر نہ آنا،
 روز کوری (دنوندہ) تیز روشنی میں نظر نہ آنا،
 قریب کی بصارت درست اور دور کی خراب، دور کی
 درست اور قریب کی کمزور، آنکھوں میں کسی چیز کا پڑ

جانب، ملے جاتی ہے۔ تو کچھ بھی نظر نہیں آتا۔

آنکھوں کی غذائیت اور رطوبتیں کم ہو جاتی ہیں تو سیل مارش ہوتا ہے۔ آنکھوں کا نیتاں بہنا، پوست اٹا، شیریں نچوڑ کر قطور کریں۔ اس کے ایک گھنٹہ بعد گل بھٹک کا قطور کریں۔ گل بھٹک مناسب وقت پر لے کر محفوظ کر لیں۔

دیگر

شر افاق اور تھوڑا سا خوب اچھی طرح چیں میں۔ پھر عصارہ شقائق النعمان میں اس قدر گوند چیں کہ گاڑھے شہد کے مانند ہو جائیں۔ اسے بعد ایک پہرے سے نچوڑ لیں۔ عصارہ آنکھوں کے اندر قطور کریں۔

شعیرہ کے لئے:

تھوڑا بزرگ اور اس سے زیادہ تھوڑا بزرگ۔ کر شعیرہ پر رھیں۔ زالہ ہو جائے گا۔ یا زاج میں گوند کر موم یا شراب مغسل میں انجیر جوش لے کر بزرگ میں چمپیں اور شعیرہ پر رھیں۔ یا شراب مغسل میں جو کا آٹا جوش دیں اور اسے بزرگ میں شامل کر کے شعیرہ پر رھیں۔

برودہ اور شعیرہ کے لئے:

اس میں سکنجبین کی طرف پرہیز کریں۔ پرہیز ہمارے جڑ سے آتر کے بچے کا خون۔ کر ابوہر قطر استعمال کریں۔ طبعی مائع کا تھوڑا کریں۔ باری لہی ہو جائے۔ آندرہ اور گائے کا فضلہ ہم وزن ہا۔ آنکھوں کو بخورائیں یا بخورہ، اور زعفران کا گائے کے دودھ میں چیں کر عاب کتات کے ساتھ سر مل لگائیں۔

ضرر بہ سے عارض ہوئی ہو الی بیماری:

برم انج سے نکڑے سے مسلسل چمپہ کریں اور پی با کریں۔ بعد مفید ہے۔ پھر کر کہ اور تھوڑا پانی میں اسٹینج ابوہر مقام صوف پر رھیں۔ یہ بھی مفید ہے کہ پواہ خرواں پانی میں چیں کر رھیں۔ اور بار بار دہرست میں۔ زیادہ مقدار میں یہاں جاتی نہ رھیں یا ٹھیکاری پائے کے نکڑے سے آنکھوں کی مسلسل چمپہ کریں۔

جرب:

اندر پہچان موجود ہو۔ کیونکہ یہ ادویات جن کے اندر حدت ہوتی ہے خون کا اچھی طرح ستھرا کرنے سے پہلے استعمال کی گئیں تو آنکھوں کے اندر ورم خارج پیدا ہوگا۔ کیونکہ ان سے درد اور ضربان چشم میں اضافہ ہوتا ہے۔ آنکھوں کی جانب مواد کھینچ اٹھتے ہیں۔ کبھی پتوں کے اندر خاص کر سوتے وقت شدید صلابت اور جمود پیدا ہو جاتا ہے۔ مریض پانی یا تھوک سے تر کئے بغیر انہیں بند نہیں کر سکتا۔ آنکھوں کی صلابت شدید طور پر اس وقت ظاہر ہوتی ہے جب مریض کھلی پتوں کو بند کر سکے نہ بند پتوں کو کھول سکے۔ تاوقتیکہ انہیں پانی سے تر نہ کر دے۔

سب نام بے چل کے اندر کئی عارض ہو جاتے کا۔ اس کی وجہ سے آنکھوں کا جرم کم ہو کر چھوٹا ہو جاتا ہے۔ زیادہ تر یہ ایک ہی آنکھ کے اندر عارض ہوتا ہے۔ اسے پہچان لینا آسان ہے۔ کیونکہ اندر سے آنکھ سے مریض آنکھ کا پتہ چل جاتا ہے۔

سر پر ضرب یا نقطہ سے آنکھ کے اندر ابھارتے جاتے اور بصارت باقی ہے تو عضد مسکد میں تباہی پکاف پیدا ہو جائے گا۔ بصارت چلی گئی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ عصب مجوفہ پھٹ گیا ہے۔ یہ کیفیت ضرب کے بغیر پیدا ہوئی ہے تو یہ سمجھیں کہ عضد میں استرخاء پیدا ہو گیا ہے۔ اور بصارت چلی گئی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کثرت عصب مجوفہ کے اندر بھی داخل ہو چکی ہے۔

ریشہ ۱۰ معہ دور سیلان (شب) یہ ہے کہ ماق آبر سے فضلات مسلسل جاری ہوں۔ یہ صورت حال ماق آبر کے اندر موجود حصہ میں ہی سے پیدا ہوتی ہے۔ لمحہ میں نقص حسب ذیل وجوہات سے پیدا ہوتا ہے:

۱۔ دواء حال اس کے ذریعہ جرب یا ظفر کا طعن کیا گیا ہو۔

۲۔ حدت باطنیہ۔

۳۔ طمی نقص، کیونکہ اس مقام پر ناک سے متصل ایک سوراخ ہوتا ہے جس سے فضلات خارج ہوتے ہیں۔ لمحہ ماق سے ناک اور ناک سے منہ تک معلق رہتا ہے۔ ناک تک آنکھ کا سوراخ اس جگہ ہوتا ہے۔ جہاں سے سوراخ ناک سے منہ تک ہوتا ہے۔

ممبر مرطوب آنکھ کو خشک کرتی ہے۔ (جانیوس)

مرطوبیت چشم کے لئے شیاف:

توتیا، مبر، حلیہ، سنبل اور زخمیل سے ترکیب دے کر تیار کریں۔ (موقف)

و معدہ اور رطوبت چشم کے لئے:

شادہ، توتیا، مر قشیش، ریح، ہم وزن، سد نصف، لہ لو نصف، شیان، مایثار، صبر ریح، سر مر بنائیں۔ نہایت مؤثر ہے۔

صلابت اور استرخاء اجفان کے لئے

چلوں کے اندر تھوڑا بہ کی طرف جو باریک سوراخ میں اندھ تھانی نے، انہیں مستحکم بنایا ہے۔ یہ سوراخ دو توں نقصوں کی جانب کھلے ہیں، یہاں سے وہ رطوبت مختلف اوقات میں جذب کرتے ہیں یہ انتہی چلوں کی اصلاحی چیزوں کے اندر داخل ہے۔ یہ احسن وجود چلوں کی حرکت کے بقاء کے لئے یہ نہایت ضروری اور قابل تعریف لقمہ ہے۔ یعنی رطوبت زیادہ ہو جاتی ہے تو چلیں ان سوراخوں میں رہنے لگتی ہیں اور کم ہوتی ہیں تو جذب کرتی ہیں۔ حد سے زیادہ پوست ہوتی ہے تو چلوں کے اندر اس سے صلابت آ جاتی ہے۔ صلابت سے چلوں کی حرکت اور ان کا بند ہونا مشکل ہو جاتا ہے۔ زیادہ رطوبت چلوں کی حرکت کے اندر اضطرار پیدا کر دیتی ہے۔ طبعی حرکت کے لئے چلوں کی سب سے افضل حالت وہ ہوتی ہے۔ جو بیچ کی ہوتی ہے۔ (خلیب نامعلوم)

جوں (بھینکا) در اندک چشم حرارت اور پوست کی وجہ سے ہوتا ہے۔ حوال پیدا کئی نہیں آسانی ہوتا ہے تو اس کی وجہ سے صرخ، سدر، سمہ، اور غیرہ کی بیماریوں میں سے کوئی بیماری پیدا جاتی ہے۔

چلوں کے اندر جرب کا عارضہ ہوتا ہے تو میں انہیں سنگ سیاہ پائے یا سدا کی ڈانی سے کھینچ لیتا ہوں۔ اس کے بعد سرہ استعمل کرتا ہوں۔

چند لطافت کو اندھوں کے برعکس صورت لاحق ہو جاتی ہے۔ چنانچہ رات اور قہارے اندھیرے میں وہ دن کے مقابلے میں زیادہ دیکھتے ہیں۔ عربی میں اسے "جبر" کہتے ہیں۔

اندھے (عشاء) کا سبب کثرت رطوبت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن لوگوں کی آنکھیں کشادہ ہوتی ہیں۔ انہیں یہ عارضہ زیادہ ہوتا ہے کیونکہ آنکھیں زیادہ رطوبت ہوتی ہیں۔ یہ صورت حال سرمد سے بھی پیدا ہوتی ہیں۔

"جبر" کا سبب رطوبت کا زیادہ تحصیل ہونا ہے۔ یہ حالت نیٹوں اور گہری نیٹوں آنکھوں کو زیادہ پیش آتی ہے۔ رات میں چاندنی کے اندر سر نہیں آنکھیں جھنڈا دیکھتی ہیں اس سے زیادہ مذکورہ آنکھیں دیکھتی ہیں۔ سرمد میں آنکھیں دن دن روشنی میں نیٹوں آنکھوں سے زیادہ دیکھتی ہیں۔

یہ نکرہ، یعنی نیتوں آنکھوں کے اندر تھمیل زیادہ ہوتی ہے۔ (جینیوں)

جرب کو کھچیں تو ہمیشہ اس حد تک کھچیں کہ خلعت جاتی رہے۔ اور پلکیں اپنی سابقہ نرمی پر واپس آجائیں۔ اس کے بعد پیسہ درہنہ شش پنے سے چھٹا ہوا نر عفران بطور زور استعمال کریں۔ گودہ بیضہ اور دھن بیضہ آنکھوں پر رکھ کر آٹھ گھنٹوں تک باندھ رکھیں۔ پھر کھول کر دوسرے دن اتار لیں کاسر مد لگائیں۔ (یہودی)

سب میں سب سے خراب کارٹیری میر۔ نرایک یہ ہے کہ آٹھ سیل کو نیچے جی سولی سے معلق کر کے کاٹ دیں، اور پھر دوبارہ معلق کر کے کاٹیں۔ جیسا کہ ہمارے دوستوں کا تجویز، ستور ہے۔ یونکہ اس سے خون کل درست بہت کر کے اور رگڑاوت ثابت ہو گا۔ نیچے جی سولی سے اکا کر اندر سولی سے اٹھائیں اور اپنی طرف مٹھیں۔ چھ ۱۰ بار دہرائیں، اصل کریں، حتیٰ کہ جس قدر کانٹا مقصود ہوا اتنا دھاکے سے معلق ہو جائے۔ پھر اسے اپنی طرف مٹھیں اور یکبارگی کاٹ دیں۔ یہ نہایت عمدہ طریقہ اور آسان ہے۔ دھاکے سے ایک بار، ٹکڑا معلق کر لیں گے تو ٹکڑے کا پورا سبب آپ کی جانب کھینچ آئے گا۔ اس طرح وہ قیو میں آجائے گا۔ اگر ایک قلعہ معلق کر کے کاٹیں گے تو انتخاب پیدا ہو جائے گا پھر بقیہ کو معلق کرنا انتخاب اور خون کی وجہ سے دشوار ہو جائے گا۔ (موصی)

سبب شدید اعزات مرطب مکیوں میں مارش ہوتا ہے۔ متعدی اور موروثی ہوتا ہے۔ (یہودی)

ظفرہ کے لئے شیاف:

جبکہ درد میں سکون ہو مگر اثر باقی ہو۔ زرخ زرد، ایک جزاء، مروت نصف جزاء، تیر سٹن نصف جزاء، شیاف بنا میں در آنکھوں میں آب شہ کے ساتھ بطور قطور استعمال کریں۔ (موصی)

سبب عروق چشم کا متاع ہے جو کار کا دھاتا ہے۔

پتوں کی صورت میں کر سہ پانی کے ذریعہ تھوید اور دھات وقت آنکھوں پر دھن کل جائے گا میں پھیلتے کر بیضہ رکھیں۔ سر پہ بکشت دھن کر میں۔

جرب کا علاج:

دھاتی جرب کا علاج خارش کا علاج اور حمامات اور پر دھن سٹوں ہیں۔ خذا کر میں۔

اٹک اور ادویہ کا مرہ استعمال کریں۔ آنکھوں کے اجڑا کرے۔ آنکھوں پر خوشبو کا پانی دھیں اور صاف رکھیں۔ گدی کے بل سو میں، دھن دھاتے ہیں۔ تا میں جرب خفا ہو یہ استعمال کریں۔ اطہر میں نہیں۔ خذا اٹک رکھیں، اتار دھاتی دھاتی (خدا کر)

دور سے جو شخص بہتہ طور پر دیکھ لیتا ہے اس کے طبقات ٹھٹھ میں غلیظ بن کر سوتا ہے اس میں وہی چیز مفید ہے جو عیش (اندھے پن) میں مفید ہوتی ہے۔ تمام مرارے، شہد اور بادیاں وغیرہ مفید ہیں۔ (اسھرن)

ابو نصر کو دور کی چیز دکھائی نہیں دیتی تھی۔ رات میں ستاروں اور چاند کو بھی نہیں دیکھ پاتا تھا۔ اس نے روغن بنفشہ کے ہمواد ہاشیہ بقدر حد سے کاغذ سیاہ چنانچہ پہلے ستارے تھوڑا نظر آتے۔ تیسرے دن صبح صحت ہو گئی، دوسرے دن بھی اس کا تجربہ کیا۔ چنانچہ یہی اثر پایا۔ یہ اندھے پن کے لئے انشاء اللہ بھید عمدہ ہے۔ (بولس)

طرفہ کے لئے:

آنکھوں میں کبوتر کا خون، یا عورت کا زرد وادھ تھوڑے اندر کے ساتھ قطور کریں۔ یا تھوڑا کنڈر چس پانی اور نمک میں تیجات کریں اور قطور کریں۔ یا ٹی اندرائی تھوڑی مقدار میں قطور کریں۔ طبع زوفاے خشک کے ذریعہ چھید کریں۔ ضرر پہ سے ہونے والے خون اور سرم کے لئے موزوں یہ ہے کہ کہ اور پانی کے ذریعہ چھید مسلسل آگنی ہار کریں۔ کہ اور پانی کے اندر، خشک ابوتر تھوڑے پر رہیں۔ اندیشہ سو کہ سرم میں صاف ہوا کا قلعہ اشیا کاغذ، ستھماں کریں۔

صلابت کا علاج:

صلابت آنکھوں کی بیست سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے آنکھیں خشک ہو جاتی ہیں۔ ان کا حرارت کرنا، شوار ہو جاتا ہے۔ سرم پانی میں بھگو کر مسلسل چھید کرنا مفید ہے۔ بہت خواب مفیدی یہ ہے، روغن کل اور پیہ پھا، آنکھوں پر رحیں۔ ہار اشیا سے پرہیز کرنا میں۔ کہ کو ذرا تھیں اور روغن آگاہیں کم ختم کو نرم کریں۔

آنکھوں کی فیر ہائی حد کا علاج تمام دروخیات و سرم صید و طب پیدا کرنے والی تدبیریں ہتمام کرنا ہے۔ تمام خشک اور ادویہ حد اور صلابت ہار۔ رویتی میں اور آنکھوں کی بیست و رخی کر کے ان میں رطوبت پیدا کرتی ہیں۔

شمارت جرب کے لئے عمدہ ہے۔ رطوبت کے بن سوار مر جی میں اثر رکھتا ہے۔ چلوں کو اس سے مفید وہ دن کا طہ کریں۔ اور ایک گھنٹہ روئے رحیں چھ تھوڑیں۔ جرب میں کارہا پین ہے تو فرباریاں نمک سیاہ سے مال دیا قمارین کے ذریعہ حرحیں۔ ہار نام ہے چلوں کے قدر نایا صلب الاتحار رطوبت کا۔ شق اور قہر۔ سرم میں ہار طہ کریں۔

شعیرہ:

ایک مستطیل لیسدار چیز ہوتی ہے۔ جو بادوں کے اٹنے کی جگہ جمع ہو جاتی ہے۔ موسم سفید گرم سے تھمید یا طبعی صحر کا طوں کریں۔
قل میں پلوں سے ان کا نتیجہ کرنے کے بعد شب کا صبح استعمال کریں۔

ظفرہ مزمنہ:

ظفرہ مزمنہ، طبع اندر فی، دو جزاء، صمغ نصف جزاء، آب اشق میں شیاف بنا میں اور بطور سرمدہ استعمال کریں۔

عشاء (شب کوری) میں گہنی پھر تھاق کی فصہ قبولیں۔ پھر مسہل دیں، پھر غرغری کر میں اور مسلسل عطوس استعمال کریں۔ کھانے سے پہلے شربت روفا و سد اب دیں۔ بیماری میں افادہ نہ ہو تو دوبارہ مسہل دیں۔ سقونیہ چند بید ستر ایسے شہد کے ساتھ مل کر جس کا جھگ اٹار لیا گیا ہو بطور سرمدہ استعمال کریں۔ آنکھوں کو بند کریں تاکہ اندر کی رطوبت نچر جائے۔ یا شب مصری سوختہ دو جزاء، طبع اندر فی اجزاء سرمدہ کے ساتھ چیں کر سرمدہ لگائیں۔

حول کا علاج:

وقت ۱۰ دت حوں میں نوزامید سے چہرہ پر برقعہ رکھ دیں تاکہ وہ سیدھے حور پر دیکھتے۔ ایک چہ رخ سامنے رکھیں۔ مقابل کے حاق پر سرش و ان چکائیں۔ تاکہ نگاہی جانب رہے۔ (بولس)
قلقطریا کلیپ سوختہ ۱۶ گرام، زعفران ساز سے چار گرام، فلفل ۱۰ گرام، ریشہ رخ ۱۶ گرام، دوش و ر ساز سے چار گرام، شیاف بنا میں۔ پلوں کی خشک اور جرب کے سے بعد لگائے۔
شب کوری کا علاج یہ ہے کہ پانی میں نظر و ان شامل کر کے سرمدہ لگائیں۔ (سندھ)
ومعہ کے لئے مفید سرمدہ:

فلفل ایک جزاء، ار فلفل ۲ جزاء، کف دریا نصف جزاء، طبع حندی یک جزاء، شہد تم ۱۰۰ گرام، حاشیہ حندی و زن۔ چیں کر سرمدہ بنا میں۔ چند اور سرمدہ کو کاٹنے کے سے بعد اور مفید ہے۔ (تہک)
شب کوری کبھی معہ اور دماغ کی مشرت سے ہوتی ہے، اگر تمام وقت میں یہ ہی حالت

پر رہے تو یہ آنکھ کی خاصیت سمجھی جائے گی۔ لیکن بعض حالات میں تبدیلیں ہوتی رہے۔ تو مشرست ہ
نتیجہ تصور کی جائے گی۔ ساتھ میں درد اور شغل دورس بھی ہو تو اس کا تعلق دماغ سے ہوگا۔ معدہ
کے ہلکے اور بھاری ہونے سے بھی اور بھاری ہو تو سبب معدہ ہوگا۔ آنکھ کی خاصیت سبب موٹھیں
گرم ادویات کا سرد لگا میں۔ معدہ سبب ہو تو یارخ استعما کریں۔ مہرطوب غذاؤں اور رست سے
کھانے سے پرہیز کریں۔ دماغ سبب ہو تو دماغی اور تھکنے والی اشیاء کا موط استعما کریں۔

روز کور:

اس کا سبب مذکور بیماری کے برعکس ہے۔ یہ آنکھ کی شدت و سست سے متعلق ہوتی ہے۔ یہی
وجہ ہے کہ آن میں بصارت کمزور ہو جاتی ہے۔ یہ معدہ و نضرورت سے زیادہ گرم ہو گا ہے۔ مہرطوب
ترغیب رائے دماغ ہے۔ وہ درد و شغل غش کا موط کریں۔ اور سرد پر نہیں۔ نیم گرم آب پاش کریں کا
حمام کریں۔

ظفرہ

ظفر کی حسب ذیل قسمیں ہیں:

۱۔ صلب ۲۔ لین ۳۔ زرد ۴۔ سرخ

سیدر خود ہو تو قلعہ دیکھتے ہیں، سبب اور رنگ وہ قلعہ دیکھتے ہیں۔ قلعہ
یہ برائی ہو تو آنکھوں سے اندر تک سے ساتھ زیادہ پر تصور کریں، اندر سے قلعہ اور دماغ
کی روت سے ساتھ دماغی آنکھوں پر نہیں۔ آنکھوں و ریہ و سے ریہ، صولتے اور اتے پلٹے
رہیں تاکہ چلوں سے چپک نہ لے۔ قلعہ دماغ سے بعد باقی قلعہ، ایک اندر و ررہ شافی و لیہ دماغ
رستے قلعہ تاکہ اصل دماغ استعما ہو جائے اور دوبارہ جوان رہے۔

قلعہ میں قلعہ سے بعد چلوں یا شیبہ روت گذریں، اس شیبہ کے اندر روت متعلق قلعہ
یا جاتا ہے۔ (حسیب مامعلوم)

نمہ بیان قلعہ دماغ سے قلعہ میں سوا روت کے بعد سرخ قلعہ آنکھوں میں ریت و روتی جیسی
پوشمیں قلعہ قلعہ روت قلعہ دماغ سے لگے گی۔

جرب میں پتوں کو الٹ دیں۔ جرب تھوڑا ہے تو طبع زد سے ذریعہ، زیادہ ہو تو نوشارہ کے ذریعہ پتوں کو کھڑچیں، اس سے بعد تین دن ضرور استعمال کریں۔ موسم سرما ہو تو بادام اور زیرہ کے ذریعہ اور گرما ہو تو انڈے کے مغز اور بنفشہ کے ذریعہ کھرچنے کے بعد تصفید کریں۔

سبل کی علامت یہ ہے کہ پتلی پر ایک جھلی ختم آئے گی جس پر دھوئیں کی طرح سیاہی ہوگی۔ اس کے اندر سرخ ریش دکھائی دیں گی۔ مریض دھوپ اور چراغ کی روشنی میں اتنی ہی طرح نہ دیکھ سکے گا۔ اس کا مچھنے سے استیصال کریں۔ پھر زیرہ اور نمک چپا کر قطور کریں۔ اوپر بیض اور بنفشہ کا ضماد رکھیں، وہ دن کے بعد ذرور اصغر اور شیف آر میاوس کا دوا تین دن سرمد لگا میں تاکہ رخم مند مل ہو جائے۔ اس کے بعد تیز شیف کا سرمد لگا میں۔ پتلیوں کو کثرت سے اٹتے پلٹتے رہیں تاکہ چپکنہ سکیں۔

لعش امراض چشم میں شدید درد نہ رہتا ہو تو صدفین کی دھنوں رکویں کو کاسٹے اور درد میں سکون پیدا کرنے سے پہلے کوئی علاج نہ کریں۔ ورنہ بڑی مصیبتیں آجائیں گی۔ باہنی اور زیریں پلک میں پھوڑا نظر آئے جس میں موائی ہو تو اسے حولی کر صبر اور رسوت کا علاج کریں۔

ودقہ :

ودقہ کی علامت یہ ہے کہ "تکھیں بکھری ہوئی زبان میں ہوں گی۔ اشک جاری ہوں گے۔ سفیدی کے اندر ایک سرخ نقطہ نظر آئے گا۔ ساتھ میں "شب گئی ہو تو ہالہ یا ذرور استعمال کریں۔ اور شیف انیش کے ذریعہ اسے راکریں۔ "شب نہ ہو تو وودقہ کو ہالہ سے بنے ہوئے شیف انیش سے بہا دیں۔

شرناق :

شرناق ایک سفید تہ جو باہنی پلک میں نمودار ہوتا ہے۔ اور پلک کو ہر طرف سے راکت بہا دیتا ہے پلک کو تکلیف دے اسے ہالہ دیں۔

توشہ :

توشہ فاسد رخی خون سے بنتا ہے۔ پلک کے اندر تیز سیاہ یا عسمری پتھر گھسکتا ہے۔

میں سے ہم وقت ٹھونر رہتا ہوں گامندر (میں بھی سوئی) سے پھنسا کر کھینچیں اور جڑ سے کاٹ دیں، اس سے بعد زیرہ اور طبع کا قطور کریں۔ اور اندھے کا مفر اور نفث کا ضمار رکھیں۔ چند دنوں کے بعد اس پر شیف لگی یا شیف زنجار جیسے گرم شیف گذاریں۔

شکرہ:

شکرہ کے مریض کو، ار فلفل کا شیف بطور سرمدہ دیں۔ رات کا کھانا بالکل ترک کرالیں۔ دار فلفل کو بھری رائد و بھدی کے ہمراہ چیں کر روندویں۔

۲۔ شبیر یعنی جب صبر و ایاز استعمال کریں۔ (جانیوس)

دومدہ میں میرے نزدیک مفید حسب ذیل نسخہ ہے:

رسات حندی، حلیہ زرد، صمغ عربی، اقاقیا، شیف مایٹا، عصا و ساق، دھان گند، پانی میں سب کو چیں میں اور شیف بنائیں۔ کھرجر سرمدہ لگائیں۔ انشاء بند مفید ہوگا۔ (مؤلف)

گلی نورستہ بھنگ سایہ میں خشک کر لیں۔ پھر اس قدر پچائیں کہ شہد کے مانند گاڑھی ہو جائے۔ اس کا سرمدہ استعمال کریں۔

پتوں اور چشم کے ارگرد خون سے مر جانے میں۔ نمک ذال تر سردہ کے ہو۔ پانی میں رولی کا ایک ٹکڑا بھگو میں اور آنکھوں پر پھنکھنے رکھتے رہیں۔۔ (حبیب با معہوم)

چمکوں کے کناروں میں پیدا ہونے والے قمل کے لئے شمعون کی کتاب میں حسب ذیل علاج موجود ہے:

کناروں کو گرم پانی سے صاف کریں۔ پھر شب سے صبح میں یا کناروں کی حراوت پر شب کا طلاء کریں۔ (مؤلف)

روزور یہ ہے کہ قلیں انور کا، یعنی روشنی سے بکھر جائے جیسا کہ چمکانار کو پیش کتابت بھی وہ ہے۔ روزور روشنی میں نہ لگتا رہتا ہے۔

شب روز میں فلفل اور مشدہ سردہ لگائیں۔ عجیب اثر ہے۔ روزور غل سال یا تاب۔ اثر یا بچوں کا پیشاب بطور سرمدہ استعمال کریں۔

حوال میں عصا و ساق زیتوں کا سعود ستھیں کریں۔ (شمعون)

سبب کی علامت یہ ہے کہ قلیں اور مشدہ پائید تجلی نکھرتی ہے جو دوما ہوتی ہے۔ یہی ہے ارد گردر تکیں نظر آتی ہیں۔ مریض صاحب روزور روشنی میں دیکھ نہیں سکتا۔ (عبد اللہ بن سحی)

۱۔ مشدہ اور صمغ عربی کے ساتھ شبیر سردہ لگائیں۔ چمکانار کو پیش کتابت بھی وہ ہے۔ روزور روشنی میں نہ لگتا رہتا ہے۔

۲۔ شبیر یعنی جب صبر و ایاز استعمال کریں۔ (جانیوس)

دومدہ میں میرے نزدیک مفید حسب ذیل نسخہ ہے:

رسات حندی، حلیہ زرد، صمغ عربی، اقاقیا، شیف مایٹا، عصا و ساق، دھان گند، پانی میں سب کو چیں میں اور شیف بنائیں۔ کھرجر سرمدہ لگائیں۔ انشاء بند مفید ہوگا۔ (مؤلف)

گلی نورستہ بھنگ سایہ میں خشک کر لیں۔ پھر اس قدر پچائیں کہ شہد کے مانند گاڑھی ہو جائے۔ اس کا سرمدہ استعمال کریں۔

پتوں اور چشم کے ارگرد خون سے مر جانے میں۔ نمک ذال تر سردہ کے ہو۔ پانی میں رولی کا ایک ٹکڑا بھگو میں اور آنکھوں پر پھنکھنے رکھتے رہیں۔۔ (حبیب با معہوم)

چمکوں کے کناروں میں پیدا ہونے والے قمل کے لئے شمعون کی کتاب میں حسب ذیل علاج موجود ہے:

کناروں کو گرم پانی سے صاف کریں۔ پھر شب سے صبح میں یا کناروں کی حراوت پر شب کا طلاء کریں۔ (مؤلف)

روزور یہ ہے کہ قلیں انور کا، یعنی روشنی سے بکھر جائے جیسا کہ چمکانار کو پیش کتابت بھی وہ ہے۔ روزور روشنی میں نہ لگتا رہتا ہے۔

شب روز میں فلفل اور مشدہ سردہ لگائیں۔ عجیب اثر ہے۔ روزور غل سال یا تاب۔ اثر یا بچوں کا پیشاب بطور سرمدہ استعمال کریں۔

حوال میں عصا و ساق زیتوں کا سعود ستھیں کریں۔ (شمعون)

سبب کی علامت یہ ہے کہ قلیں اور مشدہ پائید تجلی نکھرتی ہے جو دوما ہوتی ہے۔ یہی ہے ارد گردر تکیں نظر آتی ہیں۔ مریض صاحب روزور روشنی میں دیکھ نہیں سکتا۔ (عبد اللہ بن سحی)

ہل ہمارے پیش، صوبہ اور چھانگ کی روشنی میں آنکھیں صوف کی قدرت اسے نہیں رکھتا کہ روشنی سے
سے تکلف ہو نہ جیتی ہے، سبب معلوم کرنا چاہئے۔ (مولف)
و معہ کا حیرت انگیز بروو:

اس سے غریب تک کا اس ہو جاتا ہے۔ خستہ حیلہ سیاہ اسے اس قدر حل میں کہ چپنے کے
قابل ہو جائے۔ آمد و بار، خستہ موختے ہم وزن اور شکی پنا سے سے پھان کر اچھی طرح دو بارہ
پس لیں اور سر مد لگائیں۔
ایسا ہی ایک نسخہ اور:

حیلہ زرہ بھگو میں پانی میں تین ان تک پڑا ہے۔ بعد از اس چھان کر حل مصول میں تین ان
تک جذب کر میں۔ چھ اچھی طرح چیں لیں۔ (بن مادیہ)
و معہ کے لئے:

باب اخیر کے مطابق اول کہ چنا (تخشین) پھر دودھ سے مستعمل ہیں جو اس کا استیصال کرتے
ہیں اس سے کچھ سوایاں، چھ انظر سے چھ ہا سینتوں سے سر مد لگائیں۔ شب کو با محوم بڑی
مرطوب المزاج سر مد لیں۔ آنکھوں میں ماریش موتا ہے۔
کبھی یہ رطوبت بیضہ کی اثرات اور اس کے مجھ سے لاحق ہوتا ہے۔ کبھی یہ ان خطرہ
کو بھی۔ حق ہو جاتا ہے اس کی پتلیاں چھوٹی اور جید تک ہوتی ہیں، نیز اس کی آنکھوں کے رنگ
مختلف ہوتے ہیں یہ نام۔ آنکھوں کا مختلف رنگ ہونا ختلاف مزاج کی دلیل ہے، چپنی کا چھوٹا پن روح
بصر کی قلت کی دلیل ہے۔ (جانیوس)

شعیہ داور برد کے لئے عجیب و غریب نسخہ

کندر ام ۱۰۰ جزء، دن نصف جزء، شمع جزء، شب نصف جزء، ورق ارمنی نصف جزء، ارمن
سومن کے تھکٹ میں ملا کر طلاء کریں۔

پوری آنکھ کے اندر بھریا ہو جائے تو سب سے پہلے فصد کھو میں اور اس کے بعد مانتور
مسیبیں دیں۔ پھر اخد چین پر پند لگائیں اور آنکھوں پر قبضہ اوپر رکھیں۔ انہیں پاندھے رکھیں۔
نسو کی کثرت موافق ہے۔ آنکھوں کے اندر سر کہ اور پانی کا قتلور کریں۔

حوال کے لئے عجیب الاثر:

عصارہ برٹ زیتون کا سقوط استعمال کریں۔ (ریپاسیوس)

دماغ کے لئے نہایت حالبس سرمہ

قلیہ، توتیا، مر کشیش، سدالہ، سر جان بڑی، روٹ، فلفل، ر فلفل، نوشادر، رام ایکہ ام، سفیدہ ۸ گرام، صاف پانی کے ساتھ سب کو شیشہ کے ہاون میں تین دن تک گھسیں، اس کے بعد سرمہ لگائیں۔ عجیب الاثر ہے۔ (طیبہ معلوم)

اپنے تجربہ کے مطابق اس سرمہ میں مجھے کوئی عجیب نظر نہیں آیا، شعیرہ کے لئے یہ عمدہ اور موثر ہے۔ (مؤلف)

حوال کے لئے حیرت انگیز دوا

یہ ہے کہ عصارہ برٹ زیتون کا سقوط کریں۔ یہ عمدہ ہے۔ (طیبہ معلوم)

شعیرہ کے لئے:

موم سفید پکھا کر شعیرہ پر رکھیں۔ اس اور نظر دن باہم گوندہ تر اور تھوڑا سا سرسبز کر لیں۔ روٹی پانی میں اس قدر بھجھیں کہ گوندھے موم کے گوند ہو جائے اور شعیرہ پر رکھیں۔ یہ اسے منتشر کر دے گا۔

طرفہ کے لئے:

بک رب کواں کر۔ ٹکھوں پر ضا کریں۔ شہید خون لہ سفید نہ سورتے ہوں۔ مہتر پانی میں جوش لے کر آبی بار بھجھیں، اپنے کایک ٹکڑا اس جو شانہ میں تر رہے۔ ٹکھوں پر رکھیں۔ یا ٹکھوں میں اس کا مسلسل سمپا دیں۔ اس کے بعد سر کے اور پانی میں اسے بھجھ کر ٹکھوں پر رکھیں۔ پھر بھی صحت نہ ہو اور سر میں جوشی علی حالہ بھی باقی ہو تو پانی میں خراس میں کر رکھیں۔

ٹکھوں میں خبریا، حواں پڑ جائے تو دوا دھتور کریں۔ نہ ہو سکے تو صاف پانی کا بار بار تسمیر کریں۔ یہ صاف کر دے۔ ٹکھوں میں جو کچھ ہو گا اسے نکال دے گا۔ یا کسی دانی سے پانی نکال کر باں یا تکا جو پتہ داتے چپکا کر نکالیں۔ (بن طوس)

کو پیس بران میں آبِ محرم، کمرام اور آبِ ساقِ کمرام، اور کافور ۲۵ ملی کمرام شامل کریں۔ اور استعمال کریں۔ ٹیپا اثر ہے اور ٹھرب ہے۔ (عہد و س)
 سادات سے مود کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

شعیرہ:

شعیرہ ایک ورمِ حار ہوتا ہے پلک کے اندر طول میں ہوتا ہے۔ اسے پانی سے بار بار دھوئیں۔
 پھر موم پتھیر کر اس میں سلائی داخل کریں اور شعیرہ پر رکھیں، ازالہ ہو جائے گا۔ ماروئی انجھی طرح
 نرم کر کے رکھیں۔ (روفس)

جس:

جس ایک صلابت ہوتی ہے جو پلکوں سمیت آنکھوں کو عارض ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے
 آنکھوں کی حرکت و شمار ہو جاتی ہے۔ درد اور سرخی ہوتی ہے۔ بیدار ہونے کے وقت آنکھوں کو
 حد نہ شمار ہوتا ہے، آنکھیں بند ہو جاتی ہیں۔ صلابت کی وجہ سے پلکیں غنی نہیں جاسکتیں،
 آنکھوں میں خشک اور سخت کچھ جمع ہو جاتا ہے۔
 حد میں نمکین پورقی و مودِ اخراش، پلکوں میں سرخی اور قوت سے باز ہو جاتے ہیں۔

سبل:

سبل یہ ہے کہ رگوں کے اندر نوریہ خون عر جاتا ہے۔ چنانچہ یہ دیکھ کر سرخ ہو جاتی ہے۔ ہر عمو
 یاں وہ سرخی پائی جاتی ہے۔ یونانی میں یہ سب نام سے موسوم ہے جو ان سے مشتق ہے۔

شرناق:

شرناق ایک سب سے زیادہ میں عارض ہونے والی چیز ہے۔ یہ ایک لیسہ دار، شگمی و اعصاب اور
 فحش و اس سے بہت زیادہ ایک چھڑا ہوتا ہے۔ پلک کو کھون و در پر اٹھنا مشکل ہوتا ہے۔

جرب:

اسکی چار قسمیں ہیں

۱۔ سرخی میں سب سے بھی، پلک کے اندر قہوڑی خشونت کے ساتھ ظہم ہوتی ہے۔ یہ سب سے پہلی قسم ہے۔

۲۔ خشونت زیادہ ہوتی ہے۔ ساتھ میں درد اور شقل ہوتا ہے۔

یہ دونوں قسمیں آنکھوں کے اندر پتھرتے رطوبت پیدا کرتی ہیں۔

۳۔ خشونت اس میں اور زیادہ ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ پلک کے باطنی حصہ میں، نیچر جیسی سلو میں دکھائی دینے لگتی ہیں۔

۴۔ خشونت نہایت سخت ہوتی ہے۔ اور زیادہ دیر تک رہتی ہے۔ خشونت سے ساتھ سخت صلابت موجود ہوتی ہے۔ (حشمن)

یہاں یہ تذکرہ نہیں کیا کہ ان دونوں آخری قسموں میں آنکھوں کے اندر رطوبت ہوتی ہے (مؤلف)

برودہ:

برودہ ایک غلیظ رطوبت ہوتی ہے، جو پلک کے باطنی حصہ میں دس کے ماسد منجمد ہو جاتی ہے۔

تحر:

تحر ایک چھوٹا سا برودہ ہوتا ہے جو تحر جیسا ہوتا ہے اور خون ریز ہوتا ہے۔

التزاق:

التزاق مفیدی چشم یا سیاہی چشم سے پتوں کے یا پلوں سے پلوں سے چپک جائے کو کہتے ہیں

پہلی قسم قرحہ یا ظفر وکی قطع، بریدہ وغیرہ سے لاحق ہوتی ہے۔ (حشمن)

دوسری قسم میں کسی ایک پلک کے اندر قرحہ عارض ہوتا ہے۔ ایسا اس وقت ہوتا ہے جب

طیب آپریشن کر کے کنارے کا کوئی سلحہ نکال دیتا ہے اور اسے بند رکھ دیتا ہے۔ چنانچہ چپکنے

کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ (مؤلف)

شترہ:

شترہ کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ بالائی پلک اتنا اونچا اٹھ جائے کہ سفیدی چشم کو ڈھک نہ سکے۔ یہ پیدا انٹی یا کسی ہوتا ہے۔ کسی، شعر کی بیماری میں پلک کو حد سے زیادہ کاٹ دینے یا خیا طت کرنے (سوزن کاری) سے، حق ہوتی ہے۔

۲۔ بالائی پلک سفیدی چشم کے کچھ حصہ کو ڈھک نہ سکے۔ یہ پتوں کا چھوٹا پن ہے۔ یہ بیماری پٹی جیسی ہے۔ اب اس سے کم ہوتی ہے۔

۳۔ پلک کے اندرونی حصے میں کسی بیماری کے علاج سے لفظوں گوشت اُٹ گیا ہو۔ چنانچہ اس نے پلک اٹھائی ہو اور حسب ضرورت بند نہ ہوتی ہو۔

شعر:

ہاں الٹ نظر نکھوں میں چہنہ ملتا ہے۔

انتشار الاشعار:

دو قسم کا ہوتا ہے۔

۱۔ ساتھ میں پلک کے اندر غلٹ، ریشی و رملیت پائی جائے۔

۲۔ پلک علی حد ہے۔ یہ وہ بھلائی یا کسی روئی مادہ کا نتیجہ ہوتا ہے۔

قمل:

جو میں نے مشاہدہ ایک چیز پتوں کے کناروں کی جڑوں میں پیدا ہو جاتی ہے۔ زیادہ خورد و خش

۱۵ اہم کرنے و ریاضت و حمام کرنے والوں میں اس طرح جو میں پیدا ہو جاتی ہیں۔

شعیر ۵:

پنہ کنارے یہ مستحیل درم شعیرہ (نچوٹ پاس) کی طرح ہوتا ہے۔

چوتھا باب

آنکھوں کے عضلات کے تشنج، استرخاء اور ٹوٹنے کی وجہ سے آنکھوں کے اندر پیدا ہونے والی بیماریاں، آنکھوں کا ابھر آنا، حول، زوال شکل، شتر، تشنج۔

چوری آنکھ نیچے جانب مائل ہو جائے تو یہ سمجھیں کہ جو عضلات اوپر کی جانب اٹھاتے ہیں وہ مسترخ ہو چکے ہیں۔ اوپر کی جانب مائل ہو جائے تو یہ تشنج سمجھیں۔ کسی ایک گوشہ چشم کی جانب مائل ہو تو اس عضلہ کا تشنج سمجھیں جو آنکھ کو اس جانب کھینچتا ہے اور مقابل کا عضلہ مسترخ ہو جاتا ہے۔

نہ ہر آنکھوں کے اندر ابھر آنا یا مو اور بصارت تشنج و سالم ہو تو یہ سمجھیں کہ اصل عضلہ متاثر ہو گیا ہے اور عضلہ متاثر ہو کر کھینچ لیا ہے۔ بصارت رامل ہو گئی ہو تو یہ عصب ذریعہ کے متاثر ہونے کا نتیجہ ہے۔ نہ ہر آنکھ سے بصارت چلی آتی ہو تو عضلہ متاثر ہے ساتھ عصب متاثر بھی ہو سکتا ہے۔ بصارت ہو جو ہو تو یہ سمجھیں کہ صرف عضلہ متاثر ہو گیا ہے۔

بالائی پلک کا متاثر عضلہ تشنج میں جتا رہا ہے۔ تو بند نہیں ہوتا۔ اور شتر و راحق ہو جاتا ہے۔ اس کے اندر استرخانی کیفیت پیدا ہو جائے تو پلک اوپر نہ اٹھ سکے گی۔ پلک کو نیچے کھینچنے والا عضلہ متاثر ہو تو برعکس صورت پیدا ہوگی۔ کبھی پلک کا چھوٹا حصہ بند ہوتا ہے کچھ نہیں ہوتا۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب عضلہ کا بعض حصہ مر بیٹھ ہو۔

طریقہ کا علاج:

ان ٹخموں کے اندر بہتر کا خون یا عورت کا نرم ۱۰۰۰ جہ ساتھ میں قہر اندر چیں اور قہر کریں۔
 یا ٹخموں میں نمک کا پانی قہر کریں۔ طبعی روئے شہد و صفت سے تاہم کریں۔ ٹخموں کے اندر
 نرم ہو تو ماء انس کے ساتھ مٹی کا صابن کریں، تحصیل نہ ہو تو اس کے ساتھ مٹی مٹی مٹی کا اضافہ
 کریں۔ پھر بھی تحصیل نہ ہو تو تھوڑی بیٹ کبوتر کا اضافہ کریں۔

انتفاخ:

ان کا علاج وہی ہے جو نرم کا ہے۔ مٹی کے ساتھ ساتھ کریں، ٹخموں کے اندر پھیدہ مفید
 ہو تحصیل کریں اور اس کے اندر نرم مٹی اور شہد کا ساتھ لکھ جائیں۔ پھر اس فہرست کی بیماری میں
 ۱۰۰۰ جہ سداہ، بارہ، پانچ، ستھان، ارکان سب نہیں ہے۔ صرف کھل اور کھل ۱۰۰۰ جہ سے روکار
 رہیں۔

جس کا علاج:

مپانی کی بیماری کریں سوتے وقت ٹخموں پر روغن گل یا پیہ پڑے ساتھ در پینٹ
 رہیں۔ سر پر کثرت روغن انگلیس۔

جھک کا علاج:

تمام تہہ جس رگس اور قعد میں تہہ اور (سدریت چشم) ۱۰۰۰ جہ میں ۱۰۰۰ جہ میں مفید
 ہیں جو تہہ اور شہد اور ہوں۔ کیونکہ ان سے روغن نصوات کا استفادہ ہوتا ہے۔ جھک کے ساتھ
 روغن تہہ بھی ہوتا ہے اور اس طرح ان کے لئے مفید ہے۔

شترہ کا علاج:

انہر پلوں کی قطع و زید سے یہ علاج ہے۔ قطع سے قطع سے ہوئے آگے
 روغن، روغن ارغول، مراد، حمام اور ترسیب سے مفید کریں۔ چٹک کے اندر روغن حمام میں روغن
 آگے سے لاحق ہوئے قطع و زید کے اور زید زنجیر و کبیریت جیسی اہل روغن سے زائد کریں۔
 قطع و زید سے کام میں وندہ اور روغن سے واضح کریں۔ تاکہ روغن و شہد کے لئے پاک۔ اور انکی عمر ان
 سے رہیں۔ اسے باندھن ضروری ہے تاکہ انکی کیفیت معلوم ہوئی رہے۔ ہی طرح خدو کا علاج بھی

ہے۔

سیلان:

آخر حمد اصلاً فنا ہو گیا ہے تو یہ نہیں اگے گا۔ تم ہو گیا ہے تو خود حق پر کُندہ، صبر، مہاشا اور زعفران کا سرمہ لگائیں۔

برودہ:

ہر کہ میں اشدق نہیں کر اس کے ساتھ ہر زہ شامل کریں اور ہر دہ پر طلاء کریں۔

شعیرہ:

اس پر نہ کات نہ کھسی نہ کریں۔ اور موم سفید کاٹھا رکھیں۔

قمل:

قمل کو نکال کر نمک سے پانی سے، سو میں چھ اشعار پر شب بھائی اور مویزات چکاویں۔

ظفرہ اور جرب کا علاج:

دونوں صلب اور مزاج میں سوچے ہوئے وقوع، برید اور شک (مہ چہ) سے ذریعہ جان کریں۔ ابتدا فی حالت میں ہوں اور رقیق ہوں تو انہیں سوخت، قتلہ، و شہارہ اور مرادہ غوغا جیسی چال دہیہ سے ذریعہ علاج کریں۔ اگر یہ ہمارے ہوں تو ساتھ میں ہوں اور مہاشا میں شامل کریں۔ جرب ہا ستیصال شدید قارش دہیہ بر دیتی ہیں۔ ساتھ میں قارش یا شاک دھم دہیہ کو پہلے رید (تثاب دھم) اور قارش دہیہ جان لی ہوئی دہیہ سے کریں۔ اس کے بعد جرب کا علاج کریں۔ عتہ (شب دہیہ) اصدہ اسباب چرخ غوغا، عتہ اس استعوا کریں۔ ماقیم فی رکول ہا کات کریں۔ قمل زائغ مزوفی سے شب دہیہ اور پانی میں تثاب اور غوغا کے ساتھ شہارہ اور اس رطوبت کا۔ مہ لگائیں جو بھنے ہوئے جہ سے نکلتی ہے۔ اس کے بعد دہیہ کے خوراک سے ریدہ رکھیں۔

گھڑا رکھ دیں، دوسرے دن ورم حار سے محفوظ رہیں تو پچکانے (ملزق) اور یہ سے علاج کریں۔ جن کے اندر رسوت، شیاف مایٹا اور زعفران شامل ہیں حتیٰ کہ مریض بہ معیشت ایزدی شفا یاب ہو جائے۔ (اعطیس و بولس)

کبھی یہ صفیق چشم کو پکڑ لیتا ہے۔ چنانچہ اس کے ساتھ صفیق بھی نکل جاتا ہے قطعہ بردی کی جائے تو خطرہ کا اندیشہ ہوتا ہے۔ (اعطیس)

اندازہ ہو جائے کہ معاملہ ایسا ہی ہے تو ضروری ہے کہ اسے زائل نہ کریں۔ بلکہ جو حصہ صفیق سے چٹا سوانہ ہوا اسے بوتلا دیں بقیہ کو نمک چھڑک کر ضائع کریں۔ (مؤلف)

ظفرہ:

ظفرہ کچھ چمٹا ہوا ہوتا ہے، یہ معلق کر دیا جائے تو زائل ہو جاتا ہے۔ کچھ متحد ہوتا ہے۔ یہاں ضرورت ادھیڑنے کی ہوتی ہے علاج یہ ہے کہ ایک تم خیدہ تیز سوئی لیں اور اس سے ظفرہ کو معلق کر دیں۔ پھر ایک سولی داخل کریں جس کا سوراخ تھوڑا ٹیٹھا ہو اور جس کے اندر دھکا۔ یا بال پڑا ہوا ہو، ایک یا دو مقام پر جو بہتہ ہو ایسا کریں۔ اور سوئی کو کھینچیں تاکہ ظفرہ معلق ہو جائے۔ اگر متحد نہ ہو گا تو کھینچنے کے ساتھ وہ بھی چلا آئے گا۔ متحد ہو گا تو بہت سے ایسی چھری سے ادھیڑ دیں گے جو زیادہ تیز نہ ہو۔ (اعطیس و بولس)

شفا خانہ میں میرا مشاہدہ ہے کہ ادھیڑنے کے سے شکر کا نچوڑا حصہ تمہ تاق تک پہنچ گیا، پھر کاٹا گیا۔ ظفرہ کا کچھ بھی حصہ چھوڑ دینا مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ چھوڑ دیا گیا تو دوبارہ خود کرتے گا۔ اور تمہ سے آگے نہ بڑھنا چاہتے ورنہ رخ ہو جائے گا۔ اس ظفرہ کو جڑے لٹا دیں۔ ظفرہ دار تمہ میں فرق یہ ہے کہ ظفرہ مٹی سی سادہ کا سفید اور صلب ہوتا ہے جبکہ تمہ نرم و رخ اور گوشت کا رنگ ہوتا ہے۔ مذکورہ عمل۔ بعد آنکھوں کے اندر نمک اور زیرہ چھڑک کر قطور کریں۔ سفیدی بیٹھ جائے مریں باندھیں اور دوسرے دن کھول دیں، بندھی ہوئی حالت میں آنکھوں کو شات سے حرارت دیتے رہیں تاکہ چپ نہ نیں۔ کھولنے کے بعد نمک کا پانی قطور کریں پھر بقیہ سارے علاج کریں۔ ورم حار ہو جائے تو مسکن دو میں استعمال کریں۔ (مؤلف)

اشیاف دینا دیون ظفرہ کے سے مجرب ہے۔ اس میں زرخ شامل ہوتا ہے۔

ظفر ہر قیق ہے قوا کا علق روح، نوشا، ر، قلعہ میں اور اصل اسوس سے مرید۔ اس بھی زیادہ مفید
شیاف قیصر، یا سلیقون حد اور روشنائی ہے۔

شب کو رکے گئے اور اس کے گئے جس کی بجائے صبح ہو اور قریب کی صبح نہ ہو۔
فلس، دار قلقل، کنسل سمورن۔ ریشی پٹے سے چھان کر بر سر مرگامیں۔ (ان سر جون)
سبل ریادہ تریب ہی آنکو میں عارض ہوتا ہے۔ اور تقریباً چھیدہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ تندرست
آنکو مرخص آنکو کو بتا دیتی ہے۔ انہیں یہی تم ہو کر تک ہو جاتی ہے۔ حالانکہ صاف قیق کے اندر
کوئی بیماری نہیں ہوتی۔

متعدد قیامین میں مجھے شیاف ٹایب نسخہ قیصر آیا ہے جو دینار جون اور شیاف قیصر کے مابین ہے
یہ نسخہ حسب ذیل ہے:

اصل اسوس ۵ گرام، روغن سائے ۱۰ گرام، قلعہ سازھے ۱۰ گرام، زنجبیر ۱۰ گرام، نوشا،
سازھے ۱۰ گرام، زرخ صفر ۵ گرام، شیاف یا زور ہا میں اور ظفر ہر پر چھڑکیں۔

ظفرہ کے لئے عجیب الاثر:

زرخ صفر، حجر الشعل، طع اندرانی، شیاف بنامیں، اور آب شیزتر میں حل کر کے قطور کریں
(۳۰ بار) پتوں کو تکمیل کرنے والی اور سے شاف تیار کرتے ہیں۔
عمل بالحدید سے ہے نیاز کر نیوالا مجرب نسخہ۔

پنہ اند کے لب کار و غن نکال لیں۔ پھر ایک عسدری (۱) برتن میں، اور مضار کو دور کر کے
بقیہ اسے اچھی طرح چیں لیں۔ اس کے بعد اسے روغن میں شامل کریں۔ اور دونوں کو خوب گھونٹیں
۔ پھر سلائی سے دوا کر ظفر ہر پر لگائیں۔ دس میں غنی بار حتی کہ گرم ہو جائے۔ انشاء اللہ شفا ہوگی۔

ظفرہ کے لئے دوا کا تب یعنی برود

غبار یا سازھے تین گرام، زور ہا منی سازھے تین گرام، طع اندرانی سازھے تین گرام،
زنجبیر ۱۰ گرام، نوشا، روغن صفر ۱۰ گرام، سلیقون ۱۰ گرام، اصل اسوس ۱۰ گرام، بار بار چھڑکیں، خاص
کر اسوس شونیز، (عائی اصل اسوس ہے) کو۔ صبح و شام بطور ذور استعمال کریں۔ اور سلائی سے
لگائیں۔ بچتر ہے کہ یہ عمل حمام کے بعد ہو۔

سبل:

سبل کا سر بخش نہ معوط ہے نہ راغن کے قریب جائے نہ کوئی چیز سر پر رکھے۔

شعیرہ کے لئے:

پوری شب واخیوں کا منہ در تھیں، ممد ہے۔

جرب کا علاج:

جرب کا عمدہ علاج یہ ہے کہ چند سلاخیاں احمر، پتھر، خضر، پتھر یا سیتقون کا لگا لگیں۔ رمادی کا اس باب میں نہایت عمدہ اثر ہے۔ کوئی شخص شیاف کا تحمل نہ ہو یا کج غلت کرنا چاہتا ہو تو احمر و خضر کے بجائے ان بیماریوں میں رمادی استعمال کریں۔

سبل کو چٹنی سے نکال دینے کے بعد دو دن زرد اور اصفر کا سرمہ لگا لگیں۔ اس کے بعد حادہ اور یہ استسما کریں۔ جرب کو رگڑنے کے بعد حادہ اور اس میں استعمال کریں، کیونکہ اسے ایسی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے جو چٹید کر کے اس کا اثر کریں۔

صل اسوں کو خشک کر کے اچھی طرح کوٹ چیں یا جائے تو یہ ظفر وانی نہایت ممد و موگی۔
و جان احمد، میوہ اور قطان کھانا ملے کے ممد و موگی ہیں۔

مر سے بن مو شیاف ظفر وانی تہ بہد ف ہے۔ اس کے بعد شیاف اندر، پتھر، نیل، رمادی اور حادہ سے۔ پتھر کی ضرورت ہے کہ ہم خون بوتر کا قیلولہ کریں۔ صلب اس خون سے بھی بہتر ہے۔
اجن بھی اس کے ممد و مو ہے۔ (چالینوس)

صلاہت کے لئے:

یہ ممد و مو صلاہت، ممد و مو راغن، صلاہت کریں۔ اس سے بھی زیادہ موثر صلاہت، صلاہت ممد و مو راغن ہے۔ ساتھ ساتھ ممد و مو پانی کا پیارہ آنکھوں میں دودھ کی دھار مارنا، چکوں کو دھوا، بعض بنیوں اور بیماریوں کے ساتھ ممد و مو پانی کی تصفید ہے۔ (مؤلف)

انڈیائی روغن کی روغن کل میں پھیلت کر آنکھوں پر رکھیں جبکہ درمیانہ روغن یہ جراثیم سے ممد و مو ہے۔ ممد و مو اثر اور مفید ہے۔ (چالینوس)

پتھر کے کی پتھی کا ممد و مو راغن صلاہت ممد و مو کو پھیلت کر سخت، صلب اور لٹلی احمد کت چکوں پر رکھیں، مفید ہے۔ (الطہور سلس)

رسوتِ حرب سے صحت دیتی ہے اور رگوں بہت مزمنہ کو، فتح کرتی ہے (دستور یہ دس)
یہ وہاں مستعمل ہے جہاں حدت، حرارت اور سائنات ہوتے ہیں۔ اقاق، آنکھوں کے جملہ
ابھار کو کہتی ہے۔

باقی، اندر، گلاب اور سفید میوے کے ساتھ قلوب کر کے استعمال کرنا، پانی اور جملہ آنکھ کے
ابھار (تو) کو مفید ہے۔ صبر، چشم اور گوشہ چشم کی حدت سے بچد مسکن ہے۔ (مواظف)
مدد دہ کے سے مدد ہے یہ کد آنکھوں کو بچد خشک کرتی ہے۔ (ابن ماسویہ)
کچھ کو چیں کر شیعہ اور پردہ پر مدد کرنا، انہوں کو زائل کر دیتا ہے۔ (خوار)
اسب انار شیعہ میں کاسر مدد نظر دے کے لے لے۔ (ابن ماسویہ)

ریت چیں کر ادا کاپانی ٹھکے ساتھ بطور مر استعمال کرنا دوس کے سے مدد۔ (ابن بطریق)
"تو نیا اور شارق، انہوں میں اور نظر، ہا، ستیہاں مر، دیتے ہیں۔ (خوار)
آنکھوں کا سل یہ ہے۔ کچھ اصل حالت سے مٹی پھونی اور پکی کی تک نظر آئے۔ (بقراط)
شیاف ررغ نظر، در ررغ عروق چشم کے سے مفید ہے۔ یہ شیاف دینار جون کے نام سے
معروف ہے۔

نسخہ حسب ذیل ہے:

قلبیہ ساڑھے تین گرام، زہر ساڑھے تین گرام، زرخ سرش ساڑھے تین گرام، سطر طہر زہر
ساڑھے تین گرام، مر ۵۰۰ ملی گرام، عروق ۵۰۰ ملی گرام، ررغ ۵۰۰ ملی گرام، شق ۲ گرام، اندر ۲
گرام، شق کوپانی میں ملا کر شیاف بنائیں۔ (قباہیں یہ)
کوہ مرغ، خشک اور مزمن "شوب چشم" جس سے ساتھ کچھ نہیں دوتا، عروق چشم مہیاں
ہو جاتی ہیں۔ بل عروق چشم کا امتداد، در تمام عروق پر جملہ مرادہ کے آجائے گا۔ (تیاق)
شب کو رکے لے۔

سدا ب زیادہ تھا میں، قبل از طعام صبح سدا ب پتوں اس طرح سے ساتھ شیاف مرارت یادہ نفس
ماساں کاسر مدد لگائیں۔ فصد یارق اور صمد یہ کد پہلے استعمال کریں۔

شعیرہ کے لئے:

نکستی سرکہ میں حل کر کے طلاء کریں، عجیب اثر ہے کسی کو مسلسل دمد کی شکایت ہو۔ اور

نہ ہونہ کوئی ظاہری سبب موجود ہو تو یہ سمجھیں کہ اس نے عضلات پیٹم ضرور ہونچکے ہیں۔ (مسح)
 ان کا علاج کا قوتور، بکھٹ اور مسکن صفا ہیں۔ برف سے جس کی تکلیفیں ٹھنڈی ہوتی ہوں تو
 اپنے ہاتھوں میں سیاہ پیٹے کا ٹکڑا رکھ لے۔ ٹنگھوں پر پیٹوں کے داخلہ کا جوش اندہ انداز ہے، ایک دن
 اس میں تر کر کے نیم گرم چھید کرے۔ یا کسی پتھر کو گرم کر کے اس پر شرباب اندازے اور آنکھوں کو اس
 کے محاذ میں قائم کرے، یا کسی گرم دن کے ذریعہ فیڈ کی چھید کرے، یا پاؤں اور شونہ کی چھید کرے،
 مرز، بخوش، شست و راز حرارتی ہے میں جوش دے کر بھپا رہے اور مٹھیں اور یہ کا عطوس استعمال
 کرے۔ (موصف)

سبل کے لئے:

نہیں قبر ہی ہے چہ۔ پیشاب میں اس مرشب و زچہ زائیں پر نہیں اس پیشاب کا سرمہ
 استعمال کریں۔ (مسح)

رمد جانے ساتھ ٹنگھوں کے اندر سبل موقوفہ، حق کا شیف بن کر سرمہ استعمال کریں۔ یہ
 اسے بالکلے ہاٹ دے گا، اور شب میں بھی مفید ہے۔ (ابو نمرہ)

جائینوس کا قول ہے کہ جس کی ٹنگھوں میں بڑی رائیں خوں کے پڑھوں، مکر شدت کا وقت
 نہ ہو کہ شرباب پانی چاہے اور سونے کی تاید کی جائے۔ صحت ہو جائے گی۔ (حلیم بن نہیں)

سبل مرثیہ رکوں کا نام ہے جو خوں سے بھر کر غلیظ ہو جاتی ہیں اور ابھرتی ہیں، اس میں
 مائع سیات، معدہ، خارش اور مٹی مونی ہے۔ یونانی میں اس کا سموروی سے مشتق ہے۔ (نہیں)

سبل مزمن ہو جائے تو ماق و پچیشنی کی رنگوں کی فصد خوں کے لئے ہوتی ہے۔ (موصف)

سبل کی قسمیں:

۱۔ صوبانی کے اندر زہا یاں ہوتی ہیں وہاں سے یہ احوال قویہ کے اندر زہا یاں کی ہوتی ہیں
 کی طرف سے ہوتی ہیں اس کے ساتھ خارش، موقوفہ پچیشنی، شست سے تپا رہتا ہے (پاؤں کے
 کنارے) میں انتشار اور ٹنگھوں کی کھراہی میں پھڑکن ہوتی ہے۔

۲۔ کھچڑی کے باہر حور میں ہوتی ہیں وہاں سے یہ پیدا ہوا۔ اس کے ساتھ پچوں میں حرارت
 کا احساس، ریشہ ریشہ میں سرخی، انٹینٹیوں کی رنگوں میں شدید غلہ بات (پچڑائی) قویہ اور مٹھنے کو

تجربہ شہی بشر حکیمہ زیادہ صلب نہ ہو۔ ظفر کا ازالہ کر دیتا ہے۔ (دوستو ریدوس، جالینوس)
 زنجار مخلوک یک جزء عاشق نصف جزء است طبع و عین میں۔ پھر دونوں کو اٹھا بیٹھیں۔ اس
 دو است پانچ سلاخیوں صبح کو اور پانچ سلاخیوں شام کو۔ کھجوں میں پھیریں۔ اس کے بعد اصل اسوس خبر کی
 طرح پیس کر فور کریں۔ ظفر دے لے ٹیپا لڑتے۔ (ابو عمر کیل)

بتوع (دو، دو کا پود) کا دوا، ظفر دکا استیعیں رویتا ہے۔ شہد کے ساتھ گلوں ظفر دے صحت
 کے لئے عمدہ ہے۔ نمک ظفر کو پتھرا تا اور کھجوں کے حمزائد کو کا دیتا ہے۔

مرطبان بحرانی اور زمین سے کھود ہو انک باہم استعمال کرنے سے ظفر وچھل جاتا ہے۔ (ابو عمر کیل)
 مچھلی کی سوخت کھال نمک کے ساتھ ظفر کو پتھرا دیتی ہے۔ (جالینوس)
 اصل اسوس خشک کر کے پیس جانی جائے تو اس کا استعمال ظفر دے لئے عمدہ ہے۔

(دوستو ریدوس، بروایت جالینوس)

شب انار ترش کا سر مر ظفر و میں مفید ہے۔ (ایسا)

شب کی تمام اقسام پکوں کے حمزائد کو پتھرا دیتی ہیں۔ (ابن ماسویہ)

ظفر دوا، سفیدی کے لئے کوئی مر استعمال کریں تو اس دوا سائی کے سر پر میں اور مقام ہاؤف
 کو نقطہ عمودہ طور پر لگائیں۔ پاپک کو باقوں سے تھوڑی دیر کے پھل میں پھر مہوڑا دیں تاکہ دوا چوری
 آگے میں نہ جاسکے۔ (مؤلف)

انجی کو شہد کے ساتھ جوش دیں اور سفیدی رہتی میں سفید کریں۔ تھوڑا تھوڑا بھی شامل رہیں۔
 اور شعیہ و پر ضماد کریں۔ صحت ہوگی۔ کھجی بھر اوس کے کا انجوش شعیہ دوا پر دوا کو تھمیں کر دیتا ہے۔

(جالینوس بروایت حکیم بن حنین)

شعیہ و ایک مرغ مستطیل در مہوڑا ہے جو پھلوں کی گہری میں ملو۔ حار و خشک ہوتا ہے۔ پانی سے
 حار و دھو میں۔ موم پتھرا کر اس میں سلاخی داخل کریں۔ در شعیہ و پر گذاریں حتی کہ پہنچ جائے۔ یا
 رب خیر کی جگہ کریں۔ حدت مہوڑا موم تو مہوڑا کا مسک کریں۔ (دافنس)

ظفر دکا مانی طاقتر جائی دویات سے کیا جاتا ہے۔ حتی کہ اس میں دوا یہ معقدہ تک داخل
 کی جاتی ہیں۔

شعیہ کے لئے:

دوا ایک جزء بورق ارمنی چھٹ نزاع دونوں کو مخلوط کر کے شعیہ و پر رکھیں۔ یا موم تھوڑی

زنج میں گوندہ کر رکھیں۔ یا تلخ تین بار دھا کر رکھیں۔ اس میں اور بروہ میں کھینچ ہم اور کہ کا طلاء مفید ہے۔ ترد جو شراب محسل کے ساتھ جوش دے کر اس میں بارہ شامل کریں اور شعیرہ پر صفا کریں۔ مفید ہے۔

ظفرہ کے لئے:

قلات، نوشادر، تھوڑی صمغ، شیاف بنامیں اور یک سوانی سے رٹریں۔ نشاء مفید ہوگا۔

شعیرہ کے لئے:

س پر صبر رکھیں، یہ ادویات حاضرہ میں ہے۔ (ببینوس)
افشار میں قمل (جو میں) کے شکار وہ حضرات ہوتے ہیں جو کثرت سے کھاتے ہیں اور ریاضت اور حمام سے کم سروکار رکھتے ہیں۔
"غذہ" شاق آہر کے لحم کے بڑے بڑے کونٹے ہیں۔

شرناق:

بعضی اور غشانی بناوٹ ایک میں اور شمشیر جم ہے جو باالی چبائی اور پی کی گٹ پر نمودار ہوتا ہے

برودہ:

ایک غلیظ رعبوت ہوتی ہے جو اے کی مانند چب کے اندرونی حصہ میں منجمد ہوتی ہے۔ حجر۔
پلہ میں پیدا ہونے والا پتھر جیسے فصدہ کہتے ہیں۔

الحام:

یہ ہے کہ پلہ آنکھ کے ساتھ، پلہ پلہ۔ ساتھ دیا آنکھ کی سفیدی، یا سیاہی، یا دونوں۔
ساتھ چپک جائے۔

شرہ کی تین قسمیں ہیں

۱۔ باائی پلہ اس قدر اوپر اٹھ جائے کہ آنکھ سفیدی کو ڈھانک نہ سکے۔ یہ طبی بھی ہوتا ہے اور

نامناسب سوزن کاری کے نتیجہ میں بھی پیدا ہو جاتا ہے۔

۲۔ طبعی طور پر پکوں کے چھوٹے ہونے سے لاحق ہوتا ہے۔

۳۔ پکوں کے باہر کی جانب الٹ جانے سے پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ قحوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جو سب ہیڑیاں یا خم زائد پیدا کر دیتے ہیں۔

شعیرہ:

ہاں نما ایک مستطیل ورم کو کہتے ہیں، یہ پک کے کنارے پیدا ہوتا ہے۔ قرح کے اثر سے شہہ لاحق ہوا ہو تو ناقابل علاج ہے۔ عمل باغذیب اثر ہے۔ اور اگر حمزہ کے نتیجہ میں ہوا ہے تو زنجار اور کبریت وغیرہ جیسی دواؤں کے ذریعہ فنا کریں۔ خدہ کو بھی سی لٹرن زائل کیا جاسکتا ہے۔

بردہ کا علاج:

سرکہ میں اشق اور بارزد میں بردہ پر طلاء کریں۔

شعیرہ:

پکوں کے اطراف میں ہاں نما ورم مستطیل کوہہ بھی کہتے ہیں۔ زنجار اور حمزہ سے پیدا ہوتا ہے۔

قمل

پکوں سے نکال کر نمک کے پانی سے دھوئیں۔ پھر ساروں پر شب و روز تھوڑا سا مہرین تھیں۔

چپکاویں:

ظفرہ کا علاج:

سب اور مزمن ہے تو قطعاً ویرید کے ذریعہ علاج کریں۔ ابتدائی حالت میں تو قحوں اور یہ سے کام لیں۔ مشابہتیں نہ ہوتی، نہ شہہ، نہ حمزہ، یہ کارگردہوں کو اس کے ساتھ لگانا اور مہرین اور یہ شامل کریں۔ (جانیوس)

شہہ باقی صلی میں ہاں نما پک کے اندر ایک چیز ہوتی ہے۔ سعودی طرح یہ حرکت نہیں کرتی۔ جوں ہوتی ہے۔ حدیث یہ ہے کہ ایک کتابی چیز کا فقیہ اس کے چاروں طرف اس طرح لپیٹ دے کہ اگر باہر سے قحہ باقی اب جائے۔ پھر پکوں میں شہہ کے برائے ملک کریں۔ پھر دوبارہ پک

کا موہو در ہے۔ یہ خام ہو جانے کو یہ مرغی خرقہ یا تپہ پڑے۔ ہونی ٹکڑائیں جس میں اسی طرح کی جیوا ہو۔ در اسے گرفت میں لیں۔ اور کھینچیں۔ ابھی ہاتھ کو سسکی پشت کی طرف ابھی اندر کی جانب سے جا میں۔ اس طرح انہیں پٹیں، حتیٰ کہ دونوں پیروں سے اکٹڑ جائے۔ اوپر کی جانب کھینچیں گے تو خار بڑھ جائیں گے۔ قطع کر میں تو اوپر کو کھینچیں۔ جڑ سیت کھلے گا۔ اس کے بعد اس پر ذرورہ صفر سے ہاتھ ایک خرقہ (وجہی) رکھ دیں۔ (موضع)

ظفرہ کی قطع و برید کے باب میں۔

اگر ہاتھ کاٹنے کے بعد چھوٹ جائے تو دوبارہ لوہا کر آتا ہے۔ اور جہات سے اس کا سقیمان کیا گیا تو اس سے ساتھ دمہ ماق بھی کٹ جاتا ہے۔ اس سے دمہ ہو جاتا ہے۔ دمہ اور ظفرہ میں فرق یہ ہے کہ ظفرہ سفید و زرد دمہ سرخ ہو جاتا ہے۔ دمہ رخو دمہ تاپ اور ظفرہ دھسب۔ مناسب یہ ہے کہ سب کی طرح، حاکموں کے ذریعہ اسے مطلق کر دیں پھر نشتر سے پھیلے ہوئے دمہ کے پاس رہو پچھیں تو کاٹ دیں۔ اس کے بعد زہرہ اور نمک کا قہور کریں۔ سفیدی بیضہ اور زہرہ نمک کل رکھیں۔ چند دنوں کے بعد دمہ دھسب ہو جائے گا۔ (کھینچیں)

پتلوں میں شہوں کے مشابہ صداقت کے لئے

زہرہ نمک کے پختہ خوش کریں اور اس کے ذریعہ ماش کریں۔ (فیہ دیں)

ظفرہ کی اویات میں وہ دوا میں شامل ہیں جن کے اندر حدت کے ساتھ حد بھی ہوتی ہے۔ مثلاً انہیں سوختہ، نوشہرہ، قلندر، اصل سوس، ان سے بھی زیادہ سفید شفاف قیصر، بادستون جاو اور روشانی ہیں۔

قمل پتلوں سے اندر تکی زارت سے پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ حرارت و حرارت پر اثر انداز ہوتی ہے جب صبر اور توقایا۔ ذریعہ سرہا تپہ کریں اور پھر صبر اور غور کا اتمام کریں۔ بعد زال پتلوں، قمل سے صاف کریں دریا یا نمک کے پانی سے دھو لیں۔ اس سے بعد سرکہ کے ہر اوشبہ صبر اور بورہ کا طلاء کریں۔ (ابن سراجیون)

شعیرہ کے لئے:

کچھ سرکہ کے بعد ساتھ حل کر کے شعیرہ دیر طے کریں۔ ہاتھ لڑا۔ ہو جاوے گا۔ چٹھی دانت، اور کوتر کا گرم خون بطور سرہا استعمال کیا جاتا ہے۔ (کچھ)

طرف کے لئے:

ایک شخص طرف والی آنکھ کے اندر کبوتر کا دھواں قطور کرتا تھا جو پر کے پاس کی رگوں میں ہوتا ہے۔ کئی بار قطور کرنے پر صحت ہو گئی۔

ایک اور شخص کبوتر کے بچوں کا پر جو سخت نہیں ہوتا تھا کھینچ لیتا اور اس کی جڑوں کو آنکھ کے اندر بچوڑ دیتا تھا شیاف مر، شیاف زعفران، طرفہ کاشفی حلاجی ہیں۔ اب حلاجی کبوتر وغیرہ کے خون سے زیادہ مؤثر ہے۔ عورتوں کے دودھ میں سندر شاش کر کے قطور کریں۔ (جالیئوس)

برگ خفاف اور گل خفاف کا صفا اس درد میں مفید ہے جو ضربہ کی وجہ سے پتلی کے متاثر ہونے لاق ہو جاتا ہے آنکھوں پر ضربہ کی وجہ سے پیدا شدہ حاست میں سب سے مؤثر حلاجی یہ ہے کہ زردی بیضہ کو روغن گل میں پھینٹ کر روئی کے ساتھ آنکھوں پر رکھیں۔ مسکن درد اور بیحد مفید یہ ہے کہ انار کو شراب شیریں کے ساتھ جوش دے کر صفا کریں۔ اس کے لئے ضربہ، سطلہ، اور اورام حادہ کے ابواب کا مطالعہ کریں۔ (جالیئوس)

دورم چشم کی مفید دوا:

زردی بیضہ، زعفران، روغن گل، اچھی طرح پھینٹ کر آنکھوں میں قطور کریں اور روئی کے ساتھ ست پت کر کے آنکھوں پر رکھیں (ابن ماسویہ)

شیاف ذرا بخ طرف میں مفید ہے:

زرخ احمدی، شرام، انزروت، سازھے، چار شرام، سکر طبرزد، شرام، مامیران، شرام، شامہ، شرام، اقلید، شرام، صبر، شرام، شیاف بن میں۔ (یسوی)

طرف سخت ہے، عمامی بلند آواز سے بھی پیدا ہو جاتا ہے (جالیئوس)

ضربہ میں بیحد مسکن درد، سفیدی بیضہ روغن گل میں پھینٹ کر مقام موقوف پر رکھیں۔

طرف کے لئے:

ساتھ میں درد نہ ہو تو نمک سے حکم کریں۔ درد شدید ہو تو کبوتر کے پر کا خون استہا کریں۔ (روانی)

بچوں کے پر کے پتوں کی جڑ کا خون قطور کریں۔ سفیدی بیضہ اور روغن گل اول میں استہا کر کے آنکھوں پر رکھیں۔ اب اسے موم کے پتوں کی زردی اور ناخونہ اس پر رکھا جاتا ہے، برگ کرنب شراب

میں نہیں روکتے ہیں بیماری موٹوں ہو جائے آنکھوں کو اندر دھپکا رہیں۔ یا آنکھیں ایک پولی میں رکھ کر ابالے ہوئے گرم پانی میں دھوئیں اور اس سے آنکھوں کی تنہید کریں۔ اس سے تمام خون نکلیں گے گا۔ یا ناخنوں اور زونے خشک ہونے سے ۱۰۰۰ ج میں چھینا ساف کریں اور سرمہ لگا میں یا لعاب ختم تھیں کو بطور سرمہ استعمال کریں۔ (جائین)

لعاب صدف کا سرمہ لگائیں۔ بعد آنکھوں میں شہ سے سرمہ آجائے گرم پانی میں شہ کا دھو کر مسائل تنہید کریں۔ سجد مفید ہے۔ (مہنف)

طریقہ نمبر ۳ سے آنکھوں کے اندر پوری داخلی حالت کاٹوں تصور کریں۔ یہ ٹون گرم حیات میں ہو۔ عورت کا گرم دودھ میں تھوڑی سی مٹی اندر شامل کر کے تصور کریں۔ یا نمک کا پانی تصور کریں۔ یا صفت اور زونے کے جو شہ نہ ہوتے آنکھوں کی تنہید کریں۔ (جائین)

یہاں آنکھوں کی تنہید سے مراد طبعی (جو شہ دھپکا رہا ہے) ہے۔ (مہنف)
آنکھوں کے اندر سرمہ کا وقتی وہاں اسل یا سرمہ میں وندو کر دیا کریں۔ سرمہ تھیں نہ ہو تو مٹی مٹی میں شامل کریں پھر چھین تھیں نہ ہو تو تھری بیٹ ہو گا صاف کریں۔ (جائین)
شہ سے نمک کے اندر شہ کو پانی یا پانی وندو کر نمک چھینا ایک تھنی پارچ میں رکھیں اور آنکھوں کے اندر پھوڑیں، ان کا ایک ٹکڑا سفیدی بینہ اور مٹی روغن میں اوروں پلوں پر آٹھ رکھیں۔ مہنف میں خون کا تھیں نہ ہو شہ سے تو ریشہ اندر گرم پانی میں اس سے صاف ہونے سے کہ چھڑا کریں۔ اس شہ گرم پانی کا تصور کریں، اس سے خون تھیں ہو جائے گا۔ (جائین)
طریقہ کا حیات آب مہر یا آب مرثب (۱) سے کریں انھیں بطور تصور استعمال کریں۔ (احمرن)

مہر سے اندر تھیں سے زیادہ تھیں کی تاثیر ہوتی ہے۔ (مہنف)
نمبر ۴ (۲) کا سرمہ یا سرمہ غلاف تیار کیا جاتا ہے۔ ایک قق تھا، تھیں نے خبر دی ہے کہ اس نے اس کا تجربہ کیا ہے۔ کسمبہ یہ سرمہ، تھیں سارے تھیں۔ ام، عروق اہسا نہیں ۲۵ ملی گرام، ناخنوں ۵۵ ملی گرام، سرمہ بن میں، جسد عجیب شہ ہے۔ سبکی بڑے سیاہ خنفس کی چوٹی میں اوروں پلوں کا بار سرمہ لگائیں، کھن عرق باہر میں کووندہ نر زعفران کے ساتھ شیان بن میں، اور رقیق حاست میں سرمہ لگائیں۔ یہ سجد گرم ہوتا ہے۔ بکری کا جگر بھونیں اور اس سے پتہ دیاں رطوبت تھیں کریں۔ اس کے انخاست سے رویدو آنکھیں کھوے رکھیں۔ نہ کوروں تا علاج شہ کو رکھے ہیں۔ (ابو محمد و مسعود و دوس)

بکری کے جگر میں اور فصل اور وچ بڑا ہر جھوٹا اور جو صدید اس سے نکلے اس کا ہر مدہ
استعمال کریں۔ شب کو رازا لہ موٹا۔ (ابن مسویہ)

بھنگلی بکری کا مرادہ غصہ سیت سے اسی طرح بکرے کا مرادہ بطور مدہ استعمال کریں۔ شب
کو ر سے نجات مل جائے گی۔ (ابن مسویہ)

بھجور دس شب میں اچھی طرح نہیں دیکھتے اور پتوں دس دن میں اچھی طرح نہیں دیکھتے
انہیں خفاش کہا جاتا ہے۔ (جالینوس)

شب کو ر میں باسیقہ ان اور شیاف کا مدہ اس سے (جور جس)

جاء اس سے بنے ہوئے اور کسی عین کا بھی۔ (موانف)

شب کو ر کا سبب رطوبت ہے۔ بھجور دس دن میں صبح نہیں دیکھتے جس طرح رات میں
دیکھتے ہیں۔ (بقراط)

شب کو ر کے لئے:

صدید پیدا اور بہتر کا خون بھی مفید ہے۔ بکری کا مرادہ اور عصارہ چمکاء انہار میں کے سے تھوڑا
ہیں۔ سب کو اور مدہ استعمال کریں۔ اٹھانے میں پتہ رہیں۔ (جالینوس)

شب کو ر میں باسیقہ سیت سے (نہیں)

یہ صدید بہت بڑا ہے۔ جس کا ہم نے بحث کی ہے وہاں اس کا ہم نے واضح کر دیا ہے
یہ صدید یہ کی مدت سے ہوتی ہے۔ چنانچہ اس میں مٹی کی شے کی تصویر نہیں آتی جیسا کہ مخالف
شیشہ ہے اند چیزوں کی تصویریں نہیں چھپتی ہیں۔ (موانف)

پتوں کے اندر شاخوں (مرکبہ مٹی) سے مشابہ صابن ہے۔ چھپکٹ کا ہونا اور اس سے
ماش کریں۔ (جالینوس)

ورم چشم کی مفید دوا:

زرہ کی بیڑہ، رعفر، رودفن کل، اچھی طرح چھینٹ کر آتھور کریں اور روئی میں سیت
کر کے آنکھوں پر رکھیں۔ (ابن مسویہ)

شیاف درخت طرفہ میں جھد مفید ہے۔ اس کا ذکر آپکات ہے۔ (ابن مسویہ)

شب کو ر کے جانج میں قصہ ساخ کھولیں اور حقہ کے ذریعہ مٹھیں اور باقیس کاٹ دے
جائیں۔ مٹھ اور طعم مثل روٹا و سداب پی میں، شب اور نوشادر کے شہد اور بکری کے جگر کی صدید جو

عصر پر گزرتا ہے، سنگھوں کی جانب انصاف و مروت کو روک دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سداق اور پلوں کے فساد میں مفید شیافوں کے اندر داخل کیا جاتا ہے۔

دخان صمغ صنوبر، صمغ عظیم، اور مصطلکی ان سرموں میں داخل کی جاتی ہیں جو مکمل طور پر معدوم اور سداق میں پانی کے لئے موزوں ہوتے ہیں۔ رسوت جرب اور جھ کو صحت دیتی ہے۔ زنجار احد یہ (زنجار فواد) خشونت اجفان میں مفید ہے۔ (۱۔ ستوریہ و س)

ققی اور صمغ سے بنے ہوئے ہوط سے صمغ چیس، صحت ہوگی، انش واند (ابو عمر کی) کدر کی تھیں سوخت کر دی جائے تو جھ چشم کے لئے سوروں ہوتی ہے۔ مر خشونت اجفان کے لئے مفید ہے۔ اسی طرح اس کا دھواں بھی۔ (ابو عمر کی) خشونت اجفان کو تو بال نحاس تحصیل کر دیتا ہے۔

زنجار کو شہد میں ملا کر سرمد لگا میں تو صلابت جش میں مفید ہے۔ مناسب ہے کہ اس کے بعد گرم پانی سے پیچیدہ کریں۔ جس شیاف میں تو بال نحاس پڑتا ہے۔ وہ جرب کی شدید قسم کو تحصیل کر دیتا ہے۔ (۱۔ ستوریہ و س)

سر جان بخری کو پلوں پر اتار کر زنجار کے خوب چائے، ایسی صورت میں شیاف کا اثر نہایت عمدہ ہوگا۔ ستانام کی مچھلی فی لہاں کہ وہی پلوں پر زنجار کے لئے عمدہ ہے۔ آپ حصر جرب سے مفید ہے۔ (جالینوس)

فساد ساق کیلئے حصر مفید ہے۔ دھان صنوبر و دھان مصطلکی اور دھان صمغ لہاں سداق کے لئے عمدہ ہیں، صبر جھ چشم میں مفید ہے۔ قلعہ اور قلند میں کو سوخت کر دیں اور چیس کر سرمد کے طور پر استعمال کریں۔ تو جرب میں مفید ہے۔

شادہ کو شہد کے ساتھ ملا کر استعمال کرنے سے خشونت اجفان کا زائل ہو جاتا ہے۔

(۱۔ ستوریہ و س)

خشونت اجفان کے علاج میں اسے تباہ استعمال کر سکتے ہیں۔

خشونت کے ساتھ اور اس کے ساتھ جی میں تو رقیق سفید کی پیوند یا تب صلب کے ساتھ ور۔ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ جیسا کہ کتاب لہاں و لہاں و لہاں میں مذکور ہے۔ (جالینوس)

براب انجی سے پلوں کو رٹرتے ہیں۔ غرض پانی میں گھونٹ کر شہد کے ساتھ استعمال کی جائے تو خشونت اجفان میں مفید ہے۔

پلوں کی خالصت اور شہد اور پین میں ضرورت یہ ہے کہ بعض اویہ حارہ میں استعمال کی

۴۔ قیصری قسم سے ریہا، طویل اسدات، صلب، رمد کہ درے پن سے ساتھ شدید شقی ہوتی ہے۔ (خنین)

جرب مزمن ہو جائے تو فصد کھولیں۔ فصد ذراخ کے بعد ماق اور پیشانی کی رگ کی فصد کریں۔ پلوں پر یکے بعد دیگرے جو نکلیں لگائیں۔ صک کرنے کے بعد اندر سے رمد لگائیں۔ جو تک لگانے کے بعد دوبارہ صک کریں۔ پھر فصد بھی ماق کی کھولیں کہ عمل ماق یہی ہے۔ (مؤلف)

حکے اور سلاق کے لئے مفید برود:

توتیا ڈائرام، قلیہا حسب ڈائرام، ہیرا ان ڈائرام، کف، ریہا ڈائرام چھان کر استعمل کریں۔

جساء:

یہ یہ صلابت ہے جو تمام آنکھوں کو باخصوص پلوں کو عارض ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے آنکھوں کی حرارت و شوار ہو جاتی ہے۔ مریض سویرا اٹھنے کے بعد آنکھیں بمشکل کھول پاتا ہے۔ کبھی ان کے ساتھ درد اور سرخی ہوتی ہے پلپس اور آنکھوں کے اندر سخت خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔ صلابت کی وجہ سے پلپس انی نہیں جاسکتیں۔ عام طور پر آنکھوں کے اندر تھوڑا سخت کچھ جمع ہو جاتا ہے۔ ماق یہ ہے کہ گرم پانی سے تکمیل کریں۔ ہوتے وقت آنکھوں پر روغن گل یا پیہہ بدلے ساتھ انڈیپینٹ کر رہیں۔ اور سر پر بہ کثرت روغن انڈیپینٹ۔

حکۃ:

۱۔ اندر آنکھیں پورقی، مدد، حک، پلوں میں سرخی، اور قحط جیسے اعراض پیدا ہوتے ہیں۔
۲۔ ماق یہ ہے کہ تمام مریض روغن استعمل کریں۔ اور نظر میں تبدیلی پیدا کریں۔ ۳۔ اور ۴۔ روغن میں ایک اور صلاحیت مفید ہیں۔ ایہ حکم اس سے روغن رطوبتوں کا استفادہ ہو جاتا ہے۔ مریض کی جلد معتدل رطوبتیں آ جاتی ہیں۔ ۵۔ اس کے ساتھ رطوبت بھی ہوتی ہے۔ ۶۔ اور ۷۔ اس سے سیکسٹر اٹلس مفید ہے۔

نافع جرب، حک اس دو عار سیکسٹر اٹلس کا نسخہ حسب ذیل ہے۔

نحوں سوختے ڈائرام، زاج سوختے ساڑھے تیر ڈائرام، مر ساڑھے تیر ڈائرام، زعفران ۱۰ ڈائرام،
نحوں فصل ساڑھے چار ڈائرام، ہرنگار ۱۰ ڈائرام، شرب اب لطف ۱۰ ڈائرام، کوثر اب میں اتنا جیسے
۱۔ جذب اور خشک ہو جائیں۔ پھر اس کے نسخہ میں مرچیل کے برتن میں اس قدر جوش دیں کہ

کار بھی ہو جائیں۔ اس کے بعد چٹال کے برتن میں مگنوغ کر لیں اور سٹھیں کریں۔

جرب مزمن ہو چکا ہو تو حکم کے ذریعہ علاج کریں۔ اگر رفتی بتدانی حالت میں ہو تو نمکی سہانہ، قلقت، نوشادر اور مرارہ غز سے علاج کریں۔ کار کرنے ہو تو اس کے ساتھ اٹاں اور معطن ادویہ شامل کریں۔ اگر کاسٹیکس والا ویت بھی کرتی ہیں جن کے اندر شدید قبض ہو تا ہے جرب کے ساتھ شش ب بھی ہو تو ہم وہ یہ ردے ساتھ چودہ میں جرب کی بھی شامل کرتے ہیں، اگر پکاری یہاں تھ کاویت اور حدت بھی ہو تو تیز دوا کے ذریعہ علاج ممکن نہیں ہوتا۔ لہذا پلک کو اسے حرکت کریں۔ پھر تھوڑا کریں۔ تاکہ آنکھوں کی خشونت اور راء میں اضافہ ہو اور سیانہ رطوبت بڑھ جائے۔ (حین)

کتاب مد اور قہ الاستقام میں مجھے جرب کا حسب ذیل نسخہ ملا ہے

زنگار ۵۲ گرام، شق ۱۲ گرام، ویتل وایت ساتھ تھیں طرح پیسے پھر پانی سے روندیں، اور اس سے حکم کریں، عیب اثر ہے۔ تھی یہ اور فصوص کو فہم اندر کریں۔
شیاف ہم آتب شایع، زان سہانہ مر، شرب میں گھس کر تیار کریں اس میں قہ نہ واری
پتیزاں کریں۔ یہ نہایت عمدہ ہے۔ (موصف)

جساء کے لئے:

روغن کل میں کالے گٹو، پتھریس۔ (مد ورت، قہم)

خمس نے مد ورتی نہ ہو اس کا سب سے عمدہ نسخہ تمام، مد ورتی روغن رخص ورتیہ میں استعمال کرنا ہے۔ (حین)

جرب چشم کے لئے:

قوغل ہ چوں کے در تھیں بلرنگ شیں میں چرتے سے پتھریس۔ اس کے بعد
پتھریس کو اس پر قرار کریں۔ یہ نہایت تھنی کے کالے کور اور جرب ورتی کے
صحت دے گا۔ (احرن)

میرے خیال میں یہ قوغل کا فخر ہے۔ (موصف)

جساء کے لئے:

ایک پارچہ پانی طہ کریں، پتھریس۔ (ایم یو)

”شب چشم بومست سے ہوتا ہے اس کے ساتھ شدید کھپائی، سرخی اور کچڑا کم ہوتا ہے۔ کچڑا ہوتا بھی ہے تو تھوڑا خشک اور سخت ہوتا ہے۔ جسم اور چہرہ اس کے ساتھ خشک ہوتا ہے۔

علاج:

نیم گرم شیریں پانی کا حمام اور تریب جسم ہے۔ اس درد میں فصد سے پرہیز کریں۔ (سکند)

جرب کا عمدہ سے عمدہ علاج

پلک الٹ کر اس پر مازہ پانی کے بغیر سردی مانند پتھر یا سو اذرہ رکھیں۔ اور تھیر کریں کہ پلک لٹی حالت دو یا تین گھنٹے باقی رہے۔ بہتر یہ ہے کہ سر بخش اسی طرح سو جائے۔ جرب کا بالکل استیصال ہو جائے گا۔ اس سے بعد کوئی مہلک وراثت وائے جذب نہ ہو سکے گا۔ (حنین)

جرب کی چار قسمیں ہیں :

۱۔ سب سے مکی قسم ہے یہ پلک کی داخلی سطح پر ہوتی ہے۔ اس میں سرخی کے ساتھ کھدراہن ہوتا ہے۔

۲۔ اس میں ثخوت زیادہ اور نمایاں ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ درد اور قتل ہوتا ہے۔

۳۔ پلک سے بطن میں الجھے ہوئی شکافوں کی طرح شکاف ہوتے ہیں۔

۴۔ یہ میری قسم سے زیادہ طویل امدت ہوتا ہے اس میں کھدراہن زیادہ ہوتا ہے۔

پہلی دونوں قسموں کا علاج اشک اور تیز ادویات سے کیا جاتا ہے۔ مثلاً حمر جو تیز خشک آور ہوتا اور اس سے غریبی قسمیں میں سکھ، حدید، یا فنیف سے حکم کریں۔

چشم سے سیانہ رملات، بلہ، اور وجہ کا استیصال کرنے والی ادویات۔ (خان کندر، رطلہ بات چشم سے سیانہ کو قطع کر دیتا ہے۔ اسی طرح (خانہ طرک بھی۔ آسوس، چشم کی مزمن رطلہ کا سیانہ قطع کرتی ہے۔ انذروت ان رملات کو قطع کرتی ہے۔ برٹ، سب طری سرکہ شرب میں پوش، دیگر طور رضا، آنکھوں پر رکھنے سے سیانہ رملات سے جاتا ہے۔ (خان کندر، رطلہ آنکھوں سے منید ہے۔ درم نہ ہو گا تو آنکھیں، (خانہ طراں کی قحطیوں کی۔ (ابن سہیلان)

آنکھوں کے مزمن سیانہ سے لے کر قطع ادویات سے ساتھ اسے شامل کرتے ہیں۔ (جاسوس)

انذروت آنکھوں کی طرف سے برتنے والی رملات کو قطع کرتی ہے۔ قرن ایل سوخت

مفسول سیان رطوبت کو روکنے کے لئے عمدہ ہے۔ جیسا کہ دیا ستور دوس کا خیال ہے سے شیف مانع
موہ کے اندر شامل کرتے ہیں۔ کیونکہ مجھٹ اثر رکھتی ہے۔ (جالینوس)

آرہ با قلی مقشر سیان فضلات کو قطع کرنے کے لئے پکوں پر رکھا جاتا ہے۔ سفیدی بیضہ کو
کندر کے ساتھ ملا کر پیشانی پر افوخ کریں تو نزلہ حاد کو روک دیتا ہے۔ پیشانی پر پوست خرپڑو کا افوخ
سیان فضلات سے لئے استعمال کریں۔ عصارہ پنج فضلات حاد سے سیان کو روکنے والی آیات میں
شامل کریں تو مفید ہوتا ہے، بزرگ افوخ سیان رطوبت کو قطع کرتا ہے۔

برگ دلب طری، سرمہ شراب میں جوش دے کر آنکھوں پر بطور عہد استعمال کرنے سے
آنکھوں کا سیان رطوبت رک جاتا ہے۔ دخان کندر مرطوب آنکھوں کے لئے مفید ہے۔ ساتھ
میں درم نہ ہو تو آنکھیں دخان قطر ان کی متحمل ہوتی ہیں۔ (دستوریدوس)

زعفران سیان رطوبات چشم کو روکتا ہے۔ افوخ کریں۔ یا عورت کے دودھ میں شامل
کر کے سرمہ لگائیں۔ (جالینوس)

برگ زیتون بری کا عہد سیان رطوبات چشم میں مفید ہے۔ (دستوریدوس)
دخان دند (حب اساطین) رطوبات چشم کو قطع کرتا ہے۔ دخان صمغ طم اور راتج کو قاطع
و عہد سرموں میں شامل کرتے ہیں۔ رسوت سیان رطوبت چشم مزمن کو قطع کرتی ہے۔ نشتہ
سیان مواد چشم کے لئے موزوں ہے۔ نجر افریقی سے جو رطوبت نکلتی ہے اس کا سرمہ استعمال کرنا
سیان فضلات چشم کے لئے موافق ہے۔ (جالینوس)

دخان کندر قاطع سیان رطوبت چشم سے۔ انگوری بری کا پھل جو کے ستو کے ساتھ سیان
فضلات چشم میں بطور عہد استعمال کرتے ہیں۔ تخمینہ فہم میں جو چہ پڑا ہوتا ہے۔ اچھی طرح نہیں کر رہ
چاہر کریں۔ اور تین دن کے بعد دھو میں قوربت کو آنکھوں کی جانب اترنے کے روتا ہے۔ دھو
افس چشم کے سیان مواد میں مفید ہے۔ بڑے دانے والے صنوبر کا، جان، عہد اور رطوبت قذف میں
مفید ہے۔ اس کے کندر کندر، صبر، سب پانچہ شامل کر کے کاڑھا جائے اور پیشانی اور آنکھوں
پر ملا کر کریں، تو آنکھوں کی جانب والے مواد رک جاتے ہیں۔

دخان اسب سیان رطوبت چشم کا قاطع ہے۔ دخان انجہ و عہد کے لئے عمدہ ہے۔ طبع اصل
الشیبہ در عصارہ اصل الشیل مجھٹ ہے۔ چنانچہ آیات چشم میں شامل کیا جاتا ہے۔ (دستوریدوس)

عارض ہو جاتا ہے۔

سیان رطوبت چشم کھوپڑی کے اوپر سے ہوتا ہے۔ نیچے سے۔ اوپر سے نوئے کی طاقت یہ ہے کہ پیشانی اور سینوں کی رگوں میں تھوہوگا۔ نہ کو باندھ کر پیشانی پر قہش دے گا۔ نہ کریں۔ یہ طاقت خاص نہ ہوں اور سیان کا وجود عرصہ سے ہو، ساتھ میں کثرت سے عکاس ہو تو یہ کتاب میں کہ سیان کھوپڑی کے نیچے سے مورہا ہے۔

سیان رطوبت کا علاج:

عشب ساق کا حرق ہو چکا ہے تو دوبارہ نہیں اُگ سکتا اور گرم سو گیا ہے تو انہویہ سے اُگے گا جن سے گوشت اُگتا ہے۔ اور جو قہش ہوتی ہیں۔ مثلاً زعفران، دھینا، صمغ و ریشہ اب و شرب سے بنی ہوئی دوائیں۔

لزوجات:

لزوجات جو پیشانی پر چپکے جاتے ہیں ان اشیاء سے تیار کئے جاتے ہیں جو پیشانی پر چپک جاتی ہیں۔ در چپک کر اسے خشک کرتی ہیں۔ نیز ان کی تیاری میں دواؤں میں بھی شامل کی جاتی ہیں جو مقام مایہ و سکونتی و برہوت بہہ نچتی ہیں۔ مثلاً چکنی کی تر، اوقاق، ندر، مر، اوقاق، انیسون، خفیدنی بیہ۔ اور بری صدف کا لائن، یہ سب کھوپڑی کے باہر سے بہنے والی رطوبتوں میں منید ہیں۔ (نشین)

ومعہ کا عجیب سرمد:

کوئٹہ کے ایک حدیاء نوچپرا کے کر (یوس) ایک اہنت کے اوپر چھائیں اور سرخ نوئے تک بیڑیں بچھیں گا ب (کوہ) کے رگوں کی طرح زمین ۵۰۰ فی گرم کے ساتھ بیڑیں اور مرہا کریں۔ یہ نہایت گہنا رکھتا ہے۔ (تہذیب کے مہمات)

آنکھوں کا ابھر آنا، حول، زوال، شکل، شتر، اور تشنج

وقتی چشم کے ابھار (نقواء العین) کی اصلاح نہ ہوتی ہے۔ آراء باقی کو گلاب کندر، اور سفیدی بیضہ کے ساتھ شامل رہے استعمال پتلی کے ابھر آنے میں خاص اثر اور آنکھوں کے ابھر آنے میں بالعموم مفید ہے۔ عصارہ برگ زیتون بری نقواء العین کو دیا جاتا ہے۔ تمر بری کی سوخت گٹھنی اور سنبل دونوں نقواء العین کے لئے عمدہ ہیں۔ برگ عقیق کی ضخیمید سے نقواء العین درست ہو جاتا ہے۔ عصارہ عقیق کو دھوپ میں خشک کر کے سرمہ وغیرہ کے طور پر استعمال کریں تو زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔ (ایسٹریڈوس)۔
نقواء العین میں اسہال مجدد مفید ہے۔

آنکھوں کے اندر ابھر اس وقت پیدا ہوتا ہے جب وہ تینوں عضلات مسترخ ہو جاتے ہیں جن کا فعل یہ ہے کہ وہ آنکھوں کو ثابت رکھتے ہیں۔ ضبط کرتے ہیں اور گھماتے ہیں۔ (چالینوس)۔
بلکہ تینوں عضلات میں سے کوئی ایک عضلہ آنکھ کو ماق کے گوشہ میں کھینچ لیتا ہے۔ آنکھوں کو حرکت دینے والے عضلات تین ہیں۔ یہ "ا" پر کو حرکت دیتا ہے۔ ایک نیچے کی جانب، ایک ماق اور اندر کی طرف، ایک ماق اور کی جانب، وہ آنکھوں کو تمام گوشوں میں گھماتے ہیں۔ پلک کو حرکت دینے والے عضلات تین ہیں۔ وہ اسے نیچے کی جانب حرکت دیتے ہیں اور ایک "ا" پر کو کھینچتا ہے۔ (بجیکا)۔ اس وقت ماق کی جانب "ب" پر یا نیچے کی جانب ہو جائے۔ اس وقت ایک چیز دو نظر آنے لگتی ہے۔
قریب بھی لمبائی میں چھتی ہے۔ اسی صورت میں سفیدی نہیں ہوتی۔ بلکہ ایسا ہوتا ہے جیسے آواز شکاف ہو۔ اس سے پتلی کے بھی ہونے کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ (مولف)

عصب موقد کی جڑ سے نکلائے عضلات ماق آنکھوں کے مقرر نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے آنکھوں کے فعل میں موقوفات ہوتی ہے۔ مقرران کے استرخاء سے آنکھیں ابھر آتی ہیں۔
آنکھوں کی جڑ کی موقد، جس کی وجہ کوئی نہ ہو۔ اور بصارت باقی بھی ہو تو اس کا کام یہ ہے۔ عصب مجوف، عصب ماق کے استرخاء کی وجہ سے پھیل گیا ہے۔ بصارت اگر کلف ہو چکی ہے تو یہ سمجھیں کہ نوری عصب مسترخ ہو چکا ہے۔ نقواء چشم ضرر ہے کی وجہ سے ہو۔ اور بصارت موجود ہو۔ تو اس صورت میں عضلہ پھٹ چکا ہوتا ہے۔ لیکن بصارت چا چکی ہے تو عصب کا پھٹ جانا بھی ٹھیک ہے۔

تو اے العین کا علاج

نصف اور سال کے ذریعہ جسم کا استفادہ کریں۔ مٹی پر پھنک لگائیں۔ آنکھوں کو باندھیں۔ اور ن پر ٹھنڈے نمین پانی، عرق کاسنی، عرق بلباط اور قہش و جامع اشیاء کا قطوں کریں۔

آنکھوں کے تشنگی کا علاج

پہلے نصف کھولیں پھر آنکھوں کے اندر جنگلی فانت یا پوتر کا خون قہور کریں۔ سفیدی بیضہ اور روغن مکمل و ر ش اب میں بھگو کر آنکھوں پر روئی رکھیں۔ در بادھ دیں۔ دوسرے دن بھی ایسا کریں۔ تیسرے دن تکید کریں۔ آنکھوں میں دودھ کا قہور کریں۔ اور ن پر ضار رکھیں اوشیا فون نام کا سرمہ استعمال کریں۔

آنکھوں کے اندر عصب مجوف سے لگا ہوا ایک عصل ہوتا ہے۔ اس میں استرخاء ہو جاتا ہے تو پوری آنکھ ابھرتی ہے۔ استرخاء تم ہو تو بصارت کو نقصان و زیدہ ہو تو قلف ہو جاتی ہے۔ کیونکہ عصب کے اندر بحد تہا پیدا ہو جاتا ہے۔ (حنین)

حنیہ میں مفید یہ ہے کہ ذرات کی نچوڑ کر آنکھوں کے اندر قہور یا اس کے پانی کا سرمہ استعمال کریں۔ (اھرن)

بچہ آنکھوں کے صف ایک گوشہ سے دیکھتا ہو تو دوسرے گوشہ میں ایک سیاہی ان کا قہور اڑکا دین۔ آنکھ پر بر ہو جائے گی۔ دونوں آنکھوں سے دیکھتا ہو مگر سیدھے طور پر نہ دیکھتا ہو تو اس کے سامنے ایک چراغ رکھائیں۔ چراغ کی جانب سیدھے طور پر دیکھتے رہنے سے لگاؤ درست ہو جائے گی۔ انشاء اللہ۔ (کنڈی)

چٹکی کی سرمہ:

آنکھوں کے جڑ سے میں قوی بحد مفید ہے۔

بندق سوختہ روغن میں مد میں اور یستوں آنکھوں واسے بچہ کی چند یا کورش میں غرق

کر دیں۔ (اسکندر)

چھ دو گتہ تیز کر ان کی چٹکیں سیاہ ہوتی ہیں۔

روغن رعفران اور غوار عطر کا پانی کے سم اوپر سے لگا کر رتہ (یستوں) کے سے موزوں ہے۔

اس ہاروغن بچوں کی چٹکیوں کو ٹھنڈا رکھتا ہے۔ (دیسوریہ و اس)

ترکے گلے کے شعلہ میں سلامی داخل کریں اور سر مہ لگا میں۔ اس نے پتلی سیاہ ہوتی ہے۔ اس کا
 سر مہ لگاتے رہنے سے پتلی کی سیاہی روشن اور پتلی سر آئیں ہو جاتی ہے۔ (حبیب نامعلوم)
 نیندوں آنکھوں میں پوست جنوز (باہر کوئی) ہیں سر پانی کے ساتھ سر مہ لگا میں تو سیاہ
 ہو جاتی ہیں۔ عصارہ غلہ کا قطور نیندوں آنکھوں کو سیاہ کر دیتا ہے۔ (ابن سقر، پیدوس)
 پیدا اُشی نیندوں آنکھوں کے لئے سر مہ

پوست انار شہ میں کاپانی قطور کریں۔ ایک گھنٹہ کے بعد کسی انار کے اندر برنگ بچہ نچوڑ کر
 کریں۔ یا قاقیا ایک جزء، اور مازہ چھتا جزء، عصارہ و شقائق اسماء میں کوٹ کر ایک کپے سے نچوڑیں
 اور آنکھوں میں قطور کریں۔

عصارہ عنب المحب کا آنکھوں میں قطور کرنا پتلی کو سیاہ کر دیتا ہے۔ زرقہ نام کی بیماری ایک
 مرض کا نتیجہ ہوتی ہے۔ یہ رموبت حلیہ یہ کے شعلہ ہو جانے سے۔ حق ہوتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں
 آنکھیں نیندوں ہو جاتی ہیں۔ (جالینوس)

پانچواں باب

انتشار، امراض ثقب العین، ضیق حدقہ، ثقب عنیبہ کے جملہ امراض، نزول الماء، اس کا علاج، آپریشن اور نزول الماء وغیرہ میں آنکھ کے معاینے کا طریقہ اور بڑھاپے میں آنکھوں کے اندر شدت کی نیلگوئی۔

ایک نئی آمدنایت یا عبتات چشم کے اندر خضمر نے بیخیت پیدا ہونے سے رجوع ہوتے ہیں۔ ثقب ہونے سے حق ہوتی ہے۔ نزول الماء شروع میں وہ یہ طریقہ سے نکھیل ہو سکتا ہے۔ مگر بعد نہیں۔

خوب صورتی جو پانی کی وجہ سے درجہ معدویہ سے بنتی ہیں۔ دونوں میں فرق آنکھوں کے اندر ہے۔ ان میں خوب صورتی نہیں سمجھ سکتے۔

۱۔ آنکھوں کے داخلی مشابہ

۲۔ نم معدویہ سے ان کی مشارکت

۳۔ پانی کا ظہر ہونا۔

جو صورتی معدویہ سے بنتی ہیں۔ دونوں آنکھوں کے اندر ہوا ہوتی ہیں۔ جو پانی کی وجہ سے بنتی ہیں۔ دونوں آنکھوں میں ایک جیسی نہیں ہوتی۔ نہیں یا چار مہینوں سے مراد

صور توں کو اچھی طرح اخذ کرنا رہا۔ پھر ”تنگھوں کے اندر سے کوئی دھندلا پن نظر نہ آئے تو تیار رہی کہ
تعلق معدہ سے ہوگا۔ کیونکہ اس مدت کے اندر اگر پانی موجود ہے تو پتلی کے اندر گنداپن کا خطہ
ہو جانا ضروری ہے۔ اگر مذکورہ وقت تیار رہی کے اندر نہ گزرے مریض سے دریافت کریں کہ خیالی
صور تیں ہمہ وقت مسلسل باقی رہتی ہیں یا ابھی اس حد تک کم ہو جاتی ہیں کہ بالکل ہی غائب ہو جاتی
ہیں۔ صورتوں کا مسلسل باقی رہنا، دماغ کی جانب سے ہونے کا ثبوت ہے۔ غیر مسلسل رہنا
معدہ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ بالخصوص جبکہ غذا کے جو مدت انضمام کے وقت صورتیں ہلکی
ہو جاتی ہوں۔ اس سے بھی ریاہ و مضبوط دلیل یہ ہوگی کہ جس وقت میں خیالی صورتوں کا
احساس ہو قم معدہ کے اندر سوزش ہونے لگے۔ اس سے بھی زیادہ مضبوط ثبوت یہ ہے کہ
کے رہنے کے بعد مذکورہ مراض کا پوری طرح ازالہ ہو جائے۔

ی ایک ”کھ پتلی میں کدورت زیادہ ہونے کی گدنی در صاف نہ ہوں تو یہ نزول امعاء
بتدا ہوئی۔ کدورت اگر طبعی ہے اور دونوں پتلیوں در صاف ہوں تو دونوں پتلیوں کے تسویہ پر کاہ
کریں۔ اگر کوئی ایک زیادہ گدنی ہو تو تیار رہی پانی کی ہے۔

خیالی صورتوں کے آنے پر زیادہ زمانہ نہیں گزرا کہ تو یہی صورت میں کدورت دونوں
پتلیوں کی طبعی ہوئی۔ پانی کی وجہ سے نہیں۔ تحقیق کے لئے مریض و ممرض سے کم بیداری نہ خدائیں۔
پھر دوسرے دن اگر اس کے خد کو تھپی طرح انضمام ریا ہو تو پتلیوں کے کیا خیالی شعلیں تری ہیں۔
” اگر نہیں تو ایسا معدہ کی وجہ سے ہوگا، مگر حالہ باقی ہوں تو اس کا سبب زیادہ امعاء ہوگا۔ یہ حقیقت پایہ
ثبوت کو اس وقت پہنچ جائے گی جب مریض کو یارفتہ ہیں۔ اس کے بعد خیالی تصویروں رائل
ہو جاتی ہیں۔ تو معدہ سبب ہے باقی رانی میں تو سبب خود ”تنگھوں کے اندر ہوگا۔

خیالی تصویروں کا سبب معدہ ہے تو یارفتہ قدر سے صحت ہو جائے گی۔ در مدت ممدت میں
بشرط حد۔ جو مدت انضمام کا اتمام بھی ہو۔ (جانیوں)

مریض کی خد پندارں مگر نہیں۔ جو مدت انضمام کا اتمام بھی کریں۔ اس کے بعد پتلیوں کے یا
خیالی تصویروں مسلسل تری ہیں، اس کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب طبعی طور پر ”تنگھیں
نا صاف ہوں۔ (مؤلف)

پانی کے نہ ہونے کے دلائل:

”اگر ”تنگھیں ایک ہی انداز کی ہوں گی۔ جو مدت انضمام کے بعد خیالی صورتیں کم ہو جائیں گی۔
مدا انضمام ہوئی تو یہ صورتیں طاقت سے ساتھ ہجریں گی۔ مریض بار بار گے رہے گا تو خیالات رفتہ

ہو جائیں گے، چھ ماویا تک جھگڑات گذر جائے۔ پھر بھی چٹکی میں کدورت نہ آئے۔ مائیں ہمہ معاملہ مشکوک ہے۔ چٹکی صاف ہو۔

وہاں مشاہدات سے عارض ہونے والی خلیوں صورتیں وہاں کی جانب ماری خفاہ کے چڑھنے کے وقت حمایت محرق اور درمیان میں پیدا ہوتی ہیں۔ (جائینوس)

اور تھے کے وقت، یہ سرخ انڈیاں ہوتی ہیں۔ نعتی نہیں ہیں۔ (مؤلف)
یہ خیالی تصویریں ان مریضوں کو زیادہ پیش آتی ہیں۔ جن کی رطوبات چشم نہایت صاف اور قوت باصرہ نہایت حساس ہوتی ہے۔ (جائینوس)

یہ مریض ان مریضوں کی مثال میں جن کے کانوں میں ذکاوت حس کی وجہ سے ٹپس عارض ہوتی ہے جس کے بعد یہ کے استہاں کی ضرورت ہوتی ہے۔ (مؤلف)

چٹکی پیدا انکی طور پر تک ہے تو تیزی بصارت کا وہ جب مریض اور کتوں طور پر تک ہوتی ہے تو یہ ردی ہے۔ چٹکی پیدا انکی یا کتوں کی طور پر نشا و ہے۔ تو یہ بھی وہی ہے۔ چٹکی کی نئی سے بصارت کو پھر بھی نقصان نہیں ہوتا۔ چٹکی ہار باک صاف ہے مگر بصارت بحال رہتی ہے۔ چٹکی کے اندر تنگی اس وقت ماتی ہے جب رطوبات زیادہ ہو جاتی ہے۔ اس سے بصارت کو نقصان پہنچتا ہے۔

ملاحظہ ہو اس حال میں ہو کہ اس میں کوئی چیز تواتر پیدا کرتی ہو اس سے چٹکی چھوٹی ہو جاتی ہے اس بیماری کے اندر چٹکی کے ٹپس ہونے سے بصارت میں خرابی پیدا نہیں ہوتی بلکہ خرابی رسا بہت سے کم ہو جانے سے پیدا ہوتی ہے۔

شعب عنید کے اندر تنگی جو ست کی وجہ سے ہوتی ہے۔ زیادہ تر اس کو پیش آتی ہے۔ اور ماقبل مدح ہے اور رطوبات کی وجہ سے بھی ہوتی ہے۔ یہ قابل صاف ہے اور رطوبات اور یہ ست سے پہلی تک اس لئے ہوتی ہے کہ محبوب و دشمن ہونے سے ملاحظہ ہو کہ اندری اور کتوں ہو جاتا ہے۔ ابتداء کے لئے ماریوں اور شہد کے مرنے تیار کریں۔ یہ اہواء قائل ہے۔ یہ ماریہ فاروس کی زیادہ تعریف کرتے ہیں۔ (جائینوس)

(مخاروس) شہوط () کوکت ہیں۔ (مؤلف)

مذکورہ دو باتوں میں غلطی ہے مگر مریضوں ہے (جائینوس)

مرار دیاری، نزول الماء، کو صحت دیتا ہے۔ مرار ذاق البحر، (بحری کچھوا) بھی صحت دیتا ہے۔ (ارنجاس)

پانی کا ازالہ مقدح کے ذریعہ کرنا ہو تو مناسب یہ ہے کہ طویل مدت تک مقدح اس جگہ رکھا

جائے جہاں اسے برقرار رکھنا مطلوب ہو۔ (بقہ ط)

آنکھوں کے اندر جو پانی جمع ہو جاتا ہے وہ اس کھڑی رطوبت، رطوبت جلدیہ اور اس رطوبت کے درمیان رکھتا ہے جسے میں نے سفیدی بیضرہ کہا ہے۔

کی بیماری کے سبب نزول الماء کی تکلیف ہوتی ہے تو وہ ناقابل حائل ہے۔
بڑھاپے میں عارض ہونے والی نیکوئی پوست خشم کی زیادتی سے، حق ہوتی ہے۔ نیکوئی اور اصل رطوبت خشم کے اندر عارض ہونے والی خشی کا نام ہے جسے نادان حضرات آنکھوں کے اندر پیدا ہونے والے پانی کی ایک قسم تصور کرتے ہیں۔

نزول الماء کے مریضوں کو پسو، کمزری کے جائے، چراغ کو دو چراغ دیکھنے اور ضعف بہارت جیسے اعراض امتلاء رأس کے وقت، سکتہ کے آغاز میں اور معدہ کی وجہ سے صرع کی کیفیت میں عارض ہوتے ہیں۔ مذکورہ حالات کے اندر مذکورہ اعراض موجود ہوتے ہیں مگر آنکھوں کے اندر نہ ہوتے ہیں۔ ان اعراض کے ساتھ خوف، خواب، غینہ کے اندر اضطراب کی کیفیت، کانوں میں بھنبھنت، اور ثقل رأس ہوتا ہے۔ بشرطیکہ سبب سر کا امتلاء ہو۔ امتلاء معدہ کی سبب ہے تو مذکورہ اعراض کے ساتھ معدہ کے اعراض موجود ہوں گے۔

پانی سفید، سیاہ، نیکوئی، سونے سے رنگہ کا، اور مائل بہ سیاہی ہوتا ہے۔ چھ حصی اور چھ جامد ہوتا ہے جو حرارت نہیں کرتا ہے۔ اعضاء چکوں کو اوپر اٹھا کر اور آنکھوں کو رڑ کر دیکھتے ہیں اور مرنے سے پانی منتشر ہو کر پھر واپس آکر جمع ہو جاتا ہے۔ تو قدح کا طریقہ کار کر نہیں ہوتا۔ موثر یہ طریقہ ہیچد خراب ہے۔ اسے اختیار نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ اسکی وجہ سے پانی ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتا ہے۔ اور اسے ردی، عسبہ اقدح اور سریشا، ثقل ناماتا ہے۔

پانی کو نکالیں، اگر صاف، روشن اور مجتمع ہو اور نکال دیا جائے تو پانی ہو تو قدح کریں۔ ماساف، غلیظ جامد اور سخت ہو تو قدح کریں۔ (چاندیوس)
قدح سے مانع دو چیزیں ہیں۔

۱۔ پانی کی شدت غلظت اور زوہدت و سخت گاز عا اور لیس وار ہونا) حتیٰ کہ نکل جانا ممکن نہ ہو۔
۲۔ پانی کا سخت رقیق ہونا حتیٰ کہ دور ہو جانے کے بعد دوبارہ واپس آجائے۔ (مؤلف)

جسم میں امتلاء موجود ہو، یا رادی اخلاط ہوں، یا مریضوں کو درد سر لاحق ہو، تو ان وجود کے زائل سے چشمہ قدح سے مدد سے ان طبقات میں درد پیدا ہو جائے گا۔ جن کے اندر سورج آریں گے۔ در تمام مریضوں کی بیماری میں شریب مریں گے۔ بعد، قبل اریں مذکورہ بیماریوں کا ازالہ۔

نریں اور قدح کے بعد گھٹکھوں کی حفاظت کریں، تاکہ ان میں درم نہ پیدا ہو اور سر کاخیں رکھیں کہ اس میں درو پیدا نہ ہو۔

پانی صفاقِ قرنیہ اور رطوبتِ جلیہ کے درمیانی مقام پر ہوتا ہے۔ مقدح کا دائرہ وسیع ہوتا ہے۔ اور اوپر نیچے، دائیں اور بائیں چلتا ہے۔ الغرض یہ تمام جہتوں میں چلتا ہے۔ اور کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنتی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں ایک وسیع فضا موجود ہوتی ہے۔

صفاقِ قرنیہ میں شکاف دینے کے بعد سب سے پہلے رطوبتِ بیضہ ملتی ہے۔ یہ رطوبت بہہ کر اس سوراخ سے نکل جاتی ہے جو قدح کے موقع پر زیادہ ہوتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں آنکھیں ٹٹھکر دھنس جاتی ہیں۔

رطوبت۔ یہیہ، جلیہ اور صفاقِ صبیہ کے باطنی حصہ سے نکلی کا افع کرتی ہے۔ (جہینوس) اس مقام سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ، یہیہ صبیہ کے اندر ہوتی ہے۔ پہلی بات جو جہینوس نے یہ کہی ہے کہ وہ یہ کہ شکاف دینے پر سب سے پہلے رطوبت، یہیہ ملے گی۔ مطلب یہ کہ رطوبتوں میں، نہ کہ طبقات میں۔ قدح کے وقت، یہیہ کے زیادہ بہنے کا جہاں تک تعلق ہے یہ حالت اس وقت پیش آتی ہے جب صبیہ میں سوراخ ہو جائے۔ صبیہ کے باریک ہونے کی وجہ سے اس کا اندیشہ رہتا ہے۔ کی وجہ سے مقدح کا سر اجیز نہیں رکھا جاتا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو مقدح کے سر بحد تیز ہوتا حتیٰ کہ اس بات کے ضرورت نہ ہوتی کہ زخم نہایت قوت کے ساتھ لگایا جائے گا۔ اس سے مطلوب میں اتنا ہوتا ہے کہ قرنیہ کے اندر داخل ہو تو صبیہ کو قطع کر دے اور وہ نکل ہو جائے۔ کیونکہ وہ تیز نہیں ہوتا۔ رفتی ہونے کے باوجود صبیہ پر ایک طرح کی لڑکتہ ہوتی ہے جو سفید کی بیضہ کی جھلی کے مانند ہوتی ہے۔ چنانچہ مقدح اس سے ہٹ کر اترتا ہے۔ (مؤلف)

ررق (یٹھولی) رطوبت، یہیہ کی نکلی کو کہتے ہیں۔ (جہینوس)

ایک شخص قدح کرانے کے لیے تیار کی پختہ نہ تھی۔ میں نے اس کو مسلسل پھیل کھانے اور چپکے لگانے کا حکم دیا۔ تاکہ پانی پختہ ہو جائے۔ چہ قدح کرانے۔ کیونکہ پختہ ہونے سے پہلے قدح کر دیا جائے تو اس جگہ ماتی سرعت سے واپس آ جاتا۔ (مؤلف)

میں، سیاہ ازرد درمید گدے پانی کا کوئی علاج نہیں ہے۔ قدح کرانے کے لیے کوئی شخص آئے تو اس سے ایک کرسی پر بیٹھا میں اور سے حکم دین کہ ہاتھوں کی انھیں دونوں پنڈلیوں سے پھنسا لے۔

مقدحِ قرنیہ کے نیچے داخل ہوتا ہے۔ درم رطوبت، یہیہ صبیہ کے نیچے ہوتی ہے۔ قدح نریں

تو انگوٹوں پر ہاتھ کے ساتھ غصہ ہوا اور اس بیوی نے رپہ رپہ ہاتھ پیر سے لے کر
 میں میں تین ان ہڈی کے بل سے پھر کئی انگوٹوں اور پیر ہوا۔ اور اس نے کہا کہ وہ ہڈی
 خود اس کے تودہ ہار تقدس ہیں۔ اور میں میں وسات ان ہڈی کے بل میں ہیں۔ (یہ ہڈی)

تو اس نے کہا کہ ہڈی ہڈی ہڈی کے بل میں میں وسات ان ہڈی کے بل میں ہیں۔ (یہ ہڈی)
 کے ہڈی کے بل میں میں وسات ان ہڈی کے بل میں ہیں۔ (یہ ہڈی)
 کے ہڈی کے بل میں میں وسات ان ہڈی کے بل میں ہیں۔ (یہ ہڈی)

پانی (انگوٹوں کے ہڈی کے بل میں میں وسات ان ہڈی کے بل میں ہیں۔ (یہ ہڈی)
 خاکی رنگ کا، میز، گہرا، نیلگوں۔

اس ہڈی کے بل میں میں وسات ان ہڈی کے بل میں ہیں۔ (یہ ہڈی)
 انگوٹوں کے بل میں میں وسات ان ہڈی کے بل میں ہیں۔ (یہ ہڈی)
 انگوٹوں کے بل میں میں وسات ان ہڈی کے بل میں ہیں۔ (یہ ہڈی)

نزول الماء کی ایک عمدہ دوا:

تو اس نے کہا کہ ہڈی کے بل میں میں وسات ان ہڈی کے بل میں ہیں۔ (یہ ہڈی)
 انگوٹوں کے بل میں میں وسات ان ہڈی کے بل میں ہیں۔ (یہ ہڈی)
 انگوٹوں کے بل میں میں وسات ان ہڈی کے بل میں ہیں۔ (یہ ہڈی)

انگوٹوں کے بل میں میں وسات ان ہڈی کے بل میں ہیں۔ (یہ ہڈی)
 انگوٹوں کے بل میں میں وسات ان ہڈی کے بل میں ہیں۔ (یہ ہڈی)
 انگوٹوں کے بل میں میں وسات ان ہڈی کے بل میں ہیں۔ (یہ ہڈی)

پر سوائے اور آنکھوں کو باندھ لے تاکہ پانی زائل ہو جائے۔ ہلکا جانا لے۔ آنکھوں پر صاف روئی سے ذریعہ اندھے کا گود اور روغن بنفشہ کا ضماد رکھے اور اوپر سے نرم پنی باندھ لے۔ روزانہ اسکی ایک یا دو مرتبہ درجہ حرارت کے مطابق تجدید کرے۔ آنکھوں میں ایک ہفتہ تک ٹھنڈا شیر جاریہ اور سفید میو بیض کا قطور کرے۔ کورس پورا اور درد میں سکون ہو جائے تو شیاف انیش کا قطور کرے اور بروایتین کا ضرور استعمال کرے۔

جو پانی مثل دانہ موتی کے ہو اور شعاع اس سے دیکھی جاسکتی ہو وہ عمدہ ہوتا ہے۔ ہنر رنگ کا پانی جس سے شعاع نہیں جاسکتی روئی ہوتا ہے۔ اس کا قدح نہ کریں۔ (طیب کا معہوسم)

قدح کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب مریض نہ رات میں دیکھ سکے نہ دن میں نہ اسے اور نہ ہو اور نہ کھانسی، قدح کے بعد پشت کے بل اس طرح لیٹا رہے جیسے کوئی بوسہ و حرمت مراد۔ غصہ، جھنا، اور شرب سے پرہیز کرے۔

ابتداء نزول الماء کے لئے:

مراد و مرغ کا۔ غوطہ کریں۔ یا زعفران بھجوا کر استعمال کریں۔ یا آب فوج بری، یا قلعہ یا منہ کا سرمہ لگا میں۔ (شمعون)

پانی ٹی رنگ کا ہوتا ہے۔ عمدہ طیب اور قابل قدح و دہو ہوتا ہے جو سفید، پتلتے سوکے موتی کی طرح ہو۔ مریض دن میں تو تھوڑا دیکھا ہو تو۔ کام طلب۔ ہے کہ پانی اسکا نہیں ہوا ہے ہذا قدح تب ہی کریں جب وہ اکٹھا ہو جائے۔

۱۰۔ از جاتی، سیاہ و درختی رنگ کے پانی کا قدح نہ کریں، قدح کے بعد مریض پشت کے بل لیٹ جائے اور کو باندھ لے تاکہ حرارت نہ رہے۔ مریض کو ہلکا اور سرخ ہنسی لگنا دیاں۔ روغن بنفشہ کے ساتھ لڈکے گود آنکھوں پر رکھنے سے حد پنی سے باندھ دیاں۔ دن کے شروع اور آخر میں اسکی تجدید کرتے رہیں۔ تین تک۔ سے حد ایک ہفتہ تک آنکھوں میں ۱۰۰ گود قطور کریں۔ ساتویں دن و رات میں سکون ہو جائے تو شیاف انیش کا قطور کریں۔ قدح کا عمل موسم سرما کے شروع یا آخر میں ہونا چاہئے۔ (عبداللہ بن یحییٰ)

جمع سوکے سے پہلے نزول الماء کا قدح نہ کریں۔ احتیاج سے قبل قدح کر دیں گے تو پانی دوبارہ واپس آجائے گا۔ (ابن ماسویہ)

پتلی کشادہ تین اسباب کے تحت ہوتی ہے:

۱۔ طبقہ عنیبہ کی پوست،

۲۔ طبقہ عنیبہ کے اندر ورم کا پیدا ہو جانا،

۳۔ طبقہ عنیبہ کے اندر رطوبت کی کثرت۔ پوست سے پیدا ہونے والی کشادگی رطوبت ہے۔ ورم سے لاحق ہونے والی سہل اعلات ہے۔ اسی طرح اندرونی رطوبت سے پیدا شدہ کشادگی بھی تھراں ہے۔ استفراغ کے ذریعہ اعلات نکلیں

ثقب قنیہ کے محاذ میں جو حصہ ہوتا ہے۔ وہ حسب ذیل وجوہ سے سکڑتا ہے۔

۔ پوست، جیسا کہ پوزعوں کو پیش آتا ہے۔

۲۔ رطوبت بضر کا استفراغ۔

دونوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ ثانی مذکور کے ساتھ پتلی تنگ ہوتی ہے۔ اولیٰ اندر میں

ایسا نہیں ہوتا۔ (جالینوس)

ابتداءئے نزول الماء کے لئے:

عصارہ دایان، شہد عصارہ کی چوتھائی مقدار کے ساتھ اس قدر ابالیں کہ گاڑھا ہو جائے۔ ورم مسلسل رہنے کے طور پر استعمل کریں۔ عجیب اثر ہے۔

ثقب عنیبہ کے آسائے (کشادگی) سے بصرہ مزور ہو جاتی ہے چنانچہ انسان چیزوں کو اصل سے چھوٹی دیکھتا ہے۔ آخر کار بصرہ تائب ہو جاتی ہے۔ فصد و ساس سے کام لیں، ماسقین و رطوبتوں کو قطع و برید کریں۔ اعلیٰ جہت پر چپکنے لگیں۔ ورم و انہجوں پر نمک اور پانی اندھیں۔

پتلی کی آبی ایک یہ ہوتی ہے کہ ساتھ میں تمام رطوبت چھوٹی ہو جاتی ہے اور ایک یہ ہوتی ہے کہ وہ پتلی تنگ ہوتی ہے۔ نیمہ مپانی سے۔ نہ کریں۔ تمام میں داخل ہوں، صاف پانی میں ادا کرے۔ مچھلیں حصہ میں پانی کا رمدہ لگیں۔ (اربا سیوس)

مرادوں کے شفاف خلعت بصرہ، منتشر و دربروں الماء میں عنید میں۔ مرادوں کے حادوں میں میں سائب پتلی، اپانیل سوختہ، زخمیں، فضل سفید، کثرت ورم کا کافی کریں۔ (ابن ہشام)

ثقب عنیبہ کے اندر کشادگی حسب ذیل اسباب سے پیدا ہوتی ہے:

۱۔ شدید ضرہ، جو کسی تیز یا زہریلی موجدہ کی میں ہو۔ عیبہ میں ورم آجاتا ہے، جس سے

کشاوگی پیدا ہو جاتی ہے۔

۴۔ پاکیزگی نہ ہونی سبب ہے۔ یہ ریاضت و عورتوں اور بچوں کو، حق سوتی ہے۔ مریش پتھر شیش
ہیئتہ، ہلکتا جی ہے تو تھوڑا۔ یہ مرض میں پوری ہے۔ (نشین)

ثقب کے اتساع (کشاوگی) کے اسباب حسب ذیل ہیں:

۱۔ رطوبت شدید و خشکیت۔ اس سے عنیبہ میں تو پیدا ہو جاتا ہے۔

۲۔ عنیبہ کے اندر شدید یہ سست، چھانچہ ثقب میں شام کی پیدا ہو جاتی ہے۔

۳۔ عنیبہ کے اندر ورم کا پیدا ہونا۔

۴۔ میں آتی یا قارطوبت، یہ یہ خشکیت سے پیدا ہو جاتی ہے۔ (موجب)

نزول الماء کی علامات:

پانی جمع ہو رہا ہے سو چاہے کتنی طرح پچھا جا سکتا ہے۔ مجمع ہونے سے اس کا سبب پوشیدہ ہوتا
ہے۔ انکی باتوں و حالت میں یہ مشاعرہ نکھوں کے سامنے چھوٹے چھوٹے ہتے اڑتے ہوئے دکھائی دیتے
ہیں یہاں یہ بھی حوں بھی پھر نہرتی ہے۔ پانی جمع ہونے میں ہلکا ہوتا ہے تو سہارے جاتی رقی ہے۔

قسمیں حسب ذیل ہیں:

۱۔ شدید سیلوں اور ساف و شفاف۔

۲۔ رجاہن۔

۳۔ اولے کی طرح سفید۔

۴۔ پانی رنگ ہوا۔

۵۔ سرخ۔

۶۔ پانی۔

۷۔ رطوبت سے یہ سبب میں پانی پیدا ہوتا ہے۔ اس کا قندن، نام نہاں نہیں ہے۔ پانی
سے مالتھ بھی سبب ہوتا ہے۔ یہ کچھ بند ہے اسے مہدم کریں۔ پانی سے پیدا شدہ اعراض اور
معدی اخراجات سے پیدا ہوئے، اس کے عارضوں میں یہ تیار ہیں۔ برہنہ تھوڑے عوارض
میں معا اور یکساں آتی ہے۔ یہ معدن ہارہ ہونی ہے۔ درجہ فایہ نکھ میں آتی ہے و اسباب

سے آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں۔ دونوں کا قیاری فرق یہ ہے کہ نروس الماء میں مریشی شب و روز میں امتیاز کر لیتا ہے۔ سورن کی ٹکیہ کہاں ہے اسے دیکھ لیتا ہے مگر موخر الذکر مریشیوں میں یہ بات نہیں ہوتی۔

مناسب یہ ہے کہ جس تکہ میں پانی ہو اس کو بند کریں اور انگوٹھے سے تکہ پک کو نچوڑیں، اور ہر ادھر و ہر اترت حرکت دیں۔ پھر تکہ کھوں کر دیکھیں۔ پانی جمع اور پختہ نہ ہو گا تو انگلی سے نچوڑنے پر منتشر ہو کر فٹ جائے گا۔ جمع ہو چکا ہو گا تو پہلے سے زیادہ مریشی اور کشادہ ہو جائے گا پھر اپنی سابقہ شکل اور حجم میں واپس آجائے گا۔ پانی منجمد ہو گیا ہو گا تو دبائے سے قطعاً غرض میں حرکت کرے گا۔ شکل میں۔

رنگ بھی اس کی علامت ہے۔ حدید کی اور اسرہنی (جو ہے اور پارہ کارنگ) اس بات کی علامت ہے کہ پانی متوسط طور پر جمع ہو گیا ہے اور علامت کے سے موافق ہے۔ باقی جو پانی جس (۱) اور (۲) کی طرح نہایت سفید ہو وہ شدت سے منجمد ہوتا ہے اور قدح کے لئے موزوں نہیں ہوتا۔ (بولس) جسکی اور سیاہ پانی دونوں روی ہوتے ہیں، قدح کے قابل نہیں ہوتے۔ رکاوٹ پانی جو دبائے اور نچوڑنے سے حرکت کرتا ہوتا ہے اپنی شکل سے متاثر ہو۔ اس کا قدح مفید نہیں ہوتا۔ کیونکہ شدت سے منجمد ہونے والا پانی تپکی سے اور سیاہ جالے تو کسی چیز سے ٹپکتا نہیں ہے بلکہ فوراً پس آجاتا ہے۔ اور رفع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ شدید ملامت ہو جاتا ہے اس میں رطوبت پتہ بھی نہیں ہوتی۔

پانی کی ایک قسم ایسی ہے جو کبھی رستائیں ہے۔ اس کی ایک نوعیت وہ ہے جو ساہجاس کے بعد رست جاتا ہے۔ قابل قدح پانی وہ ہے جو امتداد کے ساتھ جمع ہوتا ہے۔ بعد رقیق پانی قاعدہ کریں۔ رقیق پانی کی علامت یہ ہے کہ دبائے اور نچوڑنے سے فٹ جاتا ہے۔ چاند کی علامت یہ ہے کہ اس کے اندر حرکت قطعاً نہیں ہوتی۔ معتدل پانی کی علامت یہ ہے کہ غرض میں پختہ اور کشادہ ہوتا ہے پھر اپنی شکل پر واپس آجاتا ہے۔

شدید سفیدی والا پانی پانی قاعدہ کریں۔ کیونکہ یہ شدت سے منجمد ہوتا ہے۔ حدید کی اور رقیق قاعدہ کریں یا جاتا ہے کیونکہ امتداد کے ساتھ یہ منجمد ہوتے ہیں۔

علاج:

مریشی سے اس میں آفتاب کے سامنے بیٹھے۔ کیونکہ ایسی حالت میں پانی صاف دکھائی دیتا ہے۔ صوب یا یا اور روشنی میں دکھائی نہیں دیتا۔ بعد ازاں تندرست آنکھ کو بند کریں۔ تاکہ مریشی جو کچھ

لیجئے اس کی وجہ سے بھانسنے سکے۔ مریض کو علم دیں کہ ٹاکٹ کی جانب زرا یہ "ٹھکی" کی جانب نظر کرے۔ زرا یہ صفائی کی جانب التفات نہ کرے۔ پھر سلاخی کے کنارے کی مقدار میں "ٹکھو" کی سیاہی سے دور رہے۔ (اظہار)

ایسا کرنے تاکہ مقدار داخل ہو تو ثقب مہیہ تک پہنچی کر دیا جائے۔ (مذہب)
جگہ کو مقدار کی دم سے اس طرح متعین کریں کہ اماں اتنا ہواؤں کہ اس میں کدھا ہو جائے۔ یہ عمل دو باتوں کے پیش نظر ہوتا ہے، ایک یہ کہ مریض صبر کا کام ہی ہو سکے اور اسکی آرامش ہو جائے۔ دوسری یہ کہ میز سے اس کے ایک جگہ ہو جائے جہاں وہ کام ہو سکے اور میز سے قطع کریں تو پھیلے نہیں۔ اب تیز سے اس جگہ رکھو برحالت ہے، بائیں حتی کہ یہ محسوس ہو جائے کہ مقدار ایک مریض فضا کے اندر داخل ہو گیا ہے۔ مناسب پڑے کہ ہم ان کے اندر مقدار کے داخل ہونے کی مقدار اتنی ہی ہو جتنی دوسری مہیہ سے سیاہی سے "ٹکھو" ہوتی ہے۔

اس کے بعد مقدار پانی کے اوپر دیا جائے۔ کیونکہ پتیل قریبی صفائی کی وجہ سے نمایاں رہتا ہے۔ بعد ازاں مقدار کو اس حشاء قریبی سے پیچھا اتاریں جس میں پانی ہوتا ہے۔ تار سے پینے کی جانب دباؤں۔ اور مقدار کو پیچھا کر کے رکھیں پھر انھی میں پانی چڑھاؤ۔ تو چھ دباؤں حتی کہ تہ پڑھ کے اسے بعد مقدار "تستہ" "تستہ" ہوتے ہیں۔ اور "ٹکھو" کے اندر "تستہ" نمک اور پانی کا قطور رہیں۔ اور اس سے "ٹکھو" کو "تستہ" کریں۔ اور دھانی کے ساتھ زرا کی بیٹھ اور رخن گل رکھ کر ہاندھ دیں۔ مندرست رکھ کر بھی ہاندھ دیں تاکہ اس کی حرارت سے دوسری صفائی حرارت نہ کر سکے۔ مریض کو ہمارے پاس میں سے میں۔ مانتا، منتا، خشبو، حرارتوں سے بائیں پڑھیں۔ ان میں۔ قدر ہاتھیں ان تک طیف دیں۔ ورائی مدت تک بندھیں پڑھیں دیں۔ ایسے کہ دروازہ اور دروازہ وغیرہ کی دھاتی بات پیدا ہو جائے۔ بعد ازاں حوالہ دیا جائے کہ مریض، پختہ یا نہیں۔ من سے نہیں ہے کہ عبارت کا قہر قدر کے فوراً بعد کرے نہیں۔ یہ "ٹکھو" اس سے پانی تیزی سے چڑھاؤ۔ ایسا اس کے پتلی کے پاس "ٹکھو" کی طاقت منتقل ہو جائے گی۔ مریض کو حرارت ہو جائے تو ہاتھوں سے پتلی بنی حوالہ دیں اور صورت حال کی اصلاح کریں۔

مقدار داخل ہو تو تیز سے ارادہ یہ صفائی کی طرف مائل ہو جائے اس طرح تیز ہادی صفائی محفوظ رہیں گی۔ اس کے بعد مقدار "تستہ" "تستہ" کر دیا جائے اور پھر میں پینے "تستہ" دیں۔ پانی گرم، گرم بنے میں، شام، چمک چمک کر دیا جائے۔ اس مقدار کے درجہ تمام گوشوں میں سے سے منتقل ہو دیں۔ اس طرح صفائی ہو جائے گی۔ پانی اور یہ صفائی پھر یہ

پہا نچہ مذکورہ خدام اور ایک دوسرے امتر بی شخص جس کی آنکھ سے اندر تیرے چہرے سے انتشار ہو گیا تھا کم دیکھتے تھے۔ (طیبتکوع)

زرقہ نام کی بیماری دراصل نام ہے رطوبت حیدرہ کی پوست کے حدت زیادہ بڑھ جانے کا۔ یہ آنکھوں کی آفتوں میں سب بڑی آفت ہے۔ (چاینوس)

زوال امراء کو دیکھنے میں اس کی مشابہت ہے ایسے سفیدی قصبی ہو جاتا ہے غیر شفاف اور کاموا اور اپنی بند سے قطعاً حرارت نہیں کرتا ہے۔ لہذا علم میں رہیں اور اس کا قلعہ نہ کریں۔ (مؤلف)

متہ حیدرہ کتبہ میں آتا جاتا ہے تو موشوں سے اسے دیکھا جاسکتا ہے۔ (چاینوس)
یہ وہ جگہ ہے جہاں قریہ کو حیدرہ سے الگ کر کے محبوبس کیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اسکی مشابہت کھڑا مال سے ہو جاتی ہے۔ (مؤلف)

تاب سے اس مقام سے ان حضرات سے خلاف اصل ملتی ہے جن کا خیال یہ ہے کہ پانی حیدرہ سے اندر ہو جاتا ہے۔ چاینوس نے اس کی تصدیق کر دی ہے۔ (مؤلف)

اس نے "بابوں" میں کہا ہے کہ یہ سب پانی و حرارت سے نروں لواء کامرین صحتیاب نہیں ہوتا۔ یہ اس سے ہو جاتا ہے۔ بلکہ پر جو قلعہ رخی ہوئی ہے وہ پھٹ جاتی ہے چنانچہ دوسرے پانی کا قلعہ کرتے وقت یہ پانی ہمارا ہے اندر داخل ہو جاتا ہے۔ (مؤلف)

ابن فراس ایک زمانہ تک جتنے جتنے بایں صورت و قیمت رہا ہے، لکنہ اس کی آنکھوں سے اندر درگاہ نہیں تھی۔ ابتدا یہ حال ہے کہ قلعہ میں قلعہ سے اس کا پانی ہے کہ چھوٹا قلعہ کے اندر حیدرہ سے سامنے کوئی چیز موجود تھی جو اس سے پھٹ جاتی تھی۔ (مؤلف)

شب حیدرہ کا متہ اور رطوبتوں کے مٹ جاتی ہو جاتا ہے۔ رطوبتیں زیادہ ہونے کی تو شدید تباہ پیدا ہوتی ہیں۔ جس کی وجہ سے سورج شاد ہو جاتا ہے اور طبعیات پیدا کرے گا۔ (چاینوس)

حیدرہ سے ہونے والی رطوبتوں کی کمی سے ہوتی ہے۔ چنانچہ تباہ ہو جاتا ہے۔ یہ وقت حیدرہ میں رطوبت ہو جاتا ہے جس سے وہ سڑ جاتا ہے۔

پہلی کشادگی حسب ذیل وجوہ سے ہوتی ہے

۱۔ رطوبت، یعنی نیشہ سے حیدرہ میں تباہی پیدا ہو جاتا ہے۔

۲۔ یہ تباہی خود طبع حیدرہ میں پیدا ہو جاتا ہے۔

طبقہ عنیبہ میں تناؤ حسب ذیل اسباب سے پیدا ہوتا ہے:

۱۔ طبقہ میں ورم ہو جائے۔

۲۔ اس میں پوست پیدا ہو جائے۔

۳۔ اس میں رطوبت زیادہ ہو جائے جس کی وجہ سے تاد پیدا ہو جائے۔

عنیبہ کی پوست اور خشکی سے جو حالت پیدا ہوتی ہے وہ عسیر اعلیٰ ہے۔ ورم حر، فیہ وکے

سبب سے پیدا ہونے والی کشادگی حالات سے درست ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

جالینوس کی گفتگو سے یہ ظاہر ہے کہ انتشار کے تین اور تنگی کے دو اسباب ہیں۔ (مؤلف)

رطوبت زیادہ ہو جاتی ہے تو جو حالت عسارت میں کی جاتی ہے۔ بہت زیادہ گاز بھی

ہو جائے اور نزول اسواء جیسی کیفیت لاحق ہو جائے تو بصارت کو مراد دیتی ہے۔ گاز صاپین پور سے

سوراش میں مکرار و گرد ہو تو مرض اشیاء و اصل سے پیچھے کی جائے گا۔ یہ نکتہ چکی ہو چکی ہوتی ہے۔

گاز صاپین وسط میں ہوا ہو تو مرض مریضے کو روشن دان، پیچھے گا۔ کیونکہ اس کی نکادہ شد مریض کے

بخش دیکھ پر نہیں پڑے گی، اس کے اور طرف کے مقامات پر پڑے گی۔ لہذا جسے وہ نہیں دیکھ رہا ہوتا

ہے اسے خیال کرے گا کہ روشن دان نہیں ہے۔ یہ غایب اور گاز بھی رطوبت چکی کے روشن دان

کے مختلف مقامات پر بکھر کر ہوتی ہو تو مرض اشیاء کو ایسا نظر آئے گا جیسے کوئی جگہ ڈر رہا ہو یا کوئی

ورہ ہو یا کوئی صورت۔

ایک نکتہ کی آنکھ میں ایک تیز دھبہ، جس کی وجہ سے رطوبت زیادہ ہو گئی، اور پتی

سوراش فوراً ہی سبز کیا۔ قریب بھی چوراجہ پراکھڑا کر دینا کہ بعد یہ رطوبت جمع ہو گئی، ورم

عسارت باب ہو یا کہ اس طرح کی بات ہمارا مقولہ ہے۔ عام طور پر سیاہ رطوبت کے بعد مدھاپین

عارض ہو جاتا ہے۔

اس ملاء میں مریضوں میں یہ معائنہ مناسب ہے کہ ورم کی آنکھ نہ لڑائی جائے قریب

پتی شدہ ہوتی ہے، شدہ نہیں ہوتی، تو قدح رنما مفید نہ ہوگا۔ یہ نکتہ اس کیفیت کے ساتھ مدھ

موجود ہوگا۔ (جالینوس)

یہ محل نظر ہے۔ (مؤلف)

ضرر پہ سے پیدا شدہ انتشار کے لئے عمدہ دوا

یہ دوا چکی وند دیکھ کر کریں۔ عمدہ دوا ہے۔ (مؤلف)

پتلی کی تنگی کے لئے موزوں آس اور زعفران سے بنا ہوا شیاپ ہے۔ (اریا سیس)

اس شیاپ کی بنیاد قطور ملینیات پر ہے کیونکہ ط قنور صلب ہوتا ہے۔ (مولف)

زرق نام کی بیماری یہ ہے کہ ٹمب مٹی میں دیکھیں تو نخر سے نکالے گا۔ یہ جگہ سخت نیتلوں ہے۔ یہ ہنست ہو جاتی ہے تو سر بغض کی بھارت معدوم اور ابتدائی حالت میں ہوتی ہے تو کمزور ہو جاتی ہے۔ اور اصل یہ جدید یہ لی فٹشی اور نہشت ہوتی ہے۔ (اریا سیس)

پتلی کی تنگی یوست کے نتیجہ میں ہوتی ہے۔ (مولف)

قدح کرے ہوئے کبھی آنکھوں کے اندر خون آ جاتا ہے، اس کی وجہ پرواؤں نہ کریں۔ بلکہ مقدح کے ذریعہ اس خون کے اندر پانی ملا دیں اور سب کو نیچے کی جانب دبا میں۔ کبھی پانی مشکل سے آتا ہے۔ یہی صورت میں عموماً خون نکالیں بائیں طور کہ مقدح کو دیکھ مفری کے گوشہ تک زیادہ دبا میں۔ پھر سب کو باہم مخلوط کر کے نیچے کی جانب دبا میں۔

وضوح رہے کہ پتلی کی تنگی یوست اور رصوبت کا نتیجہ ہوا کرتی ہے۔ بعد میشر کی مٹی تدبیر ورحالت کیفیت کو معلوم کریں پھر طاق کریں۔ (مولف)

پتلی کی تنگی کے ساتھ ضعف بھارت بھی ہے تو اس کا سبب یوست ہے، کیونکہ سوراخ کی تنگی ہی حال میں بھی سوء بھارت کا سبب نہیں ہوتی۔ (مولف)

بلکہ یہ کیفیت با عرض ہوتی ہے کیونکہ تنگی ایک ایسی یوست کا پتہ دیتی ہے جو جدید یہ کو بھی رطوبت، بیضہ کی قلت سے پیش کی گئی ہے۔ در صورت حال یہ ہونا۔ پتلی رطوبت، بیضہ کی کثرت سے تک ہو گئی ہے تو جدید یہ اپنی طبعی حالت پر باقی رہے گی۔ سوراخ کی تنگی سے جو دلت بھارت میں اضافہ ہوتا جائے گا۔

بروزوں کی آنکھوں کا قدح ایک باریک سے سیا جاتا ہے۔ مگر یہ ان لوں کی آنکھوں کے لئے مفید نہیں ہے۔ (جالینوس)

پتلی کی تنگی کے ساتھ پوری آنکھ کو درد، دہلی خور سے تو یہ سمجھیں کہ بیماری رطوبت، گرمی، خشکی اور قلت غذائیت کی وجہ سے ہے۔ تنگی کے ساتھ آنکھ فریہ اور پھول ہوئی ہو، مگر ہی ایسا ہونا ہے تو بیماری کا سبب عیب کا مطلوب ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے اس میں استرخاء پیدا ہو جاتا ہے اور سوراخ سکڑا لگتا ہے۔ (مولف)

کئی مریضوں کا میں چاروں طرف سے آنکھ کی پتلیاں بالکل صاف۔ تھیں، مگر وہ دم سے دم تھیں۔ رد و کور کو میں برعکس تصور کرتا ہوں۔ (مولف)

جن لوگوں کی نگہوں سے اندر پانی، غیر واسطی شیشیہ موجود ہوں جن کا عارضہ یہ ہوتا ہے انہیں سورج کے سامنے نہ آئے ہیں، اس سے انہیں پرے رکھیں۔ غرض یہ بات ان تمام مریضوں سے ساتھ رو رکھیں جس کی نگہوں میں کوئی بیماری موجود ہو۔ کیونکہ یہ ممکن نہیں ہے کہ نگہوں کے اندر حقہ بیماریاں مار غرض ہوتی ہیں۔ اس سے فاقہ فاصل طور پر ہمیں حاصل ہو، عارضہ عین تکمیل میں مریض روشنی کے سامنے بھی آجاتا وہاں سے مناسب ہے کہ چشم کے عارضہ باید اور امراض چشم کے معائنہ میں روشنی سے دور رہیں۔ و شش کریں کہ روشنی پیچھے رہے یا اس کے سامنے سے دور رہیں۔ میری گفتگو کو بچوں کے، اعلیٰ عمر سے متعلق ہے۔ کیونکہ روشنی کے سامنے رہتے ہوئے بھی بچوں کا عارضہ یا جاتا ہے۔ جیسے ان کی قلعہ و ہرید اور شش کا زائے۔ غرض وہ تمام عارضہ جس میں طبیب کو ضرورت ہوتی ہے کہ نگہیں بھی موبی ہوئی ہوں۔ مگر شدید شباب تا ثمر یا قیامی موجودگی میں مریض اپنے مناسب ہے کہ روشنی سے اصدا چہ سے دور رہے، اس سے کہ عین نگہوں یا اندر کسی دوا کا قطور کرنا چاہیے۔ اپنے وقت میں مناسب یہ ہے کہ مریض روشنی کی جانب مائل رہے تاکہ طبیب، چھٹی طرف، پوچھے۔ مگر روشنی کے محاذ میں نہ رہے۔ اسی طرف نظر نہ کرے۔ قدرتی طور سے مریض کے محاذات میں مناسب ہے کہ مریض اس طرف چھٹے۔ روشنی کے ساتھ سے پائی محفوظ رہے۔ بائیں مدد طبیب اور حوا سے مریض نہ ہو۔ روشنی کا محاذ مائل بھی نہ ہو۔

قدس کے وقت کسی مریض کی وجہ سے گفتگو نہ ہو، جس کی طبیب و ضرورت سے مریض حرکت کرے اور شدت سے پسینے لگے حتیٰ کہ چہ و خون سے چر جائے تو یہ عارضہ ہی ہوگا۔ (برہنہ)

ثقب (سوراخ) میں کشادگی حسب ذیل وجوہ سے پیدا ہوتی ہے

۱۔ طبعی طور پر

۲۔ بیماری کی وجہ سے۔

بیماری عنیبہ کے امتداد (پھیلاؤ۔ ترقی) سے پیدا ہوتی ہے اس میں ترقی پیدا ہونے کے اسباب حسب ذیل ہیں:

۱۔ پوست

۲۔ عدم

کرنے کا جو موزن ثابت ہوئی۔ مگر ہم یمن و حمل صحت نہیں ہوئی۔ (مؤلف)

حیدر یہ کی دوست سے پیدا شدہ ذرہ قہر میں ہے۔ (ہائینوس)

لکھنؤں امراء کے سے عمدہ ہے۔ اگر باقی شہر میں گوند و کرشمہ کیا جائے تو شہر سے لاحق شدہ انتشار میں بیحد مفید ہے۔

عصارہ بخورم یکبارہ شہر یا کسی شہر میں شامل کر لیا جائے تو اس سے نروس امراء بالکلیہ جاتا رہتا ہے۔ شونیز میں کرور و فن ایرس کے ساتھ سقوط کرنا پانی کی ابتداء میں مفید ہے۔ شہر کے ساتھ طہیت کا استعمال یہ شہر لگانا ابتداء امراء کا راز ہے۔ (مؤلف)

اس میں بیحد موثر ہے (دیسٹوریڈوس)

قریبوں کے اندر آنکھ کے اندر پانی کے لئے چلنا شروع کر دیتی ہے مگر سوزش پیدا کرتی ہے جو پورے دن باقی رہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شہر وغیرہ کے ساتھ شامل کی جاتی ہے اور شیاؤں ڈال جاتی ہے تاکہ حدت ٹوٹ جائے۔ (مؤلف)

زعفران کی خاصیت یہ ہے کہ کسی بیماری کے بعد عارض ہو جانے والے زرقہ کا اثر کرتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

یعنی پانی کا۔ (مؤلف)

مغربیہ کا عرض اس (شہر کی) ترویج کرنے والی ایک چیز کی وجہ سے ہو گیا ہے۔ یہ تروغیر وغیرہ سے منہ کے اندر پیدا شدہ کسی ورم یا طوبت کی نشانی یا پورے شہر سے پیدا ہوتا ہے جو اس کی وجہ سے منہ کے اندر ترویج ہو جاتا ہے۔ اس میں تنگی منہ کی رطوبت یا طوبت چھپنے کی قوت سے پیدا ہوتی ہے۔ کبھی ایسا ہو گیا کہ عرض بھٹکے جیسی چیزیں جیسی چیز دیکھنے لگتا ہے۔ ایسا تروغیر (پانی کی ابتداء) کی وجہ سے نہیں بلکہ عرض مقامات پر رطوبت چھپنے کے حشک ہو جانے سے ہوا کرتا ہے۔ (حشین)

انہوں میں اتفاق ہے کہ یہ جسم کو بوجھنے والی ہوتا ہے نیز کچھ کی کمی اور رطوبت چھپنے کی اس حد تک قوت سے پیدا ہوتی ہے کہ کسی کا اثر اس پر ظاہر ہو جاتا ہے۔ اسے انشاء اللہ ضبط تحریر میں لائیں گے۔ (مؤلف)

خیالی تصویریں تمام کی تمام چار قسم کی ہوتی ہیں:

۱۔ پانی کی ابتداء سے بننے والی۔

ہمارے سرمہ لگائیں مفید ہے۔ (بولس)

نزول امعاء کے مریش کا معانہ کرتے ہوئے سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ کسی تکلیف کا سوراخ
اشادہ تو نہیں ہے۔ معانہ میں دوسری تکلیف بھی رہیں۔ اگر ایسا ہے تو غور کریں کہ قدح کریں یا
نہیں۔ کیونکہ پہلی چیز نہیں ہے تو قدح کے باوجود مریش کیجئے نہ سکے گا۔ کیونکہ یہاں غصہ بخوف کے
اندزہ شدہ ہو جاتا ہے۔ نزول امعاء سے اور رطوبت جدید یہ کہ اندر کوئی ہوئی غلطی سے پیدا شدہ
ہوئے وغیرہ جیسی خلیوں تصویروں کے درمیان فرق کیا جاتا ہے۔ نزول امعاء سے پیدا شدہ
صورتیں ایک ہی حالت پر مسلسل باقی رہتی ہے۔ رطوبت جدید یہ سے پیدا شدہ بعض حالات
میں زیادہ ہلکی ہو جاتی ہیں۔ (چالینوس)

نزول امعاء سے پیشہ جو خیالی تصویریں بنے جاتی ہیں ان کا سبب دماغ ہوتا ہے۔ یہ تصویریں
دماغی سینکڑوں ہوتی ہیں۔ دماغ کے مقدمہ خیالی پر وقت آتی ہے تو یہ صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ دماغی
معدوں و اشارات سے بھی یہ صورت حال پیدا ہو جاتی ہے۔ اس میں اور نزول امعاء سے پیدا شدہ
تصویروں میں فرق یہ ہے کہ معدوں و اشارات سے جو صورتیں بنتی ہیں۔ وہ دونوں آنکھوں کے اندر پکڑ
ہوتی ہیں۔ مگر آنکھ سے تعلق رکھنے والی صورتیں یا تو صرف ایک آنکھ کے اندر پکڑ لیتی ہیں۔
یہ دماغی ہوتی ہیں مدت ہے تو آنکھ سے مخصوص سمجھی جائے گی۔ مگر قریب جہد ہے تو معدوں و اشارات
و دماغ سے اس کا تعلق سمجھا جا سکا۔ اگر وہ ایک ہی حالت پر برقرار رہتی ہے تو یہ دماغی سمجھا
نہر سمجھی جائے گی مگر سرمہ پیش ہونی ہوں تو اس کا تعلق معدوں سے سمجھا جا سکا۔

مریش اور رطوبت کے استعمل سے جدید محسوس کرے تو یہ دماغی کا تعلق معدوں سے سمجھا جائے
گا۔ فی مد و محسوس نہ کرے تو تعلق دماغ سے سمجھا جائے گا۔

مریش کے ساتھ چوتھا قاعی اور اشارے پاؤں پاؤں اشارے کریں۔ یہ پانی و رطل مردمان
بشر طیکہ پانی رقیق اور ابتدائے میں ہو۔

خوش (پیکار) کا خون شدہ سرمہ و بخور سرمہ و استعمالات نزول امعاء سے مفید ہے۔
طریقہ دماغی نامیجہ بھی مفید ہے۔ دماغی () کہہ سکتے ہمارے شدہ کے ساتھ سرمہ کے استعمالات
استعمال کریں۔ نزول امعاء میں مفید ہے۔

سرمہ امعاء معانہ کرنا چاہیں تو دماغی پیکار بخاریں اور مریش و غصہ کریں۔ یہ پیکار دماغی
ہوئے۔ آنکھ و آنکھوں سے رہیں۔ کیونکہ مریش نے وقت پانی کا مزاج نہ ہو جائے گا۔ اشارات
نہ ساف اشارات کے بخاریں میں پورے ہو جاتی ہے تو معدوں سے دماغ کا رطوبت کے دماغ سے

نہر دماغی و دماغی

نزولِ ماء کی سب سے پرانی دوا میں مرارے اور مرے شیا ف ہیں۔ مراروں کی ضمانت عظیم ہے مگر ان کا اثر بہت کم ظاہر ہوتا ہے۔

مجر ب سرے:

ابتداء نزولِ اماء سے لے شیا ف۔ یہ سفیدی کا استیصال کرتا ہے اور انتشار میں مفید ہے۔ مرار و سر ایک طشتہ کی میں رکھیں۔ اور سارے تین گرم حلیت ایک چوٹلی میں پاندہ کر گرم کر کے مرار و سر میں رگڑیں۔ حتیٰ کہ سب تحصیل ہو جائے پھر اس میں ساڑھے تین گرم روغن ہلسا ڈال کر چھوڑ دیں۔ حتیٰ کہ گاڑھا ہو جائے۔ شیا ف بنا کر محفوظ کر لیں۔ یہ عجائبات میں سے ہے۔ (جالینوس)

یہ اس کا مصلح ہے۔ (مؤلف)

نزولِ اماء کے مریض کو قتب نے محاذ میں رکھ کر کھڑا کریں۔ اور اپنا انگوٹھا اس کے بالائی پلک پر رکھیں اور چہرہ جلد کی سے نکھالیں اور پانی کو نکھالیں، ہاتھ نکھانے اور حرارت دینے کے بعد مقررہ وقت نہ آئے تو قدح کریں۔ منتہیٰ مو کر مجتمع ہو جاتا ہو تو حائل ہے۔ (طیب نامعلوم)

پانی طرح مہیہ اور رطوبت جید یہ۔ مہین ہو تا ہے۔ یہ ایک کارآمدی رطوبت موتی ہے جو قتب علیہ میں جامد ہو جاتی ہے اور امید یہ اور بھارت کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔ اتداء میں اس کی پہچان مشکل ہے۔ چنچ ہو جائے کہ بعد پہچان آسان ہو جاتی ہے۔ وہ اس طرح کہ مریض آنکھوں کے سامنے چمچے کے چھوٹے بھنگے اڑتے ہو۔ یا بے نہاچیز یا شعاع نکلتا ہے۔ یا رکی کھل ہو جاتی ہے تو بھارت معدوم ہو جاتی ہے۔ پانی کے رنگ مختلف ہوتے ہیں۔ چھوٹے مہا کے مشابہ، چھوٹے شیشے کے مشابہ، چھوٹے شیشے کے رنگ اور چھوٹے رنگ اور چھوٹے رنگ۔ مہا کوئی ہوتے ہیں۔ مہا کے نیکوئی رنگ اس وقت ہو تا ہے جب پانی شدت سے جم جاتا ہے۔ یہ قدح سے تقریباً شعیب نہیں ہوتا۔ قدح سے پہلے مریض کو علم دیں۔ ایک آنکھ بند کرے۔ اور دوسری مریض آنکھ کا سورج شام سے تو قدح سے نکھالے ہو گا۔ یہ نیکو کامیابی سے ساتھ قدح رکھیں یا کیا تو مریض آنکھ نہ سکے گا۔ یہ نیکو زور بھارت کا سبب اپنی صورت میں پانی نہیں جلد نکھالیں مہا مہا ہو تا ہے۔ نزولِ اماء کی ابتداء میں بھی نیوں تصویریں معدوم یا رکیوں کی وجہ سے آئے بنتی ہیں۔ دونوں میں فرق خیر تصویر کے دونوں آنکھوں کے اندر مہا یہ ف ایک آنکھ کے اندر آئے سے کرتے ہیں۔ ایک آنکھ کے اندر جو خیر تصویر آتی ہے اس پر بطور پر وہی آنکھ کے اندر بھی آتی ہے تو یہ رکی شریست معدوم یا جانب سے

کبھی جائے گی اور اگر خیرانی تصویر صرف ایک ٹکڑے سے اندر آ رہی ہے یا دونوں ٹکڑوں سے اندر ہر دو نہیں آ رہی ہے تو بیماری کا تعلق ٹکڑے سے سمجھا جائے گا۔ خیرانی صورت دونوں ٹکڑوں میں ہر دو طور پر آ رہی ہو تو بیماری کا علاقہ معدہ سے ہوگا۔

وقت کے بارے میں بھی دریافت کریں۔ تصویریں آنے کے بعد تین یا چار ماہ گذر چکے ہوں یا چھ مہینے تک پر کبہر ہوتا ہے۔ ہاں۔ بلکہ صاف و شفاف ہو تو بیماری کا تعلق معدہ سے ہوگا۔ تصویروں کی آمد پر زیادہ زمانہ نہ گزرا ہو تو دیکھیں کہ یہ مسلسل آتی ہیں یا کبھی ملتی اور کبھی بھاری ہو جاتی ہیں۔ مسلسل آنا پانی کی علامت ہے۔ گاہ بگاہ سکون ہو جاتا معدہ کی کیفیت کا پتہ دیتا ہے۔ خاص کر تھمہ پر تصویروں میں میکان اور جودت بختم یا قسط نما پر سکون ہونا معدہ کی دلیل ہے۔ خیرانی تصویریں آنے کے وقت مریض معدہ کے اندر سوزش محسوس کرے۔ یا تیز قسم کا فتنہ آنے کے بعد تصویروں کی آمد میں سکون ہو جاتا ہو تو یہ معدہ کی دلیل ہے یا رت لہرات مریض کو شیع ہو اور خیرانی تصویروں کے آنے میں سکون ہو جاتا ہو تو یہ بھی معدہ کی دلیل ہے۔ مریض اس کا علاج بھی ہے۔ نزلوں مراء کی وجہ سے جو خیرانی صورتیں آتی ہیں ان میں لہرات اس کے استسما سے سکون نہیں ہوتا۔

پانی کا علاج:

جسم کا پھر کا استفادہ کریں۔ خدا صحت دیں۔ وہاں میں استسما کریں۔ جن میں مریض۔ عرق مایان، عطیت، شہد، روغن مسان، فلفل و راشق جیسی دوا میں لیتی ہیں۔ نزلوں مراء کے مسید دوا میں مریضوں و مصلوہ دوا میں عطیت، شہد، روغن مسان، وغیرہ سے تیار کی جاتی ہیں۔ یہ ماری دوا میں ضعف بھارت و پانی کی ابتداء میں مفید ہیں۔ کیونکہ مصلوہ مائی اور ملتی ہیں۔ (خیرانی) ابتداء نزلوں مراء میں اور معدہ کے سبب بننے والی خیرانی تصویروں کے ماریوں فرق یہ ہے کہ معدہ سے بننے والی دونوں ٹکڑوں کے اندر ایک ہی طرح کی ہوتی ہیں۔ اور نوز سے انصا صیت رہنے والی دونوں میں ایک ساتھ جھرتع نہیں ہوتی۔ کثرت ہوتی ہیں۔ نزلوں مراء کی حالت میں کثرت ہوتی۔ خیرانی صورتوں پر تین یا چار ماہ گذر چکے ہوں پھر بھی پانی صاف و روشن نہ آوے۔ تو سبب معدہ ہوگا۔ اس قدر مدت نہ گزری ہو تو یہ دیکھیں کہ یہ تصویریں شروع سے مسلسل آتی ہیں یا مسلسل آنے والی نزلوں مراء کی مدت ہیں۔ یہ مسلسل معدہ کی علامت ہیں۔ ان تصویروں پر پانی کا ماری۔ نوز مراء کی صورت میں سکون ہو جاتا ہو تو یہ مصلوہ و مائی معدہ کی

ہو گی۔ چھو دگ اپنے ملیں گے جن کی پتلیاں طبعی طور پر صاف و شفاف نہ ہوں گی۔ ہذا ثبات سے کام نہ لیں۔ حتیٰ کہ اگر سارے دھات اور علامات مبیہ ہو جائیں۔ غور کرنے کی باتیں کہ وہ ہوں ہی آنکھیں ایک ہی انداز کی ہیں "ایک ہی انداز کی ہیں تو ثبات غالب یہ ہے کہ نروس الماء کی وجہ سے نہیں بلکہ طبعی حالت کی وجہ سے آنکھوں میں کدورت موجود ہے۔ جن میں بعض کو دنیاں صورتیں نظر آتی ہوں ان کی خدائیں گرنے سے انجم ہونے کے بعد چھتیں یا تھوڑی سی دیر رہتے ہیں۔ یا ان میں کمی آتی ہے۔ کمی آتی ہے تو سبب معدہ ہو گا۔ معدہ کی سبب میں یارن کے استعمال اور جوہر انجم سے پہ سالی صحتیابی ہو جائے گی۔ (جائینوس)

نروس الماء کی معاون پروت مزاج، پروت ہو اور رطوبت چشم ہے۔ قابل قدح و پانی ہے جو اعتدال کیسے تھم چاہے ہو، چاہے اور چند رقیق یا قابل قدح ہے۔ چاہے کون ہے "وہ ہے کہ پلک پر انہماکی، بار بار حرکت، یں۔ اور پلک اٹھ کر، انکھیں تو نظر آتے۔ کہ پانی مشتکہ ہو انہماکی واپس آ کر پلک پر انداز علی جا۔ پانی جگہ غیر متحرک رہا۔ اسی کو چاہے لیں گے۔ جس پانی کا رنگ ہے اور سب جیسا ہے وہ معتدل انداز (اعتدال کے ساتھ چاہے) ہوتا ہے "اسی قابل قدح ہے۔ جیسا یا نہر (اے) جیسے رنگ پانی شد یہ انداز ہوتا ہے۔ یہ قدح کے قابل نہیں ہوتا۔ (طلیسی)

تپ انداز کا یہ مقام قابل غور ہے۔ (۱۰۷)

نروس الماء کا سریش قدح نہ کرے۔ یہ قدح کے سے آنکھوں کی طرف ہوا دھینچے گا۔

قدح کا طریقہ

سریش سایہ میں اور ایک سی جگہ بیٹھے جہاں ارکاجہ و آفتاب کے سامنے ہو۔ اس کا سر نیچے میں اور ٹکرائیں۔ پانی پور یہ "طلیسی کی طرف سریش کے قطر میں چھپا لے اور یہ صفائی کی طرف اساتہ ماضی ہو۔ اور مقدح کے کنارہ کو آنکھوں کی سیاہی سے اور رکھے۔ تاکہ اس کا رول کاٹل آنکھ کی طرف اصل سے تپتی ملک پہنچے جائے۔ سب سریش پانی ترقیت میں لیں اور اس جگہ پہنچا لیں جہاں مقدح رہنا چاہئے تاکہ اس کے سے ٹکرائیں جائے۔ پہنچا لیں، تو مقدح کا سر عامل نہ ہو، اس کے ہاں انداز اس مقدح کے سریش ہو چکی ہے ہو چکی ہے اس سے باہر پر پہنچنے کیلئے میں لے لے۔ اس سے زیادہ اس کا سر نہ ہو۔ اس سے زیادہ ہوا تو یہ "اور مصیبت کھڑی ہو جائے گی۔ بہتر یہ ہے کہ یہ جھٹل کا پیر ہو۔ جیسے جب چاہیں جوڑ میں اور جب چاہیں نکالیں۔ جہدار مقدح پر پہنچا لیں حتیٰ کہ متحکم اور قریب کو پہنچا لیں اس کے کہ قریب پہنچا لیں۔ مقدح سے چھڑکا نہیں۔ کیونکہ اس طبقہ پر لزجیت ہوتی

ہفتہ پر لا، دست ہوتی ہے اس لئے افق ہو جاتا ہے چہ مقدم کا رہا بھی تیر نہیں ہوتا۔ مقدم ندر داخل ہو جائے تو آنکھ پر روئی کا ایک قطار کھ کر بند کر دیں چکی برابر ہو جائے۔ مقدم کو پتی جگہ رہنے دیں پھر آنکھ کو کھول کر، کھینچیں کہ اس کا رہا کہاں ہے، اگر پانی کے مقدم تک نہیں ہے تو اس پر تھوڑا اور دباؤ لیں، حد سے آگے بڑھ گیا ہے تو پیچھے کھینچ لیں، حتیٰ کہ پانی کے برابر آجائے۔ ایسا کر لینے کے بعد چہ آہستہ آہستہ مقدم کے نچلے حصہ کو کھینچیں، یہوندہ اس کا رہا معکوس ہوتا ہے۔ مقدم کی دھار یہاں تک حسب ضرورت ایسا ہی کرتے رہیں۔ مقصد یہ ہو کہ پانی نیچے کی جانب اتر آئے، اگر دشوار ہو، پانی پر دھبہ ہو جائے تو جہاں آس پاس جو گوشوں میں اسے منتشر کر دیں حتیٰ کہ مریض فوراً کھینچے گئے۔ فارغ ہونے کے بعد آنکھ پر سفیدی، عیہ اور روغن گل تیس دن رھیں، مریض گدی کے بل سویا رہے۔ اس کے بعد شفاف ہیش کا سرمہ لگائیں، یہوندہ آنکھ کے ندر میں جان ضرور پیدا ہوگا۔ قدم کے وقت قدم نہ کی جائے وہی آنکھ کو باندھ دیں۔ اسی طرح گدی کے بل سوتے وقت بھی دوسری آنکھ کو باندھ دیں۔ مریض اندھیرے مکان میں سوتے۔ اس پر نگاہ رکھیں، تاکہ جان معلوم ہو تا رہے۔ نیاں رھیں کہ چھینک نہ آئے، مریض ٹھنڈوں کرے۔ کھانے نہیں۔ تین دن تک پانی نہ کھویں۔ اس کے بعد ضرورت پیش آئے دوبارہ مقدم کے اندھیرے ضرورت ہو تو عین اسی سوراخ میں داخل کریں۔ یہ ملکہ دو جہد مند مل نہیں ہوتا ہے۔ (اھیں)

قون نوضہ ورت سوتی ہے کہ مقدم کے نیچے پانی کو ایک طویل مدت تک اس مقدم پر روئے رکھے جہاں سے دوبر قرار رکھا چاہا ہے حتیٰ کہ اس جگہ دوبری صراحت پست جائے۔ (چالیس)

قدم کی تمام خوبی یہ ہے کہ اس میں درہم ہو۔ من سب یہ ہے کہ نہایت روشن مقدم پر یہ عمل انجام دیا جائے۔ مریض آفتاب کے سامنے۔ آگے جگہ اس کے سامنے رکھ کر رہے۔ (چالیس)

چند دھوکوں سے پتلی کے نیچے شگاف کھا کر پانی کاں دیا۔ عین پانی میں اس وقت کی مداخلت کی جاسکتی ہے۔ غلط اور ہار سے پانی میں نہیں۔ یہوندہ پانی کے ساتھ رجوعت سفید یہ بھی بہہ جائے گی۔ چند دھوکوں سے قدم کی جگہ پر شیشہ کی ایک ٹہلی داخل کر کے پانی چوت شمع کیا، ساتھ میں انہوں نے رجوعت یہ بھی چوس لی۔ (اھیں)

نکرتھتے کام اور دھوکوں میں مفیدت کی طرح بھڑکے کام اور بھی موثر ہے یہ ملکہ حلقہ ہوتا ہے پانی کے ندر اور آنکھ کی تمام تھیں میں رجوعت کر جاتا ہے اور دھوکوں سے کام لے کر دھوکا دھار دھوکوں میں قطور صحت کا کام لے جاتا ہے۔ آنکھوں میں رجوعت سے رجوعت کا کام لے کر مفید ہے یہ دھوکوں کی اندھا اور قدم بھڑکوں میں رجوعت کرتا ہے۔ سفیدی عین سفید ہے۔ (اھیں)

خامس شہد اور عتیق دایوں کے ساتھ جہد مفید ہے۔ سب سے عمدہ چیزیں خامس اور۔۔۔ (اعلہ ر)
مراروں کا شیاف:

مراروں کا علاج دو گارہا کر کے تیار ہوتا ہے۔ پہلے مراروں میں سرسبز تھیں اور صحت اور سہارے تھیں اور مراروں
 ان خامس شہد اور زہن غار (پونے کا گو) کے ساتھ مکر (شیاف بنائیں) پانی کے لئے مہیا ہے۔ (۱۰۰۰)
 جو پانی منقش ہو کر بہت جلد اپنی سابقہ حالت پر واپس آجاتا ہے اس میں قدرتی
 نہیں ہوتا (ایٹوٹ بخت)

پانی طبع حنیف سے رطوبت حلیہ یہ تک کے درمیان واقع شیب حنیف میں ہوتا
 ہے۔ (ابن سہیل)

اس لئے حق کے قریب بات ہی ہے۔ سب کچھ پانی کی جہد سے فروغ ہو چکے ہیں۔ (۱۰۰۰)
 صاف روشنی پانی کی قدرتی بریں کے۔ کدے پانی کا نہیں۔ ابتدا میں سب باری کے
 یار جات کبار وغیرہ معزوں میں۔ شیافوں میں اصطلاحیات اور غریب معزوں میں۔ سب سے مفید
 مراروں کے شیف ہیں۔ جو مرارہ شہد اور عتیق دایوں کے ساتھ مخلوط کیا جائے گا۔ وہ جہد مفید ہے۔
 سب سے عمدہ چیزیں خامس اور۔۔۔ (ابن سہیل)

مراروں کا شیف:

مراروں کا علاج دو گارہا کر کے تیار ہوتا ہے۔ پہلے مراروں میں سرسبز تھیں اور صحت اور سہارے تھیں اور مراروں
 ان خامس شہد اور زہن غار (پونے کا گو) کے ساتھ مکر (شیاف بنائیں) پانی کے لئے مہیا ہے۔ (۱۰۰۰)
 جو پانی منقش ہو کر بہت جلد اپنی سابقہ حالت پر واپس آجاتا ہے اس میں قدرتی
 نہیں ہوتا (ایٹوٹ بخت)

پانی طبع حنیف سے رطوبت حلیہ یہ تک کے درمیان واقع شیب حنیف میں ہوتا
 ہے۔ (ابن سہیل)

اس لئے حق کے قریب بات ہی ہے۔ سب کچھ پانی کی جہد سے فروغ ہو چکے ہیں۔ (۱۰۰۰)
 صاف روشنی پانی کی قدرتی بریں کے۔ کدے پانی کا نہیں۔ ابتدا میں سب باری کے
 یار جات کبار وغیرہ معزوں میں۔ شیافوں میں اصطلاحیات اور غریب معزوں میں۔ سب سے مفید
 مراروں کے شیف ہیں۔ جو مرارہ شہد اور عتیق دایوں کے ساتھ مخلوط کیا جائے گا۔ وہ جہد مفید ہے۔
 سب سے عمدہ چیزیں خامس اور۔۔۔ (ابن سہیل)

پانی طبع حنیف سے رطوبت حلیہ یہ تک کے درمیان واقع شیب حنیف میں ہوتا
 ہے۔ (ابن سہیل)

یہ بات میرے لئے ایک نئے چیلنج تھی کہ ان لوگوں میں جو دوا میں مفید ہیں وہی بعینہ انتشار میں بھی مفید ہیں۔

سرمد کا ایک نسخہ مجھے اپنی مع میں دستیاب ہوا ہے۔ یہ نوزل امعاء اور انتشار کی بیماری میں مفید ہے۔ کتاب کے اندر بھی صفت بیان کی گئی ہے۔ یہ شیف مرادوں کے شیف کے قیام سے۔ انتشار میں مفید ہے۔ اس میں مراد کے بھی مفید ہیں، مضر، مضر پر انھیں شہد اور عرق ہادیان وغیرہ کے ساتھ شیف تیار کر کے ترقیات میں استعمال کریں۔ صوفیات وغیرہ نوزل امعاء کی دوا بھی مفید ہیں۔

سرمد کا نسخہ حسب ذیل ہے:

سازتے دس گرام سب برقی یا ستانی کر برقی دستیاب ہو۔ بورور منی سازتے دس گرام، تخم آب سازتے دس گرام، صبر سازتے دس گرام، عطر سازتے دس گرام، مع حندی سازتے دس گرام، نوزل سازتے دس گرام، فضل سیاہ سازتے دس گرام، تخم دانغہ و فہرام، نوشورہ فہرام، زنی و فہرام، جھیلہ کالی کی سوختہ گھسی ۳۳ گرام، تخم ہادیان ۳۳ گرام، فضل سفید ۳۳ گرام، کف وریا ۱۴ گرام، قیام حسب سازتے دس گرام، مٹھیلی، سازتے دس گرام، نوزل سوختہ سازتے دس گرام، سات سازتے دس گرام، پائل کے سوختے بچے ۳۳ گرام، پوست غرپ ۳۳ گرام، آب غرپ ۳۳ گرام، مراد ۲۲ گرام، فضل ۲۲ گرام، شایہ ۲۲ گرام، قویا حندی ۲۲ گرام، یہ دوا ان میں سدا اب کے نچوڑے ہوئے پائی ہیں، آب ترب، اور آب ہادیان میں ایک سنت تک تین طرح کی شیتیں۔ یہ سیف کا سایہ میں شیت ریش۔ روزیہ بہار منیہ و رسوئے وقت مراد کا میں۔ تخم یہ دوائی ت میں نہ کا میں۔ نہایت مفید ہے۔

شہداء بیجا

یہ ن حالتیہ درجہ میں، فضل اراد عانت مراد تہود میں ہیں۔ شیف ہادیان اور عرق مراد کے مراد میں انتشار کے بعد مفید ہے۔ یار شیت کے لئے چھل دس فضل ہے۔ یہ ن نصف مراد عانت میں شیف ہادیان۔ یہ ن فضل مراد کے ساتھ عرق مراد کے عرق ہادیان کے مراد کا میں۔ مفید ہے۔ (دستوریدوس)

قابض۔ یہ دوا عانت میں انتشار کے بعد مفید ہے۔ یہ تمام دوا ت و نخت رقی ہیں۔ اس کے بعد کے نوزل امعاء میں نوزل امعاء کے مراد سب کے ساتھ یہ نخت ہے۔

فاقید وغیرہ سے تیار کردہ سرے بھی ہیں۔

مراروں کا شیاف:

مرارہ شہوط، مرارہ نسر، بکری کے بچوں کا مرارہ، ہم وزن خشک کرین اور آسب بادیان مردق میں گوندہ کر شیاف بنائیں۔

مرارہ تمیں کوئی، دستیاب نہ ہو تو ابلی تمیں کا مرارہ خشک کر کے آسب بادیان مردق میں گوندہ کر شیاف بنائیں۔ (مؤلف)

آنکھوں کو غذا نہیں ملتی اور خشک ہو جاتی ہیں تو پتلی خشک ہو جاتی ہے۔ رطوبتیں مستند ہوتی ہیں تو اعتدال سے ساتھ پتلی کو پھیلاتی ہیں۔ زیادہ ہو جاتی ہیں تو پتلی کو بڑی طرح سختی کے ساتھ اور دست پتاند پر پھیلاتی ہیں۔ (جالینوس)

برگ سطوی۔ یہ بند باء کی ایک قسم ہے۔ ضربہ سے لاحق ہونے والے انتشار میں مفید ہے۔ (خششیوع)

انتشار کسی ظہری سبب یا ضربہ یا سطل سے ہوتا ہے۔ ضربہ سے لاحق ہونے والا مرض حادث ہوتا ہے جو عصبیہ کے متورم ہو جانے سے پیدا ہوتا ہے۔ ظاہری سبب سے پیدا ہونے والے انتشار مزمن ہوتا ہے۔ اور زیادہ تر بچوں اور عورتوں کو مارض ہوتا ہے۔ آنکھ میں چو بھی نہیں دیکھتے، دیکھتے بھی ہیں تو کم دیکھتے ہیں۔ اور جن چیزوں کو دیکھتے ہیں اصل سے چھوٹی دیکھتے ہیں۔

مراروں کا شیاف:

درندوں اور پرندوں کا مرارہ، حرذون، کاخون، اپٹیل سوختہ، افی کی کیتھلی، رنھیل، فافل، آب بادیان میں شیاف بنائیں۔ اور تینوس کی کٹڑی پر رترتر نزول الماء کی ابتداء کے لئے سرمہ بنائیں۔ (حنین)

مضب صبیہ کشادہ اور تنگ ہوتا ہے۔ شدہ کی پیدا آگئی یا آستابی ہوتی ہے۔ آکستابی رطوبت ہے۔ یہ لی اثرات سے لاحق ہوتی ہے۔ یہ رطوبت عصبیہ کو بڑی طرح پھیلاتی ہے جس سے سوراخ کشادہ ہو جاتا ہے۔ یہ عرضی کشادگی ہوتی ہے۔ اس کی ایک خود عصبیہ کا، کا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس کا سورن چیل جاتا ہے۔ یہ عرضی نہیں جوہری کشادگی ہوتی ہے۔ مضبہ کی سختی بھی پیدا آگئی اور آستابی ہوتی ہے۔ آکستابی جوہری اور عرضی دونوں ہوتی ہے۔ جوہری یہ ہے کہ غائب رطوبت کی وجہ سے عصبیہ مستحق ہو جاتا ہے۔ عرضی یہ ہے کہ رطوبت مضبہ میں کی ہو جائے۔ چنانچہ اس کی وجہ سے سوراخ تنگ ہو جاتا

ہے۔ (جالیئوس و خیمین)

یہ حالت ہم نے آخری درجہ میں دیکھی ہے چنانچہ یوست اور رطوبت کی وجہ سے بھارت
مردوم ہو جاتی ہے۔ (مؤلف)

اس سلسلہ میں میرا یہ خیال ہے کہ عنبیہ کا سوراخ کشادہ اور تنگ کسی نقطہ کی وجہ سے نہیں بند
رودھنی زیادہ ہوتی ہے تو تنگ اور رویتاری م ہو جاتی ہے جس کا تذکرہ ہم پہلی مباحث کے اندر کریں
کے تذکرہ ہو جاتا ہے۔ یہ حضرت جو تھنہ نظر پیش کر رہے ہیں اور حقیقت وہی ہوتی یعنی پھیلانے
اور رطوبت یا غائب یوست یا سوراخ کی جانب بند آنکھ کی روح سے کی وجہ سے تنگ عنبیہ کشادہ ہوتا
ہے تو ظہرت میں وہ کشادہ ہوتا۔ مگر رودھنی میں تنگ ہو جاتا ہے۔ (مؤلف)

ان بیماریوں کے اندر ہمیشہ مشترک نئی تدبیر اور طرائق کے بارے میں مضمون کریں۔ پھر اس
کے مطابق علاج کریں۔ تپکی کی تنگی کا علاج مرطب، محلول اور مرخی دویہ سے کریں۔ جیسے آنکھ کے
مردوم کی دھار ماریں، مرطب اشیاء کا سقوط، حمام اور شراب استعمال کریں۔ (منتشار کا علاج اس
علاج کے برعکس کریں۔) (مؤلف)

تپکی کی تنگی پیدا ہوتی ہے تو تیزی بھارت کا موجب ہوتی ہے اکتسابی ہوتی ہے تو بعد
خراب ہوتی ہے کیونکہ رطوبت کے م ہو جانے سے پیش آتی ہے عنبیہ کی رطوبت اور استرخاء کے
باعث پیدا ہونے ان تپکی کی تنگی نہایت سبب طاق ہے۔ کیونکہ مرطب کو خشک کو مرطب کرنا
آسان ہے۔ (جالیئوس)

یہاں جالیئوس کی گفتگو مردود و منظر نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے نزدیک تپکی کی تنگی حدت
بھارت کا موجب ہے۔ ردی اس وقت ہوتی ہے جب یوست کے باعث ہو، اس کا مطلب یہ ہے کہ
رطوبت کی وجہ سے تنگی ہو تو بھارت کے نقصان دہ نہیں بلکہ اضافہ کا موجب ہوگی۔ (مؤلف)
تپکی تنگی ہو جاتی ہے تو مرطب اشیاء و مواصل سے بڑی اہمیت ہے۔ جب تو قیادہ اور چہ و پرہیز
پانی نہ ملے اور مستحق مصالحت جات مفید ہیں۔

اس کے حسب ذیل شریف مستعمل ہے

چاد شیر ساڑھے تین گرم، خاستہ پانیل ۳۴ گرم، ہار ہار ساڑھے تین گرم شریف
ہٹالیں۔ (ایشو و بخت)

مرہ ویک تپکی کی کشادگی اس کے مطابق تدبیر بھی ہوتی ہے۔
مردوم اور انتشار کا باب مصل ہو۔ (مؤلف)

چھٹا باب

بصارت کی کمزوری (جبکہ آنکھیں اپنی اصل شکل میں ہوں)، نگاہ کی حفاظت اور اسے تیز رکھنا، ضعف بصر کے محرکات و اسباب، دور کی بصارت درست قریب کی کمزور، قریب کی درست اور دور کی کمزور، چیزیں سوراخ دار، چھوٹی یا بڑی یا بے رنگ نظر آئیں، عشاء (رتوندہ) ... اندھیرے میں نظر نہ آنا، روز کوری (دونندہ) ... تیز روشنی میں نظر نہ آنا، وہ دوائیں جو بصارت کو صاف اور تیز کرتی ہیں، غرب یعنی آنکھوں کا ناصور، اخیلوس نام کا پھوڑا، گوشہ ہائے چشم کا فتق، لحمہ کی کمی اور زیادتی، پیکوں کا

اگانا خوبصورت بنانا، چپکانا، کاٹنا، سلاق (پپوٹوں کی
سرخی و ورم کے ساتھ گر جانا) کا بیان۔
پلکوں کو اگانے کے لئے عجیب و غریب سرمہ۔

”نکھنہ اندر کوئی آفت نظر نہ آئے پھر بھی بھارت منقو، ہو تو ورم، صدمہ، سدھیا کسی بھی
سوء مزاج سے باعث یہ عصب مجوف کی بیماری ہوتی ہے۔ (چاینوس)

”گوں کا اس امر پر اتفاق ہے کہ بہشت نملین اشیاء کا استعمال بھارت کو کمزور کر دیتا ہے۔
میرے خیال میں ایسا فقط نیشی پیدا ہو جانے سے ہوتا ہے کیونکہ مرطوب جسم و اوں پر اس کا نقصان
ہوتا ہے۔ ہمیں ہوتا تو گوں کا اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ ہمارا بھارت کو کمزور کر دیتا ہے اس باب میں
بھی میرے نزدیک بات وہی ہے جو اوپر گزر چکی ہے۔ (مناعہ)

بھارت پر آفت آئے اور اس کی شکل ہی۔ مکتوفہ ہو تو اس کا سبب عصب یا روح بامعروف ہے۔
عصب بے اندر آفت ورم یا سوء مزاج سے، حق ہوتی ہے۔ عصب مجوف بے اندر ورم حار کا نقدان
بھارت سے ساتھ ضرر ہاں (چھڑاں) برقی اور عقل سے معلوم کیا جاسکتا ہے یعنی اور سوء مزاج ورم
میں عقل ہوگا۔ حار آفت نہ ہوتی۔ دونوں سوء مزاجوں میں وقت سے فرق کیا جاتا ہے کیونکہ ورم
سبب آفت مستند اور میں طے ہوتا ہے عصب بے اندر سوء مزاج حار کا پتہ نقدان بھارت سے
ساتھ نقصان بے اندر شدید انہماک سے لگایا جاسکتا ہے۔ سوء مزاج بار کا اندازہ ورم بھارت سے
ساتھ نقصان بے اندر برف ہی سے ویکیت سے ہوتا ہے۔ پوست اور رتوبت عمروں میں حق
ہوتی ہے۔ چنانچہ روز محوں میں پوست اور بچوں میں رتوبت کی وجہ سے بھارت منقو ہوتی ہے۔
عصب بے اندر سدھیا کی موجودگی کا پتہ اس طرح چلے گا۔ کہ اس جگہ عقل چاہیہ پیدا نہ تھے۔

جن وگوں نے سورج ٹرہیں کے وقت کا وقت کی جانب ہمارے رتوبت میں سے ویشی

تنگیوں بالہی جاتی رہیں۔ یا بالکل ہی کمزور ہوتیں۔ اور کمزوری مٹی نہیں۔

فقدان بصارت کے ساتھ دیگر حواس کو بھی نقصان پہنچتا تو یہ دماغی گفت کا نتیجہ ہے۔
 دماغ کے اندر کوئی گفت موجود نہ ہو تو ممکن ہے عصبہ مجوفہ میں کوئی سد موجود ہو۔ ایک سنگھ کو بند
 کر کے اور روشن فضا سے تاریک فضا میں مریش کو باہر جانچ کریں۔ قنبر کے نقص، غصہ نے اس
 کی پوست اور صداقت سے کبھی بصارت کمزور ہو جاتی ہے۔ یہ کیفیت بوزخوں کو زیادہ پیش آتی ہے۔
 توجوانوں کو بھی کبھی پیش آتی ہے۔ ضعف بصارت پٹلی کی تنگی کے ساتھ ہے تو آفت نیاہلی
 پوست ہوتی ہے جو پوری سنگھ کے اندر جاری ہو جاتی ہے۔ پٹلی کے تنگ ہوئے بغیر یہ سنگھ
 موجود ہو تو تنہا اس طبقہ کے اندر پوست کا رفرما ہوگی۔ جب کہ ہر صاپہ میں ہوتا ہے۔

علامہ قرطیب

نیم گرم پانی کے اندر سنگھ کھولیں، اور مرطوب غذا میں وغیرہ دینا ہے۔ جو ادویات حادہ بصارت
 کو تیز کرتی ہیں ان میں بھی بیحد قابض طاقتور دواؤں میں سے تھوڑا شامل کر دیتے ہیں تاکہ جو چشم
 طاقتور اور نیکہ میں اس کا اثر قوی ہو جائے۔ (جانیوس)

مشہور نسخہ، فاشور، فاضل، اور حلیلہ سے مراد بڑے محوذا کریں۔ (موف)

آنکھوں کے اندر کسی بیماری کے پیدا ہونے سے دماغ تو جو ادویات ملتی ہیں۔ وہی ہیں جو
 بیاہر محوذا سے دماغ ہوتی ہے۔ تو یہاں رعبیات کی وجہ مریش چشم میں زہات یہاں پید
 ہو گئی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ تجربات سے مجھے سب سے افضل اور سب سے عمدہ دوا وراثی ہے فقہ ثانی
 نے تجربہ فوری سے تیار کی ہے۔ اس کا نسخہ ایام کے تیسرے مقام میں مذکور ہے۔ (جانیوس)

جہاں تک ہمارا تعلق ہے اس کے عوض ہم قویہ کحل، شائدہ و روغن اور قلیہ یا کو ایتھی طرح
 میں۔ تمام کرتے ہیں۔ درپکوں پر سمائی ہے انہیں گندہ دیتے ہیں جو نکدہ بیحد خشک ہوتی ہے۔
 منہ یہ ہے کہ آب پوست انار کوں سے غل میں یہ بیا جائے پھر گو مدہ بیا جائے چرتیں۔
 منہ بیا جائے۔ انشاء اللہ مفید ہے۔ اگر کار مدہ آنکھوں و مرطوب سے بغیر نہیں چھوڑتے مسکن
 تمام کرتے ہیں۔ جو نکدہ بیحد خشکی پیدا کرتا ہے اور پیوں کو بھیر دیتا ہے۔ مختلفہ ملوہ پر یہ بات مٹی
 کے رنگین مسالہ آب عینوں میں شامل کر دیتے ہیں تو وہ نکادہ کو تیز کرتا ہے اور اعلیٰ صحت کا مدی دیا
 ہو جاتا ہے۔

ضعف بصارت کے لئے:

مراہہ چہاری ہمراہ حصارہ فیسیون و شہد فی ہنس بہت جلد ضعف بصارت کا زالہ کرتا ہے۔ یا
مراہہ فٹل ہمراہ شیا فہنا کر بخور سرہ استعلا کریں۔ یا زعفران اور فٹل، ہمراہ مراہہ ثور کے ذریعہ
علاج کریں (مؤلف)

بوز حوں کا صفاق قویہ نم ہو جاتا ہے اسے یہ ضعف بصارت کا سبب بنتا ہے۔ (جالینوس)

کشت سے روہا بصارت کو کمزور و سہل کی بیماری پیدا کرتا ہے (طبری)

منظن حکمت چشم کے لئے مناسب یہ ہے کہ ہر جمعہ کو ایک بار رسوت کا سرہ لگائیں۔ اس سے
بیماریوں کے اندر موجود تمام خلیہ رطوبتوں کا زالہ ہو جاتا ہے۔ (یہودی بخوارہ جمل کتب ہندیہ)

بصارت مفتہ و کمرنگ کی فٹل ہی۔ موجود سو تو دیکھیں اس کے ساتھ کوئی اور تفت دیگر
نہ اس کے اندر ہے تو سب دماغ کے اندر موجود ہوگا۔ ورنہ دونوں عصبہ مجوفہ میں ہوگا۔ عصبہ میں
سودا و کاک و مری تنگ کو بند کرنے پر تکیہ نہ کرنا۔ (اکھرن)

تدبیر اور تیار و نیمہ و فٹل رسوت و رنگ کو خشک کرنا ہے ہی طرح سر طان بخاری، کل،
شیر، نیمہ و اورم قشیش، ماتی اور صدف کا ٹر بھی ہے (ہار جو یہ)

سرمد:

بصارت کو تیز و راس فی حفاظت کرتا ہے۔ قویہ رسوت ہار پانی سے دھونے کے بعد خشک
کریں۔ شب کے لئے بعد سازھے بائیں اور بائیں اورم قشیش و فٹل کو ایک یا دو بار دھو کر گرم
پانی کے ساتھ تھیں، اور اس ایک کھنڈ چھیں، بعد رسوت سے شب مزاج خوش مراقب ہار
تھیں۔ شب کریں۔ بعد اس کے ساتھ سازھے چارہ گرم، اور ۲۵ ملی گرام کا فورماکرا تھیں طرح
تھیں و رتھیں۔ شب کشت۔ (اندی)

بصارت کی مژداری و رتھان میں مٹی چھ ماتی و صدف فٹل۔ کشیشوں پر ہونے کا میں و
اور فٹل و مٹی۔ تھیں امدت ہو جائے تا عطاس استعلا کریں۔ بہار منھ کھاتے کریں۔
عد سے۔ معروف سرمد استعلا کریں۔ جیسے مراہہ یا شہد و مایان و فٹل و نیمہ۔ (بوس)

عمدہ شیا ف:

قویہ و رتھ کو کمزور کر دے گا میں۔ یا نیمہ شق ضعف بصارت میں مہدے۔ (مؤلف)

بصارت میں رکھنا، جب ماٹھ سو قوم بھٹا، اور سر میں بھٹھنٹھٹ کی کیفیت محسوس
 کرے گا۔ اس سے پیشتر غصہ بہ وغیرہ کی حالت پیش ہو چکی ہوگی۔ گرسٹل کے اندر خرابی ہے جہاں
 سے روشنی اچھڑاتی ہے تو اس کی علامت یہ ہے کہ آنکھ بند کرنے کی صورت میں یہی کشادہ نہ ہوگی۔
 نہ یہ خرابی ہونے لگے اور وہاں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ بیماری تمام حالت تکمیل کے اندر ہے اس وقت
 سورج اور دیگر تمام گلوب کا جارہیں۔ نزدیکی ابتداء اور انتشار وغیرہ کی بدولت ضعف بصارت
 ہے تو اس میں سب سے مفید مرادوں کا مدد، ایسا جات کا مشرب، اور غایت حقوں کو ترک کر دینا ہے۔
 سماعت میں درد سر بھی ہو تو، یہیں اس کا تعلق مدی سے ہے تو قد میں کوداں ہیں۔ اور
 اور قدم ماٹھ سے ہے تو صد نہیں کی، دونوں شریانوں کو کاٹ دیں۔ اس سے بصارت میں
 ہو جائے گی۔ (طیب بن معلوم)

ضعف بصارت پیدا کرنے والی اشیاء

شٹ، کرنٹ، حدس، ہارون، طیف، لمبات، سرکہ، پتہ لگانا، جھٹ کرنا۔ (مؤلف)

بروز دریاں مسکھی بہ جلاء عیون استغشیم کا نسخہ

انارٹھیں، انارٹھ، اپنی ترش، دونوں کو باتھ کے ایک صاف چینی کے برتن میں پھر دیں
 وروں بولگ ایک شیشی میں رنجہ برسات بند کریں۔ پھر ان میں شروع جون سے سفر کرتے
 صوب میں رہیں۔ یہ ہاتھ لگ کر پھینک دیں۔ چھ دنوں کا ہم وزن اٹھ کریں۔ اور ۱۰۰۰
 میں سب سارے تھیں براہ، فضل سارے تھیں براہ، ورنہ سارے تھیں براہ، اس کے بعد بھی
 میں ۱۰۰۰ دن مارے پانی میں اس کے مٹھو کر دیں۔ جتن پرانا موگا اتنی ہی عمدہ ہو گا۔ پھر ۱۰۰۰
 استعمال کریں۔ عجیب الاثر ہے۔ (حسین)

پروو:

تھوڑی خاموشی، بصارت کو تیار کرنا ہے۔ تو تیار کرنا میں ایک صاف چینی میں
 چھ دنوں کے پھر دیں، شٹ ہو جانے کے بعد پھر شیشی میں رنجہ کر دیں۔

شیاف از نقوش:

کا، بوتھ، تھاتے، شٹ، چھوٹے، شٹ، انارٹھ، فضل سفید، حلیت، ورنہ فن میں، مراد
 ورنہ، فضل، چھوٹے، مراد، یوں میں شامل کریں۔ (پوس)

لگا ہوں کو تاریک ہونے سے بچانے اور بصارت کی حفاظت کے لئے

موسم سرما میں ٹھنڈے پانی کے اندر غوطہ لگائیں اور پانی کے اندر دیر تک آنکھیں
 نہونے رکھیں یہ عمل آنکھوں کو بحدہ روشن کرتا ہے۔ تب یوں کامیاب و مسلسل کریں۔ اس
 سے بصارت میں قوت پیدا ہوتی ہے۔ شراب غلیظ شیریں خاص کر اور وہ غذا میں ترک
 کریں۔ جو فم معدہ میں دیر تک رکتی ہیں، عیسہ لہضم ہوتی ہیں۔ اخلاط غلیظ ہیں اور نہ میں
 تبخیر پیدا کرتی ہیں۔ مثلاً پیاز، کراث، (گندہ) جرجیر وغیرہ گدی کے بل عرصہ تک نہ
 سو میں۔ احتیاط کریں کہ شہن ہوا آنکھوں پر نہ لگے، والا، برف، احوال اور غبار سے بچیں۔
 آنکھوں میں روزانہ چند قطرے خیساند و بایاں پکائیے۔ بایاں ترکو ایک شیشی میں بارش سے
 پانی کے اندر بھجوائیں اور چندوں چھوڑیں۔ پھر صاف کرنے کے طور پر کریں (ریا سیاہ)
 بوڑھوں کے ضعف بصارت کے لئے۔

اطراف کی مائل کریں، سر کو ہمیشہ اٹھی کریں۔ قبل از طعام شربت انسٹین اور شیشی عسل
 پائیں۔ عطوں پائیں۔ شہد و زعفران کے ذریعہ غرغے کرائیں۔ (ابن ہشام)

بصارت کی تیزی کے لئے حسب ذیل دوا خود اپنے سے بنائی اور فائدہ ٹھیک

دارمخوش کا پانی نچوڑا اور اپنی آنکھ پر جاتا رہا۔ پھر اس میں اس سے دھون کی۔ شب و روز
 میں جب تک اتاری مونی شدہ اداں اور جوش دیا حتی کہ وہ آنکھوں کو رگڑنا ہو گیا۔ اس کے بعد دھون
 شب و صبح میں رکھی پھر سرمد کے طور پر استعمال کیا۔ اس سے بصارت اپنی روشنی ہو گئی۔

ایک دوسرا عمدہ نسخہ:

آب انار ترش، آب بایاں معصور، مرادہ، شہد مہورن، انخار میں، شہد کا جہاں تار میں۔
 اور سرمد لگائیں۔ (ساحر)

بصارت کی تیزی کے لئے شیف کا نسخہ

مرادہ بقر شک کردہ، دار عسل، اوتیا، آب بایاں میں انخار کے شیف پائیں۔ اور جس
 سرمد لگائیں۔ انش۔ اللہ مفید ہوگا۔ (مؤلف)

ان چیزوں کا مسلسل استعمال بصرات کو تارکیب دیتا ہے وہ خش، حدس، ہارون، رات
بھٹی اور شامی ہیں۔

تیزی بصرات کے لئے:

سب ہارون، تھوڑی جوشیہ کار مدد کا میں۔ پختہ رتہ بصرات کے لئے مفید ہے۔ (پن ہارون)
- قوط شعرا اور حفظان صحت بصرات و مدد کے لئے حیرت انگیز سرمد
قدم (قدیم) بلکہ طور پر روٹ میں، حدت بصرات پیش نظر ہو تو چشم کا می کے ساتھ اور
خاص کر حفاظت بصرات مطلوب ہو تو شہدے ساتھ گوند لیں۔ پھر سے ایک کوزہ کے اندر رکھ کر
اتھ جہاں کہ سوراخ سے دھواں نکلتا ہو اقطع، یکسانی نہ دے۔ دھواں نکلتا نہ ہو جائے تو کل صحت
زائل کرنے اس پر مطبوخ کا چمڑا کریں۔ اور اچھی طرح پیس لیں۔ پھر اسے ایک ہزار، اور پھر
نصف جزاء، کھل نصف جزاء، اور ازورہ نصف جزاء کے کر سرمد بنائیں۔ عجیب اثر ہے۔ (قشطن)
صحت چشم کا می فظ اور مانع نزلہ

رسوت پانی میں گھال کر قطور کریں۔ موم، یہ کو قبول کرنے سے آنکھوں کو روکتا ہے۔ می
طریقہ کی تاثیر ال شیاؤں کی بھی ہے جو سنبھل اور رسوت سے تیار کئے جاتے ہیں۔
بصرات کے لئے مفید

دائی مدد جوشی، جماع، شرب شیریں، شیہ العذایت، کاکوات، طلیح غلہ میں، مصدق، صبح
باہر پر پی، سوداوی اشیاء ہیں۔ نصف بصرات کے ساتھ سر میں قفل بھی ہو تو پیشانی یا ناک یا باق
سے خون نکالیں۔ بکثرت نیند اور بے خوابی آنکھوں کے لئے مفید ہے۔ کھانسی اور آنکھوں سے
نقاش، پینے میں مسدوف نہیں۔ یہ آنکھوں کی ریاضت ہے۔ کسی ایک چیز کو حاصل حدت نہ
رسوت کی طرح، پینا ضروری ہے۔ مختلف اشیاء دوا ہیں، شمر، ہمیشہ زمر، ہمیشہ، نیند، بیدار
ہونے سے حد آنکھوں و بہت بہتہ ریزیں۔ قش حالات میں اشک اور تیز رسوں کا استعمال
مفید ہو تا ہے۔ ان سے آنکھوں کے اندر جلد پیدا ہوتی ہے اور رطوبتیں نکل جاتی ہیں۔ تیز رسوں کو
استعمال زیادہ کریں۔ (جالینوس)

میرے پاس ایک بچہ لایا گیا جسے قرطیس کی بیماری تھی۔ وہ صحت یاب تو ہو گیا مگر دلچسپ تھا۔ حالانکہ چلیوں میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی تھی۔ دونوں صاف و شفاف تھیں، نہ ان کے اندر کشائی تھی، نہ تنگی، میں نے سر پر نطوں اور روغن بنفشہ کا سحوط لینے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ صحت یاب ہو گیا۔ بایں مہینہ اسے ممتی تھی۔ (مؤلف)

اپنے تجربے کے مطابق حسب ذیل معجون نگاہ کو بیکہ تیز کرتا ہے:

زنجبیل، روغن، اندر جلیقہ، ہم وزن، طہیت چہ تھانی جز، عرق مادان تر، طبعی تخم مادان اور شہد کے ساتھ گوندھ کر روزانہ سازھے چار گرام، مسلسل استعمال کریں۔ انتشار، ظلمت بصر اور نروس الماء کی ابتدا میں عمدہ ہے۔ (مؤلف)

طبقت قرنیہ ضرورت سے زیادہ مرطوب ہو جاتی ہے تو بصارت کمزور اور آنکھ مدردہ ہو جاتی ہے۔ خشک ہو جاتی ہے تو کم ہو جاتی ہے۔ ساتھ ہی بصارت کے اندر بھی نقص پیدا ہو جاتا ہے جیسا کہ بڑھاپے میں ہوتا ہے۔ (جالیئوس)

پہلی حالت کے لئے مہارے مفید ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ چیزیں بہ آواز نظر آئیں گی۔ حالانکہ پہلی مدد نہیں ہوتی۔ دوسری حالت کی علامت یہ ہے کہ قرنیہ کے رنگ میں ہلکائی کم ہو جاتی ہے۔ پھر غور سے نگاہ ڈالیں گے تو آپ کی آنکھ بڑی مشقت سے نظر آئے گی۔ مہار قرطیب ہے۔

عصارہ نمون بڑی بصارت کو بہتر بناتی ہے۔ آنکھوں سے بہ کثرت رطوبات اخراج کرتی ہے۔ باب میں حیرت انگیز اثر ملتا ہے۔ (مؤلف)

بہ بصارت خلیقہ رطوبتوں کے فاسدہ پہلی ہو۔ اسے تیز کرنے میں عصارہ نمون کا سرمایہ ہے۔ عصارہ نمون دوا سیون کا۔ یہ استعمال کرنے سے بصارت بہتر ہوتی ہے۔ آنکھ، خلط غلیظ کی وجہ سے پیدا شدہ ضعف بصارت میں نگاہ کو تیز کرنے کی سب سے موثر دوا ہے۔ (دستور پیدوس)

قرنیہ میں مضمحلہ مضمحلہ میں سب سے زیادہ خشکی پیدا کرتی ہے۔ اور سوزش پیدا نہیں کرتی، بہ مہار و روغن آنکھوں کی قوت کے لئے عمدہ اور مفید ہے۔ (جالیئوس)

تجربہ فرماتی ہے کہ اس پر اعتماد کریں۔ یہ مہار میں خشک کرنے کے ساتھ قبض کی تاثیر ہے۔ لہذا آنکھوں کی جانب مواد آنے سے روکنے کے لئے عمدہ اور موثر ہے۔ روغن جلساں کا سرمایہ نگاہ کو تیز کرتا ہے۔ (مؤلف)

تینوں خلعت بھر میں طوقور جہاء پیدا کرنے کا اثر رکھتی ہے۔ بیان مولا کو دینی کرتی ہے۔
سوت خلعت بھر کے لئے عہد ہے۔ (دستور یہ دس)

جہاں حدت اور مولا سا مکہ ہوتے ہیں وہاں اسے میں استعماں کرتا ہوں۔ چنانچہ ان مولا کو
آنے روک دیتی ہے۔

میں ہا مسلسل استعماں بھارت کو تاریک کر دیتا ہے۔ رجب ہا شات استعماں خلعت بھر ہا
وہ بپ ہے۔ جس کو مسلسل کھانے سے نگاہ پر پڑا ہوتا ہے۔ ہا روج ہا شات استعماں نظر پر پڑا
ڈال دیتا ہے۔ (مؤلف)

تب ہا روج ہا سر مد نگاہ کو تیز کرتا ہے۔ بیان روطہ کوروت کر حاکم سے شکل کر دیتا
ہے۔ کر شانی پڑت کھانے سے نظر تاریک ہو جاتی ہے اسی طرح اسکی تمام قسموں کا حال بھی ہے
تب پیر شہد کے ساتھ ملا کر مد کے مور پر استعماں کیا جاتا ہے تو خلعت بھارت
میں منید ہے۔ قفل خلعت بھر میں جد پیدا کرتی ہے۔ رنجیں خلعت بھر کے لئے عہد ہے۔ کھانے
میں صحت کا استعماں خلعت بھر کے لئے عہد ہے، سدا ب کھانے سے بھارت تیز ہو جاتی ہے۔ عرق
مد اب عرق ہا بیان کے سر او طور مد استعماں کر دیتا ہے۔ منید ہے۔ شیت ہا مسلسل استعماں
ضعف بھارت ہا موجب ہے عرق ہا بیان موجب میں شکل کر کے آنکھوں کے سر مد میں حامل یہ
جائے کافی مد ہوتا ہے۔ ہا بیان کے لئے جو قمع نکلتا ہے وہ ہا بیان سے بھی زیادہ طوقور ہوتا ہے
نیک خلعت بھر میں جد پیدا کرتی ہے عرق نگاہ کو تیز کرتا ہے۔ رنجیں کے لئے مقتدا پر کہا ہے کہ اس
کا مسلسل استعماں بھارت کو مزور کر دیتا ہے۔ (دستور یہ دس)

یہ رکا شات استعماں بھارت کو تاریک کر دیتا ہے۔ (شور)

کھانے میں در چینی کا استعماں یہ اس کا سر مد نگاہ کو تیز کر دیتا ہے۔ یہ اس کی خاصیت
ہے۔ (ماسر جو یہ واہن ماسویہ)

ز مفران نگاہ کو تیز کرتا ہے۔ (ان ماسویہ)

مراض جہاں کے بعد پیدا ہونے والی خلعت بھر کا مدق میں نے ہا، جنہیں پھر در دس کی طرح
نما و ر خدوں کے ذریعہ تربیب پر نچا کر کر دیا ہے منب مقوی چشم ہے۔ یہ آنکھوں کی رعوہات ہا
جذب کر لیتی ہے۔ (ساحر)

سر کہ ہا مسلسل استعماں نگاہ کو کمزور کر دیتا ہے۔ (سند حصار)

نگاہ پر غلبہ ہو سکتا ہے کبھی بھارت کمزور ہو جاتی ہے۔ علامت یہ ہے کہ آنکھ اٹلی اور طدر

ہوئی۔ اور پھر غبر نما ہیئت طاری ہوئی۔ سیاہ خیالی تصویریں آئیں کی۔ اس بیماری کو "تھیرامیں" کہتے ہیں

بحر ب سرمد:

بصارت کو تیز کرنا اور جلا بخشنا ہے۔

اگلی پانچ سوڑھے تین گرام، قوتیا سوڑھے تین گرام، اٹھ سوڑھے تین گرام، مٹھان سوڑھے تین گرام، سرخان بکری سوختہ مغسول سوڑھے تین گرام، نحس سوختہ سوڑھے تین گرام، پوست نحس مغسول سوڑھے تین گرام، صبر سوڑھے تین گرام، زعفران سوڑھے تین گرام، سہا جھندی سوڑھے تین گرام، فلفل ہر گرام، در قائل گرام، نوشادر ہر گرام، برابر استعمال کریں۔

قریب کی نگاہ مزور ہو اور دیرینی نہ ہو تو یہ خراب ہے۔ اس حالت کا نوزائیدہ کا قائل حدیث نہ تا ہے۔ بعد میں پیدا شدہ حالت کا قائل شدت اسباب سے ہو سکتا ہے۔ (مسج)

عکس سرمد:

نگاہ کو تیز کرتا ہے۔ قوتیا جھندی سوڑھے دس گرام، روہنج سوڑھے دس گرام، مرہم سوڑھے دس گرام، سرخان بکری سوڑھے دس گرام، عرق بایان میں تین بار پیس۔ پھر اس پر فلفل سوڑھے تین گرام، در قائل سوڑھے تین گرام، صبر سوڑھے تین گرام، زعفران سوڑھے تین گرام، سہا جھندی سوڑھے تین گرام، فلفل ہر گرام، در قائل گرام، نوشادر سوڑھے تین گرام، برابر استعمال کریں۔ عکس اور مؤثر ہے۔ (مؤلف)

شب کو، کثرت رطوبت اور ظلمت میں مفید، مقوی حدیث اور نگاہ کو تیز کرنے والا سرمد۔ عکس اور کثرت رطوبت، کثرت رطوبت، عرق بایان نصف جزء، شیشی میں رہا۔ قوتیا عکس شامل ہیں۔ اور صوب میں اس حد تک خشک کریں کہ گاڑھا نہ جا سکے۔ (مسج)

حنی ظلمت و رتیز کی بصارت سے لے

تھیرامیں، رطوبت جس سے وہاں بد تھیرامیں کی شاخوں سے نکالا ہوا روغن سرمد سے عکس پر استعمال کیا ظلمت سے لے کے موزوں ہے۔ اس کا یہ مدد ظلمت بصر میں موزوں ہے۔ (مسج)

تھیرامیں ظلمت بصر میں نگاہ کو طاقور جلا بخشنا ہے۔ اس کی سان بکری، امیر شیف تھیں تو اثر

مردہ ہوتا ہے۔ استخوان کرنا چاہیں تو برادری واچھی طرح چیں۔ شئی پڑے سے بچناں۔ شرب
 زمین میں بچھوئیں، پھر اچھی طرح چیں کر شیف بنائیں۔ (دستوریدوس)
 لوگوں کو قتل ہے کہ انھوں نے سامنے بصریت و روئے ان پیز اس کے ذریعہ اور ہو جاتی
 ہے۔ (جالینوس)

انھوں پر حارض ہونے والے پر وہ رعبوت حارضتی ہے جو شجر و غریب سے تعلق ہے۔
 بشر حیدر چوں کہ وقت اسے چھیل دیا ہے۔ پھر رعبوت و رعبوت سے مراد استخوان بنایا
 ہو۔ اس سے خلعت بھر کاڑ۔ ہو جاتا ہے۔ (دوس)

مرکز اتصال کا مشروب بصریت میں لطافت پیدا کرتا ہے۔ مصادر و فائس شد کے ساتھ
 شہد بصریت میں مفید ہے۔ اس میں پانچم میں مفید ہے۔ محبت کو شہد کے ساتھ بصریت
 تھیں۔ نا نگاہ کو تیز کرتا ہے۔ روغن مسالیمہ کو تیز و خلعت ۱۰۰۰ کرتا ہے۔ مصادر و فائس کا
 سرمد بصریت کو تیز کرتا ہے۔ (دستوریدوس)

وین کا سرمد بصریت کو تیز اور خلعت ۵۰۰ کرتا ہے۔ (اینا)

اس پر شہد کے ساتھ بطور مدد استخوان بنایا خلعت ۵۰۰ میں مفید ہے۔ (دستوریدوس)
 باب الاشلاء کے مطابق بصریت کے قتل کا تھماں خلعت ۵۰۰ کرتا ہے۔ (دستوریدوس)
 اخلاط غلیظہ سے پیدا ہونے والی خلعت بصریت کاڑ۔ مصادر و فائس کے سرمد سے ہو جاتا ہے۔
 چوتھ کا سرمد نکالوں کو تیز کرتا ہے۔ (چینوس)

وین چینی خلعت بھر کو صاف کرا لیتی ہے۔ (دستوریدوس)

اس کو بطور غذا اور بطور مدد استخوان بنائے کی خاصیت یہ ہے کہ غذا و رنگاؤں میں تیزی جاتی
 ہے۔ (ابن ماسویہ)

درمانی سادہ کبھی تو تیا نے بدن سے طور پر استخوان کی جاتی ہے تو انھوں نے پر وہ کا ارا۔
 ہو جاتا ہے۔ (دستوریدوس)

ارکاب صاب یہ ہے کہ تو تیا سے کچھ ہے پر وہ کا صلی زالی ہوتا ہے۔ (مغف)

اسے جلانے کے بعد دھو ر جان و مہات چشم میں شامل کرنا منسب ہے۔ (دوس)

پر اسے ریتون کا سرمد نا گاہ کو تیز کرتا ہے۔ سمع ریتون پرانی جو زبان میں سخت سوزش پیدا کرتا
 ہے بطور مدد استعمال کریں۔ قواس سے خلعت بھر صاف ہو جاتی ہے۔ ریتون کا سرمد رعبوت سے
 پیدا شدہ خلعت بھر کا ارا کر دینا ہے۔ مرنی ریتون میں مفید ہے۔ (دستوریدوس)

کا جرح شدہ ہے ساتھ کوٹ زرہ میں مشعلوں پر لپکا ہوا کوہ کرنا ہے۔ (ابن ہشام)

رسوتِ عظمت بھر کو شفا دیتی ہے۔ (جائینوس)

کھانے میں جاشاکا استعماں عظمت بھر میں مفید ہے۔ (دستوریدوس)

جاشاکا عظمت بھر کو شفا دیتی ہے۔ (روفس)

شہد، شہاب، مراد، مرخ، عرق، بایان سے ساتھ حمل میں راستعماں برنا نصف بصارت

میں مفید ہے۔ مصادرہ اند قوتی شہد کے ساتھ استعماں برنا عظمت بھر میں مفید ہے۔ سانپوں کے

اطراف کاٹ کر ہر شہد صاف کر کے، چھین کر اور وہ پختہ پائے۔ اور اچھی طرح دھو کر پانی، تھوڑے

نمک شد اور شہاب کے ساتھ پکایا جائے اور گوشت کھایا جائے تو نصف بھر میں مفید ہے۔ اس

سے نکالتے ہو جاتی ہے۔ (دستوریدوس)

بایان کی تینہی شہد کے ساتھ میں زرہ میں لگایا جائے تو نگاہ کو یحد تیز کرتی ہے اندر عظمت

بھر کو صاف کرتی ہے۔ (یواس بر وایت دستوریدوس)

مصادرہ نمون کر پانی کا وہ یحد تیز کرتا ہے۔ کرپ کا کھانا نگاہ کو تیز کرتا ہے۔ یہ نصف بھر میں مفید ہے

ب عظمت بھر پیر کرتی ہے۔ یہ کہ آنگو صدمعتد میں من سے زیادہ مرطوب ہو۔ (جائینوس)

روغن بادام صدرت بصارت میں مفید ہے۔ سائیلوس چارے سے تمام اجزاء شہد میں

زرہ کے طور پر، استعماں کے چ میں تو بصارت تیز ہوتی ہے۔ تخم سائیلوس کا مشروب بھی میں اثر

رسمات۔ مراد میں عظمت بھر کو جاتا ہے۔ (دستوریدوس)

مر قشیش سوختہ و ماسوختہ سے کے اندر عظمت بھر کے کے جان تاثیر ہوتی ہے۔ (جائینوس)

روغن آنگو کے پردہ کوہ کرنا ہے۔ (نہیں)

کل نیل کی مٹی میں تاثیر ہے۔ (دستوریدوس)

شہد کے ساتھ کھردوں کا زرہ میں نگاہ کو تیز کرتا ہے۔ روایت چشم جو صدت بھر کے سے استعماں

کی جاتی میں ان میں سلیج ٹھوکتے۔ شہاب میں زرہ سندروس کو طور زرہ استعماں برنا نصف بصارت

کا زرہ کرنا ہے۔ سے کے اوپر محمد قسوس کا زرہ نصف بصارت میں مفید ہے۔ یہ نمک کی طرح

نوٹ جاتی ہے۔ بخار سے ارشد قسوس، ارانی کے مشابہ ہوتی ہے۔ یہ اور سکر کشور و نوں زرہ

کے طور پر استعماں برنا نصف بصارت میں مفید ہے۔ (دستوریدوس)

کھجور کا زرہ استعماں کرنے سے بصارت صاف اور عظمت و پردہ دور ہو جاتا ہے۔ (ابن ہشام)

اجارہ حیلہ ہے۔ یہ اشد و عظمت بھر کے سے یہ افضل دوا ہے۔ مصادرہ سداب کا زرہ میں نگاہ کو تیز

کرتا ہے۔ (جالیئوس)

سدا ب بصارت کو تیز کرتی ہے۔ (روفس پروایت ابن ماسویہ)

سدا ب نمکین وغیرہ نمکین کھانا بصارت کو تیز کرتا ہے۔

عصارہ غصص کو عصارہ ہادیث اور شہد کے ساتھ ساتھ عصارہ پر استعمال کریں تو نگاہ تیز ہوتی ہے۔ مقرب بحری پر و چشم کے عہد ہے۔ شہد سے بصارت میں جاء سوتا ہے۔ آب دھرم کا عصارہ بصارت کو تیز کرتا ہے۔ عروق الصباغین بصارت کو تیز کرنے میں مفید ہے۔ پانی نے پاس ایک چیز جمع ہو جاتی ہے جسے ٹھیک کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ عروق الصباغین سے یہ ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔ (دیتوریوس)

عروق الصباغین کی خاصیت تقویت چشم اور نگاہ کو تیز کرنا ہے۔ عصارہ کاکچ کو شہد کے ساتھ ملا کر عصارہ استعمال کریں۔ تو نگاہ تیز ہو جاتی ہے۔ (دیتوریوس پروایت ابن ماسویہ)

موں سے نگاہ تیز ہوتی ہے۔ (دیتوریوس)

عصارہ فراسیون حدت بصر کے۔ استعمال ہے۔ (ابن ماسویہ)

لففل قلمت بصر کے لئے جالی ہے۔

عصارہ بخور مریم کا شہد کے ساتھ ساتھ ضعف بصارت میں مفید ہے۔ صفت مذکور نگاہ کو تیز کرتی ہے۔ (دیتوریوس)

جبکہ رطوبت کی وجہ سے ہو۔ (ابن ماسویہ)

صدف سطحی جوا کر دھوا کی جائے تو رطوبت سے نگاہ کو صاف کر دیتی ہے۔ صدف قراب نگاہ کو تیز کرتی ہے۔ عصارہ طور یون صفیہ شہد کے ساتھ شامل کر کے استعمال کی جائے تو قلمت بصر کو دور براتیا ہے۔ قیوم آلود کا پردہ دور کرتی ہے۔ عرق ہادیث دھوپ میں خشک کر کے بصارت کو تیز کرنے والے سرموں میں شامل کیا جائے تو بیکہ مفید ہے۔ اس کا ترپانی مٹی کی اثر رکھتا ہے کانے کے بعد اس سے تین سے جو گود نکلتی ہے۔ وہ بصارت کو تیز کرنے کے لئے بڑی طاقتور ہے۔ قطر ان بصارت کو تیز کرنے والے سرموں میں داخل کرتے ہیں۔ تخم سمک نہری کو دھوپ میں پھیلا کر شہد کے ساتھ ملا میں در سہ لگا میں تو نگاہ تیز ہو جاتی ہے۔ تخم افقی، قطر ان، شہد اور پرانے رتھان کے ساتھ سمک کے پردہ میں مفید ہے شب کی تمام قسمیں سمک کے پردہ کو صاف کرتی ہیں۔ دخان سندر بصارت کے لئے عمدہ ہے۔

افراط سے پیدا شدہ ضعف بصارت کے لئے دخان رفت عمدہ ہے۔ تین جہلی کا دودھ اور اس کی

بوزھوں کو ٹھہرنے، حق ہوتی ہے۔ اس لئے اس کی شکل و نشانی کو تہی طرح قبول نہیں کرتی۔ یہ جو ست سے ہوتی ہے۔ حادث یہ ہے کہ ہمارا اور دشمنی مر عصب خداوں کے ذریعہ تاحیب اور نیم گرم صاف پانی کے اندر نہ ٹکھیں کھولیں۔ نہ ٹکھیں کمزور ہو سہ و پیدوں کی شادی اور سہائی، سہل اور جرب و خیر کی وجہ سے بہت جلد میکان میں آجاتی ہوں تو مر۔ جس شکل پر ہونے کے بعد نہ ہے۔ فلم معدہ کے لئے مضر اشیاء، پیاز، گندہ اور بادروقت سے بنی ہوئی غذا میں ترسہ کر دے۔ تمام سے پرہیز کرے۔ جسم کے نیچے حصوں کی مسلسل ماش کرے۔ انہیں اور دونوں ہاتھوں کو باندھ دے اور گرم پانی میں رکھے۔ دریاں بن کا دوا دی ہے۔ آنے سے پہلے قصد و رواداء امشی (پیٹ چٹنے کی دوا) استعمال کرے۔ بچے۔ مسلسل اور حق استہان کرے۔ (تیمہ روس)

بصارت معطل اپنے مخصوص عضوی وجہ سے ہوتی ہے۔ یا اس عضو کے خدام کی وجہ سے قوت باصرہ کا فعل سد کی وجہ سے رک جاتا ہے۔ یہ سد و عصب مجوفہ میں پیدا ہو جاتا ہے۔ علت یہ ہے کہ ایک ٹکڑ بند کرنے کے بعد دوسری ٹکڑ شاد و نہیں ہوتی۔ اس کا فعل اس لئے بھی رک جاتا ہے کہ عصب نہ کو رو میں تفرق، اتصال ہو جاتا ہے۔ رطوبت جلید یہ کامیاب کی ایک شاد و شرم کی جانب ہو جائے کا تو کاموں کو نقصان نہیں پہونچ سکتا۔ اوپر یا نیچے کی جانب مائل ہو جائے تو ایک چیز کا ٹکڑ ٹکڑ ہوتی ہے۔

عصب مجوفہ چار بہتوں سے کاموں و نقصان پہونچتا ہے۔

۱۔ کشادہ ہو جائے۔

۲۔ خشک ہو جائے۔

۳۔ اپنی جگہ سے ہٹ جائے۔

۴۔ پھٹ جائے۔ کئی کی طبیعی دیا استانی بصارت کے لئے مضر ہے۔ اتنی امر طبیعی ہے تو معدہ

۱۔ یہ معدہ سے بصارت نہایت تیز ہو جاتی ہے۔ مسابی ہے تو خراب سے یہ تو کم رطوبت یہی ہے اندر۔ تھنیں جانے سے باحق ہوتی ہے زیادہ تر یہ حالت ہر حوں اور شک قدیم کی مودوں میں پیش آتی ہے۔ مودہ مودہ سے مرطوب ہونے سے بھی یہ حالت پیش آ جاتی ہے۔ مگر اس سے صحت نہ جاتی ہے۔ پہلی حالت میں صحت نہیں ہوتی۔ یہ نہ خشک یا داری عیسہ اعطانی ہوتی ہے۔ رطوبت یہی ہے زیادہ ہو جاتی ہے تو با مایل ہو جاتی ہے۔ تو بصارت و نقصان پہونچاتی ہے۔ کئی قست و اشکات شب مجوفہ و نقصان پہونچاتی ہے۔ خلقت سے نیکو میں کامیاب آ جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے ثواب ہشکل قبول کرتی ہے۔

رملوبت یہیہ اپنے رنگ کو چھوڑ کر، سر رنگ اختیار کرے تو چنانچہ تبدیل شدہ رنگ جتنی، کھائی جاتی ہے۔ زرد ہو جاتی ہے تو چنانچہ زرد، کھائی جاتی ہے۔ اسی طرح دیگر رنگوں کا بھی حال ہے۔ یہ غفلت رملوبت کے اندر غلبہ عنیبہ کے مرکزی محاذ پر ہوتی ہے تو مریش سے مرئی ہوا شدہ ان تصور کرتا ہے۔ رملوبت غلط مرکز کے ارد گرد مجید کے قریب میں ہوتی ہے اور یہ چیزیں ہلکے لہر نہیں جاتی ہیں۔ جیسا کہ اندر مستویں ہوتی ہیں۔ سو اس لحاظ سے مٹاتے پائندہ اور یکجہری ہوتی ہوتی ہے تو مریش کو آنکھوں کے سامنے اڑتے ہوئے جتنے لہر آتے ہیں۔ اس طرح ان میں تبدیلیاں مدہوشوں کو اڑتے کرتے کے حد کھائی جاتی ہیں۔ یہ جنہیں لہر ٹوٹنے میں ہوتی ہے نہیں بھی اس طرح کی تصویریں لہر آتی ہیں۔ ہر وہ لہر کے برعکس یہ حالت دہائی نہیں ہوگی۔ رملوبت، یہیہ سب کی سب گڑھی ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ وہ لہر بھی جو غلبہ صہیب کے محاذ میں ہوتا ہے غایب ہو جاتا ہے تو بصارت مفقود ہو جاتی ہے۔ بدھان دماغ کی وجہ سے بھی بصارت میں رملوبت ہو جاتی ہے حالانکہ آنکھیں ہوتی ہے اور کسی مدد وغیرہ کا نشان نہیں ملتا۔

جمہور رملوبت، یہیہ گڑھی ہو جاے مگر گڑھی میں اس حد تک نہ ہو کہ یکبارگی بصارت میں رملوبت آجائے تو مریش اور سے چیزوں کو نہیں، لکھ پاتا۔ تو قریب سے جتنا گڑھی میں ہوتا ہے اس کے مطابق اہمیت ملتا ہے۔ ملکہ قریب میں غلطیت آ جاتی ہے۔ تو آنکھوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ یہ رملوبت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جو گڑھی میں گڑھی غفلت پیدا کرتی ہے۔ چنانچہ غفلت سے ان چیزوں کو قبول کرنے میں باک نہ ہوتی ہے۔ سو جب کہ اندر شدید غلبہ صہیب ہو جائے۔ تو مریش میں پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ آنکھوں میں مرئی حد تک چیزوں کو قبول نہیں کرتی۔ یہ حالت زیادہ پیش آتی ہے۔ اس کا رنگ تبدیل ہو جاے تو تبدیل شدہ رنگ کے مطابق چیزیں لہر آتے لگی ہیں۔ جیسا کہ برقان کی حالت میں زرد ہو جاتی ہے تو چیزیں زرد اور طرف میں سرخ ہو جانے سے چیزیں سرخ لہر آتے لگتی ہیں۔ طبی غفلت سے زیادہ رملوبت رقیق ہو جاتی ہے تو بصارت کو نقصان پہنچاتی ہے۔ یہ لہر غلبہ صہیب کی جانب اپنی سمت سے زیادہ رخ کرانے لگتی ہے۔ قریب سے زیادہ لہر رملوبت پیدا کیے لہر میں عارض ہوتا ہے۔ تو لہر ہی میں بھی تک ہو جاتا ہے۔ یہ ہیئت ہر حالوں میں آتی ہے۔ خاص قریب کی چیزوں کے ساتھ یہ صورت حال ہو تو سوارانی بحال رہتا ہے۔

سفید رنگ نور چشم کے اتصال کو پرانہ دیکھتا ہے۔ اس سے آنکھ کو تھلک ہوتی ہے۔ سیاہ رنگ حقیقت چشم کو بری طرح سمیٹ دیتا ہے۔ چنانچہ اس سے بھی تھلک ہوتی ہے۔ کھائی اس سے

جدہا ملے۔ سیاہی رنگ امتداد کے ساتھ بصارت کو مٹتے ہیں۔ اس سے آنکھ تندرست بنے تو آنکھ کی رنگ سب سے بہتر ہوتا ہے۔ بیماری ہونے کی صورت میں سیاہ رنگ سب سے مفید ہوتا ہے۔ یہ رنگ ہم ان کا کافی علاج کے برعکس حالت کے درجہ ہوتا ہے۔ آنکھوں کو سخت عصب کی وجہ سے پیش آتی ہے۔ یاروان باصرہ کی وجہ سے۔ عصب کو سخت ورم، سدودیا سوء مزاج سے، حق ہوتی ہے۔ عصب ٹھٹھ سے اندر پیدا شدہ ورم اور مضمونی ہے تو ضرر ہائے اور ثقل بھی ہوگا۔ اور اگر یہاں سرخی ہے تو ضرر کی شدت بھی ہوگی۔ اسی طرح سودا کی ورم کے ساتھ ثقل ہوگا۔ ورم ہلکی سیاتھ بھی ثقل ہوگا۔ (جالینوس)

علامت نہیں دی۔ (مؤلف)

اور اس طرح ورم بارہویں وقت بیماری کی عکس مدت سے یہاں ہے۔ (جالینوس)
بیماری کی عکس مدت سے پات کی، مل ہے۔ اور سودا کی ہے یا ہلکی۔ علامتیں سودا کی ورم کے ساتھ ثقل ہوگا۔ اور ہلکی ورم میں ثقل سبب ہوگا۔ (مؤلف)
عصب کے اندر پیدا ہونے والے سوکے مزاج اور حار ہے تو ساتھ میں التهاب اور اگر بارہ سے تو برف کے مانند برودت ہوگی۔ سوء مزاج یا اس سابقہ خشک تدریج اور بوزخوں کی عمر اور سوء مزاج رطب، حالت مرعوب تدریج اور بچوں کی عمر سے معدوم ہوگا۔

سدودیا سے اس طرح پٹے کا کہہ اور مقام ہدف میں بیماری ثقل پیدا ہوگا۔ روغن باصرہ و سخت سے سخت واقع ہوتی ہے چنانچہ رفتہ رفتہ منتقل ہوتی ہے جیسا کہ بوزخوں کو پیش آتا ہے۔ باصرہ و لویہ سخت یکر کی بھی، حق ہوتی ہے جیسا کہ سخت کی حالت میں پیش آتا ہے۔ (جالینوس)
بیماریوں کا منتقل ہونا کسی، مضمونی بیماری سے سبب سے ممکن نہیں ہے۔ کوئی ضرر بھی ہوگا۔ تو مقدمہ ہائے ان کے، عصب کا فعل ہی متاثر ہوگا۔ باقی روغن باصرہ کے اندر آہستہ آہستہ سخت ہوتا ہے چنانچہ عکس ہے جیسا کہ بوزخوں میں، میں جاتا ہے۔ (مؤلف)

صحت ٹھٹھ کی حالت میں اس طرح سوکے فصلات ٹھٹھ کو نغشوں اور منہ کی جانب مطلوب ورم ورم کے درجہ منتقل ہو جائے، نچر اور آجی جس کی صفت میاں میں یہاں ہو چکی ہے سے جتنے ہو خشک ہو جائے۔ درجہ آنکھوں کو تقویت پہونچانی جائے۔ الیام میں ورم ہونے یا کیا ہے۔ کہ سائی میں یہ سرمد سے تر فقط پیک پر گزارا جائے۔ طبقات چشمیہ ان کا اثر ہو جائے۔ (جالینوس)

بشرط رائے سے بصارت میں جو ضعف پیدا ہوتا ہے۔ اوپر دست اور جدید کے خشک

ہو جانے سے لاحق ہوتا ہے۔ (یہودی)

تاریکی میں دیکھائی دینا اور روشنی میں دیکھائی نہ دینا پوست سے ہوتا ہے۔ برعکس صورت برعکس حالت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ پہلی کیفیت کی دلیل یہ ہے کہ روشنی کی جانب دیکھتے رہتے ہیں ان کی پتلیاں تنگ ہو جاتی ہیں۔ انسان روشنی میں نہیں دیکھتا تو یہ پتلی کی تنگی ہوتی ہے۔ روشنی کو دیکھنے کا یہی نکتہ ہے۔۔ (مؤلف)

سانپ کی کھان شہد کیسا تھ میں برسر مد لگا ضعف بصارت میں مفید ہے۔ (جالینوس)
 بوزحوں کو جو ظلمت ماریش ہوتی ہے اس میں سوزوں بھی ہے کہ تبسہ خرقی کے ساتھ چھیں پھر ہیں۔ ماش کریں۔ غذا سے شمع پر نہ کریں۔ چہ پر فی مذا میں نہ میں۔ ہر اس چیز سے پرہیز کریں۔ جس سے سر کی جانب انحراف اٹھتے ہوں۔ کھانے اور پینے کے بعد تبستہ سے آگے کریں۔ تاکہ کے اندر اعتدال کے ساتھ زکام ہو جائے تو ظلمت بصر میں مفید ہے۔ اسی طرح جانب افقہ عظمیٰ اور غرغرو بھی مفید ہے۔ ضعف بصارت کی انتہائی علامت یہ ہے کہ اشعار چشم (آنکھ کے اندروں) کا رنگ قوس قزح جیسا ہو جائے گا۔ ایسی صورت میں ماقبل بیان حد تک بصارت کے اندر ضعف شروع ہو جائے گا۔ آنکھوں کے سامنے جیسے جیسے چیزیں نظر آئیں گی۔ شقیقہ اور اوراد ماریش ہو گا۔ غذا کم آوے گی۔ ریاضت کرا میں اور تنہا کریں۔ انشاء اللہ صحت ہو گی۔ (روفس)

خس، کراث، بادرونج، کرنب، حدس، جرجیر، اور شبث کا ثبات استعمال بصارت کو تاریف کر دیا ہے۔ (حلیوش)

عقدہ مجرب عزیر:

تکلیپا ۸ گرام، تولدے گرام، مرے گرام، مرارہ نر ۵۰۰ ملی گرام، مرارہ نر ۵۰۰ ملی گرام، فضل سفید ایک گرام، نوشادر ۵۰۰ ملی گرام، منب ۵۰۰ ملی گرام، کافور ۵۰۰ ملی گرام، تین استعمال کریں۔
 برہ دانا مسکی بہ جلاء عیون القاشمین، ہار شیریں و ترش کو ہاتھ سے ایک صاف چھنی کے برتن میں ایک ایک نچوڑ لیں۔ پھر ایک ایک شیشہ کے ایک برتن میں رکھ کر ڈاٹ لگائیں۔ اور جون کے شروع میں دھوپ میں رکھیں۔ ہر ماہ غسل (ورد) نکال کر پھینک دیں۔ اس کے بعد صبر سار جھے تین گرام، فاضل ساز جھے تین گرام، دار فضل ساز جھے تین گرام، خوشدر ساز جھے تین گرام، نہ کورہ تب ۴۰۰ گرام میں خوب اچھی طرح میں اور حل کر کے آب مارین میں ڈال دیں۔ اور بطور سرمد استعمال کریں۔ عجیب اثر ہے۔ پر مابقت ہو گا۔ اتنا ہی عقدہ ہو گا۔ عقدہ کی میں انشاء اللہ اس کی کوئی نظیر نہیں ہے۔

• سیبوت ہڈی رطوبت سے بندھ چکی ہے جو بہرہ مرعصب چشم تک نہ جاتی ہے۔ یہ دہریہ یہ خبر اس کے
 نکاح سے سامنے شروع میں ہی طرح کی خرابی صورت میں تھی میں جوڑوں اندام کی مریش کو تھاتی ہیں۔
 وراثت کے بعد اچانک بصارت معدوم ہو گئی ہے۔ چکی میں کوئی بیماری ہے نہ آنکھ میں تو یہ سمجھیں کہ
 عصب میں سد پڑ گیا ہے۔ اس کا پتہ دوسرے چلے گا کہ ایک آنکھ بند کر دیں، دوسری کشادہ نظر نہ آئے
 تو اس عصب سے یہ ہے کہ سد ہو گیا ہے۔ زوں بصارت سے پہلے تھک دیا پر شدید نظر پر شدید تھکے
 نہ آتے تھی ہے۔ جس کی وجہ سے آنکھ ابھرتی ہو، تھک نہ ہو، اور دہریہ ہو تو یہ سمجھیں
 کہ عصب مجوف پھٹ گیا ہے۔ (حشیں)

• ہو سکتا ہے مریش قریب کی شے دیکھتا ہو، دور کی نہ دیکھتا ہو، چھوٹی چیز تھک نہ آتی ہو، اسی طرح
 یہ حالت بھی ہو سکتی ہیں۔ بعد اس پر غور کریں۔ مرض، تشخص اور علاج سب غور، فکر سے
 متنازع ہیں۔ (مؤلف)

ضعف بصارت کا علاج:

• یقین کی مسد کھولیں۔ نشینیوں پر جو نہیں کامیں۔ جو وہاں میں اور ریشم کرتی ہیں۔ اور مدہ
 اور خلعت بعد میں مفید ہیں وہاں قوتور جان، وہاں سے قریب کی جاتی ہیں مثلاً قتلہ، زخمی، فیل اور
 سنسٹل طریقہ اور جو وہاں میں صحت چشم کی حفاظت اور آنکھوں کے اندر پیدا شدہ مرض سے روکتی ہیں۔
 وہ وہاں کی جانب منسوب پتھر، انزروت، عصب، قلیہ، شد اور ریشم ان سے تھک جاتی ہیں۔
 خلعت سے روغن مسال، مراروں خلعت، شد اور ریشم وغیرہ سے تھک جاتی ہیں وہاں میں بھی مفید
 ہیں۔ (حشیں)

• بصارت چھٹی ہوتی ہے اور آنکھ کے اندر کوئی خیمہ معدوم چیز تھک نہ آتی ہو تو اس کا سبب عصب
 مجوف ہوتا ہے۔ یہ عصب مجوف سے سد و مران یا سد و مران سے مراد ہے اس کا عصب مجوف سے
 نہ ہونے کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔

• اس کے اندر ضعف بصارت کا سبب عصب قریب کا قطع ہوا رطوبت سے یہ نہ کی ہے۔ چکی کا
 • اس کے آگے کا سبب رطوبت سے یہ نہ کی ہے۔ گاہی یہ صاف ہے تو ممکن ہے کہ یہ عصب
 طرح قریب کا قطع ہو۔ یہ ممکن ہے کہ یہ عصب قریب سے یہ عصب قریب سے یہ عصب قریب سے
 وہاں تھک سکتی ہے۔ بصارت کے لیے سب سے مہم اور تک آگے چلے جائے۔ یہ وہاں سے
 • وہاں تک مفید کی اور سیاحی سے مراد ہوتی ہیں۔ بعد اس کے ریشم کی طرح وہاں تھک سکتی ہیں۔

رہے۔ اسی طرح سیاہی لگنے والوں کو بھی ساتھ دینا اور ان کے ساتھ ساتھ رہنا۔ یہ حکم تندرست ہونے کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔ انھوں نے اندر گزری ہوئی روشنی، خیر و برکت آتی ہے۔ تو سیاہ رنگ ان کے لئے عمدہ ہے۔ عین ہند کے اصول پر۔ (جائیس)

۱۔ اچھن خلط ماری سے اور امر غش کا وکے جدید اشد و ظلمت بھر میں مفید ہے۔ (سراٹر)
۲۔ اچھن کا یہ دوسرا تندرست سے پیدا شدہ ضعف بصارت سے تندرست ہے۔ (مورف)

۳۔ رنگان قدیم کا قوس ہے کہ درجہ ذیل باتوں سے بڑھ کر تندرست انھوں نے انھوں نے
۴۔ کوئی چیز نہیں ہے۔ ان کا نقصان مریش انھوں سے بھی زیادہ سخت ہے

۱۔ پیٹ کو مسلسل خشک رکھنا۔

۲۔ روشن چیزوں کو مسلسل دیکھنا۔

۳۔ ہار یک خط کو جھک کر پڑھنا۔

۴۔ حد سے زیادہ جماع کرنا۔

۵۔ رکر، نمکین اور مچھلی کا مسلسل استعمال۔

۶۔ بسیار فوری کے بعد سونا۔

نہانے کے بعد منہ سے پانی نکالنا اور منہ سے نکالنا۔ (نکلس)
نہ اپنی انھوں نے ضیاء کا اندیشہ نہ ہو کر چلائے بغیر منہ نکالنے کے بعد جس قدر
کے کھائے۔ یہ اس کے لئے مفید ہے۔

خل آبر صحت چشم کی حفاظت اور رطوبت کا زائہ کرتا ہے یہی پرو فارسی ہے
خل، روتی، مریشیہ، قلیہ، سازتے سے ہر قسم کے برہم و ہر قسم کے
سازتے سے ہر قسم کے برہم و ہر قسم کے برہم و ہر قسم کے برہم و ہر قسم کے
تین برابر، سنبل سازتے تین برابر، سنبل سازتے تین برابر، سنبل سازتے
تین برابر، سنبل سازتے تین برابر، سنبل سازتے تین برابر، سنبل سازتے
تین برابر، سنبل سازتے تین برابر، سنبل سازتے تین برابر، سنبل سازتے

نہانے کے بعد خل کا فوراً اور سنبل نہانے کے بعد پانی ہوں گے۔ (مورف)

خل منہ سازتے سے ہر قسم کے برہم و ہر قسم کے برہم و ہر قسم کے برہم و ہر قسم کے
نکلیں۔ حال اور بصارت معدوم نہ ہو تو سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ کوئی سدہ تو نہیں ہے اور نہ
طرح ہو جائے مریش کو ایک تھو بند کرنے کا حکم دینا۔ پانی کو بند کرنے کے بعد اپنی تندرست

طرح ہو گا کہ مریض کو ایک تکہ بند کرنے کا حکم دیں۔ ہا میں تکہ کو بند کرنے کے بعد دینی تکہ کشادہ ہو جائے تو کوئی سدوتہ ہو گا۔ اور کوئی تکہ کشادہ نہ ہو تو جبینوس کی رائے کے مطابق آفت حسبِ جوف میں ہوگی۔ ہماری رائے کے مطابق غنیہ متاثر ہوگی۔ بسمارتہ کا خصوصی اثر اس اور تکھوں کا جس رشتہ ہماری فوج سے ہوتا ہے جسے جبینوس نے سدوتہ کہا ہے مگر ہم سے تکھوں کے متعلق غنیہ اور شہادہ ہونے سے موسوم کریں گے۔ جبینوس نے روتہ با صروقہ خلقت کہتا ہے وہ ہمارے نزدیک اور حقیقت و طوبیت جلدیہ کی عظمت کا نام ہے مگر کورہ بالانہ غیثت کا ایک سبب اور ہے۔ اور وہ ہے قونیہ کا شجرہ اور اس میں کدورت کا پید ہونا۔ یہ ہر زخموں کو عارض ہوتی ہے۔ مگر کورہ غیثت کا ایک قسم اس سبب تکھوں کے نشئی اور طوبیت۔ یہیہ کی قست ہے۔ یہ بھی فصل میں ہر زخموں کو اور سبیل اور جادہ پادریوں کے اندر عارض ہوتی ہے۔ جس چیز کا نام جبینوس نے سدوتہ کہا ہے اس سے آپ جھجھچہ میں مریض کو عظمت سے روشنی میں اس کی پٹی کا چاروں طرف سے۔ یہی سبب سے نشئی اور بہت ہے۔ جبینوس نے اس کے حلق کا نام دیا ہے کہ یہ فصل عیسے عذوق ہے۔ کیونکہ یہ اس عضد میں ہوتا ہے۔ جو غنیہ کو چاہتا ہے اور سکورتا ہے۔ اس پر اچھی طرح غور کرنا چاہئے۔ اس کے حلق کا طریقہ یہی ہے جو پکارا جائے کہ عضد سے ثابت ہے۔

طوبیت یہیہ کی کمی کی علامت ہے کہ تکھوں میں نشئی ہو گا اور وہ جس جگہ کی۔ حالت برتدہ، نیم، غنیدہ، راحت، ہر کی تہ میں اور سھوٹے فریڈ کریں۔ قونیہ کے غنیمت سے اور قدر ہو جائے گی بات نشئی تکھوں، نشئی جگہ کی ہے۔ یہ عیسے اعدوت ہے۔ اس میں اس کے جسم اور نقصان یہیہ کے حلق کے فریڈ حالت کی ایک جگہ کی جاتی ہے۔

جو صحر جلدیہ کے قدر ہونے پر تصویریں ہسانی نہیں چھوکتی ہیں۔ اسی کو جبینوس نے روتہ با صروقہ کا نام دیا ہے کہ قنیہ کیا ہے۔ اس سے شبہ کورہ ہوتا ہے۔ نزدیک بینی اور بینی دونوں اس کے منقود ہوتی ہے کہ خلقت کی وجہ سے دور کی تصویر آقا آسمان میں ہو گا۔ نزدیک بینی بھی وہاں نہیں ہوتی۔ جیسے وہ غصہ جگہ کی چیز نام میں رہتے ہیں پھر بھی سو غصہ میں جاتی ہے۔ ایک بھی سبب نہیں ہے کہ یہ حالت کی وجہ سے ہو یہ یہ سے سبب ممکن ہوتا ہے تب بھی سے اندر تصویریں کا آقا آسمان سے ممکن نہیں ہوتا۔ مگر سبب جلدیہ اور کورہ کے درمیان وہ سبب کا فاصلہ ہے جو وہ تو کورہ پر دے گا۔ اس نے میں اور زیادہ سخت ہوگی۔ کیونکہ تصویر کے ساتھ ہی میں محکمہ حلق ہے۔ یہیہ کاراستہ ہے۔ اس پر بحث و گفتگو طبعی سبب سے اندر کھلی کریں گے۔

جلدیہ کے نہایت لطیف اور رقیق یا نہایت چھوٹے اور کمزور ہونے کا جہاں تک تعلق ہے اسی

صورت میں وہ مجرد رہن شیاہ کو تصور میں نہیں لے سکتی۔ اس لئے ان بھی اچھی طرح، معانی نہیں دیتا۔ کیونکہ شعلیں اس وقت رہن موثر پہیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ بصارت کے لئے دیر نقصان دہ بیماریوں کے اندر آنکھوں میں قابل احساس تغیر ہم ہی نظر آتا ہے۔ ان بیماریوں میں ایک بیماری "حالت مشتبہ" ہے۔ یہ شبہ عصبی کی آگئی ہوتی ہے۔ اس کا یہ تب ہی چل سکتا ہے جب شبہ کی آنکھ کے اندر ہو، یا مشاہد کرنے والے نے یہی متحنت آنکھ کو دیکھا ہو۔ ورنہ اس کا مشاہدہ پہلی کے شبہ ہونے کی بنا پر ہی ممکن ہے گا۔ (مغرب)

سب سے عمدہ آنکھ وہ ہوتی ہے جو سیدھی، آئینہ دار و عینسی ہوئی، درمیان پر بیوست ہوتی ہے۔ امریکی ہوئی ہائی آنکھوں میں زمانہ بھر رطوبت اور ٹائیف مابین ہوئی۔ بصارت کو تیار کرنے کے لئے مارشیلین پچوڑ کر ایک شیشی میں رکھیں اور مالٹ بند کرے، صوب میں نغمہ میں حتیٰ کہ عصارہ کاراجا دے۔ اسے سرمہ کے طور پر استعمال کریں۔ اور پس میں محفوظ کریں کہ جس قدر یہ لانا کا اتنا پس عمدہ ہو گا۔ انشاء اللہ۔

جودہ میں سفیدی اور صحت چٹھری صحت کے سے مستعمل ہیں ورنہ مابین حمرہ ورنہ میں کانور یہ تھوڑی ہوتی ہیں۔ یعنی ان کے ساتھ مابین صحت اور مابین کانور شامل کرتے ہیں۔ (مغرب)

سب سے پہلے ہمہ طور پر وہاں بصارت اور بیوست بصارت کو دھیان میں رکھیں۔ یہ نغمہ بھی ایسا ہوتا ہے کہ بصارت مستقر یا مردہ ہوتی ہے۔ مگر آنکھوں کی شعل میں بہت زیادہ تغیر نہیں ہوتا۔ ہوتا بھی ہے تو کم ہوتا ہے۔ اسان دیکھتا ہے، چٹکی میں نہ شعل کی نہ شعل ہو، چٹکی ہو، ہوت بدورت ہو، آنکھ میں ہو تو انہیں نہیں سمجھتا ہوتا ہے۔ مریض ورنہ شعل سے تاریکی میں سے نہیں۔ یہ آنکھ کو بند کر کے چٹکی کی شعل کا جادو بھی نہیں، طبیعی حالت ماتی ہو تو چہرہ دھیمیں شہید شعلہ ریادہ شادیا زیادہ رنگ ہو یا نہ۔ یہ بات سننے کے لئے ہوئی کہ پہلی واپس سے یہی متحنت دیکھا۔ یہ کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی حالتیں مشابہ نہیں ہیں۔ یہ زیادہ شعلہ ریادہ شادیا ہوئی۔ مجھ سے بارے میں یہی نہ معلوم رہیں وہ یہ معلوم ہو چکا ہے کہ کوئی غیر طبیعی شعل یا شعلی مادی ہو، نہیں ہے۔ تو پھر اسے مصعبہ کامی نہ کریں۔ اس میں غل اور تمام حواس کے اندر سکتی۔ یہ تاریکی مابین حواس کے اندر کا نتیجہ ہیں۔ ہوتا یہ سمجھیں۔ بیماری مابین سے تعلق رکھتی ہے۔ اسی صورت میں ساتھ تدبیر، جسمانی حالت، اور نور و پتھریلی نیات کا جادو جس کا کہ پتہ پہلے کہ بیوست و جبہ باریطوبت، آنکھ کو دیکھیں۔ اندر و عینسی ہوئی، سکڑی ہوئی، اور دھلی ہے یا اس کے برعکس ہے ان باتوں سے حالت حاصل کریں ان باتوں سے پہلے یہ دیکھیں کہ پہلی کدورت ہے یا نہیں۔

مدر رہے تو نہ کورو کی چیز کی نہ ورت نہیں ہے۔ وٹھ رہے کہ جو اویک نہیں ہے۔ وور میں نہیں ہے۔ اس کی رطوبت جدید یہ گازھی ہو جاتی ہے۔ وواسفت تدریج کا محتاج ہے۔ مگر جو وور میں ہے نہ ویک میں نہیں ہیں اس کی بیماری کا اثر ہم ترچھے ہیں، اسے تدریج میں خلعت کی نہ ورت ہوئی ہے تب کار کے مریض کی رطوبت گازھی ہو جاتی ہے۔ ہذا اسفت تدریج کا محتاج ہے۔

روز کو ر میں خلعت اور رطوبت میں اضافہ کی نہ ورت ہوئی ہے۔ چیزوں میں نے رو شندان نظر آتا ہے، اس کی پتہ رطوبتیں جدید یہ کہ اور گازھی ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح جو اشیاء کو یہاں نہیں دیکھ پاتا۔ اسکی رطوبتوں کا بھی یہی حال ہے۔ جو اشیاء کو سنا کیے۔ مگر نہ طرفی موت پر نہ تو مسہل، قصہ کے ذریعہ اس کے جسم سے وہ خط نکالیں جو رطوبت پر ر رہی ہے۔ ایک چیز، وٹھ آتی ہو اور طبیعت بڑھی ہوئی ہو تو جانتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ وٹھ اسے یہ ایک ہی سمت میں ہو جو اسکی ہوتے ہیں۔ اس سے بند ہو جاتا ہے۔ جانتے ہیں تو اس طرح کریں کہ بجائی نکھ کے اوپر کوئی چیز باندھیں تاکہ اس کی جانب بکھو بکھو نہ آتی رہے۔ اس طرح ہر ہر ہو جائے گی۔

جن لوگوں کی وٹھ صید یہ کمان کی جانب مائل ہو جاتی ہیں مگر ایک وٹھ کے اوپر چڑھتی ہیں۔ وہ صارت کے سنے پتہ بھی مٹھ نہیں ہیں، جن کی نکھیں پھٹ جاتی ہیں ان کی بصارت رطل ہو جاتی ہے۔ یونکہ رطوبت جدید یہ بہہ جاتی ہے۔ اور نکھیں اندر نکھیں جاتی ہیں۔ ہر وٹھ وٹھوں، یکسانی دینے کی حالت میں قریہ مریض ہو جاتی ہے۔ زرا یہ وٹھ اسنے نظر آتا ہے کہ وٹھ نکھیں زرا یہ رطل ہو جاتی ہیں۔ قریہ میں اس ہو جاتا ہے۔ تو بصارت مٹھ ہو جاتی ہے۔ یونکہ اس کی شفافیت مٹھ جاتی ہے۔ یہ طبیعت بڑھاپہ کی وجہ سے ہوئی ہے یا رطوبت جدید سے مٹھ ہو جانے سے وٹھوں کا وٹھوں میں نکھیں مٹھ ہو جاتی ہیں۔

ہر آلہ چشم میں آفتیں:

مٹھ کے اندر بکھو پڑ جانے سے نکھیں ابھرتی ہیں، اندر نکھیں جاتی ہیں، وٹھ صارت رطل ہو جاتی ہے، ناقابل تحمیل سخت سد وید ہو جاتا ہے تو بصارت رطل ہو جاتی ہے۔ قریہ پرے جاتا ہے تو مٹھ ابھرتا ہے۔ مٹھ پھٹ جاتا ہے تو یہی بہہ جاتی ہے اور نکھیں اندر نکھیں ہو جاتی ہے۔ مٹھ آٹھ وٹھ پھٹ جاتا ہے تو نکھیں وٹھیں مٹھ۔ (مٹھ)

مٹھ وٹھ پھٹ ہو پھر بھی طبقہ قریہ نکھ ہو ابو تو یہاں رطوبت پینہ کے مٹھ ہو جانے سے مٹھ ہے مٹھ میں دیار پھٹ کا نہ ہو، طبقہ قریہ کے اندر ہر سمت اور مٹھ کی وجہ سے مٹھ ہے۔ یہ مٹھ

العلاج ہے۔ اور بڑھاپے میں ہوتا ہے۔

ضعف بصری میں بڑھاپوں کے ساتھ ہمیشہ رو زائد کئی بار شعلی کرنا قبل از طعام صبح و شام چھینا،
تکلیفیں غصہ، غم اور غم اور کاستھیں مفید ہے۔ (جالیوس)
توتیا خندی، کھل، ہڈیا، زرد، زنجبیل، فیتی، مرادوتی، سب مرزنجوش میں چیں کر اوپر سے
قہوڑی منب اور قہوڑی کا فورہ ایں۔ اور سردی سے طور پر استعمال کریں۔ آنکھوں کی تقویت اور جلا
کے لئے مفید ہے۔ (سج)

غرب یعنی آنکھ کا ناصور، اخیلوس نام کا پھوڑا، فتق اماق، لحمہ کی کمی اور زیادتی

ماق، اظلم نامہ یا اسہ جاتا ہے۔ تو اضمات چشم نامہ کی جانب پتہ سے رہا کرتا ہے چنانچہ
اضمات یہاں تک کہ جاتے ہیں جس سے غرب نامہ کی یہاں پیدا ہو جاتی ہے۔
براہ راست، خوشہ اور شب سے تیار کی مونی وہاں ناصور چشم کے باعث تنہا ہے۔ یہ وہ
ہو جاتی ہے جسے "باب ساج" لحمہ میں رقم کیا جاتا ہے۔

ماق اظلم کے پوس ایک تھوڑا سا پھوڑا نکلتا ہے۔ جو سوزش سے بغیر پھٹ جاتا ہے۔ یہ اس
سے خوشہ نکلتا ہے۔ اس کے مسمیہ اطلاق ہوتا ہے۔ ہذا اب اشدت ایسی دواؤں کے ذریعہ جان
ریں۔ جو دوش پیدا ہے بغیر مصلحتوں۔ یہ وہ دوا ہے جو یہ تلخ و سرد اور ایسا کریں کی جس کی وجہ
سے ورم سے جاتے ہیں وہاں سے کہ یہ کی مسمیہ اطلاق ہوتی ہے۔ یہ وہ دوا ہے جو یہ تلخ و سرد
جان رہا مسمیہ کیوں نہ کہ وہ یہ حتی مسمیہ نہیں ہوتا۔ طویل مدت تک اس پر دوا نہ کر رہی
جائے۔ یہ وہ دوا ہے جس میں تلخوں کو باندھنا بھی نہ دینی ہے۔ اور اس مدت تک تلخوں کو باندھنے
رکھنا مشکل ہے۔ (جالیوس)

آرہ کر سہ شہد کے ساتھ یا خاتمہ انکور شہد میں گوہر و کر یا سدر بیٹ کیوتر مازہ میں شامل
رہے بطور صاف رکھیں۔ یا موزج وراثت کو میں رہنے سے پہلے رکھیں۔ یا چنکری میں کر پھینے سے

ایک ختم درق بات یہ ہے کہ ماصور کا آپریشن کر کے نچوڑیں، صاف کریں، اور اس کے تمام رونی و شت کا استیصال کریں۔ پھر آب خرموب طمی رملب میں کئی بار رونی ڈبو کر یہاں رکھیں اس سے اندمال ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

برآب سداب بستی خشک کو آب رومہ میں چیں کر ایڈوس میں پر رکھیں۔ خواہ بڑی تک پہنچا دیا نہ ہو، پی ہو۔ اس سے نہایت مدد ہو۔ موثر اندماں ہو جائے گا۔ اندماں کا ٹرھڈی تک پہنچے گا۔ شرمون میں سوزش بید ہوگی۔ پھر نہیں ہوگی۔ سب سے حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اس سے کوئی پر اثر نہیں ہوتا۔ حیرت انگیز دوا ہے۔

دیکھ

۱۔ اور مکتبہ تک دی رطوبت میں چیں کر ایڈوس میں بھر دیں، عمدہ ہے۔

ماصور چشم اور دیگر تمام ماصوروں کے لئے عمدہ دوا

تمام صلابتوں کو بھی تحصیل کر دیتی ہے۔ پی پیپ کو تحصیل کرنے میں متشکر رہتی ہے۔

زیون ۱۰۰ گرام، مرہ وار تک ۱۰۰ گرام، بزرخ ۳۰ گرام۔

مرہ وار تک ۱۰۰ گرام، بزرخ ۳۰ گرام، بزرخ ۳۰ گرام، بزرخ ۳۰ گرام۔

میں روتی ہے جلتے پتے پتے۔ چر استہاں رہیں۔ (۱۰۰ گرام)

اس ۱۰۰ گرام تک ہو گیا تھا مگر نہ رہتا۔ میں نے دیا تو کچھ بھی نہ نکلا۔ جس کے سے تشابہ

تھا۔ چنانچہ اس کی آنکھوں کو چند دن باندھ دیا گیا۔ اس کے بعد دیا تو برس نکلا اور اصل معالجہ دینی

میں آیا۔ بعد ازاں تک تین دن آنکھوں کو باندھتے نہ رکھیں جو وہ نہ کریں۔ اس کے بعد دیا میں

شرعیہ سر رکنہ نہ کر، ابھر انہر آجائے تو صحت سے کافی ہے۔ (۱۰۰ گرام)

رہتے ہوئے ماصور کے لئے:

۱۔ رکنہ ۱۰۰ گرام، چیں کر استعمال کریں۔ (ارپا سیون)

غرب میں خرموب اسودا، خل کریں۔ یہ بد گوشت کا استیصال دیتی ہے۔ یہ کار ۲۰ گرام، شق

۲۰ گرام، کرشیاف ۱۰۰ گرام، در غرب میں رکنہ کر زان و رشہ سے جو دیں۔ (۱۰۰ گرام)

نہ کو رہا، اشیاء کے درجہ علاج اس طرح کرتے ہیں کہ غرب میں حقنہ کے کر آپریشن کرتے

ہیں۔ پھر ان دواؤں کو بھرتے ہیں۔

دوا و عدا ان سب سے بہتر ہے۔ (مؤلف)

ناصور چشم کے لئے:

زرخ، قلی، نور و زاجار، اور زان ستوں کریں۔ (سحر)

ہم نے جو بات کہی ہے وہ صحیح ہوئی ہے۔ (مؤلف)

غرب ایک پتھر ہے جو گوشہ چشم اور ناک کے درمیان ٹھہرتا ہے۔ اس میں پیپ پڑ جاتی ہے تو اس ناک کی طرف آتی ہے اور ناک سے یہ دوا پیپ خارج ہونے لگتی ہے۔ کبھی اس ناک سے اس طرح کی طرف جاری ہوتی ہے۔ یہ دوا ہوتا ہے۔ اس سے غلٹ پرستے پر ناصور ہوتا ہے اور بڑی دوا ہوتا ہے۔ کبھی پیپ پیپ سے نیچے آتی ہے۔ اور اس سے منہ و نون ہوتا ہے۔ اس سے ناک پر دوا ہوتا ہے تو پیپ لگتی ہے۔ "طرد" اس وقت کے غیر معتد ہوا پر ہوتا ہے۔ نون میں جو آٹھ اور دونوں نون کے درمیان سوراخ ہے اس پر ہوتا ہے۔ رخ اس وقت ہوتا ہے جب یہ تمہ (گوشت) اس حد تک کم ہو جاتا ہے کہ خود آٹھ کی جانب سوراخ کی صورت رہے کہ نہ نون ہوتا ہے و مخرج کی جانب جاتا ہے اور اس دوا میں برت۔ یہ کئی ظہر دوا اور جرب کا علاج ہے۔ دوا دوا ہوتا ہے۔ ہفت استوں سے پیدا ہو جاتی ہے۔

رخ اور عدا کے علاج کا ذکر وہم نے "باب اداء اعمیان اعمیان" میں کر دیا ہے۔ ہذا اس کی

جانب رجوع کریں۔

غرب کا علاج:

سب سے پہلے دوا مان کریں گے جو دوا مانا جاتا ہے، قلی دوا مانو، محمد استوں کی جائیں گی۔ اور مفید ثابت نہ ہو تو کئی دوا میں استوں کی جائیں گی جو استے قرار دیں۔ ٹوٹ جانے سے بعد باب القرون کے مطابق قح کا علاج کریں۔ طبواں سلسلہ میں، بیٹا از عریان، برت، مدد، نہ او تب رہا، اور آٹھ سمیت صدقہ و نیت سم و دوا استوں کرتے ہیں۔ (نشین)

معلق ہر سے دواں کبھی ایک چھڑاں آتا ہے۔ کبھی یہ دواں کی جانب مائل ہو جاتا ہے حتیٰ کہ کبھی سوجن محسوس ہوتی ہے۔ کبھی دواں کی جانب مائل ہو جاتا ہے۔ اس وقت دوا قح ہوتی ہے۔ اس چھڑے کا دوا مانا ہے۔ اس سے پیپ ہوتی ہے۔ مگر گوشت کو تباہ نہیں کرتی، کبھی بہہ کر یہ پیپ ناک کی طرف آتی ہے۔ اور یہاں سے دواں کر آنکھوں میں آتی ہے۔ کبھی اس کو اندر اور باہر دونوں پہلوں کی جانب ہوتی ہے۔ جو اندر کی طرف جھکتی ہے۔ کبھی نہیں جھکتی ہے۔

جو پیپ زیادہ اندر نہیں، ٹھنکی سے وہ بڑی کوتاہ نہیں کرتی۔ ہر ٹکس ازیں بڑی کوتاہ کرتی ہے۔ کبھی ناک کی پوری بڑی پر بار ہو جاتی ہے۔ جو پیپ باہر کی جانب مائل ہوتی ہے۔ یہی اعلیٰ ہوتی ہے۔ بالخصوص جبکہ اس کا منہ بن گیا ہو۔ جہاں سے اسے باب ہو رہا ہو۔ ٹکسوں کی جانب مائل ہونے، ان پیپ کی علامت یہ ہے کہ ہر معمولی بات پر ٹکسوں کے اندر باسبب درد ہوتا ہوگا۔ ساق سے تالہ نہ کا۔ اور آخری علامت یہ ہے کہ ساق پر باوازاں سے ان سے پیپ جاری ہوگی۔

علاج:

دور اگر اندر کی جانب نہ ہو، نہ مزمن ہو تو اس سے بڑی تباہ ہوگی لہذا آپریشن کر دیں۔ ورنہ میں۔ بڑی ٹک سے جبہ نہ ہو تو تمام بد گوشتے ہاں کر تھک کو منہ مل کریں۔ ورنہ بڑی تک پہنچے یا ہو تو۔ ان میں۔ ان بڑی ٹک سے نہ ہونے چاہئے۔ اس سے ورنہ پھلکا کر جانے یا بد گوشت تباہ نہ جائے۔ اغنہ چاہیں۔ تو وہاں سے کام میں۔ (انٹیس)

چوڑا اگر باہر کی جانب مائل ہو تو آپریشن کر دیں۔ اور گوشت کو خشک کریں۔ حتیٰ کہ بڑی ٹک نہ ہوتی جائے۔ بڑی تباہ ہو تو اسے نہ بن دیں۔ تباہ ہو چکی ہو تو ٹک پر ٹکسین پانی کے ساتھ اسٹینج رکھ کر بڑی وہاں دیں۔ جبکہ وہ بد گوشت کا ٹکس لینے سے بعد پیپ کو ناک تک پہنچانے کے۔ ٹکب استھان کرتے ہیں۔ ہم یہ ٹکس وہاں دینے پر اکتفا کرتے ہیں۔

غرب اگر ساق کی جانب مائل ہے۔ ورنہ اندر کی جانب مائل نہیں ہے۔ تو چند۔ کو ساق تک کاٹ دیں اور جو بد گوشت بن گیا ہو اسے اویات سے خشک کر دیں۔

حیرت انگیز طور پر حسب ذیل ذرور خشک کرتا ہے۔

زین غدا کی طرح میں رہتا ہوں۔ ف پر چھڑکتے ہیں۔ یہ بھی پوست ندر کے ساتھ ہیں۔ مہر کی جاسکتی ہے۔ (بولس)

غرب کے لئے سرمہ کا نسخہ:

قلیہ جو سو رہا پانی سے ساتھ چند چمیں، چم قندیس پانی میں ٹکسوں کو صاف شدہ پانی سے میں اور منجمد کریں۔ پھر وہاں وہاں کو ہم دین انھیں اسے چمیں اور مٹی کے ایک سے دورے میں رکھیں۔ نیچے سے کہہ دیں۔ پھر کوزے کا سر ہاندھ کر بند کر دیں اور پندرہ دن تک چھوڑ دیں۔ حتیٰ کہ سورہ کے اندر سے کہہ دیں۔ غل ہو اور وہاں وہاں میں تر ہو جائیں۔ پھر انکے کپڑے میں اور

نے ساتھ مصدور بھی مستعمل ہے۔ (۱۰۔ تقریریں)
یہ ماق کے نواسیر کو شفا دیتا ہے انکوری ہری ہا پھل شد، زعفران اور رخن گل کے ساتھ ہیں
کر ضہا کرنا ابتداء میں رستے ہوئے ماصور میں مفید ہے۔

زیتون کے ساتھ کدو یوس کا مرہ انیڈوس کا زائہ کر دیتا ہے۔ (جالیئوس)
اسان اخیل نمک کے ساتھ ضہا کرنے سے آنکھ کے نواسیر زائل ہو جاتے ہیں۔ (۱۱۔ تقریریں)
ایک معتد شخص نے بتایا کہ اس نے آنکھ کے ماصور کا زائہ اس طرح کیا کہ اسے مرے ہوا
چنانچہ اسے مندرجہ ذیل کے حقائق دیدی، امر یعنی مکمل طور پر صحت یاب ہو گیا۔ (موف)
عنب المصطب کو اچھی طرح کوٹ کر ضہا کیا جائے تو رستہ بہانا ماصور بھی ہو جاتا ہے۔ مصدور
عنب المصطب روٹی کے ساتھ رستے ہوئے ماصور کے مفید ہے۔ (۱۲۔ تقریریں)

ماق اعظم کا مرہ بڑ بھی ہو جاتا ہے اور چھ ما بھی۔ بڑ ہو جاتا ہے تو آنسوؤں کو اور دیگر فضولیات
جائیم تختوں تک بہہ کر آنے سے روک دیتا ہے۔ چنانچہ یہ سب یہاں بھی ہو جاتے ہیں۔ جس کے
غرب ہو جاتا ہے۔ (جالیئوس)

آنکھوں کے نواسیر کا علاج کن سے کیا جاتا ہے۔ نشتر سے کھنکھ میں اور نذر داریں کہ سہانی تھی
اندر جاتی ہے۔ بے حد سہانی جیسے موقوف سے، شایں۔ بے موقوف کو بہت سرخ ہو جاتا ہے،
اور نہ اندیشہ ہے کہ پیپ جاسی پس، شایں سے حد پیدائیگی سے رانیں پھر اور سہانی میں
تین بار دوا غنا کافی ہے۔

کیا معیار یہ ہے کہ کھاتے اور شہادت سے کھونٹے گئے۔ اس کے بعد شیرین کے ساتھ
یہاں روٹی رانیوں اور کافی دوا کر دیں، اس حد تک مانت کریں کہ شک۔ شہا کر جائے۔ پھر مرہ
سے علاج کریں۔ انشاء اللہ صحت ہوگی۔

ماصور پر شدید دوا ایس تو پخت جاتا ہے۔ درماق سے پیپ نکل جاتی ہے۔ آنکھوں کے
ماصور کا مانت اس طرح بھی کیا جاتا ہے کہ سوراق کے دوا شایں۔ یہ نہایت موثر طریقہ مانت ہے،
صحت تقریباً ہی سے جاتی ہے۔ بھی شایں خیر سوراق بردیہ سے صحت ہو جاتی ہے۔ شعی جیسے
سوراق میں دوا سے ایچ اور کھوں مرہ دوا پانے سوراق تاک کے گوشے تک کریں۔ باہر
سوراق اس پر دوا ہاں اتنی شدت سے پیدہ کریں کہ تاک در سوراق سے خون نکل آئے۔ خون نکل
آنکھ پر سوراق مکمل ہو جائے گا۔ اس کے بعد ایس، میرے خیال میں اس حالت کے بعد صرف
رانی سے پیدہ کریں۔ انشاء اللہ صحت ہو جائے گی۔

بھوز دیں، کہ پیپ جمع ہو جائے حتیٰ کہ وہ مقام نمایاں ہو جائے جس میں ابھی طرح شکاف لگایا جاسکے۔
پھر اسے شکاف دے کر صاف کریں اور اپنی دائیں، انشاء اللہ شفا ہوگی۔

اس کا علاج کرنا چاہیں تو کچھ دنوں تک چھوڑ دیں، بھوزیں نہیں حتیٰ کہ وہ مقام ابھر آئے جسے
کھونٹنا چاہتے ہوں۔ اسکے بعد نشتر سے اسے کھول دیں اور زیادہ نہیں تھوڑی کھرائی تک لے جائیں۔
پھر ایک لوہے سے اس کا اندازہ کریں۔ وہ اس طرح کہ اسے بڑی تک لے جائیں۔ صلابت سے اندازہ
ہو جائے گا۔ کہ وہ بڑی تک پہنچ گیا ہے۔ اب مقدار معلوم کریں۔ داغنے کے بعد مکواتوں کو اسی
مقدار میں داخل کر کے بڑی تک پہنچادیں۔ کوندھا بوا آتا برف سے ٹھنڈا کر کے آنکھوں پر بیٹے
بعد دیگرے مرد حالت میں رکھتے ہیں۔ منظر ملی کے ساتھ داغ دینے کے بعد خشک ریشہ کا استیصال
کریں۔ (مؤلف)

غرب کا شفی علاج یہ ہے کہ پیپ پڑنے سے پہلے اس پر شحم منظر دن میں دو بار رکھیں۔
پیپ پڑنے کے بعد اس میں شحم منظر بھر دیں۔ (کناش فارسی)

شیافوں سے غرب کا مکمل علاج

زان، صبر، پوست، سندر، قلیما، ہارہ، نا پختہ، ازروت، شیاف، بن، رماق کو دن میں تین بار بھوزنے
اور صاف کرنے کے بعد قطور کریں۔ اور اسی پہلو سونے کا حکم دیں۔ مزمن نہ ہونے کی صورت میں
کافی ہے۔ مزمن ہے تو چند دن بھوزیں۔ تاکہ یہاں پیپ تک جمع ہو جائے پھر تپیشن کریں
اور مذکورہ بھر دیں۔ زیادہ مزمن نہ ہو، اور کوئی گازھی چیز بار بار اس سے بہتی ہو۔ خشک نہ ہوتی ہو۔
تھوڑی تھوڑی رستی رہتی ہو تو ہڈیاں تباہ نہ ہوں گی۔ ایسی صورت میں تپیشن کریں۔ کبھی تھوڑا
بد گوشت بھی ہوتا ہے۔ یہ ایسی صورت میں ہوتا ہے جب غرب زیادہ مزمن نہیں ہوتا۔ نہ ہی اس
سے بے، الی رطوبت خرابی ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں تپیشن کرنے کے بعد مذکورہ شیافوں سے
بھر دینا کافی ہوگا۔ تپیشن کے بعد گوشت خراب اور فاسد نظر آئے۔ تو ادواء استعمال کریں تاکہ
سارے گوشت کا ازالہ کر دے۔ اس کے بعد خشک ریشہ تراویئے کے بعد مندر کریں۔ ایک مخلوق کو
اسی سے محتیاں ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ بڑی ظاہر ہو جائے اور فاسد ہو تو اسے داغ دینا ضروری
ہے۔ فاسد نہ ہو تو گوشت اگاتے والی دوا استعمال کریں، بشرطیکہ مجسم سے نونے پر بڑی پر پھسلس ہو
نہ لچکنی ہوگی۔ فاسد نہ ہوگی۔ کھدری محسوس ہو تو اس کا مطلب ہے کہ بڑی میں سورخ سوچا ہے اور
وہ فاسد ہو چکی ہے۔ (مؤلف)

تو اور زیادہ بہتر ہے۔ (مؤلف)

اس کے ذریعہ غرب کا علاج کیا جاتا ہے۔

بادیہ کا چھال اور جڑیوں کے محور پر استعمالات کرنے سے رستہ ہوا نامہ صورت درست ہو جاتا ہے۔

چونکہ مزاج مزاج ہوئے کی صورت میں مذی ہوا ہو جاتی ہے۔ (جائیس)

چونکہ جب تک ٹوٹ کر پیپ خورق نہ کرنے لگے۔ وہ سرور و زرخ و نیم و حاکم و محاکمات سے

مانع کریں۔ ٹوٹ جانے کے بعد مر، قاتی، زنگار اور اثر و ت و خیر و استعمالات کریں۔ مزاج ہو گیا ہو

تو کہ ہڈی پر ہوا ہو چکی ہو قی، ثقب، (سوراج کرنا) اور قندہ میں کے ذریعہ علاج کریں۔ (مؤلف)

غرب کی ایک قسم ایسی ہوتی ہے جس کا رساوند سنگھ کی طرف ہوتا ہے نہ ماک کی جانب، یہ آفاق

سے قریب محض ایک ایسا ہوتا ہے۔ وہ اپنے پر آفاق و ماک سے پیپ خورق نہ ہوئی، عرض و عرض

رہتا ہے۔ سنگھوں میں ہر وقت آشوب رہتا ہے۔ آسمان ہوتا رہتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ سنگھیں کہ

چھوڑے۔ یہ ماک کی جانب نہیں رہتا ہے۔ اس پر کوفہ کے آفاق کریں۔ (نظمیں)

بولس کے مطابق:

جو پیروز آفاق کے پاس ہوتے ہیں ان کی شکل کا نظارہ ہوتا ہے بلکہ بھجوت آپریشن

رویں، خواہ کچھ ہی ایسا نہ ہو۔ تاکہ سنگھوں کی جانب سے نہ ہوئے اور ٹوٹ کر ناہیر من

جائیں۔ (مؤلف)

یہ واقعہ ہے اور یہ جان کریں۔ اس کا شیف یا میں اور ماق کے اندر ماق کو معرفت طریقہ

پر پوز کے بعد قیور کریں۔ یہ وہی قیور ہے۔ (مؤلف)

یہ آفاق کے وسیع و وسعت کے وقت ہے۔ (خوز)

ماں چا پر غرب پر رہتے ہیں۔ اس کی حیثیت انکی خاصیت ہے۔ غرب ۵۰ ر۔ ۵۰ پاتا

ہے۔ (حند و اہمیت خوز)

پلکوں کو اُگاتا، خوبصورت بناتا، چیکاٹا، کاٹنا، سلاق
(پوپٹوں کی سرخی وورم کے ساتھ پلکوں کا گر جانا) کا
بیان، پلکوں کو اُگانے کے لئے عجیب و غریب سرمہ۔

ہاں کوراج سے پکا جاتا ہے۔ (جیناں)
روغن چینی اور گھٹلی سے پکا جاتا ہے۔ ہاں کی جانب دلی سرمہ باقیاب یا چاکا ہے۔
ہاں پکھلی سر کے چکا دیتے ہیں۔ (ہف)
وچ سر پلکوں کے سے حق میں سارے نہیں ہوتے۔
چوتے کی مینٹی، بدنی کی مینٹی اور ہاتھب سمواڑاں۔ سرمہ لگا میں۔ ٹیپ اثر ہے۔
پہوں ہ سفید سے ہر ساروں و بھی کا ایتا ہے۔ ہانے کے بعد جوہ میں ہاں کو دس قی میں
نہیں باب ابطاں اشعر "میں تاش" ہیں۔ (جیناں)
چہوں کی خلعت کے ساتھ سارے زائل ہو جائیں اور سرٹی اور ہد وچا ہو تو یہی ساق
(بامنی) ہے۔ یہ پپ خراب خلعت ہد سے پیدا ہوتی ہے جس کا پھوں کی جانب انحصار ہونے سے
ہد و حات میں پٹیں ہاں ہاں تو کاسرپ پوست ہے۔ (یسواں)
یہ سرمہ ساروں کو گاتا اور خوبصورت بناتا ہے
مجبوری حقی ہارتے ہاں سرمہ، سنہیں رانی ہات سرمہ، پیش استوں میں۔ ہد ہد ہد
یہ ہارے ک آ میں ہے۔ ساق میں نہایت سفید یہ ہے کہ چوتے کی مینٹی شہ کے ہاتھ میں
سرمہ لگا میں۔ ساروں ہانے کے سے "باب ہات اشعر" اور باب ہد ہد ہد ہد ہد
نہیں۔ اس میں سفید یہ ہے کہ چکوں و رتہ ہیں۔ اس کے بعد شہر و رتہ ہاں ہاں ہاں
کریں۔ بعد سفید ہے۔ (بولس)

سرمد کناروں کو نہایت عمدہ پر اگاتا ہے۔ خاص کر بچوں کے کناروں کو۔ انہیں خوبصورت بناتا اور نشوونما دیتا ہے:

اشد ایک جزء، رصاص سوخت نصف جزء، قویاں نحاس ربع جزء، زعفران ربع جزء، گلاب ربع جزء، سر ربع جزء، سنبل ہندی ربع جزء، سند ربع جزء، ار فلفل ربع جزء، سمجھوری کھنکھلی ساڑھے تین گرام سب کو منی کے ایک برتن میں پیسے کی حد تک جا۔ میں اور خوب اچھی طرح پیس کر تھوڑی روغن ہلساں میں لت کریں اور استعمال کریں۔ عجیب اثر ہے۔ (ارباب سیوس)

کناروں کو اگاتے اور خوبصورت بنانے کے لئے:

شع جلا کر پیس لیں اور سرمد کے طور پر پتکوں پر گذاریں۔ انشاء اللہ مفید ہو گا۔ (طیب نامعلوم)

کناروں کے جھڑنے کے لئے

چوہے کی میٹھی جا کر شہد کے ساتھ گوند چھیں اور کناروں پر طلاء کریں۔ یہاں باں بہت جلد آئیں گے در لمبے ہوں گے۔ (ابن طاووس)

کناروں کو گانے کے لئے حیرت انگیز سرمد:

کل ۵۶ گرام، رصاص سوخت ۲۸ گرام، پوست نحاس ساڑھے تین گرام، زعفران ساڑھے تین گرام، گلاب ساڑھے تین گرام، سرمد ۱۰ گرام، سند ربع کر ساڑھے تین گرام، سب کو الگ برتن میں اکٹھا کر کے اچھی طرح بھون لیں۔ پھر تکان کر اچھی طرح پیسیں اور اوپر سے دو چھپرے روغن ہلساں میں اور خشک کر کے استعمال کریں۔ (بولس)

عمدہ سرمد:

انتشار اجفان۔ سنے جبکہ اس کے ساتھ پتکوں سے درخاست ہو۔ سمجھوری کھنکھلی ساڑھے تین گرام، فلوڈ کے گرام، سرمد لگا میں۔

خاست اجفان کے ساتھ انتشار میں معید یہ ہے کہ شہد کے ساتھ چوہے کی میٹھی چھیں کر سرمد لگا میں۔

باہل کا علاج یہ ہے کہ کٹا دینے جا میں یا داغ دینے جا میں یا چپکا دینے جا میں یا ٹیٹھ دینے جا میں۔ (نشین)

کناروں کو خوب اگانے والے (طلاء)۔

خستہ تر سوختہ چیس کرر۔ شئی پتوں سے چھان لیں اور اسکے ساتھ تھوڑی اذان ملا کر روغن
اس میں گوندھ میں اور رات میں دوبار پٹکوں کی جڑوں پر طلاء کریں۔ مفید ہے۔

نبایت مفید یہ ہے کہ سنبھل اٹھیں اور پوست صندل دو جزاء چیس کرر۔ شئی پتے سے اذریہ
چھاننے کے بعد سر میں لگائیں۔ عمدہ اور موثر ہے۔ (سن ماسپی)

شعر زائد کا علاج شفا خانائی مشاہدہ کے مطابق

اس کے چار طریقے ہیں:

(۱) اذرائق۔ چپکاتا۔ (۲) لٹی (۱) اخن۔ (۳) پروتا۔ (۴) پھوں کی تقسیم (چھوٹا کرنا)

پٹکوں کی تقسیم (چھوٹا کرنا) کے سلسلہ میں بتایا ہے کہ اذرائق کے کنارے چھوٹے ہیں اور
اچھی طرح ضبط میں نہیں آتے ہیں تو پٹک کے بیچ میں سوئی داخل کریں۔ سوئی میں ایک صاف ڈال
رکھیں۔ اور پٹک کو ضبط کریں اور پٹک کو اشارے کی اتلی اور اٹھوٹے سے پکڑیں اور سلائی سے اتار
دیں۔ اس کے بعد پھر اندر سے جلد شکاف دیں جو اجانہ ہی جاتی ہے۔ جب اس کے گرد یہ جلد
اجانہ (خاندان) کے شعلے مشتاپہ مورتی ہے۔ شکاف ماق سے ماق تک دیں۔ اس کے بعد پٹک کی
سلائی سے اندر اور پرستہ تین اصحابے تین جھوں میں داخل کریں۔ ایک بیچ میں دو ماق سے ٹوٹوں
میں اور اپنی طرف کھینچیں تاکہ قطعہ بڑی مقدار کا اندازہ کر سکیں۔ اگر دیکھیں ہالی سب کے سب
اوپر کھڑے رہیں تو طرف نکلیں گے میں اور ان مقدار کا اندازہ کر لیا ہے۔ اس کاٹ دینا کافی ہو تو اسی مقدار
میں کاٹ دیں۔ تاکہ شہر و پیدا نہ ہوئے۔ اس کے بعد تین جھوں پر ہی دیں۔ قطعہ صاف ظاہر کی پٹک
کی جلد میں ہونا چاہئے۔ چھان لیں۔ اگر ذرا راسد ہیں تو ذرا اوپر سے لے کر۔ اور پانی میں جھینگی مورتی
پیدا کریں۔ تاکہ اور مورتی ہے۔ تین دن کے اندر صحت ہو جائے گی۔ یہ بہت شفا خانہ میں
پیدا مشاہدہ۔ (موت)۔ (فلسفہ اور بولس)

بھی اجانہ میں شکاف لگا کر پٹک کو عضلے ذریعہ چھان دیتے ہیں، عضلہ کو دھت (صحت دہانی
ازیت دینے کے لئے پتوں پر کسی جانے والی (کڑیاں) کی طرح تراشی سوئی اور کڑیوں کے درمیان
رکھ کر اچھی طرح باندھ دیں۔ اس طرح یہ عضلہ ہمہ دیش دس دونوں کے اندر مروت کر جائے گا۔
اور پٹکیں چھوٹی ہو جائیں گی۔ اگر پٹکیں زیادہ چھوٹی ہو گئی ہیں تو مر نبایت کا استعمال کریں ان سے مر ہو

پر وہ:

روگروں کی سببی لیں اور اس کے سوراخ میں عورتوں کے پاس سے وہ وہاں سے داخل
 کریں۔ دونوں مردوں کو گتھیں تاکہ دستہ نہ ہو جائیں۔ پھر اس دستہ میں ایک اور باہر داخل کریں۔ وہ
 اس کی ضرورت پڑے گی۔ اس کے بعد مردیش ہو گئی ہے اس میں۔ پہلے وہ اپنی جانب گتھیں
 اور سوتی کو پہلے سے اندر سے باہر لے آئیں۔ پھر سوتی اور باہر اس حد تک گتھیں کہ وہ باہر پہلے سے
 اندر داخل ہو جائے۔ جس کا سر سوتی کے وہ (دستہ نما) ہے۔ بعد ازاں اس باہر کو گتھیں ہیں وہ چہیتا
 سے در سے دستہ کے اندر داخل کریں۔ وراہک سوتی سے نکلیں۔ دستہ کو تھوڑا سا گتھیں تاکہ
 ممکن حد تک گتھیں گئے۔ پھر ایک باہر کی گتھیں میں تاکہ باہر پہلے سے باہر آجائے۔ اور یہ فوت جائے تو
 وہ اس دستہ کے گتھیں میں ہے۔ اس گتھیں۔ یہ وہ دستہ ہے جس سے پہلے سے اندر وہی گتھیں میں وہاں
 گتھیں ہذا اس دستہ میں مرد کی طرف سے پہلے سے باہر داخل کریں۔ پھر گتھیں میں آتی کہ وہ
 نکل کر اندر آجائے، نکل آئے تو اس پر وہ سے سات باہر میں تاکہ ہوئے نہ سکے۔ دستہ کے
 اندر سے وہ باہر داخل کرتے ہیں۔ اس کی ضرورت اس سے ہے کہ باہر نہ نکل سکے اس سے
 در چہیتا کو گتھیں گتھیں۔ آستہ سے کام کریں تاکہ وہ نہ پائے۔ ورنہ سوتی وہ باہر داخل
 کر لی پڑے گی۔ اور وہ ایک حاکم باہر کی طرف سے باقی رہے گا۔ سوتی کو وہ باہر داخل کریں تو
 وہ اس کی جگہ سے کریں یہ وہ۔ اسی کپٹی جگہ یہ وہ باہر بھی، داخل کریں۔ تو یہ جگہ شاہ
 ہو جائے گی۔ اور باہر کو ضبط میں نہ۔ یا جائے گا۔ (اظہار برادیت ہو س)

شترہ:

یہ بھی سوتی یا حاکم کے درجہ سے حساب سے مصر وہاں سے لے کر حد مطلق
 ہیں۔ جیسا کہ چھوٹی قلعہ میں ہوتا ہے۔ پھر یہ مقدار ہم وہاں سے لے کر حد مطلق
 سے پہلے آپ پہلے سے اندر وہاں کے داخل ہو جائے تو اس حاکم کو گتھیں شیشی سے
 پھانسیا۔ جس گتھیں گئے۔ شترہ دیکھائی پہلے میں ہو تو گتھیں۔ مگر باہر پہلے سے اندر سے
 ہے۔ (شترہ کا مشہور از اظہار برادیت ہو س)

حیرت انگیز سرمد:

ناروں کو لگا کر وہ کو کائنات و زمین و طوبت و عیب و خشک تا ورنہ کی سختی

کی فطرت ہے۔

قلیہ شہد میں گوندہ کر ایک کورو میں جس کا سرابند ہو سوختہ کریں۔ حتیٰ کہ سوراخ سے اٹھوں
 ٹکنا بند ہو جائے۔ پھر ڈھکن کو بند کر اس پر شراب ریختی چیز نہیں اور ایک صلیہ (کھال) میں بڈیل
 مریمیں اور خشک کر لیں۔ یہ خشک کر دو قلیہ ایک جز، رو سچ نصف جز، کل مغسوں ایک جز،
 ازورہ نصف جز، محفوظ کریں اسے تھاروں پر گزاریں عمدہ، موثر اور بیکہ عجیب الاثر ہے۔
 دیگر عجیب الاثر اور مجرب ہے۔

کل ۳۰۰ گرام، درم ص سوختہ ۲۰۰ گرام، توہاں نحاس ۳ گرام، کندر ۳ گرام، مارون حندی
 ۳ گرام، فلفل سفید ۱۳ گرام، زعفران ۱۳ گرام، خستہ تمر سوختہ ۵۰ عدد، منی کے کوزے میں رکھ
 کر نیچے آگ روشن کر دیں تاکہ کوزہ سرخ ہو جائے۔ بعد ازاں اچھی طرح پیس کر اوپر سے روغن
 بان اس قدر پکائی کہ جو آجائے۔ بچوں کے آشوب چشم، ساق، اشعار، اور چکوں کو خوبصورت
 بنانے کے لئے ناقابل بیان حد تک حیرت انگیز ہے۔ شام کو چکوں پر اس کا طلاء کرے سو میں اور صبح کو
 شمشدہ پانی سے دھو دیں۔ ساق چکوں کی خشک کوکتے میں ساتھ میں سرخی اور ساق کا فساد ہوتا ہے
 اور چکوں کے کنارے جھڑ جاتے ہیں۔ (قویط)

اخٹان قطران ساق کے لئے عمدہ ہے۔ اخٹان صمغ صنوبر، صمغ طم و مصطکی فساد زدہ کے لئے
 عمدہ ہے۔

حصہ دوم رنگ زیتون مری آنکھوں کی جانب انصاف و صوابت کو دیتا ہے، اسی کے فساد اخٹان
 اور فساد ساق کے لئے مانع شیافوں میں داخل کیا جاتا ہے۔ روغن گل کو شورہ مد استہاں کرنا خافست
 اجغان کے لئے موزوں ہے۔

صمغ طم اسے بال پر چپکایا جاتا ہے۔ اخٹان طم، مصطکی اور راتج و غیرہ اس سے موم میں شامل
 کرتے ہیں جو آنکھوں کی چکوں کو خوبصورت بنانے میں اور فساد ساق اور گرسے موئے سنروں کو
 درست کرتے ہیں۔

شکر افنی آنکھوں کے لئے کوروتی ہے۔ (دستوریدہ)

اخٹان ند آنکھ کے تھاروں کو خوبصورت بناتا ہے۔ (بولس)

روغن چکوں سے بال کاتاتے چکوں کے خستہ میں اور جب کہ ادھنی ورنہ اور ہو جاتی ہیں اس وقت سفید
 روغن کے ساتھ زور و شعلہ کرتے ہیں۔ اور اس کا تمامہ مد بھی مستعمل ہے۔ ازورہ مغسوں کو اس کے اصل
 معانی میں فساد ہوتی ہے۔ (بانیوس)

شعر زائد کیلئے ایک تدبیر:

سوئی کی طرح چمکا ایک لوہا بادشت پر ابرے لے کر سرے کو قادیہ (۱) قائمہ پر ایک گڑھ کے برابر موڑ لیں۔ پھر اس میڈھے سے گواچھی طرح نرم کریں۔ اب پلٹ کو الٹ کر اپنی جانب بھینچیں اور الٹے بال کی جز پر نرم سر اڑھ کر دائیں دیں۔ یہ جل جائے گی۔ بال چھ نہیں آکے گا۔ بال رے ہوں تو ہر بار ایک یا دو کو انھیں، اور دس یا سب تک پہنچاؤں ان ٹھیک ہو جائیں گے۔ یہ لطیف طریقہ ہے۔ (مؤلف)

اشفاق کو اٹھانے اور جرب کے ازالہ کے لئے

انتہے تہ سوختے حد و تارین قلہ یلی عے رام اسے بنا میں۔

مَدِينَةُ

اشعار کے گرنے، جرب اور سلاق کے گرنے، صحت چشم کی حفاظت بھی کرتی ہے قلمیۂ ۴۰۰
 اور ہمارے آئے کی طرح کوٹ میں۔ اور شہد میں ٹوندھ کر کوٹ کی گت میں رہتیں۔ حتیٰ کہ
 ، حوالہ کا نام ہے۔ چہ کوڑہ، غبار، طوبی میں بنی ہیں اور میں لیں۔ یہ اور محاسن مہارت
 معصوم، حیل معصوم اور ابزور، انجینی طرح میں رہتیں۔ (توین)

بالا اُٹھ کر اس کی جگہ مراد و بدیدہ کا ظاہر کریں۔ یہ کافی ہے۔ ۱۰۰ فی ۱۰۰ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ (ختمیں)

میتے ہوئے بچے پر غور رکھیں اور اس نے اوپر ایک تلشتی اوٹھا کر احوال
 لے ہیں۔ اس احوال و نعم بل اور زرافے ترے ساتھ مار مارے مدینہ میں پہلوں کے کنارے
 پاؤں و کانے اور ناریں کو خوبصورت بنانے میں نہایت عجیب الٹ ہے۔ (اعلیٰ پور مغویں)
 پہلوں کے پاس بھی دروازے ہیں۔ بغیر بھی تھم جاتے ہیں۔ پہلوں میں اے اے محراب جینی
 ایک دروازہ ملوث پیدا ہو جاتی ہے۔ بھی سرخی، خلعت اور قرعہ اجناس کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے۔
 مابق کھس تاق سے فاس ہوکتے ہیں۔ درونچ میں سرخی کے ساتھ چلیں، پڑ ہو جاتی ہیں۔

10/10/2010 10:10 AM

پنبوں میں غلطی نہ ہو تو انتشار اشعار میں مفید ہے۔ خستہ قمر سہاڑھے دس گرام۔
 مہ جوتہ۔ (سہیل راجی)۔ مہ جوتہ جیس کر رہ مہ نکا میں۔

ذریعہ اس جگہ کو داغ دیں۔ مکواۃ کو اتنا گرم کریں کہ خوب سے رنگ کی طرح سرخ ہو جائے۔ بعد ازاں پلک پر سفیدی بیضہ اور روغن گل رکھیں۔ داغ اس مقام صحیح ہو جائے تو ہاں پھر اکھاڑیں اور پھر انہیں۔ اس طرح انشاء اللہ صحت ہو جائے گی۔ (مؤلف)

سلاق کے لئے انطلیس اسکندری کا علاج

مفید اور عجیب الاثر ہے پوست صنوبر، نیچر وار منی، ہر مدہ بنا میں۔ اشعار کو اگا۔ میں سب سے زیادہ مؤثر ہے۔ (انطلیس)

اشعار کے زواں کے ساتھ خلقت اور سرخی نہ ہو تو یہ داء الطلب یا قرع جیسی بیماری ہے۔ خلقت اصل بت اور سرخی بھی ہو تو یہ سلاق ہے۔ پہلی قسم میں داء الطلب کا علاج سر سے تھپے اور پلوں پر ادویات حادہ کے ملائے سے کریں۔ دوسری قسم کا علاج ادویات محملہ سے شروع کریں۔ پھر تجربہ ار منی کا سرمہ لگائیں۔ یہ خلط حاد سے پیدا شدہ انتشار اشعار میں سب سے مفید ہے۔ اس سے خلط انصاف ہوتی ہے۔ اور عضو کو قوت پہنچتی ہے۔ (ابن سرائون)

چشم پر خشک تھم ہوئی۔ اور سبب الہادی لی پہلی جلد (سفر) بحمد اللہ و عوہ و الصلاہ علی النبی رسولہ و عمدہ و علی آلہ و صحبہ وسلم نسلیہ یہ تکمیل کو پہنچی۔ اس سے فراغت ۱۲ محرم ۱۱۵۰ھ بروز دوشنبہ محمد بن ویدیری مامور طبعہ کے ہاتھوں ہوئی۔ جس نے اسے طبعہ کے کتب خانہ مملوکہ وزیر حکیم ابو سیمان بن ابن قیس ام ایلی و عہد اللہ و صفحہ ۱۱۵۰ نقل کیا۔

اس کے بعد انشاء اللہ جلد ثانی میں کاتب کاتب کے اندر انشاء خوں، کاتب کے مرض علامات اور معالجات پر گفتگو ہوگی۔

أسهل الله تعالى العون عليه منه وكرمه الا ان به قوة

کتابیات

- ۱۔ المیام جوتھا مقالہ جالینوس
- ۲۔ المیام تیسرا مقالہ جالینوس
- ۳۔ مجموع العمل والاعراض والجوامع جالینوس
- ۴۔ الاخلاط پہلا مقالہ جالینوس
- ۵۔ الفصول پانچواں مقالہ جالینوس
- ۶۔ مسائل ایذیمیا چھٹا مقالہ جالینوس
- ۷۔ جامع التخلین الحمدین انطلیس
- ۸۔ کتاب العین حنین
- ۹۔ کتاب مجهول طبیب مجهول
- ۱۰۔ قرابادین کبیر حنین
- ۱۱۔ اجناس ادویۃ العین حنین
- ۱۲۔ الاعضاء الآله جالینوس
- ۱۳۔ کتاب البصر فی المجموع فی العین جالینوس
- ۱۴۔ کناش مسیح مسیح
- ۱۵۔ کتاب اصناف الحیات جالینوس
- ۱۶۔ حیلۃ البرء دوسرا مقالہ جالینوس
- تیسرا مقالہ جالینوس

- ۱۷۔ حیلۃ البرء
پانچواں مقالہ جالینوس
- ۱۸۔ حیلۃ البرء
بارہواں مقالہ جالینوس
- ۱۹۔ حیلۃ البرء
تیسواں مقالہ جالینوس
- ۲۰۔ المیامر
ساتواں مقالہ جالینوس
- ۲۱۔ الخلط
دوسرا مقالہ جالینوس
- ۲۲۔ تقدمۃ المعرفة
پہلا مقالہ جالینوس
- ۲۳۔ کتاب المسالۃ والجبوب فی الامین
جالینوس
- ۲۴۔ الفصول
چوتھا مقالہ بقراط
- ۲۵۔ المصول
چھٹا مقالہ بقراط
- ۲۶۔ کتاب الفصل
جالینوس
- ۲۷۔ کتاب العلامات
جالینوس
- ۲۸۔ ایذیمیا
چھٹا مقالہ بقراط
- ۲۹۔ ایذیمیا
چھٹے مقالہ کا ساتواں تشکیکی مضمون جالینوس
- ۳۰۔ الابدیۃ والبدان
بقراط
- ۳۱۔ کناش الاختصارات
عبداللہ بن حکم
- ۳۲۔ مسائل ایذیمیا
چھٹا مقالہ بقراط
- ۳۳۔ کتاب الوسطی
واسطی
- ۳۴۔ کتاب روفس الی العوام
روفس
- ۳۵۔ کتاب فی سیارۃ الصمد
جالینوس

قسط	۳۶۔ کتاب فی الفصد
جائینوس	۳۷۔ الاخطا
جائینوس	۳۸۔ الاخطا
جائینوس	۳۹۔ الطب التقدیم
جائینوس	۴۰۔ الیام
جائینوس	۴۱۔ فصول ایضاً
جائینوس	۴۲۔ تجارب الیما رستان
جائینوس	۴۳۔ جوامع العلل والاعراض
جائینوس	۴۴۔ منفع الاعضاء
جائینوس	۴۵۔ الیام
جائینوس	۴۶۔ المسائل الطبیعیہ
بن عبدوس	۴۷۔ تذکرہ ابن عبدوس
ابن ماسویہ	۴۸۔ الکمال والتمام
جائینوس	۴۹۔ حفظ الاسماء
جائینوس	۵۰۔ زمان الامراض
حنین	۵۱۔ اختبارات حنین
حنین	۵۲۔ الادویۃ الموجودة بكل مکان
حنین	۵۳۔ التقاسیم
انطیس	۵۴۔ الکتاب المجموع فی العین

- جالیئوس ۵۷۔ مداورۃ الاسقام
- ۵۸۔ قرابادین قدیم
- ۵۹۔ قاطیطریون
- ۶۰۔ الادویۃ العتیقۃ للمادواء
- ۶۱۔ التریاق الی قیصر
- ۶۲۔ آراء بقراط و فلاطن
- ۶۳۔ قرابادین سابور کبیر
- ۶۴۔ الادواء المرزومہ
- ۶۵۔ فلسفہ ارسطوطالیس
- ۶۶۔ من لاجد طبیباً
- ۶۷۔ المقالة فی شفاء الاسقام
- ۶۸۔ قاط جانس
- ۶۹۔ مدواۃ الاسقام للغرب
- ۷۰۔ المقتیہ
- بقراط
- جالیئوس
- جالیئوس
- جالیئوس
- ساتواں مقالہ
- ارکھیئس
- تیقولاؤس
- روفس
- جالیئوس
- جالیئوس
- چہین
- پانچواں مقالہ
- ابن ماسویہ

امراض، اسباب امراض اور معالجات کی
شہرہ آفاق تالیف ”الحاوی الکبیر فی الطب“ کا ترجمہ

کتاب الحاوی

موسوم بہ

حاوی کبیر

حصہ سوم (۵۰۰ تا ۱۰۰۰ صفحہ) (۱۰۰۰ تا ۱۰۰۰ صفحہ)

تالیف

ابوبکر محمد بن زکریا رازی

۸۶۵ء — ۹۲۵ء

شائع کردہ

سینٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن

(وزارت صحت، خاندانی بہبود، خدمت ہند) نئی دہلی

فہرست مضامین

7

پیش لفظ

9

پہلا باب

کان کے امراض

کان، کان کے اندر خون کا بہنا، کمی سماعت، بہرا پن، قفل سماعت، کیڑا، اور، بھٹکنا بہت، سننا بہت، زخم، چھنیاں، حرارت، بروہت، پوٹیا کان کے جوف کے کچل جانے سے اور، تھپید، سدا کے، ریات، پیپ کا اخراج، سیدان رطوبت، پانی کا اندر، قفل ہو جانا، میل کا نفع، دواؤں میں دوسری چیزوں کا پڑنا، کان کی جڑوں سے ندر میوزوں کا نکلنا اور رنسیہ ہونا۔ سماعت میں دشواری اور بہرا پن۔

56

دوسرا باب

ناک کے امراض

ناک میں بدبو، سونگھنے کی صلاحیت کا مٹنا، ہونا، زخم، سدا کے، ہواسیر، نمسیہ، وغیرہ، حرارت سے پیدا شدہ بیماریوں کا علاج ———— معویہ، عطوس اور ناس، ناک کا مدہ شست، ناسے "پیش پایہ" اور "ہسٹیک" کہتے ہیں، سرطان، نمسیہ کا محک، خارش، سوزش، تیز، سیاہی اور خشک ریشہ۔

۱۔ میں پٹ و سوار کے لئے تیار ہوں۔ ۲۔ ۱۰۰۰ روپے کی بنا پر تاخیر سے ہو چکے گی۔ یہ ایک طویل منصوبہ ہے۔
 ۳۔ تاہم اس میں ایک سے زائد عہدہ مل سکتے ہیں۔ ۴۔ یہ جو بعد میں تھیں، پتہ تو یہ ہوا کہ وہاں ہے۔
 ۵۔ یہ کہہ دیا کہ وہاں ساتھ ساتھ وہاں سے بھی مل سکتے ہیں۔ ۶۔ وہاں سے مل سکتے ہیں۔
 ۷۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب کے سب وہاں سے مل سکتے ہیں۔ ۸۔ اس بات پر کہ یہ وہاں سے مل سکتے ہیں۔
 ۹۔ یہ کہہ دیا کہ وہاں سے مل سکتے ہیں۔ ۱۰۔ یہ کہہ دیا کہ وہاں سے مل سکتے ہیں۔
 امید ہے اعلیٰ و مہتمم اس مشاعت میں پذیرائی کریں گے۔

خالص
 (حسین محمد خالد صدیقی)

ڈائریکٹر

سینٹرل کونسل فار ریفرنس انڈیا کی طرف سے

کان کے اندر شلر داخل ہونے سے

ہاں نے اندر صبح ظہر یا بقیہ وغیرہ میں صرفی شہادت کے انھیں کریں اور نمبر گاہیں ہیں۔
 یہ نقل کے قضاہ اور منہ بننے کے چھیمب میں۔ اس سے گاہ چیل چایا اور شہادت کے قضاہ
 میں یہ تدبیر پارہا کریں۔ نمبر گاہ کے اندر رو جائے فاقہ اور مہمید۔ اس میں پانچ گنا ہادیہ و گاہ
 بہ اقی و گاہ ہے و گاہیہ و گاہیہ و گاہیہ۔

کیڑوں وغیرہ کے لئے:

ہاں میں مسرہ کے ساتھ ساتھ یہ بھی لکھتا ہوں کہ یہ مسرہ بڑی بات ہے۔

کان کے میل کے لئے:

ہاں کے اندر بوقتِ تیرہ بجے پھر اس پر سرکہ انڈیل کر رات بھر کان نہ کے چھوڑ دیں۔
 بعد ازاں اس کے دھات کی وہاں سے اٹھائی جائے۔ یہ بھی مریضہ کے لیے بہت مفید ہے۔

ورم گوش کے لئے:

کائنات کے اندر عصارہ کونج اور راجن میں یہ ہیں۔

منشیانہ ہے۔

۱۔ اسی طرح پانچویں باب میں ہے کہ "اگرچہ یہ سب باتیں
 اہل حق و باطل کے درمیان میں ہوتی ہیں مگر ان کے
 نتیجے میں جو فائدہ ہوتا ہے وہ سب اہل حق کے لئے ہے۔"
 ۲۔ اسی طرح آٹھویں باب میں ہے کہ "اگرچہ یہ سب باتیں
 اہل حق و باطل کے درمیان میں ہوتی ہیں مگر ان کے
 نتیجے میں جو فائدہ ہوتا ہے وہ سب اہل حق کے لئے ہے۔"

کائنات کی جڑ میں نطفہ ہے چھوڑے

[illegible]

تسہاں کے اندر داخل ہیں اس لیے انہیں صبح صبحانی نہ جاگ دے۔
 ہاتھ کے اندر جو بجنہا ہٹ کے اندر داخل ہیں پیدائشی ہے اس کا۔ نہ نہ یہ وہی ہے جو توستہ کی
 اس میں سونے نہ جاگے گا۔ بخار کے بعد بھی باقی رہے یا خیر اسے بغیر پیدائشی نہ تو اسے نہ ہو گا۔
 ہے ہاتھ کی تلو پیدائشی ہے جس کے اندر اس کے ہوش کی نہ ہو۔ نہ نہ ہوش کی نہ ہو یا مسرور ہوش نہ ہو۔
 ہوش کی نہ ہو تو برق کا وہ شندو نہ ہو۔ نہ نہ ہوش کی نہ ہو۔ یہیت کے ہوش نہ ہو تو اس کا ہوش نہ ہو۔
 پیدائشی نہ ہو تو اس کی نہ ہو۔ نہ نہ پیدائشی نہ ہو۔ نہ نہ ہوش کی نہ ہو۔ نہ نہ ہوش کی نہ ہو۔
 عمدہ نسخہ:

ذائقہ پیدائشی نہ ہو تو اس کا ہوش نہ ہو۔ نہ نہ ہوش کی نہ ہو۔ نہ نہ ہوش کی نہ ہو۔

شدید بجنہا ہٹ کے لئے:

اندھیرے اور توستہ نہ ہو۔ نہ نہ ہوش کی نہ ہو۔ نہ نہ ہوش کی نہ ہو۔ (نہ نہ)

درد کے بغیر کان کا بند ہونا:

مریض ایسا محسوس کرے جیسے کان کورتائی سے تے بند کر دیا گیا ہو۔ عصارہ سلق اور مرمرہ و ثور کان میں داخل کریں یا روغن سوسن رکھیں۔ (جالیئوس)
یا روغن مرزنجوش میں روئی تر کر کے رکھیں۔ (مؤلف)

کان کے پردوں میں جو درد ہو تاکہ دورائی نہ تاکہ اس کے ساتھ درد اور قفل ہافسہ، حق نہ جاتا ہے۔ نو جوان تیزی سے بڑا نہ ہوتے ہیں، بوجھوں میں چونکہ بغیر نہیں ہوتا اس لئے ان میں پیپ پڑتی ہے، جس کی وجہ سے وہ بچے جاتے ہیں۔ کبھی پیپ پڑنے کے بعد جو درد ہوتا ہے وہ جاتے ہیں، یہ وہ پیپ کا سیون، ماشی جانب ہو جاتا ہے۔ وہ جو کون کا مانی سے طریقہ یہ کہ روغن گل سے۔ شرب میں ملا کر نیم گرم تھوڑا کان کے اندر دالیں، اس سے بعد کان میں ابھی چوست نہ دے اور روغن گل بھی پہاتے رہیں۔ ضرورت ہو تو فیون اور شیہ زب بھی شامل کریں۔

قصہ ایسی حالت میں بچہ مفید سے مسکھل میں، کم صاف اور پانی پیتا بھی مفید ہے۔ (مؤلف)
بان شرب میں حل کر کے پھالیں اس سے مرمرہ و ثور کا زلالہ ہو گا اور زردہ کوشت اس کے ساتھ۔ (جالیئوس)

اور رات و رشبہ کا استعمال صحیح مصلحتوں میں نہ شربہ ہے۔ اگر قفل نہ درتے یہاں یہ کہ پیپ پڑنے سے روکا جائے۔ (مؤلف)

یہ وہاں ممکن ہوں تو نگلی کے درجہ بخارات چہا نہی کر کان کی تھمید کریں، نیم گرم روغن اور مرمرہ یا بیٹوں استعمال کریں۔ کھل جانے پر پیپ کا سیون نہ کھائے پانی سے دھو کر صاف کریں پھر روغن ارغشی پیدا کرنے والی، داک و رید تیزی سے اسے منہ میں کریں۔ (جالیئوس)

روغن سرخ شدہ میں اچھی طرح میں میں میں ایک بقیہ داخل کریں اور اسے کان کے اندر رکھیں، یہ نہایت مفید اور مرمرہ و ثور داک۔ صاف سے زخموں کو خشک روایتی ہے اور مرمرہ و ثور داک سے روکتی۔ اعتدال سے ساتھ ساتھ معمول بنائیں۔ بحربت ہے۔ (مؤلف)

کان پر چوٹ لگنے سے شربہ نہ پڑے پھر داک کریں۔ مرمرہ و ثور قفل اندر پڑے ہوئے ہیں، اس سے کان کو تھمت کریں، کان کو سختی سے نہیں نرمی سے نہ کریں۔ کیونکہ وہ جواب دہتی ہے۔

(جالیئوس)
برہت اور ریاح سے کان کے اندر جو درد اختیار ہے اس کے لئے کان میں روغن خرمس پھالیں،

گراں گوشتی کے لئے:

تھپی کے بعد حصار و تراش، کالے دام اور دیا گھر فٹل کا جو شاندار کان ہے اندر پکا میں۔ کان
 کے اندر خربق سیاہ ہم اور کھ کا پھر اس، پورہ اور نیچے کا فٹیدہ رکھیں اور تین دن تک باقی رکھیں۔ بعد
 ازاں کان میں تیزی سے چھینیں، مسلسل چھیننے کوئے نہ پائے۔ اس کے بعد کسی ٹکلی سے کان میں نہایت
 تیزی سے چھو نہیں حتیٰ کہ وہاں کان سونچ جائیں۔ یا جب بند بید ستا یا جب خار کوہ کہ میں کوئندہ
 میں اور رڑیں۔ روغن ہودہ مسک کوئی کا قطرہ بریں، صحت ہوگی۔ یا کان کے اندر اس کی رفتار سے
 مٹتی ٹکلی ڈالیں، اور کئی بار شدت سے چوسیں۔ سخت بہرے پین کے لئے مفید ہے۔ (شمعدان)
 یہ پین میں پانچ روزہ فٹن کاوی مفید ہے۔ جڑی دام اور دھواں فٹل اور خروں کا فٹیدہ بھی
 مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

جھینٹ، سنسنائٹ، اور گرائی گوشے کے اندر تھپی کے سب سے مفید، وہاں فٹل مٹوں کی
 وہ پیدہ ہے جس کا نسخہ باب فٹلہ صحت میں بیان کیا ہے کان میں پکا میں بشرط حرارت اور گرم
 حرارت سے وہاں حرارت و گرم بڑھ جائے گا۔ (طیعیون)
 فٹل کل ہم اور کہ سنسنائٹ، ریات فٹلہ اور وہاں میں بند بید ستا، فٹلہ و فٹوں اور
 شامیہ مفید ہے اس کی مسور سے یہ اور ۲ یوں ہا میں اور ایک کوئی روغن راتنی میں کل کے کان میں
 پکائیں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

گراں گوشتی کے لئے حیرت انگیز مفید دوا

کل، خروں، ہم و دت کے سر تیل نکالیں اور کان سے اندر پکا میں اور ہمیشہ بند رکھیں، یہ
 کے بی بی طرہ جھٹک جانے سے جو سر اپنی پیدہ و قاتب اس کے سب سے زیادہ مفید یہ ہے کہ یہ
 وہاں سے بعد ان پر خروں کا فٹیدہ رکھیں۔ (طیعیون)
 اسٹیمیں کا جو شاندار حصار و مٹوں پر وہاں کل کا قطرہ کان کی جھینٹ میں مفید ہے۔
 دیت مزمن وہاں قاتب قاتلہ دام اور پکا میں اور نیچے کا فٹیدہ یا کان کے اندر رکھ دیں
 اس سے کان خشک ہوگا۔

کان کے اندر پتھر یا گھٹلی پڑنے نہ دیں۔ اس سے گرم و سرد پھر چھیننے اور موت واقع ہو سکتی ہے
 کی میں اور چھیننے سے ان میں نکالیں۔ نہ کل کے تو چھیننے، گرم و سرد اس اور داک کا میں۔

پھر جی نہ کل سیں تہاں سے بد رہیہ مر رہی فن ڈاں ہیں۔ پھر تمام میں داخل ہے
چھینک لائیں۔ (ابن طاہر)

درد گوش گرم کے لئے قطور کا عمدہ اور مجرب نسخہ

رہ فن کل یک ہزار۔ شہاب یک ہزار۔ ان قدر ہوشیاریں۔ کہ کہ جمل جات۔ اے ہاں
کے اندر پکائیں۔

کان کی بھنیوں کو پکانے کے لئے قطور کا نسخہ۔

انیہ اور نہ مہ کا جو شادہ کان سے اندر پھار رہی ہیں۔ پھر اس میں مٹی رہا ہیں تین سے
پھنسیاں پک جائیں گی۔ (ساحر)

ن بھنیوں کا وہی حال نہ تاتے جو پھوڑوں کا موات تسلیں چاہی نہ پیپ پید نہ پائیں
تسلیں نہ مونسے اور تپ تیز نہ جائے قاشق و استکان کریں۔ (مہر)

مرہ ریوت اور جھنڈے پائے سے تمام کرنے کے نتیجہ میں دوا گوش داخل نہ تاتے
ہوش سے نہ بھر اٹھیں اور یہ نہ تاتیں اس لیے کہ اس کا مونسے غرضہ میں چھائی مٹی سے
درجہ تسلیں یا نہ تاتے جو شادہ تہاں پید کریں۔ اس کے بعد شریقی سیاہ مرہ میں ہاں کان
سے اندر پکائیں۔ (فیلفریوس)

ان آتش سے تہاں مونسے اور اس کا پیشاب اور بھینسا مٹے سے مونسے
مونسے مونسے مونسے۔ (مہر)

دوائے مفید:

کان کا قطور کریں۔ تب بدہ اور دھن کل کریں۔ (ابن طاہر)

بھینسا مٹ سے لے دوائے مفید

دھن مونسے تب بدہ اور دھن کل کریں۔ (ابن طاہر)
دھن مونسے تب بدہ اور دھن کل کریں۔ (ابن طاہر)
دھن مونسے تب بدہ اور دھن کل کریں۔ (ابن طاہر)
دھن مونسے تب بدہ اور دھن کل کریں۔ (ابن طاہر)

نذر اپنے درجہ میں ۵۱ جو شائد آگیا میں کہ پتہ ہے۔ نوٹ ہے بعد میں۔ شرب اور سبب غیدہ
روغن کل، نذر ورت اور مہر جوین کا مہر سببیں ہیں۔ مہر میں ہو جائے تو وہ میں سببیں ہیں،
ان میں عروق ہوں گے اور مہر میں ہو جائیں تو ریشہ زرد بھی شامل ہیں۔ (ابن سہیل)

مہر اور سبب، یہ کہ اور روغن کل میں ہیں میں میں تھی کہ یہاں ہے بعد ان میں یہ سببیں
مہر ورت عروق اور ریشہ زرد ہیں۔ ان میں پتہ کا طبعی اسٹے پیدا حیرت کنیز ہو تا ہے۔ مہر
بہ سببیں کا قیدگان کے اندر ریشہ سے ورم پختہ ہو کر پختہ ہوتا ہے۔ (ابن سہیل)

یونکہ اس کے اندر مہر اور سبب ہیں۔ مہر ورت ایک ہزار اور مہر ورت ۴ ہزار عروق
نذر جو ریشہ پتہ زرد اور مہر ورت ۴ ہزار عروق ہیں۔

اور کوشش ریونہ ہزار ہزار ہزار کے بعد ورم وریا غلیظہ کان کے اندر خراب
چیزوں سے داخل ہونے سے عروق ہو تا ہے۔ مہر ورت کا پتہ چہرہ میں مہر ورت اور مہر ورت عروق
پتہ کان کی چیز کے اندر داخل ہونے کی وجہ سے مہر ورت کا پتہ چہرہ میں مہر ورت اور مہر ورت
مہر ورت عروق کل کے روغن کل میں ہو جاتا ہے۔ مہر ورت کی ریونہ سے پیدا ہونے سے عروق
مہر ورت میں عروق کے اندر تہہ ہو گا۔ چھینک میں اور کان میں مہر ورت۔ مہر ورت کے بعد
مہر ورت اور مہر ورت کا پتہ چہرہ میں ہو جاتا ہے۔ مہر ورت کا پتہ چہرہ میں ہو جاتا ہے۔ (ابن سہیل)

شہدک سے پیدا شدہ درد گوش کے لئے

تب تخم بنج بنج یا تب بربک غراب پائیں۔ (ابن سہیل)

کان کی حفاظت صحت اور نذر ورت سے بچنے کے لئے مہر ورت کا پتہ چہرہ میں ہو جاتا ہے۔ (ابن سہیل)

کان کے اندر ریونہ کے پتہ اس سے ریونہ وسیع وروغن کل پتہ چہرہ میں ہو جاتا ہے۔ (ابن سہیل)

روغن کل وریونہ میں مہر ورت کا پتہ چہرہ میں ہو جاتا ہے۔ (ابن سہیل)

مہر ورت کا پتہ چہرہ میں ہو جاتا ہے۔ (ابن سہیل)

اس کا پتہ اس طرح ہے کہ پتہ چہرہ میں ہو جاتا ہے۔ (ابن سہیل)

کان کے پتہ وریونہ میں مہر ورت کا پتہ چہرہ میں ہو جاتا ہے۔ (ابن سہیل)

بہت مہر ورت مہر ورت کو میں مہر ورت کا پتہ چہرہ میں ہو جاتا ہے۔ (ابن سہیل)

مہر ورت کی نقلی زردیہ مہر ورت کا پتہ چہرہ میں ہو جاتا ہے۔ (ابن سہیل)

فہرست کاوی، آیات استقامت لیں۔ (مغف)

مصارف و فوج نہی، بر مہلے کوش کو ہذا نہ تیا ہے۔ سودی وجہ سے اور کوش ہو تو رغن
شائع مفید ہے۔ مصارف و فوج سے دیدار کوش حد تک مہجرت میں اقتدار کا بھی بکری ثبات۔ مصارف
شائع شدہ رغن گل کے ہر اکابر میں پاتے سے اور مصارف میں حد تک مہجرت۔ رغن گل
کے زخموں اور پیپ کے لئے عمدہ ہے۔

اور کوش موٹوں اور یہ اکابر جو کوش میں مصارف و فوج استقامت یا جاتا ہے۔ رغن
نہ ورت یہ کہ کوش میں جاتے اور کاشت کا سرانجام دیتے ہیں۔ چنانچہ مصارف بہ چاہیں جو کوش
موجودہ کوش میں چاہے کاشت سے کاشت سے ہر اکابر میں۔ (چاہیں)

یہ کوش سے عمدہ ہے۔ (مغف)

رغن اور کوش سے عمدہ ہے۔ (ایا تہریر)

رغن بادام تلخ و در کوش، جنھن سے کوشناہٹ، اسی طرح رغن بان اور رغن ن سی
اور کوش سے عمدہ ہے۔ (ایا تہریر)

در کوش اور چہ اولی پیپ کے لئے عمدہ شیانف

فہرست ہار جے، مہجرت سے رغن ہار جے، مہجرت سے۔

مہجرت سے عمدہ ہے۔ کوش سے پیپ کوشا، پوسٹ سے پوسٹ، کوش سے
چھوٹے کوش ہو جاتا ہے۔ (ایا تہریر)

در کوش سے عمدہ ہے۔ کوش سے پیپ کوشا، پوسٹ سے پوسٹ، کوش سے
ہو جاتا ہے۔ یہ بے خطا و رو ہے۔ (ایا تہریر)

در کوش سے عمدہ ہے۔ کوش سے پیپ کوشا، پوسٹ سے پوسٹ، کوش سے

(ایا تہریر)

در کوش سے عمدہ ہے۔ کوش سے پیپ کوشا، پوسٹ سے پوسٹ، کوش سے
میں، مہجرت سے عمدہ ہے۔ کوش سے پیپ کوشا، پوسٹ سے پوسٹ، کوش سے

در کوش سے عمدہ ہے۔ کوش سے پیپ کوشا، پوسٹ سے پوسٹ، کوش سے
میں، مہجرت سے عمدہ ہے۔ کوش سے پیپ کوشا، پوسٹ سے پوسٹ، کوش سے
میں، مہجرت سے عمدہ ہے۔ کوش سے پیپ کوشا، پوسٹ سے پوسٹ، کوش سے

— نذر پٹانا، دوش میں بیحد مفید ہے۔

تنبہ پیز کا تصور ہمیں (سنسٹائٹ) خراں توشیہ میں اور اندر داخل ہو جائے والے پانی کے لئے مفید ہے۔

زوردار صحت کے جو شہادہ سے کان کی آغوش میں جاے۔ قریب ان آغوشوں میں تکمیل ہو جاتی ہے۔
مسارہ سداپ، پوست تار مسوق (پسے ہوے) کے سر و دھڑ سے اندر پہنچنے سے دراز قضا سائن
ہو جاتا ہے۔ (دیا ستوریدوس)

یہ درد باریک و درویشوں میں جس میں سختی و حرارت ہو، درد و موثر ہے۔ (مونا)

انہی میں میں کر رہا، غن میں گل کے ہر لاکھ کے اندر پاتے سے گل کا وہ شگاف اور ہو جاتا ہے جو
 رکت اور غن ہے۔ حق ہو جاتا ہے۔ رہا غن میں حصہ، اسے گل میں پاتا جاتا ہے، قرار، خوشی میں جہد
 مفید ہے۔ (دیا ستوری دوس)

کان میں، اصل سونے، لے پائی کے — عصارہ ویدیاں مفید ہے۔ اس سے بہتر اور ہلکی، وہ ان میں
 ہے۔ (مار جو یہ)

ہاں ہے پیپ کا بہن مر مین ہو جاتا ہے تو بعض مذہبوں کے عمل جانے کا اندیشہ ہوتا ہے خاص
بند پیپ، تکیہ، جبر و ارمانی ہے۔ (روٹس)

کافی سے پہلے واسطہ دے دو تو یہ غرضوں کے درجہ گوشہ نشینی کی جانب مائل رہی یا چلتا ہے۔
(۲۴)

یہ شخص کو غصہ تک نہ درکاتے پر غصہ ہی بدشگون پڑتی رہتی۔ میں نے اسے تمام میں، نکل
یا۔ بعد ازاں باہر سے کائنات کی تعلیم دی اور کائنات میں رہنے والوں کو یہ پایا۔ اس سے سب
ہو گیا۔ (مؤلف)

مزمون رملو تھیں کان سے اس سے ہوتی ہیں۔ یہ مٹی جانب ہمیشہ فضیلت جیسے تار میں ہے یا پھر یہ نامور کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ وہ نوس جاعوں میں فرق یہ ہے کہ۔ جی پیپ سب کی بھی مٹی اور چھینا، بالخصوص جس کے اندر برائی موجود ہو۔ یہی صورت میں رہا۔ حقہ کریں۔ فصاحت و لغو غلوں سے پریدگان کی جانب سے معنی تمام کی جانب رہیں۔ نامو کی صورت میں موارہ میں کان کی عزت کی تاکید کریں اور پیپ آور اور یہ ستموں کریں پھر اسلوج کریں۔ بعد از اس پر مٹان کر کے صاف کر دیں مگر بعض صحت سیاب ہو چاہئے۔

میں ہوتا ہے۔ (چاہیے)

کارہ شدہ ہوتی ہیں۔ (یا تو یہ دوس)

روشن شدہ ہوتی ہیں۔ (یا تو یہ دوس)

کارہ شدہ ہوتی ہیں۔ (یا تو یہ دوس)

کارہ شدہ ہوتی ہیں۔ (یا تو یہ دوس)

کارہ شدہ ہوتی ہیں۔ (یا تو یہ دوس)

کارہ شدہ ہوتی ہیں۔ (یا تو یہ دوس)

کارہ شدہ ہوتی ہیں۔ (یا تو یہ دوس)

کارہ شدہ ہوتی ہیں۔ (یا تو یہ دوس)

کارہ شدہ ہوتی ہیں۔ (یا تو یہ دوس)

کارہ شدہ ہوتی ہیں۔ (یا تو یہ دوس)

کارہ شدہ ہوتی ہیں۔ (یا تو یہ دوس)

کارہ شدہ ہوتی ہیں۔ (یا تو یہ دوس)

کارہ شدہ ہوتی ہیں۔ (یا تو یہ دوس)

کارہ شدہ ہوتی ہیں۔ (یا تو یہ دوس)

کارہ شدہ ہوتی ہیں۔ (یا تو یہ دوس)

کارہ شدہ ہوتی ہیں۔ (یا تو یہ دوس)

کارہ شدہ ہوتی ہیں۔ (یا تو یہ دوس)

پوست پہ جھٹی میں آندھا بنا مرزا جان میں اور ہم سریں۔ پھر استہکان سے اندر پھائیں۔
درو میں سکون ہو گا۔ (جالینوس)

درو خوش میں منید، شرافت ہے جس کا تذکرہ سم نے (باب ما تلی، دن) میں کیا ہے۔ تب
رہے ہم اور کہ منید جب ہے جب یہاں غنڈے نہ آجہ سے اور انی طرح تب پیار، ہم یہ
مرغ، رہے۔ تب اب دروغن گل اور انی حور سے وہاں سے ساتھ، استہکان کرن، جس کی وہ تیں تیں
ہو دروغار میں منید ہے۔

سنت یہ میں منید، غن مستحق ہے۔ پھر وہاں۔ ہم وہاں غن سوئیں ہم وہاں۔ تب وہ
رہ غن باہر تلخ، قطرات ہم وہاں قدرے جو شندہ رہا ہے۔ شب یا آتک سدب جان سے اندر
پھائیں۔ پھر ٹیکہ یہاں رہا ہے اور ریاں حلیہ کی وجہ سے حق سولی ہو۔
بدولت سے پیدا شدہ دروغاں میں رہ غن رہا ہے دروغ غن باہر تلخ یہاں غن مستحق وہاں رہا
(دینی پڑ) یا دروغن جاریاں تب میں گل سرور، جان میں پھائیں تب پھر لی دینی پڑ ہے۔ یہ
ہماری دینی چینی ٹیکہ۔ اور صاف رہے یہاں غن باہر غن میں رہا ہے۔ تب وہاں
میں پھائیں۔ (دیا ستور پیدوس، ابن ماسویہ)

جان سے اندر رہا، کسی تیز قسم سے ماہی کی وجہ سے موت جان میں، غن گل یہاں رہا ہے
تپہ زائیں، پھر استہکان کر کے وہ بارہا میں، یہ غنڈی پھر پھر یہاں رہا ہے۔ جان سے
نہر ورم ہے تو تھوڑا مہم باسیاتوں رہ غن گل میں رہا ہے۔ پھائیں۔ رہا ہے۔ رہا ہے۔ رہا ہے۔
موتورہ غن مار دین پھائیں، یہاں رہا ہے تب اب اور وہاں رہا ہے۔ جان سے اندر رہا ہے۔ جان سے
ہایپ آری موتورہ رہا ہے تب اب میں رہا ہے۔ قطرات ہیں۔ (حق)

کان کی بھنبھٹ ہٹ کیلئے۔

رہ غن سوس، تب سد اب، اور رہا غن باہر تلخ تھوڑے رہا ہے تب اب سے ہم وہاں رہا ہے۔ یہ
نیل ہے تب اور تب کر اسٹ پھائیں۔ جان سے رہا ہے۔ رہا ہے۔ رہا ہے۔ رہا ہے۔ رہا ہے۔ رہا ہے۔
کریں۔

درد بار د کیلئے مسکن، عمدہ، موثر نسخہ۔ خواہ مرمن ہو۔

رہ غن شہدانہ میں قہ جوش دے رہا ہے تب پھائیں، اور نرم رہا ہے پھر پھائیں۔ اور استہ
کان سے سوران پھر پھائیں، جلد یہاں سے، ٹیکہ، جلد یہاں سے، پھٹ پھٹ دوغوں وہی جو شہد میں

ما میں اور نیم صاں — اندر نا میں۔ حرارت سے روغن غلیظ، رگڑ کر شراب اور روغن کل کا
 قطور کریں۔ خست بار بار، چھینٹ کر اس کو شیشہ جو بروقت — باعث موکان میں قطر
 صبح و شام پکائیں۔

درد گوش کے لئے عمدہ دوا

شیافہ مینا، شہ جاریہ سفید و بیضہ رقیق، فوٹن مسدود و حمر، روغن کل اور
 شراب قطور کریں۔ (طیب نامعلوم)

کان کے بار و درد کیلئے مفید روغن، ریاح غلیظ میں بھی مفید ہے:

مہر، مصطی، مر، رسات، چند پیدہ، روغن سوسن میں پکائیں۔ (مدوس)
 روغن خرباز، صاں — بار و روغن میں سیدہ مفید ہے۔ (حبیب نامعلوم)

برام کوش میں مقصود یہ ہوتا ہے کہ مادہ و خارجی جانب جذبہ یا جاسے کہ اس
 ہا تیس یا جا — جیسا کہ درام ہوتا ہے۔ بہ شریخ میں، غیر اور اس طرح افق رویت کے
 ذریعہ علالت کریں۔

ورم گوش کی دوا:

پیہ چڈا، پیہ مرخڈا، پیہ شہب (وزن) بازھے تین ام سب و روغن کل
 میں دھیں اور کان میں صحت، شام و درو پیہ پکائیں۔
 اور دوش کا صحت اس طرح کہ میں پیہ و پیہ سے خارجی جانب مدد
 کہ میں صحت رویت کے درجہ اس کا صحت کریں۔ (اس نامیہ)

کان کے بار و درد کے لئے

وین وین میں کرٹیں پکائیں اور اس کے ساتھ قوئی پیہ پکائیں۔
 میں قوئی قوئی پیہ پکائیں۔ روغن صاں — بار و روغن میں پکائیں۔
 شدہ وقت رگڑ کر اس میں قوئی پیہ پکائیں۔ (اس نامیہ)

کو لاحق ہو جاتی ہے۔

ورم گوش سے بھی ورا پیدا ہو جاتا ہے۔ اور مراد اندر ہو جاتا ہے تو خود حسب سہمہ سے پڑا ہوا ہے یہ ورم ہو جاتا ہے۔ ابھی یہ سرد ہو جاتا ہے ورم من وجہ سے تھو پیدا ہو جاتا ہے ابھی ورم من سے نکلتا ہے۔ کان کے اندر ریاں ٹھنڈے ہارستہ نہیں پاتی تو اس سے بھی ورم ہو جاتا ہے جس طرح پہلے وہی رومات ہیں وہی کان کے اندر داخل ہو کر پیدا ہوتی ہیں، اسی طرح یہ روماتیں ورم سے یہاں پیدا ہوتی ہیں تو ورم اس کے ساتھ۔ ہر وقت کے سب کان میں ہو جاتا ہے ابھی پیدا ہونے کی اس کا راز۔ ورم امیات فوری طور پر دیتی ہیں۔ یہی قی خطرات بڑی ہیں کہ اندر بڑھ جاتا اس میں رومات رہتے ہیں پھر سے ورم رائج ہو جاتا ہے۔ بعد کان کے اندر پڑتا ہے تو اس کی یا اس کا ورم پیدا ہو جاتا ہے اس میں جوش دے کر استعمال کرتے ہیں۔

جہاں تک میرا تعلق ہے میں فلیون پراکتور کا ہوں۔ چنانچہ تھوڑی فلیون زیادہ ہوتی ہے۔ استعمال کرتا ہوں۔ ابھی فلیون زیادہ ہو جاتا ہے تو تھوڑی اس میں شامس مرآت ہوتی ہے۔ یہ کان کے پورا ورم میں اس سے فی ہر وقت ہے۔ اس میں یہ خدائی ہو جاتی ہے۔ وہ فلیون تو اس کا قطر رہتی مفید ہے۔ اسی طرح وہ فلیون ماروین بھی ورم مند ہے۔ صاف زخموں میں سد کے ہوش ہے۔ کان کے ورم پکا میں قیید نہیں ہو جاتا ہے۔

ورم مرکان کے اندر داخل ہو کر ورم من کی حالت کے حامل پانی یا کسی لیٹین ورم ہے۔ یہ ورم جو کہ کان کے کان چاہے آ رہا ہے۔ اس کا طبع یہ ہے کہ کان میں جھسٹیل تھا تو اس میں کہ چرچا ہے۔ ورم من سے سے صاف آ رہی ابھی فلیون ماروین ہیں۔ سفید ورم سے اس طرح ہے۔ ورم میں صاف ہو جاتا ہے۔ عورتوں کے ورم میں بھی یہی تاثیر ہے۔ کان کا طبعی پس چڑا کر یہ بھی یا چاہے اسے تھوڑا اتنا اس سے تاثیر ہو کر ورم من چاہے۔ یہ طبعی سفید ہے۔ یہ کان اس کے اندر ورم ہے۔ یہی فلیون قوت ہوتی ہے۔ ورم من کی پانی یا فلیون منی کان ہے۔

ورم سب ورم ورم کان کا طبعی ورم من کل ہے اس کے ساتھ تھوڑی۔ عورتوں شامل رہی جائے۔ چہ پیوں کے مرہم بھی مفید ہیں۔

اور زیادہ تھوڑا ورم من کی فلیون سے ورم منی سفید ورم من اور عورتوں کے ورم کے ساتھ ہم فلیون استعمال کرتے ہیں۔ فلیون کیساتھ چند بیدار شامل کر دیتے ہیں۔

بہتر یہ ہے کہ فلیون اور چند یہ سہ کو مخلوط کر دیا جائے۔ ورم من ورم من کے ساتھ یہ یہاں تیار رکھیں۔ فلیون چند بیدار نہ کا نصف ورم۔ اور ورم من تھوڑی۔ زیادہ تھوڑا ورم ورم من

جیسا کہ مژوروں کو پیش کتابت قوسب سے پہلے کان میں اُسٹین کا ہوش اندہ پکارہاں وہ ہوا میں اس سے جدا اس میں روغن گل ورنہ کہ شراب نیم نر مینا میں۔ اس سے کان کے اندر وقت بید ہوں۔ کیفیت نیش ریاحوں کی وجہ سے مو تو تھوڑی فریوں۔ توغن حنا کے ہم اوچیں سربا ہند بید ستہ ورنہ روغن سداب کان میں نکا میں۔

مگر اس گوشی اور سفینا: بنوں کے لئے دوائے عجیب۔

نورق سفید سارے چاروں طرف، چند پید ۲-۳، ۱۰، ۱۵، ۲۰، ۲۵، ۳۰، ۳۵، ۴۰، ۴۵، ۵۰، ۵۵، ۶۰، ۶۵، ۷۰، ۷۵، ۸۰، ۸۵، ۹۰، ۹۵، ۱۰۰، ۱۰۵، ۱۱۰، ۱۱۵، ۱۲۰، ۱۲۵، ۱۳۰، ۱۳۵، ۱۴۰، ۱۴۵، ۱۵۰، ۱۵۵، ۱۶۰، ۱۶۵، ۱۷۰، ۱۷۵، ۱۸۰، ۱۸۵، ۱۹۰، ۱۹۵، ۲۰۰، ۲۰۵، ۲۱۰، ۲۱۵، ۲۲۰، ۲۲۵، ۲۳۰، ۲۳۵، ۲۴۰، ۲۴۵، ۲۵۰، ۲۵۵، ۲۶۰، ۲۶۵، ۲۷۰، ۲۷۵، ۲۸۰، ۲۸۵، ۲۹۰، ۲۹۵، ۳۰۰، ۳۰۵، ۳۱۰، ۳۱۵، ۳۲۰، ۳۲۵، ۳۳۰، ۳۳۵، ۳۴۰، ۳۴۵، ۳۵۰، ۳۵۵، ۳۶۰، ۳۶۵، ۳۷۰، ۳۷۵، ۳۸۰، ۳۸۵، ۳۹۰، ۳۹۵، ۴۰۰، ۴۰۵، ۴۱۰، ۴۱۵، ۴۲۰، ۴۲۵، ۴۳۰، ۴۳۵، ۴۴۰، ۴۴۵، ۴۵۰، ۴۵۵، ۴۶۰، ۴۶۵، ۴۷۰، ۴۷۵، ۴۸۰، ۴۸۵، ۴۹۰، ۴۹۵، ۵۰۰، ۵۰۵، ۵۱۰، ۵۱۵، ۵۲۰، ۵۲۵، ۵۳۰، ۵۳۵، ۵۴۰، ۵۴۵، ۵۵۰، ۵۵۵، ۵۶۰، ۵۶۵، ۵۷۰، ۵۷۵، ۵۸۰، ۵۸۵، ۵۹۰، ۵۹۵، ۶۰۰، ۶۰۵، ۶۱۰، ۶۱۵، ۶۲۰، ۶۲۵، ۶۳۰، ۶۳۵، ۶۴۰، ۶۴۵، ۶۵۰، ۶۵۵، ۶۶۰، ۶۶۵، ۶۷۰، ۶۷۵، ۶۸۰، ۶۸۵، ۶۹۰، ۶۹۵، ۷۰۰، ۷۰۵، ۷۱۰، ۷۱۵، ۷۲۰، ۷۲۵، ۷۳۰، ۷۳۵، ۷۴۰، ۷۴۵، ۷۵۰، ۷۵۵، ۷۶۰، ۷۶۵، ۷۷۰، ۷۷۵، ۷۸۰، ۷۸۵، ۷۹۰، ۷۹۵، ۸۰۰، ۸۰۵، ۸۱۰، ۸۱۵، ۸۲۰، ۸۲۵، ۸۳۰، ۸۳۵، ۸۴۰، ۸۴۵، ۸۵۰، ۸۵۵، ۸۶۰، ۸۶۵، ۸۷۰، ۸۷۵، ۸۸۰، ۸۸۵، ۸۹۰، ۸۹۵، ۹۰۰، ۹۰۵، ۹۱۰، ۹۱۵، ۹۲۰، ۹۲۵، ۹۳۰، ۹۳۵، ۹۴۰، ۹۴۵، ۹۵۰، ۹۵۵، ۹۶۰، ۹۶۵، ۹۷۰، ۹۷۵، ۹۸۰، ۹۸۵، ۹۹۰، ۹۹۵، ۱۰۰۰، ۱۰۰۵، ۱۰۱۰، ۱۰۱۵، ۱۰۲۰، ۱۰۲۵، ۱۰۳۰، ۱۰۳۵، ۱۰۴۰، ۱۰۴۵، ۱۰۵۰، ۱۰۵۵، ۱۰۶۰، ۱۰۶۵، ۱۰۷۰، ۱۰۷۵، ۱۰۸۰، ۱۰۸۵، ۱۰۹۰، ۱۰۹۵، ۱۱۰۰، ۱۱۰۵، ۱۱۱۰، ۱۱۱۵، ۱۱۲۰، ۱۱۲۵، ۱۱۳۰، ۱۱۳۵، ۱۱۴۰، ۱۱۴۵، ۱۱۵۰، ۱۱۵۵، ۱۱۶۰، ۱۱۶۵، ۱۱۷۰، ۱۱۷۵، ۱۱۸۰، ۱۱۸۵، ۱۱۹۰، ۱۱۹۵، ۱۲۰۰، ۱۲۰۵، ۱۲۱۰، ۱۲۱۵، ۱۲۲۰، ۱۲۲۵، ۱۲۳۰، ۱۲۳۵، ۱۲۴۰، ۱۲۴۵، ۱۲۵۰، ۱۲۵۵، ۱۲۶۰، ۱۲۶۵، ۱۲۷۰، ۱۲۷۵، ۱۲۸۰، ۱۲۸۵، ۱۲۹۰، ۱۲۹۵، ۱۳۰۰، ۱۳۰۵، ۱۳۱۰، ۱۳۱۵، ۱۳۲۰، ۱۳۲۵، ۱۳۳۰، ۱۳۳۵، ۱۳۴۰، ۱۳۴۵، ۱۳۵۰، ۱۳۵۵، ۱۳۶۰، ۱۳۶۵، ۱۳۷۰، ۱۳۷۵، ۱۳۸۰، ۱۳۸۵، ۱۳۹۰، ۱۳۹۵، ۱۴۰۰، ۱۴۰۵، ۱۴۱۰، ۱۴۱۵، ۱۴۲۰، ۱۴۲۵، ۱۴۳۰، ۱۴۳۵، ۱۴۴۰، ۱۴۴۵، ۱۴۵۰، ۱۴۵۵، ۱۴۶۰، ۱۴۶۵، ۱۴۷۰، ۱۴۷۵، ۱۴۸۰، ۱۴۸۵، ۱۴۹۰، ۱۴۹۵، ۱۵۰۰، ۱۵۰۵، ۱۵۱۰، ۱۵۱۵، ۱۵۲۰، ۱۵۲۵، ۱۵۳۰، ۱۵۳۵، ۱۵۴۰، ۱۵۴۵، ۱۵۵۰، ۱۵۵۵، ۱۵۶۰، ۱۵۶۵، ۱۵۷۰، ۱۵۷۵، ۱۵۸۰، ۱۵۸۵، ۱۵۹۰، ۱۵۹۵، ۱۶۰۰، ۱۶۰۵، ۱۶۱۰، ۱۶۱۵، ۱۶۲۰، ۱۶۲۵، ۱۶۳۰، ۱۶۳۵، ۱۶۴۰، ۱۶۴۵، ۱۶۵۰، ۱۶۵۵، ۱۶۶۰، ۱۶۶۵، ۱۶۷۰، ۱۶۷۵، ۱۶۸۰، ۱۶۸۵، ۱۶۹۰، ۱۶۹۵، ۱۷۰۰، ۱۷۰۵، ۱۷۱۰، ۱۷۱۵، ۱۷۲۰، ۱۷۲۵، ۱۷۳۰، ۱۷۳۵، ۱۷۴۰، ۱۷۴۵، ۱۷۵۰، ۱۷۵۵، ۱۷۶۰، ۱۷۶۵، ۱۷۷۰، ۱۷۷۵، ۱۷۸۰، ۱۷۸۵، ۱۷۹۰، ۱۷۹۵، ۱۸۰۰، ۱۸۰۵، ۱۸۱۰، ۱۸۱۵، ۱۸۲۰، ۱۸۲۵، ۱۸۳۰، ۱۸۳۵، ۱۸۴۰، ۱۸۴۵، ۱۸۵۰، ۱۸۵۵، ۱۸۶۰، ۱۸۶۵، ۱۸۷۰، ۱۸۷۵، ۱۸۸۰، ۱۸۸۵، ۱۸۹۰، ۱۸۹۵، ۱۹۰۰، ۱۹۰۵، ۱۹۱۰، ۱۹۱۵، ۱۹۲۰، ۱۹۲۵، ۱۹۳۰، ۱۹۳۵، ۱۹۴۰، ۱۹۴۵، ۱۹۵۰، ۱۹۵۵، ۱۹۶۰، ۱۹۶۵، ۱۹۷۰، ۱۹۷۵، ۱۹۸۰، ۱۹۸۵، ۱۹۹۰، ۱۹۹۵، ۲۰۰۰، ۲۰۰۵، ۲۰۱۰، ۲۰۱۵، ۲۰۲۰، ۲۰۲۵، ۲۰۳۰، ۲۰۳۵، ۲۰۴۰، ۲۰۴۵، ۲۰۵۰، ۲۰۵۵، ۲۰۶۰، ۲۰۶۵، ۲۰۷۰، ۲۰۷۵، ۲۰۸۰، ۲۰۸۵، ۲۰۹۰، ۲۰۹۵، ۲۱۰۰، ۲۱۰۵، ۲۱۱۰، ۲۱۱۵، ۲۱۲۰، ۲۱۲۵، ۲۱۳۰، ۲۱۳۵، ۲۱۴۰، ۲۱۴۵، ۲۱۵۰، ۲۱۵۵، ۲۱۶۰، ۲۱۶۵، ۲۱۷۰، ۲۱۷۵، ۲۱۸۰، ۲۱۸۵، ۲۱۹۰، ۲۱۹۵، ۲۲۰۰، ۲۲۰۵، ۲۲۱۰، ۲۲۱۵، ۲۲۲۰، ۲۲۲۵، ۲۲۳۰، ۲۲۳۵، ۲۲۴۰، ۲۲۴۵، ۲۲۵۰، ۲۲۵۵، ۲

درد گوش شدید کے لئے دوائے عجیب

مر رہا تھا۔ اسی کے بارے میں نہیں جانتا، وہ فوجی ہے۔ مگر یہاں اس کی جوتیاں بھی پتے
از جا ہے۔ اسے گھنٹی رہی ہے۔ سخت درد کے ساتھ پرکاش کے اندر پہنچا میں۔ وہ ان کے طور پر کان کے
خون آ جا ہے تو اسے وہاں سے نکلتا ہے۔ یہ بہ حدت زیادہ آگے ہے۔ خون بکرتا ہے۔ بغیر یا بکرتا ہے
یا وہاں کے تو مارو گا جو شاخوں کے اٹے رہا تھا اور قاتی، بغیر وہاں کے تو مارو گا۔ وہاں کے
کان میں خون نہیں ہے۔ تو مر رہا اور عسکرہ اس کا میں۔

[illegible]

شکر محفل، بس جو آپ سدا بہار
ہیں بے سبب کے ہر وقت کے پائیں۔

کان کے زخموں کے لئے عمدہ اور موثر نسخہ

شہد میں یہ بقی ست پتہ سے غرور مت باہر دھیں ٹوٹ کر میں درخان سے بدر رہیں۔
چند دنوں میں صحت ہوئی۔ اس بڑے آس کے آسے عسکر میں اور غور قوں سے، وہاں سے

شہد پہ سے اتار میں رہا۔ اس کے ہاں میں پائیں۔ اس سے کائنات کی دریائی میں یہ فی حدود ۲۰ کا ہے۔
 اس دور میں اس کا یہ ہے۔ (پاش قورق وندی)

درویش میں انسان کا پیشاب معروہ رہا۔ تصور قطور استغوں برنامہ میں ہے۔ افسستیں شہد
 میں ما۔ کائنات اندر رہی جا۔ قایوں رسمیت کا چاہا۔ (طہور غوں)

انسان کا صحت کا پیشاب کائنات سے چپ کے یہاں درود کا ہے۔

پورت دار میں سے۔ اس کے تصور رہنے سے یہ کائنات کو جانتے ہیں۔ درود انسانی
 کا حباب کائنات میں پانے سے یہ کائنات کو جانتے ہیں۔ (پاش قورق وندی)

جانتے ہیں کائنات میں انسان کا پیشاب کائنات کی روایات جس سے چپ کائنات کو جانتے ہیں۔
 کب ہی ان کا سے چپ کے یہاں میں صحت کائنات ہے۔ یہ کائنات کو جانتے ہیں۔ (پاش قورق وندی)
 جا۔ اس دور ۲۰ شہد۔ اس کے یہاں میں چاہیں۔ اس شہد میں اور کائنات میں کائنات کو جانتے ہیں۔
 کائنات کائنات سے یہاں رسمیت کا رہا۔ (طہور غوں)

اس دور کا تصور یہ ہے۔ اس کے ہاں میں پچا چپ کائنات میں منہ ہے۔ اس سے چپ کے
 یہاں میں کائنات کے منہ ہے۔ (پاش قورق وندی)

بکائی یہ کہ۔ اس کے یہاں کائنات کی یہ ہے۔ اس سے چپ کائنات میں
 کی ہے کائنات میں کائنات کو جانتے ہیں۔ اس سے چپ کائنات میں
 اس سے چپ کائنات میں کائنات کو جانتے ہیں۔ (پاش قورق وندی)
 اس سے چپ کائنات میں کائنات کو جانتے ہیں۔ اس سے چپ کائنات میں
 کائنات میں کائنات کو جانتے ہیں۔ (پاش قورق وندی)

اس سے چپ کائنات میں کائنات کو جانتے ہیں۔ اس سے چپ کائنات میں
 کائنات میں کائنات کو جانتے ہیں۔ (پاش قورق وندی)

اس سے چپ کائنات میں کائنات کو جانتے ہیں۔ اس سے چپ کائنات میں
 کائنات میں کائنات کو جانتے ہیں۔ (پاش قورق وندی)
 اس سے چپ کائنات میں کائنات کو جانتے ہیں۔ اس سے چپ کائنات میں
 کائنات میں کائنات کو جانتے ہیں۔ (پاش قورق وندی)

اس سے چپ کائنات میں کائنات کو جانتے ہیں۔ اس سے چپ کائنات میں
 کائنات میں کائنات کو جانتے ہیں۔ (پاش قورق وندی)

رو کا ہے رتبہ (نہ مہر کندے ہوں ہے اندر مہر پہنچائی) یہ دور کے مہر استقامتوں کا ہے
 کے رتبوں میں مفید ہے۔ عصارہ شریعت اور اشیاء کے رتبہ کا راستہ ہے۔ مہر کے سیان
 مہر میں سب سے زیادہ مفید ہے۔ (جائیں گے)

زشتہ رتبہ ہمارے رتبہ میں ہے۔ مہر کے رتبہ میں ہے۔ مہر کے رتبہ میں ہے۔
 تب کے رتبہ میں ہے۔ اندر اندر ہے۔ مہر کے رتبہ میں ہے۔ (پہنچیں گے)
 جو شہر و عارفان کے سیان مہر میں ہے۔ مہر کے رتبہ میں ہے۔ عصارہ شریعت
 مہر کے رتبہ میں ہے۔ مہر کے رتبہ میں ہے۔ مہر کے رتبہ میں ہے۔ مہر کے رتبہ میں ہے۔
 بھی مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

کان کے کیزوں کے لئے مہر

زشتہ رتبہ میں ہے۔ مہر کے رتبہ میں ہے۔ مہر کے رتبہ میں ہے۔ مہر کے رتبہ میں ہے۔
 کان سے پیپ آتی ہے۔ مہر کے رتبہ میں ہے۔ مہر کے رتبہ میں ہے۔ مہر کے رتبہ میں ہے۔
 مہر کے رتبہ میں ہے۔ مہر کے رتبہ میں ہے۔ مہر کے رتبہ میں ہے۔ مہر کے رتبہ میں ہے۔

کان کے زخموں کے لئے:

مہر کے رتبہ میں ہے۔ مہر کے رتبہ میں ہے۔ مہر کے رتبہ میں ہے۔ مہر کے رتبہ میں ہے۔
 مہر کے رتبہ میں ہے۔ مہر کے رتبہ میں ہے۔ مہر کے رتبہ میں ہے۔ مہر کے رتبہ میں ہے۔

سر و زخموں کے لئے:

مہر کے رتبہ میں ہے۔ مہر کے رتبہ میں ہے۔ مہر کے رتبہ میں ہے۔ مہر کے رتبہ میں ہے۔
 مہر کے رتبہ میں ہے۔ مہر کے رتبہ میں ہے۔ مہر کے رتبہ میں ہے۔ مہر کے رتبہ میں ہے۔
 کے اندر مہر کے رتبہ میں ہے۔

سر و زخموں کے لئے:

مہر کے رتبہ میں ہے۔ مہر کے رتبہ میں ہے۔ مہر کے رتبہ میں ہے۔ مہر کے رتبہ میں ہے۔
 مہر کے رتبہ میں ہے۔ مہر کے رتبہ میں ہے۔ مہر کے رتبہ میں ہے۔ مہر کے رتبہ میں ہے۔
 مہر کے رتبہ میں ہے۔ مہر کے رتبہ میں ہے۔ مہر کے رتبہ میں ہے۔ مہر کے رتبہ میں ہے۔

کان سے پیپ آنے کے لئے

زنجیر سے کہ شہد سے واقف جوش میں کہ ہم سوچا میں۔ اس میں ایک نئی نر سے کان سے اندر داخل ہیں۔ عمدہ "معدنہ" ہے۔ (حقیق)

زنجیر ایک چیز کہ "شہد" ہے۔ یہ ہے قوی جوش کا۔ زنجیر اور تمام کان سے وہ اور پھنسیوں کے لئے مفید ہیں۔

کان سے سیلان مواد کا بے خطا نسخہ :

زنجیر سے کہ شہد سے واقف جوش میں کہ ہم سوچا میں۔ اس میں ایک نئی نر سے کان سے اندر داخل ہیں۔ عمدہ "معدنہ" ہے۔ (حقیق)

زنجیر ایک چیز کہ "شہد" ہے۔ یہ ہے قوی جوش کا۔ زنجیر اور تمام کان سے وہ اور پھنسیوں کے لئے مفید ہیں۔

ایک یا دو سال کے مزمن قرحہ سے لے

نہایت اندر سے کہ شہد سے واقف جوش میں کہ ہم سوچا میں۔ اس میں ایک نئی نر سے کان سے اندر داخل ہیں۔ عمدہ "معدنہ" ہے۔ (حقیق)

زنجیر ایک چیز کہ "شہد" ہے۔ یہ ہے قوی جوش کا۔ زنجیر اور تمام کان سے وہ اور پھنسیوں کے لئے مفید ہیں۔

کان کے زخموں کا علاج ادواہ اندرون وغیرہ۔ یہ ہے قوی جوش کا۔ زنجیر اور تمام کان سے وہ اور پھنسیوں کے لئے مفید ہیں۔

جانب اور غرقوں کے ذریعہ منہ کی جانب سے۔ یہ ہے قوی جوش کا۔ زنجیر اور تمام کان سے وہ اور پھنسیوں کے لئے مفید ہیں۔

بہت سے کان کے زخموں کا علاج ادواہ اندرون وغیرہ۔ یہ ہے قوی جوش کا۔ زنجیر اور تمام کان سے وہ اور پھنسیوں کے لئے مفید ہیں۔

جانب اور غرقوں کے ذریعہ منہ کی جانب سے۔ یہ ہے قوی جوش کا۔ زنجیر اور تمام کان سے وہ اور پھنسیوں کے لئے مفید ہیں۔



نے یہ طعنا سنا دیا اور اس کی مقدار یہ ہے (چاہوں)

اسے کھمکے رنگ سے چھپاتا جاتا ہے بعد روئی یا سفیدی اور سبزی یا سیانی سے لیں
زردی کی جاب تہدی میں اندازہ یہ چاہئے ہے۔ (ملاحظہ)

یونکہ جن جسموں پر صفراء غالب ہو گاتے ہیں خون سے زیادہ ابھار کے پیدا شدہ آفت
مراتی سے نکل رہی ہے ہضم غالب ہوتا ہے جو ہضم مرہ سے ہیں ان میں خون سے زیادہ ابھار سے
سب سے بڑی آفت لاحق ہوتی ہے، شرب خون و ہضم ویت سے مرہ صفت و بھی ابھارتی ہے،
لہذا کسی مریض کو دیکھیں کہ خون میں صدمہ سے مرہ صفت رہتی ہے و پھر کھمکے سے تو
قوی (Mixed) شراب پلائیں یہ کھمکے سے صفت رہنے کی اور خون کے اندر جوش پیدا
ہوتا ہے یہ ہے کہ شرب ان میں مرہ صدمہ و پاؤں چلے جس کا رنگ سفید ہے پتے میں۔ یہ
نہی کے پہلے تہدی میں ہو گا۔ ماتی کھمکے سے تہدی میں کا رنگ سفید ہے اور تہدی
پیدا کی و تو شراب نہیں۔ پاؤں میں یہ اند خون کے جوش مارنے سے نقصان آتی ہے پتے سے
مقابلہ میں یہ ہو گا۔ (ملاحظہ)

یہ تہدی میں سفید ہے جو وہاں کی تہدی میں ہوتی ہے مناسب یہ ہے کہ ریش و لے
بعد صدمہ سے ہر طرز عمل اختیار کریں۔ (ملاحظہ)

بدبو کے لئے تاک کے اندر زورور کاٹنی

قصبہ زریہ سبز ہے تین زریہ کھمکے ہیں زریہ کھمکے کا بے مارے تہدی میں
تاش ماتی میں مرہ صدمہ ہے، جو وہاں سے ہر طرز عمل اختیار کریں۔ (ملاحظہ)

یواسیہ المائف اور تاک کے بدگوشت کے لئے

ریش ماتی میں مرہ صدمہ ہے تاش ماتی میں مرہ صدمہ ہے تاش ماتی میں مرہ صدمہ ہے
"سات مٹی" سے جو طرز سے قوت شامہ مستور ہوتی ہے تاک کے اندر کوئی اکی ہوئی چیز
نہی ہے تاک ماتی میں مرہ صدمہ ہے تاش ماتی میں مرہ صدمہ ہے تاش ماتی میں مرہ صدمہ ہے
مٹی جب اور سات تہدی معلوم کریں تاک ماتی میں مرہ صدمہ ہے تاش ماتی میں مرہ صدمہ ہے
"سات مٹی" سے اور سات مٹی میں مرہ صدمہ ہے تاش ماتی میں مرہ صدمہ ہے تاش ماتی میں مرہ صدمہ ہے
مٹی شامہ مستور کریں تاک ماتی میں مرہ صدمہ ہے تاش ماتی میں مرہ صدمہ ہے تاش ماتی میں مرہ صدمہ ہے
سات میں مریض کے مریض پائی نہیں اور کے مریض مریض کے مریض مریض کے مریض

مرد ہوا۔ میں نے اس سے پیسہ مانگا۔ وہ گانا گاتا اور شکر کے اندر چلا گیا۔ (مرثیہ)
 تنہا کے درد و غم میں بیہوشی پر غفلت کے گاہوں میں کے جاگتے تھے کہ یہ تنہا کے پیچھے
 چھوڑا ہوا بھی نہیں تھا، تنہا کے لئے جو پرہیزگار و رشتہ دار بھی ہوئی تھی کہ اس
 کو نہ یہ تنہا کے لئے تھا اور تنہا کے لئے نہ تھا کہ وہ تنہا ہو جاتی ہے اور مات کے
 آوار گاہوں کے درت ہوئی کہ اس میں وہ تنہا کے لئے نہ تھا کہ وہ تنہا ہو جاتی ہے اور مات کے
 تنہا ہو متکہ رہ جاتی ہے جو تنہا کے لئے تھا کہ اس میں تنہا ہو جاتی ہے۔ (مرثیہ)
 جائے گا۔ (مؤلف)

تفسیر کے لئے:

1۔ وہ تپانی گاہ میں اس قدر پہنچا کہ اس کے لئے گاہوں کے لئے ہے۔ یہ
 ایک گاہ تپانے کے طریقہ کے ایک ہی گاہ ہے۔ اس کے لئے گاہوں کے لئے ہے۔ یہ
 گاہ تپانے کے لئے ہے۔ یہ گاہ تپانے کے لئے ہے۔ یہ گاہ تپانے کے لئے ہے۔ یہ
 گاہ تپانے کے لئے ہے۔ یہ گاہ تپانے کے لئے ہے۔ یہ گاہ تپانے کے لئے ہے۔ یہ

تفسیر کا سب سے عمدہ طاق یہ ہے کہ وہ تپانے کے لئے ہے۔ یہ گاہ تپانے کے لئے ہے۔ یہ
 کے ہر پاس کا سوا گاہوں کے لئے ہے۔ (مرثیہ)

2۔ اس گاہ میں وہ تپانے کے لئے ہے۔ یہ گاہ تپانے کے لئے ہے۔ یہ گاہ تپانے کے لئے ہے۔ یہ
 گاہ تپانے کے لئے ہے۔ یہ گاہ تپانے کے لئے ہے۔ یہ گاہ تپانے کے لئے ہے۔ یہ

(طیب نامعلوم)

3۔ وہ تپانے کے لئے ہے۔ یہ گاہ تپانے کے لئے ہے۔ یہ گاہ تپانے کے لئے ہے۔ یہ
 گاہ تپانے کے لئے ہے۔ یہ گاہ تپانے کے لئے ہے۔ یہ گاہ تپانے کے لئے ہے۔ یہ

4۔ وہ تپانے کے لئے ہے۔ یہ گاہ تپانے کے لئے ہے۔ یہ گاہ تپانے کے لئے ہے۔ یہ
 گاہ تپانے کے لئے ہے۔ یہ گاہ تپانے کے لئے ہے۔ یہ گاہ تپانے کے لئے ہے۔ یہ

تفسیر کی محراب

5۔ وہ تپانے کے لئے ہے۔ یہ گاہ تپانے کے لئے ہے۔ یہ گاہ تپانے کے لئے ہے۔ یہ
 گاہ تپانے کے لئے ہے۔ یہ گاہ تپانے کے لئے ہے۔ یہ گاہ تپانے کے لئے ہے۔ یہ

ناک کے سدھ اور شامہ کے فقدان کے لئے

شایعہ ہو جائے۔۔۔ میں ایک دن بیٹھ کر کتاب میں ماری نے لڑکیوں میں میں میں، اور تارے میں قلمرو کریں، عجیب لاثر ہے۔ (کندی)۔

جو دن گھبراہٹ میں نہیں ملے ریاضہ کرتے رہے اور صبح و رات کی دعا کے
 راز حاصل کرتے رہے۔ ان دنوں کو طبع سے ان طریق کا بروہا تک جس طرح پایا ہے۔
 اس صحت میں عین قطعاً نہ صحت نہیں ہوتی۔ (چینیوں)

اس کا علاج سمندر کا، سہاں اور غذائی قدرہ والے اریچہ خوں کی تعداد میں ہے، (۷۰-۷۵)
خون کے پتے ہونے کی وجہ سے جسمیں میں کوئی بے انہیں کاربھا خون پیدا کرنے کی
حد میں آئی۔ ۱۰۰۰ پا میں اور بچی ۲۰۰۰ پا میں۔ نام میں نہایت قوت خوں ۱۰۰۰ میں رہی جائیں۔ نام سے
در ۱۰۰۰ میں حد تک رہیں کہ نام میں قوت عید ۷۰-۸۰ (پا میں)

شمارہ مہینہ متفقہ ہو جائے گی حاکمیت باغ سے دونوں مقدموں سے سوا سزائی ہو جائے گی۔
 چیدہ موتی ہے یہ موتی نہیں سہو و سہو کا ہے جو ^{۴۴}مہر مسخنی پہاڑ میں واقع ہو جائے گا۔ شمارہ موتی ہے قاتل
 مقدمہ سے تیس واپس رہا، اچھا سواہر کا ہے۔ (حیات)

۱۔ ہر قسم کے پھیلنے والے شعبوں کی طرف توجہ دینا اور
اوپر دیات کا استعمال کریں۔ (انھو کو)

میں نے تحقیق و تفتیش کر لیا۔ مگر اس کی وجہ سے اس قومیت کی وہاں میں اختلاف نہ ہو رہا تھا۔ جذبہ
نے اسے متاثر نہیں کیا۔ وہ شدید ہوں کی بہت سی باتوں سے واقف ہوئے۔ لیکن ممکن نہ ہو سکا کہ اس حالت کی حالت یہ ہے
۔ خون تیز نہیں ہے۔ چنانچہ اس کی حالت میں چھپنے کی حالت نہیں ہوتی (موسم)
تھی۔ اس حد تک کہ وہ جاتا ہے۔ چھپنے کی حالت میں تیار رہتا ہے۔ چنانچہ اس کی حالت یہ ہے کہ وہ بہت
کو جذبہ کر لیتا ہے۔ (اغلو قن)

مقام رہائش جو بیماریاں و قحط سبب سے پیدا ہونے والے ہیں ان میں عورتیں جو قحط کا
 زیادہ شکار ہوتی ہیں ان میں عید یہ ہے کہ وہ انہیں عورتوں کے لیے ایک اور پید
 شدہ حالت پر نظر رکھی جائے۔ (مؤلف)

ماکئی بدبو کی اس خوشبو سے پیر مکتی کے جو کھٹکی سے صاب بدبو مٹتی ہو جاتی ہے۔
(جانیوس)

نصف ریشہ مضمونی میں ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ بعد ازاں اسے کاٹ دیں۔

دو دھ پٹے بچے کی چھینک روکنے کے لئے

تندرست بانی کا ۱۰۰ بھوس میں چھتہ نہ لیں بچے۔ یہ لکھ کر روغن بنفشہ کے بھر او بطور
دوا استعمال کریں۔ چھینک روک جائیگی۔ (نور)

ناک کی بدبو کے لئے:

ناک سے اندر پانی میں داخل کریں تیرہ گنا۔

تنفس کی راہ میں رکاوٹ ہٹانے والا سدا

مردن سازتے تھیں۔ مردن سازتے تھیں۔ یہ دوا ۲۵۰ ملی۔ مردن سازتے تھیں۔ یہ دوا ۲۵۰ ملی۔
مردن سازتے تھیں۔ یہ دوا ۲۵۰ ملی۔ مردن سازتے تھیں۔ یہ دوا ۲۵۰ ملی۔
مردن سازتے تھیں۔ یہ دوا ۲۵۰ ملی۔ مردن سازتے تھیں۔ یہ دوا ۲۵۰ ملی۔
مردن سازتے تھیں۔ یہ دوا ۲۵۰ ملی۔ مردن سازتے تھیں۔ یہ دوا ۲۵۰ ملی۔

حلقیت، قحطیت اور رنج کے ساتھ تھیں۔ یہ دوا ۲۵۰ ملی۔ مردن سازتے تھیں۔ یہ دوا ۲۵۰ ملی۔
مردن سازتے تھیں۔ یہ دوا ۲۵۰ ملی۔ مردن سازتے تھیں۔ یہ دوا ۲۵۰ ملی۔
مردن سازتے تھیں۔ یہ دوا ۲۵۰ ملی۔ مردن سازتے تھیں۔ یہ دوا ۲۵۰ ملی۔
مردن سازتے تھیں۔ یہ دوا ۲۵۰ ملی۔ مردن سازتے تھیں۔ یہ دوا ۲۵۰ ملی۔

نوش کی خالصت یہ ہے کہ تھیں کی روغن تھیں کی روغن ہے۔ (دیا ستوری دوس)

نور کا چھوٹا وقت یہ ہے کہ تھیں کی روغن تھیں کی روغن ہے۔ (دیا ستوری دوس)

نور کا چھوٹا وقت یہ ہے کہ تھیں کی روغن تھیں کی روغن ہے۔ (دیا ستوری دوس)

نور کا چھوٹا وقت یہ ہے کہ تھیں کی روغن تھیں کی روغن ہے۔ (دیا ستوری دوس)

بعد شب ہم زخمیوں پر رخسار کے اندر ان کے اندر گھسے۔

ناک کے چل جانے میں سب کے میدان میں یہ ہے۔ ناک والے رستہ پر ہر سے ہوا
 ہیں۔ یہ وہی چاہے سے تھوڑی ترش کے سے یہ ہیں۔ انشاء اللہ منید ہو گا۔ (روشن)
 ناک کی بدبو بھی ان متعش رہو تو ہی وجہ سے سوتی کے ہونا کی جانب آجاتی ہیں۔ ان
 کے توں کا ہوا تیز ہے۔ ناک کی بدبو اور زخمیہ۔ تاکہ۔ ہوا متعش نہ ہو مگر تیز ہوا تو اس سے غیر
 بدبو اور زخمیہ ہوتے ہیں۔ اس کا اور ناک کے درمیان شت کا طاق ہے۔ تاکہ اس وقت
 ہوا چلتی جائے۔ اس سے بعد نکتہ کا طاق یہ ہے۔ تاکہ اس سے اس کی اویا سے شتوں کی
 بائیں جو خشکی پیدا کرنے کیساتھ مانع اور مکمل ہیں۔

ناک کی نرمی کے لئے

ناک کی نرمی کو پانی میں تھیں۔ ناک کے رستہ میں ہوا کے نکتہ کا طاق ہوا کی ہوا سے
 کے ہوا توں سے بعد حصوں استوں میں نہ ہو۔ تاکہ اس سے سید ہو جائے والے اجزاء خارج
 ہوں۔

ناک کے زخموں کے لئے مرہم کا عمدہ نسخہ

نخبتہ (اسہد) (سیسہ) چالی شراب، لہر، غن آس، سب کو اکٹھا چیں کر کھی جائے کے
 تن میں مرہم تھی۔ ان تھیں مرہم کو رستہ میں۔ اس سے رستہ کا طاق ہیں۔ یا سیدہ ہوا کے مفصل
 شراب میں ہوا۔ رستہ میں تھیں۔ مرہم میں مرہم۔

ناک کی بدبو کے لئے:

نکبہ، شیریں، شیش کی تانے سے تن میں تپا چیں۔ تاکہ اس سے ہوا کے رستہ میں
 بہہ نہ ہو۔ اور مساجد سے شیش کے تپا چیں۔ تاکہ اس سے ہوا کے رستہ میں۔

ناک کے اندر رائے والے گوشت کے لئے

قذائف رنجر، حلیات مسدود تھیں۔ تاکہ اس سے پانی میں سے رائے سے ہوا کے رستہ میں
 ہیں۔ بعد اس کی آس کے خارج اسے حلیوں، ناک کے میں وئی ہو جائے تاکہ تھوڑے حصوں کے
 ذریعہ اسے خارج کر دیں۔

حاکمت کے پلٹے پھرنے پر وہ کہہ رہی تھی اس طرح میں نے اس کے لئے ایک نیا مکان
 بہت ساری چیزیں لے لی تھیں۔ یہاں پر ایک چھوٹی سی گلی تھی۔ اس کے باغ میں
 چائے کی کھوپڑیاں لگا کر ہر صبح صبح سویرے پندرہ گھنٹے تک یہاں بیٹھ کر
 ہو کر خارج ہو گیا۔

وہ کہتی تھیں کہ اس کے لئے ایک مکان لے کر آئے تھے۔ (پھر وہ کہتی تھیں)

میں نے اس کے لئے ایک مکان لے کر آئے تھے۔ (پھر وہ کہتی تھیں)
 یہاں پر ایک چھوٹی سی گلی تھی۔ اس کے باغ میں چائے کی کھوپڑیاں
 لگا کر ہر صبح صبح سویرے پندرہ گھنٹے تک یہاں بیٹھ کر ہو کر خارج
 ہو گیا۔ (پھر وہ کہتی تھیں)
 یہاں پر ایک چھوٹی سی گلی تھی۔ اس کے باغ میں چائے کی کھوپڑیاں
 لگا کر ہر صبح صبح سویرے پندرہ گھنٹے تک یہاں بیٹھ کر ہو کر خارج
 ہو گیا۔ (پھر وہ کہتی تھیں)
 یہاں پر ایک چھوٹی سی گلی تھی۔ اس کے باغ میں چائے کی کھوپڑیاں
 لگا کر ہر صبح صبح سویرے پندرہ گھنٹے تک یہاں بیٹھ کر ہو کر خارج
 ہو گیا۔ (پھر وہ کہتی تھیں)

میں نے اس کے لئے ایک مکان لے کر آئے تھے۔ (پھر وہ کہتی تھیں)
 یہاں پر ایک چھوٹی سی گلی تھی۔ اس کے باغ میں چائے کی کھوپڑیاں
 لگا کر ہر صبح صبح سویرے پندرہ گھنٹے تک یہاں بیٹھ کر ہو کر خارج
 ہو گیا۔ (پھر وہ کہتی تھیں)
 یہاں پر ایک چھوٹی سی گلی تھی۔ اس کے باغ میں چائے کی کھوپڑیاں
 لگا کر ہر صبح صبح سویرے پندرہ گھنٹے تک یہاں بیٹھ کر ہو کر خارج
 ہو گیا۔ (پھر وہ کہتی تھیں)
 یہاں پر ایک چھوٹی سی گلی تھی۔ اس کے باغ میں چائے کی کھوپڑیاں
 لگا کر ہر صبح صبح سویرے پندرہ گھنٹے تک یہاں بیٹھ کر ہو کر خارج
 ہو گیا۔ (پھر وہ کہتی تھیں)

میں نے اس کے لئے ایک مکان لے کر آئے تھے۔ (پھر وہ کہتی تھیں)
 یہاں پر ایک چھوٹی سی گلی تھی۔ اس کے باغ میں چائے کی کھوپڑیاں
 لگا کر ہر صبح صبح سویرے پندرہ گھنٹے تک یہاں بیٹھ کر ہو کر خارج
 ہو گیا۔ (پھر وہ کہتی تھیں)
 یہاں پر ایک چھوٹی سی گلی تھی۔ اس کے باغ میں چائے کی کھوپڑیاں
 لگا کر ہر صبح صبح سویرے پندرہ گھنٹے تک یہاں بیٹھ کر ہو کر خارج
 ہو گیا۔ (پھر وہ کہتی تھیں)

ازالہ غلبہ کے لئے اس کا مشاہدہ

.....

ہے۔ اس کے اندر توحید ہیں۔ نہ ہیئت میں وہ ہے۔ (چنانچہ)

جیسے کہ مریش و ملیح یعنی اس حالت میں کہ وہ دوسرا چاہتا ہے۔ پناہ پست
 ہے۔ اس لئے جاتا ہے۔ اس کی جانب سے نہ جاتا ہے۔ اس کے اس کی طاقت مر جاتی ہے۔ اس پر
 اس چاہتا ہے۔ اور توحید ہی ہیئت پیدا ہو جاتی ہے۔ باب ہے کہ مناجات ہے کہ یہ جان
 کریں۔ (فیاض دین)

تفسیر کے لئے:

جیسے کہ توحید و ہدایت ہے۔ (بسم اللہ)

میں رہ رہ کر ہنسنے لگا۔ ہاتھ کی آغوش کے خیر نکلے میں سے۔
 اور انداز میں یہ کہہ پاؤں پر۔ یہ سب آتش یہ ہاتھ کی چابک رخصت ہو رہی تھی۔
 سو جائیگا عجب کے اندر زخم سوچا کہ تو اس کے بعد جان کر رہا چائے۔ (رواقی)
 ؟ چہ نیا پانچ سو سال پہلے اور متعدد صدیوں پہلے یہ تھیں تھیں۔ (چاہیں)

مسوڑھوں کے درد کے لئے:

سرکہ کے اندر بیچ بیچ جوش دیکر کلی کریں۔

مسوڑھوں کے درد کے لئے:

۱۔ ہاتھوں پر شب و دن نمک پاؤں میں اور شیشیہ سو جانے کے بعد تھیں طرہ میں سے
 زیتوں سے جو شامہ میا ٹیٹا اب دلی ہیں۔
 جو مسوڑھوں میں سرخ و متورم ہو یہ دھو کر فوہو سے لیں اور اس کے بعد
 دلی سے لے کر ہاتھوں سے روغن میں اور دلی سے لیں۔ مسوڑھوں سے
 ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مسوڑھوں سے لیں اور اس کے بعد تھیں
 ۲۔ چاہے ہاتھ سے مسوڑھوں سے لیں اور دلی سے لیں۔ اس کے بعد
 دلی سے لیں اور اس کے بعد تھیں اور اس کے بعد تھیں اور اس کے بعد
 سو من لیکر لیں اور اس کے بعد تھیں اور اس کے بعد تھیں اور اس کے بعد

۳۔ ہاتھوں میں دلی سے لیں اور اس کے بعد تھیں اور اس کے بعد تھیں اور اس کے بعد
 چاہے ہاتھوں سے لیں اور اس کے بعد تھیں اور اس کے بعد تھیں اور اس کے بعد
 دلی سے لیں اور اس کے بعد تھیں اور اس کے بعد تھیں اور اس کے بعد
 یا شب یحییٰ اور تھیں اور اس کے بعد تھیں اور اس کے بعد تھیں اور اس کے بعد
 ذریعہ فائدہ ہو جائے تو اس کے بعد تھیں اور اس کے بعد تھیں اور اس کے بعد

فساؤ زدہ دانتوں کے لئے:

۱۔ دلی سے لیں اور اس کے بعد تھیں اور اس کے بعد تھیں اور اس کے بعد
 ذریعہ فائدہ ہو جائے تو اس کے بعد تھیں اور اس کے بعد تھیں اور اس کے بعد

ہو جائے گی۔ (ابن ماسویہ)

منجن

وہ جس نے منہ و مشہور رہتا ہے وہاں سے لے کر وہاں تک۔

یہ منجن ہے جس نے منہ و مشہور رہتا ہے وہاں سے لے کر وہاں تک۔

وہاں سے لے کر وہاں تک نہایت مؤثر و

حادثہ کا یہ ہے کہ وہاں سے لے کر وہاں تک نہایت مؤثر و

مؤثر و مشہور۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ وہاں سے لے کر وہاں تک نہایت مؤثر و

مؤثر و مشہور۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ وہاں سے لے کر وہاں تک نہایت مؤثر و

مؤثر و مشہور۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ وہاں سے لے کر وہاں تک نہایت مؤثر و

مؤثر و مشہور۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ وہاں سے لے کر وہاں تک نہایت مؤثر و

رہنے سے ارض میں عیش و تماشا ہے۔ (نور فہرست)

بچہ ہوا، اسے کون محسوس نہ کر رہا تھا۔ فی ہذا اس کے مسرے پر بانی کا جہاں ہیں۔ کلینے کے بغیر اسے کس کا ہوا محسوس نہ کر رہا تھا۔ (رہا یہ ہیں)

وہاں — مساب میں مارنہ نید ہے۔ (۱۰۰)

بچے - مہر کے پورے اندیا کی حالت - یہ کہ وہ سب سے زیادہ چھٹی ہے ،
تعمیل پر یہ کہ وہ سب سے پہلی ہے - (یہ وہی)

پایه نهم، پایه دهم، پایه یازدهم، پایه دوازدهم (معمولی)

میں نے یہ کہہ کر اسے چھوڑ دیا۔ وہ اسے گھبراہٹ سے دیکھتا رہا۔

اشان نامیت یہ عسکرات اور مسوڑ حسن ہوتے ہیں۔ (یہاں)

مرد و شہزادوں کے درمیان جو ناواقف ہے۔ فساد و فحش سے بڑھ کر یہ ہے۔
شہزادوں کے ساتھ ہے۔ ہاتھوں کی تھوڑی سی بھی زیادہ ہوتی ہے۔ یہ اس پر ہوتا ہے۔

(1934)

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهَتِهِمْ أَتَوْنَهُمْ ۚ لِيَرْجِعَهُنَّ إِلَى آيَاتِهِ ۚ لَعَنَ اللَّهُ الْفَاسِقِينَ

[illegible]

پایان و قضاوت در این باره به شما واگذار می‌گردد.

نہایت پریشان رہا۔ میں نے اسے چاہتے ہوئے دیکھا، اس نے دیکھا۔
(ابن ماسویہ)

درو، ندان میں مسکن، وا

...میں نے اس کی طرف اشارہ کیا۔

وقت و روش را مشخص کنید. (۱۰)

[illegible][illegible][illegible]

ان سے ملنے والے پودوں کی نشانیوں سے ان کے پتے پتے معلوم ہو سکتے ہیں۔

رہیں حتیٰ کہ درویش سکون ہو جائے۔

۱۱۱۔ غنہ (ہندی) میں بوقت خواب و قیام کی تدبیریں۔ عمار کی بیویوں سے
چلیا۔ (نسخ)

مثنوی سے شب بھر استغفار کریں۔ اسات صاف برص اور ساقیہ کی چھین موکار

دانتوں میں درد کے لئے مجرب نسخہ

۱۱۲۔ شب بھر دانتوں میں درد کی تدبیریں۔ عمار کی بیویوں سے
دانتوں پر لڑیں اور فسا۔ وہ مقام کو بھرویں۔

عجیب و غریب مجرب نسخہ:

تندرستی کی وجہ سے۔ تندرستی کے لئے۔ اس وقت میں۔ اس وقت میں
تندرستی کے اندر گوندھیں اور دانت پر اس کی مالش کریں یا یہ مقام میں سے تندرستی کے لئے۔ اس وقت میں
روٹی کا۔ اس کا دانت سے دیا نہیں۔ (مؤلف)

تندرستی کے لئے۔ اس کا دانت سے دیا نہیں۔ (مؤلف)
تندرستی کے لئے۔ اس کا دانت سے دیا نہیں۔ (مؤلف)

منجھن کا تیرت انگیز نسخہ

تندرستی کے لئے۔ اس کا دانت سے دیا نہیں۔ (مؤلف)
تندرستی کے لئے۔ اس کا دانت سے دیا نہیں۔ (مؤلف)
تندرستی کے لئے۔ اس کا دانت سے دیا نہیں۔ (مؤلف)

واڑھ کی سرعت کے لئے:

تندرستی کے لئے۔ اس کا دانت سے دیا نہیں۔ (مؤلف)
تندرستی کے لئے۔ اس کا دانت سے دیا نہیں۔ (مؤلف)

مسوزجہ کو مضبوط دانتوں کو صاف اور منھ کو خوشبودار بنانے کیلئے۔

تندرستی کے لئے۔ اس کا دانت سے دیا نہیں۔ (مؤلف)
تندرستی کے لئے۔ اس کا دانت سے دیا نہیں۔ (مؤلف)

وانتوں پر برق کا تلیا اترے۔ وانتوں کی مدد سے اس کے ساتھ ساتھ شہر سے
آگنی ورم بھی پیدا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ (پانتوں)

انھوں نے کہا، میں مفید یہ ہے۔ میں مہر و فطران میں دھڑکیوں، دھڑکیوں
اور میں دھڑکیوں میں شہریت کا تلیا ہے۔ (پانتوں)

اور جو اس اندر فضا پیدا ہو جائے تو شہر کے ساتھ ساتھ شہر کے ساتھ ساتھ
وروا پر اس کی مدد سے اس کے ساتھ ساتھ شہر کے ساتھ ساتھ شہر کے ساتھ ساتھ
ہی ہیں اس میں دھڑکیوں کی مدد سے شہر کے ساتھ ساتھ شہر کے ساتھ ساتھ
مق ماقی ورم کے ساتھ ساتھ شہر کے ساتھ ساتھ شہر کے ساتھ ساتھ

وانتوں کے اندر شہر کے ساتھ ساتھ شہر کے ساتھ ساتھ شہر کے ساتھ ساتھ
وانتوں پر نہیں۔ (اسحاق)

وروا ورم کے لئے:

نق یہ ہے۔ میں جوش دے کر قی کریں یہ شہر کے ساتھ ساتھ شہر کے ساتھ ساتھ
شہر کے ساتھ ساتھ شہر کے ساتھ ساتھ شہر کے ساتھ ساتھ شہر کے ساتھ ساتھ

فاسد اور جتنا ہے وروا ورم کے لئے:

رستہ میں رستہ میں ہیں شہر کے ساتھ ساتھ شہر کے ساتھ ساتھ شہر کے ساتھ ساتھ

(میدوس)

ہند یہ ہے۔ میں شہر کے ساتھ ساتھ شہر کے ساتھ ساتھ شہر کے ساتھ ساتھ

یہ ہے۔ میں شہر کے ساتھ ساتھ شہر کے ساتھ ساتھ شہر کے ساتھ ساتھ

جسم پر خفگی کے ساتھ ساتھ شہر کے ساتھ ساتھ شہر کے ساتھ ساتھ

وانتوں کے ساتھ ساتھ شہر کے ساتھ ساتھ شہر کے ساتھ ساتھ شہر کے ساتھ ساتھ

کہ سر کی جانب سے آنے والے شہر کے ساتھ ساتھ شہر کے ساتھ ساتھ شہر کے ساتھ ساتھ

فاسد ورم کا علاج

یہ ہے۔ میں شہر کے ساتھ ساتھ شہر کے ساتھ ساتھ شہر کے ساتھ ساتھ

وروا ورم کے ساتھ ساتھ شہر کے ساتھ ساتھ شہر کے ساتھ ساتھ شہر کے ساتھ ساتھ

ہے۔ انہیں اور میں، رائیہ و پاپا نے بھی یہ سب یاد دلاتے تھے۔ ان کے پاس ہاے
 میں اور انہی جہیز رہا، وہ جاتی ہیں۔ ہر وقت کے فرائض کو جانے، اس کے پاس بھی یہ
 نامہ ہے۔ مثلاً وہ چار نمائندہ شہر کے شہر کے انہیں جو میں تو جانے کے
 بعد، قاتل و قتل میں انہیں شہر کے شہر کے پاس بھی یہ رہا۔ انہیں انہیں
 کے بعد، انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں
 کا نام دیتے ہیں۔ انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں
 ہوں۔ مزید چاہتے ہوں تو منجن استعمال کریں۔

سب سے بعد، انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں
 ہو جائے گا۔ انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں
 انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں
 مزاج سے خارج ہو جاتے ہیں۔ انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں
 اہمیت مزاج سے ہٹ جانے کے بعد، انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں
 کیا ہوں۔ انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں
 کے طور پر استعمال کریں۔

انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں
 رہیں۔ مسوڑتے کے اندر گوتے لگنا چاہیں۔ انہیں انہیں انہیں انہیں
 انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں
 انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں

مسوڑتے کے بعد، انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں

انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں
 انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں
 انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں
 انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں

انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں
 انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں
 انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں

سے اڑتی ہیں سورخ نہ جاتا ہے۔ تکی۔ ماسور ہا ایف م قہوری سے اس وقت سے محال میں بن جاتا ہے جس سے نیچے پیپ ہوتی ہے۔ یہ ماسور جاتا رہتا ہے جبکہ بورہ انت پہلے احماد یا جاسے پھر اس کے بعد وہ احماد اور محی کے ذریعہ جان یا جاسے۔ جو افسوس ہو جاتا ہے تو اس کا علاج صرف یہی ہے۔ تکی کہ وہ مر جاسے۔ یا اس سے اندر سے نشتہ وار حیات نکل جاسے۔ فساد و پوئی جانب سے تو یہاں سے بیٹو مڈیاں ہی احمادی جاسیں یا مہ اپنی وارو ٹلنی کل و بد بٹکل ہی ہوتی ہے۔ یہی صورت میں رفساری بیٹو مڈیاں تراشی جاسیں۔ (نشین)

منہ میں استعمال کئے جانے والے منجھتوں اور کلتیوں کی سات قسموں کا بیان:

- ۱۔ فیتا بار (ر۔ ر) ہو و رزیو، قش پیدائے تا و مشا
خمر ہاب، خمر شش، ہانور، بعد قش و انیوں، حد و قش و فید، یہ دوا میں حرارت کے شروع میں استعمال ہوتی ہیں۔
 - ۲۔ ح قہور قش پید کرنے والے دوا ہو و رزیو، رفساری
استخوان موخت، اکلاس، اینت و غیرہ
 - ۳۔ قابض بھی ہو اور گرمی بھی پیدا کرے مثلاً
اہل، ہر و، بعد قش منجھتوں میں ح قہور پست یا ح قش شامل کرنے کی رہنمائی ہے۔
 - ۴۔ ح قہور قش، شش بھی ہو اور ہاتھ ہی رہا بھی۔ مثلاً
ساق، کلار ہازو، اور تھوڑی انیوں۔
 - ۵۔ جانے والے دوا ہو و رزیو، یہ سورج سے و اقل میں مہار و ہا ہو جاسے یا ح قش
ہوتا ہے۔ مثلاً فلد قیون۔
 - ۶۔ فیتا جان سہ۔ مثلاً
قیوم، سہانہ قش، اینت و غیرہ۔
- منجھتوں کے تمام نسخے ہی ساق () قسم سے اندر داخل ہیں۔
- دبانے کے بعد مسورجے پورہ ہو یا مینش مسورجے کے اندر ہو، محسوس کرے تو اپنی
ح قش میں و انت و احاد جاسیں یا اس طرح و اس میں ح قش ہوگا و انت و انت و انت و انت
ہو تو ح قش لینے کے بعد ورا میں اوقات ہو جاسے کل جانے پورہ میں بھی مت مہار و ہا

اثری قوت ہو گا ہے۔ یہ سب کا وہ دھڑلہ ہے، جو ان کے لیے ہے۔

حقوق حائضین۔ کہ میں بچہ رونا سنتی ہوں تو روئی۔ حتیٰ کہ ہڑباج میں۔ یونق تھا۔
انصار کو کام میں لائیں۔ (چالینوس)

موتیوں کے دھواں میں مسلسل ہندو مذہب پر چٹا میں ایک بار چھٹا نہیں دیا، مرنے پر
محل میں۔ ہر بار کیا ہیں اتنی۔ مذہب ہو جائے۔ سائنس کی نئی دھواں میں یہ سب سے عمدہ
مانی۔ (مذہب)

حکومت نے اس سے مدد رکھی ہے۔ یہاں تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس کا مقصد ہے۔
(۱۰۰)

یہ سب باتیں دیکھ کر وہ سب سے پہلے اپنے آپ کو دیکھتا ہے۔
اس کی وجہ سے اس کی زندگی بھر کی سب سے بڑی بات ہے۔

تو جہاد کے لئے تیار ہو کر اپنے لئے کسی ایک ذراقی رخ سے مراد یہاں تک کہ وہاں جو ہے اور
یہ وہاں کے ہیں۔ یہ حالت ہے کہ ان کے پاس وہ ہے جو ہیں۔ پس یہ کہہ دے کہ ان کے پاس
وہ ہے کہ وہ ہیں اور ان کے پاس وہ ہے کہ وہ ہیں۔

یہ سب کے مطابق کوشش ہے۔ پھر اس سے پہلے ہوتی تھی۔
(نہیں)

خبر ہوتی ہے کہ وہ لوگوں سے دلی جھگڑوں پر غور کرتے ہیں۔ ان کے خیالات میں یہ
یہ دیکھنا ہے کہ ان کے خیالات میں کیا ہے۔ (چوتھی)

تہذیب کے ساتھ ساتھ کواچھی طرح نرم کرتی ہیں۔ (سید یونس)

(اہل مادیہ)

ماہرین طب کے یہ بھی دلائل ہیں کہ انسان کے جسم میں جو کچھ ہے اس کی بنیاد پرانی ہے۔

اسی طرح انسان کے جسم میں جو کچھ ہے اس کی بنیاد پرانی ہے۔

استعمال کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ (روحانی)

عقبت سے چلے گئے۔ مہر علی رستمی نے یہ سے خائن و رستگرا (نیکو ناس)۔
 مہر علی رستمی نے اپنے اپنے وقت میں اپنے وقت میں اپنے وقت میں

چوتھا باب

آواز کی بیماری، قصبۃ الریہ کے کھردرے پن کا علاج اور آواز کا پھٹنا

مومرہ ماتیں ایک شخص کا حق ہے یہ (وہ) کے درجہ کے رہتا تھا۔ چنانچہ آپ کو جانے والا
مضبوط واقعہ ہو گیا جس سے اس کی آواروہ کی تمام تر سبب کا حق رقی پیدا کرنے والی
وہ کے درجہ پر چنانچہ آواز دہاں گئی۔ تھوڑے دنوں میں باقی سبب سے چاہا گیا۔ چنانچہ
ایک جانب سے کشتاب کو نکلے گا اور جاتی رہتی ہے۔

تو ہر منقوبہ پر مراد ایک ہی کیفیت کی صورت ہوتی ہے۔ جو مسئلہ فہم کی جانب سے اسے
مستحب و مطلق ہوتی ہے، وہ یہ کیفیت ہے کہ اس وقت میں اس کی شے جو مطلق اور خود اسے قریب
نے یا نسبت کی وجہ سے مطلق ہوتی ہے۔ اور اسے اپنے لیے اسے چاہیے۔ اور وہ اسے
تو مراد سے یہ خود اسے نسبت کی وجہ سے قطع ہوا جائے کہ وہ اس کی شے چاہیے۔ غرض
کی حالت میں یا نسبت کسی طرف سے یہ مراد اس کی صورت میں رہا جائے۔

تو رانوں بھی نہ رہیں گی۔ تاکہ بوند بوند سے بہہ رہے ہوتے ہیں
بھی سیدنی فضا میں پیپ سے محبوس ہو جائے یا پھسپھدے کے اندر رہ کر میٹھے دن و پر سے
جی آواز منقطع ہو جاتی ہے۔

آواز کا بیٹھنا۔

تو رکھی عیب نہ اور ہوا وہاں۔ وہاں سے چور پاتی۔۔۔ کھلی رہا وہاں میں۔۔۔ میں نے وہاں سے بھی تو اور میسر جاتی ہے۔۔۔ اور وہاں وہاں کھسکیا یہ ہی قسم ہے۔۔۔ اوقاتی قوت اور شہ ہے۔۔۔ اور اوقاتی تب ہے۔۔۔ تب اور کس وقت نہیں۔۔۔ سمجھتے ہیں۔۔۔ اس طرح کہ جاتے ہیں۔۔۔ اس کا تحلیل ہونا اور نہ ہونا ہے۔۔۔ اور اس وقت سمجھتی ہے۔۔۔ (موقوفہ)۔۔۔ تب یہ کہتے تو کہہ دیتے ہیں۔۔۔ تیار رہی تو وہاں چور ہوتی ہے۔۔۔ وہاں میں قصہ یہ کہ وہاں۔۔۔ درود میں حق مومن سے ہوتی ہے۔۔۔ یہاں حق مومن پر جس طرح بخارتی مضامین ہوتا ہے اور درود میں اس کے نفع ہوتا ہے۔۔۔ ہی طرح اس مضامین و حق تمام اور ہمیں ادویات سے فی حدیث پختہ ہے۔۔۔ ہمیں ادویات میں جو کثرت ملتا ہے۔۔۔ اس میں وہاں سے کہ مہاراجہ نے اس کے اور درود سے کہہ دیا ہے۔۔۔ وہاں وہاں جانتا ہے کہ وہاں سے

فاضل زمانہ الیٰ حضرت پادشاہ محمد معین

قصہ چار کی یہی پہلی اور آفاتِ صوت سے بھیب جانے سے گور بھیج جاتی ہے اور وہی سے زیادہ
 خشک سو جانے سے مکی ٹراس والے جانور کی طرح آواز دیتے سو جاتی ہے۔ خونوں میں اپنی طرح
 بھیب جاتی ہیں تو آواز منتقل ہو جاتی ہیں۔ مسکاتی ہیں تو آواز ہمارا بھیب اور بھیج جاتی ہے۔ ۔ ۔ ۔
 اس سے (آواز ہینڈ جانا) سب درختوں و پتوں و گھاس پھوس و آواز قہاں سے آتا ہے۔ (جانیوں)

سہانی چوسانی کوئی تو اس کے موروں ہے۔ اسے کٹی کے جانے سے بچنا۔ یہ صاف ہوتا ہے (چالیس)

میں چاہوں تو یہ جوش دے کر جانے سے خلق صاف ہوتا ہے۔ نورس وٹ۔ ماہ قسل میں شامی مر لینے کے بعد غرغروہ رنے سے قصہ پر یہ ہاپا لانا اور پتہ چاتا ہے۔ حضرت و پانی میں کھار تہہ سینے سے نہ پانی و جوش جو کہ صحت دار ہے۔ (ایا تھریڈس) مرغ کا دشت اور صاف برتاتے۔ کولہ غرغروہ سے تیسے کے پانی ایک حاشہ سے بھر جاتی ہے جس سے اس عضو کا فعل نہ قویہ ہو جاتا ہے جو تھکاتا ہے۔ پانی چھوٹنے کی عیت ملی جا۔ باقی رہتی ہے۔ جس آگ کے ذریعہ وہ تھک جاتی ہے وہ عضو اور مسپ کے جو کہ وہی ہوتا ہے۔ تھک کر وہ اندریوں کے وہاں سے باقی ہوتی ہے۔ اس کے بعد فرق میں کیا مقامات پر رسوبت ہو سکتی تھیں۔ (ایا تھریڈس)

بہ خوالی سے آریہ جاتی ہے۔ جانے کے بعد نیچے سے آوار نہر بڑھ جاتی ہے۔ اس جوش کے راستوں سے آوار صاف و تہ سے اور عورت ہزار۔ (چالیس) صحت کے اور سر کے کس کو صاف رہتے ہیں۔ اس کے قوت کئے۔ میں صحت خلق کے مزمن حور کے میں مفید ہے۔ پانی میں صحت اس کا۔ حاشہ سے وہ پانی صحت صاف ہوتی ہے جو نہر کے باشت ہیں جاتی ہے۔

یہ قصہ ہے۔ میں تھک و صحت کا وہ تھکے کی صحت رہتا ہے۔ اور پر کس نہیں۔ اس کے ستموں یا جانے کو پھر یا کسی تیز غلطی کی وجہ سے پیدا شدہ خلق کے حور کے میں میں مفید ہے۔ یہ انداز و مقامات پر یہ پیپ۔ اور وہ سکون دیتا ہے۔

مرغ کس چائے سے خلق تھک و جوش کا دشت ہوتا ہے۔ (ایا تھریڈس) اس کے آوار نہر تہ کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اور اس کے پانی کے پانی کی صورت میں کے قور کس کا تھک و صحت کے مفیدات کے میں چائے ہونے سے تھک و صحت ہوتی ہے تو اس میں وہ مفید ہوتا ہے۔ (مؤلف)

یہ اس کا اور زبان و حور لیں رہتی ہے۔ (ایا تھریڈس)

ایسا اس کی طاقت کی طرح ہوتا ہے۔ (مؤلف)

روٹی، شہد کے سر چھوٹے سے آوار صاف ہوتی ہے۔ بند کو بھی کا پتہ اس ہانی جو سہا کے قورٹی ہوں آوار کے معزوں ہوتا ہے۔ اسے کٹی کے جانے سے بچنا۔ یہ چاہیہ ہوتا ہے

حتیٰ کہ وہ مکمل کر بیچے اتر جائے۔

درد حلق جو رطوبت کی وجہ سے ہو اور آواز بیٹھنے کی نہایت عمدہ دوا

منہ پر ہاتھ رکھ کر، منہ میں اور گھونٹنی میں تھوڑا سا نمک اور تھوڑا سا سرکہ ملا کر پی لیں۔ اس سے آواز آسانی سے آئے گا۔ اگر آواز نہ آئے تو تھوڑا سا سرکہ اور تھوڑا سا نمک ملا کر پی لیں۔ اس سے آواز آسانی سے آئے گا۔ اگر آواز نہ آئے تو تھوڑا سا سرکہ اور تھوڑا سا نمک ملا کر پی لیں۔ اس سے آواز آسانی سے آئے گا۔

بحکوحۃ الصوت کا نوایجاد نسخہ :

درد منہ، حلق، گھونٹنی، منہ میں اور گھونٹنی میں تھوڑا سا نمک اور تھوڑا سا سرکہ ملا کر پی لیں۔ اس سے آواز آسانی سے آئے گا۔ اگر آواز نہ آئے تو تھوڑا سا سرکہ اور تھوڑا سا نمک ملا کر پی لیں۔ اس سے آواز آسانی سے آئے گا۔

آواز ٹوٹنے کی دوا:

درد منہ، حلق، گھونٹنی، منہ میں اور گھونٹنی میں تھوڑا سا نمک اور تھوڑا سا سرکہ ملا کر پی لیں۔ اس سے آواز آسانی سے آئے گا۔ اگر آواز نہ آئے تو تھوڑا سا سرکہ اور تھوڑا سا نمک ملا کر پی لیں۔ اس سے آواز آسانی سے آئے گا۔

برودت کی وجہ سے پیدا شدہ کھانسی اور آواز کے فقدان کی عمدہ دوا

درد منہ، حلق، گھونٹنی، منہ میں اور گھونٹنی میں تھوڑا سا نمک اور تھوڑا سا سرکہ ملا کر پی لیں۔ اس سے آواز آسانی سے آئے گا۔ اگر آواز نہ آئے تو تھوڑا سا سرکہ اور تھوڑا سا نمک ملا کر پی لیں۔ اس سے آواز آسانی سے آئے گا۔

حلق کے کھردرے پن سے آواز مفتوحہ ہو جائے تو اس کی عمدہ دوا

درد منہ، حلق، گھونٹنی، منہ میں اور گھونٹنی میں تھوڑا سا نمک اور تھوڑا سا سرکہ ملا کر پی لیں۔ اس سے آواز آسانی سے آئے گا۔ اگر آواز نہ آئے تو تھوڑا سا سرکہ اور تھوڑا سا نمک ملا کر پی لیں۔ اس سے آواز آسانی سے آئے گا۔

برودت کی وجہ سے آواز ٹوٹنے اور اس میں کھردرے پن کی مفید دوا

درد منہ، حلق، گھونٹنی، منہ میں اور گھونٹنی میں تھوڑا سا نمک اور تھوڑا سا سرکہ ملا کر پی لیں۔ اس سے آواز آسانی سے آئے گا۔ اگر آواز نہ آئے تو تھوڑا سا سرکہ اور تھوڑا سا نمک ملا کر پی لیں۔ اس سے آواز آسانی سے آئے گا۔

نہ ہاں سے وہی عورتوں کی وحدت کا بیج دینا تو عورتوں کے اندر قیاسی دماغ میں قیاس
 میں مبتلا ہوں، جب کہ وہ قیاس میں رہتے ہیں۔ مگر سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کیا ہے۔
 زمین پر ایک بار سے بھی نہیں دیکھا۔ خود بخود پیدا ہوئی۔

کثرت و طوبت سے پیدا شدہ بخود الصوت کی گرم دوا

پہلے دوسرے دیکھتی ہے۔ اس کی دلی باتیں اس کے فطری ہوتے ہیں۔ وہ
 نہیں سمجھتا کہ وہ کیا ہے۔ خود بخود پیدا ہوئی اور وہاں سے پھر نہیں۔ یہ ہے۔
 دوا و گرم

وہی صوت حلق سے جڑا ہے۔ یہی میں سمجھتا ہے۔ حلق و بلغم سے صاف ہوتی ہے۔ وہ
 بہت مٹتا ہے۔ ہاں، وہاں ہوا میں ہوا ہے۔ بلغم ان ہوا میں ہوا ہے۔ یہ ہے کہ
 خود بخود پیدا ہوا ہے۔ اس میں اس میں ہوا ہے۔ حلق سے اندر ہوا ہے۔ صوت
 ہوا کے اندر کی حلق ہوتی ہے۔ اس سے پیدا ہوتا ہے۔ اس سے ہوا ہوتی ہے۔

آواز ٹوٹنے کی عمدہ معتدل دوا:

یہ دوا ہوا کے اندر ایک ایک ہوا کے اندر ہوا ہے۔ ہوا کے اندر ہوا ہے۔
 اصل السوس، اس سے ہوا میں ایک ایک ہوا ہے۔ ہوا کے اندر ہوا ہے۔ حلق کی حلق
 اس سے ہوا کے اندر ہوا ہے۔ (ہوا ہوا)

حرد و اپن حلق سے اندر ہوا کے پینے کی ہوا ہے۔ ہوا کے اندر ہوا ہے۔ یہ ہے کہ
 آواز جو سانس کی آواز سے مشابہ ہوتی ہے۔ وہاں سے ہوا کی ہوا ہے۔ یہ ہے کہ
 آلات صوت، حرق و ہوا کے اندر ہوا ہے۔ ہوا کے اندر ہوا ہے۔ یہ ہے کہ
 حسب راجع ہے۔

آواز ہوا کے اندر ہوا ہے۔ ہوا کے اندر ہوا ہے۔ یہ ہے کہ
 اس سے ہوا کے اندر ہوا ہے۔ ہوا کے اندر ہوا ہے۔ یہ ہے کہ
 اس سے ہوا کے اندر ہوا ہے۔

آواز ہوا کے اندر ہوا ہے۔ ہوا کے اندر ہوا ہے۔ یہ ہے کہ
 اس سے ہوا کے اندر ہوا ہے۔ ہوا کے اندر ہوا ہے۔ یہ ہے کہ
 اس سے ہوا کے اندر ہوا ہے۔

ہاں بیٹا یہ قدرت نہیں ہے کہ اس کے لئے وہ خیر اور نفع کے فیوض جاری
 کرتی ہے۔ ہر سال اس کا موسم ہوتا ہے۔ اس وقت بیٹا کا مطلب یہ ہے کہ اس کے اندر وہی تہا
 ہو چکی ہے۔ غرض جاری ہے۔ اس شخص کا نام ہے۔ کہ اس کی وجہ سے اس کے سر پہ
 میں وہاں ایش اور خیر کے فیوض ہیں۔ اس کے لئے اس کا مقصد وہاں رہا ہے۔
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 یہ غلط ہے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 کشادگی ہی کی بدولت ہو سکتی ہے۔

اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

فائنل میں نہ ایک شخص تنہی کے اندر اپنے پرے میں نہ ایک تہذیب کی کہ یہ
مات و پدر و جد و جہد کے دی جانے والے مسلوں تک وہاں پہنچوں گے ثابت ہے کہ وہ ثابت
نہیں اور پیچھے کے شرائط کے پرے سے تک وہ جتنی ہے تو کسی حالت میں جس شخص یا قوم کی حالت سے
لی چاہی

- | | |
|----|----------------------------------|
| ۱۔ | پیش قدمی سے مدد حاصل کرنے کی بات |
| ۲۔ | پیش قدمی سے مدد حاصل کرنے کی بات |
| ۳۔ | قوت محرکہ، عملیات، صدر کا تعین |

[illegible]

یہ سب کچھ یاد رکھو کہ اگرچہ یہ سب باتیں سننے میں آسان ہیں مگر ان کو عمل میں لانے کے لیے بہت سی چیزیں کرنا پڑیں گی۔

[illegible]

یہ ہمارے تہذیبیہ پیچیدہ ترین سچے سچے تہذیبیہ (Cultural) ہے۔

پانچواں باب

منہ کے اندر حلق اور مسوڑھے تک کے تمام زخم، چھائے،
فصد کے ذریعہ بننے والا خون، منہ کے اورام، آکلہ اور پٹور وغیرہ۔

قوانین اثر و تابندہ (باطنی رشتوں کے قوانین)۔ اور باب ۱۰۰۰ سے ۱۰۰۱ تک۔

باب ۱۰۰۱ و باب ۱۰۰۲ میں شامل کیا گیا ہے۔ (موس)

منہ کے زخم زیادہ پیپہ کے ہوتے ہیں جن میں دیر و بس تبدیلیاں آتی ہیں۔

۱۰۰۱ سے ۱۰۰۲ اور ۱۰۰۳ میں شامل کیا گیا ہے۔ (جالیوس)

۱۰۰۳ میں شامل کیا گیا ہے۔ (جالیوس)

۱۰۰۴ میں شامل کیا گیا ہے۔ (جالیوس)

۱۰۰۵ میں شامل کیا گیا ہے۔ (جالیوس)

۱۰۰۶ میں شامل کیا گیا ہے۔ (جالیوس)

۱۰۰۷ میں شامل کیا گیا ہے۔ (جالیوس)

۱۰۰۸ میں شامل کیا گیا ہے۔ (جالیوس)

۱۰۰۹ میں شامل کیا گیا ہے۔ (جالیوس)

۱۰۱۰ میں شامل کیا گیا ہے۔ (جالیوس)

۱۰۱۱ میں شامل کیا گیا ہے۔ (جالیوس)

۱۰۱۲ میں شامل کیا گیا ہے۔ (جالیوس)

۱۰۱۳ میں شامل کیا گیا ہے۔ (جالیوس)

۱۰۱۴ میں شامل کیا گیا ہے۔ (جالیوس)

۱۰۱۵ میں شامل کیا گیا ہے۔ (جالیوس)

۱۰۱۶ میں شامل کیا گیا ہے۔ (جالیوس)

۱۰۱۷ میں شامل کیا گیا ہے۔ (جالیوس)

اس شخص نے کتنے کام کئے۔ اس خدا کے بارے میں غور و خوض میں رہا (چاہے وہ) منہ کے اندر جو راز رکھتے ہیں یہ بات باطل و افسانہ ہے کہ وہ صمد و بی حد ہوتے ہیں۔ منہ کے راز تمام مادی و معنوی باتیں و چارے و چاند کے راز انسانی کے حوالے سے ہیں۔ ہاں میں پہلے ہر شے کے راز و حقائق کے بارے میں اور وہ سب بھی سوتیلی ہے۔ اس کے لئے میں نے ۱۰۰۰ پر داشت نہیں کر سکتی۔ (چالیسویں)

منہ اور زبان کے واقعوں کا بہترین مدق حسب ذیل ہے
 میرا، چینی چر فوٹ طرے، بقیہ حیرانہ

عنونیت اور آکلہ کے لئے فلقد یون کا نسخہ

فوں و مینوں میں رزق کا نور و قوت۔ یہ سب کچھ منہ کے راز ہیں۔ (۱۰۰۰)

منہ کے لئے بروڈ کا عمدہ نسخہ

فل رزق کا سب سے بہتر نسخہ ہے۔ یہ سب کچھ منہ کے راز ہیں۔ (۱۰۰۰)

بروڈ کا نسخہ

منہ کے راز میں سب سے بہتر نسخہ ہے۔ یہ سب کچھ منہ کے راز ہیں۔ (۱۰۰۰)

نسخہ

منہ کے راز میں سب سے بہتر نسخہ ہے۔ یہ سب کچھ منہ کے راز ہیں۔ (۱۰۰۰)

منہ کے لئے بروڈ کا نسخہ

منہ کے راز میں سب سے بہتر نسخہ ہے۔ یہ سب کچھ منہ کے راز ہیں۔ (۱۰۰۰)

میں نہ ہوں۔ پہلے طریقہ میں جس میں جان اور چاہیں تو رہنمائی دے گا۔ اس میں
تجربہ کاروں میں سے جو جانیں (مؤلف)

قلع کے لئے حیرت انگیز نسخہ

اس میں جو کہ بہت سے ارکان ہوتے ہیں۔ یہ قلعہ کے حیرت انگیز ہے۔ اس میں
رہیں تو رہیں ہوں۔ اس میں جو کہ بہت سے ارکان ہوتے ہیں۔ اس میں
(مؤلف)

اس میں جو کہ بہت سے ارکان ہوتے ہیں۔ اس میں جو کہ بہت سے ارکان ہوتے ہیں۔ اس میں
اور جو کہ بہت سے ارکان ہوتے ہیں۔ اس میں جو کہ بہت سے ارکان ہوتے ہیں۔ اس میں
مقتدرہ میں جو کہ بہت سے ارکان ہوتے ہیں۔ اس میں جو کہ بہت سے ارکان ہوتے ہیں۔ اس میں

تالو میں دانوں کے لئے:

اس میں جو کہ بہت سے ارکان ہوتے ہیں۔ اس میں جو کہ بہت سے ارکان ہوتے ہیں۔ اس میں
کہا ہے سازمے تین گرام۔

قلع کے دانوں کے لئے:

اس میں جو کہ بہت سے ارکان ہوتے ہیں۔ اس میں جو کہ بہت سے ارکان ہوتے ہیں۔ اس میں

قوت ساعیہ کے لئے عمدہ نسخہ ہے

اس میں جو کہ بہت سے ارکان ہوتے ہیں۔ اس میں جو کہ بہت سے ارکان ہوتے ہیں۔ اس میں
اس میں جو کہ بہت سے ارکان ہوتے ہیں۔ اس میں جو کہ بہت سے ارکان ہوتے ہیں۔ اس میں
(مؤلف)

اس میں جو کہ بہت سے ارکان ہوتے ہیں۔ اس میں جو کہ بہت سے ارکان ہوتے ہیں۔ اس میں
اس میں جو کہ بہت سے ارکان ہوتے ہیں۔ اس میں جو کہ بہت سے ارکان ہوتے ہیں۔ اس میں
موافق ہے۔ (دیا سقوریدوس)

اس میں جو کہ بہت سے ارکان ہوتے ہیں۔ اس میں جو کہ بہت سے ارکان ہوتے ہیں۔ اس میں

یہ پانچ گھنٹے میں چار بار تادم سے ہوتا تھا۔ وہ شہر کے ہر تیرے گھر میں پانچ گھنٹے میں
منید تھے۔ اس کے علاوہ شب و دن کے تمام گھر میں چار بار تادم سے ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ
پانچ گھنٹے میں منید تھے۔ (ایسا تھا یہ وہ)

یہ شخصوں میں سے ہر تیرے گھر میں چار بار تادم سے ہوتا تھا۔ وہ شہر کے ہر تیرے گھر میں
منید تھے۔ اس کے علاوہ شب و دن کے تمام گھر میں چار بار تادم سے ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ
پانچ گھنٹے میں منید تھے۔ (ایسا تھا یہ وہ)

فلاح اور دانتوں کے لئے:

یہ شخصوں میں سے ہر تیرے گھر میں چار بار تادم سے ہوتا تھا۔ وہ شہر کے ہر تیرے گھر میں
منید تھے۔ اس کے علاوہ شب و دن کے تمام گھر میں چار بار تادم سے ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ
پانچ گھنٹے میں منید تھے۔ (ایسا تھا یہ وہ)

یہ شخصوں میں سے ہر تیرے گھر میں چار بار تادم سے ہوتا تھا۔ وہ شہر کے ہر تیرے گھر میں
منید تھے۔ اس کے علاوہ شب و دن کے تمام گھر میں چار بار تادم سے ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ
پانچ گھنٹے میں منید تھے۔ (ایسا تھا یہ وہ)

فلاح و فوٹ

یہ شخصوں میں سے ہر تیرے گھر میں چار بار تادم سے ہوتا تھا۔ وہ شہر کے ہر تیرے گھر میں
منید تھے۔ اس کے علاوہ شب و دن کے تمام گھر میں چار بار تادم سے ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ
پانچ گھنٹے میں منید تھے۔ (ایسا تھا یہ وہ)

یہ شخصوں میں سے ہر تیرے گھر میں چار بار تادم سے ہوتا تھا۔ وہ شہر کے ہر تیرے گھر میں
منید تھے۔ اس کے علاوہ شب و دن کے تمام گھر میں چار بار تادم سے ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ
پانچ گھنٹے میں منید تھے۔ (ایسا تھا یہ وہ)

یہ شخصوں میں سے ہر تیرے گھر میں چار بار تادم سے ہوتا تھا۔ وہ شہر کے ہر تیرے گھر میں
منید تھے۔ اس کے علاوہ شب و دن کے تمام گھر میں چار بار تادم سے ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ
پانچ گھنٹے میں منید تھے۔ (ایسا تھا یہ وہ)

[illegible]

قدح اسود بچوں کے لیے مہیا ہے۔ یہ بچوں کو بدقومیاں سے واقف کرتا ہے۔ ان کے اس مقام پر
 توجہ دے رہا ہے۔ غیر اسود قدح میں بچوں کے منہ میں خشکیوں میں ایک نئی شکل ڈال رہا ہے،
 لفظ "مراہ" اور "کندر" چھڑکتے ہیں۔ یہ وہ ہیں مسلمانوں کے لیے ایک نئی چیز۔ ان
 کے لیے ایک نئی بات ہے۔ ان کے لیے ایک نئی چیز ہے۔ ان کے لیے ایک نئی چیز ہے۔ ان کے لیے ایک نئی چیز ہے۔

تلاّع حار کے لئے:

تقریباً ہر سال ایک یا دو بار ایسی موسمیاتی تبدیلیاں آتی ہیں جو کہ کافور، صندل سفید، فاس
فوس کر استعمال کریں۔ (ساجد)

قدح و سرخ دانوں کے لئے۔

میں رہتے ہیں نہ مرنے والے۔ یہ ہے کہ ہم نے اپنے لیے جو کچھ چاہا ہے اسے حاصل کیا ہے۔ ہم نے اپنے لیے جو کچھ چاہا ہے اسے حاصل کیا ہے۔ ہم نے اپنے لیے جو کچھ چاہا ہے اسے حاصل کیا ہے۔

ہا میں۔ جو تک نظر آئے اور آئے سے پڑا لینا ممکن ہو تو آئے۔ جو تک آئے سر پر رکھیں تاکہ وہ سٹ نہ سکے۔ جو تک نظر نہ آئے نہ ہی کھینچ کر اسے نکالنا ممکن ہو تو خردس کے گرام دور دورہ گرام میں کر حلق کے اندر پھونکیں اور بار بار پھونکیں نیز اسستیں اور شونیز میں کر حلق کے اندر بار بار چھونکیں یا اسے جوش دے کر غرغور کریں۔ جو تک معدہ کے اندر ہو حرمس در اسستیں کا جوشاں دیا کہ میں سب اترج ۲۲ گرام جوش دے کر پلا میں۔ جو تک ہلات ہو جائے گی یا ٹل جائے گی۔ حلق کے اندر زان پھونکنا یا تھن حل نامید ہے۔ سریش کو رکھ کر تخت پیاں کی حالت میں س کے سر کے اندر برف کا پانی رکھیں۔ جو تک سہ کی جانب آجائے گی۔ جو تک کے ٹپنے کے بعد خون زیادہ آئے تو قابض روئیں استعمال کریں۔ (احمرن)

کھٹنے، اوہنے یا دونوں کی وجہ سے کھٹنے سے منہ سے بھڑکت جھاک خارج ہونے لگے تو سریش کا علاج ہے۔ دیگر حالت ہو تو منہ کے اندر رکھ کر اور فضل یا کھٹے کہ میں ہی مولی قرص کے ساتھ کہ انڈین سے افاق ہو جاتا ہے۔ سکی حالت اوہنے کا بھی ہے۔
شردن سے متصل سرقی تھیں ہو جانے پر سریش تھیں فوراً خوں دیتا ہے اسی طرح اوہنے کا بھی۔ (بولس)

نقشوں سے سانس لینا ممکن نہ ہو اور سریش ضابطہ یا رات کے بغیر عرصہ سے خون قہور رہا ہو تو یہ سمجھیں کہ تاد کے اندر کوئی جو تک مکی مولی ہے۔ ہذا سے تلاش کریں۔ جو تک اترتا ہوتا ہے اس کے رسیوب وراث کے اندر ہو تو شونیز و سر کے یہ مصادر وقتہ اندر کا مھوس دیں اور دھوپ میں حلق اور ناک کا معائنہ کریں۔ (میدر یوس)

سرک، تک، در حقیقت کے غرغور سے جو تک ٹل جاتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

جو تک کی وجہ سے نفث الدم

اصوب میں حلق کا معائنہ کریں۔ رہا وہ طانی کے درجہ ۱۰ میں۔ جو تک نظر نہ آجائے تو آئے سے پڑا رو جیر کے دھیرے کھینچیں تاکہ سٹ نہ سکے۔ خد۔ آئے کا کہ شرب کے گرام دورہ مار جسے دس گرام اور جس کو جو میں۔ دورہ در سن کوٹ کر سرک میں کھال لیں اور غرغور کریں۔ یا خردس کے گرام اور دورہ ۲۲ گرام حلق کے اندر پھونکیں۔ جو تک معدہ کے اندر جا چکی ہو تو قہوم، اسستیں، شونیز، حرمس، قسط، م، سب اترج، م، خس ہر تک سار جسے تین گرام چھان کر سرک کے کچھر میں کھال میں اور سریش دیا میں۔ جو تک ٹپنے کے بعد نفث الدم ہونے لگے تو قابض رویات

کے ذریعہ علاج کریں۔ (سراہیوں)

وہائی۔ ایہ ان اور معدہ کے اندر داخل ہو جانے والی جو نموں کی علامات ہیں۔

(مؤلف)

جندروس میں تشنہ معدہ موجود ہے اور کھانے کی حالت قریب ہو جائے تو تشنہ اور چھوٹا تشنہ
پھر موت واقع ہو جائے گی۔ (جالیوں)

جو نمب کے لیے وجہ ہے ایک تشنہ و تمام میں داخل ہو گیا ہے۔ اس کے لیے میں دیکھتا ہوں
تھی اس پر تشنہ کی موتی منہ میں پھر روفہ پانی پر ایسا چھوٹا تشنہ کی (موتی)
خراش کی علامات حلق کے اندر ہونی چھوٹے پتھروں کی اور کافیں ستوں کرتے ہیں۔ اس
موزر دو چھوٹے کی چیز کو قلعہ کر دیتے ہیں۔ تشنہ سے یہ طریقہ زیادہ عمدہ ہے۔ (طبی)

حلق کے اندر چھوٹے پر خالص اور غلبہ کا درست مشعل سے بڑے نمب کا غرغور سے نمب کی
جاتی ہے۔ اس کے بعد وحتیث کا غرغور سے نمب حلق سے طر جاتی ہے۔ (جالیوں)

بہم سن حد کر حلق سے جو نمب ہمیشہ نکالتے ہیں۔ (ایہ تقریر اس وجہ سے)

نمب کے بعد نمب ڈال کر غرغور سے نمب و تمام میں یہ جو نمب ہاں ایسا ہے۔ اس
چاہے اسے جو نمب حلق سے ٹال جاتی ہے۔ نمب بھی اس میں اور غرغور سے نمب کے بعد
یہ لیں اور زیادہ دقت ہے۔ اس سے جو نمب ٹال جاتی ہے۔ (ایہ تقریر اس)

حلق کے اندر ہونی کا چہرہ ہاں ایک دقت ہے۔ اس کے ساتھ میں اور میں ایک نمب
وہاں ہاں نمب میں ہاں کہ ٹال جاتے ہیں۔ تشنہ تو بار بار میں عمل میں
میں ونگ کے لیے نرم ہونی کا نمبیں تھوڑے چار نمبیں ہاں تشنہ میں اور تشنہ میں یہ تشنہ
اس کی ہاں نمب ٹال یا یا غرغور میں۔ بھی یہ تشنہ ہے اور تشنہ ہاں ہے۔
اس وقت حلق پر پتھر کی طرح ہاں نمب کی کمی یہ پتھروں کا ٹال جاتا ہے۔ (حلق)

جو نمب کے لیے تشنہ ہاں پتھروں میں ہاں نمب میں اس سے نمب ہاں ہے۔
میں تشنہ اور جو نمب پتھروں میں ہاں تشنہ میں حلق کے بعد داخل ہوتے ہیں۔
اسے جو نمب پتھروں میں ہاں تشنہ میں۔ اس کے بعد سور کا مریہ دیتے ہیں۔ اس کے
ہاں نمب کی دہیات ہاں نمب کے ہاں نمب کے ہاں نمب کے پتھروں میں۔ جو نمب نمب کے
نمب حلق ہو جاتی ہے تو مسلسل دیتے ہیں۔ کہ اور نمب میں تاکہ جو نمب مر جائے۔ (جالیوں)

میں تشنہ و نمب ہاں حلق میں پانی نہ پانی میں ہاں نمب کے پانی سے ہاں نمب حلق

آگے کی۔ حلق کے اندر رزق چھوٹکے ہیں، اس سے وہ بالک ہو جائے گی۔ (یہودی)
حلق میں جو تک کے گٹنے سے غٹ اندر، کرب اور غم مارش ہوتا ہے۔

حدق برف کا پانی، صحتیت ہے، مریش گٹنے سرکہ کا جڑ سے ور قلقلق اور پانی کا مسلسل
غیر و کرب، نہایت گرم آہن میں بیٹھے اور منہ کے اندر برف کا پانی بھر لے یا جسم کو گرم کرے۔
جو تک نکل کر منہ میں آجائے گی۔ (جالیئوس)

بھی مت صحت غٹ اندر موقوف منہ کو روک دینی میں، یہیں زبان کو سہانی سے نیچے، ہادیں ور حلق
کا حد سے بڑھیں کہ کہیں جو تک تو نہیں ہے۔ (جالیئوس)

مفس (تج ۱) کا بیٹ منہ اور حلق پر طلاء کریں۔ ہڈی یا کانٹے نکلنے کے صورت میں یہ
شافی علاج ہے۔ (الطیور مفس)

حلق کے در و ہا غیہ و جیہو جاتے تو در نہ آگے گرم میں حرف ساڑھے غش گرم ہیں کر ہیں در تے
کرتیں۔ اس سے وہ بالک آجائے گا۔ پچھلی سے وہا غیہ و کھڑ کر حلق سے نکل جاتا ہے۔ (حلیب نامعلوم)

حلق میں جو تک گٹنے کا خیر ہو تو مریش کا منہ آفتاب سے رو برو کریں، زبان کو سہانی سے
در یہ نیچے ہا غش، جو تک نظر آجائے تو قبا بے یہ سے در یہ اس کا سر گرفت میں میں ورنہ وہ نوٹ
جائے گی۔ اگر وہ اندر ہو ور نظر نہ آتی ہو تو کہ شراب سے گرم در و رو ہاڑھے اس گرم، آسن چہ
جوانیں در انہیں کوٹ کر کہ میں گھوں میں پھر غر و کرا میں۔ غر و ل در و رو ہیں کر حلق کے اندر
چھوٹکیں۔ (سایوس)

چھاپا

زبانِ ہدیان کی حس و حرکت کا زائل ہونا، زبان کے زخم، خراب مزے، ورم، زبان کا ”ف“ کلمہ بہ کثرت نکلنا، کسی حرف کے بجائے دوسرا حرف نکلنا، تملہا ہٹ اور ست کلامی۔

[illegible][illegible]

یہ رہنمائی ہے کہ جسے تم نے جس وقت بھی دیکھا ہے اس وقت اسے دیکھو۔ یہ رہنمائی ہے کہ جسے تم نے جس وقت بھی دیکھا ہے اس وقت اسے دیکھو۔ یہ رہنمائی ہے کہ جسے تم نے جس وقت بھی دیکھا ہے اس وقت اسے دیکھو۔

[illegible][illegible]

انہیں نہیں اور اس سے کہیں۔

'ف' کلمہ ان زبان کی جڑ میں موجود رہتا ہے۔ اس سے ہوتا ہے۔ معمار جب تخت ہو تا تو بولے والے کا سانس مقید ہو جاتا ہے۔ اس سے گرمی پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ زمان چٹنے لگتی ہے۔ بعد ازیں دُک پیک مدت کے بعد چلتے ہیں۔ جیسے کانے والے دُک وغیرہ۔

کوئی عورت 'ف' ظہر نہیں نکالتی وہی مٹی بچی زبان بند کوئی اور 'ا' حرف نکالتا ہے۔
گوشتے لوگوں کی زبانیں بڑی ہوتی ہیں منہ کے اندر چتر نہیں نکالتیں۔ زبانان جب بڑی ہوتی
ہے تو وہ دو ٹکڑوں میں بٹ جاتا ہے جس سے کان اور اس کا منہ بٹ جاتا ہے۔ بچہ ہوتا ہے۔

سب سے عمدہ زبان وہ ہے جو مہمانی میں مہتمم اور چوڑی، پارسیک کنارے والی، کنارے کی باریکی میں چڑیوں کی زبان سے مشابہ ہوتی ہے۔ بڑی زبان وار حرف کا اختراع کرتا ہے نہ ہی اسے عمدہ طور پر چھوڑ پاتا ہے۔ یہ ہکا کر رہتا ہے۔ زیادہ چوڑی زبان گنت کرتی ہے۔ تیسویں زبان ایک حرف کی جگہ دو حرف کاتتی ہے یونکہ وہ حرف کی واسطی میں قاصر ہوتی ہے۔ جیسے کہ یوں میں دیکھا جاتا ہے کہ زبان چھوٹی ہوتی ہے تو اسکی حروف میں چھوٹا جوتا ہے۔ یہ ہیں۔ ہرے سونے پر یہ کیفیت اتر ہو جاتی ہے۔

زبان میں جو سوء مزاج پیدا ہوتا ہے، زبان سے رنگ، حرارت، پروت اور نقل سے پہچانا جاسکتا ہے۔ نکتہ اگر رطوبت کی وجہ سے ہوتی ہے، اور جو خشکیت کی وجہ سے، حق ہوتی ہے۔ اس کی پہچان سکڑنے، چھوٹے پن اور خشکی سے ہوتی ہے۔ اسی طرح زبان کے اندر جو مزاج پیدا ہوتا ہے، وہ زبان کے اندر پوشیدہ صراط کی نشاندہی کرتے ہیں۔ صاف ہیروں کے اندر خشکیت، زہریلے، مصلحت کی خشکی اور خشکی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یہ پردہ دھکی دھار مار کر، زبان کے صراط کی نشاندہی اور روغن کا نظوں کے طے کیا جاتا ہے۔

برسوں کے بعد بھی وہاں کا نقش باقی رہتا ہے۔ اس نے بہ ربان کے پیشے کی دواؤں و گولیاں
 دیکھ کر وہ غنیمت قرار دے کر یہ دواں بطور ہدیہ لے لی ہیں۔

بچے آتشوں میں جانیں کرے اور عورت و مردوں میں نسل موقوف قوی، پست سدر، میوہ رنج، فلفل، جند بید ستر، مفید ہیں۔ انہیں زبان کے نیچے، پر اچھی طرح منا چاہئے۔

زبان کے نیچے ایک سخت ور مہو ہوتا ہے۔ جو بھرتا ہے۔ اسے صندوق کہتے ہیں۔ صندوق ہو چکا ہے تو زیر زبان رگیں مولیٰ سو جاتی ہیں اور ان میں مشاء ہو چکا ہے۔ صندوق سے بلاشبہ خاطر رہے۔

زبان کے اندر جو مزہ ملتا ہے۔ وہ خط غائب کی حالت میں ملتا ہے۔ ہر قسم کا غائب غائب غائب ہے۔ سب سے پہلے قصہ و مسہل، پھر رقصی جائے ان، اور آخر غروب زبان میں امتداد کی کیفیت موجود ہو تو زیر زبان وہ نوں رنگوں کی قصہ کہو میں مگر پہلے قیامت قصہ کریں۔ اور انکی چیزوں کا غروب کریں جو فضائت کو کھینچتی ہوں۔ یہ انکی حالت کا ہے۔ جس میں زبان مر محبوب اور ناہیلی پڑ جاتی ہے۔ مادہ سیال اور مریش کمزور ہو تو انکی چیزیں اٹھتی ہیں جو غلو میں پیدا ہوتی ہیں۔ قصہ کے اندر غائب یا غفلت موجود ہو، اپنی مدد پر وہت بھی ہو تو زبان پہ پہلے مدد سے پاس ناخوشہ اور باروش سے جو شائدہ کے ذریعہ تکمید کریں۔ ٹھکل کا حصہ بن کر اس جہد رکھیں۔ اور مہاجر جارش ہو و غروب غلب کا غروب رکھیں۔ یہ بارہ اور خفیف ہوتا ہے۔ نیز عرق کا تانی اور چھان کا بھی غروب کریں۔ اور مہاجر جارش ہو جائے تو ہمارا وہ دراصل اسوں و غلبہ و محبوب کے جو شائدہ یا تراب کا غروب کریں۔ زبان پر انے ٹھکل آئیں تو عرق و تانی اور عرق کا غلبہ کریں۔ اور غلبہ ہوتا ہے تو حسد و غلبہ اور غن گل بعد اس متش اور گل رش کا مر بہم بن کر اس پر رکھیں۔

زبان کے استرخاء کے لئے:

زبان کے اوپر اور نیچے حرکتی اور جھکنا، اس طرح قدر پڑھانی جاتی ہے، یہاں تین حدوں پر رکھیں۔ جو صاحب پیدا ہوتے تو کہتے ہیں۔ صحت اور غلبہ انہار میں، یہاں یہ کہ نصف کھنڈہ خرد کا غروب کریں، اور مسلسل تمام میں جا کر پہنچتے ہیں۔ (شرح)

مسلسل اور متعلقہ روایات کی بدولت زبان مدد سے ہمارے ٹھکل آتے، یہی اور مزید ہو جائے تو رخصتیں، غفلت، اور غفلت، ٹھکل اور تانی کے کرائی میں طرح و تانی اور سے زبان اور اس جھکی چیزوں پر رکھیں۔ زبان وغیرہ اندر چلی جائے گی۔ پائش چلے جو یہ تدبیر ہوں اور زبان پہ پہنچتے ہوں، انکی ایتھامیں کریں۔ مثلاً شہادہ وید و۔ اسیں چاقو کے ہاتھ رکھیں اور انیں زبان سے چاقو سے کٹتے ہیں، زبان سوز اور اندر غفلت ہو جائے گی۔ (غلبہ سہی)

یہ خنقاہی کی بیماریوں میں بھی ہوتا ہے۔ (موسم)

خفہ زبان کے نیچے پیدا ہونے والے اور مہاجر جارش میں تو خفا میں کرپوں میں ہوتا ہے۔ مقام ہمارے پر راق اور رنگار رنگیں۔ ہونے تو زیر زبان رنگوں کی قصہ کہو میں۔ رنگارنگ ہار و اور قسطار ہمدردت سے کراس پر رکھیں۔ قاضی کی بات جن کے اندر تحصیل کرنے کی قوت ہو مثلاً بک ریتون اور شیخ ہر کے جو شائدہ کی کلی کریں۔ (جوس)

زبان ہونے اور اس کا ثقل و وزن سے بے جوارش نہ تھوڑے

[illegible][illegible][illegible][illegible]

است و مہربان بہر شکر سانی - مریش مریش

[illegible]

رکھ کر کریں۔ تشنگی کے سے طبعی شعور وغیرہ استعمال کریں۔ اسے منہ کے اندر پھڑپھڑا رہیں۔ سفید شدت و عظمت سے ہوتا ہے۔ اس کا طاق زان کھنکھناتے ہوئے جیسی خوشی پیدا کرنے والی دیات ہیں۔ ان کا استعمال مسلسل کریں۔ یہ خوشی پیدا کرتی ہیں، کانٹیں نہیں۔ ورنہ غٹا اندام کا اندیشہ ہے۔

مختصرات:

زبان کے حضرات میں تشنگی واقع ہو جائے تو مدی کے متصل حصہ پر ہارونہ، ناخونہ اور شبث کے ذریعہ سیککیں۔ پھر اس پر طر رہیں۔ پھر ہارونہ، ناخونہ، شب اور آرزو خوری کا شمار کریں۔ زبان میں درم صوب ہو جائے تو حد، تختہ نشان، انجیر اور شہد کے جوش بد کا غرغرا کریں۔ زبان کے تمام درم میں شناق کی بیماریوں کا علاج پیش نظر رکھیں۔ تیز آواز سے اس میں برسا اور مقل کا اضافہ کیا ہے۔ مذکورہ جوش بد میں اس کا اضافہ کریں اور مسہ کے اندر رہیں۔ (جاسوس)

زبان کے اندر درم صوب ہو جائے تو شناق کا طر زدن اختیار کریں۔ کشو میں استہ خانی کیفیت پیدا ہے تو کئی بار قہقہہ چیرنے کی بات کریں۔ اس کا تسکین کریں۔ تیز آواز سے اس میں برسا اور مقل کا اضافہ کریں۔ (سراپیون)

زبان کے کھر درمے پن کے لئے

مدی کے بل نہ سوئیں، منہ تھوڑا خوبش منہ کے اندر پیاس واقع کرنے والی ہیں۔ زبان کو بھابھا اور تانی دہنی کے ذریعہ رازی کر کے کھر درمے پن چاہئے۔ منہ کے کھر آوچانی بھی رکھ کر اٹھتے پتے رچیں یا سوکھا یا پسی ہوئی سہا پوری استعمال کریں۔

ثقل لسانی کے لئے اپنے تجربہ سے بنائی ہوئی معجون کا نسخہ

رخیسیل درمے شہد میں کھر درمے پن، شام مارے پتے، اس میں کھر درمے پن، رازی بھی۔ منہ کے اندر راج کا ایک ملا مسلسل رکھیں، عجیب اثر ہے۔ رجب جو بھی مفید ہے۔

(سراپیون)

ثقل لسانی کے غرغره کا نسخہ

غروب ۳، صحر ۳، رخیسیل ۳، فلفل ۳، قرق ۳، نے انار بین ۳، اس میں کھر درمے پن، غرغره کریں۔ (ابن ماسویہ)

ثقل لسانی کے لئے رجب مدد دہ ہے۔ (خوار)

تب کرنب بطن کی خاصیت زبان و حلق کرنا ہے۔ (ابن ماسویہ)

ہوتی ہیں۔ یہ تھکتے ہیں۔ بڑے بڑے پر یہ حالت رونق نہ جاتی ہے۔ زبان کی جڑ میں تشنگی واقع ہوتا
 طاقٹ نہیں۔ گدی کے پاس سے آگے پاؤں نہ اور آگے سر نہ بڑھانے کی تہمتیں لگائیں۔ آواز
 ہو رہی ہو نہ اور روغن گل کا حبیبہ بن کر نہ رہیں۔ ہر موسم کے بعد مریش کو نکالنا ہو جائے تو زیر
 زبان دونوں رگوں کی قصد کھول دیں۔

ثقل لسانی اور بچوں وغیرہ میں سست کاری کی مجرب دوا

عاقہ قرحہ سست بخوبی، ہر ایک کو، جز میوزین سہارے میں گرم، اور فسل ڈیٹل گرم، چند
 پیسے ڈیٹل گرم، کچھ طحہ چیں، آدھی طحہ زبان کے نیچے اور طحہ اور زبان پر رکھیں بھلی۔ یا
 فسل اور فسل، عاقہ قرحہ، نوشادر، چند بیدستہ، پوست بخوبی، کام میں دیں۔ بچوں کو آستہ سے
 بات کرنے پر مجبور کریں، اور برابر سوالات کرتے رہیں۔ (یہ دوا ہے)
 پیسہ بڑا یا پیسہ مرغ شہد کے سر اور پاؤں پر جو کسی بیماری میں کھاروی ہو مٹی مٹنے سے گرم
 پڑ جاتی ہیں۔ (اطہور سفی)

زبان کے جلکے پن کے لئے

زخا میل، خزال بور، نیم فسل، وغیرہ، جیسے زبان غریبوں پر عطا کریں۔ اس شہدین
 تیل سانی۔۔۔ عمدہ چیز ہے۔ یا بنیہ کا چینی است، زبان پر رکھنا، تیل میں سفید ہے۔ (سہار)

ثقل لسانی کے لئے:

خرما، عاقہ قرحہ، وریو سست بہ، وغیرہ کا غرغہ مسلسل کریں۔ مریش کو بیماری کے شروع میں ملکی
 دھندلے اور تھکے مرض میں، شہد رکھنا، مشک، زعفران، عاقہ قرحہ، جو تھکا ہوا ہے۔ (سہار)
 برائی۔ حوسہ مزاج پاروئی وجہ سے ہو۔ منہ کے اندر عاقہ قرحہ، خرم، رکھیں اور اپارنے کا
 غرغہ کریں۔

زبان کا ورم حار اور اس کا علاج

اند میں منہ شہد، ہر طرف میں تار، دھندلے، غرغہ کریں۔ مزاج میں نہ جانے کی صورت میں
 زیر زبان رگ کی قصد کھولیں۔

ثقل لسانی کے لئے گولی کا نسخہ

عاقہ قرحہ، اور چینی، میوزین، خرم، چند بیدستہ، قسط، امون، عذاب خرم، میں ملانے پر
 چوڑی گولیاں بنالیں۔ اور زبان کے نیچے رکھیں۔ (مرتب نامعلوم)

ساتواں باب

حلق کے اور ام، زخم، نفع (حلق کے اندر گوشت کا ابھار)، خناق،
زبان، کوا، گلاھٹنا، ڈوبنا اور نکلنے کے مقام میں تنگی۔

قوت بڑھانے اور مہلک کے سوال، قوانین کا مطالعہ کریں، باب اعداد میں جو یہاں
جس اس پیش نظر ہیں۔ (مواقف)

جو امراض مذکورہ بالا مقامات میں ہوتے ہیں اس کا علاج غریبہ کرتا ہے۔ قوت کا علاج
چپ میں قوت، مسلسل، غیر استعمال کریں جس میں تھوڑی جانی قوت ہو کر جاتی ہے۔ یہاں زخم کے
قابض اور مغربی ادویات استعمال کریں۔

یہ آئیں گی زبان میں درد و یا حتیٰ کہ درد میں اس کے لیے سختی شہابی ہے۔ اس
میں قوت پیدا کرتا ہے۔ دوا پیچہ و جذب ہو جائے جس کے خوب میں ایسا کہ عصارہ جس پتہ میں
تایید باری ہے۔ یہاں اس کے استعمال یا مرخصی کا یہ ہے۔

دو یہ ہے۔ یہاں کے واسطے فطرتی مقام پر اس کے لیے تدبیر کریں گوارا ہے۔ قوت
میں۔ آتی ہے۔ دوا پیچہ و جذب ہو جائے قوت یا محرق "دو یہ ہے" اس سے کھانے میں اور چھوٹے
اور مختلف مقامات پر دانیوں۔

حلق کے باب (خویش) جس میں اس کے لیے سخت جات میں مرنے کے لیے وہاں
اس کے لیے علاج ہو گا۔ آتی ہے۔ اس کے لیے شروع سے اس کے لیے علاج ہو گا۔

وہاں اس کے لیے قوت ہو گی۔ اس کے لیے قوت ہو گی۔ یہاں اس کے لیے قوت ہو گی۔

وہاں اس کے لیے قوت ہو گی۔ اس کے لیے قوت ہو گی۔ یہاں اس کے لیے قوت ہو گی۔

وہاں اس کے لیے قوت ہو گی۔ اس کے لیے قوت ہو گی۔ یہاں اس کے لیے قوت ہو گی۔

م اور زعفران کا قورودہ، یہی ہیں۔ رب اثاث بھی محصل ہے۔ یہ اور زعفران دونوں اور مر کو پکاتے ہیں۔

ابتدا میں رب اثاث کے ساتھ میں عصارہ داق، حصہ مہ غیہ، اور کھڑیہ غیہ و شامل کرتا ہوں، تحصیل رک جاتی ہے تو اس کے اندر مر اور زعفران ورم او پلانے کے لئے شامل کرتا ہوں۔ نتیجہ میں رب اثاث کے اندر بورہ، مر، اور تیر اور بھی فوٹ، یہی اور وہ شد کے مر اور صحتہ و رقیع، اخیل رتاسوں یونکہ ابتدا میں مایع، آیات کی ضرورت ہوتی ہے۔ مایہ کا کارب جاتا ہے تو محصل ادویات کی ضرورت ہوتی ہیں۔

میں ابتدا میں مہ، الحکمہ مہ، داق، اور رب اثاث و غیہ و استعمال کرتا ہوں، وراثت میں نتیجہ میح کا جو شانہ و غیہ و جس سے درہ میں سکون، ورم میں مح کے استعمال کرتا ہوں۔ آخر میں فوٹ اور حاشا و غیہ، کا جو شانہ و غیہ، الحکمہ مہ، بورہ و رقیع کے مر اور تیرا ہوں۔ اور نہ کو ر و با قہ مہ و اوی کا غرغہ کرتا ہوں۔ حقیقت اس وقت اور صداقت ورم میں مفید ہے۔ مح، حاشا قرح، نتیجہ کا جو شانہ و سپاس کا جو شانہ و مہ، الحکمہ جس میں فوٹ پڑی ہو ورم کو مایع، یہ تحصیل کرتے ہیں۔ مہ، الحکمہ میں بورہ کا ہیں کہ بہریت، حقیقت اور محف شامل ہوں تو تحصیل کی طاقت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ یہ یاد رکھنا ہے۔ آخر میں مہ رہاں ہیں۔ لفظ اس جگہ پیدا محصل ہے۔

م میں ایسی طاقت تحصیل کی قوت ہے کہ کوئی طاقت نہیں ہوتی، بایں مہ مہ کے مدد رسیدین اور محف کے کرنے کی بات بھی ہوتی ہے۔ بعد پیدا مہ فوٹ ہے۔ مہ تحصیل کرتا، مہ کا اور بایں مہ مایع بھی ہے۔ بعد موافق تر ہے۔ یہ خاص رات کرتا ہے۔

محرَب نسخہ:

اہل کے پکے اس پر ملک پہنچا، ورم میں سوختہ کریں۔ اس کا ایک چاقانی حصہ م شامل کریں۔ سخت احتیاق میں اس طرح استعمال کریں کہ حلق کے اندر لے جے دیکر۔ چھوٹیں۔ سے جو بڑیاں آجاتے ہیں ال کا احتیاق سے موافق ہے۔ لوگوں کا پاخانہ پیدا مفید ہے۔ کسی نہ کورہنی اور ترمس کھل میں اور کو شش کریں کہ دو غصہ کرے۔ پھر اس کا پاخانہ محفوظ کر لیں۔ (جانیوہ)

صرف خالص ترمس کھل کے بعد اس کا پاخانہ خنق کیلئے حیرت انگیز ہو گا۔ یہ حق کے اندر چھوٹا یا بطور مقوی شہد کے ہم اہل حلق پر استعمال کیا جائے۔ اس کا غرغہ بھی ہیں۔ (مہ مہ)

کوئے کے باب میں:

اس سلسلہ میں غلط فہمی کثرت پڑتی ہے۔ درمیان میں ابتدا میں بتدریج قاضی و آیات استقامت ہیں۔
 ہوتی، گناہ نہیں کئے پھل کے جو شائد وہ غرضاً نہ کریں۔ واضح رہے کہ قاضی و آیات و خیرہائی میں
 جاتی ہیں تو ان کے مقصد میں ریاضت و تقویٰ نہ جاتی ہیں۔ جسے کہہ سکتے ہیں یا نہیں۔

وہ خود کھانے (مہمانی اور خدائی مہمانوں کے درمیان کا گوشت) اور کھانے والوں کے درمیان کے
 متصل حصوں میں ہوتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ جہد قبول کرتے ہیں۔ مگر اسے انکی سے ان کی بات
 پر یہ شرطیں ہیں۔ فتح ہو جاتی ہیں۔ ہم حسب ذیل بات کرتے ہیں

انہیں ہار چکا یا جاتا ہے۔ یہ ان کے لیے ہو سکتی ہے۔ شرم میں بھی ہار سکتے ہیں۔
 جتنی قاضی چیزیں جو اس سے بھی زیادہ قاضی ہوں۔ وہ ہیں۔ درمیان میں وہ ان کے
 اندر سیدر و عظمت ہوتی ہیں۔ وہ تو اس میں سمجھتے ہیں کہ یہ ایک یا بہت زیادہ ہیں۔
 (سورٹ پیدا کرنے والی) مکمل و راستہ چارے والی چیزیں کہتے ہیں۔ ان آیات کو شرم میں
 استقامت کا درمیان نہیں ہے۔ وہ خود اس کے درمیان تو کھلی ہے۔ ان میں اور ان کی بدنامی کا
 مکمل آیات استقامت ہیں۔ ان کی یہ ریاضت و تقویٰ اس کے لیے ہے کہ ان کے لیے ہے۔
 کو چلے جاتے ہیں۔ یہ بات ہم نے جابجائی کر لی ہے۔ ان کے لیے یہ باتیں ہیں۔ ان کے لیے

ایک صورت

بسم اللہ تو سوا اور خالق میں وہی بن کر بھی نہ ہو تو بعد حصہ میں حتیٰ کہ غرضی حارثی ہو جائے۔
 مگر جب غرض کے استقامت میں یہ مفید ہوتے ہیں۔ مسلسل و آیات و ان کے لیے شام
 ہیں۔ ان کے لیے یہ بھی ہے۔ ان کے لیے یہ غرض و درمیان و خدائی بات ہے۔ ان کے لیے
 مگر ہم کام میں لائیں۔ (چالیس)

باقی کے درمیان ان کے لیے یہ باتیں ہیں۔ یہ باتیں ہیں۔ ان کے لیے یہ باتیں ہیں۔
 ہو گا۔ (روم)

اس سلسلہ میں وہ ایک بات ہے۔ وہ تو اس کے لیے یہ باتیں ہیں۔ ان کے لیے یہ باتیں ہیں۔
 ان کے لیے یہ باتیں ہیں۔ ان کے لیے یہ باتیں ہیں۔ ان کے لیے یہ باتیں ہیں۔
 آہستہ آہستہ جذبہ کرتا ہے۔ (مؤلف)

مسئلہ میں مسلمان ہے۔ تم سے کہہ سکتے ہیں۔ ان کے لیے یہ باتیں ہیں۔ ان کے لیے یہ باتیں ہیں۔

مریض خنایک کے قریب جا رہا تھا۔ قیاس کی فصد کھوں پر ۳۵ گرام خون نکال دیں۔ اس کے بعد ریزبان رنگ کی فصد فوراً حوالے کی گئی۔ قیاس کی ۱۰۰ گراموں سے ہر گھنٹہ کے بعد ۳۵ گرام سے ۱ کلو ۵۰ گرام تک خون نکال دیا کریں۔ ہر گھنٹہ مریض پر دوا دینا کرے۔ اس کے بعد بقیہ جان بڑھائیں۔ حلیت سے متورم ہونے کو منع کیا جاتا ہے۔ میرے خیال میں اسے متاثر ہو سکتا رہا مفید ہو گا ہے۔ اس کا یہ مدد دیا جیسا ہے لہذا اسے سو گھنٹیں یا مریض میں دیا میں (مؤلف)

پہلے ریشے بالخصوص اور چون جو دیریت اجڑا ہے۔ ریشے کے ریشے سے مراد ہیں وراقی (سایہ) کی گردن میں چھڑا کر اسے کھولتے ہیں۔ پھر ہر ایک ریشہ کو اس مریض کی گردن میں پھینک دیں جسے درمناخ وغیرہ کی شہادت ہو۔ یہ مریض وراقی کے تمام درمناخ میں مفید ہے۔ میں نے اس کا یہ اثر دیکھا ہے۔ (جائزہ)

نہ کے فوری اندام کی ضرورت ہو تو اس کے سب سے عمدہ چیز "بڑا دھن" ہے۔ وراقی کا درمناخ پر دوا کر اس میں بھردور ہو تو اس کے ۱۰۰ گرام مفید ہے۔ یہ اس ۱۰۰ گرام سکون دیتا ہے۔ (جائزہ)

جہاں ارد میں آسٹین مقصود ہو وہاں استعمال کریں۔ اس کے اندر پتھر تحلیل کا اثر ہے۔ اس کی وجہ سے مریضوں کی جان بڑھائی جاتی ہے۔ اس کا ایک وجہ یہ ہے کہ اس میں آسٹین مقصود ہے۔ (مؤلف)

سفید ہونے والی حالت کا ۱۰۰ گرام درمناخ ہے۔

ایک شخص نے اس خنایک کی وجہ سے فصد کی ضرورت ہوئی تھی اس پر ایک شخص نے اس کو دوا دیا۔ اس سے وہ خنایک کے قریب جا رہا تھا۔ پھر مریض کو دیا۔ اس پر فصد کی ضرورت نہیں ہوئی۔ اس کے بعد وہ دوا کی ہر استعمال پر ضرورت نہ تھی۔ وہ چون کہ ایک بچہ وانی کی روئی اور ترمس کے پانی میں پانی دیا۔ اس کا مریض کوئی چیزوں کو نہیں کھاتا۔ اس طرح اس نے بچہ کا پاخانہ کے ریشے کر کے یہ شخص نے ہر گھنٹہ ۱۰۰ گرام دیا۔ اس طرح اس کے اندر کوئی ضرورت تھی اسے جس نے وہ دوا دیا۔ وراقی کے یہ تجربے بھی یہ روئی اور مریض کا ہر گھنٹہ اس طرح مریض سے کوئی ضرورت نہیں ہوا۔ (جائزہ)

ایٹل کی رکھ شہد کے ہر اوہ انھی طور پر کوئی ضرورت نہیں۔ زفتہ رطب، تاو پر گانے سے خون نکال، اس کی تمام قسمیں اور وہ دوا دیا جاتا ہے۔ قطرہ ایک ہر گھنٹہ انکی طور پر دوا کرتا جو مریض میں مفید ہے۔ رسات و تاو پر گانہ خنایک کے ۱۰۰ گرام شہد ورم

قصد یہ ہے جو پھار دیا دوات ہے۔ اس کا طریقہ وہاں سے انداز میں۔ (نہ ہوا یہ)

خوبی کی ایک قسم حلق میں اور پیدا ہونے کے وقت جارح ہوتی ہے۔ حلق وہ مقام ہے جہاں طہرہ کا غار و قعر ہوتا ہے۔ اور یہی وہ ہے جس میں منہ، حلق و رقیق میں کوئی چیز متروک نہیں ہوتی۔ مریش کو حلق کا حساس قسم ہے اندر ہوتا ہے۔ قیسری وہ ہے جس میں تحریر کا پیراں حساس ایسا ہی ہو جاتا ہے جیسا یہ دہری میں اس کا اندر دہری حساس ہوتا ہے۔ پوچھتی قسم وہ ہے اس میں کی اور مریشوں کے عام غنڈہ میں پیدا ہو جائے اس کی پھولنے کی وجہ سے وہ دہری کی جانب منت جاتا ہے۔ یہ زیادہ تر اس وقت جتنی جارح ہوتی ہے جب مذکورہ حصہ کے سر دہری میں بھی جاوے ہو جاتا ہے۔ یہی اس وقت بھی یہ جارح ہوتی ہے جب دہری کی دہری کی دہری ہوتی ہے جو مریش ہوا جس سے ملاتی ہے نیز اس وقت بھی جارح ہوتی ہے جب دہری جاوے جس سے حصہ حصہ بھی جو اسے ہوتا ہے میں میں جاتا ہے۔ یہ دہریاں سر آگے پڑتی ہیں۔ سترہ مریشوں انتہائی قریب نہیں جاوے پتہ ان مریشوں سے کہ ان میں داخل ہو جاتا ہے اور وہ حساس بھی ہوتا ہے۔ بانگوں میں حساس ہوتی جائے ان چیزوں کی جانب توجہ تھی کہ بانگوں میں پڑتا ہے۔ یہاں حلق و رقیق کے مختلف مقامات معامات ہو جاتے ہیں جیسا کہ رقم طراز ہے کہ تاب کے اندر تہا رو پاتا ہے۔ دہری مریشوں سے مریشوں کے دہریہ راہی ہے۔ خود مریشوں کے اندر دہری اور مریشوں کے تاب کے سبب ملنے کی جگہ تک ہو جاتی ہے۔ نکلتے وقت شدید اور تاب۔ مریشوں کی رتہ ٹپکے تو حلق و رقیق شہار ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں تو ریشے ریشے نہیں ہوتے۔ نکلتے ہی تہہ در ریشوں سے دہریاں فاقی میں پڑتا ہے ایک و تسیم کریں۔ (جانتوں)

خوبی کی پانچ قسمیں ہیں

۱۔ مریش کے کنارے ہو۔

۲۔ قصبہ الریہ کے کنارے جہاں دیکھا جائے۔

۳۔ قصبہ یہ ہے اندر جہاں ایسا جاتا ہے۔

۴۔ مہر و اندر داخل ہو جائے۔

۵۔ ؟

اور مریشوں کی موت مریشوں میں کہ اندر شہاب کا جزو اور بھی ہوتا ہے کہ مریشوں میں

شہاب کے وہ چار سوکے اور مریشوں میں وہ مریشوں میں مریشوں میں مریشوں میں مریشوں میں

بورہ، بہریت، حلتیت، دونوں اور چینی اور فصل سلیمین۔ ہم دو غرغور کریں۔

کوئے کے لئے:

مازوسہ کہ میں چیں لیں۔ پھر اس میں ایک پر داخل کر کے نوے پر بار بار رھیں۔ یہ سکر جائے گا۔ کو آکر جائے تو بچہ کی چندیا پر اس کا طہ کریں، عجیب اثر ہے۔ بڑوں کے لئے بھی مفید ہے مگر بچوں کے لئے زیادہ موثر ہے۔ حلق اور کوئے کا درم کوئی بھی ہو ایک ہفتے کے بعد حلتیت سوا، وٹرم، درم، ۳۳ گرام میں، اس کر رکھی کریں۔ کوئے کی تکلیف رفع ہوگی اور خوائق تکمیل ہوگا۔ (اھرن)

روفس کا حسب ذیل بیان میری نظر سے گزرا ہے

”خوائق میں دیکھیں کہ حرارت تیز، رخی، تڑپ اور معمولی پید کرنے والے اسباب تو موجود نہیں ہیں، اگر نہ ہوں تو فوراً ماء لعسل، انجی، فوج کا غرغور کریں۔ یہ نکتہ بالعموم یہ دیکھیں درم ہوتا ہے جسے نخل پھیل دیتے ہیں۔ بالخصوص جب منہ سے بہ کثرت سیلان احباب دیکھیں تو وقت سے پہلے استفادہ کریں اور عطوس آئیں۔ خبردار حلق کی جانب ایسے جذب نہ کریں۔ بلکہ طقور چوں کے ذریعہ غرغور کریں ضرورت ہو تو رخی، ماش کریں اور اس پر غرور رھیں۔ (موف)

خوائق کا تلخ:

بدری کا دوا کا غرغور کریں جس میں ختم مہ و جھوٹیں۔ خیار سہ سے مراد نیچے کا ہوتا ہے۔ استعمال کریں۔ (ابن ماسویہ)

مرکے اور پانی، دونوں موثر ہیں یونکہ دونوں معمولی مرادوں (احیاء درم) میں مفید ہیں۔ اس دونوں یہ دونوں خوائق ہوتا ہے۔ (موف)

کوئے کے اترنے میں حیرت انگیز نسخہ

بانس یا رائی یا جھونکے پتے کی راجو پانی میں بھونکر صاف کر میں۔ پھر اس سے مراد دوا دیتے ہیں۔ اتار و شب و آفتاب میں اور غرغور کریں۔ درم حلق کے درجے ہوتے ہیں۔ پتہ موت، شلک، قاب چھڑنے کی و شش کریں۔ غرغور کرے اور دوا اسے چھڑ جائے۔ (شیخ)

تدبیر بن نامیت میں دے کو نفع پہنچا ہے۔ (ابن ماسویہ)

خوائق میں بعد از شب و آفتاب و غرغور کرے اور دوا اسے چھڑ جائے۔ (موف)

بھی موجود نہ ہو تو کچھ نہیں کاغذ غرہ کرے۔ بیماری میں انحصار شروع ہو جائے تو آب کشیز کے ہمراہ
شیر کاغذ غرہ کرے۔ (اسحاق)

تفانغ کے ورم حار کے لئے:

انار ترش ۳۶ گرام، شب ۷ گرام، بار دہ ۷ گرام، تخم کاب ۳ گرام، غرہ کرے۔
پانی میں تیار کئے ہوئے سخت ترشی والے خیر کے خیساند جو صاف کر لیا جائے اور ۶۸ گرام
میں ساڑھے چار گرام اقاقیا اور اسی مقدار میں مصارہ خیر استیس، گل سرخ، شب، اور حبشہ اس
کے اندر گھول کر مسلسل غرہ کرنا بھی مفید ہے۔ اس کی ادویات میں کتے کا گوشت، بابائیل سوختہ اور آدمی
کا پاخانہ شامل ہے۔

اس کے لئے بار دہ غرہ:

رب التوت، آب تمر مدج، ہم وزن ۲۰۳ گرام، عدس مقشر ۹ گرام، (انار کا خول)، کتے کا گوشت
تازہ ۱۱۰ گرام، روغن گل، سکر سفید، ۹۰ گرام۔ مسلسل غرہ کریں۔ (طیب نامعلوم)
خوانق میں خیار شیر پانی میں گھونٹ کر، شیر ترنچوڑ، ابل کر صاف کریں اور غرہ کریں۔
لعاب اسہول، روغن بنفشہ، تازہ ۱۱۰ گرام، آب خیر، روغن گل کے ہمراہ یا عرق گلاب میں سابق بھگو کر
غرہ کرے کریں۔ پیپ پڑ جائے تو کتے کے گوشت آدمی کے پاخانہ یا مرغ کی بیت کاغذ غرہ کر لیں۔

(عبدوس)

ذبحہ سر میں موجود کیموس کا گردن کی رگوں کی جانب سیانہ سونے لگتا ہے تو عارض ہو جاتا ہے۔
یہ سیانہ موسم سردی میں ہو یا موسم بہار میں، لیسیدار رطوبتیں زیادہ ہو جاتی ہیں تو یہ موسم خشک سے
رطوبتیں کو جذب کرتے ہیں۔ یہ رطوبتیں سرد اور سیدار ہوتی ہیں۔ چنانچہ یہ خون کی تاروں کو
باندھ کر روک دیتی ہیں۔ اس طرح ان کی حرارت بند ہو جاتی ہے۔ انہی وجہ سے زبان سیاہ اور کول
ہو جائے تو انسان پر اختناقی حالت طاری ہو جاتی ہے۔ کولہ دونوں عظیم رتیں جب بھر جاتی ہیں تو
رمان کو چھنا دیتی ہیں۔ زبان ایک شکل اسٹیٹ سہمت کی ہوتی ہے اور ان دونوں رگوں سے یہ کٹتے
جذب کرتی ہے چنانچہ اس کی لمبائی چوڑائی میں تبدیلی ہو جاتی ہے۔ زبان کی سرخی زیادہ ہو جاتی ہے اور
وخت ہو جاتی ہے تو ایسی صورت میں مرخص احتیاق کا شکار ہو جاتا ہے۔ (کندی)

خوانق میں زبان دور کو بے کارنگ دیکھیں، دونوں سفید ہوں اور جیرہ بھی سرخ ہو تو خون زیادہ
نکلنے پر توجہ دیں، اور دونوں رطوبتیں جذب کرنے کا استم کریں۔ (مولف)

روغن غنہ، نیار شہرہ، سکر، یا بعد میں مقشر، گل، ش، منع سوس نے جو شانہ دیاتب رجدہ کا غرغروہ
 کر میں۔ شہرہ میں حلق کے اندر ٹھنڈا، شب، پھولیں اور یرف کے پانی کا مسلسل غرغروہ کر میں۔
 بروقت کی وجہ سے بیماری ہو تو ابتدا میں تھوڑی شب کے ہم اور ب لہور کا وراثہ میں تھوڑے
 حلقہ حاک کے ہم او مشٹ کا یا کھولتے ہوئے عرق یا پانی مصفی کے ہم اور دواء الخطاطین کا غرغروہ
 کر میں۔ شید کے ہاگو ساڑھے تین گرم، گل سرخ ۳ گرم، معر ان ۲ گرم، صلاب میں گوند چھین
 اور کسی پر کے ذریعہ حلق کے اندر طہ کریں اور بکری کا دوسے ہوئے گرم گرم دوا دھکا غرغروہ بھی
 کر میں۔ غذا میں پتے کا پانی در بلاپ دیں۔ حلق کے درد کو تھم سہ و صاف کر کے گرم پانی میں بھسوں
 نے کے بعد میں غرغروہ کرنا یا پانی یا آبی کا غرغروہ کرنا توڑ دیتا ہے۔ ورم فون جانے کے بعد
 تات، گل ارمنی اور ریتہ، یہ ہم اور زردی بیضہ ہم برشت دیں۔ ورم کو حسب ویل ۱۱ میں بھی
 توڑ دیتی ہیں:

ماء الشعیر کے ساتھ انجیر کا جو شانہ:

انجیر کے جو شانہ کے ساتھ نیار شہرہ، ہا زکریا، جو شانہ دواتے کا ورم، وکے مشٹ میں کھال
 ورم، روغن غنہ، اور ریتہ اسے ساتھ حلق کے پورے تھم (مکلی ماش) کرنا، وخراند برسی ورم و
 تیزی سے توڑ دیتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

خناق کی دو قسمیں ہیں، ورم کے ساتھ اور ورم کے بغیر۔

ورم کے ساتھ جو خناق ہوتا ہے اس میں، اظہی صورت پر تکہ شامل ہوتی ہے یا نہیں ہوتی ہے۔ یہ ورم، اظہی اور خارجی دونوں طور پر ہوتا ہے۔

اور ام دموی، بلغمی، سرخ، اسے یا سفید و سفید ہونے کے۔ سفید و سفید ورم سب کوشت میں جس کا مادہ سودا ہوتا ہے یہ تقریباً نہیں پایا جاتا۔ یہ اور ام کوست، زرقین، عضلات حفر دیہی مرنے کے اندر ہوتے ہیں۔ آخری نوع میں گران کے مہرے اندر اظہی ہوتے ہیں۔ ورم کے بغیر جو خناق ہوتا ہے اس میں قابل غور یہ ہے کہ جب ورم نہیں ہوتا تو آخر خناق یوں ہوتا ہے کہ میرے خیال میں یہ فقط حرارت و ریوشت سے عبارت ہے۔ (مؤلف)

ورم حلق خون کے نتیجہ میں ہوتا ہے۔ مریض اپنے منہ کے اندر پرانی شکر بھری مانی لمان کرتا ہے یا ورم صفراء کا نتیجہ ہوتا ہے۔ مریض حلق کے اندر عمدہ کہہ سانسوں کرتا ہے۔ یا یہ بلغمی وجہ سے ہوتا ہے۔ مریض کو منہ میں ٹمک یا بورہ کا ٹمک ہوتا ہے۔ مرنے والی وجہ سے ورم حلق نہیں ہوتا۔ سودا تیزی سے خارج نہیں ہوتا بلکہ بتدریج ہوتا ہے۔ (جور جس)

یہ سرطانی حالت ہوتی ہے جو بڑھ جاتا تو ایسا مہلک ہوتی ہے۔ (مؤلف)

صفراء اور ام کا حاج غرغروں اور خیمز کی جانے والی ٹمکی ورنے سے درجہ کریں۔ بلغمی میں سست سے سفید پاخانہ ہے رات سہم میں، پھر آتے سے گوشت اور اسہلے کرتے ہیں۔ اس سے ورم احتلا شیعہ دیتے ہیں، ورم خیمہ و صہ پلاتے ہیں۔ (جور جس)

وہ کے مریضوں کا تنفس تبدیل ہو کر قہیہ ہو جاتا ہے تو یہ عمدہ مدت سے یہ نایاب صحت ورنے والی سے دور یا دور واری میں، اظہی پاتے ہیں۔ ان کے اس کا تنفس طویل ہوتا ہے۔ تنفس قہیہ ہو جانے کا مطلب یہ ہے کہ آہستہ آہستہ طبیعت پر واپس آتے ہیں۔

نیواری سے اوائل میں ورنے کو قہیہ کی وجہ اور آخر میں تحصیل کی وجہ سے ورنے کا چاہیے۔ خاص بہر حال نہیں ہوتی چاہیے۔ شروع میں یہ مرنے والی ہے کہ قاضی ادویات کے ہمراہ تھوڑی تھوڑی تھوڑی بھی ہوں، آخر میں یہ مرنے والی نہیں ہے کہ خاص تھوڑی تھوڑی ہوں۔ ان کے ساتھ باقی قاضی بھی ہوں۔ البتہ مزمن حالت میں خاص تھوڑی تھوڑی مرنے والی ہوتی ہے۔ اس طرح صحت قوت سے باعث مسدود نہ ممکن نہ ہو جاتا۔ یہی تدریج کریں۔ آخر میں حریر دیں۔

ورم بڑھ تو، اظہی ادویات ہی پر اتنا نہ کریں بعد خارج میں نہ، بھی رخصت شروع میں ورم

ہو جانے کے بعد دائیں ہاتھوں میں اس سے قبل طبیعت کے اندر کافی الجھٹلاتا ہے۔ خوشی کے
پچامیں۔ (جانیوں)

موسم خزاں میں عارض ہوئے اور سردی اور موسم سرد میں پیش آئے اور ہفتی
ہو جاتا ہے۔

مردہ حوں اور طبیعت کے بعد حلق کے اندر دیر میں وہ اور اپنی احتیاق سے چاہے تو قسمت اس
وقت فقط صبح کے اندر ہوتی ہے یہ یونکہ اپنی احتیاق صبح کی وقت سے لاحق ہو جاتا ہے۔ پھر یہ
کے اندر پیدا ہونے والا اور موسم اپنا تک نہیں جاتا۔ آہستہ آہستہ باطنی احتیاقی حالت پیدا ہوتا ہے۔ اس
مردہ اس کے اندر اور فساد پیدا کے اندر پیپ بھی مدت ہوتی ہے۔ قندہ اور یہ کا اور موسم یہ نکال دیتا ہے
و اس سے ہوتی ہے اور وہ عصر کی حالت کا ہو جاتا ہے اس سے ہڈی تک پہنچ کر مسدود نہیں ہوتا۔ یہاں
اب صبح کے صبح دی رو جاتا ہے جس کی وجہ سے احتیاق اپنی ہو جاتا ہے یونکہ یہاں نفس تک و جا
ہے۔ صبح کے اندر جو عضلات ہوتے ہیں ان کے ہونے میں سرد ہو جائے تو نفس کے یہ تو غیب
مسدود ہو جائے اور نفس کی راہ کو آڑا کر دے۔ صبح کے اندر احتیاق اور صبح کے نتیجہ میں جس کے
ساتھ اور ہو یا اور موسم صبح کے نتیجہ میں ہفتی و اس کا ہے (بقیہ)

یہ تین نہیں ہو تا یا اور موسم جو کہ باعث پیدا ہوتا ہے اس کے ساتھ سردی میں ہو تا، صبح کے
اندر بھی احتیاق اس سے بھی پیدا ہو جاتا ہے کہ صبح ہو تو اس کے اسے عضلات حرارت سے
جائے۔ اس طرح اس کی نالی تک پہنچتی ہے جس سے احتیاقی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے یا صبح کے
اندر وہ جو عضلات حرارت سے احتیاق ہو جاتا ہے۔ اپنی حالت میں ہے اثرات پیدا ہوتے ہیں
اس کی نالی تک پہنچتی ہے۔ ہمارے کتاب اس وقت میں اس سے زیادہ ہے یہ عضلات اس کے
سے۔ یہی مطلق ہے اس طرح صبح و موسم و اس کا ہے۔ (ملاحظہ)

سرم سے۔ یہ نالی ہفتی و اس کی حالت اس کی حالت و اس کی حالت سے جائیں۔
اسی سے حویق کا موسم سمجھو میں آئے گا یونکہ حلق کے اندر ہونے والے کار عضلات صبح کی
وجہ سے کھولنے اور احتیاق پیدا ہو جائے گا اور موسم کا تمام حالتی ریاضہ ہو جائے گا۔ اسی طرح جس سے
تذکرہ ہو اسے اس کا بھی یہی حال ہو گا یہاں صبح کی حالت اور اس کے حلق معلوم ہوتا ہے۔
سے۔ ان خواہش کے خیال سے وقت سخت حرارت والے خار کار بھی ممکن ہے کہ موت
رہنے کی یہ نالی صبح کی شدت زیادہ ممکن ہے کہ اس کا کار تو اندر سے ہے نہایت تیزی
سے موسم صبح کے پیدا ہونے کے بعد اس کے ساتھ حلق کے درمیان سردی اور ہفتی بھی ہو تا

خناق میزی سے آتا ہے۔ (مؤلف)

اسی نگاہ سے وہ دھڑکنے پر حلق کے اندر اور باہر کوئی ورم بھی نظر نہ آیا تو یہ بحد مسلک ہے کیونکہ ورم ایسی صورت میں مرنے کو استعداد کے والے عضلات یا خون مرنے کے اندر آتا ہے۔ یہاں ورم ہو جانے پر بھی گردن کے مرنے کی طرح پھیل جاتے ہیں جس طرح ریزہ پشت ورم پشت کے مرنے کو پھیل دیتے ہیں۔ اس کے بعد اس کے اندر ششیں پیدا ہوتی ہیں۔ اس کے بعد یہ حالت یحید خراب ہوتی ہے علامات کو معدوم کرنا مشکل ہوتا ہے یہ نندہ بیماری کی تبد کو معدوم ہوتا ہے اس وقت یہ باخصوص سبب کے اعتدالات میں فی تی یا موریہ یا مرنے کا وہی ہوا اسی صورت میں یہ مہلک ہے۔

مائع ششیں بیماری اس بیماری کے مقابلہ میں زیادہ تیزی سے مہلک ہے جس میں ٹھکانا موقوف ہو کر ششیں بھری ہو کر بیماری مرنے کے سارے پر ہو۔ نندہ ورم عیور حادیت ششیں کے ریزہ ہونے کے مطابق قائم ہو گا۔ مرنے کے سارے پر اپنے بڑے ورم کا پید ہونا ممکن ہے جو ششیں کو دے۔ اس طرح خراج دے کر دے کی بڑے ورم کا ہونا ممکن ہے جس سے ٹھکانا موقوف ہو جائے۔ مرنے ورم قصہ الریہ کے ساروں پر نہ ہو بلکہ سچ میں ہو تو نندہ کو روحیات روحانہ ہو کی کیونکہ مرنے کے اندر پھر وئی ایسا ورم نہ ہو گا جو قصہ الریہ کے ساروں پر ہوا ہوا اس کے خلاف نندہ ورم ہوا اس کے اصل کے بہت دوسری حالت یہ ہے کہ اس طرح کی صورت حال قصہ الریہ میں پیدا نہ ہو۔ (جائینوس)

اس کے پختہ ہو جانے پر پاپ بھی پھیلے۔ اس کے اندر پختہ ہو جانے کو مرنے کی حالت اس کے اندر اختناق کا شکار ہو جائے گا۔ (بقراط)

یہ حالت نہایت بڑے ورموں میں ہوتی ہے (مؤلف)
اس کے مرنے میں ورم گردن کے باہر رونما ہو تو یہ مرنے کا ہے یہ نندہ بیماری کا گردن مرنے کی جانب تیار ہوتا ہے۔ (بقراط)

یہ ششیں ازین باہر سے نندہ ورم یا مرنے کی جانب ہو جائے گا۔ (سکندر)
ٹھکانا و شکار ہو ورم کو پھیلنے کی طرح حلق ریزہ کے باہر ورم نظر نہ آیا یہاں از مرنے کی طرح پختہ جائے تو اسی حالت کے اندر بیماری مرنے کے باطنی طبقہ میں ہوتی ہے یہ طبقہ صحر پر ستر بھی کرتا ہے اور مرنے اور صحر ورموں میں مشتعل ہوتا ہے۔

ہم اس طرح کر چکے ہیں کہ اس طبقہ کو معدوم کرنے کی جانب کھینچتے ہیں جب کہ مرنے کے لئے ہونا ہو رہا ہو تاکہ اس طبقہ کو صحر ورم پر کھینچ کر قلم کر لیا جائے صحر ورم میں بڑے ورم ہو جائے تاکہ یہ طبقہ

بھی معدہ کی مہانت تصفیہ نہیں کرتی۔ اسی میں مہانت رومات۔ یہی وجہ ہے کہ یہ روماتی نہیں ہوتا، ٹانواں نہ لٹکتا جس سے قہاریت و شواکی سے ساتھ۔ (بقہ جہ)

معدہ ہمارے لیے خواہش مند ہے۔ اس اور احتیاطی کیفیت رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس سے ہضم و تغذیہ کی نئی نئی چیزیں ہوتی ہیں۔ اس سے ہضم و تغذیہ کی نئی نئی چیزیں ہوتی ہیں۔ اس سے ہضم و تغذیہ کی نئی نئی چیزیں ہوتی ہیں۔

خوبی میں ہضم و تغذیہ کی نئی نئی چیزیں ہوتی ہیں۔ اس سے ہضم و تغذیہ کی نئی نئی چیزیں ہوتی ہیں۔ اس سے ہضم و تغذیہ کی نئی نئی چیزیں ہوتی ہیں۔ اس سے ہضم و تغذیہ کی نئی نئی چیزیں ہوتی ہیں۔

خوابی کی دو قسمیں ہیں

(۱) اورم کے ساتھ (۲) اورم کے بغیر۔

اورم کے ساتھ خوابی ہو جانے میں اورم کی وجہ سے یہ ہمارے متاثرہ ہوتا ہے۔ اس میں ہضم و تغذیہ کی نئی نئی چیزیں ہوتی ہیں۔ اس سے ہضم و تغذیہ کی نئی نئی چیزیں ہوتی ہیں۔ اس سے ہضم و تغذیہ کی نئی نئی چیزیں ہوتی ہیں۔ اس سے ہضم و تغذیہ کی نئی نئی چیزیں ہوتی ہیں۔

اورم کے بغیر خوابی ہو جانے میں اورم کی وجہ سے یہ ہمارے متاثرہ ہوتا ہے۔ اس میں ہضم و تغذیہ کی نئی نئی چیزیں ہوتی ہیں۔ اس سے ہضم و تغذیہ کی نئی نئی چیزیں ہوتی ہیں۔ اس سے ہضم و تغذیہ کی نئی نئی چیزیں ہوتی ہیں۔ اس سے ہضم و تغذیہ کی نئی نئی چیزیں ہوتی ہیں۔

اورم کے ساتھ خوابی ہو جانے میں اورم کی وجہ سے یہ ہمارے متاثرہ ہوتا ہے۔ اس میں ہضم و تغذیہ کی نئی نئی چیزیں ہوتی ہیں۔ اس سے ہضم و تغذیہ کی نئی نئی چیزیں ہوتی ہیں۔ اس سے ہضم و تغذیہ کی نئی نئی چیزیں ہوتی ہیں۔

مذکورہ مریضوں کو نہ کھانے پینے سے فائدہ ہوتا ہے کیونکہ انہیں جسم نہ آہستہ آہستہ نہیں
یکبار کی استفراغ کی ضرورت ہوتی ہے، اندر سے دباؤ کا طریقہ خوانیق کے علاج میں مفید ہے جس میں
آرٹ کے مہرے اندر کی جانب داخل ہوتے ہیں، کیونکہ مہرے کو یہ طریقہ اپنے مقام پر واپس آنا
ہے۔ مگر ان بیماریوں میں یعنی اور ام حلق میں جو عضلاتی قسم کے ہوں، مفید ہے۔ بہت دیر میں
ہا میں اور آہستہ آہستہ اس کے استعمال پر بلغم سے پر ہو جائے گا۔ ایت غرغره اور عطوس
مفید ہیں جو کثرت سے بلغم جذب کریں نیز زبان کے رگوں کی قسط کھول بھی تافع ہے۔ آرٹ کی
رہت، پنشنیاں، پیشانی کی رہتیں، درچہ کی رہتیں بھر جائیں اور سر پیش تن آری سس سے آہستہ آہستہ
کا مطلب یہ ہے کہ احتیاط کی منزل قریب ہے۔ ان کے حق میں شکر کو چاہیے یا سیدہ مفید اور فصد اور
زیادہ اثر ہے۔ (جالیئوس)

جالیئوس کا قول ہے کہ خوانیق کی پانچ قسمیں ہیں

- ۱۔ قصبہ امرئی کے اندر کوئی ورم خارج ہو جائے۔
- ۲۔ قصبہ امرئی کے اندر کے اندر سے ورم خارج ہو جائے۔
- ۳۔ مذکورہ بالا دونوں مقامات کو قصبہ کے اندر سے ورم خارج ہونے سے، یعنی اس کوشت میں
جوان کے درمیان پھیا پیدا کرتا ہے، ورم خارج ہو جائے۔
- ۴۔ مہرے اندر داخل ہو جائیں۔
- ۵۔ پہلی دونوں قسمیں زیادہ مصیبت آتی ہیں۔ ان میں کوئی چیز اندر داخل نہیں ہوا پانی تیسری اور
چوتھی زیادہ دکھ دے سکتی ہے اور م مصیبت آتی ہے۔
- ۶۔ پانچویں قسم سب سے زیادہ دیرانی ہے یہ اس وقت خارج ہوتی ہے جب عضلات حلق میں
شدید ورم ہو جاتا ہے۔ اس سے مہرے میں تھپہ پیدا ہو جاتا ہے۔
- ۷۔ اس قبلہ ورم زیادہ دیرانی ہو سکتا ہے بلغمی اور صفرائی بھی ہو سکتا ہے، سو ادویہ میں موتا یونکہ
انہی چیزوں سے ہوتا ہے مگر سو ادویہ ورم سے ہوتا ہے۔
- ۸۔ دوسری کی حد مت یہ ہے کہ چہرہ میں متدہ ورنی ہوگی۔ جو شتر خونی پیپ خارج ہوتی ہوگی۔
منہ میں شہاب شیریں کا مزہ محسوس ہوگا۔ ایسی حالت میں فصد کھائیں۔ صفرائی میں سرخش پیاس اور
سرت ریا و محسوس کرے گا، حلق کے درپہ پانی چڑھ جائے اور سرت ریا محسوس ہوگی۔
ہذا فصد نہ ہوگی۔ (ابو یوسف)

ورم حار حلق کے لئے چھڑکنے کی دوا

گل سرخ، طباشیر، تخم رجبہ، ہار، ہاق، قاقہ، سود، صق — غار چہ نہیں۔ (حران)
تخم کاب، قار، قورنی، ہار، چہ نہیں۔ (موس)

عمدہ غرغره:

نفع و صحت اور بہاؤ پانی میں جو شے کے غرغره کریں۔ ابتداء میں ورم حار کے مریضوں و
حران و تب اشحب گل سرخ، ہار، ہاق، قاقہ، سود، صق، تخم رجبہ، ہار، چہ نہیں۔ (موس)
نفع و صحت اور بہاؤ پانی میں جو شے کے غرغره کریں۔

مزمن اور طویل المدتہ ورم کے لئے بخور (چھڑکنے کی دوا)

درختی، فصل، جھڑت ہیں۔ قورنی چہ نہیں۔

ابتداء میں ورم حار ہوتی ہے۔ زیادہ عرصہ کے بعد ورم کے اندر سے حرارت ہوتی ہے۔
نفع و صحت اور بہاؤ پانی میں جو شے کے غرغره کریں۔ (موس)
نفع و صحت اور بہاؤ پانی میں جو شے کے غرغره کریں۔ (موس)

ذبحہ کی ابتداء میں نفع اور مسکن پیس، زمر زبانی رکھنے کیلئے گولی

تخم کاب، قار، قورنی، ہار، چہ نہیں۔ (موس)
نفع و صحت اور بہاؤ پانی میں جو شے کے غرغره کریں۔ (موس)

بوقت بہاؤ کا ویرلہ و نسخہ

نفع و صحت اور بہاؤ پانی میں جو شے کے غرغره کریں۔ (موس)
نفع و صحت اور بہاؤ پانی میں جو شے کے غرغره کریں۔ (موس)

نفع و صحت اور بہاؤ پانی میں جو شے کے غرغره کریں۔ (موس)
نفع و صحت اور بہاؤ پانی میں جو شے کے غرغره کریں۔ (موس)

نفع و صحت اور بہاؤ پانی میں جو شے کے غرغره کریں

نفع و صحت اور بہاؤ پانی میں جو شے کے غرغره کریں۔ (موس)

نقصہ مہمانانہ پہنچائیں۔ میں نے ایسا بار بار کیا ہے اور مفید پایا ہے تاہم بیماری میں نقصہ امداد کے ساتھ نہ کھو میں۔ کسی عورت کو خناق ہو اور انہیں کا خون رگ چٹا ہو تو صاف ہی نقصہ کھولیں۔ اسی طرح بواسیر کی خوں کے رگ جاتے کے بعد کریں۔ میں نے تجر بہ کیا ہے چنانچہ بیحد مفید پایا ہے۔ جسم کے اندر استسکائی کیفیت موجود نہ ہو تو چپہ گٹا مفید ہے یہ نکتہ یہ موقوف گوشوں سے جذب کرتا ہے اور خناق میں اوقہ ہو جاتا ہے۔ گرمیوں پر وہ غنن کی طرح کریں۔ اس پر پہلے روغن اوتارو مرہیمیں پھر روغن ادریس جو طاقت کے ساتھ مادہ کو باہر کھینچ لیں۔ یہ طریقہ علاج بیماری کے آخر میں اختیار کریں۔ نکلے، انہی ادریس۔ غیہ۔ مرہم پر پچائیں۔ اسی طرح تلسید بھی کریں۔ اس سے وسعت ہوتی ہے اور مادہ باہر کی جانب جذب ہوتا ہے۔ اور حلق میں نچڑاؤں کی زحمت نہ آرتی ہوئی ہے۔ یہ بیحد مفید ہیں یہ نکتہ غلط کو باہر کھینچتی ہیں۔ تیس دن کے بعد خدا میں مادہ اسٹا کریں۔ تین دن کے بعد سات دن تک مادہ اشعیر، پھر بیماری کے تمام نکلے تک بیضرہ کاؤ اور مرغ کے چوڑے دیں۔ (اسکندر)

خناق، بربک، نفی، اور قسط جیسی چیزوں کے زریعہ حصوں دینے سے خوائشق میں اوقہ ہوتا ہے۔ (طیب نامعلوم)

ورم نمایاں نہ ہو اور پیش پرانہ اب کی ہیئت جاری ہو۔ پانی اندر اتارنے کی قدرت نہ ہو تو انوشیانیان سبائی پر چپہ لگا کر قہر زائے اختیار کریں۔ پھر سر پر یلہ چپہ لگائیں۔ بیماری پھر چلی دیتی رہے اور بات کی رگ، ہونٹوں اور نگوں کی مصلحتوں میں اور حتیٰ الامکان زیادہ کھولیں۔ یہ نقصہ ایسا نقصہ کے بعد کریں۔ اور زیادہ سے زیادہ خوں کا استفادہ کریں شاید کہ مریض قح جاتے۔ محصل روایات سے غور و میں سستی نہ کریں، مریض کو سونے نہ دیں، اس کے ورم میں زیادتی سے غریب قسم کے خوائشق لاحق ہوتے ہیں۔ ان کے اور خوائشق میں شکر کا سالہا سالہ پیدے۔ مصلحت بھی مافعی ہے۔

ذبحہ کی حیرت انگیز دوا

خاستہ ابابیل کے گرم، زعفران ساز جسے تیس گرم، ہارین، گرام، شہد میں تکی کر کے مانی کریں۔

حسب ذیل نسخہ اس سے بھی عمدہ ہے

خاستہ بابیل، بچوں کا پاؤں، کتے کا دود، خاستہ ریحان، ہم دانت طمان کریں۔ اور ہم وزن معلق

سے در داخل رہیں۔ لہٰذا اس کے شہرہ چھوٹا ہے۔ اس پر نمک پتھر میں اور ایک ہندوی میں
 اسے مٹی سے بند رہا ہے۔ پھر اسے تھوڑے اندر اس حد تک رکھیں کہ پتھر جانے سے قابض
 ہو جائیں۔

ابھی یہاں تک کہ باعث خوارق خاصہ صحت سے نکلے۔ پھر پتھر کے اور معدہ و دماغ کے در
 قتب پر جاتی ہے اور مرہش بدست ہو جاتا ہے۔ ماحول میں اس پر یہ خاص قابض چاہو جو نیک سے
 انہیں اس عیش میں نہ رہی ہے۔ یہ نقطہ معدہ تک پہنچتی ہے تو در دماغ، پھر پتھر کے
 ہے تو اس کی ہستی سے نکلے اور اسے ہوتا ہے۔ قسمہ۔ مٹی سے تو خفگیان پھر موت آجاتی ہے۔
 ان کا معدہ اندر کی جانب مائل ہو چکا ہے تو اس کی طاق بند رہی اور پھر اس وقت سے پتھر کی
 جانب مائل رہیں۔ اس کے مرہش و آرام نہ ہوں گا جب ہمیشہ پتھر رہیں اس کا نور و رست
 کے فساد کا نتیجہ ہو گا یہ وہی ہے۔ صحت میں نوسار چھوٹیں اس سے خوارق میں رست ہوتا
 ہوتا ہے۔ (شمعون)

خوارق سے شروع میں تو نخل و رستہ میں مکمل ہو میں مستعمل ہیں۔ قابض و دماغ میں مکمل
 سے مکمل ہو میں قابض و دماغ سے نکلے ہیں۔ رستہ میں اس پر مرہش و رست
 آجاتی ہے تو مرہش و دماغ سے مرہش و رستہ میں مکمل ہیں اس وقت سے
 ہوتی ہے جب ورم بڑا ہوتا ہے۔

ذبح کا طاقتور علاج:

انہی کے واسطے کہ وہ دماغ کی جانب سے شمع و دماغ میں قابض و دماغ میں قابض و دماغ
 کے بغیر نخل کے واسطے کہ وہ دماغ میں قابض و دماغ میں قابض و دماغ میں قابض و دماغ
 میں قابض و دماغ میں قابض و دماغ میں قابض و دماغ میں قابض و دماغ میں قابض و دماغ
 داخل ہو گئے ہیں تو یہ پتھر کے دماغ میں قابض و دماغ میں قابض و دماغ میں قابض و دماغ
 وہی ہے کہ وہ دماغ میں قابض و دماغ میں قابض و دماغ میں قابض و دماغ میں قابض و دماغ
 دماغ میں قابض و دماغ میں قابض و دماغ میں قابض و دماغ میں قابض و دماغ میں قابض و دماغ
 تو مرہش و دماغ میں قابض و دماغ میں قابض و دماغ میں قابض و دماغ میں قابض و دماغ
 اس کے برعکس دماغ میں قابض و دماغ میں قابض و دماغ میں قابض و دماغ میں قابض و دماغ
 پتھر آدہ دماغ میں قابض و دماغ میں قابض و دماغ میں قابض و دماغ میں قابض و دماغ

اس مادہ کے اوپر غالب یا معلوم مراد ہوتا ہے۔ بلغمی ورم یہاں ہوتا ہے تو سہل اعلیٰ ہوتا ہے۔ سرخی کا غلبہ ورم کے پکنے سے پہلے شروع ہوتا ہے اور سینہ میں رہتا ہے۔ مریض پیپ خارش کرتا ہو یا جسم کے ظہری حصہ میں کوئی چوڑا نکلنے سے پہلے کی حالت ہو اور بحر ان کا ان ہو۔ مریض کو معلوم ہو جیسے اس کو درد ہو رہا ہے تو یہ صورت موت یا مریض کے اندر دھنسنے جانے کی علامت ہے۔ یونکہ ایسی صورت میں ورم پختہ نہ ہو گا بلکہ ضعیف اعضاء کی وجہ سے اندر دھنسنے لپٹا ہو گا۔ مریض کے اندر طاقت نہ ہوگی تو بلاشبہ مرنے کا وقت بیمار کی خواہش کرے گی۔ بہتر یہ ہے کہ سرخی اور دیگر تمام چوڑے باہر کی جانب مائل ہوں۔ اندر کی جانب اس کامیابی فائدہ مند پیدا کرتا ہے اور اکثر انجا۔ یہ ہوتا ہے کہ پیپ پڑ جاتی ہے۔ مگر جب تک سرخ اور بڑا ہوا ہے تو پریشانی کے کاٹ دینا خطرناک ہے۔ یہ نکلنے کے بعد ورم ہوتا ہے اور خون بہتا ہے۔ لہذا تمام تدبیریں اس وقت کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ مگر غرض کے بعد صدمہ نام کی رطوبت جمع ہو جاتی ہے اور غرض کا خارہ بڑا مائل پہنچتا ہے۔ رتھ اور باہر کی جانب نہایت پختہ ہو جاتا ہے ایسی حالت میں اعتدال کے ساتھ سے کاٹیں۔ بہتر یہ ہے کہ پہلے شکل کا استفادہ کریں بشرطیکہ موسم اور وقت سازگار ہو۔ (جائینوس)

وقت میں فلعونی ورم ہو اور اسے کاٹ دیا جائے تو طرف اندر ہوتا ہے اور بڑے ورم پیدا ہو جاتے ہیں۔ پریشانی کرنے سے بھی صورت حال یہی ہوتی ہے۔ ورم میں سکون اور اقل ہو جائے تو سے بھرے۔ یہاں تک کاٹیں، بالخصوص ہندو طبعیت خود آتا ہو یا جان کریں۔ خوائش کی بیماریوں میں جسم کا ظہر طبعی حالت پر ہو تو جسم کا مدد و صاف سمجھ چکا۔ برعکس ازیں انتظار کا محتاج ہے۔ موسم بہار میں ہونے والے خوائش مفر سے قریب تر ہوتے ہیں، مگر موسم خزاں میں ہونے والے مراد سے قریب ہوتے ہیں۔ خوائش کے اندر ورم نہ اندر نہ باہر ظہر ہو تو ورم کی حالت میں مرنے پر استراحت کرنے والے عضد یا خون مری میں ہو گا۔ مگر اعضاء اور خوائش کے درمیان، خلیہ کے دانی تھمیں ہوتی ہیں۔ مہرول کے درمیان عصاب اور رباطوں کی شریک ہوتی ہے۔ ان اعضاء اور رباطوں میں تناؤ اس عضو کی جانب ہو جس میں ورم ہوتا ہے تو صدمہ مٹی، نکتہ ہے۔ مریض کی اندر کی جانب اور قریب طرف مٹی نکتہ ہے۔ پچھلا، قریب جانب ہو تو قریب جانب اور اندر کی جانب مریض میں ہو تو اندر کی جانب لکھنچتا ہے۔ داخلی ورم ورم کے اندر باہر کی جانب مریض ہو تو یہ عہد و علامت ہے۔ یونکہ بہتر یہ ہوتا ہے کہ بیمار کی اندر وئی اعضاء سے باہر کی جانب منتقل ہو۔ (جائینوس)

ماہر اخص کے ہر اوصاف کا غرض و مراد خوائش میں خیزی یہاں تک نہایت مفید ہے۔

(استیض)

میں صحت سے بڑھ کر اہم تھا۔ اس لیے اس کا حصول طریق اختیار کریں۔

حلق اور نوتے کے اندر درم زیادہ واشار ہو تا تھا۔ تو کان میں رہ غن باہم شیریں ڈالیں اور انجیر کا جو شانہ سے مسلسل خرخرہ کر آ کر پیپ پڑے میں مدد پہنچائیں۔ حریش پر حشی جاری ہو جائے اور احتیاق کا اندیشہ موقوف ہو جاوے۔ اور زیر زبان اور پیشانی کی رکوں کی فصد کھویں۔ زیادہ شکام بگاڑ سدی اور خوشی سے نیچے ہچک لگائیں۔ خاریں سے مسلسل تلمیہ کریں۔ نم نم شہاء کا نہار نہیں۔ درم میں نیل کا پتہ اور غصہ و کشت و آہندہ جاریں۔ یہ دونوں وہاں نہایت موثر اور بھارتور ہوتی ہیں، ان کے ساتھ شہد بھی شامل کریں۔ بائیل کی رائے کا خطہ بھی کریں۔ منہ کو ایک قیف سے ذریعہ فوٹ کے جو شانہ کا بھپروہیں تاکہ بھاپ اندر زیادہ سے زیادہ داخل ہو، قیف کی امداد پر ایک نل رکھ کر پینٹ اپن تاکہ بھاپ حلق کے اندر داخل ہو سکے۔ (چینیوس)

استقامت میں مریخ کو پورہ پانی اور رہنمائی پر مبنی۔ (رحمتی)

میرے نزدیک یہ مستحق نہیں ہے یہ نگاہِ خدا کے آج پہ اور قیامت میں ہے۔

خوابِ کسے

مازہ، شب سہم وزن، خوش، رخصتہ، (چینہ)

خوایق کے لئے برود کا علم و نسخہ۔

عاشق! ختمِ کتاب... جزوہٴ فوج... یہ جزوہٴ مدد... متشدد... یہ جزوہٴ مالتو... جزوہٴ برگ و خون
یہ؟... سب کو چیں کر رہی تھی پہلے سے چوں میں اور حلق... نہ رہا... میں... بچو مفید ہے۔
(ختم)

بیماریوں کے علاج میں:

[illegible]

۱۰۰۔ اس کے اکتوں کے بعد مدنی اور شائے پر چڑھ گئے وہی نہ ورت باقی راتی کے لئے پیر ہاں رہا۔
کی فصد کی۔

نوٹیفک کے اندر مدنی کا چارہ درست ہو گا۔ آج۔ میرا کتاب۔ کتابیں مدنی یا باب کے قہانی
کے۔ اس کا تیرے امیر اور مشاعرہ میں آپ کا ہے۔ ہوا تو اس میں پتہ ہوا نہ جس نے روٹی اور اس
مہلی ہو۔ مریض مہلک خانی کے نجات پاتا ہے۔ (طبعیوں)

بائیں وچ سر راہہ مریض ورون میں فی مارتہ ماریں اور حلق کے اندر چھو نہیں سکتے۔
باب کے۔ بائیں وچ مارتہ میں حتی کہ راکھ سو جا کے وہی طرح مفید ہوتی ہے جلد میں طرح وہ مفید
تر ہوتی ہے۔ مریض وچہ کا غرور و ناخوشی میں مہر کے یہ مدیہ پاتا ہے۔ اسے کو تب میں وہ اس
باب کے۔ حیاء اور نہیاد ہو اور سی کے مانند ہاتھیں۔ ایسی صورت میں گائے سے زلف بدستار ہے
۔ شراب قہر کے عراش پیدا ہوتے ہیں۔ (طبعیوں)

تانی دھار کے باب کا ہوا جو نہیں، اور اس کے واسطے وہ خونی کے مریضوں میں
۱۰۱۔ اس کے واسطے اور مریضوں میں اس کے واسطے چارہ اور اس
ابھی ایک فلک آتی ہے جو حلق کے اندر ہوتا ہے۔ (انگلوقن)

۱۰۲۔ اس کے واسطے مدیہ و غل و چارے سے جو خونی ہوتا ہے وہ پتہ پتہ ہوتی آتا
کے۔ اس کے واسطے خونی و خونی و خونی کے واسطے خونی و خونی کے واسطے خونی و خونی کے
اسی قدر خونی و خونی ہوتی ہے۔ اس کے واسطے خونی و خونی کے واسطے خونی و خونی کے۔

۱۰۳۔ اس کے واسطے خونی و خونی کے واسطے خونی و خونی کے واسطے خونی و خونی کے۔

۱۰۴۔ اس کے واسطے خونی و خونی کے واسطے خونی و خونی کے واسطے خونی و خونی کے۔
۱۰۵۔ اس کے واسطے خونی و خونی کے واسطے خونی و خونی کے واسطے خونی و خونی کے۔
۱۰۶۔ اس کے واسطے خونی و خونی کے واسطے خونی و خونی کے واسطے خونی و خونی کے۔

۱۰۷۔ اس کے واسطے خونی و خونی کے واسطے خونی و خونی کے واسطے خونی و خونی کے۔
۱۰۸۔ اس کے واسطے خونی و خونی کے واسطے خونی و خونی کے واسطے خونی و خونی کے۔
۱۰۹۔ اس کے واسطے خونی و خونی کے واسطے خونی و خونی کے واسطے خونی و خونی کے۔

۱۱۰۔ اس کے واسطے خونی و خونی کے واسطے خونی و خونی کے واسطے خونی و خونی کے۔

داخل ہو جاتے ہیں جیسا کہ حد بہ (جُڑے پن) میں ہوتا ہے۔

خواریق کے مریش سخت و شاریوں میں ہوتے ہیں۔ پتے ہیں تو گھٹنے میں سخت و شاری، تن کر بیٹھتے ہیں تو تسائی ہوتی ہے۔ تن کر بیٹھنے پر کھانا اچھی طرح نیچے ترپاتا ہے۔ (جائینوس)

لے پتے وہ کو جو چوہے کی دم کے مشابہ ہو کاٹ دیں۔ باقی چھوٹے، گول، سیاہ، سرخ ہو کاٹ، یا ناظر تاک ہے۔ کاٹنے کا طریقہ یہ ہے کہ رمان کو نیچے دبائیں اور دم کو قابو میں لے کر رید پلڑے کر نیچے کھینچیں اور کاٹ دیں۔ جز سے نہ کاٹیں، یونہی تمام دم کے قریب سے کاٹ دیں کہ تو خون اٹل پڑے گا۔ کل کا کل نہ کاٹیں بلکہ تھوڑا کاٹیں حتیٰ کہ اصل دم باقی رہے۔ خون اٹل گئے تو وہ صاف استمال کریں اور خیال رکھیں کہ یہ وہ اصل کے نیچے اترے نہ زبان پڑے۔

حلق کے لئے مفید برود کا نسخہ :

ورم حار میں، گل سرخ، اہوا شیر، نشاستہ، تخم کباب، تخم رجد، باز، ساق، سدر طبر، درود، درود
نہیں۔ (عطیہ)

جن کے دم سے جز سے کاٹ دینے کے ان میں آشہی، آواز کو نکالیں، پو نیچے۔ پھوٹا ہے میں پانی
اٹل سے سخت ٹھنڈے محسوس کرنے کے۔ ان کی وجہ سے انہیں کھانسی آئے گی۔ انہیں مسموم
غبار یا انھوں تک جانے سے بھی کھانسی آتی رہی۔ یہ ٹھنڈے سے پہلے ہوا سرد و غبار و سردیوں کو
قبضہ ہے۔ یہ میں داخل ہونے سے روکتا تھا یونہی ان چیزوں کے داخلہ کے وقت روک دیا جاتا تھا، وہاں
کو بھی داتا تھا یونہی ہوا کو نہ ورت پہ ہوتی ہے پھر سرد اور الٹ پٹ کر قصبہ سر پہ کے سرد داخل
ہونے سے پہلے لطیف اور معتدل طور پر گرم ہو جائے۔ (جائینوس)

شوار ورم میں حلق سے سرد ہاتل سوات، شوار سوات، ہاتل کا یہ تہائی تکا ہے حلق کے
نہ خورق کی بیماری میں چھ نہیں۔ شوار میں اس کا مانع ادویات چھٹے و اوں کا غرض کریں۔ پیپ
پڑ جائے کہ اب خورال، خیر، انجیر، میو، جین پھوڑا چارے، اوں کا غرض کریں۔ پھوٹے جانے سے
بعد مٹی چھٹے (شک کرنے والی) اوں کا غرض کریں جن کے سرد سوزش نہ ہو۔ (سار)

سک اور نوش اور نازید وے کو کھڑ کریں۔ یہ حیات اٹھتے، اوتے۔ (ابو، و، یو، ی)

میر اپنا تجربہ نواز اور نواز کا ہے۔ مہر ابو، و، کا نسخہ ریادہ لطیف اور ریادہ مدد ہے۔ (مؤلف)

خواریق کی چار حدیں ہیں۔ پہلی حد یہ ہے کہ مانع مادہ ادویات کا غرض کریں۔ مانع مادہ و
قافض اور سرد ادویات ہیں۔ مشہد عرق کاسنی، عنب، عنب، عاف، جود، حد میں کا ہوش مد، وغیرہ

خناق صفر اوی کی علامت

تجربہ دار، پیاس، استہانی طبیعت، صلق سے اندر ہٹنے سے کہہ گا احساس، شدید جھنجھ، جلدی، دشت رنہ کا
 ہے۔ موی خناق میں چیر و پیر، شش، عروقی، مثلاً اور منہ سے اندر شہاب کا منور، ہلکی درمیں شہ
 اور انہیں دھات ہے۔ زبان، تھیلی پر جاتی ہے اور ہر بی با لبہ گل آتی ہے۔ حالت ابتدا میں پڑتے اس
 لب۔ فصد و رقیق، رویت پر تھکے ان سے جد کھینچ، نیار شہر، ہا، یات اور زیر زبان رول ۲ کا ہے۔ یہ
 شہد کے ہمراہ حلیت کا استقامت یاری سے کفر میں منید ہے۔ فصد کھولیں توئی، دلوں میں خون تصور
 تصور اخراج، میں تا۔ ماہ بند ب مو اور وقت میں احتیاط ہے۔ ہاتھ چیروں کو۔ ماہوں خناق
 پانچ دیں۔ (طبییب کا معلوم)

خانے میں انتہا پیدا ہو جائے تو شہر، رماید، جاق، قرق، شب مغرور، مر سب سے دریغ
 اسے تھپی طرح، با میں اس سے ساتھ مسوز کے اندر بھی ستاخی، موجود، تو چہرہ ر سب
 فصد کھولیں، رچہ وے نیچے چاہے گا میں۔ درمیان چانغ و میں۔ انشاء اللہ صحت میں۔
 (ہن ما سید)

ضرورت بھی درپیش ہو تو مریض کا تنفس جلے اور پر عظیم ہو جاتا ہے۔ یونکہ عظیم سے انہیں تھیف ہوتی ہے مگر احتیاق کے قریب پہنچنے پر ضرورتاً استمال کرتا پڑتا ہے۔

اختلاط ذہن کا مریض عظیم انہماک کا سانس لیتا ہے۔ حرارت غریزہ جس کی تم ہوئی ہے اس کا تنفس صغیر ہوتا ہے۔ اسی کے ساتھ تنفس کی دینی سست ہوتی ہے۔

تنفس کی زیادہ ضرورت کے ساتھ ساتھ جلے اور بھی ہوتا ہے اس کا انہماک عظیم در متواتر ہوتا ہے۔ اسی طرح جس کے آلات تنفس میں تبدیلی ہوتی ہے وہ بھی عظیم، متواتر تنفس کا حامل ہوتا ہے۔ اسی کے ساتھ حرارت بھی متواتر رہتی ہو جاتا ہے۔ بھی ضرورت دائمی ہوتی ہے کہ مذکورہ بیماری کے سبب تنفس عظیم ہو جائے۔

سوء تنفس کی ایک قسم رو جاتی ہے وہ ہے عظیم و سرخ۔ یہ شدت ضرورت اور تنفس کے موافق ہونے کی صورت میں ہوا کرتی ہے۔ (جائیوس)

سوء تنفس کی قسمیں:

عظیم متواتر، عظیم متفاوت، صغیر سرخ متفاوت

یہ قسمیں انہماک اور دینی کی قسمیں انقباض میں بھی ہوتی ہیں۔ انقباض فی الخمد خارجہ کو جو ضرورت ہوتی ہے اس ضرورت پر اور انہماک و جلے کی ضرورت پر حرارت برکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دل پر داخلی حرارت کا غلبہ ہوتا ہے تو انقباض دینی تنفس کا خارجہ عظیم و سرخ ہو جاتا ہے۔ فرض کرتے ہیں کہ ہوا کا اندر جذب ہوتا ہویت سست اور صغیر اور اس کا خارجہ اور رخی ہو تا زیادہ عظیم و سرخ ہو جاتا ہے۔ یہ تو ایسی صورت میں ہیں کہ یوں کہ مریض کی حرارت غریزہ کم اور حرارت داخلی زیادہ ہوتی ہے۔ برعکس اگر برعکس ظہور ہو گا۔ انہماک عظیم، قوت کے سوا تو شدت ضرورت اور قیامت کے سوا کہ قیامت کا پتہ دیتا ہے۔ تنفس صغیر و سرخ، تکی یا قلت حادثہ اور قیامت کا پتہ دیتا ہے۔ (جائیوس)

درہ اور تکی میں فرق یہ ہے کہ تکی میں تنفس مسلسل رہتا ہے اور وہ میں سبکی درمیان میں ہوتی عظیم ہو جاتا ہے یونکہ تکی حالت میں اس کے ساتھ یہ کہ تکیوں و سبکی و جب کہ ضرورت چیز ہو جاتی ہے نیز تکی کے اندر تنفس و تنفس عظیم پر مجبور یا جائے تو ممکن نہیں ہے مگر درہ میں یہ ممکن ہے بلکہ تھیف ہو جاتا ہے۔ (مورف)

اس کی بھی سرعت کی وہی قسمیں ہیں جس کا تذکرہ ہم کر چکے ہیں۔ سرعت کے معنی یہ ہیں کہ ہو کہ داخل اور خارج سرخ متواتر، سرخ متفاوت، تکی متواتر اور تکی متفاوت کیا جائے۔ اسی طرح کی بغیر انقباض میں ہوتی ہے تکی ہوا و خارجہ کے میں۔ اس طرح سوال انہیں مکتی ہیں۔ آج

سہ بھی اضافہ ہونے پر مرئض تنہ کا شمار ہو جائے گا۔ (جانیوں)

تنفس ہوائے داخلہ یعنی انبساط اور وقفہ جو اخراج ہوائے خارجہ سے پہلے ہوتا ہے یعنی انقباض سے اور اس وقفہ سے جو انبساط سے آغاز تک انقباض سے پہلے ہوتا ہے، مراد ہوتا ہے اسطرح چار اجزاء ہوتے ہیں۔ دو حرکتیں انقباضی اور انبساطی اور دو سکون، قبل انقباض اور قبل انبساط۔ وقفہ قبل انقباض قدرتی طور پر قبل از انبساط سے مختلف ہوتا ہے کیونکہ تنفس سے تین جزا ہوتے ہیں۔ انبساط اور اس کے بعد کا سکون اور انقباض یہ تین ایک تنفس نہیں کہتے بلکہ معانی سے تمکین پاتا ہے۔ سکون قبل از انبساط دو سانسوں کے درمیان مشترک ہوتا ہے مگر تین کے پہلو سے یہ کہا جاتا ہے کہ تنفس کے چاروں اجزاء ہیں۔ حرکت کے پہلو سے تنفس کو دو چیزیں لازم ہوتی ہیں ایک سرعت اور دوسری عظمیٰ سرعت۔ دونوں کی ضد ہوا کو مختلف ترین مدت کے اندر داخل اور خارج کرنا ہے۔ عظیم یہ ہے کہ عظیم ترین مسامت میں چھ یا ستر گزاجاے سکون کے پہلو سے مقدمات اور متواتر تنفس ہوتا ہے۔ اس طرح تنفس کی چھ قسمیں بنتی ہیں۔ عظیم، صغیر، سرچ، بطن، متناہت، متواتر۔ مگر سب تنفس کی قسمیں سوہفتی میں یہ مکمل عظیم کی صغیر، سرچ، بطن، متناہت و متواتر کے ساتھ ترکیب سا قہ ہو جاتی ہے۔ یہ مکمل یہ ضد میں اسی طرح بہت ساری محسوس صورتیں سا قہ ہو جاتی ہیں۔ (مؤلف)

بعض حالات کے اندر تنفس کے مقابلہ میں تنفس سے تشبیہیں کرنا زیادہ صاف اور واضح ہوتا ہے۔ تنفس کو سرچ، بطن و خارج ہوتا ہے، انہیں قویہ حرارت کی طاقت ہو جاتا ہے۔ ساری تقسیم حاطہ کے ساتھ عمل میں آتا پاتا ہے۔ (مؤلف)

سوہفتی تنفس جس میں وقفہ ہوں اور خارجہ وہ قدر میں سخت تکلیف ہوتی ہو، وہ سخت سے جب ہوا کر جاتا ہے۔

ریو یا تندہ کی تکی اور ضعف قوت میں سینہ زیادہ پھیلتا ہے مگر ہوا یا ہوا داخل نہیں ہوتی اور خارج بھی بیماری نہیں ہوتی۔ جیسا کہ سینہ میں زیادہ حرارت کی موجودگی میں ہوا کرتا ہے۔ عظیم تنفس جس میں تمام سینہ حرارت ہوتا ہے سینہ کی شدید حرارت، تنفی، ضعف قوت یا تمام ہی تقسیموں سے ہوتا ہے اہت یہ تمام تقسیمیں ملتی ہو جاتی ہیں تو مرئض فوراً مر جاتا ہے۔ وہ تقسیمیں ملتی ہوں تو چھٹل ہوتا ہے۔ حرارت ہو اور ساتھ میں قوت، قہ اور سرعت و اور تنفس برسر حرارت و قوت خفزی ہوائے آرام ملے گا۔

طاقت کمزور ہو تو تنفس میں قوت نہ ملے گی ایسے ہی کہ اس کے ساتھ شدید حرارت ہوتی ہو۔ اس سے خصوصیت کے ساتھ تاکہ کے دونوں اندروں میں انقباض ہوگا۔ اسی طرح تنفس کے سبب جس کا سینہ زیادہ سے زیادہ پھیلتا ہے تو اس کے ساتھ گرمی خارج ہوگا۔ ایسے ہی کہ ساتھ میں

اور بطنی تنفس کو ضد حرارتہ فان میں سے کسی ایک کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ ضد حرارت و دانی نقصان ہو تو اس کی وجہ سے عظمہ حرمت میں کمی آجائے گی، جو طاقت زیادہ ہو۔ یوں کہ یہی صورت میں بے نیازی ہوتی ہے، پھر اگر اور طاقت بھی استعمال آتے ہیں۔ اسی طرح طاقت کم ہو اور آہ موافق اور ضد حرارت شدید ہو اور ان طرح حالت کے اندر کوئی رکاوٹ اور ایسے ہی ضد حرارت اور طاقت باقی ہو تو موجودہ چیز کے مطابق عظمہ حرمت مسموح جائے گی۔

تمام چیزوں میں کوئی طاقت نہ ہو تو پہلے عظمہ بڑھتے گا، ضد حرارت زیادہ ہو جائے تو حرمت بڑھے گی۔ یہی حالت میں یہ سمجھیں کہ حرارت بڑھتی ہے۔ ضد حرارت تھوڑی بڑھتے تو ابسطا پہلے سے زیادہ جگہ صحر پر زیادہ عظیم جائے گا۔ حرارت زیادہ بڑھ جائے تو عظیم ہونے کے ساتھ ساتھ بھی ہو گا۔ حرمت بھی بڑھ جائے تو نفس متواتر ہو جائے گا۔ حرارت یعنی ضد حرارت کم ہو جائے اور اگر طاقت حسب حال صحر سے پہلے تو آخر میں حرمت بڑھے عظمہ کم ہو جائے گا۔ حتیٰ کہ بعض طبعی سے زیادہ مقدار میں متفاوت، معتدل مقدار میں بطنی حرارت تھوڑی مقدار میں صغیر ہو جائے گی کیونکہ طاقت حسب تمام قوی رت کی قویہ ممکن نہیں ہے کہ ابسطا طبعی مقدار سے زیادہ صغیر ہوا نہ بہت زیادہ سست ہو طبعاً طاقت اور ضد حرارت بہت مسموح جائے تو عظیم مسموح جائے گا۔ یہی حال انقباض کا بھی ہے۔ ابتدا میں شدت ضد حرارت ان داخلی اجزاء سے زیادہ ہو جائے گی وجہ سے ہوتی ہے جو نکال پاتے ہیں۔ مثلاً یہ حدت کی وجہ سے ضد حرارت ان اجزاء کو نکالنے کی شدید ہو جاتی ہے تو انقباض یعنی تنفس کا خارجہ سریع، عظیم، متواتر اور اس حالت کے برعکس بطنی، صغیر متفاوت ہو جاتا ہے۔ یہی حالت کی مثال پر اس ضد ابسطا میں بھی ہوتا ہے کیونکہ ضد حرارت جاتی رہتی ہے تو پہلے زمانہ میں سون قیاس زنجیر، پھر حرمت، پھر عظمہ مسموح جاتا ہے۔

روان نفسانی کے استفادہ، تعمیل کا وہی حال ہوتا ہے جو حرارت سے زیادہ ہونے میں ہوتا ہے۔ استفادہ ان کی صورت میں تنفس عظیم، سریع، متواتر ہو جاتا ہے۔ استفادہ ان کی صورت میں طاقت ہوتی ہے۔ حرارت کی زیادتی کے ساتھ استفادہ ان کی بھی موجود ہو تو اندر کی جانب تنفس کا اخراج زیادہ سریع، عظیم اور سخت متواتر ہو گا۔ برعکس حالت برعکس صورت پیش آئے گی۔ انقباض عظیم، سریع متواتر تب ہوتا ہے جب یہ داخلی فسلات زیادہ ہوتے ہیں۔ فسلات کم ہو جاتے ہیں تو انقباض صغیر، بطنی اور متفاوت ہو جاتا ہے۔

جس عمل میں جاندار نشوونما پاتا ہے اس میں تنفس نہایت عظیم اور سخت متواتر ابسطا اور مقبض دونوں ہی کے اندر ہوتا ہے جو عمل نشوونما پانے کی عمر میں حرارت زیادہ ہوتی ہے اس کے

آئین لیتے نہ درست زیادہ ہوتی ہے۔ داخلی فضائیں بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ یونکہ یہ فصائیں اثرات مضمّن کے مطابق بنتے ہیں۔ یہی حال مہسوں، صوبوں اور مہاجروں کا بھی ہے۔ گرم مہسوں میں تنفس عظیم، سریع، متواتر، اور نہ مہسوں میں اس کے برعکس ہوگا۔ کاموں، حالتوں اور اثرات کا بھی یہی حال ہے۔ گرم پانی سے جسم گرم کرنے پر تنفس سریع، عظیم، متواتر ہو جاتا ہے۔ گرم پانی سے غلغلہ کرنے پر مہس حالت سو جاتی ہے۔ نیند میں، انقباض، نبضات کے مقابلہ میں زیادہ عظیم، سریع ہو جاتا ہے۔ یونکہ نیند کی حالت میں مضمّن کا کام زیادہ ہوتا ہے۔ حرارت جسم کے اندر جمع ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے داخلی فصائیں پر اثرات جمع ہونے لگتے ہیں۔

تمام امراض جن کے اندر حرارت زیادہ ہو جاتی ہے۔ مثلاً بخاروں کے اندر تنفس سریع، عظیم، متواتر ہو جاتا ہے۔ بالخصوص ایسی حالتوں کے اندر جن میں زیادہ حرارت ہوتی ہے۔ اندر یہ قریب قریب ان بیماریوں میں ہوتا ہے جس میں امراض کے اندر حرارت کم ہوتی ہے تو تنفس بھی کم ہوتا ہے حتیٰ کہ بعض حالات کے اندر محسوس بھی نہیں ہوتا جیسا کہ احتیاقی رحم میں دیکھا جاتا ہے۔ ان تمام باتوں کے اندر تنفس کی شرح و انیم ہے مگر چونکہ تنفس کی اور بعض طبیعی فعل سے اس کے چند چیزوں کے اندر یہ دونوں، ہم مختلف ہوتے ہیں مثلاً بعض حالتوں، کہ موافق، درجہ حرارت، ایسی ہوتا ہے کہ اسے اسے صغیر نہیں بنایا جاتا مگر تنفس میں ایسا ہوتا ہے کہ یونکہ اسے تنگی کے اندر درجہ حرارت ہے تو سینہ عظمیٰ کے اندر کم پھیلتا ہے یہ کم زیادہ پھینکے سے درجہ حرارت شدت ہوتی ہے۔ نسبتاً حرارت صغیر ہو تو نہ درست چوری نہیں ہوتی چنانچہ غلغلہ چورائے کے سے تنفس متواتر ہو جاتا ہے تاکہ ہوا کے درجہ انبساطی حرارت کے عظیم نہ ہونے کے وجہ سے ممانعت کی تکمیل ہو جائے۔ اسے یہ تنفس کے درجہ بھی جو یہ حرارت سے مرید نہ ہوتا چنانچہ بالکل اسے حرارت مسلسل و متواتر کے ساتھ اسے قبولے وقت سے اسے تسلی دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ کہ اندر درجہ حرارت سے ہوتے ہیں ان کے سے تنفس مسلسل طور پر ہوتی ہے اس کی بنیاد ہی اور قہرضی وہاں ترتیبیں عظمیٰ، صغیر، متواتر ہوتی ہیں ان کے سے تنفس صغیر ہونے کے بعد ان حالات میں حرارت سے زیادہ ہوتی ہے جو سرعت کے حد ہوتی ہے تاہم ہوتی ہے۔ حرارت کم ہونے کے وجہ سے تکلیف کم ہوتی ہے یہ کم سرعت میں تنفس کو اس حالات سے کم ہونا چاہیے کہ اسے مشتاق ہوتا ہے درجہ حرارت سے سینہ و آرام حالت یعنی سکون۔ جسم کا عظیم ہوتا ہے کہ پیلوٹکلیف ہوتا ہے یہ کم اس میں حرارت کے اندر کم ہوتی ہے۔ درجہ حرارت میں زیادہ پاتا ہے کہ درجہ حرارت سے کم ہوتا ہے۔ ہذا شدید درجہ حرارت کے درجہ حرارت کے مقابلہ میں تنفس زیادہ کم نہیں ہوتا۔ سینہ

امراض، اسباب امراض اور معالجات کی
شہرہ آفاق تالیف ”الحاوی الکبیر فی الطب“ کا اردو ترجمہ

کتاب الحاوی

موسوم بہ

حاوی کبیر

حصہ چہارم

امراض ریہ (پھیپھڑے کی بیماریاں)

تالیف

ابوبکر محمد بن زکریا رازی

۸۶۵ھ ————— ۹۲۵ھ

شائع کردہ

سینٹرل کونسل فار ریسرچ این یونیٹائی میڈیسن
(وزارت صحت و خاندانی بہبود، حکومت ہند) نئی دہلی

فہرست مضامین

5

پیش لفظ

9

پہلا باب

ربو، ضیق النفس، تنفس کی خرابی، تنفس میں سہولت پیدا کرنے اور پھیپھڑے سے اخلاط غلیظ و پیپ وغیرہ کو ختم کرنے والی چیزیں۔

40

دوسرا باب

نقث الدم، قے الدم اور منہ سے خارج ہونے والے خون کی تمام قسمیں۔

65

تیسرا باب

سینہ اور پھیپھڑے سے پیپ تھوکنا، سل، ربو کا اورم حار، ربو، قصبۃ الریہ اور سینہ کے تمام مقامات میں قرحوں کے اندر پیپ پڑنا و جمع ہو جانا، سینہ کی فضا اور اورام کے اندر پیپ کا جمع ہونا۔ سینہ، پھیپھڑے اور آلات تنفس سے نقث الدم، پھیپھڑے کا نکل آنا اور اس کا سوء مزاج۔

84

چوتھا باب

ذات الہیہ اور ذات الجنب کا فرق۔

104

پانچواں باب

ذات الجنب، ذات الجنب اور درمہد میں فرق
اور درمہد یہ نیز درمہد جناب میں فرق۔

113

چھٹا باب

سینہ کی فضا سے پھپھڑوں کے اندر پیپ داخل ہونے کا سبب۔

144

ساتواں باب

ذات الجنب کے مریض کی فصد کھولنے کا مناسب وقت۔

پیش لفظ

طب یونانی کی تاریخ صدیوں پر محیط ہے۔ ہندوستان میں بھی اس فن کی تاریخ عجم و پیش ایک ہزار سال پر محیط ہے۔ اس دور ان اس فن نے مختلف نشیب و فراز دیکھے ہیں لیکن عوام کی بے لوث خدمات کے باعث یہ دور میں مقبول و محبوب رہا ہے۔ اس فن کے حاملین نے اس کو زندہ رکھنے اور مزید ترقی دینے کے لئے جو کوششیں کیں ان کو بھلایا نہیں جاسکتا۔ تخلق اور وہی دور کے اطباء ضیاء محمد مسعود رشید فرنگی محلی اور بہوہ بن خواص خاں ہوں یا۔ غیہ زمانہ کے حکیم علی گیلانی اور اکبر ارزانی وغیرہ، گزشتہ صدی کے حکیم عبدالعزیز بکھنوی اور حکیم محمد اعظم خاں ہوں یا موجودہ صدی کے مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں اور حکیم محمد کبیر الدین، ان سب کی ان خدمات کے ساتھ ساتھ طبی خدمات بھی ہیں۔ ہندوستان کی آزادی کے بعد کے پچاس سالوں میں طب یونانی کو دوسرے طریقہ بنائے ملائی کی طرح حکومت کی سرپرستی کے باعث ترقی کے مواقع ملے ہیں خاص طور پر تصنیف و تالیف کے میدان میں شخصی خدمات کے علاوہ بعض اداروں نے بھی بہت کام کیا ہے۔ ان اداروں میں سرفہرست وزارت صحت و خاندانی بہبود کے تحت قائم شدہ سنٹرل کونسل فار ریسیچ ان یونانی میڈیسن ہے جس نے اس میدان میں نمایاں پیش رفت کی اور اپنے سیریز بریڈیج برادران کے تحت قدیم اور نادر مخطوطات و کتب کی تدوین و ترتیب اور تراجم کے کام کیے ہیں مثلاً کتاب الکلیات (ابن رشد)، کتاب الجامع مفردات

الادویہ والماندیہ (ابن برطار)، کتاب العمدہ فی الجراحۃ (ابن الحنف مسیحی) وغیرہ یوں تو مختلف تحقیقی موضوعات پر کونسل کی مطبوعات کی تعداد بہتر تک پہنچ گئی ہے مگر قدیم کتابوں کی تدوین و تراجم پر مشتمل کتابوں کی تعداد اکتیس ہے۔ یہ کام اور آگے بڑھ رہا ہے۔ ملتی کتابوں کی اشاعت میں ترقی اردو بیورو (اب قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان) وزارت فروغ انسانی وسائل، حکومت ہند نے بھی خاطر خواہ کام کیا ہے اور بعض اچھی کتابیں اس کونسل کے ذریعے منظر عام پر آئی ہیں۔ بعض ریاستوں کی اردو اکیڈمیوں کے مالی تعاون سے بھی کچھ کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ جامعہ ہمدرد، نئی دہلی کے اشاعتی پروگراموں میں خاص اہمیت شیخ الرئیس بوعلی سینا کی مشہور زمانہ تصنیف "القانون فی الطب" کی از سر نو تدوین اور اس کے انگریزی ترجمے کو حاصل ہے۔ دائرة المعارف العثمانیہ، عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد نے عربی زبان میں قدیم ملتی مخطوطات کی ترتیب و تدوین کر کے اس صدی کی چھٹی دہائی میں انہیں شائع کیا ہے۔ جن میں سب سے زیادہ عظیم کتاب "احادیث علیہ فی الطب" ہے جو عظیم المرتبت طبیب محمد ابن ابو بکر زکریا رازی (۸۶۵-۹۲۵ء) کی تالیف ہے۔ اسے تیس جلدوں میں شائع کیا گیا ہے۔

سنٹرل کونسل فار ریسرچ اینڈ مانی میڈسن کی زیر نگرانی اس عظیم کام کے اردو ترجمے کا منصوبہ روپوش ہے۔ اب تک تین جلدیں چھاپی جا چکی ہیں۔ پہلی جلد امراض (سرک) (بیماریاں)، دوسری جلد امراض مین (آنکھ کی بیماریاں) اور تیسری جلد امراض اذان، انف و حلق (کان، ناک اور گٹھ کی بیماریاں) پر مشتمل ہے۔ چوتھی جلد آپ سے پیش نظر ہے جس میں امراض (پچھڑے کے امراض) کا بیان ہے۔

پچھڑے کی بیماریوں کے بارے میں اتنی تفصیلی معلومات کسی قدیم ملتی کتاب میں نہیں ملتیں۔ یہ زکریا رازی سے تجربہ علمی، معالجہ تجربات اور فنی حذاقت کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔ اس نے جن فنی باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے وہ ہر معالج کے لئے نشان راہ ہے۔ اس نے نہ صرف ربو، ضیق النفس اور نفث الدم کی تنصیبات بیان کی ہیں بلکہ پچھڑے کے زخم، سہل، ذات، لرید اور ذات الجنب کی تشخیص، فرقہ، ان کے اسباب، علامات اور علاج نیز سل کے بارے میں

حیرتناک معلومات اور اس کا علاج تحریر کیا ہے۔ اس نے اپنے تجربات کے ساتھ ساتھ دیگر قدیم اطباء مثل بقراط، جالینوس، سراجون، ابن ماسویہ، دیاستوریوس وغیرہ کے معائنہ تجربات کا تذکرہ بھی کیا ہے۔

کتاب الخاوی کی ان چار جلدوں کے اردو ترجمہ کی اشاعت ہندوستان کی آزادی کے پچیس سال پورے ہونے یعنی چشمن زریں سال کے موقع پر ہوئی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اس اہم کتاب کی تمام جلدوں کا ترجمہ حتیٰ الامکان جلد مکمل کر لیا جائے گا۔ ان تراجم کی اشاعت سے، محالجین، اساتذہ طب اور طلبائے طب کو یقین فائدہ پہنچے گا۔ اس کتاب کا گہرائی سے مطالعہ کیا جائے تو تحقیق کی نئی نئی راہیں سامنے آسکتی ہیں۔

امید ہے کہ کتاب الخاوی الکبیر فی الطب کی چوتھی جلد کے ترجمے کو ارباب فکر کے حلقوں میں مقبولیت حاصل ہوگی۔

خالد

(حکیم محمد خالد صدیقی)

ڈائریکٹر

سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن

نئی دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا باب

ربو، ضیق النفس، تنفس کی خرابی، تنفس میں سہولت پیدا کرنے اور پھیپھڑے سے اخلاط غلیظہ و پیپ وغیرہ کو ختم کرنے والی چیزیں۔

الاغضاء آمہ کے چوتھے مقام میں جہاں امراض شش کا تذکرہ ہے اس کا مطالعہ کریں۔ تنفس میں اچانک گلی پیدا ہو جائے، ساتھ میں سینہ کے اندر روم بھی ہو تو ایسی کیفیت میں سینہ کی جانب چانک بہ کثرت نزلوں کا اسباب ہوتا ہے یا قرب و جوار سے ماہ سینہ کی جانب اترنے لگتا ہے۔ مادہ اریں ضیق تنفس کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ قصہ الریہ کے شعبے اخلاط سے پر ہو جاتے ہیں۔ نیز ایک سبب یہ بھی کہ پھیپھڑے کے ارد گرد پیپ یا خون جمع ہو کر پھیپھڑے کو انہما علی مرت سے روک دیتا ہے۔ مذکورہ بال دونوں اسباب میں فرق یہ ہے کہ موخر الذکر میں پیش تر ذات اسباب یا مث الدم کی بیماری ہوتی ہے۔ ان میں سے کوئی چیز موجود نہ رہی ہو تو ضیق تنفس اور ربو کا سبب اخلاط ہلنی ہوں گے۔

کسی چیز کو مشکل تمکونے کے اسباب حسب ذیل ہوتے ہیں۔

۱۔ شے کا غلیظ ہونا۔

۲۔ شے کا رقیق ہونا۔

۳۔ ضعف قوت۔

اس قدر میں ان مقامات کا مطالعہ کریں جہاں تنفس کی خرابی پر استدلال پیش کیا گیا ہے۔

دوا:

پھیپڑے سے پیپ، قرحوں کی پرتوں اور تھلیوں کا ازالہ اور مؤثر طور پر ستیہ کرتی ہے۔ س کے لئے بھی مفید ہے۔
سیکینج، ۹ گرام، مر ۹ گرام، قردمانہ ۹ گرام، حرف ۹ گرام، آس ساڑھے چار گرام، شراب شیریں میں گوندھا ہوا چند بید ستر، گولیاں بنائیں۔ ڈھائی گرام نیم گرم پانی کے ہمراہ لیں۔ (جالینوس)

نہایت عمدہ ستیہ کرنے والے قرص:

سیکینج، حتم انجرو، حرف، قردمانہ، فلفل، ترمس، طبع انجیر میں گوندھیں۔ مقدار خوراک ساڑھے چار گرام ہمراہ ماء العسل ۳ گرام جسے فودنچ میں جوش دے لیا گیا ہو۔
۴۰۰ گرام شہد کو جوش دیں۔ گاڑھا ہو جائے تو اوپر سے فلفل ۳ گرام چس کر چھڑکیں اور دونوں کو اچھی طرح آمیز کر لیں۔ اسی مقدار میں سر (داخل کریں) روزانہ ساڑھے چار گرام استعمال کریں۔
بجہ منقہ ہے۔ (مؤلف)

نقل و حرکت کئے بغیر اور بخار کی عدم موجودگی میں جسے متواتر تنفس کا عارضہ ہو اسے ربوہ کی بیماری ہوتی ہے اسے نفس الانقباض کہتے ہیں کیونکہ ایسی کیفیت میں مریض ایستادگی کے لئے مجبور ہو جاتا ہے۔ (انقباض۔ ایستادہ ہونا، کھڑا ہونا) بوقت خواب کیفیت بڑھ جاتی ہے۔ سینہ بہت زیادہ ابھر آتا ہے کیونکہ اس وقت تنفس زیادہ سہل ہوتا ہے۔ سینہ تمام کا تمام پھیلتا ہے۔ البتہ قصہ الریہ یا پھیپڑے کے ارد گرد پیپ یا غلیظ رطوبت ہوتی ہے لہذا جو ہوا جذب ہوتی ہے وہ کافی نہیں ہوتی۔

پھیپڑے کے اندر از قسم دبیدہ دم اور قصبہ الریہ میں دم پیدا ہو جانے سے بھی راستہ کے تنگ ہو جانے سے ضیق تنفس ہو جاتا ہے۔ ان دونوں میں قصبہ الریہ کے اندر مادہ کی وجہ سے جو ضیق تنفس عارض ہوتا ہے اس میں فرق کرنا ضروری ہے کیونکہ علاج مختلف ہو جاتا ہے فرق یہ ہے کہ قصبہ الریہ کی وجہ سے جو تنگی لاحق ہوتی ہے اس کی وجہ سے بہت جلد ہوا داخل نہیں ہو پاتی۔ ہذا ہوا کھینچنے کے وقت سانس گہری ہو جاتی ہے اور جس میں پھوڑا ہوا اس کے ساتھ بخار ہوتا ہے۔ اگر یہ بار دہو تو شدید نقل ہو گا اور جو ضیق تنفس قصبہ الریہ میں ہوتا ہے اس کے ساتھ تھوک خارج ہوتا ہے۔ اس سے آرام ہوتا ہے مریض کھانسا چاہتا ہے۔ سینہ کے پھوڑے کی وجہ سے جو ضیق تنفس ہوتا ہے اس میں

سینہ کو دبانے سے تکلیف ہوگی۔ پھپھڑے کے ارد گرد اخلاط کی وجہ سے جو ضیق تنفس ہوتا ہے اس میں ایک مدت کے بعد نشت ہو گا مریض پہلو بدلے گا تو نشت ہو گا اور انصہاب کی کیفیت محسوس کرے گا۔

قصہ الریہ خلط غلیظ کا علاج یہ ہے کہ مقطع ادویات کے ذریعہ لطافت پیدا کریں۔ دہیلہ کا علاج یہ ہے کہ مہلطف ادویہ کو کام میں لائیں۔ لطیف اور پتلی شراب پینا موافق ہے۔ ابستہ پھپھڑے کے اندر پھوڑا ہو تو کم لی جائے۔ قصہ الریہ میں خلط غلیظ ہو تو پہ کثرت لی جائے کیونکہ جو دوائیں اس طرح کی رطوبتوں کو حقیقہ کرتی ہے وہ زہا کھنسی پیدا کرتی ہیں۔ کیونکہ شہہ غلیظہ اپنی لزوجت کے باعث آسانی سے اوپر نہیں پھنڑھتی۔ اسی طرح مریض کو زائد رطوبت کی بھی ضرورت ہوتی ہے کہ اس کے ذریعہ خلط کا اوپر چڑھنا آسان ہو جائے۔ (جالینوس)

سینہ کا حقیقیہ حسب ذیل وجوہ سے دشوار ہوتا ہے:

۱۔ سینہ کے اندر موجود شے کا غلیظ ہونا۔ اس میں تلطیف کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو ادویات مقطع سے پوری ہو سکتی ہے یا وہ بہت زیادہ غلیظ اور خشک ہو تو رطوبات لطیفہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

۲۔ سینہ کے اندر موجود شے کا رقت ہونا کیونکہ یہ ہوا سے نکل کر آتی ہے۔ علاج یہ ہے کہ نشت اور کثیر کے ذریعہ اسے غلیظ کیا جائے۔

۳۔ موجود شے کی کثرت۔ غذا کم کی جائے زیادہ نہ لی جائے۔ روزہ رکھیں، حقے کریں، مسهل لیں اور تخم انجیر، سبب کچ، بٹہ، الہمار، تخم حنظل اور بڈھے مرغ کا شوربہ استعمال کریں۔

۴۔ ضعف قوت۔ عطا اس سے مدد لی جائے۔ (مؤلف)

قصہ الریہ کی خلط غلیظ سے جو ربوہ لاحق ہوتا ہے اس میں خلط لزج کو توڑنے والی ادویات دی جائیں۔ بایں ہمہ دواؤں اور غذاؤں کے ذریعہ اس خلط کی رطوبت میں اضافہ کیا جائے۔ پھوڑوں میں مہلطف اور مختلف ادویات کی ضرورت ہوتی ہے۔ سب سے مفید دوائیں وہ ہوتی ہیں جو از قسم غاویہ (مصادہ جات) ہوتی ہیں کیونکہ یہ سب مہلطف اور مجتہد اور کچھ مسکن بھی ہوتی ہیں۔ ربوہ کے اندر وہی دوائیں سب سے زیادہ مفید ہوتی ہیں جو مہلطف ہوں اور طاقتور مسکن نہ ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ سرکہ عسل، خود عسل اور کنجبین عسلی اس میں سب سے زیادہ مفید ہے۔ طاقتور مسکنات سے اجتناب کریں کیونکہ خلط کو غلیظ کرتی ہیں۔ اس کا تھوکن دشوار ہوتا ہے۔ اسی طرح ان دواؤں سے پرہیز کریں جو سخت برودت پیدا کرتی ہیں کیونکہ یہ خلط کے اندر خمار پیدا کرتی ہیں اور اسے گاڑھا کر کے

جذب ہونے اور پھٹنے میں دشوار بنادیتی ہیں اور تھوکن مشکل ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ربوے نے ان ادویات کے وہی مرکبات عمدہ ہوتے ہیں جن کے اندر نہ اقیون نہ بیرونج وغیرہ اور نہ اسپغول۔ حتیٰ کہ اور زیادہ یہ مرکبات عمدہ ہوتے ہیں جب ان میں کوئی بھی قابض دوا شامل نہ کی جائے کیونکہ اس طرح کی دوا میں اس بیماری میں نہایت برعکس اثر کی حامل ہوتی ہیں۔ (جالیئوس)

جالیئوس نے واضح کر دیا ہے کہ ضرورت ہو تو غلط رقیق کو کیسے غلیظ کیا جاتا ہے۔ اسی طرح اس امر کی بھی وضاحت کر دی ہے کہ ان ادویات میں وہ دوائیں پلائیں جو طاقتور محض ہوتی ہیں۔ تلخیص پیدا کرنا چاہیں تو بہ کثرت لطیف رطوبات شامل کریں۔ نیم گرم پانی کے ذریعہ حمام، ماء الغسل، اور رقیق شراب لطیف کے ذریعہ جسم کی تربیب کریں۔ اس کے بعد ان ادویات کا اعادہ کریں جو نفث کے ذریعہ استیصال کرتی ہیں حتیٰ کہ تمام خلط کا صفایا ہو جائے، فلفل، قردمنا اور غردال کا استعمال صرف شہد ہی کے ساتھ کریں۔ پانی اور شہد ربوے لئے موزوں ہیں۔ (موصف)

ربوے کے لئے:

بصل عسل (جنگلی پیاز) کو نچوڑ لیں، پھر عصارہ پر اتنا ہی شہد ڈال کر کوئند کی آٹھ پر گاڑھا کر لیں اور استعمال کریں۔ ۵۲ گرام قبل از طعام و ۵۲ گرام بعد از طعام۔

دیگر:

فونج، حاشا، ایرسا، فلفل، دار فلفل، انیسون، شہد میں گوندھ کر ساڑھے چار گرام صبح و شام استعمال کریں۔ یا زریب و حب مغسول اتنا جوش دیں کہ پھٹ جائیں۔ پھر صاف کر کے کئی بار استعمال کریں۔ یا شیخ، سداب کی شافیں، جوش دیں اور شہد کے ساتھ گاڑھا کر لیں۔ مقدار خوراک ۱۳ گرام ہمراہ انہیں۔

ربوے کے مریضوں کے لئے حب مسہل:

یاد رہے کہ ربو نام ہے قصبہ اریزہ میں خلط غلیظ کا۔ تخم حنظل ۲۵ ۲ گرام، انیسون ۷۵ گرام پانی میں گوندھ میں اور گویاں بنالیں۔ استعمال سے ایک روز پہلے سادہ حقن دیں اور دوسرے دن تمام دوا ماء الغسل کے ہمراہ پلا دیں۔

دیگر:

حنظل، شیخ ہم وزن۔ پور نصف جزء اصل اسوس دو جزء، جوشیر دو جزء گولیس بنالیں مقدار خوارک ۵۰ گرام سے ۵۰۲۵ گرام تک۔ ایک گھنٹہ کے بعد ماء العسل ۵۰ گرام دیں۔ یہی دواء کے ساتھ بھی یہی طریقہ اختیار کریں۔

دیگر:

خردل ۵ گرام، طخ النخین ۲۵ گرام، عصارہ کشاہ ۲۵ گرام۔ آٹھ قرص بنالیں اور روزانہ پلائیں۔ ساتھ میں ماء العسل لیں دیں۔ (جالینوس)

ربو کے لئے مسہل:

شحم حنظل، گرام، تخم انجروہ ۵۰ گرام، پور ۵۰ گرام، افیتون ۵۰ گرام۔ ماء العسل میں گوندھ بطور شربت لیں اور تین گھنٹوں کے بعد ۷۰۰ گرام یا ۱۰۵۰ گرام ماء العسل نوش کریں۔

معیون:

ترہد، تخم انجروہ، لب قرطم، افیتون، سیباج، خردل، عصارہ معسل اور شہد میں گوندھ کر ۱۰۰۰ گرام کر دیں۔ مسہل ہے۔ بچہ صحیح کرتا ہے۔ اسہال مقصود نہ ہو تو ۵۰ گرام دیں۔

حب مسہل نفث غیر مسہل:

نر، فلفل، تخم انجروہ، سیباج، خردل، عصارہ معسل اور شہد میں گوندھ کر صبح اور بوقت خواب دیں۔ (مؤلف)

بیمبر دے کی صفائی کھانسی کے ذریعہ ہوتی ہے کیونکہ وہ تمام چیزیں جو مائی اور حد درجہ رقت ہوتی ہیں ہوا کے ارد گرد بہتی ہیں۔ ہوا کھانسی کے ذریعہ خارج ہوتی ہے۔ مذکورہ اشیاء کا اسباب اس بہت کے مخالف ہوتا ہے جس بہت میں ہوا چلتی ہے کیونکہ کھانسی کے اندر خارج ہونے والی ہوا کے ساتھ یہ اضطرار ہو رہا ہے، ظاہر ہے کہ اخلاط کی غلظت ان مقدار میں ہوگی جس مقدار میں ہوا کو دفع کرنا ممکن ہو۔ یہ اس کچھڑ کے مانند ہوگی جو قصہ الرے کے اندر بیٹھ جاتی ہے یا اس رقت پانی کی

طرح نہ ہوگی جو ہوا کے اثر سے متفرق ہو جاتا ہے بلکہ غلیظ اور رقیق ہونے میں معتدل ہوگی۔ لہذا لیسیدار خلط کو ترطیب ہی کی نہیں بلکہ تجلیہ کی ضرورت بھی ہوتی ہے۔ جلاء کا کام میٹھی چیزیں کرتی ہیں۔ اسی طرح تقطیع کا کام بھی میٹھی چیزوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔ کٹھی چیزوں سے ہوشیار رہیں یہی وجہ ہے کہ ماء العسل اخلاط غلیظہ کے اخراج کے لئے بیحد موافق ہے۔ کچھ لیسیدار خلطوں کے لئے ہے۔ ماء العسل کے بعد دوسرا نمبر ماء اشعیر کا ہے۔ اس کے بعد شراب شیریں کا درجہ ہے بشرطیکہ سینہ کے اندر کی چیز پختہ ہو چکی ہو اور اخراج کی ضرورت ہو۔

ربو اور سعال بوزھوں کو عارض ہو تو تقریباً شفا نہیں ہوتی کیونکہ ان بیماریوں کا پختہ ہونا نوجوانوں میں دشوار ہوتا ہے چہ جائے کہ بوزھوں میں۔

ربو کے مریضوں کا علاج ایسی چیزوں سے کریں جو کثرت سے بلغم کا اخراج کرتی ہوں۔

تذہیر ملاحظت:

شیریں شراب ملاحظت اشیاء کے ساتھ استعمال کی جائے تو سینہ کے مادوں کا اخراج کرنے کے لئے عمدہ ہے کیونکہ ممکن محلل اور مرقق ہوتی ہے۔ سینہ کے مادے سخت ہوں تو سہولت اخراج کے لئے ترطیب کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ سخت چیز کا اخراج مشکل ہوتا ہے۔ یہ زیادہ طاقت ور شے کی محتاج ہوتی ہے۔ اس میں شدید کھانسی سے میحان پیدا ہو اور بیحد خشک اور زیادہ بھی ہو تو شدت سعال سے رگوں کا پھٹ جانا قہقہہ ہے۔ لہذا احتلا کو رقیق کریں، تھوڑی لطافت پیدا کریں تا کہ اخراج آسان ہو سکے۔ دھیمپڑے کی تمام ریشیں ایک ہی جڑ تک پہنچتی ہیں۔ اور وہ ہے قلب کی تجویف ایسر۔

(جالینوس)

اسی طرح سے ضیق تنفس میں سب سے پہلے بائیں پہلو کی فصد کھولی جاتی ہے کیونکہ اس کی ای تجویف سے شریا نہیں نکلتی ہیں اور اسی سے قلب کو ہوا کے ذریعہ راحت پہنچتی ہے۔ اس پہلو میں خون ہکا ہو جائے گا تو جبراً شادہ ہو جائے گا اور انہما علی حرکت زیادہ سے زیادہ آسان ہو جائے گی۔ قلب کی اسنی تجویف اس خون کے لئے خاص ہے جو جگر سے دل کی جانب سے آتا ہے۔ اسی کے خفقان قلب اور استاء دموی میں اس جانب کی فصد کھولنا ہوتا ہے۔ (مؤلف)

ضیق النفس کی ایک قسم سر سے سینہ کی جانب اترنے والے دائمی نزلوں کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ اوپر سے موصوۃ بن سے اندر بچ اور ایون ہوتی ہے کے ذریعہ نزلوں کو روک دیا جائے۔ سب سے عمدہ دوا گل ارمنی ہے کیونکہ یہ نزلوں کو قطعی طور پر روک دیتی ہے۔

بھیچھڑے کے اندر کوئی چیز نکل جانے کے محتاج ہو تو ایسی صورت میں کھانسی مفید ہے۔ اسے حسب ضرورت پیدا کریں۔ طبع زود اخراج کو آسان کرتی اور شہم کو چلا دیتی ہے۔ انجیر سفید ۵ گرام، زود فائے خشک ۵ گرام، منقہ ۵ گرام، بیج سوسن ۵ گرام، بیج کرفس ۵ گرام، کشنیز بٹر، ۵ گرام، سباج ۵ گرام، تربہ منقشہ ۵ گرام، جوش دیں۔ پانی ایک چوتھائی رو جائے تو مچان کر نوش کریں۔

بل بخار سینہ کے مزمن دردوں میں صبح فرہ کھور کے ساتھ جوش دیں اور اس میں زیادہ شہد شامل کریں اور انکاروں پر گاڑھا کر لیں۔ حتیٰ کہ اعتدال کے ساتھ گاڑھ پین آجائے۔ کھانے سے بہت پہلے استعمال کریں۔ (جائیسوس)

ربو کی آٹھ قسمیں سینہ کے اندر محبوس ریاچ سے ابھرتی ہیں جو سینہ کے اندر نفع پیدا کر دیتی ہیں۔ ان کا علاج ان ادویات سے کریں جو مفتوح سدود ہوتی ہیں۔ شہد، بابونہ، مرزنجوش، جوش دے کر اس کے ذریعہ سینہ اور پہلوؤں کی تکمید کریں، پہلوؤں پر روغن جردیں، روغن غار، روغن سداب اور گرم روغنیاں کی تریح کریں۔ شہد ٹایا (۱) اور امر دسیہ (۲) پلائیں۔ قے کر انہیں اور ۵ گرام سبکین یا جاؤ شیر پلائیں۔

ربو رطوبی کے لئے:

لفعل سفید ۵۰ گرام، مانخو ۵۰ گرام، قودنج ۵۰ گرام، بیج کرفس ۵۰ گرام، حاشا ۵۰ گرام۔ شہد میں گوندھ کر گولیاں بنالیں۔
مقدار خوراک:

۵۰ گرام ہر اواء العسل نوش کریں۔

سینہ کے اندر محبوس ریاچ سے پیدا شدہ ربو کے لئے:

جند بید ستر یک جزء، عاشق یک جزء، بابونہ ۵۰ گرام، ہر اواء العسل پلائیں۔

دیگر:

حقیق، حاشا، ایرسہ، فلفل سفید، انیسون، ہم وزن شہد میں گوندھ کر مرہض کو ۵۰ گرام ہر اواء

(۱) مانخو یا یعنی دواہ جادو۔ (۲) امر دسیہ کہ جس میں صلیب ایک محبوب ہے۔

الحسل پلائیں۔

تے آور، مخرج فضول اور مسکن ربو، بے نظیر دوا:

خردل ۵ گرام، نمک ۵۰۰ گرام، بورہ ارمنی نصف، نظردن ۵۰۰ ملی گرام۔ مقدار خوراک ۵۰۰ گرام ہمراہ آب تازہ و شہد ۵۰۰ گرام۔ شہد ۳۵ گرام ہونی چاہئے۔ ربو کے ساتھ خلطت سہہ بھی ہو تو وہاں کے اندر غلغلا، افسستین، فوہ اور زرد لوند وغیرہ شامل کریں پھپھڑے اور سینہ کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے ربو عارض ہو تو انبساط پر اکتفا نہ کریں اس کے لئے تنفس کا تھراک کریں۔ صیب کے چھوٹے معدہ میں حالت ہوا کرتی ہے۔ (اھرن)

بلغم غلیظ کے لئے:

استقلو قدر یون ۵۰ گرام نوش کریں۔ ملطف اور مخرج بلغم ہے۔ اس باب میں عجیب اثر ہے۔ پھپھڑے کی شدت پوست و حرارت سے پیدا شدہ ربو کے لئے جس میں اخراج نہ ہو رہا ہو تو گدھی اور بکری کا دودھ استعمال کریں۔ بتدریج تین ہفتے۔ (طبری)

ضیق تنفس کے ساتھ سینہ میں حرارت بھی ہو تو میرد طین مرہم اور قروطیوں کو استعمال کریں۔ مثلاً روغن بنفشہ، معاب رجدہ اور اسپغول وغیرہ سے تیار کردہ قیر و حیاں۔ غالب برودت بھی ساتھ ہو تو گرم روغنیاں اور صلیبیات مثلاً روغن زکس، روغن سوسن، بابونہ و ماخونہ وغیرہ استعمال کریں۔ ضعف عضلات تنفس جس میں مریض ایسا دھوئے بغیر سانس نہیں لے سکتا۔ روغن سوسن مفید ہے۔ (اھرن)

یہ سوا تنفس کی ایک ایسی قسم ہے جو فقط ضعف عضلات سے لاحق ہوتی ہے۔ علامت یہ ہے کہ سرخی ہوگی نہ کھانسی، صرف سانس میں تنگی ہوگی۔ ضیق النفس کبھی پوست کی وجہ سے بھی ہوتی ہے۔ اس میں جسم کمزور اور سخت ہوتا ہے۔ مقدمہ تدریج سے بھی اس کا پتہ چل سکتا ہے۔ گرم پانی سے علاج کریں۔ پیسہ بٹ اور روغن کدو کے ذریعہ ترویج کریں۔ دودھ اور پانی ہم وزن میں تھوڑا بنفشہ اور فانیہ جوش دے کر پلائیں، مفید ہوگا۔ شدید حرارت سے ضیق تنفس عارض ہو عرق کا سنی، عنب الصلب، سکرا اور بنفشہ سے علاج کریں۔ رطوبت غلیظ سے پیدا شدہ ضیق تنفس میں شہد نایا اور عرق

سدا ب دیں۔ رطوبت غلیظہ کا اخراج مطلوب ہو تو حلوہ اور منقہ بارش کے پانی میں جوش دے کر پلائیں۔ منقہ ۲۰ گرام، حصہ مغسورہ ۲۰ گرام بارش کے ایک کوزے (تقریباً ۱۰۰ ملیٹر) پانی میں خوب اچھی طرح جوش دے کر صاف کریں اور صبح و شام روزانہ نیم گرم استعمال کریں۔ نفث الدم کی کسی قسم سے قصہ الری کے اندر انجماد خون سے کبھی نہایت شدید قسم کا ضیق تنفس ابھر آتا ہے۔ اس کے لئے کچھ ایسی چیزیں دیں جو خون کو پگھل دیں۔ یہ مسطف ہوتی ہیں۔ اخراج خون تک قابض ادویہ سے پرہیز کریں۔ سینہ تنگ اور پیچھے اچھوتا ہو تو آدمی طبعی طور پر جھلائے ضیق تنفس ہوتا ہے۔ (مؤلف)

ربو جو انتصاب نفس کا نام ہے کا علاج یہ ہے کہ لیسدار کیموس کو لطیف بنادیا جائے، اس کے لئے ایسی دوائیں استعمال کریں جو غلط لائن (کیمسدار) کو رقیق کر دیتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مریض کو سرکہ عنصل، سیکچین عنصل یا رتھائیرا، مسلسل اسہال، عاتقور دواہل اور مولی کے ذریعہ قے کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ دواؤں میں زراوند مد جرح، قنطاریون کبیر، تخم فودج، زوداء اور شونیز استعمال کی جاتی ہیں۔ فصد کی ضرورت ہو تو ان دواؤں کے استعمال سے پہلے فصد کھویں۔ سینہ کو حرکت دیں، مرقق و مسطف ادویہ مثلاً روغن سداب، روغن شہت وغیرہ سے قمرق کریں۔ روغنیت میں حسب ذیل نسخہ شامل کریں۔

نسخہ:

انیسون، وردی شراب سوختہ، کلی نور، اذخر، زرنغ، بورہ، روغن میں شامل کریں اور سیب سے متصل اعضاء پر ماش کریں۔ وہ ضداد بھی مستعمل ہے جو مائی قسم کے فضلات کو جذب کریتے ہیں۔ بالکل ویسے ہی جیسے استقاء کے لئے استعمال میں لے جاتے ہیں۔ کبھی شربت غسل کے ساتھ بورہ بطور مشروب استعمال کرتے ہیں۔

دیگر:

بورہ ۵ گرام، قنفل ۵ گرام۔ بخ نجد ان ۲۱ گرام۔

مقدار خوراک:

ایک چمچ (۹ گرام) ہر روز آب تازہ۔

ربو کے مریضوں کے لئے قے کی دوا:

خردل ۵ گرام، بورہ ۵ گرام، عصارہ نشاء الحمد ۵۷ ملی گرام۔ اسی وزن کے برابر

روغن بادام۔ بکثرت فضلات کا اخراج ہو گا اور کسی تکلیف کے بغیر جسم کا سقیہ ہو جائے گا۔ شدت رو میں اگر اختلاقی کیفیت پیدا ہو جائے تو اگر ام بورہ پانی اور شہد ۵۷ اگر ام اور حرف ۷۷ اگر ام کے ہمراہ فوری افاق ہو گا۔ یہ عرق النساء میں بھی مفید ہے۔ (بولس)

کثرت بول پیدا کرنے والی ہر چیز سینہ کی محتاج تھقیہ خلط کے لیے خراب ہے کیونکہ اس سے رقیق باغم توکل جائے گا لیکن سینے کے اندر باقی رو جائے گا۔ اسکی صورت میں مرطوب رقیق غذا میں استعمال کریں۔ (اسکندر)

حرارت کی موجودگی میں ربو کا علاج:

دودھ کے ساتھ پودینہ پکا کر پلائیں۔ مریض بچہ ہے اور باغم خارج نہیں کر سکتا تو پودینہ اس کے دودھ کے ساتھ پکا کر صلق میں پکائیں یا دودھ میں عرق بادیان شامل کر کے پکائیں اور بچے کو پلائیں (ابن ماسویہ)

ربو کا سب سے اعلیٰ علاج:

زراندہ جرت اور تخم پودینہ۔ (اریناسیوس)

بہت الصوت (کھینٹھن) کی عدم موجودگی میں باغم کا اخراج مشکل سے ہو رہا ہو تو اس کی وجہ سے سست ہوتی ہے۔ اور بہت الصوت کی موجودگی میں یہ کیفیت مرطوب کا نتیجہ ہوتی ہے۔ (بہداج) خربق سفید، پودینہ کوہی، تخم انجور، فلفل بقر قلیل گوندہ کرگو یاں بنالیں اور مریض کو دیں۔

(ابن ماسویہ)

تدی کو متواتر تنفس کی شکایت ہو اور یہ کیفیت معصوم ہو جو حالت نزاع میں ہوتی ہے تو یہ ربو کی بیماری ہوتی ہے۔ اسکی حالت میں لطافت پیدا کرنے والی تدبیر اور ہچھڑے سے خلیق خلط کا اخراج کرنے والی شے موزوں ہوتی ہے۔ ہچھڑے کو معتدل طور پر گرمی بخونچائیں۔ اس کے لئے ریاضت، دنگ (ماش) اور دواؤں سے کام لیں۔ ماش رومان کے ذریعہ کریں تیل کے قریب بھی نہ جائیں۔ اس کے لک سے تکلیف پیدا ہو گئی ہو۔ ریاضت سست ہوتی چاہیے۔ تخر میں تیز کریں۔ حمام سے روک دیں خاص کر موسم سرما میں۔ تمام مرطب اشیاء سے پرہیز لازم ہے۔ پختہ گرم روئی جس کے اوپر انیہوں، شوٹہ، زریہ، دور (۱) طرح حقیقی چھڑک دی گئی ہو مفید ہے۔ سبزیوں میں رشار، مون،

۱۱۱۔ سست سے رہا ہوا ہوتی ہے، آدھان میں پانی جاتی ہے۔ پرانی کو پیسے سے لے آتی ہے۔

صحر، انیسون، نفع، چقدر، اور خردل مفید ہے، خرگوش، ہرن، وں ہارہ سٹھوں کے گوشت بھی مفید ہیں کیونکہ خشک ہوتے ہیں، وں مزیوں کے گوشت خاص طور پر مفید ہیں۔

موٹا اور نفخ پیدا کرنے والا اناج معطر ہے کیونکہ اس سے ضیق تنفس پیدا ہوتا ہے۔ شراب ریحانی پرانی اور ماء الفسل استعمال کریں۔ شراب ہر قسم کی کم استعمال کریں۔ ٹھنڈی شراب استعمال نہ کریں۔ کھانے کے بعد شراب نہ پئیں۔ یکبارگی بھی نہ پئیں بلکہ ممکن حد تک مؤخر کریں اور تھوڑا تھوڑا پئیں، کم سوئیں کیونکہ زیادہ سونے سے مریض تو کچھ تندرستوں کو ضیق تنفس ہو جاتا ہے۔ کھانے کے بعد اور دن میں نہ سوئیں۔ الایہ کہ دن میں نہ سونے سے کمزوری اور حرارت اور ٹکان، حق ہو جاتی ہو۔ ذی صورت میں دن کے اندر تھوڑا سولیں۔ روزانہ ایک یا دو دست غذاؤں یا مین شیا کے ذریعہ آجاء چاہئے۔ بڑھے مرغ کا شوربا، معطر قرطم، بلباب، چقدر، کبر نمکین، طرح غنق موزوں ہے۔ کھانے سے قبل استعمال کریں۔

ماء الشحیر میں تھوڑی فریون مل کر پلائیں یہ بحد مفید ہے۔ افتیمون کی بحد تعریف کی گئی ہے۔ ے گرم طلاء (۱) کے ساتھ پلائیں۔ یہ تہیر نکلتی طبع کے سے کافی ہیں، سینہ پر روغن سوسن، روغن غار، روغن شبث، سداب اور خوشبودار گرم روغنات کی تریخ (ماش کر کے نرم کرنا) کریں۔ ان روغنوں کے ساتھ تھوڑی موم بھی حل کر لیں۔ تاکہ دوسرعت سے تھیں نہ ہو سکیں۔ روزانہ ڈھائی گرم زرداندہ جرح عرق سداب تر میں ساڑھے تین گرم کے برہگوں یا کر پلائیں۔ سرکہ میں غم قرص بگلو دیں اور یہ سرکہ پلائیں۔ ے گرم رشاد، روغن بادام شیریں کے ساتھ پلائیں۔ شروخ میں قنطوریون غلیظ پلائیں۔ اور آخر میں قنطوریون رقیق دیں۔ یہ بحد مفید ہے۔ اسے شہد میں گونی بنا کر دیں نہایت عمدہ ہے۔ اس سے بھی زیادہ مفید حسب ذیل جو شانہ ہے

جوشاندہ:

زوفائے خشک، فراسیون، اصل السوس، ایرس، کذریوس، جعدہ، حاشا، فوذنچ، اسپر روغن بادام تلخ یا روغن حب صنوبر پکا کر پلائیں۔ حب افار، محصل، بناست، (صمغ بطم) اور عاقرقرص، موزوں ہیں۔ جاؤ شیر، سب سے زیادہ مؤثر ہے، مگر احتیاط سے دی جائے۔ کیونکہ اعصاب کو متاثر کر دیتی ہے۔ ایک دوا سے دوسری دوا کی جانب منتقل ہوتے رہیں تاکہ طبیعت سی ایک دوا کی عادی نہ ہو سکے۔ زیادہ مؤثر دوا باتھ نگ جانے تو اسے پابندی سے استعمال کریں۔ ربو میں سب سے بہر نمک،

(۱) پکا ہوا معادہ انگور۔ غم میں اسے مصلح کہتے ہیں۔

مولیٰ اور سنگجین عذصلی کے ذریعہ بالخصوص غذا کے بعد تے کر دینا ہے۔ خربق پر انحصار کریں تو یہ اور زیادہ مؤثر ہے۔ بایں ہمہ یہ ناپسندیدہ بھی نہیں ہے۔ نیز سینہ کے امراض میں اس سے کوئی اندیشہ نہیں ہوتا۔ چاہیں تو خربق کو مولیٰ میں گڑو کر سنگجین کے اندر بھگودیں، اس کے بعد مولیٰ کھالیں۔ اس میں کوئی اندیشہ نہیں رہتا۔

مریض سینہ کا کمزور ہو تو تے کرانا قطعاً ترک کر دیں، اس کی جگہ قہاء الحمار، فراسیون، غاریقون اور افیتون کے ذریعہ مسلسل اسہال لائیں۔ اسہال کے ساتھ یہ دوائیں بالخصوص مفید ہیں لہذا مہینہ میں چار بار استعمال کریں۔ میں نے اس کے ذریعہ ایک کثیر مخلوق کو محتجاب کیا ہے۔ یہ مہینہ ہو تو قسطوریون اور حنظل وغیرہ کے ذریعہ حقہ استعمال کریں۔

ربو کے لئے عمدہ سفوف:

رشادہ ۵۰ گرام، سمسم (فل) ۷۵ گرام، قرص ۳۵ گرام، زودقائے خشک ۳۵ گرام، فانیذہ ۳۵ گرام۔

منقی صدر گولی کا نسخہ:

غاریقون ۱۳، اصل السوس مقشر ساڑھے تین گرام، فراسیون ساڑھے تین گرام، تربد ۵، یارج ۴، شحم حنظل ۴، عطر روت ۲، نر ساڑھے تین گرام، تلخج کے ساتھ گولیاں بنالیں۔
مقدار خوراک:

۷ گرام ہمراہ آب نیم گرم۔

بخار نہ ہو تو بلعوق حلبہ اور انجیر بجمہ مفید ہے۔ ربو کے ساتھ بخار بھی ہو تو علاج بجمہ دشوار ہے۔ ضرورت ہوتی ہے کہ حرارت کی مقدار میں نرمی برتی جائے۔ اس بیماری میں باری طویل ہونے سے گھبراہٹیں نہیں کہ اس میں باری طویل ہوتی ہی ہے۔

ربو اور پرانی کھانسی کیلئے بخور کا نسخہ:

زرخ، کبریت، ہم وزن پیہ گردہ میں گوندھ کر ایک قیف کے ذریعہ بخور (دھونی) دیں۔

مذکورہ بیماری اور سل کیلئے دیگر نسخہ:

پھپھڑے کو خشک کرتا ہے۔ نر، سلیج، زعفران، ہم وزن، شراب میں گوندھیں اور ساڑھے تین

گرام لے کر بخور دیں۔

دیگر سعال مزمن کے لئے:

اس تنفس میں فوری کشادگی پیدا ہوتی ہے۔ زرخ زرد زرد اور اندھیل میں کر گائے کے تھی میں گوند میں اور گولیاں بنائیں۔ ساڑھے تین گرام کی مقدار لے کر دھونی دیں۔ عجیب الاثر ہے۔ روزانہ تین بار دس دن تک یا اس کے تک بھگ صبر ستو طری کے ذریعہ دھونی دیں۔ یاد دھونی کے لئے لہنی ساکنہ، بارزد، اور زرخ استعمال کریں۔ یہ سب عمدہ ہیں۔ (ابن سرائیون)

حب منقی خصوصیت سے آلہ تنفس کے لئے:

غاریقون ۳، ایرسا، فراسیون، تربد ۳، یارج فیقراء ۳، شحم حنظل ۲، انزوت ۲۔ مقدار خوراک ۱۰ گرام سے ۲۰ گرام تک (حشین) مدربول ادویات سینہ کے مادہ کو خارج کرنے کے لئے موزوں نہیں ہے کیونکہ یہ اس سے بھی زیادہ گرم ہوتی ہیں۔ لہذا ہمیشہ خشکی پیدا کریں گی۔ ان دواؤں کو قاطع ہونا چاہئے۔ اور وہ بھی اس حد تک گرم نہ ہوں کہ شدید خشکی پیدا کریں۔ نیز انہیں مرطب چشموں اور مشروبات کے ساتھ استعمال کرنا لازم ہے۔ (جالینوس)

جالینوس نے پیچہ دے کے امراض پر جہاں الاعضاء الالمہ میں لکھا ہے وہاں یہ لکھا ہے کہ ربو جو تھوڑا تھوڑا کر کے شروع ہوتا ہے اور پھر مریض کو گرفت میں لے لیتا ہے سوء مزاج بارد کا نتیجہ ہوتا ہے اور ایک زمانہ کے بعد پیچہ دے کو رطوبتوں سے پُر کر دیتا ہے۔ یہ کیفیت زیادہ تر بوڑھوں کو پیش ہوتی ہے۔ اس کا علاج ممکن حد تک سینہ کو گرمی پہنچانا ہے۔ ضرورت پر خردل اور انجیر کا گرم منہد بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ نیز ملک، مر، اور جاد شیر سے بنی ہوئی گولیاں رات کو منہ میں رکھی جاسکتی ہیں۔ (مؤلف)

ربو کے لئے ایک عمدہ دوا:

خردل انجیر کے ساتھ کوٹ کر گولیاں بنالیں اور استعمال کریں۔ یہ انتہائی علاج ہے۔

ملطف تدبیر:

مسلحہ طاقت پیدا کرنے والی تدبیر سے ربو کا اڑا۔ ہو جاتا ہے۔ (مولف)

ربو اور بہت زیادہ مرطوب کھانسی کے مادہ کو توڑنے کے لئے اس سے زیادہ موثر تدبیر اور کوئی نظر نہیں آتی کہ مریض کو قے کرائی جائے اور اسے ہدایت کی جائے کہ یا داز بلند طویل قراءت کرے۔ اس سے بلغم کا بھجدا اخراج ہوتا ہے۔ (مولف)

پرساؤ شاں سینہ سے لیسدار غلیظ اخلاط کا اخراج بزور کر دیتی ہے۔ یہی اثر پادام تلہ کا بھی ہے۔ زراوندہ حرج کی بھی یہی شان ہے۔ (جالینوس)

قیس آرائی میں یہ بات آچکی ہو کہ مادہ زیادہ ہے اس کی وجہ سے اخراج رکا ہوا ہے تو ایسی حالت میں دواء مسہل کے ذریعہ جسم کا استفراغ کریں۔ (جالینوس)

مخرج بلغم معوقوں کے اندر راسن شامل کر دی جائے تو اس کا عمدہ اثر ہوتا ہے۔ (جالینوس)
حاشا بلغم کے اخراج میں سہولت پیدا کرتی ہے۔ پودینہ نہری خلط سینہ کے باعث پیدا شدہ ضیق انفس میں مفید ہے۔ پودینہ کو ہی اس سے بھی زیادہ طاقتور اور بھجدا مفید ہے۔ حرف اور خردال ربو سے لئے عمدہ ہیں۔ قنطاریوں کبیر کی جز ضیق انفس اور پرانی کھانسی میں مفید ہے۔ شو نیز ربو کے لئے عمدہ ہے۔ زفت رطب ربو کے لئے بھجدا عمدہ ہے۔ نعیم قریش اخراج بلغم میں معاون ہے۔ فراسیون اخراج کے ذریعہ سینہ کو صاف کر دیتی ہے۔ زراوندہ سے اخراج میں سہولت ہوتی ہے۔ پائیں ہمد قلع الدم کے لئے عمدہ ہے۔

ساسالیوس انتصاب انفس میں مفید ہے۔ نر ربو اور پرانی کھانسی کے لئے عمدہ ہے۔ ربو کے لئے سب سے زیادہ مفید دوا ستولو قدریون ہے۔ رینہ المصلب (لومزی کا پھپھڑا) خشک کر کے چٹا ربو میں مفید ہے۔ (دیاستوریوس)

رینہ المصلب تر کو نصف وزن راہ کے ساتھ کوٹ کر دھوپ میں خشک کر لیں۔ پھر شہد کے ساتھ گوندھ کر محفوظ کریں۔ روزانہ ۸ گرام ۱۰۸۰ ملی لیٹر خاص شراب کے ساتھ استعمال کریں۔ نہایت عجیب الاثر ہے۔ چار دن استعمال کریں۔ (اطہور قس)

ایر سا اخراج میں بھجدا سہولت پیدا کرتی ہے۔ سینہ کی غلیظ رطوبتوں میں طاقت پیدا کرتی ہے۔ قردمانا سینہ کی غلیظ رطوبتوں کے سے عمدہ ہے۔ حب ہسار ربو اور ضیق انفس کے لئے عمدہ ہے۔ ربو اور ضیق انفس کے لئے نر کا مشروب بقد نصف گرام استعمال کیا جاتا ہے۔ حب اخار ربو اور ضیق



النفس کے لئے عمدہ ہے۔ انجیر ربو کے لئے عمدہ ہے۔

مولی ربو اور ضیق النفس کے لئے عمدہ ہے۔ کراث شامی سینہ کے غلیظ اخلاط کا اخراج کرتی ہے۔
 نفث کو لعوقوں میں شامل کرنے سے غلط خلیط کا اخراج ہوتا ہے۔ یہ سعال مزمن میں مفید ہے۔
 عنصل، ربو، سعال مزمن، اور سینہ کے کھر درے پٹن میں عمدہ ہے۔ قرعہ ششم ہو تو اس سے اجتناب
 کریں۔ غاریقون ربو میں مفید ہے۔ زراوندہ حرج ربو کے لئے عمدہ ہے۔ قسطوریون بھر ربو سعال
 مزمن اور نفث الدم کے لئے عمدہ ہے۔ (دیا ستوریدوس)

نفث الدم کے ہمراہ ربو ہو تو یہ مفید ہے۔ (مؤلف)

ماء العسل کے ساتھ زوفا ربو، سعال مزمن اور عسرتنفس میں مفید ہے۔ پودینہ ربو اور ضیق
 النفس کے عمدہ ہے۔ حاشار بو اور ضیق النفس کے لئے عمدہ ہے۔ ساسالیوس سعال مزمن کی شافی دوا
 ہے اور عسرتنفس میں بیحد مفید ہے۔ عسرتنفس جس میں مریض کھڑے ہونے پر مجبور ہو جاتا ہے، کے
 لئے زیرہ سرکہ میں ملا کر پانی کے ہمراہ استعمال کرتے ہیں۔ نظرون کے ساتھ شو نیز استعمال کرنے
 سے عسرتنفس جس میں مریض کھڑے ہونے پر مجبور ہو جاتا ہے، کو تسکین ہوتی ہے۔ سبکبنم درد سینہ اور
 سعال مزمن کیلئے عمدہ ہے۔ یہ سینہ کے غلیظ فضلات کا قلع قمع کر دیتا ہے۔ قند سعال مزمن، عسرتنفس اور
 ربو میں مستعمل ہے۔ (دیا ستوریدوس)

جس مریض کے سینہ میں بخار کے بغیر مزمن درد ہو اس کے لئے حلہ، فرپہ، کجور، کے ساتھ
 پکا کر اس کا شیرج (عصارہ) لے لیں اور ہم وزن شہد کے ساتھ ملا کر آٹپ پر اس قدر پکائیں کہ معتدل
 طور پر گاڑھا ہو جائے۔ اس گاڑھے عصارہ کو کھانے سے بہت پہلے استعمال کریں۔ (جالینوس)

حلہ سینہ کو صاف کرتی ہے۔ (خوز)

زیرہ سرکہ کے ساتھ چنار بو میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

گرہ پانی چنار بو اور سعال میں عمدہ ہے (سند عصار)

میرے اپنے تجربہ کے مطابق معجون قند کا نسخہ :

زودنا، قردمانا، ایرسا، تخم انجرو، غاریقون، افیتون وزن سب کے وزن کے برابر شہد میں معجون
 بنائیں۔ مقدار خوراک ہفتہ وار، ۸ گرام۔ حتیٰ کہ درد کا ازالہ ہو جائے۔ عجیب اثر ہے۔ روزانہ
 ساڑھے تین گرام، ماء العسل کے ساتھ استعمال کیا جاسکتا ہے۔ (مؤلف)

امراض سینہ کے علاج کے لئے عمدہ مرکب:

کف دریا، خر، نظرون، روغن بسماں، فریون، میعہ سالکہ، ہم وزن (۳۳-۳۳ گرام) یکجا کر کے سینہ کی تمریح کریں۔ یہ حسب ذیل بیماریوں کے لئے مفید ہے
۱۔ قصبۃ الریہ کی تشقی، جس کی وجہ سے ہوا جلد داخل نہ ہوتی ہو اور ہوا داخل کرتے وقت صاف طور پر گہری سانس لینا پڑتا ہو۔

۲۔ سینہ میں بخار کے ساتھ پھوڑا ہو تو ٹھنڈک کی موجودگی میں شدید شغل محسوس ہوتا ہو۔
۳۔ قصبۃ الریہ میں پھوڑے کے ساتھ اخراج بلیغم بھی موجود ہو اور کھانسی کی تحریک ہو۔
اخراج سے سکون محسوس ہوتا ہو۔

۴۔ سینہ میں پھوڑا ہو اور دبائے پر درد محسوس ہوتا ہو۔
۵۔ پھیپھڑے کے ارد گرد اخلاط موجود ہونے سے ایک مدت کے بعد اخراج ہوتا ہو۔ شغل محسوس ہوتا ہے۔ پہلو بدھنے پر انقلاب انفس پیدا ہو جاتا ہو۔ (جالیئوس)
افیتون کی طرح انہماک حالت میں بغیر چھوٹے استعمال کرنا یوں مفید ہے۔
اہلبور سقس کے مطابق انسان کا بڑا پیشاب سانس کی تشقی اور انقلاب انفس میں مفید ہے۔

(جالیئوس)
تخم انجرو کوٹ کر شہد کے ساتھ چائے سے غسٹریس جس میں مریض انقلاب (سینہ پھڑکنے) کے لئے مجبور ہو جاتا ہے، رک جاتا ہے، یہ فضلات سینہ کا اخراج کر دیتا ہے۔ بڑا انجرو واء اشعر کے ساتھ پاکر استعمال کرنے سے سینہ کے اخلاط غلیظ کا اخراج ہوتا ہے۔ (دیا ستوریوس)
تخم انجرو کا مشروب سینہ اور پھیپھڑے سے اخلاط غلیظ کا اخراج کرتا ہے۔ (جالیئوس)
انجرو سینہ اور پھیپھڑے سے غلیظ رموتوں کے اخراج میں معاون ہے۔ (اریپاسیوس)
رو میں بڑا ارغوان و ارام شہد کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔ اشقیل ۳ عدد۔ شہد کے ساتھ استعمال نہ رو میں فائدہ ہوتا ہے۔ کیا بھون کر کھانا بھی مفید ہے۔ ابالے ہوئے کا بھی یہی اثر ہے۔ شہد کے ساتھ چائے ہیں۔ (دیا ستوریوس)

رو میں مفید ہوتا ہے اشقیل کا خاصہ ہے۔ اشق شہد کے ساتھ استعمال کرنے سے یا ماء اشعر کے ساتھ چائے سے رو غسٹریس جس میں مریض سینہ کھڑا کرنے پر مجبور ہوتا ہے اور سینہ کی

رطوبت میں فائدہ ہوتا ہے۔ (دیا ستوریدوس)

روغن ہلسا چونکہ فضلات کو پختہ کر دیتا ہے اس لئے حشرات کو موافق ہے۔ جب ہلسا کا مشروب انتصاب النفس میں مفید ہے۔ نابالغ بچوں کا پیشاب چنانچہ حشرات کے لئے موافق ہے۔

(دیا ستوریدوس)

ضیق النفس میں بچوں کا پیشاب مجرب ہے۔ مگر اس کا فائدہ غیر مفید اویہ کے مقابلہ میں زیادہ نہیں ہے۔ (دیا ستوریدوس و جالینوس)

بالغی سینہ اور پیچھے کے مخاط کے اخراج میں مددگار ہے۔ (دیا ستوریدوس)
 بیہوش (بصل الزیر) ایک بار اہل کراستھاں کراستھا سے تھوڑے اخراج ماہ کی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ دوا بار بار لے کر اتر کر ہو جاتا ہے۔ (دیا ستوریدوس و جالینوس)

پرسا و شام کا جوش اندہ سینہ اور پیچھے کے سینہ اور مخاط غلیظ کے اخراج میں معاون ہے۔
 باب الاذن جیسا کہ تذکرہ ہو چکا ہے پر اسے مرغ کا شاربہ سفید و قرطم کے ساتھ استعمال کرنے سے۔ جو میں یخ قطع ہوتا ہے۔ بشرطیکہ اس کے ذریعہ بار بار اسہال لایا جائے۔ (دیا ستوریدوس)
 یا ابن ماسویہ کے مطابق اسے پکا جائے۔ اثرات ربو میں یخ مدد ہے۔ زراعت مدد حرق کا مشروب مفید ہے۔ انیس، شہد اور مداد کے ساتھ زونا کا جوش ندور ہو اور انتصاب النفس میں نافع ہے۔ (دیا ستوریدوس)

اسی مریش کے سینہ سے پیپ کے اخراج کی ضرورت ہو تو زرخ ماہ غسل کے ساتھ پڑتے ہیں۔ کبھی سے رات میں گولیاں بنا لیتے ہیں جو ربو میں یخ مفید ہوتی ہیں۔ (دیا ستوریدوس)
 بیماری کو پختہ کرنا چاہیں تو سینہ اور پیچھے کے اخراج ماہ سے بھی کا استعمال یخ مفید ہے۔ تمام پائے بیماری زیادہ پختہ ہوتی ہے۔ مگر شہد اور باد مستح کے ساتھ چائے سے اثر کم ہو جاتا ہے۔ ہاں مدد اخراج زیادہ ہوتا ہے۔ صمغ حبہ حضرت شہد کے ساتھ مائرجاٹا سینہ سے اخراج کے لئے موافق ہو۔ صمغ کا جوش ندانچہ کے عصارہ کے ساتھ گاڑھا کر پیا جائے تو سینہ سے اخراج بظہر کے یخ مفید ہے۔ (دیا ستوریدوس)

چشموں میں حرف شامل کر دیا جائے اور چائے کے تو سینہ سے فضلات کا اخراج کر دیتا ہے۔ (ابن ماسویہ)
 ربو کی ادویات میں حرف شامل کرتے ہیں جو نفع حردل کی طرح یہ بھی مخاط غلیظ کا ازالہ کر دیتی ہے۔ (دیا ستوریدوس و جالینوس)

حرف سینہ کے مادوں کے لئے جان اور ہچکچڑے سے لیسہ اور غلط کا اخراج کر دیتی ہے۔

(جالینوس)

شہد کے ساتھ حاشا کا جو شانہ اس عسر تنفس میں مفید ہے جس میں مریض سانس لینے کے لئے سینہ پھلانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

سینہ اور ہچکچڑے سے اخراج میں حاشا معاون ہے (دیاستوریڈوس و جالینوس)
ہچکچڑے کی جانب انصباب نزلہ کے باعث بار بار پیش آنے والے عسر تنفس میں گل ار منی مفید ہے۔ (جالینوس)

حم کتاب شہد کے ساتھ ملا کر چاٹنے سے سینہ کے فضلات خارج ہو جاتے ہیں اور کھانسی میں تسکین ہوتی ہے۔ آرد کر سنہ شہد کے ساتھ سینہ سے اخراج مادہ میں معاون ہے۔ (جالینوس)
کبریہ کی دھونی ربو میں مفید ہے۔ بیضہ کے ساتھ اسے چاٹا جائے تو سینہ کی پیپ کا سرعت اخراج کر دیتی ہے (جالینوس)

زیرہ کو سرکہ میں ملا کر عسر انقباب میں استعمال کرنا مفید ہے۔ تخم کرفس مسکی پہ سرنیوں عسر تنفس میں مفید ہے۔ کراث شامی ماء الشعیر کے ساتھ پکا کر پینے سے سینہ کی رطوبتوں کا اخراج ہو جاتا ہے۔ (دیاستوریڈوس)

ماء الشعیر کے ساتھ اس کا جو شانہ سینہ کے اندر پیدا ہونے والے غلیظ بقیہ کو تحلیل کر دیتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

روغن بادام تلخ ربو میں مفید ہے۔ بادام تلخ سینہ اور ہچکچڑے سے اخلاط غلیظہ کو خارج کرتا ہے۔ (دیاستوریڈوس)

بارنگ ربو کے مریضوں کو کھانا موزوں ہے (جالینوس)

بخاخوف الحیہ انقباب النفس میں مفید ہے (دیاستوریڈوس)

اسے بھون کر شہد کے ساتھ استعمال کرنے سے سینہ کی مزمن رطوبت کا اخراج بہ آسانی ہوتا ہے۔ مر کو کوٹ کر اور شہد کے ساتھ گوندہ کر استعمال کرنے سے ایسی حالت میں نفع ہوتا ہے جب کہ مواد کا انصباب سینہ پر ہوتا ہو۔ (دیاستوریڈوس)

انقباب النفس میں باقندہ کے برابر استعمال کریں۔ (دیاستوریڈوس)

ساحنا و ایک معروف دوا ہے جو ربو اور عسر تنفس کے لئے مفید ہے (دیاستوریڈوس)

ربو میں سندروس کھائی جاتی ہے۔ (دیا ستوری دوس)

عصارہ سفر جل (ہی) ربو میں مفید ہے۔ بخ سوسن سما بخونی، اخلاط کے اخراج میں معاون

ہے۔ جوزا سر تازہ کوٹ کر شراب کے ساتھ استعمال کرنا ربو میں مفید ہے۔ (دیا ستوری دوس)

سینج سینہ کے غلیظ فضلات کا ازالہ کر دیتی ہے۔ ساسالیوس کا تخم اور جز، وتوں انتصاب النفس

میں مفید ہے۔ (دیا ستوری دوس)

بخ ساسالیوس اقریطشی شہد کے ساتھ بطور اعوق استعمال کرنے سے سینہ کے فضلات

نہایت تیزی سے خارج ہو جاتے ہیں۔ (دیا ستوری دوس)

ساسالیوس انتصاب النفس میں مفید ہے اور سعل کی دھونی ربو میں مفید ہے۔ سعد ربو میں مفید

ہے۔ (دیا ستوری دوس)

سدا ب تازہ اور سویا خشک کا جوشندہ رو سینہ اور عسر تنفس کے لئے عمدہ ہے۔ (بولس)

عنا ب ربو میں مفید ہے (دیا ستوری دوس)

مولی اہل کر کھانا ربو اور سینہ کے اخلاط غلیظ کے لئے عمدہ ہے۔ بخ فاشر اشہد کے ساتھ ملا کر

اعوق تیار کرتے ہیں۔ یہ ربو میں مفید ہے فراسیون اخراج مادہ کے ذریعہ سینہ اور ہچھڑے کا سہیہ

کر دیتی ہے۔ (دیا ستوری دوس)

بخ نبات، نخور مریم ربو کے مریضوں کا شافی علاج ہے۔ پودینہ کا جوشاندہ ربو میں مفید ہے۔

پودینہ کھانسی لاکر ہچھڑے اور سینہ سے اخلاط غلیظ کو خارج کر دیتا ہے۔ عصارہ پودینہ ضیق النفس

میں صحت بخش ہے۔ (جالینوس)

قیسوم کا مشروب اور اسے کوٹ کر استعمال کرنے سے انتصاب النفس میں فائدہ ہوتا ہے۔

(دیا ستوری دوس و جالینوس)

شراب کے ساتھ لکڑ کا مشروب ربو اور عسر تنفس میں مفید ہے۔ (دیا ستوری دوس)

عصارہ لہاء الحمار کے ذریعہ اسہال سوء تنفس کے مریضوں کے لئے بچہ مفید ہے۔

اس کا دو چاند نمک اور تھوڑی اشہ جس سے رنگ تبدیل ہو جائے اس میں شامل کر کے گولیاں

بناتے ہیں اور نیم گرم پانی کے ہمراہ استعمال کرتے ہیں۔ (دیا ستوری دوس)

کنطوریون کبیرے گرم شراب کے ساتھ چٹا کنزروی میں مفید ہے۔ اس کی جڑ ضیق النفس میں

نافع ہے۔ کنہ ضیق النفس کے لئے عمدہ ہے۔ (دیا ستوری دوس)

راسن شہد کے ساتھ بطور اعوق استعمال کرنا عسر تنفس میں مفید ہے۔ (دیا ستوری دوس)

اختلاط غلیظ کے اخراج کے لئے مفید اوقات میں راسن شامل کروینا مفید ہے۔ (جالیئوس)
زفت تر بو میں مفید ہے (دیا ستوریہ دوس)

اس کے لعوق کی مقدار ہر او شہد ۵ گرام ہے۔ (دیا ستوریہ دوس و جالیئوس)
قضم قریش سینہ کے اخراج دہ کے لئے مفید ہے۔ ذنب الخلیل ضیق النفس میں مفید ہے۔
تالیف فضلات کے اخراج میں مددگار ہے۔ انجیر خشک اخراج فضلات کے لئے عمدہ ہے۔ زوفا کے
ساتھ پکا کر پیتے ہیں تو فضلات صاف ہو جاتے ہیں۔ زریب انجیر، ضیق النفس میں مفید ہے۔ ریت
المحلب (امڑی کا پھیرا) خشک کر کے پیتے سے رو میں فائدہ ہوتا ہے۔ شہد کے ساتھ اس کا
لعوق رو اور عسر تنفس میں مفید ہے۔ غاریقون ۷ گرام کا مشروب رو میں مفید ہے۔ سرکہ چٹا سے
عسر تنفس کے لئے موافق ہے جس میں مریش سینہ کھڑا کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

(دیا ستوریہ دوس)

سینہ اور پھیپھڑے کو صاف کرنے والی ادویات :

قحط انجیر، قحط گندرجنگلی، قحط خشک سیاہ، قحط ستان، حاش، قحط مولی، ملی کا کھانا، خردل، انیسون،
قودنا، قحط ٹی، قحط خرپڑ، شافیر، برگ سداب، جعد، حب افار، برگ خار، پوست سلجہ، دار چینی،
قسط تلخ، قسط شیریں، حماما، سنبل الطیب، پوست بختیر، بصل افار، بادام تلخ، شراب شریں، سیسوں،
جند بیدستر، رشنہ، شمر طرفاء، شمر صنوبر، ماء العسل، رشح، قیسوم، مقل یہود، مسع اتجدان، فراسیون،
جاء شیر، زریب شیریں کھٹکی نکال ہوا، پودینہ نہری، زراوند طویل، زراوند مدحرج، قند، عصارہ فرسیون،
سیچ پودینہ، قسطوریون، موم، محلب الانباط، حب عرعر، اسطوخودوس، انجیر خشک، اصل السوس، براتہ
شانی، کوئے ہوئے جو کے ساتھ پا ہوا۔ قودنا۔ عصارہ چندر، اندے کا مغز۔ اس سب دواؤں کو چٹا
سینہ پھیپھڑے پرانی لمفائی، سینہ اور جوب کے پھوڑوں کیلئے مفید ہے۔ (ابن سویہ)

عسر تنفس کے لئے مفید ادویات :

روغن بلسا سازھے تین گرام، عرق انجیر ۵۰ گرام کے ساتھ استعمال کریں۔ حب بلسا، یا
عود بلسا، ایک ڈھائی گرام کھوئے ہوئے شکر کے پانی کے ساتھ ہیں۔
رو میں ریت المحلب خشک کر کے اور چھان تر سازھے تین گرام انجیر کے جو شانہ میں پلائیں۔

اور اسی کا زیر ہجہ (۱) بذریعے مرغ کے گوشت کے ساتھ جیسے سویا، پودینہ اور سب بھلاب ہمراہ لہاب قرطم پکالیا گیا ہو، کھلائیں۔

ربو، بہر، اور سینہ کی لیسہ دار رطوبت کے لئے:

ریۃ الشعب ۷ گرام خشک، عرق انجیر میں کوٹ کر استعمال کریں۔ (ابن ماسویہ)
 صحت الصوت کے بغیر عس نفس ہو تو یہ بیوست کی علامت ہے۔ اور صحت الصوت موجود ہو تو رطوبت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ ساتھ میں بخار بھی ہو تو بھیسز یا بعض آلات تنفس کے قریب کوئی درم حار موجود ہوگا۔ (ابن جلاج)

ربو کے لئے:

مردار سنگ، زرش سرشا اچھی طرح کوٹ کر انڈے کی زردی کے ساتھ ایک نئے کتانی کٹڑے پر طلا کریں اور اسے بھنوکر محفوظ کر لیں پھر اس میں سے ایک ٹکڑا کاٹ کر مرتبان اور قیف کے ذریعہ دھونی دیں اور مریض کے منہ میں اسے ٹھاتے رہیں۔ ۲۱ دن میں اس سے مکمل صحت ہو جائے گی۔

تنفس اور سخت ہانپنے میں۔

عصارۃ، اشقیل، شہد ہم وزن، شہد کا جھاٹ اتار لیں، حتیٰ تم جہم جائے پھر استعماں کریں۔
 (طیب، معلوم)

تنفس جو دباؤ ڈال کر اور سخت جدوجہد سے ہوتا ہے وہ تو سخت کام کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے یا اس وقت ہوتا ہے جب دل کے اوپر آتی سوزش ہوتی ہے، یا راستہ میں کوئی سدہ حائل ہو جاتا ہے یا درم کے باعث یا عضلاتی طاقت کے کمزور ہو جانے سے ایسی حالت پیش آتی ہے۔

ضیق تنفس سے تین بیماریوں کا پتہ چلتا ہے۔

۱۔ درم حار و موی۔

۲۔ ہوائی نالیوں کا تنگ ہو جانا۔

(۱) اگر ہجہ۔ سرکہ اور خشک پھلوں سے تیار کردہ شربت سے، معداں کے درمید کو شہود اور کرپا تیا ہو اور اس میں زہا بھیسی چیز ازالہ دہی گئی ہو نیزہ پنہ شیریں چھروں کے درمید بٹھا کر یا تیا ہو

۳۔ قوت تنفس کی کمزوری۔

ورم کی علامت نبض سے پہچانی جائے گی۔ تنفس عظیم ہو گا۔ سینہ اور چہرہ پر سرخی ہوگی، پیاس ہوگی، مریض سرد ہوئی خواہش کرے گا۔

آلات تنفس کی تنگی میں اگر کیفیت طلق کے اندر ہے تو مقامات کی حرارت معصوم ہوگی۔ خیزہ کے اندر ہے تو خناق کا پتہ چلے گا جو نمایاں نہ ہو گا۔ سینہ کے اندر ہے تو جگہ جگہ ارد سے اس کا اندازہ ہو گا۔ پھیپھڑے کے اندر ہے تو پھیپھڑے کے گوشت میں ہونے کی صورت میں ضیق تنفس کے ساتھ شغل اور تلاء ہو گا اور پھیپھڑے کے غصہ و فوں میں ہے تو اس سے ایک درد اٹھے گا جس سے کھانسی آئے گی۔

ضیق تنفس بھی ایسی چوٹ سے پیدا ہو جاتا ہے جو چٹے مہرے پر پڑتی ہے کیونکہ تنفس کا عصب ہمیں سے نکلتا ہے۔

ضیق تنفس اگر خیزہ کی وجہ سے ہے تو اس کے ساتھ خناق ہو گا۔ پھیپھڑے کے اندر اگر ہے تو قصبہ الریہ کے شعبوں میں ہونے کی صورت میں کھانسی کی تحریک ہوگی۔ بالکل اسی طرح جس طرح انقلاب نفس ہوتا ہے۔ پھیپھڑے کی شریانوں میں ہونے کی صورت میں جیسا کہ ربو کی حالت میں پیش آتا ہے اسے آپ نبض مختلف سے پہچان سکیں گے۔ نفس پھیپھڑے کے اندر ہے تو سانس میں گرم ہو خارج ہوگی اور تنفس سرخ متواتر ہو گا۔

ضیق تنفس کی قسمیں چار ہیں :

۱۔ ایسا عظیم متواتر جو اختلاطہا میں کی علامت ہے۔

۲۔ ایسا عظیم متواتر جو ریه کی علامت ہے۔ (جائینوس)

ضیق تنفس بھی سینہ کی تنگی اور سینہ کے لم پھیلنے یا پھیپھڑے کے چھوٹنے ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یہ چیز اچھی ہوتا ہے اس کا دوائی علاج ناممکن ہے۔ علاج اس کا یہ ہے کہ مریض ہمیشہ ٹھنڈی ہو اکیٹھے۔ تاکہ تھوڑی ہوا زیادہ ہوا کے قائم مقام ہو سکے۔ اس طرح آلہ کو ریه بوجھ سکے گی۔ ورنہ دل کا مزاج گرم ہو جائے گا اور نتیجہ میں اختلاج ہونے لگے گا۔ (مولف)

ملاحظہ تدبیر :

گرم شیریں ریهائی شراب، امراض سینہ و پھیپھڑے کے لئے بعد افادیت کی حامل ہے۔ بشرطیکہ

بخار اور درد سر نہ ہو۔ بالخصوص جب کہ تپے اور اسہال کے ذریعہ مہلے کی ضرورت ہو کیونکہ جس رطوبت کا اخراج مطلوب ہوتا ہے اس کے لئے صرف یہی ضروری نہیں کہ اسے توڑ دیا جائے بلکہ اعتدال کے ساتھ ترطیب (تر کرنا) اور تسخین (گرمی نہونچانا) کی ضرورت بھی ہوتی ہے۔ مذکورہ شراب کے اندر یہ اثر موجود ہے کیونکہ خشک حالت میں زیادہ مقدار کے اندر جو چیز خارجی ہوگی اس میں شدید سوجان ہوگا جس کا سرایت کرنا مشکل ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں بعض اعضاء کا پھٹ جانا ممکن ہے بلکہ پختہ بغیر نہیں رہ سکتے۔ اس بیماری کے اندر شراب ایسی نہ ہو جو اصلاً قابض ہو۔ ملطفت ادویات کے ساتھ استعمال کی گئی تو میرے خیال میں مذکورہ شراب سینہ کو صاف کر دے گی۔ (جائینوس)

نچلے اعضاء میں درم پیدا ہو جانے سے ربو تحلیل ہو جائے گا۔ اسی سے ربو بھی ہوتا ہے جو ایک تیز تنفس کا نام ہے۔ ویسا ہی جیسا حالت نزع میں مرنے والے کا تنفس ہوتا ہے۔ انتصاب انفس یہ ہے کہ مریض سوئے تو گلا گھٹ جانے کا اندیشہ ہے۔ ہذا وہ بھگت کھڑا ہو جاتا ہے۔ بخار ربو کو شفا دیتا ہے۔ (جائینوس)

سینہ اور پیچھے دے اعتدال کے ساتھ اخلاط کا استفادہ مطلوب ہو تو مریض کو مصطیٰ کے ساتھ مریضیں جسے وہ چاہے۔ (جائینوس)

مذکورہ مریضوں کے لئے رقیق لطیف شراب مفید ہے۔ اسے ادیشہ مقدار میں لیں کیونکہ اس طرح کی شراب کثرت سے پینے سے جس چیز کو اوپر چڑھنے کی ضرورت ہوتی ہے وہ اوپر چڑھ جاتی ہے۔ اس میں عصارہ حاصل مفید ہے۔ اس پر دم وزن شہد ذرا کر چکیں حتیٰ کہ قوام حاصل ہو جائے اور ایک خوراک بقدر ۴ گرام قبل از طعام اور بعد از طعام دیں یا اسی ترتیب کے مطابق پودینہ اور ایرسا سے رب تیار کر لیں۔ یہ بیماری بالجمہ گرمی نہونچا۔ بغیر اخلاط غلیظہ کے ازالہ کی محتاج ہوتی ہے اس لئے غسل اور تسخین حاصل، موافق ہوگی۔ مگر قابض ادویات بحد مخففہ ہوں گی۔ شکر غلیظ، عصارہ نشاء شمار اس بیماری کی دواؤں میں داخل ہیں۔ نیم غسل ۴ گرام، اصل السوس ۴ گرام، صغیر ۴ گرام، شیشہ سازھے چار گرام، بورو ۴ گرام پانی کے ساتھ باقی کے مانند گویاں بنائیں۔ اور چار گویاں بنائیں۔ تو دھو گھنٹہ کے بعد ماء الحسل ۵۰۰ ۲۳۳۰ گرام بنیں۔

دیگر:

غرس ۵ گرام، نمک ۲۵ گرام، نشاء ۲۵ گرام، سات قرص بنائیں ماء الحسل کے ہمراہ ایک روز کا نانا دے کر پلائیں۔ (جائینوس)

ریح المصلب تازہ راکھ میں گوندھ نردھوپ میں رکھ دیں۔ ۱۸ گرام شہد کے ساتھ چس کر اس میں خاص شراب ۱۳۰ گرام شامل کر لیں۔ اور ربو کے مرلیض کو چار دن تک پلا میں۔ صحتیاب ہو جائے گا۔ (اطہور حق)

سینہ سے غلیظ فضلات خارج کرنے والا لعوق

لعاب خردل سفید پر ہم وزن شہد ڈال کر اس قدر پکائیں کہ عوق ہو جائے اور استعمال کریں۔

ورم حار صدر کی وجہ سے لاحق شدہ سوء تنفس کیلئے:

ماء الشعیر، شکر سفید، اور آب کدو وغیرہ کے ذریعہ علاج کریں۔

ضعف عضلات کی وجہ سے جس میں سینہ پھیل جاتا ہے،

پیش آنے والے سوء تنفس کیلئے:

روغن زگرس، روغن سوسن، رازقی جیسے روغنیاں اور سلجی و سنبل جیسے مصالک جات کے دریدہ ملان کریں۔ مذکورہ روغنیاں کی قرودہ ملی یا کر اس پر یہ مصالک جات چھڑک دیں۔ اور اسے پہلو، سینہ، پشت کے مہروں اور گردن پر استعمال کریں۔ یہ اس طرح کا تنفس زیادہ تر ہوتا ہے۔ ناک کے دونوں سواخ صرف حرکت کرتے ہیں۔ آب بابونہ، اور مرزنجوش سے تنگیہ بھی کریں۔ ورم حار صدر پر برف کے پانی کی قرودہ ملی رکھیں۔ بیماری سرد ہو تو روغن سوسن کی قرودہ ملی استعمال کریں۔ سوء تنفس بچہ مست کا نتیجہ ہو تو پہلے گرم پانی پھر پیہ پا، موم اور روغن حل کے ذریعہ چمکید کریں اور رطوبت کے باعث ہو تو ایسی دوائیں دیں جس سے اخراج میں سہولت ہو۔ سوء تنفس بچہ کی میں دودھ اور فایذ مفید ہے۔ برادرت سے پیدا شدہ سوء تنفس میں نیم گرم پانی کے بھرنا مفید ہے۔ سوء تنفس رطوبتی میں آب بابونہ مفید ہے۔ تب سویا ۱۰۸ گرام ربو میں مفید ہے۔

ادویات جو سخت گرمی پہونچاتی ہیں:

کحل عسل، بصل عسل، سنگبین عسل، قیثار یعنی فینک ہمراہ بورہ، عسکر اشراپ (شراب کی تلچٹ) ساختہ ہمراہ دوسرے کلی الاخر اور زریخ ہمراہ فریون بید مفید ہیں یا حسب ذیل نفع استعمال کریں قیثار ۲ جزء، بورہ یک جزء، کوٹ چھان کر روغن پر چھڑکیں اور اتنا آمیز کریں کہ خون کی

مصلیٰ، محصل مشوی، شہد کے ساتھ استعمال کرنا مفید ہے ایارن اور ادویہ مسہلہ کے ذریعہ مسلسل اسہاں، مولیٰ اور سنگلیجین کے ذریعہ کئے کرنا مفید ہے۔ زرد آوند، حرق، قطور یون سیر، تخم پودینہ، زہ فا ایسا، شونیز، پانے کے گھڑوں کے نیچے کا میڑا، ان سب کا مشروب بھی مفید ہے فصد کی ضرورت ہو تو سب سے پہلے فصد کھولیں۔ حقن دیں، خارج سے سینہ پر انجیر آرد اصل السومن، آرد جو، اور طلب بٹم کا مندر کھیں، مناد کے اوپر آرد السومن، روغن سداب اور روغن شہد چھڑک بھی دیں۔

روغنیات کے ساتھ استعمال کی جانے والی دوا:

قیشور ۱۳ گرام، درد شراب کے سوختہ ۳ گرام، زرخ یک جزء، نورستہ کلی از خر ۲ جزء، فریون یک جزء، بورہ ۲ جزء، کوٹ کر روغن میں چیسیں اور سینہ کے متصل مالش کریں وہ منادات بھی مستعمل ہیں جو آبی فضلات کو جذب کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔

ربو کے لئے:

جعدہ، شیخار منی، کی فیٹوس، اشق، چند بیدستر، ہم وزن، جھٹا اتارنے ہوئے شہد میں آوندھ کر استعمل کریں۔ شربت شہد ۹۰ گرام کے ساتھ ایک چمچ بورہ بھی مریمتوں کو یا جاتا ہے۔
ایک بورہ ۳۲ گرام، غل ڈھانی ۳ گرام، محوٹ ۲ گرام، پانی کے ساتھ ایک چمچ دیں۔

دیگر

خروس ساڑھے تین گرام، بورہ ۵۰۲۵۰ گرام، قش، اجدار، ۵۷۳ ملی گرام سب کی آٹھ تھیلیاں بنالیں۔ دوا تھیلیاں ان کے شروع میں استعمل کریں، اس سے فضلات و پر سے خارج ہو جائیں گے اور خیر کسی تکلیف سے قحیہ ہو جائے گا۔ مرض اس حد تک بڑھ چکا ہو کہ اشتقاق کی حالت پیدا ہو گئی ہو تو ۱۳ گرام بورہ، ساڑھے تین گرام، سم حرف پانی اور شہد ۹۰ گرام کے استعمال کریں، فوری اوقہ ہو گا۔ (ہولس) حرارت، التهاب اور پیاس کی موجودگی میں ضیق تنفس ہو تو بغٹھ مر بی، بھٹا اسپرول اور ماء اشعیر استعمال کریں، روغن بنفشہ اور موم سفید سے سینہ کی تمرن (نری سے ماتس) کریں۔ ضیق تنفس برودت کے ساتھ ہو تو تخم ستا، حلب، بادیان، بخ کر فس، اور انجیر کو جوش دے کر پکا میں اور پٹا میں بھاری زیادہ جو ست کے ساتھ ہو تو سب سے عمدہ طاعت ہے کہ تھوڑے شہد کے ساتھ دودھ استعمال کریں اور تھوڑی تھوڑی مقدار میں لیں۔ روغن زرخ و بابونہ سے سینہ کی تمرن کریں، اور

حسب ذیل جو شانہ و نوش کریں۔ سجدہ مفید ہے۔

حبیبہ اور مویزہ بنتی کو آپ بارالہ میں جوش دینے اور عذر ائمہ کرام سے استغما کرتیں۔

(حبيب المعلوم)

مفردات:

پتھو وٹھ ضیق تنفس میں اد کانوں پلاتے میں آجھو اطباء اد کو، شید بانٹ اھلاتے ہیں۔ پھر اس کا خون شاہ میں پکا کر پلاتے ہیں مگر ضیق تنفس کی کوئی بھی قسم ہو اس میں خون نہیں پلایا جاتا۔ میرا مشاہدہ ہے کہ اس خون سے ضیق تنفس کا ازالہ نہیں ہوتا۔ ربودہ اصل ایسی غلط خلیہ سے پیدا ہوتا ہے جو قندہ ارنہ کے شعبوں کو مسدود کر دیتی ہے۔ طاق یہ ہے کہ اس غلط کا آخری پایا جائے۔ جو کھانسی کے ذریعہ ممکن ہے۔ اس کے لئے گرم دوا کوئی بھی ہو ۸۰۸ گرم شہد کے ساتھ بار بار دی جائے ریات کی وجہ سے جو ریو پیدا ہوتا ہے اس میں باجوتہ اور سرخجوش جیسی لطیف ادویہ کے جو شانہ داور روغن قسط، روغن خار، روغن نار دین، روغن سداب سے سینہ کی چمکید کریں، مریض کو شجرینا اور لھر دیں، نسخہ یا جو شیر، ساڑھ چار گرام پلا میں قصبہ ارنہ میں خلیطہ رطلوبت کے باعث ربو ہو تو مخرج اور منقہ دوا میں استعمال کریں۔ سوء تنفس اور ربو کی یہی قسمیں ہیں، یعنی یہ حالت حرارت، برودت، رطلوبت، ربو ست ریات، ضعف عضلات، یا قصبہ ارنہ کی امتدادی کیفیت سے پیدا ہوا کرتی ہے۔

ربو کے لئے مجرب جو شانہ:

مویز منقہ، حلقہ مفصول، بارش سے پانی میں جوش، یں، نرم، تکی پر اس حد تک جوش یں۔
 رخ نہ جائے بعد از اس چھان کر روزانہ ۸ گرام چائیں۔ کرشمہ نضر آتے گا۔
 بخار کے ساتھ تنفس مسلسل اور تیز ہو تو اس بات کی علامت ہے کہ پیچھڑے سے اندر درم در
 موجود ہے اور بخار موجود نہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ سینہ قصبہ رے سے ٹھنوں میں غیہ طبعی۔
 حالت، یا لیسہ اور رطوبت موجود ہے۔ قصبہ رے سے باہر اس کی نساء محیط میں یہ کیفیت ہو تو بخار
 کی عدم موجودگی میں پیچھڑے سے باہر اور موجودگی میں پیچھڑے سے اندر کبھی جائے گی۔

پچھڑے اور اس کے ارد گرد کی فضاء میں جو رطوبت ہوتی ہے وہ یا تو سر سے آتی ہے یا سینہ سے۔
 سر سے آ رہی ہو تو اچانک تیرے منہ میں طعنه، حق ہو گا اور یہ کبھی غیب تو نہ رہی ہو تو اسے سیر کی کارروائی
 تصور کی جائے گی۔ صلیبی کے اندر آواز درحقیقت ایک اسکی ریان سے پیدا ہوتی ہے جو رطوبت کو اُٹھاتی

ہے رطوبت بنتی ہے تو ریح خارج ہوتی ہے اور رطوبت کے اندر سے ہو کر گزرتی ہے۔ رطوبت شدت کے ساتھ اسے روکتی ہے چنانچہ آواز پیدا ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

سخت نزع کی حالت میں جس طرح کافس ہوتا ہے اسی طرح کافس ہو تو یہ ربو ہے۔ انتصاب النفس اسی کی ایک قسم ہے۔ پھپھڑے سے فضلات غلیظہ کو تحلیل کرنے والی ادویات کے ذریعہ علاج کیا جاتا ہے۔ یہ دوائیں وہ ہوتی ہیں جو اعتدال کے ساتھ سینہ کے اندر گرمی بھونپاتی ہیں ملطف تدبیر، ریاضت اور مالش کی دواؤں سے کام لیا جاسکتا ہے۔ کھر درے رد مالوں سے مالش کریں۔ روغن کے قریب نہ جائیں حمام کے اندر نظردان وغیرہ سے مالش کریں۔ شروع میں ہلکی اور آخر میں سخت ورزش کرائیں سخت ریاضت شروع میں ربو کی تحریک پیدا کر دیتی ہے۔ ریاضت کے بعد غذا دیں۔ حمام سے بالخصوص سرما میں روک دیں۔ نیز تمام رطوبت غذاؤں سے خواہ گرم کیوں نہ ہوں بھی پرہیز کرائیں۔ روٹی کے اندر شو نیز، زیرہ، مانخواہ اور رشاد جیسے سطفت بخ ڈال دیں۔ پرانی نمکین مچھلی، موی، صحر، پودینہ جنگلی اور خشک اور دبیلے جانوروں کے گوشت دیں۔ دانوں سے پرہیز کریں کیونکہ یہ نفخ ہوتے ہیں اور ربو کی تحریک کرتے ہیں۔ پرانی ریحانی شراب، اور ماء العسل پلائیں۔ سب سے بہتر یہ ہے کہ کھانے کے بعد نہ قہیں، کچھ دیر رکھیں، پیاس برداشت کریں اور تھوڑا تھوڑا کئی بار قہیں۔ نیند تھوڑی تھوڑی لینی چاہئے کیونکہ لمبی نیند مریض تو کچا سمجھندوں کے اندر بھی ضیق تنفس پیدا کرتی ہے۔ کھانے کے بعد اور دن میں گزر سونے نہ دیں۔ دن میں غذا نہ لی ہو اور مریض تھکا ہو تو غذا سے بیشتر تھوڑا سو لینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ خیال رہے کہ دن میں ایک یا دو بار مریضوں کو اجابت ضرور ہو تاکہ شتم میں اعتدال کے ساتھ نرمی آجائے۔ تکتین طبع کے لئے موزوں یہ ہے کہ بڑھے مرغ، قرطم، چندر، کبرنٹین، اور پرانی طریخ (ایک قسم کی مچھلی) کا جوشندہ دیا جائے۔ اس سے شتم میں اعتدال کے ساتھ اور کسی تکلیف کے بغیر نرمی پیدا ہو جائے گی۔ ان چیزوں کو قبل از غذا دیں۔ ان سے شتم نرم نہ ہو سکے تو ماء الشعیر میں تھوڑی فریوں شامل کر کے دیں۔ حرارت کے پہلو سے مریضوں کو فائدہ ہوگا۔ افتیمون ۷ گرام کا استعمال نختج کے ساتھ اس بیماری کے اندر عجیب اثر ہے۔ سینہ پر روغن سوسن، روغن غار، تھوڑی موم کے ساتھ ہلکی مالش کریں۔ موم اس سے تاکہ سینہ پر باقی رہے۔ روزانہ ۲ گرام زراوندہ حرج ہمراہ آب تازہ یا سکیج ۳ گرام ہمراہ آب سداب معصور دیں۔ انکوربہ اور نورستہ کلی قیسوم سفید ہیں۔ یا تخم انجرو کو سرکہ میں ایک دن بھگو کر استعمال کریں۔ حسب رشد سڑھے تین گرام ہمراہ روغن بادام پلائیں۔ لعوق حاصل دیں، حسب الفار ہمراہ آب یا فیتون یا

قسطوریون غلیظ کا جو شانہ بیماری کے شروع میں دیں۔ آخر میں قسطوریون رقیق دیں چاہیں تو قسطوریون شہد کے ساتھ چٹائیں۔ مذکورہ دواؤں سے زیادہ مفید یہ ہے کہ زوفائے جنگ، فراسیون، ایرسا، کڈریوس، جعدہ، حاش، پودینہ جنگلی کا جو شانہ روغن حب صنوبر، یاروغن، بادام تلخ کے ساتھ دیں۔ اس پر بھروسہ رکھیں، نہایت حیرت انگیز ہے۔ نیاسبت (ملک البطم) تنہا یا تھوڑی عاقر قرحا، بادروج اور لٹچ کے ساتھ لگنا مفید ہے جو شیر اس بیماری میں سب سے زیادہ مفید ہے مگر احتیاط لازم ہے کیونکہ اعصاب کو برباد کر دیتی ہے دیگر ادویات بھی جو وقت فوقتادی چاہیں۔ اس کے دو فائدے ہیں ایک یہ کہ طبیعت ایک دوا کی عادی ہو جاتی ہے تو دوسری دوا سے اسے فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ یہ دوا خدائے قائم مقام ہو جاتی ہے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ جزی بوئیاں درجات ہیں مختلف ہوتی ہیں چنانچہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کوئی ایک دوا زیادہ موافق اور موثر ثابت ہو جاتی ہے۔ انقباض النفس میں سب سے زیادہ مفید خاص کر کھانے کے بعد مولیٰ کے ذریعہ تھے کرتا ہے۔ مولیٰ کے ذریعہ تھے کرنا عام دستور ہے اس کے ساتھ خربق بھی شامل کرن جائے تو اور زیادہ مفید ہو گا۔ البتہ سینہ کے دردوں میں سے خربق کا استعمال نا محمود ہے۔ اس سے محفوظ رہنا چاہیں تو جڑ کے بجائے اوپری حصہ لے کر پیس لیں اور پلائیں۔ مولیٰ کے اندر خربق گڑ کر شب و روز چھوڑ دیں۔ بعد ازاں مولیٰ کو استعمال کریں۔ ضعف جسم کے باعث مریض تھے کا متحمل نہ ہو تو تیز حقنہ استعمال کریں۔ بیماری کے اندر سب سے اچھی چیز یہ ہے کہ مٹا، لہار اور فریون کے ذریعہ علیہ کریں فیتون اور غاریقون کو اس سلسلہ میں خصوصیت حاصل ہے۔ ان کی گویاں بنالیں اور مہینہ میں دو یا تین بار اس کے ذریعہ ہمیشہ حقنہ کریں۔ غاریقون اور فیتون کے ذریعہ ایک کثیر مخلوق محتیا ہو چکی ہے۔

ربو کے لئے حب کانسجہ :

غاریقون ساڑھے دس گرام، ایرسا ساڑھے دس گرام، فریون ساڑھے دس گرام، حنم انجرہ ساڑھے تین گرام، تربہ مخلوک ۵، یارج ۴، حنم حنظل ۷ گرام، انزروت ۷ گرام، لٹچ میں گویاں بنالیں مقدار خوراک ۷ گرام ہر آدھ نیم گرم۔

ربو کے لئے لعوق کانسجہ :

مصل مشوی ساڑھے دس گرام، ایرسا ساڑھے تین گرام، فریون ساڑھے تین گرام، م

سازھے تیس گرام، زوفاء خشک ۷ گرام، زعفران ۵ گرام، شہد میں گوند و کر استعمال کریں۔ زعفران کو اس میں سے پھینک دینا ضروری ہے۔

ربو کے لئے :

حب الرثا، سازھے اس گرام، مسکہ (مٹا) ۷ گرام، زوفائے خشک سازھے ۲۴ گرام، فانیہ ۷ گرام، کوٹ کر استعمال کریں۔

لعوق حلبہ :

حلبہ کو تھوڑا جوش دے لیں پھر اسے چکنے انجیر کے ساتھ اس قدر جوش دیں کہ سب ہلت ہو جائیں، بعد ازاں صاف کر کے شہد کے ساتھ کاڑھا بنا لیں اور قبل از طعام دیں۔ بیماری کے اندر دواؤں کا اثر کم ہوتا ہے تو اس سے ٹھہرائیں نہیں کیونکہ ان کا اثر یکبارگی نہیں ہوتا۔ ایک دوا سے دوسری دوا کی جانب اثرات سے منتقل ہوتے رہیں، بشرطیکہ اسے مفید تر خیال کریں۔ زریخ اور کبریت ہم وزن کا بخور دیں انہیں پیہ گردہ میں گوندھ کر قیف کے ذریعہ دھونی دیں، یا سر، قسطا، سلیج، زعفران اور سنی ہم وزن لے کر گوندھ میں اور اس کی دھونی، یا زریخ سرشا اور رراوند طویل کو آہنی میں گوندھیں اور ایک گوی استعمال کریں۔ (سہ ایوان)

ربو کو لمبی بیماریوں میں داخل ہے مگر صحت کی طرح اس کی بھی باریاں ہوتی ہیں اس بیماری کے اندر نبض کیسی ہوتی ہے اس کا تذکرہ ہم نے باب النفس میں کر دیا ہے افسیون تنفس کو کھول، یق ہے۔ یہ کس نے کہا ہے اسے باب المسہلہ میں دیکھیں۔

سخت ربو کے لئے :

ترجہ ۳، اصل اسوس ۱۰، بنفشہ ۵، ابرسا ۳، قحط انجو ۳، رب قرطم ۳، صغیر الحار ۳، صطیل ۳، خارقیوں کے ساتھ جوش دیں اور حب فست استعمال کریں۔ (جالینوس)

بخور کالسیہ :

زیتون سیا، شعلہ سمیت، بڑی لی چربی، خرگوش کی میٹھی، میوہ زریخ، ہم وزن توت کے برابر۔ رراجو، قحط سداب، رراوند، زریخ، انڈے کے قودے میں گوندھ کر بھی دھونی دیتے ہیں۔ (مسک)

زائد دواؤں کو بھی ضبط تحریر میں لانا ضروری ہے۔ (مؤلف)
 لازم ہے کہ دھونی لینے والا ممکن حد تک دھونی کو برداشت کر سکے۔ اس کی کوشش کریں۔
 ایک ہفتہ دھونی دیں اور چکنے شورپہ کے ساتھ روئی کھائیں، اس سے پرانی مزمن کھانسی دور ہو جائے
 گی مریض اس کے علاوہ کوئی اور چیز نہ لے۔ یہی روئی شورپہ کے ساتھ ایک ہفتہ یا آٹھ اور شہد کے
 ساتھ حواری روئی دیں۔

حسب ذیل ادویات بھی ہیں :

مر، قنطور یون، برگ نبق، پوست نبق، گائے کا گوبر، پوست صنوبر، پوست مر، قند، پرانی
 کھانسی اور مزمن بدبودار بلغم میں یہ سب مفید ہیں۔ (مسح)
 زعفران سے آت تنفس کو تقویت اور تنفس میں بچہ سہولت ہوتی ہے۔ عضلہ باطلہ صدر (سینہ
 کو پھیلانے والا عضلہ) کے اندر تشنج ہو جائے تو دوبار میں تنفس کو اندر لیجانا کمزور ہو جاتا ہے برعکس
 حالت میں برعکس صورت ہوتی ہے (حنین)
 سو، تنفس کی یہ ایک قسم ہے اس میں باطن عضلہ اور اس کی بالیوں کی ترمیم (ہلکی مالش) مفید
 ہوتی ہے۔ (مؤلف)
 ربو کی بیماری طویل ہو جاتی ہے تو مرگی کی طرح اس کی بھی تیز باریاں ہونے لگتی
 ہیں۔ (جالینوس)
 ضیق تنفس کی ایک قسم ربو نما ہوتی ہے جو عضلات صدر کے استرخاء یا تشنج کی وجہ سے پیدا
 ہوتی ہے استرخاء صورت میں سوسن، ترمس اور قسط جیسے گرم لطیف روغنات اور اسی طرح مرطوب
 اور خشک تشنج کی صورت میں روغنات اور گرم پانی مفید ہیں۔ ربو کی ایک صورت ریاحی ہوتی ہے اس
 میں جند بید ستر، اشق ساڑھے تین گرام، ماء العسل کے ساتھ چٹا مفید ہے۔ بچہ مرطوب غلیظ ربو کے
 اندر کہریت، برگ سداب، مر، افستین، زرداوند، شونیز، خردل مفید ہیں۔ چنے کے برابر گولیاں
 بنالیں اور صبح و شام ایک گولی استعمال کریں۔

دوسرا باب

نقث الدم، قے الدم اور منہ سے خارج ہونے والے خون کی تمام قسمیں۔

باب معدہ و باب اسفل و باب لدق، در باب اعلق میں جو کچھ بیان کیا جا چکا ہے اس کا مادہ یہاں مناسب ہے۔ باب اسفل و باب لدق کا مطالعہ کریں ورنہ ورنی مباحث کو اس جگہ رکھیں، نقث الدم ورنی اس کے بیانات کو یک جہد، مختار کے پھر نہیں تک تک بیان کرنا اس جہد ہمارے پیش نظر ہے۔ عورت خون قحوی اور دم طحشی میں حیض پیدا ہو جائے تو خون کی قے جانے سے سون ہو جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہم حیض کی چیوری کرتے ہیں۔ چنانچہ فصد کے ذریعہ خون کو مختلف جذب کرتے ہیں۔

پھیپھڑے سے آنے والا خون تمام حالات میں زبردی (جھٹ دار) نہیں ہوتا، جھٹ دار تب ہی ہوتا ہے جب وہ پھیپھڑے سے جوہر سے یعنی اس کے گوشت سے خارج ہوتا ہے۔ پھیپھڑے کی رگوں سے خارج ہونے والا خون جھٹ دار نہیں ہوتا۔ جنس حالات کے اندر ذاب جب سے مریض بھی جھٹ دار خون نکالتے ہیں۔ پھیپھڑے سے مریض ان کے مقابلہ میں اس طرح کا خون مل سکتے ہیں، یہ حالت اس وقت ہوتی ہے جب موقوف مقامات پر افراط کی حد تک آگئی حرارت موجود ہو جاتی ہے۔

جو مریض بخار کی عدم موجودگی میں خون کی قے کرے وہ محفوظ ہوتا ہے، اس کا علاج قابض اشیاء سے کر دیں مگر جو مریض بخار کی حالت میں خون کی قے کرتا ہے وہ روہی ہوتا ہے۔ کچھ دواؤں کا قول ہے کہ یہاں مریض کھانسی کی قے ہے مگر یہ غلط ہے کیونکہ اس بات کا برحق ہونا صحیح نہیں ہے کہ

نفٹ الدم ریوی کے ساتھ بخار نہ ہو تو مریض سالم رہتا ہے۔ ایسا مریض حدم محتبانی سے مامون نہیں رہ سکتا۔ مرض مسلسل اور طویل ہو جاتا ہے تو لامحالہ آخر میں بخار کا آجانا لازم ہے۔ لہذا سمجھ لیں۔ قے ہوتی ہے تو درحقیقت قے سے مراد اوچیز ہے جو معدہ سے خارج ہوتی ہے۔ قے الدم کے ساتھ بخار نہ ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ یہاں کوئی ورم موجود نہیں ہے۔ ایسی حالت میں رگ کے پھٹنے یا قرحہ کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے جو بغیر کسی ورم کے پیدا ہو گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مریض قابض ادویات سے بسرعت صحتیاب ہوتا ہے۔ باقی جن زخموں میں ورم اور بخار ہوتا ہے ان کا صحتیاب ہونا ممکن نہیں ہے۔ ایسی صورت میں یہ زخم اپنی مقدار پر باقی نہیں رہتے بلکہ ہمیشہ بڑھتے رہتے ہیں اور ان کے اندر خرابی پیدا ہوتی رہتی ہے۔ (جالیوس)

جس مریض کو نفٹ الدم کی شکایت رہی ہو اور صحتیاب ہو گیا ہو اور سینہ کی یہ کیفیت ہو کہ اجتماع خون کی وجہ سے اس کی رگوں کا بڑا ہو جانا آسان ہو تو موسم بہار میں اس کی فصد بجمت کھوں دیں۔ خواہ امتلائی علامات موجود نہ ہوں ایسا کرنا مریض کی حفاظت صحت کے پیش نظر ضروری ہے۔ (جالیوس)

امتلائی علامات کے ظاہر ہوتے ہی فصد کھونا ہرگز نہ بھوئیں۔ یہ وہی مریض ہوتا ہے جن کے سینے ٹھک جاتے ہیں۔ (مؤلف)

جس مریض کا سینہ ٹھک ہو اور معمولی بیماری۔ نفٹ الدم تیزی سے ہونے لگے تو مسافروں کی فصد کھوں کر جسم کے نچلے حصوں کی جانب خون کا مالہ کر دیں۔ اس طرح اس کی صحت کی حفاظت کریں اور باسلیق کی فصد کھوں۔ لازم ہے کہ باسلیق کی فصد پہلے پھر مسافروں کی کھوں۔ بعد ازاں مٹ اور سینہ کو خشک کرنے والی دوا میں پڑھیں۔ (مؤلف)

نفٹ الدم نے نئے مستعد اور ورم مریض جن کے سینوں اور ہچھروں سے خون اچکا ہو اور صحتیاب ہو چکے ہوں انہیں مزدوں، امتلاء دموں اور شور و ہنگامہ جیسے ظاہری اسباب سے محفوظ رکھیں۔ ان تینوں باتوں سے ان کی صحت کی حفاظت ہوگی۔ (مؤلف)

اگر کسی مریض کے بعض اعضاء کا جوڑ خاص کر سینہ خراب ہو تو فوراً فصد کھال دیں۔ کوئی شخص خون تھوکتا ہو تو دراصل دو پیپ تھوکتا ہوتا ہے۔ پیپ کا تھوکتا اپنا تک بند ہو جائے تو مریض مر جائے گا۔

بہی آدمی کے مقعد میں بواسیر ہوتی ہے۔ یہ وقت تو خون تھوکتا رہتا ہے اس سے اسے فائدہ

ہوتا ہے۔ اس طرح کے مریض ہمیشہ زرد ہوتے ہیں۔

نفث الدم ہریوی میں کبھی اس فصد سے نفع ہوتا ہے جس کے ذریعہ خون تھوڑا تھوڑا کئی بار نکال دیا جائے۔ مریض یکے بعد دیگرے سر کہ جرحہ جرحہ لے۔ دیگر تمام تدبیریں بازو اور پیروں کو باندھ کر اور مالش کر کے اختیار کریں۔ (جالینوس)

نفث الدم میں جوش دیا ہوا دودھ مفید ہے کیونکہ یہ مغری ہوتا ہے اور چپکتا ہے۔ گائے کا مکھن بھی مفید ہے کیونکہ قابض اور مبرد ہوتا ہے۔ اسی طرح سینہ قابض ضماووں کا استعمال بھی مفید ہے۔

نفث الدم کے لئے ضماو:

اسے سینہ پر رکھیں۔

صبر، مر، کندر، قاتی، دم الخوین، شیاف مایٹا، جفت بلوط، مازو تاپنت، راکب، عرق آس میں چس کر سینہ پر ضماو کریں۔ یا پوست انار خشک چس کر سر کہ میں گوند چس اور استعمال کریں۔ (اھرن)

قدرتی چیزوں میں ایک چیز یہ ہے کہ رطلہ چپ کر نگل لیں تو نفث الدم فوراً بند ہو جاتا ہے۔

(کندی)

کسی رطلہ کے کٹ جانے سے نفث الدم ہو تو ایسی صورت میں خون گاڑھا ہو گا۔ کبھی کسی رطلہ کے کھٹنے سے اور سقط، شور و ہنگامہ اور ہوائے سرد کی وجہ سے نفث الدم ہو جایا کرتا ہے۔ کبھی عروقی امتلاء، عروقی فساد اور رگوں کے کھل جانے سے نفث الدم ہوتا ہے۔ فساد عروقی سے بیشتر چہ پری چیزوں کا استعمال، تیز نزل، اور رگوں کے کھٹنے سے پہلے امتلاء دموی اور مرطب تدبیر موجود ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ نہ بخار ہو گا نہ درد جیسا کہ فساد عروقی میں ہوتا ہے بلکہ مریض یہاں خون کے نکل جانے سے راحت اور لذت محسوس کرتے ہیں، مائل بہ سفیدی جھاگ دار خون پھپھڑے کے جرم سے اور غلیظ سیاہ خون سینہ سے آتا ہے۔ بشرطیکہ ساتھ میں درد سینہ موجود ہو، پھپھڑے سے جو خون آتا ہے وہ ہلادرد کے ٹوتا ہوا آتا ہے۔ اس طرح کے نفث الدم میں پہلے رشا پھر بخار مفید ہوتا ہے۔

ایک مریض کو نفث الدم کے بعد سخت کھانسی آئی اور کنکریاں خارج ہوئیں، پھر کھانسی جکی ہو گئی اس کے بعد وہ کل کی وجہ سے فوت ہو گیا۔

جس مریض کو تھوڑی کھانسی اور ہلکے جھاگ کے ساتھ بلغم آتا ہو تو ایسا قلعہ بہ الریہ سے ہوتا ہے اور خون اگر ٹھوس و سیاہ خارج ہو رہا ہو نیز سینہ کے اندر درد بھی ہو تو بیماری کا تعلق سینہ سے ہوتا ہے۔

سینہ کی جانب سر سے انصباب نزلہ کا علاج:

نزلہ کی وجہ سے نفث الدم عارض ہو تو رگ کی فصد فوراً کھول دیں البتہ بیحد تیز ہو تو ہاتھوں اور پیروں کو باندھیں اور گرم روغن یارو غن قشہاء الحمار کی مالش کریں۔ کسبیلی خذائیں دیں، قرص کبریاہ پلائیں، سر موٹو دیں اور بیٹ کبوتر صحرائی سے تیار شدہ ضاد اسپر تین گھنٹہ تک رکھیں پھر اتار لیں اور مریض کو حمام میں لیجائیں۔ سر پر روغن نہ رکھیں، اس کے بعد کھانے میں شورپہ دیں بوقت خواب تریاق دیں اور تمام جسم کی جگہ جگہ پر مالش کریں سر کو مستثنیٰ رکھیں، بیماری طویل پکڑے تو گدی پر چپکنے لگائیں۔ یہ ہے علاج اس نفث الدم کا جو سر سے انصباب نزلہ کے باعث ہوتا ہے ٹھنڈک کی وجہ سے عارض ہونے والے نفث الدم کا علاج یہ ہے کہ مریض کو کبیل اور حائیں، گرم خذائیں قابض خذائیں کے ساتھ دیں۔ اقرص کبریاہ کے ساتھ دواء دفعی کھلائیں۔ امتلاء دوسوی کے سبب پیدا شدہ نفث الدم میں فصد کھولیں۔ مریض کو سیدھے لٹائیں، انہیں سخت گفتگو کرنے سے روک دیں، مقام ماذنہ پر سر کہ اور نیم گرم پانی کے اندر ڈبو کر اسفنج رکھیں، خون اگر کثرت سے اور گاڑھا آ رہا ہو تو حسب ذیل ضاد استعمال کریں۔

ضاد:

اقاقیا، پوست اثار ہمارو، سرکہ، بھی دانہ، اور کسبیلی شراب، رجدہ کا کھانا مفید ہوتا ہے، سب سے زیادہ مؤثر عصر ہر جلد ہے، گل مختوم بھی مفید ہے اور شاذاتہ ۷۷۱ء اگر امینا بھی مفید ہے۔ تاقل کے باعث پیدا شدہ نفث الدم میں دواؤں کے ساتھ ایون بھی شامل کریں۔ قوت برداشت ہو تو چار دن تک کھانا ترک کر دیں، برداشت نہ ہو سکے تو آب سرد سے دھل ہوئی روٹی دیں۔ تاہم خون تھوکنے میں ان کسبیلی دواؤں کا غرض و کرائیں جو رواف میں مستعمل ہیں، اس قسم کا بھی علاج ہے۔ نفث الدم کے علاج میں عجلت سے کام لیں کیونکہ تاخیر سے بلاست ہوگی۔ نفث الدم مسلسل سے انجام میں مل ماق ہو تا ہے۔ نفث الدم میں سکون ہو جائے تو دبی تدبیر اختیار کریں جو کمزوروں کے لئے کرتے ہیں پھل دیں، سوروں کی گویاں اور بھیجے کھائیں، حمام جسم کی مالش کرائیں۔ کثرت حمام، شراب نوشی، خلومعدہ، غصہ اور جماع سے باز رکھیں۔ (بولس)

دید و شنید:

حمام، پوست بنجان، گل بحیرہ، کندر، اقاقیا، خم رجدہ، خم باروج، کھنار، کافور، قرص بنالیں۔

مقدار خوراک گرم، ہمارا عرق بادر و ۱۹ گرام و عرق خرفہ ۱۹ گرام۔ (مؤلف)

کبھی نفٹ الدم گرم یا ٹیکین چیز کے کھانے سے ہو جاتا ہے۔ شدید غم اور کثرت روزہ سے بھی ہو جاتا ہے۔ نکلنے والا خون گوشت کے مانند تختے کی صورت ہو تو ایسا عفونت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ شیر العذا گرم کھانوں کے مسلسل استعمال یا کسی گرم صفت و مقدم میں داخل ہونے یا کثرت تمام سے نفٹ الدم ہو اور تھوڑا تھوڑا ہو تو ایسی حالت جو رگوں کے پھول جانے سے ہوتی ہے ضربہ کو دینے پر اندھے بھاری بوجھ اٹھانے یا سخت ٹھنڈک کی وجہ سے ہو اور زیادہ آ رہا ہو تو رگوں کے پھٹ جانے سے ایسا ہوتا ہے، زیادہ نکل رہا ہو اور خون پتل ہو، مکمل بہ سیاہی ہو، جھگ دار ہو، درد نہ ہوتا ہو تو یہ پیچیدہ سے آ رہا ہوتا ہے۔ سینہ میں درد بھی ہو اور خون مکمل بہ سیاہی ہو نہ تو جھگ دار ہو، نہ زیادہ ہو تو سینہ سے آ رہا ہوتا ہے۔ خون پیچیدہ کے اندر پیپ کی طرح داخل ہوتا ہے۔ کھانسی کے بغیر خون قصبہ دار سے آ رہا ہو یعنی ہضم کے ذریعہ خارج ہو رہا ہو اور عروقی امتلاء سے یہ کیفیت لاحق ہو تو مکمل فیصد کھول کر خون تھوڑا تھوڑا کنی بار خارج کریں۔ یہ زیادہ بہتر ہے۔ صافن کی فیصد اس میں بحد مفید ہے، اس کے بعد مریض کو سرکہ اور گرم پانی چاٹنے کی ہدایت کریں۔ اس کے ملافہ مقامات دہل انھیں گے، اور جما ہوا خون صاف ہو جائے گا۔ مریض ٹنٹون کریں نہ زیادہ سانس لیں، غذا میں ہاضمہ گرم نہ ہوں بلکہ مکمل بہ برودت ہوں، رگوں کے پھولنے اور پھٹنے سے جن مریضوں کو یہ حالت درپیش ہو انھیں قابض غذا میں کھانے کا حکم دیں۔ متعفن قرحہ یا شکاف کی وجہ سے جن مریضوں کی یہ حالت ہو گئی ہو انھیں مغری غذا میں دیں، کوئی ایسی چیز نہ کھیں جس کے اندر جلاء اور حدت اور چہرہ اپن پیا جائے۔ سرکہ مستثنیٰ ہے۔ نفٹ الدم میں عصارہ درجہ پلا میں یہ بحد بلند دوا ہے اسے کھائیں بھی۔ پر سیاہ شاہ تمام نفٹ الدم میں مفید ہے۔ اسی طرح عصی اسرائیلی عرق باریک بھی نافع ہے۔ حرارت نہ ہو تو عصارہ رامن عصارہ کراٹ اور سرکہ نفٹ الدم کو روک دیتے ہیں۔ روغن آس، تھوڑی قابض شراب اور سرکہ کے ساتھ قابض چیزوں کا شہار کھیں۔ نفٹ الدم کے ساتھ سیانہ شکر، یا ب خوالی ہو تھوڑا قابض شراب پلائیں۔ نفٹ الدم کے لئے حسب ذیل نسخہ عمدہ ہے

کندر 75 00 ملی گرام رب آس یا عصارہ انار کے ساتھ سربہ کی طرح چیں لیں۔ یہ عمدہ

مؤثر ہے (اسکندر)

کندر ساڑھے اس گرام کوٹ چیں کر رب آس ۵۰ ۷۳ گرام میں گوند چیں اور پلائیں۔ یا

بدو اور کندر کا صنف دیں یا حسب ذیل قہص استعمال کریں۔

طب شیر، گل مختوم افاقہ، کافور، عرق باد روت میں پلائیں۔ شب یہانی کا ملوف دیں۔ صحت ہوگی۔ (مؤلف)

نفث الدم غفونت کے سبب ہو تو قابض اشیاء استعمال نہ کریں، بلکہ مغذی (آخذ یہ بخش) اور معداں (تعدیل پیدا کرنے والی) چیزیں دیں، تاکہ غفونت اور اس کی حدت میں سکون ہو۔ رگوں کو کاٹنے سے اس وقت پرہیز کریں جب یہ دیکھیں کہ غفونت سے خارج ہونے والا خون زیادہ ہے یا مخصوص جب کہ بیمار دہلے اور نحیف ہو۔ سینہ خشک ہو چکا ہو اور گوشت زائل ہو گیا ہو، ایسی صورت میں رگوں کے کاٹنے سے سل ہو جائے گا۔ ماء الشعیر اور طونیا وغیرہ دیں، سرکہ، نمک، اور پیاز وغیرہ کے قریب نہ جانے دیں۔ تیز نزلہ کے سبب پیدا شدہ نفث الدم میں اس بات کے لئے کوشش کریں کہ سرکہ اور روغن گل و آب سرو کے ذریعہ سر کا مزاج سرد اور مرطوب رہے۔ ایسا کرنے سے گرم زکام ٹوٹ جائے گا اور تیز نزلہ جاتا رہے گا۔

نطو، ضاد، اور سر کے لئے سقوط بارد (نات کے ذریعہ نضد ک مہو نچنا) کی برابر اور بھرپور کوشش کریں، بیمار کو بیخ، عنب الصلب اور حنی العم کے جو شانہ کا غرغره کرائیں اور انہی ادویات کو روغن کے ساتھ سر پر رکھیں۔

جائینوس پر حیرت ہے کہ اس راوی کے برعکس روپیہ انہوں نے کس طرح اختیار کر لیا حتی کہ مریش کو نقصان پہنچ گیا۔ میں تو اس کا تجربہ کر چکا ہوں۔ (بولس)

یہ بات محل نظر ہے۔ یہاں ایک خطی ہے۔ تبدیلی مزاج کے لئے سر کو شفا کریں گے تو بہ کثرت نزلے سینہ کی جانب آئیں گے۔ اس کے برعکس سر کو گرم رکھیں گے تو سینہ کی جانب کسی چیز کا انصباب ہرگز نہ ہوگا۔ (مؤلف)

جائینوس نے مذکورہ مذہب کے برعکس سر پر ادویہ محرقہ (جلانے والی دوائیں) تک رکھی ہیں اور تریاق اور ایروساتک پلایا ہے۔ یہ ساری تدبیریں غفونت میں اضافہ کرتی ہیں۔ (بولس)

یہ سب کچھ بھی غلط ہے کیونکہ یہ ادویات غفونت کو روکتی ہیں، ان سے سخت خشکی پیدا ہوتی ہے۔ بولس نے جن دواؤں کا ذکر کیا ہے ان سے قرحہ کے اندر میل آتا ہے۔ (مؤلف)

نفث الدم کے بہت سارے مریضوں کو میں نے شانہ کے ذریعہ مہتوب کیا ہے اسے میں کر اس کا غبار ۶۰۰ ملی گرام عرق اندر یا عرق برسان دارا (حصی الراعی) کے ہمراہ پلایا، اسی طرح پھپھوے کے قرحوں کا بھی علاج کیا ہے۔ شانہ اسے خشک کر دیتی ہے اس کا اثر دیگر ادویات کے مقابلہ میں زیادہ ہوتا ہے پھر کسی طرح کا میجان پیدا ہوتا ہے نہ کھانسی آتی ہے۔ قصہ الریہ کے زخم بھی

اس سے ٹھیک ہو جاتے ہیں ان مقامات کے اندر خشکی پیدا کرنے کے لئے دوا سے بہتہ کوئی اور چیز نہیں ہے (بولس)

یہ بیان اس لئے ہے تاکہ قرحہ روی کو خشک کرنے والی ادویات کے باب میں جالینوس کی محنت کی جائے۔ مگر پیش کردہ دواؤں کی قوت اس حد تک نہیں ہے کہ دو جالینوس کی دواؤں کے مقابلہ میں اثر کر کے تغفن کو روک دیں۔ (مؤلف)

شاذانہ مل سکے تو حاج کل مکتومہ اور تجربہ ارمنی سے کریں۔

نزلہ بارہو اور بہہ کر تے وہاں چچہ خاص بارہو تو ایسی صورت میں مریض کو تریاق دیں جس نے سر کے وسط میں داخل کیا ہے۔ جس سے مریض صحتیاب ہو گیا نزلہ جاتا رہا کھانسی میں سکون پیدا ہو گیا۔ نشتہ اندم کا ہر مریض جماع، غصہ، چچہ پکار، کرفس، صبر، پرانے پیچہ، شراب، دھوپ، گرم پانی اور گرم کھانوں سے پرہیز کرے۔ وہ دودھ پر گزار کرے، اسے غذا بنائے۔ تازہ مریطوب پیچہ سے زیادہ مفید اور کوئی چیز نہیں ہے۔ ایک ایسا شخص میرے علم میں ہے جو ساں بھر سمیرہ روٹی کے ساتھ ۱۰۰۰ گھنٹا تا اور پیتا رہا۔ شراب سے پرہیز کیا چنانچہ قرحہ رہے سے صحتیاب ہو گیا۔ (بولس)

تے الدم کی ایک قسم شدید املاء سے پیدا ہوتی ہے اس سے فائدہ ہوتا ہے، مریض کو اس سے کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ یہ ایک طرح کا فضلہ ہوتا ہے جسے طبیعت دفع کرتی ہے۔ مریض کے لئے ضروری ہے کہ وہ اعتدال سے بچے جو تک زیادہ ہو گیا اور طبیعت دفع نہ کر سکے تو آپ تک موت جاری ہو جاتی ہے جو تک فضلہ سے قلب کے بطنوں بھر جاتے ہیں اور نبض رکت جاتی ہے (قصہ)

قصۃ البر۔ کے شعبوں اور شریانوں کے درمیان بچہ گذر گاہیں ہوتی ہیں جن سے خرابت گزرتے ہیں طبعی حالت میں خون کا گذر یہاں سے نہیں ہوتا۔ یہ گذر گاہیں کسی وقت شل ہو جاتی ہیں تو پھر پھر۔ میں بچہ خون آجاتا ہے اور عت الدم کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔

کھانسی آنے پر بھگت دار خون خارج ہو تو یہ بھپھڑے سے خارج ہو گا۔ بھگت دار نہ ہو گا تو اس کا تعلق بھپھڑے سے نہ ہو گا جو تک بھگت دار خون بھپھڑے کے گوشت میں کسی قرحہ سے ہونے سے لاحق ہوتا ہے۔ خارج ہونے والے جو خون بھگت دار نہیں ہو گا وہ بھپھڑے کی کسی رگ کے پھٹ جانے سے خارج ہوتا ہے۔ (جالینوس)

بھپھڑے اور سینہ سے آنے والے خون کے درمیان میں سیاہی سے اختیار کرتا ہوں، خون سیاہ ہو اور تھوڑا تھوڑا آتے تو یہ سیر سے آنے کی علامت ہیں (مؤلف)

تجربہ اور مشاہدہ سے معلوم ہوا ہے کہ نشتہ الدم میں سرخ رنگ بیماری کو بڑھا دیتا ہے۔ (جالینوس)

تحت الدم کے مریض کو دودھ نہ پلانیں گے البتہ کمزور ہو تو چلا سکتے ہیں۔
کیونکہ دودھ سے خون زیادہ ہو جاتا ہے اور مریض خون زیادہ تھوکنے لگتا ہے کیونکہ رگوں کے اندر خون بھر جاتا ہے۔

اسی طرح موعہ تازہ چربی والا مریض کھانتا ہے تو رطوبتیں تھوکتا ہے تو اس کے لئے بھی دودھ بہتر نہیں ہے کیونکہ دودھ سے سینہ اور پیچھڑے کے اندر رطوبات بھر جاتی ہیں۔ لہذا اس کے مریضوں کے لئے جو سید لاغر ہو چکے ہوں، خشک کھانسی میں اور خالص کر سوداء کے لئے دودھ سوزوں ہے (مؤلف)

منہ سے خارج ہونے والا خون آگہ تھائی سے یا آگہ تنفس سے یا سر سے آتا ہے، معدہ اور اس کے ارد گرد سے آنے والا خون قے کی صورت میں ہوتا ہے۔ (ابن سرائیون)

اگر خون قریبی حصہ سے آ رہا ہے تو قے کی تحریک کے شروع ہی میں معمولی حرکت سے خارج ہوگا۔ ایسے ہی کہ تنفس سے آ رہا ہوگا اور اس کا تعلق قریب سے ہوگا تو ہلکم کے ذریعہ خارج ہوگا۔ (مؤلف)

آگہ تنفس سے آنے والا خون کھانسی کے ذریعہ خارج ہوگا۔ (ابن سرائیون)
اگر خون قریبی حصہ سے آ رہا ہے تو قے کی تحریک کے شروع ہی میں معمولی حرکت سے خارج ہوگا۔ ایسے ہی کہ تنفس سے آ رہا ہوگا اور اس کا تعلق قریب سے ہوگا تو ہلکم کے ذریعہ خارج ہوگا۔ (مؤلف)

آگہ تنفس سے آنے والا خون کھانسی کے ذریعہ خارج ہوگا۔ (ابن سرائیون)
آگہ تنفس میں خون کا تعلق جس قدر دور سے ہوگا اسی قدر سخت کھانسی بھی ہوگی۔ (مؤلف)
سر سے آنے والا خون تالو اور اس کے ارد گرد سے آتا ہے۔ یہ ہلکم کے ذریعہ خارج ہوگا۔ سر سے آنے کی حالت میں ام اور اس کے اندر درد ہوگا۔ (ابن سرائیون)
اگر ایسا ہو تو درد تالو اور اس کے ارد گرد ہوگا۔ (مؤلف)

آگہ تنفس سے آنے والا خون سینہ یا پیچھڑے سے آتا ہے۔ پیچھڑے سے آنے والا پیچھڑے کے گوشت یا اس کی رگوں سے آتا ہے سینہ سے آنے والا خون کاڑھا ہوا اور مائل بہ سیاہی ہوتا ہے کیونکہ طول مسافت کی وجہ سے یہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ سینہ میں درد بھی ہوتا ہے اور اس مقام پر ہوتا ہے بہاں شکاف ہوتا ہے۔ میں نے تجربہ کر کے دیکھا ہے کہ اس پہلو مریض لینا ہے تو خون اس نے بہ کثرت تھوکنے شروع کر دیا ہے۔ اس کے سبب کا تھ کر وہ ہم نے اس کے پاسب میں کر دیا

ہے۔ اس بیماری کا استنباط ہم نے "ہیلہ الر" کے پانچویں مقالہ سے کیا ہے جہاں مصنف نے سینہ کے اندر مائع حاصل کے سرایت کرنے کا تذکرہ کیا ہے۔

پھیپھڑے کے گوشت سے آنے والا خون، پھیپھڑے کی رگوں کے مقابلہ میں کم ہوتا ہے یہ مائل پہ سفیدی، پتلا پن لئے ہوئے اور جھٹ دار ہوتا ہے۔ یہ نہایت برا ہوتا ہے اور سل میں مبتلا کر دیتا ہے۔ پھیپھڑے کی رگوں سے آنے والا خون زیادہ ہوتا ہے اور سینہ اور پھیپھڑے کے گوشت کے مقابلہ میں سرخ، رقیق اور گرم ہوتا ہے۔ یہ پھیپھڑے کے گوشت کے مقابلہ میں زیادہ پتلا نہیں ہوتا بلکہ گاڑھا اور خون سے زیادہ مشابہ ہوتا ہے۔ پھیپھڑے کی رگوں سے خون، رگوں کا مائع کھل جانے، پھٹ جانے یا ان کے فاسد ہو جانے سے نکلنے لگتا ہے۔ منہ کھلنے کی وجہ عروقی امتلاء، کثرت خون، سقطہ و ضربہ، چیخ و پکار یا خون کی حدت ہوتی ہے۔ عروقی فساد فقط خون کی حدت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ لہذا مقدم تدبیر کثرت حمام، عمر درازی، جسمانی امتلاء، یکبارگی بہ کثرت گاڑھے خون کے چھڑنے، حمام کے بعد غذا لینے اور گرم کھانا کھانے سے امتلاء و موی کا پتہ کریں۔ ایسی حالت میں خون کا چڑھنا، اور تھو کنا آسانی سے ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ نہ درد ہوتا ہے نہ بخار۔

خون کی حدت سے رگوں کے کھل جانے میں تیز حرارت اور خون کے اندر بہت زیادہ واپھنت ہوتی ہے۔ فساد عروقی، تیز، تلخ نزلہ، یا تیز اور چہری خنداں کے استعمال کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یکبارگی بہت زیادہ خون اس میں نہیں آتا۔ اس کے ساتھ درد اور بخار ہوتا ہے۔

رگتیں پھٹتی ہیں، حیدر خف شدہ، یا بھاری بھر کم بوجھ کی وجہ سے۔ اس کی وجہ سے آنے والا خون گاڑھا اور زیادہ ہوتا ہے۔ اکثر حالات میں ورم موجود ہوتا ہے۔ اس سے چھڑکارا مشکل ہوتا ہے۔ مریض صحتیاب نہیں ہوتا۔

رگوں کے کھلنے کا علاج:

ہمیشہ باسلیق اہلی کی فصد کھول دیں، بقدر طاقت دوسرے اور تیسرے دن بھی خون نکالیں۔ مریض آرام کرے، منگو کرنا قطعاً ترک کر دے، جب بھی شدت تنفس پر مجبور ہو اور فٹ اندہ سے ساتھ سخت تکلیف دہ کھانسی نہ ہو تو تیز سرکہ پانی میں ملا کر جرہ جرہ لے تاکہ پھیپھڑا منجمد خون سے صاف ہو جائے۔ کھانسی تکلیف دہ ہو تو سرکہ سے پرہیز کریں۔ کیترا، صمغ وغیرہ مسکن دواؤں کے ذریعہ جیسے بھی کھانسی روکنے کی تدبیر کریں مریض سیدھا لیٹے، سیدھا جان لیٹے گا تو سینہ کے بعض حصے بعض پردہ اڈال کر کھانسی پیدا کریں گے۔ کھانسی اس طرح کے مریض کے لئے نہایت خراب

ہے کیونکہ اس سے ورم پیدا ہو گا اور مقام نافہ بند نہ ہو سکے گا۔ دیکھیں جسم اگر صاف نہ ہو تو خلط غائب کے لئے مسہل دیں۔ خون تباہ نہ ہو تو گل، چٹکری، کہہ باء، گلنار، جیسی مغری اور قابض ادویات عرق بھی کے ساتھ استعمال کریں۔ بخار نہ ہو تو شراب دیں۔ غذا کم دیں اور قابض دیں۔ خون سر کی جانب سے تالو میں ترہا ہو تو سب سے پہلے قیہا کی فصہ کھولیں پھر قابض اشیاء کا غرہ آرائیں اور ضادوں کے ذریعہ سر کو ٹھنڈا کریں۔ (ابن سیرین)

یہ علاج محل نظر ہے۔ یہاں گرمی پہنچانے کی ضرورت ہے اعتدال کے ساتھ نیند لانے کے لئے مخدر اشیاء دیں۔ کھانسی کو تسکین دیں، سینہ پر قابض ضادر نکھیں۔ (مولف)

بچھڑے کے گوشت سے آنے والے خون کا علاج مذکورہ بالا کریں۔ مگر یہاں سرکہ کی ضرورت نہیں ہے۔ گل، شاذہ جیسی خشک، گوشت پر کرنے والی ادویات، غسل کے ساتھ دیں۔ فساد عروق کے لئے یہ علاج عمدہ ہے۔ شاذہ کو کوٹ کر ذرہ بنادیں اور دگراں پلائیں۔ مذکورہ بالا وضاحت کے مطابق کھانسی اور نزول کا تھپہ کریں، مخدر رات دیں۔ فساد عروق کا علاج کثرت سے جسم کا تھپہ کر کے کریں، عمدہ غذائیں دیں۔ کیونکہ یہاں روی اختلاط ہوتے ہیں۔ مسکن اور ٹھنڈی چیزیں دیں۔ فصہ اور طین اشیاء کے ذریعہ شملہ کو نرم کرنا نہ بھولیں۔ شاذہ، گل، کہہ باء اور دم، اخوین پلائیں۔ شاذہ کا اثر یہ ہے کہ زخم کو خشک کرتی اور تیزی سے صحت لاتی ہے۔ پیپ آناثر دے ہو تو شاذہ کو پیس کر ذرہ کے مانند کر لیں اور اس کے بعد پلائیں۔ پینے میں بارش کا پانی نہ مل سکے تو ایسا پانی دیں جس میں گلاب، گل ارمنی بھگو دی گئی ہو۔

حدت اور فساد عروق کے ساتھ نفث الدم کیلئے عمدہ سفوف:

حب شیر ۱۰، گل ارمنی ۱۰، شاذہ ۱۰، سدہ ۵، کہہ باء ۵، لوبہ ۵، صمغ ۶، کیترا ۶، خشخاش سیاہ ۳، خم رجدہ ۳، خم کباب ۳، خم خرف ۳، گلنار ۳۔
مقدار خوراک ساڑھے دس گرام ہر اوتاب بارہاں۔

دیگر:

کندر، گل مختوم، صمغ، دم الاخوین، قاقیا۔ مقدار خوراک ۷ گرام۔ (ابن سیرین)

مفروبات:

رجدہ کا کھٹا ٹھ اندم کے لئے عمدہ ہے (جالینوس)
 رجدہ وہاں استعمال کریں جہاں ٹھٹا الدم کے ساتھ حرارت اور سخت پیاس ہو گیونکہ اس سے
 غایت درجہ حرارت بجھتی ہے اور قبض کے ساتھ رطوبت پیدا ہوتی ہے۔ (مؤلف)
 عصا رذیۃ السیم ٹھٹا الدم کے لئے عمدہ ہے۔ بخار بخار ہو تو آب تازہ کے
 ساتھ ورنہ شراب کے ہمراہ لیں۔ ٹھٹا الدم میں مفید ہے (جالینوس)
 اس کی وہاں سخت ضرورت ہوتی ہے جہاں مذکورہ فعل کے ساتھ تھوکنے میں سہولت بھی پیدا
 کرنا ہو۔ بعد ازیں بات نوٹ کر لیں۔ (مؤلف)

جالینوس نے عمدہ المعروفہ میں لکھا ہے کہ ٹھٹا الدم کی ایک قسم درم درم موی سے لاحق ہوتی
 ہے۔ خون کا ترشح یہاں سے قصۃ اریہ پر ہوتا ہے اس قسم میں اور دیگر اقسام میں فرق یہ ہے کہ اس
 میں خون م ہوتا ہے زیادہ نہیں ہوتا جب کہ پھیپھڑوں کی رگوں کے پھٹ جانے میں ہوتا ہے۔ اس
 کے ساتھ سخت بخار، تنفس عظیم، نہایت طاقتور ہوتا ہے یا چھوٹا ہو جاتا ہے یہ قسم اکثر چار دن یا ایک
 ہفتہ کے اندر ناپ جاتی ہے یہ مامون ہوتی ہے۔ ایک ہفتہ کے بعد علیٰ حال باقی رہے تو بیکہ خطرناک
 ہو جاتی ہے۔ اس قسم کا جان قابض اشیاء سے نہیں ہلکے سب سے پہلے قصد پھر منفعی کے کر رہا جاتا ہے۔
 دوست کندر کا استعمال ٹھٹا الدم میں اشیاء کثرت سے کرتے ہیں کیونکہ یہ مفید ہوتا ہے۔ ٹھٹا الدم
 کے لئے زراوند عمدہ ہے، گل مختوم اس کے لئے عمدہ ہے۔ (مؤلف)

گل مختوم کو کونٹ کر منہ میں چھڑک دیا جائے تو سیال خون رک جاتا ہے، خون کو قلعی روکنے
 کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی اور دوا نہیں ہے۔ گل لائی ٹھٹا الدم کے لئے بیکہ عمدہ ہے۔ کندر کا
 شرب ٹھٹا الدم میں مفید ہے۔ دوست اسی باب میں طاقتور ہے۔ آمد ٹھٹا الدم کو عمدہ طور پر روک
 دیتا ہے اب اس ٹھٹا الدم کے لئے عمدہ ہے۔ (خوز)

اس وقت اب کہ سیر میں نشونت (حرور اپن) موجود ہو (مؤلف)
 ختم کراٹ کے گرام، حق کے گرام ٹھٹا الدم اور مزمن کو تیز دیتے ہیں، غاریقون کا مشروب
 پھیپھڑوں اور سینے سے آنے والے خون کو روک دیتا ہے۔ راونڈ ٹھٹا الدم کے لئے عمدہ ہے۔ (خوز)

عرق مادر و ج ٹھٹا الدم کے لئے عمدہ ہے۔ (روفل)

گل مختوم ناص کے مقابلہ میں خون کو روکنے کے لئے اور کوئی چیز نہیں ہے۔ (خوز)

مومیائی عجیب و غریب شے ہے۔ (مؤلف)

سخت بھوک کے وقت معدہ پر ۱۰-۱۵ گرام کا انحصار ہونے لگتا ہے۔ خاص خون اس کی پرورش کرتا ہے سخت بھوک کے بعد خون کی شے ہو تو یہ نہیں کریں کہ یہاں کچھ شکاف ہو گیا ہے اس سے کوئی حرج برگزنہ ہو گا۔ (خوز)

غٹھنک سے سینہ اور پیچھے کی ریشہوں کی پھنتی ہیں جن کے مزاج خشک ہوتے ہیں۔ جسم اعلیٰ اور سخت ہوتے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں مرطوب اور نرم جسم نرم تر ہوتے ہیں۔

(جالیوس)

مستطیل شدید تھانی کا مریض غٹھنک سے چھٹکارا نہیں پاتا کیونکہ تھانی کی شدت اور تسلسل سے کوئی رگ پھٹ کر رہتی ہے۔ ایسی صورت میں بعد قصہ حوالہ میں تاکہ رگوں پر ہو جو ماکہ ہو۔ سینہ کی ہلکی دھچک اور اس پر غٹھنک کریں، اگر مپانی کا جرحہ میں تاکہ مریض نہ کور و کیفیت پیدا ہونے سے محفوظ رہے۔ (مؤلف)

ایک عورت گاز حسابہ خون تھوک رہی تھی، خون آچھو جھا ہوا، آچھو جھا ہوا نہیں تھا۔ وقت مذع و مری کے اندر ناقابل برداشت سوزش محسوس کرتی تھی، وقت اسے لے ہو جاتی تھی۔ یہی کیفیت تھی ان تک جاری رہی مگر اس سے کوئی تلافی نہیں ہوتی تھی بلکہ تھانی کی حالت بدتر ہوئی۔ مریض کو ڈاکر تھکی تم ہو گئی۔ اسی طرح ایک اور شخص سال بھر کے رتارہا پینچہ اس کی حالت بہتر ہوئی۔ مریض دھچک رہے کہ خون کی تھے اور دست جھک اور بحال سے اس کے موقی سے کہ وہی فصلا ت کا زائل ہو جائے یا شدید امتحان کی کیفیت جاری رہے۔ مگر فصلا ت رہی نہ ہو تو نہیں رہے جس حد تک کریں، اور غور کر کے دیکھ لیں کہ کیا یہ حالت رہی ہے؟ کیا اس کے رات کے تھیں نہ تھیں؟ اور تھیں کے بعد کیا حالت بدتر ہو گئی ہے یا بہتر؟ (مؤلف)

غٹھنک اندام رچی میں قصہ قصہ، رتارہا خون کی باہر دینا مفید ہے، مریض پر حکم کریں کہ نہایت خاصہ کہ پانی میں مار جرحہ جرحہ کی مارے، اس سے خون کا تھانہ ہو جاتا ہے اور تھانہ خون تحصیل بھی ہو جاتا ہے۔ (جالیوس)

جالیوس کی یہ تدبیر اختیار کرنے سے پہلے شکاف کو بند کرنے کی تدبیر کریں۔ مریض سے دو تھن بازوؤں اور ٹاک کے دونوں کناروں کو حسب قاعدہ باندھ دیں۔ اور اسے پانی ملے ہوئے کہ تھن بازو دیا تھن گھٹنوں کے اندر کریں۔ اس کے بعد مریض، قابض، منہ رہا، اور نیند آور دوا میں رہے کہ میں مل رہا دیں، یہ بہت موثر ہے کہ کہ اندر پانی کثرت سے ملے ہو اور ان میں ۱۰-۱۵ گرام عصارہ لکی، مریض

میں طاقت ہو تو اس دن کھانا بالکل نہ دیں۔ کھانے میں پرندوں کا گوشت دیں اور مریض کو تاکید کریں کہ چیخ اور تھکاوٹ کے کام کرنا تو درکنار بوے تک نہیں۔ اسی طرح ساتویں دن تک تدبیر کرتے رہیں، مریض کی گلو خلد مٹی ہو جائے گی۔

انسان کو کبھی یہ حالت پیش آتی ہے کہ سیاہ و گاڑھا خون تے کرتا ہے، ساتھ میں شدید غشی اور سوزش ہوتی ہے۔ یہ دراصل ایک نقص ہوتا ہے جس کا طحال سے انصہاب ہوتا ہے۔ معدہ اور سینہ کے اندر خون کے جم جانے سے بھی انشاء خون کے مذکورہ اعراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ (جالینوس)

کوئی ایسا شخص نظر آئے جو سینہ سے خون خارج کرتا ہو یا خون کی تے کرتا ہو۔ اس طرح کی حالت بیشتر نہ رہی ہو بلکہ کوئی ایسا سبب رہا ہو جس کی وجہ سے نفث الدم یا خون کی تے آتی ہو، پھر یہ حالت ختم ہو گئی ہو۔ اس کے بعد رنگ میں زردی، جسم میں لاغری، غشی، نبض میں صغر، جسم میں گرمی اور استرخاء پیدا ہو گیا ہو تو خیال رہے کہ خون یا تو سینہ کے اندر یا باہر پھڑپھڑے میں منجمد ہو گیا ہے۔ خون جوں ہی پھیر دے کے اندر آتا ہے کھانسی کے ذریعہ خارج ہو جاتا ہے۔ فوراً ایسی چیزیں دیں جو خون کے تختے کو تحلیل کر دیں تو سینہ کے اندر ہی کیوں نہ ہو۔ اسی کے ساتھ ایسی چیز بھی دیں جو خون کو دھو دیا کرے۔

طاقع اور مفتوح تمام دوائیں نفث الدم ریوی کے لئے خراب ہیں کیونکہ اس طرح کے مریضوں کو ان کے مخالف دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ قابض ادویات ہوتی ہیں۔

ذات الحصب میں جب کیفیت بکی ہو یا سحہ (چروکی حالت) خراب۔ میں قصہ کھوٹا جت ضروری ہے اس سے زیادہ ضروری نفث الدم میں ہے۔ نفث الدم میں قصہ کھولنے کی ضرورت نہ بھی ہو تو بھی کھول دیں۔ خواہ مریض کمزور کیوں نہ ہو۔ (جالینوس)

نفث الدم کا ایک عمدہ اور مؤثر نسخہ :

مند میں خباز کارس۔ رتھوزا تھورا حلق سے نیچے اتار دیں۔ (تیزوق)

اس کے ساتھ صمغ اور حباب اسفول شامل کر لیں۔ خباز میں عجیب و غریب تروبت (سی) ہوتی ہے (مولف)

نفث الدم کے مریض کے یہاں اگر وہ طاقتور ریاضت کراتا تھا جو اس کی موت کا باعث ہو جاتی تھی۔ اس کا کہنا تھا کہ ایسا اس وقت کرنا چاہئے جب امتلاء و موی موجود ہو

(جالینوس تمام اسطرالیں)

نورست کلی او خرفٹ الدم میں مفید ہے، پوست غرب بھی اثر رکھتا ہے۔

اسفنج سوختہ پھینچنے والے میں ڈیونے کے بعد نفٹ الدم کے لئے موزوں ہے۔ شاخ گوزن سوختہ ساڑھے دس گرام کا مشروب ہمارا کیترا نفٹ الدم میں مفید ہے۔ نفٹ الدم میں آس تر اور خشک کھائی جاتی ہے۔ غرب کا پھل کھانا نفٹ الدم میں مفید ہے۔ (جالینوس)

جالینوس کا توں ہے کہ کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ شاخ گوزن خاص کر دوسری سیٹوں کے مقابلوں میں زیادہ محمود ہے۔ اسے سوختہ کرنے کے بعد دھو کر استعمال کیا جائے تو نفٹ الدم کے لئے شافی ہوتا ہے۔ (دیا ستوریہ دس)

کوئی انجہ (بھینز بکری کے بچے کا تیزاب معدی) 1500 ملی گرام مشروب کے طور پر استعمال کیا جائے تو نفٹ الدم میں مفید ہے، بلوط، جفت بلوط، اور بلوط کا جو شانہ بھی مفید ہے۔ (دیا ستوریہ دس)

رجدہ کا کھانا نفٹ الدم میں مفید ہے عصارہ رجدہ کا مشروب اور زیادہ مؤثر ہے (جالینوس)
سینچا دور کا مشروب نفٹ الدم کے لئے موزوں ہے۔ نفٹ الدم کو یہ قطعی طور پر توڑ دیتا ہے۔ اس میں یہ واضح طور پر مفید ہے۔ اسی طرح بادور سیاہ بھی مفید ہے۔ بھونیں تو آتش بے دود پر بھونیں، اس کی افادیت بحد بڑھ جاتی ہے۔ بیض کا چھلکا تار کر چائنا نفٹ الدم میں مفید ہے۔ اس کے ساتھ کوئی مغری دوا جس میں پوست ہو، مثلاً کابا یا کوئی قابض شے مثلاً کنر، خشکاش اور تخم بنج شامل کر ۱۰۰۰ ملی گرام مشروب استعمال کی جائے تو حد سے بڑھے ہوئے نفٹ الدم میں مفید ہے۔ (جالینوس)

دار شیشعہاں کا جو شانہ نفٹ الدم کو روک دیتا ہے۔ (دیا ستوریہ دس و جالینوس)
سبزی گلاب (اقناع الورد) کا مشروب نفٹ الدم کو قطع کر دیتی ہے۔ کاربہ کا بھی یہی اثر ہے۔ رست کو ہمارا آب نفٹ الدم میں استعمال کرتے ہیں، باب گندم سے گاڑھی چٹنی بنا کر استعمال کرنا نفٹ الدم میں مفید ہے۔ (دیا ستوریہ دس)

مقلون نفٹ الدم میں مفید ہے۔ (دیا ستوریہ دس و جالینوس)
طرفاء کے پھل کا مشروب نفٹ الدم میں مفید ہے طرائیث اپنی خاصیت سے خون کو روک دیتی ہے۔ (دیا ستوریہ دس)

گل مخموم اور گل کو آب ساموس، دونوں عمد ہیں (دینورس)
گل ارمنی نفٹ الدم میں بحد مفید ہے۔ (دیا ستوریہ دس)
عصارہ کابا نفٹ الدم میں مفید ہے (جالینوس)
انگور صحرائی کے پھل کا مشروب نفٹ الدم میں مفید ہے، اس کا چھلکا اور زیادہ

مفید ہے۔ یعنی ہونی دھنیا اس کے لئے نفع بخش ہے۔ (یا ستوریہ دس)

تخم کراٹ نطی کے گرام کا مشروب ہمراہ حب اللہ کے عزمین ٹٹ الدم کو قطع کر دیتا ہے۔

(ابن ماسویہ)

بادام تلخ ہمراہ ٹٹ الدم پودینہ ٹٹ الدم کے لئے عمدہ ہے۔ صمغ بادام ٹٹ الدم میں مفید ہے۔

بادام تلخ ٹٹ الدم میں نفع بخش ہے۔ (یا ستوریہ دس و جالینوس)

عصارہ بربخرفہ سینہ اور پیچہڑے سے آنے والے خون میں مفید ہے۔ طرائیٹ کا مشروب

سیرور پیچہڑے سے ہونے والے ٹٹ الدم میں نافع ہے۔ (ابن ماسویہ)

مصطفیٰ ٹٹ الدم میں عمدہ اور مفید ہے۔ (جالینوس)

چوست پیچہڑے اور بربخرفہ جوش، کر صاف کیا جائے پھر اسے اتنا پکا جائے کہ

شہد سے مانند گاڑھا ہو جائے وراستہ استعمال کریں۔ ٹٹ الدم میں مفید ہے۔ شرب میں خاص پانی کی

تبدیل بارش کا پانی شامل کر کے استعمال کرنا ٹٹ الدم کے لئے عمدہ ہے۔ (یا ستوریہ دس)

قصبہ ٹٹ الدم میں مفید ہے۔ کھجور کا مشروب ٹٹ الدم کے موافق ہے۔ عصارہ نفع ہمراہ

رکے کا مشروب قلع ٹٹ الدم ہے۔ جاتوس بہتا ہے کہ ایسا اس کے لئے ہے کہ اس کے اندر کسی اپن

ہوتا ہے۔ پرمانہ ہو تو سرکہ ملا کر پینے سے ٹٹ الدم ٹوٹ جاتا ہے۔ (روفس)

عصارہ نفع کا مشروب ہمراہ شہد ٹٹ الدم میں بیحد مفید ہے۔ (یہودی) یہی مشکوی کا ہڈا ٹٹ

ادم میں بیحد مفید ہے، سینہ کے اندر اس سے گھرا اپن بہت کم لاتی ہوتا ہے۔ گل ہی نیز عرق ہی

کا مشروب ٹٹ الدم میں مفید ہے۔ (یا ستوریہ دس)

جوزالہ، انجی طرح ٹوٹ کر اور شراب کے ساتھ استعمال کیا جائے تو ٹٹ الدم میں مفید ہے۔

(ابن ماسویہ)

گچھلی سے بنی ہوئی غذا خون کے ساتھ استعمال کرنا ٹٹ الدم میں مفید ہے (جالینوس)

تب دھم ٹٹ الدم غیر عزمین کے لئے مفید ہے، ضرورت ہے کہ کسی اپن زیادہ ہو اس سے

اثر میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

عصارہ رائی اور کل حقیقی ٹٹ الدم میں مفید ہے۔ صبر ساڑھے تین گرام ہمراہ تب سرد کا

مشروب ٹٹ الدم کے قلع ہے۔ پنج قطر یوں ساڑھے تین گرام کا مشروب جب بخار نہ ہو تو

شب کے ہمراہ اور بخار نہ ہو تو تب تازہ کے ہر اٹھ ٹٹ الدم سد رمی میں مفید ہے۔ پنج قطر یوں تازہ

ٹٹ الدم میں مفید ہے۔ مقدار خوراک ہر روز دو گرام تازہ یا شراب دانہ انار ترش بارش کے پانی میں

بھگو کر پینا نفث الدم میں مفید ہے (دیا ستوریہ دوس)

غار یقون 1500 ملی گرام مشروب ہمراہ آب تازہ نفث الدم کو قطع کر دیتا ہے (بولس)

گلنر نفث الدم میں مفید ہے (دیا ستوریہ دوس)

زر اوئد کا مشروب نفث الدم میں نفع بخش ہے (دیا ستوریہ دوس)

شاذنہ کو رگڑ کر آب محصی الراعی میں پینا نفث الدم میں مفید ہے۔ (دیا ستوریہ دوس و جالینوس)

ذنب الخسیل نفث الدم صدری میں مفید ہے۔ قرن الثور سوختہ کا مشروب ہمراہ آب نفث الدم

میں نفع بخش ہے۔ (جالینوس)

ختم عطمی نفث الدم میں مفید ہے۔ بخ عطمی بھی اس میں مفید ہے کیونکہ قبض کی تاثیر رکھتی ہے۔

(جالینوس)

نفث الدم میں مفید ادویات۔

نخ اذخر، ریوند چینی، دار شیشخان، پوست کندر، مصطلی، جوز السرو، پوست صنوبر، پوست شجرہ مریم، طراسیت، آمد، گل ارمنی، گلاب مع سبزی، شاخ گلاب، اتار ترش، دند اتار بارش کے پانی میں جوشایا ہوا، حب الاس، مصغ عربی، شاخ گوزن سوختہ، انقذ اتار ب، خرفہ، بقلہ حقاء، غار یقون، یہ تمام ادویات بوزن ۷ گرام، گلاب کی شاخوں کے عرق یا عرق خرفہ کے ہمراہ پینا نفث الدم میں مفید ہے۔

(ابن ماسویہ)

ہیش با سلق کی فصد کھولیں۔ نفث الدم کو قطع کر دینے والی دوائیں حسب ذیل ہیں

رجلہ، ریوند، گل مختوم، صمغ عربی، گلاب، گنار، (اسحاق)۔

نفث الدم کے لئے سفوف کا نسخہ :

کزبرہ مقلو ۱۰، عصارہ خرفہ ۱۰، ختم رجدہ مقلو ۱۰، شاخ گوزن سوختہ ۱۰، کبریاہ مفید ۱۰، گلنر ۱۰، نشاستہ مقلو ۱۰، جفت بوط ۷، اقاقیا ۷، طباشیر ۷، گل سرخ مع سبزی ۷، ریوند چینی ۸، ختم حاض مقد ۸، سد روان ۸، سدر مفول ۸، مرات (کئی بار دہلا ہوا) ۸، صمغ محص ۱۵، گل مختوم ۵۰، اسپغال ۳۰، اسپغول کے سوا تمام دواؤں کو کوٹ کر آب خرفہ میں شامل کریں اور صبح و شام ۷ گرام استعمال کریں۔ غذا میں مسور مقشر بھنی ہوئی، سرکہ اور آب تار میں جوش دے کر لیں۔

نفث الدم چار پہلوؤں سے ہوتا ہے : ۱۔ شکاف۔ ہو گیا ہو کہ وہ نے پچانہ نے، ۲۔ چھوٹا پکارا۔ ۳۔ شہید غم و غصہ لاحق ہو جانے سے نفسانی تحریک ہو گئی ہو۔ ۴۔ تیز، غلطانے نفس پیدا کر دیا

ہو۔ ۳۔ رگوں کے منہ کھل گئے ہوں۔ یہ حالت شکر، ملعام و شراب، شیریں پانی میں کثرت تمام اور مسلسل بیکاری کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے۔

خطی فساد وغیرہ میں فرق یہ ہے کہ خون کے اندر سیاہی اور تعفن ہوگا۔ شکاف وغیرہ کے درمیان فرق کثرت و قلت خون سے کریں گے۔ عروق کے اندر جہاں کہیں شکاف ہو خون کا رشح ہوگا۔ اس سے پہلے ظاہری سبب موجود ہوگا۔ پھیپھڑے سے خارج ہونے والا خون لطیف اور رقیق ہوگا۔ اس میں جھٹک ہوگا۔ بغیر کسی تھیف کے خارج ہوگا۔ سینہ سے خارج ہونے والے خون میں جھٹک ہوگا مگر تھیف کے ساتھ خارج ہوگا یونکہ سینہ کے اندر بکثرت عضلات ہوتے ہیں پھیپھڑے میں کوئی عضو نہیں ہوتا۔ فساد و خطی سے پیدا شدہ نکسار الدم کا طاق حدت کے اندر تسکین اور مزاج کے اندر تعذیل پیدا کرنے والی دوائی سے کریں گے۔ مثلاً پانی میں جوش دیا مواد دھوا، آب کدو، رجد اور خرفہ دیں گے۔ بخار میں ہو تو دھوا، اشعر، اشعر، اشعر کے در بعد علاج کریں گے۔ رگوں کے منہ کھل جانے میں قصد، قلت خد اور بازو، ساق۔ ٹخنہ، حسب اقسام، طباشیر، گل سرخ کے جوشاندہ دروب سے بچائے ہوئے پانی کے ذریعہ کریں گے۔ یہ پانی بجمد قابض ہوتا ہے بخار نہ ہو تو یہ پانی خاص طور پر پلاتے ہیں۔ قسط، فانیہ، نیو، درم خون، لے، وشت جیسے خشک گوشت غذا میں دیں۔ کم خون والے گوشت کو نہ کہ انار ترش اور ساق سے ساتھ دیں۔ شکاف ہو جانے سے خون تر ہوتا تو صمغ قرط، صمغ ام غیبات، صمغ اجال جیسی مغری دوائی میں دیں۔ یہ خیرات انگریز تا شمع رکھتی ہیں۔ گل ارمنی، نشتر، ستماں کریں سر مق (بھوا) حلا، میں، مدیش کو پائیں، دھوا، اشعر اور شہری گچھلی کا اسٹید پانی پیا کریں۔ پائے مثلاً دم کی تمام قسموں میں مدد دیتے ہیں۔ (حبیب مضمون)

۴۔ رگوں کے اندر خون ریا دہ ہو جائے تو اس سے پتھر رگیں پھٹ جائیں تو اسکی حالت میں نکسار الدم، ایسہ وغیرہ سے عوارض لاحق ہوتے ہیں۔ مریش کی عروقی طاقت رگوں کا پھٹنا ممکن نہ ہو اور خون کی مقدار زیادہ کی ہو تو چابک موت طاری ہو جائے گی۔ جسمانی صحت اور جسمانی قوت کی موجودگی میں بھی نکسار الدم وغیرہ ہو جاتا ہے۔ ایک شخص دوا کھائے کہ شراب کے بعد کافی خون کی قے کی اس سے اسے فائدہ ہو گیا۔ دریدیں جسم کے تمام اعضاء کے اندر پھٹ سکتی ہیں، شراب یا نہیں نہیں مٹھتی ہیں یونکہ شریانوں کے اوپر شریانیں ہوتی ہیں۔ ایک بجمد موٹی ہوتی ہے۔ حد و ازیں ت میں شدید مسئلہ نہیں ہوتا کہ یہاں پائے رشح ہوتی ہے پھیپھڑے جیسے شکر کہ عضو کے اندر شکاف واقع ہو جائے اور یہ شکاف شہداء و صحابی مٹھل ہوتی ہے۔ (آٹھ)

تھوک میں جب بھی جھاگ دار خون نکلتا ہے یہ سمجھیں کہ اس کا تعلق مہمچیرے سے ہے۔
اگر یہ صاف شفاف اور گاڑھا ہو تو اس کا تعلق سینہ سے ہوگا (ابن الجہان)

نفث الدم کے لئے:

گل سرخ مع سبزی، عددس مقشر، طراشیت، گلزار، گل ارمنی، کافور، عرق کلاب میں گوندہ کر
سینہ اور پہلوؤں پر طلاء کریں اور ایک کتانی سر دنگڑے سے ہر گھڑی ٹھنڈا کیا ہو نچاتے رہیں۔

نفث الدم کا جامع نسخہ:

بسد ۳، کبریا ۳، لؤلؤ ۳، شاذ ۱۰، بارش کے پانی میں دھو کر خشک کیا ہوا نشاستہ بریاں ۳، صمغ عربی
بریاں ۷، گلزار ۳، گل سرخ سبزی دور نمودہ ۹ گرام، طباشیر سفیدہ ۹ گرام، تخم رجد ۱۲ گرام، تخم گلزار ۵ گرام
، تخم عطسی بریاں ۵، کلی قبرسی ۱۵، گل ارمنی ۳۰، تخم خرفہ ۱۲ گرام، برگ خرفہ ۱۲ گرام، تخم خس ۱۳ گرام،
سنبل ساڑھے ۷ گرام۔ شامخ وزن سوخت خشک کر دو ۱۰، تخم حماض منقی بریاں ساڑھے تین گرام، ریوند
چینی ساڑھے ۷ گرام، زعفران ۵ گرام، خشک سیاہ ساڑھے ۷ گرام، عصارہ آبر باریس ۵، لک مفسوں
۳، آیتہ ۵، زبر و بریاں ۱۰، اندر ۳، برگ نفع خشک ۳، طلق ۵، شب ۳، قاقی ۳ بارش کے پانی میں دھا
دو ۱، طراشیت، نصیحا ۱، رب داسجدی ۵ (خرگوش اور بکری کے بچے کی رطوبت سعدی)، مرطاب سوختہ
۷ گرام، دم الاخوین ۵، گاؤزبان ۱۰، مقدار خوراک ۷ گرام ہر او عرق خرفہ۔

حد سے بڑھے ہوئے نفث الدم کے لئے:

حب آس، تخم کرات، کلاب کی شاخوں اور دھنوں سے نچوڑے ہوئے پانی کے ساتھ
استعمال کریں یا پھر تبضع کر کے ساتھ استعمال کریں۔

عمدہ دوا:

تخم نج سفید، ساڑھے تین گرام ہر ادواء حاصل۔

جالینوس نے حیلۃ ابر میں لکھا ہے کہ نفث الدم کے مریض فصد اور مسهل استعمال نہ کریں اور
سر کو نرم نہ رکھیں کے توسل میں جھکا ہو جائیں گے۔ اس کی وضاحت ہم قروح رید کے بیان میں
کر چکے ہیں۔ (ابن ماسویہ)

منہ سے نکلنے والا خون سر سے آتا ہے جو تھکے اور کھانسی کے بغیر خارج ہوتا ہے۔ کھانسی کے ساتھ آ رہا ہو تو قصبہ ارنہ سے آنے کی صورت میں تھوڑا تھوڑا ہو گا اور جھائے وار ہو گا مگر پھیپھڑے سے آنے کی صورت میں زیادہ ہو گا اور رقیق ہو گا۔ سینہ سے آنے کی صورت میں زیادہ ہو گا۔

ہیٹ سے خارج ہو گا تو کھانسی کے بغیر خارج ہو گا۔ پھیپھڑے سے خون آنے کی صورت میں سر کے استعمال اندرونی نہیں ہونی کریں گے۔ سینہ پر پہننے لگا ضروری ہے۔ حمام، حرکت، عصر، چچ و پکار، غم، تیز چربی غذاؤں، دھواں اور غبار سے مریض کو محفوظ رکھیں۔ مریض اگر عورت ہے تو نہایت طاقت سے اس کا اوراء کر دیں گے اور ارٹھ ہی اس کا جملہ علاج ہے۔

منہ سے نکلنے والا خون مری سے آتا ہے یا فم معدو سے یا قعر معدو سے یا منہ سے یا حلق سے یا قصبہ ارنہ سے یا سر سے یا پھیپھڑے سے یا سینہ سے مری سے خون آ رہا ہے تو اس کی علامت یہ ہے کہ دونوں شانوں کے درمیان درد ہو گا۔ فم معدو سے آ رہا ہے تو اس کی علامت یہ ہے کہ درد بحد شدید ہو گا۔ حلق سے آنے کی صورت میں خون کھنکھار کے ساتھ خارج ہو گا۔ قصبہ ارنہ سے آنے کی حالت میں تھوڑی کھانسی کے بعد یکے بعد دیگرے تھوڑا تھوڑا آئے گا سینہ میں درد کم ہو گا۔ سر سے آنے کی صورت میں بیشتر سر کے اندر بوجھ محسوس ہو گا۔ چہرہ پر سرخی ہو گی یہ بھی کھنکھار کے ساتھ نکلنے کا۔ پھیپھڑے سے آنے کی حالت میں درد کے بغیر یکبارگی شیر مقدار میں نکلے گا۔ سینہ سے آنے کی حالت میں تھکان کر نکلے گا اور مقدار تھوڑی ہو گی اور دفعہ خارج نہ ہو گا۔ ساتھ میں سینہ کے اندر درد ہو گا۔ آلات تنفس سے جو خون بھی خارج ہو گا اس میں کھانسی رزنا آئے گی۔ سر سے خون نکلنے والے آلات تنفس میں داخل ہو سکتا ہے۔ کتاب الاعضاء لامہ میں علامت ہم نے پہچان لی ہے اور جہاں علامت کا بیان ہے وہاں ہم نے تذکرہ کر دیا ہے۔ (جالینوس)

یہاں ایک ایسی علامت کی ضرورت ہے جو سر سے سر کی جانب آنے والے اور سینہ کی جانب آنے والے خون کے درمیان امتیاز پیدا کر سکے۔ (مولف)

نکث دم کسی رگ کے پھٹنے یا فاسد ہونے یا حلق کے اندر جو تکب سے ہوتا ہے۔ رگ پھٹنے کی علامت یہ ہے کہ بیشتر سخت چچ و پکار، سینہ پر شدید چوٹ یا سخت کھچاؤ کی حالت ہو چکی ہو گی۔ فاسد ہونے کی علامت یہ ہے کہ نزالہ ہو ہو گا۔ پہلے تھوڑا خون خارج ہوا ہو گا پھر یکبارگی کثرت سے خون نکلا ہو گا۔ قرحہ کی علامت یہ ہے کہ خارجی سبب کے بغیر دفعتاً خون خارج ہو گا۔ جسم میں متلاء پایا جائے گا۔ ساتھ میں کسی قسم کا ارد نہ ہو گا۔ چونکہ نکلنے کی علامت یہ ہے کہ خون لطیف اور پانی جیسا ہو گا۔

کبھی نکث الدم حد سے زیادہ بڑھی ہوئی برودت یا حرارت یا حمام پر اصرار کرنے سے ہو جاتا

ہے۔ مسلسل میٹھے ماکول و مشروب، یا فساد پیدا کرنے والی مراری غلط یا نیکین ہضم کی وجہ سے بھی ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

کندر، گلنار، دم ال خوین، قاقی، حیو فسطید اس، ایون، کبریا، صمغ، نشاستہ، گل مختوم، صبح و شام اور نصف النہار میں آب سرد کے ہمراہ پلائیں۔ مقدار خوراک ۷ گرام ہمراہ ۱۹ گرام عرق پا، روج، مریض کے سامنے گل ازنی یا گل مختوم رکھیں جسے صاف کر کے چھلکے کے بغیر مصغ عربی میں گوندھ لیا گیا ہو اور تھوڑی کافور شامل کر کے خوشبودار بنالیا گیا ہو تاکہ اس کے استعمال سے مریض حرکت کر سکے۔ غذا میں پائے، پائے کے روغن، پیہ معز کے ساتھ پکائی ہوئی غذا دیں، سینہ پر صندل، گلنار، گل سرخ، اور قاقی کا ہمراہ عرق گلاب ملا کر لیں۔ اسی دن خون تیار کر جائے گا۔ (مولف)

قرص کبریا، نفث الدم میں مفید ہے:

کاربا، گلنار، گلاب، قافی، راک، طراشیت، صمغ عربی، ستر، خشکاش، دم ال خوین، ایون، آب برسیا، ارا میں گوندھ کر ماء الصمغ کے ساتھ پلائیں۔ (یہودی)

بازو دائل شخص (جھجھکوں) میں گازمی ریاہ کثرت سے پیدا ہوتی ہے اس سے نفث الدم کو دھلتی ہے۔ کیونکہ یہ کثرت گازمی ریاہ سے رنگیں بار بار پھشتی ہیں۔ میرے خیال میں حرارت خریزی کے کمزور ہونے سے ان میں یہ حالت پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ ان کے دس چھوٹے اور سینے ٹھک ہوتے ہیں۔ (بقراط)

منہ سے خارج ہونے والا خون، اوپر سے اور دماغ کے گوشے سے آتا ہے یا تاد، صلق، خجرو، قصبہ الرئہ، سینہ، مرنی، یا معدہ سے۔ نفث الدم کا مریض سرخ چیزیں نہ دیکھے کیونکہ یہ آتے ہیں نفث الدم ہونے لگے گا۔ (جالینوس)

نفث الدم صدری عرق پا، روج سے نوٹ جائے گا۔ صقابہ، دہغر اور قسطظیہ کے درمیانی حک خرز کے باشندے، نفث الدم کو توڑنے کے لئے بیج قنطور یون کبیر کے جو شانہ و پراکتف کرتے ہیں۔ (روفس)

نفث الدم عرضی طور پر ضربہ، مسقطہ وغیرہ یا بالستر کے زمین پر سونے سے اور جوہری طور پر بسیار خوری اور استلا کی کیفیت کے روغن ہو جانے سے ہوتا ہے۔ (جالینوس)

نفث الدم جو رگوں کے منہ کھل جانے سے ہوتا ہے کثرت اغداہ کی وجہ سے یہ منہ کھلتے ہیں یا

فاسد ہو جانے سے ایسی صورت میں سوء مزاج دمہ کی راجح ہوتا ہے یا پھر نفث الدم کی حالت تنق
اتصال کا نتیجہ ہوتی ہے۔ (مؤلف)

جھاگ دار خون کا تباہی پھڑے سے ہوتا ہے پھیپھڑے کے اندر قرح ہو تو کوئی ضروری نہیں
ہے کہ جھاگ دار خون آئے کیونکہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ پھیپھڑے کی کوئی رگ پھٹ گئی ہو اور اس کی
اجہ سے بھجھاگ کا خون آجائے۔ (جینیوس)

جھاگ دار خون شکاف کی وجہ سے نہیں بلکہ ترشح سے ہوتا ہے۔ کھانسی کے ذریعہ اس میں
جھاگ آجاتا ہے عورت کو خون کی قے آجائے اور حیض جاری ہو جائے جس سے خون کی قے آتا بند
ہو جائے تو ایسا لازماً ہوتا ہے۔ اس حالت کے اندر استقاء کرتے ہوئے اطباء نے صافن وغیرہ کی فصد
محول دی ہے۔ پیپ تھوئے کے بعد نفث الدم کا ہونا ہی ہے کیونکہ یہ اس بات کی علامت ہے کہ
بیماری قرحہ کی جانب منتقل ہو چکی ہے۔ بخار کے بغیر خون کی قے آئے تو ایسی صورت میں مریض
محفوظ رہتا ہے۔ بخار کے ساتھ خون کی قے آنا ردی ہے کیونکہ بخار نہ ہوگا تو یہ اس بات کی علامت ہے
کہ جہاں سے نفث الدم ہو رہا ہے وہاں ورم نہیں ہے۔ یہ محض رگوں کے کھل جانے یا قرحہ کے سبب
ہوا ہے۔ قرحہ بھی وہ جس میں ورم نہ ہو۔ جن قرحوں میں ورم ہوتا ہے نہ بخار وہ قابض ادویات کے
ذریعہ مسبل اعلیٰ ہیں۔ ورم اور بخار کے ساتھ جو قرحے ہوتے ہیں ان کا مصحیاب ہونا ممکن نہیں
ہوتا۔ ان میں اضافہ ہوتا ہے اور فساد پیدا ہوتا ہے پھیپھڑے سے خون آ رہا ہو تو بخار نہ ہو مگر بیماری
طویل ہو جانے کی صورت میں بخار تر رہے گا۔

نفث الدم اور سل میں بشرات استفادہ ممنوع ہے۔ نفث کی قسمیں تین ہیں۔
۱۔ محض رگوں کا منہ کھل جائے۔ (۲) کسی رگ میں شکاف ہو جائے۔ (۳) کسی رگ میں فساد
پیدا ہو جائے۔

رگوں کے کھلنے اور پھٹنے کا علاج قابض ادویات اور مغری اشیاء سے کریں۔ مغری ادویات کے
ساتھ جن دواؤں کے اندر سورش پیدا کئے بغیر خشک کر دینے کی صلاحیت موجود ہو انہیں استعمال
کریں۔ فساد عروق کا علاج عمدہ غذاؤں، اور گوشت پیدا کرنے والی چیزوں سے کریں۔ نفث الدم کی
ادویات میں یہی دوا مظلوب ہوتا ہے۔ خون سینہ سے آ رہا ہو تو طیف الجوہر ادویات کی ضرورت
ہوتی ہے جنہیں نفث الدم کی دواؤں میں شامل کیا جاتا ہے تاکہ دواؤں کے اثرات کو بچو نہ چاکیں کیونکہ
نفث الدم کی دوائیں اپنا اثر ذرا دیر میں کرتی ہیں خون معدہ اور مری سے آ رہا ہو تو نہ کورہ مخلوط کی
ضرورت نہیں ہے۔

لطیف ادویات اس بیماری کی بچہ ضد ہوتی ہیں۔ انہیں شامل اس لئے کیا جاتا ہے کہ اثرات کو بہو نچا سکیں۔ کیونکہ قابض اور لیسدار دوائیں مایوں کو مسدود کر دیتی ہیں اور اثرات کم بہو نچتے ہیں لہذا بد رتہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ مذکورہ دواؤں کے اندر مخدر ادویات بھی شامل کر دیتے ہیں تاکہ مریض سو جائیں اس سے بڑا فائدہ ہوتا ہے کھانسی نہیں آنے پاتی۔ اس طرح افادیت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ پھر اپنی برودت سے یہ خون کو گاڑھا کر دیتی ہیں۔ لہذا اس بات میں یہ عمدہ ثابت ہوتی ہیں۔ ان ادویات کی ترکیب میں بھی مقصود ہے۔

نفث الدم کے لئے قرص:

افیون ۵ گرام، صمغ سوادو گرام، گلنار سوادو گرام۔ یہ ایک قرص کا وزن ہے۔ خون پھپھڑے سے آ رہا ہو تو اس میں دار چینی ۲۵ گرام سے ۳ گرام تک اضافہ کریں۔ (جاہنوس)
نفث الدم کے مریض کو عصارہ بادردن چلائیں تو نفث الدم فوراً رک جائے گا۔ (ردفس)
افیون کا کام یہ ہے کہ کھینچے ہوئے خون کو جما کر گاڑھا کر دے لہذا اندرونی اعضاء کے تمام زرف الدم میں یہ عمدہ ہوتی ہے۔ (خین)

جو خون معدہ سے نکلتا ہے وہ کھانسی کے بغیر نکلتا ہے۔ آلات تنفس سے جو خون نکلتا ہے اس میں کھانسی ہوتی ہے۔ حلق اور سونے سے آنے والا خون کھنکھار کے ذریعہ نکلتا ہے جب کہ منہ کے بیرونی حصہ سے خون تھوک کے ذریعہ خارج ہوتا ہے۔

کیونکہ کھنکھارنے سے منہ کے اندر جو چیز نشیمن ہوتی ہے وہ تھوک میں آ جاتی ہے۔ سر سے آنے والا خون کھنکھارنے کے ذریعہ خارج ہوتا ہے بشرطیکہ سونے کے باہر اترتا ہو اور کھانسی اور بہ اثرات پت کا محرک نہ ہو یکبارگی اوپر سے آئے اور جس جگہ آئے وہ سونے کے پیچھے ہو تو خون کا اخراج کھانسی کے ذریعہ ہو گا۔ اس حالت میں ضروری ہے کہ انہی طرح دیکھ بھال کر لی جائے تاکہ آپ وہ غلطی نہ کر سکیں جو خون کو آلہ تنفس سے آتا ہوا لوگ گمان کر کے غلطی کر بیٹھتے ہیں۔ ان حضرات نے دیکھا ہے کہ بیماری بہت جلد شروع ہو جاتی ہے تو قدیم حکماء پر یہ الزام عائد کر بیٹھے کہ وہ پھپھڑے سے پیدا نفث الدم کو عمیر العلان بیان کرتے ہیں تفصیل یہ ہے کہ خون جب سر سے آتا ہے بالخصوص جب کہ مقدار میں ہو اور سونے کے پیچھے اترتا ہو اور تو خیرہ میں بہو نچ کر کھانسی پیدا کر رہا ہو تو یہ گمان ہوتا ہے کہ اس کا تعلق آلات تنفس ہے۔ دونوں حالتوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ پھپھڑے سے خارج شدہ خون جھمک دار ہوتا ہے مگر سر کی جانب سے آنے والا خون ایسا نہیں ہوتا نیز قصہ الہی

سے کوئی چیز بھی خارج ہوتی ہے جو اس بات کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ خون کا تعلق پھیپہڑے سے ہے اور اس بات سے بھی وضاحت ہو جاتی ہے کہ آیا قبل ازیں کھانسی کے ذریعہ خون تھوڑا، یکے بعد دیگرے تھوڑی بار آیا پھر کھانسی کے ذریعہ کثرت سے "یا" اس میں یہ دلیل بھی ہے کہ اس طرح کی حالت پھیپہڑے کے فساد کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے نیز پھیپہڑے سے خون آنے میں درد نہیں ہوتا کیونکہ یہاں خون دماغ کے چھٹنے مسمیٰ جوزے سے آتا ہے یہ دماغ کی کھال میں تقسیم ہو جاتا ہے اور گوشت کے اندر قطعاً دھنستا نہیں ہے۔ سینہ سے خون آنے میں درد اس لئے ہوتا ہے کہ یہاں عضلات اور کثرت اعصاب ہوتے ہیں کسی شخص کے سینہ میں درد ہو اسی کے ساتھ ایسا خون تھوکتا ہو جو نہ زیادہ ہونہ سرخ ہو بلکہ سیاہ ہو گیا ہو اور منجمد ہو کر تھکنے کی صورت اختیار کر لی ہو تو یہ سمجھیں کہ اس کا سینہ بیمار ہے۔

معدہ سے آنے والا خون صاف ہوتا ہے۔ کسی شخص کو خون تھوکتے دیکھیں مگر سر میں درد ہونہ بوجھ نہ کسی چوٹ کی علامت، تو کبھی ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی جو تک منہ کے اندر پٹ گئی ہو۔ معدہ سے اس وقت بھی خون آ جاتا ہے جب کوئی شخص جو تک نگل لیتا ہے۔ اب آتے والا خون پیپ جیسا اور رقیق ہوتا ہے۔ خواہ وہ معدہ سے آتا ہو یا ناک سے یا کسی اور جگہ سے یعنی جو تک والا خون۔ یہ صورت حال ہو تو مریض سے ظاہری سبب دریافت کریں۔ جواب دیتے ہوئے وہ کہے گا کہ پانی پیتے وقت کوئی چیز اندر چلی گئی ہے۔ لہذا آفتاب کی روشنی میں دونوں نغٹوں اور منہ کا معائنہ کر لیں۔

پھیپہڑوں کی رگوں میں بچھن چند چیزوں کے ذریعہ روشنی میں آتی ہے۔ ایک یہ کہ آنے والا خون زیادہ مقدار میں ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ بیشتر چیخ و پکار، سقظہ یا ضربہ کی کیفیت پیش آچکی ہو، خاص کر اس وقت جب یہ حالت غیر متوقع طور پر پیش آگئی ہو۔ پھیپہڑا اس کے لئے تیار نہ رہا ہو اور اس کا زیادہ نرم حصہ اس کی زد میں آگیا ہو۔ چیخ اور آواز آہستہ آہستہ ہو تو پھیپہڑے کو وہی حالت پیش آتی ہے جو کشتی لڑنے والوں کے اعضاء کی ہلکی مالش سے پیش آتی ہے۔ یہاں رگوں کے اندر شکاف نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ آواز کے جو دگ عادی ہوتے ہیں وہ منادی وغیرہ کی طرح ہو جاتے ہیں۔ انہیں مذکورہ حالت پیش نہیں آتی۔ رگوں کا منہ کھل جانے سے جو نلث الدم پھیپہڑے سے ہوتا ہے اس سے پہلے بیکاری، گرم حمام، گرم ملک اور گرم غذاؤں کے استعمال کی باتیں پوچھنے پر ملتی ہیں۔ (جالیوس)

مریض کے اندر قوت برداشت ہو تو دونوں اکھل کی فصد کھول دیں اور دیکھیں کہ سینہ کے کس مقام پر بوجھ اور درد زیادہ محسوس ہو رہا ہے۔ چانچ وہاں فصد کھول دیں۔ اس کے بعد ہاتھ اور

پیروں کو باندھ کر گرم روغنیاں سے مالش کریں۔ قابض غذائیں دیں۔ اس سے نفث الدم رک جائے گا۔ نفث الدم کا تعلق معدہ سے ہو تو قابض ادویات استعمال کریں ساتھ میں بعض ایسی دوائیں شامل کر دیں جو معدہ کو خوشبودار کر دیں۔ مثلاً قرفل وغیرہ۔ سینہ سے خون آرہا ہو تو قابض دواؤں کے ساتھ لطیف چیزوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے تاکہ دواؤں کے اثرات مقام مآوف تک پہنچ سکیں۔ نیز مندرات کی بھی ضرورت ہوتی ہے تاکہ مریض سو سکے اور کھانسی میں سکون ہو۔ فلو نیا اس کے لئے عمدہ ہے۔ پوست انار جدا کر سرکہ میں ملائیں اور نفث الدم کے مریض کے سینہ پر طلا کر دیں یا تھم سٹاں، مبر، افیون، شب، زاج، سرکہ میں ملا کر طلا کر دیں۔ (آہرن)

خون کے باب میں:

خون معدہ یا جگر سے ضرب جیسے خارجی سبب یا رگوں کے پھٹنے اور فاسد ہونے کی وجہ سے آتا ہے۔ (فرق ظاہر نہیں کیا ہے) خون کہیں سے بھی آرہا ہو تو اس کے لئے سب سے پہلے باسلیق کی فصد کھولیں۔ اس کے بعد کبریا، اور گل ارمنی مختوم کی نکلیں بارش کے پانی میں ڈال کر طبشیر کے ساتھ پیئیں۔ صمغ بوزردی ۵، اگر ام، کبریا، ۵، بسد، ۵، دھنیا خشک، ۵، طبشیر، ۵، گرد ساق، ۵، تخم رطل، ۵، کھار، ۵، لہجہ، ۵، استیس، ۵، نشاستہ، ۵، شاح، ۵، وزن سوختہ، ۵، اقا قی مفسول، ۵، شب، ۵، پانی ساڑھے ۵، اگر ام، افیون ۵، اگر ام۔ مقدار خواراک ۵۔ اگر ام ہمراہ آب باران۔ کھانے میں چاول مسور مقشر، اور رجد دیں۔ معدہ اور جگر پر قابض ٹھنڈے منہا رکھیں۔

منہ سے خون کا اٹھنا قے کے ذریعہ سے ہو تو اس کا تعلق معدہ اور اس کے اطراف سے ہوتا ہے۔ قے کے ساتھ ان مقامات پر درد ہوتا ہے اور اگر خون کا تعلق آل تنفس سے ہو تو یہ کھانسی کے ذریعہ اٹھتا ہے۔ اس میں درد سینہ، اور حلق کے آگے سے ہوتا ہے۔ کھنکھار کے ذریعہ خون خارج ہو تو اس کا تعلق تالو کے بالائی حصہ وغیرہ سے ہوتا ہے۔ اس میں درد سر کے اندر ہوتا ہے۔ آل تنفس سے خارج ہونے والا خون یا تو بچھڑے سے ہو گا یا سینہ کی تھوینوں سے، سینہ سے آنے والا خون مکمل بہ سیاہی ہو گا۔ یہ جہاں اور گاڑھا ہوتا ہے کیونکہ طویل مسافت طے کر کے آتا ہے اسی لئے منجمد ہو جاتا ہے بچھڑے سے آنے والا خون پتلا اور چمکدار ہوتا ہے۔

کھانسی کے ذریعہ خارج ہونے والا جھاگ دار خون اس بات کی علامت ہے کہ بچھڑے کے

اندر زخم ہے کیونکہ خون پٹکا اور مکمل بہ سفیدی اسی وقت ہوتا ہے جب پیمپڑے کے گوشت میں زخم ہوتا ہے۔ جھاگ دار سفید خون انجام کار میں نامحالہ پیپ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ کھانسی کے ذریعہ چمکدار اور سرخ خون خارج ہو تو اس کا تعلق پیمپڑے کی شریانوں سے ہوتا ہے۔ امتلاء اور فساد کی وجہ سے شریانیں جب پھنتی ہیں تو یہ صورت حال پیدا ہوتی ہے۔ رتیں فاسد ہو جاتی ہیں تو خون سرخ نہیں سیاہ ہوتا ہے۔

مذکورہ بالا کیفیتوں کا عمومی علاج یہ ہے کہ قابض، چپکانے اور خشک کرنے والی دوائیں استعمال کی جائیں۔ اس کے ساتھ کچھ لطیف چیزیں بھی اثرات کو بہو نہانے کے لئے شامل کی جائیں۔ نفث الدم کا تعلق مرئی وغیرہ سے ہو تو گرم لطیف اشیاء کی نہیں بلکہ تھوڑا حس کو سکون بہو نہانے کے لئے مخدرات کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ یہ مقامات بجمد حساس ہوتے ہیں۔ ابتدا فصد سے کریں، جسم پر غالب کیوس کو کم کریں، مریض کو کم بولنے کی تاکید کریں، وہ بیٹھے یا سوئے تو تن کر رہے تاکہ سینہ کے بعض حصے بعض حصوں پر نہ آپڑیں۔ ایسی صورت میں کھانسی میں تحریک ہوگی اور مقام ماؤف کا اندمال مشکل ہو جائے گا۔ خون تالو سے آتا ہو تو سر پر قابض اور سرد دوائیں رکھیں اور اس بات کی تدبیر کریں کہ خون جذب ہو کر تالو اور پھر ناک کی جانب آجائے بشرطیکہ اس کا امکان ہو سینہ سے خون آنے پر سینہ کے اوپر پوست کندر، پوست انار، گنر، گرد چکی، وغیرہ سے تیار کردہ منادر رکھیں۔ بار داور مرطوب تدبیر ایسے مریضوں کے لئے جو حدت دم کی وجہ سے خون تھوکتے ہیں مفید ہیں۔ رگوں کے اندر شکاف سخت ٹھنڈک اور چوٹ سے پیدا ہوتا ہے۔ سخت ٹھنڈک کی وجہ سے آئے ہوئے شکاف میں نرم جمید سے کام لیں، مغری دوائیں مصالحو جات کے پانی کے ہمراہ استعمال کریں۔ نفث الدم میں بارش کا پانی مفید ہے یا وہ تسخ مفید ہوتا ہے جس میں گلاب، طبشیر اور گل ارمنی شامل کی گئی ہو۔ حرارت کی وجہ سے نفث الدم ہو تو ابتدا میں فصد سے کام لیں۔ صفراء کا بار بار مسہل دیں، یہ بنیادی علاج ہے۔ اس کے بعد ماء الشعیر وغیرہ جس سے خون کے اندر تمہید اور تعدیل ہوتی ہو پلائیں۔ نفث الدم میں شاذ نہ گرم غبار کی طرح بنا کر پلائی جاتی ہے۔ یہ مفید ہوتی ہے۔ سینہ پر ٹھنڈے منادر رکھیں۔

مفرد ادویات:

تنگ ادویات نفث الدم میں نقصان دہ ہیں چونکہ یہاں قاطع کی نہیں قابض اور مغری ادویات کی ضرورت ہوتی ہے (سرایون)۔

جعض حالت کے اندر درم جگر کی وجہ سے نفث الدم ہوتا ہے۔ اس کا تذکرہ جالیونس نے نہیں کیا ہے۔ (ارسطو طیس)

تیسرا باب

سینہ اور پھیپھڑے سے پیپ تھوکتا، سل، رے کا ورم حار، رے
 قصبۃ الرے اور سینہ کے تمام مقامات میں قرحوں کے اندر پیپ پڑنا
 و جمع ہو جانا، سینہ کی فضا اور اورام کے اندر پیپ کا جمع ہونا، سینہ،
 پھیپھڑے اور آلات تنفس سے نفث الدم، پھیپھڑے کا نکل آنا اور
 اس کا سوء مزاج۔

ذات الرے، ذات الجنب، اور نفث الدم کو سل سے الگ کرنا ضروری ہے کیونکہ سل ایک ایسی
 بیماری ہے جو مذکورہ کیفیات، نزلوں اور طویل کھانسی کا لازمہ ہوتی ہے اور بلکے طویل بخاروں اور
 تحصیل اعضاء (اعضاء کا پھلنا) کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ لہذا سل کی علامات وغیرہ کا الگ سے ایک باب
 ہونا ضروری ہے۔ چاہیں تو اس پر غور کرتے رہیں کیونکہ ایسا زیادہ تر ہوتا ہے کہ ذات الرے سل کے
 بغیر پڑتا ہے۔ جالینوس نے اندرونی زخموں کے باب میں جو کچھ کہا ہے اس کا ذکر ہم نے بھی کر دیا
 ہے۔ اس کا تذکرہ جالینوس نے یہاں کر کیا ہے تاکہ علاج و علامات سب اکٹھا بیان ہو جائیں۔

اطباء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قے کے ذریعہ خون کا آنا معدہ سے ہوتا ہے یا مری سے۔ کھانسی
 کے ذریعہ خون آلات تنفس اور کھنکھار کے ذریعہ خارج ہونے والا طلق اور کٹے کے قرب و جوار
 سے آتا ہے۔ بارہا مشاہدہ ہو چکا ہے کہ سر سے بکثرت خون سر سے نیچے آتا ہے بالخصوص جب کہ حلق
 آس پاس کٹے سے داخل ہو کر گرتا ہے تو مریض خون تھوکتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جس وقت خون خجڑ
 کے اندر آتا ہے تو کھانسی پیدا ہوتی ہے۔ ہذا یہاں اچھی طرح غور کرے دیکھ لیں تاکہ تیزی سے
 خون بلا کسی تکلیف کے بند ہو جائے تو جانوں کی طرح یہ گمان نہ ہو سکے کہ اطباء حاذقین کا یہ خیال کہ

لہانسی کے ذریعہ خون کا ٹھکانا خراب بیماری ہے یہ باطن خیال ہے کیونکہ پھیپھڑے کے اندر نہایت سخت آفت آہنگی ہوتی ہے کیونکہ اسکی حالت میں کسی چھوٹی رگ کا ٹوٹنا ممکن نہیں ہوتا ہے بایں ہمہ یہ ممکن ہے کہ کھانسی کے ذریعہ عروقی قسار کی وجہ سے اچانک بہ کثرت خون چڑھ آئے۔ تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد انسان خون تھوکتا ہے تو اس کے بعد یہ حالت پیش آسکتی ہے کہ چیخ و پکار اور سخط کے ظاہری سبب سے بغیر بھی نساں کثرت سے خون تھوکنے لگے۔ بعض اوقات اس حالت میں پھیپھڑے کے کچھ اجزاء بھی نکل آتے ہیں۔ اسی لئے طبیب کے لئے ضروری ہے کہ نکلنے والے خون کا توبہ لے جائے اور دیکھے کہ آیا خون کے ساتھ کوئی چیز بھی شامل ہے نیز کیا خون جھاگدار ہے۔ جھاگدار خون اس بات کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ خون پھیپھڑے سے تر باہر ہے، اسی طرح خون کے ساتھ پھیپھڑے کا کچھ حصہ، عروقی طہات کی کوئی چیز یا پھیپھڑے کے گوشت کا کوئی ٹکڑا موجود ہو تو یہ حالت اس شخص کی ہرگز نہیں ہو سکتی جو سینہ سے خون خارج کرتا ہو۔ اسی طرح پھیپھڑے سے خون خارج کرنے والے مریض کو کچھ بھی درد نہیں ہوتا کیونکہ سینہ میں اعصاب زیادہ اور پھیپھڑے میں کم ہوتے ہیں۔ پھیپھڑے کے اندر جو اعصاب بھی ہیں وہ بھی صرف اس کی بھلی کے اندر منقسم ہو جاتے ہیں آگے نہیں بڑھتے گردن تک پھیلتے نہیں ہے۔ سینہ کے اندر کثرت سے اعصاب ہوتے ہیں یہ تمام کا تمام عضلات کا مجموعہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں شدید حس ہوتی ہے۔ پھر یہ سخت ہوتا ہے اور پھیپھڑا نرم ہوتا ہے۔ مہ افعت نہیں کرتا اسی لئے اس میں درد کم ہوتا ہے۔

سینہ کے کسی بھی حصہ میں انسان درد محسوس کرے، ساتھ ہی کھانسی کے ذریعہ خون بھی تھوئے مگر خون زیادہ مقدار میں نہ ہو، نہ ہو، بلکہ سیاہ اور منجمد ہو کر تھکان چکا ہو تو ایسی صورت میں بیماری سینہ کے اندر ہوتی ہے۔ سینہ سے پھیپھڑے کے اندر خون اسی طرح آ جاتا ہے جس طرح پیپ آ جاتی ہے۔ نفٹ اندر کے بعد زخم پیپ ہوتے ہیں، جو پھر پھیپھڑے کے اندر ہوتے وہ مشکل علاج ہوتے ہیں یا صلااں سے صحت نہیں ہوتی۔ سینہ کے زخموں کا حال یہ ہے کہ اس میں اکثر رتیں جو پھنکتی ہیں دوبار یک ہوتی ہیں۔ ہمیں سے خون آتا ہے۔ مزمن ہونے کے باوجود یہ مندمل ہو جاتی ہیں، بعد ایں زخم ایسے نہیں ہیں کہ صحیحیابی ان سے مشکل ہو۔

پھیپھڑے سے زخم کسی وقت درست ہو گئے ہوں مگر ان کی مدت دراز ہو جاتی ہے تو سینہ کے اندر ایک سخت قسم کا سوزی عیاں ہوتا ہے جس پر ایک پرت پڑ جاتی ہے جو معمولی سبب سے نکل جاتی ہے پھر نچلے نشت اندر دوبارہ ہونے لگتا ہے۔ اسات خدائی سے اوپر آنے والے تمام خوباقے سے اور یہاں پر آتے ہیں صلااں سے ذریعہ نہیں۔ جاروس کر دیکھ لیں ہو سکتا ہے حلق کے اندر گولی

جو تک پہنچی ہو۔ کسی شخص کو دیکھیں کہ مسلسل خون تھوک رہا ہو سابق میں بھی کوئی درد محسوس کیا ہو نہ سر میں بوجھ نہ اسے چوٹ آئی اور اس وقت بھی اسے درد محسوس نہ ہو رہا ہو تو اس کے نعتوں کا جائزہ لے لیں اور حلق کو بھی روشنی میں دیکھ لیں، جائزہ اچھی طرح لیں ہو سکتا ہے ایسی حالت یہاں کسی جو تک کے لپٹ جانے سے پیدا ہو گئی ہو۔ مریض سے پوچھ لیں کہ کوئی ایسا پانی تو نہیں پیا تھا جس میں جو تک رہی ہو۔ (جائینوس)

منہ سے خون یا غصے کے ذریعہ لھکتا ہے یا کھانسی کے ذریعہ یا بلکے طور پر یا سختی کے ساتھ کھٹکھٹانے کے بعد۔ کھانسی کے ذریعہ نکلنے والا خون پیچھڑے سے نکل رہا ہے یا سینہ سے۔ غصے کے ذریعہ آنے والا خون مری، فم معدہ یا قعر معدہ سے آتا ہے۔ یہ صورت حال پیچھڑے میں نہیں ہوتی کیونکہ قصہ الریہ کے اندر کوئی ایسی رگ نہیں ہوتی جس سے معدہ یا مقدار میں خون نکلے کھٹکھٹانے سے خون کا تباہ تو کوئے، حلق اور اطراف حلق سے ہوتا ہے یا سر سے آتا ہے۔ جائزہ کر دیکھ لیں پھر اسی کے مطابق تدبیر کریں۔ اس کا ذکر ہم باب المعده میں اور کھٹکھٹانے کے ذریعہ خون کے آنے کا ذکر باب الحلق میں کریں گے۔ (مؤلف)

پیچھڑے کے اندر کسی وقت بھی شدید درد نہیں ہوتا۔ باقی بوجھ کا احساس اس جگہ بہت ہوتا ہے۔ تناؤ کا احساس تو عظیم القصد تک اور یہاں عظیم المصلب تک پہنچتا ہے کیونکہ پیچھڑے کی جھلیاں اس جگہ باہم مربوط ہوتی ہیں۔ جھاگ دار خون کے ساتھ سینہ کے اندر بوجھ کے اور تیزی بخار بھی ہو تو ایسی صورت میں پیچھڑے کے اندر درد ہوتا ہے۔ بوجھ کم ہو، اسی طرح ضیق تنفس بھی کم ہو مگر التهاب تیز اور ناقابل برداشت حد تک ہو تو پیچھڑے کے اندر درد کم پڑتا ہے اسی کی حیرت کہتے ہیں۔ خون زیادہ آئے یا کسی ظاہری سبب کے بعد آئے تو یہ پیچھڑے کی کسی رگ سے کھل جانے کی علامت ہے۔ شریانوں کو زیادہ تر تیز آواز کھول دیتی ہے۔ بشرطیکہ تیز آواز رفتہ رفتہ نہ ہو کیونکہ رفتہ رفتہ آواز کا ہونا وہی کام کرتا ہے جو جسم کے لئے ہلکی، لٹس کا ہوتا ہے۔ اس سے جسم ریاضت کے لئے تیار ہو جاتا ہے ورنہ جسم میں پھٹ جائیں۔ یہ حالت تیزی سے ان لوگوں میں پیدا ہوتی ہے جو تیز آواز سننے کے عادی نہ ہوں، باقی چیخ دیکار سننے کے جو حضرات عادی ہوتے ہیں تو ان میں ریس کم پھٹتی ہیں جیسا کہ ریاضت کے جو حضرات عادی ہوتے ہیں وہ اس کے کم شکار ہوتے ہیں۔ ریس سخت ٹھنڈک سے بھی پھٹ جاتی ہیں سخت ٹھنڈک عروقی طبقات کو غموس بنادیتی ہے۔ یہ مشکل سے پھیل پاتے ہیں۔ اس طرح یہ طبقات پھٹنے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔

باقی جو خون شور و ہنگام اور چوٹ کے ظاہری سبب کے بغیر اور کثرت سے گرم پانی کے حمام،

گرم ملک کے اندر قیام اور گرم ماکولات و مشروبات کے استعمال سے تھوکنے میں خارج ہوتا ہے وہ پھیپھڑے کی رگوں کے پھٹنے سے خارج ہوتا ہے۔ تھوڑا تھوڑا خون تھوکنے کے بعد دفعہ زیادہ مقدار میں خون خارج ہو جائے اور ساتھ میں پھیپھڑے کے کچھ اجزاء یا کسی زخم کے چھلکے بھی آجائیں تو اس کا احتیاج ہونا ممکن نہیں ہے زخم اگر قصبہ الری میں ہو تو مریض کو درد محسوس ہوگا۔ پھیپھڑے میں ہونے کی صورت میں درد نہیں ہوتا۔ نینٹ الدم بھی تھوڑا ہی ہوگا۔ قصبہ الری سے خون آنے میں بھی درد زیادہ سخت نہ ہوگا۔ بہر حال درد ہوگا مگر پھیپھڑے سے خون آ رہا ہوگا تو درد بالکل نہ ہوگا۔

سل کی ایک اور قسم ہے جس کی ابتداء نینٹ الدم سے ہوتی ہے نہ پھوڑوں سے۔ یہ بہت کم ہوتی ہے۔

میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے اپنا کھانسنے کے بعد رقیق مراری خط خارج کی۔ یہ خط شوخ سرخ اور زرد کے مابین تھی اس کے ساتھ حدت قطعانہ تھی اسی طرح کی غلط وہ برابر خارج کرتا رہا۔ اس کے بعد اسے ہکا بخکا رہنے لگا۔ پھر اسے دق ہو گیا۔ بعد ازاں کھانسی کے ذریعہ اس نے تھوڑی پیپ خارج کی۔ چار ماہ کے بعد پیپ کے ساتھ اس نے تھوڑا خون خارج کیا۔ جس کے بعد جسم پختہ شروع ہوا اور بخار بند ہونے لگا۔ طاقت ٹھننے لگی اور سل زدہ مریض کی طرح اس کی وفات ہو گئی۔

اسی طرح کچھ اور مریض سامنے آئے۔ میں نے ہر چند ان کا علاج کیا مگر فائدہ نہ ہوا۔ یہ تمام مریض پھیپھڑے سے ایسے ٹکڑے خارج کرتے رہے جو متعفن تھے۔ اس سے مجھے اندازہ ہوا کہ ان کے پھیپھڑوں کے اندر اسی طرح کی متعفن حالت پیدا ہو گئی جو خارج میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اپنے پھیپھڑے کے اندر آپریشن کرنا اور اسے داغ خارجی اعضاء کی طرح ممکن نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ یہ مریض بلکہ ہو جاتے ہیں۔ ایک تیسرے مریض پر میں نے بڑی توجہ کی۔ شہوم اور ماکول و مشروب کے ذریعہ اس کے پھیپھڑے کو بری طرح خشک کرنا شروع کیا۔ چنانچہ دن بھر اسے اندر و خوردن نام نہاد، سوٹھنے اور سوتے وقت خوشبودار روغنیات کی تھنوں پر ماسح کرنے کا حکم دیا مشہور دیتھوس، امرسیا، اٹاکیا اور تریاق پایا مگر یہ مریض ایک سال کے بعد مر گیا خانہ باز یا وہ دیر تک زندہ نہ ہو کر وہ تہہ تیہ سے موت کے معین وقت کے باعث رہا۔ کا۔ (جینوس)

پھیپھڑے کے زخم تر ہوں تو معانہ نام یہ ہے کہ انہیں مندل کرے۔ پرانے ہو جائیں تو انہیں خشک کرنے کا حکم کرے۔ میرے خیال میں دودھ اس حالت میں مضرب ہے۔ اس کا فائدہ شروع میں ہوتا ہے۔ (مؤلف)

رگوں کے محل جانے سے جو عٹ الدم ہوتا ہے وہ انجام کے اعتبار سے نینٹ الدم کی قسموں

میں داخل ہے اس کا علاج ممکن حد تک فصد کھونہ اور جسم کو ٹھنڈا رکھنا چاہئے۔ نیز اس حالت میں میر داور مغری ادویات استعمال کی جائیں۔ (مؤلف)

ناخن کا میز حاد ہو جانا پھیپہڑے کے اندر زخم ہو جانے کی علامت ہے۔ چروکی سرخی ورم ر۔ کی علامت ہے۔ ورم حار سے رگوں کے اندر تڑپ نہیں پیدا ہوتی کیونکہ پھیپہڑے کے اندر کوئی دس نہیں ہوتی۔ ذات المرے کے ساتھ غشش، کھانسی اور ٹھنڈی درد ہوتا ہے جو پورے سینہ کے اندر پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ نبض موجی ہو جاتی ہے، زیادہ تر تبدیلیں شدہ ہفتی چیزیں خارج ہوتی ہیں۔ تنفس نرم ہوتا ہے ساتھ میں تیز بخار اور غشش عظیم ہوتا ہے۔ ورم ر زیادہ تر بلغمی ہوتا ہے کیونکہ عضو خلل (پور) ہونے کے باعث پھیپہڑا صرف خفہ دہی قبول کرتا ہے۔ لطیف مادہ سیاہ چمک نہیں پاتا مکمل تحصیل ہو کر ہر آسانی بہ جاتا ہے۔ نفث الدم کا تعلق ہر سے ہوتا ہے نہ تو اعضاء سے نہ ذریعہ خون خارج ہوگا، جوشہہ میں بوجھ اور چرو میں سرخی ہوگی خون کا تعلق قصبہ ر۔ سے ہو تو تھوڑا تھوڑا خون تھوڑی کھانسی کے ذریعہ خارج ہوگا، سینہ میں ہلکا ہلکا درد ہوگا۔ خون کا تعلق پھیپہڑے سے ہو تو اس کے ساتھ بغیر کسی درد کے زیادہ مقدار میں خون خارج ہوگا۔ گرم اور جھٹ دار ہوگا۔ خون کا تعلق سینہ سے ہو تو یکبارگی خارج ہوگا۔ تھکے کی صورت ہوگا۔ سینہ کے اندر درد محسوس ہوگا۔ خون کھانسی کے ذریعہ خارج ہوگا۔ کوئی رگ پھٹ گئی ہے تو اس کا اندازہ کسی خاص کی سبب کے تحت کثرت سے خون خارج ہونے سے ہوگا۔ عروقی فساد کی پہچان یہ ہے کہ زیادہ خون آئے گا۔ تھوڑا تھوڑا آئے گا تو سیاہ اور جھٹ دار ہوگا۔ رگوں کے منہ جل جانے کی پہچان جو جسم میں دموی امتداء اور استفراغ کے بند ہو جانے کے باعث ہو کر جاتا ہے یہ ہے کہ خون تھوڑا تھوڑا درد کے بغیر آئے گا۔

نفث الدم ریوی، چوٹ، چیخ و پکار، از حد برداشت، اور گرم غذاؤں، حرارت امتلاء، کثرت تمام ایبا فعل گرم، کول و مشروب کی وجہ سے رگوں کے منہ جل جانے سے واقع ہوتا ہے۔

نیز یہ نفث الدم عروقی فساد سے بھی ہوتا ہے جو گرم مزاج اور کمین ہضم سے رونما ہوتا ہے۔ مرینان سل کی تکمیل دھنس جاتی ہیں تاکہ کے کنارے تیز ہو جاتے ہیں، اینٹیاں پک جاتی ہیں۔ دونوں شانے اور کہیاں ابھر آتی ہیں۔ ایسا کہتا ہے جسے معلق ہو گئی ہوں۔ دونوں ہاتھوں کی طرح جسم سے الگ نمایاں ہو جاتی ہیں، ناخون میزھے ہو جاتے ہیں۔ (چایوس)

اسی کو مچھ سبھیں کیونکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ کہیاں پسو ہیں سے دور ہو جائیں۔ یہی پٹھے (پر) کی شکل ہوتی ہے۔ (مؤلف)

مرینان سل کا تعلق بدبودار ہوتا ہے۔

پچھڑے کے زخم مزمن ہو جائیں اور تیزی سے مند مل نہ ہوں تو انہیں لطیف، اور خشک کر دینے والی دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ زخم خشک ہو جائے۔ مر یض کے رہنے کی جگہ خشک مقام ہو۔ اسی طرح کی تدبیریں اختیار کی جائیں اور اسی طرح کی ادویات استعمال کی جائیں تو مر یض کی عمر اللہ کے حکم سے بڑھ جائے گی۔ ان ادویات میں سب سے پہلی دوا اندروما خش ہے جو حلقوی ادویات میں داخل ہے۔ اسے دار چینی، سنبل، زعفران، ساون، لبان، مر، اذخر، جیسی لطیف و قابض رب السوس جیسی مغری اور بچ اور افیون جیسی مخدر ادویات کے ساتھ مرکب کریں، نزہ زیادہ ہو اور تکلیف دہ ہو تو مخدرات میں اضافہ کر دیں۔ اسی طرح سخت تکلیف دہ خشونت موجود ہو تو مغری ادویات میں اضافہ کریں۔

عمدہ دوا کا نسخہ :

دار چینی ۵ گرام، کندر ۵ گرام، عصارہ سوس ۵ گرام، مر ۱۸ گرام، کیترا ۲ گرام، حماد ۸ گرام شہد خالص بقدر ضرورت۔

یہ درحقیقت ایک عمدہ دوا اس شخص کے لئے ہے جس کے پچھڑے میں زخم ہو نیز پچھڑے کے تمام مزمن امراض میں یہ مفید ہے کیونکہ دار چینی کا جوہر لطیف اور مجفف ہوتا ہے۔ حماد اس کے بعد دوسرا نمبر ہے چونکہ یہ دونوں خشکی پیدا کرتی ہے جن لہذا اس کے ساتھ عصارہ سوس اور کیترا شامل کیا گیا جو مغری میں، مر و زعفران بید کرتے ہیں۔ تحلیل کرتے ہیں اور تھوڑی خشکی لاتے ہیں۔

ان دواؤں میں جن کو پچھڑے کے زخم خشک کرنے کیلئے تیار کیا جاتا ہے، حسب ذیل دوائیں شامل ہیں :

دار چینی، سلیم، مر، زعفران، نورستہ کلی، اذخر، روغن مسان، سنبل، حماد، کندر، گنر، بیجہ، استیس، سب، گل مختوم، صمغ، افیون، بچ، مغاٹ، وغیرہ۔
لطیف دواؤں، تخمیں، مصاد جات، مغری اور تھوڑی مخدر ادویات سے مرکب دوائیں پچھڑے کے زخموں میں مفید ہیں۔

پچھڑے کے زخموں میں مفید امیر و سیا کا نسخہ :

سنبل ۳، زعفران ۳، مر ۳، قطہ ۳، سلیم ۳، دار چینی ۳ گرام، اذخر ۳، قلعہ سیاہ ۳، قلعہ سفید ۳،

جند بید ستر ۳، زراوند ۳، صمغ بلم ۳، معید ۳، تخم شیخ سفید ۳، انیسون ۵، ۴ گرام، تخم کرفس ۵، ۴ گرام، کیترا ۷، ۲ گرام، ۴۱ گرام شراب کے اندر کیترا کو حل کریں۔ تمام دواؤں کو شہد میں شامل کر لیں۔ مقدار خوراک ۷ گرام، بخار کی صورت میں پانی اور سرکہ، ورنہ ماء الحسل کے ہمراہ۔

پھیپھڑے کے زخموں کو خشک کرنے کی عمدہ دوا:

طرائیث ۲۵ گرام، مر ۲۵ گرام، جند بید ستر ۲۱ گرام، کندر ۲۵ گرام، عصارہ ساق ۳۲ گرام، سفینج ۲۱ گرام، انیسون ۳۲ گرام، افیون ۲۸ گرام، تخم کرفس ۲۸ گرام، جاد شیر ۸ گرام، تخم شیخ ۲۸ گرام، معید ۲۸ گرام، زعفران ۳۲ گرام، حلیہ ۵ گرام، جورجو ۲۸ گرام، فراسیون ۵ گرام، پوست ۳۵ گرام، ار فلفل ۲۸ گرام، فلفل سفید ۸ گرام، ربی الجہم ۵ گرام، شہد بقدر ضرورت۔

نفث الدم کے لئے:

- ۱۔ صفت الدم زیادہ ہونے پر استفراغ ممنوع ہے۔
- ۲۔ نفث الدم کے لئے جو بیماری مفید ہے وہ رگوں کا کھٹنا، پھٹنا یا فاسد ہو جانا ہے۔ عروقی فساد کا علاج یہ ہے کہ مقام مأوف پر گوشت اُٹا کر رگوں کا منہ قابض ادویہ سے بند کیا جائے، رگوں میں شکاف ہونے پر گل بھیرہ جیسی مندرجہ کرنے والی ادویہ استعمال کی جائیں۔ فساد مقام پر گوشت ایسی دواؤں سے اُٹتا ہے جو جید الکھوس ہوں اور گوشت اگنے والی ہوں۔ سینہ اور پھیپھڑے سے پیپ آنے میں مذکورہ دواؤں کے ساتھ گرم لطیف دوائیں شامل کی جائیں تاکہ اثرات پہنچ سکیں، گو یہ لطیف دوائیں بھید خراب اور نفث الدم کے مخف ہوتی ہیں مگر دیگر دواؤں کے اثرات پہنچنے کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔ معدہ اور اطراف معدہ سے خون آنے میں ان دواؤں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مذکورہ بالا دواؤں سے اندر اس قدر دوا دیا جائے کہ بھی شامل کر دی جاتی ہیں جو سن کر دینے کی حد تک نہیں ہوتی ہیں۔ یہ دوائیں بردوت ہو چکا کر معید ہوتی ہیں نیز گہری نیند لاتی ہیں، جس سے فائدہ اور زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ اس سے کھانسی میں سکون بھی ہو جاتا ہے۔ خون کا بہاؤ بھی رک جاتا ہے۔ خون کاڑھا ہو جاتا ہے۔ یہ ہے صفت الدم کی دواؤں کا ضابطہ، مثلاً عصارہ بحیہ الاستیس، حب آس، گلنار، قیام، مازو، گل مختوم، صمغ عربی، کبہ پاء، نساہ، افیون، تخم خشخاش، انج، مر، دار چینی، سینگ، قرص بنا کر شراب استعمال کریں۔

نفث الدم کی دوائیں:

افیون ۷۲ گرام، صمغ عربی ۵۴ گرام، نشاستہ ۲۵۲ گرام، قاقیہ ۲۵۲ گرام۔ یہ ایک خوراک ہے نوش کریں۔ یہ معدہ کے لئے موزوں ہے۔ ان میں تھوڑی دار چینی شامل کر دی جائے تو ہچکچاہٹ کے لئے موزوں ہو جائے گی۔ نفث الدم ریوی میں پینے والی دواؤں کو میں نے دیکھا ہے کہ ان سے اندر گرنی پیدا کرنے والی دوائیں داخل نہیں کی جاتیں۔ لہذا یاد رکھیں اور اس کے مطابق عمل کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

نفث الدم کے لئے قرص کا عمدہ نسخہ:

قاقیہ، کنار، عصارہ بلیخ، السبیس، تخم کدب، گل مختوم، سندور، صمغ عربی، تخم بچ، افیون، عصارہ پرسیان دار میں قرص بنالیں اور سرکہ کے ساتھ استعمال کریں۔ خون زیادہ آ رہا ہو تو عصارہ کسان الحمل کے ہمراہ استعمال کریں۔

نفث الدم کے لئے طاقتور نسخہ:

تخم شوکران ۹ گرام، تخم بچ ۵۴ گرام، نشاستہ ۵۴ گرام، سنبل ۲۲۵ گرام، گل بچہ ۵۴ گرام، انیسون ۳ گرام۔ مقدار خوراک ۵۴ گرام۔ مارش کا پانی پانی کے اندر طباشیر شامل کر کے پنا مفید ہے۔ (جالینوس)

باردوت سینہ اور ہچکچاہٹ کو بچھڑک کر تا ہے۔ لہذا اس کے دوسرے اسٹیج جہاں زخم کو خشک کرنا مقصود، مواد کا استعمال موزوں ہے (ہالف)
نفث الدم سے اندر ہونے والے رات کے لئے مسکن ادویہ محدرات اور ایسے تھکوں سے تیار کی جاتی ہیں جو مدد ر بول ہوتے ہیں۔

نفث الدم میں استعمال کی جانے والی دوا الہزور کا نسخہ:

تخم کرفس اجزاء، بابوناج اجزاء، سلجی لہ جزاء، افیون لہ جزاء پانی کے ساتھ قرص بنالیں۔

دیگر:

تخم بچہ، تخم کرفس، افیون، اجزاء، گلاب خشک، اجزاء، زعفران، اجزاء، ۵ گرام کی قرص تیار کریں۔

تکوئے قرص:

تخم بچہ، ۳، تخم کرفس، ۴، افیون، ۵، گرام، ۵، انیسون، ۵، گرام۔ قرص بنائیں۔ ایک قرص صبح و شام ہمراہ آب سرد۔

مذکورہ قرص نفث الدم میں مفید ہیں خواہ مرض سل کے قریب کیوں نہ پہنچ گیا ہو۔ اطباء نے اسے متحد رات اور مدہ ربول ادویہ سے تیار کیا ہے۔ تمام دلوں کو کھینچنے کے لئے بھی یہ عمدہ ہیں۔ تمام دردوں کے لئے مسکن ہیں صرف قونج میں مفید نہیں ہیں۔ ازالہ قونج کے لئے متحد رات کو کھاتور اور غالب ہونا چاہئے۔

نفث الدم، سل اور ان مریضوں کے لئے مفید قرص کانسٹی جن سینہ پر انصباب نما۔ ہوتا ہو اور خراب مواد اترتے ہوں۔

نسخہ:

تخم ثناء، مقشہ، تخم ستاں، تخم خشخاش، تخم کرفس، تخم بچہ، افیون، خیسندہ کندر میں گوندہ کر دیں۔ (جالیئوس)

حرارت اور پیاس غالب ہو تو حسب ذیل تخموں سے کام لیں:

تخم خیبر، تخم ثناء، تخم کدو، تخم رجبہ، خشخاش، تخم بچہ، افیون۔ اسے تخم کرفس اور انیسون سے ہمہ پل میں تاکہ اثرات اندر پہنچ سکیں۔ حرارت نہ ہو تو اس سے ساتھ مانخوا، سنبل، مر، دار چینی، شامل کریں۔ باب الربو میں ہم ایسی دونوں کا تذکرہ کر چکے ہیں جس کو کھانے اور ازالہ مادہ وغیرہ میں سہولت ہوتی ہے۔ (مؤلف)

بھپڑے کے اندر دیلہ (پھوڑے) کا علاج یہ ہے کہ لطیف اور خشک کرنے والی دوائیں اور

ر قیق ش اب استعمال کی جائے۔ ش اب تھوڑی پی جائے۔

مخدر تھنوں کی ادویات سخت کھانسی کے وقت موزوں ہیں جیسا کہ ٹکٹ الد مر اور خراب نزوں میں کھانسی کے لئے یہ استعمال ہوتی ہیں (جالیوس)

میرے خیال میں دودھ پینے سے پیچہڑا صاف ہو جاتا ہے اور اس کی پیڑیت سے تغذیہ حاصل رہتا ہے۔ پیچہڑے کو مرطوب نہیں کرتا ہے۔ جسم کو اہت مرطوب کر دیتا ہے۔ دودھ زخم کو مرطوب کر دے تو ضرورت کے برعکس اس کا عمل ہو گا کیونکہ پیچہڑے کے زخم میں بنیاد یہ ہے کہ ممکن حد تک دو خشک ہو جائے بایں ہمہ اس کے مر میں کو اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ جسم کے اندر رطوبت آئے اور اعضاء کی اصلی رطوبتوں کی حفاظت کی جائے۔ دس کے اوپر خشک مزاج غالب نہ ہونے دیا جائے کیونکہ جس کو پیچہڑے کا زخم ہوتا ہے دودھ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ لہذا اس کا باب میں دودھ بیکہ موافق ہو گا۔ متفقہ طور پر یہ سینہ، پیچہڑا اور پیچہڑے کے اطراف کے لئے مفید ہے۔ (مؤلف)

قصہ الرے میں زخم ہو تو مریض کو گدی کے بل ٹائیں اور حکم آیں کہ وہ دوا کو منہ میں رکھ کر رفتہ رفتہ اندر داخل کرے۔ اپنے تمام عضلات کو ڈھیلا کر دے۔ اس طرح قصہ الرے میں کھانسی کی تحریک ہوئے بغیر دوا کا ایک عمدہ حصہ داخل ہو جائے گا۔ اس بات کا شدت سے خیال رکھیں کہ قصہ الرے میں یکبارگی بہت ساری چیز داخل نہ ہو۔ ورنہ کھانسی اٹھے گی اور سخت نقصان ہو گا۔ واضح رہے کہ دیوار پر پانی جس طرح بہتا ہے اسی طرح قصہ الرے کی دیوار پر رطوبت بہے گی تو کھانسی پیدا نہ ہو گی مگر قصہ الرے کی تجویف جو ہوائی گذر گا دہے اور جس کے ذریعہ سانس ہو تا ہے کے وسط میں کوئی دوا کرے گی تو گرتے ہی کھانسی پیدا ہو گی۔

شہد کی چیزیں سینہ اور پیچہڑے کے تمام زخموں کے لئے ہم نے جو ایجا کیا ہے اس کا مقصد یہی ہے کہ قابض، دانی، داخل کرتے ہیں تو معدہ میں دودیر تک رکھ جاتی ہیں۔ اور ان کے اثرات آگے نہیں بڑھتے البتہ اشد ان ادویات کے لئے ایک تیز رفتہ سواری کی مانند ہوتی ہے جو ان ادویات کو مقام ناف تک پہنچاتی ہے بایں ہمہ شہد کے اندر کوئی ایسی چیز بھی نہیں ہے جو زخموں کے لئے مضر ثابت ہو۔

سینہ اندر دبید (پھوڑا) ہو اور پیپ اور سینہ کے گوشت میں تعفن پیدا ہو گیا ہو تو اکثر ہڈیاں متاثر ہو جاتی ہیں حتیٰ کہ شغفن ہڈیوں کو بھجوراکاٹ دینا پڑتا ہے اکثر حالات کے اندر اس پہلی کے اوپر جو پسیلوں پر استر کرنے والی متعفن جھلی کی دھچ سے عفونت زدہ رہ جاتی ہے کوئی چیز چسکی ہوئی ہوتی ہے۔

اس حالت کے اندر ہمارا معمول یہ ہے کہ زخم کے اندر جب ہم ماء العسل کی پچکاری دیتے ہیں تو مریض کو حکم دیتے ہیں کہ تیار پہلو کے بل لیٹے اور بار بار لیٹے، بعض دفعہ اس پہلو کو بلکے طور پر حرکت بھی دے، پھر قرحہ کے جوف میں جو کچھ ماء العسل رہ جاتا ہے جو اسے "جاذبہ الشی" کے ذریعہ نکال دیتے ہیں۔ ایسا کر لینے کے بعد جب ہمیں یہ یقین ہو جاتا ہے کہ پیپ تمام کی تمام قرحہ کی ریزش سمیت خارج ہو چکی ہے تو اس وقت یہاں ہم دوا میں نہ ہونچتے ہیں۔

پھپھڑے کے زخموں کو ہم شہد کھلا کر اور ماء العسل کے ذریعہ صاف کرتے ہیں۔ (جالینوس)
پھپھڑے کے زخموں کو صاف کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تو شہد اور ماء العسل سے صاف کئے جاتے ہیں کیونکہ یہ حقیقہ کے علاوہ نذاکا کام بھی دیتے ہیں، نیز اندرونی زخموں سے سئے مضر نہیں ہوتے۔ (مؤلف)

کھانسی کے ذریعہ قصبۃ الریہ کے پھسے کی کوئی چیز نکل آتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پھپھڑے کے اندر کوئی بڑا زخم موجود ہے کیونکہ قصبۃ الریہ کا جھد اپنے بندھن سے آزاد ہو جائے گا تو اس سے پہلے ہی انسان مر جائے گا۔ یہ بڑے بڑے چھلے ہوتے ہیں۔ پھپھڑے کے اندر فساد اور تعفن گرم رطوبتوں سے بہت جلد پیدا ہوتا ہے، کھانسی کے زور سے پھپھڑے کی کوئی بڑی رگ ٹٹ کر نکل آئے گی۔ یہ رگ پھپھڑے کی ہوگی قصبۃ الریہ کی نہ ہوگی کیونکہ قصبۃ الریہ کی رگیں بال کی طرح باریک ہوتی ہیں۔ پھپھڑے کو زخموں اور ورموں کا احساس نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہاں کوئی عصب نہیں آتا ہے۔ (جالینوس)

یہاں اعصاب بھی آتے ہیں تو ناقابل متناء، اور وہ بھی پھپھڑے کی جھلی میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔ (مؤلف)

پھپھڑے کے ورم کے نتیجہ میں ضیق تنفس لاحق ہوتا ہے حتیٰ کہ مریض عہد تنفس کی کیفیت محسوس کرنے لگتا ہے چنانچہ بیٹھ کر خود کو سیدھا کر دیتا ہے تنفس سے جو کچھ خارج ہوتا ہے وہ بے حد گرم ہوتا ہے۔ بالخصوص جب کہ ورم تدریجاً قسم کا ہوتا ہے۔ عظیم تنفس اور سرد ہوا لینے کے بعد مریضوں کو آرام ہوتا ہے۔ انہیں مائل بہ سرخی، یا زردی یا جھاگ دار، یا سبز یا سیاہ نشت الدم ہوتا ہے۔ اثر اس حالت کے ساتھ انہیں سینہ کے جوف میں بوجھ اور ایسا درد ہوتا ہے جو جسم کی گہرائی سے شروع ہو کر عظم القفس اور پھر عظم العصب کے گوشہ تک محسوس ہوتا ہے بخار تیز ہو جاتا ہے نبض سو جی چلتی ہے۔ رنسا کی ہڈی جلد سرخ ہو جاتی ہے جس آدمی کے پھپھڑے میں کوئی بیماری ہوتی ہے اس کا چہرہ ڈھیلہ اور سفید ہو جاتا ہے بشرطیکہ ورم حاد نہ ہو۔

ثلث اندام کا مریض سرخ چیزوں کو، لیکن پسند نہیں کرتا کیونکہ خون جسم کے ظاہری حصوں کی جانب کھینچا جاتا ہے۔ اس سے رنگ کی مشابہت پیدا ہو جاتی ہے (جالیئوس)

میرے خیال میں ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ مریض کو خون یاد آ جاتا ہے۔ (موف)

جن مریضوں کی کہیاں پروں کی مانند ہو جاتی ہیں (یعنی مریضان سل) چونکہ ان کے سینے تنگ ہوتے ہیں اس لئے معمولی سبب سے انہیں ثلث اندام تیزی سے ہونے لگتا ہے۔

ذات الرئہ کے جن مریضوں کے باہرے جسم یا سینہ کے مقامات کے زیریں حصوں میں پھوڑے نکل آتے ہیں تو یہ پھوڑے پیپ لے کر نواسیر بن جاتے ہیں اور مریض نجات پا جاتا ہے۔ (جالیئوس)

کیونکہ سینہ کی فضا میں پیپ کا انصباب ہونے لگتا ہے۔ (موف)

ذات الرئہ میں بخار ہو جو زائل نہ ہوتا ہو، اور دوار الم کم نہ ہوتا ہو، مریض قابل اعتناء کوئی چیز تھوکتا نہ ہو۔ اچھی طرح شکم بھی نہ چلے، نہ ایسا پیشاب ہو جس کے اندر بہت زیادہ رسوب پایا جائے۔ ایسے حالات کے اندر بیماری محفوظ ہو، تو مذکورہ بالا پھوڑے کی امید رکھیں کیونکہ مذکورہ باتوں میں سے کسی ایک بات کی موجودگی بحر ان کا پتہ دیتی ہے پھر مریض کو کسی اور چیز کی ضرورت نہیں ہوتی۔

ہسلیوں کے سروں کے نیچے تھوڑا التهاب پایا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مذکورہ پھوڑے سینہ کے نیچے ہیں۔ جو پھوڑے سینے کے باہرانی حصوں میں نمایاں ہوتے ہیں اور مریض کی ہسلیوں کے سروں کے سامنے کا حصہ پتلا ہو، سوء تنفس ایک مدت تک رہ کر کسی ظاہری سبب کے بغیر رائل ہو جائے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ مواد اوپر کو چڑھ رہا ہے جیسا کہ ہسلیوں کے سروں کے نیچے حرارت کا ہونا اور ان کا تازہ مواد کا نیچے کی طرف گرنے کا ظاہر کرتا ہے۔

پھیپھڑے کی خطرناک بیماریوں میں جو پھوڑے سروں میں نکل آتے ہیں وہ سب سے سبب مفید ہیں۔ سب سے افضل پھوڑے وہ ہوتے ہیں جو اس وقت نکلتے ہیں جب تھوک کے اندر رنگ باطل نمایاں ہونا چاہئے۔ ہوتا یہ ہے کہ تھوک جانے والی چیز پہلے سرخی پھر پیپ کی صورت اختیار کر لیتی ہے اور باہر کی جانب ابھرنے لگتی ہے تو اس کے بعد عرض اور الم جب بھی ظاہر ہوں گے تو مریض یقینی طور پر محفوظ اور سالم رہے گا۔ پھوڑے کے اندر تسکین نہ ہو کی تا وقتیکہ درد تیزی کے ساتھ رفع نہ ہو جائے۔ تھوک جانے والی چیز پختہ ہوگی، غیر واجبی طور پر ہوگی، پیشاب کے اندر عمدہ رسوب نہ ہوگا تو وہ جو فاسد ہونے بغیر نہ رہے گا جس میں پھوڑے نکلے گایا پھر اس کی وجہ سے سخت سہولت لاحق ہوگا۔ ذات الرئہ کی مشکل بیماریوں میں پنڈیوں کے اندر پھوڑوں کا نکلنا لا محالہ محمود ہے۔ بات یوں

ہے کہ یہ مقام ماؤف سے دور اور نیچے کی جانب مائل ہوتے ہیں خاص کر جب کہ نچ بھی ہو چکا ہو۔ نچ کی علامت یہ ہے کہ قھوک تبدیل ہو جاتا ہے اور بغیر کسی دشواری کے بکثرت استفراغ ہوتا ہے۔ مریض کے نچ سے پہلے پنڈی کے اندر پھوزا نکلنے سے مریض اس خطرے سے باہر نکل آتا ہے جس کا ذات ار۔ میں اندیشہ ہوتا ہے۔ البتہ اس کا جوڑ کی صحت ذرا مشکل سے ہوتی ہے۔ بعض اوقات یہ حالت مزمن بھی ہو جاتی ہے۔ نکلنے کے بعد یہ پھوزے جانب ہو جائیں اور جس چیز کو باہر خارج کرنا ضروری ہو وہ خارج نہ ہو سکے، بخار بھی مسلسل ہو تو یہ صورت خراب ہوتی ہے۔ یہاں مریض کی عقل خراب ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی کیونکہ پھوزا تعمیل نہیں ہوتا۔ یہ صورت حال نہ ہو تو بقیہ ساکن ہو جاتا ہے بلکہ اندر کی جانب لوٹ جاتا ہے۔ اس حالت کے ساتھ ضیق تنفس بھی ہو تو مریض مر جائے گا۔

بھیڑے کی وجہ سے جو پیپ پیدا ہو جاتی ہے اس سے زیادہ تر مشن (بوزھے) اور ذہنی عمر کے لوگ مر جاتے ہیں۔ پیپ کے بقیہ سارے حالات میں نوجوان زیادہ مرتے ہیں کیونکہ بھینڑ اور سینہ کے مریض اس بات کے محتاج ہوتے ہیں کہ اس حالت سے نچ کر باقی رہ سکیں ایسا اس وقت ممکن ہے جب طاقت زیادہ موجود ہو۔ ضعف قوت کی وجہ سے بوزھے حضرات مذکورہ صورت حال سے بہت کم نچ پاتے ہیں۔ نوجوانوں کے اندر چونکہ طاقت زیادہ ہوتی ہے اس لیے دو تیزی سے صاف ہو جاتے ہیں۔ پیپ کی بقیہ قسموں سے مراد وہ ہیں جن کے ساتھ شدید بخار ہو، مثل کان کے اندر پھوزا ہے۔ یہاں نوجوان خطرے کی زد میں زیادہ رہے ہیں کیونکہ کثرت حرارت کی وجہ سے ان کے بخار زیادہ سخت ہوتا ہے۔ (جالیئوس)

نفث الدم، چوٹ، اناجھل کود، شور ہنگامہ، سخت ٹھنڈک یا زمین پر بستر کے غیے سونے سے لاحق ہوتا ہے۔ (جالیئوس)

کسی آدمی کو سل ہو اور کھانسی کے ذریعہ آنے والے شے بدبودار ہو، سر کے بال بھی جھڑ رہے ہوں تو یہ موت کی علامت ہے کیونکہ اس وقت بال اس سے اُترتے ہیں کہ غذا کم ہو جاتی ہے اور جسم میں جو کچھ بھروسہ ہوتا ہے وہ فاسد ہو جاتی ہے۔ بال گرنے کے بعد دست آنے کی بیماری ہو جائے تو مریض مر جاتا ہے کیونکہ بالوں کا گرنا اس بات کی علامت ہے کہ اخلاط کم ہو گئے ہیں، مریض کمزور ہو چکا ہے۔ اسی کے ساتھ دست بھی آنے لگیں تو اس حالت کی سرحد موت سے قریب تر ہو جاتی ہے کیونکہ اس سے طاقت اصلاً راکل ہو جاتی ہے۔ (جالیئوس)

قھوک میں جھگ دار خون ہو تو اس کا تعلق بھینڑے کے گوشت سے ہوتا ہے۔ یہ بھینڑے

کے اندر زخم ہونے کی خصوصی علامت ہے۔ چیشے وغیرہ کی وجہ سے شوش سرخ خون زیادہ مقدار میں خارج ہو اور جھگڑا درد ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پھیپھڑے کی کوئی رگ پھٹ گئی ہے۔ جھگڑا درد خون کا تعلق پھیپھڑے کے گوشت کے جوہر سے خصوصی ہوتا ہے۔ سل کے مریض کو دست آجائے تو مر جاتا ہے۔ (جالیئوس)

برف پال اور اس پر ٹھنڈی ہونے والی چیزوں کے استعمال سے بہ اثرات خون پھوٹ جاتا ہے کیونکہ سینہ کی رگیں اس سے پھٹ جاتی ہیں اور پھیپھڑے اور سینہ کو نقصان پہونچنے لگتا ہے۔

(جالیئوس)

ذات الجنب، ذات الریه کا سبب بن جائے تو خراب ہوتا ہے۔ ذات الجنب کے سبب کا وائرم کر چکے ہیں، ذات الریه قرائطس کا سبب بن جائے تو یہ بھی خراب ہوتا ہے کیونکہ یہ حالت تب ہی ہوتی ہے جب وائرم کی موجب غلط بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ (جالیئوس)

سل کا مریض پر ایسا دبا ہوتا جاتا ہے۔ جب تک اسے کھانسنے کی طاقت ہوتی ہے زندہ رہتا ہے، اس سے پھیپھڑا صاف ہوتا رہتا ہے۔ کھانسنے کی طاقت کم ہو جاتی ہے تو پھیپھڑے کی رگیں مسدود ہونے لگتی ہیں اور خنثی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اس طرح مریض مر جاتا ہے۔ سل سے مرنے کی وجہ یہی ہوتی ہے۔ (جالیئوس)

مریض سل کے دونوں چیزوں پر باقہ جیسے دانے نکل آئیں تو باؤن دونوں کے اندر مر جائے گا۔ مادی کے اوپر سیاہ باقہ جیسے کوئی دانہ نکلے اور کائے نہیں یہ اسی کے ساتھ کھٹات سے نیند بھی آنے لگے تو چالیس دنوں کے اندر سل کا یہ مریض مر جائے گا۔

اسی کے قدم سے یہ دلی حصہ پر سیاہ ورم نکلے کے برابر نمایاں ہو جائے اور اسے بوس کی شاییت بھی ہو جائے، یہی مزی اور غریب و حائل کی خوشی بھی ظاہر کرنے کے تو یہ تین مہینوں کے اندر مر جائے گا۔ (جالیئوس)

ذات الریه کی علامات:

تیز، بار، سینہ سے اندر بوجھ کا احساس، شانوں اور پہلوؤں اور پشت میں درد، مریض مادی کے نل سے کا، پسووں کے نل نہیں بیٹھا۔ خنثی کی کیفیت تقریباً ہوگی۔ چہرہ وکدب کی طرح سرخ ہوگا۔ نفس بلند اور تیز ہوگا۔ آنکھیں مریضوں کی اور ٹھنڈک کی خواہش کرے گا۔ زبان کمروری ہو جائے گی، نیش سحر ہوگی، گردن مانی ہوگی چہرہ اچھا ہو ہوگا۔ آنکھوں کی حرکت سست ہوگی

اطراف ٹھنڈے اور ان کا رنگ بد، ہوا ہو گا۔ زبان بڑھ جائے گی۔ بیماری ذات اجنب کی منتقل ہو جائے تو تنفس خفیف ہو جائے گا۔ (جائوس)

بچھڑے کے اندر پیدا ہونے والے زخم خبیث ہوتے ہیں کیونکہ بچھڑے میں مسلسل حرکت ہوتی رہتی ہے۔ اس لئے یہاں دوائیں، دیر میں پہنچتی ہیں۔ (جائوس)

بچھڑے کے زخم دو قسم کے ہوتے ہیں ان میں ایک وہاں ہوتا ہے جو بچھڑے کا تر حصہ ہوتا ہے یہاں ورم حار اور بخار ہو جانے سے پہلے پہلے چھ لگانے کی فوری ضرورت ہوتی ہے اس کے بعد وہ زخم جس سے مریض کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ ناکامند مل ہونا ممکن نہیں ہوتا۔ مریض کو مفید دوائیں پلا کر یہاں خشکی طاری کی جاتی ہے تاکہ بچھڑے کے اندر زخم کے باوجود دیر تک زندہ رہ سکے۔ بچھڑے کے اندر دائمی زخم جو رقیق اور تیز ہونے کی صورت میں بچھڑے پر مسلسل گر رہا ہو زخم پیدا کر دیتا ہے۔ اس سے آفات نفس کے اندر فساد پیدا ہو جاتا ہے فساد ابتدائی حالت میں ورم ہو گا۔ (۱)

ابتداء میں مناسب علاج میں عجلت سے کام لیا جائے تو مریض مکمل طور پر صحت یاب ہو جائے گا۔ برداشت کی طاقت ہو تو اس علاج کے لئے فصد کھولیں، سر کو گرمی پہنچائیں، اس سے سر کو محفوظ رہیں اور خشک دوائے سے مت پرہیز کریں۔ اس کے بعد اترنے والی ہیپ کو خشک کریں، یہ دوائے کے نام سے معروف ہے۔ اس سلسلہ میں استعمال کی جانے والی دوائیں سب سے زیادہ طاقتور یہی دوائے مستعمل ادویات میں تخم حروف، اور بیٹ کبوتر اس سے کم تر ہیں۔ اس دوا کو زیادہ تر استعمال کرتا ہوں۔ ایسے تخم کو پلانا بھی مفید ہے جن میں سلجے اور انیوں شامل نہ ہو، اس طرح کی دوائے سے سر سے اترنے والے مواد کا زخم موثر خشک ہو جائے گا۔ مسلسل علاج کا تذکرہ ہم نے شریف خاتون کے علاج کا ذکر کرتے ہوئے کیا ہے۔ (جائوس)

بچھڑے کے اندر سل کی بیماری اس طرح بھی پیدا ہوتے ہوئے دیکھی ہے کہ جو شریٹ اندر باہر نہ تھا۔ ایسا بہت کم ہوتا ہے بچھڑے کو ماری فطرتی قے کرتے دیکھا ہے۔ یہ قے مسلسل ہوتی رہی حتیٰ کہ وہ سل کی بیماری میں مبتلا ہوئے۔ اس کا تذکرہ ہم نے کر دیا ہے باقی سل کے تمام اسباب کا تذکرہ تو یہاں کریں گے۔ (سلف)

نہیں بلکہ جو سر سے اتر کر بچھڑے میں آتا ہے وہ نہایت خراب قسم کی سل پیدا کرتا ہے۔ (طیماوس)



جو حضرات سینوں پر انصہاب نزلہ کے کثرت سے شکار ہوتے ہیں وہ سل کے لئے تیار رہتے ہیں، بالخصوص جب کہ نزلہ کے اندر حدت اور سینہ تنگ ہو، مزاج مراری ہو، مریض کم گوشت ہو، نزلے سینوں پر زیادہ اترتے ہوں تو یہ وہ حالت ہے جس میں انسان سل کے لئے بچہ مستعد ہوتا ہے کیونکہ یہ نزلے گرم اور تیز ہوتے ہیں۔ (مولف)

بھیمڑے کی کریوں کے حاد (Acute) امراض ابتدائی ہوتے ہیں یا پھر ایسے ہوتے ہیں جن سے صحت مشکل ہوتی ہے۔ ان کریوں کو جو جملی ذہانتی ہے یعنی اندر سے قصبہ الریہ پر اثر کرنے والی جملی کے حاد امراض میں صحتیابی جلد ہوتی ہے البتہ یہاں سخت تعفن پیدا ہو جائے جس سے فساد اس حد تک رونما ہو جائے کہ کریوں کے پیچھے کے حصے کھل جائیں تو صحت ہونا مشکل ہوتا ہے۔

(جاینوس)

بھیمڑے میں قصبہ الریہ کی شاخوں تک جو شریانیں ہوتی ہیں وہ دراصل ایسے راستے ہیں جن سے ہوا تو گزرتی ہے مگر جسم جب تک طبعی حالت میں رہتا ہے ان سے خون نہیں گزرتا ہے۔ اگر یہ راستے غیر طبعی حالت میں ہو جائیں حتیٰ کہ ان سے خون گزرنے لگے تو بھیمڑے کی شاخوں تک خون بہہ چھٹنے لگے گا۔ اس سے کھانسی اور نفث الدم کی شکایت پیدا ہوگی۔ (جاینوس)

واضح رہے کہ کھانسی کے ذریعہ انسان خون تھوکے اور معادہ خطرناک نظر آئے تو کوئی ضروری نہیں ہے کہ اس کا علاج مشکل اور صحت کا ہونا دشوار ہو کیونکہ یہ حالت ہو سکتا ہے کہ مذکورہ بیماری کی وجہ سے ہو، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ براسیرہ غیرہ کی طرح رگوں کے کھل جانے سے لاحق ہوئی ہو البتہ نفث الدم کے ساتھ خراب اعراض نظر آئیں اور سابق میں خراب اسباب رہے ہوں تو اس وقت بیماری کے خراب ہونے کی فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ حالات کے اندر اندیشہ نہ کریں۔ علاج یہ ہے کہ نفث الدم بہ افراط ہو تو قابض ادویہ استعمال کریں۔ فصد کھولیں اور امتلائی حالت کو ہلکا کریں۔ (مولف)

بھیمڑے کے زخم میں گل ارمنی بچہ مفید ہے کیونکہ بھیمڑے کے زخم کو خشک کرتی ہے حتیٰ کہ اس کے بعد مریض کو کھانسی نہیں آتی۔ الا یہ کہ تدبیر کے اندر کوئی غلطی واقع ہو گئی ہو۔ یہ خشک کرنے میں بچہ مؤثر ہے۔ بھیمڑے کے زخم کو بچہ خشک کرنے والی ادویات سے فائدہ ہوتا ہے حتیٰ کہ مریض خود کو مکمل طور پر محتویات تصور کرنے لگتے ہیں۔ اسی طرح خشک ہوا بھی مفید ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مریض روم سے نوبہ کو ہجرت کر جاتے تھے یہاں جو مریض سمیا ہے اور تدبیر کے اندر کوئی غلطی واقع نہیں ہوئی تو سالوں زندہ رہا۔ باقی جن لوگوں نے خود کو آزاد رکھا، تدبیر کے اندر بگاڑ پیدا

کر لیا وہ مرض کی جانب واپس ہو گئے۔ میرے خیال میں بچھڑے کے زخم خشک کرنے والی ادویات سے زرد اور خشک ہو جاتے ہیں، حتیٰ کہ گوشت مند مل نہ ہوں مگر ڈھک جاتے ہیں۔ جیسا کہ نوامیر میں حالت ہوتی ہے کیونکہ انہیں بھی صاف کر کے خشک دوا کے ذریعہ علاج کیا جائے تو سکر کر ڈھک جاتے ہیں۔ (جالیئوس)

مریضیں برابر تندرست معلوم ہوتا ہے۔ یہ کہ استثنائی کیفیت یا تدبیر کے اندر کوئی غلطی واقع ہو جائے تو الگ بات ہے۔ (مؤلف)

نقص الدم کی سب سے بری، خبیث اور بچھڑے کو جلد خراب کر دینے والی قسم وہ ہے جو بعض لوگوں کے اندر فساد پیدا ہو جانے سے وجود میں آتی ہے۔ دوسری وہ ہے جو خود بچھڑے کے اندر کسی آفت کے لاحق ہونے سے پیدا ہو جاتی ہے۔ اکثر یہ حالت نقص الدم سے اور بالخصوص اس وقت ہوتی ہے جب یہ کسی رگ کے پھٹ جانے سے واقع ہوتی ہے۔ (جالیئوس)

جو جسم سل کے لئے مستعد ہوتے ہیں وہ وہی ہوتے ہیں جن کے سینے تنگ، کم ابھرے ہوئے اور شانے ابھرے ہوئے، پیچھے کی جانب نمایاں ہوتے ہیں، یہ شانے کیا معلوم ہوتے ہیں جیسے پر۔ جن جسموں کے سر تیزی سے بھر جاتے ہیں وہ ان سے تیز نزلے اتر کر بچھڑے میں اترنے لگتے ہیں ان میں ان دونوں چیزوں کے بیک وقت اجتماع سے مریض، سل کے بالکل قریب آ جاتا ہے کیونکہ مسلسل نزل کا اثر دیر تک اترتے رہنے سے سل کا باعث ہو جاتا ہے۔ یا پھر ایسا ہو گا کہ ضعف اور جگہ کی تنگی کی وجہ سے بچھڑے کی کوئی رگ پھٹ جائے گی۔ (جالیئوس)

مذکورہ مریضوں میں انصہاب نزل سے کھانسی پیدا ہوگی، سینہ کی تنگی کی وجہ سے کھانسی ان کے لئے مسخر ہے۔ یہ کھانسی رگوں کے پھٹ جانے کا باعث بنے گی اس کے بعد حادثہ نزل کا انصہاب ہونے لگے تو بیماری اور مستحکم ہو جائے گی۔ (مؤلف)

بچھڑے کی بیماری اور خاص کر نقص الدم کی بیماری کے لئے سینہ کی تنگی کا ٹھک ہونا کافی ہے سل کی بیماری میں گرفتار ہونے والے زیادہ تر ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کے سر کے بال کم، بکھرے ہوئے، سفید، جلد پر دھبے، شانے پردوں کے مانند پیچھے کو ابھرے ہوئے، پیشاب ناکل بہ سرخی اور آنکھیں ہموار ہوتی ہیں۔ بارد مزاج والے خاص کر مرطوب المزاج حضرات سر سے انصہاب نزلہ کے لئے مستعد رہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ وہ سل کی بیماری کے لئے بھی تیار رہتے ہیں۔ مزاج چونکہ سرد اور سینے تنگ ہوتے ہیں اس لئے عورتیں مردوں کے مقابلہ میں سل کی بیماری میں زیادہ گرفتار ہوتی ہیں۔ (جالیئوس)

جن حضرات کے شانے پیچھے کی جانب پردوں کی مانند الجھنے ہوئے ہیں وہ سینہ سے ہونے والے نفث الدم میں تیزی سے مبتلا ہوتے ہیں۔ ان کے اندر ریاچ اور لطف ٹھٹھ سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ اپنا مشاہدہ سے چنانچہ یہی بات ہماری میں مبتلا ہونے کے لئے سازگار ہوتی ہے۔ میرے خیال میں چونکہ ان حضرات کے دل چھوٹے ہیں اور ایسا محض سینوں کے چھوٹے ہونے سے ہوتا ہے اس لئے ان میں ریاچ زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ دل جب چھوٹا ہو جاتا ہے تو پورے جسم کی حرارت کم ہو جاتی ہے۔

جن نزلوں کے اندر حدت اور حرارت ہوتی ہے وہ پھیپھڑے کے اندر پختہ ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ نفث الدم بھی ایسی صورت میں رازم ہے۔ چونکہ یہ نزلے آگے بڑھ کر پھیپھڑے کے اندر اپنی حدت سے فساد پیدا کر دیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ یہ خبیث اور خراب ہوتے ہیں۔ باقی جن نزلوں کے اندر حدت نہیں ہوتی وہ پختہ ہو کر بلغم کے ذریعہ خارج ہو جاتے ہیں۔ شدت سوزش کی وجہ سے گرمیوں میں باقی رو جاتے ہیں تو سخت جانی کے باعث موت ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ اس سے بہتر طریق ہل جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے امتداد کی کیفیت رہتا ہو جاتی ہے چنانچہ اس کیفیت سے بھی نزلہ کا اسباب ہوئے لگتا ہے۔ کھانسی کی شدت سے کبھی پھیپھڑے کی کوئی رگ پھٹ جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسی حالت ناپائیدار اور خراب ہوتی ہے۔ چونکہ یہ نزلہ بڑھ جاتا ہے۔ لہذا معلوم ہو کہ یہ حالت خراب ہوتی ہے۔ نفث الدم وہی ہے۔ (جالیئوس)

اہباء کا معمولی ہے اور صحیح معمول ہے کہ قرحہ کے مریض کو خشک ملک میں منتقل کر دیتے ہیں۔ تاکہ اس سے مریضوں کو اور زیادہ رگتے ہیں۔ (جالیئوس)

اس مسئلہ پر غور کر لینا ضروری ہے کہ اہباء میں مریضوں کو جن کے پھیپھڑے زخمی ہو جاتے خشک ہوا میں منتقل کرنا چاہیے اور صحت سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ علاج صرف خشک کر دینے کا ہوتا ہے چنانچہ پھیپھڑہ خشک حالت میں پڑتا ہے (مولف)

پھیپھڑے کے زخموں میں قرحہ کا طریقہ یہ تھا کہ گرم موائوں کو سینہ پر رکھ کر داغ دیتے تھے۔ اس میں عجبت برنی چاہئے۔ یہاں یہ تصور رکھیں ہے۔ پھیپھڑے کے زخم خراب ہو جائیں اور بڑھ جائے۔

اس سے مریض موت کے قریب پہنچتے ہیں تو جس اس قدر صغیر ہو جاتا ہے کہ بڑے غور کے بعد ہی محسوس ہوتا ہے۔ (جالیئوس)

جنت جسم کے اوپر ہر غلغلہ سے مراد ہے۔ ہر زخم جسم کے لوگوں کے مقابلہ میں اس بات سے زیادہ مستعد ہوتے ہیں کہ پھیپھڑے کی زیریں رگیں ان کی پھٹ جائیں۔ (بقراط)



نفسالدم کی دوا:

کندر، دم اماخوین، گنار، کھرباء، خشخاش سیاہ، مصغ عربی، گل ارمنی، زراوند چینی، سب کے سب معتدل اجزاء کے ساتھ۔ مقدار خوراک ۵، ۴ گرام، مشروب کے طور پر۔ دہی، لوہے کے ذریعہ گرم کیا ہوا دودھ پینا اور سینہ پر بازو کا منہ اور کھنا مفید ہے۔ (جالینوس)

جالینوس کا کہنا ہے کہ پیچھڑے کے بڑے زخم میں مریض کو میں مصالطہ جات اور خشک دوائیں پلاتا تھا۔ مقصود یہ تھا کہ اس سے زخم کی بعض غلظتیں خشک ہو جائیں۔ مریضوں کو امروسیا، معر و دیطوس تریاق، اور بھرتا یا دیتا تھا تا کہ رطوبت خشک ہو جائے۔ پیچھڑے کے پرانے زخموں میں قطران ایک چھوٹا چمچ صبح کو چانتے ہیں۔

بدبودار بلغم اور پرانی کھانسی کے لئے مفید بخور کا نسخہ:

زرنہ سرخ کو بھیڑ کے گھی میں پیس کر جھری کے پتے پر طلاء کریں اور خشک کر لیں پھر ایک یا دو پتوں کا جب چاہیں بخور دیں۔

دیگر:

زرنہ زرد، زراوند طویل، پوست، بیک کبر، تھی میں پیس لیں اور ۵، ۴ گرام کی گولیاں بن کر رات کی میں محفوظ رکھ لیں۔ بوقت ضرورت دن میں تین بار مریض کو دھونی دیں یا پھر قند کی دھونی دیں، یا زرنہ یا جوڑوا صغیر کو روغن شیرین میں گوند میں اور ۵، ۴ گرام لے کر دھونی دیں۔ (اُہران)

نفسالدم کے لئے:

دودھ کو چھانچہ کی صورت میں چھین دہ اس طرح کہ دودھ دودھ کر اس کی باہائی اتار لیں پھر اس کے اندر لوہے کے گرم ٹکڑے ڈال کر جوش دیں۔ اور تھوڑا تھوڑا استعمال کریں۔ (طبری)

پیچھڑے کے اندر ورم جارہا ہے تو قبل اس کے کہ اس کے اندر پیپ پڑے، پختہ اور سرخ ہو گرم بخار پکڑ لیتا ہے۔ ورم پختہ ہو جاتا ہے اور اس میں میجان آ جاتا ہے تو بخار کم ہونے لگتا ہے اور پھر ہلکا ہو کر مسلسل باقی رہتا ہے جسم کمزور ہو جاتا ہے اور ناخون کیزے ہو جاتے ہیں۔ (اُہران)

چوتھا باب

ذات الرء اور ذات الحب میں فرق

ذات الرء میں ضیق تنفس زیادہ ہو گا حتیٰ کہ مریض کو اپنا گلا کھٹتا ہوا محسوس ہو گا۔ تنفس بھی مشقت کے بعد لیتا ہے۔ (طبری) ()

جو مریض بلغم تھوکے گا، سینہ میں درد ہو گا۔

ذات الحب میں مریض کو عظیم تنفس لینے کی قدرت ہو گی گو تنفس حسب مادہ مختلف ہو گا۔ سینہ کے اندر درد پہلو میں ہو گا۔ ان دونوں حالتوں سے درمیان اچھی طرح فرق کر لیں۔ (مولف)

ذات الرء میں نبض لین اور موجی ہو گی۔ ذات الحب میں صلب، کمزور اور متواتر ہو گی۔ رخسار کی ہڈیاں سرخ نہ ہوں گی۔ (جالینوس)

خون کے باب میں غور کریں خواہ کسی پہلو ہو مگر نفث الدم پر درد ہوتا ہو تو فصد کھول دیں اگر درد پورے سینہ میں ہو رہا ہو تو دونوں ہاتھوں کی اکٹلی کی فصد کھول دیں، اگر نفث الدم زیادہ ہو جائے تو پنڈلیاں، بازو باندھ کر پیروں بالخصوص ٹکڑوں کی مالش کریں اور گرم روغن اس پر لگائیں۔ (أھرن)

نفث الدم سے بعد بحد سخت ضیق تنفس ہو، کرب اور بے چینی ہو، ٹھنڈا پسینہ آئے تو یہ جاں لیں کہ خون تنہد سوچکا ہے۔ ایسی حالت میں قابض ادویات ہرگز نہ دیں۔ مططف ادویات سے کام لیں۔ سبب نہیں اور برور دین حتیٰ کہ خون کے اندر ایسا فصد پیدا ہو کر اس کا تنقیہ ہو جائے۔ دواء مکر کم، سبب نہیں، گرم پانی ۵ ساکرام، اسی طرح عرق کراٹ وغیرہ محملات خون مفید ہیں۔ نفث الدم میں لاہے کے در بعد پانی پیا ہوا چھ ادر سینہ پر قابض مفید ہیں۔ اس میں یہ بھی مفید ہے کہ سرکہ میں اون تر کر کے پاچہ ست مار سرکہ میں چس کر سنہ پر رکھا جائے۔ (مولف)

عمرہ ضیاد:

اس کو سینہ پر رکھا جائے تو ٹنٹ الدم، معدہ پر طلاء کیا جائے تو غے اور آنتوں پر رکھا جائے تو اسباب کو روک دیتا ہے۔ مقوی اور قابض ہے۔

لبان، گلزار، اقاقی، مایٹا، شب، راسن، گل سرخ، تخم بن، پوست بیدون، مر، صبر، زعفران سب کو پیس کر عمرہ سرکہ میں گوندھ لیں اور بطور طلاء استعمال کریں۔ (مؤلف)

سینہ کے پرانے زخموں کے لئے:

قطران کا ایک چھوٹا چمچ مریش کو صبح کو دیں۔ یہ عمرہ ہے یا قند سائلہ تھوڑا کر تھوڑی شہد میں ملا میں اور پٹا میں۔

کئی ایک کی زبانی سنا بھی ہے اور مسلسل خبر داں سے ثابت بھی ہے کہ کچھ لوگوں کو ٹنٹ الدم کے بعد پیپ تھوکنے کی شکایت ہوئی تو ان میں سے کچھ بکری کے دودھ کچھ گدھی کے دودھ سے محتسب ہو گئے۔ ایک مریض تو صرف بیس دنوں کے بعد محتسب ہوا۔ اس کے بعد گدھی کا دودھ دو کر فور نہیں آدھے ٹھنڈا یا اس سے بھی زیادہ عرصہ کے بعد پلاتے تھے، اسے فوری اتفاق ہوا۔ یہ ایک نوخیز نوجوان تھا۔ (آخرن)

ذات الریه ایک درم حار ہوتا ہے جو پھپھردے کو، حق ہوتا ہے۔ زیادہ تر شدید نزلہ، یا ذیہ، یا ربو یا شومہ، یا دیگر بیماریوں کی موجودگی میں، حق ہوتا ہے کبھی س بیماری کی شروعات اپنے تئیں خود ہوتی ہے۔ ساتھ میں عسر نفس، عرق نہایت بخار، سینہ میں بوجھ، کھنچاؤ، چہرے میں جیش، استلائی کیفیت، انتہاب اور شعلوں کی طرح اور چڑھتے ہوئے بخارات موجود ہوتے ہیں۔ رخسار کی دونوں بنڈیاں، آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں، پللیں اوپر تک نیچے کی جانب مائل ہوتی ہیں۔ پلوں کی رگوں میں امتلائی کیفیت ہوتی ہے۔ آنکھوں کی پھلیاں یا نکتی ہیں جیسے بھری ہوئی چہ بیاں ہوں۔ ان اعراض کے اندر جس قدر حرارت ہوتی ہے اسی قدر درم میں حرارت ملتی ہے۔ بیماری کسی اور بیماری کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہو تو مریض فصد سے پرہیز کرے بالخصوص جب کہ سابقہ بیماری مزمن ہو چکی ہو اور شروع میں مریض فصد سے چکا ہو۔ آرام کی حالت میں جھنے اور جھپنے استعمال کریں۔ سینہ اور پیلوں پر شکاف لگا کر کثرت سے جھپنے لگائیں۔ بیماری ابتداء میں ہو تو عدت فصد سے کریں، یا پنڈلی پر چھ لگائیں۔ تدبیر میں لطافت سے کام لیں، مرنی ادویات کا عیاد سنہ پر نہیں تاکہ درد میں سکون ہو شہد کو نرم کریں، اور کھانسی میں دی جانے والی نرم غذا میں استعمال کریں۔

سینہ سے پیپ تھوکنے کی وجہ سینہ کا کوئی پھوڑا، نفث الدم جو راکل نہ ہوا ہو، ذات اجنبیہ، سر سے اترنے والا تیز قسم کا دانگی نزلہ ہوتا ہے۔

سینہ کا پھوڑا اگر ہے تو اس کی علامت شدید خشک کھانسی، سینہ کے اندر بوجھ، شدید درد کے ساتھ کھانسی کا آنا اور کبھی رطوبت کا، خراج ہو اگر تازہ خراج رطوبت کے بعد مریض ہلکا پن محسوس کرتا ہے مگر اس سے صحت نہیں ہوتی۔ بخار کے ساتھ ٹپکی ہوتی ہے۔ گفتگو تیز ہوتی ہے ایسا تنفس کی اذیت سے بچنے کے لئے ہوتا ہے۔ پھوڑا چھوٹتا ہے تو کبھی پیپ خارج ہوتی ہے کبھی دردی نہ چنچ باہر آتی ہے مریض کبھی کھانسی، پیشاب پانچا۔ آنے سے صاف ہو جاتا ہے، اس طرح سل میں جلا ہونے سے بچ جاتا ہے۔ تیز قے اگر نہیں آتی تو مریض سل میں مبتلا ہو جاتا ہے کیونکہ اس شاء میں پھپھڑے کے اندر زخم ہو چکا ہوتا ہے۔ سل میں مبتلا ہو جانے کے بعد رخصت کی دونوں ہڈیاں بے رنگ ہو جاتی ہیں گوشت کم ہو جاتا ہے، ناخن نیڑے ہو جاتے ہیں۔ آنکھیں چکنائی لئے ہوئے سفیدی اور زردی کی جانب مائل ہوتی ہیں۔ اس بیماری کے اندر مریض اگر مبتلا نہیں ہوتے تو شہر میں گزر گزاہٹ ہوتی ہے، پسلیوں کے سروں کا تپا حصہ اوپر کی جانب کھینچ اٹھتا ہے۔ شدید پیاس لاحق ہوتی ہے۔ بھوک جاتی رہتی ہے جن لوگوں کو قے ہوتی ہے ان کی قے میں بچہ خراب ہو جاتی ہے۔

ایسے مریضوں کا علاج یہ ہے کہ انہیں پھوڑے پکانے کی دوائیں دی جائیں۔ اس کے لئے گرم اسٹنچ کے ذریعہ سینکائی کی جائے۔ آرد جو، انجیر خشک پکا کر، تھوڑی علق اسٹنچ، بیٹ کبوتر، نظرون اور قحطی کا ضاد رکھا جائے۔ مریض اسی پہلو لینے جس پہلو میں پھوڑا ہو۔ وقت فوقتاً شربت شہد اور شربت گھونٹ گھونٹ لیتا رہے۔ مریض میں جب بھی قوت آجائے شربت زوفا و شاہراہ شہد استعمال کرے۔ پھوڑے کے پھٹنے میں تمکین مچھلی کھانے اور بوقت خواب اس گولی کے استعمال سے مدد ملتی ہے جس میں یاراج اور قحطیل پڑا ہو۔ پیپ کا خارج ہونا شروع ہو جائے تو زوفا پال کر، اصل السوس اور ایر سا شربت شہد، زیت اور خربوز میں پکا کر دیں۔ زخم کی صفائی میں دشواری ہو تو مرکب دوائیں مثل وہ دوا جو فراسیون مفرد سے اور وہ مرکب جو کر سنہ سے تیار کیا گیا ہو دیں۔ سل کی جانب منتقل ہو جانے والے مریض کو چٹنی میں کراٹ شامی ملا کر دیں، چٹنی جو اور خندردس کی بنائیں، پینے میں بارش کا پانی اور ماء العسل استعمال کریں۔ سینوں پر پہلے تخم کتاں اور آنے سے مرکب اوویہ استعمال کریں۔ دونوں کا حصہ، خیار، زیت، شہد اور برگ قحطی کے جو شاخہ میں ضاد بنائیں اور استعمال کریں۔ پھر ایک زمانہ کے بعد مرکب استعمال کریں جو موم، تھی، روغن مار، بنج سو من اور مرکب سالیوس سے تیار کئے گئے ہوں سینہ پر دانگی نزلہ کے اندر خلاف سے تیار شدہ ضاد رکھیں اور نہار منہ سادہ شربت

استعمال کریں جو مانع نزل ہوں۔ سل مزمن میں مریضوں کو کبھی مٹھورے یا دوسری اٹائی دیں۔ ان کے لئے گل ار منی بھی مفید ہے گو سل کی بیماری کھانسی سے شروع ہوئی اور مسکن سعال گولیوں سے کھانسی کو تسکین ہو جاتی رہی ہو پھر بھی گل ار منی مفید ہے کیونکہ یہ قرحہ کی محافظ ہوتی ہے۔ اسے بڑھنے سے روک دیتی ہے مریضات سل کو اطراف میں درم و رخو اسی طرح پیدا ہو جاتا ہے جس طرح یہ صحن (مرض استقاء) میں لاحق ہوتا ہے۔ نیز سوہ مزاج بھی ہو جاتا ہے۔ (بولس)

ایک ایسا شخص میرے علم ہے جس کے ہیمپھریڈ کے اندر زخم ہو گیا تھا۔ اس نے مسلسل دودھ استعمال کرنا شروع کیا، دودھ کے ساتھ سمندر روئی اور اطر یہ (۱) کھاتا تھا۔ شراب بالکل ترک کر دی تھی شراب کی خواہش ہوتی تو دودھ پی لیتا تھا۔ چنانچہ خراب قسم کے متعفن زخم سے اسے نجات مل گئی اور حمل طور پر مستحیاب ہو گیا۔

پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی اور جسم کے تمام داخلی حصوں میں

موجود درم ریوی کے پیپ زدہ ہونے کی علامات:

شدید بخار، مختلف اوقات میں طاری ہونے والی تپکی، ثقل، مقام ناف پر چھن، تڑپ، ان علامات کی موجودگی یہ بتاتی ہے کہ درم سمنا چاہتا ہے۔

بیمار طاقتور نظر آئے، تھوکی جانے والی پیپ پتلی ہو تو یہ سمجھیں کہ اس کا تعلق سینہ سے ہے۔ یہ چودہ دنوں کے اندر مستحیاب ہو جائے گا۔ پیپ کل لی کل گاڑھی اور جامہ ہو تو مستحیابی کے لئے چودہ دنوں سے زیادہ مدت کی ضرورت ہوگی۔ بایں مرد مریض کمزور ہو تو ساٹھ دن تک پیپ کا ثررتے گا۔

نفث الدم میں خیال کر کے دیکھیں کہ پیپ گاڑھی گرمی ہے یا پتلی اور کیا پیپ ہے بھی یا نہیں۔ پیپ موجود ہو اور بخار بھی ہو تو مریض کو ماہی شعیہ دیں۔ شعلہ خشک ہو تو عصارہ باد سم جیسی بادام سے تیار شدہ چٹنی دیں اور اس کے مشابہ سبزیاں کھلائیں۔ شعلہ نرم ہو تو ادھان کی حد تک حفاظت کریں۔ چٹنیاں نہ دیں، صاف روئی کسی عصارہ کے ہمراہ دیں۔ تھوکی جانے والی پیپ گاڑھی ہو مگر ساتھ میں مرہ (پت) نہ ہونے بخار ہو تو ماء غسل پلائیں کیونکہ یہ مفید ہے۔ پیپ خراب ہو جاتی ہے تو ماء غسل سب سے زیادہ مفید ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ اس وقت زخم پر میل آ جاتا ہے۔ ایسی حالت میں عصارہ حلیہ بھی یا دودھ کے ساتھ پکا کر پلائیں۔

پیپ کے خارج ہونے میں سہولت پیدا کریں، اس کے ساتھ شہد یا تھی میں شامل کر دیں تو

(۱) اطر یہ ایک قسم کا کھانا، دھامگے کے مانند، آٹے سے تیار کرتے ہیں (سویاں)

بہتر ہے۔ یہ جو شانہ و قبل از طعام پلا میں۔ ماء العسل تمام اوقات میں دیں اور نیم گرم دیں۔
 سل کی بیماری طویل ہو جاتی ہے تو مریض کی طاقت گر جاتی ہے۔ اخراج بلغم کی طاقت کمزور ہو
 جاتی ہے۔ اس کی وجہ سے تنفس میں شگی آ جاتی ہے۔ اس صورت حال کے اندر جو کی دلیہ سے ساتھ
 کیوڑ کا بچہ اور چوزہ پکا کر مریض کو پلائیں۔ مریض کا خصبہ کھلائیں تاکہ مریض میں طاقت پیدا ہو اور گلا ٹھننے
 کی کیفیت نہ ہونے پائے۔ امکان کی حد تک مریض کی طبیعت کی حفاظت کریں۔ طبیعت نرم ہوگی تو
 دی جانے والی غذا مفید نہ ہوگی۔ شکر نرمی دے۔ تو مریض کو چوزے بھون کر دیں۔ ٹھنڈی غذا میں جن
 سے رطوبتیں جاری ہوں، دیں۔ اس سے شکر کو قوت ہوگی اور دور کے گا۔ طاقت زیادہ کمزور ہو تو
 تھورے نمک کے ساتھ بھیجے بھون کر دیں۔ زیادہ نمک شکر کو نرم کر دیتا ہے، تاہم تھوڑا نمک شامل
 نہ کیا جائے تو غذا بضم نہ ہوگی۔ پائے، بادام، چافوزہ، مٹی تھوڑی طاقت آ جانے کے بعد دیں۔ زیادہ
 کمزوری، یکمیں حتیٰ کہ مریض کھانہ سکے تو یہ قیاس آرائی کریں کہ پیپ سینہ کے اندر نوٹ پٹی ہے۔
 کیفیت بلی ہو تو دودھ پلائیں، اس سے طاقت بہو بچے گی۔ ایسا یہ کہ شدید حرارت ہو، اسی صورت میں
 دودھ مفید نہ ہو گا بہت بخار نرم ہو تو دودھ پلا کر قوت واپس لاتے ہیں۔ (اسکندر)

دودھ کے بارے میں:

پیپ بدبودار ہو سکتی ہے ضرورت ہوتی ہے اور دودھ پلانا ضروری ہو تو گدھی کے دودھ کا
 انتخاب کریں۔ کیونکہ سبب کی اس سے اندر یہ چند صلاحیت ہو جاتی ہے، میراوتنی کا دودھ دیں اس
 سے تھوکنے اور تنفس میں سہولت پیدا ہوگی بہت شدید بخار کی حالت میں دودھ نہ دیں۔ بیماری کے شروع
 میں دودھ نہ پلائیں۔ نہ کورہ دودھ مریض کو ناپسند ہوں تو بکری اور گائے کا دودھ دیں۔ دودھ سے
 اچھا لے آئے تو دودھ کا چھچھو پلا کر پلائیں اور بطور غذا کے بھی استعمال کریں۔ بعض اوقات اس
 کے اندر سمیرہ روئی، سویا یا جاو رس یا چاول اس کر ملا میں۔ اس سے سہیہ ہو گا اور زخموں کا گوشت
 اگے گا۔ بخار کی موجودگی میں ٹھنڈی غذا میں دیں۔ آریہ نہ ہو تو کٹاٹ شامی کا پتہ، بند گو بھی اور بیوان
 (Asparagus) دیں۔ یہ سہیہ کرتی ہیں۔ چڑیوں کا گوشت بھون کر دیں شوربہ سے زخموں پر میل
 آ جاتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ مرغیاں، تیتہ، نیس، پکپور، اور گوریاں جو فریہ نہ ہوں دی جائیں۔ مریض
 شوربا پسند کرے تو اس میں شہد اور کر اٹ شامی کا پتہ شامل کر دیں۔ خشکی پیدا کرنا مقصود ہو تو مسور،
 بند گو بھی، اطر یہ (سویا) نشاہ وغیرہ شامل کریں۔ نمکین ایک یا دوبار کھالی جائے تو اس سے اخراج
 بلغم وغیرہ میں تسانی ہوتی ہے کثرت استعمال سے زخم خواہ کتنے خراب ہوں خشک ہو کر سخت ہو جاتے

ہیں۔ لہذا نمکیں سے پرہیز کریں۔

جن لوگوں کا بغم تیز اور نمکیں ہوتا ہے ان کے لئے بے مزہ غذا میں نہایت عمدہ ہوتی ہیں، باقی جو مریض لاغر نہ ہوئے ہوں ان کے لئے مفید ہے کہ سیر و سیاحت کریں، جہازوں پر سمندر کا طوفان اٹھائیں اور حمام کریں، جو لاغر ہو چکے ہوں ان کے لئے دودھ، روغنیاں اور چربیوں کی جلی، ماش، اور سوپ مفید ہے (بولس)

بھیمڑے کے اندر ورم عار ہوتا ہے تو ورم عار معدہ کی طرح مریض کو پیاس نہیں لگتی۔ تنفس خشک، رنگ سرخ اور زبانیں سخت کمر درمی ہوتی ہیں۔ مریض خشکی ہوا میں رہنا چاہتا ہے۔ خشک پانی سے محروم ہونے کے باعث یہ بات نہایت سکون بخش ہوتی ہے۔ (اسکندر)

کتابوں کے مطالعہ سے حسب ذیل دوا میں نے ترتیب دی ہے۔

غذاء دوائی:

ایسے مریض کے لئے جو کھانسی کی وجہ سے کمزور ہو گیا ہو یا جسے رصوبت کی ضرورت ہو۔ آرد چنا، آرد پاٹلا اور نشاستہ۔ گائے کے دودھ میں صوف بنائیں اور روغن بادام اور شکر ملا کر استعمال کریں۔ اس کے بعد دوسرے دن تبزن میں جنہیں۔ آبران میں خشکاش ڈال دیں تو اور بہتہ ہو گا۔ حرارت غالب ہو تو تھکورا چنے عصارہ جو اور دودھ سے تیار کریں۔ بخار زیادہ تیز ہو تو دودھ خارج کر کے عصارہ جو، روغن بادام، شکر اور اطر یہ یا اس کے اندر حواری کی بھوی ڈال کر استعمال کریں۔

(مؤلف)

گدھی کا دودھ استعمال کرنے کا طریقہ:

اس سے بھیمڑے کی تمام بیماریوں کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ گدھی کا دودھ دوہ کر استعمال کریں، اور نصف النہار تک استعمال کریں پھر چڑیوں کے گوشت کی تختی میں اور اس کے اوپر ملی ہوئی (Mixed) شراب پی لیں، شراب سے نقل اور کھانسی محسوس ہو تو اس میں شکر ملا میں اسی طرح تین ہفتہ علاج کریں۔ (طیب با معلوم)

سل کی بیماری انہیں پیش آتی ہے جن کے سینہ جگہ، گردن لمبی اور شانے پروں کی طرح معلق ہوتے ہیں

سل کے مریض کے اندر طاقت ہو تو اسے گدھی کا دودھ پلائیں۔ (شمعون) اس کے

گدھی سے دودھ سے شلم چلے لگتا ہے۔ اس کی شبہات خود شمعون نے دی ہے۔ (مولف)
 پیپ تھوکنے کی پرانی بیماری، پرانی کھانسی اور بدبودار تھوک کے لئے صبح کو قطر ان ایک پیپ
 بچہ استعمال کریں۔ (بن، سویہ)

سل کی تین قسمیں ہیں:

- ۱۔ سر سے اترنے والے نزلہ کی وجہ سے پیدا شدہ
- ۲۔ نفث الدم کے بعد پیدا ہونے والی بیماری کی وجہ سے پیدا شدہ
- ۳۔ کسی عضو کے فصد کو پھپھڑا قبول کرنے، جو پھپھڑے میں چپک کر متعفن
 ہو جائے اور قرحہ پیدا کر دے۔

نفث الدم کی وجہ سے جو لوگ سل کے لئے مستعد ہوتے ہیں، وہی ہوتے ہیں جن کے
 جسموں میں حرارت کی وجہ سے امتلائی کیفیت سر تک پہنچ جاتی ہے اور نزلے سینہ کی جانب اترنے
 لگتے ہیں۔

سل کی موجودگی میں ہونے والے بخار دقتی ہوتے ہیں جو کبھی جدا نہیں ہوتے نیز وہ
 باریک (دقیق) بخار بھی ہوتے ہیں جو روزانہ باری سے آتے ہیں۔

سل کے اندر بلغم تقریباً پختہ نہیں ہوتا۔ اس کا اوپر چڑھنا اور تھوکن بھی مشکل ہوتا ہے۔ بلغم
 خارج ہوتا بھی ہے تو تھوڑا، بد رنگ، خراب اور تیزی سے تلف ہو جاتا ہے۔ جس سل میں بلغم تیزی
 سے پختہ ہوتا ہے اور اخراج بہ آسانی ہوتا ہے دوزیہ دودیر تک باقی رہتا ہے۔

بخار کی عدم موجودگی میں مگوں بلغم کا خارج ہونا اس بات کی علامت ہے کہ مریض دوا
 ہو جائے گا۔ اس طرح کا بلغم خارج کرتے ہوئے ایک مخلوق کو میں نے دیکھا ہے کہ ایک زمانہ تک ان
 کے جسم دبے ہوتے رہے اور سل کے مریضوں کی طرح فوت ہو گئے۔ بیماری کے شروع میں جن
 لوگوں نے سینوں میں پیپ ہوتی ہے پھپھڑے کے فاسد ہونے سے پہلے یہ حالت ہوتی ہے۔

احباء قدیم نے قرحہ ریوی کے مریضوں کو حکم دیا کہ کثرت سے گرم ہواناک کے اندر داخل
 کریں۔ زیادہ داخل کرنے سے زخم صاف ہو گا اور گرم ہوا سے پھپھڑا خشک ہو گا۔ بیماری کے شروع
 میں حالت گھبراہٹ پیدا ہونے سے پہلے یہ عمل کیا جائے گا۔ (چالینوس)

دودھ پینے کے بارے میں:

عورتیں مریضوں کو دودھ پلانیں تو تیزی سے آسانی پیدا ہوتی اور پھپھڑے کا زخم سرعت

سے مندل ہو جائے گا۔

سینہ کی پیپ کے بارے میں :

داتِ اجنب وغیرہ کی وجہ سے کوئی پھوڑا پک کر پھوٹ جاتا ہے تو سینہ کے اندر پیپ آ جاتی ہے۔ شروع میں، یعنی پھوڑا نکلتے وقت سینہ کے اندر بوجھ، تناؤ اس کے بعد باریک بخاروں کا سچا، خشک کھنسی، ذاتِ اجنب کی ابتدائی حالت کی طرح، مائع ہوتی ہے۔

پھوڑا پھنسنے ہو کر پیپ زرد ہو جانے کا رجحان رکھتا ہے تو پیپ کی وجہ سے وہ پھوٹ جائے گا اور شدید کھپکھپی طاری ہوگی۔ غدہ کے اندر سرخی آجائے گی کھنسی ابھرے گی، انگلیاں گرم ہو جائیں گی حاصل کر انگلیوں کے اندر فی حصے۔ پیپ تھوڑی ہوتی ہے تو کبھی اخراج کے ذریعہ صاف ہو جاتی ہے ورنہ زیادہ ہوتی ہے تو انجامِ سل تک پہنچتا ہے کبھی ایسا ہوتا ہے پیپ بوں اور براز کی مایوں میں چلی جاتی ہے اس کی طرح کی خون آشامی نہیں ہوتی۔ کبھی یہ بات طبیعت کے مخفی راستوں سے ہو جایا کرتی ہے پیپ اور بنغم کے اندر فرق یہ ہے کہ سٹ پر رکھنے سے پیپ کے اندر سے بخارج ہوگی کیونکہ یہ بدبودار ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ پانی میں نہ نشیں ہو جائے گی بنغم تیرتا رہے گا۔ کس جانب پیپ ہے اس کا اندازہ یوں ہوگا کہ مریض کو یکے بعد دیگر مختلف پہلوؤں پر ٹائیں جس جانب وہ اپنی کی جانب کوئی ثقل معلق (ایکا ہوا) محسوس نہ کرے، اس میں پیپ نہ ہوگی ہر پیپ کی آواز بھی آئے گی۔

ضادِ رحیم، ماء الشعیر یا ماء الصن پلا میں۔ پیپ پیدا کرنا چاہیں تو یہ دیکھیں کہ لچ ہو گیا ہے یا نہیں۔ لچ کی علامت یہ ہے کہ بخار میں سکون ہو جائے گا۔ ایسی صورت میں فراسیون، حاشا، انجی، اور شہد کا جو شانہ پلا میں تمکین مچھلی کے نچلے اور بوقتِ خواب قویا پینے سے پیپ سرعت بنتی ہے۔

لچ سے پیپ کو مدد ملتی ہے مگر اس میں سجد بڑا اشکاف ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے خاص پیپ کرنے لگتی ہے اور کھانسنے کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اس میں خطرہ ہے۔ پیپ پھنسنے تو یہ دیکھیں کہ اگر کم ہے اور تھوکنے سے سہیہ ہو سکتا ہے تو ماء العسل، ایرسا، حاشا اور زونڈر اخراج میں طبیعت کے سہولت پیدا کر دیں۔ غذا ملین اور مسہل دیں۔ چارے دن تک اخراج ہو تا رہے تو فہماور نہ سل ہو جائے گا اور یہ دیکھیں کہ مشکل ہو تو جاذبہ اللع (پیپ کھینچنے کا تہ) کے ذریعہ پیپ کھینچ لیں اور یہ دیکھیں کہ پیپ بہت زیادہ ہے تو باریک داغنے کے آلہ کو گرم کریں اور اس کے ذریعہ سینہ کو چھید کر جاذبہ اللع کے ذریعہ رفتہ رفتہ پیپ کو چوس لیں، اور اسے ماء العسل سے دھوئے رہیں پیپ جذب

کرنے کے بعد جبکہ کو مندمل کرنے کی جانب توجہ دیں (ردفس)

ذات الریہ للغمونی پھیپڑے میں ہوتا ہے۔ زیادہ تر زکام، خناق اور ربو کے بعد ہوتا ہے نیز ذات الجنب یا سر سے اترنے والے بعض تیز قسم نزولوں کے بعد بھی ہوتا ہے جو پھیپڑے کی جانب آتے ہوں اور پھیپڑا انہیں دفع کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ بعض اوقات پھیپڑے کے اندر یہ حالت ابتدائی طور پر پیدا ہوتی ہے۔ درد کے ساتھ ضیق تنفس، تیز بخار، ثقل، سینہ کے اندر تناؤ، امتلائی کیفیت، سرخی، چہرے میں سرخی خاص کر رخسار کی دونوں ہڈیاں سرخ ہو جاتی ہیں کیونکہ یہاں تیز بخار اب چڑھ کر آتے ہیں۔ ذات الریہ بعض اہل پیاریوں کے بعد پیدا ہو جس کا اوپر تذکرہ کیا گیا ہے۔ اور اس حالت میں مریضوں کی قصد کھول دی گئی ہو تو اب قصد نہ کھولیں اس کے بعد پیٹ کو خاں کر کے روغن بادام تلخ اور فایند کے ساتھ ماہ الشعیر دیں۔ درد اور حرارت میں سکون ہو جائے تو جو کا حلوہ جو روغن بادام اور شہد سے تیار کیا گیا ہو دیں، اخراج ہونا شروع ہو جائے تو زود فاو اور ایرسا کا جو شانہ دیں۔ حرارت جب تک رہے سینہ پر بنفشہ، موم سفید اور لعاب اسپغول کے ذریعہ ہلکی مالش کریں حرارت اوپر آجائے تو گھی، ہڈی کے گودے وغیرہ کے ذریعہ مالش کریں۔

(ان سر ایون)

کتاب الفصول میں بقرطی کا حسب ذیل بیان پڑھا ہے

حرارت غریزی کمزور ہو جائے حتیٰ کہ بجھنے کے قریب ہو، پھر مریض سل کا خود معمول یہ ہو کہ اس باب میں اس کی حالت افزوں ہو جاتی ہو تو کبھی اسے اختارہ (بد عتلی لساو عتس) کی بھی شکایت ہو جاتی ہے۔ (مؤلف)

ذات الریہ کے مریض کا تنفس سخت متواتر اور عظیم ہوتا ہے۔

زخموں کی وجہ سے پھیپڑے کے اندر درد نہیں ہوتا۔ اہت ثقل ہوتا ہے۔ تناؤ کثرت سے ہوتا ہے جو عظمہ القص سے پشت کی ہڈی تک پہنچتا ہے کیونکہ پھیپڑے کو جو جھدیاں احاطہ کرتی ہیں وہ مذکورہ مقامات سے مربوط ہیں۔ اس میں للغمونی قسم کا جو ہوتا ہے اس میں ضیق تنفس بہ کثرت ثقل، بخار اور رخسار کی ہڈیوں میں سرخی ہوتی ہے اہت التهاب ناقابل برداشت ہو اور مریض کمزور و ناتواں ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ درم حرور ہے (جینیوس)

اور اگر التهاب کم، بخار میں سکون اور ثقل زیادہ ہو تو درم بلغمی ہو گا۔ (مؤلف)

سوء مزاج رہے بلا مادہ غیر مساوی ہو تو کھانسی پیدا کرے گا اور مساوی ہو تو تھوڑا ہونے کی صورت میں تنفس تبدیل کر دے گا۔ تیز اور گرم ہونے کی صورت میں ہوائے سرد میں سانس لینے

اور آب سرد پینے کی خواہش پیدا کرے گا۔ زیادہ مدت گزر جانے کے بعد بخار بھی آئیں گے۔ سرد ہونے کی صورت میں برعکس اسباب لاحق ہوں گے۔ یعنی ہوائے گرم میں سانس لینے اور آب گرم پینے کی خواہش ہوگی بشرطیکہ سوء مزاج تھوڑا ہو، زیادہ ہونے کی صورت میں پچھپھڑے کے اندر مواد بھر جائے گا۔ (جالینوس)

اس کے بعد ربول لاحق ہوگا۔ یہاں ایسے ربو کا علاج کرنا درست ہوگا جس کے ساتھ بخار نہیں ہوتا۔ (مؤلف)

گوں بلغم مریمض کو زیادہ عرصہ گزرنے کے بعد سل اور لاغری کی حد تک پہنچا دیتا ہے کیونکہ اس سے سینہ کے اندر بے کثرت حرارت کا پتہ چلتا ہے۔ سر سے اترنے والا دائمی نزہ مریمضوں کے اندر کھانسی اور گلہائیں کی کیفیت پیدا کرتا ہے۔ زیادہ مدت گزرنے پر کھانسی کے اندر سکون پیدا ہو تو سل ہو جاتا ہے۔

سل کی بڑی قسمیں دو ہیں:

- ۱۔ سر سے متواتر اترنے والے نزہ سے پیدا شدہ سل۔
- ۲۔ نفس رے کے اندر پیدا شدہ نفثوں سے لاحق ہو جانے والا سل۔ زیادہ تر یہ قسم نفث ادم کا نتیجہ ہوتی ہے بالخصوص نفث ادم جب کہ دوسرے لاحق ہوا ہو۔

سل کی بنیادی قسمیں تین ہیں:

- ۱۔ سر سے اترنے والی چیز سے پیدا شدہ سل۔
- ۲۔ کسی بھی عضو سے اتر کر پچھپھڑے میں آنے والے مادہ کی وجہ سے پیدا ہونے والا سل۔
- ۳۔ پچھپھڑے کے اندر ابتدائی طور پر ہونے والا سل۔ جیسے نفث ادم ریوی، پچھپھڑے کی جانب جو مادہ آتا ہے وہ زیادہ تر سینہ اور قیاب سے آتا ہے۔ کبھی جگر اور معدہ سے بھی آتا ہے۔ (جالینوس)

میاں میں حسب ذیل بیان پڑھ چکا ہوں

کھانسی کی ایک قسم ایسی ہے جو قصہ الرے کے کھردرے پن سے پیدا ہوتی ہے اس میں صلیں دویات مثلاً، نکور کا گاڑھا رس، نشاستہ، انڈا اور کیترا استعمال کریں۔ (مؤلف)

مرطوب کھانسی کے لئے بالخصوص عمدہ دوا:

شب ۶، ایون ۴، پار ۶، میو ۴۔ مقدار خوراک ۵ گرام۔ (جالیئوس)

کبھی سینہ اور پیچھے مرطوب ہو جاتے ہیں، ایسی حالت میں زائق سے زیادہ مفید اور کوئی چیز نہیں ہے۔ مقدار خوراک ۵ گرام۔ میرے نزدیک سب کو خشک کرنے کے لئے عجیب و غریب ہے۔ اسی طرح مذکورہ گولی بھی۔ (مؤلف)

سب کے جن مرطوب کا مزاج خشک ہوتا ہے خزاں کا موسم جس کے اندر شمالی ہوا موجود ہو انہیں مستعد ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے سینہ اور پیچھے مرطوب ہوتے ہیں اور بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اسی طرح شمالی ہوا جس کے اندر مرطوبیت نہ ہو مثلاً موسم سرد، اور حرارت نہ ہو، تو تھوڑا تحلیل کر دیتی ہے۔ اس لئے یہ نقصان پہنچنے کے لئے موافق ہوتی ہے۔ (مؤلف)

علاجی نسخہ کی وجہ سے سب کے دم ہو تو فصد نہ ہو میں۔ شہد جیسی غذاؤں اور ماہہ الشعیر جیسی معدن اشیاء کے درجہ مستعد کریں۔ خشک کرنے والی ایسی دوا یا پلاکس جن سے سوزش نہ ہو۔ اور قس بہ دوا جیسی قابض دوا میں دیں۔ (ابن سہویہ)

سب کی بیماری ٹفٹ ادم، ذات افسہ، ذات برہ، یا سر سے اترنے والے تیز نزائوں کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ ٹفٹ ادم سے بالخصوص سب کی جو بیماری ہوتی ہے وہ کسی رنگ کے کھل جانے سے ہوتی ہے۔ اس میں ٹفٹ ادم زیادہ اور تیز ہونے لگتا ہے۔ ٹفٹ ادم کے لئے مستعد جو مرطوب ہوتے ہیں وہی سب کی بیماری کے لئے بھی مستعد ہوتے ہیں۔ یہ وہی دنگ ہوتے ہیں جن کے سینے تنگ، سر سے ورثانے گوشت سے خن، اور پشت سے الجھنے ہوئے ہوتے ہیں کیا لگتا ہے جیسے پر ہوں، یہ دنگ ٹفٹ ادم کے لئے مستعد ہوا کرتے ہیں۔ اسی طرح وہ نوٹ جن کی گردنیں بھی ہوتی ہیں ان کے الجھنے ہوتے ہیں، جسموں کے سر سے تیز کیست بھر جاتے ہیں اور ان سروں سے ہمیشہ نازک تر رہتے ہیں۔ وہ طویل کھانسی اور سب کے لئے مستعد ہوتے ہیں۔ ساتھ میں ضعف سر بھی موجود ہو۔ اور اس سے بہت زیادہ کاغذیاب ہوتا ہو۔ تیز سینہ کی ہواؤں بھی خراب ہو تو یہ دنگ شدت سے سب کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ ٹفٹ ادم سے وہ حضرات دور ہوتے ہیں جن کے شانے سینوں سے چپکے ہوئے، گوشت کھر کھرے اور جسم الجھنے ہوئے ہوتے ہیں، انہیں ٹفٹ ادم نہیں ہوتا۔ ہوتا بھی ہے تو کم ہوتا ہے اور وہ بھی کسی بڑے سبب کے باعث جو اس حالت تک مجبور نہ ہو پاتا ہے۔ اور وہ بھی سبب یہ سبب گوشت اور رگوں کے اندر لاحق ہو جاتا ہے۔ ایسا

مریض جلد مصحیاب ہو جاتا ہے کیونکہ اس کی پیپ کے لئے ایک جگہ ہوتی ہے۔ جہاں اس کا انصباب ہوتا ہے۔ نیز اس لئے بھی کہ سینہ کی رگیں چھوٹی ہوتی ہیں۔ ان میں کوئی بڑا شگاف پیدا نہیں ہوتا کیونکہ یہاں کئی اجزاء زیادہ ہوتے ہیں۔ پھیپھڑے اور پھیپھڑے کے گوشت میں پیدا ہونے والا شگاف مشکل سے اچھا ہوتا ہے کیونکہ یہاں کی رگیں بڑی ہوتی ہیں گوشت کم اور اعضاء ہوتا ہے اور کریں بڑی ہوتی ہیں۔ یہاں سے پیپ صرف کھانسی سے ذریعہ چوسی جاسکتی ہے۔ ترقحہ کو مندرجہ ہونے کے لئے سکون کی ضرورت ہوتی ہے۔ کھانسی سے اس میں حرارت ہوتی ہے اور وہ پھٹ جاتا ہے یاں ہمہ کھانسی اسے ستورم بھی کر دیتی ہے۔ یہ ورم پیپ اُٹھانے لگتا ہے جسے تھوکے کے لئے کھانسی کی ضرورت ہوتی ہے اس طرح معامہ گھوم جاتا ہے۔ نیز یہ بات بھی ہے کہ جن ادویات نے ذریعہ پھیپھڑے کا علاج ہوتا ہے انہیں ضرورت یہ ہوتی ہے کہ مقام ہاؤف تک پہنچنے کے لئے بہت سارے مقامات سے گذریں، چنانچہ ان کا اثر مزہر ہو جاتا ہے۔ پھیپھڑے کے زخموں و دیگر زخموں کی طرح خشک ہونے کے لئے گرم اور طیف دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ دواؤں کو قرحہ تک پہنچا سکیں۔ قرحہ ریوی زیادہ تر بخار کے ساتھ ہوتا ہے اور بخار، اندہ کو رواثر کو رواکتا ہے بند آئی و جوم سے پھیپھڑے کے زخموں کا علاج مشکل ہوتا ہے۔

حدت و ورم یا عرقی فساد سے جن دواؤں کو سل ہو جاتا ہے انہیں مسلسل، مہذبہ کرتا ہے، جسم لاغر ہو جاتا ہے، مافون ٹیڑھے ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ مافون کے نیچے گوشت پھیل جاتا ہے۔ حالت دیر تک باقی رہتی ہے تو باں جھڑے بنتے ہیں۔ سستی سے اور زیادہ جھڑے نہیں آتے۔ اس کے بعد فٹ الدم (اخراج) بند ہونے لگتا ہے یہ حالت موت کے قریب پیش آتی ہے کیونکہ اس وقت مریضوں کو دست آنے لگتے ہیں اور ورم جاتے ہیں۔ اس سے قبل اشتہا ختم ہو جاتی ہے، شہم تحلیل ہونے لگتا ہے۔ اخراج غم نامہ ہو جاتا ہے۔ یہی صورت عمل کے مریضوں کی ہوتی ہے جب ورم رہے ہوتے ہیں۔ طاقت، کل کر جاتی ہے یہی صورت میں شراخ سے کہ کو رواعت کے رواعت ہونے کے وقت تک اخراج رک جاتا ہے تو یہ یاری کے خراب ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے یہ اندہ شراخ ہی سے انرک کارک جانا خراب سل کے اندر ہوتا ہے جس میں پانچوکی قطع نہیں آتی۔

(ابن سرائیون)

بخار کی موجودگی میں پھیپھڑے کے زخم کا علاج

تھوہ، تھوہ اور ترطیب کے ذریعہ، پھر زخم کو خشک کر دینے کے بعد بخار میں سکون ہو جاتا

ہے واضح رہے کہ عروقی فساد کے باعث پیدا شدہ ہیمپھروے کا زخم مندمل نہیں ہوتا یونکہ اس طرح کا زخم صحت کے لئے لمبی مدت چاہتا ہے۔ اس مدت کے اندر زخم متعفن ہو کر سخت ہو جاتا ہے چنانچہ پورا ہیمپھروہ افسردہ ہو جاتا ہے یا پھر فساد کے وقت ہیمپھروہ خشک ہو کر سخت ہو جاتا ہے اور ناقابل انداز صورت اختیار کر لیتا ہے۔ واضح رہے کہ عروقی فساد کے باعث پیدا شدہ زخم کا فوری تدارک نہ ہو تو سل کا مذکورہ بالا انجام ہو کر رہتا ہے۔ ایسی حالت میں یعنی جب کہ عروقی فساد کا فوری علاج نہ کیا گیا تو ممکن حد تک زخم کو خشک کرنے پر توجہ دیں اور اس سے ہوشیار رہیں کہ سر سے ہیمپھروہ کی جانب کسی چیز کا انصاف نہ ہونے پائے۔ اس کے لئے سر کا سچہ کر دینے والا مسہل استعمال کریں نیز مائع نزلہ ادویات سے کام لیں۔ اس مقصد کے لئے مریض کو دیا قوزہ دیں سر میں شدید امتلائی کیفیت موجود ہو تو تیفال کی فصد کھولیں۔ اس کے بعد سر کا سچہ کر دینے والا مسہل دیں بشرطیکہ بخار یا نرم بخار نہ ہو، بخار اور نرم بخار ہونے کے صورت میں حسب ذیل نسخہ استعمال کریں

نسخہ :

ترہ سفید ۵، گرام، صبر منقول ۵، گرام، رب السوس ۲ گرام۔

حرارت بالکل نہ ہو تو حسب افادہ ماست کے ہمارہ دیں۔ حرارت شدید ہو اور کھردراہن ہو تو بنفشہ، اصل السوس، مویز منقی، سپتال، عناب، خیاضہ، اور ترنجبین کا جوشاندہ دیں۔ جسم کا سچہ ہو جانے پر سرطان کے ہمارہ ماء الشعیر جیسی مغری، معدل اور بھفت دوائیں استعمال کریں۔ بوقت خواب اسپرول اور گل ار منی دیں۔ یہ بچہ مفید ہیں۔ پینے میں بارش کا پانی یا ایسا پانی دیں جس میں گل ار منی، گل سرخ، طباشیر شامل کیا گیا ہو۔ کھردراہن بڑھا ہو اور اخراج رکا ہو تو نرم غذاؤں اور دواؤں کا مسہل دیں اور حالت بہتر ہو تو ممکن حد تک بھفت و خشک کر دینے والی دوائیں دیں۔ بخار نہ ہو یا ہو مگر تھوڑا ہو تو دودھ استعمال کریں۔ جس جانور کا دودھ دیں اسے خشک چیزیں کھلائیں۔ عورتوں کا دودھ افضل ہے۔ جو مریض بچہ کنزور اور لاغر ہو چکا ہو اس کے لئے دودھ عمدہ ہوتا ہے۔

سل کی ایک قسم بخار کے بغیر ہوتی ہے پسے طویل کھانسی اور بچہ لہوہ غلیظ بلغم خارج ہوتا ہے جو مچھلی کے سریش کی طرح ہوتا ہے۔ حرارت بالکل نہیں ہوتی۔ سل کی وجہ ہیمپھروے کا زخم بھی نہیں ہوتا بلکہ دائمی نزلہ ہوتا ہے جس کا انصاف ہیمپھروے پر کثرت سے ہوتا ہے قصبۃ الریہ کی وجہ سے ہیمپھروہ خشک ہو جاتا ہے مسلسل کھانسی اور ضیق نفس سے مریض کنزور اور لاغر ہو جاتے ہیں علاج ان کا ربو کے علاج جیسا ہے۔ کراٹ شامی، اہل، آب نخل، بادام صنوبر، اور بادام جیسی

مسیب دوائیں دیں۔ کثرت اخراج (بلغم) کا احتیاط کریں۔ حرارت جس قدر کم ہو اسی قدر ملاحظہ کی قوت بڑھا دیں۔ اخراج بلغم کی کثرت سے مریض بچ جائیں گے۔ ان کی موت اس لئے بھی ہوتی ہے کہ اخراج کی طاقت کمزور ہو جاتی ہے۔ ادویات اور ضہاد کے ذریعہ خشکی پیدا کرنے سے احتراز کریں۔ اس کے برعکس ترطیب سے کام لیں۔ دودھ پلائیں تو اس کے ساتھ کچھ قاطع ادویات شامل کریں۔ زخم کی وجہ سے جو سل ہوتا ہے اسے ممکن حد تک ادویات اور ضہاد کے ذریعہ خشک کریں۔ سینہ پر صبر، مر، اقاق، جوز السرو، راک، کبریا، اور خاکستر بند گو بھی کا ضہاد رکھیں۔ روغن آس یا روغن گل کے ذریعہ تھپن کریں، حرارت موجود ہو تو برک، خلاف، طر فاء، گل سرخ اور صندل استعمال کریں (اسحاق)

یہاں اسحاق کی جو گفتگو پیش کی گئی ہے وہ مکمل خالص ہے یہ ضرورت سے کم ہے۔

بہتر یہ ہے کہ فساد ریوی سے ابتداء یا ابتداء کے بعد رگ کے پھٹ جانے سے بچھڑے کی جو حالت ہوتی ہے اس کا نیز پیپ اور بچھڑے کے پھوڑے کا علاج ہم خود پیش کر دیں۔ سل غلیظ کا جو علاج اسحاق نے پیش کیا ہے وہ برحق ہے یعنی اس کا علاج وہی ہے جو ربو کا ہے اب اس کے ساتھ حرارت بھی ہوتی ہے لہذا تھوڑی فصد کھول دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ (مؤلف)

یہ ارادہ کر لیں کہ سینہ سے پیپ کی صفائی منہ کے ذریعہ اخراج سے کرنی ہے تو تدبیر بھری (غلیظ) اور ابھارنے والی کریں۔ اس موقع پر قاطع ادویات کی ضرورت نہیں ہوتی۔ سینہ کا سٹیہ اخراج کے ذریعہ کرنا ہو تو ابھارے کے ساتھ اس بات کی بھی ضرورت ہوتی ہے کہ چیزیں طین اور منطبت ہوں کوئی چیز مغلف (گاڑھا پن پیدا کرنے والی) ہرگز نہ ہو۔ استفراغ تھوڑا تھوڑا کرنا چاہئے تاکہ طاقت نہ گرے خارج ہونے والی پیپ سفید ہو تو مریض کا بچ جانا اور اس کے زخموں کا مند مل ہو چنانچہ زیادہ سزاوار ہے۔ پیپ اگر بدبودار اور خراب ہو تو یہ حالت اس بات کی زیادہ سزاوار ہے کہ فاسد زخم کا سٹیہ کیا جائے۔ (ابن سراجون)

سل کے مراتب اور ابواب حسب ذیل ہیں :

۱۔ نفث الدم مزمن، ذات الجنب، پیپ کے بننے، ذات الری، اور ذات الحجاب کی ابتدا۔

۲۔ پیدا ہونے والا تیز نزلہ جو بچھڑے کو فاسد کر دے۔

۳۔ بکثرت غلیظ مادہ جس سے بچھڑا بھر جائے۔ یہ جہاں سل جاتی ہے مؤخر الذکر دونوں

قسمیں سر سے انصہاب نزلہ کی پیداوار ہوتی ہیں۔

سینہ کی تجویف تک سہ امت کرنے والے پھوڑے سے صحت ہو جاتی ہے، امعاء اور معدہ تک سہ امت کرنے والے پھوڑے سے صحت تقریباً نہیں ہوتی، کوشش یہ ہونی چاہئے کہ پھوڑے سے شکاف نے مند مل ہونے سے پہلے وہ جگہ مند مل نہ ہو جس کا سقیہ کیا جا رہا ہے۔ (مولف)

سل کے مریضوں کی آنکھیں، حنسن جاتی ہیں۔ ناک کا کنارہ تنہ ہو جاتا ہے کنپٹیاں چپک جاتی ہیں۔ شانے "رہنیاں" اس حد تک اوپر اٹھ جاتی ہیں کہ جسم سے ٹک ہو کر معلق ہو جاتی ہیں، یہ معلوم ہوتا ہے جیسے پرنگے ہوئے ہیں۔ (جینیوس)

دانش رہے کہ گتھیں (دوسری صفحہ جن کے شانے وغیرہ پر جیسے معلوم ہوں) وہ لوگ ہوتے ہیں جن کی کنپٹیاں اور تمام بازو پہلوؤں سے دور ہو جاتے ہیں۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ دونوں شانے پشت سے اندر سے ابھر کر اوپر اٹھ جاتے ہیں، یہ ناکہ بانہ اور وہ صورت اختیار کرتے ہیں تو بازو پہلو سے دور رہتا پڑتا ہے بالخصوص جب کہ اسی کے ساتھ اسے اوپر اٹھ لیں۔ (مولف)

جس قہوے کے اندر زیادہ خون شامل نہ ہو، خون نہایت سرخ اور ایسا ذات الریہ کے شریخ میں ہو تو یہ علامتی کی نہایت اعلیٰ علامت ہے۔ یہ دہائی کی اس حالت پر ایک ہفتہ یا اسے زیادہ عرصہ نہ رہا جائے اور خضک کا یہی حال ہو تو اس میں ہلاکت کامل سے کم امکان ہوتا ہے۔ (بقراط)

اس طرح قہوے اس بات کی علامت ہے کہ پیچھڑے کا ورم دموی ہے یہ ورم چار سے سات دنوں کے اندر چپک جاتا ہے۔ ساتویں دن کے بعد بھی مٹی حال باقی رہے تو یہ معلوم نہ کیا۔ اس کا پسوہ شہ ہے۔ پکے میں دیر ہو تو یہاں مریض یا عیب کی غلطی سے ہو گیا پھر یہ بات ہو گی کہ مریض نہایت پہلے ہی رہ چکی تھی۔ ورم کا یہ باقی رہنا عمدہ نہیں ہے۔ (جینیوس)

مفردات

زفت و حب لثہ اندام کے مریض کے لئے عمدہ ہے۔ وہ مریضوں میں اس سے ۵ سے ۳ اہل پاتے ہیں اس سے زیادہ نہیں۔ چپ قہوے میں سہولت پیدا کرنے کے لئے شہد مفید ہے۔ وہ اس سے وہ مریض تجویز کی گئی ہے جو مریض سل کے زخموں کو دھب کر دیتی ہے حتیٰ کہ مریض نہ ہو جاتی ہے۔ صرف قہوڑی رو جاتی ہے، یہ کہ علاج میں کوئی غلطی واقع ہو جائے۔ نو میر اس طرح چپک کر خشک ہو جاتے ہیں اسی طرح پیچھڑے کے زخموں کو بھی خشک کر دینے والے دواہن سے وہ مدد پہنچتا ہے حتیٰ کہ شہ لوگوں کو اس کے استعمال سے اپنے صحت یاب ہونے کا گمان ہونے لگتا ہے۔ اس سے بعد وہ خشک آب و ہوا میں منتقل ہو کر اپنے تنہ کی باتیں ترک کر دیں۔ علاج چھوڑ

دیا تو لہانسی دوبارہ عود کر آئی جیسا کہ نواصیر بھی جسمانی امتلاء سے مرطوب ہو جایا کرتے ہیں۔
(جالینوس)

قطران ۵۵ گرام چائے سے پیچھڑے کے زخم صاف اور تہہ میل ہو جاتے ہیں۔ حسب الغار
پیچھڑے کے زخم اور عسر تنفس کے لئے عمدہ ہے۔ غاریتون پیچھڑے کے زخموں میں طلاء کے ہمراہ
پلاتے ہیں۔ کراٹ ٹپلی قرح زروئی کے لئے عمدہ ہے۔ (دیا ستوریدوس)

جھاگ (کف دریا) سینہ اور پیچھڑے کی بیماریوں کو پختہ کر دیتا ہے اور کھانسی میں مفید ہے۔
(اریباسیوس و بولس)

سرطان نہری کا شوربا اور گوشت سل کے مریضوں کے لئے عمدہ ہے۔ (ابن ماسویہ)
سوس سینہ کی پیپ کو تحصیل کر دیتا ہے۔ (خوز)

صمغ عربی بیحد خنذی اور خشک ہوتی ہے یہ پیچھڑے کے زخموں کی معضرتوں کا ازالہ کر دیتی
ہے۔ (ابو جریج)

نوجوان سل کی بیماری میں جتل ہو جاتے ہیں تو بوزھا ہونے پر مر جائے گا۔ (بقراط)
بقراط نے یہ بات اس لئے کہی ہے کہ لوگوں کے اس خیال کو غلط بتایا کہ مریض سل کی عمر اتنی
ہی بڑی ہوتی ہے جتنی اس کی عمر ہوتی ہے۔ (مواف)

ذات الر کے مریضوں کو حکم دیا جائے کہ عورت کی چھاتی سے دودھ پیئیں۔ (اروسن، ابو یونس)
اس کا مطلب یہ ہے کہ سل کی ابتدا میں دودھ استعمال کیا جائے کیونکہ ذات الر نام ہے سل
کی ابتدا کا۔ ال یہ کہ خیال ہو کہ تھوکی جانے والی شے میں اس سے ہمیشہ بچھ ہوتا ہے یا تھوک کے اندر
بہت مچھڑ ملتی ہو۔ تھوکی جانے والی چیز محقت تھوڑی تھوڑی تھوکی جا رہی ہو۔ یہ حالت پختہ ہونے
کے لئے بہت لمبے برعکس حال برعکس نتیجہ کا حامل ہے۔

حرارت اور بخار کی موجودگی میں پیپ تھوکنے والے مریض کیلئے
مجنون کا عمدہ نسخہ:

سوزی کا پیچھڑا، بادیان، رب اسوس، عصارہ پرسیاوشاں، شکر پانی کے اندر شامل کرتے اور
پکار کاڑھا کر لیں۔ (مواف)

بحراں کے تیسرے مقام کے شروع میں جالینوس کا بیان ہے۔
"رعاف" (نکسیر نونا) درم رونی کے مشابہ نہیں ہے، یہ ذات الر کے مشابہ ہے۔ "مر" یہ بہت

کہ یہاں عمدہ بخان نہیں ہوتا۔ یہیں سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ذات الخب کے باب میں فصد کھول دینا۔ ذات المر کے مقابلہ میں زیادہ ضروری ہے ذات المر۔ میں فصد کی ضرورت نہیں ہوتی۔
ال یہ کہ فصد کے لئے اکثر علامات نمایاں ہو گئی ہوں۔ (موصف)

سل کی ایک قسم نہایت خراب، خبیث اور سرعت موت طاری کر دینے والی ہوتی ہے۔ اس قسم میں یا تو اصلاً تھوکی جانے والی شے پختہ نہیں ہوتی یا ہوتی ہے مگر بد گوار اور کم ہوتی ہے مریض اوپر آنے والی چیز کو تھوڑا تھوڑا کھینچ پاتا ہے۔ اس کی ایک اور قسم ہوتی ہے، یہ خراب نہیں ہوتی ہے اور تادیر قائم رہتی ہے۔ یہ خوب بکتی اور تھوک کے ذریعہ بہ آسانی خارج ہوتی ہے۔ (جالینوس)
بچے دانت نکلنے کی عمر تک چونکہ ان کے اندر نشوونما کی قوت زیادہ ہوتی ہے اسلئے بچہ دشوار امراض سے بچے رہتے ہیں بالخصوص دانت نکلنے وقت وہ کسی مشکل بیماری میں مبتلا نہیں ہوتے۔

(جالینوس)

یہ بھیچڑے کے زخموں سے بالخصوص بچے رہتے ہیں۔ زخم ہو بھی جاتے ہیں تو تیزی سے مندمل ہو جاتے ہیں چونکہ مزاج مرطوب ہوتا ہے اس لئے ان کے اندر دق کی بیماری تقریباً نہیں ہوتی۔ کئی بچوں کے اندر ذات المر کا مستحکم زخم میں نے دیکھا ہے۔ یہ بچے مکمل طور پر محتیاپ ہوئے۔ (موصف)
بچوں سے تمام امراض بہت جلد پختہ ہوتے ہیں ان سے وہ بہت جلد محتیاپ ہو جاتے ہیں۔

(جالینوس)

سل کی بیماری دقیق لازم بخار سے خاں نہیں ہوتی۔ یہ بخار کئی بخاروں سے مرکب بھی ہوتا ہے، مثلاً پانچویں دن آنے والا بخار اور ماندہ دیکر آنے والا بخار (شطر العقب) روزانہ آنے والا اور ماندہ آنے کر آنے والا بخار۔ سب سے زیادہ اور مہلک بخار وہ ہوتا ہے جو پانچویں دن آنے والا بخار سے مرکب ہوتا ہے۔ اس کے بعد ماندہ آنے والا بخار پھر روزانہ آنے والا بخار۔ (جالینوس)
یہ کو منڈا کر اس پر خردس، مٹھیا، اور بیٹ بیو تر کا طلاء اس وقت کرتے ہیں جب مادہ سر کی جانب از سر مر مرکب بھیچڑے کی جانب آتا ہے اور بخار نہیں ہوتا۔ اس وقت فصد سے ابتدا کرنی چاہئے۔ سر منڈا جائے اور مذکورہ ادویات کا اس پر طلاء کیا جائے۔ زخم کو روکنے کے لئے منوم، مخدر اور مغری ادویات استعمال کی جائیں۔

یہ عمل بیماری کے شروع میں کیا جاتا ہے۔ ہیکہ مزہ بھیچڑے کو زخمی کرنے کی حد تک نہ بڑھ دیا ہو۔ مریض اس علاج سے مکمل محتیاپ ہو جاتا ہے۔ زخم ہو جانے کی صورت میں بھیچڑے کو شک رنے کی تدبیر کرنی چاہئے، مگر صحیح پانی کے لئے کوئی راہ نہیں ہے۔ (جالینوس)

سل کی یہ تیسری قسم نہایت خبیث اور خراب قسم ہے۔ شروع میں مذکورہ تدبیر کے ذریعہ نزالہ روک کر اور خشک کرنے والی اور بخور ادویات کے استعمال سے صحت لائی جاسکتی ہے۔ اس سل کی علامت یہ ہے کہ کھانسی کے بغیر نفث الدم ہوگا۔ نفث تیز نہ ہوگا حاست دیر تک باقی نہ رہے گی، نفث الدم بھی بار بار نہ ہوگا۔ ابتداً نفث کی ابتدا میں یہ کیفیت رہے گی۔ (مولف)

پچھڑے کا ایک چوڑا مشاہدہ میں یہ جو سکڑ کر خون کرنے لگا پھر یہ خون پیپ بنا اور مریض صحتیاب ہو گیا۔ یہ پانچ سال کا بچہ تھا۔ (مولف)

سل کی بیماری حسب ذیل اطوار سے لاحق ہوتی ہے

- ۱۔ ابتداًی طور پر پچھڑے میں چوڑا ہو جائے۔
 - ۲۔ پہلو میں چوڑا ہو جائے اور پیپ کا انصباب سینہ کی جانب ہونے لگے اور سینہ صاف نہ ہو سکے۔
 - ۳۔ نزالہ کا انصباب سرک جانب ہونے لگے۔
 - ۴۔ ربو مزمن باعث بن جائے۔
 - ۵۔ نفث الدم حسب بن جائے۔
- یہ ساری قسمیں علاج سے جاتی رہتی ہیں، پہ شرط یہ کہ فساد پیدا نہ ہو۔ فساد پیدا ہو جانے کی صورت میں پچھڑے کو فقط خشک کیا جاتا ہے۔ دودھ سب سے محدود ہے اس سے سل کی تمام قسموں کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ یہ ردی خلط کی تحدیل کرتا ہے۔ اخراج کے اندر سوت پیدا کرتا ہے۔ طاقت کو بڑھاتا ہے۔ قرعہ کو دھو کر صاف کر دیتا ہے اور مندمل بھی کر دیتا ہے کیونکہ یہ قرعہ کو سکڑ دیتا ہے۔ (مولف)

ایک شخص کو ذات اریہ کی بیماری ہو گئی۔ صحتیاب ہو تو بارہ بیچے کی جانب سے داخلی پہلو سے اور پیش بازو کے دونوں مقامات انھیوں تک بے حس ہو گئے۔ جنس لوگوں کی حرمت کے اندر بھی تھوڑی مضرت لاحق ہوئی ہے، ایسا اس لئے کہ جو مقامات (۱) کے درمیان واقع ہیں ان میں پہلے اور دوسرے مقام سے نکلنے والے اعصاب کو مضرت لاحق ہوئی۔ (جالیئوس)

ذات اریہ اور ذات اجنب کے مریض کو صحتیابی کے بعد کبھی حس و حرکت کے اندر دشواری پیش آتی ہے۔ اسے سمجھنے کے لئے باب الفالج کا مطالعہ کریں۔ (مولف)

دودھ کے بیان میں :

دودھ پھپھڑے کے زخم کو محتویاب کر دیتا ہے کیونکہ اپنی مائیت سے اس کی صفائی کر دیتا ہے۔
بغیر سے قرحہ پر مہر لگا دیتا ہے یہ سل کے مریضوں کو قطعی طور پر محتویاب کر دیتا ہے۔ اہستہ جس مریض
کا بخار طاقور ہوتا ہے وہ ماغری کی حد تک پہنچ جاتا ہے تو دودھ کو ہضم کرنا اس کے بس سے ہوتا
ہے۔ دیگر مگوں میں بخار کی حرارت سے دودھ میں تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ (فلڈیوس)

گدھی کا دودھ نکڑی کے پیالہ میں چینا جائے۔ جس پانی کے ہمراہ اسے پیا جائے وہ بارش کا پانی
ہونا چاہئے۔ سینہ پر ایک بار تازہ مرہم پیردن تک رکھیں اور دوسری بار چاہیں نو طلاء کریں۔ احتیاس
تغسل میں ماء غسل دیں۔ رب السوس نہایت مؤثر ہے۔ اسے شب میں دیں، مریض اسے رہان کے
پچے رکھے۔ (ملفریوس)

پرانے سل اور کبڑے پن کے لئے نہایت عمدہ نسخہ :

روزانہ ایک نیکڑا آتش جو کے ہمراہ جوش دیں۔ کھانے میں بیض کا گودا اور یہ مرغ اور روغن
بارہ کے ساتھ نرم بخنی دیں۔ کھانے کے بعد مریض کو تھوڑا آہزن میں بٹھائیں۔ زیادہ دیر تک
نہیں۔ اس کے بعد روغن بنفشہ سے ہلکی ماش کریں۔ (بخیشون)

قصہ الرنہ میں چھوڑے اور ورم کی علامت یہ ہے کہ بخاری سخت ہوگا، پشت کے وسط میں
تڑپ، جسم میں خارش، آواز ٹھنکی ہوئی اور منہ کے بو پھل جیسی ہوگی۔ پھپھڑے کے اندر کبھی پانی
آ جاتا ہے، اس کے ساتھ ہلکا بخار مسلسل ہوتا ہے سوء تغسل، اطراف میں ورم، مواد کا اخراج ہوتا ہے اور
دیر تک ہوتا رہتا ہے۔ کبھی ایسے محسوس ہونے لگتا ہے جیسے استسقاء کی بیماری ہو گئی ہے۔ کبھی یہ پانی
شکر کے نیچے اتر آتا ہے ایسی صورت میں تغسل پہلے ہلکا پھر بھاری ہو جاتا ہے پہلو سے آپریشن کر کے
پیپ کے علاج کی طرف متوجہ کریں۔ (بقراط)

پھپھڑے کے چھوڑے کے ساتھ شدید بخار، گرم تغسل متواتر، منہ کی بد بو، طاقت میں اسیلا
پن، شانے کے نیچے منسل اور چھاتی میں تڑپ، سینہ کے اندر بوجھ اور مریض پر ہڈیانی کیفیت طاری
ہوتی ہے۔ کچھ مریضوں میں ایسا ہوتا ہے کہ وہ کھانسی کی حد تک تڑپ محسوس نہیں کرتے۔ جھاگ
سفید مادہ کا اخراج کرتے ہیں۔ شروع میں زبان سرخ پھر سیاہ ہو جاتی ہے۔ سیاہی تیزی سے نہ آئے تو
چھوڑا چھوڑنے کے لئے بے قرار ہو کر زبان پر ہاتھ رکھیں گے تو وہ چپک جائے گا۔ مرطوب المزاج

مریضوں کے اندر در زیادہ تیز ہوتا ہے۔ قحط کے اندر شیرینی محسوس ہونے لگے تو اس کا مطالبہ یہ ہے کہ پھوڑے کے اندر پیپ پیدا ہو گئی ہے۔ چالیس دنوں کے اندر پیپ صاف ہو گئی تو ہو گئی ورنہ ایک سال تک باقی رہے گی۔ مریض کا قحط بدبو دار ہو گا تو ہلاک ہو جائے گا۔ (البتداء)

علاج سر کے استفرانغ سے کریں تاکہ پیچھڑے کی جانب بہ کر کوئی چیز نہ آ سکے۔ مریض کو شیریں حلوہ دیں تاکہ پھوڑا پک اور دھل جائے۔ چار یا پانچ دن تک یہ عمل کریں اور شیرینی ترک کر دیں اور کوشش کریں کہ مادہ اوپر آئے، خشک ہو جائے تاکہ بخار کے لئے کوئی قابل قدر طاقت باقی نہ رہے۔ ورنہ ملاقت گر جائے گی اور صحت ہونا ممکن نہ ہو گا۔ چپہ کر سیدہ کی جانب آجائے تو ایسا محسوس ہو گا کہ اتفاق ہو گیا ہے مگر کچھ ہی دنوں کے بعد حالت خراب ہو جائے گی پندرہ دنوں سے پہلے پیپے جلد سے جلد پانی گرم کرو پھر مریض کو نہار منہ ایک کرسی پر بٹھا دو۔ ایک شخص شاٹوں کو پکڑ کر حرکت دے، آپ اپنا ہاتھ مریض کے سینہ کے دونوں جانب رکھ کر دیکھیں کہ پیپ کس پہلو ہے جس پہلو ہے اسے قطع کر دیں۔ بائیں پہلو کی پیپ زیادہ محفوظ ہوتی ہے۔ جس مریض کی بھی پیپ سینہ کی جانب آئے اور کچھ بھی اس کا اخراج نہ ہو اور نہ ہی ادویات کے ذریعہ اسے اوپر چڑھانے کی امید باقی ہو تو اس کا آپریشن کر دیں۔ سناں کی ایک دھجی لیکر گل سرخ میں ڈبو کر پہلو پر چھڑک دیں جو مقام جلد از جلد خشک ہوتا ہے وہ وہی ہے جہاں پیپ کا اجتماع ہوتا ہے۔ اس کے سخت ہونے سے اس کی جلد معلوم ہو جائے گی۔ ہذا وہیں آپریشن کریں۔ سر کو نزلوں سے محفوظ رکھیں۔ معدہ کو ٹھنڈی غذاؤں کے ذریعہ تھوڑے بہت تپائیں۔ اس کے لئے مٹھاں کے طور پر وہ غذا دیں جو قوسس دے استعمال کرتے ہیں۔ (مولف)

پانچواں باب

ذات الجنب، ذات الجنب اور ورم سبکد میں فرق
اور ورم رے نیز ورم حجاب میں فرق

ذات الجنب میں جو چیزیں اکٹھا ملتی ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

۱۔ تیز بخار۔

۲۔ پسلیوں کے اندر جھکن جیسا درد۔

۳۔ تنفس میں تبدیلی۔

۴۔ اور کھانسی۔

کھانسی ہوتی ہے مگر مرض میں کوئی چیز کھانسی کے ذریعہ قھوٹا نہیں ہے۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ مرض قطعی طور پر پختہ نہیں ہوا ہے۔ دوسرے یہ کہ کوئی چیز قھوٹتا بھی ہے تو وہ چیز نامحسوس ہوتی ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ قھوٹ کی جانے والی شے کے اندر فقط لگنے ہو۔

۲۔ ناپختہ ہونے کے حاملہ مریض کی اور خراب ہو۔

پختہ قھوٹ ان دونوں کے برعکس ہوتا ہے۔ اسی کو اطباء قصہ صیت سے "براق" کہتے ہیں۔ ان کامسموں یہ ہے کہ "برق" اس قھوٹ کو کہ نہیں کہتے جو خون، مرارہ، جھنم یا جھگ سے مشابہ ہو۔ ان تمام چیزوں کو "نکسٹ" سے تعبیر کرتے ہیں۔ "نکسٹ" کے اندر خون، صفراء، ورسوداء کچھ بھی نہیں ہوتا ہے تو اسے وہ براق کا نام دیتے ہیں مرض پیدا ہونے کے بعد یہ براق تیزی سے پیدا ہو جاتا ہے تو کم ہوتا ہے۔ نکسٹ چھ بھی نہ ہو یا ہو مگر ناپختہ ہو تو مرض کے طویل ہونے کی علامت ہوتا ہے۔

خراب ہونے کے ساتھ غبیث بھی ہو تو موت کی خبر دیتا ہے۔ (جالیئوس)

گٹھلو کا حاصل یہ ہے کہ بیماری کے بعد ٹسٹ کا نہ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ پیپ قطعاً پختہ نہیں ہوتی ہے۔ جس قدر ٹسٹ میں تاخیر ہوگی، کچھ کا زمانہ بھی اسی قدر دراز ہوگا۔ ٹسٹ ہونا کسی بیماری کے مرنے کی دلیل نہیں ہے۔ بہت سے پختہ، محمود، اور ردی کیفیات سے خالی ہو حتیٰ کہ بڑا قے سے کہا جاسکے اور بیماری کے بعد صدر دھما ہو اور تو بیماری کے کم ہونے کی دلیل ہے۔ ان صفات کے برعکس ہو تو اس بات کی علامت ہوگا کہ مرض فقط طویل کھینچے گا، بشرطیکہ ٹسٹ صرف ناچٹکی کی حد تک موزنی بڑا قے کے بعد برعکس کیفیات لم ہوں، جیسا کہ آگے ہم بیان کریں گے یا پھر وہ اس بات کی علامت ہوگا کہ موت قریب ہے۔ ایسا اس وقت ہوگا جب ناچٹے ہونے کے ساتھ "ٹسٹ" ردی اور غبیث ہوگا۔ (مولف)

جن چیزوں کو "ٹسٹ" کہتے ہیں ان میں شش سرخ رنگ، زرد رنگ، جھٹ دار یا پتلا اس بات کی علامت ہے کہ محض نفع نہیں ہو سکتا ہے۔ ان سے کسی خطرہ کا اندازہ نہیں ہوتا مگر جس ٹسٹ کا رنگ نہایت سرخ، نہایت زرد، نہایت سبز، بیکہ جھٹ دار، لیسہ دار، یا گول ہو گا وہ ردی ہونے کی علامت ہے۔ ان میں جو زیادہ سیاہ ہو گا وہ اور زیادہ رانی ہوگا۔ اسی کے ساتھ یہ دیکھیں کہ تنفس میں آسانی ہو رہی ہے مشکل۔ اگر اخراج سہولت ہو رہا ہے تو عمدہ اور محمود اور برعکس ہے تو ردی ہوگا۔ (جالیئوس)

اخراج میں آسان ہونا عمدہ ہونے کی علامت ہے، خارج ہونے والے شے کا عمدہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ سبز یا سیاہ یا سفید سہولت خارج ہو رہا ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ٹسٹ محمود ہے۔ اخراج کی جہت محمود ہے۔ مثلاً، سفید خراب ہونے میں برابر ہوں مگر ایک زیادہ آسانی کے خارج ہو رہا ہو تو اس کے اندر فساد کم ہوگا۔ برعکس صورت حال برعکس ہوگی۔ (مولف)

تقدیر المعرفہ میں بقراط کا ایک بیان ہے کہ ستے یہاں میں پیش کر رہا ہوں وہ نکلتا ہے کہ "سینہ، پیچہ اور پیسوں کے تمام دروں میں براق کو پہ آسانی خارج ہونا چاہیے۔ سرخ رنگ براق کے اندر بری طرح شامل ہوگا۔"

اس گٹھلو نے ثابت کر دیا ہے کہ بقراط کے نزدیک ایک مذکورہ بالا "ٹسٹ" صحتی "یہ ہے کہ سرخ رنگ اس کے اندر اچھی طرح شامل ہو۔ (جالیئوس)

مذکورہ گٹھلو سے واضح موشیات کہ عمدہ اور قابل حریف "ٹسٹ" اس بیماری کے اندر وہ نہیں ہے جس نے اندر سرفی اور کوئی تبدیلی موجود ہو بلکہ وہ ہے جس میں تھوڑی سرفی اچھی طرح ملی جلی

ہو۔ عمدہ قسم کا اختلاط طاقت میں زیادہ ہونے کا پتہ دیتا ہے۔ اختلاط جس قدر عمدہ ہوگا اسی قدر نفٹ ردی ہونے سے دور ہوگا۔ برعکس صورت برعکس ہوگی۔ اور جو شے بذاق سے اچھی طرح ملی جلی نہ ہوگی وہ ردی ہوگی۔ (مؤلف)

بقراط کا خیال ہے کہ تمام چیزوں کے اندر اختلاط غیر مساوی اور مختلف ہی اختلاط ہوگا۔ تجربہ سے اس کی شہادت ملتی ہے کیونکہ سرخ رنگ اگر خالص ہے تو یہ خطرے کی علامت ہوتا ہے۔ "خالص" سے اس کی مراد یہ ہے کہ بذاق کے اندر ملی جلی نہ ہو۔ اس کے بعد اس نے کہا ہے کہ لیسدار سفید اور کول "نفٹ" غیر مفید ہے۔ اس کے بعد آگے اس نے بیحد خراب نفٹ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ نفٹ جب بیحد سبز یا جھاگ دار ہو اور نہایت خالص ہو حتیٰ کہ سیاہ ہونے کا گمان پیدا کرنے لگے تو یہ مذکورہ نکتوں سے بیحد خراب ہے۔ اسی مثال پر اس نے ذات الجنب سے خصوصیت رکھنے والی چیز کا استدلال کیا ہے۔ انہی کے ساتھ تیز امراض کے ساتھ اس کی عمومی چیزوں پر بھی غور کریں۔ عمدہ ملا متیں یہ ہیں کہ مریض مرض کو برداشت کر لے، تنفس صحیح ہو، درد نہ ہو، بذاق بہ آسانی خارج ہو، جسم متوازن طور پر گرم ہو، نرم ہو، پیاس نہ ہو، بول و براہ، خیند اور پسینہ محمود ہو۔ آلات تنفس کی مخصوص عمدہ اور تمام تیز امراض کی مشترک علامات کا تذکرہ ہم کر چکے ہیں۔ اس کے بعد بقراط نے ردی علامات کا تذکرہ کیا ہے وہ لکھتا ہے کہ "ردی علامات یہ ہیں کہ بیماری کو برداشت کرنا مریض کے لئے گراں ثابت ہو۔ تنفس عظیم متواتر ہو، درد کے اندر سکون نہ ہو۔ (جالینوس)

مراد وہ درد ہے جو چھین کی طرح پہلو میں محسوس ہوتا ہے۔ (مؤلف)
بذاق کا، خراج مصلحت ہو، زور دار چینک آتی ہو جسم کے اندر بخار کی حرارت مختلف ہو، شکم اور دونوں پہلو بیحد گرم ہوں، پیشانی دونوں ہاتھ اور پیچ سرد ہوں، بول و براہ، خیند اور پسینہ سب خراب اور نامحمود ہوں۔

سیاہ نفٹ نا پختہ ہونے کے علاوہ موت اور ہلاکت کی علامت بھی ہے۔ ذات الجنب کے مریض میں نفٹ تیزی سے اور متداول طور پر رد نہ ہو تو مرض کی مدت کم ہوتی ہے لیکن یہ بیماری کے آخر میں رد نہ ہو تو بیماری طویل ہوگی۔ ذات الجنب میں آنے والے بخار بالعموم ناغہ دیکر آتے ہیں۔ بچ کی کوئی بھی علامت نظر آئے جو دوسری باری کے آنے سے پہلے رہی ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ مرض کی مدت لم اور مریض محفوظ رہے گا۔ تندرستوں کے بذاق سے مشابہ بذاق آلات تنفس کے بیحد محفوظ ہونے کے علامت ہے۔ اس کے مخالف بذاق جس قدر مخالف ہوگا اسی

قدرت تنفس متاثر ہوں گے۔ طبعی بزاق کے برعکس بزاق اس بات کی علامت ہے کہ مادہ پختہ ہے نیز یہ کہ آلات تنفس بیکہ کمزور ہیں۔ اس کے اندر کوئی ردی چیز بھی موجود ہو تو یہ موت کی علامت ہے۔ (جالینوس)

حج کی علامتیں جتنی مقدم ہوں گی اتنی ہی بیماری کی مدت کم ہوگی اور جس قدر ان کے اندر طاقت ہوگی اسی قدر بیماری محفوظ ہوگی۔ بزاق کی بات، ذات اریہ اور ذات الجنب کا پختہ ہونا "باب الزماں الامراض" میں بیان کیا گیا ہے۔ یہیں حسب ضرورت تمام تفصیلات پیش کی گئی ہیں۔ اجمالی طور پر یہ بتا دینا یہاں کافی ہے کہ جس بزاق کے اندر خاص سرخی، زردی، جھاک، اور لسی نہ ہو وہ اخراج میں آسان اور بے درد ہوگا۔ جس مادہ سے ذات الجنب ہوا ہے اس کے پختہ ہونے پر مذکورہ بزاق کے علامت بننے کا مقام وہی ہے جو مقام پیشاب کے اندر سفید، چکنے اور مینہ جانے والے نسل کا ہوتا ہے۔ مریض مادہ کا اخراج قطعاً نہ کرے گا۔ کھانسی اسے خشک رائے کی جیسا کہ بول مائی کا حال ہوا کرتا ہے۔ اگر پتلہ اور تھوڑا اخراج ہو رہا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مریض آہستہ آہستہ بیکہ پختگی کی جانب منتقل ہو رہا ہے۔ یہ اس بات کی علامت نہیں ہے کہ ان علامات کو موجودگی میں ذات الجنب کی شروعات کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ ذات الجنب کا بڑھنا تو دور کی بات ہے۔ نفث بکثرت اور گاڑھے پن میں زیادہ بڑھنے لگے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پختگی کی راہ شروع ہو گئی ہے۔ نفث، پختہ، زیادہ آسان اور بغیر کسی درد کے ہونے لگے تو یہ مکمل حج کی علامت ہے۔ یہ وقت اجتہائے مرض کا ہوتا ہے۔ اس نفث کی مقدار کم ہو جائے تاہم گاڑھا پن اور اخراج کی آسانی باقی ہو اور کچھ بھی درد موجود نہ ہو تو اس حد تک بہو نچنے کے بعد بیماری کا خاتمہ یا انحطاط ہونے لگتا ہے۔

(مؤلف)

درم جس مقام پر ہوتا ہے وہ مقام پسلیوں پر استر کرنے والی جملی ہوتا ہے۔ درم کی وجہ سے یہاں درد ہوتا ہے جو چھیننے والا ہوتا ہے اور اس کا حلقہ پھیلا ہوا ہوتا ہے کیونکہ درم جملی کے مقام پر ہوتا ہے اور حساس تھلیوں میں درم کی یہی کیفیت ہوا کرتی ہے۔ علاو ازیں جملی آلات تنفس کا چیز ہوتی ہے۔ تنفس کے اندر اس پہلو سے تبدیلی واقع ہوتی ہے کہ یہ دل سے قریب ہوتا ہے ہند اورم کی انتہائی کیفیت سے دل کو تھوڑا نقصان پہونچتا ہے۔ قلب کو اس طرح کا انتہائی اثر پہونچنے سے بخار کا ہو جانا لازم ہوتا ہے۔ مقام تنفس پچھڑے سے بھی قریب ہوتا ہے۔ پچھڑے کے اندر چونکہ قحط، نرمی، رقت اور ہر مرطوب جوہر کی پہ آسانی اور پہ سرعت قبول کر لینے کی صلاحیت ہوتی ہے اس لئے جملی کے اندر جو مرطوبت موجود ہوتی ہے پچھڑا لازمی طور پر اس کا کچھ حصہ قبول کر لیتا ہے اسی

صورت میں لازماً کھانسی پیدا ہوگی۔ عام حالات میں یہ ضروری نہیں ہے کہ کچھ اخراج بھی ہو، ابت غشائی ورم کی وجہ سے پھیپھڑے کی جانب بہ کثرت غلیظ مادہ بہہ کر آ رہا ہو تو کھانسی کے ساتھ اخراج بھی ہوگا۔ مادہ تھوڑا اور رقیق ہوگا تو یہ جان تو پیدا کرے گا۔ کھانسی بھی آئے گی مگر اجتماع مادہ اور نچ کے بغیر اخراج نہ ہو سکے گا۔ اس طرح اس میں اضافہ اور گڑھا پن پیدا ہوگا۔ ذات جنب چونکہ ایک ایسے عضوے ورم کا نام ہے جو سخت، تنگ، اور اپنے اندر کی تمام رطوبتوں کو محبوس کر پیتا ہے اس لئے شروع میں اخراج نہیں ہوتا مگر یہ عضو نرم ہو کر ڈھیل پڑتا ہے اور کوئی چیز پھیپھڑے کی جانب بہہ لے آئے تکتی ہے تو کھانسی بڑھ جاتی ہے اور اس وقت اخراج ہونے لگتا ہے۔ نکلنے والے مادہ کے رنگ سے ورم کی باعث خلط کو پہچانا جاسکتا ہے چنانچہ مادہ جھگڑا دار ہوتا ہے تو خلط بلغمی ہوتی ہے۔ مائل بہ سرخی ہوتا ہے تو مادہ صفراوی ہوتا ہے۔ اسی طرح مائل بہ سخت زردی ہوتا ہے تو اس بات کی علامت ہوتا ہے کہ صفراء کے اندر بہ کثرت مائی رطوبتیں شامل ہو گئی ہیں۔ یہ مادہ مائل بہ باریک زردی ہوتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ خاص مرارہ کے اندر جو رطوبت شامل ہوئی ہے وہ زیادہ شامل ہو گئی ہے۔

مادہ سیدہ ہوتا ہے تو خلط مائل بہ سیاہی ہوتی ہے۔ شوخ سرخی کی جانب مائل ہوتا ہے تو زیادہ تر شوخ رنگ کا میدان رکھتا ہے۔ یہ زیادہ تر خون اور کم تر صفراء ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس طرح کا مادہ مہلک و مہلک دہ و ربلاست کا زیادہ درجہ جان رکھتا ہے۔ مذکورہ اعراض یعنی چھین، بخار، ضیق تنفس کی قوت مرینش کی قوت کا پتہ دیتی ہے۔ یہ اعراض کمزور ہیں تو مرینش کے کمزور ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ ذات الالب میں بغیر تھائے کے ساتھ صلب ہوتی ہے کیونکہ کسی عصبی عضو کی بیماری مساقی ہوا کرتی ہے۔ بیماری یہاں ورم کی ہوتی ہے چونکہ اس کے ساتھ شدید بخار ہوتا ہے اس لئے بغیر سرخی متواتر اور "م" ہو جاتی ہے۔ بغیر مذکورہ اعراض کے تحت بیماری کے سخت ہونے کا پتہ دیتی ہے۔ برطس صورت سے برطس حالت کا پتہ چلتا ہے۔ (جالیئوس)

سینہ اور پھیپھڑے کے ورم کو پکانے کیلئے قرص کا عمدہ نسخہ۔

عقلم، خیر، خبازی، خمر پرہ، کدو، رب اسوس، کلی ناخونہ، بنفشہ، استرا، لعاب تخم کتان میں قرص تیار کریں اور عرق انجیر کے ساتھ استعمال کریں۔ (جالیئوس)

نچ کا پتہ دینے والا، بڑا قہر بھی بڑا قہر سفید، لیسہ دار، مائل بہ زردی یا خون آمیز نہیں ہوا کرتا۔ ان بڑا قہر کے اندر بغیر خطرہ کی علامت ہیں مثلاً مائل بہ زردی اور پان کے رنگ کا بڑا قہر۔ تھوڑا سیادہ

بزاق بھی موت کی بڑی علامت ہوتا ہے۔ شطیکہ سیاہ ہونے کے ساتھ بدبودار بھی ہو۔ کچھ بزاق موت کی ہلکی علامت ہوتے ہیں۔ مثلاً سیاہ جو بدبودار نہ ہو۔ یہ ہیں ہر خارج ہونے والے مادہ کی چار علامتیں۔ خارج ہونے والی اشیاء جو منجمد ہوتی ہیں، میں مقدار، کیفیت اور اخراج مادہ کا وقت اور اخراج دیکھا جاتا ہے۔ مقدار کم بھی ہوتی ہے اور زیادہ بھی۔ کیفیت کا جہاں تک تعلق ہے اس کی چار قسمیں ہوتی ہیں۔

۱۔ توام یہ غلیظ پانی ہوتا ہے۔

۲۔ رقیق (چلا)۔

۳۔ رنگ۔ سفید۔ تیشی، سخت سرخ یا سیاہ ہو سکتا ہے۔

۴۔ بو۔ بدبودار یا غیر بدبودار ہوگی۔ شکل کوں یا گول نہیں ہوگی۔ اخراج مادہ کا وقت ابتدا میں ہوتا ہے اور انتہا میں بھی۔ طریق اخراج یہ ہے کہ کھانسی کے بغیر مادہ پھٹ سالی یا سخت کھانسی کے ساتھ خارج ہوتا ہے۔

مادہ کی قسمیں تین ہیں:

۱۔ پختہ یہ ایک ہی قسم کا ہوتا ہے۔ ۲۔ نا پختہ اس کی بے شمار مختلف قسمیں ہیں۔ توام اور رنگ۔ توام چلا اور گاز حدوں ہوتا ہے۔ یہ دونوں اس بات کی علامت ہیں کہ مادہ تھوڑا ہے۔ رنگ سرخ یا بے حد آتش ہوتا ہے۔ دونوں ہی بڑے خطرے کی علامت ہیں، کچھ رنگ ایسے ہیں جو موت کا پتہ دیتے ہیں۔

تھوکنے سے بزاق کا تھوڑا اور پختہ خارج ہو تو ایسی صورت میں بیماری کے اعراض بھی موجود رہیں تو بیماری میں اضافہ ہوگا۔ برعکس اگر یہ اعراض میں سکون ہو تو انحطاط مرض کی دلیل ہے۔ (جالینوس)

ذات الجنب میں جس چیز کا اخراج ہوتا ہے وہ درم پیدا کرنے والی خصلت کی پیپ ہوتی ہے۔ دستور سے مطابق یہ پیپ جاری نہیں ہوتی تو اس کا ترشح ہونے لگتا ہے۔ نکلنے والی چیز کبھی سیاہ ہوتی ہے جو ابتدا میں نہیں ہوتی بلکہ مرض پر ایک مدت گزر جانے کے بعد ہوتی ہے۔ اس سے پہلے باعوم زرد چیز کا اخراج ہوتا ہے۔ (جالینوس)

ذات الجنب میں درم حار ضربان (تڑپ) سے محسوس نہیں ہوتا کیونکہ درم پسلیوں کو استر کرنے والی جمل میں ہوتا ہے اور اس سے شریانوں کی ملاقات ممانعت کی حد تک نہیں ہوا کرتی۔ درم حار اگر

پسیوں کے مابین عضل کے اندر ہوتا ہے تو اس کی موجودگی میں درد ناک حد تک تڑپ مہم جو ہوتی ہے کیونکہ شریازوں کے انقباض سے ورم پر دباؤ پڑتا ہے۔ (جالیئوس)

اس مقام پر تڑپ کا ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ ورم باہر کی جانب مائل ہے۔ لہذا یہ ذات الجنب نہیں ہوتا۔ ہو سکتا ہے اس کا منہ باہر کی جانب مائل جائے۔ کھانسی کے ساتھ تھوڑی چھین بھی ہو جو سخت اور درد ناک حد تک نہ ہو، ضیق تنفس اور بخار بھی ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ورم اندر سے پسیوں کو ڈھانکنے والی جھلی کے اندر ہے۔ یہ حقیقی ذات الجنب ہوتا ہے۔ باہر کی جانب پھٹ رہا ہونے کی اس سے امید رکھنا مناسب نہیں ہے۔ (مواف)

کیونکہ پسیوں کو استر کرنے والی جھلی پسیوں کے سروں کے نیچے سے چل کر منہ تک پہنچتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ذات الجنب میں درد کبھی منہ کی جانب ہوتا ہے۔ ایسا اس وقت ہوتا ہے جب ورم اوپر کے اجزاء میں ہوتا ہے۔ درد کبھی تھاب کے نزدیک ہوتا ہے۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ ورم نچلے اجزاء کے اندر ہوتا ہے۔

ذات الجنب کے مریض سینہ کے اندر بوجھ اور ایک ایسا درد محسوس کرتے ہیں جو غیمہ صدری حصہ سے شروع ہو کر عظم القفس کے گوشہ تک اور یہاں سے پشت کی ہڈی تک جاتا ہے، ساتھ میں تیز بخار، چھین والا درد، تلمیں یا جھٹکا اور مادہ خارج ہوتا ہے۔ بالعموم مادہ کے اوپر ہر اہمیت غالب ہوتی ہے۔

فرض کریں کہ کوئی شخص تنفس کے وقت پیچھے کی پسیوں میں ورم محسوس کر رہا ہے اس پر ذات الجنب کے ہونے کا حکم لگانا مناسب نہیں ہے۔ یہاں یہ دیکھیں کہ مریض کھانتے وقت کوئی چیز خارج کرتا ہے یا نہیں۔ اگر کوئی چیز نہ کور و بیان کے مطابق تبدیل شدہ رنگ سے ساتھ خارج ہوتا ہے تو ذات الجنب کا فیصلہ کریں گے۔ کھانسی بالکل نہ آتی ہو تو ذات الجنب کا ہونا چاہیے۔ لہذا یہ کہ ورم میں گم نہ ہو اس مادہ و بعد شافت کے ساتھ جھلی کے اندر گھستیں ہو حتیٰ کہ کسی چیز کا ترشح نہ ہوتا ہو۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پیچھے کی پسیوں میں جو درد اندھ رہا ہو ورم مادہ کے نتیجہ میں ہو۔ ہوتا ہے کہ تھک میں معلق ہونے والے اعضاء جو بعض جسموں کے اندر پسیوں کے ساتھ مربوط ہوتے ہیں وہ اندر کی جانب کھینچتے اور پھیلتے ہیں تو اس سے یہ حالت پیدا ہو جاتی ہے کہ درد پسیوں پر استر کرنے والی جھلی تک پہنچتا ہے۔ ابتداءً ذات الجنب رگوں کی نبض، ورم مادہ کے اندر پیدا ہونے والی نبض سے مشابہ نہیں ہوتی۔ اسی طرح یہ بھی ہے کہ جو چیزیں ورم مادہ میں مداز کے اندر خارج ہوتی ہیں وہ ذات الجنب میں خارج نہیں ہوتیں البتہ اس طرح کے استفراغات اور اورام لدی میں ہمیشہ نہیں بدھ ضعف مدی

موجودگی میں پائے جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں داہنی جانب نواں کر دیکھیں، ورم ہے تو فہم، جگر متورم ہو گا۔ ورم محسوس نہ ہو تو ممکن ہے کہ سبب میں ورم ہو مگر مقرر حصہ میں یا محدب حصہ میں اس مقدم پر ہو جسے پیچھے کی پسلیاں پوشیدہ رکھتی ہیں۔ ایسی صورت میں مریض کو حکم دیں جس قدر ہو سکے لمبا سانس لے۔ اس کے بعد پوچھیں کہ قفل بالائی اعضاء میں معلق ہے یا ان اعضاء کے اندر کسی مقام پر محسوس کر رہا ہے جو جگر پر مشتمل ہیں۔ (جالیئوس)

ٹھیک ہے۔ لمبے سانس پر مریض قفل محسوس کرے تو یہ ورم سبب کی، اور درد محسوس کرے تو ذات الجنب کی علامت ہے۔ کبھی تنگی تنفس بھی ہوتی ہے کیونکہ ورم سبب سے حجاب پر دباؤ پڑتا ہے۔ حجاب اس کی مزاحمت کرتا ہے اور مریض کچھ کھانسنے لگتا ہے مگر نبض سے امتیاز ہو جائے گا ذات الجنب میں نبض صلب مساوی اور ورم سبب میں لین ہوتی ہے۔ (موف)

(جالیئوس) نے وہ علامات پیش نہیں کی ہیں جن سے ذریعہ ورم سبب اور ذات الجنب میں امتیاز قائم کرنا ممکن ہو کیونکہ ورم کی موجودگی میں کھانسی، ضیق تنفس، پیچھے کی پسلیوں میں درد اور بخار بھی ہو سکتا ہے۔ میں یہ بہتا ہوں کہ یہ درد چھنے والا بھی نہیں ہوتا۔ (موف)

مرض طویل ہو جاتا ہے تو اصل بات روشنی میں آتی ہے۔ ورم سبب میں زبان سیاہ اور ذات الجنب کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پورے جسم میں تغیر واقع ہو جاتا ہے (جالیئوس)

ذات الجنب میں پیپ کی علامات :

تنفس سے رو کے مریض کی طرح سینہ بڑی طرح پھیلتا، تیز اور متواتر ہوتا ہے۔ بخار اور اس کی شدت ہو، پسلیوں کے اندر مریض بوجھ کا اثر محسوس کرتا ہو، ایک پہلو ہوتا ہے اس سے دوسرا پہلو بدلے تو پیپ کی آواز میں اضطراب پیدا ہوتا ہو، کبھی یہ آواز خود نہیں بلکہ مریض سن سیتا ہو، تو سمجھ لیں پیپ پیدا ہو گئی ہے۔ اس کا نتیجہ اس طرح ہو جاتا ہے کہ مریض کی بیماری سخت تو ہو مگر وہ کوئی ناقص امتنا چیز نہ تھوکتا ہو۔ (جالیئوس)

ورم اگر پسلیوں پر چپکنے والے خارجی عضلات ہو تو اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی زخم ہو جسے حس لاحق ہوتی ہو، ورم اگر پسلیوں کے مابین واقع ہونے والے عضلات کے اندر ہو تو باسنے پر مریض درد محسوس کرے گا۔ چھین، بخار، اور تنگی تنفس کا احساس دیا نہ ہو گا جیسا پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کے اندر ورم ہونے کی صورت میں ہوتا ہے۔ پسلیوں پر استر کئے وہی جھلی کے اندر ورم ہوتا ہے تو مریض حس کے ذریعہ درد محسوس نہیں کرتا۔ خاص ذات الجنب یہ ہے کہ یہ جھلی مریض

ہو جائے (جالینوس)

میرے خیال میں یہ جھلی متورم نہیں ہوتی بلکہ عضلاتی سطح متورم ہوتی ہے جو اس جھلی سے اتصال رکھتی ہے۔ (مؤلف)

بیماری اس جھلی کے اندر دوسرے بالائی حصہ میں ہوتی ہے تو درد سینہ کی ہڈیوں تک پہنچتا ہے۔ نچلے حصوں میں ہوتا ہے تو درد پسلیوں کے سروں تک پہنچتا ہے۔ ان تمام درموں میں لازمی طور پر تیز بخار ہوتا ہے کیونکہ یہ دل سے قریب ہوتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی نہائف قلب سے متصل ہوتی ہے نبض سے پتہ چلے گا کہ درم پسلیوں کو ڈھانکنے والی جھلی میں ہے۔ یا اس جھلی سے چپکنے والے عضلات میں ہے۔ چنانچہ نبض کے اندر صلابت اور پھیلاؤ جھلی کے اندر درم ہونے کی علامت ہے۔ درم غشاء اور درم رے کے درمیان فرق یہ ہے کہ درم رے کے اندر نبض کے اندر صلابت نہ ہوگی۔ اس درم سے جو پیپ بہتی ہے وہ پھیپھڑے کے اندر داخل ہوتی ہے اور کھانسی کے ذریعہ رفع ہو جاتی ہے۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ بیماری کے باعث خلط کا رگٹ کیا ہے۔ طقور اور سخت بیماری کے اندر سخت پیپ تھوکنے والے کی پیپ کو جمع کیا جائے تو آٹھ تو طولی وزن ہوگا۔ ایک تو طوں ۹ وقیہ کا ہوتا ہے۔ کبھی پیپ اس سے زیادہ بھی خارج ہوتی ہے۔

چھٹا باب

سینے کی فضا سے پھیپھڑے کے اندر پیپ داخل ہونے کا سبب

اعضاء تہ کے پانچویں مقام کے اندر اچھی طرح اور کھل طور پر بیان کیا جا چکا ہے۔ پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی اور اس سے چپکنے والے عضلات کے اندر درم ذات الحجاب کی بیماری میں لاحق ہوتے ہیں۔ اس بیماری کے کچھ لازمی عوارض ہوتے ہیں۔ مثلاً تیز بخار، چھینے والا درد، تناؤ، تنفس صغیر اور متواتر، نبض صلب اور متعدد، کھانسی جو بالعموم رنگین تھوک کے ساتھ ہوتی ہے کبھی تھوک کے بغیر بھی ہوتی ہے۔ یہ کیفیت فوری موت کا باعث ہوتی ہے یا دوسری بیماری کے مقابلہ میں زیادہ طویل ہوتی ہے۔ تھوک کی عدم موجودگی کبھی فقہ قلت مادہ کی وجہ سے ہوتی ہے، بیماری کی خباثت وجہ نہیں ہوتی۔ طبیعت بیماری کی علامت یہ ہے کہ درد اور بخار میں شدت ہوتی ہے۔ اس بیماری کے اندر درد ہوتا ہے مگر کسی مادہ کا اخراج نہیں ہوتا۔ درد اوپر اٹھ کر منہ کی ہڈیوں تک پہنچتا ہے یا نیچے پسلیوں کے سروں تک آتا ہے۔

پسلیوں کے اندر دیگر اور ام بھی ہوتے ہیں جن کے ساتھ بخار ہوتا ہے، ان میں تنفس بھی متواتر اور صغیر ہوتا ہے۔ بہتہ مر یض کو چیز تھوکتا نہیں ہے۔ یہ کیفیت خالص ذات الحجاب جس کے ہر و اخراج مادہ نہیں ہوتا کے لئے انتہا ہوتی ہے۔ دونوں کیفیتوں میں فرق یہ ہے کہ خالص ذات الحجاب میں گو مر یض کچھ تھوکتا نہیں ہے مگر اس کے ساتھ خشک کھانسی لازماً ہوتی ہے مذکورہ کیفیت میں کھانسی شروع میں ہوتی ہے، نبض کے اندر صلابت ہوتی ہے نہ تعدد، بخار تیز ہوتا ہے، اچلی تنفس کم ہوتی ہے، پسلیوں پر دبانے سے درد پیدا ہوتا ہے پھوڑا ہونے کی جانب مائل ہوتا ہے۔ پختہ ہو جائے اور پیپ نہ پڑے تو آپریشن کی ضرورت ہوتی ہے (جائینوس)

یہ خالص ذات الحجاب جس میں درم پسلیوں پر چپکنے والے عضلات کے اندر ہوتا ہے

(مؤلف)

ذات الجنب میں تڑپ (ضربان) پیدا نہیں ہوتی، مگورم جاری کیوں نہ ہو کیونکہ پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کے اندر تڑپنے والی کوئی رگ نہیں ہوتی۔ (جالینوس)

اس میں چھین ہوتی ہے۔ چھین چھینوں کے دردوں میں خصوصیت سے ہوتی ہے۔ ذات الجنب کے اندر ورم پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کے بالکل بالائی جزء میں ہو تو یہاں ہنسل کی بڑی اپنی صداہت کے باعث درد کا سبب بنتی ہے۔ درد نچلے جزء کے اندر ہو تو اس کا سبب اپنی حرکت کی وجہ سے تجاب بنتا ہے۔ ذات الجنب میں نبض فشاری ہوتی ہے کیونکہ ورم سخت جھلی کے اندر ہوتا ہے۔ ذات الجنب اور ورم جگر میں ہنسل کی مڈی نیچے کی جانب کھینچ رہتی ہے۔ ذات الجنب میں اسے پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی چھینتی ہے اور ورم جگر میں وریہ اجوف کیونکہ یہ جب سخت ہوتی ہے تو ہنسل کی بڑی پر پٹا بنتی ہے۔ پھیپھڑے کے اندر پیپ تب ہی داخل ہوتی ہے جب اسپر سینہ کا دباؤ نہایت سخت اور تیز ہو جاتا ہے۔ طبیعت طاقتور ہوتی ہے تو اپنے دفاع کے لئے ایسا کرتی ہے جب کہ موذی اشیاء کو دفع کرتے وقت طبیعت قوتیں ماثر پیدا کر دیتی ہیں۔ ہنگلی اور چھتھ کی اوج۔ پیپ طاقتور کھانسی کے ذریعے ہی دفع ہو سکتی ہے، ایسا اسی وقت ممکن ہے جب جسم کے اندر سخت طاقت موجود ہو۔ یہی وجہ ہے کہ طاقت کمزور ہوتی ہے تو پیپ رد و اشیاء میں مر جاتا ہے کیونکہ شدید دباؤ سخت طاقت کے بغیر ممکن نہیں ہوتا۔ (مؤلف)

ورم، اصلی عضلات میں ہوتا ہے تو اس کے ساتھ مریض تھوکتا ہے کیونکہ اس میں بھی درد بہرہ برہمیل اور معدہ تک آتا ہے۔ دبانے پر درد بہت کم مگر سانس لیتے وقت تیز ہوتا ہے۔ نبض میں زیادہ صداہت ذات الجنب خالص میں ہوتی ہے۔ چھین ان درموں میں ہوتی ہے جو جھلی سے متصل عضلات کے اندر ہوتے ہیں۔ تنگی تنفس، کھانسی اور صلابت نبض بہت کم ہوتی ہے حتیٰ کہ صداہت بالکل ہی نہیں ہوتی۔ سب سے زیادہ درد ان درموں میں ہوتا ہے جو یہ انی عضلات میں ہوتے ہیں۔ جھلی سے متصل عضلہ میں درد جھلی کے اثر اک اور جھلی میں درد متعدد عضلہ کے اثر اک سے ہوتا ہے۔

ذات الجنب اور ذات الرئہ میں فرق

مرتنفس، کھانسی، تھوی جانے والے شے کے رنگ میں تغیر اور بخار میں دونوں مشترک ہیں مگر ذات الجنب میں درد پیلو میں اور ذات الرئہ میں درد سینہ کے اندر ہوتا ہے۔ ذات الجنب میں درد پھیننے والی اور ذات الرئہ میں فقط بخار کی حد تک ہوتا ہے۔ ذات الجنب میں تنفس صلب اور فشاری مگر ذات الرئہ میں موئی اور مین ہوتی ہے۔ ذات الجنب میں ورم بالعموم ماری ہوتا ہے کیونکہ ماؤف جھلی صرف

لطیف خلط کو قبول کرتی ہے۔ ورم اگر تھلی سے خون مقام پر ہو تو فصد کھولیں۔ علامت یہ ہے کہ درہ پیچھے کی پسلیوں میں ہوتا ہے۔ ورم پسلیوں کو ڈھانکنے وان تھلی میں نہ ہو بلکہ پسلیوں سے چپٹے دانے گوشت کے اندر ہو تو بغض صلب اور منشاری نہ ہوگی۔ نہ ہی بخار زیادہ ہوگا نہ ہی تنگی تنفس سخت ہوگی، نولتے پر ورم کا ٹھلا ہوا سر محسوس ہوگا۔ (جالینوس)

بقراط کہتا ہے کہ ذات الجنب کے اندر درد پسلیوں کے سروں کے نیچے ہو، مریض منسل کی ہڈی میں کوئی تکلیف محسوس نہ کرے تو خربق سیاہی میں اسے کرشمہ کو نرم کریں۔ (جالینوس)

ہیون حب السیل کہتے ہیں اس میں شک ہے (عاف)

خارج ہونے والی براق تندرست انسانوں کے براق سے غایت درجہ مشابہت رکھتا ہو تو یہ آلات تنفس کی حد درجہ صحت کی علامت ہوتا ہے۔ تندرستوں کے براق سے مشابہت جس قدر کم ہوگی اسی قدر آلات تنفس طبعی حالت سے دور ہوں گے۔ تاہم تھوک، بیشتر اعضاء تنفس کے ضعف کی علامت ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ "نفث سیاہ" جیسی روئی علامت بھی ہو تو ہلاکت کی یہ نہایت زوردار علامت ہوگی۔ (جالینوس)

ذات الجنب کے بارے میں ایک مثال پیش کرنا چاہتا ہوں، اس پر دیگر امراض کی پیشگی دریافت پر قیاس کیا جاسکتا ہے۔ اس جمل کے اندر پیدا ہونے والے ورم خاص، موی ہو کر تا ہے ابھی یہ ورم خارج ہوتا ہے۔ دم صفراوی، ورم بغلی سے بھی یہ ورم ہوتا ہے۔ دم بغلی سے پیدا شدہ، جھگڑا، ورم ہوگا۔ دم سوداوی سے بھی ہوتا ہے۔ ایک صورت میں وہ "اسب دس" ("") ہوتا ہے۔

دم سوداوی سے ہونے والا ورم پکنے میں دشوار اور طویل المدت ہوتا ہے۔ تحصیل بھی، یہ میں ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ بیماری کے شروع میں کھانسی کے ذریعہ جو تھوک خارج ہوتا ہے اس کا رنگ بھی تبدیل نہیں ہوتا۔ تبدیل ہوتا بھی ہے تو بہت قویٰ۔ کیونکہ تاہم ورم سے کسی چیز کا ترشح بالکل نہیں ہو سکتا۔ زیادہ عرصہ گزر جانے کے بعد مریض "نفث سیاہ" خارج کرتا ہے۔ سیاہی، خون کے اندر سودا کا جس قدر غلبہ ہوگا اسی قدر ہوگی۔ بھی نفث مقدرا میں کم اور کبھی زیادہ ہوتا ہے۔ خون پر جب بھی مرہ صفراء کا غلبہ ہوگا نفث کا رنگ زرد یا زردی سے مشابہ یا پیپ کے رنگ کی حد تک شام زردی سے ملا جلا ہوگا۔ شام رنگ لازماً تمام قسموں میں زیادہ سخت ہوتا ہے اسی کے زیادہ زردی ہوتا ہے۔ خون پر غلبہ کا غلبہ ہوگا تو نفث جھاگ کے مشابہ ہوگا۔ نفث سرخ اس وقت ہوتا ہے جب ورم صفرونی ہوتا ہے۔ نفث، بیماری کے شروع میں یا آخر میں، آسان یا دشوار، کم یا بیش ہوتا ہے۔ ذات

اجنب کی اس بیماری میں کبھی تناؤ چھین سے زیادہ اور کبھی چھین زیادہ ہوتی ہے۔ چھین میں سوزش اور بخار بھی ہو تو یہ بیماری کے حسب حال ہو گا۔ یعنی بیماری جس قدر زیادہ ہوگی اسی قدر سوزش اور بخار بھی ہو گا۔ اسی طرح جس قدر بیماری زیادہ ہوگی پیاس میں شدت بھی اسی قدر ہوگی۔ بے خوابی، فساد عقل، ضعف قوت اور استرخائی کیفیت سب بیماری کے حسب حال ہوں گے۔ لہذا ان تمام باتوں کو نقطہ میں رکھیں۔ نجات کی علامتیں غالب ہوں گی تو مریض بچ جائے گا۔ برعکس صورت پر عکس انجام کی ذمہ دار ہوگی۔ بخار، بے خوابی، پیاس، فساد عقل، ضعف قوت، بھوک کے اندر گراوٹ، دشواری تنفس، اور نفٹ کے اندر محمد موم علامتیں ہوتی ہیں۔ برعکس علامات محمود ہوتی ہیں۔

موجب ورم خط کی خرابی اور کثرت ردی علامات ہیں، برعکس کیفیت، عمدہ علامت ہے۔ خرابی کی پہچان نفٹ کے رنگ سے مگر مقدار کی پہچان نفٹ کی مقدار سے نہ ہوگی، ہوتا یہ ہے کہ ابتداء میں مریض زیادہ چیز خارج نہیں کرتا کیونکہ یہ چیز پختہ ہو رہی ہوتی ہے۔ خط کبھی زیادہ ہوتی ہے، پھر مریض آخر میں زیادہ چیز خارج کرنے لگتا ہے۔ خط کبھی کم ہوتی ہے۔ مگر نفٹ شروع میں زیادہ ہوتا ہے کیونکہ شروع ہی میں مریض کل کا کل خارج کر دیتا ہے یہ صورت عمدہ ہوتی ہے۔ پہلی صورت بچہ خراب ہے۔

خط کی مقدار کتنی ہے "اسے یہ دیکھ کر معلوم کریں کہ "نفٹ" کے ساتھ نفع (پختگی) ہو چکا ہے۔ حتیٰ کہ نفٹ گویا ہو مگر پختہ براق کے ساتھ مل جاتا ہو اور کھانسی سے بہ آسانی اوپر آ جاتا ہو۔ تنفس آسان ہو، درد تھوڑا اور بے خوابی کم ہو، نفٹ شروع مومنے سے پہلے، براق میں ملی جلی کیفیت ہو تو یہ کیفیت کم اور پھر بالکل ختم ہو جائے گی۔ سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ نفٹ کے لئے مریض ہلکا ہو گا، اسے برادشت کرے گا، جسم اور حرکتیں مکی ہوں گی۔

خط زیادہ ہو جانے کی تو یہ نا پختہ تھوک کے ہمراہ ملے گی، براق میں ملی جلی نہ ہوگی، عسر تنفس ہو گا، بخار آئے گا، سحر اور فساد عقل لاحق ہو گا۔ یا پھر مریض بحال باقی رہے گا اور آخر میں مریض قوت برادشت اور طاقت گھٹ جائے گی۔ ایسی کیفیت کو نبض سے پہچانا جاسکتا ہے۔

لہذا علامتوں کی طاقت پر نظر کریں۔ ذات اجنب کے مریض میں درد سینہ کے سب سے شریف حصہ اور دل سے قریب ہو، اس کے ساتھ عسر تنفس شدید، بخار تیز، بے خوابی، درد، زوال اشتہا اور فساد عقل بھی موجود ہو، ساتھ میں نفٹ سیاہ ہو، مریض شوخ، بلکہ شروع میں سرخ، زرد یا جھگ درد ہو تو تھوڑی ہی مدت کے بعد تہہ ملی ہو کر کچ کی جانب مائل ہو گا۔ ایسی حالت کے اندر یہ من سب نہیں ہے کہ ان بیماریوں کی شدت سے گہرا نہیں۔ یہ یاد رکھیں کہ یہ سب کچھ اس لئے ہے

کہ ورم نے پیپ جمع کر لی ہے۔ بقرط کا قول ہے کہ پیپ کی پیدائش کے وقت درد اور بخار بہت زیادہ اور خراب علامتیں ملنے لگتی ہیں۔ قوت معاونت کرتی ہے تو صحیح نقٹہ ہوتا ہے، مریض صحتیاب ہونے لگتا ہے، چنانچہ نہایت پختہ مادہ خارج کرتا ہے۔ اور پھر مذکورہ اعراض سب کے سب ساکن ہونے لگتے ہیں۔ ہوتا ہے کہ نفع سرعت بحر ان کا پتہ دیتی ہے اور صحت کی حقیقت کی جانب رہنمائی کرتی ہے۔ لہذا نقٹہ کے اندر نفع کی طاقت کو دیکھیں کہ اسی بیماری کے اندر کس طرح وہ مذکورہ علامات پر غالب ہے۔ یہی بات ہر اس بیماری کے اندر دیکھیں جہاں نفع مطلوب ہوتا ہے کیونکہ سینہ کے جو امراض بھی ہیں ان میں بھی ایک علامت پائی جاتی ہے۔ یعنی نقٹہ کا نفع طاقت میں تمام ردی علامتوں سے مقدم ہوتی ہے۔ قوت ارادی معاونت کرتی ہے تو مریض پختہ مادہ سب کا سب خارج کرنے لگتا ہے۔ اس طرح نفع تمام کو پہنچاتا ہے۔ قوت مساعدت میں کرتی تو قوت طبعیہ کا دوش نہیں ہوتا، یہ ارادی قوت ہوتی ہے جو سمجھنے کرنے سے عاجز ہو جاتی ہے۔ قوت طبعیہ کا کیا فرض ہے وہ معلوم ہے۔ یہ بات ان امراض کے اندر ہوتی ہے جن کا سمجھنے قوت ارادی سے ہوتا ہے۔ باقی وہ امراض جن میں نفع کے بعد فضلات کا اخراج طبعی قوت کے ذریعہ ہوتا ہے تو ان میں ایسا نہیں ہے۔ نفع اچھی طرح مکمل ہو جاتا ہے تو فضلات ایک طاقور قوت کے ذریعہ دفع ہو جاتے ہیں مگر سینہ اور پیچھڑے کے اندر جو چیز نفع پاتی ہے وہ کھانسی کے ذریعہ اخراج کی، اور عضلاتی قوت کی صحت کی محتاج ہوا کرتی ہے۔

ذات الجنب میں موجب مرض، مراری خلط ہوتی ہے تو قصد کھون منوع ہے۔ مراری خلط کا علم ”نقٹہ“ (تھوکی جانے والے شے) سے ہو گا۔ (جالینوس)

یہ بات محل نظر ہے۔ (مؤلف)

بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ غٹ دھوی ہوتا ہے پھر مراری ہو جاتا ہے تو بیماری بخار ان کی جانب رواں دواں ہوتی ہے۔ (جالینوس)

یہ بھی محل نظر ہے۔ (مؤلف)

سینہ، پیچھڑا، اور پیسیوں پر ہونے والی تمام بیماریوں میں مناسب یہ ہے کہ ”براق“ نقٹہ، سہل اور تیزی سے خارج ہو۔ تیزی سے خارج ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ابتداء مرض میں ایسا ہو، نقٹہ جب اس کیفیت کا حامل ہو گا تو بالعموم سہل اور تسان ہو گا۔ براق کا خارج کرنا مشکل اس سے ہوتا ہے کہ سینہ میں درد کی تکلیف ہوتی ہے۔ ہذا رقیق ہونے کی وجہ سے اور ضعف قوت کے باعث براق منجمد نہیں ہو پاتا، یا پھر یہ کیفیت غلیظ مادہ کی وجہ سے ہوتی ہے کیونکہ غلیظ مادہ چپکتا ہے اور توڑنے کے لئے شدید طاقت درکار ہوتی ہے۔ یا اس کی وجہ رقیق مادہ ہوتا ہے کیونکہ رقیق مادہ محرک ہوا کے ذریعہ

نہیں ہوتا۔ یہ ہوائے اثر سے آزاد رہتا ہے اور ہوائے ارد گرد آسانی سے بہتا رہتا ہے۔ پس تسانی کے ساتھ نفث کا ہونا نہ کورہ ہالہ آفت سے محفوظ ہونے کی علامت ہے اور اس کا تیزی سے خارج ہونا بیماری کی علامت کے ہم ہونے کی بشارت دیتا ہے۔

نفث کے اندر ایک سرخی نظر آئے گی جو قحط سے بری طرح ملی جلی ہوگی۔ مراد و خارج ہوتا ہے وہ براق کے اندر بری طرح مل جاتا ہے، یہ خالص نہیں ہوتا کیونکہ خاص ہونا بیماری کی خرابی اور کثرت کی علامت ہے۔ ابتدائے مرض میں بچہ تاخیر سے ہونے والا نفث سرخ اور خاص زرد ہوتا ہے۔ یہ سخت بھائی کے ذریعہ خارج ہوتا ہے اور ردی ہوتا ہے۔ سرخ جب خاص ہوتا ہے تو ردی ہوا کرتا ہے۔ سفید، لیسہ اور گول عمدہ نہیں ہوتا کیونکہ یہ سوخت بھگت سے ہوتا ہے۔ مادہ جس قدر خبیث ہو گا اسی قدر خبیث اس سے پیدا ہونے والا ورم ہوگا۔ بھگت طبی سے حذر ہونا یہ بھگت ہو گا اسی قدر اس سے بچنے والا ورم خراب ہوگا۔ الغرض دمووی اور بھگت مادہ نسبت کم خراب ہوتے ہیں۔ صفراء کی اور سوداوی دونوں خراب ہوتے ہیں کیونکہ اعضاء کو فاسد کر دیتے ہیں۔ صفراء کی سخت بخاروں کے ہمراہ اور سوداوی دشوار اور طویل آمدت ہوتا ہے۔ سبز جھاک دار بھی خراب ہوتا ہے کیونکہ سبز زنجیری پیپ کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جھاک دار کثرت رطوبت کی تینہ دار ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ شدید اضطراب اور اضطرابی حرارت بھی ہوتی ہے۔ ان سب سے زیادہ خراب سیاہ ہوتا ہے۔ پھپھڑے سے خلط خارج نہ ہوتی ہو بلکہ پھپھڑے کے اندر بھری ہوتی ہے اور طلق کے اندر جوش کی کیفیت پیدا کر لی ہو تو یہ بھی خراب ہوتی ہے۔ کوئی بھی نفث ہو اس کے ذریعہ درد میں سکون نہ ہوتا ہو تو خراب ہوتا ہے بالخصوص نفث سیاہ اور برونش جس کے ذریعہ درد کے اندر سکون ہو جاتا ہو وہ محمود ہوتا ہے کیونکہ درد کے اندر سکون ہو جانا ہے اس بات کی علامت ہے کہ وہ چیز جسم سے خارج ہو رہی ہے۔ نہ کورہ ہونا تمام کیفیتوں کے اندر سکون نفث سے ہوتا ہونا اسباب شکر سے نہ فصد سے نہ ملائہ یا دویہ سے، تو انجام یہ ہے کہ ورم کے اندر پیپ پڑ کر رہے گی۔ (جائینوس)

واضح رہے کہ یہ حالت اس ورم حار کی طرح ہے جس کی تڑپ بالکل خاموش نہیں ہوتی۔ جس طرح یہ حالت موت و ہلاکت کی ہی علامت ہے۔ اسی طرح نہ کورہ کیفیت بھی موت کی علامت ہے۔ یہ صورت حال، انتہا میں، یکمیں تو یقین کر لیں کہ یا تو پیپ پڑے گی یا مریض ہلاک ہو جائے گا۔ (مؤلف)

یہ بیماری خراب اور خبیث لخت نہ ہو تو انجام یہ ہے کہ پیپ پڑے گی اور ردی ہونے کی صورت میں مہلک ہوتی ہے۔

پیپ پڑ جائے اور بڑا قیاس اس پر مرارہ کے بعد غالب ہو جائے اور مراری نفل اور پیپ دونوں کے خرابی ایک ساتھ ہونے لگیں تو یہ حالت بیکار خراب ہے۔ لیکن نفل مراری اور پیپ یکے بعد دیگرے خارج ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ غلط ردی ہے کچھ تو بچ پانچکی ہے اور بقیہ کے لئے موافق حالات نہیں پارہی ہے۔ طبیعت پیدا کرنا چاہتی ہے مگر اس کے لئے موقع میسر نہیں ہوتا۔ بالخصوص اس وقت جب کہ ساتویں دن پیپ ظاہر ہو اور ساتھ میں مراری نفل بھی موجود ہو۔ ایسے مریضوں کی موت چودھویں دن متوقع ہے۔ الا یہ کہ اس کے بعد کوئی بہتر حالت رونما ہو جائے۔ (جالینوس)

بہتر حالت یہ ہے کہ بیماری میں ہلکا پن آ جائے درد کے اندر سکون پیدا ہو جائے، اعراض کم اور کمزور ہو جائیں، نفل عمدہ ہو جائے۔ برعکس ازیں حالات کے اندر موت بڑی تیزی سے آئے گی کیونکہ ساتویں دن ردی تغیرات رونما ہوں گے۔ عمدہ اور مذموم علامات کے ظاہر ہونے کے مطابق موت مقدم اور مؤخر ہو سکتی ہے۔ فرض کر لیں کہ ساتویں دن مریض نے پیپ اور مرارہ دونوں یکجا خارج کیا، علامات سب کے سب درمیانی ہیں نہ خراب ہیں نہ اچھے ہیں۔ اس وقت موت کے وقت درمیانی ہو گا یعنی چودھویں دن۔ ساتویں دن کے بعد آٹھویں یا نویں دن سیاہ نفل ظاہر ہو گیا تو مریض گیارہویں دن مر جائے گا اگر کوئی اچھی علامت رونما ہو گئی تو اس علامت کے اندر جتنی قوت ہو گی موت میں اتنی ہی تاخیر ہو گی۔ واضح رہے کہ نجات کے لئے قوت سب سے بڑی علامت ہے۔ اس کی حیثیت سب چیزوں سے بڑھ کر ہے لہذا قوت پر غور کرتے رہیں۔ (مؤلف)

پیپ کا خالص نفل (تھوک) لذات الجلب کے اندر غیر خالص نفل سے زیادہ عمدہ ہوتا ہے۔

(مؤلف)

اطباء کا آخری اتفاقی فیصلہ :

بالطبی اور ام میں جب پیپ پڑتی ہے تو پیپ پڑتے وقت کچھ پیدا ہوتی ہے، اس کے بعد بخار آتا ہے۔ کچھ اس لئے جاری ہوتی ہے کہ پیپ سے اعضاء کے اندر ویسی ہی سورش پیدا ہوتی ہے جیسی سورش زخموں کے اندر تیز دوائیں پیدا کرتی ہیں۔ اس میں بخار قبل ازیں حالت کے مقابلہ میں زیادہ دھواں ہو جاتا ہے۔ اس وقت مریض بوجہ محسوس کرتا ہے کیونکہ پیپ ایک جگہ پر سمٹ کر جمع ہو رہی ہوتی ہے۔ اس وقت سے لیکر بیسویں، چالیسویں، ساٹھویں دن تک پیپ کا پھٹنا متوقع ہو جاتا ہے۔ یہی وہ دن ہوتا ہے جس میں کچھ اور شدید بخار پہلے سے زیادہ لاحق ہوتا ہے۔ نفل بھی بڑھ جاتا ہے۔ (جالینوس)

ایک دوسرے مقام پر اس نے یہ کہا ہے کہ اعضاء اس بات پر متفق ہیں کہ پیپ جب بن چکتی ہے تو بخار اور درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ درد اور بخار اس وقت سب سے زیادہ ہوتا ہے جب پیپ بن رہی ہوتی ہے لیکن بن چکنے کے بعد بخار اور درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ اس کی جگہ غل پیدا ہو جاتا ہے۔ پیپ جب پھنکتی ہے تو کچلی اور سخت بخار ہوتا ہے۔ یونکہ پیپ سے ان اعضاء کے اندر سوزش پیدا ہوتی ہے جن پر دوگرتی ہے۔ غلط نہیں نام میں اشتہار ہو جانے سے پیدا ہوتی ہے۔ اس نے کالڈ کا استعمال کیا ہے اور کہتا ہے کہ "تھیں کے وقت" تھیں اس طرح کا ہوتا ہے۔ اس نے واضح نہیں کیا کہ تھیں سے مراد پیپ کا تھیں ہو یا پاپٹھنا ہے (۱) (مؤلف)

یہ ظاہر ہے کہ تھیں سے پیپ کا پھنکنا ہی مراد ہے۔ یونکہ اس کے بعد وہ لکھتا ہے کہ مریض اگر کسی پیادہ جو محسوس کرتا ہے تو تھیں ہیں ہو گا۔ پھر اس کے بعد دیر بعد لکھتا ہے کہ تھیں کے بعد تنفس ٹپک ہو جاتا ہے۔ یونکہ جس فضاء کے اندر پھیپھڑا ہوتا ہے وہ پیپ کے انصباب سے تنگ ہو جاتی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ پھر لکھتا ہے کہ تھیں پیدا ہو جانے کے بعد وہی مریض محفوظ رہتے ہیں جن کا بخار جاتا رہتا ہے اور جھوک لگن شروع ہوتی ہے۔ اس کے چند فصلوں کے بعد جو بات میں کہہ رہا ہوں وہ بالکل واضح ہے جو کوئی پڑھنا چاہتا ہے وہ اس کتاب کو پڑھ کر آئیے۔ معلوم ہو جائے گا کہ جینوں تھیں کالڈ پیپ کے جمع ہونے کے لئے نہیں پھٹنے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ (مؤلف)

تھیں (پیپ کا پھنکنا) کس جانب ہے اسے اس طرح معلوم کر سکتے ہیں کہ وہ پہلو پر کھڑا ہو گا۔ مریض تندرست پہلو پر سونے کا تو ایسا معلوم ہو گا کہ ماٹھ پیسو سے کوئی چیز معلق ہے۔ (جینوس) پیپ کا انصباب سینہ کی کسی ایک تجویف میں ہوتا ہے۔ پھیپھڑے کی بیماریوں میں دونوں طرف ہوتا ہے۔ پیپ اس پیسو پہ اس کا اندازہ کرنی اور مطلق سے ہو گا۔ (جینوس) اس کی ضرورت نہیں ہے کہ نکلے درد کا ہونا شروع ہی میں اقیانوس پیدا کر رہا ہے کہ پھیپھڑا پھیپھڑے کے اندر بہت پیسو کی تھلی میں۔ اور اگر علامات سے اس کا اندازہ بخوبی ہو جائے گا۔

(مؤلف)

سل کا علامت:

بقاعدہ کا قول ہے کہ پیپ کے مریضوں کو حسب ذیل علامات سے پہچانتیں۔ جکا بخار برابر رہتا۔

۱۔ مریض سے پہلے اس کا نام ۱۰۰ سے ۱۰۰۰ کے درمیان کی حساب سوچا جاتا ہے۔ جینوں کے اصل میں اس کا ذکر ملتا ہے۔ ۲۔ اس کے اندر اعضاء کا تھیں تھیں یا تو کوہ دیوں سے اس علاقے سے ان کا جوع بہت ہوتا ہے۔ (مترجم)

شب میں تیز ہو گا۔ کثرت سے پینے آئے گا، کھانسی سے سکون ملے گا مگر کوئی قابل ذکر مواد خارج نہ ہو گا۔ آنکھیں دھنسی ہوں گی۔ رخسار سرخ ہوں گے، ناخون بڑے ہو جائیں گے، انگلیاں بالخصوص ان کے کنارے گرم ہوں گے، جسم میں پہلے درم پیدا ہوں گے پھر یہ چپ کر اندرونی طور پر پیدا ہوں گے، بھوک غائب ہو گی، جسم کے اند چھالے پڑ جائیں گے۔ (جالیئوس)

پپ پھٹ کر سینہ کی فضا میں جب بھی پہنچے گی اور آسانی سے اور بہ سرعت خارج نہ ہو گی تو انہی م سل ہو گا اور مریض ہلاک ہو جائے گا۔ سل کے شروع ہونے سے مسلسل ہکار بخار رہتا ہے جو رات میں خاص کر تیز ہو جاتا ہے۔ یہ خصوصیت ان تمام مریضوں کی ہوتی ہے جو دق کے بخار میں مبتلا ہوتے ہیں۔ (جالیئوس)

کیونکہ رات میں جسم مرطوب ہو جاتا ہے، ایسے ہی جیسے غذا لینے کے بعد جسم مرطوب ہوتا ہے۔ مریض کو مختلف اوقات میں معمول کے مطابق جب بھی غذا دیں گے بخار تیز ہو جائے گا۔ سینہ ضعف کی وجہ سے ہوتا ہے کیونکہ ایسے مریضوں کی غذا تیزی سے تحلیل ہو جاتی ہے۔ کھانسی کی خواہش اس لئے ہوتی ہے کہ پپ سے جھین پیدا ہوتی ہے۔ کوئی مادہ خارج اس لئے نہیں ہوتا کہ کوئی قابل قدر چیز خارج ہو جائے تو پپ کا صفایا ہو جائے گا مگر ایسا اس لئے نہیں ہوتا کہ پپ لوسد ہو جاتی ہے، غلیظ اور کثیف ہوتی ہے پھر پھپھڑے کو محیط جھلی بھی کثیف ہوتی ہے اور مریض کمزور بھی ہوتا ہے۔ آنکھیں اس لئے دھنسل جاتی ہیں کہ مزمن بخاروں کے تمام مریضوں کا یہ ایک دائمی عرض ہو ماسے خاص کر جن بخاروں کی خشکی بالکل ظاہر ہوتی ہے ان میں یہ کیفیت اور زیادہ ملتی ہے۔ چہرہ سرخ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ پھپھڑا گرم ہوتا ہے۔ کھانسی اس لئے آتی ہے کہ جسم کی جانب پھپھڑے سے بخارات اٹھ کر آنے لگتے ہیں۔

ملاوہ ازیں کھانسی چہرے کے اندر خون کی کثرت کو، با بھی، دیتی ہے۔ ناخون نیز جسے اس لئے ہو جاتے ہیں کہ جو گوشت اسے دونوں جانب سے مضبوطی کے ساتھ گرفت میں رکھتا ہے وہ تحلیل جاتا ہے انگلیاں کو بالعموم مزمن امراض کے اندر سرد ہوتی ہیں مگر دق بخاروں میں گرم رہ جاتی ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ یہ بخار اصلی اعضاء کے اندر ہوا کرتا ہے۔ بیماری پر عرصہ گزر جاتا ہے تو پھر متورم ہو جاتے ہیں کیونکہ یہ عضو چونکہ دن سے دور ہوتا ہے اس سے اس کی موت جلد شروع ہو جاتی ہے۔ اس وقت بھوک جاتی رہتی ہے کیونکہ قوت غذا یہ میں فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ جسم کے اندر چھالے اس لئے پڑتے ہیں کہ کال قسم کی غلطیں مجتمع ہو جاتی ہیں۔ (مؤلف)

سینہ کی فضا میں پپ کا انصہاب جب عرصہ سے ہوتا رہتا ہے تو مذکورہ علامات نمودار ہوتی

جس مگر ابتدا میں کچھ اور شدید بخار ہوتا ہے۔ ثقل اور سانس میں تنگی ہوتی ہے کیونکہ سینہ کی فضا میں جب پیپ کا انصباب ہوتا ہے تو پھیپھڑے کی نالیوں کے تنگ ہو جانے سے سانس کے اندر تنگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ سے نیز پیپ کی سوزش سے مریض کھانسی کا مشتاق ہو جاتا ہے۔ کچھ عیوں پیدا ہوتی ہے اس کا سبب بیان کیا جا چکا ہے۔ (مولف)

درم پیدا ہو جاتا ہے تو ذات الحصب کے اوقات اور حدود ہوا کرتے ہیں۔ اس وقت مناسب یہ ہے کہ درم کو روکا جائے اور مادہ کالا۔ کیا جائے۔ درم ہو جانے کی صورت میں سے ن دینا ورنٹس کے ذریعہ اس کا تھپہ کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں مرعت سے کام لیا جائے۔ ن و تھپہ کا انحصار غلط کے عمدہ ہونے، طبیعت کی قوت اور طبیب کے ایسے عمل پر ہے جس کے ذریعہ وہ ن و کے کے اور قوت کی حفاظت کر سکے اور غذا کی مقدار میں اس سے غلطی سرزد نہ ہو سکے۔ اگر ٹنٹس رک جائے، کوئی قابل قدر چیز خارج نہ ہو، پہلے سے بخار زیادہ ہو جائے اور درد بھی ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پیپ بننے کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ بخار کی تیزی اس کے بعد جاتی رہے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ پیپ بن چکی ہے۔ کچھ آنے لگے اور اس کے بعد بخار بھی آجائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ چھوڑا پھٹ چکا ہے۔ اگر ٹنٹس کے ذریعہ جدت تھپہ ہو جاتا ہے تو لہجہ اور نہ سل ہو جائے گا۔ ذات الحصب میں جو چیز جمع ہونا چاہتی ہے اس کی علامت یہ ہے کہ ٹنٹس تھوڑا، درم اور بخار تیز ہو گا۔ برعکس کیفیت برعکس علامات کا مظہر ہوگی۔ (مولف)

پیپ بننے کا عمل تیز ہوتا ہے یا سست، اس کا اندازہ درم، عرق تنفس، تھک اور کھانسی سے ہو گا تفصیل یہ ہے کہ یہ علامات مسلسل، تیز اور طاقتور ہوں گی تو جس پیپ بننے کا عمل مکمل ہوا ہے۔ اس ان سے ٹیکر بنیں، ان یا اس سے کم تک چھوڑے کے پھٹنے کی توقع کریں اور یہ علامات کم تر ہوں تو اسی کے مطابق ذات الحصب میں پیپ سے متاثر ہوئے اور ذات الحصب میں اسی سے متاثر ہو جانے زیادہ کریں گے۔ پیپ پھٹ کر جن کے چینوں میں داخل ہوتی ہے ان میں سے اکثر وہ حضرات محفوظ رہتے ہیں انھیں پیپ پھٹنے کے بعد بخار تیزی سے چھوڑ دیتا ہے اور بھوک لگنا شروع ہو جاتی ہے۔ جن حضرات کے پہلو میں چھوڑے نکلتے ہیں او پھٹ کر نوامیر کی صورت اختیار کر لیتے ہیں وہ نجات پاتے ہیں۔ ذات الحصب اور ذات الحصب کے مریضوں میں درد اور بخار نہیں جاتا اور وہ کوئی قابل قدر چیز خارج بھی نہیں کر پاتے، شلم بھی بار بار نہیں چلتے، پیشاب بھی زیادہ نہیں ہوتا اس میں کثرت سے رسوب پائے جاتے ہیں۔ چاہیں محفوظ ہونے کی تمام علامات بھی مٹی ہوں تو یاد رکھیں کہ درم پھوڑے کی جانب مائل ہو کر باہر کی جانب پھوٹ کر بہ جانے والا ہے۔ (چینیوس)

کیونکہ ان علامات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ غلط کا استعمال نہیں ہو رہا ہے۔ ان علامات کے ساتھ سلامتی کی علامات نہ ہوں تو موت کا پتہ چلتا ہے۔ ورم اندر کی جانب مائل ہو گیا ہو۔ بصورت دیگر یہ اس بات کی علامت ہے کہ ورم باہر کی جانب پھٹے گا۔ (مؤلف)

کبھی نفٹ پختہ ہوتا ہے اور ضعف قوت یا مادہ کے گڑھے ہونے کی وجہ سے زیادہ نہیں ہوتا۔ کبھی نفٹ زیادہ ہوتا ہے مگر پختہ نہیں ہوتا۔ مہیتیابی کے لئے ضروری یہ ہے کہ وہ پختہ ہو اور نکل جائے اور کثرت سے نکلے تاکہ سہیہ ہو جائے۔ ہلاکت کیلئے بس یہ کافی ہے کہ نفٹ پختہ ہو۔ (جالینوس)

ذات الجنب کی ابتدا میں مقصود یہ ہوتا ہے کہ ورم کو بننے سے روکا جائے، اس کے لئے فصد اور استعمال غ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے بعد اگر جھین تیز ہو، بخار اور اعراض بھی ماحق ہوں تو پھر اس بیماری کو وجود میں آنے سے روکا ممکن نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں کثرت سے خون خارج کرنا ضروری نہیں ہوتا کیونکہ اس سے طاقت کم ہو جائے گی اور صبح کا معاملہ موخر ہو جائے گا۔ نفٹ بھی مزور ہو گا۔ ورم پختہ ہو جانے کے بعد پیپ بننے سے پہلے سہیہ ہوا کرتا ہے۔ پیپ بن جاتی ہے تو مقصود نفٹ کے ذریعہ ہضم ہونے کے فائدہ ہونے سے پہلے پیپ کا سہیہ ہوتا ہے۔ ایسے مریضوں کیلئے تدبیر ای کی جاتی ہے جو امراض حادہ کے مریضوں کے لئے کی جاتی ہے۔ یعنی ماء الشعیر، اور ماء الحسل وغیرہ دیا جاتا ہے۔ (مؤلف)

ذات الجنب شک ہو، غٹ تھوڑا ہوتا ہو، مریض پر مسہل اور فصد کا فوری عمل بھی کر چکے ہوں اور، صبح و شام ماء الشعیر دو بار باب الامراض احادہ کے مطابق دینا ضروری ہو تو دوسری بار اسے کم مقدار میں دیں۔ اس سے پہلے ماء الحسل یا سفید رقیق شراب جو بھی زیادہ مفید ہو جیسا کہ آگے ہم بیان کریں گے اس کے مطابق دیں کیونکہ جن مریضوں کی بیماری زیادہ شک ہوتی ہے ان کی بیماری طویل پڑتی ہے یا مریض ہلاک ہو جاتا ہے جن مریضوں کی بیماری مرطوب اور نفٹ بہ سہولت ہوتا ہے ان کے اندر حرارت آسانی اور تیزی سے آتی ہے۔

جس قدر نفٹ زیادہ ہو مریض کو غذا کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ طاقت پہنچائیں کیونکہ نفٹ کی زیادتی میں مریض خطرے کی زد پر ہوتا ہے۔ اس وقت اسے طاقت کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ فصد کو دفع کر سکے۔

تھوک کے ذریعہ ضروری حد تک نفٹ ہو جائے، فصد، اسہال اور حقن کی ضرورت باقی نہ ہو تو مریض کو غذا میں جو کمی دے دیں مگر فصد و اسہال اور حقن کی ضرورت ہو تو اسے نہ دیں نہ اس کا پانی دیں حتیٰ کہ نہ کورہ تدبیروں کا اثر مکمل ہو جائے۔ اس کی ضروری ہے یا نہیں اس سلسلہ میں شک ہو جائے

تو یہ کاپانی، یہ تاکہ معاملہ واضح ہو جائے، پھر جیسا حال ہو اس کے مطابق تدبیر اختیار کریں۔

بزاق کے ذریعہ مناسب نفث ہو رہا ہو اور مریض کو کسی دوا یا حقن کی ضرورت نہ ہو تو براہِ جو کی دلیہ کھلانے کا حکم دیا کرتا تھا۔ ضرورت کے مطابق جو کی دیتے سے مریضوں کا نفث آسانی سے ہوتا ہے۔ اس میں سکون ہوتا ہے، سنجیدہ ہوتا ہے، بحر ان تینوں سے آتا ہے۔ پیپ بھی آجاتی ہے تو دوسری تدبیروں کے مقابلہ میں اس تدبیر کی وجہ سے عجز کم ہوتی ہے کیونکہ جو کی دلیہ رطوبت پیدا کرتی ہے اور ان اخلاط کو توڑ دیتی ہے جن کا اخراج ضروری ہوتا ہے چنانچہ نفث بہ آسانی ہونے لگتا ہے۔ بایں ہمہ طاقت بھی پیدا کرتی ہے۔ ماء السلسل کو رطوبت پیدا کرتا ہے مگر ایہ کی طرح طاقت نہیں پیدا کرتا۔ گازھی غذا میں رطوبت زیادہ پیدا کرتی ہیں مگر یہ نفث کو گازھایں کر اخراج کے اندر مشکل پیدا کرتی ہیں، لہذا ان سے پرہیز کرنا لازم ہے کیونکہ مکمل انعطاف کے بعد حتیٰ کہ اخلاط کے اخراج کے سوا کسی اور چیز کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ طیب اگر شومہ کے مریض کو کہہ کے اندر بھگوئی ہوئی مسور دے دیتا ہے تو اس سے نفث رک جاتا ہے اور مریض مر جاتا ہے کیونکہ دوسری شب میں اسے اعتناق ہو جاتا ہے مگر ماء الشحیر اور جو کی دلیہ اخلاط کے اندر شفت نہیں رطوبت پیدا کرتی ہے اور انھیں توڑ کر رکھ دیتی ہے۔ مریض کو زیادہ طاقت کی ضرورت ہو تو اس کے لئے سب سے زیادہ موزوں چنانوں کی مچھلی ہے جسے پانی، کراث (کنڈیا) شبت (سویا) نمک، اور تھوڑے معتدل روغن کے ذریعہ تیار کیا گیا ہو۔ اس سے پہلے مریض کو سنگین دیں۔ الایہ کہ مریض کے اعصاب کمزور اور بیمار ہوں اور مریض عورت ہو تو اس کا رحم کمزور ہو۔ ایسی صورت میں سنگین کی جگہ فراہم اور اصل اسوس سے تیار شدہ دوا دیں کیونکہ تنہا یہی دوا ماء السلسل کے ساتھ جب بھی پی جائے گی تو سینہ کے فضلات خارج ہو جائیں گے۔ تھوڑے کے ذریعہ نفث آسان ہو جائے گا۔ اعصابی بیماری نہ ہو تو سنگین اخلاط کو توڑ دینے کے لئے کافی ہوگی بایں ہمہ معدہ کے لئے مضر نہیں ہوتی۔

نہایت عمدہ جو کا دلیہ لیں اور اچھی طرح اسے چکائیں کیونکہ پکنے سے یہ اور زیادہ عمدہ ہو جاتا ہے۔ مری کے اندر رکتا نہیں نہ ہی یہاں پر چپکتا ہے۔ برعکس اریں گازھی غذاؤں کا حال ہوا کرتا ہے۔ دانت الہب کی بیماری میں یہ عجز نفع کرتی ہے کیونکہ ذات الہب اور ذات الرتہ میں حرارت سینہ کے اندر زیادہ ہوتی ہے۔ مری کے اندر کوئی چیز چپک جائے گی تو تیزی سے خشک ہو جائے گی اور کرب پیدا کرے گی اس کا زائل ہونا مشکل ہو گا۔ نتیجہ میں پیاس اور غم لاحق ہو گا۔

جو کا دلیہ پیاس زائل کرتا ہے بھلا ہے اور تیزی سے ہضم ہو جاتا ہے بشرطیکہ اچھی طرح چکایا گیا ہو۔ ضروری حد تک استعمال کیا جائے تو عجز نفع کرتا ہے۔

اب میں یہ بتاؤں گا کہ کیسے اس کا استعمال ہو گا۔ مریض کے قسم میں کھانے کا جو حصہ زیادہ عرصہ سے ہو اور ایسی حالت استنفار سے پہلے ہو تو لازمی طور پر یہ ضروری ہے کہ اس کی وجہ سے امعاء کے اندر پیدا شدہ سددوں کے باعث پانخانہ خشک ہو جائے اور آنتوں کے اندر مہجوس ہو کر رہ جائے کیونکہ دلیہ لینے کے بعد ریاخ خارج ہونے کے لئے نیچے نہیں جاسکے گی بلکہ سب سے نیچے مقام تک یہ ریاخ خراب حالت میں مہجوس ہو جائے گی۔ چنانچہ لازماً درد سخت ہو گا۔ تھوڑی دیر کے لئے اس میں سکون بھی ہو گا تو پھر دوبارہ ہونے لگے گا۔ اور ماضی میں قطعی طور پر ساکن رہا ہو تو اب اور زیادہ تیزی سے ہونے لگے گا کیونکہ ریاخ پیدا ہوں گی اور خارج نہ ہو سکیں گی۔ پانخانہ کے خراب بیمار پہلو میں مہجوس نہیں گئے اور درد پیدا کریں گے۔ شدت درد کی وجہ سے تنفس متواتر ہو جائے گا۔ تنفس کے اندر جتنی شدت سے تواتر ہو گا اتنی ہی متواتر حرکت کی وجہ سے آلات تنفس میں حرارت پیدا ہو گی اور پچھلہ اور نجات خشک ہو گا، درد اور زیادہ بڑھے گا۔

بقراط کہتا ہے کہ "ذات الجنب کا درد سینے سے ہلکا نہ ہو اور تھوک خارج نہ ہو بلکہ اور زیادہ لیسدار ہو جائے اور قسم کو نرم کرنے اور ضرورت کی حد تک فصد کھولنے اور ہاء الشیر دینے کے باوجود درد زائل نہ ہو تو مریض اس حالت میں جلد مر جائے گا۔"

براق (تھوک) کے اندر لسی بڑھ جائے اور مشکل ہو جائے۔ نفث نہ ہو تو یہ ردی شوصہ کی علامتیں ہوں گی۔ لیسدار نفث کے اندر تھوڑی لسی مہجوس ہو جاتی ہے مگر بہت زیادہ لسی پیدا نہیں ہوتی۔ بایں ہمہ انراج بھی آسان ہوتا ہے۔ مگر صرف مسئلہ لیسدار ہوتا جائے اور اس کے ساتھ اخراج بھی مشکل ہو جائے تو یہ ایک خبیث اور ردی علامت ہے۔ شوصہ کا درد سینکائی، فصد یا تلیتیں قسم سے زائل ہو جاتا ہے۔ اگر ان باتوں سے زائل نہ ہو سکے تو ردی ہوتا ہے۔ اس حالت میں ارادہ درات پب جو کا یہ دیدیا گیا تو مریض تیزی سے مر جائے گا۔ محذر ادویات سے شوصہ کا درد اس لئے ساکن نہیں ہوتا کہ فاعلی سبب کا ازالہ ہو جاتا ہے بلکہ اس لئے ہوتا ہے کہ حس زائل ہو جاتی ہے۔

(جالینوس)

جالینوس کے دوران کلام میں یہ بات آتی ہے کہ حاست سخت ہو تو محذر ادویات استعمال کی جاسکتی ہیں۔ (مؤلف)

مذکورہ علامات کے اندر جو کا دلیہ استعمال کیا گیا تو مریض ساتویں دن مر جائے گا۔ اس سے پہلے اور اس کے بعد بھی مر سکتا ہے۔ بعض مریضوں کے اندر فصد محض اور بعض کو اختناق ہو جاتا ہے۔ اسی اس وقت ہوتا ہے کہ جب تھوک کے اندر لسی زیادہ ہو جاتی ہے۔ یہ لسی اس وقت زیادہ ہو جاتی ہے

جب تنفس میں توازن زیادہ ہو جاتا ہے۔ درد بحد زیادہ اور خراب ہوتا ہے تو مرنے کے بعد مریض کا پہلو سبز ہو جاتا ہے بالکل ایسے ہی جیسے چوٹ کی جگہ سبز ہو جاتی ہے کیونکہ مریض مرتا ہے تو اس مقام پر آنے والا خون مرتا ہوا ہے چنانچہ سبز ہو جاتا ہے۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ ازالہ درد سے پہلے ہی مریض مرتا جاتا ہے کیونکہ ان کا تنفس عظیم اور متواتر ہو جاتا ہے۔ قہقہے کے اندر لسی پیدا ہو جاتی ہے اور تیزی سے ان کا گلہ گھٹ جاتا ہے۔ مذکورہ دونوں باتیں ایک دوسرے کی معاون ہوتی ہیں۔ تھوک کا رنگ جتنا تنفس کو عظیم اور متواتر کر دیتا ہے اور تنفس کا عظیم اور متواتر ہونا، تھوک کے اندر لسی بڑھا دیتا ہے۔ محسوس ہونے کی صورت میں لسی کے اندر اور زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے کیونکہ قہقہے جب بھی رک جائے گا قصبہ الریہ تنگ ہو جائے گا اور مریض عظیم اور متواتر تنفس کے لئے مجبور ہو جائے گا۔ ایسی حالت میں سینہ زیادہ گرم ہو جائے گا۔ اخلاط شدت سے خشک ہو جائیں گے۔ اخلاط شدت سے خشک ہو جائیں گے تو لسی اور زیادہ ہو جائے گی۔ اس طرح دور چلتا رہے گا۔

بقراءت کہتا ہے "ما وقت جو کا دیہ استعمال کرنے سے یہ صورت نہیں پیدا ہوتی بلکہ دیگر اشیاء کے استعمال سے بھی جو دیہ کے مقابلہ میں کم موافق ہوتی ہیں یہ صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ الغرض جب بھی پہلو میں چھین کے ساتھ بخار شروع ہو اور مریض نے کھانا جلد ہی لیا ہو اور شکم کا استفادہ نہ ہو تو اسے قطعی طور پر حساسیتیں تاکہ کھانا نیچے اتر سکے۔ (جالیٹوس)

یہ تاکہ درد کے اندر سکون ہو جائے۔ (مائل)

فصد کھلی جائے، مسبل دیا جائے۔ ذات الجنب کے مریضوں کو سرد موسم میں تکچین نیم گرم و گرم موسم میں ٹھنڈی کر کے پلا میں۔ پیاس سخت ہو تو پانی بھی پلائیں۔ دیکھا ہے کہ اس بیماری میں سرد پانی پانا بہتر نہیں ہے، مجبور پایا جاسکتا ہے مگر ممکن حد تک گرم سے کم۔ پیاس کے اندر تکچین اور سرد پانی سے سکون نہیں ہوتا کیونکہ سرد پانی سے گرمی کے اندر فصد پیدا ہونے میں دیر ہوتی ہے۔ صبح اندر رکاوٹ بھی بنتا ہے تکچین کے ساتھ اس کی موجودگی دو اسباب کے تحت اندیشہ سے خالی ہوتی ہے۔ ایک یہ کہ اس کی مقدار کم ہوتی ہے کیونکہ پیاس بجھانے کے لئے جب کہ گرمی میں ہکا پن پیدا نہ ہو جو سرد پانی پیا جاتا ہے وہ بہت زیادہ ہوا کرتا ہے دوسرے یہ کہ تکچین پانی کا مصلوب ہے کیونکہ تکچین کے اندر قورنے اور لطافت پیدا کرنے کی تاثیر موجود ہوتی ہے۔

فرض کریں کہ ایک ایسا شخص ہے جس کا جسم کثیف، قوی خشک، رتیں کشادہ، قوت حیوانی میں بھوک برداشت کرنے کی اہلیت موجود ہے وہ ایک ایسے وقت میں بیمار ہوتا ہے جس میں اس کا فم معدہ زیادہ سرد نہیں ہوتا۔ بیمار ہونے سے پہلے وہ کثیر الغذا کھانے استعمال کرتا رہا ہے۔

ایک دوسرا شخص مرطوب الجسم ہے، جسم کے اندر خشکیاں ہیں، قوت اور نرم
معدہ کمزور ہیں۔ یہ گرم موسم میں بیمار ہوتا ہے۔ قبل ازیں وہ قلیل غذا کھانے استعمال کرتا رہا ہے
فرس کر لیں دونوں ذات الجنب کے مریض ہوتے ہیں، پہلے مریض کو آپ خندانہ دیں اور صرف
مشروبات پر اکتفا کریں۔ یہ طریقہ اس وقت اختیار کریں جبکہ آپ کو امید ہو کہ مرض کی انتہا اس سے
زیادہ موخر نہیں ہوگی۔ دوسرے مریض کو آپ شروع سے جو کی دیں۔ تو ایسی صورتوں میں آپ
کا طریقہ بالکل صحیح ہوگا۔ یہ دونوں مرض سے نجات پاجائیں گے مگر تہہ اسٹ دیں گے تو ساتویں
دن سے پہلے پہلے دونوں کو مار ڈالیں گے۔ ان میں ایک کا گھٹائی سے گھٹ جائے گا، دوسرے پر غشی
طاری ہو جائے گی اور قوت رائل ہو جائے گی۔ بالخصوص جبکہ پہلا مریض بوزھا اور دوسرا مریض بچہ
ہو ایسی صورت میں دونوں کو موت نہایت تیزی سے آئے گی۔

آنٹوں کے اندر رکابو اٹھل (فصد) موجد ہو، دوسرا کھانا قریب ہی مریض نے کھایا ہو اور وہ
نوجوان ہو تو حقد دے دیں۔ بچہ ہو تو شیف دیں۔ الہ یہ کہ کھانا خود سے نیچے آجائے اور اچھی طرح
نیچے آجائے۔ تنکید سے مقام ماف بکا ہو کر تحصیل ہو جاتا ہے۔ ورم حار میں اس سے خون لطیف اور
پتلا ہو جاتا ہے، بعض کا استفراغ ہو جاتا ہے، چنانچہ تناؤ موجد ہو جاتا ہے اور ارد کے اندر سکون پیدا ہو جاتا
ہے۔ تنکید کا یہ اثر نہ ہو یا درد بڑھ جائے تو یہ سمجھیں کہ جسم اخلاط سے پر ہے اور تحصیل سے زیادہ مختلف
مقامات سے مادے جذب کر رہا ہے۔ ایسی صورت میں فصد یا مسلسل کے ذریعہ جیسی نہ صورت ہو
پوری طاقت سے استفراغ کر دیں۔ (جائینوس)

یعنی بیماری اوپر ہو تو فصد کے ذریعہ استفراغ کریں۔ اور فحلی پھیلوں میں جو مسلسل ہیں احتیاط
کا تقاضا یہ ہے کہ کہ اچھی طرح استفراغ کے بعد ہی تنکید کریں۔ (مائل)

مثانہ ماف ہو تو تنکید گرم پانی، اسٹنج یا پیتل سے برتن کے ذریعہ کریں۔ ورم سبب تلاش
کریں، سبب اگر نہ ملے تو مرطوب تنکید زیادہ بہت ہے۔ لکھنوی ہو تو خشک تنکید عمدہ ہے۔ اس کا اندازہ
لفظ اور وقت سے ہوگا۔

یہ اور اس چونکہ اندر کی جانب دور ہوتے ہیں اس لئے طاقت و خشک تنکید استعمال کریں۔ ورم
میں سکون نہ ہو تو جسم کا استفراغ کریں۔ البتہ مرطوب تنکید کا استعمال مفید نہیں ہوتا تو زیادہ معطر بھی
نہیں ہوتا۔ خشک تنکید میں بہت زیادہ معطر ہوتی ہے۔ طاقتور تنکید دوسوتی ہے جو سر کے اور کر سنہ
کے ذریعہ نجات پاتی ہے۔ ہوشیار ہیں کہ تنکید کے وقت مریض کے چہرے تک بہ کثرت بخارات نہ
انٹنے لگیں یہ نکتہ اس سے کرب اور تنفس میں تنگی پیدا ہوگی۔ البتہ بیماری شدید خشکی والی ہو تو اس

وقت اس کا تھوڑا فائدہ ہو گا چنانچہ مریض مرطوب بخار سانس کے ذریعہ اندر لے جائے گا جس سے نفث میں اس کو مدد ملے گی۔ (بقرابطہ)

اس نکتہ سے وہ یہ بتانا چاہتا ہے کہ شہدہ کا مریض گرم پانی کا بھپارہ لینے یا باب التعمید کے مطابق سرکہ اور کرستہ کے ذریعہ سینکالی کا محتاج ہوتا ہے۔ یہ ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب قیاس آرائی میں یہ بات آجائے کہ اخلاط کا زہر اور لیسیدار ہیں ورنہ تعمید جادرس اور نمک کے ذریعہ ہوگی۔ لہذا تعمید سے پسلیوں کے درد کا ازالہ ہوتا ہے خواہ وہ اوپر کی ہوں یا نیچے کی۔ فصد کے ذریعہ درد کا ازالہ تب ہی ہوتا ہے جب درد اوپر منسل کی ہڈیوں تک جاتا ہو۔ تعمید سے درد زائل نہ ہو دیر تک اس کا استعمال نہ کریں کیونکہ اس سے پھیپھڑے کے اندر خستگی پیدا ہوتی ہے اور پیپ اکٹھا ہونے لگتی ہے۔ ورم پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کے باہمی حصوں میں ہوتا ہے تو درد میں منسل کی ہڈی، بارود اور چھاتی بھی شریک ہو جاتی ہے۔ زیریں حصوں میں ہوتا ہے تو درد میں قباب حاجزہ اور پسلیوں کے سروں کے نچلے حصے شریک ہو جاتے ہیں۔ بالائی اعضاء کی جانب درد اٹھ رہا ہو تو باسلیق کی فصد کھولیں۔ ایسی صورت میں مناسب یہ ہے کہ باہمی رگوں میں اس رک کی فصد کھولیں جو ممکن حد تک عضو مؤلف سے خون کھینچ کر اس جہت کے مخف کر دے جس کی جانب خون مائل ہوتا ہے۔

(جالینوس)

بتا برائیں مخالف کی فصد کھولی جائے مگر یہ بات کتاب الفصد میں دیئے گئے بیان کے مخالف ہے۔ یہاں یہ کہا گیا ہے کہ تاکہ خریق کو اسی جہت کے مخالف کھینچ لے جس کی جانب وہ مائل ہوتا ہے۔ درد زیریں حصوں میں ہو تو خریق وغیرہ کے ذریعہ مسبل دیں۔ فصد باسلیق کا سبب کتاب البشتریح میں ہے کیونکہ اسی جگہ اس نے یہ بیان کیا ہے کہ یہ اعضاء کہاں سے سیراب ہوتے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ اس رگ کا کھول دینا بحد نفع بخش ہے۔ اس کا سبب تشریحی ہے۔ جہاں مناسب ہو گا اس کا تذکرہ ہم کریں گے۔ (مؤلف)

خون کا اخراج اس حد تک ہو گا کہ رنگ اس کا بدل جائے کیونکہ رنگ کی تبدیلی اس بات کی علامت ہے کہ متورم عضو کے اندر جو کچھ موجود ہے اور چپکا ہوا ہے اس کا استفراغ ہو گیا ہے۔ ورم کو بالعموم زیادہ سرخ اور کم تر سیاہ پائیں گے حتیٰ کہ پورے جسم کا خون ہنخی بھی ہو تو بھی یہ خون مائل بہ سرخی و سیاہی ہو گا کیونکہ جس جگہ یہ چپکا ہوتا ہے وہاں حرارت آ جاتی ہے۔ لہذا خون کی تبدیلی اس بات کی دلیل ہے کہ یہاں جو سوہو آچکا ہے اس کا استفراغ ہو گیا ہے مگر چونکہ مریض کی طاقت کبھی اس استفراغ کی راہ میں حائل ہے لہذا مناسب یہ ہے کہ جھوڑ دیا جائے۔ ایسی صورت میں

فائدہ کم ہوگا۔ مگر طاقت کے گر جانے کے اندیشہ سے یہ مناسب نہیں ہے کہ اسے اختیار کیا جائے۔ اگر یہ رُگ ظاہر نہ ہو بازو کے اندرونی شعبوں میں ابطنی نام کی رُگ کھولیں۔ یہ بھی ظاہر نہ ہو تو اکھل کی فصد کھولیں۔ یہ بھی ظاہر نہ ہو تو بہر حال قیصال کی فصد اپنی زبردستی سے کھول دیں۔ فائدہ ست اور کم ہوگا۔

سینہ کے باطنی گوشہ کی جانب ورم کے میلان کی علامات یہ ہیں کہ ہنسل، بارو اور چھاتی کے اندر غل ہوگا۔ سینہ کے زیریں گوشہ میں پیدا ہونے والے ورم حجاب حاجز کے قریب ہوتا ہے۔ اس کی مثال وہی ہے جو اس حصہ کے اندر پیدا شدہ دردوں کی ہے۔ بعد افسد کے لئے پٹیلوں کے سروں سے نیچے کا قصد کریں۔ اس بیماری کے اندر ہاتھ کے مابض کی فصد کا کوئی بڑا فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ قلب ان دونوں کے بیچ میں ہوتا ہے۔ سینہ کے نیچے گوشہ میں جو رگ ہوتی ہے وہ قلب سے متصل ہونے سے پہلے درید اعظم سے نکلتی ہے۔ (جالیئوس)

غالباً گھٹنے کے مابض کی فصد اس جگہ مفید ہوتی ہو۔ (مؤلف)

درد اگر پٹیلوں کے سروں کی جانب ہو تو خربق سیاہ کا مسہل دیں۔

شوصہ کے ہمراہ درد، اور شدید بخار ہو تو دواء مسہل ہر گز ہر گز نہ دیں۔ فصد کے ذریعہ استفرغ کریں۔ درد زیریں حصوں میں ہو تو منقعی ادویہ دیں۔ اسہال کے مقابلہ میں فصد کے اندر کم خطرہ ہو تو زیادہ احتیاط اور اعتماد کی بات یہ ہے کہ فصد کھولیں بلکہ فصد کے اندر کوئی بڑا خطرہ نہیں ہوتا۔ بالخصوص جبکہ مریض کا مزاج معلوم نہ ہو اور یہ بھی معلوم نہ ہو کہ دواء مسہل کی کتنی مقدار دی جائے۔ مسہل دینا، کسی ایسی چیز کو حرکت دینا جو خارج نہ ہو سکے اور کثرت سے استفرغ کرانا یہ ساری باتیں برے نقصانات کا باعث ہیں۔ بیمار کا مزاج معلوم ہو اور بخار زیادہ تیز نہ ہو تو مسہل دیں یا تو وہ مسہل دیں جسے بقراط نے تجویز کیا ہے یا دوسرا کوئی، سب سے عمدہ دوا یارن ہے جس میں خربق شامل ہو اور ستمو نیا شامل نہ ہو۔ دوا دینے کے ایک گھنٹہ بعد ماء الشعیر دیں کیونکہ اس سے دوا کا اثر عمل جاتا ہے اور کیفیت میں اعتدال پیدا ہو جاتا ہے۔ مسہل کے وقت نہ دیں کیونکہ اس سے اسہال رک جائے گا۔ مسہل کے ساتھ ماء الشعیر دینے سے مسہل کا نقصان رفع ہو جاتا ہے اور اسہال تیزی سے ہوتا ہے۔ اسہال شروع ہو گیا ہو اور ماء الشعیر دیدیا جائے تو اسہال رک جائے گا۔ (جالیئوس)

سینہ کے اندر اخلاط غلیظ صفائی کے محتاج ہوتے ہیں اور اخلاط لزجہ (لیمبار) ایسی چیزوں کے محتاج ہوتے ہیں جو انھیں توڑ دیں۔ بیکہ وجہ ہے کہ ماء العسل بصلق (تموک) کے ذریعہ اخلاط غلیظ کے اخراج کے لئے بیکہ موافق ہے اور سنگھین اخلاط لزجہ کے لئے موافق ہے۔ ماء العسل کے اخلاط

حائذ کو صاف کرنے میں ماء اشعث پھر شراب شیریں کا نمبر ہے۔ شراب اس وقت پینا ضروری ہے جب پچھڑے اور پہلو میں ورم پختہ ہو جائے۔ ان ورام کے سخت اور متورم ہونے کے وقت نہیں پینا چاہئے۔ شراب شیریں کے پینے سے بیمار کو پیاس لگتی ہو تو یہ کم موافق ہوگی۔ القرظ گرم امراض کے مریضوں کے زریعہ ضروری ماء کو خارج کرنے کے لئے شراب شیریں موافق ہے کیونکہ یہ رغوبت اور اعتداں کے ساتھ جلا پیدا کرتی ہے۔ نیز مقوی بھی ہے۔ وہ ایسی بات میں بھی مفید ہے جس کا سینہ اور پچھڑے سے آلودہ خارج کرنے والے محتاج ہوتا ہے۔ تھوڑا اس سے شکر بھی چلتا ہے۔ دھن پر اس کا اثر خمری مشروب سے کم ہوتا ہے۔ اس لئے اس سے فساد عقل کا اندیشہ نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ پچھڑے کی بیماری کے ہر او جسے بغیر مواس کے لئے اس سے زیادہ موافق مشروب کی کوئی اور قسم نہیں ہے۔ ناموافقیت کم ہوتی ہے، پیاس اور گرمی کم، تی ہے البتہ جگر اور کلی مریض ہوں تو ایسی صورت میں یہ ردی ہے۔ شہد کو مچھڑا کر ہر چیز سے زیادہ یہ صغراء پیدا کرتی ہے۔ اسی لئے اس سے چھینک آتی ہے۔ ہذا جسم میں اسی کے فوائد اور نقصانات معلوم کر کے اسی کے مطابق عمل کریں۔ ماری (صغراء) جسموں کے باب میں اس سے زیادہ ہوشیار رہیں۔ شراب شیریں کا زخمی نہ ہو تو لٹ کے لئے معین و مددگار ہوتی ہے۔ اس کے بعد سفید مائی شراب کا نمبر ہے۔ البتہ شراب ایب حالت میں پانی سے زیادہ مقوی، قاطع اور ملطت ہوتی ہے۔

شراب شیریں سے پیاس لگتی ہو تو شراب ایب، شیریں کے مقابلہ میں نفٹ کے زیادہ معین ثابت ہوئی کیونکہ پیاس سے تھوڑے میں سجد کی پیدا ہوتی ہے۔ سیاہ قابض اور حوصی شراب کا استعمال اس بیماری میں اس وقت صحیح ہے جب مریض میں غل نہ ہو اور یہ اندیشہ بھی نہ ہو کہ فساد عقل آتی ہو۔ نفٹ کے اندر کی پیدا ہونے اور پیشاب میں دشواری لاحق ہوگی۔ ماء العسل شوصہ کے مریضوں کے لئے مفید ہے۔ ایسے کھانسی، ورم، اور مزاج شدید گرم ہوں۔ احشاء میں ورم ہو تو اس میں مریضوں کے لئے اس میں تھوڑی ملاوٹ کر دیں حتیٰ کہ پانی کے قریب ہو جائے۔ ماء العسل باجمہم شراب شیریں کے مقابلہ میں کم پیاس، کامی ہے۔ اس سے نفٹ میں اعتداں کے ساتھ معوضت ہوتی ہے۔ حنائی میں سکون پیدا ہوتا ہے۔ البتہ مریض اگر اس میں دلچسپی رکھتا ہے تو اسے پیاس لگے گی اور تھوڑے میں کی پیدا ہوگی۔ (جائینوس)

اپنی رقت اور عذات، بایت کے سبب ماء العسل، شراب ایب کے مقابلہ میں کم پیاس لاتا ہے۔ البتہ گرم معدہ میں زیادہ ہو پیاس لاتا ہے۔ عٹ کے کھجکین کے مقابلہ میں اس سے طاقتور، عذات حاصل نہیں ہوتی۔ انہیں بصادق (تھوڑے) کے زریعہ ضروری نفٹ کے لئے معین ہوتی ہے

اور تنفس میں آسانی پیدا کرتی ہے۔ یہ وہی سنگین ہے جو ماء العسل اور تھوڑے سرکہ سے تیار کی جاتی ہے۔ کھٹی طاقتور ہوتی ہے اور اخلاط کا اخراج زیادہ کرتی ہے۔ اخراج کی قدرت نہ ہو تو لمبی میں اضافہ کر دیتی ہے۔ کبھی بصاق کو لیسدار کر کے نقصان پہنچاتی ہے کیونکہ سرکہ اخلاط کو لطیف کر دیتا ہے مگر خشک کرتا ہے۔ پس سنگین کے اندر کسی قدر ترشی ہو۔ بہت دواس حد تک نہیں پہنچتی کہ بیمار جو کچھ خارج کرتا ہے اسے توڑ دے۔ اگر یہ ترش نہ ہو تو بہتر ہے کیونکہ ترش ہونے کی صورت میں طاقت پیدا نہیں کر سکتی ہے بہت تھوک کو خشک کر دے گی کیونکہ سرکہ سے خشکی پیدا ہوتی ہے۔ (جالینوس)

سنگین ٹکٹ کے اندر آسانی پیدا کرنے میں کوئی معتدل رول نہیں بلکہ طاقتور رول ادا کرتی ہے کیونکہ سرکہ توڑ دیتا ہے، نیز سرکہ کے ہمراہ خشک کر دینے کا اثر ہوتا ہے۔ اخلاط اگر بجمد غلیظ ہوں حتیٰ کہ سنگین حامض ٹکٹ کے ذریعہ ان کو خارج کرنے سے عاجز ہو تو ایسی صورت میں زیادہ ردی ہو گی۔ کیونکہ خشکی پیدا کرے گی۔ (مواف)

سنگین ترش سے باعموم بیماری کے اندر خرابی اور خباثت پیدا ہوتی ہے لہذا ایسی صورت میں بیمار کی تمام علامات پر غور کر کے دیکھیں گے کہ وہ نکل سکتا ہے یا نہیں کیونکہ خراب بیماریوں کے اندر سنگین ترش اگر خلط کو لطیف کر کے ٹکٹ کے ذریعہ خارج نہ کر سکی تو اس کے اندر اور زیادہ گاز حامض پیدا کر دے گی اور اگر اپنی طاقت سے وہ خلط توڑ سکی تو توڑی ہوئی خلط کو خارج کرنے کے لئے اور زیادہ طاقت کی ضرورت ہو گی ورنہ گلہٹ کر مریش کی موت واقع ہو جائے گی۔

جن مریضوں کی بیماری خراب اور پختہ ہونے میں دشوار ہو مناسب یہ ہے کہ انہیں سنگین ترش نیم گرم تھوڑی تھوڑی دی جائے۔ نیم گرم ہونے کی وجہ سے پختگی میں مدد ملے گی تھوڑی تھوڑی اس لئے کہ طاقت میں اضافہ ہو جائے گا۔ جو سنگین ترش نہیں ہوتی دوسرے دوائوں کو مرطوب کر کے اعتدال کے ساتھ اخلاط کا اخراج کرتی ہے۔ بایں سرکہ اس نقصان سے مریش محفوظ بھی رہتا ہے جو مراری بیماریوں کے اندر ماء العسل سے لاحق ہوتا ہے۔ مثلاً ماء العسل سے صفراء کا ازار ہو جاتا ہے۔

(بقراط)

یہ واضح ہے کہ ماء العسل کے اندر تھوڑا سرکہ شامل کر دیا جائے تو یہ مرکب بجمد مفید ہو جاتا ہے کیونکہ اس سے ماء العسل کی خوبیاں باقی رہتی ہیں۔ نیز اس سے ٹکٹ بہ آسانی ہوتا ہے نہ حد سے زیادہ ہوتا ہے نہ ہی اس کے اندر کسی روہ جاتی ہے۔ صفراء کے اندر تحریک بھی نہیں ہوتی۔ اشیاء کے لئے غیر مضر ہے، ریاح اور پیشاب خارج کر دیتا ہے۔ بہت خراش پیدا کرتا ہے۔ ماء الشبیر کے ساتھ اسے پلانا چاہیں تو دوا گلہٹ یا اس سے زیادہ وقت کے بعد پل میں کیونکہ اس مدت میں دوسرے

مقامات تک پہنچ کر سرایت کر چکا ہو گا۔ ماء الشعیر کے ہر اواسے پلانا خراب ہے۔ اضطراب پیدا کرتا ہے۔ سنگین کا استعمال اس وقت ضروری ہے جب ماء العسل سے کرب اور پیاس لاحق ہوتی ہو، خارج ہونے والے مادہ میں ایسی زیادہ ہو۔ ماء العسل میں تھوڑا سرکہ شامل کر کے جوش دے لیں۔ ایسی صورت میں اس کا نقصان کم ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

ماء العسل کے بجائے جلاب کا استعمال مناسب ہے۔ جلاب کے پیاس گنتی ہو تو اس میں کچھ سرکہ ملا لیں، دو بارہ پکالیں حتیٰ کہ موثر ہو جائے۔ پھر پلائیں۔ جس سنگین کا تذکرہ بقراط نے کیا ہے وہ ماء العسل اور سرکہ سے تیار کی جاتی ہے۔ اس کے استعمال کا حکم اس نے اس وقت دیا ہے جب ماء العسل سے پیاس گنتی ہو اور زیادہ اخراج مادہ کی ضرورت ہو۔ پانی سے اخلاط کے اخراج میں مدد ملتی ہے نہ ہی اس سے پیاس کے اندر تسکین ہوتی ہے بشرطیکہ تنہا پایا جائے۔ البتہ سنگین اور ماء العسل کے درمیانی وقفہ میں پایا جائے تو اخراج مادہ میں مضمین ہوتا ہے۔ اس جہت کے سوا اور کسی چیز میں مفید نہیں ہے۔ اس سے پیاس میں اضافہ ہوتا ہے اور احتیاء بڑھ جاتے ہیں کیونکہ شکر میں دیر تک رکتا ہے۔ ہذا بہت زیادہ گرمی پیدا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پیاس میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ پھر اعضاء کے اندر تیزی سے سرایت بھی نہیں کرتا کہ انھیں مرطوب کر دے۔ زیادہ دیر تک رکتا ہے۔ اعضاء کے اندر ذمہ پن پیدا کر دیتا ہے۔ سنگین کی طرح اس کے اندر پیاس بچھانے کی طاقت نہیں ہوتی۔ اس لئے اس کا اھیدا پن اعضاء کے اندر باقی رہتا ہے۔ سنگین کا اثر برعکس ہے، یہ رطوبتوں کو لیکر سرعت سے جسم کے دور دراز حصوں تک پہنچ جاتی ہے اور مادہ کو توزا دیتی ہے۔ حمام سے پہلو کے درد میں تسکین ہوتی ہے۔ اس سے اخلاط کے اخراج میں مدد ملتی ہے۔ تنفس بہتر ہوتا ہے، پہلو، سینہ کی ہڈی اور شانوں کے اندر عارض ہونے والے درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ ہذا ادات اجب اور ذات المرہ کے مریضوں کے لئے یہ بحد مفید ہے جو مریض بحالت صحت حمام کے عادی ہوں انھیں دوبار حمام کرائیں۔ حمام کی برداشت سب سے زیادہ ان مریضوں کے اندر ہوتی ہے جن کی بیماری زیادہ گرم نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی باب الخمام کے مطابق سابقہ اقوت ہوتے ہیں۔ ورم کے پختہ ہونے سے پہلے اگر بیماری بحد گرم نہیں ہے تو کو طاقت گری ہوئی ہو مرض ہلکا ہو اور غذاؤں کا استعمال چاری ہو تو حمام سے فائدہ بہت بڑھتا ہے کیونکہ اس سے درد میں سکون ہوتا ہے، مادہ پختہ ہوتا ہے اور اس کے اخراج میں آسانی ہوتی ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ اس کا استعمال جسمانی استفرغ کے بعد ہی ہو کیونکہ قبل استفرغ، حمام سے موا کھنچ کر ہوا مقامات تک پہنچتے گئے ہیں۔ استفرغ کے بعد اس کے استعمال سے مادہ کے پختہ ہونے میں مدد ملتی ہے۔ پختہ ہونے کے بعد اس کا استعمال تو بے خطر ہے، اخلاط کے اخراج میں بھی اس سے بحد

مدد ملتی ہے۔ (مؤلف)

ان بیماریوں کے اندر اخراج اخلاط کے ساتھ ہی مرض انتہا پر آ جاتا ہے کیونکہ یہ وقت پختگی کا ہوتا ہے اور مادہ خارج ہونے کے بعد اعراض کے اندر اضافہ قطعاً نہیں ہوتا۔ (جالینوس)

ذات الحب میں مادہ کا اخراج سرعت ہو تو بیماری کی مدت مختصہ ہوگی۔ تاخیر سے ہو تو بیماری دراز ہوگی۔ کتاب الہدیہ میں مذکور مریض "مخویں دن تک کوئی شے خارج نہ کر سکنے کی وجہ سے پیٹ سیا اور خشک کھانسی کھنستا رہتا تو اس کی بیماری چونتیس دن تک باقی رہے گی حالانکہ ذات الحب کا بحر ان بالعموم چودہویں دن شروع ہو جاتا ہے۔ اس لئے آگے تو میسویں دن لامحالہ آئے گا۔ بیماری کے تیسرے دن سے مریض مادہ کا اخراج کرنے لگا ہو تو بحران ساتویں اور نویں دن اور زیادہ سے زیادہ تیار ہویں دن آکر رہتا ہے۔ تیسرے دن مادہ کا اخراج ہونا شروع ہو تو بیماری چودہ دن سے آگے نہ بڑھے گی۔

ذات الحب ایک درم ہے۔ مریض کوئی چیز خارج نہ کرے اور کھانسی خشک ہو تو اس کا یہ مطلب ہے کہ درم میں تلخ قطعہ نہیں آیا ہے۔ یہ درم کھمکا پہلا شیخہ ہے۔ اب اگر کوئی مادہ خارج ہوتا ہو مگر رقیق ہو تو درم کھمکا یہ دوسرا شیخہ ہوگا۔ یہ بھی تلخ کی علامت ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ پہلے کے مقابلہ میں یہ کم درجہ رکھتا ہو۔ مریض اگر گاڑھا، دھوا، خارج کر رہا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تلخ شروع ہو چکا ہے اور خلقت اپنے کمال کو پہنچی جائے تو یہ کمال تلخ کی علامت ہے۔ ایسی صورت میں بیماری ساتویں دن سے آگے نہیں بڑھے گی۔ بیماری کس قدر محققہ اور کتنی دراز ہوگی اس کا انحصار لازماً تلخ کی مقدار اور اس کی تاخیر پر ہے۔

ذات الحب میں کمال تلخ کی علامت یہ ہے کہ مریض سفید، مبدی اجزا کا اور متوسط القوام تھوک خارج کرے گا۔ گاڑھے پن کی جابجاس تھوک کا میلان ہوگا، بالکل سی گاڑھا نہ ہوگا۔ یہی کیفیت بیماری کے تمام ایام میں ہوگی۔ پتلا اخراج اس بات کی علامت ہے کہ تلخ بکا اور پوشیدہ ہے۔ خالص سرخ و رد مادہ کا اخراج نامحسوس ہے۔ خاکستری سیاہ اور زنجاری قسم کا مادہ موت کی علامت ہے۔ مایوف پہلو کے تل مریض کا آسانی سے سونا نیز بیماری کے زیادہ ہونے اور خراب ہونے کی صورت میں مریض کا بیمار پہلو کے تل یہ آسانی سے آرام کرنا بیماری کے کم ہونے کی دلیل ہے۔ برعکس ازیں برعکس حالت کی علامت ہے۔ (بقراط)

بیماری کے زیادہ اور خراب ہونے کی حملہ طامات یہ ہیں کہ کیفیت کے اعتبار سے سفید نہایت تیز ہوگا، تنفس میں شدت ہوگی۔ شدید چھین کے ساتھ درد ہوگا جو منہ کی ہڈیوں سے شروع ہو کر

پیچھے کی پسیلوں تک جائے گا۔ پیاس سخت ہوگی، اتھاب ہوگا۔ شکر میں حرارت زیادہ اور ہاتھ ہچکھندے ہوں گے۔ اضطراب اور بے چینی کے ساتھ شدت کا درد ہوگا یا در پہلو پر لیٹنے سے درد ہوگا۔ عرصہ تک خشک کھانسی ہوگی۔ کھانسی بھی نامحسوس اور بمشکل اخراج مادہ کے بعد آئے گی۔ فساد عقل و خوابی پائی جائے گی۔ (مؤلف)

ذات الجنب اور تھلث دونوں باہم متضاد ہیں۔ ایک ہی آدمی کو دونوں بیماریاں لاحق ہوں تو ان میں سب سے خطرناک بیماری کی جانب توجہ دینے کی ضرورت ہوگی۔ (بقراط)

متضاد اس لئے کہا ہے کہ تھلث الام میں غلظت (گازھاپن) اور تفریہ (پالش چڑھانا) کی اور ذات الجنب میں بھلا، جلاء اور قطع مادہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ (مؤلف)

ذات الجنب کے مریض چودہ دنوں کے اندر اخراج مواد کے ذریعہ صاف نہیں ہوئے تو پیپ آجائے گی۔ پیپ زدہ مریض پیپ کے پھٹنے سے تیسرے چالیس دنوں کے اندر صاف نہیں ہوئے تو سہل میں مبتلا ہو جائیں گے کیونکہ مذکورہ مدت سے آگے بڑھ کر پیپ سے پیچھڑے کے اندر فساد پیدا ہو جائے گا۔

زیادہ اور کم ہونے کی صورت میں، پسیلوں کے اندر درد کتنے ہو رہا ہے اس کی مقدار معلوم کریں کیونکہ پسیلوں کے اندر جب بھی چبھنے والا درد زیادہ ہوگا تو سب سے پہلی بات جو معلوم کرنے کی ہے وہ یہ ہے کہ یہ بیماری تب ہی لاحق ہوئی ہے جب پسیلوں کے ساتھ پسیلوں پر استرا کرنے کی بجلی کے اندر بھی راحت ہو چکی ہے۔ ظاہر ہے بیماری خطرہ سے باہر نہیں ہے۔ تیسرے یہ کہ علامات کی وجہ سے طاقتور اخراج کی محتاج ہے۔ درد اٹھ کر ہنسی کی ہڈیوں تک پہنچ رہا ہو تو فصد کی ضرورت ہوگی مگر پسیلوں کے سروں سے آگے نہیں بڑھ رہا ہو تو مسہل کی ضرورت ہوگی۔ پسیلوں کے اندر درد، تھوڑا ہو جائے چھین نہ ہو نیز ہنسی کی ہڈی تک پہنچے نہ ہی نیچے پسیلوں کے سروں تک آئے تو یہ ممکن ہے کہ پسیلوں کے اندر موجود کسی اعضاء کے اندر بیماری ہو، یہ بے خطر ہے۔ کسی بڑے طاق کی ضرورت نہ ہوگی۔

ذات الجنب یا ذات الارے کے مریض کو مرض مستحکم ہو جانے کے بعد کھانے وغیرہ کے اسباب کے بغیر دست آنے لگے تو یہ راہی ہے کیونکہ اس سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ جگر کمزور ہو چکا ہے لہذا کیلوں جذب نہیں کر رہا ہے یا معدہ بھی طویل مرض کی وجہ سے کمزور ہو چکا ہے بیماری کے شروع میں دست کا تا مفید ہے۔ بالخصوص جبکہ مرض کے بعد آئے۔ پیپ زدہ مریضوں کو داغنے کے بعد، چانک پیپ کا اخراج زیادہ ہو جائے تو ہلکے ہو جائیں گے۔

پیپ زدہ مریض وہی ہوتے ہیں جن کے سینوں کی فضا میں پیپ اکٹھا ہو چکی ہو۔ ان میں وہ مریض داغنے کے ضرورت مند ہوتے ہیں جن میں پیپ زیادہ ہو حتیٰ کہ منہ سے اخراج پایوس کن ہو۔ ایسے مریضوں کو نہایت سخت قسم کا ضیق تنفس لاحق ہوتا ہے۔ ضیق تنفس کی وجہ سے مجبوراً انھیں داغا جاتا ہے۔ کٹھی ڈکار والے مریضوں کو ذاتِ اجنبی تم ہوتا ہے کیونکہ کٹھی ڈکار انھیں کو آتی ہے جن کے مزاجِ بلغمی ہوتے ہیں۔ ذاتِ اجنبی نام ہے پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کے ورہ کا۔ یہ جھلی اپنی کشائفت سے باعثِ بلغمی خطہ کو کم ہی ہلاک کر پاتی ہے۔ (بقراط)

مذکورہ یون سے یہ ظاہر ہوا کہ صفراوی حضرات اس بیماری کے لئے مستعد رہتے ہیں۔

(مؤلف)

ذاتِ اجنبی سے ذاتِ الرہ ہو جائے تو ردی ہے کیونکہ ایسا تب ہی ہو گا جب ذاتِ اجنبی کی خطہ اتنی زیادہ ہو کہ سینہ اور پھیپھڑے کی درمیانی فضا حد سے زیادہ پر ہو جائے۔ چنانچہ لازمی طور پر یہ خطہ پھیپھڑے کے اندر داخل ہوگی۔ اس طرحی ذاتِ اجنبی سے ذاتِ الرہ تو پیدا ہو سکتا ہے مگر ذاتِ الرہ سے ذاتِ اجنبی پیدا نہ ہو گا کیونکہ ذاتِ الرہ سخت ہے تو مریض کا گلا قبل اس کے کہ بیماری کا اثر سینہ میں پہنچے گھٹ جائے گا۔ اسی طرح اگر ذاتِ الرہ کی خطہ تھوڑی ہے اور کمزور ہے تو مریض تھوڑی لمبائی کے ذریعہ اسے خارج کرے گا۔

پیپ زدہ مریضوں کو داغنے کے بعد پیپ صاف سفید خارج ہو تو یہ سہل امتی اور بدبو دار سیاہ خارج ہو تو ہلاکت کی علامت ہے۔ (بقراط)

یہ بات ہر پھوڑے کے باب میں لازم ہے، صرف سینہ ہی کی حد تک نہیں بلکہ تمام اعضاء کے سلسلہ میں یہ عام قانون ہے۔ یہاں پیپ زدہ لوگوں کا اضافہ کیا گیا ہے جن کے سینوں کی فضا میں پیپ اکٹھا رہتی ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے باب میں کی کا استعمال قدیم طباء کا معمول رہا ہے۔ (جالینوس)

ذاتِ اجنبی اور ذاتِ الرہ کی بیماریوں میں ردی ہونے کی علامات حسب ذیل ہیں

۱۔ سیاہ تھوک ۲۔ نہایت سرخ تھوک ۳۔ جھاک ۴۔ دار تھوک ۵۔ بدبو دار تھوک ۶۔ شدید درد ۷۔ سوء تنفس کے ساتھ مشکل کے ساتھ تھوک کا اخراج۔ (جالینوس)

ذاتِ اجنبی اور ذاتِ الرہ اور اسی جیسی بیماری میں امتلائی علامت ظاہر ہوتی رہی ہو تو موسم بہار میں فصدِ یادہاء کے ذریعہ استفرغ کریں۔ خواہ جسم کے اندر امتلائی کیفیت بظاہر موجود نہ ہو۔

شومہ کے مریض میں فصد متورم پہلو کے محاذ میں کھولی جائے تو اس کا فائدہ بہت ہو گا مگر مقدم مرض کے مقابل ہاتھ میں فصد کرنا پوشیدہ فائدہ رکھتا ہے، یہ فائدہ ایک زمانہ کے بعد ظاہر ہو گا۔ (جالیئوس)

ذات الجنب کا مریض پیپ تھوکتا ہو اور چودہ دنوں کے اندر شغلیاب نہیں ہوتا تو اس کے پھیپھڑے کے اندر پیپ جمع ہو جائے گی اور سل کا شکار ہو کر فوت ہو جائے گا۔ (جالیئوس)

بات یوں نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ ذات الجنب کا مریض اخراج کے ذریعہ صاف نہ کیا جائے تو پیپ میں جٹلا ہو جاتا ہے۔ پیپ ہونے کی صورت میں یا چالیس دن تک سچھہ نہ کرنے کی شکل میں پھیپھڑہ ازخمی ہو جائیگا۔ (مؤلف)

جس مریض کے حجاب حاجز میں غلیظ ورم ہو اور اس کا اخراج یا کسی سبب کے غائب ہو تو وہ ورم پھیپھڑے کی جانب منتقل ہو جاتا ہے اور مریض سات دن سے پہلے مر جاتا ہے۔ ذات الجنب اور ذات الرہ کے مریض کا شکل چنے کے توپے کی طرح ہوتا ہے کیونکہ یہ قوت طبعی کی موت کی علامت ہے۔

شفاخانہ میں ایک ایسے بچے کو شیخ ہو گیا جسے ذات الجنب تھا۔ ذات الجنب پختہ ہو چکا تھا۔ پیپ کا اخراج بہ آسانی ہو رہا تھا مگر وہ مر گیا۔ اخراج چونکہ بہ آسانی ہو رہا تھا اس لئے ہمیں اس کے بچ جانے کی امید تھی۔

ذات الجنب اور ذات الرہ کزاز کا ہو جانا ممکن ہے۔ (جالیئوس)

ذات الجنب کی علامات حسب ذیل ہیں :

تیز بخار، پسلیوں کے اندر جھپٹن جو ہنسی کی ہڈی اور پسلیوں کے سروں تک پہنچتی ہے، تنفس، شروع میں خشک کھانسی پھر جھائے وار شے کا اخراج جو پیپ کی جانب مائل ہوتی ہے۔ بیمار پہلو پر سونہ سکن، بے خوابی، زبان میں خشکی اور کھردرا پن، درد بڑھ جانے کی صورت میں ہاتھ پیر ٹھنڈے، رخسار کی ہڈیاں اور آنکھیں سرخ، رہ رہ کر پسینہ آتا ہے، پیٹ چنے جاتا ہے، کسی پہلو مریض لیٹ نہیں سکتا، بیماری بڑھ جانے کی صورت میں تنفس تیز، اور پسلیوں کے سرے پھیل جاتے ہیں، نبض مختلف ہوتی ہے۔ خارج ہونے والے شے سیاہ یا گلابی رنگ کے مشابہ یا بدبودار ہوتی ہے۔ تنفس سخت ہو جاتا ہے۔ بعض اطباء کا قول ہے کہ بائیں پہلو میں ورم ہو گا تو قلب سے قربت کی وجہ سے تنفس نہایت سخت ہو گا بعض کا یہ قول ہے کہ، اپنے پہلو میں بیماری ہونے پر تنفس زیادہ دھواں ہو گا۔ کیفیت پیپ کے مجتمع ہو جانے کی جانب منتقل ہو جاتی ہے تو نہ کورہ اعراض ساکن ہو جاتے ہیں مریض میٹ گدی کے مل سوتا ہے، ہاتھ پیر گرم ہو جاتے ہیں اور رخسار کی ہڈیاں سرخ ہو جاتی ہیں۔ (جالیئوس)

تجربوں کی روشنی میں:

تیز بخار، تھکی تھکی، ذات الجنب اور ذات امرہ میں نکلنے والے مادہ کا ٹھکانا عام ہے۔ جیجین کا درد بھی پسلیوں کے اندر ہونے لگے اور نبض کے اندر صلابت پیدا ہو جائے تو یہ ذات الجنب ہو گا۔ اسی کے ساتھ نبض کے اندر نرمی یا عدم صلابت پائی جائے، انتصابی تنفس ہو، مریض کو ایسی تھکی محسوس ہونے لگے جیسے اس کا گھٹ گھٹ جائے گا تو یقین کریں کہ یہ ذات امرہ کی بیماری ہے۔ (جالیئوس)

ذات الجنب میں ورم سطر اوی ہو تو نرم قسم کے آتش اخراج انھیں ملے۔ اس کی وجہ سے فساد عقل ہو جاتا ہے۔ ورم بقی ہو گا تو بخار زیادہ نرم اور سائیں ہو گا۔ بخارات مرطوب اور روشنی انھیں ملے، خیند اور بے خوابی دونوں ہوں گی۔ (جالیئوس)

کوئی ایسا مریض جس کی نبض بیکہ صلب رہی ہو حتیٰ کہ صلابت کے سبب ذات الجنب کے مریضوں کی نبض سے بھی زیادہ صغیر ہو گئی ہو اسے موت سے نجات پاتے نہیں دیکھا۔ (جالیئوس)

فساد عقل، پسلیوں کو استر کرنے والی تھلی کے ورم کے مقابلہ میں ورم نجاب سے زیادہ ہوتا ہے۔ یونکہ جو عصب اس سے متصل ہو تا ہے وہ اس سے زیادہ قریبی تھلی رکھتا ہے۔ (جالیئوس)

پہلو میں گہرا درد ہو تو زیادہ تر پچھلے لگانے کے بعد ہوتا ہے۔ بہت درد کے بعد ورم نہ ہو گیا ہو اور ابھی طرح پورے جسم کا استفادہ کر لیا گیا ہو۔ اس عمل کے بعد پچھلے لگانے کی افادیت بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ یونکہ اس سے مرض پسلیوں پر استر کرنے والی تھلی سے دور ہو جاتا ہے اور کھینچ کر جلد کی جانب آ جاتا ہے اور اس طرح ہمارے نقل جاتا ہے۔ اس گوشہ میں پھونپنے کے بعد اسے تحصیل کر دینا ممکن ہو جاتا ہے پھر بھی باقی رہے اور تحصیل نہ ہو سکے تو بھی ان مقامات کے نرم ہونے کی وجہ سے ورم ہو گا۔ حالہ وازیں یہاں اعصاب بھی کم ہوتے ہیں جبکہ پسلیوں کے درمیان اعصاب زیادہ ہوتے ہیں۔ نیز اس سے بھی یہ مرض بڑی سے دور ہو جاتا ہے۔ یونکہ ہڈیاں ورم سے مزاحمت کرتی ہیں چنانچہ اس سے درد اٹھنے لگتا ہے ویسے ہی جیسے دھن (Whitlow) میں گوشت سے ناخن کی مزاحمت ہوتی ہے اور درد تیز ہونے لگتا ہے۔ (جالیئوس)

یہ مجتمع کر لیا جائے تو زیادہ بہتر ہے، اس سے داخلی طور پر اجتہاد سے محفوظ رہا جاسکتا ہے اور ورم پھٹ کر سینہ کی فضا میں پیپ داخل نہیں کر سکتا۔ (موسف)

پچھنے سے اور اس بات سے زیادہ سفید کوئی اور یہ نہیں ہے کہ یہ کثرت سے کرنے کے بعد مقام درد کو خط ہر میں نرم کر لیا جائے تاکہ غلط کو یہ دن کی جانب جذب کیا جاسکے اسے انجام دینا کوئی

معمولی بات نہیں ہے۔ اسی طرح میرا یہ خیال بھی ہے کہ جو چھوڑے تجویزوں پر ہوتے ہیں انہیں باہر کی جانب ممکن حد تک چھوڑ دیا جائے۔

ذات الجنب میں سب سے کمزور حالت وہ ہوتی ہے جس میں اخراج مادہ نہیں ہوتا۔ (جائینوس) ایسا قلت غذا کے باعث ہوتا ہے نہ کہ اتفاقی طور پر۔ اسے اس طرح سمجھا جاتا ہے کہ اس کے ساتھ کوئی درد نہ ہو اور نہ ہی مرض کے اعراض کی کوئی مقدار موجود ہو۔ مرض کے اعراض زیادہ ہوں انہیں نہ ہو تو یہ عدم تکلیف کی وجہ سے ہوتا ہے نہ کہ بیماری کے ضعف اور قلت کی وجہ سے۔

(سوال)

”بزاق“ جو گول شکل اختیار کر لیتا ہے فساد ذہن کا پتہ دیتا ہے۔ گول شکل اس لئے اختیار کر لیتا ہے کہ اخلاط کے اندر گاڑھا پن اور لسی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر قصبہ رے میں اس کا اجتماع ہو جاتا ہے۔ سبب فاعلی اس کا یہ ہے کہ مذکورہ مقامات پر حرارت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ میرا مشاہدہ ہے کہ جب یہ پیدا ہوتا ہے اور عرصہ تک موجود رہتا ہے تو سہل کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ خطی علامات کے ہمراہ ہوتا ہے تو فساد ذہن کا پتہ دیتا ہے۔ تب ہوتا ہے تو اس پر اعتماد نہ کریں۔ نیچے کی رگوں میں پیپ پڑ جائے تو ذات الجنب اور ذات ادر سے آدمی محفوظ رہتا ہے۔ (جائینوس)

ذات الجنب کے اندر درم ہو، ہائیں ہر سخت ہر تنفس اور کرب ہو پھر فساد عقل بھی لاحق ہو جائے تو مریض چوتھے دن انتقال کر جائے گا۔ بیماری کے اندر مریض کا سونٹ اور ناک کا کنارہ سبز ہو جائے اور پیشاب بیماری کے شروع میں سخت سرخ ہو تو ناک کے سبز ہونے ہی مریض مر جائے گا۔ موت جیسے یا ساتویں دن واقع ہوگی۔ ذات الجنب کے ساتھ سخت غشی ہو اور مسلسل اس کا حملہ ہو تو یہ کیفیت مہلک ہے۔ (یہودی)

ذات الجنب سے بوزحمہ بالعموم مر جاتے ہیں کیونکہ ضعف قوت کے باعث اخراج کے اذیہ وہ خلط کا تھپہ کرنے سے عاجز ہوتے ہیں۔ ذات الجنب خالص میں ورم ان اعضا کے اندر ہوتا ہے جو داخلی طور پر پسیلوں سے چپکے ہوتے ہیں، سب سے زیادہ ورم ان مریضوں کو ہوتا ہے جنہیں یہ بیماری صفر کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔ سب سے زیادہ سخت بیماری وہ ہوتی ہے جو نچلی میں تاخیر کرتی ہے۔

ذات الجنب میں پیش آنے والے نمانوس خراب اعراض حسب ذیل ہیں:

عقل، زبان کی خشکی، بے توجہی، فساد عقل، اختلاج قلب۔

ایسی حالت میں مناسب طریقہ سے ان اعراض کا مقابلہ کریں۔ یہ ضروری ہے۔ (اھرن)

ذات الجنب سے ہمراہ مسلسل بخار، ہنسی کی ہڈی اور پسلیوں کے سروں تک درد، کھانسی، دشواری تنفس، اور پسلیوں کے نیچے سخت چبھنے والا درد ہوتا ہے۔ یہ تمام اعراض درمہجدہ میں بھی ہوتے ہیں۔ اہستہ ذات الجنب میں درد چبھنے والا اور نبض صلب ہوتی ہے۔ جگر کی بیماری میں جو کھانسی ہوتی ہے اسی میں اخراج مادہ کبھی نہیں ہوتا۔ شہد کی حالت میں شروع میں ایسا ہوتا ہے درمہجدہ میں چہرہ نہایت زرد اور خراب ہوتا ہے۔ درمہجدہ اور پسلیوں پر چسکنے والے عضلات کے اندر باہر سے ہوتا ہے تو ذات الجنب غیر صحیح ہوتا ہے۔ اس حالت میں کھانسی، ہچکلی، اور صلب نبض نہیں ہوتی۔ دبانے پر درد ہوتا ہے۔ تحصیل نہیں ہوتا تو اس کا سر باہر نکلتا ہے۔ اس وقت آپریشن کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ کیفیت ذات الجنب خاص میں کبھی نہیں ہوتی۔ ذات الجنب کا چوڑا اندر کو پھونکتا ہے۔

درد ہنسی کی ہڈی تک پہنچتا ہو تو فصد کر دینا اوی ہے مگر پسلیوں کے سروں کے نیچے تک جارہا ہو تو مسہل دینا چاہیے۔ تا تجر بہ کار اہلہ ایسے تمام مریضوں کو خراب کر دیتے ہیں یہ تو تک اسحال سے جو اضطراب اور بے چینی پیدا ہوتی ہے اس سے وہ ڈر جاتے ہیں۔ ضعف قوت سے سبب فصد اور اسحال نہ ہونے کے تو ایسے مسہل حقے استعمال کریں جن سے اندر حدت ہو، پھر ماء الغسل اور ماء شعیہ میں حتی کہ بھاری میں انحطاط آجائے۔ انحطاط پر مذکورہ اشیاء میں کراٹ اور فوڈنج شامل کر کے پکالیں۔ تخم نرجس مرہ شہد چنائیں، پہلو میں شدید درد ہو تو روغن، انخلہ، گرم دھیموں اور گرم پانی کی جگہ کریں۔ شہد نیم گرم روغن نمکین پانی اور دریا کے پانی میں اوان ڈبو کر رکھیں۔ اس "ان" پر بہت چھڑک لیں یہ وہ منہ استعمال کریں جو پانی کے ہمراہ زور سے تیار کیا جاتا ہے۔ پانی کے اندر یاونہ، تخمیں اور تمام مریخی اور محصل ادویہ شامل کرنی گئی ہوں۔ مریضوں کو چودہویں دن تک صرف ماء اشعیہ یا ماء الغسل دیں اس کے بعد باہر، حب القرعیں اور شہد سے تیار کر دیا اسی جیسے مضط و ملین عوق پن میں۔ رات میں مہد کے اندر دو گولیاں رکھیں جو کھانسی کے لئے تیار کی جاتی ہیں۔ چربیوں، لہاؤں اور تھنوں جیسے نرم منجھات کا منہ مقام ناف پر رکھیں۔ بے خوابی ہو تو عوق خشک استعمال کریں۔ چودہویں دن چاند لگائیں۔ تھادیہ میں افاقہ پیدا کریں حتی کہ مریض میں انحطاط واضح طور پر آجائے۔ اس کے بعد مریض کو حمام کرائیں۔ ٹھنڈے پانی سے پر سیاہ کرائیں۔ تھادیہ میں تھوڑی خلطت پیدا کریں۔ (یعنی کھانے پینے کی اشیاء میں ذرا موٹی غذا میں دیں) چوڑا ہڈھ کر پیپ پیدا کرے تو اس کا علاج وہی مذکورہ بالا ہے۔ پہلو میں ریاحی درد بخار کے بغیر ہو تو محلل ریاح ادویہ استعمال کریں۔ (دوس)

فصد کر کے جسم کو صاف کر لیں اور پھر مقام درد پر چھ لگادیں تو لوری شفا کا حیرت انگیز منظر دیکھیں گے۔ کسی اور علالت کی ضرورت محسوس نہ کریں گے۔ درد بالکل جاتا رہے گا۔ تجر بہ سے یہ

علاج مفید پاکر آرمینیا کے غیر طبیب حضرات تک نے اس پر اعتماد کیا ہے۔ مرفی ضادوں اور تنکید کا بھی یہی اثر ہے۔ تنکید سے درد میں اضافہ ہو تو اسے استسما نہ کریں کیونکہ جسم میں استسما کی کیفیت ہوگی۔ غذا میں ماء المعسل پر اکتفا کریں۔ اس سے زیادہ مفید اور کوئی شے نہیں ہے۔ بنی راسبالی قسم کا سو تو ماء الشعیر دیں۔ بے خوابی زیادہ ہو تو تھوڑا خشک شہد، یوں در نہ دیں کیونکہ اس سے اخلاط میں دشواری پیدا ہوتی ہے۔ ایسے مریضوں کے لئے ماء الشعیر عمدہ پکا ہوا ہونا چاہئے۔ نل بید کرنے والی چیزیں بھید مضر ہیں۔ عصا کا بادام اور روئی کے چھپکے ضعف کی حاست میں دیں۔ انار سے پرہیز کریں کیونکہ سینہ کے لئے خراب ہوتا ہے۔ نیز تمام سرد چھوڑ دیں اور ٹھنڈے پانی سے پرہیز کریں۔ مذکورہ حاست کے ساتھ دست آرہے ہوں تو فصد نہ کریں، شکر کا علاج کریں حتیٰ کہ، مستوں کا آئنا بند ہو جائے۔ ذات الجنب خاص میں جس کے ساتھ بخار ہو فصد اور نرمی سے استسما کے درجہ تکمیل لازم ہے۔ غیر خاص میں مقامات مدفوع پر زفت کے ذریعہ غبار رکھ کر، شکر کریں، چھپکے لگا میں تاکہ پھوڑے کو یہ دنی جانب کھینچ لیں، نیک کرنب جدا کر چربی میں گوند لیں، اور ضاد کریں۔ (اسکندر)

دیسپ کے خراج میں دشواری ہو تو تنکید اور انطوں زیادہ کریں۔ (شمعون)

ذات الجنب میں درد بھید کم ہو اور مریض خوں جیسی چیز خارج کر رہا ہو تو یہ جائز ہے کہ فصد نہ کھو میں کیونکہ یہ دیگر دوسرے علاجوں کے ساتھ چلتی ہے۔ (جالیئوس)

ذات الجنب اور کھانسی کے لئے مفید ضاد کا نسخہ۔

پیرا پیرا سرخ، گلاب کا آبی، بکری کا آبی، زوفانے تر، نیز حتم ستان، حلبہ، مانخونہ، ٹھنسی، کلی نورستہ، خربازہ، آرد رجز، شہد کپڑے سے چھانا سو اپانی اور روغن شینہ یا روغن زکس میں ابر ہفتی ہو پانچ ایک، جھگی پر طلاء کریں اور پہلو پر رکھیں۔ خارج ہونے والا دوا صاف سفید ہو اور اس میں خوں شامل ہو تو ارا کا سبب خوں ہوتا ہے۔ (تیاوق)

بقا کا قول ہے کہ جب میں درد ہو اور مریض فسل کی ہڈی میں کسی طرح کا ٹرمسوس نہ کرے تو خربازہ اور بکری کے ذریعہ شکر کو نرم کریں۔ (جالیئوس)

یہ دوا ایک ڈہر ہے (۱)۔ (مؤلف)

(۱) مذکورہ استسما ہوا ہے۔ چونکہ اس سے دوا کو کہتے ہیں جو جسم کو نرمی کر دیتا ہو۔ مثلاً سقویا شہر، مدینہ، اس کی سات قسمیں ہیں۔

ذات الجنب اور درد جگر میں فرق:

پسیلوں کے اندر درد اور کھانسی ہو تو کوئی ضرورت نہیں ہے کہ یہ ذات الجنب ہو۔ البتہ اس کے ساتھ رتلمین مادہ بھی خارج ہو تو ذات الجنب ہو گا۔ اخراج مادہ ہو تو ممکن ہے کہ ذات الجنب میں رتلمین نہ ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ ورم جگر ہو کیونکہ جگر کی ذریعوں میں جب تذبذب پیدا ہوتا ہے تو جاب، پسیلوں اور ان کی جملی سب کے اندر درد ہونے لگتا ہے۔ مگر ذات الجنب میں نبض صلب ہوتی ہے جو ورم جگر کی نبض جیسی نہیں ہوتی۔ ذات الجنب میں ورم جگر کی طرح شہم سے نہیں ابھرتی۔ شہم سے کوئی چیز بہہ رہی ہو تو اس کے بعد غائب اور محسوس نہ ہو گا۔ حراق کوٹھوس، اگر یہ بات ہو تو ورم جگر ہو گا۔ اُترنے ہو تو ہو سکتا ہے کہ ورم صلبہ میں مویجے پیچھے کی پسلیاں ڈھانکتی ہیں، کچھ مریضوں کا تنفس بچھڑا ہوتا ہے دیکھیں کہ پسیلوں کے گوشہ اور ہنسی میں کوئی بوجھل لگتی ہوئی چیز تو مریض محسوس نہیں کر رہا ہے کیونکہ ورم جگر، حجاب پر سب کے دباؤ پڑنے سے پیدا شدہ تنگی تنفس کے باعث بھی لاحق ہو جاتا ہے۔ ذریعوں کے درد اور دغدغہ سے کھانسی کی تحریک ہوتی ہے چنانچہ شروع میں یہ حالت ذات الجنب سے مشابہ ہو جاتی ہے۔ عرصہ گزرنے کے بعد انکشاف ہوتا ہے کیونکہ ورم جگر میں زبان سیاہ یا سرخ ہوتی ہے اور ذات الجنب میں مادہ کا خراج ہوتا ہے۔ (ابن سرائون)

جگر کے رنگ، غذائی تدبیر اور درہ کی نوعیت سے فرق قائم کرنا ممکن ہے۔ ورم جگر میں رنگ خراب ہوتا ہے، غذائی تدبیر مولد مواد پر ہی ہوگی، درہ دھ سے زیادہ اور بوجھل قسم کا ہو گا۔ ذات الجنب میں رنگ سرخ ہو گا کیونکہ یہ بیماری ان لوگوں میں زیادہ ہوتی ہے جو شراب پیتے ہیں اور جن میں خون زیادہ ہوتا ہے، درد سخت جھپٹنے کے ساتھ ہو گا۔ سانس لیتے وقت درد زیادہ سخت ہو جائے گا۔ (مؤلف)

ذات الجنب کے بارے میں:

ذات الجنب صحیح اور غیر صحیح ہوتا ہے۔ صحیح وہ ہوتا ہے جس میں ورم داخلی طور پر پسیلوں سے چپکے دانی جملی میں ہوتا ہے غیر صحیح وہ ہوتا ہے جس میں ورم پسیلوں کے مابین عضلات کے اندر ہوتا ہے۔ دونوں میں فرق یہ ہے کہ ذات الجنب صحیح میں درد تیز چپکے دانی ہوتا ہے کیونکہ ورم جملی کے اندر ہوتا ہے۔ ذات الجنب غیر صحیح میں درد چپکے والا اور تیز نہیں ہوتا بلکہ تڑپ ہوتی ہے کیونکہ یہ ورم جملی کے اندر نہیں گوشت کے اندر ہوتا ہے، نیز ذات الجنب صحیح میں درد بوجھل قسم کا ہوتا ہے، غیر صحیح میں تڑپ پسیلوں کی کسی ایک جگہ پر مستقل ہوتا ہے۔ صحیح میں نبض بچھڑا اور منشاری

ہوتی ہے۔ غیر صحیح میں صلابت نہیں ہوتی۔ علاوہ ازیں کھانسی کے ساتھ مادہ بھی خارج ہو رہا ہو تو یہ ذات الجنب صحیح ہے۔ مادہ خارج نہ ہو تو یہ غیر صحیح ہو گا۔ انگیوں سے مقام ماؤف چھونے پر درد ہو تو ذات الجنب غیر صحیح ہے، درد نہ ہو تو صحیح ہے۔ مادہ کی پہچان رنگ سے ہوگی۔ اس کی لہائی اور چھوٹائی کی پہچان اخراج مادہ کی تیزی، سستی، پتے پن اور گازھے پن سے ہوگی۔ اسی طرح ذات الجنب کے اعراض یعنی بخار، چھین کا درد اور تنگی تنفس ذات الجنب صحیح میں زیادہ سخت ہوگی۔ بالخصوص جبکہ مریض کا متقیہ نہ ہو گا تو اسے سل کی بیماری ہو جائے گی۔ میراخیل ہے کہ بیماری ابتدائی مرحلہ میں ہو تو مخافہ میں قصد کھول دی جائے۔ مادہ کا استفراغ ہو جانے کے بعد خود ماؤف پہلو کی جانب کھولیں۔ درد جگر اور ہنسل کے گوشوں میں بھونچ رہا ہو تو قصد اور نیچے اتر رہا ہو تو مسہل استعمال کریں۔ اس کے بعد عناب، سپتال، انجیر، خشکاش، کیترا، بنفشہ غربی اور روغن بادام کا جو شانہ صبح کو پلائیں۔ مریض بہتر حالت میں آجائے تو ماء العسل دیں۔ اس طرح کھانسی کے اندر تسکین بھی ہوگی اور مادہ بہ آسانی خارج بھی ہو گا اور حرارت کے اندر سکون بھی ہو گا۔ چوتھے، یا چھٹے یا اس کے یک بجگ دنوں کے بعد جو شانہ کے اندر اصل اسوس، اور پر سیاہ شاں ڈال دیں تسکین طبع کی ضرورت محسوس ہو تو بنفشہ جوش دیگر اس میں خیار شہد اور قانینہ المائیں اور مریض کو دیں۔ زیادہ مشکل ہو تو نرم حقہ دیں بالخصوص جبکہ درد نیچے کی جانب پھیل رہا ہو۔ سینہ شمع مصفی، روغن بنفشہ اور ستیراکی قیر و طی ملیں۔ ستر میں جب تک مکمل ہو جائے، حرارت اوپر آجائے تو ماء العسل پلائیں۔ سینہ پر بابونہ، نع عظمی، بنفشہ، آرد جو، روغن حل کا ضاد رکھیں۔ غذا میں پیاز کی اٹھ اسے لیکر آخر تک نیم گرم مرطوب اشیاء دیں تاکہ نچ اور اخراج مادہ میں مدد ملے۔ سخت بخار نہ ہو تو شہد شامل کر لیں۔ شدید بخار کی صورت میں قانینہ، روغن بادام شیریں، باب السعاس میں نہ کورہ سیزیوں کے ساتھ آپ بخالہ (سیوس گندم کا پانی) شامل کریں۔ شراب ریخانی اور اس جیسی دوسری شراب استعمال نہ کریں۔ زیادہ سے زیادہ پانی کے ساتھ ماء العسل دیں۔ حرارت اور حدت ہو تو جلاب اور شربت بنفشہ استعمال کریں۔ سخت درد اور بے خوابی ہو تو شربت خشکاش دیں۔

اخراج مادہ شروع ہو گیا ہو تو شربت خشکاش استعمال نہ کریں کیونکہ یہ مانع ہے پھر اس سلسلہ میں بحد رائی ہے۔ جگر قلیل الحس ہو جا ہے۔ تنگی تنفس اور بخار کے ساتھ پسلیوں کے اندر دردناک حد تک سخت چھین بھی ہو تو یہ درد ذات الجنب کا ہو گا کیونکہ درم سہد میں درد محض سخت ہوتا ہے۔ (مؤلف)

پسلیوں کے مابین عضلات کے اندر درم جار ہو تو مریض کو دردناک نہیں محسوس ہوگی کیونکہ

یہاں نبض کی حرکت محسوس ہوتی ہے اگر یہ نبض اور تڑپ زیادہ تیز ہوگی تو ہپیپ پڑے بغیر نہیں رو سکتی لیکن ورم پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کے اندر ہو گا تو تڑپ محسوس نہ ہوگی کیونکہ یہاں شریانیں کشادہ ہوتی ہیں اور دبتی نہیں ہیں۔ (جالینوس)

ذات الجنب کا ذب کی مخصوص علامت اس کے مدد اور پتھ نہیں ہے کہ کھانسی نہیں ہوگی۔ تاہم چونکہ ایسی صورت میں ذات الجنب صحیح بھی ہو سکتا ہے، جو پختہ نہیں ہوتا اس لئے کھانسی نہیں ہوتی۔ اس لئے بقیہ تمام علامات کو دیکھ کر فیصلہ کرنا چاہئے یعنی پسلیوں پر دبا کر اور دیگر مذکورہ علامات کے درجہ پہچان کریں۔ دوسرے یہ کہ ذات الجنب کا مرض شدت اعراض میں مساوی نہیں ہوتا۔ کہیں بچہ سخت بخار ہوتا ہے کہیں شدت کی چھین ہوتی ہے بخار کم ہوتا ہے کسی میں کھانسی سخت ہوتی ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ شدت اعراض کو دیکھ کر مرض کے مقابلہ کے لئے دلیل فراہم کریں۔ کچھ حالتوں میں طاقت گری ہوئی ہوتی ہے لہذا ان میں کئی بار تھوڑی تھوڑی غذا دیے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح پر کہ اخراج مادہ میں دشواری پیدا نہ ہو سکے۔ (جالینوس)

مادہ خارج ہو رہا ہو تو ذات الجنب کا بخار دسہ طاقت پر ہوتا ہے۔ طاقت کمزور ہوگی تو مریض کچھ بھی خارج نہ کر سکے گا اور مادہ پختہ ہو گا تو اسکی وجہ سے اس کا گلہ ٹھٹ جائے گا۔

اس کی مثال ہم نے اپنے بھائی حامد بن عباس حامل میں دیکھی ہے۔ وہ پختہ مواد خارج کر رہے تھے۔ یہ شخص اصل میں کمزور اور خراب مزاج کا تھا۔ اطباء کو ایک زمانہ کے بعد ہی معلوم ہوا کہ اس سے ذات الجنب ہے کیونکہ وہ روز و معدہ اور ہلکے کا شکار تھا ذات الجنب کا علم ہوتے ہی انہوں نے دستور کے مطابق انجانے میں فصد کھول دی، چنانچہ وہ فوت ہو گیا۔ میں نے فصد نہ کھولنے کا مشورہ دیا تھا کیونکہ مجھے نبض بچہ کمزور نظر آئی تھی۔ اسے فصد کی ضرورت شروع میں تھی۔ ورم پختہ اور اخراج مادہ کے وقت غذا بچہ نچانی ضروری تھی تاکہ طاقت میں اضافہ ہوتا۔ فصد کی ضرورت نہ تھی کیونکہ مریض کی سلامتی اس وقت اسی بات میں تھی کہ کثرت سے مادہ کا اخراج ہو جو سخت طاقت سے بغیر ممکن نہ تھا۔ (مؤلف)

ذات الجنب میں سکجین بالکل سخر میں دینی چاہئے کیونکہ اس وقت کھانسی کے اندر تحریک غلط کو توڑنا اور اخراج مادہ مقصود ہوا کرتا ہے۔ شروع میں جہاں تسکین کی ضرورت ہوتی ہے سکجین نہیں دینی چاہئے کیونکہ یہ کھانسی کو تحریک دیتی ہے۔ (جالینوس)

ساتواں باب

ذات الجنب کے مریض کی فصد کھولنے کا مناسب وقت

پیش نامہ آئی کی فصد "نہوین" ان کھوئی گئی اور بہ کثرت خون حسب ضرورت خارج کر دیا گیا چنانچہ درد میں کمی ہو گئی۔ خشک سانس "سے" گئی حد تک کی ابتدا سے "نہوین" دن ہوئی۔ (جالیئوس) فصد کا وقت اس بیماری میں اس وقت تک ہے جب تک تنگی تنفس اور چھین کا اندیشہ ہو نہ ہی مادہ خارج ہونا شروع ہوا ہو۔ (مؤلف)

حسین وضاح کو ذات الجنب کی شکایت ہو گئی۔ ساتھ میں پیش حرارت بخار، صفراء، خشکی، زبان خشک، تکلیف دہ لھانسی، اور تنگی تنفس لاحق تھی۔ بخار بیکرد تیز تھا۔ اعراض سے سے ہونے لگے تھے۔ بہت عقل اور خارج ہونے والا مادہ بہتر تھا۔ یونکہ مادہ عمدہ اور پختہ تھا۔ اس کے اندر سرخی تھی۔ میں نے اس کی فصد کھول دی اور ماء الشعیر، عاب اسفنج اور تبخیر کا استعمال۔ زمر قرار دیا چنانچہ اس بیماری سے چودہویں دن مکمل طور پر باہر آیا۔ لوگوں کو حیرت ہوئی۔ وجہ یہ تھی کہ مریض اچانک بیماری کی گرفت سے آزاد ہو گیا تھا۔ ساتویں دن اسے پر قات ہو گیا تھا۔ (مؤلف)

ذات الجنب کوئی طاق قبول نہ کرے۔ نہ اخراج مادہ سے تکمیل ہو اور پیپ کار جتن رکھتا ہو تو میرے مشاہدہ کے مطابق چودیس دن کے اندر پیپ پڑ جائے گی۔ علامت یہ ہے کہ شدت بخار اور چھین ہوگی۔ مادہ کا اخراج نہ ہوگا۔ ان باتوں کے ساتھ مریض بیکرد قنور ہو تو دوسری چیزیں بلکہ پیپ جمع کرے گا۔ تکلیف دہ پیپ کی علامت یہ ہے کہ شدت کا بخار اور چھین ہوگی حتیٰ کہ پیپ مکمل طور پر جمع ہو جائے گی تو بخار اور چھین میں سکون ہو جائے گا۔ اس وقت بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ وہ پھٹ کر خارج ہو۔ علامت یہ ہے کہ اس حالت میں کچلی، تنگی تنفس، اور نبض کے اندر تنگی ہوگی۔ کبھی مٹتی ہوتی ہے بشرطیکہ چوڑا بڑا ہو۔ پھوڑا پھٹ کر سینہ کی فصد میں پیپ داخل کرے گا تو اس وقت پیپ کا

اخراج منہ کے ذریعہ ہوگا۔ پیپ زیادہ ہو اور طاقت کم تو مریض مادہ خارج نہ کر سکے گا بلکہ گلا گھٹ کر مر جائے گا۔ علامت یہ ہے کہ مریض پھوڑا پھٹنے کی علامت کے بعد کچھ بھی منہ سے خارج نہ کرے گا، تنفس سخت سے سخت ہوگا۔ مواد کا اخراج ہوگا تو متواتر ہوگا، مریض مواد کی قے بھی کرے گا اور بچ جائے گا ورنہ سل میں مبتلا ہو جائے گا۔ علامت یہ ہے کہ رنگ سرخ، تنفس مسلسل اور انتہائی کیفیت ہوگی۔ یہ فساد کی علامت ہے۔ جو پھیپھڑے کو لاحق ہو جائے گا۔ پھوڑا پھٹنے کے بعد اس طرح کی کوئی بات رونہ نہ ہو بلکہ مادہ کا اخراج ہو، مریض افادہ محسوس کرے، تنفس میں کشادگی ہو، حرارت اور پیاس میں سکون ہو جائے تو مریض بچ جائے گا، پھیپھڑے کے اندر کوئی آفت پیدا نہ ہوگی۔ (مؤلف)

سخت اور دشوار ذات الجنب میں درد پیچھے سے پردہ شکم تک اور اوپر سے منہ کی ہڈی تک پہنچتا ہے اور ماؤف ہاسلیوں کے اندر منتقل ہو کر محفوظ پسینوں تک جاتا ہے۔ (المؤلف)

شکل تنفس، تڑپ اور چہن میں جتنی شدت ہو اسی قدر فصد کا قصد کریں اور یہ باتیں جس قدر کم ہوں نیز بخار کی انتہائی شدت موجود ہو تو فصد سے اسی قدر گریز کریں۔ انتہائی بخار جسم سے بہت ساری چیزوں کو تحلیل کر دیتا ہے اور طاقت کو تیزی سے زائل کر دیتا ہے۔ شدید انتہائی کیفیت موجود ہو تو پلانے کے لئے سب سے عمدہ چیز عناب، سپستان، اصل اسوس ہے، انہیں جوش دیکر صبح سے پلائیں۔ اس کے بعد صبح میں، ماء الشعیر دیں۔ حرارت ہو اس میں انجیر شامل کر دیں۔ اس کے ساتھ مربی بنفشہ دیں۔ دست آجائے تو رات میں خیار شہر، سپستان، یارب اسوس کے جوشاندہ میں ملا کر دیں۔ مریض کے منہ میں ترنجبین کے ٹکڑے، سکر تجازی، یترارب اسوس خالص رکھیں طاقتور اسپال کی ضرورت محسوس کریں تو بنفشہ، اصل اسوس، خیار شہر اور ترنجبین لیں۔ بنفشہ اور اصل اسوس کو جوش دیکر اس میں بقیہ دونوں دواؤں کو ملا کر استعمال کریں۔ یہ نہایت عمدہ نسخہ ہے۔ اس سے بھی طاقتور نسخہ حسب ذیل ہے۔

نسخہ :

اصل اسوس ۳۵ گرام، بنفشہ ساڑھے سترہ گرام، ۸۰۰ گرام پانی میں اتنا جوش دیں کہ ۴۰۰ گرام رہ جائے۔ پھر اس میں فلوں خیار شہر ساڑھے چوبیس گرام، اور ترنجبین ۳۵ گرام ملا کر پلائیں۔

ضرورت ہو تو اس میں تڑپ بھی شامل کر سکتے ہیں۔ (مؤلف)

درم جگر کی جامع علامات جو کسی حال میں ملگ نہیں ہوتیں۔

درد بوجھل قسم کا۔ بعض میں زبان کا رنگ تھوڑے عرصہ کے بعد بدل جاتا ہے۔ ذات الجنب

میں چھین کا درد، نبض صلب، تھوڑے عرصہ کے بعد مادہ کا اخراج، کھانسی بڑھ جاتی ہے۔ (جالیئوس)
 دونوں بیماریوں کے اندر متعلق تنفس ایک جیسی ہوتی ہے کھانسی، نہ پسلیوں کے نیچے ہونے والا
 درد۔ کو یہ ساری علامات دونوں کی مشترک ہیں۔ ضیق تنفس ذات الحجب میں زیادہ سخت ہوتا ہے۔
 نصف یوم یا ایک یوم کے اندر بڑھ جاتا ہے حتیٰ کہ سابقہ حالت سے کہیں زیادہ بڑھ جاتا ہے مگر درم جگر
 بحالہ قائم رہتا ہے۔ بڑھتا بھی ہے تو تھوڑا تھوڑا، کھانسی بھی اسی طرح زیادہ سخت ہوتی ہے، تیزی
 سے ابھرتی ہے اور مادہ کے اخراج کا باعث ہوتی ہے۔ یہ باتیں درم جگر میں نہیں ملتیں۔ درد کبھی تھوڑا
 ہوتا ہے اس لئے اشتہاد ختم ہو جاتا ہے، ہاں چھین کا ہوتا ہے۔ ذات الحجب کا امتیاز یہ ہے کہ دبانے پر
 درد ہو گا، درد جگر میں ایسا نہیں ہوتا۔ اس کا میلان باہر کی جانب ہوتا ہے کیونکہ اس میں کھانسی اور متعلق
 تنفس نہایت کم ہوتی ہے۔ (مؤلف)

شوصہ کی چار قسمیں ہیں :

۱۔ پسلیوں پر دستہ کرنے والی جھلی میں درم پیدا ہو جائے۔ اس بیماری کو ذات الحجب خاص کہتے
 ہیں۔ اس میں چھین کا درد، صلب اور فشاری نبض اور تیز بخار لازماً رہتا ہے۔ ۲۔ داخلی عضلات میں
 درم آجائے۔ ۳۔ خارجی عضلات متورم ہو جائیں۔ ان دونوں قسموں میں ٹرپ ہوتی ہے، یہ ٹرپ
 اس سانس اندر داخل کرتے وقت ہو تو اس بات کی علامت ہے کہ بیماری ان بیرونی عضلات کے اندر
 ہے جو سینہ کو پھیلاتے ہیں اور اگر ٹرپ سانس باہر نکالنے کے وقت ہوتی ہے تو بیماری سینہ کو سکڑانے
 والے عضلات کے اندر ہوگی۔ ۴۔ وہ عضلات متورم ہو جائیں جن کا مقام پسلیوں سے باہر کا ہے۔
 اس سے ساتھ جلد بھی متورم ہو جاتی ہے۔ چھوٹے پر درم محسوس ہوگا۔ (جالیئوس)

بخار، متعلق تنفس اور کھانسی دیکھ کر ذات الحجب کا فیصلہ کر دینا مناسب نہیں ہے۔ ذات جب
 در درم صدر سے مابین امتیاز کریں۔ درم جگر کا تذکرہ تو بار بار ہو چکا ہے ذات الرے میں درد پسلیوں میں
 نہیں، وسط میں ہوتا ہے، چھین نہیں بوجھ محسوس ہوتا ہے، تنفس بچہ کمزور، تنفس سے خارج ہونے والی
 مواد گرم، ذات الحجب میں کبھی سرد ہوتی ہے مگر بہت کم، رخسار کی ہڈیاں سرخ ہوتی ہیں، مرینس سرد
 ہوا کا خواہشمند ہوتا ہے بالخصوص جبکہ درم میں سرخی زیادہ ہوتی ہے۔ ساتھ خارج ہونے والا مادہ
 بالعموم بدلا ہوا ہوتا ہے، بہت ذات الحجب کے مقابلہ میں کم ہوتا ہے۔ درد سینہ کی گہرائی سے شروع
 ہو کر عظمہ القص کے گوشہ اور یہاں سے عظمہ الصلب کے گوشہ تک خبو پختا ہے۔ بخار ہوتا ہے، نبض
 موزنی چلتی ہے۔ ذات الحجب کی نبض صلب اور فشاری ہوتی ہے۔ درم حجاب کو اسی فرق سے معلوم کریں

کہ اس میں پردہ مراق اور کھینچ الٹا ہے۔ ذہنی فساد اور اعراض کے اندر شدت ہوتی ہے۔ سینہ پھینکا ہے تو درد تیز ہو جاتا ہے۔ درد اسی گوشہ کے اندر ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا امور کے درمیان فرق کرتے ہوئے ذات الجنب کی مختلف قسموں کے درمیان بھی فرق کریں۔ ذات الجنب میں خارج ہونے والے مادہ پر بالعموم جالینوس کے مطابق صفراویت اور ذات الریہ میں بلغمیت غالب ہوتی ہے۔ (مؤلف)

درد کم ہو، ذات الجنب کے اعراض تھوڑے ملتے ہوں، خارج ہونے والا مادہ دھوی ہو تو فصد کی ضروری نہیں ہوتی۔ بقیہ دوسرے علاجوں پر اکتفا کریں۔ ذات الجنب میں صفراء کو غالب دیکھیں تو فصد نہ کھولیں اسی طرح وقت سخت گرم ہو تو بھی فصد سے اجتناب کریں۔ (جالینوس)

اس کی علامت یہ ہے کہ بخار میں شدت، پیشاب میں سوزش، جسم میں خشکی اور ہڈیانی کیفیت طاری ہوگی۔ ان حالات کے اندر فصد نہ کھولیں۔ ورنہ اخلاط میں خرابی جسم کے خشک ہو جانے سے بڑھ جائے گی۔ ذات الجنب زیادہ تر برف کا پانی پینے اور طاقتور خالص شراب کے مسلسل استعمال سے اور سرد ملکوں کے اندر ہوتا ہے۔ (مؤلف)

بیماری جب پختہ ہو جائے تو غذائی طاقت بہو نچا لازم ہے۔ غذا کے اندر اتنا اضافہ کریں کہ اخراج کے ذریعہ بیمار اپنا سہیہ کر سکے۔ غذا سے سہیہ کے لئے مدد ملتی ہے۔ ذات الجنب میں مرطب اور اعتدال کے ساتھ قطع مادہ کرنے والی چیزوں کا استعمال ضروری ہے تاکہ اخراج مادہ میں آسانی ہو اس کے بعد طاقت کو بڑھائیں تاکہ مریض مواد سے خود کو صاف کرے۔ یہ دونوں خوبیوں، ماء الشعیر کے اندر یکجا ہیں۔ ابھت ماء العسل ترطیب اور قطع کرنے میں اور ماء الشعیر تقویت بہو نچانے میں مؤثر رول ادا کرتے ہیں۔ ذات الجنب میں نفاخ چیزوں سے پرہیز کریں بالخصوص جبکہ طبیعت کے اندر خشکی ہو، کیونکہ غذا کی وجہ سے نفاخ پیدا ہو جائے گا اور خشک فصد ریاہ کو بچنے سے روکے گا تو ایسی صورت میں پہلو کا درد بڑھ جائے گا۔ تنفس متواتر پہلو بچہ گرم، اور درد تیز ہو جائے گا۔ مرض کی انتہا میں غذا نہ بہو نچائیں کیونکہ اس وقت سینہ کے اندر سختی ہوتی ہے۔ علامت یہ ہے کہ درد میں شدت اور تسلسل ہوتا ہے، لہذا اس وقت مریض کو غذا نہ دیں۔ پیاس تیز ہو تو جواب اور سبکیں ٹھنڈا کر کے دیں۔ ممکن نہ ہو تو سرد پانی دیں۔ مریض یکبارگی بہت سارے پانی نہ پئیں۔ اس سے گل میں تاخیر ہوگی، تھوڑا تھوڑا پینے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ ورم تک بہو نچتے بہو نچتے یہ گرم ہو جائے گا۔

(جالینوس)

ورود ذات الجنب کیلئے ضاد کا نسخہ۔

اشق، زوفائے تر، جمع، بخور۔ کائیل، بکری کی ہینگی، جاد شیر، ہارزد، کندر، یہ ضاد رکھ کر دیکھیں۔ مقام سرخ ہو جائے تو پھر اس پر ایک گھنٹہ کے مزید رکھ دیں اور اس بار اس کے اندر سیٹ کبوتر، طردن اور کبریت شامل ہو (بقراط)

شومہ کے لئے ضاد کا نسخہ۔

بشہ، سیوس حواری، آرد جو چھنا ہوا آرد باقی، کھٹی، ہاوتہ، ناخونہ، ہم وزن۔ ریشمی پٹے سے چھان کر یکجا کریں پھر موم، دروغن شرق میں ملا کر ضاد کریں۔ شق کی ضرورت ہو تو اس میں کرب، بٹھی، انجیر، عصب اور حتم تان کا اضافہ کر دیا جائے۔ (قربادین قدیم)

ذات الجنب اور ذات الرز۔ سب سے کمزور وہ ہوتا ہے جس میں بذریعہ منہ اخراج مادہ نہیں ہوتا۔ (جالیوس)

جالیوس نے ایک دوسری جگہ کہا ہے "اخراج مادہ ابھی رک جاتا ہے مگر ایسا مادہ کے خراب اور دشوار ہونے کی وجہ سے نہیں ہوتا۔ لہذا وہ نول حالتوں کے درمیان فرق اختیار قائم کریں۔ عدم اخراج یا قلت اخراج کے ساتھ بیماری ہو تو نہ بخار ہو گا نہ سخت تشنگی تنفس نہ چھین وغیرہ۔ مریض کو بیماری کی پروا نہ ہوگی۔ ایک وقت اس پر ایسا بھی آپکا ہوتا ہے کہ بیماری اس کے نزدیک نہ تھی یہ تک یہ ابتدائی مرحلہ میں تھی۔ یہ حالت بیماری کے بلکے ہوئے کے باعث تھی۔ برعکس صورت برعکس حالت پیدا کرتی ہے۔

حسن امید کو ذات السب کی بیماری تھی، بیماریوں دن میں داخل ہو چکی تھی۔ تمہیں پھر اتنی تمہیں۔ ماتھ ہی برف کی طرح رہتے۔ نبض بمشکل ظاہر ہوتی تھی۔ تھوک کے چپے سے تنفس متواتر ہو چکا تھا۔ مگر مقل بالکل صحیح تھی۔ اسی دن اس کی موت واقع ہوئی۔ لہذا توجہ ہمیشہ طبیعی اور حیوانی حالتوں پر زیادہ رہیں۔ نیز خاص طور پر عضومادف کو نگاہ میں رکھیں۔ تنفس کا حال یہ ہو کہ رطوبت کے ساتھ سخت متواتر ہو جائے تو ہر گزری چکا د میں اضافہ ہو گا۔ رطوبت کے زیادہ ہونے کی علامت یہ ہے کہ ہر گزری چکا د پیدا ہو گا۔ تنفس کے لئے اس کا دفع ہونا مشکل ہو گا۔ چنانچہ اس سے آواز بیماری بھر م ہو جائے گی۔ (۲ غ)

عمل کے لئے باب ذات الجنب کا جملہ حسب ذیل ہے:

درد ہو، چھین ہو، اور بخار کمزور ہو تو مسہل دیں، اس کے بعد اس کی ضرورت نہ ہو۔ فصد کی ضرورت نہیں ہوتی۔ درد اگر نچلے گوشہ کے اندر ہو تو مسہل دیں، باقی گوشہ میں ہو تو فصد کھولیں۔ تکمید سے درد تیز ہو جائے تو فصد بھی کھولیں اور مسہل بھی دیں۔ اخراج مادہ خراب ہے یا عمدہ ہے، خاراں میں شدت ہے، اس سب کا جائزہ لیں، ماء الشحیر دینے سے پہلے اس کی دوا دیں جس سے اخراج مادہ میں تسانی ہو۔ ذات الجنب خالص نہ ہو تو بچہ لگائیں۔ یہ سے جمد حاصل۔ (مؤلف)

ذات الجنب میں درد ہنسی تک جا رہا ہو بچہ تو اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ پیسیوں پر استر کرنے والی جھلی ہنسی تک پہنچتی ہے۔ درد اگر پیسیوں کے سروں کے نیچے ہو رہا ہو تو اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ یہاں جھلی حجاب پر پڑی ہوتی ہے۔ چنانچہ سانس کی حرارت کے وقت یہ محسوس ہوتی ہے کیونکہ سانس لینے سے حجاب حرکت میں آتا ہے۔ درد ہنسی کے پاس اس لئے ہوتا ہے کہ اپنی صلابت کے باعث ہنسی کی ہڈی، پیسیوں پر استر کرنے والی جھلی کو تکلیف پہنچاتی ہے۔ ورم جگر میں ہنسی کے اندر درد ہو تو کیفیت ہمیشہ وہی ہنسی میں ہوتی ہے۔ ایسا دریدہ اجوف کے تناؤ سے ہوتا ہے نہ کہ جھلیوں کے تناؤ سے۔ ذات الرئة میں مادہ پر ہمیشہ لطیفیت غائب ہوتی ہے۔ ذات السب میں مرادیت (صلابت) کا غلبہ ہوتا ہے۔ (جالینوس)

حدت اور حرارت میں دونوں بیماریاں مساوی ہوں تو ایسا ہوتا ہے۔ ذات السب میں متلی نفس ملتی ہے۔ (مؤلف)

وضاحت نام کے ایک شخص کو شہد ہو گیا۔ اس کی فصد نہیں کھولی گئی۔ ضاد رکھا گیا چنانچہ درد میں سکون ہو گیا۔ چند دنوں کے بعد دن میں آبی بار اسے جوڑی بخار آئے لگا، بخار اس کے بعد موجود رہا۔ میں نے بخار کی جانب توجہ نہیں دی کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ بخار کیوں ہے۔ میں نے اپنی تمام تر توجہ مریض کو قوت پہنچانے پر صرف کی کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ جلد ہی وہ پیپ کا اخراج کرے گا۔ اسے طاقتور قوت کی ضرورت ہے تاکہ حقیقہ کر سکے۔ چنانچہ اسے روٹی اور بھینٹ کا گوشت معتدل مقدار میں کھلایا۔ چنانچہ وہی ہو جو میرا اندازہ تھا۔ دیگر اطباء کا خیال تھا کہ بخار ایک اور بیماری ہے لہذا تدبیر میں احتیاط اختیار کرنا چاہئے۔ ایسا کیا گیا ہوتا تو مجھے مریض کے مرنے کا اندیشہ ہوتا کیونکہ اس کی طاقت اخراج پیپ تک نہ جاتی۔ بخار اور جوڑی کی وجہ یہ تھی کہ پھوڑا پکن شروع ہو گیا تھا۔ پیپ بننے کا کام مکمل ہوا تو درد کے اندر سکون ہو گیا۔ مزید یقین اس لئے بھی ہو گیا کہ اس کے بعد اصلاً بخار نہیں آیا۔ اسے سخت بخار، بے خوابی اور ذات الجنب کے اعراض لاحق تھے۔ اس کے بعد سب میں سکون ہو گیا۔ پھر کوئی ایسی تدبیر بھی نہیں کی گئی جس سے کوئی اور بخار آ جاتا۔ بخار یہ تو معلوم ہوا کہ بات

وہی صحیح تھی جس کا میں تذکرہ کر چکا ہوں۔ قصہ نہیں کہوں جاتی ہے تو کچھ زیادہ تر ہوتا ہے۔ شومہ سخت ہو تو مہاد سے درد ہوتا ہے۔ (مؤلف)

حمام کے باب میں بقرہ کا قول ہے۔ شومہ کے مریضوں کو حمام سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس سے درد میں سکون اور اخراج مادہ میں سموت پیدا ہو جاتی ہے ذات اندر کے مریض زیادہ فائدہ اٹھاتے ہیں اس بیماری میں حمام سے اخراج مادہ میں بجمد تسانی پیدا ہو جاتی ہے۔ ماء الشعیر کے اندر شہد کی سموت زیادہ ہوتی چاہئے بشرطیکہ مقصود سینہ کا سقیہ ہو۔ یہاں شکر کا استعمال زیادہ کیا جاتا ہے۔ اخراج مادہ میں تسانی کے لئے رطیبہ پر اعتماد کریں۔ اس کا باقاعدہ احتیاط کریں کیونکہ حارخ ہونے والے مادہ میں بجمد خشکی ہوگی تو زوردار کھانسی ہی کے ذریعہ اس کا ارالہ ہو سکے گا اس سے بعض مایوں کے پھٹنے کا اندیشہ ہے۔ (حنین)

شومہ کی بیماری زیادہ خشک ہو تو ماء الشعیر سے پہلے جواب دیں اور جس حد تک ممکن ہو رطوبت مہیا نہی میں۔ ماء الشعیر، برتک پکایا جائے تو اس کے اندر سے نفقہ کا اثر جاتا رہتا ہے۔ عمدہ طور پر نہ پکا ہو تو جس قدر پکا ہو گا اسی قدر نفقہ پیدا کرے گا۔ بہت اوقات الجب میں بجمد صخر ہوگا۔ درد اس سے بڑھ جائے گا۔ (جالینوس)

ذات البسب میں تنفس بجمد متواتر ہو تو حقوق اسفہاں اور جلاب سے مسلسل رطوبت مہیا نہی ہے۔ رچیں یہ اندہ تنفس کے متواتر ہونے سے سینہ کے اندر بجمد خشکی پیدا ہوتی ہے۔ اس سے اخراج مادہ راکب جاتا ہے۔ تنفس صغیر یا یسکو میں شدید درد ہو تو پہلوی ہلکی مائش کریں، ہم گرم پانی کا طوں کریں تاکہ درد ہٹا ہوئے اور اس طرح تنفس کا تواتر چلتا رہے۔ حقو کے لئے لسی پیدا ہو تو مکانی حد تک رطوبت مہیا نہی ہے۔ حد سے اور سخت بپاس کی وجہ سے ذات البسب میں کوئی ٹھنڈی چیز پلانا چاہیے تو بروایت میں وہی چیزیں پلائیں جن میں چھ جلدی کا شیعہ بھی موجود ہو۔ مثلاً تب خیار، تب خرپڑ اور تب کاسنی۔ تب بدو نے ان میں یونکہ مدربول ہوتا ہے۔ تب خرفہ بھی نہ دیں کیونکہ بجمد کا شفع ہے۔ اخراج مادہ نہ ہو رہا ہو تو مفید ہوتا ہے۔ رطوبت مہیا نہی کے لئے ضروری ہے کہ مریض کو گرم پانی کا پھار دیں، ہوائیات کے اندر داخل کرنے کا حکم کریں اور اسے حساویں۔ اس سے اخراج مادہ میں تسانی ہوتی ہے۔ (مؤلف)

تخمید سے دو درہم تھمیں ہوتے ہیں جن کا میاں نیچے کی جانب ہوتا ہے اس سے وہ درد کم تحصیل ہوتے ہیں جو اوپر کی جانب رجحان رکھتے ہیں کیونکہ نہ لور وہاں درووں کے مواد زیادہ گاڑھے ہوتے ہیں۔ قصہ سے وہ درد زیادہ تحصیل ہوتے ہیں جو اوپر کی جانب مائل ہوتے ہیں کیونکہ ان کے مادے

لطیف ہوتے ہیں۔ ہمید کی کثرت سے تلخ ہوتی ہے۔ درد ساکن نہ ہو تو ہمید زیادہ نہ کریں۔ دات الجنب میں پیس زیادہ ہو تو کچھین استعمال کریں۔ سکون ہو جائے تو لہجہ ورنہ خاص پانی دیں۔ پانی تھوڑا تھوڑا ایک بار کی زیادہ نہ دیں۔ (جالینوس)

برسام کے مریض کو گرم پانی کئی بار جرہ جرہ مسلسل دیں۔ اس سے پیس میں سکون ہوگا۔ مریض کو زیادہ پینے سے روک دیں۔ (اسکندر)

اس طرز عمل سے تھوک کے اندر سی پیدا نہیں ہوتی۔ اخراج مادہ میں آسانی ہوتی ہے اور مادہ پختہ ہوتا ہے۔ (مؤلف)

جو امع اخلاوقن میں حسب ذیل بیان نظر سے گذرا ہے۔ خارج ہونے والے مادہ کی پختگی کو دو باتوں سے جانچیں۔ ۱۔ اجزاء میں مساوی ہونا، ۲۔ قوام میں اعتدال۔ چکنا چورے اعتدال سے بدرجہا برابری قسم کا اور پتے پن اور گاڑھے پن میں معتدل مادہ ہی پختہ ہو کر تا ہے۔ رنگ سے لہجہ کی خرابی اور عمدگی کا پتہ چلتا ہے اور کچھ نہیں۔ مذکورہ وصف سفید رنگ کے ہمارا ہو تو یہ بحد سلامتی کی دلیل ہے۔ مگر سیاہ رنگ لئے ہوئے ہو تو مہلک ہے۔ زرد رنگ ہو تو اس سے کم تر ہے۔ سرخ رنگ ہو تو سلامتی میں سفید رنگ سے قریب تر ہے۔ درم میں پیپ پڑنے کا علم اس طرح ہوگا کہ بیماری میں مادہ کا اخراج نہ ہو، بخار نہ ہو، زیادہ اخراج مادہ بھی نہ ہو اور درد بھی ہو، پیس میں بوجھ موجود ہو۔ (مؤلف)

شراب پلانے سے چھین اور استھانی کیفیت میں سکون ہرگز نہ ہوگا بلکہ اس بیماری کے اندر جبکہ چھین اور استھانی کیفیت موجود ہو شراب ہرگز نہ پلانے کی نیو تک ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

(شفاخانہ کے تجربات)

کبھی ڈکار والوں کو دات الجنب تقریباً نہیں ہوتا کیونکہ بلغمی حضرات تو باہوم دات الجنب کی شکایت نہیں ہوا کرتی۔ (جالینوس)

میں نے جانچ کر دیکھا ہے کہ صفائی، صوفی حضرات کو یہ شکایت زیادہ ہوتی ہے۔ (مؤلف)

ذات الجنب کے درد کو سکون دینے والا ضداد

بابونہ، شبت، حنم ستاں، آرد جو، عظمی، سیوس، آرد حلب۔ حرارت زیادہ نہ ہو تو سب کو پانی میں اتا جوش دیں کہ دوائیں پھٹ جائیں۔ اس کے بعد شیرج میں خبیض بن کر نیم گرم ضداد کریں۔ کسی وقت زیادہ تحصیل کی ضرورت محسوس کریں اور ممکن بھی ہو کر نب شامل کر دیں۔ اس سے بھی زیادہ اثر مطلوب ہو تو خاکستر کر نب اور چینی شامل کریں۔ جالینوس کا قول ہے کہ خاکستر کر نب جب بھی

پرانی چربی کے ساتھ شامل کر کے استعمال کی جائے گی پسینوں کا مزمن درد جاتا رہے گا کیونکہ اس سے اندر تکمیل کی زبردست قوت ہے۔ (مؤلف)

تکلی تبا کھایا جائے تو ذات اریہ اور ذات الجنب کو پختہ کرنے اور مادہ کے اخراج میں مفید ہوتا ہے۔ شہد اور بادام تلخ کے ساتھ استعمال کرنے سے اخراج مادہ میں قوت مگر پختگی میں کمی ہوتی ہے۔ (جالینوس)

میرے خیال میں مراد اچھی نہیں ہوتی ہے۔
آرد جو بخور اور پوست خشک کے ساتھ استعمال کرنے سے پہلو کے درد میں سکون ہوتا ہے۔ (دیا ستوریدوس)

میرے خیال میں خراج کا ضار سب پیپ پڑنے کا اندیشہ ہو تو بیکہ مفید ہے کیونکہ یہ خلط کو باہر کی جانب خارج کرتا ہے۔ اس حد تک باقی رکھا جائے کہ چھلے پڑ جائیں۔ (مؤلف)
بخار تھوڑا ٹوٹ جائے تو شوصہ کے مریض کو اس کی تمام غذا میں دیں۔ روٹی ہلائی اور سفر طہ زد کے ساتھ دیں۔ اس سے پختگی میں مدد ملتی ہے اور عادت بخاری سے خارج ہوتا ہے۔ (خوز)

بقراط اور افلاطون کے نظریات سے

ذات اریہ کے مریض نے بارے میں بقراط نے حکم دیا ہے کہ پہلو میں درد کا احساس شروع ہوتے ہی سب سے پہلا علاج یہ کریں کہ پیچیدہ اور نرمی سے پیچانے کے بعد بیماری کی نوعیت معلوم کریں۔ اس سے آریہ داری ٹوٹ جاتی ہے تو پیچادہ نہ پھر یہ غور کریں گے کہ دریا کھانے کے بعد فوراً شروع ہوا ہے یا خون پیٹ شروع ہوا ہے۔ نیز ساتھ میں دست آرہے ہیں یا نہیں۔ اس کے بعد یہ اندیشیں گے کہ قصہ کی ضرورت سے یا مسلسل کی۔ چومریض ایسے ہوں گے جنہیں باد الشعیر یا جوئی دیکھ اور پتہ ایسے ہوں گے جنہیں باد الحسل اور پتہ ایسے ہوں گے جنہیں حمام کی ضرورت ہوگی۔ (جالینوس)

میرے خیال میں پیچیدہ کی ضرورت ہی وقت ہے جب بارے سے کھانسی ہونہ چکی تھکے۔

(مؤلف)

کتاب "بحرین وغیرہ میں جالینوس کی جو نقشہ درج ہے اس سے سب ذیل وضاحت ملتی ہے
"ذاتی موٹے و انما و ذات اریہ کے اندر مائل یا مائل ہوتا ہے تو یہ سودا ویت کی دیکھل موصوفہ ہے۔ اس سے فطری حرارت اور اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ خون بیکہ جل چکا ہے (مؤلف)

ایذیمیا میں حسب ذیل بیان ہے:-

ذات اجنب خشک کے اندر حمام، نطو، منہ، دلک اور غذا، وہ تمام چیزیں استعمال کی جائیں جو اعتدال کے ساتھ گرمی بھونچاتی ہیں۔ یہ طرز عمل وہاں اختیار کریں جہاں حرارت ہو مگر رطوبت زیادہ اور حرارت کم ہو۔ یہی طرز عمل ان نروں کے اندر بھی اختیار کریں جن کا پختہ ہونا مشکل ہو گیا ہو اور کھانسی آہستہ آتی ہو۔ (مواف)

سینہ اور پیچھڑے کی بیماریوں میں مواد کا پختہ ہونا اور پیشاب میں اس کی علامات تلاش کریں۔ بیماری سے گلو خلاصی کی یہ نہایت بردست علامت ہے۔ ایک شخص ایسا ہی ذات اجنب کا مریش تھا۔ آسیر ہوں دن تک وہ کوئی مادہ خارج نہ کر سکا تھا۔ بارہویں دن اس کی فصد کھوں گئی۔ ان جانوروں کی طرح نہیں جو حکم یا کرتے ہیں کہ چوتھے دن فصد کھوں جائے۔ (جالینوس)

یہ اصداقی قدم ہے۔ (مواف)

ذات اجنب شدید کھانسی سے مریش کو بچائیں۔ اس سے کبھی کوئی رُخ پھٹ جاتی ہے اور خون جاری ہو جاتا ہے۔ ذات اجنب اور نخت دونوں متضاد بیماریاں ہیں کیونکہ ایک میں اوپر چڑھنے والے مادہ کی رکاوٹ کی جاتی ہے اور دوسرے میں اس مادے کے اندر آسانی مائی جاتی ہے۔ ہذا اخذ سینہ پر نطو کریں نہ بلکے طور پر اس کی مارش کریں۔ ذات اجنب میں جن کی فصد نہیں کھوں جاسکتی وہ نہیں گرم پانی جرہ جرہ مسلسل دیں، خارج ہونے والا مادہ جس مریش کا سرخ یا سفید ہو، در، تھوڑا، عارض میں سکون ہو، وہ سہل ماء الشعیر اور پرہیز سے محتیا ہو جائے گا۔ (جالینوس)

خالص کھانسی، رمسہ کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ جن کھانسیوں میں مریش کو سکون نہ آتا ہے، دھپھائی اور باہم مختلف کھانسیاں ہوتی ہیں، وہ کھانسیوں کے رمسہ کا لہذا قند ہوتا ہے اور سب خشک ہوتی ہے۔ (جالینوس)

ذات اجنب کی کھانسیاں صلب اور تواتر میں بیش از بیش ہوتی ہیں۔ (مواف)

ہم نے تھمیں ذات اجنب میں کسی نوجوان کی فصد کھوتے دیکھا ہے مگر نہ تھمیں نہ دوسروں کو کسی عمر، رار اور بچے کو جو ذات اجنب کا مریش رہا ہو اور مادہ پہلو پر سوتا رہا ہو تو زیادہ کھلتا اور مادہ خارج کرتا رہا ہو فصد کھولتے نہیں دیکھا۔ وجہ یہ ہے کہ پیچھڑے موجود غلط سے چپک جاتا ہے۔ مریش اسی پر ٹھیک لگتا ہے تو ریا، دسوزش ہوتی ہے۔ نتیجہ مصوب ہو تو ایسا کریں کیونکہ حیلہ برء کے پانچویں مقالہ کے اندر جالینوس لکھتا ہے کہ "سینہ کے مصلحین پیوزوں کے اندر سب ہم ماء، لعس کی پیکاری کرتے ہیں تو مریش کو مادہ پہلو پر لینے اور کھانسی کا حکم دیتے ہیں۔ کبھی ہم اسے آہستہ

سے ہلا بھی دیتے ہیں۔ بعض اوقات آلہ جاذبہ القح کے ذریعہ اس ماء العسل کو چوس لیا جاتا ہے جسے ہم مریض کے اندر داخل کر چکے ہوتے ہیں۔ (مؤلف)

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پیپ کو دھونے والے ماء العسل کا تھوڑا باقی ماندہ حصہ جسے چوسنے سے ”کہ جاذبہ القح“ کا جزرہ گیا ہو جب رہ جاتا تو جالینوس مریض کو اسی پہلو سلاتا، ہلاتا، اور کھانسنے پر مجبور کرتا تھا تا کہ پھیپھڑے کے اندر دو جہد بڑھ جائے اور چڑھ جائے۔ میں نے کئی مریضوں کو جو ذات الجنب اور نفث الدم کے مریض تھے دیکھا ہے کہ جب تکلیف دہ پہلو کے بل سوئے تو کھانسی انھیں زیادہ آتی۔ (مؤلف)

ذات الجنب اور ورم سجد کا فرق:

جگر کے مریض کا رنگ خراب اور ذات الجنب کے مریض کا رنگ نہایت عمدہ، اور خون اچھی طرح نمایاں ہوتا ہے۔ مریض جگر کا بول گاڑھا استقاء کے مریضوں کے پیشاب کی جانب مائل ہوتا ہے۔ ذات الجنب کے مریض کا پیشاب پختہ اور صحت کی راہوں سے منحرف نہیں ہوتا۔ ذات الجنب میں ہنسل کی بڑی کھینچ اٹھتی ہے تاکہ ورم کو جمل کے بالائی اجزاء کی جانب مائل کر دے۔ ورم جگر میں ورید اجوف یعنی قیضال کا شعبہ عظمیٰ تر قوہ (ہنسل کی بڑی) سے متصل ہوتا ہے۔ ورم کے ثقل سے تر قوہ سے نیچے کی جانب کھینچ لیتی ہے۔ اسی لئے بڑھی ہوئی حالت کے اندر یہ کیفیت متی ہے۔

(مؤلف)

ذات الجنب میں ایک نوجوان کا بخار اتر گیا مگر سختی متغیر بڑھ گئی، بعد ازاں پیپ پڑنے کی علامات ظاہر ہوئیں۔ اور وہ پیپ تھوکنے لگا۔ ہم نے اسے ایک ایسی دوا دی جس سے اخراج مادہ میں تسانی ہوئی۔ چنانچہ ایک یا دو کھانسی سے پیپ بہ آسانی اس قدر خارج ہوئی کہ ایک تسلہ بھر گیا حتیٰ کہ مجھے خیال نہ لگا کہ ”خس پیپ“ کا یہ معاملہ کیا ہے۔ روزانہ ایک یا دو بار اسی مقدار میں پیپ خارج ہوتی رہی۔ اس کے بعد کھانسی میں بالکل سکون ہو گیا نوجوان کا سینہ صاف ہو گیا اور بیماری سے نجات مل گئی۔

دیگر مریضوں کو بھی دیکھا جن کے مادہ کا اخراج نہ ہو سکا تو سب کے سب مر گئے۔ مذکورہ نوجوان سے پیپ کی مقدار اندازہ کے مطابق دس کلو گرام خارج ہوئی۔ جالینوس نے لکھا ہے کہ ذات الجنب کے مریض روزانہ ۶ سے ۷ تو طول پیپ خارج کرتے ہیں۔ ایک تو طول ۹ اوقیہ (۱) کا ہوتا ہے۔

(مؤلف)

ذات الجنب میں مقدار ادویہ صرف حس کو سن کرتی ہیں۔ (جالینوس)

اس گفتگو سے یہ اشارہ مقصود ہے کہ کچھ لوگ محض رات استعمال کرتے ہیں جو ہمارے نزدیک بہت بڑی غلطی ہے کیونکہ محض رات کو دینے میں تدبیر کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوا اس طرح پر دی جاتی ہے کہ اگر تکلیف دہ چیز باقی بھی رہ جائے تو محض رات نقصان دہ نہ ہو سکیں۔ البتہ جہاں تکلیف دہ چیز کا رہنا خطرناک ہے وہاں اس کا استعمال روا نہیں ہے۔ علاوہ ازیں یہ دوائیں مادہ کے اخراج اور پختہ ہونے کو روکتی بھی ہیں۔ جالینوس نے کہا ہے کہ فراسیون اور ایسے سے بنی ہوئی دوا، العسل کے ہمراہ مریمض کو دینے سے سینہ اور پیچھڑنے کی بیماریاں عمدہ طور پر پکتی ہیں اور مادہ کا اخراج بہ آسانی ہوتا ہے۔

(مؤلف)

ایک شخص کو ذات الجنب کی شکایت تھی۔ مادہ کے اخراج میں بچہ آسانی ہو رہی تھی مگر پیشاب میں شدت کا رنگ، نبض میں سرعت اور زبان میں کھراپن تھا۔ سخت حرارت مسلسل تھی۔ کم ہوتی تھی نہ خشک ہوتی تھی۔ چودہویں دن اس کا انتقال ہو گیا۔ بخار کے اندر مؤثر تعلقہ نہ ہو سکا۔ اس شخص کی موت حمی محرقہ کی بدولت واقع ہوئی تھی نہ کہ ذات الجنب کی وجہ سے اس کے اندر ذات الجنب کا بخار اور رگوں کے اندر سخت تعفن سب مجتمع ہو گئے تھے۔ جب حالت مری ہے تو گو مادہ سہل الخروج تھا مگر مریمض اس کا اخراج نہ کر سکا۔ مریمض کی فصد مرض سے شروع میں کھوں دی گئی تھی۔ یہ اور برا ہوا تھا کیونکہ حمی محرقہ کو اس سے اور زیادہ تقویت پہونچی پھر مریمض صغیر و کمزور اور صفر اووی مزاج کا حامل تھا۔ ذات الجنب کے لئے یہ بات گوسفید ہوئی تھی مگر حالات کے لئے تشویش کن ثابت ہوئی۔ اسے سہل دیا گیا ہوتا اور طاقتور مطلق دوا سے کام لیا گیا ہوتا تو بچ جاتا۔ لہذا حمی ذات الجنب کی شدت اور گرمی کو نگاہ میں رکھیں اور اسی کے مطابق عمل کریں۔ (مؤلف)

تیز بخاروں میں کبھی رنگین مادہ کا اخراج ہونے لگتا ہے۔ یہ ذات الجنب یا ذات ار۔ کی بیماریاں نہیں ہوتیں۔ دونوں میں فرق یہ ہے کہ تنفس اپنی طبعی حالت سے تبدیل نہیں ہوتا۔ تنفس میں تبدیلی اس وقت رونما ہوتی ہے جب پیچھڑے کی جانب تھوڑے ایسے اخلاط کھینچ کر چلے آتے ہیں جنہیں پیچھڑا تھوڑا تھوڑا کر کے خارج کرتا رہتا ہے۔ یہ اخلاط کسی بھی عضو سے کھینچ کر آتے ہیں، کبھی سر سے اترتے ہیں اور کبھی کچھ پھوڑا سینہ کے بالائی مقام پر ہو جاتا ہے ایسی صورت میں سوء تنفس نہیں ہوتا۔ نہ ہی سینہ کے اندر درد ہوتا ہے۔ ایسی کیفیت میں اخراج مادہ اپنی اسی حالت میں رہتا ہے۔ (جالینوس)

سرخ مادہ اس بات کی علامت ہے کہ درم و موی ہے، زرد صفر اووی اور سفید بلغمی درم کا پتہ دیتا ہے۔ (جالینوس)

مادہ زرد ہو تو سہل صفر اووی دینے اور شدت سے تعلقہ کرنے کا رجحان رکھیں۔ سرخ ہو تو خون

نکالنے اور سفید ہو تو تکمید کا اہتمام کریں۔ (مؤلف)

جالینوس لکھتا ہے کہ آرد جو کوٹا خون اور پوست خشکاش کے ساتھ ملا کر استعمال کرنے سے پہلو کے درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ بنفشہ، قطحی، ٹاٹونہ، پوست خشکاش، آرد جو، تخم کتان، بابونہ، حلب، آرد باقلا، پیر، رچھ، کرستہ، استعمال کریں۔ یہ جیت انگیز اثر رکھتا ہے۔ مجھ کے یہاں یہ نسخہ معمول ہے۔ (مؤلف)

مکس نے شوصہ میں استعمال کئے جانے والے نماء کے بہت سے نسخوں کا ذکر کیا ہے ایک نسخہ وہ ہے جو گرمی پیدا کئے بغیر درد کو سکون دیتا ہے۔ یہ اس وقت استعمال ہوتا ہے جبکہ شوصہ میں بخار تیز ہوتا ہے۔ ایک وہ ہے جو بخار کے ہلکے اور تھکی شخص کے تیز ہونے میں مستعمل ہے۔ دواؤں میں مصیبت، ملینیت، گودے، چربیوں اور مقل وغیرہ شامل ہیں۔ وہ لکھتا ہے کہ کبھی سخت شوصہ بخار کے بغیر ہوتا ہے۔ اس میں نماء، زفت، فلوئیا، موم اور روغن زکس سے بنا کر استعمال کریں۔ (مؤلف)

مؤخر الذکر نسخہ ان مریضوں میں استعمال کرنا چاہئے جن کی تھکی تھکی سخت، چھین، اور بخار نرم ہو اور تشنگ ہو گیا ہو۔ میرے خیال میں ان کے لئے مفید یہ ہے کہ منفعہ نماءوں کا انھیں بھپارہ دیں۔ اس کے بعد اس نے مکمل نماءوں کا جن کے اندر ملینیت شامل ہوتی ہیں تذکرہ کیا ہے یعنی آرد، ترمس، انجیر اور حلب کا جو شند۔ بعد ازاں جب بخار، قطر ان، رقت کے نماءوں کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہے کہ مزمن اور سردیوں کے لئے مفید ہیں۔ (مؤلف)

پہلو پر سخت چوٹ پڑنے کیلئے نسخہ :

نیرشتہ، روغن بادام، عرق کاسنی کے ہر او۔ (خوز)

ذات الحب کے مریض کے لئے سرد پانی چند قطعات دہے۔ ابھی اس مقام پر غلیظ ریاح توہر تو انھیں بر ذات حب کا شہ پیدا کر دیتی ہیں۔ تکمید سے یہ تحصیل ہو جائیں گی۔ ذات الحب خالص کے لئے ملک، لطم، عوام، روغن بنفشہ ۳۳ آرام میں حل کر کے پہلو کی مالش کریں۔ یہ دیکھ کر موم دیا ہے۔ تکمید کے وقت ایک، چھٹی پر است بھیج کر ہندو دینے سے درد میں فوراً اتفاق ہو جاتا ہے۔

(تخصیص)

شوصہ کے مریض کو شاب ایض اچھی طرح (Mixed) کی ہوئی پلائیں۔ شوصہ کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ ساتھ میں جوڑی ہو اور خارج ہونے والے دوائی کے پہ زردی سفید ہو۔

۲۔ ساتھ میں جوڑی نہ ہو، اور خارج ہونے والا مادہ زرد یا سرخ ہو۔

۳۔ خارج ہونے والا مادہ نہایت سرخ ہو۔ شالوں کے درمیان سرخی ہو، اور رگ جانے پر کھانسی سخت درد از زرد ہو جائے اور اس کے اندر سجدہ بوجھ ہو جائے۔ کم ہی مریض اس میں پہنچتے ہیں۔

پھوڑے کا پھٹنا دشوار ہو تو مریض کو خردل اور ماء العسل دیں اور نمکین مچھلی اور کچھ چرہ پری نڈا میں کھلا میں۔ مریض کو کرسی پر بٹھا کر جسم کو ہل میں۔ شالوں کو سختی سے جھنجھڑیں برٹ موی کے دودھ صیغ دیں، پہلو کی مسلسل پھمکید کریں۔ مادہ کے اخراج میں آسانی نہ پیدا ہوتی ہو تو جلد کو پھڑکیں اور نشتر سے کمال کو اوپر کریں تاکہ پیپ کھل جائے، پھر اسے تھوڑا تھوڑا روز خارج کریں۔ اندر زیتون اور شراب ڈال دیں۔ اور پیپ کے ساتھ نکال لیا کریں۔ پیپ عمدہ رہی اور رنگ سفید رہا تو مریض نئی جائے گا۔ ردی اور خراب رہی تو ہلک ہو جائے گا۔ آپریشن کے لئے گڑا گڑا ہٹ اور درد سے ماذن پہلو کو معلوم کر لیں۔ سقیم ہو جانے کے لئے مندل کریں۔

پہلو کا درد جو پشت کے گوشہ سے شروع اول کے مخالف ہوتا ہے کیونکہ پشت میں ایسا درد ہوتا ہے جیسے اس پر چوٹ لگ گئی ہو۔ فوراً ہی مادہ خارج ہونے لگتا ہے، یکبارگی سانس خارج ہوتی ہے۔ پیشاب خون اور پیپ جیسا ہوتا ہے۔ مریض پانچویں اور بالعموم ساتویں دن مر جاتا ہے۔ بچ گیا تو زندہ رہتا ہے۔ دوسرے دن تک اندیشہ باقی رہتا ہے۔ ذات الخب کی ایک قسم میں تھوک صاف، پیشاب بیتے ہوئے پانی کی طرح، تڑپ ہنسی سے مراقب تک سجدہ سخت ہوتی ہے۔ ساتویں دن تک مریض باقی رہا تو صحتیاب ہو جاتا ہے۔ ذات الخب کے بعد پیچہ سرخ، شانے گرم ہو جائیں، بینسا بوجھل ہو، پائخانہ زرد بدبودار ہو تو ساتویں دن کے آخر میں مریض مر جائے گا اگر آگے بڑھ گیا تو صحتیاب ہو جائے گا۔

بہت ساری قسموں کا مادہ تیزی سے لاحق ہو جائے اور درد سخت ہو تو تیسرے دن موت واقع ہو جائے گی۔ مریض نئی گیا تو صحتیاب ہو جائے گا۔ جس مریض کی زبان کھردری ہو جائے تو اس کا پیپ زرد ہونا لازم ہے۔ اس کا پچنا مشکل ہے۔ درد پسلیوں کے سروں کی جانب مائل ہو تو بقدر ضرورت حقن دیں۔ گرم پانی کا حمام کرائیں۔ سر کو پانی سے بچائیں۔ اسپر گرم پانی نہ پڑنے پائے۔ مادہ کا اخراج شروع ہو جائے تو مرطب مادہ کے اخراج میں آسانی پیدا کرنے والی دوا دیں۔ اچھی طرح ملائی ہوئی شراب، پیچہ زرد کو مرطب اور مادہ کے اخراج میں آسانی پیدا کرتی ہے اس سے درد کم ہو جاتا ہے۔ بکری کا دودھ اور شہد اس سلسلہ میں عمدہ ہیں۔ پیچہ اچھی طرح مرطب ہو جائے گا تو درد اور تنفس پاک ہو جائے گا، مادہ کے اخراج میں آسانی ہوگی جو مریض کمزور اور دبے ہوں انھیں دھوپ، ہوا، نمکین اشیاء، نفع قلم، دھواں، چکنائی اور شہد سیری سے بچائیں۔ ان باتوں کی خلاف ورزی کے

نتیجہ میں مریض بیماری کی جانب دوبارہ نمودار آیا تو مر جائے گا۔ جماع و رملکان سے بھی پرہیز کرنا ہے۔
 مادہ رک جائے۔ دورہ اور تنفس تیز ہو جائے تو زنجیر ایک چھپ، شہد، حیثیت اور مکمل طرہ نفل یا فلفل
 ۵ عدد، حلیت ۵۰ آرام، شہد، سرکہ اور نیم گرم پانی کے ہمراہ دیں، اس سے تڑپ میں سکون ہوگا۔ یہ
 دوا میں نہار منہ اور جس وقت درد تیز ہو اس وقت دیں۔ زنجیر اس وقت دیں جب مادہ رک جائے۔ مادہ کی
 رگڑاوت اس حد تک ہو جائے کہ مریض میں کھراپن اور خراپت کی تازہ پیدا ہو جائے تو زنجیر
 ۵۰ آرام، اسی قدر بطرون مشوی، تین انگلیوں کی برداشت ہو۔ روفاء لیں اور اپہر شہد پانی اور تھوڑا
 ریتون ڈالیں اور مریض کو چٹائیں تاکہ اختیاتی کیفیت یہاں نہ ہونے پائے۔ مریض کھٹکھارتہ سکے تو
 فوراً کلی کیمے گرم، تھوڑا نظر وان، فلفل، سرکہ، شہد پانی، سب کو نیم گرم کر کے دیں۔ دوسرے
 دن سرکہ اور شہد میں اہال کر روفاء لیں۔ یہی عمل ہر اس مریض کے ساتھ کریں جو خراپت میں
 مبتلا ہو جائے اور مادہ خراپت نہ کر سکے۔ اس سے بھی زیادہ طاقتور دوا استعما کرنا چاہیں تو روفاء، خردل اور
 حرفہ پانی اور شہد میں اب بکر صاف کریں۔ مریض کو سردی بخند مرغ دیں۔ شوصہ کے سے بقدر حساء
 یہ تھوڑے۔ (بقراط)

شریت بنفشہ اور شربت نیوفردات حب اور شوصہ میں جلاب سے زیادہ بہتر ہے۔ (مواف)
 عصارہ طیانے گرمات حب میں مفید ہے۔ (ابن سینا)
 حاشیہ، ذات حب میں مفید ہے۔ تخم بذر بھٹی کا شروب شوصہ کے لئے موافق ہے۔ یہ
 ذخیرہ خستہ یا چوبہ میں ملا کر صفا کرنا شوصہ میں مفید ہے۔ آجودانہ اور پوست خشک شوصہ کا صفا
 شوصہ میں مفید ہے۔ (دیا ستوریوس)
 مذکورہ روایات قلمبند کرنے کا مقصد یہ ہے کہ شوصہ کے شراب میں یہ مفید ہے۔

(دیا ستوریوس)

بھنا (ذرو) جلاب کو عارفش ہونے والے شکافوں میں مستعمل ہے۔ (بوئس)
 شوصہ میں ارا فلفل سے متصل ہوتا ہو تو فصد کے ذریعہ اور پیلوں کے رول سے متصل
 ہو تو اسہال اور فصد باسٹیک کے ذریعہ استعما کریں۔ بیماری میں مسہلات دہی، یب جبن کے اندر
 حرارت ہو نہ کھراپن پیدا کرنے کی بات ہو۔ مثلاً جلاب، آب فوکہ، نیار شہر، ترنجبین، پہو میں
 درد شدید ہو تو آرد جو، بنفشہ، گلرغ، صندل وغیرہ اور موم مصفی و روفاء بنفشہ کا ضاد رکھیں۔ درد ہکا
 ہو تو بھریہ کریں۔ بھلی کی ایک تھلی کے اندر گرم پانی یا گرمی پیدا کرنے والا روفاء بنفشہ رکھ کر بھریہ کریں۔
 شروع میں ماء الشہر با قلی اور شکر سے تیار کردہ پتلے حساء کے ہمراہ دیں۔ پختہ ہو جانے پر زوفا کا

جو شانہ پلائیں۔ سینہ کے اندر مجتمع ہونے کا اخراج مشکل ہو جائے اور بخار میں سکون ہو تو زہ فاسد ہو
شانہ کے ہر لہرہ ابر سادیں۔ (اسحاق)

شوہر کے اندر ورم کے دل سے قریب ہونے کی صورت میں بخار اور چھین ہوتی ہے چھین
اس لئے کہ ورم حجاب کے اندر ہوتا ہے اس کے علاوہ کھانسی بھی آتی ہے کیونکہ ورم آفات تنفس میں
ہوتا ہے۔ تنگی تنفس بھی ہوتی ہے۔ (طیب مامعوم)

ذات اجنبی، پسلیوں کے اوپر موجود عضلہ کے اندر ورم کا نام ہے۔ یہ عضلہ بہ کثرت اعصاب
رکتا ہے اسی لئے درد بھی زیادہ ہوتا ہے۔ کبھی ورم پیچھے کی پسلیوں تک جا پہنچتا ہے، اس سے خشک
کھانسی آتی ہے۔ کبھی ہادر شروع میں مسلسل بخار جورات میں تیز ہو جاتا ہے اور تنگی تنفس ہوتی ہے۔
مریض ماؤف پہلو کے مل سوتا ہے اور تقریباً دوسرا پہلو نہیں بدلتا۔ زیادہ تر ورم بائیں پہلو اور م
دائیں پہلو میں ہوتا ہے۔ اخراج کے ذریعہ کوئی زرد شے باہر آئے تو یہ ردی اور سرخ و سفید آئے تو
محموط کیفیت ہوتی ہے۔ زرد سے زیادہ خراب سیاہ مادہ سوتا ہے۔ کوئی چیز خارج نہ ہو، بخار میں سکون نہ
ہو، تنگی تنفس بیکہ شدید ہو، بلند خر خراہٹ ہو، نیز بخار میں شدت اور انتہائی کیفیت موجود ہو تو
مریض جلد ہلاک ہو جائے گا۔ شروع مرض میں مادہ خارج ہونے لگے تو بحر ان تیزی سے آتا ہے،
برعکس کیفیت برعکس انجام پیش کرتی ہے۔ بیماری بالعموم موسم خریف اور سرما میں پیش آتی ہے کربا
میں کم واقع ہوتی ہے۔ بالعموم مسلسل شان سوں میں مرض لاحق ہوتا ہے، جنوبی ہواؤں میں کم
عارض ہوتا ہے۔ ورم پخت جاتا ہے تو درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ سب سے عمدہ حالت یہ ہے کہ مادہ
پاشانی خارج ہو رہا ہو۔ کیفیت مکی معلوم ہو، مریض آرام محسوس کرتا ہو۔ حامد عورتوں کو، حق
ہو جائے تو تیزی سے مہلک ہے۔ شراب خاص پینے اور قے سے بھی یہ بیماری عارض ہو جاتی ہے۔
بالخصوص جبکہ وہ ہوشی کے عالم میں کثرت سے دست آئے نہیں۔ ہاتھ پر نمند ہو جاتے ہیں،
سینہ اور گردن پر پیسہ آتا ہے، بالخصوص حالت خواب میں۔ بخار دن کے نصف حصہ میں تیز ہو جاتا
ہے، جس مریض کے اعراض مقرر ہوتے ہیں اس کا بحر ان بھی تیزی سے آتا ہے۔ (روافس)

ذات اجنبی کے ہر دو تیز درد ہوتا ہے جو ہنسی کی تمام ہڈی اور شانے پر محیط ہوتا ہے۔ بخار تیز،
تنگی تنفس، شروع میں خشک کھانسی، چر جھک دار مادہ خارج ہوتا ہے۔ اس کے بعد خون دار مادہ باہر
آتا ہے۔ مریض ماؤف پہلو کے مل لیتا ہے۔ جاکر رہتا ہے۔ زبان خشک اور کھردری ہو جاتی ہے۔ ان
اعراض کے اندر سکون، ہاتھ پر نمند ہے۔ اور شکر چلنے لگے، رخسار دور تنگی سرخ ہو جائیں، نفس
کثیف و سریع اور تنفس عالی ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مریض ذات الرہ کی جانب منتقل ہو گیا

ہے۔ لہذا اب وہ گدی کے بل سوئے گا۔ (جالینوس)

ذات الجنب کے مریض کو جلی تنفس، عسر تنفس، کھانسی، اور جھین کا درد ہوتا ہے، کیونکہ عضو بیمار جملی کی ساخت کا ہوتا ہے۔ عسر تنفس اور کھانسی اس لئے ہوتی ہے کہ آفت آلات تنفس میں ہوتی ہے۔ نبض خشاری ہوتی ہے کیونکہ بیماری سخت عضو کے اندر ہوتی ہے۔ مادہ ازیں ورم اس میں کچھ پختہ اور کچھ نا پختہ ہوتا ہے، اس لئے شریان کے اجزاء، مختلف البض ہو جاتے ہیں، ساتھ میں تیز بخار ہوتا ہے کیونکہ متورم عضو دل سے قریب ہوتا ہے۔

ذات الجنب، ذات الریه سے الگ ہوتا ہے ذات الجنب میں درد، جھین کا ہوتا ہے کیونکہ ورم جملی کے اندر ہوتا ہے۔ ذات الریه میں درد و جھین ہوتا ہے کیونکہ بیماری غیر حساس عضو کے اندر ہوتی ہے۔ ذات الریه میں نبض موجی نہیں ہوتی۔ ذات الجنب میں خشاری اور صلب ہوتی ہے کیونکہ آفت سخت اور یا بس المادۃ جملی کے اندر ہوتی ہے۔ مادہ خون کا ہوتا ہے تو خارج ہونے والا مادہ سرخ، بلغمی ہوتا ہے تو سفید صفراوی ہوتا ہے تو زرد اور سوداوی ہوتا ہے تو سیاہ ہوتا ہے۔ ذات الجنب میں جس مادہ سے ورم خارج ہوتا ہے وہ بالعموم صفراوی قسم کا ہوتا ہے کیونکہ اپنی کثافت کے باعث قعلی عام حالات میں صرف لطیف مادہ ہی کو قبول کرتی ہے۔ پھیپھڑے کے اندر جس مادہ سے ورم ہوتا ہے وہ بالعموم بلغمی قسم کا ہوتا ہے۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ عضو تحلیل ہونے کی وجہ سے پھیپھڑا بالعموم غلیظ مادہ ہی قبول کرتا ہے۔ لطیف مادہ کا پھیپھڑے سے اندر رکتا ممکن نہیں ہوتا کیونکہ یہ تیزی سے نکل جاتا ہے۔ ذات الجنب اور درد جگر کا باہمی فرق باب الحید سے تعلق رکھتا ہے۔

ذات الجنب میں ورم جب پسلیوں پر استر کرنے والی جملی کے باہمی اجزاء میں ہو فصد اور نیچے کی جانب ہو تو مسہل دیں۔

پہلو کا درد چار قسم کا ہوتا ہے:

۱۔ پسلیوں پر استر کرنے والی جملی میں ورم ہو جائے اسے ذات الجنب کہتے ہیں۔ اس میں تیز بخار، جھین کا درد، نبض خشاری و صلب، کھانسی مادہ خارج کئے بغیر ہوتی ہے۔ داخلی عضلہ متورم ہوتا ہے تو سانس اندر داخل کرتے وقت درد ہوتا ہے۔ اس سے خارجی عضلہ جو سینہ کو پھیلاتا ہے کے ورم کا اندازہ چلتا ہے۔ سانس باہر نکالنے کے وقت درد ہو تو اس سے عضلہ قابض صدر کے ورم کا پتہ چلتا ہے۔

۲۔ ظہری عضلہ کے ساتھ جلد بھی متورم ہو جائے۔ یہ چھو کر معلوم کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ پسلیوں پر استر کرنے والی جملی کے اندر ورم ہو۔ مادہ خارج ہو رہا ہو تو اس کے رنگ سے غلط موجب کا پتہ چلے

گا۔ مادہ خارج نہ ہو رہا ہو تو ذات الجنب بلامادہ ہو گا۔ ہذا اور مداخلی اور خارجی کے درمیان فرق اس بات سے کریں کہ داخلی میں در زیادہ تیز ہو گا۔ خارجی در کم کا ایک سر بھی ہو گا جسے محسوس ہو گا۔ اس کے ساتھ مریض ایک چیز خارج کرتا ہے جو کبھی زرد، سفید، سرخ یا سیاہ ہوتی ہے۔ دراصل یہ متورم مقام کی پیپ ہوتی ہے جسے یہ مقام ضبط نہیں کر پاتا، بلکہ ترشح کے ساتھ اسے خارج کر دیتا ہے۔ سیاہ شروع ہی سے نہ ہو کی بلکہ بیشتر بالعموم زرد چیز خارج ہوتی ہے۔

خارج ہونے والا مادہ سرخ ہو گا تو دورہ اسے غائب کر دے گا۔ بے خوابی، فساد، ہن، بھوک میں کمی اور شدت کی پیاس ذات الجنب میں زیادہ ہو گی تو ذات الجنب بھی بڑا ہو گا۔ بے خوابی اور ذہنی فساد جو ذات الجنب کے آخر میں لاحق ہوتا ہے وہ دائمی نہیں ہوا کرتا۔ عمدہ تنفس اور پختگی کا ظاہر ہو جانا ذات الجنب میں اچھی علامت ہے۔ برعکس حالت برعکس حکم رکھتی ہے۔ خاصاً وہ پختگی کی علامت ہے۔ سفید لیسہ ار مادہ اور وہ مادہ جو مائل بہ زردی ہوتا ہے نیز جس میں خون شامل رہتا ہے وہ پختگی کے زیادہ ہونے کی علامت ہے۔

تھوک جس کے اندر سرخی اور زردی سیر شدہ اور آتش کی قسم کا مادہ خطہ کی علامت ہے۔ سیاہ مادہ کے ہمراہ ہو تو موت کی سب سے مؤثر علامت ہے۔ بد بو نہ ہو تو کم زوری ہوتا ہے۔ عسر تنفس اور اسی طرح شدت کا درد زردی علامت ہے۔ برعکس کیفیت نہیں ہوتی ہے۔ ناپختہ مادہ نہایت سرخ ہو اور آتش مادہ نہایت ہر ہے۔ نفٹ کے ذریعہ نکلنے والا مادہ تھوڑا اور پختہ ہو اور پھر بھی اعراض موجود ہوں تو مرض میں اضافہ ہونے کی علامت ہے۔ اعراض میں سکون ہو تو احتیاط حالات کی علامت ہے۔ یہ حالت تنفس کے دردوں اور ذات الجنب میں خصوصیت سے دیکھا جاتا ہے۔ مثلاً بیمار زردوں کے اندر پیشاب ذات الجنب اور ذات المرئ کی بیماریوں میں جب کوئی خارج ہونے والی چیز اوپر نہ چڑھے تو یہ کیفیت بخار زادوں میں بول مائی کی صورت ہو گی اور چڑھے مگر رقیق اور ناپختہ ہو تو یہ کیفیت بخار زادوں میں اس بول مائی کے مانند ہو گی جو گاڑھا خارج کیا گیا ہو اور اپنے حلق پر مائی ہو۔ پختہ سفید "براق" خارج ہو مگر تھوڑا ہو اور غیر متصل ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مریض ابتدا کی حد سے آگے بڑھ چکا ہے اور اب بڑھتا شروع ہو گیا ہے۔ یہ کیفیت اس بول مائی کے مانند ہو گی جس میں سرخ بال یا سرخ ریشے یا سرخ رسوب ہوتے ہیں۔ نفٹ جب سفید، پختہ، زیادہ اور متصل ہو تو چڑھتا اس کا تھان ہو گا۔ حالت تیز ختم ہو چکی ہو گی اور انتہائے مرض شروع ہو چکا ہو گا۔ یہ کیفیت اس بول کی صورت ہو گی جس میں سفید، پختہ اور مستوی قسم کے رسوب ہوتے ہیں۔ مریض کوئی چیز خارج نہ کرے یا خارج کرے مگر ناپختہ اور رقیق ہو تو، دونوں حالتیں اس بات کی علامت ہیں کہ بیماری ابتدائی

حالت میں ہے۔

ذات الجنب اور ذات ابرے میں بیماری کی بڑی علامات میں سیاہ، سخت سرخ، جھگدار، سخت بدبودار، اخراج میں دشوار، شدید درد اور سوء تنفس داخل ہیں۔

ذات الجنب بوڑھوں کے لئے مہلک ہے۔ اخراج، وہ میں قدیم و تاخیر کے مطابق ذات الجنب کا خاتمہ ہوگا۔ ذات الجنب کے شروع اوقات میں قصد کھول دینا ضروری ہے۔ اس بیماری میں سب سے زیادہ موزوں، الشعیر ہے جس کے اندر تھوڑا اصل اسوس، چند دانے عتاب، سکر طبرزد، اور روغن بادام شیریں شامل کر دیا گیا ہو۔ کھانے میں بقول، ماش کا شوربا، زردی، عینہ، عسبرشت دیں۔ آرد جو، بنفشہ، بابونہ اور عظمی وغیرہ کا پیو پر ضمیمہ رکھیں۔ جس سے تطفہ حرارت کے ساتھ درد میں سکون ہو سکے۔ (یہودی)

سوء تنفس، کھانسی اور رتھین تھوک کے علاوہ تیز بخار ذات ابرے اور ذات الجنب میں عام طور پر ہوتا ہے۔ ان اعراض کے ساتھ پہلو میں چھین کا درد، صلابت نبض، تواتر نبض بھی ہو تو یہ ذات الجنب کی بیماری ہوگی اور اگر مذکورہ اعراض کے ساتھ نبض کے صلابت نہ ہو تو مر یض کو اختتامی کیفیت محسوس ہو تو یہ ذات ابرے ہوگا۔ (جالینوس)

درا پیو کے ساتھ نفث ادم ہو تو چوہ، نون کے اندر صحت نہ ہونے پر پیچھڑے کے اندر پیپ جمع ہو جائے گی اور مر یض سس میں مبتلا ہو کر انتقال کر جائے گا۔ جن مر یضوں میں حجاب سے اوپر ورم ہو اور بانیسی سرورف سبب سے اچانک پوشیدہ ہو جائے تو ورم پیچھڑوں کی جاسب منتقل ہو جائے گا۔ یہ لوگ ساتویں دن یا اس کے بعد انتقال کر جائیں گے۔ ذات ابرے اور ذات الجنب کے ساتھ قسم بھی چلتے گئے تو بہت برا ہے۔ یونکہ اس سے طبعی قوت کی موت کا پتہ چلتا ہے۔ ذات الجنب اور ذات ابرے کے ساتھ کزاز، اغرض تمام ہی اور ام موت کا پتہ دیتے ہیں۔ (جالینوس)

نفث ادم مزمن ہو اور پھر پیپ میں تبدیل ہو جائے، خون اچانک رت چائے تو مر یض اچانک فوت کر جائے گا۔ کوئی چاندنا، تیر کرینٹنا، ورم حجاب اور مر یض یا پیسوں کے عضلات کے ورم کی علامت ہے۔ (جالینوس)

بارہا ایسے مر یض نظر آتے ہیں جن کے پیچھڑے کے اندر پیپ جمع ہوئی، چنانچہ انہوں نے اسے پیشاب یا پانڈ کے ذریعہ خارج کر دیا تو صاف ہو گئے۔ لہذا یہ یاد رکھنا چاہئے کہ پیپ کا ایک عضو سے دوسرے عضو کی جانب اخراج، یا اخلاط کا منتقل ہونا، فقط اعضاء مجوقہ کے ذریعہ ہی نہیں ہوتا بلکہ جسم کے تمام اعضاء کے ذریعہ ہوا کرتا ہے حتیٰ کہ ہڈیوں اور لوٹار (Teniens) کے ذریعہ بھی

سوتا ہے۔ کدنی طحال میں زیادہ گرمی کی وجہ سے درد پیدا ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ بائیں ہنسی اور موٹھ سے تک جا رہا ہوتا ہے ہذا ضروری ہے کہ اس کی جستجو کی جائے تاکہ غلطی نہ ہو سکے۔ (جالینوس)

تیز بخار، مسلسل شدید درد پہلو سے شروع ہو کر ہنسی اور شانوں تک پہنچتا ہے۔ شدید چھین ہوتی ہے تنگی تنفس اور شروع میں خشک کھانسی آتی ہے۔ اس نے بعد مریض جھاگ دار تھوک خارج کرتا ہے۔ اس کے بعد خونی یا صفراوی تھوک آتا ہے۔ مریض ہمیشہ ماؤف پہلو کے بل سوتا ہے۔ بے خوابی، زبان میں خشکی اور کھردراہٹ ہوتا ہے اعراض میں اضافہ ہو جائے اور انتہا پر پہنچ جائیں تو ہاتھ پیر ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ رخسار اور آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ پیٹ چلنے لگتا ہے، نبض پوشیدہ اور تیز ہو جاتی ہے۔ اسی طرح تنفس بھی تیز ہو جاتا ہے۔ ٹوٹ ٹوٹ کر پسینہ آتا ہے۔ خراج مادہ مٹھکاں ہو جاتا ہے کبھی تسان بھی ہوتا ہے۔ کبھی سیاہ، سرخ، اور زرد ہوتا ہے، کبھی گلابی یا ہلکا ہوتا ہے۔ کبھی بدبودار ہوتا ہے۔ نبض مختلف ہوتی ہے۔ دائیں پہلو میں درد بائیں پہلو کے مقابلہ میں زیادہ سخت ہوتا ہے کیونکہ پیچھڑے، قریب تر ہوتا ہے۔ بعض اہباء فرماتے ہیں کہ بائیں پہلو کا درد زیادہ تیز ہوتا ہے کیونکہ یہ دل سے قریب تر ہوتا ہے۔ مذکورہ اعراض میں افادہ ہو اور مریض ہمیشہ گدی کے بل سوئے ہاتھ پیر گرم نہ ہوں اور رخسار کی ہڈیاں سرخ ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مرض ذات الریہ کی جانب منتقل ہو گیا ہے۔ (جالینوس)

ذات الحصب میں بخار کی باریاں بالعموم نامہ دیکر آتی ہیں چھین کا درد ذات الحصب میں ہوتا ہے کیونکہ گرم جھلی کے اندر ہوتا ہے۔ یہی حال حواس حسیوں کے اندر پیدا شدہ درووں کا ہوا کرتا ہے۔ چونکہ یہ جھلی بعض اوقات تنفس کا ایک جزو ہوتی ہے اس لئے تنفس میں تبدیلی بھی ضرور واقع ہوتی ہے۔ پھر چونکہ یہ دل سے قریب بھی ہوتی ہے اس لئے مذکورہ انتخاب کی توجہ دل کو پہنچنے سے بخار بھی ہو جاتا ہے۔ پیچھڑے کی ساخت، سخت اور خشک ہوتی ہے اس لئے پیچھڑے سے قریب ہونے کی وجہ سے گرم حرارت پیدا شدہ پیپ پیچھڑے نے اندر بھی پہنچتی ہے اس طرح کھانسی بھی لاحق ہو جاتی ہے کیونکہ یہ پیپ کو خارج کرنے کے لئے پیچھڑے کو حرکت دیتی ہے۔ شروع میں ہی اخراج مادی تحریم نہیں ہوتی کیونکہ مادہ گرم و معصوم ہوتا ہے۔ اخراج مادہ تب ہی ہوتا ہے جب مادہ زیادہ جمع ہو جاتا ہے اور ہلکا ہو جاتا ہے۔ گرم میں جس قدر صلابت ہوگی اور ترشح کم ہوگا اسی قدر اخراج مادہ میں تاخیر ہوگی۔

کیونکہ پیچھڑے کے اندر داخل ہونے والی چیز ترشح نہیں پاتی مادہ تیزی سے گرم ہو کر ہلکا ہوگا تو اخراج بھی تیز ہوگا۔ کیونکہ اس سے بہت سا مادہ بہ کر نکلتا ہے گرم کی غلط کس قسم کی ہے اس کا

اندازہ خارج ہوئے مادہ کے رنگ سے ہو گا۔ کبھی یہ جھاگ دار، کبھی شوخ سرخ کبھی سیر شدہ زرد، کبھی اس کے اندر رقیق زردی، کبھی سخت سرخ، اور کبھی سیاہ ہوتا ہے۔ جھاگ دار ورم کے بطنی، شوخ سرخ، خالص صفراء، رقیق زرد زیادہ بطنی ملے ہوئے صفراء، اور سیاہ سوداوی فصد کی علامت، سخت سرخ نہ کورہ بالا رنگوں سے کم خراب ہوتا ہے اس لئے صفراء سے زیادہ فضلہ دمویہ کا پتہ دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نہ کورہ بالا تمام مادوں کے مقابلہ کم تکلیف دہ ہوتا ہے اسی طرح سیاہ مادہ سب سے بڑی آفت اور ہلاکت کی سب سے بڑی علامت ہوتا ہے۔ ان مادوں کے اندر جتنی طاقت ہوگی اتنی ہی مریض کی قوت اور جتنی اس کے اندر کمزوری ہوگی اتنی ہی مریض کے اندر کمزوری سمجھی جائے گی۔ نبض کے اندر صلابت کی راہ سے بتاؤ ہو گا تو اس بات کی علامت ہو گا کہ ورم کسی عصبی عضو کے اندر ہے۔ منشاری کے راہ سے ہو تو بیماری ورم کی صورت میں ہوگی۔ نبض سریع متواتر عظیم کی راہ سے ہو تو یہ کیفیت بخار کی علامت ہوگی۔ (جالیئوس)

پہلو کے اندر ورم بڑی حد تک گہرا ہو تو سیدان مواد کے منقطع ہو جانے کے بعد چھن لگا تا مفید ہے کیونکہ چھن مواد کو اندر سے جذب کر کے باہر لے آتا ہے اس وقت ورم کا تحلیل ہونا ممکن ہو جاتا ہے۔ خارج ہونے والے مادہ ذات الجنب میں صفراوی ہو تو مادہ دموی کے مقابلہ میں اسے فصد کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے کیونکہ موخر الذکر زیادہ محفوظ اور مقدم الذکر زیادہ خراب ہوتا ہے سینہ اور پہلو کے درد کے ساتھ جسے کھانسی نہ آتی ہو اسے ورم نہیں ہوتا۔ نہ ہی کوئی پھوڑا ہوتا ہے کیونکہ ورم سے کسی چیز کا سہنا لازم ہے۔ اس سے کھانسی اور اخلاط میں تحریک ہوگی۔ خارج ہونے والا مادہ سرخ ہو تو بیماری للغمی ہوگی۔ شوخ سرخ ہو تو بیماری حرہ، جھاگ دار ہو تو بطنی سے ملا جل خون اور سیاہ ورم کے سوداوی کی علامت ہے۔ جبین سے زیادہ تناؤ تو کثرت اخلاط کی دلیل ہے، جبین سے اخلاط کی کیفیت کا علم ہوتا ہے۔ بیماری کس قدر ہے اس کا اندازہ بخار اور درد کی مقدار سے کریں اور خارج ہونے والا مادہ کی خرابی اور تاخیر اور اخراج مادہ کے اندر دشواری کا ہونا خراب ہے کیونکہ مادہ کے اندر تاخیر کا نہ ہونا اور بہ سہولت خارج ہونا عمدہ ہوتا ہے۔ یہی حال بھوک کے زائل ہو جانے ظاہری رخ کی کمی، عدم ہنج، تنفس، بے خوابی، فساد عقل اور مرض کو مریض کا کم برداشت کرنے کا بھی ہے۔

فرض کر لیں کہ اس بیماری کے اندر بخار، بے خوابی اور فساد عقل زیادہ ہے، مگر خارج ہونے والا مادہ خالص سرخ اور سیاہ نہیں، شروع بیماری سرخ، زرد یا جھاگ دار رہا ہے پھر تھوڑی ہی دیر کے بعد تبدیل ہو کر پختگی کی جانب آگیا ہو تو ایسی حالت میں بخار اور دیگر اعراض کی شدت سے گھبراتا مناسب نہیں ہے یہ ساری باتیں اس لئے پیش آتی ہیں کہ ورم پیپ جمع کر رہا ہوتا ہے۔ پیپ جمع

کرنے کے وقت اعراض بڑے اور سخت ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مریض کثرت سے مادہ خارج کرنے لگتا ہے، مقدم اندک کر تمام اعراض اور سینہ اور پیچھے بڑے کے تمام اعراض کے مقابلہ میں اخراج مادہ کے اندر تیزی لاتا ہے۔ مادہ خارج کرنے والے مریض کے اندر چٹنگی کا ظاہر ہونا تمام مہلک اعراض کا مقابلہ کرتا ہے۔ عضلات تنفس کی مدد بھی ہو تو مریض لامحالہ نجات پا جائے گا۔ (جالینوس) اخراج مادہ مناسب ہو رہا ہو، مریض کو حقنہ یا دواء مسہل کی ضرورت نہ ہو تو جو کے دلہ کے پانی کا حقنہ دیں کیونکہ فصد، اسہال اور حقنہ کی ضرورت نہ ہو تو مناسب یہ ہے کہ یہ پانی دیا جائے۔

(جالینوس)

ان حالات کے بعد ماء الشعیر پلانے سے بہت زیادہ فوائد حاصل ہوں گے۔ اس سے اخراج مادہ میں آسانی، معدہ کو قوت اور آلات تنفس کا سچا ہوتا ہے۔ قابض اشیاء سے مریض پر ہیز کرے کیونکہ اخراج مادہ کی راہ میں یہ چیزیں رکاوٹ ثابت ہوتی ہیں اور مریض پر اختناقی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اس کا تجربہ کیا جا چکا ہے مریض نے ماء الشعیر یا ماء الحسل نہ پیا ہو تو ماء الحسل ماء الشعیر ہی کا کام کرتا ہے بہت ماء الشعیر کی طرح یہ قوت نہیں مہیا کرتا بلکہ اس کے ساتھ مریض کو چٹانی مچھلی عرق کراٹ دھبٹ اور نمک وزیتون میں ابال کر ایک معتدل مقدار میں دیں۔ البتہ اعصابی یا رحمی بیماری ہو تو اسے نہ ایں اصل السوس یا فراسیون ماء الحسل کے ساتھ پینے سے سینہ کے فضلات اچھی طرح پختہ ہوتے ہیں اور اخراج میں سہولت ہوتی ہے۔ اس بیماری کے اندر جو لوگ بسرعت اختناقی کیفیت لاحق ہو جانے سے مر جاتے ہیں ان کے پہلو پر یہ معلوم ہو گا جیسے چوٹ پڑی ہو۔ وجہ یہ ہے کہ یہاں آنے والے خون جو درم کا سبب بنتا ہے قوت حیوانی کی طرح مرجاتا ہے تو خارج سے اس جگہ کو سبز کر دیتا ہے۔

(جالینوس)

جمید سے ذات الجنب کا درد خشک ہو جاتا ہے کیونکہ جمید جلد کو سخت اور خون کے ایک حصہ کو تفصیل میں ردیتی ہے البتہ جسم کے اندر ابتدائی کیفیت ہو تو جمید تفصیل سے زیادہ یہاں مواد کھینچ لائے گی اور اس جگہ میں بخاری کیفیت پیدا کرے گی چنانچہ اس مقام میں تناؤ پیدا ہو گا جس سے درد میں اضافہ ہو گا۔ جمید کے ذریعہ ذات الجنب میں درد تفصیل نہ ہو تو فصد یا مسہل کے ذریعہ جسم کا اچھی طرح استفادہ کر دیں۔ باب الجمید کا مطالعہ کریں تاکہ جمید کی کیفیت کا علم رہے دروینچے ہو رہا ہو تو جمید کا سپر اثر ہو گا اور اگر منسل کی بدولت تک جا رہا ہو تو فصد ہی اسے تفصیل کرے گی۔ نیچے درد میں فصد کرنا ہم مفید ہے۔ جمید سے درد تفصیل نہ ہو تو زیادتی نہ کریں بلکہ استفادہ کی جانب توجہ دیں کیونکہ جمید سے پیچھے خشک ہوتا ہے اور پیپ جمع ہونے لگتی ہے۔ درد منسل تک پہنچے تو فوراً ہی یہاں یا چھاتی کی

طرف یا پورے حجب کے اوپر ٹھل محسوس ہو گا۔ باسٹیک کی فصد کھول کافی مقدار میں خون خارج کر دیں حتیٰ کہ خارج ہونے والے خون کا رنگ بدل جائے۔ وجہ یہ ہے کہ اس وقت ورم پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کے بالائی اجزاء میں ہوتا ہے، ورم جب اس گوشہ میں ہوتا ہے تو درد میں ہنسی اور بازو بھی شریک ہو جاتا ہے۔ درد پسلیوں کے سروں کی جانب متوجہ ہو تو مسہل ادویات کے ذریعہ استفراغ کریں کیونکہ فصد باسٹیک اس گوشہ سے خون کو جذب کرتا ہے مگر سرعت سے نہیں۔ اس لئے بہ سرعت فائدہ نہیں پہنچتا۔ سینہ کا نچلا گوشہ ایسی رگوں سے غذا پاتا ہے جو دل تک پہنچنے سے پہلے گہری رک (عرفی عیمیں) سے ٹھکی ہیں۔ خون کا تغیر یہ بتائے گا کہ ورم کا خون بیشتر نکل چکا ہے اور اب رگوں کا خون خارج ہونے لگا ہے اخراج خون سے قوت گر جاتی ہے گو اس کا اخراج عظیم فائدہ کا حامل ہے۔ مگر حفظان قوت کی بات نگاہوں میں زیادہ رہنی چاہئے۔ (جالیئوس)

درد اس مقام پر پہنچے جو پسلیوں کے سروں کے نیچے ہے تو مسہل استعمال کریں۔ (بقراط) شوصہ کے ہمراہ زور کا بخار ہو تو مسہل سے اجتناب کریں، فصد کھولیں کیونکہ اس حالت کے اندر فصد کھولنا ذات الجنب سے محفوظ رکھتا ہے۔ مراد وہ درد ہے جو نچلے حصوں میں ہوتا ہے۔ گو اس کا فائدہ ویسا نہیں ہے جیسا کہ اوپری حصہ میں ہونے والے درد میں ہوتا ہے مگر پھر بھی بے خطرہ ہے۔ مسہل بچہ خطرناک ہے۔ بالخصوص جب کہ مریض کا مزاج معلوم نہ ہو۔ اور نہ ہی دیکھے جانے والے مسہل کی مقدار معلوم ہو۔ اس سے بڑے نقصانات لاحق ہوتے ہیں۔ مریض کو بخار ہو گیا تو ایسا یا تو اس لئے ہو گا کہ اسہال میں زیادتی سے کام لیا گیا ہو گایا غلط کے اندر تحریک کر دی گئی ہوگی اور مسہل نہ ہوا ہو گا۔ دوا کم کر دیں گے تو نقصان اور بڑھ جائے گا۔ بہت مریض کا مزاج اچھی طرح معلوم ہو، دوا کی مناسب مقدار بھی معلوم ہو تو مسہل دیں۔ ایسے مریضوں کے لئے بہترین مسہل ایارتا ہے۔ ایارتا کے اندر خربق ہو تو یہ سقمونیا سے بہتر ہے۔ اسہال رک جائے تو مریض کو ماء الشعیر دیں۔ یہ مریض کے مزاج کی تعدیل اور جسم سے باقی ماندہ مادہ کو خارج کر دیتا ہے۔ ماء الشعیر کی مقدار اس دن عام معمول سے کم ہونی چاہئے۔ اس کے بعد حسب معمول دیں۔ درد میں سکون ہو جائے تو مزید اضافہ کر دیں۔ مادہ پک جانے کے بعد حمام کرائیں ایسی صورت میں حمام بچہ دگوار اور مفید ثابت ہو گا کیونکہ اخراج اخلاط میں آسانی پیدا کرے گا۔ (جالیئوس)

حجب میں پیدا شدہ ورم کے بعد چھین کا درد غشی زیادہ ہو تو تشنج اور نبض سبب فشاری ہو جاتی ہے۔ ذات الجنب کے اندر نبض کی مشاریت محوڑی ہو تو ورم آسانی سے پختہ ہوتا ہے اور تیزی سے بحران آ جاتا ہے لیکن اگر بچہ طاقتور عظیم اور واضح ہو تو اس بات کی علامت ہے کہ ورم ردی ہے اور

مشکل سے بچت ہو گا۔ بایں ہمہ مریض طاقتور ہو تو انجام یہ ہے کہ پیپ پڑے گی، سل ہو گا اور مریض دبلا ہو جائے گا، کمزور ہو گا تو مر جائے گا۔ تو اثر نبض شدید ہو تو ذات الریہ یا غشی لاحق ہوگی۔ تو اثر کم ہو مریض کو نیند آجائے گی یا پھر اعصاب کے اندر کوئی آفت آنے والی ہوگی۔

لشموئی نام کا درم حار پسلیوں پر استر کرنے والی جملی میں ہو تو یہی ذات الجنب ہے۔ یہ درم مجتمع ہو کر پیپ پیدا کر کے اور پھٹ جائے تو اجتماع پیپ کہا جائے گا۔ اس قسم کا درم پھیپڑے کے اندر ہو تو ذات الریہ اور پیپ پڑنے کے بعد پھٹ جائے تو سل کہلائے گا۔ (جالینوس)

پھیپڑے اور پسلیوں کی بیماری میں خارج ہونے والا سب سے عمدہ مادہ وہ ہے جو سہل الخروج اور تیز ہو۔ تیز سے مراد یہ ہے کہ بیماری کی ابتدا سے تھوڑے ہی وقت کے بعد خارج ہو یا شروع ہو جائے۔ یہ بیماری کے کم ہونے اور قریب الختم ہونے کی دلیل ہے۔ سہل الخروج سے مراد یہ ہے کہ خلط کاڑھی ہو نہ رقیق کیونکہ گاڑھی خلط مشقت ہی سے نکلتی ہے۔ اسے نکلنے کے لئے سخت طاقت درکار ہوتی ہے۔ رقیق خلط دباؤ پر پھسل کر نیچے چلی جاتی ہے اور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر منتشر ہو جاتی ہے۔ لہذا اس کا ٹکٹکا دشوار ہو جاتا ہے۔ خارج ہونے والا عمدہ مادہ وہ ہوتا ہے جس کے اندر سرخی سفیدی میں ملی جلی نظر آتی ہے۔ ملی جلی نہ ہو تو یہ صفراء خالص کی علامت ہے۔ بیماری کے ابتدائی مرحلہ سے خارج ہونے والا مادہ نہایت تاخیر سے خارج ہو، پھر سرخ یا زرد ہو، تھوک کے اندر شدت سے ملا جلات ہو تو اس کا اخراج مسلسل کھانسی کے ذریعہ ہو گا۔ یہ ردی ہے۔

خالص سرخ مادہ جب کہ ظلم سے ملا جلات ہو خطرہ کی علامت ہے۔ سفید لیسہ ارگول مادہ غیر مفید ہے۔ خالص سرخ خطرہ کی علامت اس لئے ہے کہ یہ کثرت خالص صفراء کی دلیل ہوتا ہے۔ سفید لیسہ ارگول مادہ سوختہ ظلم سے بنتا ہے۔ پسلیوں کے اندر درم کے سبب یہ دونوں پیدا ہوں تو عمدہ نہیں ہوتے۔ سبز اور جھاک دار ردی میں کیونکہ ایک اس بات کی علامت ہے کہ درم کا سبب تیز صفراء ہے دوسرا اس بات کی علامت ہے کہ ریاح غلیظ رطوبتوں میں پھنس گئی ہے جس کا ٹکٹکا مشکل ہے یا پھر اس بات کی علامت ہے کہ آتش حرارت موجود ہے جو خارج ہونے والے جھاک کے مطابق ہے۔

مادہ سیاہ ہے تو مذکورہ بالا دونوں مادوں سے زیادہ خراب ہے کیونکہ یہ درم کا سبب مرہ سوداء کو ظاہر کرتا ہے یہ سب سے ندراسب سے دیر تک باقی رہنے والا اور مشکل سے تحلیل پذیر زخم ہوتا ہے۔ حلق سے اوپر کوئی چیز بھونچے بغیر خارج ہو جانے پھر حلق میں استلاء موجود ہو تو حتیٰ کہ اس میں کھولنے کی کیفیت پیدا ہو جائے تو یہ ردی ہے۔ زکام اور عطاس یہ کی تمام بیماریوں میں دونوں ردی ہیں، خواہ بیماری سے پہلے لاحق ہوں یا بعد میں۔ زکام سے سینہ کی جانب اغلاط بہ کر آتے ہیں۔ چھینک

تحریک پیدا کر کے سیدہ کو بلا دیتی ہے۔ مرض یہ عرصہ گزرنے کے بعد یہ عارض ہوں تو پھر پھر کے اندر بیماری کے دراز اور بڑھی ہوئی ہونے کی خبر دیتے ہیں اور پتہ چلتا ہے کہ سر کو نقصان پہنچ گیا ہے۔ تھوک کے اندر کچھ خون شامل ہو مگر زیادہ نہ ہو اور سرخ ہو۔ بیماری ذات الریہ کی ہو تو اگر بیماری کے شروع میں ہے تو بحد سہامتی کی علامت ہے۔ سات دن یا اس سے زیادہ گزر جانے کے بعد بھی علی حد۔ باقی ہو تو مریض کے بچنے کی امید کم رہے گی کیونکہ اعضاء کے اندر پیدا شدہ اور امی و جد سے درم پیدا کرنے والی خلیات کے جنس کی پیپ بہتی ہے۔ یہ خلیات صفروں ہو تو خارج ہونے والے مادہ زرد، سرخ ہو تو خوں، شیش سرخ ہو تو صفراء اور خوں سے ملا جلا اور سرخ ہو تو درم پیدا کرنے والے خوں ہو گی جو محمود علامات میں سے ایک ہے۔ اس کے بعد پھر پھر کی کسی رنگ کے پھٹنے کے درمیان فرق یہ ہے کہ اس میں خارج ہونے والے مادہ خاص خوں ہو گا اور زیادہ مقدار میں ہو گا مگر دوسرے میں خاص خوں نہ ہو گا بلکہ رطوبتوں سے ملا جلا ہو گا اور زیادہ مقدار میں نہ ہو گا۔ خارج ہونے والے مادہ بالعموم چوتھے دن سے ٹیکر ساتویں دن تک پختہ ہو جاتا ہے۔ اسی لئے تبدیل ہو جاتا ہے۔ بحالہ باقی نہیں رہتا۔ پختہ نہ ہو سکے، ساتویں دن بھی مادہ علی حالہ باقی رہے تو طول مرض کی گمانی آتا ہے کیونکہ اس کا پختہ ہونا، شور ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس طول مدت میں طاقت گرے۔ خیر نہیں رہتی یا مریض پر جنوں طاری ہو جاتا ہے۔ ہند طبیعت کو طاقت پہنچانا ناممکن ہے۔ خارج ہونے والے مادہ میں راز کے اندر سکون نہ ہو تو یہ ردی ہے۔ سیاہ سب سے زیادہ ردی ہے۔ مگر اس بھی صورت راز میں سکون ہو جاتا ہو تو یہ سب سے عمدہ ہے۔ اما یہ کہ مریض کی عقل و تدبیر ہو گئی ہو اور راز کا احساس نہ کر سکے۔ سرخ اور زرد مادہ سب سے عمدہ خلیات ہے سیاہ سخت خلیات تاکہ ہے۔ درم ہے کہ رنگ مادہ کے ہر تالی خارج ہونے، طاقت، خارج ہونے والے مادہ کے ذریعہ مریض کو مدد یا نقصان پہنچتے، طاقت کی مقدار، اور پختہ ہونے کے زمانہ سب کی علامات کو پیش نظر رہیں۔ چر حکم کا میں۔ اخراج مادہ، اسباب، نمک اور تلمیذ، کسی تدبیر سے بھی درد کے اندر سکون نہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ بیماری پیپ کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اس کے ساتھ سہامتی کی علامات موجود ہوں تو مریض موت کی جانب قدم بڑھا رہا ہو گا۔ وجہ یہ ہے کہ جس کیفیت میں سہامتی کی علامت موجود ہوں مگر طاقت ارد کے اندر سکون نہ پیدا ہوتا ہو وہ کھل اور مہلک امراض کے مابین مقام رہتی ہے۔ پیپ پڑ جانے اور صفراء کے بعد قوی اس پر غالب ہو تو یہ ردی ہے۔ خواہ کسی طرف نہ جائے۔ مرنے والی بھی زرد خارج ہو، بھی پیپ یا بھی دونوں ملے جیسے کہ نیکہ جو اور ام جسم کے بالائی حصوں میں پیپ پیدا ہوتے ہیں، چر ان میں کچھ پیپ راز ہوں اور کچھ پیپ زرد نہ ہوں۔ اسی کے

میں جمع ہوگی۔ پھیپھڑا کھل گیا ہو تو ممکن ہے کہ کبھی دونوں طرف جمع ہو اور صرف ایک جانب۔ پیپ کس جانب مجتمع ہوئی ہے اس کا پتہ اس جانب شدت حرارت غل سے چلے گا۔ مریض کو کسی ایک پہلو سلائیں۔ اگر اس نے بالائی جانب میں غل محسوس کیا تو پیپ اسی جانب ہوگی۔ پیپ پڑنے کی ابتدا کا اندازہ انہی علامات سے کریں جنہیں ہم نے بیان کیا ہے۔ یعنی جوڑی پہلے سے زیادہ شدید بخار اور غل۔ باقی جن مریضوں کے اندر مرض مستحکم ہو چکا ہو تو اس کا معاملہ بالکل روشن ہوگا۔ علامات زوردار ہوں گی جو حسب ذیل ہوں گی۔ مسلسل بخار۔ دن میں چھپا ہوا باریک مگر رات میں تیز تر۔ سیدھ پسینہ کا آنا۔ کھانسی سے آرام محسوس کرنا۔ کوئی قابل اشتنا چیز خارج نہ کرنا۔ آنکھوں کا دھنسا۔ رخسار کا سرخ ہو جانا۔ انگلیوں سے ناخنوں کا میزھا ہو جانا۔ انگلیوں کا گرم ہونا یا خصوصاً ان کے کناروں کا گرم ہونا۔ پیروں میں گرم آ جانا کھانے کی خواہش کا زائل ہونا۔ جسم میں آہوں کا پڑنا۔

جن کے پھیپھڑوں میں یا سینوں کی آخری فضا میں یا دونوں میں یا پیسوں پر استر کرنے والی جھڑی کے اندر پیپ جمع ہو جاتی ہے اطباء انہیں اور ”مقحین“ کہتے ہیں۔ اس پیپ کا بہ سہولت اور بہ سرعت اخراج نہ ہو تو انجام سل ہوتا ہے۔ سل ہو جاتی ہے تو دائمی بخار رہنے لگتا ہے جو رات میں تیز ہو جاتا ہے۔ حمی دق میں جو دمگ جلتا ہوتا ہے ان سب کی کیفیت یہی ہوتی ہے۔ رات میں حمی دق کے اضافہ کی وجہ یہ ہے کہ اعضاء اصلی زیادہ گرم ہو جاتے ہیں غذا اور نیند کے وقت یہ مرطوب ہوتے ہیں تو اسی طرح کھول اٹھتے ہیں جس طرح پانی کے اندر پڑنے پر چونا کھولتا ہے۔ پسینہ ضعیف قوت کی وجہ سے آتا ہے کیونکہ غذا جسوں سے تحلیل ہو جاتی ہے۔ مریض کے اندر کھانے کا اشتیاق پیدا ہو جاتا ہے۔ سینہ کے اندر پیپ رکی ہوتی ہے اس کی وجہ سے ایک طرح کی امتلائی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

مریض قابل اعتناء شے کا اخراج اس لئے نہیں کرتے کہ اگر ایسا ہو تو راحت پاجائیں۔ مادہ کا کارہائیں اور پھیپھڑے کو گھیرنے والی جملی کی کثافت اور ضعیف قوت سب اخراج کی راہ میں حائل ہوتی ہیں۔ پیپ کا مریض بچتا ہے یا سل میں جلتا ہو جاتا ہے اسکی سب سے بڑی علامت یہ قرار دیں کہ مریض کے اندر طاقت کیا ہے۔ اگر طاقت موجود ہے تو ممکن ہے کہ تمام پیپ کو خارج کر دے۔ کبھی بذریعہ پیشاب کو وہ خارج کر دیتا ہے۔ پیپ شروع میں کسی ہالی کے اندر نہیں بہتی بلکہ اعضاء کی تجویف تحلیل ہوتی ہے تو اس کا بہاؤ ہونے لگتا ہے۔ ایک شخص کو جس کے سینہ کے اندر پیپ پڑ چکی تھی میں نے خوردیکھا کہ وہ پیپ کا پیشاب اور پاخانہ کر رہا تھا۔ اس طرح وہ ہلکا ہو گیا۔ اس کا پھوڑا پست کر سینہ کی تجویف میں جمع ہو گیا تھا۔

آنکھوں کا اندر دھنس جانا، یہ تمام حیات مزمنہ بالخصوص اس بخار کا جس کی پوست شدید ہوتی ہے لازمہ ہے۔ رخسار کی سرخی پھپھڑے کے اندر پیدا شدہ حرارت کا نتیجہ ہوتی ہے نیز کھانسی بھی یہ کیفیت پیدا کر دیتی ہیں۔ یہ دونوں باتیں بکتر چہرے اور چوڑے سر کو سرخ کر دیتی ہیں سر کی جانب پھپھڑے کے اندر موجود مواد سے اخراجات اٹھتے ہیں اس لئے وہ سرخ ہو جاتا ہے ناخن نیز مٹھے ہو جانے کا سبب یہ ہے کہ ناخن کا وہ گوشت گل جاتا ہے جو اسے دونوں طرف سے اپنی جگہ پر مضبوط رکھتا ہے۔ انگلیاں گو تمام بخاروں میں سرد ہو جاتی ہیں مگر دقتی بخاروں میں گرم رہتی ہیں کیونکہ یہ بخار اعضاء اصلیہ کے اندر ہوتے ہیں۔ گرمی بیرون سے زیادہ انگیوں کے اندرونی حصوں میں ہوتی ہے کیونکہ یہاں رطوبت زیادہ ہوتی ہے۔ مرینات دقتی کی حرارت وہیں ظاہر ہوتی ہے جہاں رطوبت ہوتی ہے۔ پھر اس لئے متورم ہو جاتے ہیں کہ اعضاء کی موت یہیں سے شروع ہوتی ہے کیونکہ دس سے یہ دور ہوتے ہیں۔ کھانے پینے کی خواہش اور قوت ناز یہ بھی مر جاتی ہے۔ جسم کے اندر چھالے اکال غلطوں کے اجتماع کی وجہ سے پڑتے ہیں۔

چوڑے جلد پھٹنے کا یادیر میں اس کا اندازہ، رد، سوء تنفس، اور کھانسی سے ہو گا۔ چنانچہ درد، سوء تنفس اور کھانسی جلد شروع ہو گئی ہے تو پھوڑا پیپ پڑے کے بعد تقریباً بیس دن میں پھٹ جائے گا۔ یہ اعراض دیر سے رونما ہوں گے تو اس مدت کے بعد ہی پھٹے گا۔ پھٹنے سے پہلے درد، سوء تنفس اور اخراج مادہ میں اضافہ ہو گا۔ (جالیئوس)

پھوڑا جلد پھٹنے کا یادیر میں اس کا انحصار درد، سوء تنفس اور کھانسی پر ہے تفصیل یہ ہے کہ اگر یہ باتیں مسلسل اور زوردار ہوں (جالیئوس)

تو پیپ پڑنے کے بعد یہ خبر دیں گی کہ پھوڑا جلد پھٹے گا۔ ورنہ تاخیر ہوگی (مؤلف)
پیپ پڑنے سے پہلے اگر یہ باتیں مسلسل اور زوردار ہیں تو پھوڑا جلد پھٹے گا۔ برعکس حالت برعکس انجام پیش کرے گی۔ (مؤلف)

مادہ پھٹنے کا تو نازنا متصل حصہ جسم میں فساد پیدا کرے گا۔ اس سے سوزش، پیش درد، اور درد کے زیادہ ہونے کی وجہ سے سوء تنفس بھی بڑھا ہو گا۔ کھانسی اس پتلی پیپ کی وجہ سے بڑھ جائے گی جو پیپ زدہ مقام سے خارج ہوگی۔ (جالیئوس)

پیپ زدہ مریضوں میں سب سے محفوظ وہ مریض ہو تا جس کا پھوڑا پھٹنے ہی تیزی سے بخار خائب ہو جائے اور بھوک لگنے لگے۔ جسے ذائب الرمدہ کی بیماری ہو اور تدبیر علاج کے وقت نچلے مقام پر پھوڑے اگل آئیں تو ان میں پیپ پڑ جاتی ہے اور یہ ماحول ہو جاتے ہیں، اس کی وجہ سے مریض بچ

جاتا ہے۔ اس طرح کے پھوڑے جو یہ دنی جانب پھلتے ہیں ان لوگوں میں متوقع ہوتے ہیں جن کی یہی حالت ہوتی ہے۔ یعنی بخار لگا رہتا ہے (بقراط)

بخار لگانے والے تو غلط کے اندر سستی ہوئی اور دیر لگے گی۔ (موسف)

جن مریضوں کے درد میں سکون نہیں ہوتا ہے وہ اس کے ارد گرد میں سکون ہو جائے تو بیماری پر سکون ہوگی۔ طبیعت پھر تازہ پیدا کرے۔ بیماری کا اثر اس کے لئے مسلسل تھکاوٹ سے کام لینا پڑے گا۔ پیشاب کی مقدار زیادہ ہوگی اس میں اثرات سے رسوب نہیں گئے یہ نکتہ یہ بات ایک ایسے شخص کی علامت ہے جس کے باعث طبیعت پھر تازہ ہونے سے سب بیاہ ہو جاتی ہے۔ تھوک کا خراج بھی مناسب نہ ہوگا کیونکہ مناسب ہو تو چھوڑانے کی ضرورت بھی نہ ہو۔ یہ شکل سے اعلیٰ تر سے ان چیز پر غائب اور اس صفا ہونے کا یہ نکتہ اس طرح کی بیماریاں گرم ہوا کرتی ہیں۔ بحر ان بھی اس کی وجہ سے پھوڑے کے ذریعہ نہیں بلکہ اسان، غیہ و کے ذریعہ ہوگا۔ یہ تمام باتیں مذکورہ بیان کے مطابق اور دیگر علامات سے سلامتی کی خبر دے رہی ہوں تو پھوڑے جتنے ہی توقع کریں یونکہ ایسی صورت میں طبیعت اس بات سے بے نیاز نہ ہوگی کہ کوئی محسوس طرح کے ازالہ کی توقع کرے۔ وہ اس لئے کہ بیماری باطن سکون میں نہیں ہوتی، ہذا۔ غیہ کے ساتھ ازالہ کرتے ہی نہ ہی اتنی گرمی ہوگی اور کمزور ہوگی کہ ازالہ باطن نہ کر سکے۔ جلد حالت متوازن ہونے کی مدد کرے۔ بھی متوسط ہوگا۔ یہ پھوڑے کی بیدار ہونے کے، یا چھاتیوں کے پاس "سند کے نیچے۔ نیچے اتنی مریضوں میں پیدا ہوتے ہیں جو چھاتیوں کے ساتھ ہونے کے نیچے اتھابی کیفیت محسوس کرتے ہیں۔ جن مریضوں کی چھاتیوں کے ساتھ ہونے کے نیچے درد ہونے مسلسل غلطی، اور پھر سوء اخفس، عارض ہوتا ہے جس کی طرح کی پیپ نہیں ہوتی۔ اتھابی کیفیت غیر کسی خاص کی سبب سے پیدا ہوتی ہے چاہے اس کا علاج مناسب یہ ہے۔ پھوڑے چھاتیوں کے اوپر داخل ہو رہے ہیں، اس لئے ان بیماریوں میں پھوڑے کے غلط ہونے اور رد و ازلت میں دو مسئلے ہیں۔ سبب سے افضل پھوڑے کو سبب سے جو اخراج ہونے بعد غلط ہے اس کے اندر تغیر نمایاں ہوتا ہے اور اس سے "تھک" (پیپ پڑنے) کی جانب منتقل ہو چکا ہوتا ہے۔ (بقراط)

سرخ ہو یا زرد یا کسی رنگ کا بہر حال پہلی حالت سے منتقل ہو جانا ضروری ہے۔ (موسف)

یونکہ یہ علامات غایت درجہ سلامتی کی ہیں۔ پھوڑا بہت جلد زائل ہو جائے گا اگر یہ بات نہ ہو، نہ ہی پیشاب کا زحما اور اس کے اندر عمدہ رسوب ہوں تو گو مریض محتیاہ ہو جائے مگر پھوڑا اس

جوز کو (۱) کے بغیر نہیں رو سکتا جس کے اندر وہ پیدا ہوا ہوتا۔ اس طرح کے پھوڑوں میں شدید سرخی اس لئے ہوتی ہے کہ مقام مرض سے دور ہوتے ہیں۔ پیشاب اور تھوک کے تغیر کے بعد یہ پھوڑے بہتر اس لئے ہوتے ہیں کہ گٹ سے دور ہو جاتے ہیں (بقراط)

یہ پھوڑے جس جگہ پیدا ہوتے ہیں وہاں کم معطر اس لئے ہوتے ہیں کہ ٹانگہ ہونے کے مقابلہ میں ٹانگہ ہونے کی صورت میں کم برے ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ٹانگہ حالت میں ان کا انصباب ہوتا ہے تو زخم خراب ہوتے ہیں۔ یہ پھوڑے اور بصلق (تھوک) کے ذریعہ مناسب اخراج ۱۸ کی راہ میں روکاوت نہیں، پھر بخار بھی باز نہ رہتا ہے اس لئے یہ کیفیت ردی ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں مریش کا فاسد العقل ہو جاتا اور موت کے گھاٹ اتر جاتا لازم ہے کیونکہ اس حالت کے اندر پھوڑوں کا اندر دھنب ہوا ہوتا ہے خبر دیتا ہے کہ اخلاط جسم کی گہرائی میں چلے گئے ہیں۔ غائب ہے کہ ان مریضوں نے اندر یہ پھپھڑے کی جانب نہیں گئے۔ پھوڑے اندر کسی خیر سے تحت دھنس گئے ہیں تو بخار میں سکون ہو جائے گا۔ یہ کیفیت اخراج مادہ کے ذریعہ سنجیدہ کے بعد ہوگی۔ تاہم اسے دھنسا نہیں بلکہ تحصیل اور محتویابی کہیں گے۔ (بقراط)

یہ اخلاط دوبارہ پھپھڑے کی جانب نہیں گئے تو ان کا زخم کمزوری کی وجہ سے زیادہ سخت ہوگا۔ نفس شدید تر ہوگا۔ خوب پر شدت کا زخم بند نہ چنے سے عقل فاسد ہو جائے گی (مؤلف)

ذات اس کی وجہ سے پیدا ہونے والا پھوڑا نوجوانوں کے مقابلہ میں بوزھوں کے لئے زیادہ مہلک ہے۔ باقی دیگر پھوڑے۔ (بقراط)

مراد ذات الجنب اور ان گوشوں کے اندر پیدا ہونے والے پھوڑے۔ یہ نوجوانوں کو زیادہ ہلاک کرتے ہیں۔ ذات الریه سے نجات تو اس کے حاصل ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ مادہ کا اخراج ہو یہ اخراج سخت طاقت کا حامل ہے۔ نوجوان طاقتور ہوتے ہیں اس لئے وہ زیادہ تر اس سے نجات پا جاتے ہیں کیونکہ اپنی طاقت کی وجہ سے وہ مادہ کا اخراج بہ سرعت کر دیتے ہیں۔ ذات الجنب کی بیماری نوجوانوں میں شدت کی ہوتی ہے۔ اس میں ان کے مزاجوں کا دخل ہوتا ہے۔ اس لئے امراض بڑھ جاتے ہیں، بوزھے حضرات اپنے مزاج کے سبب زیادہ پر سکون ہوتے ہیں اس لئے وہ اس بیماری کے اندر زیادہ کمزور رہتے ہیں۔ (مؤلف)

ذات الریه کے اندر تمام تر سہارا اس بات پر ہوتا ہے کہ پھپھڑے کے اندر جو کچھ موجود ہے وہ نکل جائے کیونکہ مادہ دراصل اسی پھپھڑے میں ہوتا ہے اور ابتداء درم مارے ہوتی ہے کیونکہ ذات

اگر کہتے ہیں اس حالت کو ہیں جس میں ورم خارجہ، پھپھو دے کے اندر پیدا ہو اور اسی میں پیپ پڑ جائے۔ اس وقت جب میں ورم کی ابتدا پسلیوں کو ڈبا نکلنے والی تھلی سے ہوتی ہے اور اس میں پیپ پڑتی ہے۔ لہذا مناسب یہ ہے کہ سائنسی کی علامات زیادہ تر اخراج، مائیکر آسانی کے پیش نظر مانو سوں۔ اس وقت جب میں ورم جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں، مائیکر کی علامات ورم نے سائن ہوئے اور ورم سے خارج ہونے کے پیش نظر اخذ کی جائیں۔ (مؤلف)

مثلاً اسی مائیکر میں کوئی چیز زیادہ پیپ بننے سے بعد چھپوین دن پہلے ورم مائیکر کی حالت پر غور کرنے کے بعد معلوم ہو کہ اس کا ورم خارجہ اور یہ وقت کے درمیان متبادل غلط ہے اور بہتوں وقت یا عمر میں بنا ہے۔ ایک دوسرے مائیکر میں ساٹھ دن کے اندر پھٹتا ہوا مائیکر اور یہ معلوم ہوا کہ اس کا ورم غلط بارہ ہلکے بخار و رطوبت، اور سوہ مزاج بارہ کا نتیجہ ہے۔ اسی طرح کسی کا مائیکر دن کے اندر اور یہ ٹکس اریں پا میں تو یہ اسی اصول کے مطابق ہو گا۔ جس مائیکر کا چھوڑا تم میں اور پچاس دن وغیرہ میں جس کو بیان کیا جا چکا ہے اس کے تمام علامات پر غور کرنے سے حقیقت پوشیدہ نہ رہے گی۔ اس عضو کو بھی معلوم کیا جاسکتا ہے جس میں پیپ وغیرہ بنی ہے۔

اخراج مائیکر ذاتی جب میں کسی زمانہ نما ہو جائے تو کسی مدت کی علامت ہے۔ برعکس حالت برعکس انجام پیش کرے گی۔

نیس نامی ایک شخص کو ذاتی جب کی بیماری ہو گئی تھوین دن تک اس نے کوئی چیز خارج نہیں کی۔ ابتداً ٹکس کمانی حالت رہا۔ چونکہ مائیکر ان تیاران تک اس کے مرض کا بخراں ہجوم چھوڑا جاتا ہے۔ اسے بڑھا تو مائیکر دن کے اندر رہتا ہے۔ تین دن سے پہلے اس مائیکر نے تھوڑا وہ خارج کیا ہوتا تو بخراں مائیکر یا مائیکر دن تک زیادہ سے زیادہ تیار ہوں دن تک تیسرے دن، اخراج مائیکر ابتداً مائیکر کی بیماری چھوڑا دن سے اسے نہیں بڑھتی۔ وجہ یہ ہے کہ جن اعضاء کے آپٹیکس میں نہیں ہوتی مثلاً جسم پر ظاہر کی جلد ہوتا۔ ان کے اندر پیدا ہونے والے اور اس ظاہر داخل اعضاء کے اندر پیدا ہو جاتے ہیں تو ابتداً میں پتلی پیپ کا ترشح ہوتا ہے، پھر دو گاڑھی ہو جاتی ہے۔ ظاہر کی اعضاء میں پیدا ہونے والے ورم جب جلد کے اندر ہوتا ہے تو اسے وہ پھڑپھڑاتا ہے اور اس میں کچھ رقیق شے کا ترشح ہوتا ہے اور جب ورم میں لگے پیدا ہو جاتا ہے تو یہ رقیق شے گاڑھی ہو جاتی ہے۔ کسی وقت اس ورم سے کوئی پیپ بننے لگے تو اس ورم کا پختہ ہونا مشکل ہو جاتا ہے۔ یہ دیر تک باقی رہتا ہے۔ یہی معاملہ داخل ورم کا بھی ہوتا ہے۔ مائیکر جب کوئی چیز خارج نہیں کرتا تو اس کا مائیکر بعد چھوڑا جاتا ہے۔ یونکہ اس کی مثال اسی خارجی ورم کی ہے جس سے کسی چیز کا ترشح نہیں ہوتا۔ خارج ہونے

والا مادہ اگر رقیق ہو گا تو معدہ میں پختگی کے دوسرے درجہ میں، اور پہلے سے زیادہ گاڑھا ہو گا تو تیسرے درجہ میں ہو گا۔ خارج ہونے والا مادہ اگر غلیظ اور گاڑھا ہو گا تو اسے پختہ کہیں گے۔ یہی حال اس وقت ہوتا ہے جب مریض مسودی الا جزاء اور سفید تھوک خارج کرتا ہے اور اسی حالت کے اندر اپنی بیماری کے تمام ایام میں پتے پن اور گاڑھے پن کے درمیان رہتا ہے، یہی نچلے کامل ہوتا ہے۔ اسی طرح مادہ کا رنگ جتنا ایک ایسی علامت ہے جو اصلان کی خبر نہیں دیتی۔ مریض جب رقیق سے خارج کرنے لگتا ہے تو کمزور بن جاتا ہے خارج ہونے والے مادہ کا رنگ شوخ سرخ یا سیر شدہ زرد ہو تو یہ محمود نہیں ہوتا خاکستری اور مچھری یا سیاہ ہو تو بلامت کی سب سے بڑی علامت ہے۔

استقواء کے ہم اور بخار، سیاہی سے جیسے نمٹ الدم کے ہم اور ذات اجنب کیونکہ دونوں ہی ایک دوسرے سے برعکس ہیں، نمٹ الدم کو اس حالت کی ضرورت ہوتی ہے کہ داخلی طور پر خلط کو روکا جائے اور ذات اجنب اس بات کا محتاج ہوتا ہے کہ اخلاط کو خارج کیا جائے اور ہاؤ کو آسائ اور ہر علت نکل جانے کی راہ پیدا کی جائے۔ (جائینوس)

سین کی فضا کے اندر پیپ جب زیادہ مقدار میں یکبارگی داخل ہو جاتی ہے تو اختناقی کیفیت پیدا کر دیتی ہے۔ ذات اجنب کی بیماری چودہ دنوں کے اندر صاف نہ ہو جائے تو انجام کار پیپ بننے لگتی ہے۔ ایسی صورت کے اندر چھوڑا پھٹنے سے بعد چائیس دنوں میں مریض کا نتیجہ ہو جائے تو بیماری ختم ہو جاتی ہے ورنہ مریض سبب میں جتنا بڑا ہوتا ہے۔ (جائینوس)

جائینوس پر استرا کر کے دن بھر کے اندر سے چھوڑا خزانہ ہوا کے درجہ صاف ہو جائے تو پیپ میں بنتی مریض صحت سے ہو جاتا ہے۔ صاف نہ ہو پیپ بنتی ہے اور پھٹنے کے بعد مریض پیپ خارج کرتا ہے۔ چائیس دنوں کے بعد پیپ صاف ہو جائے تو مریض نفع پاتا ہے۔ ورنہ پیپ سے پیچھے پڑے کے اندر فساد پیدا ہو جاتا ہے۔

۱۰۔ کچلے ہوئے سے علامت حاصل کی جاتی ہے جائینوں کے اندر پیشہ اور ہاؤ کا پہلی بات یہ ہوئی کہ بیماری پیلیوں پر استرا کرنے والی تھلی کے اندر ہوئی اور علامت دور نہ ہوئی۔ اس سے نہ بیماری کے مطلق طور پر جاننے کی ضرورت ہوئی۔ اور نہ اس سے یہ ہوئی کہ پہلی تک پہنچی رہا ہو تو فساد کی ضرورت ہوئی، نیچے پیلیوں کے سروں کے نیچے ہو رہا ہو تو مسلسل دینا ضروری ہے۔ اور تھوڑا سا وراثہ تک محسوس نہ ہو رہا ہو کہ اس کا اثر پہلی تک پہنچے پیلیوں کے سروں کے نیچے تو ہمیں ہے کہ درد پیلیوں کے مقام پر واقع امضاء تھلی کے اندر ہو رہا ہو اس کے سبب نہ ہو۔ اس سے یہ علامت کی ضرورت نہیں ہوئی۔ (مولف)

درد میں چھین اس لئے ہوتی ہے کہ وہ پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کے اندر ہوتا ہے اور نیچے بھی جاسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ذات الجنب اور ذات الرء کے مریض کو دست سے لگتا ہے تو یہ خراب کیفیت ہوتی ہے۔ (مؤلف)

دست جب ذات الجنب اور ذات الرء میں آتے ہیں اور کم آتے ہیں تو بیشتر مضم کی علامات موجود ہونے کی صورت میں مفید ہے۔ برعکس ازیں بیمار کے ضعف و غابت کے وقت آخر میں آ رہے ہو تو شرکت کے طور پر ضعف بہ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں پیٹ چلنے لگتا ہے جو ردی علامت ہے۔

پہلے زردہ مریضوں کو کی اور آپریشن کی ضرورت ہوتی ہے بشرطیکہ سینہ کی فضا پیپ سے پر ہو چکی ہو۔ ایسے مریضوں کو سخت سچی تنفس لاسکتی ہوتی ہے۔ عسر تنفس کے سبب بھی انہیں دماغ کی ضرورت ہو کرتی ہے۔ کٹھی ذکر والوں کو ذات الجنب تقریباً نہیں ہوتا۔

اہم یہ بات کہہ چکے ہیں کہ ذات الجنب، پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کے درم کا نام ہے۔ نیز یہ کہ خارش ہونے والے مادہ کے رنگ سے درم پیدا کرنے والی خلط معصوم کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ مادہ جھاب دار ہو گا تو خلط بلغمی، مائل بہ سیاہی ہو گا تو خلط سوداوی، سرخ، زرد یا مکمل یہ زردی دسرفی ہو گا تو خلط صفاوی، اور سیر شدہ سرخ ہو گا تو خلط دموی ہوگی۔ مؤخر الذکر مادہ خود خون پیدا کرتا ہے۔ یہاں پہلے پسلیوں کو ڈبا نکلنے والی جھلی سخت اور کثیف ہوتی لہذا وہ صرف لطیف صفاوی خلط ہی قبول کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن کے مزاج پر بلغم غالب ہوتی ہے انہیں ذات الجنب کی بیماری شاذ و نادر ہی ہوا کرتی ہے شاذ و نادر بھی اس وقت جبکہ بلغم کے اندر نمکینیت اور حدت پائی جاتی ہے۔ جس شخص کو کٹھی ذکر آتی ہیں اس پر غالب بلغم ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن کا مزاج نرم ہوتا ہے انہیں شوصہ کی بیماری کم ہی لاحق ہوتی ہے۔ بقیہ تمام امراض جو ذات الرء کی وجہ سے لاحق ہوتے ہیں وہ خراب ہوتے ہیں کیونکہ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ درم بڑا اور خلط زیادہ ہے۔ پہلے زردہ مریضوں کو دماغ کے بعد صاف سفید پیپ نکلے تو محفوظ رہتا ہے۔ گرم بدبودار پیپ نکلے تو ہلاک ہو جاتا ہے۔ قدماء پہلے زردہ مریضوں کو دماغ کرتے تھے تاکہ سینہ اور پیچھڑے کے درمیان جمع شدہ پیپ خارج ہو جائے۔

(جالینوس)

کرنب سوختہ کر کے اس کی راکھ پیہ خر میں شامل کریں اور ماؤف پہلو پر ضاہ کریں تو اس سے درد میں فوری سکون ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

ذات الجنب کا مرض طاقتور ہوتا ہے تو درد بالعموم مراق شکم کے نیچے سے منہ کی ہڈیوں تک

بہو نچتا ہے اور پہلو میں منتقل ہو کر تیار پسلیوں میں پھیلتا ہوا ان پسلیوں تک پہنچتا ہے جو تیار نہیں ہوتیں۔ ذات الجنب کے بعد بالعموم صفراوی مادہ خارج ہوتا ہے مگر ذات المرء کے بعد پٹھی مادہ کا اخراج ہوتا ہے۔ (اغلو قن)

درم حار پسلیوں پر استرا کرنے والی جھلی کے اندر ہے یا پھپھردے کے اندر، اس کا امتیاز نبض کے ذریعہ ہو گا۔ درم جھلی کے اندر ہے تو نبض صلب اور سجدہ تنی ہوئی ہو گی۔ درم رندہ میں ایسا نہیں ہوتا۔ پیپ زدہ مریض کھانسی کے ذریعہ دن میں چھ یا آٹھ کیال یعنی تو طوی جو نواوقیہ کا ہوتا ہے پیپ خارج کرتا ہے کبھی اس سے زیادہ بھی خارج کرتا ہے۔ پیپ کا داخلہ قصۃ المرء کے شعبوں میں کیسے ہوتا ہے۔ یہ ایک طبی بحث ہے، اس کا تذکرہ ہم نے طبی مباحث کے اندر کیا ہے یہ طب کا موضوع نہیں ہے۔ ذات الجنب میں جو باتیں مازنا موجود رہتی ہیں وہ حسب ذیل ہیں

گرم بخار، درد، جس میں مریض تناؤ یا جھپن محسوس کرتا ہے۔ تنفس صغیر متواتر، نبض صلب بالعموم رتقین کھانسی کبھی یہ خشک ہوتی ہے۔

جس ذات الجنب میں کوئی مادہ خارج نہیں ہوتا اسے ذات الجنب خشک کہتے ہیں، اس نوعیت کا ذات الجنب دیگر ذات الجنب جس میں مادہ خارج ہوتا ہے کے مقابلہ میں زیادہ دیر سے تحلیل ہوتا ہے، یا پھر اسے علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے اندر درد بھی ایک بار ہنسی کی ہڈیوں اور دوسری بار پسلیوں کے سروں تک پہنچتا ہے۔ تنفس لامحالہ صغیر متواتر ہوتا ہے پسلیوں کے اندر دیگر نوعیت کے درد بھی ہوتے ہیں جن کے ساتھ بخار ہوتا ہے۔ اس میں بھی تنفس بھی متواتر صغیر رہتا ہے۔ البتہ کوئی چیز قطعاً خارج نہیں ہوتی۔ یہ درد ذات الجنب خشک کے مشابہ ہوتے ہیں دونوں کے درمیان امتیاز کرنا آسان ہے۔ مؤخر الذکر میں کھانسی بالکل نہیں ہوتی مگر ذات الجنب میں کھانسی کا آنا لازم ہے۔ کھانسی کے ساتھ یا تو مادہ خارج ہو گا یا وہ خشک ہو گا۔ نبض میں نہ تناؤ ہو گا نہ صلابت۔ نہ ہی حرارت واسلہ بخار ہوں گے، تنفس سے ذات الجنب کے مقابلہ میں تکلیف کم ہو گی۔ اس طرح کی بیماری میں باہر سے مقام تکلیف پر دباؤ ڈالیں گے تو درد ہو گا۔ کوئی مادہ خارج نہ ہو گا کہ سہیہ ہو سکے کیونکہ درم پیدا کرنے والی غلطی میں ترقیح ہوتا ہے۔ نہ وہ پھنکتی ہے کہ پھٹ کر سینہ کی فضا میں مواد اکٹھا ہو پا رہی جانب اس کا امان کریں۔ پختہ ہونے کے بعد آپریشن کی ضرورت ہو گی۔ کم ہونے کی صورت میں خود بہ خود تحلیل ہو جائے گا۔ (جالینوس)

یہ گفتگو ان پھوڑوں کے سلسلہ میں ہے جن کا میلان خارج کی طرف ہوتا ہے۔ یہ بھی ذات الجنب کی ایک قسم ہے۔ اس کے اور اس ذات الجنب کے درمیان امتیاز کریں جس کا میلان اندر کی جانب

جیسے ضادوں سے پختہ کریں۔ ماء العسل، ماء استن، اور زوفائے خشک کا جو شانہ دیں۔ پختہ ہونے کے بعد پیپ لانا مقصود ہو تو طقور قاطع اشیاء دیں۔ بوقت خواب جب فاوانیادیں۔ حلق کے اندر کسی نگی کے ذریعہ لہنی کا بخور کریں۔ میرے خیال میں قے اور روانہ دیں کیونکہ اس سے کبھی بہت بڑا اشکاف ہو جاتا ہے جس سے بہ کثرت مادہ بہہ کر اختیاتی کیفیت پیدا کر دیتا ہے۔ پیپ اوپر چڑھنا شروع ہو تو سطحات کے ذریعہ اس کی مدد کریں۔ بختم کامل شروع ہو جائے اور بیماری انحطاط پر ہو تو پیپ کے نتیجہ کے لئے مشرودیطوس اور تیاق افای سے عمدہ کوئی اور چیز نہیں ہے۔ بخارتہ ہونہ جسم کمزور ہو اور پیپ اس قدر زیادہ ہو کہ خارج نہ ہو سکے تو سینہ کے اندر لوبے کی کھوا سے سوراخ کر کے خارج کریں، پھر علاج کر دیں۔ (ابن سرائیوں)

میرے خیال میں جوں ہی پہلو کے اندر پھوڑے کا اثر رونما ہو مقابل کے ہاتھ کی فصد کھول دی جائے اور ایک دن میں تین بار تھوڑا تھوڑا کر کے خون نکالا جائے اسی طرح دوسرے اور تیسرے دن بھی کئی بار نکالا جائے۔ رتیں بھی کھول دی جائیں۔ اس کے بعد ماؤف پہلو کے نچلے پیر کی فصد کھولی جائے اور اس پر پچھ لگایا جائے۔ بعد ازاں ماؤف پہلو کے ہاتھ کی فصد کھولی جائے یہ ساری تدبیریں مفید ثابت نہ ہوں تو پہلو پر گرم محمل ادویات رکھی جائیں اور پچھنے لگائے جائیں تاکہ پھوڑا باہر کی جانب کھینچ آئے۔ پھوڑے کا میلان پیر وئی جانب ہے تو بہت بہتر ہے، میلان اندرونی جانب ہے تو مسلک ہے۔ (مولف)

آپ ذات الحجب صحیح ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس میں درم پسیوں پر استر کرنے وال جھلی کے اندر داخلی طور پر ہوتا ہے۔ علامت یہ ہے کہ ماء کا اخراج ہوگا۔ دبائے پر پسیوں کے باہر سے درد کا احساس نہ ہوگا۔ پیر وئی جانب پیپ بننے کی یاد درم تعمیل ہو جائے گا۔ اس سے ساتھ اول سے آخر تک ماء کا اخراج ہوگا۔ ذات الحجب صحیح کے اندر درد منہل تک پہنچے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ درم حجاب نے ہائی حصہ میں ہے، بر غلصہ حالت بر غلصہ انجام پیش کرے گی۔ سب سے طویل المدہ دورم وہ ہے جس میں اخراج مادہ شروع چار دنوں تک نہ ہو اس کے بعد اس دورم کا نمبر ہے جس میں اخراج مادہ تو ہو مگر رقیق ہو۔ اس میں فصد کھولیں گے، ملین اشیاء کے ذریعہ طبیعت کو نرم کریں گے۔ ملین حقے استعمال کریں گے۔ ماء اشعیر پلا میں گے۔

میرے خیال میں بیماری کے شروع میں فصد مخفیہ جانب ہی کھول جائے۔ فراغت کے بعد موافق جانب کی کھولی جائے۔ میں اشیاء اور ماء اللیمبر کے ذریعہ خشو کو نرم کریں اس سے کھانسی کے اندر سکون اور اخراج مادہ کے اندر تسانی ہوگی۔ شروع میں سینہ پر موم مصلی، روغن بنفشہ، کچھ عایوں

اور غیر اکا اور غیر میں، ہا ہوتے، درد جو، منع، عقلی، اصل السوس، اور روغن حل کا ضار رکھیں۔ نزد میں ہمیشہ ان چیزوں کی تیوت استہاں کریں جن سے اندر رطوبت اور جلاء کی تاثیر ہو تاکہ پیپ سے اخراج میں آسانی ہو مثلاً سیوس گندم اور فایذ کا غیب ندور و غن بادام کے ہمارا بخار اور پیاس نہ ہو تو ماء الغسل درت شربت دمنق اور جدب دیں۔ (ازن سر ایون)

چنان اور بے بو کا قحوک اس بات کی علامت ہے کہ پھر ز اصفاف ہے، اور مند مل ہو ناش و غ ہو گیا ہے۔ بالخصوص جبکہ اس کے بعد، عراش کے اندر سکون پایا جاتا ہو۔

ذات الحسب اس ورم کا نام ہے جو پسوں کے اوپر موجود عضلہ کے اندر ہوتا ہے۔ یہ عضلہ جلد حساس ہوتا ہے اس کا درد شانہ اور خشکی تک پہنچتا ہے اور کبھی پسوں کے نیچے، ترستا ہے۔ اس کے ساتھ خشک کھانسی اور بخار جورات میں تیز ہو جاتا ہے رہتا ہے۔ کبھی بذیانی کیفیت اور سچے نفس بھی ہو جاتا ہے۔ مریض ہمیشہ مایہ پیمو کے مل ایستا ہے دوسرے پہلو کی جانب پلٹنا ممکن نہیں ہوتا۔ ہنسی براق، خارج ہو رہا ہو تو مریض کو محفوظ سمجھیں۔ دموی براق کم خطرناک مگر صغراوی ردی ہوتی ہے اور اس کے بھی رای سوداوی ہوتا ہے۔ بہ اثرات قحوک اور مادہ خارج ہونے کے بعد درد اور بخار میں سکون ہو تو عمدہ ہے۔ برکس حالت کا انجام برکس ہے۔ مریض کچھ بھی مادہ خارج نہ کرے، تحقق نفس مسلسل ہو، خرخرابٹ اٹھ رہی ہو، بخار کی جمن تیز ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ موت قریب ہے۔ پہلے ان سے چوتھے دن تک مادہ خارج نہ کرے تو بیماری طول پکڑے گی۔ چوتھے دن سے پہلے مادہ خارج ہونے لگے تو جلد صحت ہوگی۔ اخراج مادہ کے ذریعہ مریض کا سچہ نہیں ہوتا تو سل میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ (روفس)

ذات الحسب ایک درم جار ہوتا ہے بھی پیپ اٹھا ہوتا ہے بغیر تحصیل ہو جاتا ہے۔ اس کے ہمراہ مادہ کا اخراج رقیق پیپ کی صورت میں ہوتا ہے۔ اس ورم کے اندر پیپ پڑ جاتی تو مریض مادہ خارج کرتا ہے۔ ہی کو سل کہتے ہیں۔ (مولف)

ذات الحسب زیادہ تر موسم خریف اور موسم سرما میں عارض ہوتا ہے اور تمام عمرون میں عارض ہو سکتا ہے۔ عورتوں کو مہی عارض ہوتا ہے بالخصوص ان عورتوں کو جن کا حیض مسلسل ہوتا رہتا ہے ریادہ تر یہ بیماری اس وقت عارض ہوتی ہے جب بارش شروع ہوتی ہے۔ (مولف)

شوحہ کے لئے عمدہ ضار کا نسخہ :

شطیکہ شدید، انتخاب اور حرارت موجود نہ ہو عصارہ کرنب، آرد حلیہ، حجم سماں، عقلی، ہا ہوت

کی شائستگی، سرد حوری سے کوعصر کا مرتب اور قصور زدہ غنیمت میں موندہ ہیں۔ اور ناف مقام پر
رہیں۔ اس سے ورم منتشر ہو جائے گا اور راء میں سکون ہوگا۔ ورم کا یہ ذیہ سردے گا۔ (اُھرن)

شوصہ کے مریضوں میں نبض بیکہ متواتر ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ بیماری جلد
پھیلنے والے کی جانب مائل ہوگی۔ حتیٰ کہ ذات ازلہ پیدا ہو جائے گا یا پھر غشی طاری ہوگی اس بیماری کے
اندر قبیل اتواتر نبض میں خاص تواتر سے م تواتر ہوا کرتا ہے۔ یہ نکتہ اگر خاص تواتر موجود ہو سہا
اعصاب کے اندر کسی وقت کے پیدا ہونے کی پیش خبری ہے۔ بیماری کے اندر مختلف غشی طاری نبض
دیکھنا ورم کے مقابلہ میں زیادہ خصوصیت رکھتی ہے۔ اختلاف کم ہو تو ویلیوں پر اسرار کرنے والی جھلی
کے اندر تیری سے بچ پیدا نہ ہوگا۔ اختلاف شدید ہوگا تو یہ مرض کے مشکل اور عیسے الٹنے ہونے کی
علامت ہوگا۔ شوصہ کی یہ حالت ہو ورم ساتھ میں حالت بھی زیادہ ہو تو غلج میں کافی دیر گئے کی یا پھر
انجام کار پیپ کا اجتماع ہوگا۔ یا پھر سلسل کی حالت شروع ہوگی جس میں مریض دبا ہوتا جائے گا۔
برسلس حالت کمزور ہوگی تو فوری موت کا باعث ہوگی۔ پیپ کے مستحکم ہونے کے بعد نبض کا
اختلاف چار ہے گا۔ رنبض میں پیپ کے اجتماع کی علامت ملے گی۔ حالت مریض کے دبلے ہونے
کی شروع ہو جائے تو نبض وہ ہو جائے گی جو حالت فوں میں ہوتی ہے۔

شوصہ ایک ورم عام ہوتا ہے جو ویلیوں کو ڈانکنے والی جھلی کے اندر داخل طور پر پیدا ہوتا ہے۔
اسے ویلیوں پر استار کرنے والی جھلی کہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے بعد بخار ہوتا ہے۔ یہ نکتہ ورموں
سے قریب ہوتا ہے۔ چونکہ بخار ورم ہوتا ہے اس سے نبض سرخ ہو جاتی ہے اور چونکہ ورم ورم
عصبی ساخت کا ہوتا ہے اس لئے نبض واضح مقدار کے ساتھ صلب ہو جاتی ہے۔ صلابت کی وجہ سے
بخار کی ضد ورت کے مقابلہ میں نبض زیادہ صغیر ہو جاتی ہے۔ تواتر کے ذریعہ بڑھے ہوئے انبساط کی
فوت شدہ حالت کا ستور اک کرنے کے لئے صلابت سے وقت نہیں کرتی۔ شوصہ کی بیماری کے
اندر تواتر یساں نہیں ہوتا۔ ورم کے وقت جو خط یہ آتی ہے اتفاق سے صغیر ہوئی سو تو بخار زیادہ
تیز اور باقوت زیادہ ہوا ہوگا۔ بلقی ہوتا تو زیادہ سکون ہوگا اور ندائی کیفیت اور ب خوبی کی حالت پیدا
ہونے کے مقابلہ میں سہا کا پیدا ہونا قریب تر ہوتا ہے۔

اس جھلی کی بیماری میں دماغ کی تڑپت ہمیشہ رہتی ہے۔ کیونکہ جو خط اس ورم کو پیدا کرتے ہیں
اس کے انخارات دماغ تک جاتے ہیں۔ خط سندا ہی ہوتی ہے تو دماغ کی جانب انخارات ورم حیف
وحموں کے مانند چلتے ہیں۔ اس سے فک عقل اور عیوں لاحق ہوتا ہے۔ خط ملغی ہوتی ہے تو
گہرے نرسے کے مانند انخارات اٹھتے ہیں۔ یہ بدن کے مانند ہوتے ہیں۔ دماغ تک پہنچ کر یہ اس

مرطوب کر دیتے ہیں جس سے ثقل اور سہات لاحق ہو جاتا ہے۔ کبھی شدید متواتر نبض غشی کی خبر دیتی ہے یہ ورم کھولتی ہوئی خلط حار کی وجہ سے پیدا ہوا ہو تو انجام کار میں ذات الریہ ہو جاتا ہے۔ اس سے قوی کو نقصان پہنچتا ہے، جس سے غشی طاری ہوتی ہے۔ ورم رے سے نبض کے اندر تواتر پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ ضرورت بڑھ جاتی ہے اور انبساط کم ہو جاتا ہے۔ ورم کثیر التواتر ہو جاتا ہے تو ہچکچاہٹ کی جانب مائل ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ یا پھر اس کے اندر شدید حرارت پیدا ہو جاتی ہے اور شدت کی وجہ سے کھولنے لگتا ہے۔ یہ طاقت کو بیکہ خشک کر دیتا ہے۔ چنانچہ غشی طاری ہو جاتی ہے قلت تواتر سے سہا یا عصی آفت اس لئے لاحق ہوتی ہے کہ یہ اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ ورم پیدا کرنے والی خلط بلغم ہے اور جو اخراجات اس سے اٹھ کر دماغ تک پہنچ رہے ہیں وہ ٹھنڈے ہیں دماغ میں ان اخراجات کی کثرت ہو جاتی ہے تو دو صورتیں ہوتی ہیں۔ اگر دماغ طاقتور ہے تو انہیں دفع کر کے بعض متصل مقامات کی جانب روانہ کر دیتا ہے اس سے عصی آفت لاحق ہو جاتی ہے اور اگر دفع کرنا اس کے لئے ممکن نہیں ہو تا تو سہات پیدا کر جاتا ہے۔ (جالینوس)

سینہ کے اندر پیپ کا، جتماع اور دبے ہونے کی بات کا جہاں تک تعلق ہے اس کا تذکرہ ہم نبض کے بیان میں کریں گے۔ یہاں جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے وہ اس لئے کیا کہ اس بیماری پر جو گفتگو ہو رہی ہے اس کی جانب کچھ اشارہ ہو جائے (مؤلف)

سینہ اور حجاب کے اندر بلغمی اور ام پیدا نہیں ہوتے البتہ غلیظ بلغم یہ حالت پیدا کر دیتے ہیں کیونکہ بلغمی اور ام پیدا ہونے کا سبب یہ ہے کہ یہ اعضاء کثیف ہوتے ہیں اور ان اخلاط کو قبول نہیں کرتے۔ اور ام خلط صغریٰ یا بیکہ لطیف خون سے لاحق ہوا کرتے ہیں حجاب کے اندر ورم ہو جاتا ہے۔ مریض فساد عقل میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ نبض بیکہ صلب، صغیر اور متواتر ہو جاتی ہے۔ ورم حجاب کے بعد شروع میں بخار نہیں ہوتا فقط درد اور چھکی تنفس ہوتی ہے بعد ازاں فضلات کے اندر جب تعفن پیدا ہو جاتا ہے تو بخار آتا ہے۔ پسلیوں پر استر کرنے والی جملی کے اندر ورم کی صورت میں نبض صلب، صغیر اور بیکہ متواتر ہو تو مریض حضومت سے نجات نہ پائے گا گو بیکہ صلب ہو البتہ ذات الجنب کے مریضوں میں عقلی فساد ورم حجاب کے مریضوں کے مقابلہ میں کم ہوتا ہے کیونکہ حجاب کے جو چیز متصل ہوتی ہے وہ دماغ سے قریب تر ہوتی ہے۔ (جالینوس)

امراض، اسباب امراض اور معالجات کی
شہرہ آفاق تالیف ”الحاوی الکبیر فی الطب“ کا اردو ترجمہ

کتاب الحاوی

موسوم بہ

حاوی کبیر

حصہ پانچواں

امراض مری و معدہ

تالیف

ابوبکر محمد بن زکریا رازی

۸۶۵ھ ————— ۹۲۵ھ

شائع کردہ

سینٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن

(وزارت صحت و خاندانی بہبود، حکومت ہند) نئی دہلی

فہرست مضامین

5

پیش لفظ

7

پہلا باب

مری و معدہ وغیرہ کے امراض

118

دوسرا باب

ڈکار، بنگلی، قراقر، نیچے سے خاج ہونے والی ریات، شکم اور پہلو کو متورم کرنے والی ریاح، معدہ میں نفخ پیدا کرے والی سوداوی ریات، درد پہلو، پسلیوں کے سروں کے نیچے نفخ اور اختلاج کا ہوتا، پورے بدن کے اندر ریات، مروڑ اور دوہنچے جن کے شکم پھول جاتے ہیں

144

تیسرا باب

جوع الکلب، جوع البقر، جوع و تخلل، کوئلہ جیسی خراب چیزیں کھانے کی خواہش اور بولیموس

156

چوتھا باب

ہیضہ، کھانے کے بعد ہمیشہ قے ہوتا، متلی، سانس لوٹنا، مسکنِ صفراء اور
بھوک کی زیادتی میں استعمال ہونے والی دوائیں

194

پانچواں باب

پیاس، پیاس کے لئے مسکن اور محرک چیزیں، اس کی علامات، فوائد اور
نقصانات، التہابِ معدہ کے اسباب و علاج، خرابِ شروبِ بات پینے کی خواہش

پیش لفظ

سنٹرل و نسل فار ریسرچ ان جینی میڈیسن کے طریری ریسرچ پروگرام کے تحت قدیم علمی نوادر کی تحقیق اور ان کے ترجمے کا کام جاری ہے۔ پیش نظر کتاب، بوکر محمد بن زکریا رازی کی ہم اور ضخیم تالیف، ان ای فی الطب کی پانچویں جلد کا اردو ترجمہ ہے۔ جیسا کہ پہلی جلدوں کے پیش لفظ میں بتا دیا جا چکا ہے، اس ضخیم تالیف کو، ابراہیم معارف اعظمیہ، مکانیہ یونیورسٹی حیدرآباد، نے ایڈٹ کر کے تیس جلدوں میں شائع کیا تھا۔ اردو ترجمہ اسی نو پیش نظر رکت کرایا جا رہا ہے۔ اس کے قبل پہلی دوسری، تیسری اور چوتھی جلد کا اردو ترجمہ و نسل کی جانب سے شائع کیا جا چکا ہے۔ پہلی جلد امراضِ راس (سر کی بیماریاں)، دوسری جلد امراضِ سین (آنکھوں کی بیماریاں)، تیسری جلد امراضِ اذن، انف و استن و حلق (کان، ناک، دھنوں اور گت کی بیماریاں) نیز چوتھی جلد امراضِ ریه (پھیپڑے کی بیماریاں) پر مشتمل تھیں۔ پانچویں جلد میں امراضِ مری و معدہ (غذا کی نالی و معدہ کی بیماریاں) کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

مہربانیت کے موضوع پر اتنے تفصیلی مباحث ہمیں کسی اور کتاب میں نہیں ملتے جتنے کتاب ان ای میں حیرت ہوتی ہے کہ زکریا رازی نے اپنی اس تالیف میں مہربانیت کی قیاسات و باریکیوں کو بیان کرتے ہوئے جزئیات تک و نظر انداز نہیں کیا ہے۔ موجودہ جلد میں قے ابدہ (خون

کی تے) اور مہدہ، قرعہ مہدہ (مہدہ کار شہ)، خدائی نالی کی تھی، انصاف خرابیاں، غ، جھوٹ کی کمی،
زیادتی کے مسئلہ وغیرہ پر، بتائی حاکمانہ پیرائے میں بحث کی گئی ہے۔ ان بیادریوں کے سبب، عادات
اور عادات کا بیان کیا گیا ہے اور اپنی روش کے متعلق رکیا ریزی کے قدیم اطباء کے حوالے دیے ہوئے
اپنے تجربات کا تذکرہ بھی کیا ہے۔

کتاب احادیث کی تمام آئیں جہدوں کے ترجمے کا کام ایک "عظیم منصوبہ" ہے جو کامیابی کے
ساتھ رہا ہے۔ پانچویں جہد کا اردو ترجمہ مطبوعہ اشرفیہ میں آگے کے نام سے ہے۔ باقی جہدوں کا
ترجمہ بھی رفتہ رفتہ شائع ہو گا رہے گا۔ کونسل کو خوش کر رہی ہے کہ یہ منصوبہ ترجیحی طور پر جہد پانچویں
تکمیل کو پہنچے۔

امید ہے کہ محققین، طلباء اور اساتذہ طلبہ نیز طلبہ میں تحقیق کرنے والوں کے لئے اس جہد
میں وافر مواد ملے گا اور اس وقت ہی تک مکمل ہوگی۔

خالد

(حکیم محمد خالد صدیقی)

ڈائریکٹر

سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن

نئی دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا باب

”مری و معدہ وغیرہ کے امراض“

معدہ میں قرح ہو تو دوا میں استعمال کرائی جائیں لیکن اگر مری میں ہو تو دوا ایک ہی بار میں نہ دی جائے بلکہ تھوڑی تھوڑی مقدار میں بار بار دی جائے کیونکہ مری کو دوا اس میں گزرتے وقت ہی فائدہ پہنچ سکتی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ دوا اس میں بہت دیر تک نہیں ٹھہر پاتی جیسے کہ معدہ میں ہوتا ہے۔ وہاں ٹھہرنے کے لئے دوا کو لیسیدار اور گاڑھا ہونا پڑتا ہے تاکہ وہاں چپک جائے اور پھسلے نہیں اور وہاں گاڑھی دوا ٹھہر سکتی اور چپک سکتی ہے۔ (جالینوس)

تجربہ کار اطباء، ضعف معدہ کے علاج کے لئے قابض یا تل بہ تخفی دواؤں کے استعمال کی ہدایت کرتے ہیں نیز کڑوے اور گاڑھے شروب کا استعمال اور افسستیں و عصاریہ بھی وغیرہ سے تیار کی گئی دوا میں بھی دیتے ہیں۔ قابض روغنیات جس میں افسستیں پکائی گئی ہو، کا معدہ پر نطول کریں اور اس جگہ پر اسی تیل میں یاروغن سنر جل یاروغن مصطلی یاروغن ناروین میں کوئی ادنیٰ کپڑا بھگو کر رکھیں۔ اس کے بعد ان روغنیات کی قیر وطنی لگا میں پھر اس سے زیادہ قوی دوا میں استعمال کرا میں یعنی ایسے ضادات جو قابض خوشبوؤں اور مزکورہ روغنیات سے تیار کئے گئے ہوں ساتھ میں دوا میں ہیں جو قوت میں مزکورہ دواؤں کے قریب ہوں جیسے سنبل، حمام، قصب الزریہ، شیخ سوسن، اذن، میہ سائند، مقل، یہودی، روغن بلساں، ختم بلساں اور عود بلساں و دیگر خوشبو میں۔ اگر یہ سب نہ ہو سکے تو خمر ضادات سے کام میں لیتی دوائے خمر، ان اور قصبیا اور گرم چشموں میں غسل کرائیں۔ (جالینوس)

ضعف معدہ بھوک کی کمی یا ہضم کی کمزوری کو کہتے ہیں۔ قرائطش سے جو کوئی شکایت کرتا تھا کہ

بھوک کے باوجود وہ کھانا نہیں کھا سکتا تو وہ ہدایت کرتا تھا کہ پہلے ریاضت کی جائے پھر تھوڑا سا کھانا کھالیں اور غذا کی مقدار کم کر دیں اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو لامحالہ تجربہ کار اطباء کا علاج کریں۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں صحتِ معدہ کا علاج آٹھ طریقے سے کیا جاسکتا ہے۔ میں نے کچھ لوگوں کو ٹھنڈا پانی پلایا تو وہ ایک دن میں کیا ایک گھنٹے کے اندر اندر ٹھیک ہو گئے۔ بہت سے لوگوں کو برف سے ٹھنڈا کیا ہو پانی پلایا اور ان کو ایسے کھانوں کی اجازت دی جن کو برف سے ٹھنڈا کیا گیا تھا اور اسی طرح برف سے ٹھنڈے کئے ہوئے پھلوں اور اچھی طرح پکی ہوئی آتش جو کو برف سے ٹھنڈا کر کے استعمال کرایا اور افسستین بیر قابض شہ کے استعمال کو روک دیا۔ میری غرض صرف یہ تھی کہ برودت پہنچائی جائے چھ اور لوگوں کو اشیاء قابضہ کے استعمال سے روک دیا اور ہر طریقے سے ان کو گرمی پہنچائی چنانچہ ان کو نہایت قوی اور حار پرانی شراب پلائی اور ان کی غذا میں مرچ زیادہ گرمی کچھ اور لوگوں کو جن کے معدوں کو خشک کرنا مقصود تھا ان کو یابس غذائیں آگ سے گرم کر کے دیں۔ پانی کا استعمال کم کر دیا اور قابض چیزیں لازم کر دیں۔ ماضی قریب میں ایک ایسے شخص کا بھی علاج کیا جو بالکل لاغر ہو گیا تھا اور یہ لاغری سوء مزاج یا بس کی وجہ سے تھی اطباء نے غلطی سے افسستین دی اور قابض اور تلخ کھانے کھلائے۔ اس علاج سے وہ دق کے قریب پہنچ گیا تو میں تری پہنچانے کا ارادہ کیا۔ حرارت و برودت کی طرف استحالہ آسان علاج ہے اور اس سے جلدی شفاء ہوتی ہے کیونکہ ان میں سے ہر ایک کی اصلاح کیفیتِ فاعلہ قویہ سے ہوتی ہے جبکہ رطوبت و یبوست کی طرف استحالہ مشکل علاج ہے اور شفاء بھی نہیں ہوتی کیونکہ یہ علاج کیفیاتِ منفعلہ ضعیفہ سے ہوتا ہے۔ خصوصاً جب ترطیب کی ضرورت اور سوء مزاج حار یکساں ہو وہ سوء مزاج بار د اور وہ وقت جس میں اصلاح کی ضرورت ہو وہ بھی یکساں ہو لیکن انجام کا یقین یکساں نہ ہو اس کا سبب یہ ہے کہ جس عضو کے مزاج کی برودت مقصود ہے اس کا قوی حرارت کے ذریعہ علاج کیا جائے گا تو اشیاء بار دہ کے استعمال سے اسے غنت نقصان پہنچ سکتا ہے۔ (مؤلف)

یہ معدہ اور جگر وغیرہ کا عام علاج ہے۔ ان میں سوء مزاج یا بس اور سوء مزاج رطب دونوں کا انجام یکساں ہوتا ہے جہاں تک وقت کا تعلق ہے سوء مزاج یا بس کی اصلاح کی مدت سوء مزاج رطب کی اصلاح کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ ہے۔

نقاہت کی ابتداء اور یبوست کی بیماری

سوء مزاج کا درجہ بڑھ پے کا سا ہے اسی لئے یہ ناقابلِ علاج ہے اور اگر اس میں استحکام آجائے تو

شفایابی ناممکن ہے۔ استحکام کی انتہا یہ ہے کہ اعضاء صلبہ کا جوہر حرکوروہ یوست سے زیادہ خشک ہو جائے۔ یوست کے کئی درجات ہیں ان میں سے ایک درجہ پہلا ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ اعضاء جن کا جوہر رطب ہوتا ہے۔ مثلاً چربی و گوشت پکھیلنے و تحلیل ہونے لگیں۔ دوسرا درجہ یہ ہے کہ وہ رطوبت جن سے اعضاء کا تغذیہ ہوتا ہے کم ہو جائے اور جسم خشک ہونے لگے۔ یہ رطوبت تمام اعضاء میں بارش کے قطروں کی طرح پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ اس رطوبت کا بدل صرف غذا سے حاصل ہوتا ہے حالانکہ اس طرح کی بیماری کا علاج مشکل ہے۔ جسم میں یوست کا ایک اور درجہ بھی ہے جو خون کی کمی اور قاتل غذاؤں اور مشروبات کے استعمال سے پیدا ہوتی ہے۔ اس طرح کی دواؤں کا استعمال خشکی کے تمام درجات میں مضر ہوتا ہے کیونکہ اعضاء کی باقی رطوبات ختم ہو جاتی ہیں۔ بعض رطوبات کو اعضاء جذب کر لیتے ہیں اور بعض کو جوف معدہ کے اندر خارج کر دیتے ہیں اور بعض کو اپنے قریبی اعضاء کی طرف دفع کر دیتے ہیں۔

بات یوں ہے تو مناسب یہ ہے کہ جو مایاں تنگ اور چپکی ہوئی ہوں انہیں کشادہ کریں اور قریبی اعضاء کے اندر جو مادہ موجود ہے چکا ہے اسے جذب کر لیں۔ نیز قشابتہ الاجزاء اعضاء میں سے ہر ایک کے اندر ایسی رطوبت بھر دیں جو مرطب غذا کے ہم جنس ہو۔ اسی طرح کا علاج میں نے اس شخص کا کیا تھا جس کو اطباء نے خشک کر دیا تھا۔ حرارت اور برودت کے اعتبار سے تو وہ محفوظ تھا اس کے پورے جسم اور معدہ کے اندر ان دونوں کیفیتوں میں کسی ایک کیفیت کا بھی غلبہ نہ تھا۔ البتہ یوست اور جسمانی کمزوری ہیچ تھی کیونکہ معدہ کو حرارت مزاج یا بس کی وجہ سے جو ضعف لاحق ہو چکا تھا اس کے باعث کھانا عمدہ طور پر ہضم نہیں ہوتا تھا اس کے علاج میں مقصود یہ تھا کہ معدہ اور پورے جسم کے اندر رطوبت بھر دی جائے۔ یہاں میں علاج کی جزییات کو بیان کر رہا ہوں۔

میں نے اسے حمام سے قریب رکھا اور ہر صبح بستر سمیت حمام میں داخل کرتا تھا۔ بستر سمیت اس کے تاکہ حرارت نہ ہو، حرکت سے کٹلی اور ضعف پیدا ہو جاتا ہے اور قوت تحلیل ہونے لگتی ہے۔ (جالینوس)

حمام قوت کے اندر استرخا پیدا کرتا ہے۔ (مولف)

مریض کو مرطب لباس پہنا تا کہ نکہ مطلوب یہ تھا کہ حمام کی گرمی اس سے نہ لگے۔ آہن کا پانی بچہ معتدل ہو اور حمام کا دروازہ نہج کے قریب ہو کیونکہ زیادہ گرم پانی کھڑا جسوں کے اندر غیر شعوری طور پر برودت پیدا کرتا ہے اور زیادہ سرد پانی ظاہر جسم کر سینٹا اور مسامات کو تنگ و بند کر دیتا ہے۔ ہمارا مقصد تو یہاں یہ ہے کہ مسامات تنگ ہوں تو ان میں وسعت پیدا ہو اور بند ہوں تو کھل

جائیں۔ معتدل پانی کا یہی کام ہے وجہ یہ ہے کہ معتدل پانی سے لذت حاصل ہوتی ہے چنانچہ طبعی لذت حرکت میں آجاتی ہے اور پھر ہر اس گوشہ کی جانب جہاں اسے سرور کن شے ملتی ہے پھلتے، کھلتے اور انبساط میں آنے کے لئے مریض کو حرکت دیتی ہے۔ اس باب میں اس کی حالت وہی ہوتی ہے جو مؤذی شے سے ملاقات کے وقت ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں طبیعت خطرہ محسوس کرے گی اور جسم کی گہرائیوں میں روپوش ہو جائے گی۔ (جالینوس)

"گرم پانی برودت پیدا کرتا ہے" مفہوم یہ ہے کہ گرم پانی جسم کے اندر کچکی اور جسم کے مسامات میں کشافت پیدا کر دیتا ہے۔ (مؤلف)

اگر حقیقت وہی ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے تو کوئی تعجب نہیں کہ مؤذی شے سے کچکی پیدا ہو اور زیادہ پیدا ہو اور مسامات سخت ہو کر تنگ ہو جائیں۔ برعکس ازیں مؤذی شے کے مخالف شے سے ملاقات ہوگی یعنی باعث لذت چیز ملے گی تو اس کے برعکس حالت پیدا ہوگی۔ جسم میں انبساط پیدا ہوگا اور مسامات کشادہ ہوں گے۔ حمام سے نکلنے کے بعد مریض کو میں گدھی کا دودھ پلاتا تھا اور گدھیوں کو اس اندیشے سے کہ کھلی ہو اس دودھ رک جائے گا گھر کے اندر لے جاتا تھا تاکہ دودھ جاری ہو جائے۔

ممکن ہو تو مریض گدھی کے تھن سے دودھ پینے یہ زیادہ بہتر ہے۔ اس بیماری میں گدھی کا دودھ دوسرے جانوروں کے دودھ کے مقابلہ میں زیادہ بہتر ہے کیونکہ یہ دودھ سب سے زیادہ لطیف اور رقیق ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معدہ میں اس کا پخیر لم بنتا ہے اور جسم کے اندر تیزی سے سرایت کر جاتا ہے۔ اس طرح کے جسموں کو اس کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے کیونکہ انہیں جلد از جلد غذا ایت کی ضرورت ہوتی ہے۔ غذائی راستے چونکہ تنگ اور بند ہوتے ہیں اس لئے من سب یہ ہے کہ صرف دودھ پلایا جائے۔ البتہ تھوڑا سا گرم شہد اس کے ساتھ شامل کر لیں۔ دودھ اور شہد کو نہایت عمدہ ہونا چاہئے۔ اس طرح من سب یہ ہے کہ گدھی کو کچھ من سب غذا دی جائے اور اسے معتدل ریاضت کرا دی جائے۔ ساتھ میں اگر بچہ ہے تو دونوں کو الگ کر دیں۔ گدھی نو جوان ہو اور مٹھائے شباب پر ہو۔ مقصود یہ ہے کہ وہ غذا کو اچھی طرح ہضم کرنے کے قابل ہو۔ اس کا اندازہ لید کی بو سے ہوگا جو بدبودار نہ ہوگی اور بندھی ہوئی ہوگی۔ اسے ایسی گھاس کھلائی جائے جس میں زیادہ رطوبت نہ ہو۔ خشک گھاس اور جو دئے جائیں۔ گدھی کو باندھنا اور ریاضت کراتا نہ بھولیں۔ اگر لید پتلی، بدبودار اور ریاح سے بھری ہوئی ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ غذا ہضم نہیں ہوتی ہے ایسی صورت میں ریاضت بڑھادیں، چارہ کم کر دیں بلکہ کوئی اور موافق چارہ دیں لید اگر زیادہ سخت ہے تو اس کے برعکس راست

اختیار کریں۔

مریض کو دودھ پلانے کے بعد حمام میں داخل ہونے کے وقت تک آرام کرنے دیں۔ اس کے بعد معتدل روغن سے مالش کریں۔ بشرطیکہ غذا پوری طرح ہضم ہو چکی ہو۔ یہ بات شکم کے پھولنے کی کیفیت اور ڈکاروں سے ظاہر ہوگی۔ الغرض حمام میں پہلے اور دوسرے داخلہ کے چار یا پانچ گھنٹوں کا وقفہ دیں۔ بشرطیکہ حمام میں تیسری بار داخل کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ تیسری بار اس وقت داخل کریں جبکہ مریض کثرت سے حمام کا عادی ہو۔ تیسری بار مریض کو حمام میں داخل نہ کرتا ہو تو پہلے اور دوسرے داخلہ کے درمیان زیادہ گھنٹوں کا وقفہ دیں۔ ہر بار حمام کے بعد کپڑے پہننے سے پہلے روغن کی مالش کریں کیونکہ اس سے جسم میں قوت اور اعتدال پیدا ہوتا ہے جیسا کہ دلک سے ہوتا ہے۔

گرم پانی سے اعضاء پھول جاتے ہیں، شروع میں پھولتے ہیں پھر بعد میں سکڑ کر باہم ضم ہو جاتے ہیں، اسی طرح گوشت میں اضافہ کرنا چاہیں تو گرم پانی کا حمام کرائیں حتیٰ کہ جسم میں ضربہ ہی آجائے۔ گوشت کم کرنا چاہیں تو حمام کے بعد طلاء کریں تاکہ نفخ جاتا رہے۔ یاد رہے کہ گوشت کم کرنے اور اسے تحلیل کرنے کے لئے جس وقت کی ضرورت ہوتی ہے اس کے مقصد زیادہ ہوتے ہیں مگر گوشت زیادہ کرنے کے لئے جس وقت کی ضرورت ہوتی ہے وہ تک ہوتا ہے کیونکہ جسم میں ابھار اور نفخ پیدا ہوتے ہی مناسب یہ ہے کہ خلوت (گرمی) تو زدی جائے۔ نفخ اور ابھار کا جہاں تک تعلق ہے ہر جسم کے اندر اس کی ایک خاص حد ہوتی ہے۔ خشک جسم کو مرطوب صحت مند جسم کی طرح پھولنے اور ابھرنے کے لئے چھوڑ دینا ممکن نہیں ہوتا کیونکہ پھولنے سے ہی اس جسم میں تحلیل شروع ہو جاتی ہے مگر صحت مند جسموں میں پھولنا صالح مقصد کا حامل ہوتا ہے۔ اس لئے اس موقع پر سمجھنا چاہئے کہ کام کرنا مناسب ہے تاکہ غیر شعوری طور پر وقت ضائع نہ ہو سکے۔ اسی طرح کسی سید خشک جسم کی مالش کریں تو بس اتنا کافی ہے کہ وہ سرخ ہو جائے۔ گرم کرنا چاہیں تو بس اتنا گرم کریں کہ اعتدال کے ساتھ گرمی جائے تجاوز کریں گے اور دیر تک مالش گرمی سے بچانے کا عمل جاری نہیں رکھیں گے تو اس سے جسم تحلیل ہو کر کمزور ہوگا۔ حمام کے بعد روغن کا میں تاکہ بدن ضرورت سے زیادہ تحلیل نہ ہو اور جلد کے مساوات بند ہو جائیں اس سے ایک فائدہ اور ہے وہ یہ کہ آس پاس کی مضر ہوا کے اثرات نہ ہوں۔ مریض دودھ پینا پسند کرے تو دوسرے حمام کے بعد بھی دودھ دیں پسند نہ کرے تو ماہ الشعیر اچھی طرح پکا ہو پلائیں اور آرام کرنے دیں آرام کر لینے کے بعد تیسری بار اسے حمام میں داخل کریں اور سر ایمن کو صاف پکی ہوئی روٹی دیں جو اعتدال کے ساتھ سرخ ہو گئی ہو۔ اسکے ساتھ چٹائی مچھلیوں کا شوربہ دیں۔ مرغ کے بازو اور ٹھیسے جو انجیر میں پروردہ ہوں بھی مفید

ہیں۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو پالتو مرغ، نرم گوشت والی پہاڑی چڑیوں کے گوشت دیں، سخت گوشت والے پرندوں سے پرہیز کرائیں۔ الغرض بیشتر غذا اشیاء کی ضرورت ہوتی ہے جو ہلکی اور سریع البہضم ہوں اور لیسہ دار نہ ہوں۔ جو غذا سریع البہضم ہوتی ہے اس کا کثیر غذا ہوتا اور جو غذا کثیر غذا ہوتی ہے اس کا غیر لیسہ دار ہونا ممکن نہیں ہے غذا خود اپنے آپ کو ہضم کر کے جسم میں سرایت کرتی ہوتی اور طبیعت کو زحمت نہ دیتی ہوتی تو حد درجہ کثیر غذا چیز اس جسم کے لئے نہایت موافق ہوتی مگر چونکہ غذا کے لئے استحالیہ ضروری ہے لہذا اند کورہ جسوں کے لئے کثیر غذا چیزیں جو بطی البہضم ہوں مفید نہیں ہوں گی۔ یحییٰ سریع البہضم غذاؤں کی بھی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ان میں بکثرت غذائیت نہیں ہوتی۔ لہذا دونوں باب میں انتخاب متوازن رہے۔ یعنی ایسی چیزیں مریض کو دیں جو کثیر غذا اور سریع البہضم ہوں، لیسہ دار اور سخت نہ ہوں۔

اور شراب دیں کیونکہ وہ تمام مریض جن کے جسم کو فرستہ ہو نچاتا ہو ان کے لئے سمیٹھا شراب کے علاوہ کوئی اور مشروب موزوں نہیں ہوتا بشرطیکہ بخار نہ ہو شراب میں پانی ملا ہوا ہو اور تھوڑی قبضیت بھی اس کے اندر موجود ہو۔ قوی شراب سے پرہیز کرائیں، کیونکہ یہ نقصان دہ ہوگی۔ پانی ملی ہوئی اور پانی کو تھوڑا کم برداشت کرنے والی قابض شراب سب سے زیادہ ان مریضوں کے لئے مفید ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ شراب پانی ملی ہوئی ہے اس لئے قوت کی حدوں کو پہنچتی اور اس سے ضرر بھی نہیں ہوتا۔ پانی اس قدر ملا میں جس قدر اند کورہ اغراض و مقاصد مطلوب ہوں۔ واضح رہے کہ پانی اپنی برودت کی وجہ سے معدہ اور پیسیوں کے سردوں کے ٹپلے حصہ میں سست ہو جاتا ہے بخ اور قراقر شکم پیدا کرتا ہے نیز معدہ کی طاقت پر بوجھ بنتا ہے۔ یہ بات سوء ہضم کا باعث بنتی ہے غذائی نفوذ کے لئے اس سے کوئی بڑی مدد نہیں ملتی۔ شراب کا معدہ اس کے برعکس ہے یعنی شراب سریع البہضم ہوتی ہے۔ نفوذ کو تحصیل کرتی ہے، غذا کو بکھیرتی ہے، اور عمدہ خون پیدا کرتی ہے، سرعت سے غذا کو جزء بدن بناتی ہے، اعضاء کی طاقت میں اضافہ اور فضلات کو براز کی جانب منتقل کرتی ہے شراب مریض کو اسی قدر دیں کہ معدہ میں تیرنے نہ لگے۔ اس سے قراقر شکم پیدا نہ ہو، غذا اس قدر دیں کہ معدہ پر بوجھ نہ بن سکے تاکہ معدہ ہلکا رہے اور غذا سرعت کے ساتھ معدہ سے نیچے اتر جائے تاکہ معدہ کے اندر تباہ اور مسموم نہ پیدا ہو۔ پہلے ہی دن جانچ کر لیں۔ اگر اند کورہ عوارض میں سے کوئی عارضہ لاحق ہو جائے تو دوسرے دن اس عارضہ کے بقدر غذا کم کر دیں اور اگر کوئی عارضہ نہ پیدا ہو تو غذا کے اندر دوسرے دن تھوڑا اضافہ کر دیں۔

اسی طرح تیسرے دن بھی اضافہ کریں یا واجب حد تک کم کر دیں جیسا کہ کمزوروں کے لئے

اختیار کیا جاتا ہے۔ جس مریض کے جسم کو فرحت پہنچانا مقصود ہو اس کے لئے ضروری یہ ہے کہ جسمانی زیادتی کے اعتبار سے چہل قدمی کر اور سواری پر بیٹھ کر اس کی حرکت میں اضافہ کریں۔ الغرض فرحت کے لئے دیگر تدابیر اختیار کریں یعنی وہ تدابیر جو کمزوروں کے لئے اختیار کی جاتی ہیں کیوں کہ یہ دونوں تدبیریں ایک ہی طرح کی ہیں سوائے اس کے کہ فرحت پہنچانے کے لئے جو تدبیر اختیار کی جائے گی وہ مشکل ہوگی کیونکہ اس کے ساتھ ضعف ہضم بھی ہوتا ہے۔ فرق یہ ہے کہ کمزوری پورے جسم میں ہوتی ہے اور جن کو فرحت پہنچانا مقصود ہے ان کے معدہ میں کمزوری ہوتی ہے۔ کمزور مریض کا گوشت زائل ہو چکا ہوتا ہے کیونکہ جن رطوبتوں سے اعضاء غذا حاصل کرتے ہیں وہ طول ایام کی بدولت خشک ہو جاتی ہیں مگر زیر بحث مریض کا معدہ ہی طول کی بدولت جسم کے باقی حصوں پر خشک ہوتا ہے کیونکہ اسے غذا نہیں پہنچتی ہے۔ دونوں مریضوں سے جو رطوبت زائل ہو جاتی ہے اس کا غذا کی بدولت واپس آنا ممکن ہے کیونکہ یہ رطوبت وہ نہیں ہوتی ہے جس کی وجہ سے اعضاء کے اجزاء متحد ہوتے ہیں بلکہ وہ ہوتی ہے جو اعضاء کے شکافوں میں چھینٹوں کی طرح بکھری ہوتی ہے۔

مریضوں میں تھوڑا فرق ہو تو طبیعت اور نشاۃ انگیز تدبیر میں اضافہ کریں۔ دلت (مالش)، سواری، غذا کی مقدار اور اس کی کیفیت میں اضافہ کریں تاکہ اس طرح زیادہ غذائیت کا انہیں حادی بنائیں۔ مریض صحت کے قریب پہنچ جائیں تو جو کادیلہ، دودھ اور خندردس (مکئی) کا حریرہ ترک کر دیں، اور مریض کو سابقہ غذا کی جانب واپس لائیں، بتدریج ایسی لطیف تر غذا تھوڑی تھوڑی دیں چنانچہ شروع میں پائے اور رات کا رکھو گوشت دیں پھر مریضوں کے معمول کے مطابق دیں لیکن شام کا کھانا مقوی ہو۔ (جالینوس)

یہ کمزور، سوء مزاج یا اس معدہ کے مریضوں، اور ان مریضوں کے لئے مناسب ہے جو لاغر ہونے کے قریب ہوں۔ کیونکہ یہ تدبیر ان میں عمومی طور پر اختیار کی جاتی ہے ان مریضوں کو زیادہ غذا کی ضرورت ہوتی ہے، زیادہ تو یہ معتدل متوازن غذا کو بھی ہضم کرنے کی طاقت نہیں رکھتے، بعد انہیں تھوڑی تھوڑی غذا بار بار دیں۔ صحت کی جانب آجائیں تو دن میں صرف دو بار غذا دینے پر اکتفا کریں۔ تاکہ پہلا کھانا دوسرے کھانے سے پہلے اچھی طرح ہضم ہو جائے۔ بایں صورت ضروری یہ ہے کہ پہلا کھانا ہلکا ہو تاکہ ہضم ہو جائے اور فضلہ سرعت کے ساتھ نیچے اتر جائے۔ دوسرا کھانا جب تک ہضم ہو کر نیچے اتر نہ جائے مریضوں کو کچھ بھی نہ دیں۔ صبح کو اجابت کے بعد تھوڑی چہل قدمی کر لیں، جسم کے گرم ہونے کی حد تک مالش ہو جائے تو سواری کریں، سواری سے اتریں تو پھر

مالش کریں اور دوپہر سے پہلے حمام کے اندر داخل کریں تاکہ شام تک کافی وقت رہے اور ہوا بھی معتدل رہے۔ کیونکہ کمزور مریضوں کی تدبیر تند رستوں اور مریضوں کی تدبیر کے مابین ہوتی ہے۔ کھانے کی کیفیت کیا ہو، ماکولات و مشروبات کے اوقات اور دیگر تدبیریں کیسی ہوں، ان تمام امور میں مریضوں کی عادت کا لحاظ رکھیں۔ کیونکہ عادت کا ایک مقام ہوتا ہے۔ صرف کمزوروں کے باب ہی میں نہیں بلکہ مریضوں کی تدبیر کے باب میں بھی۔ مثلاً یہ معمول ہو سکتا ہے کہ دن میں سوئیں اور رات میں جاگیں تو انہیں اسی معمول پر رکھیں، اسی طرح برعکس صورت میں برعکس معمول باقی رکھیں۔ واضح رہے کہ جو کی دلیہ سے کچھ لوگوں پر غشی طاری ہو جاتی ہے اسے پیتے ہی معدہ کے اندر کھٹاس پیدا ہو جاتی ہے لہذا اسی کے مطابق عمل کریں اور وقت کا خیال رکھیں۔

لاغری کی قسمیں واضح رہے کہ سوء مزاج یا بس معدہ جیسے کسی بھی عضو کا ہو جب حد کو پہنچ جاتا ہے تو مکمل طور پر اس کے لئے صحت کی کوئی راہ نہیں ہوتی، کیونکہ اس طرح کا معدہ گویا بوڑھوں کے معدہ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معمولی سبب سے بھی اسے تکلیف ہو جاتی ہے جیسا کہ بوڑھوں کو پیش آتا رہتا ہے۔ مریض واجبی طور پر کھانا ہضم نہیں کر پاتے۔ لہذا ان کے جسم کمزور ہو جاتے ہیں۔ یہ سوء مزاج اگر دل کے اندر پیدا ہو جاتا ہے تو جسم کے اندر لاغری بڑی تیزی کے ساتھ آتی ہے جو بجمت موت کا باعث بنتی ہے۔ معدہ کی وجہ سے پیدا ہونے والی لاغری کے بعد جگر کی لاغری کا درجہ ہے۔ باقی دیگر اعضاء کے اندر جو لاغری پیدا ہوتی ہے کم خطرناک ہونے کی وجہ سے اس کی مدت طویل ہوتی ہے۔ برم قلب میں ذہنی کمزوری لاحق ہوتی ہے تو مزہ میں تیزی سے لاغر ہونے لگتا ہے تاہم دل کے اوپر پوست کے شدید حملہ کے مقابلہ میں وہ زیادہ مدت تک زندہ رہتا ہے۔ ان مریضوں کے بعد ان مریضوں کا درجہ ہے جو معدہ یا جگر کے مریض ہوتے ہیں، اس کے بعد کا درجہ ان مریضوں کا ہے جنہیں یہ کیفیت دیگر اعضاء میں سے کسی ایک میں لاحق ہوتی ہے۔ جن لوگوں کو یہ پوست لاحق ہوتی ہے وہ ان رطوبتوں کو فنا کرنے لگتی ہے جو بعد میں ایک ہی قسم کے فقط اعضاء اصلہ کو غذا فراہم کرتی ہے۔ (جالینوس)

اس طرح کے مریضوں کی تدبیر اس امید میں کی جائے کہ تدبیر سے تھوڑا بہت انہیں فائدہ ہو سکے گا جیسا کہ بوڑھوں کے باب میں اختیار کیا جاتا ہے یعنی انہیں رطوبت سے بچائی جائے۔ (مؤلف)

یہی حال ان مریضوں کا بھی ہے جنہیں مذکورہ بالا تیسری قسم کی پوست لاحق ہوتی ہے یعنی وہ حضرات جن میں لاغری کی ابتداء ہوتی ہے۔ البتہ یہ لاغری تارہ منجمد ہونے والے اعضاء کے اندر ہو۔ پوست کا سب سے آسان اور تیزی سے صحت کی جانب آنے والا درجہ چوتھا ہے جو باریک اور

چھوٹی رگوں کے رطوبتوں سے خالی ہو جانے کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ (جالینوس)

جالینوس نے پوست کی جن قسموں کا تذکرہ کیا ہے وہ سب کی سب چار ہیں۔ ان میں سب سے آسان قسم وہ ہے جس میں چھوٹی رگوں موٹی تجویف میں رطوبتیں خشک ہو جاتی ہیں۔ یہ پہلی پوست ہے جو جسم کو لاحق ہوتی ہے اس میں اجزاء کے شکافوں میں جو رطوبتیں موجود ہوتی ہیں ان کا خشک ہونا ممکن نہیں ہوتا۔ اس کے بعد دوسری قسم وہ ہے جس میں اجزاء کے شکافوں کی رطوبتیں خشک ہو جاتی ہیں۔ تیسری قسم وہ ہے جس میں وہ رطوبتیں خشک نہیں ہوتیں جو اپنے جڑہر کے ساتھ مخصوص خود اعضاء کی ہوتی ہیں، تاہم وہ چربی اور ترگوشت جیسے تازہ منجمد ہونے والے اعضاء کی رطوبتوں کے بعد خشک ہو جاتی ہیں، چوتھی قسم وہ ہے جس میں قلب و معدہ وغیرہ جیسے سخت اعضاء کی رطوبتیں خشک ہو جاتی ہیں۔ (مؤلف)

چھوٹی رگوں کی تجویف میں جو رطوبتیں خشک ہو جاتی ہیں ان کا علاج یہ ہے کہ برودت جسم کے ازالہ والا طریقہ اختیار کریں۔ پوست کے مقابلہ میں یہ زیادہ بہتر ہے کیونکہ برودت ہی جسم پر غالب ہوتی ہے۔ پوست تو اس کے تابع ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا علاج بہتر ہوتا ہے۔ مریضوں کی تدبیر اگر اس طرح کریں کہ دو دن انہیں متوازن گرمی نہ سونچیں اور غذا دیں تو تیسرے دن انہیں تھوڑی زیادہ گرمی غذا دے سکیں گے جو معطر نہ ہوگی۔ چوتھے دن ان کی حالت زیادہ بہتر ہوگی، اسی طرح پانچویں دن اور اس کے بعد بھی حالت بہتر ہوتی جائے گی۔ (جالینوس)

جالینوس نے ان میں سے کسی کی امتیازی علامات بیان نہیں کی ہیں۔ (مؤلف)

اعضاء ہسلیہ کی پوست پر زیادہ عرصہ گزر جاتا ہے تو اس کے بعد برودت آجاتی ہے کیونکہ اعضاء کا تغذیہ نہ ہونے کی صورت میں برودت تیزی سے آئے گی۔

نہ کورہ بالا ہماری گفتگو پوست کے علاج کے باب میں تھی، نہ کہ اس کے ہمراہ موجود برودت اور حرارت کے باب میں، لہذا اب ہم اس کے ساتھ اس برودت کو بھی بیان کریں گے جس کی علامات ظاہر ہوتی ہیں تاہم شدید نہیں ہوتیں۔

سوء مزاج سرد خشک:

یہ حالت ہو تو ایسی صورت میں علاج بسیط نہیں مرکب ہو گا کیونکہ ضرورت رطوبت اور گرمی دونوں نہ سونچانے کی ہوگی۔ تھوڑی پوست کا علاج مشکل نہیں ہوتا، زیادہ پوست کا علاج مشکل ہوتا ہے کیونکہ یہاں ضرورت علاج بالغہ کی ہوتی ہے۔ غذائی علاج میں ضرورت اس بات کی ہوتی

ہے کہ غذا حاصل کرنے والا عضو خود غذا کو چپکا سکے مگر غذا حاصل کرنے والا عضو ایسی حالت کے اندر کمزور ہوتا ہے۔ یوست تھوڑی ہوتی ہے تو زیادہ گاڑھی غذا لینا ممکن ہوتا ہے ایسی صورت میں غذائی مقدار کا گاڑھا پن اندیشہ ناک نہیں ہوتا۔ (جالیوس)

اس طرح کی یوست کے اندر حرارت اور اسی طرح برودت کا غلبہ قوت کو کیوں سرد نہیں کر سکتا؟ وجہ یہ ہے کہ طبیعت کو یار طوبت اور چپکاؤ سے مدد حاصل کرتی ہے۔ تاثر اسی سے ہوتا ہے، اور نگوین اس تاثر سے ہوتی ہے۔ یوست فنا کرنے والا سبب ہوتی ہے۔ (مؤلف)

یوست پہلی قسم کے مشابہ ہو اور ساتھ میں کچھ برودت بھی ہو تو برودت کی مقدار کے مطابق رطوبت سوچانے والی تدبیر کے ہمراہ وہ اشیاء بھی استعمال کریں جو گرمی پہونچائیں۔ چنانچہ دودھ کے ساتھ شہد ملا کر دیں اور شراب میں ملاوٹ کم کریں یا شراب کو پرانی بنا کر استعمال کریں۔ یہ مذکورہ نوعیت سے تجاوز نہ کرے۔ غذا میں وہ چیزیں دیں جو بالقوہ اور بالفعل گرم ہوں، روغن نار دین کے ذریعہ معدہ کی مسلسل تکمید کریں۔ اسے تدحسین سے خالی نہ رکھیں کہ خشک ہو جائے۔ روغن نار دین میسر نہ ہو تو روغن مصطکی کو کام میں لائیں صرف روغن بلساں یا اس کے مخلوط کے ذریعہ بھی تکمید کی جاسکتی ہے۔ جسم پر روغن کا اثر دیر تک باقی رکھنا چاہیں تو اس میں موم ملا لیں۔ ہوا سرد ہو تو اس روغن کے اندر دھنسنے ہوئے لون کا ایک ٹکڑا تر کر کے شکم پر رکھیں، روغن بلساں کے اندر مصطکی میں کر اس میں دھنسنے ہوئے لون کا ٹکڑا تر کریں اور شکم پر رکھیں۔ ضروری نہیں ہے کہ جس دوا کے ذریعہ جسم کو گرمی پہونچانا ہو وہ محض اور زیادہ قابض ہو تاکہ خشکی پیدا نہ کر سکے۔ لہذا ان امراض کے اندر کبھی چیزوں سے احتراز کریں، یوست کے ساتھ برودت زیادہ طاقتور ہو تو خیال رہے کہ یہ سب سے زیادہ مشکل سوء مزاج ہے۔ لہذا کبھی اور زیادہ حرارت والی چیزوں کو ترک کر دیں کیونکہ یہ خشکی پیدا کریں گی۔ صرف ارالہ اور تخفیف کو لازم رکھیں۔ بیماری طول پکڑے تو یخچہ چکنی مصطکی میسر اسے روغن نار دیں میں میں میں پھر اس میں ار جو ہنی لون کا ٹکڑا ڈبو کر معدہ کے اوپر رکھیں۔ مملن ہو تو اس میں بلساں بھی ملا لیں، مریض کو شہد کھلائیں جس کا جھاگ اتار لیا گیا ہو اور دودھ پہلے سے زیادہ مقدار میں دیں۔ واضح رہے کہ قصہ کا جھاگ اتار یا جاتا ہے تو اس کے فضلات لم اور غذائیت زیادہ ہو جاتی ہے۔ قصہ تنہا جوش و کیر استعمال کی جائے تو سرد معدہ کے مریضوں کے لئے سب سے عمدہ غذا ہو جاتی ہے۔ گرم معدہ کے مریضوں کے لئے یہ معتر ہے۔ لہذا سرد معدہ کے مریضوں کے لئے شہد پر کسی اور چیز کو مقدم نہ کریں اور گرم معدہ کے مریضوں کو اس سے دور رکھیں۔ بنا براین غذا میں زیادہ تر شہد دیں جس کا جھاگ اتار لیا گیا ہو اور اسے بلوط کے کوئلہ، انگور، یا بلوط کے انگاروں پر اچھی طرح

جوش دے لیا گیا ہو۔ شراب میں اس شراب کا انتخاب کریں جو پرانی ہو، تلخ نہ ہو، ورنہ ضرورت سے زیادہ خشکی پیدا کرے گی۔ روزانہ شکم پر اور معدہ پر زفت کا طلاء کریں اور ٹھنڈا ہونے پر اسے اتار لیں۔ دن میں دو بار یہ عمل کریں۔ اس سے زیادہ کا عمل تحصیل کرنے لگے گا۔ یہاں مقصود یہ ہے کہ جسم کی جانب عمدہ خون آئے۔ یہ زفتی الطوخ ان اعضاء کے لئے سب سے عمدہ چیز ہے جو پرانے ہو جاتے ہیں اور جن کی غذا سلب ہو چکی ہوتی ہے۔ لیکن مقصد یہ ہے کہ حرارت کے جوہر میں زیادتی ہو کیفیت میں نہیں۔ یہ مقصد مذکورہ بالا غذاؤں اور شراب سے پورا ہو سکتا ہے۔ یہ چیزیں بھجھ موثر ہیں۔ کچھ چیزیں خارجی طور پر استعمال کریں۔

مثلاً کسی موٹے تازہ بچے کو مریض سوتے وقت اپنے معدہ کے پاس شکم سے چپکا لے، بچہ نہ مل سکے تو کتے کا تندرست پاد رکھ لے۔ جن مریضوں کا معدہ صحت کی حالت میں کمزور ہو ان کے لئے یہ عمل من سب ہے۔ شکم پر بچے کو چپکا کر اس حد تک رکھیں کہ بچے کو پسینہ آجائے۔ پسینہ آجانے پر مریض کا ٹھنڈا ہونا گرم ہونے سے زیادہ بہتر ہے۔ (جالیئوس)

اور بلیوں بھی۔ بچے کے جسم پر کوئی ایسی چیز مل دیں جس سے پسینہ نہ آئے۔ (مؤلف)
اس بیماری میں تکلیف کرنا مضر ہے۔ کیونکہ خشک تکلیف سے اعضاء اصلیہ کی رطوبت زائل ہوگی اور تر تکلیف سے اعضاء اصلیہ کی رطوبت تحصیل ہوتی۔ جسم کے مساوات شادہ ہوں گے، چنانچہ وہ برودت کو برست قبول کرنے لگیں گے۔ بالخصوص جبکہ یہ عمل زیادہ ہو گا۔ برودت کے ساتھ حرارت بھی ہو مگر بہت زیادہ نہ ہو تو برودت کے مریضوں کی صرف پہلی تدبیر اختیار کریں شہد سے اجتناب کریں۔ گرمی میں شراب ٹھنڈی اور سردی میں میسر کم استعمال کریں۔ معدہ پر زیت انفاق اور روغن بھی کی ترغیب کریں۔ شراب کے اندر بالفعل کس قدر حرارت اور برودت ہے اس کے اعتبار سے ترغیب کریں۔

سوء مزاج گرم خشک:

حرارت بہت زیادہ نہ ہو تو اسے برودت سے ممتاز کریں۔ اس بیماری سے مستعجابی بعد نہ پہلی تدبیر سے جو برودت کے مریضوں کی ہے ہوتی ہے شراب تار و تر استعمال میں رکھیں۔ گرم موسم میں غذا سرد اور سرد موسم میں گرم لیں، معدہ پر زیت انفاق اور روغن بھی کی ترغیب کریں۔ حرارت کس قدر ہو اسی قدر شراب کے اندر بالفعل حرارت کریں۔ واضح رہے کہ یہ بیماری بخار کے مشابہ ہوتی ہے۔ اس بیماری کا پہلا مریض جو میں نے دیکھا اسے شدید پیاس کی شکایت تھی۔ گرم چیزوں کو چھینا

پسند نہیں کرتا تھا۔ لی ہوئی غذا کو چار گھنٹوں کے بعد سنبھال پاتا تھا۔ جسم سخت اور بوسیدہ ہو چکا تھا، قابض غذاؤں سے فائدہ نہ ہوتا تھا۔ اطباء نے اسے سرد پانی پینے کی اجازت دی تھی حتیٰ کہ پیاس سے وہ پریشان تھا، چنانچہ نہایت سرد پانی پی کر فوری سکون حاصل کرتا تھا۔ یہی صحت کا باعث تھا، تاہم سرد پانی سے اس کی مرئی کو نقصان پہونچتا تھا اور اسی لذیت سے اس کی موت واقع ہو گئی۔ لہذا مناسب یہ ہے کہ علاج بتدریج ہو اور بیماری پر حملہ یکبارگی نہ ہو۔

ایک دوسرے مریض کے اندر سوہ مزاج حار یا بس کی علامات دیکھنے میں آئیں تو اس کے معدہ پر میں نے مرد خاثر رکھیں۔ اس سے فوراً سکون ہو گیا۔ البتہ تنگی تنفس کی شکایت ہو گئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ حجاب حاجز میں برودت پیدا ہو گئی ہے چنانچہ مذکورہ ضنادوں کو دور کر کے حجاب کے اوپر روغن گرم رکھا، جس سے تنفس فوری معمول پر آ گیا۔ اسے دیکھتے ہی روغن کو صاف کر کے ضنادوں کو نیچے کی جانب ناف سے دور رکھنا شروع کیا، غذا میں بافضل سرد چیزیں دیں، چنانچہ صحت ہو گئی اور سوہ مزاج حار رطب پیدا نہ ہوا۔ بتا دیاں جس معدہ کو تھوڑی حرارت کے ساتھ سوہ مزاج حار لاحق ہوتا ہے اس کا علاج میں بے خوف و خطر سرد پانی کے ذریعہ ان چیزوں سے کرتا ہوں جو رطوبت آمیز ہوتی ہیں کیونکہ معدہ سے قریب جو اعضاء ہوتے ہیں انہیں سرد پانی سے نقصان نہیں پہونچتا۔ کیونکہ یہ اعضاء معتدل ہوتے ہیں۔ معدہ کے اندر سوہ مزاج یا بس ہو جاتا ہے تو لایحہ سارے جسم کے ساتھ معدہ کے آس پاس کے اعضاء بھی کمزور ہو کر دبے ہو جاتے ہیں، معدہ کے اندر یوست نہ پیدا ہو تو اعضاء کمزور نہیں ہوتے، ان لئے سرد پانی مسخر نہیں ہوتا۔ حرارت کے ساتھ یوست بھی ہو تو کم ٹھنڈا پانی استعمال کریں، حالانکہ یہ اتنا محفوظ نہیں جتنا رطوبت کی موجودگی میں یا حرارت و رطوبت کی اعتدالی کیفیت میں ہوتا ہے کیونکہ یوست کی وجہ سے معدہ کے آس پاس کے اعضاء کمزور نہیں ہوتے۔ بعض حالات کے اندر معدہ میں سوہ مزاج حار ہو جو معدہ سے قلب تک پہونچے تو مریض بخار میں مبتلا ہو جائے گا اور خطرہ کی زد پر ہو گا۔ اس کا تذکرہ ہم کتاب الحمیات کے اندر کریں گے۔ (جالیئوس)

دورم معدہ سے پیدا شدہ بخاروں کا تذکرہ ہم بیان کریں گے۔ (مؤلف)

سوہ مزاج خواہ حرارت کے ساتھ ہو یا برودت کے ہمراہ اس کا علاج آسان ہے دیگر تمام مزاجوں کے مقابلہ میں فوری شفا کا حامل ہوتا ہے۔ معدہ کے اندر سوہ مزاج رطب ہو تو ان غذاؤں کے ذریعہ علاج کریں جو گرمی ہو مچائے بنیر خشکی پیدا کریں۔ مگر نہ زیادہ برودت پیدا کریں نہ زیادہ خونت، شراب کم کر دیں، سوہ مزاج حرارت کے ہمراہ ہو تو قابض اور بارداشیاء استعمال کریں، ٹھنڈا

پانی پینا بھی مفید ہے۔ (جالینوس)

سر دپانی کیونکر مفید ہوگا جبکہ وہ رطب ہوتا ہے؟ (مؤلف)

سوء مزاج بار در رطب کا سب سے عمدہ علاج گرم چرپری غذا میں ہیں۔ ان چیزوں کے ساتھ ہمیشہ کیسلی چیزیں شامل کریں بشرطیکہ ان کے اندر ظاہری طور پر برودت نہ ہو۔ شراب کم استعمال کرنا اس کا سب سے عمدہ اور مؤثر علاج ہے۔ تھوڑی شراب ہو، مگر اس کے اندر خونت زیادہ ہو۔ تمام خارجی طاعن اسی تدبیر کے مشابہ ہیں۔ (مؤلف)

سوء مزاج ہمراہ خلط:

معدہ کی تجویف میں کبھی کوئی روئی المزاج خلط ہوتی ہے جو سوء مزاج پیدا کر دیتی ہے۔ یہ خلط کبھی معدہ کے جرم میں ہوتی ہے۔ پہلی بیماری ایک ہی بار واقع ہوتی ہے وقت کے ذریعہ سرعت کے ساتھ زائل ہو جاتی ہے۔ اگر دوبارہ ہو تو کیوں واقع ہوئی ہے، اس کا حال معلوم کریں تاکہ اسی کے مطابق علاج کر سکیں۔ اس فضلہ کا موجب جو عضو ہوا ہے اس کی دریافت ہو جائے تو اس کی فصد کھول دیں پھر معدہ کو تقویت پہنچائیں۔ تاکہ فضلہ قبول نہ کر سکے۔ پہلے یہ دیکھیں کہ جسم کے اندر امتلائی کیفیت ہے یا نہیں پھر ایک ایک عضو کا معائنہ کریں اور یہ دیکھیں کہ استفراغ ہو جانے والی کوئی چیز تھپس تو نہیں ہو گئی ہے یا کوئی معمول رک گیا ہے۔ مثلاً دم طمٹ اور دم بواہیر یا کسی ایسے عمل کی وجہ سے اٹھاس ہو گیا ہے جس کے ذریعہ مریض ریاضت کرتا رہا ہے یا کسی بھی معمول کے رک جانے سے یہ صورت پیدا ہوئی ہے یا کسی ایسے ثامنوس استفراغ کے باعث صورت حال پیدا ہو گئی ہے جس کا مریض عادی رہا ہے، مثلاً حمیت یا وہ نزلے جو نعتوں پر اترتے رہے ہوں مگر معدہ کی جانب مائل ہو گئے ہوں، اکثر ایسا ہوتا ہے کہ زکام کے مریضوں میں زکام رک جاتا ہے اور فضلہ معدہ کی جانب مائل ہو جاتا ہے۔ ان چیزوں کی تحقیق کر لیں۔ مادہ اگر معدہ سے زیادہ بے وقعت کسی عضو سے منتقل ہوا ہو تو اسے اسی عضو کی جانب واپس کر دیں، مگر کسی شریف تر عضو سے منتقل ہوا ہو تو اس عضو پر توجہ دیں حتیٰ کہ اس کا مزاج معتدل ہو جائے، معدہ پر بھی توجہ دیں تاکہ وہ فضلہ قبول نہ کرے۔ عضو مذکور کی تبدیلی کے ذریعہ مادہ کو قطع کرنے پر توجہ زیادہ دیں۔ پورے جسم کے اندر امتلائی کیفیت ہو تو فصد کے ذریعہ طاعن کریں جسم کے اندر کوئی ردی خلط موجود ہو تو اسے کم کریں اس کے بعد معدہ کا طاعن کریں کیونکہ عرصہ سے معدہ پر اس خلط کے انصباط کی وجہ سے معدہ کے اندر اس کا کافی حصہ جمع ہو چکا ہوگا۔ اس طرح کے مریض کو من سب وقت میں انسٹین دی جائے۔ توجہ اس

بات پر دیں کہ معدہ کا مزاج حسب سابق معمول پر آ جائے۔ وہ اس طرح کہ ایسی چیزوں کے ذریعہ علاج کریں جو خلط موجود کے مزاج کے مخالف ہوں۔ اگر معدہ کی جانب اس خلط کا انصباب نہ ہو رہا ہو۔ اور معدہ کے اندر اس کا وجود محض چند دنوں سے ہو تو علاج آسان ہے طویل المدت ہو جانے پر کبھی ایسا سوہ مزاج پیدا ہو جاتا ہے جو علاج کا محتاج ہوتا ہے۔ ویسا ہی علاج جیسا کہ سوہ مزاج کے ازالہ کا کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ ختم ہو جائے۔ (چالینوس)

خلط روئی کا علاج:

اس نوعیت کی بیماری کا علاج ان نرم مسہلات سے کیا جاتا ہے جن کا اثر معدہ اور امعاء سے آگے نہیں جاتا۔ آگے جاتا بھی ہے تو زیادہ سے زیادہ ان رگوں کی تالیوں تک جن کے ذریعہ غذا جگر کی جانب سرایت کرتی ہے۔ اس طرح کا سب سے عمدہ مسہل فقط صبر ہے۔ صبر مغسول زیادہ طاقتور اور معدہ کو تقویت دینے میں زیادہ موثر ہوتا ہے۔ غیر مغسول صبر حقیقہ معدہ کے لئے زیادہ موثر ہے۔ لیاریج فطرا اگر مسہل کے وقت لی جائے اور اس کے بعد اعتدال کے ساتھ چہل قدمی کر لی جائے تو یہ سب سے عمدہ و اثبات ہوتی ہے۔ اس کی کوئی تدبیر بدلی نہ جائے نہ لیاریج کو شہد میں گوندھا جائے کیونکہ شہد کی وجہ سے معدہ کی تقویت اور مضبوطی کم ہو جاتی ہے۔ معدہ کے اندر اگر ہضم نہیں ہو تو پہلے اسے توڑیں پھر مسہل دیں۔ قے کرنا آسان ہو تو کچھ تین اور مولی کے ذریعہ قے کرانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ معدہ کا ہضم گاڑھا ہو جو کے لیے کاپنی، پیانی اور شہد کے ذریعہ قے کرائیں ہضم کے گاڑھے نہ ہونے کی صورت میں بھی لیاریج استعمال کریں تو حمام سے نکلنے وقت آب دیہ جو پلا دینا کافی ہے اس کے بعد دوسرے دن صبح میں لیاریج دیں۔ ماء الحسل بھی پلا میں جس کے اندر افسستین جوش دے گئی ہو کیونکہ اس سے ان اخلاط کا اثران ہوتا ہے جو جرم معدہ میں آتے ہیں بشرطیکہ رقیق ہوں۔ یہ گفتگو تندرستوں کی تدبیر کے باب میں بھی مشترک ہے۔ کیونکہ کمزور افراد کو تقویت دینا نچانے والی تدابیر کے اندر یہ شامل ہے۔ افضل اور مفقود ہو چکے ہوں تو اسی صورت میں یہ تدبیر کام نہ آئے گی کیونکہ اس وقت مرض کے طبع کی ضرورت ہو گی۔ ان دونوں حالتوں میں فرق یہ ہے کہ کمزوری اس حد تک پہنچ گئی ہو کہ مرض کوئی کام کرنے سے قاصر ہو جائے۔

خود کردہ امراض جب مرکب ہوں تو ممکن ہے کہ معدہ کے اندر یہ تمام بیماریاں یکجا ہوں۔ خود معدہ کے اندر سوہ مزاج ہو، اخلاط روئی ہوں جو طبیعت معدہ کے اندر سرایت کر چکے ہوں، کچھ ایسے اخلاط روئی بھی ہوں جو تجویف معدہ کے اندر تیر رہے ہوں یا ان بیماریوں میں سے کوئی دو موجود

ہوں۔ ایسی صورت میں سب سے پہلے اس بیماری کا علاج کریں جو زیادہ خطرناک ہو یا جو دوسری بیماری کا باعث ہو جس کے ازالہ کے بغیر دوسری بیماری کا ازالہ ممکن نہ ہو۔ (جالیئوس)

نم معدہ کمزور ہو تو روغن نار دین میں مصطلی گھس کر اس میں اون کا ایک ٹکڑا ڈبوئیں اور اسے اچھی طرح گرم کر کے معدہ پر رکھیں کیونکہ نمگرم چیزیں تحلیل ہو جاتی ہیں اور نم معدہ کی قوت کو ڈھیل کر دیتی ہیں۔ ایسے مریضوں کے لئے روغن نار دین میں پھسلائی ہوئی قیر و طلی میں مصطلی اور صبر شامل کر کے لگانا مناسب ہے۔ موسم اور روغن نار دین ہم وزن اور صبر اور مصطلی ایک ایک جزء لے کر بھی قیر و طلی بنا سکتے ہیں۔ معدہ کے اندر شدید جلن ہو حتیٰ کہ درم حار کا گماں ہو سنہ لگے تو روغن ببی سے تیار کردہ قیر و طلی مفید ہوگی۔ پتھر، دیگر ادویات بھی ہیں جو معدہ کی تقویت اور تھیرید کے لئے موزوں ہوتی ہیں۔ مثلاً طرہیٹ، گلنر، برف اور قسب۔ (جالیئوس)

نم معدہ کی جانب کبھی گرم خلطوں کا انصباب ہوتا ہے جس سے غشی، تشنہ اور نبض کا صغیر ہونا واقع ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں مریض کو کثرت سے نمگرم پانی گھونٹ گھونٹ پلائیں اور قے کرائیں۔ قے میں گرم گرم تیز قسم کے اخلاط خارج ہوں گے اور جلدی سکون ہو جائے گا۔ (جالیئوس)

کسی مریض کو دھانی بد بودار ڈکار آئے تو اس سے دریافت کریں کہ اس نے کوئی آگ سے جلی ہوئی مٹھائی یا بھنا ہوا انڈا یا مولیٰ تو نہیں کھائی ہے۔ اگر اقرار کرے تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ معدہ کے اندر کوئی غیر طبعی خشک حرارت موجود ہے، اگر یہ دھانی بد بودار ڈکاران غذاؤں کی وجہ سے ہو جو معدہ کے اندر مذکورہ چیزیں پیدا نہیں کرتیں تو یہ سمجھیں کہ معدہ کے اندر آتش خشک حرارت موجود ہے لہذا جرم معدہ پر غور کریں، یہ آیا سوء مزاج کی وجہ سے ہے یا اس کے طبقات میں صفراء موجود ہے جو تیر رہا ہے یا معدہ کے اندر دھنسا ہوا ہے۔ پھر اس بات پر بھی غور کر لیں کہ آیا یہ خلط جگر سے معدہ کی جانب آرہی ہے کیونکہ ایسی حالت میں بیماری ردی ہوگی۔ یا یہ خلط پورے جسم کی جانب سے آرہی ہے یا نم معدہ کے اندر پیدا ہو رہی ہے۔

کھانا دھانیت کی جانب منتقل ہو رہا ہے جس کا سبب خود کھانا نہ ہو تو لامحلہ اس کا باعث کوئی گرم سبب ہوگا، کھانا کھاناس کی جانب تبدیل ہو رہا ہو تو اس کا سبب سرد ہوگا۔ اس کے بعد یہ ظاہر نہ ہو سکے کہ فساد جرم معدہ کے اندر ہے یا خلط ردی ہے تو اس کا پتہ یوں چلے گا کہ نوعیت فساد کے برعکس مریض کو غذا دیں۔ چنانچہ دھانیت کی جانب منتقل ہونے کی صورت میں جو کی روٹی اور گوشت اور کھاناس کی جانب تبدیل ہونے کی صورت میں شہد دیں، پھر براد کا سانسہ کریں اور یہ دیکھیں کہ پہلی غذا کے بعد کوئی مراری خلط اور دوسری غذا کے بعد کوئی ہضمی خلط خارج ہو رہی ہے یا کوئی بھی خلط

خارج نہیں ہو رہی ہے۔ اگر سوہ مزاج حار معدہ ہو گا تو روئی اور گوشت خارج ہوں گے مگر ان میں تھوڑا ہی تغیر واقع ہوا ہو گا۔ اگر نہ کورہ خلط ہوگی تو یہ دونوں چیزیں بری طرح متغیر اور خارج ہونے والی خلط سے رنگین ہوں گی، اس کی صحت قے کے ذریعہ کر لیں۔ بشرطیکہ قے کرانا آسان ہو۔ تجویف معدہ کے اندر خلط اگر تیر رہی ہوتی ہو تو قے کرانا آسان ہوتا ہے لیکن طبقات معدہ کے سرایت کر چکی ہے تو متلی ہوگی قے نہیں ہوگی البتہ طبقات معدہ کے اندر داخل شدہ خلط گرم ہوگی تو متلی کے ساتھ پیاس بھی ہوگی اور سرد ہوگی تو متلی کے ساتھ شدید بھوک ہوگی۔ اسی کے ساتھ جگر، تلی کو بھی دیکھیں اور یہ بھی دیکھیں کہ بیمار کی غذا کیا رہی ہے اور اب کیا ہے۔ ہضم کی کیفیت کیا ہے، غذا کے خارج ہونے کا کیا حال ہے۔ بہتر یہی ہے کہ علاج کا کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہ ہو۔ بیماری فقط سوہ مزاج کی ہو تو علاج باضد کا طریقہ اختیار کریں۔ اگر اس سے فائدہ ہوتا ہے تو تشخیص درست ہے کھٹی ڈکار داسے کے لئے شراب کے ساتھ جوارش فلافل کا استعمال مفید ہے، دھانی ڈکار میں افستہین اور ایارنج مفید ہے۔ اگر پائٹانہ کے اندر کسی زخم کے چھلکے خارج ہوں اور معدہ کے اوپر درد ہو رہا ہو تو درد اگر جسم کے سامنے کے حصہ میں مرق میں ہو تو زخم معدہ میں ہو گا اور درد پیچھے کے حصہ میں ہو رہا ہو تو قرح مری میں ہو گا۔ اگر رانی ٹگنے پر درد ہونے لگے تو قرح فم معدہ میں ہو گا۔ قرح معدہ کے زیریں حصہ میں ہو تو درد سینے سے گزرنے وقت ہو گا۔ (جالینوس)

یہ غلط ہے کیونکہ قرح مری کے اندر ہو گا تو ٹگتے وقت نیچے کی جانب ہو چننے سے پہلے پہلے سوزش ہوگی اور اگر فم معدہ کے اندر ہو گا تو درد اس وقت ہو گا جب رانی سینے کے قریب ہو چننے کی اور اگر معدہ کے اندر ہو گا تو احساس قطعانہ ہو گا۔ یا ہو گا بھی تو بڑی دیر کے بعد ہو گا البتہ ٹگنے کے بعد گذرتے وقت نہیں ہو گا۔ (مؤلف)

فضلات دفع کرنے کے لئے معدہ کے دو راستے ہیں۔ البتہ ردی فضلات معدہ کا صحیح قے کے ذریعہ ہوتا ہے، کیونکہ یہ فضلات معدہ کے اندر تیرتے ہوتے ہیں اور اچھتے ہیں تو قے کے ذریعہ خارج ہو جاتے ہیں۔ (جالینوس)

اور ان گنت جالینوس نے کہا کہ معدہ کا حقیقہ قے اور امعاء کا حقیقہ اسہال کے ذریعہ ہوا کرتا ہے۔ (مؤلف)

قے کے اندر خون ٹگنے تو اس کا تعلق معدہ سے ہوتا ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جو تک ٹگنے کے بعد یہ صورت پیدا ہوتی ہے۔ البتہ اس میں ٹگنے والا خون پیپ لئے ہوئے ہوتا ہے، لہذا اسباب معلوم کریں، دریافت کریں کہ مریض نے کوئی ایسا پانی تو نہیں پیا ہے جس میں جو تک رہی ہو، اقرار

کرے تو قے کرائیں۔ قے کے ذریعہ جو تک خارج ہو جائے گی۔ (جالینوس)

غذا کی نالی کی تنگی اور خرابی:

اکثر خناق کی بیماریوں میں مری پر گردن کا دباؤ پڑتا ہے اور نگلنا ممکن نہیں ہوتا۔ ایسی حالت کے اندر مری میں کوئی درد نہیں ہوتا۔ لیکن اگر ورم ہو تو نگلنے میں رکاوٹ کے ساتھ ساتھ درد بھی ہوتا ہے اور سخت مشکل ہوتی ہے۔ لیٹ کر کوئی چیز نگلنا چاہیں تو اور زیادہ دشواری لاحق ہوتی ہے۔ بیمار کو کبھی یہ محسوس ہوتا ہے کہ مری کے اندر غذا میں کافی وقت میں تاخیر کے ساتھ نیچے اتر رہی ہیں اور قبل ازیں گذرتے ہوئے ان کے اندر کوئی زور نہیں رہا ہے یہ ضعف مری کی علامت ہے۔ کچھ مریض حسب معمول غذاؤں کو نیچے اترتے ہوئے محسوس کرتے ہیں مگر ایک جگہ پہنچ کر یہ غذا میں رک جاتی ہیں۔ جیسے یہاں تھوڑی دیر کے لئے چپک گئی ہوں، پھر کسی رکاوٹ کے بغیر حسب معمول گذر جاتی ہیں۔ یہ اس مقام پر ورم اور تنگی کی علامت ہے۔ ضعف مری کی اس سے بھی واضح علامت یہ ہے کہ ضعف صرف سوہ مزاج کی پیداوار ہو اور ساتھ میں ورم نہ ہو تو پوری مری سے گذرتے ہوئے غذا تاخیر کے ساتھ سرایت کرے گی اس کے ساتھ درد نہ ہو گا۔ لیٹنے پر اور زیادہ دشواری ہوگی۔ مگر گردن کو سیدھا کرنے پر دشواری میں کمی ہوگی اور سہولت کے ساتھ غذا اترے گی مریض کو تنگی کا احساس نہ ہو گا۔ مری کے اندر گردن کے مہروں کے اندر گھس جانے سے تنگی لاحق ہو تو اس حالت کے اندر نگلنے میں دشواری نہ ہوگی۔ ورم ہونے کی صورت میں شدید درد ہو گا۔ ضعف ورم کے ہمراہ یا ورم کی وجہ سے پیدا ہوا ہو تو مری کے بعض اجزاء کے اندر دیگر اجزاء کے مقابلہ میں زیادہ تنگی واقع ہوگی۔ ورم فلفلمونی یا حرد قسم کا ہو تو اس کے ساتھ درد، پیاس، حرارت اور بخار ہو گا۔ بخار زیادہ نہ ہو گا نہ ہی پیاس کے مطابق ہو گا۔ اگر یہ صورت حال بورا، غیر حارہ کی وجہ سے ہو تو غذاؤں کا نیچے اترنا نہ کو رہ بیان کے مطابق غیر مساوی ہو گا۔ البتہ اس کے ساتھ نہ بخار ہو گا نہ پیاس اسی کے لحاظ سے درد اور بخار بھی ہو گا اور جلدی پکے گا۔ جس مریض کو یہ اعراض لاحق ہوئے اسے میں نے دیکھا ہے کہ درد کم ہوتا ہے اور دیر تک باقی رہتا ہے۔ وقتاً فوقتاً اسے حمی یوم لاحق ہوتا رہا ہے۔ بعض اوقات کچکی بھی۔ چنانچہ میرا قیاس یہ رہا کہ مری کے اندر کوئی ایسا پھوڑا نکل آیا ہے جس کا پکنا دشوار ہو گیا ہے مریض کو محسوس ہوا کہ پھوڑ پھٹ گیا ہے اس وقت اس نے پیپ کی قے کی دوسرے اور تیسرے دن بھی پیپ کی قے کی اس کے بعد ایسی علامت ظاہر ہوئیں جن سے مری کے اندر قرح کا پتہ چلتا تھا۔ کیونکہ مریض کوئی ایسی چیز نگلتا جس میں ترشی، چر پرائن، نمکیات یا قبض ہوتا تو درد

ہونے لگتا تھا۔ چنانچہ تھوڑا ہی گھونٹ لیتا اور کوئی چیز نگل نہیں سکتا تھا۔ چہری اور ترش چیزوں سے تو بجمد سوزش پیدا ہوتی بیماری نے طول کھینچا اور بڑی صحت و مشقت کے بعد مریض مستعیاب ہو سکا۔ صحت میں مددگار اس کی عمر ثابت ہوئی کیونکہ اس بیماری کے تمام عمر دراز مریض فوت ہو گئے۔ جسے بھی یہ بیماری لاحق ہوئی اس نے اس مقام پر درد محسوس کیا جو پشت میں شانوں کے درمیان ہوتا ہے کیونکہ مری کا پھیلاؤ یہاں عظم العصب تک ہوتا ہے۔

قے الدم (خون کی قے):

مریض مری کی رگوں کے پھٹ جانے سے خون کی قے کرتا ہے۔ ابتہ کسی رگ کے پھٹنے سے مری سے قے الدم ہونے کی صورت میں درد ہوتا ہے جو اسی جگہ کا پتہ دیتا ہے جہاں کی رگ پھنی ہوتی ہے۔ اسی طرح مری کے اندر تکلہ کی وجہ سے قے الدم ہو تو بھی مذکورہ کیفیت ہوتی ہے۔ قے الدم کا تعلق اگر ان رگوں سے ہو جن کے منہ کھل جاتے ہیں تو اس میں درد نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کا کوئی خارجی سبب ہوتا ہے۔ یہ رگیں کبھی امتلائی کیفیت، کثرت طعام اور کثرت حماس کی وجہ سے کھل جاتی ہیں، جیسا کہ ہم نے الرمد کے بیان میں ذکر کیا ہے۔ آکلہ کی وجہ سے جو خون ہوتا ہے وہ قرحہ کی وجہ سے یا قرحہ کے بعد ہوتا ہے اور قرحہ کسی خارجی سبب سے پیدا ہوتا ہے۔ کبھی یہ کسی ایسی گرم غلطی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جس کا انصباب مری کا جانب ہونے لگتا ہے۔ (جالینوس)

بعض لوگوں کو فم معدہ کی وجہ سے متلی، تشنگ، خیند کی بیماری، مرگی، بالخول، اور آنکھوں کے سامنے تصویریں آنے لگتی ہیں۔ ابتہ یہ سب کے سب ایسے عوارض ہیں جو دیگر اعضاء کی شرکت سے لاحق ہوتے ہیں۔ فم معدہ سے جو امراض مخصوص ہیں ان میں بھوک، بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ وہ غذا فاسد ہو جاتی ہے جسے فم معدہ کے اندر تیرنا چاہئے۔ کیونکہ جو غذا فم معدہ تک پہنچتی ہے وہ ختم ہو جاتی ہے۔ فاسد ہو جاتی ہے اور ختم نہیں ہوتی۔

ایک شخص جو روزہ سے رہتا یا اسے غم لاحق ہو گیا غصہ ہوتا تو اسے مری کا دورہ پڑنے لگتا تھا میں نے قیاس کیا کہ اس کے معدہ کے اندر مریاضی غلط بن رہے ہیں، معدہ بھی بڑا ہی اکیس ہے۔ لہذا اسے شریک ہو جاتا ہے جس سے جسم کے اندر ریشہ پیدا ہوتا ہے اور تشنگی حرارت شروع ہو جاتی ہے۔ میں نے اسے حکم دیا کہ غذا کو اچھی طرح ہضم کرے، تین یا چار بجے عہدہ کی روٹی کھائے۔ کھانا اس وقت کھائے کہ پیاس اور حد تک ہو۔ پیاس ہو تو قابض ملی ہوئی شراب سے فم معدہ کو قوت بخشنے کی ہے اور سر و نقصان نہیں ہوتا۔ مریض نے ان ہدایت کے مطابق عمل کیا تو بیماری کچھ

بھی باقی نہ رہی۔ جب یہ بات ثابت ہو گئی تو ہر سال مریض کو میں ایارن جیفیرا کئی بار پلاتا تھا، تاکہ معدہ سے مذکورہ قسم کے فضلات کا حقیقہ ہو جائے اور اس کے مخصوص انفعال کو طاقت پہنچے، مریض تسکین پائی ہو گیا۔ بیس سال تک زندہ رہا، اس عرصہ میں اسے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ اسے کوئی ایسی مصروفیت لاحق ہوتی جو کھانے کی راہ میں رکاوٹ ثابت ہوئی تو اس پر نہایت خفیف سائخ طاری ہوتا۔ فم معدہ کی وجہ سے کچھ دوسرے مریضوں کو مرگی کے تشیخ میں جتنا دیکھا، یہ تشیخ انہیں اس وقت لاحق ہوتا جب وہ شدید تھمہ میں مبتلا ہوتے، خالص شراب پیتے اور کثرت سے نواقص جماع کرتے۔

کچھ اور لوگ ایسے نظر آئے جنہیں تشیخ کی پیشگی علامات کے بغیر تشیخ ہو گیا۔ کرائی اور زندگاری قئے ہو گئی تو فوری آرام ہو گیا۔

کچھ اور مریض ایسے دیکھنے میں آئے جن پر کھانا زیادہ کھالینے کے بعد مسلسل نیند طاری ہو گئی، قئے ہو جانے کے بعد نیند کا سلسلہ نوتا۔ یہ تمام باتیں فم معدہ کی وجہ سے اور بہ کثرت اعصاب سے دماغی مشرکت کے باعث لاحق ہوئیں۔ تیز قسم کی متلی تو اس سے ہمیشہ لاحق ہو جاتی ہے کچھ اور مریضوں کے معدوں کے اندر ردی اخلاط کی ہو گئے تو انہوں نے پریشان خواب دیکھے۔ اس کی وجہ سے کبھی وہ ذہنی فساد کے شکار بھی ہو گئے۔ مریض مریضوں کو تھمہ ہو جاتا ہے تو ان پر فساد ذہنی کی اور زیادہ شدید کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ بھوک بھی جاتی رہتی ہے۔ خراب اور ردی اشیاء کے وجہ سے فساد اس عضو کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے کیونکہ مضوی اعضا کا ذریعہ ہوتا ہے۔ یہی حال قئے، ابکائی اور ہچکائی کا بھی ہے۔ اور ام اور پھر زوں کی بات، مری کے اندر پیدا ہونے والی کیفیت کی طرح پھپنی جاسکتی ہے۔ بلکہ زیر بحث عضو جو تک زیادہ حساس ہوتا ہے اس لئے پھوڑوں اور ام کا معاملہ یہاں اور زیادہ واضح ہوتا ہے۔ اس لئے بھی ایسا ہوتا ہے بعض اوقات فم معدہ پر احساس طاری ہوا کرتا ہے۔ فم معدہ سے ہونے والے زف الدم کا بھی یہی معاملہ ہے۔

معدہ کا زیریں حصہ وہ مقام ہے کہ فاسد ہو جائے تو پورا عضو فاسد ہو جاتا ہے، اس جگہ کے اور ام اور امراض کو اسی طرح سمجھا جاسکتا ہے جس طرح ہم نے اوپر بیان کیا ہے نفث الدم کا جہاں تک تعلق ہے یہ اثر جگر اور کلی سے معدہ کی جانب ہوتا ہے، اسی طرح پیپ بھی۔ (جالینوس)

دونوں کیفیتوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ جو نفث الدم معدہ کی وجہ سے ہوتا ہے اس میں درد ہوتا ہے، مگر جو جگر اور کلی کی وجہ سے ہوتا ہے اس میں درد نہیں ہوتا۔ (سولف)

امتلاء کی وجہ سے صحت کے باوجود قئے الدم بہ کثرت عارض ہو جاتی ہے کیونکہ کوئی عضو

کٹ جاتا ہے، چنانچہ فضلات غذا کا استفراغ ہونے لگتا ہے۔ مشقت سے آرام و راحت کی جانب آنے اور زیادتی غذا کی وجہ سے بھی یہ حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کا ذکر واقعہ انلو قن کے بعد الاعضاء الالہ کے پانچویں باب میں آچکا ہے۔ کثرت کی وجہ سے جس خون کو طبیعت دفع کرتی ہے وہ عمدہ اور تندرست خون ہوتا ہے۔ اس میں درد نہیں ہوتا۔ قرحہ وغیرہ سے جو خون آتا ہے اس میں درد ہوتا ہے۔ (جالینوس)

سب سے پہلے خون پر غور کر لیں، آیا جگر اور کلی بیمار ہیں یا نہیں پھر اعضاء کی حالت کے بارے میں ایک ایک چیز کی تفتیش کریں سابقہ تدبیر بھی معلوم کریں ظاہری جب کو بھی دریافت کریں، تاکہ اصل حقیقت معلوم ہو سکے۔ کیونکہ کلی اکثر سیاہ خون دفع کرتی ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اس سے جسم کا صفیہ ہوتا ہے۔ یہی حال جگر سے خون آنے کا بھی ہوتا ہے۔ مگر درد اور ظاہری سبب کی موجودگی میں ایسا ہو تو مقام درد اور دیگر ساری علامات کے ذریعہ حالت صحت کے بالمقابل کیفیت معلوم ہو جائے گی۔ (مؤلف)

معدہ کے اندر غذا سوہ مزاج معدہ، جو ہر غذا کی خرابی یا معدہ کی خراب اور ردی خلط کی وجہ سے فاسد ہوتی ہے۔ معدہ کے اندر ردی خلط تیرتی ہوتی ہے یا جرم معدہ کے اندر سرایت کئے ہوئے ہوتی ہے۔ تیرتی ہوتی ہے تو قے اور اسہال کے ذریعہ، کھائی ہوئی غذا کے ہمراہ خارج ہو جاتی ہے سرایت شدہ ہوتی ہے تو آبکیاں آتی ہیں قے نہیں ہوتی۔ مشکل سے فاسد ہونے والی سرد غذاؤں سے فائدہ ہوتا ہے۔ سوہ مزاج خلط کے ہمراہ ہوتا ہے یا خلط کے بغیر ہوتا ہے خلط کے ہمراہ ہو تو خلط تیرتی ہوتی ہے یا اندر دھنسی ہوئی ہوتی ہے علامت ہم بیان کر چکے ہیں، سوہ مزاج بارد کھنی ڈکار سے پیدا ہوتا ہے ایسی صورت میں پیاس کم ہوتی ہے گرم غذاؤں سے فائدہ ہوتا ہے۔ سوہ مزاج حار خلط کے ہمراہ ہوتا ہے، یا خلط کے بغیر ہوتا ہے۔ خلط حار معدہ کے اندر پیدا ہوتی ہے یا سر سے اتر کر معدہ میں آتی ہے۔ یہ باقم ہوتا ہے۔ یا طحل سے آتی ہے۔

قرحہ کی علامات کھانسی کے ذریعہ ظاہر ہوں تو درد اگر آگے سے ہوتا ہو تو قرحہ معدہ میں، اوپر ہوتا ہے تو قم معدہ میں، نیچے ہوتا ہو تو قعر معدہ میں اور پیچھے ہوتا ہو تو مری میں ہوگا۔ مقام درد سے درد کی جگہ معلوم کریں۔

برودت معدہ کی علامت:

معدہ کے اندر کھانا متغیر نہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ معدہ بحد سرد ہو چکا ہے۔ تغیر اگر ہلکا

ہو تو یہ جگہ پن کے مطابق معدہ کے اندر زیادہ برودت ہونے کا ثبوت ہے

خون مری سے آرہا ہو تو درد شانے کے پیچھے سے، اور معدہ سے آرہا ہو تو درد آگے سے ہوگا۔ البتہ معدہ سے آرہا ہو تو درد زیادہ شدید اور لوہر کی طرف ہوگا، برعکس ازیں برعکس صورت ہوگی۔ جب معدہ کھانے کو اچھی طرح مستحکم طور پر اپنے اندر لئے ہوئے ہو تو نہ قراقر ہو گاندہ لعل مگر جس قدر اس کیفیت کے اندر کمی ہوتی ہے اسی قدر قراقر اور لعل پیدا ہوتا ہے غذا تیزی سے اترتی ہے تو اس پر معدہ کی گرفت کا وقت کم ہوتا ہے۔ غذا پر معدہ کی گرفت کمزور ہوتی ہے تو اس کے نتیجہ میں خرابی ہضم لاحق ہوتی ہے۔ غذا تیزی سے خارج ہو جاتی ہے تو اس کے نتیجہ میں فضلہ مرطوب ہوتا ہے اور جسم کے اندر سرایت کم ہوتی ہے۔ (جالیئوس)

چنانچہ اس سے خلاص (۱) کی بیماری لاحق ہوتی ہے۔ (مؤلف)

مناسب یہ ہے کہ ہر ہر قوت کے باب میں ہم بتادیں کہ اس کے اندر کون سی کیفیت پیدا ہوتی ہے مثلاً یہ کہ قوت ماسک ضروری طور پر اپنا کام کرتی ہے تو غذا پر معدہ کی گرفت کیت اور کیفیت کے اندر متوازن ہوتی ہے کیفیت سے مراد معدہ کی گرفت کا عمدہ اور کمزور ہونا اور کیت سے مراد گرفت کے وقفہ کا طویل اور مختصر ہونا ہے۔ وقفہ گرفت کے طویل ہونے سے فضلہ خشک ہوتا ہے اور جسم کو غذا سے بے چینی ہے۔ گرفت کے عمدہ اور طاقتور ہونے سے لعل نہیں ہوتا ہے۔ ان حالات کے برعکس، برعکس اعراض لاحق ہوتے ہیں۔ یہ قوت مفقود، کمزور، یا اس کا فعل خراب ہو جاتا ہے مثلاً اشتہا کا غائب ہو جانا، ضعف اشتہا یا کونک و غیرہ کھانے کی خواہش کا پیدا ہونا۔ (مؤلف)

غذا لینے کے بعد قراقر پیدا ہونا، اختلاط، بھگی، مگر معدہ کے اندر غیر معمولی کرب پیدا ہو معدہ کے اوپر کھانا بوجھ محسوس ہو اور یہ خواہش ہو کہ یہ بوجھ جلد اتر جائے ڈکاریں آئیں، اسی کے ساتھ بعض اوقات خراب قسم کی تنگی تنفس لاحق ہو جس کی وجہ سے منہ کھولنا دشوار ہو تو یاد رکھیں کہ غذا پر معدہ کی گرفت ہو چکی ہے۔ البتہ ایک ارتعاشی پہلو لئے ہوئے ہے۔ جو پورے جس میں لچکی کے مشابہ ہے۔ العلل والاعراض کے تیسرے اور چوتھے مقالہ کا مطالعہ کریں۔

طبعی اس وقت ہوتی ہے جب غذا سرایت کر جاتی ہے اور معدہ سے رکیں اسے چوس لیتی ہیں اور معدہ کے اندر کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ چنانچہ جرم معدہ کے اندر جذب کی کیفیت شروع ہو جاتی ہے۔ اسی کو بھوک کا احساس کہتے ہیں۔ (جالیئوس)

چنانچہ عدم اشتہا اس لئے ہوتا ہے کہ معدہ کی حس اصلاً مفقود ہو چکی ہوتی ہے یا اس لئے کہ

چوسنے کا عمل نہیں ہوتا ہے یا اس لئے کہ جسم سے استفراغ نہیں ہو رہا ہے۔ یہ تمام باتیں کمزور ہوتی ہیں تو طبعی اشتہا ہوتا ہے۔ (مؤلف)

ترش خلط معدہ کے اندر بھوک جیسی سوزش پیدا کرتی ہے تلخ اور شور خلط سے پیاس لاحق ہوتی ہے کیونکہ یہ دونوں خلطیں معدہ کو خشک اور ترش خلط معدہ کو سرد کرتی ہے۔ معدہ کے اندر برودت پیدا ہونے سے اشتہا کو اچھی مدد ملتی ہے کیونکہ ایسی حالت کے اندر جرم معدہ سکڑتا ہے جس سے جذب کے لئے قوت پیدا ہوتی ہے۔ حرارت کے ذریعہ زوال اشتہا سب سے آسان ہوتا ہے کیونکہ اس سے خست جسم ذہیلے اور تحلیل ہو جاتے ہیں۔ ان کے مرنے کی کیفیت کمزور ہو جاتی ہے۔ رطوبات تحلیل ہو کر معدہ کے اندر پھیل جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ معدہ کے اندر بچہ ترش خلط ہوتی ہے تو حد سے زیادہ بھوک معلوم ہوتی ہے جیسا کہ جوع الکب کی حالت میں ہوتا ہے۔ حد سے زیادہ بھوک اس وقت بھی لگتی ہے جب جسم کے اندر حد سے زیادہ تحلیل واقع ہوتی ہے، جیسا کہ جوع البقر کی حالت میں ہوتا ہے۔

غذا کی مقدار کم اور معدہ گرم ہوتا ہے تو باضمہ فاسد ہو جاتا ہے کیونکہ ایسی حالت میں غذا دھانی ہو جاتی ہے۔ غذائی مقدار زیادہ اور معدہ سرد ہوتا ہے تو ترشی پیدا ہو جاتی ہے ایسی حالت غذا کی کیفیت سے ہوتی ہے جیسا کہ گرم معدہ کے اندر فصد وغیرہ کا اور سرد معدہ کے اندر دودھ وغیرہ جیسی سرد غذاؤں کا حال ہوتا ہے۔ یا یہ حالت خیند کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اگر خیند پوری نہ ہو اور غذا مشکل سے اور دیر سے ہضم ہونے والی ہو تو ہضم نہیں ہوتی۔ اس کے برعکس اگر غذائیں زور ہضم ہوں اور خیند بھی زیادہ ہو تو غذا کا استحالة صفرا کی طرف ہوتا ہے۔ قوت باضمہ کے لحاظ سے دیکھیے تو اگر قوت باضمہ کمزور اور غذائیں طاقتور ہوتی ہیں تو یہ ترشی کی جانب اور اگر قوت باضمہ طاقتور اور غذائیں کمزور ہوتی ہیں تو یہ دھانیت کی جانب منتقل ہو کر فاسد ہو جاتی ہیں۔ وقت کے اعتبار سے دیکھیے تو پہلی غذا ہضم ہونے سے پہلے اگر غذائی جائے تو ترشی کی جانب منتقل ہو کر فاسد ہو جاتی ہے۔ برعکس اگر برعکس حالت ہوتی ہے۔ ترتیب کے لحاظ سے اگر مشکل سے فاسد ہونے والی غذا مثلاً یہی پہلے لے لی جاتی ہے اور پھر ایسی غذا لے لی جاتی جو تیزی سے پختہ ہونے والی، اور پھسل کر نیچے اتر جانے والی ہو تو پکنے سے پہلے اس کا جوہر فاسد ہو جاتا ہے۔

برودت:

مکمل برودت سے اپنی حالت کے اندر مہا خشک رہتا ہے قطعاً تبدیل نہیں ہوتا۔ برودت حد سے زیادہ نہیں ہوتی تو غذا کسی حد تک پکتی ہے آتش قسم کی ہوتی ہے تو کھانے کو دھواں کر دیتی ہے۔

معتدل ہوتی ہے تو کھانے کو ہضم کرتی ہے۔ رطوبت اور یوست میں ہاضمہ کا باطل ہو جانا ممکن نہیں ہے کیونکہ سوء مزاج رطب سے پہلے استقاء اور سوء مزاج یابس سے پہلے ذبول (لاغری) ہوتا ہے۔ البتہ ان دونوں کیفیتوں کی وجہ سے ضعف ہضم لاحق ہوتا ہے، ہاضمہ بالکلیہ زائل نہیں ہوتا۔
نفع:

اگر کھانا ریاح پیدا کرنے والا ہو اور اوسط درجہ گرم ہو اور کھانا کھانے کے بعد پانی پینے سے پیٹ میں قراقر اور پانی بہتا ہو احساس ہو تو معدہ میں نفخ ہو جاتا ہے۔
ثقل اور ریاح کی موجودگی میں آنٹوں کے اندر ایلاؤس جیسی دفع کرنے کی بالضد قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ پانچھنہ معدہ کی جانب واپس ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس سے کرب اور اشتعا کے اندر خلل پیدا ہو جاتا ہے۔ ریاح رک کر معدہ کی جانب آتی ہے تو سر کی جانب اخراجات بھی جاتی ہے۔
قئے الدم کے لئے ”باب نفث الدم من الصدر“ کا مطالعہ کریں۔ اس کی تمام ادویات قابض، مغری اور مخدر ہوا کرتی ہیں۔ مثلاً:

قاق، قحط گلاب، گلر، گل محتوم، صمغ عربی، حنظل، افیون، عصارہ گاؤزباں اور عصارہ عصبی الاراعی میں گوندہ کرپانی اور سرکہ کے ہمراہ نوش کریں۔ قئے کے اندر کثرت ہو تو آب گاؤزباں کے ہمراہ استعمال کریں۔ (جالینوس)

دورم معدہ:

دورم معدہ اور دورم جگر دونوں علاج کے محتاج ہوتے ہیں اور دونوں کا علاج قابض ادویات سے کیا جاتا ہے کیونکہ مریخی ادویات کے ذریعہ جن کے اندر کچھ بھی قابض دوائیں نہ ہوں علاج کرنا خطرناک ہے۔ جالینوس کے نزدیک جو قیر و طی مستعمل ہے وہ ۶۳ گرام موسم اور ۳۳ گرام عمدہ روغن نارین پر انڈیل کر اسپر صبرے گرام اور مصطکی ۱۰ گرام شامل کی جائے گی۔ بشرطیکہ معدہ کے اندر شدید ضعف موجود ہو حتیٰ کہ کھانے کو روک نہ پاتا ہو۔ ورنہ ساڑھے ۴ گرام صبر و مصطکی اور ساڑھے ۴ گرام عصارہ حصرم شامل کریں گے۔ اسے دورم معدہ پر رکھیں اگر دورم ایک مدت تک رہے تو اسکا علاج اکلیل الملک کے لیپ سے کریں معدہ اور جگر سے زیادہ تر موتیں دورم کی وجہ سے واقع ہوا کرتی ہیں۔ (جالینوس)

معدہ کی بیماریاں زیادہ تر تخمہ کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ لہذا اس سے اعتساب کریں۔ پانی کی وجہ سے تخمہ آرہا ہے تو پانی تبدیل کر دیں۔ اور ہوا کی وجہ سے ہو تو اس کی اصلاح کر دیں۔ کھانے کی

مقدار کی وجہ سے ہو تو اسے کم کر دیں۔ یہ غذا کی کیفیت کی خرابی ہو یا ایسا کھانا کھایا جائے جس کی عادت نہ ہو تو اس کا لحاظ کریں ان تمام باتوں کا لحاظ کرنے کے باوجود ضروری طور پر کھانا ہضم نہ ہو رہا ہو تو بیماری کا تعلق ضعف معدہ سے سمجھا جائے گا۔ الغرض تھکے کے تمام اسباب سے بچیں۔ سبب ضعف معدہ ہو تو ضہد کے ذریعہ اسے قوت پہنچائیں۔ ترش ڈکار میں مریض کو قبل از طعام خشک دھنیا ساڑھے ۳ گرام دیں، شام کے کھانے سے پہلے بھی دیں۔ اس کے بعد خالص شراب دیں۔ کسی وقت انسان کھانا ہضم نہ کر سکے تو ایسی کیفیت اگر کم ہو تو دیر تک سونے کا حکم دیں۔ یہ ممکن نہ ہو تو ریاضت، چیخ و پکار، حمام اور گرمی سے پرہیز کرائیں۔ اتفاقہ محسوس ہو تو مریض حمام میں داخل ہو اور منگھرم پانی پیئے اسے بار بار قے کرائیں حتیٰ کہ تمام فاسد غذا خارج ہو جائے۔ اس کے بعد سر پر روغن لگائیں، گرم بخنی کے ذریعہ شکم اور پہلو کی تکمید کریں، روغن زیتون سے ہاتھوں اور پیروں کی مالش کریں، اس کے بعد گرم اور ڈالیں، پانی مریض کو دیر تک سونے کی تاکید کریں۔ اس دن مریض کچھ بھی نہ کھائے۔ اور کوئی پریشانی نہ ہو اور قوت بھی ہو تو دوسرے دن حمام میں داخل کریں ورنہ اسی دن غذا دیں اور قوت واپس لائیں پھر دوسرے دن حمام میں داخل کریں۔ تین تک غذا اور مشروبات کم دیں حتیٰ کہ مریض طبعی حالت پر آجائے۔ کچھ گھونگھانگنے سے معدہ کے تمام دردوں میں سکون ہو جاتا ہے۔ معدہ کے مریضوں کے لئے سب سے مفید روٹی وہ ہوتی ہے جس کے اندر تھوڑا خمیر ہو۔ اس بارے میں غور کرنا چاہئے۔ (مؤلف)

سوء مزاج خشک:

سوء مزاج معدہ کی زیادہ تر بیماریاں چونکہ سوء مزاج رطب کی ہوتی ہیں اس لئے زیادہ تر خشک بیماریاں لاحق نہیں ہوتیں۔ خشک کرنے والی ادویات میں چونکہ قابض دوائیں جرم معدہ کو مضبوط اور محکم دوائیں جرم معدہ کو ڈھیدا کرتی ہیں اس لئے زیادہ تر قابض ادویات کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ البتہ سوء مزاج رطب برودت کے ہمراہ ہو تو قابض ادویات مضر ہوں گی۔ اس لئے تجربہ سے قابض اور مسخن دواؤں کے مرکبات مفید ثابت ہوئے ہیں۔

لیارنج فیئر اس وقت مفید ثابت ہوتی ہے جب خراب رطوبتوں سے معدہ کے طبقات تر ہو چکے ہوں۔ اس بیماری کے اندر متکی ہوتی ہے اور سانس لوٹنے لگتا ہے جن مریضوں کے معدوں کے اندر مراری قسم کی بیماریاں ہوتی ہیں اس کے لئے صبر سب سے زیادہ مفید ہوتی ہے۔ معدہ اور شکم کے اندر اخلاط روئیے سے جو بیماریاں لاحق ہوتی ہیں ان میں صبر سے بنی ہوئی دوائیں مفید ہوتی

ہیں۔ قابض غذائیں اور دوائیں سب کی سب بھجھ مضر ہوتی ہیں۔ نہ کورہ رطوبتوں کی کیفیت سے نہیں ان کی کیفیت سے معدہ کو تکلیف ہو رہی ہو حتیٰ کہ تر حمل (ڈھیلا پن) جیسی کیفیت رونما ہو جائے تو ایسی حالت کے اندر قابض دوائیں اس عضو کے لئے سب سے زیادہ مفید ہوتی ہیں کیونکہ ایسی صورت میں بیمار عضو ان ڈھیلے جوڑوں طرح ڈھیلا ہو جاتا ہے جن کی اصلاح اور حالت صحت کی جانب اعادہ قابض دواؤں کے ذریعہ ہوتا ہے۔ سانس التناہکی معدہ کے خراب مزاج کی بدولت واقع ہوتا ہے، معدہ کی خرابی مزاج کبھی خلط کے ہرلوہ ہوتی ہے یا خلط کے تغیر کے ساتھ ہوتی ہے۔ نیز رطوبت سے گودہ عمدہ کیفیت کی حامل ہو فم معدہ کے تر ہو جانے سے بھی یہ خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ایسی حالت میں معدہ کے اندر استر خاہ پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسی دواؤں کی ضرورت ہے جو خشکی پیدا کرتی ہیں۔ البتہ یہ رطوبت اگر عضو کی گہرائی میں پہنچ جاتی ہے تو سرکہ اور مصالحہ جات جیسی لطیف دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر یہ رطوبت غلیظ اور نیچے بیٹھنے والی نہ ہو تو قابض مصالحہ فائدہ کرتے ہیں۔ فم معدہ کی بیماریوں میں متکی داخل ہے۔ اس کا علاج باب الحمیضہ میں مذکور ہے۔ کھانے کے وقت معدہ میں متکی پیدا ہو حتیٰ کہ کھانا باہر خارج ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ معدہ بھجھ کمزور ہو چکا ہے۔ سب سے زیادہ ضعف معدہ کی بائی حصہ میں ہوتا ہے پہلو بدلنے پر اور معدہ کے اوپر دباؤ کی وجہ سے کھانا نیچے اتر کر براز کے ذریعہ خارج ہو جائے تو معدہ کا زیریں حصہ سب سے زیادہ کمزور ہوگا۔

(ارنجیانس)

مختصر یہ کہ جس معدہ کو غذا سے شدید کرب اور لاپتہ لاحق ہوتی ہے وہ بھجھ کمزور ہوتا ہے۔ لذیت کو دفعہ قبول کرنے کے لئے وہ مجبور ہوتا ہے کیونکہ تحمل نہیں ہو پاتا۔ غذا کو جس گوشہ میں وہ دفع کرتا ہے وہ گوشہ دونوں گوشوں کے ضعف کی وجہ سے ہوتا ہے (مؤلف)
جوارش سفرجل کا نسخہ :

معدہ کی تمام بیماریاں جن میں شدید حرارت یا سخت پوست ہوتی ہے وہ حسب ذیل دوا سے جاتی رہتی ہیں۔

عمادہ سفرجل ۸۰۰ گرام، عمدہ سرکہ ۳۰۰ گرام، شہد ۳۰۰ گرام، جوش دیں حتیٰ کہ شہد کا توام آجائے۔ اس پر ۳۴ گرام قفل اور ۶۸ گرام زنجبیل چھڑک لیں۔

جرم سفرجل سے تیار کی جانے والی دوا کا نسخہ :

جرم سفرجل ۱۲۰۰ گرام، شہد ۱۲۰۰ گرام، قفل ۱۰۲ گرام، زنجبیل ۱۰۲ گرام، جھم کر فم کو

۳۳ گرام، سب کو سبجا کر لیں۔ (جالینوس)

معدہ کے ضادات:

معدہ اور جگر کے ضادوں میں وہ دوائیں شامل کی جاتی ہیں جن کے اندر قبضیت ہوتی ہے۔ خواہ اور مہی کا علاج مقصود کیوں نہ ہو خصوصیت کے ساتھ معدہ کے ضادوں میں قابض اور ضعف معدہ کے لئے موزوں ادویات کو زیادہ شامل کرنا چاہیے۔ انقلاب معدہ کے لئے قابض خوشبو جات مثلاً مصطلی، سک، گلنار، گلبرخ، اور اورام کے لئے اشق، مقل، روغن حنا، اور مر موزوں ہیں۔ ان کے ساتھ زعفران، ناخونہ، بلسان، میوہ اور قابض دوائیں اور خوشبوؤں کا اضافہ کریں۔

اس کے لئے چاہیں تو الیامر کا آٹھواں سقلہ مطالعہ کر لیں۔ ضاد ناخونہ یحہ مفید ہے۔ یہ

یہاں پر گرمی پہنچتا۔ (جالینوس)

حفظان صحت:

معدہ کے اندر غذا یحہ فاسد ہو جائے تو قے یا اسہال کے ذریعہ اسے خارج کر دیں۔ جوامع حفظان صحت کے اس مقام کا مطالعہ کر لیں جہاں سر کی صحت، اور سر سے معدہ کی جانب اترنے والے نزلوں کے بارے میں گفتگو کی گئی ہے۔ (جالینوس)

شکم کی ریاح غلیظہ سوء ہضم کا سبب ہوتی ہیں۔ (جالینوس)

کیونکہ یہ ریاح معدہ کو واجبی طور پر غذا کو گرفت میں لینے سے روکتی ہیں۔ (مؤلف)

ضعف ہضم کا سبب تو یا کو خارجی ہوتا ہے مثلاً غذا کی تریب اور اس کی کیفیت و کمیت میں تریب اور غید کی کیفیت یا رات کی کمی و زیادتی یا ان نزلات کے سبب جو سر سے معدہ کی جانب آتے ہیں یا ریاح کے سبب یا کھانے کے بعد پانی پینے سے یا معدہ کی قوت ماسک اور قوت مخیرہ کی کمزوری وغیرہ سے۔ یہ سب باتیں ایک ساتھ جمع بھی ہو جاتی ہیں اور ان کے علامات اور علاج ہیں (مؤلف)

کھانے کے بعد قے:

معدہ کی جانب زرد یا سیاہ مرارہ کا انصباب ہو اور اس میں غذا فاسد ہو جائے۔ شک بھی گرم ہو اور تدبیر بھی عمدہ، تو مریض کو قبل از طعام قے کرائیں تاکہ یہ مرارہ خارج ہو جائے۔ کھانے پینے سے شکم پر کر لینے کے بعد وہ اس کیفیت کا عادی ہو تو اس کی حادث اس طرح ختم کر دیں کہ کھانا پیانا کم کر دیں کیونکہ اس کا معدہ کمزور ہو چکا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ انصباب مواد کا عادی ہو گیا ہے۔ جس مریض کے معدہ میں لیسار ہضم جمع ہو جائے اس کو مولی اور سلیجین کے ذریعہ متعین ادویات میں مسلسل قے کرانا مفید ہے۔ معدہ پر مقوی ضاد رکھیں۔ تاکہ قے کے بعد ضعف پیدا نہ ہو۔ کثرت سے

ڈکاریں آنے سے ہضم رک جاتا ہے کیونکہ ڈکاریوں سے کھانا فم معدہ کی جانب آ جاتا ہے، ڈکاریں زیادہ آئیں تو صحیح راستہ یہ ہے کہ تسکین دی جائے۔

درد معدہ کے مریض کا رنگ جگر کی بیماری کے مریض کے رنگ کی طرح طہیب حاذق سے غنی نہیں رہتا۔

فم معدہ کے اندر ضعف اور استرخاء ہو تو لی ہوئی غذا معدہ کے اندر عرصہ تک تیرتی رہتی ہے اور ہضم فاسد ہو جاتا ہے بعض موافق غذاؤں کے ذریعہ فم معدہ کو طاقت پہنچی جاتی ہے تو اس وقت غذا فم معدہ کی جانب آ جاتی ہے اور یہاں رک کر نفع پاتی ہے، پھر براز کے ذریعہ خارج ہو جاتی ہے، مگر جو غذا تیرتی رہتی ہے وہ نہ ہضم ہوتی ہے نہ پختہ ہوتی ہے اور نہ ہی براز کے ذریعہ خارج ہوتی ہے۔ فم معدہ کا فعل زیادہ تر اشہا پیدا کرنے کا ہوتا ہے کیونکہ ہضم اور قابض غذاؤں سے فم معدہ کو طاقت ملتی ہے۔ (جالینوس)

دوران غفلت میں جالینوس نے یہ کہا ہے کہ ستر ستوں کے فم معدہ کو قابض چیزوں کے ذریعہ تقویت پہنچانی چاہئے، بخار کے مریضوں کے حق میں ایسا کرنا درست نہیں ہے کیونکہ اس سے فم معدہ ناقابل برداشت حد تک خشک ہو جاتا ہے۔ بلکہ قابض چیزوں کے ذریعہ علاج کیا بھی جائے تو انہیں کم استعمال کیا جائے (مؤلف)

تمام مسہل دوائیں اور تاگوار چیزیں فم معدہ میں خرابی پیدا کرتی ہیں اور تمام خوشبودار، لذیذ اور غذائیت سے بھرپور چیزیں عمدہ ہوتی ہیں۔ جس دلوں کے معدوں پر مرارہ کا انصباب ہوتا ہے اس کے فم معدہ پر سوزش پیدا ہوتی ہے چنانچہ غذا فاسد ہو جاتی ہے۔ اور تکلیف ہوتی ہے۔ یہ لوگ دوا دو سے زیادہ بار پاٹنے کے لئے جاتے ہیں جن لوگوں کے امعاء پر مرارہ کا انصباب ہوتا ہے وہ کئی بار پاخانہ کے لئے جاتے ہیں کیونکہ مرارہ سے نیچے اترنے کے لئے فضلہ کو تحریک ہوتی ہے۔

معدہ طبعی طور پر بڑا ہوا اور غذا سے پہ ہو جائے تو اشہاء کے ساتھ چپک کر اسے تمام لیتا ہے۔ خالی ہونے کی صورت میں سکڑتا ہے اور اشہاء کو مضطرب ہونے کے لئے مجبور دیتا ہے۔ چنانچہ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے اشہاء معلق ہو گئے ہوں جن لوگوں کے معدہ میں فساد اور سوزش پیدا ہوتی ہے وہ طبعی طور پر مراری نہیں ہوا کرتے جو خالی صفراء جگر سے اشہاء شری پر گراتی ہے وہ اگر صفراء کو معدہ پر کرنے لگے تو صفراء ہمیشہ فم معدہ کے اندر تیرتا رہے گا۔ دیگر حضرات میں صفراء ہمیشہ براز کے ذریعہ نیچے چلا جائیگا بھی وجہ ہے کہ یہ لوگ زیادہ تر پاخانہ کے لئے جاتے ہیں کیونکہ براز سے امعاء کو تحریک ہوتی رہتی ہے باقی جن کا صفراء معدہ پر گر جاتا ہے ان کو اس روز پاخانہ ہوتا ہی نہیں۔ (جالینوس)

معدہ کے اندر درد ہو تو حسن تمدن سے کام لیں کیونکہ یہ کیفیت درم معدہ کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔

اگر معدہ کے پرانے درد کے ساتھ پیپ پڑ جائے تو یہ ردی کیفیت ہوتی ہے شدید درد کی وجہ سے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جائیں تو بھی یہ ردی حالت ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ متصل مقامات پر کسی بڑے گرم درم یا شدید درد کی علامت ہے۔

اگر آلات ہضم کے اندر سودا ہوتا ہے تو ہاضمہ کمزور ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے تھمہ لاحق ہو جاتا ہے۔ صفراء اس کے برعکس حالت پیدا کرتا ہے۔ البتہ صفراء کی وجہ سے ننگے وقت جلن کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ (بقراط)

بقراط نے کہا ہے کہ ہضم سودا سے کم اور صفراء سے زیادہ ہوتا ہے بقدر ضرورت صفراء کا ہونا بھی ضروری ہے لیکن صحیح طور پر بقدر ضرورت ہضم خون کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (مؤلف)

کبھی معدہ کی جانب سخت بھوک کے وقت معدہ کو غذا ہونچانے کے لئے جگر سے صاف سرخ خون کا انصباب ہونے لگتا ہے۔ (جالینوس)

درد معدہ کے ہمراہ بائیں پیچ پر سبب جیسی کوئی چیز ابھر آئے تو ستائیسویں دن موت کا اندیشہ رہتا ہے۔ اس نوعیت کے درد کا مریض مینگی چیزوں کی خواہش رکھتا ہے۔ حجم کے مریض کا کھانا دیر میں ہضم ہو اور دونوں آنکھوں پر سیاہ دانے ابھر آئیں ایک دوسرے نسخہ کے مطابق سرخ دانے ابھر آئیں، ایک اور نسخہ کے مطابق چنے کے مانند سبز دانے ابھر آئیں۔ مگر یہ متورم نہ ہوں تو سترھویں دن موت واقع ہو جائے گی۔ اس درد کے شروع ہوتے ہیں مریض کا ذہن فاسد ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

جدوت ہضم کی علامت یہ ہے کہ خیند برابر آئے گی آدمی کے اندر ہوشیاری ہوگی، رنگ عمدہ ہوگا، چہرہ متورم نہ ہوگا۔ سر میں کوئی بوجھ محسوس نہ ہوگا۔ اجابت آسانی سے ہوگی۔ پائخانہ آئے گا نہیں۔ معدہ ہلکا ہوگا، شکم کا زیریں حصہ تھوڑا پھولا ہوا ہوگا۔ بالخصوص براز سے پہلے، حرکت آسانی سے ہوگی۔

عدم نفیج کی علامتیں:

تندرست ہوں کہ مریض سب میں تھمہ کا ہونا مگوار ہوتا ہے تھمہ کی وجہ سے چہرہ متورام، تنفس تنگ، سر بوہل، معدہ کے اندر درد، ہنگی، تسلسندی، حرکت کے اندر سستی، شکم اور آنتوں کے اندر لٹخ، چہرہ زرد، پسلیوں کے سرے پھولے ہوئے، کھٹی، آتش، چرپری، یا بدبودار ذکر، مٹکی اور

قے ہوتی ہے۔ کچھ مریضوں کے اندر شکم بری طرح رک جاتا ہے یا چلنے لگتا ہے کبھی یہ سارے ہی اعراض بیک وقت پیدا ہو جاتے ہیں کبھی ان اعراض کا زیادہ حصہ پیدا ہوتا ہے کبھی کم۔ تھنہ کی زیادتی اور رک کی کے مطابق ایسا ہوا کرتا ہے۔ (جالینوس)

معدہ کے اندر دبیدہ (پھوڑے) کی علامت یہ ہے کہ بخار، حرارت، پیاس، متلی، اور استھاب ہو گا۔ پھوڑا مستحکم ہو کر مزمن ہو جاتا ہے تو جسم لاغر آنکھیں دھنسی ہوئی طبیعت میں ہستی پیشاب میں کمی اور معدہ سخت ہو جاتا ہے۔ معدہ کو دبانے پر انگلی اندر نہ دھنسنے کی قے اور دست بکثرت ہوں گے۔ (جالینوس)

قرحہ معدہ کی علامات:

کھاتے وقت شدید درد اور خون کی قے ہو گی۔ نمکین، ترش چہ پری، زیادہ گرم اور سرد چیزوں سے تکلیف ہو گی۔ زیادہ کمزور معدہ کی علامت:

قلت اشھاء، متلی، نبض صغیر، کھاتے وقت سخت بوجھ اور تناؤ کا احساس، براز آسانی سے خارج نہ ہو گا۔ ذکاریں نہیں آئیں گی۔ قراقر پیدا نہ ہو گا، معدہ کی حالت خراب ہو جانے پر اس کے اندر غذا فاسد ہو جاتی ہے چنانچہ ہمیشہ ترشی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ کھٹی یا بدبودار ذکار، متلی سوزش اور دونوں شانوں کے درمیان درد ہوتا ہے، معدہ کے دردوں میں گردن کی شرکت ہمیشہ ہوتی ہے۔ مریض کھانا طلب کرتا ہے مگر اس کے سامنے رکھ دیا جاتا ہے تو کچھ نہیں لیتا ہے لیتا بھی ہے تو تھوڑا لیتا ہے۔ ادنی سبب سے بیماری کے اندر ہیجان پیدا ہو جاتا ہے اور وہ تیزی سے اعصاب کی جانب بڑھتی ہے۔ یہ حالت مسلسل رہتی ہے تو مریض مراقبہ نام کے مانچو لیا کی جانب منتقل ہو جاتا ہے۔

معدہ کے لئے زیادہ فائدہ ان غذاؤں سے ہوتا ہے جن کے اندر قبضیت اور حدت سے خالی مراریت ہوتی ہے مثلاً درخت علیق کی شاخیں، اور فنجکشت، (سنبھلو) قابض غذا میں زیادہ تر معدہ کے لئے مفید ہوتی ہیں۔ (جالینوس)

معدہ پھوڑوں، اور ام اور قرحوں سے پاک و صاف ہو مگر ہضم خراب ہو تو یہ حالت سوء مزاج کی وجہ سے ہوتی ہے۔ معدہ کا سوء مزاج مادی اور غیر مادی ہوتی ہے۔ اکثر حضرات کو سوء مزاج بارد اور سوء مزاج رطب لاحق ہوتا ہے۔

اس کے بعد سوء مزاج حار رطب ہوتا ہے سوء مزاج یا بس بہت آلم عارض ہوتا ہے اور عارض ہو جاتا ہے تو اکثر مریض ہلاک ہو جاتے ہیں کیونکہ اطباء اس کا علاج دینی کرتے ہیں جو علاج

مرطوب اور بارد معدوں کا کرتے ہیں، کیونکہ یہ مزاج زیادہ عارض ہوتے ہیں اس لئے وہ مزاج یابس کا خیال نہیں کرتے۔ چنانچہ انکی دوائیں اور غذا میں دیتے ہیں جو قابض یا گرم ہوتی ہیں۔ سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ معلوم کریں یا سوہ مزاج مرطوب ہے؟ یا اخلاط اندر دھنسے ہوئے ہیں یا تیر رہے ہیں۔ سرد معدہ کی علامت یہ ہے کہ کثرت سے اکتھا ہوگی، پیاس کم اور کھٹی ذکاریں آئیں گی۔ بارد اور غلیظ غذا میں اور موٹے اناج کم ہضم ہوں گے، گرم اور لطیف غذاؤں سے فائدہ ہوگا۔ گرم معدہ جس کے اندر سوہ مزاج حار ہوگی علامت یہ ہے کہ دھانی ذکاریں آئیں گی پیاس زیادہ معلوم ہوگی۔ لطیف غذا میں مثلاً نرم پھل کا گوشت، اور چورے سعدہ کے اندر فاسد ہو جائیں گے۔ غلیظ اور سرد غذا میں ہضم ہوں گی اکتھا کم ہو جائے گی۔ سوہ مزاج رطب کی علامت یہ ہے کہ پیاس کم ہوگی، مرطوب غذا میں ناگوار معلوم ہوں گی، ان سے تکلیف پہونچے گی کم اور خشک غذاؤں سے فائدہ ہوگا۔ سوہ مزاج یابس کی علامت برعکس ہوگی۔ یعنی پیاس زیادہ معلوم ہوگی، مرطوب غذاؤں سے فائدہ ہوگا۔ معدہ کے اندر اخلاط موجود ہوں تو نہ کور مزاجوں کی علامت یہ ہے کہ معدہ پر مفرد ہضم کا انصباب ہونے کی صورت میں کوئی چیز کھائے بغیر کھٹی ذکاریں آئیں گی۔ اور جن کے معدوں پر مرارہ کا انصباب ہو رہا ہوگا انہیں غذائے بغیر دھانی ذکاریں آئیں گی۔ دونوں کے معدوں کے اندر خلط قلیل مقدار میں ہوگی تو انہیں کھانے کے بعد قے ہوگی۔ خلط کی مقدار زیادہ ہوگی تو قے بھانے سے پیشتر ہوگی۔ یہ بات دیگر علامات حرارت و بردت کے ہمراہ خصوصیت سے ہوگی۔ کیونکہ یہ عمومی طور پر پائی جاتی ہے۔ معدہ کے اندر جو اخلاط ڈوبے ہوئے ہوتے ہیں ان کی علامت یہ ہے کہ کھٹاس اور شدت کی مٹکی عارض ہوگی۔ مٹکی کے مطابق قے نہ ہوگی۔ اخلاط معدہ کے اندر تیرتے ہوں تو ان کی علامت یہ ہے کہ تیزی سے قے ہوگی۔ ڈوبے ہوئے اخلاط یارج اور قاطع ادویات کے محتاج ہوتے ہیں۔ سوہ مزاج یابس کا علاج یہ ہے کہ جسم کو حمام اور نہ کورہ غذاؤں کے ذریعہ مرطوب کیا جائے۔ قراقرش کم ضعف معدہ کا خاص عرض ہے۔ کیونکہ قراقرش ہی پیدا ہوتا ہے جب معدہ غذا کو اچھی طرح گرفت میں لینے سے کمزور ہو جاتا ہے چنانچہ غذا اور معدہ کے مابین ہاتھ جھپٹیں نالیں رہتی ہیں اور معدہ کے اندر محبوب رطوبت ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتی رہتی ہے جس سے ان جگہوں پر رطوبت کی شکلوں کے مطابق قراقرش پیدا ہوتا رہتا ہے جسے یہ عارضہ لاحق ہوتا ہے اس کی غذا مستحکم طور پر ہضم نہیں ہوتی، بوجھ بھی عرصہ تک باقی رہتا ہے۔ کیونکہ ہضم اکثر سست ہوتا ہے۔ غذا ہضم ہوئے بغیر تپے نہیں اترتی۔ ہضم عمدہ اسی وقت ہوتا ہے جب معدہ شدت کے ساتھ کھانے کو گرفت میں لیتا ہے۔ (جالینوس)

اس جگہ جالینوس نے معدہ کی قوت ماسکہ کے ضعف کی جانب اشارہ کیا ہے۔ (مؤلف)
 ضعف معدہ کا پتہ اس طرح چلتا ہے کہ غذائیں گولیف ہوں مگر معدہ کے اندر تیرتی رہتی
 ہیں، قراقر اور نفخ پیدا ہوتا ہے۔ طاقتور معدہ کی جانب لطیف غذائیں تیزی سے اترتی ہیں، گوشت بھی
 اور زیادہ سمیڈی روئی بھی۔ (جالینوس)

طاقتور معدہ کی علامت یہ ہے کہ معدہ سے غذا سرعت کے ساتھ نیچے اترے گی۔ برعکس
 صورت برعکس علامت پیش کرے گی۔ جس شخص کو بہت زیادہ مٹکی آتی ہو، کھانا ناپسند کرتا ہو اگر
 اسے کھانا تناول کرنے پر زور دیں گے تو بہت جلد قے ہو جائے گی۔ اگر ضبط کی کوشش کرے گا تو ہچکی
 اور ابکائیاں شروع ہو جائیں گی اور معدہ اوپر کی جانب پلٹتا ہوا محسوس ہونے لگے گا۔ کیونکہ معدہ اس
 وقت اپنے اندر کی چیز کو دفع کرنے کا مشاق ہوتا ہے۔ فم معدہ بھی معدہ کے اندر موجود شے کو دفع
 کرنے کا مشاق ہوتا ہے۔ فم معدہ کو یہ شوق اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ غذا زیادہ ہوتی ہے، لہذا اس کے اوپر
 بوجھ بنتی ہے۔ یا پھر غذا کے اندر حدت کا سوزش کی کیفیت ہوتی ہے۔ یہ کیفیت فم معدہ کو ایسے
 مریضوں کے اندر ہمیشہ پیش آتی ہے جن کے معدوں کے باطنی حصوں میں ضعف ہوتا ہے۔ (مؤلف)
 کوئی ایسا شخص دیکھیں جس کی طبیعت کثیر لفظ کھانے کے لئے نشاط میں نہ ہو، اٹھا اس کی
 زائل ہو چکی ہو۔ کھانے پر زور دیا جائے تو مٹکی ہونے لگے۔ صرف وہی چیزیں کھاتا ہو جس کے اندر
 حدت اور چہ پر اپن ہو۔ اس طرح کی چیزوں کو کھانے کے بعد نفخ، معدہ کے اندر تناؤ، مٹکی اور ابکائیاں
 شروع ہو جاتی ہوں، ذکر کے علاوہ کسی چیز سے اسے آرام نہ ہوتا ہو، ذکر اکثر مائل بہ ترشی ہو، تو یہ
 سمجھیں کہ اس کے معدہ کے اندر بہ کثرت لیسڈار بلغم جمع ہو چکا ہے۔ یہ کیفیت ایک شخص کو تھمی،
 میں نے اسے مولی کھلا کر سمجھین کے ذریعہ قے کرائی چنانچہ قے کے ذریعہ نہایت گازھا اور بہت زیادہ
 بلغم خارج ہوا اسی دن یہ شخص مستعیاب ہو گیا۔ حالانکہ تین ماہ کے عرصہ سے وہ اس مرض میں مبتلا
 تھا۔ اس طرح کی خلط معدہ کے اندر ازما پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ مرارہ کا انصباب معدہ پر نہیں ہوتا کہ
 اسے صاف کر دے، بس تھوڑا انصباب ہوتا ہے، بہتر بھی یہی ہے کہ معدہ کی جانب مرارہ کا انصباب نہ
 ہو کیونکہ اس سے غذا فاسد ہو جاتی ہے۔ پھر طیب کو اس کی غذا دیکھنی پڑتی ہے۔ مرارہ ہمیشہ آنتوں پر
 کرتا ہے چنانچہ آنتوں کے اندر جو بلغم ہوتا ہے وہ صاف ہو جاتا ہے بشرطیکہ جسم اپنی طبعی حالت پر
 ہو۔ طبعی حالت سے جسم بعض حالتوں کے اندر جسم خارج ہو جائے اور اسما پر مرارہ کا انصباب نہ ہو تو
 آنتوں کے اندر بلغم کی کثرت ہو جاتی ہے، ایسی حالت میں مریض ایسا دوسرا آنتوں کے زخم اور پچپش
 سے بچ نہیں سکتا۔ اسی لئے اطباء کا یہ خیال صحیح ہے کہ مہینہ میں ایک یا دو بار کھانے کے بعد قے

کرا دی جائے۔ قے کرانے کے لئے تیز قسم کی چیزیں استعمال کی جائیں کیونکہ اس سے مذکورہ قسم کا ہضم جمع نہیں ہوتا کہ معدہ کے اندر اس کی کثرت ہو اور مریض پیدا ہو۔ (جالیئوس)

میرے علم کی حد تک ہضم کے لئے معدہ کو مدد دینا چاہئے اس سے زیادہ مؤثر کوئی اور چیز نہیں ہے کہ کسی مرطوب گرم جسم مثلاً کسی بچے کے جسم سے جسم کو مس کیا جائے کیونکہ تکمید کے ذریعہ یہ سوچائی جانے والی حرارت کے مقابلہ میں بچے کی حرارت کو حرارت غریزہ سے زیادہ خصوصیت حاصل ہے۔ (جالیئوس)

ایک خاتون کو درد معدہ کی شکایت تھی۔ سکون اسے صرف آب اتار کے ہر او جو کے سو سے ہوتا تھا۔ دن میں ایک بار لے لینا کافی تھا۔

خاتون کو فم معدہ میں درد قدرے سوزش پیدا کرنے والی خلط سے ہوتا تھا جو فم معدہ میں جمع ہو جاتی تھی۔ چونکہ خلط تھوڑی تھی اس لئے جو کے ستو اور آب اتار سے کفایت ہو جاتی رہی۔ کیونکہ اس درد کے اندر خشکی اور قوت پیدا کرنے کا اثر ہوتا ہے۔ چنانچہ سوزش پیدا کرنے والی رطوبتیں خشک ہو گئیں۔ اتار کے ذریعہ جو قوت پیدا ہوئی تو انصبا ب مادہ سے نجات مل گئی۔ اس طرح مریض مستعیاب ہو گئی۔ ان تمام بیماریوں اور معدہ و جگہ کی اکثر بیماریوں کے اندر کھانا دن میں ایک بار لینا بہتر ہوتا ہے۔ کھانا زیادہ نہ ہو کم سے کم ہو۔ کیونکہ معدہ اور جگر بیماری کی حالت میں کثرت طعام کے متحمل نہیں ہوتے۔ (جالیئوس)

ہضم غذا سے معدہ کا کمزور ہو جانا تمام جسمانی امراض کا باعث ہوتا ہے کچھ لوگوں نے میرے یہاں اٹھائے طعام میں خلل پیدا ہو جانے کی شکایت کی، میں نے ایک زمانہ تک انہیں کھانا نہ کھانے کا حکم دیا چنانچہ اشتہاد اپش آگئی۔ اسے مریض کا حال وہی ہوتا ہے جو حال گہری نیند نہ سونے والوں کا ہوتا ہے۔ تھوڑی نیند سے انہیں روک دیں تو اس کے نتیجے میں وہ گہری نیند سونے لگتے ہیں۔ ضرورت سے زیادہ معدہ گرم ہو اور قحطائی کیسوس پیدا کر رہا ہو تو جگر اس سے کم جذب کرتا ہے۔ جو خون پیدا ہوتا ہے وہ ردی ہوتا ہے، برعکس ازیں کیسوس شیریں، عمدہ اور حرارت غریزہ سے پختہ ہو چکا ہو تو جگر زیادہ جذب کرتا ہے خون موافق بنتا ہے جو اعضاء کو شاداب کر دیتا ہے۔ (جالیئوس)

کھانا معدہ کے اندر مدت تک باقی رہتا ہے۔ اس کا اندازہ ذکاروں سے، معدہ کے لئے اور قے سے کیا جاسکتا ہے۔ میں نے چار اور سات گھنٹوں کے بعد اکثر کھانے کو قے کے ذریعہ خارج کیا ہے۔ وہ بحال باقی تھا۔ کستی لڑنے والوں سے میں نے پوچھا معدہ سے کھانا نیچے اترنے کا احساس انہیں کب ہوتا ہے؟ بعض نے جواب دیا کہ کم و بیش ۱۵ گھنٹوں کے بعد۔ مگر ان حضرات کی غذا خنزیر کا گوشت

تھا۔ کھانے کا معاملہ اور معدہ کے اندر موجود اخلاط کے مطابق مختلف ہوتا ہے۔ یعنی اسی اعتبار سے یہ مجلّت اور یہ تاخیر ہضم ہوتا ہے۔ البتہ اتنی بات مشترک ہے کہ معدہ کے اندر کھانا دیر تک باقی رہتا ہے۔ (جالیئوس)

جن لوگوں کے سروں سے معدوں کی جانب باغلم اترتا رہتا ہے ان کی اٹھائے طعام زائل ہو جاتی ہے۔ (بقراط)

ایک شخص نے اپنے فم معدہ کی بار بار شکایت کی، مجھے اندازہ ہوا کہ اس کے فم معدہ کے اندر باغلم موجود ہے۔ چنانچہ کراٹ، چتندر اور رائی لینے کا اسے مشورہ دیا۔ اس پر اس نے عمل کیا۔ پنانچہ باغلم ٹوٹ گیا اور کثرت سے دست آئے۔ اُس کے بعد مریض صحتیاب ہو گیا۔ اس کے بعد کسی گرم چر پرے کھانے کی وجہ سے سوزش معدہ پیدا ہو گئی۔ اس نے مذکورہ دوا استعمال کی، جس سے مرض اور بڑھ گیا۔

معدہ میں سوزش:

منقی شیریں سے معدہ کو قوت اور معتدل جلد حاصل ہوتا ہے، اس کی وجہ سے فم معدہ کی تھوڑی سوزش کو سکون ہوتا ہے۔ زیادہ سوزش میں اس سے زیادہ طاقتور دوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ کمزور معدہ والوں کو کھانے کے بعد تیزی سے منگی اور انقلاب تنفس ہونے لگتا ہے۔ لہذا کھانے سے پہلے انہیں پھسلانے والی چیزیں اور کھانے سے بعد قابض دوائیں دی جائیں۔ اس سے ان کی طبیعتیں استوار ہو جاتی ہیں۔ پھر منگی اور قے کی نوبت نہیں آتی، کھانے کے بعد انہیں آہستگی کے ساتھ متوازن چہل قدمی کرنی چاہئے تاکہ کھانا فم معدہ سے نیچے اتر جائے۔ اسے طاقت پونچے اور قابض چیزوں اور چہل قدمی کے ذریعہ معدہ کے بالائی حصوں میں خشکی پیدا ہو جائے۔

کئی اٹھکے اندر دوا مفید ہے جو عصارہ بھبی، فصد، فلفل سفید اور زنجبیل سے تیار کی جاتی ہے۔ اس کا تذکرہ کتاب حفظ الصحة میں آچکا ہے معدہ کے لئے جو سبزیاں مفید ہیں ان میں خس اور کرفس بھی داخل ہیں شاعرہ معدہ کے لئے عمدہ چیز ہے۔ (جالیئوس)

معدہ میں غذا کے داخل ہونے اور نکلنے کی اوسط مدت ۲۴ گھنٹہ ہے۔ مریض معدہ کو چار قسم کی غذاں، کم و بیش ایک بار کئی بار یا ان غذاؤں کا مرکب دیں معدہ کے اندر زخم اور سکل پیدا ہو جائے تو ان دواؤں سے علاج کریں جو معدہ کو مردہ گوشت سے پاک کر کے گوشت پیدا کریں۔ مثلاً ایروج لیکر اسے معدہ کا سقمیہ ہو جائے تو اس کے بعد گائے کا چھانچہ، شربت بھبی، امار وغیرہ دیں، معدہ کے اندر

درم حار ہو تو مسہل اور متقی دوائیں کیونکہ یہ رومی ہوتی ہے۔ طبع غذا میں حقہ استعمال کریں، گو
التحاب اور سخت پیاس ہو مگر ساڑھے ۱۰ گرام تخم خیارہ، ہر او آب سرد دیں۔ معدہ کے اوپر دباغت
کرنے والے سرد ضداد مثلاً مرہم پوست کدو و آرد جوہر و غیرہ و بھی وغیرہ رکھیں۔ مسہل دینے پر مجبور ہوں
تو صبر اور سنجھیں کا مسہل دیں۔ قے آور دوا کے قریب نہ جائیں۔ قروح معدہ کے اندر فاوانیا، قرص
کبریاء، آب تمام، نیز تمام قابض ادویات مفید ہیں۔ (یہودی)

معدہ کے اندر پھوڑے کا علاج یہودی نے حسب ذیل لکھا ہے۔ فصد کھویس اور ممکن حد
تک برودت پہنچائیں۔ ازالہ نہ ہو اور پلٹنے کا راستہ اختیار کرے تو آب حلبہ و مسک اور روغن بادام اور
روغن ارغہ پلائیں۔ معدہ کے اوپر کوئی نرم اور گرم چیز رکھیں، مریض کو نمکرم پانی کا غسل دیں،
پھوڑے پر انجیر، بابونہ اور حلبہ کا خبیصہ رکھیں۔ اس کے اندر المستین بھی شامل کر لیں تاکہ اور زیادہ
تیز ہو جائے حتیٰ کہ پھوڑا پھٹ جائے۔ مریض کو آب کانسی کے ہمراہ صبر پلائیں۔ پھوڑا پھٹ جانے
کے بعد صاف کرنے والی دوا پلائیں۔ صفائی ہو جانے کے بعد گوشت پیدا کرنے والی دوا دیں۔ (مؤلف)
زوال اشتہا حرارت کی وجہ سے ہوتا ہے کھنی چیزیں اس کا شافی علاج ہیں اس طرح اشتہا
واپس آ جاتی ہے جیسا کہ سوداء کا فعل ہوا کرتا ہے معدہ کے زخموں کی وجہ سے کبھی منہ میں بد بو پیدا
ہو جاتی ہے اور پیٹ چٹنے لگتا ہے اس کا علاج گائے کے چھاپہ اور خستہ (۱) سے کریں۔ (أھرن)

معدہ کے زخم میں جو پیپ کی قے کرتا ہے وہ مشکل ہی سے پیتا ہے۔ شدید قے سے معدہ اور
قم معدہ کے اندر پھوڑے نکل آتے ہیں۔ یارچ فیرا معدہ کی پیپ کا تھپہ کرتی ہے اور زخم کے میل
اور تعفن کو زائل کر دیتی ہے۔ اس کے لئے گائے کا چھاپہ، آب بھی اور آب انار بھی استعمال کرتے
ہیں۔ درم کی ابتدا میں قے اور اسحال سے بری طرح بچا جاتا ہے۔ اور مسکن اور مانع ادویات استعمال کی
جاتی ہیں۔ اسہال امانہ وری ہو تو خیار فسر استعمال کریں۔ اور قابض دواؤں کا خیار رکھیں۔ (طبری)
میرے تجربے میں درم معدہ کی ایک نہایت مفید دوا آچکی ہے۔ چند دن آب خالص اور آب
المستین پلائیں۔ (علی بن زین)

شکم میں کھانے کے باقی رہنے کی معتدل مدت بارہ گھنٹے ہے۔ (طبری)

اس کے وجوہ حسب ذیل ہیں:

۱۔ معدہ کی وجہ سے:

(الف) معدہ کی حرارت کے باعث (ب) معدہ کی برودت کے سبب (ج) جرم معدہ کے

رقیق ہونے کی وجہ سے۔

نیز شراب امعاء اور ان اعضاء کے باعث جو معدہ کو گرم رکھتے ہیں جگر وغیرہ کے ساتھ جب یہ ٹھنڈے ہو جاتے ہیں تو معدہ کی گرمی کم ہو جانے کی وجہ سے۔

۲۔ کھانے پر معدہ کی گرفت کم ہونے کی وجہ سے۔

(الف) کھانا چٹنا ہو (ب) دختانیت پیدا کرنے والا ہو۔ مثلاً بھنا ہوا انڈا اور خبیث۔ (ج)

ضرورت سے زیادہ لطیف ہو۔ جیسا کہ چھوٹی مچھلیاں اور گرم کھانے فاسد ہو جایا کرتے ہیں۔ (د) کھانا ضرورت سے زیادہ غلیظ ہو۔ جیسا کہ سرد معدوں کے اندر گائے کا گوشت فاسد ہو کر کھنا ہو جاتا ہے۔

(ه) کھانا بے مزہ ہو (و) غذائی تدبیر کے اندر خرابی ہو۔ مثلاً اطباء فاسد غذا کو مقدم اور لطیف تر غذا کو مؤخر کر دیں یا زیادہ غذا کو مؤخر کر دیں کہ اس کے اندر دختانیت پیدا ہو جائے یا کم غذا کو مؤخر کر دیں کہ

اس کے اندر کھٹاس پیدا ہو جائے۔ (ن) غذا کی بکثرت قسمیں ہوں جبکہ ان قسموں کے زمانہ ہضم مختلف ہوں۔ چنانچہ ہضم نہ ہونے والی غذا، ہضم ہونے والی غذا اور ہضم ہونے والی غذا ہضم ہونے والی

غذا کو فاسد کر دے۔ (ح) قبل ازیں غذائی تدبیر کے اندر خرابی ہو، مثلاً مریض پہلی غذا سے فرصت پانے سے پہلے یا ریاضت و حرم سے پہلے وغرض معمول سے پہلے ہی غذا لے لے۔ (مؤلف)

غیر دختانی غذاؤں کو لینے کے باوجود دختانی ذکاریں ترسی ہوں تو ایسا معدہ کی حرارت سے ہوتا ہے۔ معدہ کی یہ حرارت فقط سوء مزاج معدہ کی وجہ سے ہوتی ہے جس کے اندر کسی خلط کا دخل

نہیں ہوتا یا ایسے سوء مزاج کی بدولت ہوتی ہے جس میں کسی خلط کی ثمولیت ہوتی ہے۔ مثلاً مرارہ زیادہ یر تک رک جاتا ہے تو معدہ کا مزاج فاسد ہو جاتا ہے اور ایسا وقت ہو کہ اس میں مرارہ نہ آتا ہو یا

آتا ہو۔ یہ مرارہ تیرتا ہوتا ہے، یا ساختوں میں جذب ہو جاتا ہے۔ جگر سے اس کا انصباب ہوتا ہے، یا معدہ کے اندر پیدا ہوتا ہے۔

معدہ کی برودت سے اشتھا زیادہ پیدا ہوتی ہے، اس کی حرارت سے پیاس زیادہ لگتی ہے۔ حرارت اور برودت کسی خلط کے ہمراہ ہوتی ہے تو کھانی ہوئی چیز اسی خلط سے مل کر خارج ہوتی ہے

ورنہ ملے ہوئے بغیر خارج ہوتی ہے۔ (أحمد بن)

معدہ کے اندر کھٹاس زیادہ ہو تو طحیوں کا معائنہ کریں کیونکہ ایسا ہو سکتا ہے کہ سودا کا اخراج ضرورت سے زیادہ ہو گیا ہو۔ اس کی علامت یہ ہے کہ اشتھا بہت زیادہ ہوگی، نفخ، ریاح، سوء ہضم اور

کھٹی ذکاریں آئیں گی۔ ان علامات کے ذریعہ معدہ کے اندر پیدا شدہ سوزش، سودا کی وجہ سے پیدا شدہ سوزش اور معدہ کے اندر صفراء کی وجہ سے پیدا شدہ سوزش کے درمیان فرق کیا جاسکتا ہے۔

ایک شخص نے اخروٹ سے بڑا گوشت کا ایک غلیظ ٹکڑا کئے کے ذریعہ خارج کیا۔ میں نے یہ قیاس کیا کہ معدہ کے اندر کوئی باریک جڑ کا بڑا تصور موجود ہے جو کٹ گیا ہے اوقئے کے ذریعہ طبیعت نے اسے خارج کر دیا ہے۔ (مؤلف)

معدہ کے اندر بلغم، اور بھوک ہو اور کھٹی، بے مزہ، یا نمکین ڈکاریں آرہی ہوں، منہ میں تھوک اور جھمک کثرت سے آرہا ہو، بلغمی قئے ہوتی ہو، صفراء ہو تو صفر لوی قئے ہوتی ہو، ڈکاریں گرم اور دھانی ہوں، پیاس اور منہ کے اندر تلخی محسوس ہو۔ معدہ کے اندر حرارت زیادہ ہو، چنانچہ اشتہا بالکل زائل ہو چکی ہو تو اس کا علاج کھٹی چیزوں سے کریں۔ غلبہ برودت میں اشتہا بڑھ جاتی ہے۔ اشتہا کم ہو اور ہضم کا فعل زیادہ ہو تو غلبہ حرارت کا ہوتا ہے، برعکس ازیں برعکس صورت ہوتی ہے۔ زیادہ بھوک کے وقت اشتہا اس لئے زائل ہوتی ہے کہ حرارت کی وجہ سے معدہ کے اندر التهابی کیفیت موجود ہوتی ہے۔ نمکین فضلات سے پیاس کے اندر شدت ہوتی ہے۔

ورم معدہ:

ورم حار معدہ کے اندر مریض کو خیار شہو اور عرق غلب ۲ گرام یا ۵۰۰ ملی گرام ایاراج کے ہمراہ پلائیں۔ بشرطیکہ ورم زیادہ گرم اور بیمار کمزور ہو۔ ورم غلیظ اور صلب ہو تو ۱۳ روغن ارند اور خیار شہو کا جو شانہ جس کے اندر ماہ الاصول مل دیا گیا ہو پلائیں۔ معدہ کی تالیوں کے اندر کوئی سدہ پڑ گیا ہو تو آفستخین اور لیارن دیں۔ خراب قسم کے زخم ہو گئے ہوں تو ایاراج فیبراجھی دافع عفونت دوائیں دیں۔ معدہ صاف ہو جائے تو گائے کا چھاجھ، آب بھی اور انار استعمال کریں، اس سے زخم بھر جائے گا۔ معدہ کے اندر خراب قسم کا متفنن قرح پیدا ہو جائے تو صاف کرتے اور دھونے والی دواؤں سے کام لیں۔ زخم مرطوب ہوں تو قابض دوائیں دیں اور غذا سریع البہضم استعمال کریں۔ (أھرن)

معدہ کے لئے عمدہ گولی کا نسخہ۔

معدہ کو تقویت دیتی ہے صاف کرتی ہے ان مریضوں کے لئے موزوں ہے جن کے معدوں کے اندر تکلیف دہ صفراء موجود ہو۔

صبر سارہ تین گرام، حلیمہ سیاہ ۲ گرام، گل سرخ ۲ گرام، عصارہ کاسنی میں گوندہ میں یہ ایک خوراک ہے۔ سرد معدوں کے لئے آمیر و سا اور بھرنیا اور کمونہ وغیرہ پلائیں کمزور معدوں کا علاج اطریشل وغیرہ قابض ادویات سے کیا جاتا ہے (مؤلف)

معدہ کے ورم حار کی علامات:

پپاس، بخار، معدہ کے اندر جلن، تیز حس اور لی جانے والی غذا سے تکلیف کا احساس: مریض کو قے ہر گز نہ کرائیں۔ نرم غذا میں دیں۔ تلپین شکم کی ضرورت ہو تو خیار شہز دیں۔ معدہ کے اوپر آب اتارین اور افسستین کے سرد اور مقوی ضاد رکھیں اس سے تمام معدہ کے اندر ورم پھیل نہ سکے گا۔ حرارت اور پپاس میں شدت ہو تو مسکن چیز پلائیں۔ اس کا نسخہ حسب ذیل ہے

قہم خیار ساڑھے تین کرام، برف کے پانی یا عرق کاسنی کے ہمراہ، سکر طبرزد شامل کر کے معدہ کے اوپر تراشہ کدو یا آب رجلہ وغیرہ کا طلا کریں۔ اس حال لانے کی ضرورت ہو تو خیار شہز، ستمو نیا سے بنائی ہوئی سلجھن یا صبر کم و بیش ساڑھے تین کرام سلجھن کے ہمراہ دیں۔ (اُہرن)

یہ محل نظر ہے۔ ورم حار معدہ میں سب سے عمدہ مسبل عرق کاسنی، تھوڑی افسستین، اور لب خیار شہز ہے۔ ضروری ہو تو ۵۰۰ ملی گرام صبر منقول اور حلیہ زرد ساڑھے تین کرام شامل کر دیں۔

پیدا ہو جانے والے زخموں اور پھنسیوں سے بخارات اٹھ کر حلق تک آتے ہیں جس کی وجہ سے ذکار میں بدبو اور منہ و زبان میں خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔

پرانے ورم معدہ کا التهاب سکون میں ہو اور مریض کو منہج و محلل کی ضرورت ہو تو بابونہ، حلب، حتم کتاں، ناخونہ، اور عطمی کا ضاد بنا کر اس پر نطول کریں، ورم مری کے اندر ہو تو ضاد دونوں شانوں کے درمیان رکھیں۔ اور ام حار میں سب سے پہلے مٹھی، مبرد، قابض اور خوشبودار دوائیں استعمال کریں۔ ورم زیادہ غلیظ اور پرانا ہو تو ضادوں کے اندر اشن، منقل حک، انبا، شامل کریں اور قابض و خوشبودار دواؤں سے انہیں خالی نہ رکھیں۔ چربیاب بھی شامل کر دی جائیں تو زیادہ بہتر ہے زیادہ غلیظ اور سخت ہو تو ان دواؤں کے ہمراہ قردمانا، حب الغار، عاقر قرحا، زرداوند، ایرسا اور بلسان وغیرہ جیسی طقور ادویات کا استعمال کریں۔ (مؤلف)

دبیلہ اور ورم صلب کے لئے مرہم کا نسخہ:

ناخونہ، حلب، بابونہ، حب الغار، عطمی، افسستین، ایک ایک جزء، اشن اور کور ۳/۴۔ بیس فرپ انجیر طلا کے ہمراہ جوش دیں اور صمغیات کو حل کر لیں۔ پھر اس میں دواؤں کو کچا کر کے مفاد کے طور پر استعمال کریں، حیرت انگیز نسخہ ہے (اُہرن)

ہضم معدی اور ہضم کبدی کے لئے معین و مددگار وہ ضاد ہوتے ہیں جو قابض خوشبو جات
مثلاً سک، عود، آب آس اور نضوح سے تیار کئے جاتے ہیں۔ (ابو حلال حمصی)

اشٹھاسوہ مزاج حار کی وجہ سے زائل ہوتی ہے۔ علامت یہ ہے کہ گرم ذکاریں آئیں گی۔
پپاس ہوگی، اور کسی چیز کی خواہش نہ ہوگی۔ یا سوہ مزاج بارہ کی وجہ سے جاتی رہتی ہے۔ اس کی علامت
یہ ہے کہ کھنی ذکاریں آئیں گی۔ اشٹھاپہلے سے زیادہ ہوگی، پپاس نہ لگے گی، غلیظ اور سرد چیزیں ہضم نہ
ہوں گی۔ اشٹھا اخلاط معدہ کی وجہ سے بھی زائل ہو جاتی ہے۔ اخلاط رقیق اور لطیف ہوتے ہیں تو
کثرت سے متلی، پپاس اور جلن ہوتی ہے۔ معفن ہوتے ہیں تو اس کے نتیجہ میں حمہ لاحق ہوتا ہے،
فقط غلیظ ہوتے ہیں تو نہ سوزش ہوتی ہے نہ پپاس، متلی بہت کم آتی ہے۔ اخلاط اُتر تجویف معدہ کے
اندر ہوتے ہیں تو قے کے ذریعہ خارج ہو جاتے ہیں، بافتوں کے اندر سرایت کے ہوتے ہیں تو کھانہ تو
نکل جاتا ہے مگر یہ نہیں نکلتے۔ متلی شدت کی ہوتی ہے۔ فاسد مزاج حار کی حالت میں مریضوں کو
سرکہ و پانی کے ہمراہ روئی، دہی، کاسنی، خس اور ٹھنڈا پانی دیں۔ افراط سے کام نہ لیں، توقف سے کام
لیں کیونکہ افراط کی وجہ سے بیماری کبھی خراب ہو جاتی ہے اور صحت میں دشواری پیدا ہو جاتی ہے۔
فاسد مزاج بارہ میں مریضوں کو بزور، فانی اور تریاق دیں۔ معدہ کے اندر اخلاط غلیظ ہوں تو لہسن
کھانا مفید ہے۔ جن مریضوں کے اندر حرارت اور ان کے معدے کمزور ہوں انہیں فواکھات کارس
پلائیں۔

حسب ذیل گولی کا نسخہ گرم معدہ کے لئے عمدہ ہے یہ جلائے انتخاب کو بحد طاقت بخشتی ہے
اور پپاس کے اندر سکون پیدا کرتی ہے۔

نسخہ قرص:

برگ گلاب تازہ ۲۰ گرام، رب السوس ۳۰ گرام، سہل ۳۰ گرام، مر ۳۰ گرام، گرم شاب میں
کوئندہ کر زبان کے نیچے رکھیں۔

ہضم جامع (کھٹے) کے مریضوں کو سنگھین کے ہر اوتار کردہ ایارن اور دواہ فوج دیں۔ جن
مریضوں کی غذا کھنی ہو جاتی ہے انہیں خشک، حیاہ کرام پانی کے ہمراہ دیں اور ایک چمچ مصطکی
پلائیں۔ اس کو اور گرم جوار شات کو دھیان میں رکھیں۔ (بولس)

موزوں علاج ہے۔ (مؤلف)

اور ام معدہ اور اور ام مری کو حتی الامکان روکیں۔ مذکورہ دوا میں خوشبودار چیزیں شامل

کریں۔ اور ام مسلسل باقی رہیں تو غلطی، بابونہ، ناخونہ، عصارہ انگور، حبث اور دیگر محلل ادویات استعمال کریں۔ ان ادویات کے ساتھ طاقتور قابض ادویات اور خوشبو جات انہیں کے بقدر اضافہ کریں۔ جن مریضوں کے معدوں کے اندر رکھنا نہیں رکنا جنہیں اطباء معمولین (معدہ کے مریض) کہتے ہیں تو ان کے لئے آرد حلبہ، حجم کتان اور شہد کا ضیاد استعمال کریں، اور یہی انہیں پلائیں بھی۔ یہ بہت عمدہ دوا ہے۔

معدہ کی کسی غلطی کی وجہ سے اشتہا زائل ہو گئی ہو تو غلط لطیف ہونے کی صورت میں قے او اسہال کے ذریعہ استفراغ کریں، قے کرانا آسان ہو تو فہار نہ مسہل دیں، یہ زیادہ موزوں ہوتا ہے۔ مسہل کے لئے صبر، اور بھی اور سقمونیا سے تیار شدہ دوا استعمال کریں صبر زیادہ بہتر ہے کیونکہ سقمونیا معدہ کے لئے خراب ہوتی ہے اس سے اشتہا جاتی رہتی ہے۔ اخلاط غلیظہ میں گلہائیں مسہل مفید ہے۔ اخلاط غلیظہ سے اشتہا میں زوال آیا ہو تو قاطع اور مصطف مشق کچھ چٹن، چٹنیں، کبر، زیتون، خردل وغیرہ استعمال کریں۔ اس کے بعد مسہل اور سرد قسم کے ضیاد استعمال کریں۔ مریضوں کو ریاضت کرائیں اور خوب مالش کریں۔ (بولس)

زوال اشتہا کی ایک قسم طما کی وجہ سے واقع ہوتی ہے۔ اس میں سودا کا انصباب فم معدہ پر نہیں ہوتا۔ تشخیص کر کے علاج کریں۔ علامت یہ ہے کہ کوئی کھنی چیز لینے کے بعد فوراً اشتہا پیدا ہو جائے گی جیسے سوتے ہوئے کو جگایا گیا ہو۔ (مؤلف)

کبھی زوال اشتہا کیزوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ شراب سیب کے ہمراہ معدہ پر صبر کا طما کرنا مفید ہے۔ کیزوں کو نکال دینے کی تدبیر کریں۔ اس کا تذکرہ کیزوں کے باب میں آئے گا۔ مزمن زوال اشتہا میں گرم پشمہ کا پانی پینا حرکت اور سیر و سیاحت کرنا مفید ہے۔ حرارت کی وجہ سے معدہ بند ہو تو ابابہ، بوئے اندہ، پیپاں، مسور، سخت انگور، گلزلی، خوبانی جیسی غلیظ غذاؤں اور خش، کاسنی، انار، سماق اور دھرم جیسی سرد چینی ہیں۔ (بولس)

زوال اشتہا میں ضیاد اسکندر مفید ہے نسخہ حسب ذیل ہے۔

کندر، مصطی، عود، قصب، زریہ، گلر، جہی، خوشبہ، ار شراب ریحانی۔ (مؤلف)

معدہ میں درم ہو جاتا ہے تو جسم ایک مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے کیونکہ اشتہا بالکل جاتی

رہتی ہے۔ غذا سے کوئی لذت محسوس نہیں ہوتی۔ معدہ کی طاقت جاتی رہتی ہے (بولس)

کھنی اور دخانی ذکاروں پر اعتماد نہ کریں کہ ان کا سبب حرارت و برودت ہے کیونکہ یہ حائیس

کبھی خود غذاؤں کی وجہ سے اور کبھی مذکورہ اسباب کے باعث پیدا ہوتی ہیں۔ سابقہ تدبیر کے بارے میں اور تمام علامتوں کے متعلق دریافت کریں۔ کثرت سے تھوک کا آثار طوبت کی علامت ہے جس کا سبب حرارت ہوتی ہے جس سے رطوبتیں پھلتی ہیں۔ (اسکندر)

حاملہ عورتوں کی تدبیر:

حاملہ عورتوں میں چہل قدمی کرنے، پرانی دریمانی شراب پینے، ماکولات، دوشربا بات میں اعتدال اختیار کرنے، مختلف مزیدار غذائیں لینے اور کم سے کم غذا کے اندر بھی ایسی چیزیں استعمال کرنے سے اشتہا پیدا ہو جاتی ہے جن میں رائی جیساچہ پر اپن موجود ہو۔ (بولس)

زوال اشتہا فم معدہ کے اندر کسی ردی خلط کے پیدا ہونے یا قوت حساسہ کے فقدان سے لاحق ہوتا ہے۔ (بقراط)

یہ تقسیم ناقص ہے کیونکہ جسم سے قلت تحلیل کے باعث بھی زوال اشتہا ہوتا ہے۔ نیز سوء مزاج حار معدہ اور ردی خلط کو پختہ کرنے میں طبیعت کی مصروفیت کی وجہ سے بھی زوال اشتہا ہوتا ہے۔ جیسا کہ حمیات میں ہوتا ہے تشخيص کر لینا ضروری ہے (مؤلف)

یامرہ سوداء کے اشتہاس سے جو دیر سے ہو زوال اشتہا ہوتا ہے۔ (بقراط)

سوء ہضم کے بعد طبی افعال سب کے سب ملوث ہو جاتے ہیں جو ردی اخلاط کی کثرت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ یہ اخلاط خراب بیماریوں سے لازماً پیدا ہو جاتے ہیں۔ (بقراط)

معدہ کھانے کو ہضم نہ کر سکے اور اس کے اندر ریاح اور نفخ ہو تو بزور، ناخونہ، صبر، افسستین، سہل، مرز بخوش اور مصطقی کا ضماہ استعمال کریں۔

معدہ کی سختی اور ورم صلب کا حیرت انگیز ضماہ:

کوزے کا میل چھ جزو، میہ دو جزو، مصطقی یک جزو، علك الہلم نصف جزو، روغن ناروین کا پچھٹا بقدر کفایت۔ ضماہ بنا لیں۔ (بولس)

مرہم سختی کو نرم کرتا ہے اور اس میں مفید ہے۔

اشق ۱۶۲ گرام، موم ۱۶۲ گرام، صمغ الہلم ۳۲ گرام، مقل الیہود ۳۰۸ گرام، قند، مر، گل حنا ہر ایک ۳۴ گرام۔ مر اور مقل کو شراب میں بھگو دیں، اشق کو سرکہ میں حل کر لیں اور سب کو ہاون میں روغن سوسن کے ہر ادا چھی طرح گھوٹ کر مقام مافوق پر رکھیں۔ (آریبا یس)

دونوں پیرکرم ہو جائیں تو ان کی گرمی سے معدہ گرم ہو جائے گا۔ (اخلاقن)

فم معدہ کے اندر کبھی تھوڑی رقیق رطوبتیں ہوتی ہیں۔ غذا لینے کے بعد یہ رطوبتیں غذا کے ساتھ مل جاتی ہیں۔ چنانچہ ان کی کثرت سے فم معدہ کے اندر مٹکی اور درد پیدا ہو جاتا ہے۔ (فیلگریوس) کچھ تیز قسم کے رقیق اخلاط معدہ کے اندر سرایت کئے ہوئے ہیں، غذا لینے کے بعد درد اور قے ہونے لگتے ہیں درد کی حالت میں اقراص کو کب کے ذریعہ علاج کریں پھر فیقرہ کے ذریعہ ان کا اخراج کریں۔ اس میں شربت خشخاش مفید ہے۔ (تیلذوق)

حرارت کی وجہ سے درد معدہ ہو تو گائے کا دہی پلائیں اور کھانے میں کدو اور لب خیار کے ہمراہ چوزے دیں

درد معدہ اور ورم معدہ کے لئے قرص درد کا نسخہ:

گل سرخ ۲ گرام، سبزل الطیب ۱۳ گرام، بنج سو سنہ ۱۳ گرام، زعفران ۷ گرام، تاخونہ ساڑھے ۷ گرام، مصطفیٰ ساڑھے ۱۰ گرام، کبریا ۷ گرام۔ سب کو بنج میں گوندہ لیں۔ اور عرق مکوہ، کاسنی اور خیار شہر کے ہمراہ استعمال کریں۔ (ابن ماسویہ)

نسخہ:

گل سرخ ۳۵ گرام، عود ۷ گرام، مصطفیٰ ساڑھے ۱۰ گرام، تخم کاسنی ساڑھے ۱۰ گرام، کشوۃ ساڑھے ۱۰ گرام، صندل ۷ گرام، التھابی ورم میں کافور کے ہمراہ نوش کریں۔ ورم صلب مزمن میں ہماری ذکرہ کردہ دواؤں اور ضماؤں کے ذریعہ علاج کریں۔ یہی موزوں ہیں۔

ورم یار و معدہ:

روغن ارند ۷ گرام، روغن بادام تلخ ساڑھے ۱۰ گرام حسب ذیل جو شانہ کے ہمراہ دیں۔

نسخہ:

تاخونہ ۳۵ گرام، حلبہ ساڑھے ۷ گرام، بنج عطی ۳۵ گرام، منقی ۱۵ عدد، پوست بنج ۱۰ پان ۳۵ گرام، ۱۰۰ گرام پانی میں جوش دیں حتیٰ کہ پانی ۲۰۰ گرام باقی رہے صاف کر کے ۱۳۶ گرام پلائیں اور حلیون، بلباب، روغن بادام شیریں کے ہمراہ کھلائیں۔

ورم یار و معدہ کے لئے مفید ضماؤ کا نسخہ:

مصطفیٰ ساڑھے ۷ گرام، تاخونہ ۳۵ گرام، بنج عطی ۳۵ گرام، حلبہ ۳۵ گرام، حب ۳۵ گرام،

قلم کتاں ۳۵ گرام، بنفشہ خشک ۳۵ گرام، حماما ساڑھے ۷۷ گرام، لاذقن ۳۵ گرام، مر ۲۸ گرام، صبر ساڑھے ۲۳ گرام، زعفران ۳۵ گرام، قلم کرب ساڑھے ۷۷ گرام، الجوان ۳۵ گرام، مقل ۰۷ گرام، صمغ الکور ۳۵ گرام، کتیرا ساڑھے ۷۷ گرام کندر، ذکر ساڑھے ۷۷ گرام، اشق ۵۱ گرام، بادشیر ۵۱ گرام، پیہ مرغ ۵۱ گرام، پیہ بارو سنگھا ۵۱ گرام، گوداساق بار سنگھا ۵۱ گرام، موم ۰۲ گرام، سب کو روغن سوسن میں یکجا کر لیں۔ صمغیات کو بنید میں بھگو لیں اور دواؤں میں شامل کریں۔ اسی طرح زعفران کو بھی بھگو کر شامل کریں یہ محلات میں ہے۔

معدہ کے ورم حار کے لئے ضما د عمدہ نسخہ:

فوفل ۱۵ گرام، نیو فرا ۵۱ گرام، آرد جوا ۵۱ گرام زعفران ۷۷ گرام، بنفشہ ۱۵، مصطکی ۵، اقاقیا ۵، گانر ۵، موم اور روغن گل اس قدر کہ تمام دواؤں کو یکجا کر لے۔

معدہ کی سختی میں مفید قرض کا نسخہ:

کبریا ۳۵ گرام، کلرخ ساڑھے ۲۲ گرام، اقاقیا مفسول ۳، سنبل ۳، پانخونہ ۱۰، مصطکی ۴، پوست کندر ۴، گل ارمنی ۱۰، زعفران ۷۷ گرام، جوز السرد ۳، سب کو آب لسان الکحل میں یکجا کر لے۔ قرص بوزن ۷۷ گرام بنائیں اور جلاب سکری کے ہمراہ جس میں خیار شمر حل کر لی گئی ہو پلا میں۔ حرارت اور ورم ہو تو عرق کاسنی، عرق عنب المصلب اور عرق لسان الکحل کے ہمراہ استعمال کریں اور کلرخ، سیب، لاذقن، مصطکی، اقاقیا، جوز السرد، جھاؤ پھل اور شراب قابض کا شمار کریں۔ (مؤلف)

معدہ کے اندر کھانے کے فاسد ہونے کی وجہیں حسب ذیل ہیں:

۱۔ غذائی نفسہ خود سر بخ الفساد ہو۔ مثلاً خربوز، کدو، سبزیاں، مچھلی، دودھ، گوشت، قہوہ شراب، حلوہ اور خوبانی۔

۲۔ غذا کھانے کے لئے غیر موافق ہو۔

۳۔ غذا ایسی ہو جسکی اضمحلال ہو۔

غذا کے غیر موافق ہونے کی صورت یہ ہے کہ معدہ حد سے زیادہ گرم ہو اور اس پر گرم غذا لے لی جائے یا بحد سرد غذا نہایت سرد معدہ کے اندر داخل کی جائے۔ ناقابل اضمحلال لینے کی صورت میں معدہ اسے قبول نہ کرے گا۔ نہ ہی اس پر اس کی گرفت ہوگی اور نہ ہی معدہ کے زیریں حصہ میں وہ قرار پائے گی بلکہ باہر ائی سطح میں تیرتی ہوگی۔

۴۔ غذائی نفسہ عمدہ ہو مگر اس مقدار سے زیادہ ہو جسے معدہ برداشت کرتا ہو۔

۵۔ عمدہ غذا وقت لی جائے۔ عمدہ پہلی غذا کے ہضم سے فارغ نہ ہو مگر دوسری غذا لے لی

جائے تو گو محمود ہو مگر فاسد ہو جائے گی کیونکہ پہلی غذا سے ہٹنے کے بعد فساد پیدا ہو جائے گا۔

۶۔ غذا لینے کی ترتیب خراب ہو۔ مثلاً قابض، ترش اور دشاہ ہضم غذا پہلے لے لی جائے اور

بعد میں تر، لیسہ اور لور شیریں۔

اسی نکتہ سے یہ بات بھی پیدا ہوتی ہے کہ معدہ کو باغلم سے قے کے ذریعہ صاف کر دیا جائے۔

کیونکہ اس میں سرارہ تھوڑا آجاتا ہے۔ ایسا کرنا اس لئے ضروری ہے کہ معدہ کے اندر کوئی بے چینی

پیدا نہ ہو۔ قے ہر ماہ و دن مسلسل کی جائے۔ زیادہ قے کرنا معدہ کے لئے مضر ہے اس کی وجہ سے معدہ

فضلات کی آماجگاہ بن جاتا ہے کیونکہ فضلات فنا ہوں گے تو معدہ کے اندر تالیوں سے دیگر فضلات کا

انصباب لازماً ہوگا۔ (حمین)

یہ محل نظر ہے۔ دیکھئے باب الاستغراغات۔

غذا قبول نہ کرنے والے معدہ کا نسخہ

ہند۔ پیدستر ساڑھے ۳ گرام، قط شیریں ساڑھے ۳ گرام، مر ساڑھے ۳ گرام، منبل الطیب

ساڑھے ۳ گرام، فغل سیاہ، فغل سفید ساڑھے ۳ گرام، دار چینی ساڑھے ۳ گرام، قے ساڑھے ۳ گرام،

افیون ساڑھے ۳ گرام، سلیمہ ۳ گرام، تر کوثر اب ریحانی میں اور اسی طرح فیون کو بھی بھگو دیں۔

پھر پیس لینے کے بعد تمام دواؤں کو شہد میں کٹی کر لیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام۔ (قربادین)

جسے اپنی صحت کی حفاظت مقصود ہو وہ معدہ کے اندر غذا کو فاسد ہونے سے بچائے۔ ہضم کا

عمل دراصل معدہ کے زیریں حصوں میں ہوتا ہے۔ غذا فاسد اس لئے ہوتی ہے کہ معدہ کے اس

کوش میں یا باہر کوئی بیماری ہوتی ہے۔ معدہ کی بیماری سوء مزاج، ورم، غیرہ یا باغلم اور رادی خاہوں کی

وجہ سے ہوتی ہے جو معدہ کے اندر جمع ہو کر جرم معدہ سے چٹ جاتی ہیں۔ ورم لعمونی، ذہید، صلب

یا دیگر نوعیت کے چھڑوں اور زخموں کی شکل میں ہوتا ہے۔ یہ وہی یا اندرونی ہوں گے۔ یا غیند کی

وجہ سے ہوں گے یا غذائی، کمیت یا مدت پریمی سے ہوں گے۔ دخانی ذکاریں یا اسی قسم کی دیگر ذکاریوں کا

سبب حرارت ہوتی ہے کیونکہ حرارت ایک قسم کے تحفن کا کام ہے کیونکہ کوئی بھی کھانا جو زیادہ گرم

نہیں ہوتا وہ متعفن نہیں ہوتا۔

گرم مزاج کے غلبہ میں پیاس اور باریک بخار ہوتا ہے۔ سوء مزاج بارد کی وجہ سے ہاضمہ

خراب ہوتا ہے تو نہ پیاس کا احساس ہوتا ہے نہ بخار ہوتا ہے۔ غذا بحال باقی رہتی ہے۔ معدہ کے اندر تغیر نہ ڈکاروں میں ہوتا ہے نہ قے میں یہ مزاج بارد کی انتہا ہے۔ مزاج کے اندر برودت کم ہو حتیٰ کہ غذاؤں پر اثر انداز ہو مگر اس حد تک اثر انداز نہ ہو کہ عمل ہضم مکمل ہو سکے تو لی جانے والی غذا میں اگر برودت کی جانب مائل یا دونوں قائل کیفیتوں کے درمیان معتدل ہوں تو ڈکاریں ترش آئیں گی، غذاؤں کا مزاج گرم ہو اور طبقات نفخ ہوں تو ان سے غلیظ بخاری قسم کی ریاہ بنے گی۔ سوہ مزاج حار یا بارد کی وجہ سے ہاضمہ پر آفت آجاتی ہے تو ہضم کا عمل تیزی سے برباد ہو جاتا ہے۔ اس کا علاج زیادہ آسان ہے۔ کیونکہ طاقتور کیفیتوں کے ذریعہ معدہ کی اصلاح ہو جائے گی۔ سوہ مزاج رطب یا یابس کی وجہ سے ہاضمہ پر آفت آتی ہے تو ہاضمہ بڑی دیر میں خراب ہوتا ہے۔ اس کی اصلاح بھی اسی طرح دشوار ہوتی ہے کیونکہ اس کا علاج کمزور کیفیتوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔ بالخصوص جبکہ ترطیب کی ضرورت ہوتی ہے۔

جس زمانہ میں سوہ مزاج بارد و سوہ مزاج حار کا ازالہ ہوتا ہے وہ برابر ہے، خطرہ کسی میں بھی نہیں ہے کیونکہ تہریہ کی ضرورت ہوتی ہے اور معدہ کے ہمسایہ کوئی عضو سرد یا کمزور ہوتا ہے تو برودت یہو نچانے والی چیزوں سے کوئی بڑا نقصان پہونچے بغیر نہیں رہ سکتا۔ سوہ مزاج رطب و یابس میں خطرہ غیر مساوی ہوتا ہے کیونکہ جس زمانہ میں سوہ مزاج یابس کا علاج کیا جاتا ہے وہ اس زمانہ سے کئی گنا زیادہ ہوتا ہے جس میں سوہ مزاج رطب کا علاج ہوتا ہے۔ ان دونوں مزاجوں کے اندر زیادتی ہوتی ہے تو رطب کا انجام استسقاء اور یابس کا ذیول (لاخری) ہوتا ہے۔ البتہ معدہ کے اندر گرم قساد یہو نچنے سے پہلے ان دونوں بیماریوں میں ہاضمہ جاتا رہتا ہے۔ (حشین)

لہذا ایسی صورت میں دونوں ملاحظہ ہیں۔ (مؤلف)

خارج سے غلطی، سکون اور حرکت پیدا کرنے میں غلطی کرنے ہوتی ہے۔ مثلاً آدمی زیادہ یا کم سو تا شروع کر دے یا ناوقت سوئے۔ یا ریاضت غذا لینے کے بعد کرے، یا لم زیادہ کرے۔ یا ریاضت سے ذرا پہلے یا آرام سے پہلے ترک ریاضت کے وقت غذا لے۔ یا معدہ کو بری طرح بھرنے سے پہلے غذاؤں کی مقدار میں خرابی پیدا کرے۔ یا غذا کی کیفیت خراب کرے۔ مثلاً بچہ گرم یا بچہ سرد غذا یا غلیظ کیسی غذا استعمال کرے۔ یا غذا کے اندر بدترتیبی پیدا کرے۔ مثلاً بطنی البھضم غذا لینے کے بعد سریع البھضم غذا لینے لگے۔ یا غذا ناوقت استعمال کرے۔ مثلاً پہلی غذا کے ہضم ہونے سے پہلے یا حرکت و ریاضت سے قبل کھانا کھائے۔

گرم اور حرارت پیدا کرنے والی نیز دھانی اور بھنی ہوئی غذا میں ڈکاروں کو دھانی بناتی ہیں۔

تجویف معدہ کے اندر صفراوی خلط موجود ہو یا سوء مزاج معدہ حار و بارد ہو تو ڈکاریں ترش ہو جاتی ہیں۔
 دھانی ڈکاریں دیکھیں جن کا باعث غذاؤں کا مزاج نہ ہو تو اس کی وجہ پھر معدہ کی حرارت
 ہوگی۔ ڈکاریں ترش ہوں مگر باعث سرد غذا نہیں نہ ہوں تو وجہ معدہ کی برودت ہوگی مگر یہ واضح نہ
 ہوگا کہ حرارت یا برودت سوء مزاج معدہ بن گئی ہے یا کوئی خلط ہے جو فصائے معدہ کے اندر آ رہی
 ہے۔ لہذا جانچ کر لیں وہ اس طرح کہ مریض کو مخالف غذائیں دیں۔ مثلاً جس مریض کے معدہ میں
 کھانا فاسد ہو کر دھانیت اختیار کر لیتا ہو اسے جو کھلائیں اور جس کی غذا ترشی میں تبدیل ہو جاتی ہو اسے
 شہد وغیرہ دیں۔ اس کے باوجود ڈکاریں کی خیانت بحال باقی رہتی ہو تو سبب غذا نہیں نہ ہوں گی۔ اب
 اگر یہ معلوم کرنا چاہیں کہ وجہ سوء مزاج معدہ ہے تو تجویف معدہ کی کوئی خلط تو یہ دیکھیں کہ براز میں
 صفراء خارج ہو رہا ہے یا نفم کیونکہ خلط تجویف معدہ کے اندر ہی ہوتی ہے۔ قے کے ذریعہ اس کا فیصلہ
 واضح ہو سکتا ہے مگر جس مریض کے لئے قے کرنا دشوار ہو اسے قے کرنا ضروری نہیں ہے۔ غذاؤں
 کی وجہ سے کسی خلط کا رنگ آگیا ہو تو اس کا سبب مزاج معدہ کا فساد یا کوئی ایسی خلط ہوگی جو معدہ کے
 اندر چپکی ہوئی اور اس کے طبقات کے اندر سرایت کئے ہوئے ہے یہ خلط گرم ہے تو اسکی علامت یہ
 ہے کہ پیاس لگے گی۔ سرد ہے تو کیفیت برعکس ہوگی۔ (حنین)

حنین کی تحریر میں کوئی مثال نہیں دی گئی ہے چاہے کتنا ہے کہ معدہ میں جو خلط سرایت
 کئے ہوگی اس میں اازنا، متلی اور قے کے اندر دشواری ہوگی اور جو خلط تیرتی ہوگی اس میں متلی اور قے
 دونوں ہوں گی۔ (مؤلف)

معدہ کے اندر خلط کبھی جرم معدہ میں سرایت کئے ہوئے ہوتی ہے یا طبقات معدہ کے ساتھ
 چپکی ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں اس خلط سے غذا نہیں رہتلیں ہو کر خارج نہ ہوں گی اس حالت میں اور
 سوء مزاج کے مابین فرق یہ ہے کہ سوء مزاج میں متلی ہوگی اور پہلی حالت میں متلی نہ ہوگی، ہاضمہ
 خراب، جگر اور تلی کی خرابی سے بھی ہوتا ہے۔ لہذا تشویش کریں اور دیکھیں یہ دہریہ کیسی ہے، گرم
 ہے یا سرد۔ خلط حار کی علامات میں پیاس اور بارد میں برعکس علامت ہوگی۔ (حنین)

سوء ہضم کے پچھ دوسرے اسباب بھی ہیں۔ مثلاً آب و ہوا، حمام، مشروب کی کمی، کثرت
 سے خون کا خارج ہونا، جماع، ذہنی افکار، اور سبب کی دریافت میں کمی، سبب سوء مزاج حار ہو تو اسے
 سرد کریں، اسی طرح برعکس حالت میں برعکس عمل کریں فوری فائدہ ہوگا۔ علاج سے فائدہ ہو تو اس
 کا مطلب یہ ہے کہ قیاس آرائی درست ہے۔ (مؤلف)

جن چیزوں کے ذریعہ خلط بار دیا سو، مزاج بار د کا علاج ہوتا ہے وہیں فدا فلی وغیرہ اور خاص شراب خلط حار کا علاج شربت القسطنین اور لیاریٹ فیکر اس کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ اس کے ذریعہ فائدہ ہو رہا ہے تو تشخیص صحیح ہے لہذا طریقہ علاج اختیار کریں، بیماری بالکل جاتی رہے گی۔ (حنین)

ایسا ہی سو، مزاج غیر مادی کا حال بھی ہے۔ (مولف)

دواؤں کے استعمال سے کوئی نقصان نہ ہو، بچے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تشخیص خلط ہے۔ غذائیں ایسی ہوں کہ نہ فاسد ہوتی ہوں نہ تبدیل ہوتی ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ معدہ ہیچہ کمزور ہو چکا ہے اس طرح کی حالت کبھی کثرت غذا، غذا کے اندر شدت قبضیت یا اسکی خلط سے بھی ہوتی ہے۔ اگر ایسی کوئی وجہ نہ ہو تو مزاج معدہ کا حد درجہ کمزور ہوتا ہی سبب ہے۔

جس شخص کا مزاج معدہ آتش ہو تو اس کے اندر گوشت م ہوتا ہے کیونکہ خون م بنتا ہے اور خراب بنتا ہے۔ غذا جگر کو مہو ہوتی ہے جو فاسد ہو جانے کے بعد بدبودار تیز قسم کا خون بناتی ہے اس سے اعضاء کو بہت کم غذائیت حاصل ہوتی ہے کیونکہ سو، مزاج کی وجہ سے اعضاء کو کراہیت ہوتی ہے۔ (حنین)

یہ بات اس وقت ہوتی ہے جب مزاج بن گیا ہو، مزاج اصلی ہو تو یہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی کیونکہ ایسی صورت میں گوشت کا مزاج، معدہ کے مزاج کی جانب مائل ہوتا ہے۔ (مولف)

مذکورہ مریضوں کی فصد کھولی جائے تو نکلنے والا خون خراب رنگ اور خراب کیفیت کا حامل ہوگا جسم کمزور و نحیف اور رگوں سے کثرت خون کے باعث ادرار ہوگا کیونکہ گوشت خون سے مہی غذا لیتے ہیں۔ (حنین)

ایسے مریضوں کا علاج ایسی سرد غذاؤں سے کیا جائے گا جو، خائیت میں تبدیل نہ ہوتی ہوں اور مشکل سے فاسد ہوتی ہوں۔ معدہ کے اندر جا کر یہ معتدل ہو جاتی ہیں، کچھ لوگ ایسے ہیں جو چٹائی پھیلیوں کو ہضم کرنے کے مقابلہ میں کائے کا گوشت اچھی طرح ہضم کر لیتے ہیں مذکورہ کیفیت اگر فقط سو، مزاج کی پیہ اوار ہے تو قبل از غذا بار و مشروبات مثلاً شربت سیب وغیرہ دیئے جائیں گے اس کے بعد غذا ترش اور ایسی دی جائے گی جو فساد سے دور ہو کیونکہ معدہ کے اندر فساد غذا ہی د خائیت پیدا کرتی ہے۔

غذا پر معدہ کی گرفت کمزور اور ہیچہ خراب ہو تو اس سے قراقر پیدا ہوتا ہے کبھی قلع بھی ہو جاتا ہے گرفت معدہ ہو مگر گرفت مدت ضرورت سے کم ہو تو اس سے ہضم میں کمی واقع ہوتی ہے، اس کے نتیجہ میں غذا خارج ہو جاتی ہے براز نرم ہوتا ہے، جگر کو مہو ہونے والا جو ہر کم ہوتا ہے، براز میں

لازمًا بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔ کبھی اس کیفیت کے ساتھ سوزش یا نفخ پیدا ہو جاتا ہے۔

کبھی غذا پر معدہ کی گرفت تو مکمل ہوتی ہے مگر ساتھ میں ریشہ ہوتا ہے۔ علت یہ ہے کہ غذا کے بعد نہ قراقرپ پیدا ہو گا نہ نفخ اور نہ ہچک۔ مگر مریض بوجھ کے نیچے جانے اور ڈکار کا خواہشمند ہو گا۔ اور ناقابل بیان حد تک تنگی محسوس کرے گا۔ قوت مغیرہ کا فعل جاتا رہتا ہے یا فاسد ہو جاتا ہے جاتے رہنے کی ضرورت میں غذا جوں ہی لی جاتی ہے خارج ہو جاتی ہے اور فاسد ہونے کی صورت میں غذا اثرشی، دُخانیت اور بدبو میں تبدیل ہو جاتی ہے قوت دفعہ کا فعل جاتا رہتا ہے جیسا کہ ایلاؤس کی حالت میں ہوتا ہے یا اس کا فعل کم ہو جاتا ہے جیسا کہ فضلہ کے لٹکنے میں دیر ہوتی ہے۔ غیر معروف قسم کا تغیر ہوتا ہے، چنانچہ نفخ سے بہت پہلے یا بہت بعد میں طبیعت فضلہ کا اخراج کرنے لگتی ہے۔ معدہ کے اندر نفخ کمزور حرارت کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے چنانچہ اخلاط معدہ پر حرارت کا عمل کمزور ہوتا ہے اس قسم کی غذاؤں سے ریاں کا حال وہی ہوتا ہے جو نفخ کا ہوتا ہے۔

کبھی معدہ کی حرارت طاقتور ہوتی ہے کیونکہ نفخ تو غاغ غذاؤں سے پیدا ہوتا ہے مگر ایسی حالت میں نفخ غلیظ اور رکابو نہیں ہوتا بلکہ لطیف ہوتا ہے اور ایک یا دو ڈکاروں کے ذریعہ جاتا رہتا ہے۔ کبھی اس کا استفرار نیچے سے ہو جاتا ہے پہلی حالت کا علاج ملطف ادویات سے کریں، معدہ پر روغن کی ماس کرکریں جس کے اندر نانخواہ، زیرہ اور کاشم جوش دے لی گئی ہو۔ ضرورت ہو تو حقنہ بھی دیں۔ نفخ غلیظ ہو تو روغن کے اندر سداب اور حب النار جوش دیں۔ اور اس کے اندر زیتون اور روغن غار شامل کر کے حقنہ دیں۔ (حسین)

کسی پی جانے والی دوا کا تذکرہ نہیں کیا ہے کیونکہ اس سے اندیشہ ہے کہ خونت پیدا کرنے والی دوا زیادہ ریاں پیدا کرے گی۔ یہ محل نظر ہے۔ (مؤلف)

درد کی شدت سے بھی ورم ہو جاتا ہے ایسی حالت کے اندر ملطف تر کر کے پیہ بٹا اور پیہ مرغ جیسی مسکن دوائیں دیں، یہ دوا میں شدید دردوں کے اندروں جاتی ہیں، ہلکے دردوں میں جوارس کے ذریعہ تکمیل کریں۔ چھوٹے سے شدید دردوں میں سکون ہوتا ہے۔ چند بید ستر کو طے ہوئے (Mixed) سرکہ کے ہمراہ چٹا یا زیت عقیق کے ہمراہ اس کا ضاد استعمال کرنا اس درد کے اندر مفید ہے جس کا قلیل ہونا دشوار ہوتا ہے شکم کے مروڑ میں تو بے انتہا فائدہ ہوتا ہے۔ زراوند طویل ان دردوں کے اندر مفید ہے جو شکم کے اندر کسی سدہ یا غلیظ ریاں کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں معدہ کے اندر نفخ اور تناؤ پیدا ہو تو ۸ گرام جعد و جوش دیکر پلائیں یا قوتی شہری کے جو شہدہ میں تھوڑی شہد ملا کر پلائیں۔

معدہ کے اندر ریاں غلیظ یا برووت کی وجہ سے درد ہو تو زیادہ تر خاص شراب سے سکون

ہو جاتا ہے۔ درد کا حصہ ساکن ہو جاتا ہے، مریض سو جاتا ہے سو کر اٹھتا ہے تو بالکل مستحیاب ہو جاتا ہے شراب تھوڑی غذا لینے کے بعد پی جائے۔ معدہ کے اندر صفراوی یا بلغمی اخلاط جمع ہوں تو قے کرنے کا حکم دیں قے کرنے کے بعد معدہ کے اوپر خوشبودار قابض ادویات کا شمار رکھیں اور ایسی غذائیں دیں جو عمدہ طور پر ہضم ہوتی ہوں، مشکل سے فاسد ہوتی ہوں اور جن کے اندر تھوڑی قبضیت ہو اسکی علامات بیان کی جائیں گی۔ کسی شخص کو کثیر غذا کھانوں سے متلی ہو جاتی ہو تو اسے لینے پر مجبور کرنے پر اسے شدید متلی ہونے لگے گی۔ اس کے لئے چہ پری غذا لینا ممکن ہوتا ہے، اس سے نفع معدہ کے اندر تناؤ اور متلی بھی ہوتی ہے۔ ذکر آنے سے آرام ملتا ہے۔ کھانا زیادہ تر فاسد ہو کر ترشی میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت کے اندر معدہ میں بلغم جمع ہو جاتا ہے، جس قدر بلغم یہاں رکتا ہے اس قدر اس کے اندر لزوجت (لُسی) پیدا ہو جاتی ہے۔ قے ہو جانے کے بعد تمام تکلیفوں کے اندر سکون ہو جاتا ہے۔

مہینہ میں ایک یا دو بار گرم چہ پرے کھانوں کے ذریعہ قے کرنے کا حکم دیگر بزرگان قدیم نے عمدہ راہ دکھائی ہے۔ اس سے معدہ بلغم سے صاف ہو جاتا ہے۔ یہ معدہ کے زیریں حصوں کے دوروں کا بیان تھا فم معدہ میں کھانا ادا پر جانے اور سستی سے نیچے اترنے کی کیفیت لاحق ہوتی ہے یعنی زوال اشتہا ہو جاتا ہے۔ تھوڑی دیر کے لئے بھی مریض غذا میں نہیں لیتا تو متلی اور ابکیاں آنے لگتی ہیں۔ جلد ماکول و مشروب نہ لے تو کبھی صرع تشنج اور متلی لاحق ہونے لگتی ہے۔ فم معدہ کی بدولت، اشتراک کے باعث مائتولیا، صرع اور نگاہ میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے، یہ خرابی بالکل زوال لہاء کے اعراض جیسی ہوتی ہے۔ نیز درد سر اور دیگر امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔ البتہ اکثر خاص طور پر زوال اشتہا، بری خوابشات، متلی، خفقان، ہچکی، کثرت اشتہا اور غذا تیرنے کی حالت پیدا ہوتی ہے۔ معدہ کے اندر کوئی سرد خلط جمع ہو جاتی ہے تو اشتہا میں بیجان پیدا ہو جاتا ہے۔ صفراوی خلط یا غلیظ بلغم جمع ہو جاتا ہے تو شراب کی خواہش ابھرتی ہے کیونکہ معدہ ان دونوں باتوں سے سلک ہو جاتا ہے۔

(حنین)

خلط بلغمی ہوتی ہے تو آب گرم سے پیاس کے اندر سکون ہو جاتا ہے صفراوی ہوتی ہے تو گرم پانی سے پیاس میں بیجان ہوتا ہے اور مریض سرد چیزوں کا مشق ہوتا ہے۔ اس کی دوسری علامات بھی ہیں، (مؤلف)

بھوک کے زائل ہونے کا باعث حرارت کی زیادتی ہے بے خوابی سے چونکہ جسم بہ کثرت تحلیل ہوتا ہے اس لئے اشتہا میں بیجان پیدا ہوتا ہے جس بے خوابی کے اندر مریض چت لینا ہوتا ہے

تاہم غینہ نہیں آتی اس میں قوت تحلیل ہوتی ہے اشتہا اور ہضم کم ہوتا ہے نیز تمام طبعی افعال کم ہو جاتے ہیں، حتیٰ کہ تھوڑی گہری غینہ کے مقابلہ میں بھی زیادہ کم ہو جاتے ہیں۔ ہم کلیہ زوال اشتہا اور خراب چیزوں کی خواہش کا تذکرہ ایک باب کے اندر کر چکے ہیں۔ یہ سب معدہ کے امراض ہیں۔ انہی امراض میں ان کا ذکر پہلے ہوتا ہے زوال اشتہا، آلات اشتہا کے اندر ردی اخلاط کے اجتماع یا شہوانی طاقت کے کمزور ہو جانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (حسین)

بشرطیکہ سوء مزاج حار کی علامت مٹی ہو۔ اخلاط ردیہ کی وجہ سے لاحق ہونے والے زوال اشتہا کا علاج گرم غذاؤں کے ذریعہ کریں، اخلاط ردیہ کا استفرغ قے اور مسال کے ذریعہ بھی کیا جاسکتا ہے، اس کے بعد ان اخلاط کی کیفیت کی اصلاح اور تبدیل کریں۔ شہوانی قوت کی کمزوری کا علاج اصلاح جگر کے ذریعہ کریں (مؤلف)

زوال اشتہا تمام مزمن بیماریوں کے اندر ردی ہوتا ہے بالخصوص خونی دستوں کے اندر، کیونکہ یہ کثرت رطوبت کی وجہ سے خون فم معدہ میں جمع ہو جاتا ہے، جس سے اشتہا زائل ہو جاتی ہے۔ لہذا لازماً زوال اشتہا قوت کی موت کا باعث بنتا ہے۔ فم معدہ کے اندر کبھی خفقان ہو جاتا ہے اس کا تذکرہ ہم باب الخفقان میں کریں گے۔ فم معدہ کے اندر کبھی غذا بہ کثرت ڈکاروں کی وجہ سے جمع ہو جاتی ہے چنانچہ سوء ہضم کا باعث بنتی ہے۔ ایسی حالت میں سکون نہ ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اخلاط ردیہ سے فم معدہ کے اندر پیدا ہونے والے تمام دردوں میں ان دواؤں سے نفع ہوتا ہے جو صبر کے ہر اوتار کی جاتی ہیں۔ قابض پیریں۔ یخد معطر ہوتی ہیں معدہ کے اندر بہ کثرت رقیق، ردی المزاج رطوبتوں کا اجتماع ہوتا ہے تو تکلیف رطوبتوں کے مقدار کی وجہ سے ہوتی ہے۔ یہ رطوبتیں فم معدہ کو غرق کر دیتی ہیں اور اسے جو ہڑ کے مانند بنا دیتی ہیں۔ ایسی حالت کے اندر قابض دوائیں اور غذائیں سب یخد مفید ہوتی ہیں۔ کیونکہ ان سے عضو بیمار کو طاقت ملتی ہے۔ جیسا کہ رطوبت سے مسترخی جو زوال کو قوت حاصل ہوتی ہے۔ اس بیماری کا علاج معدہ کی دیگر بیماریوں کے مقابلہ میں زیادہ آسان ہوتا ہے۔ یہ رطوبت جرم معدہ کے ساتھ چسپلی ہوتی ہے بایں ہمہ اس کے اندر کسی قدر گاڑھا پن بھی ہو تو قابض دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان دواؤں کے ساتھ ملطف دوائیں بھی شامل کر دیتے ہیں۔ برودت ہو تو قابض دواؤں کے ہر اوتار کچھ گرم چیزیں بھی شامل کریں۔ اسکی سب سے مستخرج علامت زوال اشتہا ہے۔ بعض لوگوں کو یہ پیش آتا ہے کہ کھاتے ہیں تو خود سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ زیادہ حرکت کریں گے تو فوراً قے ہو جائے گی۔ یہ باب خراب رطوبت کی وجہ سے ہوتی ہے جو فم معدہ کو بھگودیتی ہے یا معدہ کی کمزوری کی وجہ سے ہوتی ہے۔ خراب رطوبت کی وجہ سے ہو تو حار ضد

غذا نہ لینے کی صورت میں بھی باقی رہے گا۔ ان تمام قابض غذاؤں اور دواؤں سے اجتناب کریں جن کے اندر مسکن اور مختلف چیزیں شامل ہوں۔ معدہ کو حار ض ہونے والی اکثر بیماریاں چونکہ رطوبتوں سے پیدا ہوتی ہیں اس لئے قابض چیزیں زیادہ مفید ہوتی ہیں۔ بالعموم ان کے اندر برودت ہوتی ہے جس کے لئے ساتھ میں مسکن دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تجربہ سے جو دوا میں معدہ کے لئے اکثر مفید ہوتی ہیں وہ مسکن اور قابض ادویات کا مرکب ہوتی ہیں۔

نم معدہ میں ورم حار پیدا ہو جائے تو قابض دوائیں استعمال کریں کیونکہ محلل ادویات تنہا طاقت کو تحلیل کر کے ہر باد کر دیتی ہیں۔ لہذا سب سے زیادہ موافق مثلاً وہ ہوتے ہیں جو صبر، مصطکی اور روغن نار دین سے تیار کئے جاتے ہیں، کبھی ان کے اندر حسب ضرورت عصارہ حصرم اور افسستین کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ یہ اور ام طویل المدت ہو جائیں تو خوشبودار مرکب اور محلل دوائیں استعمال کریں۔ مثلاً ناخوت سے تیار کردہ دوا۔ اس دوا کے تمام مرکبات مراق کے مزمن اور م میں مفید ہوتے ہیں۔

قرص گلاب قے و پیاس کی مسکن اور سوء مزاج رطب معدہ میں مفید ہے۔ کلرخ تازہ ۷۷ گرام، اصل اسوس چار، سمنل حندی ایک، شراب شیریں میں گوندہ لیں اور آب سرد کے ہمراہ نوش کریں۔ زہان کے نیچے بھی رکھی جاتی ہے۔

غذا کی قے، شدید متلی اور نفخ کے لئے مفید اقراص:

تتم کرفس چھ افسستین چار، مصطکی چار، فلفل دو، مردو، افیون دو، دار چینی چھ، چند بید ستر دو، قرص جو وزن ساڑھے ۴ گرام، پانی میں گوندہ کر بٹا میں۔ ایک بار ۳۶ گرام (Mixed) شراب کے ہمراہ استعمال کریں۔

دینہ میں بیحد مفید ہے۔ عمدہ، محلل وغیرہ زیادہ اور گازحاضما تیار کرنا چاہیں تو مذکورہ نسخہ استعمال کریں۔

درا معدہ کی وجہ سے غذا معدہ کے اندر نہ رہتی ہو تو حسب ذیل علاج کریں۔ زردی بیضہ سرخ بہنی ہوئی۔ شہد ایک پیچہ، مصطکی ۵۰۰ ملی گرام سے ۲ گرام تک۔

مصطکی کو اچھی طرح پس لیں اور زردی بیضہ میں شامل کریں اور شہد کے ساتھ سب کو انڈے کے چمکے کے اندر رکھیں اور گرم راتھ پر بھونیں ایک لکڑی کے ذریعہ اسے حرکت دیتے رہیں۔ تین دن کھائیں۔

درد معدہ کی وجہ سے کھانا قے ہو جائے تو قے میں کر اس کے اوپر تھوڑا شربت آس
پکائیں اور گوندہ کر اس میں شراب اور تھوڑی ہمد شامل کریں۔ کتاب الیامر کو دوبارہ دیکھ لیں
کیونکہ یہ تمام دوائیں اسی سے منتخب کردہ ہیں، ہو سکتا ہے کوئی دوا اپنی جہت کے مطابق مل جائے
کیونکہ یہ بیماری سرد ہوتی ہے یہی بیماری علی مؤذن کو ہوئی تھی۔

متلی ہوتی ہو مگر قے میں دشواری ہو اس کے لئے مفید دوا:

دحتیا حنک، سداب حنک، ہم وزن، Mixed شراب کے ہمراہ نوش کریں۔ ساتھ میں
سوزش ہو تو آب سرد کے ہمراہ استعمال کریں۔

مفید دوا جو ہضم میں مدد دیتی ہے اور ڈکاریں لاتی ہے:

تخ سوسن آسمانجونی، ۳۳ گرام، مصطفیٰ ۳۳ گرام، زیرہ ۳۳ گرام، البصل میں جوش دیں
اور استعمال کریں۔

دیگر ادویہ جو ڈکاریں لاتی ہیں:

زیرہ، قنصل، تھوڑی سداب سرکہ میں شامل کریں اور خوب پختہ کر کے بطور سالن استعمال
کریں۔

دیگر ادویہ جو کھانا قے ہو جانے میں مفید ہیں:

تخم کر فس ۱۶، انیسون ۱۶، فستقین ۶، مرہ ۶ گرام، قرص بنائیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۴ گرام
ہمراہ آب سرد۔ (حنین)

سرد پانی پینے سے شراب کے مقابلہ میں اشتہا زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ سرد آب و ہوا معدے کے
لئے زیادہ دگر ہوتی ہے۔ (ردفس)

حمیات میں ابن ماسویہ کے بیان کے مطابق ایجاد کردہ نسخہ:

جتلائے بخار اور ساقط الاشتہا مریضوں کے لئے جوارش:

یہی اور سیب کے تراشوں کو سرکہ میں ڈبو کر جوش دیں حتیٰ کہ پختہ ہو کر سرخ ہو جائیں پھر
انہیں کوٹ کر نچوڑ لیں اور اس کے اوپر سرکہ کا تہ حصہ قصب کی ہمد شامل کر کے جوش دیں حتیٰ کہ

گاڑھا ہو کر جتنا شروع ہو جائے، پھر اس پر ۷۰ گرام عود، ۷۰ گرام مصطلی جو تھوڑے پانی میں حل کر لی گئی ہو، اور ۲۰۰ گرام عرق گلاب ڈالیں اور سب کو اس حد تک جوش دیں کہ گاڑھاپن آجائے۔ حیرت انگیز نسخہ ہے، بخار کو زائل کر دے گا۔ عود، مصطلی، اور ساڑھے ۸ گرام عود قر نقل کو ریشتی کپڑے سے چھان لینا اور کسی صاف ہاون کے اندر عرق گلاب کے ہمراہ اسقدر پیس لینا ضروری ہے کہ تحلیل ہو جائیں جو حصہ حل ہوتا جائے یکے بعد دیگرے کسی تانبے کے برتن میں اندیل لیں، پھر اس قدر جوش دیں کہ گاڑھاپن آجائے۔ یہ حیرت انگیز رب تیار ہو گا، اشتھا کو کھولتا اور قے کو سکون دیتا ہے۔

(مؤلف)

معدہ کے اندر درم ہو تو عرق عنب، مغلب اور عرق کاسنی۔ ۶۸-۶۸ گرام، لب خیار شہزاد ساڑھے ۱۰ گرام، روغن کدو روغن بادام شیریں ۷۰ گرام پلائیں اور بنفہ عظمی، بابونہ، بنفشہ خشک، آرد جو عظمی، اصل السوس، ناخوند، موم، روغن بنفشہ، سب کو یکجا کرے بطور ضہاء استعمال کریں۔ شکم نرم ہو تو ضہاء رکھنے میں غلٹ نہ کریں۔ پہلے شکم کو روکیں پھر ضہاء کے ذریعہ علاج کریں۔ (ابن ماسویہ)

ایک نوجوان کو شدید درد تھا، حتیٰ کہ بیہوش اور عرق آلود ہو جاتا تھا میں نے اسے قے اور اسہال کا حکم دیا۔ پھر نرم مقوی غذائیں دیں تاکہ اس کے ساتھ خلط مل جل جائے۔ خرابی کی اصلاح ہو جائے، پھر ان غذاؤں کی اعانت علاج کے ذریعہ ہوئی چنانچہ مریض مستعیاب ہو گیا۔ (فیلفر یوس)

خلط معدہ کے اندر محبوس ہو، چپکی نہ ہونہ ہی طبقات معدہ کے اندر ڈوبی ہوئی ہو تو کہا گیا ہے کہ یہ خلط تیرتی ہوتی ہے۔ مزاج حار معدہ کے فساد سے بہ کثرت پیاس اور التهاب لاحق ہوتا ہے۔ سرد چیزوں کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے، گرم چیزوں سے تکلیف ہوتی ہے، یہی حالت کبھی اسوقت بھی ہوتی ہے جب سوء مزاج مادی ہوتا ہے۔ (ابن سرائیون)

فرق و امتیاز قائم کرنا لازم ہے (مؤلف)

خلط مادی ہو تو سب سے پہلے قے یا اسہال جو بھی مریض کے لئے آسان ہو، کے ذریعہ معیہ کریں، مسہل ایسی دواؤں کے ذریعہ دیں جو نرمی سے صفراء کو اس طرح خارج کر دے کہ بخونت پیدا نہ ہو۔ مثلاً افسستین، شاحترہ اجاص (آلو بخارا) اور تمر ہندی کا جو شانہ بار بار دیں حتیٰ کہ خلط کا تنقید ہو جائے غذا میں چوزے دیں کیونکہ اس سے معدہ کا التهاب جاتا رہتا ہے نیز حصرم اور ساق بھی دیں معدہ کی طرف صفراء کا انصباب جگر سے ہو رہا ہو تو قصد کھولیں پھر حلیہ و سقمونیا کے ہمراہ ماء الحجن پلائیں اور کھانے میں بجمد سرد ترش غذائیں دیں۔ فساد مزاج غیر مادی ہو تو گائے کا دہی اور طباشیر، صندل کلہر خ، اور کافور کے قرص دیں، معدہ کے اوپر سرد کرنے والے ضہاء رکھیں۔ مزاج بارد کے



فساد میں تریاق ساڑھے ۳ کرام، پرانی شراب کے ہر لویا بھر نیا، میہ کے ہر لویا مصالحہ جات کے ساتھ تیار کی ہوئی شراب یا آب مصطفیٰ، سنبل و لوزخ کے ہر لویا میرد سیا، اور دوا المسک تلخ دیں۔ سردیادہ موجود ہو تو قاطع ادویات کے بعد قئے، جب صبر اور حب افادیا کے ذریعہ سقیمہ کریں، اس کے بعد زیرہ، فلافل، اور زنجبیل مربی اور غذا میں گرم چیزیں دیں۔ قرص ورد پر مصطفیٰ اور کچی عود شامل کر لینا مفید ہے۔ اسے انیسون کے جو شاندہ کے ہر لویا استعمال کریں پرانی اور مصالحہ جات ملی ہوئی شراب اور مصالحہ جات کے ہمراہ شہد پھیں۔ معدہ پر میسون، سک، عود، مصطفیٰ اور قسط وغیرہ کا ضاد رکھیں۔
 نم معدہ مری سے زیادہ حساس ہوتا ہے۔ (ابن سرائیون)

ورم حار معدہ:

ممکن ہو تو پہلے قصد کھولیں پھر مبرد دواؤں کا ضاد رکھیں۔ ان دواؤں کے ساتھ قابض اور خوشبودار چیزیں شامل کریں اس کے بعد عرق عنب المصلب، عرق کاسنی اور خیار شہزاد توین دن تک پلائیں بشرطیکہ طبیعت کے اندر خشکی موجود ہو، آٹھویں دن اس میں تھوڑا عرق کر فس، عرق بادیان اور ۲ کرام قرص ورد کا اضافہ کریں، حرارت پھر بھی باقی رہے تو عرق عنب المصلب اور عرق کاسنی مسلسل لیتے رہیں اور بقیہ ترک کر دیں حتیٰ کہ حرارت میں انحطاط آجائے۔ انحطاط آ جانے کے بعد اس میں تھوڑا عصارۃ افسنتین اور مصطفیٰ شامل کر لیں۔ غذا پہلے ہفتہ میں اور انحطاط کے وقت تک ماش، بخوا، سرد سبزیوں، شربت گلاب اور آب آلو بخارا دیں، انحطاط کے بعد سبزیوں پلائیں، التهاب جب تک موجود رہے عرق عنب المصلب، پوست کدو، خلاف کی شاخوں، بنفشہ، صندل اور گل سرخ کا ضاد رکھیں۔ انحطاط کے بعد بابونہ، ناخونہ، افسنتین سنبل، بیج قطفی اور زعفران کا ضاد استعمال کریں جالینوس فرماتے ہیں کہ لورام معدہ کے اندر میں صبر، مصطفیٰ، روغن نار دین، استعمال کرتا ہوں اور جب تک التهاب قئے اور دست رہتا ہے اس کے ساتھ عصارۃ صبرم شامل کرتا ہوں۔ ورم دیر تک باقی رہے تو ناخونہ کا ضاد استعمال کریں، یہ عمدہ ہوتا ہے۔

ہمیشہ مادہ پر نگاہ رکھیں۔ مادہ جگر وغیرہ سے معدہ کی جانب آرہا ہو تو اس پر توجہ دیں محض معدہ کے اندر بن رہا ہو تو اس کا خیال کریں۔ جگر سے آرہا ہو تو صفراء کا استفراغ کریں، جگر پر ضاد رکھیں اور اس کے مزاج کی اصلاح کریں معدہ کو طاقت نہ پہنچائیں کیونکہ اس سے ہمیں ہلاکت کا اندیشہ ہے۔ (ابن سرائیون)

للاعضاء الالهی کے دوسرے مقالہ میں ذیوفلیس، لٹو لیا کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ غذا

لینے کے بعد انہیں درد دل ہو جاتا مگر ہضم ہونے کے بعد سکون ہو جاتا تھا۔ علی مؤذن کو جسے یہی شکایت تھی میں نے دیکھا ہے اس کا مزاج سوداوی تھا، چنانچہ اسے یہ شکایت لاحق ہوئی علاج سودا کے استفراغ سے کریں۔ ایک اور شخص کو دیکھا کہ اسے درد معدہ اٹھتا تھا اور سکون کچھ کھاپی لینے کے بعد ہو جاتا تھا اس کے معدہ میں کوئی چیز آ رہی تھی۔ اس شخص کو تھوڑی شراب سے بھی سکون ہو جاتا تھا۔ اس پر غور کرنا ضروری ہے۔ (مؤلف)

کمزور معدہ سے غلیظ کھانے تو کیا لطیف غذاؤں بھی بچے نہیں اتر پاتیں۔ طاقتور معدہ میں ایسا نہیں ہوتا۔ اس سے مذکورہ غذاؤں بلکہ گوشت اور روئی بھی تیزی سے نیچے اتر جاتی ہیں۔ جن جانداروں کو زیادہ تر بھوک نہیں لگتی ان کے جگر کے اندر غذا کی کثرت ہوتی ہے۔ (جالینوس)

انیون اور اس نوعیت کی مخدر رات کے استعمال کے بعد ہاضمہ فاسد اور زائل ہو جاتا ہے البتہ اس کے ساتھ چند بید ستر وغیرہ جیسی گرم چیزیں شامل کر لی جائیں تو مضرت نہیں ہوتی۔ (جالینوس)

معدہ کے اندر اٹھانی کیفیت ہو تو سرد پانی کے پینے سے معدہ کو قوت پہنچتی ہے، ہاضمہ بہتر اور اشتھاعمدہ ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

میں نے بارہا ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جن کے معدہ کے اوپر غذا بوجھ بن گئی مگر جوں ہی انہوں نے ٹھنڈے مشروبات لئے غذا نیچے چلی گئی، نفخ شکم میں سکون ہوا، اور ہاضمہ بہتر رہا۔ (مؤلف)

کسی شخص کے اندر معدہ کی بیماری دیکھیں تو سب سے پہلے براز اور اشتھاکا معائنہ کریں۔ دونوں بہتر ہوں تو سمجھ لیں صحت قریب ہے۔ معدہ کی بیماریوں میں براز مختلف ہوتا ہے۔ صحتیابی کے بعد یہ نرم، اور متصل ہوتا ہے۔ بد صورت اور بیحد بد بودار نہیں ہوتا۔ بالکل اس جیسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ باب البراز میں اس کی صفت بیان کی گئی ہے میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ صبح کھانا کھاتا تو دس گھنٹوں یا اس سے کم مدت میں اسے درد اٹھتا۔ حتیٰ کہ سرکہ جیسی قے کرتا جس سے مٹی کھول اٹھتی۔ اس کے بعد درد میں سکون ہو جاتا میرے خیال میں یہ حالت معدہ کے اندر شدت بردت کی وجہ سے تھی اس کا علاج خالص شراب، معدہ کو گرمی پہنچانا، ضاد، اور ترشی یا دخانیت سے خالی غذا میں اور صمد ہے، غذا میں تھوڑی مقدار میں ہونی چاہئے۔ (مؤلف)

معدہ کمزور ہو تو اس پر متوی ضاد رکھیں، مثلاً انستین، سیب، مصطلی، روغن نار، بن اور شراب سے تیار کیا ہوا ضاد۔ شدید جھلن ہو تو اس کے ساتھ کدو، خس، عنب الثعلب، حصرم، کاسنی جیسی سرد چیزوں کا اضافہ کریں۔ اشتہاء سے متصل درم ہو تو مذکورہ دواؤں کے ہمراہ مرخی، اور محلل ادویات استعمال کریں۔ ان دواؤں کے اندر گل بابونہ، گل حنا، پیہ مرغ، مقل، اشق، کرفس، حلبہ اور

محکمگی شامل کریں۔ الغرض ضہار کو مرغی، مکمل، تلخ اور خوشبودار ادویات کا مرکب ہونا چاہئے۔
(بولس)

معدہ کے لئے خراب اشیاء:

حب العرعر (ایبل) حب البصور، آجوان، حب الفقد (سنبھالو کے تخم) چندر، چوکا، بارون، شاجم، میتھی، انہیں اچھی طرح پختہ کر کے استعمال کریں، تو مغزرت جاتی رہتی ہے چوڑائی، پتھوا، الایہ کہ سرکہ، زیت اور مری کے ساتھ استعمال کریں۔ قل معدہ کو کمزور کر دیتی ہے۔ دودھ معدہ کے لئے ردی ہے، مہد، خربورہ، بھیجہ اور عقیق شروبات۔ (اریستس)

سرخ کھردری زبان ورم معدہ کی علامت ہے۔ فم معدہ کا قرح نہایت دردناک ہوتا ہے، درد زیادہ شدید اور قعر معدہ سے اوپر ہو رہا ہو تو یہ فم معدہ کا درد ہوتا ہے۔ کم اور فم معدہ کے نیچے ہو رہا ہو تو اس کا خلق معدہ کے زیریں حصہ سے ہوتا ہے (جالینوس)

مٹکی اور انقلاب تنفس، فم معدہ کی تفت سے خصوصی تعلق رکھتا ہے، جیسا کہ تازہ گوشت کے دھون کی طرح آنے والا دست ہمیشہ ضعیف بہد سے خصوصیت رکھتا ہے۔ (جالینوس)
سینہ کی ترشی میں آب گرم کے ہمراہ گل رنگیں کا استعمال مفید ہے اسی طرح درد معدہ کے لئے بھی یہ علاج مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

اس کا مکمل علاج:

کئی بار قے کرائیں بالخصوص نمکین غذا اور جو کی شراب لینے اور ایک گھنٹہ سونے کے بعد تاکہ اس سے جمع شدہ بلغم ٹوٹ جائے۔ بعد ازاں مریض کو گل رنگیں، یا اطر مغل اور قرص درد دیں۔ قے میں ریہہ بلغم خارت نہ ہو اور نہ ہی قے سے سکون ہو تو فقط معدہ کو گرمی۔ سو نچائیں کیونکہ یہ سوہ مزاج بار ہوتا ہے ترشی سے خالی غذا میں دیں اور وہ غذا میں دیں جن کے اندر رطوبت کم ہوتی ہے مثلاً بھنی ہوئی چیزیں شراب اور ماء احسل۔ یہ حالت معدہ کے اندر ترش بلغم کی وجہ سے ہوتی ہے۔ چونکہ بلغم قعر معدہ کے اندر ہوتا ہے اس لئے محسوس نہیں ہوتا۔ غذا بھی معدہ کے اندر آ جاتی ہے تو پر ہو کر فم معدہ تک نہ پہنچتی ہے چنانچہ احساس ہونے لگتا ہے زیادہ تر حالت اسی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ قے کرنا مفید ہے سوہ مزاج مفرد کی وجہ سے بھی یہ کیفیت ہوتی ہے علاج گرمی نہ سو نچتا ہے۔ دو مخصوص کو کھانا کھانے کے پانچ یا چھ گھنٹوں کے بعد درد اٹھتے دیکھ لیں ان میں ایک بوڑھا تھا جو خشک مزاج اور بچہ نحیف تھا۔ دوسرے شخص کے اندر بوڑھے کی خشک مزاجی تھی مگر وہ نوجوان تھا۔

بوڑھے کا دروازی دقت ساکن ہوتا تھا جب رقیق ترش قے جس سے مٹی کھولنے لگتی تھی، ہو جاتی تھی۔
 نوجوان کو قے نہیں ہوتی تھی میں نے قیس آرائی یہ کی کہ دونوں کے معدوں میں تھوڑی مقدار میں
 خلط کا انصباب ہوتا ہے جو معدہ کے زیریں حصہ میں داخل ہوتی ہے غذا لینے کے بعد یہاں مقدار بڑھ
 جاتی ہے جو قم معدہ تک پہنچ کر محسوس ہونے لگتی ہے اور درد ہونے لگتا ہے۔ نوجوان کے پیشاب
 سے ضعف جگر نیز حرارت جگر کا پتہ چلتا تھا اس سے اندازہ ہوا کہ معدہ کے اندر طحال سے فضلہ
 سوداوی کا انصباب ہو رہا ہے مادوں کا اولین انصباب معدہ کی جانب تین ہی اعضاء سے ہوتا ہے۔ جگر،
 طحال اور سر۔ ان دونوں مریضوں میں سے کوئی مریض بھی میرے علاج سے مستجاب نہ ہوا۔
 تحقیقات کر کے اسے مدد کرنے کی ضرورت ہے۔ ان میں ایک مریض کو میرے مشورہ سے تھوڑا
 افادہ ہوا تھا مشورہ میں نے داہنی باسلیق کی فصد کرنے، آب خس اور آب بقل پینے کا دیا تھا حتیٰ کہ
 پیشاب میں جگر کی اصلاح کے کچھ آثار ظاہر ہو جائیں پھر معدہ کو قابض دواؤں کے ذریعہ تقویت
 پہنچانے کی تاکید کی، تاکہ انصباب شدہ مادہ کو قبول نہ کر سکے، اصلاح جگر سے پہلے معدہ کو تقویت نہ
 پہنچائیں۔ کیونکہ فضلہ کا معدہ کے اندر پہنچتا، جگر کے اندر باقی رہنے سے زیادہ بہتر ہے اسی پر
 دوسرے مریض کا علاج بھی قیاس کریں۔ اسے ضرورت ہے کہ طاقت کے ساتھ سودا کا اخراج کیا
 جائے اور قم معدہ کو قوت پہنچائی جائے۔ تقویت کا عمل خواہ اخراج سودا سے بیشتر ہو۔ کیونکہ معدہ
 کی بہ نسبت طحال ایک ذلیل عضو ہے۔ میرے تجربہ میں ان دونوں مریضوں کو مفید یہی بات ہوتی
 رہی کہ غذا کئی دفعہ تھوڑی تھوڑی مقدار میں لیں جو کیفیت میں زیادہ ہو اور پانی چند گھونٹ پیئیں۔ اس
 کے بعد پھر اچھی طرح پیئیں۔ اس سے انہیں فائدہ ہوا۔ اس بیماری کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ زیریں معدہ
 کا مزاج یہی مزاج بن گیا تھا، چنانچہ غذا کو الٹ دیتا تھا اور غذا جب معدہ سے مٹ کر جاتی تو درد ہونے لگتا
 تھا۔ (جالینوس)

درد معدہ میں ہاتھ اور پیروں کو باندھیں، پیچھے رکھیں، طرح طرح کی تاکید کریں۔ معدہ
 کے اندر پیدا شدہ تناؤ زیادہ شدید ہو تو فصد کھویں اور شیاف کے ذریعہ اس حال لائیں۔ (جالینوس)

درد معدہ کی وجہ سے کھانا قے کرنے والے کا علاج:

قصبہ پسکر شربت حب الہ اس میں گوند حبیں پھر اس میں شراب لہ محمد ۳۰۶ گرم شامل
 کر کے بطور مشروب استعمال کریں۔

دیگر:

درد معدہ کی وجہ سے معدہ کے اندر غذا نہ رکتی ہو۔ زردی بیضہ بھنی ہوئی، شہد ۸ گرام اور مصطلکی ۱۰ ادا نے سب کو اچھی طرح پیس کر ۳ دن کھائیں۔

درد معدہ اور ذرب کے لئے قرص کا نسخہ:

تخم کر فس، انیسون، ہم وزن، افستین ۳/۲ جزو، مر نصف جزو، قرص بنائیں۔ درد معدہ میں کامل خوراک ساڑھے ۳ گرام ہر (Mixed) شراب مقدار ۳۶ گرام۔ کھانا قے نہ ہوتا ہو تو آب سرد کے ہمراہ استعمال کریں۔ ذرب کے مریض کا بعض دواؤں کے جو شانہ کے ہمراہ لیں۔ میں نے نوجوان کو عرق افستین، غافٹ، سنبل، مصطلکی کے ہمراہ صبر کا خیساندہ پلایا، چنانچہ تین دن کے اندر صحتیاب ہو گیا۔ (جالینوس)

خراب ڈکار والی غذا میں وہ طبامنیات ہیں جنہیں مہ خند (دخانیت۔ دھواں پیدا کرنے والی) کہا جاتا ہے۔ کبھی یہ بلا ارادہ دخانیت پیدا کرتی ہیں۔ بھنی ہوئی چیزیں بالخصوص اٹھے اور میٹھی چیزیں جنہیں بری طرح بھون دیا جاتا ہے، ناگوار ڈکار اور شہد دخانی ڈکار پیدا کرتی ہے۔ مولی سے بدبودار ڈکار آتی ہے۔ (مؤلف)

معدہ کی مشہی بیماریوں میں یارج فیئر استعمال کریں کیونکہ جالینوس الاعضاء الالہ اور دیگر تصنیفات کے اندر لکھتا ہے کہ یہ دوا معدہ کے خصوصی افعال کو طاقت بخشی ہے، لہذا اسے ان بیماریوں میں استعمال کریں جن کے بارے میں یہ اندازہ ہو کہ کوئی خطہ معدہ کو تکلیف دے رہی ہے۔ سو مزاج حار یا بس میں اس سے بری طرح اجتناب کریں۔ سو مزاج رطب یا یا بس میں اس کے استعمال سے کوئی زیادہ فائدہ نہیں ہوتا، بالخصوص بارو میں، کیسلی اور طاقتور گرمی پیدا کرنے والی دواؤں مثلاً فافل، زنجبیل اور فوج کے مرکبات اس سے زیادہ موثر ہوتے ہیں (مؤلف)

کھانا اگل دینا:

بعض حضرات کو غذا لینے کے بعد یہ کیفیت لاحق ہوتی ہے کہ زوردار حرکت کریں تو غذا فوراً ہی قے کے ذریعہ خارج ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

یہ کیفیت حرکت نہ بھی کریں تو بھی لاحق ہو جاتی ہے لہذا وقفہ ہو جانے کے بعد بھی قے ہو جاتی ہے۔ (مؤلف)

عارض شدہ مذکورہ بارہ کیفیت میں اگر معدہ اپنے زیریں حصوں کی طرف غذا کو گرفت میں نہ لے تو فم معدہ کے ضعف میں مفید ہوتی ہے کیونکہ انسان کو غذا نہ لے مگر لم یا زیادہ مقدار کی خراب رطوبت قے آور ہوتی ہے بایں ہمہ حرارت، پیاس اور التهاب محسوس نہ ہو تو بھی یہاں حرارت ہوتی ہے۔ رب امار، پھل، بکی اور قابض چیزیں مفید ہیں۔ (جالینوس)

ضعف اور رطوبت کے درمیان فرق نہیں کیا ہے مگر محض کھانے کے وقت ہو تو یہ ضعف ہے۔ رطوبت کی صورت میں کھانے کے ساتھ ہمیشہ انقلاب معدہ ہوگا۔ امار، قسب، ساق، بکی اور طمیراء شراب کے ہمراہ لیں۔ ساتھ میں حرارت بھی ہو تو حسب ذیل حب موزوں ہوگی

نسخہ:

چم گلاب، چم بنخ، ساق، اور قسب رب بکی میں گوندہ کر لیں اس سے مٹکی میں سکون ہوتا ہے اور نیند آتی ہے۔

خراب رطوبت کا عارضہ لیارج کے ذریعہ تیزی سے زائل ہوتا ہے۔ حرارت کی وجہ سے انقلاب معدہ میں قرص ورد تجویز کیا گیا ہے۔ یہ بیماری اس لئے بھی ہوتی ہے کہ فم معدہ بھیگ کر غیر ردی رطوبتوں کی وجہ سے مسترخی ہو جاتا ہے یہ عارضہ ان لوگوں کی پیش آتا ہے جو کثرت سے شراب پیتے ہیں اور مرطوب پھل اور مرطوب غذائیں لیتے ہیں یہ لوگ خشک کرنے والی غذاؤں، قابض اور مسخن ادویات اور جوارشات کے ذریعہ صحت پاتے ہیں۔

سیلان لعاب:

سیلان لعاب میں مریض کو قور بورا نام کا کا نچا پانے کے لئے دیں۔ مریض قابض چیزوں کی مسواک کرے اور معدہ پر قابض دواؤں کا ضادر رکھے۔ (جالینوس)

مسواک کے ذریعہ قے کرنے کا حکم دیں۔ بھنے ہوئے گوشت اور بھنی ہوئی چیزیں کھانے میں دیں۔ صبح کو اطرینفل اور ستودیں۔ اس کے اوپر مرچینے کے لئے دیں پانی نہ دیں۔ مریض پیاس کو برداشت کرے۔ (مؤلف)

مصطلی چبان اور صبح کو تھوک خارج کرنا مفید ہے۔ (جالینوس)

کندر اور مصطلی چنا مفید ہے۔ (مؤلف)

بہ کثرت لعاب آنے میں سرکہ عصل یا اس پانی کی کلی کریں جو نمکین زیتوں سے مقطر

کر لیا گیا ہو۔ سب سے زیادہ مفید خیساندہ صبر کے ذریعہ غرغره کرتا ہے (بولس)
 بھوک کے وقت کچھ لوگوں کو معدہ سے بہ کثرت لعاب خارج ہوتا ہے غذا لینے کے بعد
 سکون ہو جاتا ہے۔ یہ معدہ کی شدت حرارت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ سرد اور عمیر البھضم غذاؤں کے ذریعہ
 علاج کریں بچوں کو زیادہ تھوک آ رہا ہو تو شہد چنا میں حتیٰ کہ سکون ہو جائے۔ (اسکندر)
 میرے خیال میں حاد بیماریوں کے ضمن میں مردوں کے ساتھ یہ طریقہ اختیار کیا جائے۔

(مؤلف)

مریض کھانا قے کر دیتا ہو تو اسے ایسی غذا میں نہ دیں۔ جو بطنی البھضم اور سال ہوں، مخصوص
 جن غذاؤں کے اندر ترتیب کا اثر ہو۔ بلکی چیزیں مثلاً بیضہ نمہرشت، بخنی اور سوپ دیں۔ اس سے فم
 معدہ ڈھیلا ہوتا ہے۔ کھانے کے بعد مریض کو حرکت نہ کرنے دیں۔ کھانے کے بعد قابض چیزیں
 دیں۔ قابض چیزیں مسلسل استعمال میں رہیں اس سے فم معدہ خشک ہو گا۔ کندر مسوق (پا ہوا)، ساق
 اور بلوط پلائیں۔ (اسکندر)

بادشاہ کو ایسی غذا سے تکلیف ہوئی جو بھغم بن گئی تھی اور معدہ سے خارج نہ ہو سکی تھی، اسے
 ثقل اور بردت کا احساس ہو رہا تھا میں نے اسے شراب پائی جس پر فغل چھڑک دی گئی تھی، نیز روغن
 نار دین گرم کے ذریعہ اس کے معدہ کی بلکی ہلش کی اور روغن ایک اورن میں ڈبو کر معدہ کی تکلیف کی۔

قرص:

بخار کے بعد پچھو حدت باقی ہو اور مریض کی طاقت گر چھی ہو تو اس کے لئے حسب ذیل نسخہ

استعمال کریں:

نسخہ

گلہ رخ ۵ گرام، ساق ۵ گرام، قاتلہ ساز عے ۳ گرام، قرص بنائیں، مقدار خوراک ۳ گرام،
 فرحت پیدا کرتی ہے۔ قوت بخشی ہے اور پیاس زائل کر دیتی ہے۔ (بالینوس)

معدہ پر بردت کے غلبہ سے اشتہا بزدلتی ہے اور حرارت کے غلبہ سے اشتہا زائل ہو جاتی
 ہے۔ آب سرد پینے سے اشتہا میں زور اور آب گرم سے اس میں رواں آ جاتا ہے۔ موسم سرما اور
 بادشالی سے اشتہا بھرتی ہے۔ زیادہ بر فیلے مقام پر سفر کرنے سے اشتہا میں بے حد زور پیدا ہوتا ہے حتیٰ
 کہ بولیموس کا عارضہ ہو جاتا ہے آب سرد سے شراب کے مقابلہ میں اشتہائے غذا زیادہ بڑھتی ہے۔
 (روفس)

کمزور معدہ اور برودت کی وجہ سے شکم چلنے کے لئے ضما د کا نسخہ :

صبر، سبتل، افسستین، زیرہ، کندر، مازو، ذریہ، رائک، بنیزریسی، گرم گرم صبح و شام ضما د کریں۔ (حشیں)

درد معدہ صفراوی میں انار ترش ہمراہ روغن گل بقدر مشروب استعمال کریں ورم معدہ حار میں پہلے بیماری کے شروع میں فصد کھولیں پھر آب عنب المعب آب کاسنی طر خشوں مغلی مروق ۱۳۶ گرام، ہمراہ ساڑھے ۷۷ گرام خیار شہزاد روغن گل پلائیں۔ مذکورہ بنزیوں اور آرد جو میں تھوڑی قابض دوا میں شامل کر کے ضما د رکھیں۔ بیماری انتہا پر ہو تو لب خیار شہر ہمراہ عرق بادیان، کرفس اور روغن بادام شیریں پلائیں۔ بایونہ، عظمی، آرد جو، ناخونہ، مصطکی، عود، اور زعفران کا ضما د استعمال کریں۔

مزید تحلیل کی ضرورت ہو تو اس میں حبث، جم کتاں اور حلب کا اضافہ کریں اور زیادہ تحلیل مطلوب ہو تو اس میں مر، تخم کرنب، اشق، مغز گوزن، اور پیہ مرغ کا اضافہ کریں۔ ورم صلب ہو جائے تو ان دواؤں کو اور زیادہ طاقتور بنادیں، انہیں قابض ادویات سے خالی نہ رکھیں۔ (ابن سہب) جو مریض کھانا قے کر دیتے ہوں انہیں قرص تلخ دو دن پلائیں مقدار خوراک ۲ گرام ہے۔ لیاریج فیقر اکا مسہل دیں۔ قے دو مختلف قسم کی، صفراوی و بلغمی ہوتی ہے جن کے اندر بلغم کی علامات پائی جائیں ان کے لئے یہ قرص عمدہ، مسکن اور سرخ اثر ہے جن کے اندر صفراوی رقیق خلطیں ہوں ان کے لئے لیاریج باعث شفا ہے۔ بالعموم یہ لیسدا ر بلغمی خلط کی ہوتی ہے مذکورہ قرص نہایت عمدہ اور جادو اثر ہوتی ہے۔ بیماری تیز روی قسم کی رطوبتوں سے بھی ہوتی ہے جو فم معدہ کے اندر سرایت کر جاتی ہیں نیز ایسی رطوبتوں کی وجہ سے بھی ہوتی ہے جن کے اندر بہت زیادہ ڈھیلا پن ہوتا ہے۔ مذکورہ باق قرص اس میں تیزی سے شفا آتی ہے۔ پہلی بیماری لیاریج سے دور ہو جاتی ہے۔ کبھی دونوں چیزیں مرکب ہتی ہیں چنانچہ علامات خلط ملط ہو جاتی ہیں۔ پیاس، کثرت سے تھوک بدبودار و خانی ذکار، اور قبل از طعام و بعد از طعام انقلاب تنفس ہوتا ہے، ایسی حالت میں ہمیشہ مذکورہ بالا قرص دیں حتی کہ قے میں سکون اور معدہ کی حس واپس آجائے۔

اس کے بعد فیقر لویں جن مریضوں کو تھوڑی گرم رطوبتوں سے یہ بیماری لاحق ہوتی ہے انہیں پہر پہلو یہ قرص بیحد مفید ثابت ہوتی ہے۔ اگر بہت زیادہ تر حمل (ڈھیلا پن) مل رہا ہو تو فیقر اکا کئی بار بیماری کے مطابق دیں۔ حتی کہ معدہ میں جو کچھ موجود ہو صاف ہو جائے۔ درد اگر حرارت کی موجودگی میں ہو تو ایسی صورت میں رب خشکاش مفید ہے۔ (فیلفر یوس)

ایک شخص کو کھانا کھاتے ہی معدہ میں خفقان ہو جاتا تھا۔ اس کا علاج یار ج سے کیا گیا، چنانچہ صحت یاب ہو گیا۔ (شفاخانہ کے تجربات)

باضر کے لئے اس سے بڑھ کر معاون چیز میرے علم میں نہیں ہے کہ کسی انسان کا گرم جسم خارج سے معدہ پر مس کیا جائے۔ یہ بات حرارت غریزہ اضافہ کے لئے کبجی ہے۔ ہر عصارہ جس کے مرارہ کے اندر قبضیت نہ ہو قم معدہ کے لئے مضر ہے، قیوم معدہ کے لئے خراب ہے۔ صبر معدہ کے لئے لی جانے والی ہر دوا سے زیادہ مفید ہے۔ (جالینوس)

میرے خیال میں مقصود یہاں اس حال لانے کے لئے ہے۔ (مؤلف)
ناشپاتی معدہ کو طاقت بخشی ہے شاعرہ معدہ کے لئے مفید ہے کیونکہ اس کے اندر افسستین کی طرح قبضیت اور تلخی دونوں ساتھ ملتی ہیں۔ (جالینوس)
اشھماکا زوال تین اسباب کے زیر اثر ہوتا ہے۔

۱۔ رگیں معدہ سے چوس رہی ہیں۔ اس کا احساس معدہ کو نہ ہوتا ہو۔

۲۔ رگیں جذب نہ کر رہی ہوں۔

۳۔ جسم سے کچھ بھی تحلیل نہ ہوتا ہو۔

معدہ یا معدہ کے بعض حصہ کی حس کا زوال دماغ کی وجہ سے ہوتا ہے جیسا کہ برسام کے مریضوں کو پیش آتا ہے انہیں بھوک کا احساس نہیں ہوتا یا پھر چھٹے جوڑے کو درم اور رباط کی کوئی آفت یا علل یا بعد میں کوئی غلطی ہو جاتی ہے۔ یا یہ کیفیت اس لئے لاحق ہو جاتی ہے کہ معدہ بر سوء مزاج حار غالب آ جاتا ہے جیسا کہ بخار میں ہوتا ہے۔

غذا واجبی مقدار سے کم اور معدہ گرم ہو تو دغائی ذکر لاحق ہوتی ہے۔ کم خوابی بھی اس طرح کی ذکر پیدا کر دیتی ہے۔ (جالینوس)

اور ام معدہ و جگر کے لئے موزوں دوائیں:

اشق، متل، میہ، زعفران، روغن حنا، معطلی، حب بلسان، حب ارغہ، ناخونہ، سہل، قصب الذریرہ۔

خونستہ ہو نچانے کے ساتھ طاقت بخش دوائیں:

سہل، کندر، لذخر، قصب الذریرہ، سعد، افسستین، صبر،

قصب الذریرہ کو معدہ کے ضماو میں شامل کرنا نہایت عمدہ ہے کیونکہ خوشبو پیدا کرتی ہے

اور سخت سے زیادہ خشکی اور اعتدال کے ساتھ قبضیت کی تاثیر رکھتی ہے۔ پوست کندہ کا استعمال اطباء اکثر معدہ کے ڈھیلے پن میں کرتے ہیں۔ معطلی معدہ اور قم معدہ کے درم میں عمدہ ہے۔ سنبل کو بطور مشرب یا بطور ضداد استعمال کرنا قم معدہ کے لئے مفید ہے۔ معدہ کی سوزش میں اسے پایا جاتا ہے معدہ اور امعاء کی جانب آنے والے مواد کو یہ خشک کرتی ہے۔ معدہ اور قم معدہ کے درم میں اذخر کو بطور مشروب یا بطور ضداد استعمال کرنا عمدہ ہے۔ زیتون الماء معدہ کے لئے معدہ ہے۔ زیتون الزیت اس کے لئے خراب ہے۔ کاسنی معدہ کے لئے عمدہ ہے اس کے ضداد سے معدہ کا التهاب ساکن ہو جاتا ہے۔ قثاء بستانی معدہ کے لئے عمدہ ہے۔ اسے برودت پہنچاتی ہے اور فاسد نہیں ہوتی۔ خس معدہ کے لئے عمدہ ہے اسے برودت پہنچاتی ہے۔ غیر مفسول کھائی جائے تو مریض معدہ کے موافق ہوتی ہے۔ کراث معدہ کے لئے ردی ہے۔ قنفل سے غذا ہضم ہوتی ہے اور معدہ نوگرمی پہنچتی ہے۔ زیتون غذا کو ہضم کرتی ہے۔ معدہ کے لئے عمدہ ہے، شکم کو نرم کرتی ہے، معدہ کے اندر درد ہو، کھانا تیرتا ہو تو عصسل ہرہ معدہ استعمال کرنا بحد مفید ہے، ہضم کے لئے خاص طور پر مفید ہے۔ اس کا شہد جس کے اندر اسے مربی کیا جاتا ہے، ہضم کے لئے خاص طور پر نفع بخش ہے۔ کبر معدہ کے لئے ردی ہے، پیاس لاتا ہے۔ غاریقون سمھا چایا جائے کوئی اور چیز پٹ بغیر نگل لی جائے تو درد معدہ اور ترش ذکار میں مفید ہے۔ زراوند خضف معدہ میں مفید ہے، خبطیاں ۹ گرام درد معدہ میں بطور مشروب استعمال کی جاتی ہے ریح کے ہرہ رب السوس پینا التهاب معدہ میں بحد موافق ہے خبطیاں افسستین سنبل اور ساسا یوس کے ہرہ جوش دیکر استعمال کرنا درد معدہ اور معدہ کے خلیط ریح میں عمدہ ہوتا ہے۔ (جالینوس)

درد معدہ اور درد کے ساتھ معدہ کی صفاویت کے لئے جو شانده:

افستین، گلرغ، لوزخر، سنبل، جوش دیکر صاف کریں اور اس میں خیار فہر اور صبر بھگوار مل لیں افسستین کا یہ جو شانده روز آنہ ۱۰ گرام لی جائے تو عدم اشتہا کا شافی علاج ہے۔ (مؤلف)
افستین کو سرکہ میں بھگو کر سلجھیں بنا لیں۔ (مؤلف)
عصارۃ افسستین استعمال نہ کریں کیونکہ معدہ کے لئے ردی ہے اور درد سر پیدا کرتا ہے۔ صرف پودہ افسستین استعمال کریں۔ (جالینوس)

کیونکہ اس کی قبضیت عصارہ سے جد ہو جاتی ہے۔ (مؤلف)

زرد فرابانہ کی بہترین دھار ہے۔ غذا کا نفاذ کرتی ہے اسی طرح کا شم اور ساسا یوس بھی۔

(جالینوس)

کاسنی ورم معدہ اور ورم جگر میں مفید ہے۔ (ابو جریج)

خیار قصیر ورم معدہ کے لئے مفید ہے۔ (خوز)

زنجبیل اپنی خاصیت سے معدہ کی اس رطوبت کو زائل کر دیتی ہے جو مرطوب پھلوں کو کھانے سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ کھانے کو ہضم کرتی ہے اور معدہ سے ریاخ غلیظہ کو دور کر دیتی ہے۔

(ابن ماسویہ)

حرف، پیاز اور لہسن، اسی طرح زیتون الماء سے اشتہا پیدا ہوتی ہے۔ کھانے کے دوران خبث الحیدر لیا جائے تو رطوبتوں کی وجہ سے ڈھیلا ہو جانے والا معدہ طاقتور ہو جاتا ہے۔ خبث الحیدر کو شراب میں بھگو کر بطور مشروب استعمال کریں۔ (خوز)

کندر ڈھیلے معدہ کو طاقت بخشتا ہے اسے اور جگر کو گرمی سے نچاتا ہے۔ (ابو جریج)

اطریش، مرہ، زنجبیل، کندر اور زیرہ سے لعاب آنا بند ہو جاتا ہے۔ حسب ذیل مفہوم میں، میں نے لکھا ہوا پایا ہے نہار منہ ستوپن کنن، مولی کے ذریعہ قے کرنا، دست لانا، شک کی تمام قسمیں اشہا پیدا کرتی ہیں، تخمہ زائل کر دیتی ہیں، کھانے کو ہضم اور اس کا اخلاص کرتی ہیں۔ (مؤلف)

مری سے معدہ کی رطوبت جذب ہو جاتی ہے۔ (ماسر جویہ)

معدنی مہ کا پانی مرطوب معدہ کے لئے عمدہ ہے۔ (خوز)

مری معدہ کی رطوبت کو جذب کر لیتی ہے۔ شہد کے ہر اوٹرم پانی سے معدہ سے ردی اخلاص کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ اخلاص تو منتشر ہو جاتے ہیں یا جاتے رہتے ہیں (اسکندر)

سہنل معدہ سے رطوبتوں کو جذب کرتی ہے اور سوزش معدہ کو بیکہ سکون دیتی ہے۔

(مسک و ابن ماسویہ)

مانخواہ ہضم ہے، غذا کا اخلاص کرتی ہے، اخلاص بنفس کو رد کرتی ہے اور کھانے کا مزہ واپس داتی ہے۔

(قلہبان)

سعد رطوبت معدہ کو جذب کرتی ہے اور معدہ کو طاقت بخشتی ہے۔ (دمشقی)

قلغل ہضم غذا میں بیکہ معین ہوتی ہے۔ صفا سے معدہ کی تری خشک ہو جاتی ہے یہ بلغم کو اچھی

طرح جذب کرتی ہے۔ صحر کھانے کی ریاخ کے ذریعہ ہضم کی نہایت عمدہ دگر ثابت ہوتی ہے۔

(ابن ماسویہ)

صفراوی امراض اور اخلاص ردیہ میں معدہ کے لئے صبر سب سے زیادہ مفید ہوتی ہے جس کے

کتنے ہی مریض صرف ایک دن میں صحتیاب ہو چکے ہیں نہ کہ کورہ جاتوں میں لارن فقیر اسے تیار شدہ

ادویات کے ذریعہ خاص طور پر قائمہ ہوتا ہے (جالینوس)

خیار شہزادہ درم معدہ کے لئے نہایت عمدہ ہے۔ (خوز)

عدم اشتہا کے ساتھ بخار ہو اور قوت میں گراؤ تو سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ استفراغ کی ضرورت ہے یا نہیں، ہے تو مریض استفراغ کو برداشت کر سکتا ہے یا نہیں۔ کر سکتا ہو تو استفراغ کریں، خون کی کمی سے بھی اشتہا زائل ہو جاتی ہے اس کا علاج موافق غذاؤں سے کریں، بخار کے ساتھ عدم اشتہا کی حالت بالعموم صفراوی اخلاط کی وجہ سے ہوتی ہے۔ علاج یہ ہے کہ سرک اور پانی میں ستو بھگو کر پیئیں۔ کیلے پھلوں کا رس استعمال کریں۔ جسم کی مالش کریں اور اسے دبائیں۔ مریض حلق کے اندر قے کرے۔ قے نہ بھی ہوگی تو بھی اشتہا کھل جائے گی۔ قسب اور سرک اور آب سیب کا ضاد رکھیں۔ مریض کے سامنے معدہ کے حق میں عمدہ مختلف قسم کی غذائیں پیش کریں بخار میں سکون ہو چکا ہو تو ہلکی ریاضت کرائیں۔ کھانے میں زیتون الماء اور نمکین مچھلی دیں۔ سرک، عسل تھوڑا بطور جرعہ دیں تو بیکہ مفید ہے۔ اشتہا اس حد تک گر چکی ہو کہ بے ہوشی طاری ہوگی تو اشتہا کھولنے والے شہوم مثلاً مرغ اور بکری کے بچے کے بھنے ہوئے گوشت سامنے پیش کریں۔ مریض کو سونے نہ دیں۔ چہرے پر پانی چھڑکیں۔ افاقہ ہو جائے تو شراب دفیہہ کے ہمراہ روٹی اور سوپ یعنی جن چیزوں کے اندر غذایت اور سرعت کے ساتھ نفوذ کر جانے کی صلاحیت ہو وہ چیزیں دیں۔ (بولس)

موزوں تدبیر ہے۔ (مؤلف)

بخار کے بعد کبھی شہوت کلبیہ ابھر آتی ہے ایسا تحصیل کے زیادہ ہو جانے سے ہوتا ہے ایسے مریض کو کھانے میں بہ کثرت روغن بادام دیں اور اس کے سطح جسم کو کیف کریں۔ (بولس)

میرا تجربہ ہے آزمائش کر کے اس تجربہ پر اعتماد ہے کہ جو مریض کھانا قے کر دیتا ہے۔ کھانے پر اسے متلی یا درد ہوتا ہے تو اسہال کے ذریعہ مستعیاب ہو جاتا ہے۔ مسہل عرق کاسنی کے ہمراہ صبر کا یا عرق کاسنی یا عرق بیج کرفس، عرق بادیان اور دونوں کے بیج کے عرق کے ہمراہ خیار شہزادہ دیں۔ بالخصوص جبکہ حرارت میں سکون ہو اور ریاح موجود ہو۔ جو مریض صبر برداشت کرے گا اسے میں نے عرق کاسنی کے ہمراہ خیار شہزادہ صبر پلایا، کبھی یہی چیز با الاصول کے ہمراہ دی۔ کبھی اس میں بزور کا اضافہ کیا۔ کبھی اطرہ بطل کے اندر لیارج گوندہ کر دیا۔ بہ کثرت مخلوق اس طرح شفایاب ہوئی۔ ابھی طرح استفراغ ہو جانے کے بعد قرص و دیار بآثار کے ہمراہ گل انگبین یا کند یا زیرہ، ساق اور قرص کوکب تجویز کیا۔ (مؤلف)

جو معدہ تمام کھائی چیزوں کو قے کر دیتا ہو اس کے لئے جبٹ مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

جس شخص کو کوئی غم اور تردد نہیں ہو مادہ ہر کھائی ہوئی چیز کو ہضم کر لیتا ہے۔ گولی جانے والی غذا عسیر الہضم ہو۔ باقی جسے غم اور تردد لاحق ہوتا ہے وہ سہل الہضم تھوڑی غذا بھی ہضم نہیں کر پاتا۔ (اغلو قن)

یہ بات محل نظر ہے۔ (مؤلف)

ایسی بات میرے خیال میں اس لئے ہوئی ہے کہ مریض نیند سے محروم ہو جاتا ہے (اغلو قن) معدہ کے صغریٰ امراض کے باب میں میرا مطالعہ یہ ہے کہ افسستین کے جو شانہ میں یارج شامل کر کے استعمال کرنا جواب تدبیر ہے جیسا ندہ صبر میں نے معدہ کے مریضوں کی ایک جماعت کو دیا، چنانچہ وہ مستیاب ہوئے۔

افسستین ۳۵ گرام، دارچینی ساڑھے ۷ گرام، عود بلساں ۳، سنبل ۳، برگ گلاب ۷ گرام، عود ساڑھے ۳ گرام، بصلی ۷ گرام، جوش دیکر اس میں صبر بھگو دیں، روزانہ ۳۳ گرام استعمال کریں۔ (مؤلف) زیادہ غذا جو معدہ کو بوجھل کر دے ہضم نہیں ہوتی۔ اس کا فاسد ہو جانا ضروری ہے۔ فاسد ہو جانے کے بعد یہ تیزی کے ساتھ معدہ اور امعاء سے گذر جاتی ہے کیونکہ اس کی سوزش تکلیف دہ ہوتی ہے چنانچہ دست آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ (اغلو قن)

معدہ جب بوجھل ہو جاتا ہے تو تکلیف رفع کرنے میں عجلت سے کام لیتا ہے اسی لئے ہضم مکمل نہیں ہوتا۔ معدہ اسے امعاء کی جانب دفع کر دیتا ہے تو یہاں غذا ہضم نہیں ہوتی۔ اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ کچھ لوگ غذا ترک کر دیتے ہیں پھر بھی ان کی اضماعہ رہتی ہے چنانچہ وہ شاداب ہوتے رہتے ہیں کیونکہ اس حالت کے اندر ان کے باضمہ کی حالت بحد عمدہ ہوتی ہے کھانا عمدہ ہو تو بوجھ بہت کم بنتا ہے (اغلو قن)

ایک شخص کے معدہ میں بہت بڑا اور مہلک الطیاء اس کے معدہ کے اوپر مہر دو داؤں کا ضار رکھتے تھے اور پرہیز کراتے تھے یہ شخص بحد کمزور ہو چکا تھا۔ میں نے اس کے برعکس علاج اختیار کیا۔ کیونکہ میں نے اس کا معائنہ کیا تو معلوم ہوا کہ مہینوں پہلے تیز بخار آیا تھا، اس سے اندازہ ہوا کہ مریض کو پھوڑا ہو گیا تھا جو پکنے کے بعد پیپ سے بھر چکا ہے چنانچہ میں نے صفیہ اور پھوڑے کو توڑنے کا اہتمام کیا۔ (مؤلف)

معدہ کے سوء مزاج مادی کے بعد مکی ہوتی ہے مادہ تھوڑا ہوتا ہے تو قے کھانے کے بعد ہی ہوتی ہے۔ زیادہ تو قبل از غذا بھی قے ہو جاتی ہے۔ مادہ کیسا ہے اس کا اندازہ ڈکار و فیروہ سے ہو گا۔ ایسی جن چیزوں کے ذریعہ سوء مزاج غیر مادی کی تفریق کی جاتی ہے ایسے مریضوں کا علاج یارج ہے۔ (جالینوس)

ایک شخص نے رطوبت معدہ کی مجھ سے شکایت کی اس کے ساتھ حرارت تیزی سے اس کی جانب چڑھتی تھی۔ رطوبت بہت زیادہ تھی، میں نے گلسرخ بھنا ہوا ۳۵ گرام، سنبل ۷ گرام، مصطفیٰ ساڑھے ۳ گرام، کندر ساڑھے ۳ گرام، قرنفل ساڑھے ۳ گرام، عود خام ساڑھے ۳ گرام، زیرہ ساڑھے ۳ گرام کی قرص بوزن ساڑھے ۴ گرام ہمراہ تیموسن بنا کر استعمال کرائی۔

دیگر:

الفستقین -۱۰، سنبل ۷ گرام، سعد ۷ گرام، پوست پست میز ۷ گرام، راسن خشک ۷ گرام، پوست اترج ۷ گرام، آب تازہ ۴۰۰ گرام میں جوش دیں اور اس کے ہمراہ کورہ قرص پانی۔ معدہ کے اور پردہ عن نار دین رکھا اور یہ عمل کیا۔ سنبل، اذخر، قسط، رد عن گل کے اندر کئی بار ڈالا۔ پھر اس کے اندر مصطفیٰ توڑر تنکید کی، معدہ کی ہلکی ہلکی آتش کی، سر پر رد عن گل اور سرکہ شراب رکھا۔ غذا کے اندر بھنے ہوئے گوشت اور بھنی ہوئی چیزیں دیں۔ اس سے مریض مستحیاب ہو گیا۔ یہ نہایت خشکی پیدا کرنے والی تدبیر ہے بہت زیادہ خوننت بھی ہو سکتی ہے۔ (مؤلف)

الفصول السادس کے اندر ایک ایسی گفتگو کی گئی ہے جس رو سے برووت زدہ معدہ کو ایسی گرمی دیو نیچا چاہیں جو دواسے ملکر جرم معدہ کے اندر بیونچ جائے تو جوارش فافلی ہمراہ شراب دیں، شراب کو گرم پانی میں ملا لیں۔ گرمی بیونچنے کی علامت یہ ہے کہ ہلکی اپھر آئے گی۔ معدہ کو گرمی دیو نیچانے کی یہ سب سے زیادہ مؤثر تدبیر ہے۔

جالینوس نے اپنی بیشتر تصنیفات میں تذکرہ کیا ہے کہ وہ سرد معدہ اور اس کے اندر چپک جانے والی غذا کا علاج ایسی شراب سے کرتا ہے جس پر مرتج چھنک دی گئی ہو، اسے وہ مریض کا پانا ہے۔ (مؤلف)

جس مریض کا معدہ اور جگر بیمار ہوں وہ یکبارگی پر خوری کو برداشت نہیں کرتا بلکہ آہستہ آہستہ برداشت کرتا ہے۔ (جالینوس)

تالیف حیلۃ ابرہ میں وارد ہے کہ معدہ کی خط اور مزاج کے درمیان فرق متلی، قے اور اس ڈکار کا ہے جو قبل از طعام اس خط سے خصوصیت رکھتی ہے۔ پھر جو غلط تیرتی ہوتی ہے اور جو اندر دھنسی ہوتی ہوتی ہے دونوں کے مابین فرق یہ ہے کہ قے کے بغیر متلی آسانی سے ہوتی ہے سو، مزاج کے اندر نہ متلی ہوتی ہے نہ قبل از طعام نراب قسم کی ڈکار۔ پھر گرم پیاں میں قے نہ ہوگی۔ غرض جرم علامات کو روشنی میں رکھیں، مزاج نظر انداز نہ ہو کیونکہ یہ حالت رطوبت کی وجہ سے ہو سکتی ہے جو

یوست کے نتیجہ میں پیدا ہو جاتی ہے۔ (مؤلف)
 فم معدہ کی وجہ سے صرع، سہات، بااوجہ غم و فکر، خوف، مانچو لیا، خراب چیزوں کی خواہش،
 اشتہا کا زوال، متلی، فساد غذا، آنتوں، مثانہ اور رحم کا درد لاحق ہوتا ہے کبھی اس کی وجہ سے تنگی اور
 ذہنی فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ (اسکندر)

اشتہا تب ہی پیدا ہوتی ہے جب کچھ کھالی لیس اس کے بعد ہی حرارت معدہ کی وجہ سے اشتہا
 ابھرتی ہے جو کھانا تناول کرتے ہیں اس کی وجہ سے معدہ ٹھنڈا ہو کر معتدل ہو جاتا ہے اس وقت اشتہا
 ہوتی ہے فم معدہ پر بردت کے غلبہ کی علامت یہ ہے کہ پیاس کم اور بھوک زیادہ لگے گی اس کے
 ساتھ کوئی مادہ بھی موجود ہو تو بلغم کی قے ہوگی۔ کھاتے ہی قے ہوگی پھر اشتہا بھی پیدا ہوگی۔ یہ
 شہوت کلبیہ کا ایک سبب ہے۔ یہ شہوت (کلبیہ) فم معدہ پر بردت کے غلبہ اور معدہ کے اندر بلغمی
 اھباس کے بغیر بھی ہوتی ہے کیونکہ صفوت بیش از بیش حرارت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ کبھی یہ
 پورے جسم کے ماسکے کی کمزوری سے لاحق ہوتی ہے لہذا اشتہا طعام میں افراط پیدا ہونے کا سبب کیا
 ہے؟ سب سے پہلے اسپر غور کر لیں پھر علاج کریں حرارت کی وجہ سے اشتہاء کے اندر افراط ہو تو اس
 کے ساتھ سخت پیاس ہوگی، ترش قے نہ ہوگی شکم بندھا ہوا ہوگا۔ پورے جسم کے ضعف ماسکے کی وجہ
 سے یہ حالت ہو تو اس کے ساتھ بہ کثرت کچا براز خارج ہوگا۔ ایسے مریضوں کو کثرت سے اسہال کا
 عارضہ ہوگا۔ (کندی)

یہ بات محل نظر ہے۔ (مؤلف)

بردت اور بلغمی فضلات سے پیدا شدہ شہوت کلبیہ کا علاج مسخن چیزوں کے ذریعہ کریں
 بالخصوص خالص شراب اور چکنی غذاؤں کے ذریعہ کیونکہ ان غذاؤں سے جہاں شکم پر ہو گا وہیں بیماری
 کے اندر سکون پیدا ہو جائے گا۔ (کندی)

اس بات کے اندر غلطی ہے۔ (مؤلف)

فرط حرارت کی وجہ سے صفوت کلبیہ ہو تو مریض کو عسیر البضم غذا میں دیں۔ ضعف ماسکے
 کی وجہ سے فرط اشتہا ہو تو سبب معلوم کریں کیونکہ ماسکے سوء مزاج کے مختلف قسموں کی وجہ سے کمزور
 ہوتی ہے۔ واضح رہے کہ اس حالت کے اندر قابض چیزوں کا التزام رکھنا غلطی ہے۔ لہذا ضروری ہے
 کہ سوء مزاج دریافت کریں جو اصل سبب ہے پھر اس کا دفاع کریں۔ یوست کی وجہ سے اس قوت کا
 ضعف مشکل سے جاتا ہے۔ (کندی)

اس تمام گفتگو کے اندر ماسکے سے مراد ماسکے معدہ ہے، پورے جسم کا ماسکے نہیں۔ اس لئے یہ

کہنا کہ ایسا تمام ہی کیفیات کے اندر ہوتا ہے محل نظر ہے کیونکہ ماسک زیادہ تر بروقت کی وجہ سے کمزور ہوتی ہے۔ مذکورہ علامات سے تشخیص کر لیں تو مسخن ادویات بطور مشروب اور بطور ضاد استعمال کریں۔ انہیں تریاق، ریاضت، گرم حمام اور اسفاز مفید ہیں حتیٰ کہ غذا معدہ کے اندر چپک کر قرار پانے لگے۔ (مؤلف)

ضعف ماسک حرارت کی وجہ سے ہو تو روزانہ تین بجے سرد پانی میں روٹی کی ٹرید بنا کر دیں۔ غذا میں سخت ابالا ہوا انڈا، مرغ جو پکا کر سرخ نہ کیا گیا ہو۔ سرد سبزیوں، سخت پھلی، قابض اور سرد قسم کے پھل دیں۔

بھوک کی وجہ سے غشی:

اس بیماری میں شدت کی بہ حد افراط بھوک ہوتی ہے یہ فرط حرارت اور ضعف معدہ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے مریض جب کچھ کھاتا نہیں ہے تو اس پر غشی طاری ہو جاتی ہے اور طاقت گر جاتی ہے۔ غشی کی حالت میں خوشبودار غذائیں مثلاً بکری کے بچوں اور چوزوں کا بھنا ہوا گوشت سو گھنائیں، ہاتھوں اور پیروں کو باندھ دیں، ان پر مالش کریں، سونے نہ دیں۔ غشی میں سکون ہو جائے تو شراب میں بھگو کر روٹی کی ٹرید دیں۔ اس کے بعد دیگر غذائیں دیں۔ کھانے میں دیر نہ ہونے دیں۔ عسیر تغیر غذائیں دیں اور وہ بھی سرد اور مقوی ہوں۔ مسلسل استعمال سے مریض مستحیاب ہو جائیں گے۔ کچھ مریضوں کو افیون اور کچھ کو سرد پانی پلایا گیا۔ مقصد یہ تھا کہ معدہ کی بڑھی ہوئی حرارت بجھ جائے۔ میں خشکی پیدا کرنے اور عسیر الاستحالة (مشکل سے تغیر پذیر) غذائیں استعمال کرنے کا مشورہ دیتا ہوں۔ ایک خاتون کو دیکھا کہ اسے بھوک لگتی ہے مگر سیر نہیں ہوتی۔ معدہ کے اندر سوزش اور سر میں درد ہے میں نے اسے یارچ پلایا۔ چنانچہ لمبے لمبے کچھوئے خارج ہوئے۔ ایک ایک کچھو بارہ ہاتھ سے زیادہ لمبا تھا۔ فرط اشتہا میں سکون ہو گیا۔ اس سے مجھے یہ معلوم ہوا کہ خاتون جو کچھ کھاتی تھی کچھوئے اسے چوس لیتے تھے۔

بھوک کا زائل ہونا:

سوء مزاج مفرد ہو یا مادی سب سے اشتہا زائل ہو جاتی ہے۔ سوء مزاج مادی ہو تو تپتی قے اور اسحال جاری کریں۔ طقور قے اور اسہال نہ ہو، بالخصوص قے۔ تاکہ معدہ کی قوت گرنے سکے جن کے معدوں کے اندر تیر صغراوی اخلاط ہوں انہیں گرم پانی کے ذریعہ قے کرائیں۔ سقمویا کے ہمراہ شربت درد، اور سقمونیا کے ہمراہ آب بھی، گودہ بھی اور سکر کی جوارش کے ذریعہ اسہال لائیں۔ خلط

غلط ہو تو اسے توڑیں پھر طاقتور مسہل کے ذریعہ استفرغ کریں، اس کے بعد قاطع غذاؤں اور مصالحہ جات کے ساتھ بھی اور مسخن منادوں کا التزام کریں۔ سوہ مزاج حار غیر مادی کی وجہ سے اشتہاء، زائل ہوئی ہو تو سرکہ اور دسی سے بنی ہوئی غذائیں دیں۔ اعتدال کے ساتھ سرد پانی پلائیں۔ سرد پانی افراط کے ساتھ پلانے سے اشتہاء زائل ہو جائے گی۔ (کندی)

یہ بات عمل نظر ہے۔ (مؤلف)

برودت کی وجہ سے پیدا شدہ کیفیت ہو تو پرانی شراب اور انیسون جیسے گرم بزرگ کا عرق اور

تریاق پلائیں۔

پیاس:

حرارت معدہ، پوست معدہ، یا دونوں کے باعث، یا نمکین بلغم یا صفراء یا حرارت جگر یا حرارت رت یا روزہ رکھنے کی وجہ سے شدید پیاس لگتی ہے۔ پھپھڑے کی حرارت کی وجہ سے پیاس لگتی ہو تو ایسی حالت میں ٹھنڈی ہوا میں سانس لینے کا جو اثر ہوتا ہے اس کا مقابلہ سرد پانی نہیں کر سکتا۔ بلغم کی وجہ سے پیاس میں شدت ہو تو بلغم کا صفیہ کریں۔ بلغم مالح (نمکین) کی وجہ سے پیدا شدہ پیاس کا علاج میں نے کیا ہے اور اس حد تک کیا ہے کہ مریض کو ایسی غذائیں تک کھلا دیں جن پر نمکییت کا غلبہ ہوتا ہے۔ مثلاً نمکین مچھلی، کبر اور نمکین غذا۔ میں سارے اسباب کا علاج بالصدق کیا کرتا ہوں۔ سوزش کا احساس ہو اور منگی ہو رہی ہو تو مریض کو آب حصرم، آب بھی، آب مرد کے ہمراہ ختم خیار دیں۔ آب سرد پر اطباء روغن گل پلاتے اور شفا لو کھلاتے ہیں۔ (کندی)

شکستگی زیادہ موثر ہے۔ یہاں اس نے ایسی ادویات کا ذکر کیا ہے جو ختم خیار، رب السوس، ختم رطلہ وغیرہ سے تیار کی جاتی ہیں۔ مبروداؤں کا ضار کرنے کی ہدایت کی ہے۔ اس کے بعد سوداوی لفع کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ کس طرح اس پیاس کے اندر سکون پیدا کیا جاسکتا ہے۔ (مؤلف)

بخار کی حالت میں رطوبات کو معدہ کی جانب جذب کرنے والے ضادات:

فم معدہ پر مقوی ادویات مثلاً قسب، بھی، سک، وغیرہ کا ضار رکھیں۔ کیفیت بخار سے خالی ہو تو تمر، زعفران، صبر، مصطکی، الکستین، روغن نار دین اور موم کا ضار رکھیں۔ جن کے معدہ میں کھانا قرار نہ پاتا ہو ان کی تخمید، قسط، شاخ انگور، راک، وغیرہ مثلاً حصرم، گلنر، مازو کے ذریعہ کریں حرارت موجود ہو تو ان دواؤں کے اندر کندہ اور سنبل وغیرہ شامل کریں۔

دورِ دل:

فمِ معدہ زیادہ تر قوی الحس ہوتا ہے۔ یہاں گرم اخلاط کا انصباب ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے درد ہوتا ہے تو اس سے طاقتور غشی طاری ہو جاتی ہے کیفیت بخاروں کی وجہ سے نہیں بلکہ ردی خلط کا نتیجہ ہو تو مریض کو قابض پھل مثلاً سیب، انار، شفتالو، ناشپاتی اور آبِ سرد میں بھگو کر روٹی کھلائیں۔ غذا وہ دیں جو مشکل سے تغیر پذیر ہو۔ کھانے کے اندر تاخیر نہ کریں۔ صبح صبح نہ کورہ غذا میں دیں اور آرام کی حالت میں یارح کے ذریعہ استقرار کریں۔ (کندی)

دورہ کی حالت میں کثرت سے اور مسلسل آبِ گرم استعمال کریں۔ یا تو قے ہو جائے گی یا اسہال۔ اس کے بعد تقویت پیدا کریں۔ ذکاروں کے اندر ترشی کبھی حرارت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اس کا علاج ہم نے مبرد چیزوں سے کیا ہے چنانچہ سکون ہو گیا ہے۔ لہذا پہلے تشخیص کر لیں۔ اسی طرح منہ کے اندر ٹخنہ بھی ہوتی ہے۔ ٹخنہ غالب نہیں بلکہ فمِ معدہ کے اندر محبوس ہو جاتی ہے۔ اسی طرح کثرتِ تھوک کی وجہ سے "ہمزاق" (بزاقِ تھوک کی بیماری) کی فیصلہ نہیں کیا جاسکتا کہ معدہ پر ترطیب کا حکم لگادیں۔ یہ کیفیت غلبہ حرارت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جیسا کہ روزہ اور کم کھانے کی حالت میں پیش آتا ہے کیونکہ ایسی حالت میں جب تک غذا نہیں لی جاتی تھوک آتا رہتا ہے۔ ہذا حرارت کی وجہ سے کثرتِ بزاق میں ایسی غذاؤں کے ذریعہ علاج کریں جو مبرد ہوں اور مشکل سے تبدیل قبول کرتی ہوں۔ رطوبت کی وجہ سے کثرتِ بزاق میں مجفف اور مسخن دواؤں کے ذریعہ علاج کریں۔ (مؤلف)

جب تک کوئی چیز کھائیں گے نہیں تب تک اشتہا بھرے گی نہیں۔ کھانے کے بعد معدہ کی حرارت سے اشتہا بھرنے لگی۔ غذا کی وجہ سے معدہ کے اندر بردت آ جاتی ہے چنانچہ وہ معتدل ہو کر اشتہا کرنے لگتا ہے قے کے ذریعہ رطوبتوں سے معدہ کو صاف کرنا مسہل دینے کے مقابلہ میں زیادہ سہل اور مؤثر ہے۔ (کندی)

معدہ کے اندر متلی کے ساتھ شدید اتھاب پیدا ہو جاتا ہے۔ دورہ کے وقت مریضوں کو آبِ سرد پلانے ضروری ہے۔ اس کے بعد ایسی غذاؤں کے ذریعہ علاج کریں جو مشکل سے فاسد ہوتی ہوں اور ترش ہوں۔ مثلاً حصرم اور ساق۔ دردِ معدہ کبھی اضطراب اور طبیعت کے اندر پڑمردگی کے ہمراہ ہوتا ہے دودھ پینا مانگتے ہوئے انڈے کی زردی لینا یا شراب کے ہمراہ ستوا استعمال کرنا باعث سکون ہے۔ بولیوس اشتہا کے کلیہ زائل ہو جانے کو کہتے ہیں۔ (فیلر یوس)

معدہ کے اندر کبھی ورم جیسی صلابت پیدا ہو جاتی ہے اس میں زعفران، مصطلی، ناخونہ، سنبل، منقل، موم، روغن گل الغرض مقوی اور ملین ادویات کے ذریعہ تھمید کی جاتی ہے۔

(طیب نامعلوم)

بعد از غذا قے کے اندر اخلاط پتلے اور ان کے اندر سوزش ہوتی ہے اس میں قرص ماروس بجد مفید ہے۔ یہ معدہ کے لئے بھی عمدہ ہوتی ہے۔

نسخہ حسب ذیل ہے:

قہم کر فس ۶، افستین ۴، مر ۲، قلقل ۲، دار چینی ۶ یہ فرس نہ ملے تو سلیجہ سودا، معشر ۱۰، جند بید ستر ۲، افیون ۲ استعمال کریں۔ مقدار خوراک چھوٹوں کے لئے ساڑھے ۴ گرام، بڑوں کے لئے ۹ گرام، درد معدہ میں ۶۸ گرام شراب قابض کے ہمراہ اور قے میں آب سرد کے ساتھ۔ اس کے بعد مفید یہ ہے کہ یارن کے ذریعہ تنقیہ کیا جائے۔ تاکہ درد کا استیصال ہو جائے۔ مذکورہ قرص دینے سے پہلے یارن کا استعمال لازم نہیں ہے کیونکہ اس سے کبھی فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ درد اور سوزش میں شدت آ جاتی ہے حتیٰ کہ غشی تک طاری ہو جاتی ہے۔ اس مرض میں زب خشخاش مفید ہے۔ (تیل ذوق) کھانا قے ہو جانے میں نبٹ بجد مفید ہے۔ (خوزدان، سویہ)

کھانے کے بعد سخت حرکت کرنے سے قے ہو جاتی ہے۔ اس کا تذکرہ ہم نے اپنی پیشتر کتابوں کے اندر کیا ہے لہذا جو تیز حرکات کا مادی ہو اس کے لئے غذا کے بعد سکون سے رہنا لازم ہے۔ کسی مریض کو کھانا قے کرتے دیکھیں تو سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ قے زیادہ ہو رہی ہے کیونکہ کچھ لوگ شہوت کلبی کے مریض ہوتے ہیں اور ضرورت سے زیادہ کھا لیتے ہیں پھر فضلہ بھی طاقتور ہوتا ہے۔ درد معدہ کے کچھ مریض غذا نہ لیں تو ان پر غشی طاری ہو جاتی ہے۔

قرص ماروسن کھانا قے کر دینے میں موزوں ہوتی ہے۔ پیاس اور حرارت ہو تو رب انار کے ساتھ لیں، پیاس اور حرارت نہ ہو تو شراب کے ہمراہ استعمال کریں۔ قہم کر فس ۶، افستین ۴، قلقل ۹ گرام، دار چینی ۶، سلیجہ ۶، افیون ۶، جند بید ستر ۲، مقدار خوراک ساڑھے ۴ گرام مسج نے اس نسخہ پر اجماع کیا ہے۔

کبھی اٹھما جسم کو سکڑنے والی کسی چیز کی بدولت قلت تحلیل سے زائل ہو جاتی ہے مثلاً روغن اور اس چیز کے استعمال سے۔ اس کے برعکس چیزوں سے اشتہا زیادہ ہوتی ہے حتیٰ کہ کلبی شہوت تک پیدا ہو جاتی ہے۔ ہوائی حرارت اور برودت سے بھی اشتہا زیادہ ہو جاتی ہے۔ کمزور معدہ

ترش، قابض اور نمکین اشیاء کی خواہش کرتا ہے۔ (جالینوس)

طاقتور معدہ چکنی غذاؤں کا طالب ہوتا ہے۔ (مؤلف)

یہ ہر تدبیر تختہ سے اجتناب کریں کیونکہ یہ امراض کی جڑ ہے۔ تختہ ہو جائے تو غذا کم اور ریاضت اور حمام میں اضافہ کر دیں اور ہر وہ تدبیر اختیار کریں جو خشکی پیدا کرتی ہو۔ حرکت اور حمام کے ذریعہ کھانے سے پہلے بہ کثرت پسینہ لائیں۔ ریاضت اور حمام لازم نہیں ہیں بلکہ سکون اور نیند سے رہیں حتیٰ کہ نفع پیدا ہو جائے اور شکم ہلکا ہو جائے۔ اس کے بعد ریاضت کریں پھر غذا لیں۔ کمزور معدہ ہری ہوئی غذائے کر دیتا ہے اس میں پودینہ کے ہمراہ رب انار مفید ہے۔ خوشبودار غذاؤں اور کسلی غذا میں استعمال کریں۔ (جالینوس)

بائیں پہلو سوتا ہضم کے لئے اور دائیں پہلو سوتا غذا نیچے اترنے کے لئے زیادہ سازگار ہے۔ یہ حقیقت کتاب منافع الاعضاء سے سمجھی جاسکتی ہے جس کے اندر معدہ کی شکل اور اسکی وضع بیان کی گئی ہے ضعف اشعثا میں مناسب یہ ہے کہ غذاؤں کے اندر زعفران قطعانہ ہو۔ (ارسطو)

مصطکی ورم معدہ کو تحصیل کر دیتی ہے

کھانا قے ہو جانے کے لئے قرص کا نسخہ:

زرنباد، قرفل، آشنہ، مصطکی، دارچینی، سبک، کندر، ہم وزن بقدر ۵۰۰ ملی گرام، افیون ۲۵۰ ملی گرام، جندبید ستر ۲۵۰ ملی گرام، صبر، اگرام۔

کھانا قے ہو جانے میں قرص ناروین سے بہتر اور عمدہ کوئی اور چیز نہیں ہے۔ تخم کرفس، بادیان روی، افستکین ہم وزن سلیخہ ۲ جز، مرہم ۱ جز، قفل ۳/۱ جز، جندبید ستر ۳/۱ جز، مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام۔

ضعف معدہ اور تخموں کے لئے ضماؤ کا نسخہ:

ماژو، ذریہ، کمون، کندر سعد، مصطکی، آب آس، آب ہی، روغن ناروین میں کرکرم کریں اور بطور طلاء استعمال کریں۔

کھانا قے ہو جانے میں:

زرنباد، دردنج، جندبید ستر، سکر، ایک ایک جز، ۵ گرام بطور مشروب چند دنوں تک لیں۔ صحت ہو جائے تو فیمار نہ روغن ارغہ عرق بزور، عرق کرفس اور عرق بادیان کے ہمراہ لیں۔ (حشین)

ضعف معدہ اور ریاہ شکم کے لئے:

حلیلہ سیاہ ۱۰ اردغن گاؤ میں بھون کر حرف مقلو ۵ صحر فارسی ۳، نانخواہ ۳، نبٹ ۱۰، پیس لیں۔ مقدار خوارک ۷ گرام ط قور شراب کے ہمراہ (ترمذی)

کھانے سے ہو جاتا ہو تو چند دن دواہ المسک، حتم کر فس، نانخواہ، سنبل، مصطلی، سک، زرباد، درونج، چند بید ستر، صبر، افستین ہم وزن افیون ۴/۱ جز، استعمال کریں اور ساڑھے ۴ گرام بنید حد مسک کے ہمراہ لیں۔ کیفیت زیادہ ط قور اور پرانی ہو تو ایک ہفتہ تک روغن ارغ، عرق کر فس، بادیان، انیسون زیرہ، دج، زخمیل، اور خولجان کے ہمراہ لیں۔ (خوز)

جس شخص کا مراق شکم دبلا ہو وہ اس شخص کے مقابلہ غذا کم ہضم کرتا ہے جس کا مراق شکم موٹا تازہ ہوتا ہے۔ (جالینوس)

نم معدہ کے اندر بحد غلیظ کھانوں کی وجہ سے اور جو حضرات اس کیلئے مستعد ہوتے ہیں ان میں زجائی باقم پیدا ہوتا ہے جس سے درد دل اس حد تک اٹھتا ہے کہ انسان اپنے تمام کاموں سے معطل ہو جاتا ہے دھرتا کے ہمراہ امیر و سیاد قرص افستین اور قرص کوکب کے ذریعہ علاج کریں۔ بھر قہ کر ان میں پھر محفف، منقی اور عطف و دامن دیں ثم حظل کے ذریعہ اس حال لائیں۔ اسی سے مرض کا استیصال ہو جائے گا۔ معدہ کے اندر رقیق ترش باقم کی وجہ سے کبھی بد ہضمی ہو جاتی ہے جس کے بعد ترش ذکار اور پیاس میں کمی لاحق ہوتی ہے۔ یہ کیفیت مرطوب پھلوں اور مچھلی کے استعمال اور خراب قسم کی شراب پینے سے ہوتی ہے۔ غذا ج زیرہ اور فلافل سے کریں۔ خشک دھنیا، زیرہ اور کر دیا چبائیں کھانے کے بعد انھیں چبانے اور انکا پانی نگل جانے سے ترش ذکار کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

ہضم غذا کے وقت کبھی معدہ کے اندر درد ہوتا ہے معدہ کے اندر ناف کے اوپر اور نم معدہ کے نیچے تنگی اور قبض محسوس ہوتا ہے غلیظ کھانے کے استعمال سے بھی درد ابھرتا ہے حتیٰ کہ ہضم ہونے کی حالت میں بھی درد ہونے لگتا ہے یہ کیفیت زیادہ تر محروم الموائج حضرات اور ان جوانوں کو پیش آتی ہے جن کی غذا میں خراب ہوتی ہیں۔ یارح، ضیاندہ صبر، اطر، نفل صغیر، اور حلیلہ، بادیان، سکر سے تیار کردہ سفوف کے ذریعہ علاج کریں۔ یہ درد ایسی رقیق رطوبتوں کی وجہ سے ہوتا ہے جو نم معدہ کو بھگودیتی ہیں (کسطا)

شربت حب الآس معدہ کے لئے عمدہ ہے۔ (دیا ستوریدوس)

پوست اترج تھوڑی مقدار میں استعمال کرنے سے ہضم میں مدد ملتی ہے یہ معدہ کے لئے

عہدہ ہوتا ہے۔ اسی طرح اس کا پانی نچوڑ کر مسہل دواؤں میں شامل میں کیا جاتا ہے۔ خاکستر ازخرا عہدہ کے دردوں میں مفید ہے۔ کلی ازخرا دارم عہدہ میں مفید ہوتی ہے۔ انجوان سفید کی شاخیں پینے سے وہ تمام رطوبتیں خشک ہو جاتی ہیں جو عہدہ کی جانب اترتی ہیں (جالینوس)

انجوان سرخ عہدہ کی جانب تمام سیالات کو خشک کر دیتی ہے۔ (بولس)

آملہ کی خاصیت عہدہ کو تقویت پہنچانا اور فساد کو روک دینا ہے۔ اشقیل جیسا کہ بیان کیا گیا ہے ہضم میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ (بدیعورس)

بشرطیکہ خام نہیں ابال کر لی جائے (دیاستوریڈوس)

سرکہ اشقیل ہضم میں مدد دیتا اور ضعیف عہدہ اور سوء ہضم کی اصلاح کرتا ہے اس کا جو شانہ یا عصارہ دس دنوں تک ہر روز ڈیڑھ کراہ لیا جائے تو عہدہ اشتہا کا شافی علاج ثابت ہوتا ہے۔ (بولس)

حماض اترج (وہ حصہ جو بیجوں کے ہمراہ لپٹا ہوا ہوتا ہے) اشتہا پیدا کرتا ہے۔ شربت افسستین عہدہ اور اشتہا کے لئے مقوی اور دیر ہضمی میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

افستین کی خاصیت عہدہ کو تقویت دینا ہے یہ اشتہاء کے لئے مفید اور دیر ہضمی میں نفع بخش ہے۔ عہدہ کی جانب اترنے والے اور عہدہ کے اندر موجود فضلات کو توڑ دیتی ہے۔ (بدیعورس)

افستین مقوی عہدہ ہے۔ حسب بلساں کا جو شانہ سوء ہضم میں مفید ہے بادروغ عہدہ کی جانب سیلان مادہ کو خشک کر دیتی ہے۔ (روفس)

انڈے کو تھوڑا تھوڑا لینا سری اور عہدہ کے کمر درے پن میں مفید ہے۔ خام پیاز کھانے کی اشتہا پیدا کرتی ہے کوٹ کر اسے سو گھنٹے سے بھی اشتہا پیدا ہوتی ہے بلوس سرخ عہدہ کے لئے مفید ہے۔ بلوس مدور جو اشقیل کے مشابہ ہوتی ہے ہضم غذا میں عہدہ کے لئے شریں سے زیادہ عمدہ ہوتی ہے۔ (دیاستوریڈوس)

اس کے اندر تھنی اور قبضیت ہوتی ہے۔ لہذا کمزور عہدہ کو طاقت بخشی در اشتہا کھولتی ہے۔ (جالینوس)

عجم جیر کھانا ہضم کرتی ہے۔ (دیاستوریڈوس)

یہ اس کاغذ اور اس کی بہتری سب ہاضم ہے اسی طرح دار چینی عہدہ کو خوشبودار بناتی ہے۔ کاسنی خالصک مربی کاسنی عہدہ کے لئے مقوی ہے (ابن ماسویہ)

حلیہ سیاحہ ہوتا ہے۔ (دیاستوریڈوس)

زعفران ہاضم ہے اور عہدہ کے سجاتا ہے (یعنی نرم کر کے اس کی رطوبت اور بو کو زائل

کر دیتا ہے۔) (بدیغورس)

زیت الافلاق میں چونکہ قبضیت ہوتی ہے اس لئے معدہ کے لئے عمدہ ہوتا ہے۔ زیتوں سے معدہ کو طاقت ملتی ہے اور اشتہا کھلتی ہے۔ زعفرور معدہ کو طاقت بخشتی ہے۔ زنجبیل معین ہضم اور معدہ کے لئے عمدہ ہوتی ہے یہی اثر فلفل کا بھی ہے۔ پانی اور شراب میں گرم لوہا کنی بار بجالایا جائے تو استرخاء معدہ کے لئے عمدہ ہوتا ہے۔ برگ انگور درد معدہ میں مفید ہے۔ جنگلی انگور کا پھل معدہ کے لئے عمدہ ہوتا ہے۔ اسے پینے سے معدہ مضبوط ہوتا ہے اور معدہ کی ترشی زائل ہو جاتی ہے۔

(ابن ماسویہ)

برادہ سمندر ڈھیلے معدہ کے لئے عمدہ ہے۔ اس کا ضاد یا شراب تیار کر کے استعمال کریں۔
ناشیپاتی معدہ کو طاقت بخشتی ہے۔ (دیاستور ویدرس و جالینوس)

دھنیا خشک چونکہ خشک ہوتی ہے اس لئے معدہ کی رطوبت کو زائل کر دیتی ہے (جالینوس)
ختم کرفس مقوی معدہ ہے۔ (دیاستور ویدرس)

کٹوٹ معدہ کی رطوبت کو زائل کرتی ہے۔ سورینون سے ڈکار آتی ہے۔ (ابن ماسویہ)
شربت کماذریوس ویرہنسی میں مفید ہے۔ (دیاستور ویدرس و ابن ماسویہ)

کرویا ہضم کے لئے عمدہ اور مقوی معدہ ہے کا شم یا ضم غذا ہے۔ کبر مطیب تقویت معدہ کے لئے موزوں ہے۔ کم اشتہا کو زور دار کرتی ہے۔ سرکہ کے اندر کبر کا مربی معدہ کی رطوبت کا ازالہ کرتا ہے۔ بادام شیریں تر اندرونی چھلکوں سے کھانے سے معدہ کی تری کی اصلاح ہوتی ہے۔ گل لہیہ الجیس شراب کے ہر اوپنا ضعف معدہ میں مفید ہے۔ یہ معدہ کی جانب مواد جذب کرتا ہے۔

(دیاستور ویدرس)

لہیہ الجیس فم معدہ اور معدہ کی مقوی ادویات میں داخل ہے مصطفیٰ معدہ کے لئے عمدہ ہوتی ہے۔ (دیاستور ویدرس و جالینوس)

آب گرم کا حمام مقوی ہضم ہے۔ کجور کی شراب کمزور معدہ کے موافق ہے۔ پودینہ اپنی حرارت سے معدہ کو گرمی پہنچاتا اور کیلے پن سے اسے طاقت بخشتا ہے (دیاستور ویدرس)
پودینہ سے ڈکار کے اندر تحریک ہوتی ہے یہ ہضم غذا میں مدد کرتا ہے۔ ناخواہ معدہ کو گرمی پہنچاتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

اشقیل ڈیڑھ گرم ہمد کے ہر اد استعمال کرنے سے معدہ کے اندر غذا کا تیر تا بند ہو جاتا ہے۔
بہی کو کھانے یا اس کا ضاد استعمال کرنے سے اشتہا بھرتی ہے۔ یہ معدہ کے لئے عمدہ ہوتی ہے۔



(دیا ستوریدوس)

ساق اشتہا پیدا کرتی ہے معدہ کو طاقت بخشی ہے اور اشتہا کو ابھارتی ہے۔ کتاب المصنوعہ کے مطابق دریا کے پانی سے تیار شدہ سکلیجنین لی جائے تو غلیظ کموس خارج ہو جاتا ہے۔

(دیا ستوریدوس و ابن ماسویہ)

سکلیجنین اچھا کو ابھارتی ہے (دیا ستوریدوس و رؤف)

تخم ساسالیوس کھانے کو ہضم کرتی ہے۔ (دیا ستوریدوس)

سداب ہضم کے لئے اور حب العرعرہ معدہ کے لئے عمدہ ہے (دیا ستوریدوس و رؤف)

حب العرعرہ معدہ کے لئے عمدہ ہے۔ (اسکندر)

حب العقب معدہ کے لئے مفید ہے۔ (رؤف)

شہد ہضم غذا میں مدد دیتی ہے۔ (دیا ستوریدوس)

منقی مقوی معدہ ہے۔ (دیا ستوریدوس)

اب حصر معدہ کی رطوبت کو زائل کرتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

نخ عود ہندی گرام پینے سے معدہ کی حفض رطوبت کا ازالہ ہوتا ہے اور معدہ کو قوت

دیو بختی ہے۔ (دیا ستوریدوس)

عندس مقشرہ ۳۰ دانہ کھانے سے معدہ کا استرخاء جاتا رہتا ہے۔ (دیا ستوریدوس و رؤف)

مولی اور خاکسکر اس کا پتہ کھانے کے بعد دکھایا جائے تو کھانے کو ہضم کرتا ہے۔ (دیا ستوریدوس)

برگ مولی کھانے کو ہضم کرتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

قلقل ہاضم ہے اور اشتہا کھولتی ہے جبکہ اسے سالنوں میں شامل کرتے ہیں (دیا ستوریدوس)

اسی طرح دار قلقل بھی۔ کوئی فوج اشتہا کو ابھارتی ہے، صحر ہاضم ہے، غلیظ کھانے کی وجہ

سے معدہ کے اندر جو ثقل پیدا ہو جاتا ہے اس کا ازالہ کر دیتی ہے، صمغ قراسیا اشتہا کو ابھارتا ہے۔

زراند اپنی خاصیت سے ضعف معدہ میں مفید ہے۔ (دیا ستوریدوس و ابن ماسویہ)

فوج مقوی معدہ ہے۔ (رؤف)

اٹیا، معدہ کے لئے مفید ہے اس کی رطوبت کو خشک کرتی ہے بالخصوص جبکہ صحر، شونیز،

فیض، کر فس، سداب اور منقی کے ہمراہ لی جائے۔ (بدینورس و ابن ماسویہ)

فابن ترش سیب مقوی معدہ مری ہے۔ (دیا ستوریدوس)

ترش سیب خام ہو یا پختہ گوندھے ہوئے آنے کے جوف میں رکھیں اور بھون کر استعمال

کریں۔ حرارت اور اسحال معدی میں مفید ہے معدہ کو طاقت بخشتا ہے اور اشتہا پیدا کرتا ہے۔ پان
مقوی معدہ ہے۔ (ابن ماسویہ)

ترش توت بالخصوص جن کا معدہ گرم ہوتا ہے ان کے اندر اشتہا پیدا کرتا ہے (بدیع خورس)
ترمس جو تخی سے خالی ہوتا ہے اشتہا پیدا کرتا ہے۔ لہسن سرد معدہ کو گرمی پہنچاتا ہے۔
(ابن ماسویہ)

غار یقون کو چبا کر سمٹھا لگنا ترش ذکر کا ازالہ کرتا ہے۔ سرکہ معدہ کے لئے موزوں ہے یہ
اشہا کو کھولتا ہے۔ (ابن ماسویہ)
سرکہ ہضم غذا میں مدد دیتا ہے۔ (دیا ستوریہ و س)

ہاضم دوائیں:

دار قافل، مقدار خوراک ساڑھے ۴ گرام، دار چینی مقدار خوراک ساڑھے ۴ گرام، بنخ اذخرہ
کلی اذخرہ، کاشم، کرویا، ساڑھے چار چار گرام، زوقا اور رطلہ معدہ اور امعاء کی جانب انصباب مادہ میں مفید
ہیں۔ جسطیان ۹ گرام بطور مشروب درد معدہ میں مفید ہے وھلیلہ سیاہ معدہ کا تھقیہ کرتا ہے اور معدہ کا
جانب انصباب مواد کو روکتا ہے۔ (ردفس و ابن ماسویہ)

حجر لہسد کا میں نے تجربہ کیا ہے۔ اسے معدہ پر یا بیمار کی گردن میں لٹکایا جائے تو مری اور
معدہ کے لئے مفید ہوتا ہے۔ میں نے اس کا بار بار کر مرغص کی گردن میں انکایا ہے۔ کندر کا ضداد معدہ
کے درموں میں مفید ہے۔ غورتوں کا دودھ چھاتی سے پیتا سوزش معدہ میں مفید ہے۔ (جالینوس)
دودھ جس کی رطوبت لوہے کے ٹکڑوں کے ذریعہ فنا کر دی گئی ہو گرم خلط کی وجہ سے پیدا
شدہ سوزش معدہ میں مفید ہے۔ لسان الکحل کو کھانا اور اس کا پانی پیتا معدہ کی جانب سیلان فضلات کو
قطع کر دیتا ہے۔ مصطلی سے تیار کیا ہوا روغن ان ضدادوں کے لئے موزوں ہے جو معدہ کے اوپر رکھے
جاتے ہیں۔ (جالینوس)

مصطلی دو قوتوں سے مرکب ہے۔ ایک تلخین پیدا کرتی ہے اور ایک قبضیت۔ اس لئے اور ام
معدہ میں مفید ہے۔ (جالینوس)

سنبلیطیب کا مشروب اور ضداد قم معدہ کے لئے مفید ہے۔ کاسنی اس کے لئے زیادہ عمدہ
ہوتی ہے۔ یہ معدہ کی سوزش کو دور کرتی ہے۔ قسب بھی کے ہر اور روغن گل انگور میں قیر و طی بتالی جائے
اور بطور ضداد استعمال کی جائے تو درد معدہ میں مفید ہے۔ پوست طلع (غلاف کھجور) قم معدہ کے لئے

مفید دواؤں اور ضہادوں میں شامل کیا جاتا ہے۔ سہاجہ معده کے لئے سفیل سے زیادہ عمدہ ہے۔ سفیل معده کیلئے عمدہ ہے۔ برگ سرو کوٹ کر قیر و طی کے ساتھ ضہاد کرنے سے معده کو قوت پہنچتی ہے۔

(جالینوس)

عصارۂ سوس حلق کے کھردرے پن کو دور کر کے اسے چکنا کرتا ہے۔ بیمار معده پر علق کا ضہاد مفید ہوتا ہے۔ یہ اسے طاقت بخشتا ہے اور معده تک مواد آنے کو روکتا ہے۔ گل علق کا شروب کمزور معده کے لئے مفید ہے۔ فسق شامی معده کے لئے عمدہ ہے۔ (جالینوس)

فسق معده کے لئے عمدہ ہے۔ جب صنوبر عصارہ درجل کے ہمراہ پینے سے سوزش معده میں سکون ہوتا ہے۔ صبر مغسول ہندی ہو تو اس کی گولیاں معده کے لئے تمام دواؤں سے زیادہ مفید ہیں۔ صناعۃ معده کو باغیم سے صاف کرتی ہے اور تر معده کے لئے مفید ہے۔ سنگہ انوں کو خشک کر کے چپا در معده میں مفید ہے۔ بالخصوص مرغ کے سنگہ انوں کو۔ (ابن ماسویہ)

کچھ لوگ سنگہ ان مرغ کو درد معده میں استعمال کرتے ہیں۔ سیبی کا گوشت پکائے اور بھونے بغیر کھانا درد معده میں مفید ہے۔ (جالینوس)

نخ قاقاس ابال کر کھانا معده کے لئے عمدہ ہے۔ سیبی اور دریائی مانی کا گوشت معده کے لئے عمدہ ہے۔ قصب الزیرہ معده کے ضہادوں میں شامل کرتے ہیں۔ جب انار ترش کھانے میں شامل کیا جائے معده کی جانب سیلان فضلات رک جاتا ہے۔ آب انارین اور انارین کا گودہ مقوی معده ہے۔ (بولس) اقناع الرمان (انار کی کٹھالی یا پپالی یعنی دو سبز حصے جس سے انار کا پھل لگا ہوا ہوتا ہے) معده کی رطوبت زائل کرتا ہے۔ یادیاں معده کے لئے مفید ہے۔ شاحترہ معده کے لئے عمدہ ہے (ابن ماسویہ) انجیر کا دودھ جسے حمیز کہتے ہیں درد معده کے لئے بطور مشروب استعمال ہوتا ہے۔

(دیاستوریوس)

انجیر تر و تازہ کھانے سے معده بغلی خبط سے صاف ہوتا ہے۔ نخ نیل کا جو شائدہ اور عصارہ معده کو خشک اور اس کی اصقان کرتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

جالینوس کہتا ہے کہ جہنم لبر کا اثر بھی یہی ہے۔ غاریقون پانی وغیرہ کے بغیر کھانا درد معده میں مفید ہے۔ (بولس)

دھونے سے پہلے خس کو کھالینا درد معده میں مفید ہے۔ (دیاستوریوس)

خس معده کی سوزش میں مفید ہے۔ (ردفس)



سرد معدہ کے درد میں مفید دوائیں:

بنخ بوخر، بھل الفار مشوی، مار یقون، بٹھیان، ریونجینی، افسنتین، ناخونہ، زوقا، زیرہ، کر دیا، مصطلی، انیسون، ناخو او، (دیا ستوریدوس و ابن ماسویہ)

معدہ کی حرارت کو بجھانے، اس کی سوزش کو ٹھنڈا کرنے، اس کے مزاج کو معتدل کرنے اور اس کے گرم اور ام کے لئے ادویہ:

معدہ کو رطوبت سے بچانے اور سرد کرنے کے لئے آلو بخارا مفید ہے، آلو بخارا حرارت کو بجھ دیتا ہے۔ خصوصیت کے ساتھ معدہ کو مرطوب اور سرد کر دیتا ہے۔ پالک سے صفراوی اور دسوی حرارت دفع ہو جاتی ہے۔ رجدہ کا بھی یہی اثر ہے۔ رجدہ شکم پر رکھنا التهاب شکم میں سب سے زیادہ مفید ہے۔ (جالینوس)

نہار منہ خربوز کھانے سے معدہ کا التهاب اور اس کی حرارت بجھ جاتی ہے۔ تنہیا جو کے ستو کے ہمراہ برگ بنفشہ کا ضاد التهاب معدہ کو دور کرتا ہے اور معدہ کو معتدل بناتا ہے (ابن ماسویہ) تنہیا جو کے ستو کے ہمراہ کاسنی کے ضاد سے التهاب معدہ میں سکون ہو جاتا ہے۔ روغن کل پنے سے معدہ کا التهاب حار ہوتا ہے۔ جو کے ستو کے ہمراہ برگ انگور کا ضاد معدہ کے گرم حار اور التهاب کو سکون دیتا ہے۔ دھنیا تر سر کے ساتھ کھانے سے معدہ کا التهاب بری طرح دور ہو جاتا ہے۔ (دیا ستوریدوس)

دھنیا خشک بھی صفراوی التهاب کو سکون دیتا ہے جو کے ستو کے ساتھ کر فس کے ضاد سے معدہ کا التهاب ساکن ہو جاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

پھلی تازہ کی خاصیت میں التهاب معدہ کو بجھ دیتا ہے۔ (دیا ستوریدوس) بھی کا ضاد التهاب معدہ کو سکون دیتا ہے۔ نم معدہ پر عصی الراعی کو رکھنے سے اس کا التهاب دور ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

عصارہ سوس کا شروب التهاب معدہ میں مفید ہے۔ چھان التهاب معدہ میں مفید ہے۔

(ابن ماسویہ)

ابن ماسویہ کہتا ہے کہ عصی الراعی التهاب معدہ میں مفید ہے۔ کدو ہال کو آب تار، آب



حصرم اور سرکہ شراب و روغن بادام شیریں کے ہمراہ لینا محروم المزاج افراد کے لئے اور التهاب معدہ میں عمدہ ہے۔ کتنا بستانی معدہ کو سرد کرتی ہے۔ بایں ہمہ اس کے لئے عمدہ ہے۔ (جالینوس)
ابن ماسویہ کہتا ہے کہ اتار ترش التهاب معدہ میں مفید ہے۔ تخم بادیان پانی کے ہمراہ پینا معدہ کے التهاب کو سکون دیتا ہے۔ ماء الشیر حرارت معدہ کو بخدادیتا ہے۔ (دیاستوریڈوس)
عنب الثعلب کو اچھی طرح کوٹ کر بطور ضیاد استعمال کرنا التهاب معدہ میں مفید ہے (روفس)
کدو معدہ کے اندر تری پیدا کرتا ہے اس لئے التهاب معدہ کو سکون دیتا ہے۔

ایجاد:

معدہ پر جراؤہ کدو، آب رجد، سرکہ شراب و گلاب کا ضیاد یا بعض سرد و اوّل یا صندلین، کلرین اور عرق گلاب و آب حصرم کے ہمراہ کافور کی قیر دہلی رکھتے ہیں۔ (دیاستوریڈوس و جالینوس)
ضیاد کا نسخہ:

معدہ کو سرد کرتا ہے، التهاب کو بجھاتا، پیاس و بخار کو سکون دیتا ہے۔ سینہ پر طلاء کیا جائے تو نطف الدم میں مفید ثابت ہوتا ہے۔

موم سفید کو روغن گل اور پرسیان و آراء آب کدو میں سیر کر لیں، پھر اس پر کافور چھڑک کر ضیاد کریں۔ (ابن ماسویہ)

جراؤہ کدو اور رجد کی تسمید، روغن گل کے ہمراہ آب رجد میں لعاب اسپنول ملا کر حقنہ کرنے سے معدہ کی حرارت اور التهاب کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ آب حصرم کا ضیاد یا مشروب حرارت اور التهاب کو بری طرح بخدادیتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

دورم معدہ کم ہو تو اس کے بعد سوہ ہضم اور زیادہ ہو تو ہاضمہ زائل ہو جاتا ہے یہ کیفیت قم معدہ کے اندر کم ہو تو عدم اشتہا اور زیادہ ہو تو غشی اور تشنج طاری ہو جاتا ہے (جالینوس)
کثرت اشتہا قم معدہ پر غلبہ برودت کا نتیجہ ہوتی ہے کیونکہ اشتہا کو اس عضو سے خصوصی تعلق ہے۔ البتہ برودت بہ حد افراط ہو تو حالت دیگر ہوتی ہے جیسا کہ بوڑھوں میں دیکھا جاتا ہے۔ یہاں اشتہا باکل زائل ہو جاتی ہے۔

معدہ کے اندر دورم حار کے ساتھ آنکھوں کی سرخی جب معدہ کے مقصد حصوں کے اندر کسی مزمن درد کا نتیجہ ہو تو دورم کے اندر پیپ پڑ جاتی ہے۔ یہ ردی علامت ہے کیونکہ اس سے پتہ چلتا ہے کہ درد کا سبب ایسا دورم ہے جو طویل المدت ہونے کی وجہ سے پختہ ہو گیا ہے ریاخ اور سوہ مزاج

بارد سبب نہیں ہے کیونکہ ان چیزوں کی وجہ سے پیدا شدہ ورم زیادہ دیر تک نہیں رہتا بالخصوص جبکہ بیمار تدبیر اچھی اختیار کرتا ہے۔ ورم حادث ہو اور مریض قے کرتا ہو تو اس کا طویل المدت ہونا ممکن ہے تاکہ اس کے اندر نفخ پیدا ہو سکے۔ معدہ اور اس کے چپ و راست میں شدید درد کی وجہ سے ہاتھوں اور پیروں کا ٹھنڈا ہونا خراب ہے کیونکہ ایسی کیفیت احشاء کے اندر کسی بڑے ورم کا نتیجہ ہوتی ہے۔

معدہ حرارت کے ساتھ کمزور بھی ہو تو مریض کو کھانے کے بعد بھی اور اتار میخوش دیں۔
(جالینوس)

معدہ کے اندر کھانا ترش ہو جاتا ہو تو مریض کو بوقت خواب حسب ذیل دوا دیں:
فلفل - غید ساڑھے ۳ گرام، تخم حبث ۱ گرام، زیرہ ۱ گرام، کلرخ سبزی دور نمودہ ۲ گرام، سکر ریشمی کپڑے سے چھان لیں۔ مقدار خوراک ۲ گرام ہمراہ شراب مزوج۔

معدہ کی جانب زرد مرارہ کا انصباب ہو رہا ہو تو صبر کے ہمراہ افسنتین کا جوشاندہ دیں۔ معدہ کے اندر سوداء بن رہا ہو یا اس کی جانب سوداء کا انصباب ہو رہا ہو یا اس کے اندر نفخ ہو تو مریض کو شہد کے ہمراہ پودینہ نہری کا جوشاندہ دیں۔ معدہ کو افتیون اور جنگلی پودینہ کے ذریعہ اسعال الاکراف کریں۔ معدہ سرد ہو اور اس کے اندر غلیظ بلغم پیدا ہو رہا ہو تو حسب ذیل نسخہ کی سیکنین پلائیں

صبر کے ساتھ زیادہ جزیں (اصول) شامل کریں۔ سرکہ اور پانی ۳۰۰ گرام اور اصول ۲۰۰ گرام ہوں، انہیں جوش دیں اور ہر ہر جزء پر ایک ایک جزء شہد ڈالیں پھر جوش دیکر اس میں ۱۰۲ گرام صبر شامل کریں۔ یہ یوزموں کے لئے اور غلیظ بلغم میں مفید ہے۔ مشخ کے لئے حسب افادہ موزوں ہوتی ہے۔ نسخہ ذیل ہے:

دار چینی ۱۰۲ گرام، سبجہ سیاہ ۱۰۲ گرام، مود بلساں ۱۰۲ گرام، کلی نور ستہ لذر ۱۰۲ گرام، پوست جوز بواجکے طور پر کوٹ لیا جائے چسپانہ جائے اور پتھر کی کسی ہانڈی کے اندر رکھ کر اوپر سے بارش کا پانی ۸۰۰ گرام ڈال کر اتنا جوش دیں کہ نصف باقی بچے پھر اسے صاف کر لیں۔ اب صبر ستو طری ۳۰۰ گرام اس پانی سے دھو کر اس میں سرکہ ۱۰۲ گرام، زعفران ۱۰۲ اور مصطکی ۱۰۲ گرام شامل کر کے گولیں بنالیں مقدار خوراک ۷ گرام سے ۱۰ گرام تک۔

شکم کے اندر جو ریاح پیدا ہوتی ہے اس کا تذکرہ ہم باب الطح کے اندر کر چکے ہیں معدہ کے اندر غذا فاسد ہو جاتی ہو اور طبیعت اسے دفع نہ کرتی ہو تو مریض کو حسب برداشت زیرہ پلائیں۔ معدہ

کے اندر غذا زیادہ فاسد ہوتی ہو تو نہار منہ بعض مٹھے شربت جیسے جلاب، اور قدح کو شہد کے ساتھ دیں اور ماء الحسل پلائیں اور اس کے بعد یارج فیرا بھی استعمال کرائیں۔

ضعیف البہضم معدہ کے لئے ضما د کا نسخہ :

صبر ۳، مصطکی ۴، سنبل ۵، گلاب خشک ۱۰، فستقین ۳، مازو سبز ۳، کندر ۳، بنیزری نی ۴۰۰ گرام میں جوش دیں اور اس کے ذریعہ صبح و شام معدہ کی تکمید کریں۔ کمزور معدہ اور دستوں کو روکنے کے لئے جوارش راکم موزوں ہوتی ہے۔ اس کا تذکرہ ہم باب البہضمہ کے اندر کر چکے ہیں یہ گرمی پہونچائے بغیر خوری جیسا اثر رکھتی ہے۔ (اسحاق)

ڈکاریں دھانی ہوں تو مریض سے پوچھیں کہ کیا کھایا ہے۔ دھانی ڈکاریں دھانیت پیدا کرنے والے انڈوں کی وجہ سے بھی آتی ہیں۔ (ابن الجلاب)

جو دت بہضم کی علامت یہ ہے کہ مریض کی خیند برابر ہوگی، جلد پیدا ہوگا، رنگ عمدہ ہوگا۔ چہرے پر درم اور سر بو بھل نہ ہوگا۔ شکم نرم وار پھولا ہوا ہوگا یا مخصوص براز آنے سے پہلے آدمی چست و چالاک ہوگا۔ برعکس ازیں کثرت سے تخمہ ہوگا۔ چہرے پر درم اور تنگی تنفس ہوگی۔ معدہ کے اندر درد اور پٹکی آئے گی پڑمردگی اور چہرے پر زردی ہوگی۔ پسلیوں کے زیریں حصے پھولے ہوئے، ڈکاروں میں تغیر، شکم بند اور کثرت سے چلے گا۔ انڈے کھانے والوں کی جیسی ڈکاریں آئیں گی۔

(جالینوس)

معدہ کی حرارت غریزہ کے بجھنے کی علامت یہ ہے کہ کھائی اور پی گئی چیزیں باہر خارج ہو جائیں گی۔ معدہ کے اندر یہ چیزیں بالکل ہی نہ رکھیں گی۔ (جالینوس)

تخم جس کے ہمراہ معدہ کے اندر پتھر یا مٹی جیسا بوجھ یا ترش ڈکاروں کے ساتھ نفع ہو حرارت کی کمی کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جس تخمہ کے ہمراہ سوزش، دھانی ڈکار اور معدہ کے اندر تھین ہوتی ہے وہ اس وجہ سے ہوتا ہے کہ معدہ کے اندر غذائیں بالطبع یا بالعرض بہ حد افراط گرم صفراء میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ غذا فاسد ہو کر صفراء میں تبدیل ہو جائے اور مریض ساتھ ہی ہضمی مزاج کا ہو تو اسے قبل از غذا قے کرائیں کیونکہ پیچھے پڑے کی یہ بڑی مالی معدہ کے اندر کھلتی ہے۔ (جالینوس)

معدہ ہچو نا ہو تو کھانا کم مقدار میں اور زیادہ کیفیت والا تھوڑا تھوڑا دیں، معدہ بالطبع یا بالعرض سرد ہو تو جوارشوں اور گرم ضما دوں کی ضرورت ہوتی ہے گرم ہو تو اشتہا کم اور پیاس زیادہ ہوتی ہے ایسی حالت میں ٹھنڈی چیزیں گرم صبر وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ کھانے پر معدہ کی گرفت کم ہو، جس

میں شکم ہمیشہ نرم ہوتا ہے تو ایسی صورت میں قابض دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے بالعموم یہ کیفیت برودت کے ہمراہ ہوتی ہے لہذا قابض اور مسکن دواؤں سے مرکب جوارش کی ضرورت ہوگی۔ (جالینوس) کثرت سے ڈکاروں کا آنا سوء ہضم کی دلیل ہے کیونکہ سوء ہضم سے معدہ کے اندر ریاح پیدا ہوتی ہے۔ ڈکاریں مسلسل، ترش اور بہ کثرت ریاح کی حامل ہوں تو یہ برودت کی دلیل اور دھانی اور بکھری ہوئی ہوں تو حرارت کی علامت ہوتی ہیں۔ ڈکاریں بدبودار ہوں، ان کے اندر ترشی اور دھانیت دونوں ہی ساتھ ملتی ہوں، چہرہ ان کی خرابی سے متقبض ہو جاتا ہو تو یہ برودت اور حرارت دونوں ہی کی وجہ سے ہوں گی۔ گوز مارنا، شکم کی طاقت اور حسن ہضم کی دلیل ہے۔ بالخصوص جبکہ سخت، طاقتور آواز کے ساتھ کم ریاح لئے ہوئے خارج ہو۔ یہ امعاء کے اندر قلت شح کی علامت ہوتی ہے نیز اس سے جودت ہضم کے ساتھ عضلہ شکم کے طاقتور ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ کمزور بدبودار اور غیر کشیف خارج ہو تو فساد باکل نمایاں ہوتا ہے یہ خرابی ہضم کی دلیل ہے۔ (یہودی)

معدہ کے اندر کوئی کھانا پھنس جائے اور بوجھ بنگر ہضم میں تبدیل ہو جائے جس سے بخار کی باری کا وہم ہونے لگے مگر نبض ابتدا بخار کی نبض کے مخالف ہو تو اس کا علاج روغن نار دین کے ذریعہ کریں۔ اسے گرم گرم بطور مشروب استعمال کریں۔ (جالینوس)

جس شخص کا معدہ پھٹ جائے گا وہ مر جائے گا۔ کسی کو درد شکم اور ابروؤں پر باقلی جیسے سیاہ آثار نمایاں ہو جائیں پھر وہ حترح (زخمی) ہو جائیں اور دوسرے دن سے زیادہ مدت تک باقی رہ جائیں تو سر بیض سر جائے گا اور کسی کو درد شکم کے ساتھ بیماری کے دوران سہات اور بہ کثرت نیند آتی ہو تو وہ بھی مر جائے گا۔ (جالینوس)

معدہ کے اندر خام کچے اخلاط موجود ہوں تو سب سے زیادہ مفید یہ ہے کہ اعتدال کے ساتھ گرم انسان کا شکم معدہ سے چپکایا جائے۔

جن چیزوں کے اندر قبضیت کے ساتھ صغرایت ہو اور وہ معدہ کے لئے مفید ہوتی ہیں۔ مثلاً علیق اور انگور کی شائیں، شکوفہ کجور کا گود اور اس کا غلاف گل۔ قابض اشیاء بالعموم معدہ کے لئے مفید ہوتی ہے، ایک خاتون کی اٹھا جاتی رہی، حتیٰ کہ موت کے قریب جا پہنچی تھی کیونکہ غذا کم ہو رہی تھی۔ میں نے اسے شربت افسقین پلایا چنانچہ معدہ کے اندر طاقت پیدا ہوئی جس سے فوری اٹھا کھل گئی۔ (جالینوس)

میرے خیال میں جالینوس نے اسے آب افسقین کے ہمراہ تریاق پلایا تھا۔ (مؤلف)

شکم کے اندر پیدا ہونے والے کیزوں کی وجہ سے درد معدہ ہو جاتا ہے۔ یہ کیزے جب اوپر

چڑھتے ہیں تو درد ہونے لگتا تھا۔ نیز درد معدہ اس غلط کی وجہ سے بھی ہوتا ہے جس سے یہ کپڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ معدہ بیمار ہو تو لازم ہے کہ یکبارگی غذا سے اسے بو جھل نہ کر دیا جائے کیونکہ وہ برداشت نہیں کر سکتا۔ بلکہ غذا تھوڑی تھوڑی دی جائے۔ بیمار معدہ کو اور بالخصوص فم معدہ کو بھاری پانی سے بچائے کیونکہ اس سے فم معدہ پر دباؤ پڑتا ہے جس سے وہ بو جھل ہو جاتا ہے۔ ضروری ہی ہو تو بھاری پانی کے ساتھ شراب بھی دیں تاکہ اخلاط کے اوپر سے وہ سرعت گذر جائے۔ (جالینوس)

معدہ کے اندر کوئی قرحہ ہو تو پسینہ زیادہ آئے گا، نبض صغیر ہوگی، کثرت سے حلی ہوگی، غشی طاری ہوگی، جسم ٹھنڈا ہو جائے گا، بلغم نکلنے میں، شوری ہوگی چرہ پر پی غذا نہیں لینے پر درد ہوگا (جالینوس)

معدہ خراب تدبیر اور خراب غذاؤں کے بغیر کسی معمولی سبب کی وجہ سے درد محسوس کرنے لگے اور فساد پذیر ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ معدہ کا نفس جو ہر ہی کمزور ہو چکا ہے۔ (جور جس) حمام سے باز رہنا قوت معدہ کی حفاظت کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے برعکس ازیں حمام کی کثرت سے معدہ بچد کمزور ہو گا کیونکہ حمام معدہ کو بچد کمزور کر دیتا ہے (جالینوس)

مریض کی ہلاکت کا سب سے زیادہ اندیشہ ورم معدہ اور ورم جگر سے ہوتا ہے۔ ابتدا ورم میں جبکہ ورم مزمن نہ ہو میں خوشبودار چکنی موم ۶ گرام، روغن نار دین ۵ گرام موسم سرما میں اور موسم گرما میں موم ساڑھے ۳ گرام استعمال کرتا ہوں۔ اسے ایک دو ہرے برتن میں پگھلاتا ہوں پھر اس میں صبر، مصطکی، سر ہر ایک ساڑھے ۳ گرام شامل کرتا ہوں، قیضیت کی زیادہ ضرورت ہو تو صبر اور مصطکی کا وزن ۷ گرام کر دیں۔ معدہ اس حد تک کمزور ہو چکا ہو کہ کھانا نہ روکتا ہو تو اس کے اندر عصاۃ حصرم بھی بقدر صبر شامل کر دیں۔ کبھی عصاۃ الفستقین بھی شامل کر دیتے ہیں یہ بھی بقدر صبر۔ ورم کی مدت دراز اور ورم سخت ہو جائے تو اس کا علاج ایسی چیزوں سے کریں جس کے اندر بعض خوشبودار اور طبعین ادویات شامل ہوں۔ یہ ورم معدہ کا علاج ہے۔ ورم کے بغیر جو بیماریاں ہوتی ہیں وہ لوگوں کو ان بیماریوں کی وجہ سے ہوتی ہیں جو مزاج کے باعث رطوبت کی زیادتی سے ہوتی ہیں۔ ان کا سب سے مؤثر علاج منتشر ہونے والی دوائیں ہوتی ہیں کیونکہ منتشر ہونے والی قابض ادویات سکورتی اور جو ہر اعضاء کو مضبوط بناتی ہیں۔ برعکس ازیں محلل ادویات جو ہر اعضاء کو تحلیل کر دیتی ہیں اس لئے قابض ادویات کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے البتہ اگر برودت کے ساتھ سوء مزاج رطب ہو تو قابض دواؤں کا استعمال خصوصیت کے ساتھ معسر ہو گا کیونکہ ان کی طاقت سرد ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ غلہ کورہ بیماری کے لئے جو نسخہ تیار کئے جاتے ہیں وہ قابض اور مسکن دواؤں سے مرکب

ہوتے ہیں۔ یارج فیجر امعدہ کے مریضوں کے لئے بچہ مفید ہے۔ درد شکم میں بہتر یہ ہے کہ صبر کو مفول نہ کیا جائے کیونکہ اسے دھو دینے کے بعد اس کی اکثر دوائی تاثیر جاتی رہتی ہے اسہال کمزور ہو جاتا ہے سوہ مزاج مفرد غیر غلطی گرم ہو یا بار دسب میں صبر کا استعمال مضر ہے یہ وہاں مفید ہوتی ہے جہاں رطوبتوں کے استفراغ کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب رطوبتیں زیادہ ہوتی ہیں جن کی وجہ سے معدہ بھیک جاتا ہے اور اس کی رطوبتوں کے اندر استرخا پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں رطوبتیں کم ہوں یا زیادہ استفراغ کرنا لامحالہ مفید ہوتا ہے۔ معدہ کے اندر صفراوی قسم کی بیماری ہو تو صبر اس میں مفید اور موثر ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ اس طرح کے مریض زیادہ تر ایک ہی دن میں شغلیاب ہو جاتے ہیں۔

قابض غذا میں خشک دوائیں اور مشروبات مذکورہ مریضوں کے لئے بچہ مضر ہیں (جالیوس) یعنی ان مریضوں کے لئے جنہیں سوہ مزاج بار د غیر مادی ہوتا ہے۔ باقی جن مریضوں کے معدوں کے اندر بہ کثرت رطوبتیں ہوں اور ترصل (ڈھیلے پن) جیسی کیفیت ہو اور اپنی خرابی ہی کی وجہ سے نہیں بلکہ صرف مقدار کے باعث بھی تکلیف دہ ہو، کم معدہ کو انہوں نے ایسا بنادیا ہو جیسے بھیکا ہوا ہو تو قابض چیزیں ان کے لئے مفید ہیں کیونکہ ان سے معدہ کو قوت اور سختی حاصل ہوتی ہے۔ معدہ کی برودت کی یہ علامت کافی ہے کہ مریض کو پیاس نہ ہو اور برودت کا احساس ہو۔ پیاس معلوم نہ ہو اور التھابی کیفیت بھی محسوس نہ ہو تو بیماری سرد ہوگی۔ (مؤلف)

معدہ کے اندر پیپ ہو یا لخصہ ص طبقات کے اندر در انداز ہو تو اس لئے یارج فیجر اسے زیادہ مفید کوئی اور آپ کی قدرت میں نہ ہوگی۔ معتدل خوراک ساڑھے ۳ گرام ہے۔ درم شکم میں اس دوا کو پانا ضروری نہیں ہے البتہ درم میں فح آجائے اور بیماری انحطاط پر ہو تو اسے پلایا جاسکے گا۔ (جالیوس) معدہ کی اکثر بیماریاں ٹخوں سے ہوتی ہیں لہذا ٹخوں سے ہمیشہ بچنا چاہئے۔ تخمہ اگر آب دہوا کی خرابی سے لاحق ہو تو اسکی اصلاح کی جائے اور اگر کھانے کی مقدار یا اسکی کیفیت کی وجہ سے عارض ہو تو اسے ترک کر دیا جائے۔ اسی طرح اگر غیر معمولی غذا کے نتیجہ میں تخمہ لاحق ہو رہا ہو تو جو بھی تکلیف دہ اسباب ہوں ان کا علاج بالضد کریں۔ تدبیر اگر عمدہ ہو تو ایسی حالت میں تخمہ کا سبب ضعف معدہ ہوگا۔ لہذا معدہ کو مروخ (مالش کی دواؤں) ریاضت اور روزوں کے ذریعہ تقویت پہونچائی جائے۔ ترش ذکاریں آتی ہوں تو کھانے سے پہلے دھنیا خشک دیں، اس کے بعد خالص شراب پلائیں۔ کسی بھی وقت کھانا ہضم نہ ہو یا ہو تو تھوڑا ہضم نہ ہونے کی صورت میں مریض دیر تک سوئے۔ کسی مصروفیت وغیرہ کی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو تو ٹکان، چنچ دپار اور گرمی و سردی سے بچے، معمولی سے حمام

دیگر:

جرم بھی ۱۲۰۰ گرام سرکہ، ۱۲۰۰ گرام فصد، ۱۲۰۰ گرام سرکہ سفید، ۱۰۲ گرام قفل وزن، ۱۰۲ گرام زنجبیل، اور ۳۳ گرام تخم کر فس کو ہی میں جوش دیکر استعمال کریں۔

ضماد کا نسخہ:

درد معدہ، قروح امعاء اور شکم چلنے میں بیحد مفید ہے۔

انگور کی شاخیں ۳۳ گرام، گلاب خشک ۷۰ گرام، مسطکی ۷۰ گرام، صبر ۷۰ گرام، مازوئے سبز ۷۰ گرام، شب ۷۰ گرام، آقا قیاء ۷۰ گرام، روغن آس و موم بقدر ضرورت۔

دیگر:

انگور کی شاخیں، عصارہ حصرم خشک، تخم گلاب، صبر، مازوئے سبز، شب یمانی، آقا قیاء، جنگلی انار کی چھتری (جبد) مسطکی سب کو شربت حب آس میں گوندہ کر بطور ضما د استعمال کریں۔

ضماد پرائے ورم معدہ:

اشق ۱۰۰، موم ۱۰۰، ناخونہ ۱۲، زعفران ۸، مر ۸، مقل الیہود ۸، روغن بلساں ۳۰۰ گرام، سب کو یکجا کریں۔ (جالینوس)

مذکورہ نسخہ معدہ کو ورم صلب میں بیحد موزوں ہے۔

ضماد کا عمدہ نسخہ پرائے مزمن اور ام معدہ و جگر:

شع، صمغ بطم، مقل الیہود، اشق، قردمانا، سعد، ناخونہ، حما، سنبل ہندی، زعفران، کندر، مر، دار چینی، سلیخ، ہر ایک ساڑھے ۱۱۲ گرام، روغن حنا ۳۱۵ گرام، شراب بقدر ضرورت۔ موم کو روغن حنا و روغن گل میں پکھلا کر تمام دواؤں کو یکجا کریں۔ (جالینوس)

معدہ کی قوت جاذبہ کی حفاظت، حرارت اور بوست سے ہوتی ہے۔ کمزور ہو جائے تو سہل و سہا، جو زہا، قرفل، زیرہ اور کر دیا جیسی دواؤں کے ذریعہ تقویت دیں اور بقدر ضرورت طاقت کا اندازہ کریں۔ اگر حرارت اور بوست ضرورت سے زیادہ ہو جائے تو آب خیار، آب کدو جیسی سرطوب و سرد اشیاء کے ذریعہ طالع کریں۔ قوت جاذبہ کو طاقت، قلیل المراج شراب اور ماسکہ کو گلرغ، طباشیر، حماض، گلنار، لور بلوط وغیرہ جو بقدر ضرورت استعمال کی جائیں، ملتی ہے۔ دواؤں سے

ان کی طاقت میں حد سے زیادہ اضافہ ہو جائے تو گاجر، جرجیر، حلیون اور چربی جیسی مرطوب گرم اشیاء کے ذریعہ معتدل کریں۔ ہاضمہ کی حفاظت گرم رطب دواؤں کے ذریعہ ہوتی ہے برودت اور یوست پیدا کرنے والی چیزوں کے ذریعہ ہاضمہ کو کمزور کریں۔ دافعہ کی حفاظت برودت اور رطوبت کے ذریعہ ہوتی ہے حرارت اور یوست پیدا کرنے والی چیزوں کے ذریعہ اسے کمزور کیا جاسکتا ہے۔

(ابن ماسویہ)

یہ نظریہ کی حد تک ہے۔ ضرورت اس بات کو پیش نظر رکھنے کی ہے کہ معدہ کی بیماریاں سوء مزاج کے تحت واقع ہوتی ہیں۔ یہ سوء مزاج آٹھ قسم کے ہوتے ہیں۔ ہر قسم کی علامتیں اور اس کا علاج پیش کرنا چاہئے۔ یا یہ بیماریاں معدہ کی تخلیقی صورت جو بڑی چھوٹی ہو سکتی ہے کی وجہ سے بھی عارض ہوتی ہیں۔ ان کی علامات بیان کرنا چاہئے۔ چھوٹی تخلیق کی علامت یہ ہے کہ معدہ سرعت سے بوجھل ہو جاتا ہے بڑی کی علامت یہ ہے کہ معدہ ضرورت سے زیادہ غذاؤں کا متحمل ہوتا ہے اور جسم میں اسی کے مطابق بناوٹ ہوتی ہے۔ علامات باب المزاج کے اندر دیکھیں۔ چھوٹی تخلیق کا علاج یہ ہے کہ غذا تھوڑی تھوڑی مقدار میں دیں۔ بڑی بناوٹ کا علاج یہ ہے کہ غذا مقدار میں زیادہ مگر ایسی دی جائے جس کی غذا سیت کم ہو۔

معدہ کے امراض میں پھوڑے اور اورام میں داخل ہیں۔ ان کی علامات اور علاج پیش کئے جائیں۔ نیز امراض معدہ میں متلی اور ہچکی بھی داخل ہیں۔ انکی علامتیں اور علاج بھی پیش کئے جائیں۔ پھر اسحال بھی معدہ کی بیماریوں میں شمار ہوتا ہے۔ اس کی علامات اور علاج بھی بیان کئے جائیں۔

(مؤلف)

حرارت معدہ کی علامت:

التهاب، سوزش اور پیاس۔

برودت معدہ کی علامت:

مذکورہ علامتوں کے برعکس، برودت سخت ہوتی ہے تو کبھی سن ہو جانے کی کیفیت پیدا

ہو جاتی ہے۔

یوست کی علامت:

پیاس موجود، حرارت غائب، تمام جسم لاغر۔

رطوبت کی علامت:

کثرت سے تھوک آنا، تھوک کا پسیدار ہونا۔ پیاس غائب وغیرہ۔

ہضم معتدل:

معدہ کے اندر غذا زیادہ سے زیادہ ۱۲ اور کم سے کم ۸ گھنٹوں تک دتی ہے۔ (ابن ماسویہ)
غذا معدہ کے نچلے حصہ میں ہضم ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معدہ کا یہ حصہ طاقتور نہیں ہوتا
تو ہاضمہ فاسد ہو جاتا ہے۔

ہاضمہ حسب ذیل خارجی اسباب کے تحت بھی فاسد ہوتا ہے:

۱۔ غذا کی مقدار اور کیفیت۔ ۲۔ غذا کی بد تدبیر۔ ۳۔ خند، حمام اور نقل و حرکت وغیرہ کی

مقدار۔

قوت ہاضمہ کا فساد حسب ذیل وجوہ سے ہوتا ہے:

۱۔ سوہ مزاج۔ ۲۔ لورام اور پھوڑوں جیسی آلاتی بیماریاں۔

غذا فاسد ہو کر دخانیت اختیار کر لیتی ہے تو سریش کو خمی دیتی اور سخت پیاس لاحق ہوتی
ہے۔ برودت کی وجہ سے ہاضمہ زائل ہو جاتا ہے تو زوال ہضم مکمل ہونے کی صورت میں غذا میں
تبدیلی بالکل نہ ہوگی۔ نامکمل ہونے کی صورت میں ترش ذکاریں آئیں گی۔ تمکین کرم غذاؤں سے
معدہ کے اندر نفخ اور سوہ مزاج حار و بارد پیدا ہو جاتا ہے جس کے بعد تیزی سے ہاضمہ زائل ہو جاتا
ہے۔ رطوبت اور یوست سے بات اس حد تک نہیں پہنچتی کہ ہاضمہ زائل ہو جائے۔ اسی طرح
حرارت اور برودت کا طاج تیزی سے ہوتا ہے کیونکہ اس سلسلہ میں استعمال کی جانے والی دوائیں
طاقتور ہوتی ہیں مگر سوہ مزاج یا بس کا طاج و شوار ہوتا ہے اور دیر میں ہوتا ہے۔ ذکاریں دخانی ہوں تو
غور کر کے دیکھ لیں کہ ایسی حالت غذاؤں کی وجہ سے تو نہیں ہے۔ اسی طرح ترش ذکاروں کا سبب
بھی معلوم کر لیں۔ یہ کیفیات غذاؤں کی وجہ نہ ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ معدہ کا کوئی داخلی سبب
موجود ہے۔ پھر بھی یہ واضح نہ ہو گا کہ مزاج خراب اور بہ حد افراط ہے تو اس کا تعلق خاص معدہ سے
ہے یا اس میں کوئی اور خلط بھی شامل ہے۔ مزاج موجود کے مخالف غذا آئیں دیکر جانچ کر لیں۔ غذا
دخانی ہو جاتی ہو تو سریش کو ماہ استعیر اور رش ہو جاتی ہو تو صمد دیں۔ اس کے بعد قئے اور براز پر نگاہ

ڈاکٹر دیکھیں کہ اس کے اندر وہ خلط تو شامل نہیں ہے۔ شامل ہو تو یہ سمجھیں کہ سوء مزاج مادی ہے۔ غیر مادی نہیں ہے۔ یہ جانچنے کے ذریعہ آسان ہوتی ہے۔ (حنین)

معدہ کی بیماریوں میں سب سے ابتدائی بیماری فساد ہضم کی ہوتی ہے اس کے بعد دیگر بیماریاں آگے پیچھے آتی ہیں (مؤلف)

چنانچہ خلط کا انصباب کبھی معدہ کی تجویف میں ہوتا جو قے کے ذریعہ خارج ہو جاتی ہے۔ کبھی یہ معدہ کی تھلیوں میں چپک جاتی ہے۔ اس حالت میں مٹکی ہوتی ہے۔ مزاج حار کے بعد پیاس لگتی ہے۔ اشتہاء غذا کا تعلق برد و ست سے ہوتا ہے۔ ہاضمہ فاسد ہو جائے تو خوب اچھی طرح غور کر کے خارجی اشیاء کی طبعی جگر اور کلی کے اندر سے کریں۔ تشخیص ہو جانے کے بعد فقط سوء مزاج ہو تو اس کے مقابل چیز دیں افادہ ہونے لگے تو یہ فوراً واضح ہو جائے گا۔ اشتہاء ہو جائے تو تھوڑا تجربہ کریں کیونکہ گرم چیزوں کے ذریعہ افادہ ہوتا سوء مزاج کے بارد ہونے اور برعکس ہونے کی حالت میں برعکس کیفیت کی علامت ہے۔ مزاج بارد کی صورت میں دوا فلافلی وغیرہ بھگو کر شراب کے ہمراہ نوش کریں۔ سوء مزاج خلط کے ہمراہ ہو تو فیر اور صفراوی دغانی کیفیت میں شربت المستن استعمال کریں۔ کیفیت پھر بھی مسلسل اور دغانی دکاروں کا سلسلہ باقی رہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ خون پورے جسم کا فاسد ہو چکا ہے کیونکہ اس طرح کیموس سے صالح خون کا نہیں بنا کرتا۔ ترش ہونے کی صورت میں انجام اشتہاء اور ذرب وغیرہ ہوتا ہے۔ خون عمدہ نہیں بلکہ بلفی ہو گا۔ اس کے بعد یہ دیکھیں کہ امداد کے مطابق خلط کا انصباب معدہ کی جانب ہو رہا ہے۔ غذا پر معدہ کی گرفت اچھی طرح نہ ہو تو قراقر پیدا ہوتا ہے۔ قراقر غذا کی وجہ سے نہ ہو تو اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ غذا پر معدہ کی گرفت کم ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ براہ تیزی سے خارج ہوتا ہے اور غذا جگر کی جانب کم ہو جاتی ہے۔ معدہ کے اندر غذا فاسد ہو جاتی ہے تو براہ کے اندر بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔ (حنین)

حلیلہ سیاہ اپنی خاصیت سے بلفم چوس لیتا ہے اور معدہ سے سودا کا اخراج کر دیتا ہے۔ حلیت معدہ کے لئے مضر ہے۔ میعہ معدہ کو خوشبودار بناتی اور اس کی پر توں کو قوت پہونچاتی ہے۔ مر استرخاء معدہ میں مفید ہے۔ متواتر قے کرنا معدہ کی طاقت کو کمزور کرتا ہے اور اسے فضلات کی آماجگاہ بنا دیتا ہے۔ (ابو جریج راحب)

پیاس یا بخار کی وجہ سے دہن کی رطوبتیں خشک ہو جاتی ہیں تو چبانا اور لکھنا بجد دشوار ہو جاتا ہے۔ (ارسلو)

ضرورت ایسی دواؤں کے ذریعہ علاج کرنے کی ہوتی ہے جو منہ کو مرطوب کر دیں (مؤلف)

غذائیں معدہ کو حسب ذیل پہلوؤں سے نقصان پہونچاتی ہیں:

- ۱۔ اپنی حدت کی وجہ سے معدہ کے اندر سوزش پیدا کر دیں جیسا کہ بورہ کا اثر ہوتا ہے۔
 - ۲۔ اپنی روغلیت سے معدہ کے اندر استرخام پیدا کر دیتی ہیں جیسا کہ چکنی غذائیں یہ جو معدہ کے لئے مضر ہوتی ہے۔
 - ۳۔ اپنی لزوجت (لسی) کی وجہ سے معدہ کو لت پت کر دیتی ہیں جیسا کہ لعاب اور لیسیدار ہیزیوں کا عمل ہوتا ہے۔
- بعض غذائیں ایسی ہیں جو مختلف حالات میں مضر ہوتی ہیں۔ (حین)
- شکم کو کھل اور کپڑوں سے ڈھانپے رہنا چاہیے، جو دت ہضم کے لئے یہ سب سے بڑی معاون تدبیر ہے۔ (دوفس)

کسی شخص کو صبح ہوتے ہی بدبودار یا ناخوشگوار ذکاریں آتی ہوں۔ تو ایسی حالت میں سب سے پہلے یہ دریافت کریں کہ مریض نے شام کے کھانے میں مولی، بھنا ہوا انڈا، یا کوئی ایسی شیرینی تو نہیں لی ہے جو آگ سے جل گئی ہو مثلاً (۱) انڈا بیہ وغیرہ۔

مذکورہ چیزوں سے اسی طرح کی ذکاریں آتی ہیں۔ یہ تہ ہوں تو دیگر چیزوں پر غور کریں۔ یہ بھی نہ ہوں تو معلوم کریں کہ حرارت سوء مزاج معدہ کی وجہ سے ہے یا کوئی صفراء معدہ کے اوپر گر رہا ہے۔ صفراء کا انصباب ہو رہا ہو تو پھر یہ دیکھیں کہ معدہ کی فضا میں صفراء تیر رہا ہے یا بوست ہے۔ ذکاریں ترش آ رہی ہوں تو اس کا سبب برودت ہو گی۔ البتہ واضح نہ ہو گا کہ ذکاریں جو ہر معدہ سے اٹھ رہی ہیں یا غذا کی عدم موجودگی میں معدہ کی جانب کسی خلط کا انصباب ہو رہا ہے۔ ترشی غذا کے مخالف چیزوں سے معدہ کے اندر غذا ترش ہو رہی ہو تو مریض کو صفد دیں اور غذا آہ معدہ کے اندر د خانیت میں تبدیل ہو رہی ہو تو گیہوں کی روٹی اور پکایا ہوا گوشت دیں۔ پھر یہ دیکھیں کہ دھانی ذکاروں میں براز کے اندر صفراء اور ترش ذکاروں کے اندر بلغم یا غذا کچی ہی خارج ہو رہی ہے جس کے اندر مذکورہ دونوں خلطوں میں سے کوئی خلط شامل نہیں ہے۔ مذکورہ کیفیت سوء مزاج معدہ کی پیداوار ہوتی ہے تو غذا میں فی نفسہ کوئی زیادہ تغیر نہیں ہوتا۔ یہ رنگین ہوئے بغیر خارج ہوتی ہے۔ اس کے اندر کوئی بھی شامل نہیں ہوتی۔ برعکس ازیں کوئی خلط شامل ہوتی ہے تو زیادہ تر غذا رنگین ہو کر خارج ہوتی ہے جس میں موجودہ خلط کے فعل کی حد تک تبدیلی ہو چکی ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں مریض

کے لئے قئے کرنا مفید ہوتا ہے۔ یہ غلط تجویف معدہ کے اندر تیرتی ہوتی ہے تو قئے کرنا زیادہ آسان ہوتا ہے لیکن طبقات معدہ کے ساتھ چپکی ہوتی ہے تو قئے ہوئے بغیر متلی اور تحریک ہوتی ہے۔ غلط کے اندر حرارت زیادہ ہوتی ہے تو مریض کو پیاس لگتی ہے۔ زیادہ سرد ہوتی ہے تو کھانے کی خواہش ابھرتی ہے۔ جگر بوتلی کا معائنہ کر لیں اور دیکھیں کہ یہاں کوئی بیماری تو نہیں ہے، ہو سکتا ہے کہ کوئی سبب انہی کی وجہ سے پیدا ہو گیا ہو۔ روزانہ مریض کی غذا کو چیک کریں۔ ان پہلوؤں سے قیاس آرائی صحیح ہو سکتی ہے۔ معدہ کو آفت محض سوہ مزاج سے لاحق ہوتی ہو تو اس کے مقابل تدبیر سے مریض کو فوری افادہ ہو گا۔ اس طرح تشخیص پر پورا اعتماد ہو جائے گا۔ ترش ذکاروں میں مریض کے لئے دواہ فلاقلی مفید ہوتی ہے۔ اسی طرح سوہ مزاج بارد معدہ میں شراب یا پانی کے ہمراہ اس دوا کو پینا مفید ہے۔ دھانی ذکاروں کے اندر یارنج طیبر امفید ہوتی ہے۔ (جالینوس)

غلط ردی طبقات معدہ کے اندر سرایت کئے ہوتی ہے تو یارنج طیبر اسے فائدہ ہوتا ہے لیکن معدہ کے اندر سوہ مزاج یا بس ہوتا ہے تو یارنج کا نقصان بالکل واضح ہوتا ہے۔ (مؤلف)

قئے کے اندر کسی زخم کا چھلکا خارج ہو تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ زخم معدہ کے اندر ہے۔ ایسی صورت میں دیکھیں کہ درد آگے سے مراق کے پاس ہو رہا ہے تو یہ سمجھیں کہ قرح معدہ کے اندر ہے۔ (جالینوس)

قرح معدہ کے اندر ہے، آنتوں کے اندر نہیں ہے اس کا اندازہ اس طرح ہو گا کہ چھلکا خارج ہو رہا ہو گا۔ بیمار کوئی چہری یا ترش چیز کھائے گا تو فوراً سوزش کا احساس ہو گا کیونکہ یہ ممکن نہیں ہے کہ اتنی جلد کوئی چیز آنتوں کے اندر جلد ہو نچے اور سوزش پیدا کرے یہیں سے یہ بھی معلوم کیا جاسکتا ہے کہ قرح مری کے اندر ہے یا قعر معدہ کے اندر۔ سوزش کہاں سے ہو رہی ہے؟ اس سے مقام ماذف کا پتہ چل جائے گا۔ (مؤلف)

درد پشت کے اندر ریڑھ کی جانب ہو رہا ہو تو قرح مری کے اندر سمجھا جائے گا اور کسی چہری یا چیز کھانے پر معدہ کے اندر درد معلوم ہو رہا ہے تو قرح معدہ کے اندر تصور کیا جائے گا۔ ورنہ درد کا احساس آگے سے نیچے کی جانب ہو گا۔ متلی اور انقلاب تنفس قم معدہ کے لئے تکلیف دہ کسی چیز کی خصوصی علامت ہے۔ مریض کو مری کے اندر کسی چیز کے تاخیر سے اترنے کا احساس ہوتا ہو تو یہ ضعف مری کی علامت ہے۔ اور اگر نگلی ہوئی چیز کسی مقام پر رک کر پھر آسانی کے ساتھ اپنی منزل پر پہنچتی ہو تو یہ مری کے بعض اجزاء کے اندر تنگی ہونے کی علامت ہے۔ مری کے اندر ضعف فقط سوہ مزاج کی وجہ سے ہو تو غذا کا تاخیر سے اترنا مری کے تمام اجزاء کے اندر برابر برابر ہو گا۔ لیکن پر یہ

کیفیت سخت اور تن کر کھڑے ہونے پر ہلکی ہوگی۔ ورم کی وجہ سے ایسا ہو تو غذا کسی ایک جگہ ر کے گی۔ ورم حار ہو تو اس کے نتیجہ میں پیاس اور سخت درد ہوگا۔ پیاس کی حد تک بخار میں شدید التهاب نہ ہوگا۔ پیاس بہت زیادہ ہوگی۔ دیگر اور ام بار دہ میں سے کوئی ورم ہو گا تو تاخیر کے ساتھ غذا کے اترنے کے ساتھ نہ بخار ہو گا نہ پیاس ہوگی۔

میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ مذکورہ اعراض تھوڑے درد کے ساتھ ہو رہے ہیں اور عرصہ سے ہو رہے ہیں وقتاً فوقتاً ہی یوم آجاتا ہے اور بعض اوقات جھرجھری بھی۔ قیاس آرائی سے اندازہ ہوا کہ مری کے اندر کوئی ورم ہے جو مشکل سے نفع پائے گا۔ کچھ دنوں کے بعد مریض کو یہ احساس ہوا کہ پھوڑا پھٹ گیا ہے، دوسرے ہی دن پیپ کی قے ہوئی اور تیسرے دن بھی۔ اس کے بعد فم معدہ کے اندر کسی قرحہ کے ہونے کی کوئی علامت بھی نمودار نہ ہوئی کیونکہ مریض جب بھی کوئی ایسی چیز اٹھاتا جس کے اندر طاقتور ترش، نمکین، چرپری یا قابض کیفیت ہوتی تو فوراً ہی سوزش کا احساس کرتا تھا۔ اگر کوئی چیز نہیں اٹھاتا تو اس جگہ تھوڑا درد ہوتا تھا۔ بیماری اس شخص کو عرصہ تک رہی اور دفع ہو گئی۔ صحت پر اعانت اس کی عمر نے کیا کیونکہ بڑی عمر والوں کو اس طرح کی بیماری ہوئی تو سب کے سب مر گئے۔ ان سبھوں کو شانوں کے درمیان درد کا احساس ہوتا تھا کیونکہ مری یہیں عظیم صلب تک پہنچی ہوئی ہوتی ہے۔ قے کے ذریعہ خارج ہونے والا خون مری سے خارج ہو رہا ہو تو درد کا احساس مقام ماؤف پر ہوتا ہے۔ خون کسی رگ کے کھل جانے سے آتا ہو تو درد غائب ہوتا ہے۔ خون کا اخراج کسی فساد کی وجہ سے ہو رہا ہو تو یہ متغیر ہوگا۔ (جالینوس)

ایس لکھا ہے جیسے گذشتہ گفتگو مری کے باب میں تھی اور اب یہاں فم معدہ کے باب میں گفتگو ہو رہی ہے۔ اس کی مراد معدہ کے بالائی حصوں سے ہے جہاں پر مری کا اتصال ہوتا ہے۔ (مؤلف) اس عضو کی وجہ سے شرکت کی بنیاد پر فشی، تشنج، مرگی، سہات، دوسرے اور آنکھوں کے سامنے پانی جیسی تصویروں کا آنا غرض بیہار بیماریاں لاحق ہوتی ہیں۔ جو بیماری اس عضو کے اندر فی نفسہ واقع ہوتی ہے اس کی وجہ سے اشتہاز اکل اور وہ غذا فاسد ہو جاتی ہے جو اس کے اندر تیر رہی ہوتی ہے کچھ غذا میں تیرتی نہیں ہیں بلکہ طبقاً قعر معدہ کے اندر بینہ جاتی ہیں بالخصوص وہ غذا میں جو فساد زدہ ہو جاتی ہیں۔ ان میں مذکورہ اعراض میں سے کوئی عرض لاحق نہیں ہوتا۔ اس مقام میں جو تیزی حس پائی جاتی ہے اس کی وجہ سے بکثرت امراض پیدا ہوتے ہیں۔ ایک شخص ایسا تھا کہ جب بھی کھانے میں تاخیر ہوتی یا وہ حصہ میں یا فکر مند ہوتا تو اس پر تشنج طاری ہو جاتا تھا۔ میں نے قیاس کیا کہ فم معدہ پر کسی چیز کا انصاف ہوتا ہے تو کثرت حس کی وجہ سے اسے لذت نہ پہنچتی ہے اور اس کی وجہ سے دماغ

متاثر ہوتا ہے حتیٰ کہ تشنجی حرکت کے مشابہ رعشہ طاری ہو جاتا ہے۔ میں نے اسے حکم دیا کہ غذا کو اچھی طرح ہضم کرنے کا احتیاط کرے۔ اپنے معمول سے بیشتر ۳ بجے قابض شراب کے ہمراہ پختہ روٹی کھائے۔ اس نوعیت کی غذا معدہ کو طاقت دیتی ہے اور سر کے لئے معر نہیں ہوتی۔ بیماری کا دورہ پھر اسے نہیں ہوا۔ اس کی بیماری کا جب حقیقہ علم ہوا تو اسے میں نے سال میں تین یا دو بار ایارج لیٹر اہلایا کیونکہ ایارج کی وجہ سے معدہ کے اندر پیدا ہونے والا یا اس کی جانب اترنے والا مادہ صاف ہو جاتا ہے اور معدہ کے افعال پر اس سے تقویت ملتی ہے۔ یہ شخص سالہا سال زندہ رہا۔ مگر اسے اس طرح کی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔ کسی مشغولیت کی وجہ سے کھانے میں دراتاخیر ہوتی تو بہت ہی تموزا تشنج ہوتا۔

زیادہ کھانے کی وجہ سے جو بوجھ پیدا ہو جاتا ہے اس کے باعث فم معدہ کو ایسی سہات لاحق ہوتی ہے جو تمام کھانا قے کئے بغیر ساکن نہیں ہوتی۔ معدہ کے اندر صفراء کے یکجا ہو جانے سے تشنج ہو جاتا ہے۔ اس میں بھی سکون قے کے ذریعہ ہی ہوتا ہے۔ صفراء کی وجہ سے غشی بھی طاری ہو جاتی ہے اور خواب ہائے پریشان نظر آتے ہیں۔ فم معدہ کے اندر ردی اخلاط موجود ہوں تو اس طرح کی تمام بیماریوں میں ایارج کے ذریعہ سہیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ صفراء کی وجہ سے مانجھو یا بھی ہو جاتا ہے۔ فم معدہ کی وجہ سے حاملہ خواتین کی خواہشات جیسی بری اور ردی خواہشات بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح شہوتِ کلیہ، ابکائیاں، ہنگی، یہ ساری بیماریاں معدہ کے زیریں حصہ میں اسی طرح پیدا ہو جاتی ہیں جس طرح فم معدہ میں سوہ مزاج اور لورام و قرحوں کی بدولت پیدا ہوتی ہیں البتہ ان کے اندر درد اور سوزش کم ہوتی ہے۔ فم معدہ کی وجہ سے جو درد سر، غشی، تشنج وغیرہ پیدا ہوتا ہے وہ اس کی وجہ سے پیدا نہیں ہوتا کیونکہ ہضم کا فعل اسی حصہ کے اندر پایہ تکمیل کو پہنچتا ہے۔ لہذا اس کا فساد تخم ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (جالینوس)

مغض قرحہ اور آکلہ میں ایارج تلخ مفید ہے کیونکہ اس سے مردار گوشت کا ازالہ ہوتا ہے، قرحہ اور رطوبت خشک ہوتی ہے اور معدہ کے اندر گوشت پیدا ہوتا ہے۔ قرحہ کا سہیہ بھی کرتی ہے۔ قرحہ صاف ہو جائے تو قابض شربت استعمال کریں۔ کھانے میں ردی، زردی بیضہ مرغ، عدس اور پرندوں کے گوشت استعمال کریں۔ (أھرن)

مزاج حار معدہ کے فاسد ہونے کی علامت:

پیاس، التھاب، سرد چیزوں سے فائدہ پہنچنا، مزاج حار مادی ہو تو سب سے پہلے مادہ کا سہیہ

کریں۔ (ابن سرائون)

مادی اور غیر مادی کی علامت بیان نہیں کی۔ اسے ہمیں اپنی جانب سے بیان کرنا چاہئے (مؤلف)
 مادہ کا سمقیہ مادہ کے میلان اور مریض کی عادت کے مطابق کریں۔ میلان اوپر کی جانب
 ہو اور مریض قے کرنے کا مادی ہو تو تازہ مچھلی، ماء الشعیر اور سبزیوں کے ذریعہ قے کرائیں۔ مادہ کا
 میلان نیچے کی جانب ہو اور مریض قے کا مادی نہ ہو تو یارن و حلیہ یا فستقین، تمر حندی اور حلیہ کے
 جو شانہ کا مسہل دیں اور بار بار دیں حتیٰ کہ معدہ کا سمقیہ ہو جائے۔ جگر سے صفراء کا انصباب ہو رہا ہو تو
 فصد کھولیں اور حلیہ و سقمونیا کے ہمراہ مارا لکھیں پلائیں۔ غذا میں سرد چیزیں دیں۔ مزاج کا فساد فقط
 گرم ہو تو قرص طباشیر و کافور کے ہمراہ گائے کا چھاجہ، سرد ترکاریوں کے جج، آب حصرم، حماض،
 اترج، انار دین، سرد غذا کھیں دیں اور ضمار رکھیں۔ فساد مزاج حار مادی ہو تو تیرنے کی صورت میں قے
 کرائیں ورنہ مسہل دیں۔ فساد مزاج بارد غیر مادی ہو تو فطر نایا، امیر و سیا، قند اویقون، استعمال کریں۔
 مادی ہو تو مولیٰ کے ذریعہ بار بار قے کرائیں۔ نیچے ہو تو اصلطہ خیقو، حب صبر، حب افادیہ، ماء
 الاصول، اور زیرہ کے ذریعہ قے کرائیں۔ روغن قسط، سوسن اور بان وغیرہ کی تمرینخ اور گرمی
 پہنچانے والی غذا کھیں دیں۔

ورم حار معدہ:

خوشبودار چیزوں کے ہمراہ تمہید استعمال کریں کیونکہ فقط بردات کے استعمال سے مریض
 کے ہلاک ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ لہذا فصد یا سلیق سے ممکن ہو تو ابتداء کریں پھر طبیعت خشکی پر ہو تو
 تنہا خیار حممر کے ہمراہ ایک ہفتہ تک عرق عنب المصلب، اور عرق کاسنی دیں۔ ایک ہفتہ کے بعد اس
 میں تموزا عرق کرفس اور عرق بادیان تیز تا گرم قرص ورد شمل کریں۔ حرارت علی حال باقی اور ام
 میں بدستور التحاب موجود ہو تو عرق کاسنی و عرق عنب المصلب کو لازم رکھیں۔ اس کے ساتھ قرص
 ورد، مصطلی اور فستقین کا اضافہ کریں۔ کھانے میں سرد سبزیاں دیں۔ سبزیوں اور جلاب کے ذریعہ
 مریضوں کے پانی میں اضافہ کریں۔ عنب المصلب وغیرہ کا ضمار رکھیں۔ ساتویں دن کے بعد ضمار کے
 اندر فستقین، ناخونہ، عطلی، سنبل اور مصطلی کا اضافہ کریں۔ اس کے بعد قیر و طلی صبر و مصطلی و موم
 و روغن نار دین حسب تجویز دیں۔ قیر و طلی کا نسخہ بیان کیا جا چکا ہے قیر و طلی استعمال کرنے کے بعد ضمار
 ناخونہ کے ذریعہ طقور تحلیل سے کام لیں۔ گائے کا چھاجہ جو حرارت معدہ اور تقویت معدہ کے لئے
 استعمال کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ رات میں دودھ کے اندر پودینہ کرفس اور پوست اترج و نام ڈال دیں

پھر دوسرے دن صبح کو اسے متھ کر کھن نکال دیں برداشت کی حد تک خستہ، خود خالص اور سک کے ہمراہ پلائیں۔ (ابن سرائیون)

ضعف ہضم کی کوئی کھلی ہوئی علامت موجود نہ ہو اور ہاضمہ کمزور ہو تو اس کی وجہ جرم معدہ کا ضعف ہے۔ معدہ بوسیدہ کپڑے کے مانند ہو چکا ہوتا ہے۔ اطر مغل ضعیف، خبث الخدید اور ایسی مقوی ادویات کے ذریعہ علاج کریں جن کے اندر قبضیت ہو اور قابض منادر کھیں۔ (ابن ماسویہ)

معدہ کے اندر نفخ کا سبب سودا ہوتا ہے۔ علاج شکر مایا، قند ایقون، مانخو اسے اور مزمن ہو جائے تو جب معن کے ذریعہ کریں۔ قروح معدہ کا علاج ابتداء میں مار العسل اور جلاب جیسی منقی ادویات پھر صمغ عربی اور گل ارمنی کے ہمراہ چھاجھ کے ذریعہ کریں۔ (طیب نامعلوم)

کسی مریض کی طبیعت زیادہ غذا لینے کے لئے آمادہ نہ ہو، اشتہا کمزور ہو گئی ہو یا زائل ہو چکی ہو یا کثیر غذا کھانوں کے استعمال کے بعد مٹکی کی تحریک ہونے لگے اور جب بھی کسی غذا کو لینے کا جی چاہے تو وہی غذا لینا چاہے جس میں حدت اور چرپراہن ہو اور اس غذا سے بھی نفخ، تافؤ اور ابکائیاں آنے لگیں اور ڈکار آجانے کے بعد ہی آرام محسوس ہو۔ معدہ کے اندر فساد غذا ترشی کا موجب ہو تو اس کی وجہ یہ ہے کہ معدہ کے اندر بہ کثرت بلغم جمع ہو چکا ہے۔ علاج یہ ہے کہ معدہ کو صاف کیا جائے اور اس کے اندر موجود بلغم کا ازالہ کر دیا جائے۔ ایسے ہی ایک مریض کا علاج میں نے مولیٰ اور ^{سنبھل} کھین کے ذریعہ کیا۔ مریض نے بہ کثرت گاڑھے بلغم کی قے کی اور اسی دن مستعیاب ہو گیا جبکہ وہ زمانے سے وہ اس حالت سے دو چار تھا۔ معدہ کے اندر یہ فضلہ ضرور بنتا ہے مگر زیادہ بنتا ہے اور عرصہ سے یہ کیفیت ہوتی ہے تو اس میں لسی زیادہ بڑھ جاتی ہے، جس سے یہ بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔ معدہ پر گرنے والے صفراء کی وجہ سے یہ فضلہ برابر نکلتا رہے تو بیماری لاحق نہیں ہوتی۔ مراد وہ مریض ہیں جن کے معدوں اور آنتوں کے اندر لیسیدار غلیظ فضلہ کبجا ہو جاتا ہے اور معمول کے مطابق صفراء کے انصباب سے صفائی نہیں ہوتی۔ یہ مریض ایسا دس جیسے شدید درد قولنج، آنتوں کے زخم اور پچیش میں مبتلا ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جن لوگوں کے شکم موٹے فریہ اور بڑے گوشت ہوتے ہیں وہ ہضم کے اندر ان لوگوں کے مقابلہ میں زیادہ طاقتور ہوتے ہیں جن کے شکم باریک اور دبے ہوتے ہیں۔

ہضم غذا کے لئے اس سے زیادہ آسان طریقہ میرے علم میں نہیں ہے کہ آدمی اپنے شکم سے کسی گرم جسم کو مس کرے۔ اکثر حضرات پلوں کو اپنے سینوں سے لگاتے ہیں چنانچہ اس سے بحد فائدہ ہوتا ہے بعض لوگ بچوں سے معانقہ کرتے ہیں یہ طریقہ اور زیادہ مؤثر ہوتا ہے کیونکہ بچوں کی حرارت زیادہ ہوتی ہے اور طبی حرارت سے خصوصیت رکھتی ہے حرارت طبی میں اس کی وجہ سے

اضافہ ہوتا ہے۔ (جالینوس)

معدہ کی ترتیب اور تمیز مفصلاً ہو تو آلو بخار مفید ہوتا ہے (جالینوس)

آلو بخار حرارت کو بجھاتا ہے معدہ کو مرطوب اور سرد کر دیتا اس کی خاصیت ہے۔ پالک صفراوی اور دسوی حرارت کو بجھاتا ہے۔ رطلہ سے معدہ کے اندر پیدا شدہ التهاب میں سکون ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

جالینوس کا قول ہے کہ پورے شکم میں التهاب اور جن محسوس ہو رہی ہو تو اس پر رطلہ رکھنا سب سے زیادہ مفید ہے۔ (دیا سقوریوس)

نہایت خربوزہ کھانے سے معدہ کی سوزش اور حرارت جاتی رہتی ہے۔ تنہا برگ بنفشہ یا جو کے ستو کے ہمراہ ضاد کرنے سے التهاب معدہ میں فائدہ ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

بخن کے طور پر چوزوں کا شور بہ معدہ کا التهاب دور کر دیتا ہے۔ بنفشہ تنہا یا جو کے ستو کے ہمراہ ضاد کرنے سے درم حار میں سکون اور معدہ کے اندر تعدیل ہو جاتی ہے۔ کاسنی تنہا یا جو کے ستو کے ساتھ روغن گل کے ہمراہ ضاد کی جائے تو معدہ کا التهاب جاتا رہتا ہے۔ (دیا سقوریوس)

برگ خش کا ضاد سوہ مزاج معدہ سے پیدا شدہ التهاب میں سکون پیدا کرتا ہے۔ جو کے ستو کے مراد کر فس کا ضاد کرنے سے معدہ کے درم اور التهاب میں سکون ہو جاتا ہے (ابن ماسویہ)

دھنیا سبز کو سرکہ کے ہمراہ کھانے سے معدہ کا التهاب بری طرح دور ہو جاتا ہے (دیا سقوریوس) دھنیا خشک بھی معدہ کے اندر پیدا شدہ صفراء کو سکون دیتی ہے۔ چھانج التهاب معدہ میں مفید ہے۔ بکی کے ضاد سے التهاب معدہ میں سکون ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

التهاب معدہ کو بجھادینا تازہ مچھلی کی خاصیت ہے۔ عصارہ سوس همراه شراب التهاب معدہ میں مفید ہے۔ عصی الراعی معدہ پر رکھنا التهاب معدہ میں مفید ہے۔ (دیا سقوریوس)

عنب الثعلب کو اچھی طرح کرٹ کر معدہ پر رکھنا التهاب میں مفید ہے۔ (جالینوس)

کدو معدہ کے اندر تری پیدا کر کے اس کے التهاب کو دور کر دیتا ہے۔ (دیا سقوریوس)

ابن ماسویہ کہتا ہے کہ کدو کو پال کر آب انار، آب حصرم، سرکہ شراب اور روغن بادام کے ہمراہ لینا محرور المزاج مریضوں کے لئے اور التهاب معدہ میں عمدہ ہے۔ قنارہ بستانی معدہ کو سرد کرتی ہے۔ بایں ہر التهاب معدہ میں عمدہ ثابت ہوتی ہے۔ انار ترش معدہ کیلئے مفید ہے۔ (دیا سقوریوس)

ماء الصمیر معدہ کی حرارت کو بجھاتا ہے۔ (دیا سقوریوس)

قوت ترش معدہ کی حرارت کو بجھاتا ہے۔ خاص طور پر جبکہ سرد کیا ہوا ہو، خس حرارت کو

سکون اور التھاب کو بجاتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

جرادہ کدو و آب خرقہ دسر کہ شراب و روغن گل یا بعض سرد چیزوں کے اندر سیر شدہ قیر و طی، صندلین، کلہر خ اور کافور آب گلاب و آب حصرم کے ہمراہ ضاد استعمال کرتے ہیں۔ (روفس)

ضاد کا نسخہ:

معدہ کو سرد کرتا ہے، التھاب کو بجاتا ہے، پیاس اور بخار میں سکون بخش ہے۔ سینہ پر طلاہ کا جائے تو نفث الدم میں مفید ہے۔ موم سفید، روغن گل، آب کدو اور آب عصی الراعی میں ان دواؤں کو سیر کریں اور ان پر کافور ڈال کر ضاد کریں۔ (ابن ماسویہ)

جرادہ کدو اور رطلہ کا ضاد ہر روغن گل معدہ کی حرارت اور التھاب کو بجاتا ہے۔ آب حصرم کو بطور ضاد یا بطور مشروب استعمال کرنے سے حرارت بجھ جاتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

ورم معدہ کم ہے اور اس کے بعد سوہ ہضم کچھ زیادہ ہے تو زوال ہضم لاحق ہوتا ہے۔ ورم فم معدہ میں ہوتا ہے تو اشتہا غائب اور یہ ورم زیادہ ہوتا ہے تو غشی اور تشنج طاری ہوتا ہے۔ (جالینوس)

بہ کثرت اشتہا فم معدہ پر غلبہ بردت کی وجہ سے ہوتی ہے کیونکہ اشتہا کو اس عضو سے خصوصیت حاصل ہے۔ البتہ بردت زیادہ ہو جاتی ہے تو حالت اور ہوتی ہے جیسا کہ بوزحوں میں دیکھا جاتا ہے ایسی حالت میں اشتہا بالکل زائل ہو جاتی ہے ورم حار معدہ میں آنکھیں اس وقت سرخ ہو جاتی ہیں جب مزمن درد کی وجہ سے معدہ کے محصولات میں پیپ بڑھ جاتی یہ ردی حالت ہوتی ہے کیونکہ اس یہ معلوم ہوتا ہے کہ درد کا سبب کوئی ورم ہے جو طویل المدت ہونے سے پک چکا ہے کوئی ریاح اور سوہ مزاج نہیں کیونکہ ریاح اور سوہ مزاج سے پیدا شدہ حالت زیادہ مدت تک باقی نہیں رہتی۔ بالخصوص جبکہ مریض سخت ٹھنڈک کا احساس کرتا ہو۔ ورم حار نہ ہو اور مرض باقی رہے تو ممکن ہے کہ پکنے کے لئے زیادہ مدت لے۔ معدہ اور اس کے اطراف میں سخت درد ہونے کی وجہ سے ہاتھ پیر سرد ہو جائیں تو یہ ردی کیفیت ہوتی ہے کیونکہ جب ہم کہہ چکے ہیں احشاء کے اندر ایک عظیم ورم کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے۔

معدہ کمزور ہو اور ساتھ میں حرارت بھی ہو تو کھانے کے بعد اتار میخوش، بھی شراب کے ہمراہ لیں۔ جب آس معدہ سے فضلات کے بہاؤ کو دور کرتا ہے لہذا خورد معدہ میں مفید ہے گل لاخر اور ام میں مفید ہے۔ انہ ان سفید کی شائعیں پینے سے وہ تمام رطوبتیں خشک ہو جاتی ہیں جو معدہ کے

اند رتیرتی رہتی ہیں۔ الحوان سرخ معدہ کی جانب آنے والے تمام فضلات کو خشک کر دیتا ہے۔ (جالینوس)
سنگل یا ساسالیوس کے ہمراہ انسٹین کا مشروب درد شکم اور درد معدہ میں مفید ہے۔

(بولس)

روغن گل کے ساتھ قیر وطنی کے ہمراہ انسٹین کے ضداد سے معدہ کے عرمن دردوں میں سکون ہو جاتا ہے۔ شربت انسٹین درد معدہ میں مفید ہے۔ بادروج معدہ کی جانب اترنے والے فضلات کو خشک کرتا ہے۔ (دیاستوریوس)

رجد معدہ اور آنقوں کی جانب مواد کو آنے سے روکتا ہے۔ انڈے کا استعمال مری اور معدہ کے اندر پیدا شدہ کھر درے پن میں مفید ہے۔ (دیاستوریوس)

سرکہ کے ہمراہ ہوس کا ضداد کرنے سے معدہ کا درد دور ہو جاتا ہے۔ عصارہ کھٹیان چنادر و معدہ میں مفید ہے۔ حلیہ سیاہ معدہ کا سقہ کرتا ہے اور معدہ کی جانب اترنے والے مادوں کو روکتا ہے۔ (دیاستوریوس)

وج معدہ کے لئے مفید ہے۔ (بدینورس و ابن ماسویہ)

حماما معدہ کا سقہ کرتا ہے۔ جالینوس کا قول ہے کہ حجر النشف کو تجرہ سے میں نے مری اور معدہ کے لئے مفید پایا ہے۔ اسے گرون میں لٹکایا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا بار بنا کر میں نے گلے میں لٹکایا تو مفید ثابت ہوا۔ (دیاستوریوس و بدینورس)

عصارہ برگ کرفس درد معدہ میں مفید ہے۔ کندر کا ضداد اور ام معدہ میں مفید ہے۔ چھاتی سے عورتوں کا دودھ پینا معدہ کی سوزش میں مفید ہے۔ (دیاستوریوس)

دودھ جس کی رطوبت فنا کر دی گئی ہو قاطع ہوتا ہے۔ گرم کیا ہوا ہوا، خلط حار کی وجہ سے معدہ کے اندر پیدا شدہ سوزش میں عمدہ ہوتا ہے۔ (دیاستوریوس و جالینوس)

لسان احمیل و بطور تھ اور اس کا پانی استعمال کرتا معدہ کی جانب سیلان مواد کو توڑ دیتا ہے۔ روغن جو خود مصطفیٰ سے تیار کیا جائے معدہ کے ضدادوں میں شامل کرنا موزوں ہوتا ہے۔

(دیاستوریوس)

مصطفیٰ طین اور قابض قوتوں سے مرکب ہے۔ لہذا اور ام معدہ کے لئے عمدہ ہوتی ہے۔

(جالینوس)

سنگل الطیب کا ضداد یا مشروب نم معدہ کے لئے مفید ہے۔ (دیاستوریوس)

کاسنی نہایت عمدہ ہوتی ہے معدہ کی سوزش میں پلائی جاتی ہے۔ (دیاستوریوس)

شب کو، بھی اور قیر و طلی و روغن گل انگور کے ہمراہ بطور ضیاء استعمال کرنا دردِ معدہ میں مفید ہے۔ پوست غلاف گل کھجور، فمِ معدہ کی رطوبتوں کو جذب کرنے والے ضیادوں اور ادویات کے ہمراہ استعمال کرتے ہیں۔ سازجِ ہندی معدہ کے لئے بیحد عمدہ ہوتی ہے۔ سنبلِ معدہ کے لئے عمدہ ہے۔ برگِ سرو کوٹ کر قیر و طلی کے ہمراہ معدہ پر ضیاد کرنا باعثِ تقویت ہے۔ (دیاستوریڈوس)

عصارہٴ سوسِ مری کے کھر درے پن کو دور کر دیتا ہے۔ معدہ پر علق کا ضیاد کرنا مفید ہے۔ یہ معدہ کی جانب سیلانِ مواد کو زائل کرتا ہے۔ گلِ علق کا چینا کنزور معدہ کیلئے مفید ہے۔

(دیاستوریڈوس و جالینوس)

فستقِ شامی معدہ کے لئے عمدہ ہے۔

ابنِ ماسویہ کا قول ہے کہ فستقِ معدہ کے لئے عمدہ ہوتا ہے۔

عصارہٴ رطلہ کے ہمراہ حبِ صنوبر کو پینے سے معدہ کی سوزش میں سکون ہوتا ہے۔

صحنۃِ معدہ سے ہضم کا تقیہ کرتی ہے اور مرطوبِ معدہ کے لئے مفید ہوتی ہے (دیاستوریڈوس)

صبرِ مفول معدہ کے لئے سب سے زیادہ مفید ہے۔ بھیگی کا گوشت بھونے اور جوش دیئے

ہوئے بغیر کھانا دردِ معدہ میں مفید ہے۔ سنگِ دانے خشک کر کے چیتا دردِ معدہ میں مفید ہے بالخصوص

سنگِ دانہ مرغ۔ (ابنِ ماسویہ و دیاستوریڈوس)

کچھ لوگ سنگِ دانہ مرغ دردِ معدہ میں استعمال کرتے ہیں۔ (جالینوس)

سیخِ قلقاس کو اہال کر کھانا معدہ کے لئے عمدہ ہے۔ (دیاستوریڈوس)

تصبِ الذریہ معدہ کے ضیادوں میں شامل کیا جاتا ہے۔ (بولس)

قنفذِ بحری کا گوشت معدہ کے لئے عمدہ ہوتا ہے۔ طلاء کے اندر راسن کا مربی معدہ کے لئے

عمدہ ہے۔ دانہِ انار معدہ کے لئے عمدہ ہے۔ دانہِ انار ترش کھانے میں استعمال کیا جائے تو معدہ کی جانب

سیلانِ مواد کا خاتمہ ہوتا ہے۔

شربتِ انار معدہ کی جانب سیلانِ فضلات میں مفید ہے آبِ انار گودا انار سمیت معدہ کے

لئے مقوی ہوتا ہے۔ (دیاستوریڈوس)

سبزیِ انار معدہ کے لئے مفید ہوتی ہے۔ (دیاستوریڈوس و ابنِ ماسویہ)

زرِ اوند کو پینا ضعفِ معدہ میں مفید ہے۔ بادیاں ضعفِ معدہ میں مفید ہے۔ (دیاستوریڈوس)

شاہترہ معدہ کے لئے عمدہ ہوتا ہے بولس اور بدینورس بھی یہی کہتے ہیں معدہ کا تقیہ اس کی

خاصیت ہے۔ (ابنِ ماسویہ)

یہ معدہ کو بچھا کر طاقت بخشتی ہے۔ (ابن ماسویہ)
 پنج نخل اور عصاۃ نخل، غلیظ پنشنی خلط میں مفید ہے کیونکہ ان سے معدہ خشک ہوتا ہے اور
 اس کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

شیر گولر درد معدہ میں پیدا جاتا ہے۔ مری کے ہر ادا و انجیر کھانا معدہ کے لئے مفید ہے۔
 (ابن ماسویہ)

جالینوس کہتا ہے کہ تخم نخل کبیر معدہ کو خشک کرتا ہے۔ (بولس)
 پانی وغیرہ کے بغیر عاریتوں کھانا درد معدہ میں مفید ہے۔ (دیا ستوریدوس)
 خس غیر مفسول کا کھانا درد معدہ میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)
 خس معدہ کے اندر حارض ہونے والی سوزش کے لئے مفید ہے۔ کھانے میں سرکہ شامل کیا
 جائے تو معدہ کی جانب سیلان مواد کو روکتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

معدہ کے لئے مفید ادویات:

پنج اذخر، بصل الفار مشوی، عاریتوں، نمبلیان، ریوند چینی، افسنتین، ناخونہ، کر دیا، مصطلی،
 انیسون، ناخولہ۔ (ابن ماسویہ)

مری کی خراش کے لئے:

جھاک، کتر، سمغ، رشاد، گل، اور فائیند وغیرہ جو قصبۃ الری کے کھردرے پن میں
 مستعمل ہیں دسیج مری کے لئے بھی مستعمل ہیں۔ ان کا حوق بنالیں اور تھوڑا لیں۔ ابالے ہوئے
 اندے کی زردی کھائی جاتی ہے اور چینی کے طور پر گل ار منی مستعمل ہے۔ کھانے کے فوراً بعد پانی
 وغیرہ نہ پیا جائے۔ (حمیدوس)

معدہ کی بیماری میں فصد کی ضرورت ہو تو دابنے جانب کی باسلیق کی فصد کھولیں۔ (ابن ماسویہ)

جوارش مسہل۔ خود اپنی ایجاد کردہ۔

ترہد محلوک ساڑھے تین گرام، سقمونیا ۵۰۰ ملی گرام، کلر خ ۲ گرام، عود ۲ گرام، کافور ۳۲ ملی
 گرام، طباشیر ۵۰۰ ملی گرام، عصاۃ افسنتین ۲ گرام، رب حلیلہ ۲ گرام، شکر تمام دواؤں کے ہم وزن۔

(مؤلف)

برودت معدہ کی وجہ سے زرد رنگ مفیدی لئے ہوئے ہوتا ہے ایسی حالت کے اندر ناخولہ کا

چینا مفید ہے دردِ معدہ کا سبب حرارت ہو تو طباشیر و گلسرخ یا ربِ حصرم و ربِ حماض اترج بطور مشروب لیں۔ کھانے میں چوزے آبِ حصرم کے ساتھ استعمال کریں۔ دردِ معدہ برودت کے ہمراہ ہو تو شرودِ بطوس، شتر تاپا، قدادِ یقون وغیرہ استعمال کریں۔ معدہ میں ورم ہو تو غلبِ اسلب ۱۳۶ گرام، خیارشہز ساڑھے ۱۰ گرام، ۱۰۲ گرام کاسنی و طرخشون ابالا ہوا صاف شدہ، روغنِ گل ساڑھے ۱۰ گرام شروع میں دیں۔ بیماری کی انتہا پر خیارشہز کے اندر اضافہ کریں۔ روغنِ میں روغنِ بنفشہ، عرقِ لسانِ الحمل یا فقط عرقِ کاسنی کے ہمراہ دیں۔ آردِ جو، بابونہ، ناخونہ، بنجِ عطلی وغیرہ کا ضہاد رکھیں۔ چوزے اور یخنی استعمال کریں۔ اس سے اعتدال کے ساتھ تحلیل ہوتی ہے۔ سخت برودت کے ہمراہ ورمِ معدہ ہو تو روغنِ ارغٹ ساڑھے تین گرام سے ساڑھے ۱۰ گرام تک یا روغنِ بادام تلخ اور اتالی روغنِ بادام شیریں حسبِ ذیل عرق کے ہمراہ دیں

ناخونہ ۳۵ گرام، بنجِ عطلی ۳۵ گرام، منقہ ۳۵ گرام، پوستِ بنجِ بادیان ۳۵ گرام، ریوند چینی ساڑھے ۷ گرام، ۱۶۰۰ گرام پانی میں جوش دیں حتیٰ کہ ۳۰۰ گرام باقی رہے۔ صاف کر کے ۱۳۶ گرام استعمال کریں۔ کھانے میں حلیون، بلابل، روغنِ بادام شیریں کے ہمراہ دیں۔ اور حسبِ ذیل ضہاد رکھیں
مصطکی ساڑھے ۷ گرام، ناخونہ ۱۰، بنجِ عطلی ۱۰، حبہ ۱۰، بابونہ ۱۰، حبث ۱۰، جیم کتاں ۱۰، مرہلی بنفشہ ۱۰، حماما ۵، لاذن ۱۰، زعفران ۱۰، مرہ ۸، صبرِ ستوطری ۷، مقلِ عربی ۵، کندر ۵، افسستین ۶، شتر ۶، جاد شیر ۶، پیہ پیہ گاؤ ۵ گرام، پیہ مرغ ۵ گرام، مغزِ ساقِ بارہ سنگھا ۵ گرام، چربی بارہ سنگھا ۵ گرام، موم ۱۰۲ گرام، روغنِ سوسن بقدرِ ضرورت، مصغیات جو شانہ میں بھگو کر گوندہ لیں اور ضہاد کریں، چربیوں اور روغن پگھلائے جائیں۔ ورمِ حار میں معدہ ابتداء میں ہو تو ضہادِ اوع اور بارد و داؤں سے تیار کریں۔ حالتِ انتہا میں یہ ضہاد مکمل ادویات سے تیار کئے جائیں گے جن کے اندر کچھ مقوی اور خوشبودار چیزیں شامل کی جائیں گی (ابنِ ماسویہ)

معدہ کے زخموں میں زنگار، مرہک، سفیدہ اور توتیا پینے سے بچھن، البتہ جو دوائیں اور غذائیں بخلی پیدا کرتی ہوں انہیں استعمال کریں زخموں کے اندر پیپ پڑ گئی ہو اور اسے صاف کرنا چاہیں تو قے کے ذریعہ صاف نہ کریں کیونکہ اس میں خطرہ ہے۔ کوئی ایسی چیز استعمال کریں جس سے پیپ نیچے کی جانب جائے۔ قے کرانے کی حالت میں یا تو زخم کے اندر اور سخت تناؤ پیدا ہو جائے گا یا ماحول بھی جذب ہو جائے گا۔ (جالینوس)

مریض کو کچھ غذائیں خورل اور سرکہ کے ہمراہ دیں اور اسے غذا کے مری سے نیچے اترتے وقت کچھ سوزش محسوس ہو تو یہ سمجھیں کہ زخم یہیں پر ہے۔ غذا کے قرار پا جانے پر سوزش محسوس

ہو اور درد شکم کے اندر ہو تو قرحہ معدہ کے اندر اور جہاں درد محسوس ہو گا وہاں ہو گا۔ اگر کہیں سوزش محسوس نہ ہو تو قرحہ کہیں نہ ہو گا۔ (جالینوس)

مزاج معدہ حار بارد، یا بس و رطب کے مقابلہ میں زیادہ آسان ہے کیونکہ حرارت و برودت کا جو علاج ہوتا ہے۔ وہ طقور اور موثر کیفیات کا حامل ہوتا ہے۔ رطوبت و یوست میں ایسا نہیں ہوتا۔ سوہ مزاج یا بس علاج کے اعتبار سے سب سے زیادہ مشکل ہے۔ سوہ مزاج کا علاج سرد چیزوں سے کیا جائے اور بارود اس کے کہ معدہ اعضاء کو اپنے احاطہ میں لئے ہو وہ مزاج قوی الحرارت نہ ہو تو علاج سے یوست بیش از بیش پیدا ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی کیونکہ مزاج یا بس ذبول اور بڑھاپے کے بڑا لہ ہے۔ اس مزاج کو رطوبت نرمی سے ہو نیکی جاتی ہے جیسا کہ ترطیب بدن کے ضمن میں تذکرہ کریں گے۔ یہ زیادہ تر غلیظ ہو جاتا ہے۔ جن کے معدوں کے اندر سوہ مزاج یا بس ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے وہ کھانا ہضم نہیں کر پاتے انہیں مقوی معدہ ادویات مثلاً فستقین، بئی، بلوط اور انار دے دی جاتی ہیں۔ ان سے فائدہ نظر نہیں آتا تو زیادہ طقور دوا کی جانب خیال دوڑتا ہے چنانچہ ساق دیدیتے ہیں اور معدوں کے اوپر افادیہ اور قابض ادویات سے بنے ہوئے مرہم رکھے جاتے ہیں ان سے بھی فائدہ نہیں ہوتا تو محرم مرہم اختیار کیا جاتا ہے۔ مریضوں کو گرم چشمہ میں داخل کرتے ہیں۔ قلت ہضم کا یہ محذب کے نزدیک تخری علاج ہے مگر یہ سارے ہی علاج یوست میں اضافہ کرتے ہیں حتیٰ کہ پھر ایک ایسا ذبول طاری ہو جاتا ہے جو، علاج ہوتا ہے۔ تاب سمین الجسم کے اندر ہم سوہ مزاج یا بس کے علاج کا تذکرہ کیا ہے۔ یوست کے ساتھ برودت بھی ہو تو اپنی تدبیر کے ساتھ ایک اور اضافہ بھی کرتے ہیں وہ یہ کہ دودھ کے اندر فصد بڑھا دیں۔ شراب میں ملاوٹ کم کر دیں۔ غذا کو اپنے انداز کے مطابق گرم دیں۔ معدہ پر روغن نار دین کا مقدار گھٹیں۔ روغن سے خالی نہ رکھیں ورنہ معدہ خشک ہو جائے گا۔ روغن نار دین میسر نہ تو روغن مصطلی سکی۔ تنہا مخلوط روغن ہلساں سے تمہید بھی کریں۔ جیسا کہ پیشہ ہم بیان کر چکے ہیں جسم پر روغن کو زیادہ دیر تک باقی رکھنا چاہیں تو اس کے ساتھ کچھ موم شامل کریں۔ ہوا اگر سرد ہو تو نہ کو روغن سے اندرون کا ایک تھرا کر کے شکم پر رکھیں۔ مصطلی بھی روغن ہلساں میں کریں میں اون کا ایک تھرا کریں اور شکم پر رکھیں، اون خالص ارغوانی ہو کیونکہ اس کے اندر اعتدال کے ساتھ قبضیت ہوتی ہے یہ معدہ کو اس کے اجزاء کی جانب مینٹا او اس کی حرارت کو محفوظ رکھتا ہے۔ کسب استعمال نہ کریں کیونکہ اس میں خشکی پیدا کرنے کی بڑی تاثیر ہوتی ہے۔ برودت غالب ہو اور طقور مسکن کی ضرورت ہو تو۔ بات ذہن میں رہے کہ تیزی سے غنوت (گرمی) پیدا کرنا خشکی، تا ہے۔ لہذا میرا طریقہ یہ ہے کہ مریض کو عرصہ سے دوا پلائی جائے

تاکہ بخونت دھیرے دھیرے آئے۔ چنانچہ شکم پر مصطکی اور روغن نار دین رکھیں۔ مہیا ہو تو روغن
 بلسان رکھیں اور اسی میں مصطکی اور روغن نار دین بھی شامل کریں۔ شکم پر اور غوانی اون رکھیں، کھانے
 میں شہد دیں جس کا جھاگ اتار لیا گیا ہو، تاکہ فضلات کم اور غذائیت زیادہ ہو۔ اسے جوش دیکر
 استعمال کریں، اس طرح یہ سرد معدہ کے مریض کے لئے سب سے عمدہ غذا بن جاتا ہے۔ گرم معدہ
 کے مریضوں کے لئے یہ مخالف ہوتا ہے۔ سرد معدہ کے مریضوں کو اس پر کوئی چیز نہ دیں۔ گرم
 معدوں کے لئے اسے استعمال نہ کریں۔ سرد معدوں کے لئے پرانی شراب تجویز کریں۔ گرمی
 یہو نچانے کے ساتھ اس کے اندر خشکی پیدا کرنے کے تاثر زیادہ نہ ہو۔ سب سے عمدہ علاج یہ ہے
 کہ دن میں دو بار زفت کا طلاء کریں زیادہ طلاء کریں گے۔ تو تحلیل سے بچ نہ سکیں گے۔ پھر یہ عضو
 ماذف کی جانب خون بھی جذب نہ کرے گا۔ ہمار مقصد یہ ہے کہ عمدہ خون پہونچے، ٹھنڈا ہونے سے
 پہلے اسے اتار لیں۔ یہ زفتی طلاء ان اعضاء کی بہترین دوا ہے جو پرانے ہو چکے ہو اور خشکی غذا سلب
 ہو چکی ہو مقصود حرارت معدہ کے جوہر کو بڑھانا اور اسے گرمی یہو نچانا ہو، یہ بات غذا اور شراب سے
 پایہ تکمیل کو پہونچ سکتی ہے۔ خارج سے معدہ کے اوپر کسی خوبصورت بچے کو چپکائیں اسے مریض
 کے ساتھ سلائیں اور اس کے شکم سے ہمیشہ اسے چپکائے رکھیں یا اس کی جگہ کتے کے بچے کو استعمال
 کریں۔ جودت ہضم کے لئے مریض تو کیا تندرست کے لئے بھی یہ طریقہ مفید ہے۔ یہ تدبیر جتنی
 جن چیزوں سے جوہر معدہ کے اندر حرارت کا اضافہ ہوتا ہے وہ سوء مزاج معدہ یا بس کے مریضوں
 کے لئے بھی سوزوں ہیں۔ بچہ ایسا ہو جسے پسینہ نہ آتا ہو، کیونکہ پسینہ آنے کا تو شکم سرد ہو جائے گا۔
 پوست کے مریضوں کے لئے تاکید کرنا معتر ہے کیونکہ اس سے خشکی پیدا ہوگی۔ سوء مزاج رطب
 کے مریضوں کے لئے بھی معتر ہے کیونکہ اس سے رطوبت اسلیہ تحلیل ہونے لگتی ہے۔ بالخصوص
 جبکہ اس کا استعمال کثرت سے ہونے لگے۔ اور مسلمات شادہ ہونے لگیں۔ اس طرح خارج سے
 برودت تیزی سے جذب ہونے لگے گا۔ پوست کے ساتھ حرارت بھی ہو مگر زیادہ نہ ہو تو ہم
 پوست والی تدبیر استعمال کرتے ہیں۔ شراب کی مقدار کم کر دیتے ہیں شہد استعمال نہیں کرتے۔
 شراب نئی استعمال کرتے ہیں۔ غذا کے اندر اگر مریض تو تھوڑا سرد (سردی کا
 یہو نچانے والا) کھانا دیتے ہیں۔ معدہ پر شاداب زیتون کا روغن اور روغن بھی کی طرح کرتے ہیں
 حرارت زیادہ ہوتی ہے تو شراب ترو تازہ استعمال کرتے ہیں۔ اسے زیادہ ٹھنڈا کرتے ہیں اور اس میں
 ملاوت بھی زیادہ کرتے ہیں۔ ایک شخص کو یہی بیماری تھی، یکبارگی اس نے بہت زیادہ مقدار میں شہد
 پانی پی لیا۔ جس سے وہ مستیاب ہو گیا مگر مری کے اندر برودت پیدا ہو گئی لہذا ضروری ہے کہ تدبیر

بہتر تھک اور آہستگی سے کی جائے۔ سوہ مزاج معدہ حار یا بس کے ایک مریض کے سینہ پر میں نے ایک مبرد مناد رکھا۔ چنانچہ معدہ کے اندر جو التهاب محسوس ہو رہا تھا اس میں سکون تو ہو گیا مگر مریض کا تنفس صغیر ہو گیا۔ ایسا لگتا تھا جیسے اسے اپنے سینہ کو حرکت میں لانا پڑتا ہے۔ مجھے اندازہ ہوا کہ مناد سے حجاب عاجز سرد ہو گیا ہے۔ چنانچہ اسے ہٹا کر سینہ پر مسکن زیت افدیا۔ جس سے تنفس معمولی پر آ گیا۔ اس کا علاج میں نے نرمی سے اور آہستہ آہستہ کیا۔ مذکورہ دوائیں تھوڑی تھوڑی استعمال کیں۔ انہیں شکم کے نیچے رکھتا رہا۔ کھانے میں سرد غذائیں دیں چنانچہ دیر میں صحت ہوئی مگر بعد میں کوئی اور تکلیف پیدا نہیں ہوئی۔ معدہ کے اوپر یہ حد افراط مزاج حار غالب ہو اور اس میں یوست یا رطوبت بھی شامل ہو جو زیادہ نہ ہوں تو ایسی حالت کے اندر علاج کسی اندیشہ کے بغیر سرد پانی سے کیا جائے گا کیونکہ جس معدہ کے اندر سوہ مزاج یا بس ہوتا ہے وہ قریبی اعضاء کو پھر پورے جسم کو دبلا اور سخت کئے بغیر نہیں رہتا۔ یہ مزاج حار یوست سے خالی ہو یا یوست ہو مگر تھوڑی ہو تو چپ دراست کے اعضاء نہ دبلے ہوں گے نہ سخت۔ اس لئے سرد پانی نقصان دہ نہ ہو گا۔ یوست طاقتور اور نمایاں حرارت کی موجودگی میں ہو تو اس کا علاج بھی اسی طرح ہو گا۔ البتہ حرارت کے ساتھ نمایاں یوست نہ ہو تو اس حالت کی طرح برودت کا علاج بھی اعتماد کی حد تک نہیں کیا جاسکتا۔

سوہ مزاج حار اس قدر ابھرا ہوا ہو کہ دل سے معدہ تک جا پہنچے تو ایسی حالت میں بخار آجائے گا۔ اس کا علاج باب انہی سے سے تعلق رکھتا ہے۔ تاہم جس علاج کا ہم نے ذکر کیا ہے وہ بخار کا علاج بھی ہے۔ سوہ مزاج رطب کا علاج حرارت یا برودت کی موجودگی میں یوست کے علاج سے زیادہ آسان ہے۔ مذکورہ تینوں قسموں سے یہ مزاج زیادہ تر لاحق ہوتا ہے۔ مزاج رطب جس میں نہ حرارت ہو نہ برودت کے علاج میں ایسی غذائیں استعمال کی جاتی ہیں جو گرمی اور طاقتور برودت پہنچائے بغیر خفشی پیدا کرتی ہوں۔ شراب ضرورت سے کم کر دی جاتی ہے۔ مزاج رطب حرارت کے ہمراہ ہو تو قابض نذائیں اور مشروبات استعمال کئے جاتے ہیں مگر ان کے اندر قبضیت ایسی ہو کہ گرمی نہ پہنچائیں۔ سرد پانی بھی مفید ہے مگر یہ کل نظر ہے۔ مزاج رطب برودت کے ہمراہ تو چہری پر چیزوں کا استعمال سب سے عمدہ علاج ہے۔ ان چیزوں کے ساتھ ہاتھ کیسی اشیاء بھی شامل کر لی جائیں بشرطیکہ ان کے اندر نمایاں برودت پیدا کرنے کی صلاحیت نہ ہو۔ شراب کم کر دینا ایسے مریضوں کی سب سے عمدہ تدبیر ہے۔ کم شراب ایسی ہو جو طاقتور گرمی پیدا کرتی ہو۔ خارجی علاج اس تدبیر جیسی ہے جس کا تذکرہ کر چکے ہیں۔ واضح رہے کہ سب سے برا سوہ مزاج مغرد یا بس اور مرکب بار دوا یا بس ہے۔ سوہ مزاج معدہ غیر مادی کے باب میں یہ ہے نقطہ نظر۔ سوہ مزاج معدہ مادی ہو تو

اس میں مادہ کبھی تجویف معدہ کے اندر محبوس اور کبھی طبقات معدہ کے اندر سرایت شدہ ہوتا ہے پہلی قسم ایک بار واقع ہوتی ہے تو معدہ کو قے کے ذریعہ صاف کر دینے کے بعد جاتی رہتی ہے۔ لیکن معدہ کو صاف کر دینے کے باوجود بار بار واقع ہوتی ہو تو اسے اچھی طرح سمجھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ دیکھیں کہ مادہ کہاں سے آرہا ہے۔ تشخیص ہو جانے کے بعد علاج اس کے مطابق کریں۔ جس عضو سے مادہ آرہا ہو اس کا علاج رادع، میرداور باعث تقویت تدبیروں سے کریں۔ یہ بات تمام امراض کے لئے عمومی تدبیر سے معلوم کی جاسکتی ہے۔ صورت حال جسمانی امتلاء کے باعث ہو تو فضلات سے جسم کا سہیہ کریں۔ اس کے بعد معدہ کا علاج کریں کیونکہ انصاف فضلات کے باعث معدہ کے اندر بھی کچھ خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ لہذا مناسب وقت پر اس کا علاج افسسین سے کریں۔ واضح رہے کہ مزمن صورت حال کا علاج زیادہ مشکل ہے۔ البتہ معدہ مذکورہ غلط سے کثرت کے ساتھ اور بیک وقت متاثر ہو چکا ہو تو اس کا معاملہ الگ ہے مزمن حالت میں کبھی یہ صورت جرم معدہ سے خصوصی سوء مزاج کی جانب منتقل ہو جاتی ہے اور سوء مزاج غیر مادی جیسے علاج کی محتاج ہوتی ہے۔ طبقات معدہ کے اندر سرایت شدہ کا علاج جن ادویات سے کیا جاتا ہے وہ اعتدال کے ساتھ اسہال لاتی ہیں۔ یہ دوائیں ہوتی ہیں جو معدہ اور امعاء کی حد سے تجاوز نہیں کرتیں۔ تجاوز کریں بھی تو ان تالیوں تک پہنچیں جن کے ذریعہ غذا جگر کی جانب رواں ہوتی ہے۔ ان میں وہ دوائیں سب سے بہتر ہوتی ہیں جو صبر سے تیار کی جاتی ہیں۔ صبر خود تنہا مفید ہے۔ البتہ یہ غیر مفسول ہوتی ہے۔ اس میں اسہال کی تاثیر زیادہ ہوتی ہے۔ مفسول ہو تو زیادہ عمدہ اور معدہ کو زیادہ تقویت بخشتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صبر مفسول وغیر مفسول کے ہمراہ یارج فقیر اکاشاد معدہ کے اندر تھپس اخلاط کے لئے عمدہ دواؤں میں ہوتا ہے۔ لہذا اسے چھوٹا چھچھ ۹ گرام مقدار خوراک پلائیں۔ درمیانی اور بڑی مقدار خوراک دو بڑا چھچھ (۸ گرام) ہے۔ چھوٹی مقدار خوراک ساڑھے ۴ گرام ہر اہ آب گرم ۸۰ گرام ہے۔ حمام سے باہر نکلنے کے بعد مریض کو سب سے پہلے جو کالید دیں۔ مذکورہ دوا مسہل دواؤں کے مطابق اور اس کے وقت پر دیں۔ دوا لینے کے بعد مریض حرکت اور چہل قدمی کرے۔ یارج و شہد میں گوندہ کو استعمال کرنے سے اسہال کی تاثیر بڑھ جاتی ہے کیونکہ شکم کے اندر زیادہ دیر تک رکتی ہے۔ مگر تقویت معدہ کی تاثیر کم ہو جاتی ہے۔ معدہ کے اندر بنم ہو تو قاطع ادویات کے ذریعہ اس کا سہیہ کریں پھر مسہل دیں۔ مریض کے لئے قے کرنا آسان ہو تو مولیٰ اور سکنجبین کے ذریعہ قے کرائیں۔ باقم لیسدرتہ ہو نہ گاڑھا ہو تو جو کے دلیہ کا پانی کافی ہے۔ قے ماہ العسل کے ذریعہ کرائیں دیگر تدابیر کے مقابلہ میں قے کے لئے یہ دونوں چیزیں زیادہ تر استعمال کی جاتی ہیں ماہ العسل کے ہمراہ جوش دی گئی افسسین اس بیماری

میں مفید ہوتی ہے کیونکہ جرم معدہ کے اندر جو بھی رقیق اخلاط محبوب ہوتے ہیں وہ اس دواسے خارج ہو کر نیچے چلے جاتے ہیں۔ تندرستوں کی تدبیر میں یہ شریک ہوتی ہے معدہ کے اندر یہ امراض کبھی مرکب ہوتے ہیں کیونکہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ معدہ کے اندر سوء مزاج ہو اور کوئی ردی خلط بھی سرایت کر گئی ہو۔ نیز تجویف معدہ کے اندر کوئی خلط گردش کر رہی ہو۔ اسی حالت میں مفرد امراض کے مطابق امراض مرکب کی تدبیر کی جانب رجوع کریں اور اس کے ضابطہ محفوظ کریں۔ چنانچہ جو بیماری خطرناک ہو اور جو دیگر امراض کا فاعلی سبب ہو نیز جس کے بغیر دوسری بیماریوں کا ازالہ نہ ہو سکے اس کا علاج پہلے کریں۔ (جالینوس)

اسہال کے ساتھ التهاب معدہ ہو تو اس میں قیر و طی بردغن بھی اور التهاب شدید نہ ہو تو قیر و طی بردغن نار دین مفید ہے۔ قیر و طی کے اندر صبر و مصطکی ہر ایک کو ۵۔۷ گرام ہونا چاہئے۔ ضعف معدہ میں لبح موجود ہو معدہ کے اوپر کوئی ترجیز قلقت کے ہمارہ رکھیں۔ فلقت کو پس کر شہد میں گوندہ لیں۔ مصطکی روغن نار دین میں چسکر اس کے اندر ایک قرمزی اون ڈبوئیں اور معدہ پر گرم گرم رکھیں کیونکہ نیم گرم چیزوں سے فم معدہ کی طاقت تحصیل ہو جاتی ہے۔ فم معدہ کی تقویت کے لئے ایک ایسے روغن زیت میں نمہ و ذبو کر تکمید کریں جس کے اندر افسستین دو ہرے برتن میں جوش دے لی گئی ہو۔ (جالینوس)

مراق کی حس جب تک تندرست حالت میں ہوتی ہے اسے سب سے لذیذ شے ہیشمی معلوم ہوتی ہے مگر کوئی قابض بیماری لاحق ہوتی ہے تو چکنی چیزوں سے اسے لذت حاصل ہوتی ہے۔ حرارت کی جانب میلان ہوتا ہے تو ٹھنڈک کی خواہش ہوتی ہے۔ مراقی حس کار۔ حمان برودت کی جانب ہوتا ہے تو گرم چیزوں کی اشتہا پیدا ہوتی ہے۔ خلط پر جب بھی غفلت حاوی ہوتی ہے تو لطیف چیزیں استعمال کی جاتی ہیں اسی سے فائدہ ہوتا ہے۔ برعکس حالت میں برعکس چیزیں استعمال کی جاتی ہیں۔ لیسدار خلط کا اس پر غلبہ ہوتا ہے تو قاطع اشیاء کی اشتہا ہوتی ہے۔ برعکس صورتوں میں برعکس خواہشات پیدا ہوتی ہیں۔ (جالینوس)

یہ فم معدہ کی حالت کو بتاتا ہے کیونکہ مزہ کا تعلق ای سے ہوتا ہے۔ (مؤلف)

زوال اشتہا کے اسباب حسب ذیل ہیں

۱۔ رنگوں کے چوسنے سے جو کمی ہوتی ہے اس کا احساس فم معدہ کو نہ ہو۔

۲۔ رکبیں آٹھ جذب کریں نہ معدہ سے کوئی چیز چوسیں۔

۳۔ جسم سے کوئی استفراغ ہونے کوئی تحلیل۔

نم معدہ کے حس کا زوال دماغی بیماری کی وجہ سے ہوتا ہے جیسا کہ برسام میں دق کا حال ہوتا ہے۔ اس بیماری کے اندر دماغی مرض کی وجہ سے کھانے اور پینے کی خواہش جاتی رہتی ہے یا نہ کورہ زوال کا باعث کوئی فساد ہوتا ہے جو اس عضو کے اندر پیدا ہو جاتا ہے جس میں اشتہا کی قوت ابھرتی ہے۔ یہ عضو چھٹا عصبی جوڑا ہے یا پھر نفس معدہ کے اندر ہی سوء مزاج حار پیدا ہو جاتا ہے جیسا کہ حمی میں عارض ہوتا ہے۔ ترش خلط کھانے کے بعد نم معدہ کے اندر تین وجوہ سے اشتہا پیدا ہوتی ہے۔

۱۔ اپنی ترشی کی وجہ سے نم معدہ کے اندر سوزش پیدا کرتی ہے چنانچہ اس سے ایک ایسی حرکت پیدا ہوتی ہے جو بھوک کے وقت رگوں کے چوسنے سے پیدا ہونے والی حرکت کے مشابہ ہوتی ہے چنانچہ غذا کی جانب تحریک ہوتی ہے۔

۲۔ ٹھنڈک کی وجہ سے خون سکڑ جاتا ہے چنانچہ اس کی وجہ سے جگہیں نشادہ ہو جاتی ہیں۔
ظلاء کا احساس زیادہ تیز ہوتا ہے۔

۳۔ پھر جرم معدہ تمام کا تمام سکڑتا ہے چنانچہ نہ کورہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے یعنی ظلاء کا شدید احساس ہوتا ہے۔

ترش خلط سے پانی کی خواہش کم ہو جاتی ہے۔ پانی کی خواہش کا ختم ہو جانا حسب ذیل اسباب کے تحت ہوتا ہے:

۱۔ غلبہ برودت۔ ۲۔ سوء مزاج رطب یا حس معدہ کے زائل ہو جانے سے خلط رطب کا حادثی ہو جانا۔

پانی کی بہ کثرت خواہش حسب ذیل اسباب کے تحت ہوتی ہے

۱۔ نمکین فضلات۔ ۲۔ صفراوی فضلات۔ ۳۔ رطوبتیں جو گرم اور ان کے اندر جوش مارنے کی کیفیت پیدا ہو گئی ہو جیسا کہ بخار کی حالت میں ہوتا ہے۔

ہاضمہ کے اندر زوال، تاخیر یا فساد غذا کا عارضہ ہو جاتا ہے جو داخلی اور خارجی دونوں ہوتا ہے۔ داخلی عارضہ سوء مزاج یا نم معدہ کے اندر سلسلہ وغیرہ جیسی کسی بیماری کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے۔ فساد غذا کے اندر حرارت ہوتی ہے تو غذا کو د خانیت اور برودت ہوتی ہے جو اسے ترشی میں تبدیل کر دیتی ہے خارجی سوء ہضم غذاؤں کی کثرت، کیفیت، تاوقت استعمال، بے ترتیبی یا کم خوابی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ معدہ اور غذا دونوں گرم ہوں یا معدہ گرم اور غذا قلیل ہو تو د خانیت میں تبدیل ہو جاتی ہے اور اگر ضرورت سے زیادہ ہو اور مشکل سے فساد پذیر ہو تو اصلاً ہضم ہو ہی نہیں سکتی۔

یا وقت استعمال کرنے کی بات یہ ہے کہ پہلی غذا کے ہضم ہونے سے پہلے دوسری غذائی جائے۔
ترتیب غذا کی خرابی یہ ہے کہ پھسلانے والی غذا سے پہلے قابض غذا لے لی جائے جس سے فساد پیدا
ہو جائے۔ غذاؤں کی کیفیت کی مثال یہ ہے کہ گرم معدہ والا شخص شہد استعمال کرے اور سرد معدہ
والا شخص کوئی سرد چیز لینے لگے۔ بنا برائیں رنگوں کے اندر جو دوسرا نسخہ ہوتا ہے اس کا معاملہ فہم میں
رکھیں۔ کبھی یہ نسخہ بالکل مفقود ہو جاتا ہے اور کیلوس سفید ہوتا ہے یا استحالہ تو ہوتا ہے مگر حفظن یا
خراب ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ زرد یا سیاہ مرارہ بن جاتا ہے جیسا کہ یرقان زرد اور یرقان سیاہ میں دیکھا جاتا
ہے اسی مثال پر تیسرے ہضم کو بھی سمجھیں۔ نسخہ بالکل مفقود ہو جانے کی صورت میں کبھی استحالہ ہوتا
ہی نہیں ہے چنانچہ غذا جزو بدن بنتی ہی نہیں۔ ایسی حالت کے اندر پورے جسم میں حلاص کی بیماری
ہو جاتی ہے یا جزو بدن تو بنتی ہے مگر کسی حد تک ایسی صورت میں حلاص سے کم کیفیت رونما ہوتی ہے
یا غذا جزو بدن خراب صورت میں بنتی ہے چنانچہ سیاہ یا زرد ہو جاتی ہے جس سے سرطان، نملہ، بہق،
برص یا خارش پیدا ہوتی ہے۔

گرم چیزوں کی وجہ سے جو آفت باضمہ کو لاحق ہوتی ہے وہ سہل العلاج ہوتی ہے مگر قوت
معدہ کے ضعف سے جو کیفیت لاحق ہوتی ہے وہ مشکل سے دور ہوتی ہے کبھی اس سے صحت ہوتی ہی
نہیں کیونکہ ضعف قوت کی وجہ سے معدہ غذا کو اصلاً ہضم نہ کر سکے تو انجام یا تو یہ ہوتا ہے کہ زلق
الامعاء کی شکایت پیدا ہو جائے یا ہوتا ہے کہ مریض استقاء طبعی کا شکار ہو جائے۔ (جالینوس)
انجام استقاء طبعی اس وقت ہوتا ہے جب ہضم معمولی ہو اور حرارت موجود ہو۔ زلق الامعاء
کی بیماری اس وقت لاحق ہوتی ہے جب نسخہ مطلق ہو۔ (مؤلف)

غذا کیفیت اور کمیت میں معتدل ہو اور ساری چیزیں ضروری حد تک موجود ہوں پھر ہضم
فائدہ ہو تو ایسی حالت قوت معدہ کے ضعف کی وجہ سے ہوتی ہے معدہ کی قوت میں ضعف سو مزاج
کی وجہ سے ہوتا ہے۔ سو مزاج حار ہوتا ہے تو ذکاریں دھانی اور بدبودار اور سو مزاج بار ہوتا ہے تو
ترش آتی ہیں۔ پہلی حالت میں پیاس، اور بخار ہوتا ہے دوسری حالت میں پیاس اور بخار نہیں ہوتا۔
معدہ مکمل طور پر سرد ہو جاتا ہے تو غذا اعلیٰ حالہ خارت ہو جاتی ہے۔ مکمل طور پر سرد نہیں ہوتا تو جو
غذائیں بالخصوص مائل یہ برودت اور مائل یہ حرارت ہوتی ہیں وہ غناخ ریاخ میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔
مکمل زوال ہضم یہ حد افراط برودت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ہضم کے اندر کمی کا موجب دو برودت
ہوتی ہے جو افراط کی حد تک نہیں ہوتی۔ ہضم حاسد ہوتا ہے تو یا تو ترشی پیدا کرتا ہے جو برودت کی
وجہ سے لاحق ہوتی ہے یا غذا کی دھانیت میں تبدیل کر دیتی ہے جس کا سبب حرارت ہوتی ہے

رطوبت اور یوست کی حالتوں میں ہضم کے زائل ہو جانے کا امکان نہیں ہوتا۔ ان میں ہضم کے کم ہو جانے کا امکان ہوتا ہے کیونکہ جس یوست میں ہضم زائل ہو جاتا ہے اس سے پہلے ذیول (آخری دبلا پن) اور جو رطوبت اشتھا کو زائل کر دیتی ہے اس سے پہلے استفادہ کی بیماری ہوتی ہے معدہ کی قوت ماسکہ کو نقصان تین طرح سے پہنچتا ہے۔

۱۔ غذا پر معدہ کی گرفت نہ ہوتی ہو۔

۲۔ معدہ کی گرفت کمزور ہو۔ ۳۔ معدہ کی گرفت خراب ہو۔

غذا پر معدہ کی گرفت نہ ہونے یا کمزور ہونے کی صورت میں نفاخ، ریاخ یا گڑبڑاٹ پیدا ہوتی ہے۔ ریاخ اس وقت بنتی ہے جب مؤلفہ ریاخ غذا میں لی جاتی ہیں اور معدہ کے اندر شدید سردی نہیں ہوتی۔ گڑبڑاٹ اس وقت پیدا ہوتی ہے جب کھانے کے بعد مریض پی لیتا ہے اور غذا میں غیر ریاخی اور معدہ شدید طور پر سرد ہوتا ہے۔ غذا پر معدہ کی گرفت خراب ہوتی ہے اور گرفت میں آتے وقت معدہ کے اندر ارتعاشی کیفیت ہوتی ہے اور اپنی کیفیت یا کسیت کی وجہ سے معدہ کے لئے تکلیف دہ غذا بلکی ہوتی ہے تو تیر نے لگتی ہے اور قے کے ذریعہ خارج ہو جاتی ہے۔ ثقل ہوتی ہے تو نشین ہو جاتی ہے اور دستوں کے ذریعہ خارج ہوتی ہے۔ کبھی ہے کہ کچھ غذا تو قیرتی ہوتی ہے مگر کچھ نشین ہو جاتی ہے ایسی حالت بیضہ کے وقت ہوتی ہے۔ شدت کے ساتھ جو فضلہ رک جاتا ہے وہ ایک ساخت سے دوسری ساخت تک منتقل ہوتے ہوئے معدہ تک پہنچتا ہے اس سے ایک ردی کیفیت لاحق ہوتی ہے جس سے کرب اور اشتھا کے اندر خلل پیدا ہوتا ہے۔ (جالینوس)

سوء مزاج حار معدہ کی قسمیں حسب ذیل ہیں:

۱۔ مادی۔ تجویف معدہ میں مادہ کا انصباب ہو رہا ہو۔ علامت یہ ہے کہ مریض جب کوئی سرد غذا لیتا ہے اور وہ غذا بمشکل پس پذیر ہوتی ہے تو فائدہ ہوتا ہے قے اور براز کے اندر صفراء شامل ہوتا ہے بالخصوص قے کے اندر۔ تجویف معدہ کے اندر کوئی چیز نہ ہو بلکہ جرم معدہ میں انصباب شدہ مادہ سرایت کئے ہوئے ہو تو اس کی علامت یہ ہے کہ منگی اور ابکائیاں آئیں گی مگر کوئی چیز خارج نہ ہوگی۔ پیاس اور اشتھا میں کمی ہوگی۔ دونوں صورتوں میں سرد غذاؤں سے فائدہ ہوگا۔ اسی طرح دھانی اور سرد ڈکاریں بھی یا تو تجویف معدہ سے تعلق رکھتی ہیں، یا جرم وہ معدہ میں سرایت شدہ ہوتی ہیں۔ ان دونوں حالتوں میں پیاس لگتی ہے گرم غذاؤں سے فائدہ ہوتا ہے اور کثرت سے اشتھا ہوتی ہے۔ جوف معدہ کے اندر خلط کا انصباب ہو رہا ہو اور آدمی صمد و غیرہ جیسے جالی غذا میں لے لے تو

قے اور براز کے اندر خصوصیت سے ملغم ہوتا ہے۔ جرم معدہ کے اندر جو خلط سرایت کئے ہوتی ہے تو خصوصیت سے متلی ہوتی ہے۔ قے کے ساتھ کوئی چیز خارج نہیں ہوتی۔ بایں ہمہ پیاس نہیں ہوتی انگلے وقت شدید درد ہو اور قبل ازیں قے کے ذریعہ جھلی جھسی اشیاء خارج ہو چکی ہوں تو یہ مری کے اندر کسی قرحہ کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اور درد زیادہ شدید ہو اور مقام ماؤف زیادہ نیچے محسوس ہو رہا ہو تو فم معدہ کے اندر درد ہو رہا ہوتا ہے۔ اور دردا کر سامنے سے ہو اور قے کے ذریعہ کچھ قرحہ جھسی چیزیں خارج ہو رہی ہوں تو زخم معدہ کے اندر ہوتا ہے۔ درد پیچھے سے ہو رہا ہو تو زخم کا وجود مری کے اندر ہوتا ہے۔ متلی کا ہونا اس بات کی علامت ہے کہ فم معدہ بیمار ہے غذا اصلاً تبدیل نہ ہوتی ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ معدہ مکمل طور پر سرد ہو چکا ہے۔ غذا فاسد ہو کر ترشی میں تبدیل ہو جاتی ہو تو یہ برودت معدہ کی دلیل ہے۔ دُخانیت میں اس کا تبدیل ہونا حرارت معدہ کی علامت ہے۔ متلی فقط فم معدہ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ تخرم برودت معدہ یا تجویف معدہ کے اندر ردی خلط کے ہونے یا دُخانیت پیدا کرنے والی غذا یا وقت غذا لینے کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے۔ (جالینوس)

قراقرس وہ ہضم کا لازمی عرض ہے کیونکہ غذا پر معدہ کی گرفت بالکل نہ ہو تو معدہ اور غذا کے درمیان ایک فضا بن جاتی ہے جس کے اندر ریاہ اور رطوبتیں گردش کرنے لگتی ہیں (اس سے قراقرس شکم پیدا ہوتا ہے) (جالینوس)

شریت حسب الہ اس معدہ کی جانب سیان فضلات کو ختم کر دیتا ہے۔ پوست اترج مقوی معدہ ہے اور ہضم غذا میں ٹھوڑا معادن ہوتا ہے۔ (دیاستوریوس)

ختم اترج کی خاصیت یہ ہے کہ اس سے معدہ کی حرارت کا تحقیق ہو جاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)
نوخر معدہ کے دوروں اور اورام میں مفید ہے انجوان مفید کی شخوں کو پینے سے معدہ کی جانب جو فضلات بھی آتے ہیں وہ خشک ہو جاتے ہیں۔ انجوان سرخ سے معدہ کے جانب ہونے والے تمام سیانات میں متلی آ جاتی ہے۔ (دیاستوریوس)

دوسرا باب

ڈکار، ہچکی، قراقر، نیچے سے خارج ہونے والی ریا، شکم اور پہلو کو متورم کر دینے والی ریا، معدہ میں نفخ پیدا کرنے والی سوداوی ریا، درد پہلو، پسلیوں کے سروں کے نیچے نفخ اور اختلاج کا ہونا، پورے بدن کے اندر ریا، مروڑ اور وہ بچے جن کے شکم پھول جاتے ہیں۔

قراقر نفخ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ شکم کے اندر حرارت قطعاً نہیں ہوتی تو نفخ پیدا نہیں ہوتا۔ جسم کے اندر طہور حرارت ہوتی ہے تو تب ہی نفخ نہیں پیدا ہوتا یا یہ کہ مولد ریا غذا میں لی جائیں۔ ہضم کے وقت جو غذا میں نفخ پیدا کرتی ہیں ان کی وجہ سے نفخ اڑنا پیدا ہوتا ہے مگر یہ تھوڑا ہوتا ہے اور جاتا رہتا ہے۔ ڈکاریں اس وقت آتی ہیں جب غذا کے اندر حرارت کا عمل کمزور ہوتا ہے۔ غذا کو دھیرے دھیرے پکھلانے کا عمل ہوتا ہے اور مستحکم اور مضبوط ہضم نہیں ہوتا۔ اس سے نفخ ریا پیدا ہوتی ہے۔ معدہ اور آنتوں کے اندر ڈکاریوں کے ذریعہ اس نفخ کو دفع کرنے کی طاقت نہیں ہوتی اور نیچے سے ہوا خارج نہیں ہوتی تو قراقر ہونے لگتا ہے آواز کیسی آتی ہے اس سے مقام ماؤف اور نفخ کی حالت کا اندازہ ہوتا ہے۔ آواز تیز اور باریک ہو تو اس کی گردش لامحالہ کی شک آت ہے ہوتی ہے۔ یہ ہوائی رطوبت کا باقی ماندہ حصہ ہوتی ہے۔ ریا بخاری ہو تو آواز بھی چھوٹی ہو کی مگر صاف طور پر تیز ہو کی، باریک نہ ہو کی۔ قسم آوازیں جن کے اندر حدت اور باریکی ہوتی ہے وہ باریک آنتوں کے اندر ہوتی ہیں، شدہ آنت کی جانب یہ آتی ہیں تو سنی جانے والی آواز کم ہوتی ہے۔ جو آوازیں موٹی آنتوں کے اندر ہوتی ہیں، اُتر فضلات سے خالی ہوتی ہیں تو مولناک ہوتی ہیں۔ یہ

رطوبت کے ہمراہ ہوں تو آواز صاف نہ ہوگی۔ رطوبت کے بغیر ہوں تو آواز صاف ہوگی، آواز کی صفائی یا تو رطوبتوں سے آنتوں کے صاف ہونے کی یا اس بات کی دلیل ہے کہ اوپر میں کوئی خشک اور محبوب فضلہ موجود ہے حرکت کے ساتھ قراقر اور آواز کے ساتھ فضلہ خارج ہوتا رطوبت، بخاری ریاہ اور تنگی آلہ کا نتیجہ ہوتا ہے۔ (جالینوس)

قراقرز اور قابض غذا پانی کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے۔

معدہ کے اندر غذا اچھی طرح ہضم نہ ہو اور معدہ اور غذا کے درمیان کوئی قرحہ موجود ہو تو اس سے قراقر پیدا ہوتا ہے۔ ہلکی سبذیل وجوہ سے پیدا ہوتی ہے۔

۱۔ معدہ کو اپنی برودت سے کوئی چیز لذت دینے لگے جیسا کہ کچلی کی حالت میں پیش آتا ہے۔

۲۔ معدہ کو اپنی سوزش سے کوئی چیز تکلیف دینے لگے۔ جیسا کہ رائی کے استعمال سے عارض

ہوتا ہے۔

حرارت معدہ اپنی طاقت سے غذا کو تھوڑا تھوڑا تحلیل کرنے لگے۔ اس لئے اندر طاقت اس حد تک نہ ہو کہ ریاہ کو ٹھنڈا کر سکے تو شکم کے اندر نفخ پیدا ہو جاتا ہے۔ ریاہ معدہ کے اندر رہ جاتی ہیں تو کبھی آوازیں نکلتی ہیں اور کبھی دیکھی کی طرح جوش مارنے کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ کبھی آواز صاف، کبھی متوسط اور کبھی ہلکی ہوتی ہے۔ جوش مارنے کی آواز ایسی ریاہ سے پیدا ہوتی ہے جس کے اندر رطوبت ہوتی ہے۔ صاف آواز اس وقت ہوتی ہے۔ جب آنتیں کمزور ہوتی ہیں۔ ریاہ زیادہ اور گاڑھی ہوتی ہے جس کے ساتھ تھوڑی بہت رطوبت بھی ہوتی ہے۔ ریاہ کے اندر حرارت زیادہ ہوتی ہے اور اس میں حرکت پیدا ہوتی ہے تو قراقر پیدا ہوتا ہے۔ اس میں حرارت کم ہوتی ہے تو نفخ ہوتا ہے۔ جوش مارنے کی آواز اس بات کی دلیل ہوتی ہے کہ براز مرطوب آئے گا۔ (جالینوس)

ہلکی کبھی برودت معدہ، کبھی استلائی کیفیت اور کبھی خراب رطوبتوں کی سوزش کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہلکی تیز خلطوں یا پیپ یا اس ایسی ادویات سے لاحق ہوتی ہے جو لم معدہ کے اندر سوزش پیدا کرتی ہیں۔ تیز معدہ کے اندر فاسد ہو جانے والی غذا بھی اس کا سبب ہوتی ہے۔ مریض جب اس غذا کو قے کر دیتا ہے تو ہلکی جاتی رہتی ہے کبھی لم معدہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے تو اس کی وجہ سے بھی ہلکی لاحق ہو جاتی ہے۔ بچوں کو ہلکی بیش لم معدہ کی برودت اور معدہ کے اندر غذا کے فاسد ہو جانے سے لاحق ہوتی ہے کہ کثرت غذا لے لینے کی وجہ سے جو لم معدہ پر بوجھ بن جاتی ہے نیز غذا کی حدت سے یہ عارض ہو جاتی ہے۔ ان کا علاج سب سے عمدہ یہ ہے کہ قے راہی جائے۔ برودت کی وجہ سے لاحق شدہ ہلکی کا سب سے مؤثر علاج گرمی نہ ہونا ہے۔ ہلکی میں مفید یہ ہے کہ بہ

کثرت دواؤں کے ذریعہ جس کو سن کر دیا جائے۔ ایک اور پہلو سے ایسی ادویات کے ذریعہ موجودہ اخلاط کو تحلیل کر دینا بھی مفید ہے جو بھافت اور خشکی پیدا کر دیں۔ نیز ایک اور پہلو بھی مفید ہے۔ وہ یہ ہے کہ حسب ذیل قرص جیسی دوا کے ذریعہ سوزش پیدا کرنے والی چیزوں کو ٹھنڈا کر دیا جائے۔

قط ۴، زعفران ۴، کلہر خ تازہ ۴، مصطکی ۴، اسارون ۹ گرام، صبر ۹ گرام، افیون ساڑھے ۴ گرام، عصارہ اسپغول میں گوندہ لیس اور ڈھائی گرام اسپغول اور افیون جیسی مخدر اشیاء کے موافق کسی عرق کے ہمراہ استعمال کریں۔ سنبل محلل اور مقوی ہوتی ہے۔ اسارون سے رطوبتیں پیشاب کے ذریعہ خارج ہوتی ہیں۔ صبر کے ذریعہ ان رطوبتوں کا استخراج ہوتا ہے۔ قط اور زعفران دونوں مقوی اور مسکن ہیں، مذکورہ قرص شدید ہنگی اندر مفید ہے۔ (جالینوس)

ہنگی کی ادویات اعراض کے مطابق مرتب کی جاتی ہیں۔ ان میں نم معدہ کی تقویت بوقت ضرورت مسکن، اخلاط وریاح کو لطیف کرنے اور حس کو سن کر دینے کا لحاظ کیا جاتا ہے۔ حسب ضرورت اوزان کے تحت ان دواؤں کو مرکب کر کے ایک جامع قرص تیار کیا جاتا ہے۔ مثلاً، سک، سنبل، دار چینی، تانخواہ، افیون، تخم کرفس کا قرص بنا کر پلائیں۔ معدہ کے اندر مرد سودا کی پیدائش ہو رہی ہو اور اس سے معدہ کے اندر نفخ ہو رہا ہو تو دورہ کے وقت ایک اسفنج میں گرم کناسرک تر کر کے معدہ پر ضاد کریں۔ نفخ پھر بھی باقی رہے تو اس پر شہد کے اندر قلقت میں گوندہ کر کسی مرطوب چیز کے ہمراہ رکھیں۔ ایک جز، صبر اور ایک جز، شب میں کر شہد کے اندر گوندہ لیس یا ایک جز، قلقت قیروطی میں ملا لیں اور رکھیں۔ چہ ندہ گایوں کا گوہر خشک شراب میں جوش دیکر رکھنا بھی مفید ہے۔ اس کے بعد یارج وغیرہ پلائیں۔ (مؤلف)

جس مریض کے معدہ کے اندر نفخ اور تاد ہو تو اسے جعدہ ۸ گرام جوش دیکر پلائیں یا ذہج کوہی کو ایک شب بھگو کر جوش دیں اور جو شانہ کے اندر تھوڑی شہد اور قافل ساڑھے چار گرام ملا کر پلائیں۔

معدہ کی تخلید کریں اور ایسے شاذ کائمول کریں جو فضلات اور ریاح کو خارج کر دے۔ تاد زیادہ اور دشوار ہو تو فصد کھول دیں۔ یہ سب سے طاقتور علاج ہے۔ اسی طرح طبیعت کی تکلیف کرنا بھی مؤثر علاج ہے۔ (جالینوس)

جس کے اندر احتراق سے سودا کی پیدائش ہو رہی ہو اسے مذکورہ دوا میں پلانے سے پرہیز کریں کیونکہ یہ دوا میں اس کے لئے بھی موزوں ہوتی ہیں جس کے اندر سرد گارمی سوداوی خلط پیدا ہوتی ہے۔ (اسکندر)

اس گفتگو کا کوئی بہت بڑا مفاد نہیں ہے۔ (مؤلف)

ہچکی کی دوائیں:

سداب شراب کے ہمارا، بورہ، شہد، حتم کر فس، جند بید ستر، زیرہ، انیسون، زنجبیل،
عصل، سرکہ، مفطر، مشیع، فوج، اسارون، سنبل،

لنخ اور قونج ریحی کے لئے:

زنجبیل، مانخواہ، کاشم، زیرہ، برگ سداب خشک، حرمل تھوڑا، کرویا، ایسے شہد کے اندر
کوئدھیں جس کا جھاگ اٹار لیا گیا۔ ہوا، العسل کے ہر لو پلائیں۔

پسیوں کے سروں کے نیچے اختلاج کے لئے قاطیطریون، سروں کے نیچے سخت بندھن
استعمال کریں۔ (ارنجبالس)

ڈکاریں مقدار سے زیادہ ہوں تو صحیح یہ ہے کہ تسکین یہو نچائی جائے کیونکہ فم معدہ سے غذا
کو دفع کر کے ہضم کو روک دیتی ہیں۔ ڈکاریں اصلاً نہیں ہوتیں تو ضرورت پر ہم اس کی تحریک کرتے
ہیں۔ ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب مری اور معدہ لنخ اور ریاح سے پر ہو جاتے ہیں۔ ڈکاروں سے
لنخ و ریاح کو نکلنے کی تحریک ہوتی ہے۔ معدہ اور امعاء کے اندر غلیظ بلغم موجود ہوں تو ڈکاروں کی
تحریک نہ کریں نہ ریاح کے اندر حرکت پیدا کریں تاکہ کوئی اور زیادہ مشکل چیز ابھر نہ آئے۔ ریاحوں
کے اندر ابھار ہو تو انہیں تسکین دینا مناسب ہے۔ علاج ایسی دواؤں کے ذریعہ کریں جو قاطع اور
ملطف ہوں۔ ڈکاریں غلیظ اور نفاخ ریاح سے پیدا ہوتی ہیں جن کا استفراغ منہ سے ہوتا ہے۔ یہ بلغم یا
ضعف معدہ کی علامت ہوتی ہیں ضعف معدہ کبھی فقط سوہ مزاج کی پیدا ہوا ہوتی ہے۔ ڈکار اور ریاح
جو پیٹے سے خارج ہوتی ہے کے درمیان فرق یہ ہے کہ ایک فم معدہ کے اندر اور دوسری امعاء کے
اندر مجبوس ہوتی ہے۔ ہچکی کی شدت کو برداشت کر لینا اور اسے ترک کر دینا تسکین کے لئے بیحد مفید
ہے حتیٰ کہ مریض کو کسی اور علاج کی ضرورت نہیں ہوتی۔ (جالینوس)

نیچے سے خارج ہونے والی سب سے عمدہ ریاح وہ ہوتی ہے جو بغیر آواز کے ہو۔ کسی بھی
حالت میں اس کا آواز کے ساتھ نکل جانا اندر مجبوس رہنے سے بہتر ہے۔ آواز کے ساتھ نکلے تو یہ
اس بات کی دلیل ہے کہ مریض کو شدید درد ہے اور وہ فساد ذہنی میں مبتلا ہے۔ الا یہ کہ اخراج بالارادہ
ہو۔ آواز کے ساتھ خارج ہونے والی ریاح بہ کثرت غلیظ اخراجات یا آلات تنفس کی تنگی کی دلیل
ہے۔ ریاح زیادہ نہ ہو اور نہ ہی وہ آلات جن میں وہ باہر آتی ہے کشادہ ہوں تو یہ آواز کے بغیر خارج

ہوتی ہیں پسلیوں کے سروں کے نیچے حصوں کا نفع تازہ ہو اور التهاب موجود نہ ہو تو اس مقام پر پیدا شدہ قراقراسے تحلیل کر دے گا بالخصوص جبکہ براز کے ساتھ ریاخ خارج ہو کیونکہ قراقراس بات کی دلیل نہیں ہوتا کہ شکم کے اندر فقط ریاخ ہے بلکہ اس بات کی دلیل ہے کہ ریاخ رطوبت کے ہمراہ ہے۔ یہ ریاخ نیچے کو جاتی ہے تو پسلیوں کے سروں کا تناؤ ساکن ہو جاتا ہے اور جب نیچے سے خارج ہو جاتی ہے بالخصوص جبکہ بول و براز کے ساتھ اس کا استفراغ ہوتا ہے تو تناؤ جاتا رہتا ہے کیونکہ جب بھی اس طرح کا استفراغ ہو گا شکم کے اندر کچھ بھی فضلات باقی نہ رہیں گے۔ (جالینوس)

پتلی بقراط کے مطابق اس ریاخ کو کہتے ہیں کہ جو مرنی کے سرے میں عارض ہوتی ہے۔ شدید استفراغ کے بعد پیدا ہو تو ردی ہوتی ہے۔

آبی امتلاء سے جو پتلی لاحق ہوتی ہے اس میں چھینک سے سکون ہو جاتا ہے کیونکہ چھینک سے رطوبتوں میں اضطراب پیدا ہوتا ہے اور کٹ جاتی ہیں۔ (جالینوس)

مراد اس پتلی کی ابتداء سے ہے جو استفراغ سے پیدا ہوتی ہے (مؤلف)

بچوں کو امتلائی کیفیت سے پیدا شدہ پتلی کی تشخیص اس طرح ہوگی کہ جب وہ غذا سے پر ہوں گے اور ہوا بھی سرد ہوگی تو پتلی آئے گی۔ جو بردت بھی عصبی اجسام کو مناسب تحلیل سے رد کے گی تو اس سے امتلاء پیدا ہو گا جس کے نتیجے میں پتلی لاحق ہوگی۔ (جالینوس)

پتلی امتلائی کیفیت اور استفراغ سے پیدا ہوتی ہے۔ (بقراط)

پتلی کا تعلق فم معدہ سے ہوتا ہے یہ اس وقت پیدا ہوتی ہے جب فم معدہ کسی چیز کو دفع کرنا چاہتا ہے جو تکلیف دہ ہوتی ہے، اندر کو دھنسی اور جرم معدہ سے دور ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے اندر جو حرکت ہوتی ہے وہ قے کی حرکت سے زیادہ زور دار ہوتی ہے کیونکہ قے کے ذریعہ تجویف معدہ کے اندر موجود کسی شے کو دفع کرنا مقصود ہوتا ہے مگر پتلی کے ذریعہ کسی ایسی چیز کا دفع کرنا مطلوب ہوتا ہے جو اندر کو دھنسی ہوئی اور چسپی ہوئی ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص پتلی کا نام معدہ کی کسی بھی حرکت کو جواز قسم قے ہو دے تو یہ تشخ کا نام دینے سے زیادہ بہتر ہے۔ اسے اس طرح معلوم کیا جاسکتا ہے کہ اکثر حضرات جب پیسی ہوئی مریض پی لیتے ہیں، اس کے بعد گرم پانی سے ملی ہوئی شراب لیتے ہیں تو فوراً ہی پتلی طاری ہو جاتی ہے کیونکہ شراب مریض کو جرم معدہ کی گہرائیوں تک پہنچا دیتی ہے اور پتلی دراصل اس اشتیاق کا نام ہے جو معدہ کے اندر تکلیف دہ اور چسپی ہوئی خلط کے ازالہ کے لئے پیدا ہوتا ہے۔ (جالینوس)

معدہ کے اندر پتلی کا حال دہی ہوتا ہے جو عصبی تشخ کا ہوتا ہے۔ یہ معدہ کے لئے تکلیف دہ

اخلاط کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ اخلاط کبھی پورے معدہ کو لافیت دیتے ہیں، کبھی ان کی لافیت فم معدہ اور مری کی حد تک ہوتی ہے۔ قے کے ذریعہ معدہ ان رطوبتوں کو خارج کر دیتا ہے تو ہنگی میں سکون پیدا ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

یہ کیفیت اس وقت ہوتی ہے جب موذی شے اخلاط ہوا کرتے ہیں کیونکہ قے سے ہنگی میں سکون ہو جاتا ہے۔ میرے خیال میں جو ہنگی ان اخلاط سے بھی پیدا ہوتی ہے جو معدہ کے اندر سرایت کر جاتے ہیں اس میں گرم پانی پی کر کے بعد دیگرے کرتا چاہئے اس سے ہنگی کے اندر سکون ہو جائے گا کیونکہ اخلاط دس جائیں گے۔ غیر مادی اور سرد حالتوں کے اندر تسکین گرم ادویات اور نمکد کے ذریعہ ہوگی۔ خشک کیفیت میں لعاب، اور شور، یوں وغیرہ سے سکون ہوگا۔ (مؤلف)

ہنگی اور چھینک دونوں لاحق ہو جائیں تو ہنگی تحصیل ہو جائے گی۔ ہنگی کے ساتھ بائیں پہلو پر غیر طبعی، گرم آجائے جس کا کوئی معروف سبب نہ ہو اور ہنگی سخت ہو تو مریض تیزی سے ہلاک ہو جائے گا۔ (جالینوس)

سانس کو دیر تک روک لینے سے ہنگی میں سکون ہو جاتا ہے کیونکہ اس سے حرارت کی شدت اور تنفس روکنے کے وقت پیدا ہو جانے والی گرمی کے باعث غلیظ ارواح کے اندر لطافت پیدا ہو جاتی ہے ایسی حالت کے اندر مسامات ابھر آتے ہیں۔ (جالینوس)

شدید ٹھنڈ کہہ بونچ جانے سے پورے شکم کے اندر نفخ ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

مضطرب چیزیں استعمال کر لینے کے بعد تمام نفاح دواؤں کی ریاح زائل ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)
مزمن ہنگی کے اندر روغن کلکان پیتے ہیں جن ریاحوں سے پہلو اور شکم متورم ہو جاتے ہیں وہ زیادہ تر موسم سرما میں پیدا ہوتی ہیں۔ انسان کے اندر یہ زیادہ ہو جائیں تو آب افادیہ، شکر تیا اور امیر و سیا کے ہمراہ صبر کا استعمال مفید ہے۔ سودا کی وجہ سے جو ریاں ابھرتی ہیں نیز جس کا سبب شکم اس میں پسی ہوئی زاج، سرکہ، شراب ترش اور عود عسٹ کی تکمید مفید ہے۔ ان دواؤں کو جوش دیکر فلول کریں۔

نفخ شکم کے لئے طلا:

شونیز، حب الفار، سداب، پانی میں جوش دیں اور پانی کو روغن میں جوش دیں اور اس سے شکم کی تھہرین کریں۔ روغن سوسن شکم سے ریاح کو تحصیل کرنے کے لئے حیرت انگیز تاثیر کا حامل ہے۔ اس کے ذریعہ شکم کی اچھی طرح تریخ کی جائے۔ اس کا عقدہ بھی دیا جائے۔ جو ریاہیں کمر کے

اندر ہوتی ہیں ان میں جو دانے پہلو میں ہوتی ہیں وہ تیزی سے سکون پذیر ہوتی ہیں (یہودی)
 ہنگی کے اندر مفید یہ ہے کہ ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں کو باندھ دیں۔ قے کرائیں اور چھینک
 لائیں۔ غلیظ رطوبت سے پیدا شدہ ہنگی میں بورہ ساڑھے ۳ گرام صند کے اندر گوندھ کر دینا مفید ہے۔
 ہنگی جو قم معدہ کے ورم، استفراغ یا پوست کی وجہ سے عارض ہوتی ہے وہ عسیر العلاج ہے
 بہر حال اس کا علاج آب کدو، ماء الصغیر اور اسٹیمول سے کریں، ورم کی وجہ سے پیدا شدہ ہنگی کا علاج
 کاسنی، عنب الثعلب کے ہر لہ خیار صفر سے کریں۔ جسم کی خشکی کی وجہ سے جو ہنگی لاحق ہوتی ہے وہ
 تقریباً زائل نہیں ہوتی۔ (أھرن)

پانی کے اندر زنجبیل کھولائیں اور اس کے اندر تھوڑی فانیڈ ڈال کر بطور مشروب استعمال
 کریں۔ تھوڑا بکری کا دودھ گرم کر لیں پھر ایک بار گرم اور ایک بار سرد دودھ پیئیں۔ (طبری)
 معدہ کی ریاح غلیظہ کے لئے:

کسچ، کسچ، جوارش بزور، جوارش انجدان، معدہ، مراق اور پشت پر روغن سداب اور جند
 بید ستر کے ذریعہ تھمیں کریں۔ خلط معدہ کی حالت میں معدہ پر پچھنے لگائیں۔
 ہنگی معدہ کے اندر موجود غلیظ اور سرد خلط، یا غلیظ ریاح یا قم معدہ کو جلاتے والی گرم خلط یا
 شدت قے یا شدت اسہال کے باعث معدہ کے خالی ہو جانے کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔ ان حالتوں
 کے اندر معدہ خشک ہو کر کڑوا گرم ہو جاتا ہے۔ ہنگی یا پھر قم معدہ کے ورم کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔

مرطوب سرد غلیظ فضلات اور ریاح کا علاج:

حب سداب، یا مرز بخوش یا سداب شراب میں جوش دیکر پلائیں اور بورہ کے ذریعہ قے
 کرائیں۔ کمونی و گرم گرم پانی و گرم کے ہر اودیں۔ یا قند اویقون، فداقلی، جوارش بزور، شکر تابی یا اسی
 جیسی دوا دیں۔ لیاریج پلائیں تاکہ تحریک کر کے فضلات غلیظہ کو خارج کر دے۔ (أھرن)
 خلط غلیظ کا علاج پہلے قے اور اسہال کے ذریعہ کریں پھر ملطف ادویات دیں اور چھینک آور
 تدبیر کریں۔ اس سے ریاح منتشر ہو کر زائل ہو جائے گی۔ غلیظ و غصیب، یہ کثرت غم و افکار اور
 وحشت پیدا کریں اس سے ہنگی کا ازالہ ہوگا۔ انگلیوں کو باندھیں۔ بخاروں اور استفراغ میں جو ہنگی
 عارض ہوتی ہے وہ معدہ کا تشنج ہوتا ہے۔ یہ عسیر العلاج ہے۔ اس کا علاج ایک حالت میں آب کدو
 سے کیا جاتا ہے۔ (مؤلف)

شدید بخار کے اندر ہنگی کا آنا خراب علامت ہے۔ اکثر پانی پی لینے سے یہ ساکن ہو جاتی ہے۔

ورم معدہ کی وجہ سے آنے والی ہنگی خراب ہوتی ہے۔ اس میں مرخی اور ملیں دم ادویات سے علاج کیا جاتا ہے۔ مگر م پانی پیا جاتا ہے اور فصد کھولی جاتی ہے۔ ریاحی ہنگی کے لئے عطوس دیں۔ اس سے معدہ سکڑتا ہے، جس سے ریاح خارج ہو جاتی ہے۔ (اسکندر)

ہنگی کے مریض پر سرد پانی چھڑکیں یا اسے ڈرائیں، یا کوئی ایسی تدبیر کریں جس سے مریض بیدار ہو سکے اور وہ غم و مسرت کی باتوں میں مصروف ہو جائے۔ معدہ کے اندر غلیظ ریاح موجود ہو تو سب سے افضل علاج قے کرنا ہے۔ غلیظ ریاح نیچے ہو تو مسہل دیں۔ پورے جسم کے اندر ہونگ تھک (پینہ لانا) علاج ہے، اس کے لئے خشک حمام کریں۔ (چرک)

شکم اور کمر کی ریاح کے لئے:

خواتین میں کرمعدہ میں گوندہ لیں اور اخروٹ کی طرح صبح و شام لیں۔ (طیب نامعلوم)
ہنگی رطوبت کی وجہ سے ہوتی ہے علامت یہ ہے کہ منہ خشک ہو گا نہ پیاس معلوم ہوگی۔ علاج قے، عطاس، فلافل، کمونی کے ذریعہ کریں۔ جب لیاریٹ کا مسہل دیں۔ پوست سے پیدا شدہ ہنگی کا علاج یہ ہے کہ سوئیں، شراب استعمال کریں، معدہ پر مرطوب ہنگی کے لئے استعمال کیا جانے والا افادہ کا منار بھیجیں۔ نیز خشک ہنگی کے لئے استعمال کی جانے والی مرطوب اشیاء استعمال کریں۔ جند بید ستر، کمون اور انجیدان وغیرہ میں جوش دیکر شدید ریاحی درد کے وقت مراق پر تھرتھ کریں۔ سوداء سے شکم پھول جائے تو اس کے لئے سرکہ اور پانی مخلوط کریں اور اس میں تھوڑا بورہ ڈالکر تکمید کریں۔ مسہل سوداء دیں اور طحل پر منار بھیجیں۔ (شمعون)

شدید مسلسل ہنگی کے لئے:

دو فن گل جس میں مصطلی حل کر لی گئی ہو سانس روک کر معدہ پر اس کی تدھین کریں۔ کثرت سے سواری استعمال کریں۔ تصکات پیدا کریں۔ گرم پانی پیئیں۔ ہنگی خفا لیں، حمام کریں، معدہ پر شکاف لگائے بغیر پیچنے لگائیں۔ پتلی زیادہ تر ہی ہو تو معدہ پر عمرہ رکھیں۔ رب ہی جو شمد کے ہمراہ تیار کیا گیا ہو دیں۔ المستین اور جعدہ جوش دیر کر معدہ کی تھمید کریں، یا فوج کا جو شانہ یا قرص کوکب پلائیں۔ (طیب نامعلوم)

خارج ہونے والی ریاح میں آواز ہو تو یہ ایسی غلیظ غلط کی علامت ہے جو ہضم نہ ہوئی ہو یا ہنگی مخرج کی علامت ہوتی ہے۔ آواز نہ ہو تو ریاح کی لطافت اور ہضم ہونے کی یا کشادگی مخرج کی علامت ہے۔ (جالینوس)

لغج کچی یا سوداوی خلط سے لاحق ہوتا ہے، سوداوی خلط سے پیدا شدہ لغج کی علامت یہ ہے کہ لغج خشک ہو گا۔ (جالینوس)

لغج سے زیادہ تکلیف ہو رہی ہو تو اس کے لئے شہد میں سداب اس حد تک چسپیں کہ شہد کا قوام حاصل ہو جائے۔ اس میں نظرون، کمون اور پانی شامل کریں اور اون کے ایک ٹکڑے میں اسے لت پت کر کے حمول کریں، اس سے بہ کثرت ریاخ خارج ہوگی جس میں بو ہوگی۔ یہ تو لغج کی عمدہ دوا ہے۔ (بولس)

برگ سداب کمون کے ہمراہ چیں کر تیل میں ملا لیں اور اس کے ذریعہ شکم کی مالش کریں تو ریاخ سے پیدا شدہ درد میں مفید ہے۔ (اریبا سیس)

خونجھان اور اس کا جو شانہ ریاخ کو بری طرح تحلیل کرتا ہے۔ (تیلادوق)

ریاخ کے لئے نہایت محلل حب:

سکنج، خونجھان، گوندہ کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور آب نیکرم کے ہمراہ ساڑھے ۴ گرام استعمال کریں۔ یہ ریاخ کو تحلیل کر دے گی۔ (طیب نامعلوم)

برودت سے پیدا شدہ درد پہلو کے لئے:

خبطیاتا، ون، قط، ریوند چینی، سب کو حار ساڑھے ۴ گرام آب نیکرم کے ہمراہ لیں۔ (عبدوس)

لغج اور قراق میں جو اشہرہ مفید ہے اور امتلائی پتلی میں قرص کا حسب ذیل نسخہ مفید ہے

قط، یارج فیقر، بخ اذخر، کلی اذخر، تمام خشک، فوج جنگلی، فنجمشک، سداب، تخم کر فس، کندر ذکر، مصطلی، ملک اقرافل، فطر اسالیون، کرویا، کمون، مرہ حوز، بلخ ہندی، سب کو عرق پودینہ میں گوندہ کر قرص بنالیں۔ ایک قرص کا وزن ساڑھے ۴ گرام۔ شربت افسستین کے ہمراہ استعمال کریں۔

خدا لیں میں تیریں جو پرانی ریحانی شراب میں پکایا گیا ہو۔ (سکنج)

آنٹوں کے اندر مروڑ:

اس میں حب الغار خشک ساڑھے ۵ گرام یا پیاہوا از برہ مفید ہے یا حب اعمار نبار منہ چیا کر اس کا پانی نکل لیں۔ یا اسے شراب کے ہمراہ کوٹ کر ناف پر منہا رکھیں۔

ڈکار میں غلغ ریاخ سے آتی ہے جن کا استفرغ منہ کے ذریعہ ہوتا ہے۔

نفاخ ریاخ یعنی خلط، ضعف معدیاسو، مزاج مادی یا بامادی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ ڈھریں

حد اعتدال سے تجاوز کر جائیں اور غذا معدہ سے فم معدہ کی جانب آنے لگے تو ایسی حالت کے اندر سکون نہ ہونے کا مناسب ہے۔ معدہ کے اندر لٹخ ہوا ڈکار نہ آئے تو اسے لانے کی تدبیر کرنا چاہئے۔ (حنین)

ذکار میں میرے مشاہدہ میں زیادہ تر ہضم صحیح کے بعد آتی ہیں لہذا امتیاز کریں۔ (مؤلف)

پٹنگی معدہ کی بائکلیہ تحریک سے پیدا ہوتی ہے یہ تحریک کسی موذی چیز کو دفع کرنے اور اس چیز کے دفع نہ ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ کبھی یہ ایسے روئی اخلاط کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جو معدہ کے اندر سوزش پیدا کرتی ہیں۔ قے ہو جانے کے بعد فائدہ ہو جاتا ہے۔ معدہ کے اندر غذا فاسد ہو کر سوزش پیدا کرنے لگے تو پٹنگی آنے لگتی ہے۔ کبھی برودت کے سبب پیدا ہوتی ہے جو فم معدہ کو لاحق ہو جاتی ہے۔ زیادہ تر معدہ کے اندر فساد غذا سے پٹنگی پیدا ہوتی ہے۔ یہ بالعموم بچوں کو لاحق ہوتی ہے۔ بہ کثرت کھانے اور کھانوں کی سوزش سے پیدا شدہ پٹنگی کا علاج قے کرنا ہے۔ برودت کی وجہ سے لاحق ہونے والی پٹنگی مسخن تدبیر سے جاتی ہے۔ استوائی کیفیت کی وجہ سے پیدا شدہ پٹنگی کا علاج یہ ہے کہ معدہ کو زبردستی حرکت دی جائے تاکہ جو رطوبات اس کے اندر موجود ہیں وہ اکھڑ کر خارج ہو جائیں اور تحلیل ہو جائیں۔ یہ مفید چھینک سے حاصل ہو سکتا ہے۔ استفراغ کے باعث جو پٹنگی لاحق ہوتی ہے اس کا علاج مرطب تدبیر ہے۔ رطوبت معدہ یا ریاح معدہ سے پیدا شدہ پٹنگی میں شراب استعمال کی جائے جس میں سداب جوش دی گئی ہو یا بورہ ہر او شہد یا گاجر جنگلی یا کمون یا انیسون، یا زنجبیل یا جنگلی پیاز سرکہ میں بھگو کر، یا فوٹج نہری یا اسارون الگ الگ یا مرکب استعمال کی جائے۔ املاء اور خراب لیسہ اراخلط کی وجہ سے پیدا ہونے والی پٹنگی میں تھوڑی چند بید ستر ملی ہوئی شراب کے ہمراہ لی جائے۔ پرانے ریت یا رقیق کا معدہ پر نقوٹ بھی مفید ہے۔ ماء اقل بورہ کے ہمراہ پینا، یا جسد بید سر و انجدان کا سو گھنا پٹنگی میں مفید ہے۔ چھینک اور سانس کو روک لینے سے سکون ہوتا ہے۔ ریاچی مروڑ میں سداب اور قافل ہم وزن تب تیکرم کے ہمراہ استعمال کریں اسی طرح لٹخ شکم میں نانخواہ یا نفع، قافل ۳۴-۳۴ گرام، زنجبیل ۳۴ گرام پینا مفید ہے۔ مقدار خوراک ایک چمچ (سازھے ۳۴ گرام) بمون برائے تحلیل لٹخ۔ قوٹج میں بھی مفید ہے۔

کاشم جنگلی ۶۸ گرام، ختم کرفس کوہی ۳۴ گرام، دو قو ۳۴ گرام، سنبل ۳۴ گرام، افتیمون ۳۶ گرام، اترج ۳۴ گرام۔ (حنین)

بنابر اس نانخواہ ۳۴ گرام، کھنکھ ۹ گرام، گویاں بنالیں۔ (مؤلف)

حقنہ برائے تحلیل۔ یہ ریاح کو نیچے سے خارج کر دیتا ہے۔

کمون اجزاء، شونیز اجزاء، نانخواہ اجزاء، قافل پونہ جزاء، دواؤں کے ساتھ پانی کے اندر جوش

دیں حتی کہ پانی سرخ ہو جائے۔ پھر اس پر اتنا ہی روغن ڈال کر جوش دیں حتی کہ پانی خشک ہو جائے۔ پھر
حقنہ کریں۔ (حنین)

استلانی پھکی کے لئے:

نہار منہ حمام کریں پھر بزور کا جو شانہ لیں۔ غذا میں شیر، جنگلی فاختہ یا تیر بطور بخنی
(زیر ہاج)، حبث، نفع اور شراب ریحانی کے ہمراہ لیں۔

درد پہلو مزمن کے لئے:

کرنب مہلی کی شاخیں، حجم کرنب مہلی بم وزن تھوڑے پیسہ بھرا روغن سوسن، پیسہ گردہ بزر
کے ہمراہ اچھی طرح کوٹ کر گرم گرم پہلو پر ممکنہ مقدار کے ساتھ رکھیں۔ سرد ہو جانے پر دوبارہ
گرم کر کے رکھیں۔

برودت کی وجہ سے درد پہلو میں:

وجہ، فوہ، قسط تلخ قسط شیریں، ریوند، خبطیان رومی، زراوند طویل، ۷ گرام بطور شراب
استعمال کریں۔ روغن سوسن یا روغن بان یا روغن قسط۔ (ابن ماسویہ)

شکم کی ریاح غلیظہ میں:

قیسانہ مہر، روغن ارغہ یا روغن بادام تلخ، ساڑھے ۱۰ گرام ماء الاصول، تانخواہ، کاشم،
انیسون یا فخر تانیا جوارش بزور، دواء المسک کے ہمراہ لیں۔ کھانوں میں مصالک جات شامل کریں۔ ماء
الفسل یا پانی شراب استعمال کریں روغن ہار دین سے معدہ کی تھمیں کریں۔ سبزیوں، اناج، دال،
پھلی جیسی نفاخ غذاؤں سے پرہیز کریں۔ پانی کم پیئیں، پانی استقد جوش دیکر پیئیں کہ نصف رہ جائے
اور اس میں تھوڑی مصطکی ڈال لیں۔ (ابن ماسویہ)

تحلیل نفخ کے لئے:

کسی بکھیرنے والے روغن کے ذریعہ عضو ماؤف کی بار بار تھمیں کریں۔ زود فاء حبث، راکھ
کے پانی وغیرہ سے تیار شدہ طاقتور محلل مرہم رکھیں۔

مروڑ کے لئے:

مروڑ ایسی غلیظ ریاحوں سے پیدا ہوتا ہے جو خارج نہیں ہوتیں یہ تیز قسم کے فضلات

اور فضلات غلیظ سے پیدا ہوتی ہیں۔ طبیعت انہیں دفع کرنا چاہتی ہے مگر دفع نہیں کر پاتی۔ لہذا غور کر کے دیکھ لیں کہ سبب گرم فضلات کی سوزش ہو تو معدل ادویات مثلاً تخم اسپغول اور روغن گل استعمال کریں۔ سبب غلیظ فضلات ہوں تو رشاد اور روغن زیت استعمال کریں۔ غلیظ ریاحیں ہوں تو سداب، کمون، نانخو اور حب الغار استعمال کریں۔

معدہ کے اندر نفاخ ریاح پیدا ہو کر منہ سے قریب آ جاتی ہیں تو ڈکاریں آتی ہیں۔ ڈکاریں ضعف معدہ یا بلغمی خلط کی پیداوار ہوتی ہیں ڈکاریں کم آتی ہیں تو طبع معدہ کے سکون سے جاتی رہتی ہیں۔ مقدار سے زیادہ ہوں، جن کے ساتھ غذا اوپر آ جاتی ہو اور ہضم رک جاتا ہو تو دیکھیں اگر ڈکاریں بالکل نہ آ رہی ہوں اور معدہ کے اندر نفخ ہو تو انہیں ابھار دینے کی تدبیر کریں، اگر زیادہ سخت ہوں تو ازالہ سبب کر کے تسکین پیدا کریں۔ بلغم موجود ہو تو اسے توڑ دیں، کمزور ہوں تو دیکھیں سبب کیا ہے۔ اسے دور کر کے۔

پٹکی شدید امتلاء، جو ست معدہ، سوزش یا فساد مزاج بارد سے لاحق ہوتی ہے۔ امتلائی پٹکی کثرت غذا یا سابقہ امتلائی کیفیت کی وجہ سے ہوتی ہے سوزش سے پیدا ہونے والی پٹکی کا مادہ ردی اخلاط یا تیز غذا میں ہوتی ہیں۔ استفراغ کے نتیجہ میں پیدا شدہ پٹکی سخت استفراغ یا کسی شدید درد کے باعث ہوتی ہے۔ بردت سے لاحق ہونے والی پٹکی بوزخوں کو اور طویل امراض میں ہوتی ہے۔ کثرت غذا سے لاحق ہونے والی پٹکی کا علاج قے کے ذریعہ کریں۔ خلط لاذع (سوزش پیدا کرنے والی خلط) کا علاج بھی قے کرتا ہے۔ اس کے بعد تھیل اور ایاراج کے ذریعہ اس طرح استفراغ کر دینا ہے کہ طبقات معدہ کے اندر جو ست اخلاط کا اتصال ہو جائے۔ چھینک بھی لائی جائے تاکہ اخلاط کے اندر اضطراب پیدا ہو اور وہ اکٹرا جائیں۔ بار در طب پٹکی میں گرم بوزور، زخمیل، فوج، اسارون، سنبل، ریوند، وج، جند بید ستر کا جو شانہ یا بیج استعمال کریں۔ پوست فستق اور بیج نوخر ہم وزن جوش دیکر پینا بھی مفید ہے۔ تخم نم نام ۷ گرام، کمون ساڑھے ۳ گرام خالص شراب کے ہمراہ پینا من سبب ہے۔ سوزش میں پہلے استفراغ کریں تاکہ مادہ نیچے چلا جائے اس کے لئے ماء الشعیر، آب انار شیریں، لعاب اسپغول اور مرطب تدبیر استعمال کریں۔ فحشی میں مریض کو سب سے پہلے روغن بادام شیریں اور روغن بنفشہ کے ہمراہ آب گرم دیں۔ پھر ماء الشعیر، آب انار شیریں، آب ندو، آب خیازہ اور لعاب بات روغن بادام شیریں اور روغن ارغہ کے ہمراہ دیں۔ فنفونی جگر کی وجہ سے پٹکی ہو تو باسلیق کی فصد کھولیں۔ سبزیوں کا پانی دیں، جگر پر ضمار رکھیں اور ماء الشعیر پلائیں۔ (ابن سرائیون)

محلل ریاح شیاف:

شونیز، ووج، راسن خشک کردہ، پوست کبر، فوج، جند بید ستر، جاؤ شیر، شیاف بنالیں اور رات بھر بطور حمل رکھیں۔ (ابن ماسویہ)

غذا پر معدہ کی گرفت نہیں ہوتی تو وہ تیزی سے غذا لیتے ہی ریاح سے پر ہو جاتا ہے۔ مگر غذائیں ریاچی نہ ہوں۔ سرد پانی غذا پر معدہ کی گرفت میں نہایت مددگار ہوتا ہے۔ (جالینوس)

کھانے کے بعد شکم پھول جاتا ہو تو مریض شکم کے بل سو رہے، سر کے نیچے نرم اور گرم تکیہ رکھ لے۔ (مؤلف)

ہچکی کے لئے قرص

ہچکی کی اکثر قسموں میں مفید ہے۔

قط، صبر مقوطری، لذخر، نعام خشک، فوج کوہی، پودینہ خشک، سداب، جھم کر فس، کندر اسارون ہر ایک ۷ گرام، افیون، گل سرخ ہر ایک ۲ گرام، شراب میں گوندہ کر قرص بنالیں۔ (سابور)

غلیظ شراہوں سے غلیظ بخاری ریاح بنتی ہے۔ پتلی شراہوں سے ریاح پیدا نہیں ہوتی۔ پیدا بھی ہوتی ہے تو لطیف قسم کی حوائی ریاح ہوتی ہے۔ بخاری اور آبی ریاح نہیں ہوتی۔ (جالینوس)

نفاخ چیزیں رقیق اعوام اور غیر لیسدار ہوں تو لطیف ریاح پیدا ہونے کے بعد ڈکاروں کے ذریعہ تیزی سے خارج ہو جاتی ہے۔ خارج نیچے سے ہوتی ہیں۔ غلیظ چیزوں سے غلیظ ریاح بنتی ہے۔ (مؤلف)

شکم کی غلیظ ریاح سو، ہضم یا اسہال شکم کا باعث ہوتی ہیں۔ یہ آنتوں کی قضا میں بند ہوتی ہیں اور درد پیدا نہیں کرتیں۔ (جالینوس)

اس کے ساتھ قراقر اور حرکت پائی جاتی ہے۔ (مؤلف)

اور اگر یہ آنتوں کے حقیقات کے ساتھ نہیں ہوتی ہیں تو جس قدر گاڑمی اور سرد ہوتی ہیں اسی قدر درد پیدا کرتی ہیں۔ (جالینوس)

میں نے ریاح اور قراقر کی ایک قسم ایسی دیکھی ہے جو شکم کے اندر خلو معدہ اور بھوک کے وقت اور حیضہ اور استفرارغ کے بعد پیدا ہو جاتی ہے انسان جب کھانا کھا لیتا ہے تو اس میں سکون ہو جاتا ہے قیاس یہ بھی بات صحیح ہے (مؤلف)

قونج کے ساتھ آواز کارک جانا خراب ہے۔ (بقراط)

معدہ اور شکم کے اندر نفاخ ریاخ کی پیداوار کا سبب حرارت عزیزہ کے اندر کمی کا ہونا ہے۔ حتیٰ کہ یہ اس حد تک آجاتی ہے کہ کھانے سے بخاری ریاخ بننے لگتی ہے جو خارج نہیں ہوتی۔ طاقت کمزور ہوتی ہے حتیٰ کہ متعلقہ اعضاء یکبارگی اس ریاخ کو نچوڑنے سے قاصر ہو جاتے ہیں ایسی حالت کے اندر علاج یہ ہے کہ گرمی پہونچائی جائے، قابض دوائیں دی جائیں اور مالش کی جائے۔ جلد دوائیں افادہ اور گرم و قابض ادویات سے مرکب جوارشات ہیں۔ اعضاء کو دبایا جائے اور انہیں طاقت بھی پہونچائی جائے۔ (چالینوس)

ہچکی مزمن ہو جائے اور بحد دراز، تو ایسی حالت میں روغن کلکان پچائیں۔ (سہوی)
استلاء یا معدہ کے اندر فساد غذا سے لاحق ہونے والی ہچکی کا علاج قسے کرانا نہایت عمدہ ہے۔ اسی طرح چینک لانا بھی عمدہ ہے۔ معدہ کو لاحق ہو جانے والی برودت سے پیدا شدہ ہچکی میں مالش کرنا، لمبل اوزہنا اور روغن مسخن سے تریج کرنا مناسب علاج ہے۔ مری میں سوزش پیدا کرنے والی چیز مثلاً مرچ وغیرہ سے لاحق شدہ ہچکی میں اثر کو دھو دینے والی چیزیں مثلاً پانی، گرم اور نرم شوربے استعمال کریں۔ استفراغ سے پیدا شدہ ہچکی مذکورہ علاج کے علاوہ غذا اور مشروبات زیادہ لیں۔ رطوبتوں اور ریاخ سے ابھرنے والی ہچکی کا علاج یہ ہے کہ خلیط ریاخوں کو بکھیر دینے والی ادویات مثلاً زیرہ، شح، زراوند، کرفس، زخمیل، فوج، نفع استعمال کریں۔ رطوبتیں خلیط اور لیسدار ہوں تو جندیدہ ستر اور سرکہ یا سرکہ عصلی یا سلتیں عصلی دیں۔ ہچکی میں سانس کو روک لینا نہایت مفید ہے۔ برودت سے پیدا شدہ ہچکی میں شکم پر جندیدہ ستر، روغن قلعہ، الجھریا پر اسنے زیتھ کے ہمراہ طلاء کریں۔ (بولس)

ہچکی حسب ذیل اسباب سے لاحق ہوتی ہے:

۱۔ معدہ پر غذا ابو جہ بن جائے۔

۲۔ کوئی تیز خلط سوزش پیدا کرے۔

۳۔ خلیط ریاخ کی پیداوار۔

۴۔ شدید یبوست کا پیدا ہونا۔

۵۔ دوسرا جگر۔

یہ فساد غذاؤں کا طاق قسے کرانا ہے۔ اسی طرح معدہ کے اندر کیموس مقید ہو جائے اور وہ تیرتا ہو یا باہر ابو توفیق اور حسب صبر استعمال کریں۔ ہچکی سوء مزاج یا روکی وجہ سے ہو تو دیکھیں کہ سوء مزاج کی یا غیر ہادی ہو تو معدہ کو ضہاد، مروخ، شراب خاص، اور گرمی پہونچانے والی عطری

ادویات کے جو شانہ سے گرم کریں۔ مادی ہو تو حسب افادہ سے استفرغ کریں۔

عطاس (چھینک) سے حرکت پیدا ہوتی ہے، اس سے اخلاط کا فم معدہ سے قلع و قمع ہو جاتا ہے۔ سرد پٹکی کا سب سے عمدہ علاج یہ ہے کہ روغن نار دین میں جند بید ستر اور پرانا زیت شامل کر کے تمرغ کریں۔ جند بید ستر ۲ گرام، قط ۲ گرام، مر ۲ گرام، فطر اسالیون ساڑھے ۳ گرام، عرق پودینہ کے ہمراہ پلائیں۔ پوست فستق جو لکڑی پر چکا ہوتا ہے عمدہ ہوتا ہے۔ اسے بیج اذخر، سعد، کندر، زیرہ، کے ہمراہ جوش دیکر لیں۔ مصطکی اور سنبل بھی استعمال کریں۔ ہمارا تجربہ ہے کہ پوست غلاف گل میں کھجور خشک کر کے چس لیں اور ساڑھے ۳ گرام پلائیں۔ مزمن تھنہ کی وجہ سے معدہ کے اندر جو غلیظ ریاح پیدا ہوتی ہے اس میں شراب کے ہمراہ سداب خشک پلائیں۔ کبھی اس ریاح کا سبب معدہ کے غلیظ بلغم ہوتے ہیں جو دھیرے دھیرے مذکورہ ریاح میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں بورہ اور ماء العسل پینا لازم ہے۔ عسل دینے کے بعد شراب کا مسبل دیں۔ فم معدہ کی خشکی سے جو پٹکی لاحق ہوتی ہے یہ بخار میں ہوتی ہے۔ اس میں ماء الشعیر، خیار، آب انار شیریں اور روغن بادام شیریں پلائیں۔ لعاب اسپغول بیحد مفید ہے مذکورہ دواؤں کا ضماد رکھیں اور بطور نطول استعمال کریں۔ ورم جگر سے پیدا شدہ پٹکی میں فصد کھولیں، خیار شہر کے ہمراہ بنریوں کا پانی پلائیں۔ جگر پر یار د ضماد رکھیں اور ماء الشعیر پلائیں۔

سوداوی نفع میں ایسے سرکہ سے تنکید کریں جس کے اندر جعدہ، بابونہ، مرزنجوش، سداب اور حب الغار جوش دیا گیا ہو۔ (ابن سرائیون)

اخلاط غلیظہ اور ریاح سے پیدا شدہ پسلیوں کے درد کے لئے مفید قرص:

پوست بیکبر، قط شیریں، مروج، جند بید ستر، حب اغار حسب بلسان، بادام تلخ، قنفل، ہم وزن قرص بنالیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام ہر اہاء الاصول۔

قرص جو نفع کو قطعی طور پر زائل کر دیتی ہے:

خولجون ۳، انیسون ۳، قنفل ساڑھے ۳ گرام، برگ سداب خشک ساڑھے ۳ گرام، حب الغار ساڑھے ۳ گرام، مانخواہ ۵ گرام، زیرہ ۵ گرام، سلیچ ۵ گرام، قرص بنالیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام ہمراہ پرانی شراب۔ زیرہ کو جوش دیکر استعمال کریں۔ یہ کر کے لئے عمدہ ہے۔ (مؤلف)

پسلیوں کے درد میں مفید دوا کہیں:

بادام تلخ، قط، انیسون شکم کی ریاح کو نہایت طاقت کے ساتھ تحلیل کر دیتی ہے۔ زراوند

ۛ حرج ہنگی کے لئے عمدہ ہے۔ (جالینوس)

کر دیا نفع کو تحلیل کرتی ہے۔ قسط درد پہلو ریحی کے لئے عمدہ ہوتی ہے۔ ہارزد بھی عمدہ ہے۔
خاکستر کرب پرانی چربی کے ساتھ ملا کر ضہا کیا جائے تو مزمن پرانے درد پہلو کا ازالہ ہو جاتا ہے۔
کاشم سے بالخصوص جنگلی ریا ح بھاگ جاتی ہے۔ سوسن ریا ح کو اچھی طرح تحلیل کر دیتی ہے۔
قسط اسالیون سے نفع اچھی طرح تحلیل ہو جاتا ہے۔ سداب اس کے لئے مفید ہے۔ جندبید ستر ملی ہوئی
شراب کے ہمراہ لی جائے اور اس کے ذریعہ ہمراہ زیت۔ عضو ماؤف کی مالش کی جائے تو غلیظ نفع،
استلانی ہنگی اور ریا حی مردڑ کے اندر مفید ہے۔ وج کا جو شانہ پہلو اور پسلیوں کے درد اور مردڑ میں
مفید ہے۔ قردمانا پانی کے ہمراہ پینا مردڑ کے لئے عمدہ ہے۔ مر سے مردڑ تحلیل ہو جاتی ہے۔ سنبل نفع کو
تحلیل کر دیتی ہے۔ ازخ سے بھی نفع تحلیل ہوتا ہے۔ حب بلسان مردڑ کے لئے عمدہ ہے۔ بادام تلخ
شہد کے ساتھ گوندہ کر پینے سے آنتوں بالخصوص قولون کا نفع جاتا رہتا ہے۔ تخم بادرو ج کا پینا نفع کے
مریض کے لئے عید موافق ہے۔ یہ تیز اور کنڈش کی طرح چھینک آور ہوتا ہے۔ لہسن سے نفع شکم اچھی
طرح تحلیل ہو جاتا ہے۔

(دیا ستوریدوس)

قونج سے جو مریض مضطرب ہو اس کے لئے لہسن موزوں ہے۔ اسے برگ غار تازہ یا حب
اندار کے ہمراہ لیں۔ اس سے ریا حی مردڑ کے اندر تسکین ہوتی ہے۔ (مؤلف)
حبطیکہ ساڑھے ۳ گرام پانی کے ہمراہ پینا درد پہلو کے لئے موافق ہوتا ہے۔ قسطوریون کبیر
ایسے پانی کے ہمراہ پینا جس میں اسارون جوش دیا گیا ہو درد پہلو ریا حی کے لئے عمدہ ہے۔ فونج سے نفع اور
مردڑ کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ شراب سداب خشک یا حبث کے ہمراہ جوش دیکر استعمال کی جائے تو مردڑ جاتا
رہتا ہے۔ جاو شیر سے مردڑ تحلیل ہوتا ہے اور درد پہلو ریا حی کا ازالہ ہو جاتا ہے زعفران نفع شکم کو تحلیل
کرتی ہے۔ کاشم کا بھی یہی اثر ہے۔ تخم حبث اور حبث دونوں نفع کو تحلیل کرتے اور ہنگی میں سکون پیدا
کرتے ہیں۔ زیرہ زیت میں جوش دیکر حقن کیا جائے، آرد جو میں ملا کر ضہا کیا جائے تو مردڑ اور نفع میں
مفید ہوتا ہے۔ مانخواہ شراب کے ہمراہ لینے سے نفع اور مردڑ تحلیل ہو جاتے ہیں۔ سنبل درد پہلو کے
لئے عمدہ ہے۔ (دیا ستوریدوس)

اس کے لئے نہایت مفید اور مؤثر دوا مرداسفرج ہے۔ جن بچوں کے پیٹ پھول جاتے ہیں
انہیں پلایا جاتا ہے۔ تخم کاجر اور نفع کو تحلیل کرتے ہیں (ماسرجویہ)
کرفس کو ہی اپنی حیرت انگیز خاصیت سے نفع کا ازالہ کر دیتا ہے (حین)

خاکستر بیخ کرب کو پرانی چربی کے ساتھ گوندہ کر ماؤف پہلو پر ضاد کرنے سے سکون ہو جاتا ہے کیونکہ اس سے بہت زیادہ تحلیل ہوتی ہے۔ (ردفس)
 گرم نمکین پانی پچکی اور نفخ اور درد پہلو اور دکر کے لئے عمدہ ہوتا ہے۔ (سندھشمار)
 ناخواہ کی خاصیت یہ ہے کہ اس سے ریاحی مروڑ کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)
 ناخواہ کا مزاج یہ ہے کہ نفخ اس سے بالکل زائل ہو جاتا ہے۔ (ابو جریج)
 سلیج کی خاصیت یہ ہے کہ اس سے ریاح شکم تحلیل ہو جاتی ہے فاضل سے نفخ ریاحی مروڑ اچھی طرح تحلیل ہو جاتے ہیں۔ (ابن ماسویہ)
 قلعہ نیا کی بھی یہی تاثیر ہے۔ (خوز)

پچکی کے اسباب حسب ذیل ہیں:

۱۔ امتلاء۔ ۲۔ استفراغ۔ ۳۔ فم معدہ میں سوزش کا ہونا۔ ۴۔ فم معدہ میں کسی خلط کا متعفن ہو جانا۔ اس قسم کی پچکی میں مکی، انقلاب، تخفس اور تھوک بہ کثرت آتے ہیں۔ (لوح نحوی)
 استفراغ شکم، قرون متی، گرم بخار، زف الدم وغیرہ کے بعد جو پچکی لاحق ہوتی ہے وہ معدہ کے خشک تشنگ کی وجہ سے مارض ہوتی ہے۔ یہ غیر مہلک ہوتی ہے۔ اس کا علاج روغنیات، مرطب احباب اور طین ضاد ہیں۔ ورم معدہ موجود نہ ہو تو سرد پانی استعمال کر س۔ تخمہ اور اخلاط غلیظہ سے جو پچکی لاحق ہوتی ہے اس میں سبب بنین، عصبی، افادیہ اور بزور عمدہ ثابت ہوتے ہیں۔ فم معدہ پر مہیہ، جند بید ستر، مصطکی، وردغن سداب، سنبل، اسارون وغیرہ کا ضاد رکھیں۔ (اسندر)
 گرم پانی کا جرہ لینا پچکی کے لئے عمدہ ہوتا ہے۔ (مؤلف)
 پچکی کے ساتھ مریض معدہ کے اندر سوزش، جلن اور التهاب محسوس کرے تو مینہرم پانی پی کر قے کر لے۔ اس سے پچکی میں سکون ہوگا۔

درد پہلو کے لئے:

حب بلسان ۲ جز، عود بلساں ۲ جز، دون کلچر، سفوف بنالیں اور پہلو پر ناخونہ، آرد جو اور بھی کا ضاد رکھیں۔ (للیفر خورس)
 جند بید ستر سرکہ کے ہمراہ پینا پچکی میں مفید ہے۔ پچکی اخلاط بارودہ یا ریاح غلیظہ کا نتیجہ ہو تو ایسا حالت کے اندر سرکہ پانی میں ملا کر پینا مفید ہے۔

زراندہ حرجے گرم پانی کے ہمراہ پینا خفقان اور ہچکی میں مفید ہے۔ زیرہ جنگلی شراب کے ہمراہ پینے سے ہچکی میں تسکین ہوتی ہے۔ سرد پانی اس میں مفید ہے۔ (دیا ستوریدوس)
 پودینہ کی شاخیں آب اتار ترش کے ہمراہ پینے سے ہچکی میں تسکین ہوتی ہے۔
 پودینہ تنہا آب نمک کے ہمراہ پینا بلغمی ہچکی میں مفید ہے۔ (دیا ستوریدوس و روس)
 تخم نمک جنگلی شراب کے ہمراہ پینے سے ہچکی میں تسکین ہوتی ہے۔ (ابن ماسویہ)
 حب حبث کا جو شانہ اور تخم حبث ہچکی میں مفید ہے۔ وہ خود ہچکی میں تسکین پیدا کرتا ہے۔
 (دیا ستوریدوس)

یہ اس کی خاصیت ہے۔ (ابن ماسویہ)
 استلائی ہچکی کے اندر سنگین اور ایسے گرم پانی کے ذریعہ قے کرنا مفید ہے جس سے حبث
 مولیٰ اور نمک جوش دیا گیا ہو۔ ایک دن کے بعد یارح جلیقہ سازھے ۴ گرم نمک، سازھے ۳ گرم کے
 ہمراہ ایک مہینہ گوندھنے کے بعد پلائیں۔ اسے ایسے گرم پانی کے ہمراہ لیں جس میں پودینہ، نمک اور
 کرفس جوش دیا گیا ہو اور حسب ذیل دوا کا التزام رکھیں۔ جند بید ستر سازھے ۳ گرم، تخم کرفس کو بھی
 سازھے تین گرم، آب فوج کے ہمراہ لیں۔ ریوند چینی ۹ گرم پانی میں جوش دیکر لیں۔ زراندہ طویل
 سازھے ۴ گرم، پودینہ ۱۰۲ گرم کوٹ کر اس کے نچوڑے ہوئے پانی کے ہمراہ لیں۔ تدبیر لطیف سے
 کام لیں۔ شیر، مرغ اور جنگلی فاختہ کی حبث اور پودینہ کے ہمراہ پتائی ہوئی بخنی لیں۔ خالص شراب
 استعمال کریں اور نہار منہ سہام کریں، (دیا ستوریدوس و ابن ماسویہ)
 ہچکی کے ساتھ فم معدہ کے اندر سوزش کا احساس ہو تو گرم پانی یا پانی و شہد یا سنگین کے
 ذریعہ قے کرائیں۔ اسی طرح استلائی ہچکی ہو تو قے کرائیں۔ فم معدہ میں برودت کی وجہ سے ہچکی ہو تو
 سداب یا زیرہ یا بورہ یا تخم کرفس یا فوج میں کر شراب میں ملا کر استعمال کریں۔ فم معدہ میں چہلی ہوئی
 رطوبت کی وجہ سے ہچکی ہو تو چھینک لائیں اور سانس کورویں۔

ہچکی کے لئے:

سداب تازہ، کندر ذکر، زیرہ، انیسون، کچی عود، پانی میں اچھی طرح جوش دیکر استعمال
 کریں۔ استلائی ہچکی میں استقرار کریں پھر یارح پلائیں۔ جند بید ستر کا سوتھنا مفید ہے۔ پوست کی
 وجہ سے ہچکی ہو تو نیم گرم پانی روغن اور روغن بنفشہ پلائیں۔ باتوں اور پیروں کو نیم گرم شیریں پانی
 اور روغن سے مرطوب کریں۔ ورم حار کی وجہ سے ہو تو فصد کھولیں اور نیم گرم پانی دیں۔ بلغم اور

برودت کی وجہ سے ہو تو سداب ۳، برگ قیسوم ۳، یارج فیر ۳۱، بورہ ارمنی ڈیڑھ جز، کون بلی ڈیڑھ جز، تخم کرفس ڈیڑھ جز، جند بید ستر ڈیڑھ جز، حلیت ڈیڑھ جز، انیسون ڈیڑھ جز، دین ڈیڑھ جز، مصطکی ۳ جز، سب کو ہم وزن آب تمام اور آب پودینہ میں یکجا کریں اور ایسے شہد میں گوندہ لیں اس کا جھاگ اتار لیا گیا ہو۔ مقدار خوراک ۷ گرام ہمراہ آب گرم نہار منہ۔ غذا میں چوزے، شراب مطبوخ ریحانی، یا منقی اور شہد لیں۔

امتلاء سے پیدا شدہ سرد پچکی کے لئے:

بصل الفار ۶۸ گرام، بادیان ۳۴ گرام تخم کرفس ۳۴ گرام، نانخواہ ۳۴ گرام، زنجبیل ۳۴ گرام، عاقر قرحا ۳۴ گرام، زودقائے خشک ۳۴ گرام، سنبل رومی ۳۴ گرام، سداب ۳۴ گرام، کاشم ۳۴ گرام، فوج ۳۴ گرام، حرف ۳۴ گرام، جعدہ ۳۴ گرام، قطخ ۳۴ گرام، قط شیریں ۳۴ گرام، اسارون ۳۴ گرام، سنبل الطیب ۳۴ گرام، ۴ کلو سرکہ میں ڈالیں اور ایک ہفتہ کے بعد دویاتین جرہ بطور مشروب استعمال کریں۔ (اسحاق)

استفراغ سے پیدا شدہ گرم پچکی کے لئے:

ردغن گل یاروغن با، ام شیریں، یاروغن بنفش یاروغن کدو شیریں، لعاب اسپغول، آب سرد، بطور سرد خانا استعمال کریں۔

استنباط:

موٹی تازی ایک مرغی، تین مرغیوں کی چربیوں یا بٹا کی چربی کے ہمراہ جو پکا کر شورب تیار کریں اور اس میں شریہ بنائیں۔ شوربانیکر اوپر سے پانی کے ہمراہ تازہ شراب پیئیں۔

امتلائی پچکی کے لئے:

سعد، کون، فطر اسالیون، آب تمام، عرق پودینہ، جند بید ستر، عرق پودینہ کے ہمراہ گولیاں بنا کر استعمال کریں۔ (عبدوس)

قبے اور ضداد کے ذریعہ علاج کریں۔ آب سرد کا چنا اور سخت چینی مارنا معدہ کے لئے مفید ہے سرکہ معصل چائیں۔ یہ پر اور شانوں کے درمیان عمر اور دیاب رکھیں۔ (غیاثر غوس)

پچکی قوت دافعہ پر قوت ماسکہ کی ایک خراب حرکت ہوتی ہے کیونکہ پچکی کے وقت ماسکہ

غذا کو اچھی طرح نہیں روک پاتی۔ جرم معدہ کے اندر جو کچھ ہوتا ہے ہنگی کے ذریعہ اس کا غیر محسوس طور پر استفراغ ہو جاتا ہے۔ کبھی کوئی ضروری استفراغ نہیں ہوتا۔ ہنگی معدہ کے لئے کسی موذی شے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ موذی شے یا تو برودت ہوتی ہے۔ چنانچہ اس میں جوڑی جیسی کیفیت لاحق ہوتی ہے یا حرارت ہوتی ہے جیسا کہ مریض بالخصوص اچھی طرح پس ہوئی مریض تناول کر لینے سے عارض ہوتا ہے۔ (جالیئوس)

قرص فواق:

قسط ۷ گرام، تمام ۷ گرام، صبر ۷ گرام، نوخر ۷ گرام، فوٹیج ۷ گرام، پودینہ ۷ گرام، سداب خشک ۷ گرام، جنم کر فس ۷ گرام، اسارون ۷ گرام، ایون ۲ گرام، کلہاڑی سبزی دور نمودہ ۲ گرام۔ گوندہ کر قرص بنالیں۔

ہنگی کو روکنا اور موذی جمائی، ہنگی کا علاج ہے۔ (از اقرابادین اوسط)

ہنگی ہو اور خود سے چھینک آجائے تو ہنگی جاتی رہتی ہے۔ مردہ، قے، کڑا، اور عقلی فتور کے ساتھ ہنگی ہو تو مریض مر جاتا ہے۔ ہنگی کے ساتھ ورم جگر کا ہونا خراب ہے۔ دابنے پہو میں بغیر کسی معروف سبب کے ورم ہو اور مریض کو شدید ہنگی آجائے تو ہنگی کی وجہ سے طلوع آفتاب سے پہلے مریض مر جائے گا۔ (جالیئوس)

مانس کو روکنے کی کامدہ ہے۔ (بقراط)

ذکاریں ضرورت سے زیادہ ہوں تو انہیں زائل کریں کیونکہ ان سے غذا معدہ کے بالائی حصہ میں تیرتی رہتی ہے اور ہضم فاسد اور رک جاتا ہے۔ ذکاریں نہ ہوں اور مری کو فائدہ نہ پہنچانے کے لئے ان کی ضرورت ہو تو انہیں پیدا کریں۔ ذکاروں کو لانے کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب معدہ ریاں سے پر ہو جاتا ہے اور ریاں کے نکلنے کا راستہ نہیں ہوتا۔ ضعف معدہ کی وجہ سے ذکاریں آ رہی ہوں تو انہیں منقہ اور قاطع ادویات کے ذریعہ روکیں کیونکہ ایسی حالت میں وہ معدہ کے اندر محبوس ہضم کی وجہ سے آتی ہیں۔ ذکاریں خلیہ ریاں سے بھی آتی ہیں، یہ ہضمی خلط یا معدہ کے کمزور ہونے کی علامت ہوتی ہیں۔ اسی طرح نیچے سے خارج ہونے والی ریاں بھی۔ دونوں ریاہوں کے درمیان فرق محض جگہ کا ہے کیونکہ معدہ کی ریاں ذکار اور آنٹوں کی ریاں گوندے سے خارج ہوتی ہے تھوڑا قراقرس طرح سا کن ہو جاتا ہے کہ تھوڑا صبر کرے اور کھانے نہیں (جالیئوس)

ہنگی کے مریض کو چھینک آجائے تو سکون ہو جاتا ہے۔ (بقراط)

تشنگی کی طرح امتلاء اور استفراغ سے ہنگی پیدا ہو جاتی ہے۔ امتلائی ہنگی زیادہ ملتی ہے۔ علاج یہ ہے کہ رطوبتوں کے اندر طاقتور اضطراب پیدا کیا جائے تاکہ وہ اکھڑ کر تحلیل ہو جائیں اور خارج ہو جائیں۔ چھینک سے یہ مقصد حاصل ہوتا ہے۔ استفراغ سے ہنگی شاد و تادور پیدا ہوتی ہے۔ چھینک سے اس کا ازالہ نہیں ہوتا۔ امتلائی ہنگی کے زیادہ تر واقع ہونے کی دلیل یہ ہے کہ یہ بچوں کو پیش آتی ہے کیونکہ وہ غذا سے شکم پر کر لیتے ہیں اور ہوا بھی سرد ہو تو باہموم انہیں ہنگی آنے لگتی ہے۔ برو دت کوئی بھی ہو اس کی وجہ سے عصبی اجسام کی کوئی چیز تحلیل نہیں ہو پاتی چنانچہ اس کی وجہ سے امتلاء لاحق ہوتا ہے اور امتلاء کے سبب ہنگی عارض ہو جاتی ہے۔ قے سے ہنگی میں سکون نہ ہو اور ساتھ ہی آنکھوں کے اندر سرخی بھی ہو تو خراب علامت ہے اس سے ورم دماغ یا ورم معدہ کا پتہ چلتا ہے۔

(جالینوس)

ہنگی کبھی خوف کی وجہ سے جاتی راق ہے۔ (گندی)

ہنگی برو دت معدہ اور خفگی امتلاء سے لاحق ہوتی ہے۔ یہ معدہ میں فساد غذا اور برو دت نم معدہ کی وجہ سے باہموم، حق ہوتی ہے نیز نم معدہ پر غذا کا بوجھ بھی ہنگی کا موجب ہوتا ہے۔ غذا کی کیفیت یا کیفیت کی وجہ سے لاحق ہو جانے والی ہنگی میں قے کر دینا مفید ہے۔ برو دت کی وجہ سے پیدا شدہ ہنگی کا ملائی تکمید اور سفین ہے۔ ایک اور پہلو سے ہنگی تخیر مزاج کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے جو تکلیف دہ سوزش کا باعث ہوتا ہے (جالینوس)

سوزش پیدا کرنے والی خفگی کی وجہ سے ہنگی عارض ہو تو اس کا علاج استفراغ یا تبدیل مزاج یا معدہ کی حس کو سن کر دینا ہے۔ بہتر استفراغ ہے پھر ماضی کا تعمیر مزاج پھر حس کو سن کر دینا۔ ہنگی تھوڑی ہو تو ان دونوں میں کوئی ایک کافی ہے۔ مصطب اور مجذب ادویات کے ذریعہ سوزش پیدا کرنے والی چیزوں کو مسلسل تحلیل کیا جاسکتا ہے۔ (مؤلف)

شدید ہنگی، شدید قے اور ہانپنے کے لئے قرص کا نسخہ۔

قطر ۴۔ حد ۴۔ سنبل گلہ رخ تازہ ۴، مصطلی ۴، اسرون ۴، آرام، زعفران ۴، صبر ۴، آرام، انجرون آرام، عصارہ سینڈل میں گوندہ کر قرص بنالیں اور فی موافق عرق کے ہمراہ بطور شروب استعمال کریں۔ (جالینوس)

یہ مذکورہ دواؤں کی قسموں میں مفید ہے۔ (مؤلف)

سداب، شراب، بورہ، شہد، یا ختم کر فس یا چند یہ ستر یا شنگا کون یا انیسون یا زنجبیل یا عسل یا مشطرمشع یا فونج نہری یا مارون یا منجوشہ، انگ انگیا ایک ساتھ۔ (ارنجبائس)

امتلانی پٹکی کے لئے:

شیر تازہ اور فلفلی اور اگر بخار اور حرارت سے بعد ہو تو ماہ اشعر اور آب کدو وغیرہ جیسی مرطوب معدہ ادویات استعمال کریں۔ (طبہ ی)

امتلانی پٹکی میں قے کے ذریعہ تنقید کریں:

پھر ایسا مرہ حلیلہ دیں جو افادیہ اور شراب ریحانی میں تیار کیا گیا ہو۔ قے کے بعد یارن بنیترہ ساڑھے ۳ کرام، عصارہ کائناتین ساڑھے ۴ کرام، نمک ہندی ۴ کرام دیں تاکہ معدہ صاف ہو جائے پھر حلیلہ دیں جس کے ساتھ تھوہو ملطف چیزیں شامل ہوں۔ (اسن ماسویہ)

پٹکی پانچ قسمیں ہیں

۱۔ غلیظ سرد خلط سے پیدا شدہ ۲۔ ریاح سے پیدا شدہ جو تازہ پیدا کر رہی ہو۔ ۳۔ تیز اور سوزش پیدا کرنے والے فضلہ سے پیدا شدہ ۴۔ کثرت قے کی وجہ سے معدہ کے اندر پیدا ہو جانے والی۔ ۵۔ دست سے لاحق ہونے والی۔ ۶۔ اور ام کے استفراغ سے پیدا ہونے والی۔ (أحمرن)
میرے مشاہدہ میں ایک ایسی پٹکی بھی آئی ہے جو مری کے تازہ سے پیدا ہو گئی تھی۔ حتیٰ کہ اس کی وجہ سے براقتہ بمشقت نیچے اتر رہا تھا۔ عوام ایسی کیفیت کو سینہ کے اندر غذا کی شستگی کہتے ہیں۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پٹکی کا سبب مری کا تازہ ہے۔ (موسف)

امتلانی پٹکی کا علاج پرانی خامی سخت شراب اور خم سدا ب ہے۔ پٹکی زیادہ غلیظ اور سخت ہو تو جوہ ساڑھے ۳ کرام و سکر فصد میں گوندھ کر دیں کیونکہ اس کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب معدہ بے فضلہ سخت کاڑھا ہو۔ جو ایش کمولی، اور سکر ہمہ او آب میٹھرم حزنایا، دب اشقیل، اسارون ساڑھے ۳ کرام فصد سے ہمہ ادیا جند بیدستر بھی دیں۔ یہ دوا میں اس پٹکی میں بھی دی جاتی ہیں جو ریاح سے پیدا ہوتی ہے نیز چھینک اور ادویات استعمال کی جاتی ہیں۔ گرم فصد لی وجہ سے پیدا شدہ پٹکی کا علاج کھنکھار اور گرم پانی کے ذریعہ کریں تاکہ مریض قے کرے، بعد ازاں ایسی خدائیں دیں جو مزاج کی تعدیل کرتی ہوں، پٹکی میں ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں پر پاندھا مفید ہے۔ استفراغی پٹکی اور اس پٹکی کا علاج جو بخاروں، اسہال اور قے کے بعد آتی ہے مشکل ہے۔ پانچملہ اس کا علاج، اشعر، لعاب اسفون اور چوندوں کے شوریوں سے کریں۔ (أحمرن)

ورم سے پیدا شدہ پٹکی کا علاج ذکر نہیں کیا اس کا علاج خیار شمر، روغن بادام جیسی محلول

ادویات کے ذریعہ کریں۔ مری پر خضار کھیں اور گرم تکمید کریں۔ (مؤلف)

پنکی کے ہمراہ معدہ کے اندر سوزش ہو تو ۳۴ گرام گرم پانی کئی بار لیں۔ اس سے سکون ہو جائے گا۔ یا سرکہ شراب جرہ جرہ لیں۔ اس سے بھی سکون ہو جائے گا۔ (فیلٹر یوس)

زیادہ ڈکاریں آرہی ہوں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ معدہ کے اندر کوئی باغی خلط موجود ہے یا معدہ کمزور ہے۔ ضعف معدہ خلطی اور غیر خلطی یعنی سوء مزاج سادہ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ زیادہ ڈکاریں غذا کو معدہ کے بالائی حصہ میں دفع کر کے عمل ہضم روک دیتی ہیں۔ ڈکاریں بالکل رک جائیں تو معدہ کے اندر نفخ اور قراقر پیدا ہوتا ہے، لہذا سخت ڈکاروں کے ذریعہ ان میں سکون پیدا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ معدہ کے اندر نفخ ہو جائے تو ازالہ سبب یعنی باغی یا ضعف معدہ کے ازالہ کے ذریعہ ڈکاریں لائیں۔ باغی کا استفرغ کریں یا جرم معدہ کو طاقت دیں تاکہ وہ کھانے کو گرفت میں لے سکے۔ نفخ معدہ کا علاج کر دیا، مانخواہ، پودینہ، مصطکی اور قرغل وغیرہ ہے۔ پنکی استلائی، استفرغی یا کسی ایسی چیز کی وجہ سے ہوتی ہے جو نفیہ معدہ کو ڈستی ہے یا یہ برودت یا جرم معدہ کی برودت کے باعث لاحق ہوتی ہے۔ جگر کے اندر کوئی بڑا گرم ورم ہوتا ہے تو بھی پنکی آتی ہے۔ کثرت غذا یا خلط اذاع کی وجہ سے پیدا ہونے والی پنکی کا علاج قے کرتا ہے۔ یہ خلط چسپی ہوئی ہو تو پہلے یارج کے ذریعہ اسے منتشر کر کے توڑ دیں۔ معدہ کے اندر موجود بارد اور بہ کثرت اخلاط کی وجہ سے پنکی آرہی ہو تو مسخن ادویات استعمال کریں اور سخت حرکت کرائیں تاکہ یہ رطوبتیں اکٹرا جائیں۔ چھینک سے یہ مقصد حاصل ہو سکتا ہے۔ قم کر فس یا انیسون یا زیرہ اور سرکہ عسل، پوست فسق کا جو شاندرخ اذخر کے ہمراہ دیں۔ تیغ اذخر کا پانی چنا بھی استلائی پنکی کے لئے عمدہ ہے۔ سعد، کمون، کندر کا ساڑھے ۴ گرام سفوف بنالیں۔ مصطکی، ختم فنام، شراب خامی کے ہمراہ دیں۔ پوست غلاف گل کجور میرے تجربہ میں آچکا ہے۔ اسے خشک کر کے ساڑھے ۴ گرام آب سرد کے ہمراہ دیں۔ استفرغی یا کیوس مرئی، خشکی یا فلفلی جگر سے پیدا شدہ پنکی میں قے کے ذریعہ پہلے خلط کا حقیقہ کریں۔ حقیقہ تسکین سے کریں۔ اہل لغمونی جگر یا خشکی میں باء الشعیر، آب انار شیریں اور آب کدو دیں۔ خشکی سے جو پنکی پیدا ہوتی ہے اس میں نمکرم پانی یا ردغن بادام اور لعاب اسپٹول، ردغن کدو کے ہمراہ دیں۔ خارجی طور پر مرطب طلاء استعمال کریں۔ لغمونی جگر میں قصد کھولیں۔ عرق عنب المصلب، عرق کاسنی، جند بید ستر دیں۔ جگر پر صندل اور حی الحالم کا خضار کھیں۔ (ابن سرائون)

دار پیمبی ساڑھے ۴ گرام عین دن تک روزانہ پانی کے ہمراہ دیں۔ سرکہ اور پسا ہوا کندر چائیں۔ اس سے پنکی میں تسکین ہو جائے گی یا مر یض کو قے کرا دیں، اس سے بھی تسکین ہو جائے

گی۔ استفراغ اور بخار کے بعد ہچکی آجائے تو شور بے، لعابات، اور معدہ گردن اور پورے سینہ پر ملیں
ضداد استعمال کریں۔ (طیب نامعلوم)

شدید ڈکار کے لئے:

معدہ پر مرغیوں کی بیٹ اور چوئے کا لٹوخ کریں۔ اس سے شدید مسلسل ڈکار زائل
ہو جائے گی۔ (جالینوس)

تیز اور چرپری غذاؤں سے پیدا شدہ ہچکی کا علاج سرکہ اور پانی سے کریں۔

شدید ہچکی کے لئے:

ختم سداب سوختہ، شراب کے ہمراہ سرمہ کی طرح چیں لیں۔ کبھی اس کے ساتھ چند بید
ستر بھی شامل کر لیتے ہیں۔ منہ کو پرانے زیت سے ملیں جس کے اندر چند بید ستر موجود ہو۔ مصطکی
اور دارچینی کا جو شانہ استعمال کریں۔

قرص:

صبر ۷ گرام، اذخر ۷ گرام، فوٹج شک ۷ گرام، سداب ۷ گرام، تمام خشک ۷ گرام، ختم کر فس
۷ گرام، کندر ۷ گرام، اسارون ۷ گرام، انجون ۲ گرام، گل سرخ ۲ گرام، لعاب اسپنول میں گوندہ لیں۔

دیگر مقوی نسخہ:

قسط، اذخر، تمام، فوٹج، پودینہ، سداب، کندر، اسارون، ختم کر فس، انیسون، سلیمہ، مر،
گل سرخ، سنبل، چند بید ستر، عصارہ آستین، عصارہ عافیت، ساذج، مصطکی، زعفران، ہم وزن۔ صبر
تمام ادویات کے ہم وزن، شراب ریونی میں گوندہ کر قرص بنالیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۴ گرام۔

درد پہلو کے لئے:

حب بلسان ۲ جز، عود ۲ جز، ساڑھے ۴ گرام کا سفوف بنالیں، اور آرد جو، تاخوت اور بھی کے
ہمراہ ضداد کریں۔ (سج)

مرد استفراغ ان بچوں کے لئے بید مفید ہے جن کے معدے پھول گئے ہوں۔ (خوز)

ہچکی اور کھانا قے ہو جانے کے لئے قرص:

قسط ۷ کرام، صبر ۷ کرام، اذخر ۷ کرام، نعم خشک ۷ کرام، ختم کر فس ۷ کرام، کندر ۷ کرام،
فوتج خشک ۷ کرام، اسارون ۷ کرام، افیون ۷ کرام، گلہ رخ ۷ کرام، پرانی شراب کے ہمراہ قرص بتا میں
مقدار خوراک نصف۔

ہچکی کے لئے قرص۔

قسط، صبر، اذخر، نعم خشک، فوتج، سداب، ختم کر فس، اسارون، کندر، ہم وزن، افیون پونہ
جزو، سرکہ خشک کرد پونہ جزو۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ کرام۔

ہچکی کے لئے لطوخ:

سک، گلہ رخ، مصطکی، آب آس اور آب فوتج میں گوندہ نیس۔ (ترندی)
پتلی میں کبھی بھی خوف زدہ ہونا مفید ہوتا ہے (بالینوس)

ہچکی کے لئے:

صبر، اسفستیں، مانخواہ، مصطکی، سنبل پونہ جزو، ارچین پونہ جزو، ختم کر فس پونہ جزو، زعفران
پونہ جزو، چند بید ستر پونہ جزو، خشک ۳۲ ملی کرام، مازھے ۷ کرام میں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ کرام۔

ہچکی کے لئے:

چند بید ستر ۵۰۰ ملی کرام، سرکہ اور گرم پانی کے ہمراہ تین جزو لیں۔

قے اور اسہال کے بعد ہچکی کے لئے۔

لعاب ہی، اسپغول، صمغ، بطور مشروب استعمال کریں۔ (نیشوغ)

شدید ہچکی کے لئے:

معدہ پر چند بید ستر اور ردغن گل کاغذ، کریں۔ ختم سداب ساڑھے ۳ کرام، نمیز ۷۰۰ کرام
اور پانی ۷۰۰ کرام کے ہمراہ لیں۔ (تاب الہند)

خلو شکم کی وجہ سے جو ہچکی عارض ہوتی ہے اس میں میرا تجربہ حسب ذیل ہے

میرا ناما ہمراہ آب سرد مفید ہے۔ کدو بھی مفید ہے۔ میاں برداشت کر لینے سے جاتی رہتی
ہے۔ اتفرغ اور دستوں کی وجہ سے آنے والی ہچکی میں لعاب اسپغول، آب صمغ عربی، ختم تان اور

تتم مرد غیر ہون میں کئی بار لیس۔ صمغ ساڑھے دس گرام گرم پانی میں حل کر کے پییں۔ (جبریل)
 دودھ زیادہ بہتر اور عمدہ ہوتا ہے۔ (مؤلف)

تیسرا باب

جوع الکلب، جوع البقر، جوع و تحلل، کوئلہ جیسی خراب چیزیں
کھانے کی خواہش اور بولیموس

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ آدمی کھانا زیادہ کھاتا ہے مگر نہ تختہ ہوتا ہے نہ براز خارج ہوتا ہے نہ جسم کے اندر سختی پیدا ہوتی ہے اور نہ امتلائی کیفیت لاحق ہوتی ہے البتہ سطح جسم سے بہ سرعت تحلیل واقع ہوتی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اس بیماری کا سبب سرخ القوت تحلیل قرار دی جائے جس کے اندر قوت جاذبہ بدستور باقی رہتی ہے اسی طرح صفوانی قوت بھی بحال رہتی ہے۔ (بالینوس)
صفوت کلبی کا ایک سبب ترش روی خلط و دوسرا سبب سطح جسم سے بہ کثرت استفراغ کا ہونا ہے۔ جو شدت حرارت یا قوت ماسکہ کے کمزور ہو جانے کے باعث لاحق ہوتا ہے۔ "جوع مفرط" (زیادہ بھوک کا لگنا) برودت کی وجہ سے ہو اور تحلیل زیادہ نہ ہو تو نیچے سے خارج ہونے والے فضلات زیادہ ہوں گے۔ مگر بیماری ترش خلط کی وجہ سے ہو تو اس کے ساتھ پیاس نہ ہوگی۔ برعکس صورت میں برعکس کیفیت ہوگی۔

پینے کی نہیں کھانے کی اٹھا پیدا ہو جانے کا سبب خلط کا سرد ہونا ہے۔ ردی خواہشات اس وقت پیدا ہوتی ہیں جب معدہ کے اندر فضلات پیوست ہو جاتے ہیں یہ کیفیت حامد عورتوں کو زیادہ لاحق ہوتی ہے۔ حامد عورتیں زیادہ تر ترش اور کیسلی نیز گرم اور چہری اشیاء کھانا پسند کرتی ہیں۔ ان چیزوں کی خواہش زیادہ تر تیسرے ماہ تک رہتی ہے چوتھے ماہ خواہشات کے اندر سکون ہو جاتا ہے کیونکہ اس وقت اکثر فضلات کا استفراغ ہو چکا ہوتا ہے نیز کم غذا کھانے اور بہ کثرت قے کرنے کی وجہ سے فضلات کے اندر نفیج بھی ہو چکا ہوتا ہے علاوہ ازیں جنین بھی بڑھ چکا ہوتا ہے جو فضلات و زیادہ جذب کرنے لگتا ہے لہذا جسم کے اندر جمع ہونے والا امتلاء کم ہو جاتا ہے۔ اس طرح کی کیفیت بولیموس سخت ٹھنڈک کے اندر مسافروں کو لاحق ہوتی ہے۔ ان کے معدے ٹھنڈے ہو جاتے ہیں

جس سے کھانے کی اشتہا زیادہ ہو جاتی ہے برودت میں حد سے زیادہ تجاوز نہیں ہوتا تو یہ کیفیت رہتی ہے لیکن حد سے تجاوز ہو جاتا ہے تو کھانے کی اشتہا جاتی رہتی ہے۔ جسم غذا سے محروم ہو جاتا ہے طاقت گر جاتی ہے حتیٰ کہ غشی طاری ہو جاتی ہے۔ شہوت کلبی کے مریض کھانا زیادہ کھاتے ہیں حتیٰ کہ طبیعت بوجھل ہو جاتی ہے اور بوجھ تکلیف دینے لگتا ہے تو تھوڑی دیر کے بعد مریض قے کر دیتے ہیں۔ (جالینوس)

بولیموس اسی غشی کو کہتے ہیں جو بھوک کے بعد لاحق ہوتی ہے اور مسلسل نہیں رہتی۔ شہوت کلبی دائمی اور مسلسل بھوک کا نام ہے۔ (مؤلف)

سفر وغیرہ میں بولیموس کی شکایت ہو جائے تو لطیف اشیاء اور سرکہ، پودینہ، راکھ و سرکہ جیسی غذاؤں کی بولیموس کو سونگھائیں۔ ہاتھوں اور پیروں کو اچھی طرح باندھ دیں۔ سونے نہ دیں بلکہ باؤں اور کانوں کو پکڑ کر تھمیں، بکے لگائیں۔ غشی دور ہو جائے تو شراب میں بھگوئی ہوئی روٹی غذا کے طور پر دیں نیز حریرہ پلائیں، غشی کی تدبیر کریں پہلے سرب الیٹوڈ، پھر عمدہ اور مقوی غذا میں دیں۔ (جالینوس)

جوع کلبی میں ایسی شراب پلائیں جو طقور گرمی نہ بچانے والی ہو اور جس میں کسلا پن اور تشنگی کیفیت بالکل نہ ہو۔ یہ شراب زیادہ سے زیادہ پلائیں۔ کسلا شراب ہرگز نہ دیں۔ بیشتر ازیں ایسی غذا میں دیں جو بچہ چکنی اور روغنی قسم کی ہوں۔ یہ وہ غذا میں دیں جن کے اندر کسلا پن نہ ہو۔ اوپر سے مذکورہ قسم کی شراب پلائیں۔ بھوک کے اندر سکون ہو جائے گا۔ علاج اصرار کے ساتھ کریں گے تو مریض مستجاب ہو جائے گا کیونکہ کلبی شہوت اس برودت سے لاحق ہوتی ہے جس میں معدہ کا مزاج بچہ سرد ہو جاتا ہے۔ نیز اس کی وجہ وہ خلط ہوتی ہے جو ترش ہوتی ہے اور معدہ کے طبقات کے اندر سرایت کر جاتی ہے۔ اس میں شراب سب کاشفی علاج ہے۔ یہ بولیموس کا علاج نہیں ہے کیونکہ بولیموس کے اندر بھوک پہلے تھوڑے اقد کے لئے ہوتی ہے پھر طاقت بائلیہ کر جاتی ہے اور غشی طاری ہو جاتی ہے۔ غشی اس لئے طاری ہو جاتی ہے کہ جسم پر ہوا کی برودت کا غلبہ ہو جاتا ہے۔

(جالینوس)

بولیموس برودت، یوست اور خون کے انجود سے لاحق ہوتی ہے۔ علاج گرم اور تر چیزوں سے کیا جائے۔ (جالینوس)

اس مرض کے اندر مریض کو کوئی بھی بلکی دوا نہ دی جائے بلکہ چکنی اور غلیظ غذا میں دی جائیں۔ کھانے کے ساتھ خوشبودار جوارش دی جائے جو فاسد فضلات کے علاوہ کھانے کو بھی ہضم

کر سکے۔ زوال صفوت کا علاج جس میں غشی طاری ہو جائے اس طرح کریں کہ مریض کے چہرے پر سرد پانی چھڑکیں اور خوشبو سونگھائیں۔ معدہ اور جوازوں پر میسون، خوشبو، اور نصوص کا علاج کریں۔ غشی میں سکون ہو جائے تو پہلے فیرا پھر ٹھنڈا، تریاق امروسیا کے ۱۰ واہ الکر کم، دھرتا، قند ادھیوں اور جوارش بزور دیں۔ (أحرن)

غشی معدہ کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے کیونکہ یہ بجمد ٹھنڈا ہو جاتا ہے جیسا کہ بولیموس میں لاحق ہوتا ہے۔ (اغلو قن)

یہ کیفیت اس وقت لاحق ہوتی ہے جب آدمی کا شکم کسی ایسے سفر میں سرد ہو جاتا ہے جو بہ کثرت بر فیئہ مقامات کے درمیان پیش آئے۔ لہذا ایسی حالت میں مناسب یہ ہے کہ بطور احتیاط معدہ کی تدحیث کریں اور اسے بانڈہ کر رکھیں گو معدہ کے اندر مرم غذا کیوں نہ موجود ہو۔ شدید ابہر و دست سفر کے اندر غشی اور ضعف کا احساس ہوتے ہی معدہ کی تکمید کریں، گرمی پہنچانے والی شراب دیں اور مالش کریں۔ (مؤلف)

بولیموس یعنی اس بھوک کے مریض جس کے ہر او غشی ہوتی ہے کا علاج اس طرح کریں کہ ان کے قم معدہ کو اچھی طرح رگڑیں، ہاتھ اور پیروں کی بار بار مالش کریں۔ انہیں ہلایں، چلا لیں، پکاریں، سامنے روئی اور شراب رکھیں، کھانوں کی بوقریب لریں۔ غشی جیسی تدبیر کریں۔ کھانے ہو جانے پر ایسی غذا میں دیں جو علیظ، سرد اور بطنی البضم ہوں۔ بھی ایسا ہوتا ہے کہ آدمی شکم پر نہیں ہوتا اور غذا نہ لینے کے باوجود اس پر غشی طاری ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ کیزے ہوتے ہیں۔ میرے زیر علاج ایک ایسی ہی خاتون آئی۔ چنانچہ اسے ایارن فیرا پاپا جس سے یکسا رنگی دس بڑے بڑے کیزے خارج ہوئے اور تکلیف میں سکون ہو گیا۔ اس کا بیان یہ تھا کہ معدہ کے اندر کوئی ایسی چیز محسوس ہو رہی ہے جو جھلن پیدا کرتی ہے اور اسے کھانے جا رہی ہے۔ غذا لینے کے بعد سکون ہوتا ہے۔ (اسکندر)

صفوت کلی کے مریض کو ایسی غذا میں دیں جو چکن، سرد، خشک، شیریں و مرطوب ہوں تاکہ حرارت کے اندر سکون پیدا ہو۔ کیونکہ یہ بیماری معدہ کے اندر موجود حرارت کی شدت سے ہوتی ہے۔ مریض کو چاول، گائے کا گھی، شکر، تازہ مچھلی، آبی پرندہ اور جو کے دلیہ کا پانی دیں۔ دن میں اس پر نیند طاری کریں تاکہ حرارت بجھ سکے۔ تر بد پلا میں تاکہ مرارہ خارج ہو جائے اور معدہ کے اندر متعجب آجائے۔ قصد کھولیں۔ منی کھانے کی خواہش، قنہ اور زیادہ چنے لگانے سے پیدا ہوتی ہے، مٹی غذا کا مقام نہیں بنتی ہے بلکہ تہہ نشین ہو کر بوجھ بنتی ہے۔ اس سے غذائی راہوں کے اندر فساد پیدا

ہو جاتا ہے حتیٰ کہ اس سے استفادہ لاحق ہو جاتا ہے۔ کیزے پیدا ہو جاتے ہیں، دست آنے لگتے ہیں، رنگت اڑ جاتی ہے، تھج اور غشی طاری ہو جاتی ہے۔ مٹی کھائے بغیر مریض نہ رہ سکے تو مٹی کے ساتھ ایسی دوائیں شامل کر دیں جو اس کے نقصان کو دفع کر سکے۔ معدہ کو قے اور اسہال کے ذریعہ صاف کریں۔ (چرک)

مٹی کھانے والے کو بھونے ہوئے چوزے دیں۔ کھانے کے بعد مریض اسے تھوڑا تھوڑا کھائے (طیب نامعلوم)

سوکھا گوشت یا نخوہ کے ساتھ پکار بیور نقل (شراب سے پہلے کھائی جانے والی چیز) استعمال کرنا میرے نزدیک جواب تدبیر ہے۔ (مؤلف)

شھوت کلبی کے حسب ذیل اسباب ہیں۔

۱۔ معدہ کی جانب سودا کا کثرت انصباب۔

۲۔ جگر کی حرارت میں شدت، جلا بہ جگر اور پورے جسم کے جلا بہ میں شدت اور بہ کثرت تحلیل کا ہونا۔ (شمعون)

سودا اور صفراء کا مسہل دینا اس میں مفید ہے۔ (مؤلف)

مٹی کھانے کی خواہش کو توڑنے کے لئے مریض نہار منہ اور شکم سیر ہونے کی حالت میں ناخوہ، قاعد اور کبابہ پیائے۔ شیرین چیماسنید ہے۔ (امت ماحویہ)

مٹی کھانے کی خواہش مزمن ہو جائے تو مریض کو چکنی غذا میں دیں اور سخت پرانی اور آتش قسم کی شراب زیادہ پیلائیں۔ (اریپاسیس)

ایارن میقر اکنی بار پلائیں، چکنائیاں اور شراب دیں۔ گرم غذا میں کھلائیں۔ (فیلز غورس)

فلس بھوک (یعنی جس کے اندر جسم تحلیل ہونے لگے) ٹالیر اور گرم چیدوں کا استعمال معطر ہے۔ سرد غذا میں مفید ہیں کیونکہ ان سے یہ سرعت تحلیل نہیں ہوتی۔ خدج سے ایسی چیزوں کا

علاہ کریں جو پسینہ کورو کے مثلاً شب، سرکہ، روغن آس، برف کے پانی سے غسل کرائیں، سرد پانی دیں، شراب نہ دیں۔ سرد خلیط اور جلی اجمضم غذا میں پائے، شقم، صدف، حصرم اور ساق کھلائیں۔

خد کورہ تدبیروں سے فائدہ ہو تو انہیں بتدریج کم کرتے جائیں کیونکہ ان کے مسلسل استعمال سے جبکہ کمالوں سے تحلیل لم ہو چکی ہو حمیات اور مراق شقم کے اندر لطف پیدا ہو سکتا ہے۔ (فیلز غورس)

بھوک کے اندر شدت پیدا ہونے کے اسباب تین ہیں:

- ۱۔ سوء مزاج بارد جو فم معدہ پر غالب آ جاتا ہے۔
- ۲۔ ترش خلط جو فم معدہ کے اندر جمع ہو کر اسے سمیٹ دیتی ہے۔
- ۳۔ حد سے زیادہ تحلیل کا ہونا اور جسم کا خالی ہو جانا۔

سوء مزاج بارد اور ترش خلط کے اجتماع سے پیدا ہونے والی کثرت اشتہاء میں افراط کی حد تک دست آتے ہیں آتش اور طاقت اور گرمی پہنچانے والی شراب اس کا شافی علاج ہے افراط کی حد تک تحلیل واقع ہونے سے کثرت اشتہاء میں ایسی غذاؤں کا استعمال جو سخت اور کثیر الغذاء ہوں اور جسم کو کثیف بنانے کی تدبیر کارگر ہوتی ہے۔ پہلی دونوں صورتوں میں ایسی چکنی چیزیں دیں جن کے اندر ترشی نہ ہو اور اوپر سے بشرطیکہ پیاس نہ ہو نہ کورہ شراب پلائیں۔ اس طرح بھوک کے اندر سکون ہو گا۔ زیادہ دیر تک مسلسل استعمال سے مریض صحیحاب ہو جائے گا۔ بولیموس کی تشریح یہ ہے کہ یہ ایک ایسی بڑی بھوک کو کہتے ہیں جس میں جسمانی نقص ہوتا ہے اور فم معدہ پر پوست طاری ہو جاتی ہے۔ ضعف پیدا ہو جاتا ہے۔ بھوک ایک مدت تک باقی راق ہے، پھر قوت کر جاتی ہے۔ یہ حالت زیادہ تر سرد ہوا کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کیونکہ خارج سے جب ہوا سرد ہوتی ہے تو فم معدہ کے مزاج میں فساد اور حرارت کو بچھانے میں مدد دیتی ہے۔ علاج یہ ہے کہ عطری ادویات اور غذا کی خوشبوؤں سے کام لیں۔ ہاتھوں اور پیروں کو باندھ دیں۔ مریضوں کو سونے نہ دیں۔ غشی طاری ہو جائے تو ماریں چٹیں اور کچھ کے لگائیں۔ غشی دور ہو جائے تو لطیف شراب کے ساتھ رانی دیں۔ اس کے بعد جسم کو گرم کرنے کی تدبیر کریں۔ غذاؤں اور دیگر تدبیروں سے جسم کو مرطوب کریں۔

ردی خواہشات ایسے فضلات سے پیدا ہو جاتی ہیں جو معدہ کی غشوں میں چپک جاتے ہیں۔ یہ کیفیت زیادہ تر ان بارد مزاج خواتین کو لاحق ہوتی ہے جو حاملہ ہوتی ہیں انہیں زیادہ تر ترش، کسلی، قابض اور کبھی چہ پری چیزیں کھانے کی خواہش ہوتی ہے۔ بعض اوقات مٹی اور کوئلہ کھانے کی خواہش بھی ہوتی ہے۔ یہ کیفیت زیادہ تر تیسرے مہینہ تک رہتی ہے۔ چوتھے ماہ چھ تو قے کے ذریعہ استفراغ اور کچھ جنین کے تغذیہ میں مادہ کے صرف ہونے کی وجہ سے نہ کورہ کیفیت میں افراط ہو جاتا ہے کیونکہ جنین اس وقت بڑا ہو جاتا ہے۔ ماکول و مشروب کی ردی خواہشات تب پیدا ہوتی ہے جب عرصہ دراز تک ردی تدبیر ہوتی ہے۔ (جنین)

افراط اشتہاء میں شراب کے ساتھ مسخن غذا میں استعمال کریں، جو چیز بھی کھلائی جائے وہ گرم

ہو۔ مریض آگ کے پاس بیٹھے۔ سرد چیزیں اسے نہ دیں کیونکہ اس سے اشتہا بھڑکے گی۔ (دوفس)
 قرہ گائے کا گوشت دیں۔ معدہ کے اندر ردی خلط ہونے کی وجہ سے مریض زیادہ تر ترش
 اور قابض چیزیں پسند کرتے ہیں کبھی وہ اس کیفیت کے ساتھ ہمیشہ درد شکم میں مبتلا ہوتے ہیں۔
 یارج فیرا کے ذریعہ تنقیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ ضعف کی وجہ سے ایسا نہ ہو سکے تو قے کرائیں۔ اگر
 اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ایسی غذا میں دیں جو بلغم کو توڑتی اور خارج کر دیتی ہیں۔ مثلاً نانخواہ، زیرہ،
 نمک، لہسن اور گندما، سنگجین اور فاعل شراب کے ہمراہ پلائیں (تیاذوق)

۔ مریض ایک دوسری نوعیت کے میں (مؤلف)

غذاؤں کی مضرت دور کرنے کے لئے۔ مٹی کی جگہ جو زہندم، چھوٹے چھوٹے سنگریزے
 نمک اور تھوڑی رفیق فاعل کے ہمراہ استعمال کریں۔ مریض ایک ایک کر کے چوسے یہ مٹی کی
 قانٹہ می کریں گے۔ اشتہا کے اندر کسی مضرت کے بغیر سکون ہوگا۔ نشاستہ گندم بھی استعمال کر سکتے
 ہیں۔ (ابن ماسویہ)

شھوت کلبی کے اسباب:

۱۔ تم معدہ کا بری حد تک سوہ مزاج بارد

۲۔ جسم سے سخت تحلیل کا ہونا۔

۳۔ تم معدہ کی جانب اترنے والی ترش خلط۔

جسمانی حرارت کی شدت جو تمام غذا کو منتشر کر دیتی ہے پیدا شدہ شھوت کلبی میں شکم سے
 فضلات کا اخراج اتنا نہیں ہوتا جتنی آدمی کھاتا ہے۔ دوسری نوعیت میں فضلات زیادہ خارج ہوتے
 ہیں۔ جن مریضوں کو یہ تکلیف ترش خلط کے فساد مزاج سے لاحق ہوتی ہے انہیں چکنی غذا میں اور
 خالص شراب دیں۔ طبیعت میں تحلیل زیادہ پیدا ہو جائے تو خوزی دیں۔

بولیموس کا علاج:

مریض کے چہرہ پر ہیست غشی غنڈہ پانی اور عرق گلاب چھڑکیں۔ مٹی وغیرہ سو لگھائیں۔
 جوڑوں پر خوشبوؤں کا طلاء کریں۔ ہاتھوں اور پیروں کو باندھ دیں، اور مریض کو سونے نہ دیں۔ تھوڑا
 اتفاق ہو جائے تو شراب کے ہمراہ ردی کھلائیں یہ سب نفوذ کر کے بہت جلد تقویت بخشیں گے۔ ردی
 چیزوں کی خواہش رکھنے والے مریضوں کو مسہل دیں اور قے کرائیں۔ قے کرنے کے بعد متوی سحدہ
 ادویات دیں۔

مٹی کھانے والا استسقاء کی زد پر ہو تو اس کے لئے جو شاندرہ کا عمدہ نسخہ:

جفت بلوط ۸، صبر ۱۶، غافث ۶، تنخ ۳، مرے گرام، کوٹ کر ۸۰۰ گرام پانی کے اندر اس قدر جوش، یں کہ پانی ۴۰۰ گرام باقی بچے، اسے تین، نوں میں تقسیم کر کے پلائیں۔

دیگر:

جفت بلوط ساڑھے دس گرام، مویز منقے ۷، انیسون ۳، حلیدہ سیادہ ۵، بیلہ ۵، آدہ ۵، خبث اللحدیدہ ۱۰، سرکہ میں بھگو کر بھنا ہوا۔ مام ادویات کو کیسی شراب ۴-۲ گرام میں اس قدر جوش دیں کہ نصف رہ جائے۔ نہار منہ ایک ہفتہ تک بطور مشروب استعمال کریں۔

مٹی کی خواہش کا ازالہ کرنے والی دوا۔

قالقہ، کپاہ، مسبل، دم وزن، طبرزد تمام ۷۰۰ کے ہموزن، روز آٹھ نمٹھرم پانی کے ہمراہ استعمال کریں۔ کمون کرمانی اور تانخواہ نہار منہ چبا کر پانی نکل جائیں۔ کھانے کے بعد بھی چبائیں۔

(ان سرائیوں)

زلق الامعاء کا مریض کبھی شدید غذائی، شہما کا شکار ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اشتہا کی حد تک غذا لے لیتا ہے تو غذا ابو بید بن جاتی ہے، چنانچہ قے کر دیتا ہے یا دست کی راہ خارج کر دیتا ہے۔ یہ عارضہ کبھی طبعی ہوتا ہے، جیسا کہ اس پرندہ کا حال ہوتا ہے جو دن بھر غذائیں کھانے کے باوجود شکم میں نہیں ہوتا اور بیٹ کر دیتا ہے۔ دیگر حیوانات بھی اسی طرح کے ہوتے ہیں۔ (جالیئوس)

کچھ خواتین اسی طرح کی نظر آتی ہیں۔ کھانے کے بعد انہیں دست آجاتا رہتا ہے، ناک بالکل تندرست تھیں۔ کھائی ہوئی چیزیں وقت بھی کر دیتی تھیں۔ جسے یہ عارضہ ہو اور بیماری کے طور پر نہ ہو تو یہ حالت طبعی ہوتی ہے۔ مگر اس کیفیت سے جسمانی نقص ہو رہا ہو تو علاج کرنا لازم ہوتا ہے۔ (مؤلف)

ایک اور بیماری بھی ہے۔ مریض کھانا زیادہ کھاتا ہے مگر نہ قے نہ دست کے ذریعہ ہضم خارج ہوتا ہے۔ جسم فریہ بھی نہیں ہوتا بلکہ تیزی سے تحلیل ہوتا ہے۔ شروع عارضہ ہی میں اس کا تدارک ہو جائے تو علاج مشکل نہیں ہوتا۔ سخت اور تیز دسمانی تحلیل سے یہ مرض لاحق ہوتا ہے جبہ شصونی قوت جا چکا ہو رہتی ہے۔ (جالیئوس)

شصوت طبی کے مریضوں و بچہ چکنی غذا میں یں۔ ان کی تمام غذا میں مرغن تیار کریں،

قابض، ترش اور نمکین غذاؤں سے پرہیز کرائیں۔ بعد ازاں ایسی شراب بہ کثرت پلائیں جو گرم ہو اور جس میں قبضیت نہ ہو۔ درد میں فوری سکون ہو گا۔ یہی علاج مسلسل کرتے رہیں تو مریض صحتیاب ہو جائیں۔ (بقراط)

یو لیموس کی بیماری سخت سردی اور بر فیلے مقامات پر سفر کرنے والوں کو لاحق ہوتی ہے علاج یہ ہے کہ غذاؤں اور شراب کے ذریعہ اور آگ کے قریب بیٹھ کر گرمی حاصل کی جائے۔ (روفس)

فصوت کلبی کا شفی علاج میں نے اس طرح کیا ہے کہ پہلے مریض کو یارج فیکر اچھائی اور پھر چکنی غذاؤں اور شراب کا استعمال کیا۔ دست زیادہ آتے رہے تو یارج فیکر بار بار پلائی اور درمیان میں نہ کورہ تدبیر اختیار کی۔ چنانچہ مرض جاتا رہا۔ ہجھ گرم چیزیں مثلاً پیاز، لہسن، صتر، روٹی، صعد، اخروٹ، بادام، چٹنی اشیاء، مرچ، مرغ کی چربی بھی دیں، کیونکہ یہ چیزیں معدہ کو گرم کرتی ہیں شراب اور چکنی چیزیں نعلیت کے اندر اعتدال پیدا کرتی ہیں۔ اس بیماری کی سخت مزمن کیفیت میں اسی تدبیر کی ضرورت ہوتی ہے۔ دیگر ابتدائی بیماریوں میں بھی یہ علاج کافی ہوتا ہے یعنی شراب اور چکنی اشیاء۔ ترش، تلخ، نمکین اور قابض اشیاء سے پرہیز کریں۔

مٹی کھانے کا علاج:

بار بار مریض کو قے کرائیں پھر حسب ذیل نسخہ ایک ہفتہ پلائیں

جفت بلوط، مٹی، انیسون، حلیہ سیاہ، بیلہ، آدہ، جبت بھری مہدہ سرکہ شراب میں دھو کر بھون لیا گیا ہو۔ (خیلر غورس)

نبذ عصب (کیلی) جوش میں حتیٰ کہ ۲۰۰ گرام رہ جائے۔ اسے ایک ہفتہ نہار منہ بطور شراب استعمال کریں۔ حسب ذیل عجون مستعمل ہے

ہایید، بید، تہ، جوز جندہ، مصطلی، قاقہ، کباب، مانخو، رخیل، صعد میں عجون بنا لیں اور جتہ اخروٹ قبل از طعام و بعد از طعام کھیں اور نہ کوروا یارج کا استعمال بھی جاری رکھیں۔

سودا کا اسباب جب کثرت کے ساتھ طحال سے معدہ کی جانب ہوتا ہے تو اس سے شہت کلبی کا حار صعد لاحق ہو جاتا ہے جس وقت کہ یہ اس حد تک تجاوز کر جاتی ہے کہ معدہ بحد سرد ہو جاتا ہے تو یکبارگی طاقت گر جاتی ہے۔ مریض کو ہر قسم کے کیلے، قابض، ترش، اور لطیف کھانوں سے پرہیز کرائیں۔ غذا میں چکنی چیزیں اور غلیظ شیریں شراب برہانی میں روٹی بھگو کر دیں۔ کیلی، رقیق اور لطیف چیزیں نہ دیں۔ غشی خوری ہو جائے تو ہاتھوں اور پیروں کو دبا لیں۔ پیروں کی

مالش کریں۔ زردی بیضہ چٹائیں۔ (تیلذوق)

شھوت کلبی ایک ایسی ترش خلط سے لاحق ہو جاتی ہے جو قلم معدہ میں مجتمع ہو جایا کرتی ہے اس کا سبب تحلیل کے ذریعہ جسم کا کثرت استفراغ بھی ہے۔ تحلیل جسم فضلات کی وجہ سے کیفیت لاحق ہو تو براز کے ذریعہ خارج ہونے والا فضلہ زیادہ نہیں ہوتا۔ نہ ہی یہ رقیق ہوتا ہے ترش خلط شراب سے آلم ہوتی ہے اور اٹھانے کے اندر چند جہتوں سے اضافہ کرتی ہے جس کا تذکرہ ہم باب المعده کے اندر کر چکے ہیں۔ (جالینوس)

جن لوگوں کو دائمی بھوک رہتی ہے اور بالکلے نوتنی نہیں ہے اس کا سبب برودت معدہ ہے۔ شافی علاج قوی الحرارة شراب اور بہ کثرت غذا میں استعمال کرنا ہے میں نے مریضوں کو بار بار عدیم البھض شراییں اور بھجہ چکنی غذا میں دیں۔ چنانچہ عرصہ تک بھوک میں سکون رہا۔ مزاج معدہ کی برودت اور ایسے ترش کیموس کی بدولت یہ حالت ہو جاتی ہے جو معدہ کے طبقات میں سرایت کر جاتا ہے۔ (جالینوس)

ایک نوجوان بہت زیادہ کھاتا تھا مگر سیر نہیں ہوتا تھا۔ براز زیادہ خارج ہوتا تھا مگر پیشاب زیادہ نہیں ہوتا تھا۔ میں نے اسے ایازہ فیرا اے گرام بار بار پلائی۔ ردی فضلات نکل گئے۔ غذا میں چکنی غذا میں بالخصوص مرغ کی چڑیاں اور قبل از طعام و بعد از طعام قوی الحرارة شراب پلائی۔ شھوت کلبی دو قسم کی ہوتی ہے ایک تو وہی جس کا اوپر تذکرہ ہو چکا ہے یعنی معدہ کی بار د اور ترش خلط۔ دوسری قسم کا سبب یہ ہے کہ مسامات کشادہ ہو جاتے ہیں چنانچہ غذا ان سے تیزی کے ساتھ گزر نہ لگتی ہے۔ (فیلزغورس)

دوران مختلفو دونوں قسم کی بیماریوں کے درمیان وہ یہ فرق کرتا ہے کہ پہلی قسم میں براز زیادہ خارج ہوتا ہے اور دوسری قسم میں زیادہ خارج نہیں ہوتا۔ (مؤلف)

تذکرہ مریضوں کا علاج یہ ہے کہ ان کی کھالوں پر شب اور سرکہ کا نطول کریں کیونکہ سرکہ شب کی قبضیت کو گہرائی تک پہنچاتا ہے۔ اسی طرح تمام جدی قابض ادویات کو بھی سرایت کرتا ہے۔ مریض کو گرم پانی اور گرم حلو سے دور رکھیں۔ بارد چیزوں اور ایسی غلیظ غذاؤں کا التزام کریں جو بطنی اکبھض ہوتی ہیں۔ مثلاً میدہ کی روٹی جس میں تنک کم پڑا ہوا غیر خمیری روٹی، گایوں کے شکم، انڈے، چندرہ، دودھ اور ہریسہ (گوشت اور گندم کو کوٹ کر بنائی ہوئی غذا۔ انگشتی) وغیرہ۔ مریض مستحباب ہو جائے تو اسے ان غذاؤں سے الگ کریں کیونکہ مدو مت کرنا خراب ہے۔ بایں ہمہ خراب قسم کے امراض بھی لاحق ہونے لگتے ہیں، لہذا ابتدائے مریض کو ان غذاؤں سے دور

کریں۔ (فلپس غورس)

کبھی آدمی کو حد سے زیادہ بھوک لگتی ہے مگر براز زیادہ خارج نہیں ہوتا۔ جیسا کہ زلیقہ امعاء اور جوغ کلبی میں دیکھا جاتا ہے۔ پیشاب زیادہ نہیں ہوتا۔ جسم تروتازہ بھی نہیں ہوتا، یہ کیفیت اس وقت ہوتی ہے جب جسم کے اندر تحلیل زیادہ تیز ہوتی ہے۔ یہ پوشیدہ تحلیل ہوتی ہے، جسم سے تحلیل تیز ہوتی ہے مگر قوی علی حالہ باقی رہتے ہیں۔ (جالینوس)

شھوت کلبی کے ساتھ دست آرہے ہوں تو انہیں روکیں کیونکہ دستوں سے شھوت کلبی کو بے حد دلتی ہے۔ (ابن سرائیون)

شکم کے چلنے اور جسمانی کمزوری سے ایسا ہوتا ہے کہ تغذیہ معدوم ہو جاتا ہے۔ کبھی اس حالت کے ساتھ شکم نہیں چلتا ہے۔ گائے کا دودھ پلائیں، کھجور اور شراب شیریں دیں۔ اسہال کے ساتھ جو کیفیت ہوتی ہے اس میں دودھ جو لوہے کے ذریعہ جوش دیا گیا ہو اور اطر مغل خوزی مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

مریض کو تازہ اور نمکین مچھلی ایک ساتھ کھلائیں۔ اس کے بعد قے کرائیں اور یارج کا مسہل دیں۔ غذا کی اصلاح کریں۔ جوش دیا ہو انجسٹ الہدیہ پلائیں۔ (ابن ماسویہ)

فساد اشعھا حامدہ خواتین کو دوسرے اور تیسرے مہینے میں عارض ہوتا ہے کیونکہ اس مدت کے اندر جنین چھوٹا ہوتا ہے۔ لہذا وہ فضلات فنا نہیں ہو پاتے جو معدہ کے اندر ہوتے ہیں نیز ردی اخلاط بھی تحلیل نہیں ہوتے جن کی وجہ سے ردی خواہشات پیدا ہوتی ہیں (جالینوس)

مٹی اور کوئلہ وغیرہ کھانے کی حادثات کا سبب معدہ کے ردی اخلاط ہیں۔ سب سے طاقتور علاج یہ ہے کہ مریض کو قے کرائیں اور مسہل دیں۔ کبھی اس طرح کے اخلاط معدہ خود پیدا کرنے لگتے ہیں لہذا اہم وقت استفرغ کی ضرورت ہوتی ہے۔ (حسین)

خندانہ حب افادیہ و حب صبر اور حب ذیل جو شانہ عمدہ ہوتا ہے کیونکہ معدہ کو صاف کر کے قوت بخشا ہے۔

مٹی کھانے سے معدہ فاسد ہو جائے اور فساد مزاج کا اندیشہ ہو تو یہ جو شانہ استعمال کریں:

بعث بلوط ۲۸ گرام، صبر ۱۶، علف ۶، بخند ۳، مرے گرام، سب کو کوٹ پیس کر ۸۰۰ گرام پانی میں اس قدر جوش دیں کہ نصف رہ جائے۔ ۱۲۰۰ گرام روزانہ تین دن تک پلائیں۔ چند روز تازہ

دیکر دوبارہ پلائیں۔

دیگر:

جفت بلوط ساڑھے دس گرام، مویر منقے، انیسون ۳، حلیہ ہندی ۵، بلیہ ۵، آملہ ۵۔
حبث الحدید شب و روز سرکہ شراب میں بھگو کر خشک کر لیا گیا ہو۔ اسی طرح تین بار بھگو کر خشک
کر لیا گیا ہو، اس کے بعد ابالا جائے۔ سب کو کیلی شراب ۲ ۷ ۲ گرام اور اسی قدر پانی میں اسقدر جوش
دیں کہ پانی جاتا رہے، صاف کر کے ۱۰۲ گرام نہار منہ مذکورہ بالا طریقہ کے مطابق ایک ہفتہ بطور
مشروب استعمال کریں۔

دیگر:

تافلہ، میل، کباب، ہم وزن، سکر طبرزد تمام دواؤں کے ہم وزن، نیم گرم پانی کے ہمراہ
ساڑھے چار گرام نہار منہ لیں۔ یا زیرہ و نانخواہ ہم وزن چبا کر پانی نکل جائیں۔ اسی طرح کھانے کے بعد
بھی استعمال کریں۔ (سرایون)

یہ بیماری مسافروں کو شدید ٹھنڈک میں سخت سردی ہو چکی جانے سے لاحق ہوتی ہے۔ سب
سے پہلے معدہ سرد ہو جاتا ہے چنانچہ سردی حد سے زیادہ جب تک نہیں ہوتی اشعثا غائب رہتی ہے مگر
حد سے بڑھ جانے پر اشعثا بالکلبہ مفقود ہو جاتی ہے، جسم غذا ایت سے محروم ہو جاتا ہے طاقت گر جاتی
ہے حتیٰ کہ غشی طاری ہو جاتی ہے۔ مصحح اب ہوتا آسان ہوتا ہے۔ (جالینوس)

یو لیموس کی بیماری میں مریض کو طاقت بایں طور یہ ہو چائیں کہ اسے سرکہ، پودینہ، جنگلی اور
سرکہ شراب میں بھگوئی ہوئی راکھ، سیخ اور کھانوں کی بوسو گھاس میں ایسے مریضوں کے قوی باہوم
بوسو گھسنے سے واپس آ جاتے ہیں۔ ہاتھوں اور پیروں کو باندھیں اور شدت سے باندھیں، بیدار کریں،
کچو کے لگائیں اور سونے نہ دیں غشی میں افقہ ہو جانے کے بعد شراب میں بھگوئی ہوئی روئی یا ایسی ہی
کوئی غذا دیں جو حرکت پیدا کرے اور طاقت کو تیزی سے واپس لائے۔ مثلاً حریرہ جات۔ (ارنجینس)
غشی طاری ہو جائے تو چہرے پر ٹھنڈا پانی، یا عرق گلاب، چھڑکیں، مشک اور خوشبودار اشیا،
سوغندیں۔ عود و عنبر کی دھواں دیں۔ جوڑوں پر عرق گلاب، عرق آس، شراب آس، شراب
میموسن، زعفران، عود، حبک، گلاب وغیرہ کا طلاء کریں۔ ہاتھوں اور پیروں کو باندھیں، دھائیں اور
مریض کو بالکل سونے نہ دیں۔ بال اور کان کھینچیں، غشی جاتی رہے تو ایسے کھانے قریب کریں جن
میں عطریاتی خوشبو ہو، شراب میں بھگو کر روئی دیں۔ غذا ایسی دیں جو تیزی سے طاقت بخشنے مثلاً ماہ

اللحم اور شراب سے تیار شدہ حریرہ، جسم کو گرمی نہونچانے کی تدبیر کریں تاکہ یہونچی ہوئی سردی کا ازالہ ہو جائے۔ مٹی اور کونکہ کھانے کی خواہش کا ازالہ قافلہ، کبابہ صفار، کبابہ ہم وزن، سکر سب کے ہم وزن حل کر کے استعمال کرنے سے ہو جاتا ہے۔

مٹی کھانے کی عادت میں تریہ ۲ گرام، حسب افرنج ۲ گرام، سرخس ۱ گرام، میچ ۱۰۲ گرام کے ہمراہ بطور مشروب استعمال کریں۔ بار بار قے کرائیں۔ غذا میں شاہ بلوط، فسق، منقی، کشمش دیں۔ ہر تیسرے دن ایارنج پیتر اکٹی بار پلائیں۔ پیاز، کرویا، زریب مقبول، سداب، قلفل، زنجبیل سے تیار کردہ چھوٹی پچلی کی یخنی دیں۔ اس غذا کے ہمراہ سرکہ کے ہمراہ کر فس دیں نیز شہد کے ساتھ باوام تلخ بھی۔

چوتھا باب

ہیضہ، کھانے کے بعد ہمیشہ قے ہونا، متلی، سانس لوٹنا، مسکن صفراء اور بھوک کی زیادتی میں استعمال ہونے والی دوائیں

ہیضہ کا نام مرہ صفراء سے مشتق ہے مگر بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ مرہ صفراء ہیضہ کا سبب ہوتا ہے۔ (جالیئوس)

قے معدہ کی اشیاء کا معدہ کے اوپر بوجھ بن جانے سے لاحق ہوتی ہے۔ معدی اشیاء معدہ پر بوجھ حسب ذیل صورتوں سے بنتی ہیں

۱۔ اشیاء کی کثرت ہو۔

۲۔ ترشی، نمکییت یا تلخی وغیرہ سے یہ اشیاء موزش پیدا کر رہی ہوں۔
معدہ کے اندر کی جو خلط موجود ہوتی ہے اس کی یہ شان نہیں ہوتی کہ ہضم ہو کر غذا بنے۔ مثلاً باقم شیریں اور چکنا باقم۔ غذائے بننے والی چیزوں کو معدہ دفع کر دینے کا مشتق ہوتا ہے۔ انقلاب تنفس اور متلی کی ایک قسم ایسی رطوبتوں سے پیدا ہوتی ہے جو معدہ کے طبقات کے اندر سرایت کر جاتی ہیں۔ علاج باب المعده کے مطابق یارج فیقراسے کریں۔ انقلاب تنفس پختہ جید الکلیفیت رطوبتوں سے بھی لاحق ہوتا ہے مگر ان رطوبتوں سے نم معدہ بھیگ کر ڈھیا (مسترخی) ہو جاتا ہے۔ جس سے متلی اور ثقل اٹھا ہوا جاتا ہے۔ (جالیئوس)

متلی نقدان اٹھا کے مستحکم ہو جانے کو کہتے ہیں اس نکتہ سے یہ استدلال کیا جائے گا کہ متلی نم معدہ کی بیماریوں میں داخل ہے۔ (مؤلف)

نم معدہ سے عارض ہونے والی متلی رطوبتوں کا نام ہے جس کا شافی علاج قابض ادویات ہیں بشرطیکہ رطوبتیں جرم معدہ کے اندر پیوست ہوں نہ اس کے ساتھ چپکی ہوں۔ جرم معدہ میں پیوست اور چپکی ہوں تو ضرورت ہوتی ہے کہ قابض ادویات کے ساتھ سرکہ اور افادیہ جیسی ملطف ادویات بھی ہوں۔ (جالیئوس)

مٹکی گرم اور اضطراب انگیز ہوتی ہے جیسا کہ صیغہ میں ہوتی ہے یا ایسی ہوتی ہے جیسی معدہ کے مریضوں میں ہوتی ہے۔ فم معدہ کی جانب مرہ مادہ کے انصباب سے ہونے والی مٹکی کا شافی علاج یہ ہے کہ گرم پانی کے ذریعہ کئی بار قے کرائی جائے اس کے بعد فم معدہ کی عطری ادویات اور تعدیل پیدا کرنے والی مقوی معدہ غذا میں یکے بعد دیگرے دی جائیں یعنی قے کرائی جائے اور مذکورہ غذا میں دی جائیں۔ مٹکی معدہ کے اندر کسی لیسیدار شے یا کسی خراب چیز کے موجود ہونے سے بھی ہوتی ہے اس کا علاج یہ ہے کہ قے کرائی جائے پھر معدہ کو طاقت دی جائے۔ قے کے بغیر ہونے والی مٹکی ان خراب رطوبتوں کی وجہ سے ہوتی ہے جو معدہ کے اندر سرایت کر جاتی ہیں یا ایسی رطوبتوں سے ہوتی ہے جو خراب نہیں ہوتیں۔ رطوبتوں کی خرابی کا اندر ازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ مریض کو پیاس معلوم ہوتی ہے اور اتھاب وغیرہ ہوتا ہے۔ علاج یارج فیکر ہے۔ غیر ردی رطوبتیں کبھی زیادہ ہوتی ہیں کبھی لیسیدار ہوتی ہیں دونوں میں فرق یہ ہے کہ غیر لیسیدار رطوبتیں قابض ادویات کے ذریعہ اور لیسیدار رطوبتیں صرف ملطف قابض ادویات ہی سے سکون پاتی ہیں۔ حاصل یہ ہے کہ مٹکی کا تمام علاج یہ ہے کہ یارج کے ذریعہ مسہل دیا جائے اور کسلی اور لطیف عطری ادویات کے ذریعہ قے کرائی جائے۔ (مؤلف)

”انقلاب تنفس“ کا ایک مفہوم نقد ان اشعاع کا ہے اور ایک مفہوم بعد از طعام ہونے والی مٹکی کا ہے۔ کچھ لوگ کھانا کھا لیتے ہیں تو یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ انہیں یقین ہوتا ہے کہ تیز حرکت ہوئی تو فوراً مٹکی ہونے لگے گی۔ یہ عارضہ بعض اوقات فقط فم معدہ کے ضعف کی وجہ سے ہوتا ہے کیونکہ کمزور ہونے کی صورت میں کھانے پر معدہ کی گرفت نہیں ہوتی۔ جیسا کہ تجویف معدہ پورا کا پورا مقفیض ہو جاتا ہے تو یہ حالت دیکھی جاتی ہے۔ بعض اوقات اس کیفیت کے ساتھ فم معدہ کے اندر تھوری مقدار میں ردی رطوبت مقید ہوتی ہے۔ زیادہ مقدار میں اور زیادہ خراب رطوبتوں سے انقلاب تنفس ہو جاتا ہے۔ گو انسان نے کھانا نہ کھایا ہو۔ انقلاب تنفس خراب سوء مزاج سے بھی لاحق ہوتا ہے جو فم معدہ میں پیدا ہو جاتا ہے۔ کبھی یہ فم معدہ کے استفراغ سے بیڑا مقدار غیر ردی کیفیت والی رطوبت کے ذریعہ بھی لاحق ہوتا ہے کیونکہ اس رطوبت کی وجہ سے فم معدہ ذہیلا پڑ جاتا ہے۔ ایسی صورت میں قابض ادویات کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ رطوبت اگر عضو کی گہرائی تک پہنچ گئی ہو اور غلیظ یا لیسیدار ہو تو شفاء کے لئے قابض ادویات کافی نہیں ہوتیں۔ اس وقت ضرورت ہوتی ہے کہ ان کے ساتھ سرکہ، سلیکین اور افادہ جیسی ملطف ادویات شامل کی جائیں۔ یہ رطوبت زیادہ ہو نہ لیسیدار ہو تو قابض ادویات شافی علاج ہے۔ انقلاب تنفس کے ساتھ پیاس زائل ہو اور اتھاب

کم ہو تو قابض ادویات کے ہمراہ گرم اقاویہ شامل کریں کیونکہ بیماری سرد ہوتی ہے۔ ساتھ میں پیاس اور التهاب ہو تو سرکہ اور سکنجبین وغیرہ بھی ملطف دوائیں دیں۔ حسب ذیل دوا شدید انقلاب تنفس کے لئے موافق ہے۔ انار ترش مقشر نچوڑ کر ۳۰۰ گرام، عصارہ نھج ۱۲۰۰ گرام لیکر اس قدر جوش دیں کہ گاڑھا پن آجائے قبل از طعام استعمال کریں۔

دیگر:

بہی، زعفران ترش مقشر، ساق، حوش، نیکر پانی لی لیا جائے پھر اس پر اس پانی کا ایک چہ تھائی حصہ صمد ڈال کر گاڑھا کر لیں۔

انقلاب تنفس میں مفید یہ ہے کہ نہ کورہ دوا کے اندر کوئی مخدر دوا شامل کی جائے کیونکہ اس سے نیند آجائے گی اور تکلیف میں سکون ہو جائے گا۔ خلط کے اندر نھج واقع ہوگا۔

حسب ذیل قسم کے شربت سے درد میں سکون ہو جاتا ہے

ساق، دانہ انار، حسب الآس، تخم بنج ہم وزن پانی میں جوش دیں۔ پانی کو صمد کے ذریعہ گاڑھا کر لیں اور استعمال کریں۔ (جالینوس)

مخدرات میں کچھ چیزیں قے آور ہوتی ہیں میرے خیال میں بنج کا شمار اسی قسم میں ہوتا ہے لہذا اس سے اجتناب کریں۔ (مؤلف)

بنابر اس قرص کا نسخہ:

سک، پوست فسق، گل سرخ، آس، ساق، افیون، قرص بنالیں اور ساڑھے چار گرام پلائیں

متلی کو سکون دیتا اور نیند لاتا ہے۔ (مؤلف)

بیمار کے سامنے سوچنے کے لئے کوئی ایسی چیز رکھیں جو خوشبودار ہو اور کچھ مخدر تاثیر بھی اس کے اندر ہو۔

شربت کا نسخہ:

تمر ہندی، خشخاش، تخم بنج، بہی جوش دیں حتیٰ کہ سرخ ہو جائے، پھر جو شانہ قسب شامل کر کے اس کا پانی گاڑھا کر لیں اور پیئیں۔ (جالینوس)

مخدرات شامل کر دینا کافی ہے۔ (مؤلف)

نہ کورہ بالانس گرم بیماریوں کے لئے عمدہ ہے۔ قے بعد از طعام ہو تو اس پر اعتماد کریں کیونکہ

اس طرح کی قئے معدہ کے بچہ کمزور ہو جانے سے لاحق ہوتی ہے۔ قبل از طعام قئے معدہ کے اندر موجود ردی اور خراب رطوبت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اس کا شافی علاج لیاریج مفیرا ہے۔ (جالینوس)
وہ دوا جس کے اندر پوست بنج بروج شامل کی جائے خشک طبیعت کے بچہ مخالف ہوتی ہے لہذا اس سے اجتناب کریں۔ اسقملاس انقلاب تنفس کے لئے تجویز کیا گیا ہے۔ مصطلی ۴۰۰ گرام، بنج بروج ۱۰۰ گرام عصارہ خضخض میں گوندہ لیس اور آب سرد کے ہمراہ ساڑھے چار گرام بطور مشروب استعمال کریں۔ (جالینوس)

یہ دوا عمدہ ہے۔ پوست بنج بروج میں اندیشہ اتنا نہیں ہے جس کا اظہار جالینوس نے کیا ہے۔ حیدر میں گرم بیماریوں کے موقع پر اسے استعمال کریں۔ خشک سب سے عمدہ بخور دوا ہے کیونکہ اس میں غذائیت ہوتی ہے۔ لہذا اس پر اور ایفون پر اعتماد کریں (مؤلف)

معدہ کے اندر معدہ کے منافی اور ادیہ کی طاقتوں کے مشابہ پیپ ہوتی ہے تو شدید قئے ہوتی ہے۔ اس سے تکلیف سخت ہوتی ہے۔ بایں ہمہ معدہ کمزور ہو تو برائی اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ مقصود یہاں یہ ہے کہ قئے اور تقویت معدہ کے ذریعہ پیپ کا ازالہ کر دیا جائے۔ معدہ کی تقویت کے لئے خوشبودار چیزیں مثلاً افادیہ اور حتم کرفس اور انیسون جیسے بزر استعمال کئے جائیں کیونکہ خوشبودار چیزوں سے مٹکی کو سکون ہوتا ہے جیسا کہ بدبودار چیزوں سے مٹکی پیدا ہوتی ہے۔ خوشبودار چیزیں معدہ کو طاقت بخشی اور انقلاب تنفس کو سکون دیتی ہیں۔ اسی کے ساتھ یہ بات بھی ہو جائے کہ چیز خوشبودار ہونے کے علاوہ کھانے کے قابل بھی ہو تو صدیدی مٹکی میں اس کا مفید ہونا زیادہ مزوار ہے مثلاً قرص امارولیس۔ ترکیب دینے والے نے اس میں انیسون اور حتم کرفس بعینہ مذکورہ مقصد کے تحت شامل کیا ہے کیونکہ اس میں عطریات اور غذائیت دونوں ہوتی ہیں۔ اس کے اندر افسلین بھی شامل کر لیں کیونکہ اس سے فم معدہ کے اندر محبوس خراب اخلاط کا سحلیہ ہوتا ہے۔ اخلاط نیچے آ جاتے ہیں فم معدہ کو طاقت دینا چاہیے۔ چاہیں تو اس کے اندر تھوڑی دار چینی بھی شامل کر لیں کیونکہ یہ تمام پیپ کی بدبو کے منافی ہوتی ہے۔ اس کے اندر تغیر پیدا کرتی ہے تھوڑا تحصیل بھی کرتی ہے اور اپنی خوشبو سے اخلاط ردیہ کے باعث پیدا شدہ تمام امراض میں کوئی کم مفید نہیں ہے۔ نسخہ کے اندر تھوڑی ایفون بھی شامل کر لیں تاکہ معدہ میں تھوڑی بے حس آ جائے اور تکلیف نہ ہو۔ نیند آ سکے اور اس سے جس معذرت کا اندیشہ ہے اس کی اصلاح چند بید ستر سے کر لیں۔

قرص:

ختم کر فس، انیسون، ہم وزن، افسستین ۳/۲ جز، مصطلی ۳/۲ جز، در اچینی ایک جز، افیون ۳/۱ جز، قرص بنالیں اور صیفہ اور ایلاؤس میں پلائیں۔ کھانا قے ہو جاتا ہو تو افیون کے برابر چند بید ستر بھی شامل کر لیں۔ (جالینوس)

یہ قرص مثالی ہے۔ لہذا اندیشہ نہ کریں۔ انقلاب معدہ اور شدید قے میں افیون چند بید ستر کے بغیر افادیہ کے ہمراہ حسب ذیل نسخہ کے مطابق استعمال کریں۔

دار چینی کچڑ، پوست فسخ کچڑ، سنبل ۳/۱ جز، سک ۳/۱ جز، گلر ۳/۱ جز، حبیہ الحیس ۳/۱ جز، افیون ۳/۱ جز، قرص بنالیں اور پلائیں اس طرح کی قرص کے مرکب جو قابض، عطریاتی اور مخدر ادویات سے تیار کیا جاتا ہے، کا مقصد یہ ہے کہ افسستین وغیرہ کی طرح معدہ کا سقیہ کیا جائے۔ البتہ اسحالی کیفیت موجود ہو تو استعمال نہ کریں۔ (مؤلف)

محض اور قابض ادویات سے پیپ فتا ہوتی ہے۔ جرم معدہ میں سختی پیدا ہوتی ہے۔ عطریاتی دواؤں سے قلب کے اندر سکون ہوتا ہے۔ مخدر دوائیں حس کو کم کرتی اور نیند آتی ہیں لہذا ان دواؤں سے جو نسخہ تیار ہو گا وہ قے کی تمام قسموں کے لئے صحت بخش ہو گا، مسہل کے ذریعہ استفراغ کی ضرورت نہ ہو گی۔ (مؤلف)

جنہیں ہیضہ ہو جائے وہ مذکورہ قرص عرق دگلہب کے ہمراہ دوا، فیلین یعنی فلو نیا کی طرح استعمال کریں۔ کثرت سے شراب اور مرطوب فواکھت وغیرہ کے استعمال سے انقلاب تنفس اس لئے عارض ہوتا ہے کہ رطوبتوں کی کثرت سے فم معدہ الٹ جاتا ہے لہذا اس کا علاج ط قور قابض ادویات کے ذریعہ کریں۔ مثلاً یہ قرص دیں۔

گل سرخ، سماق، سک، گلر، اقاق، شراب قابض کے ہمراہ قرص بنالیں اور استعمال کریں۔

(جالینوس)

معدہ کے اندر التهاب، بخار کے بغیر شدید کرب، غشی اور طاقت گرتی ہو تو اوقات کے مابین آب تازہ کے ہمراہ دیا تین بار مذکورہ قرص کھلائیں۔ سکون ہو جائے جو فیماور نہ دوبارہ پلائیں اور تمام ضروری تدابیر اختیار کریں، پھر بھی بیماری موجود ہو تو ہاتھوں اور پیروں کو باندھ دیں اور مریض کو عرق سماق دیں۔ معدہ کے اندر سوزش موجود ہو تو معدہ کے اوپر تراشہ کدو برف میں ٹھنڈا کر کے یا برف، یا باخند، ستو اور سرکہ اور برگ کر فس رکھیں۔ التهاب اور کرب کے لئے مفید ہے۔

معدہ میں استرخاء پیدا ہو جائے اور مریض کو مٹکی ہونے لگے تو حجم شش ساڑھے چار گرام پانی کے ہمراہ دیں یا ایک چمچہ مصطلکی پلائیں۔ قے کے لئے پنڈلی اور بازو پر خردل سرکہ میں پیس کر رکھیں اور اسی حد تک باقی رکھیں کہ مذکورہ مقام سرخ ہو جائے۔ (اُرخیانس)

معدہ کی رطوبتوں کی وجہ سے جو مٹکی ہوتی ہے اس میں ضرورت یہ ہوتی ہے کہ ان رطوبتوں کو شدید قے لاکر خارج کر دیا جائے۔

شدید مٹکی کے لئے سفوف کا نسخہ:

گل خراسانی ابالی ہوئی۔ کہا پ اس کا چھنا حصہ۔ کوٹ کر یکے بعد دیگرے تھوڑا تھوڑا پھانکیں۔ مٹکی کے اندر سکون ہو گا (جالینوس)

باب الغشی کے مطابق حیدر کے اندر شراب استعمال کریں۔ علاج کے لئے خوشگوار ماء اللحم اور بزور سے تیار شدہ مزیدار عمدہ چٹنی استعمال کریں اور شراب ریحانی انڈیلیس اور تھوڑی میدہ کی روٹی میں شامل کر کے دیں۔ تکلیف کی شدت میں حلق کے اندر اس دوا کو پکائیں تو خواب آور ہوگی۔ سونے کے بعد تکلیف میں افادہ ہو جائے گا۔ ماء اللحم میں شراب اور تھوڑی روٹی کھل کر شامل کر لیں اور مریض کو پلائیں۔ (مؤلف)

حیدر میں مراری قے ہونے سے جسم کے بعض مقامات میں تشنج ہو جاتا ہے بالخصوص وہ حصلات جو ساق کے اندر ہوتے ہیں اسفرانخ سے باعث تشنج کا شکار ہو جاتے ہیں۔ (بقراط)

انقلاب تنفس معدہ کی جانب انصباب صفراء کی وجہ سے ہوتا ہے۔ معدہ کی جانب صفراء کا انصباب دماغ پر چوٹ پڑنے اور کسی بھی شدید درد کی وجہ سے ہونے لگتا ہے۔ شدید غم اور مزاج صفراوی ہو تو بھوک کے وقت بھی اس کا انصباب شروع ہونے لگتا ہے۔ (بقراط)

حد سے زیادہ استفرانخ بالخصوص دموی استفرانخ کے وقت بھی۔ (مؤلف)

اور کسی بھی حالت کے ضعف معدہ میں بھی۔ (بقراط)

فصد کے وقت جس شخص کے معدہ کی جانب صفراء کا انصباب ہونے لگتا ہو تو اس پر بھی غور کر لینا مناسب ہے۔ (مؤلف)

قلق کا مفہوم یہ ہے کہ مریض ایک صورت سے ہمیشہ دوسری صورت کی جانب منتقل ہو۔ زیادہ تر یہ کیفیت اس شخص کو پیش آتی ہے جس کے فم معدہ کے اندر رطوبت اس حد تک ہو کہ فم معدہ میں سرایت کر گئی ہو۔ (بقراط)

صفراء کی قے کے بعد نم معدہ میں خفقان ہوتا ہے کیونکہ صفراء نم معدہ پر سوزش پیدا کرتا ہے۔ (جالینوس)

معدہ کی وجہ سے کرب اور اضطراب ہو مگر غشی کی حد تک نہ ہو تو ملی ہوئی شراب اس کا بالکل ازالہ کر دیتی ہے کیونکہ معدہ کو اس وقت گرمی اور تعدیل کی ضرورت ہوتی ہے نیز اسے ہضم طعام میں بھی تعدیل کی ضرورت ہوتی ہے۔ ط قور ملی ہوئی شراب کا اثر یہی ہوتا ہے۔

ہیضہ کا مریض جس سے گرم چیزیں خارج ہو رہی ہوں اس کے لئے کوئی چہری چیز موزوں ہوتی ہے اور نہ کوئی تر چیز۔ مکی بالعموم قے کے ذریعہ جاتی رہتی ہے کیونکہ اس کا علاج یہ ہے کہ جو خلط باعث ہو رہی ہے اس کا استفراغ ہو جائے یا تھج ہو جائے۔ (جالینوس)

کتاب الاغذیہ میں مجھے یہ عبارت نظر آتی ہے "کھانے کے بعد جس کی طبیعت متلانے لگے اور قے ہو جائے تو قبل از طعام اسے کچھ پھسلانے والی چیزیں دیں۔ اس کے بعد نہایت تھوڑی غذا دیں۔ کچھ قابض خوشکوار پھل وغیرہ دیں۔ اس سے معدہ کے بالائی حصوں کو قوت پہنچتی ہے اور زیریں حصوں کو ضعف لاحق ہوتا ہے۔ اس طرح مکی اور قے کو سکون ہو جاتا ہے اور دست آنے لگتے ہیں۔ واضح رہے کہ شکم کا چل جانا قے کے لئے تسکین کا سب سے بڑا موجب ہے۔

ہیضہ میں ضاد کا نسخہ :

گل سرخ، صندل، ذریعہ، لعل شامی، جن کا سنو، سک، مصطکی، بھی، ماء الہ، عرق کلاب۔ پورے شکم پر اس کا ضاد رکھیں۔ مریض کو مصطکی، قاقہ، کندر، طب شیر، اور سنبل کا سنوف پلائیں۔

ہیضہ کے لئے جوارش قندہ :

بہی کھٹے سرکہ میں اچھی طرح جوش دیں پکنے کے بعد اچھی طرح کوٹ لیں اور اس پر پوست فسق، عود، رائک، قرفل، کبابہ، سنبل الطیب، رائن خشک کردہ، مصطکی اور تھوڑی مشک ڈالیں، پھر صند میں سرکہ جوش دیکر گاڑھا کر لیں اور نہ کورہ دو اس میں گوندہ کو محفوظ کر لیں۔ (مؤلف)

کعلک (سوکھی ردنی) یا میدہ کی ردنی کسی خوشبو کے ہر اوپانی میں بھگو کر مریض کو کھلائیں۔ اسے شراب پلائیں کہ سو جائے عصارہ بھی ترش ۴۰۰ گرام، پرانی شراب ۴۰۰ گرام، سکر طہ ۲۰۰ گرام، اس قدر جوش دیں کہ گاڑھا پین آجائے پھر اسے کبابہ، سک، مصطکی، اور خشک کے ذریعہ خوشبودار کر لیں۔ نہ کورہ بالا بیماری میں مفید ہے۔ (مؤلف)

ہیضہ جنم اور نمکین چیز کھانے کے بعد بہ کثرت پانی پینے سے لاحق ہوتا ہے کیونکہ ایسے وقت میں مراق (پردہ شکم) ڈھیلا پڑتا ہے اور اخلاط سب کے سب آنتوں کی جانب دفع ہونے لگتے ہیں، مریض پانی بہت پیتے ہیں اور قے کر دیتے ہیں۔ معدہ کے اندر فتور ہو تو پانی پینے سے حتی الامکان باز رہیں۔ تھوڑا سکون ہو جائے تو دل نہ اتار، تمر ہندی، محروٹ اور انجدان بھگو کر بطور مشروب استعمال کریں۔ (یہودی)

مٹکی اور قے ہو رہی ہو مگر صفراء کی علامتیں موجود نہ ہوں اور نہ ہی کوئی حرکت ہو تو یاد رہے کہ معدہ کے اندر باقم اور کچھ لیسڈار چیزیں موجود ہوں گی بعد مریض کو صبر کے ہمراہ تیار کردہ سبزیوں اور یارج فیقر او غیرہ جیسے ملطف چیزیں دیں۔ صفراوی مٹکی اور قے میں بیان کے مطابق ترش چیزیں دیں۔

ضعف کے وقت ہیضہ کے لئے ضماو:

گلرغ، بھئی، سیب، ماہ آلس، صندل، سک، عود، مصطلی، کندر، ایک ایک جز، میسون میں گوندہ کر سینہ، شکم اور کواکھ پر طلاہ کریں۔ ضعف حد سے زیادہ ہو تو سیب اور میسون کے ہمراہ نعل شامی کا افطوخ استعمال کریں۔ (أھرن)

قے لیسڈار باقم کی ہو تو فیقر او، سبزیوں، قے اور روزہ کے ذریعہ علاج کریں، نقل و حرکت کرائیں تاکہ فضلات اکٹرا جائیں اور زیادہ پیدا نہ ہو سکیں مٹکی شدید ہو تو بانس سوڈہ کریں اور سرکہ شراب میں اسے ملا کر معدہ پر رکھیں۔ (طبری)

قے۔ خراب صفراء، باقم، ضعف قم معدہ، فاسد غذاؤں یا ایسی بسیار خوری سے لاحق ہوتی ہے جو معدہ پر بہت زیادہ بوجھ بن جائے۔ حمی غب وغیرہ میں ہونے والی قے کا علاج سخت ٹھنڈے پانی اور آب افشرج سے کریں۔ (أھرن)

اور رب سیب، ریاس، حصرم اور رب سمن اثرن سے کریں۔ (مولف)

حمی نہ ہو تو حرف سے بنی ہوئی دوا دیں۔ (أھرن)

جو قے معدہ کے اندر موجود غلیظ فضلات سے انھنی ہے اور کبھی مٹکی پیدا کرتی ہے اس کا علاج سبزیوں و صبر اور سقمونیا کے ہمراہ تیار کردہ سبزیوں جیسی لطیف ادویات سے کریں۔ مریض کو تھکانے اور بھوک سے رکھنے کی تدبیر کریں تاکہ فضلات بخضم ہو سکیں، یہ فضلات قے کے ذریعہ خارج نہیں ہوا کرتے۔ فضلات تیرتے ہوں جس کی علامت یہ ہے کہ قے ہو رہی ہوگی تو اسے مٹکی اور سبزیوں

اور ضرورت ہو تو اس سے بھی زیادہ طاقتور دوا دیکر قے کرادیں۔ (جالینوس)

قے کی کچھ قسمیں ان فضلات سے پیدا ہوتی ہیں جن کا انصباب طحال سے ہوتا ہے لہذا تشخص میں اسے بھی مد نظر رکھیں۔ قے کے ساتھ طحال بھی مریض بھی ہوتی ہے چنانچہ جیسے طحال کے عارضہ میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ اسی طرح قے کے اندر کمی و زیادتی ہوتی رہتی ہے۔ (مولف) مسلسل متلی ہو رہی ہو تو معدہ کی حالت معلوم کریں۔ حرارت کی علامتیں فقط سوء مزاج کا پتہ دے رہی ہوں تو سرد پانی، سرکہ اور شراب دیں، سرکہ اور پانی پلائیں۔ دہی دیں، مگر زیادہ نہیں تھوڑی تھوڑی دیں۔ بروقت کی علامات نمایاں ہوں تو لمبونی فلافی وغیرہ دیں۔ معدہ کے اندر مواد ہو تو اس کے لئے باب المواد کا مطالعہ کریں۔ کبھی قے معدہ کی ردی خلط کی وجہ سے ہوتی ہے۔ علاج یہ ہے کہ اس کا استفراغ کر دیا جائے۔ فساد معدہ کے باعث کبھی مسلسل قے ہونے لگتی ہے اب انار ترش ۳ جزو عصا کا نفع بکچھ جوش دیکر گاڑھا کریں اور مریض کو پلائیں۔ (بولس) اس میں کنڈر، پوست فصق، سک اور عود شامل کریں۔ (بولس)

حیضہ ہضم قریب کی خرابی سے لاحق ہوتا ہے۔ یہ خرابی اس لئے ہوتی ہے کہ کھانا زیادہ مقدار میں لے لیا جاتا ہے یا کھانا خود خراب ہو جاتا ہے یا پھر جسم کے اندر خراب اخلاط موجود ہوتے ہیں ساتھ میں ثقل کا احساس اور سوء ہضم موجود ہو تو منگرم پانی پلانے پر مریض کو ابکیاں آئیں۔ مریض کے لئے قے کرنا دشوار ہو تو طین شکم دوا دیں حتیٰ کہ شکم ہلکا ہو جائے تو ردغن مصطیٰ اور شراب سے اس کی تدحسین کر کے اوپر سے ٹبل اوڑھا دیں اور مریض کو دیر تک سونے دیں۔ (بولس) یہ تھمہ اور حیضہ سے قبل کی حالت کا علاج ہے۔

قے اور اسہال زیادہ ہو رہے ہوں تو بچلوں کے رس اور معدہ کے لئے مقوی ضما استعمال کریں۔ پیاس سخت ہو تو تخم خیار آب سرد کے ہمراہ دیں نیز وہ ساری چیزیں استعمال کریں جو پیاس کو تسکین دیں۔ شراب قابض کے ساتھ روئی کھلا میں بشرطیکہ بخار نہ ہو۔ بخار ہونے کی صورت میں رب حصرم دیں۔ زیادہ ہو تو معدہ پر شکاف لگائے بغیر بڑے بچنے لگائیں۔ بچنے لگا ہو تو اسی حالت میں کھانا کھلائیں۔ ہاتھوں اور پیروں میں تشنج ہو جائے تو گرم زیت یا موم اور قیر و طی و کپڑے کی دھجیاں قیر و طی سے لت پت کر کے ان پر رکھیں اور ان پر منگرم پانی کا نفول کریں۔ کسی خواب آور دوا کے ذریعہ خیند لائیں۔ بیماری کا ازالہ ہو جائے تو مریض کو حمام میں داخل کریں۔ غذا میں چوزے اور ایسی چیزیں دیں جو قوت کو واپس لائیں تھوڑی شراب پلائیں۔

جس مریض کے معدہ میں متلی ہوئے بغیر کھانا نہ رکتا ہو اور جو مریض کھائی ہوئی چیزیں کل

کی کل قے کر دیتا ہو اس کے علاج کے لئے باب المعده کا مطالعہ کریں۔ ان کے لئے ضاد کے ایسے نسخے موجود ہیں۔ جن کے اندر کھجور اور قابض چیزیں شامل کی جاتی ہیں اور معده پر رکھنے کی سفارش کی جاتی ہیں۔ ساق، کندر، ہم وزن کوٹ میں کر دیں۔ (أحرن)

ہیضہ کے باب میں سب سے پہلے قحہ اور اس کے علاج کا عنوان آتا ہے۔ اس کے بعد اس مریض کا ذکر ہوتا ہے جو کھائی ہوئی تمام چیزیں قے کر دیتا ہے۔ لہذا باب المعده کا مطالعہ کریں، اس کے اندر آرد حلیہ اور شہد کے ضاد کا نسخہ موجود ہے اور اس مریض کو دیا جاسکتا ہے جو غذا کو معده کے اندر روک نہیں پاتا۔ اسی طرح باب زلق الامعاء کا مطالعہ کریں۔ اس کے اندر کھجور اور پھلوں کا نسخہ ملے گا۔ مریض کو رب نغناغ یا رب انار عرق نغناغ کے ہمراہ دیں یہ اسی قسم کی قے کے لئے عمدہ ہے کیونکہ اس کا سبب فساد معده ہوتا ہے۔ اس کے اندر ساق، کندر، ناخواہ اور زیرہ بھگولیں۔

سیاق قے جو بخار یا کسی بیماری کے بغیر ہو رہی ہو طول کی کمزوری سے ہوتی ہے۔ (مؤلف)

متلی، قے اور دست کے لئے اسکندر سے روایت شدہ شربت کا نسخہ:

بہی، ساق، نبق، تمر ہندی، دانہ انار ترش جوش دیں اور اسی میں کندر شامل کریں۔ ساق یک کف دست، نبق یک کف دست اچھی طرح جوش دیں پھر صاف کر لینے کے بعد اس میں کندر اور مصطکی شامل کریں۔ (مؤلف)

صیغہ کے علاج کو دفع نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اس طرح مریض کو تپ سوت کی جانب دفع کر دیں گے۔ صیغہ شیریں، چکنے اور زیادہ کھانے کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے۔ شکم کے اندر صفرا زیادہ ہو جاتا ہے تو اپنی کثرت کی وجہ سے حرکت کرنے لگتا ہے۔

یہ کثرت سر پانی پینے اور اس میں مہم کرنے سے بھی صیغہ ہو جاتا ہے۔

متلی شدید ہو مگر قے نہ ہو رہی ہو قبل ازین غذائی بوجھ محسوس ہو تا رہا ہو تو مریض کو ایسی چیز پلائیں جو قے کے اندر حرکت پیدا کرے مثلاً نمکرم پانی کے ساتھ صمد پانی اور شکم کو نرم کریں۔ مریض صمد لینا پسند نہ کرے تو نمکرم پانی دیں، قے ہو یا نہ ہو اسے سو جانے کی تاکید کریں، شکم کو روغن نار دین سے گرم رکھیں۔ اس سے قے اور دست کا ازالہ ہو گا۔ بعد از آن مریض کو حمام میں فوراً داخل کریں اور کھانے میں ہلکی چیز دیں جسے معده ہضم کر لے۔ یہ ناقص صیغہ ہوتا ہے۔ صیغہ اگر صفراء کے چلنے اور صفراوی قے کثرت سے کرنے کی وجہ سے لاحق ہو تو اسکو صیغہ کامل کہتے ہیں۔ مقوی معده اور حمام مقوی ادویات استعمال کریں قے اور دست میں کثرت ہو تو روئی شراب

میں بھگو کر دیں، ہیضہ کبھی خربوزہ کھانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ کیونکہ خربوزہ معدہ کے لئے ردی اور قے آور ہوتا ہے۔ صفراء کی جانب منتقل ہو جاتا ہے۔ مریض کو اگر بخار ہو یا شدید حرارت تو غذا کو روکنا غذا نہ دیں بلکہ ردی رب حصرم کے ساتھ دیں۔ (اسکندر)

مریض کمزور ہو جائے تو ردی شراب کے ہمراہ دیں۔ قے زیادہ ہو تو جو شانہ نفع دیں اور سب میں شراب شامل کریں کیونکہ طبیعت کو یہ تیزی سے طاقتور اور کمزور معدہ کو مضبوط بناتی ہے۔ ہیضہ تو ضعف معدہ کا نام ہوتا ہے۔ پہلوؤں کو جو سرد ہو گئے ہوں ملیں حتیٰ کہ گرم ہو جائیں۔ گرم روغنیات کی ترمیم کریں۔ مرد ز اور قے شدید ہو تو ناف اور معدہ پر پچھنے لگائیں۔ معدہ کے ارد گرد پچھنے لگانے سے قے رک جائے گی۔

حرارت اور پیاس شدید ہو اور قے اور دست کے ذریعہ صفراوی چیز کا اخراج ہو رہا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ بیماری معدہ کے اندر کثرت سے صفراء کے پیدا ہو جانے سے لاحق ہوئی ہے۔ لہذا ممکن حد تک استفرغ کریں۔ پھر غذا دیں، میرد خاد اور شربت استعمال کریں، مریض کو سرد پانی اور رب حصرم پلاں۔ تراشہ کدو، صندل، حصرم، ردی، اور بکی کا خاد رکھیں۔ طبیعت میں قوت ہو اور دست کمزور آ رہا ہو تو قے آور تدبیر کریں۔ مریض کو کسی قدر سقمونیا دیں تاکہ دست آجائیں اور صفراء سے نجات مل جائے۔ ایقراء کے ساتھ نہ دیں کیونکہ دست لاتے وقت اس سے متلی میں تسکین ہوتی ہے مگر کھانے کی اشتہا پیدا ہوتی ہے۔ اس حال غالب ہو تو باتھوں کو بندھ دیں۔ قے غالب ہو تو پیروں کو باندھ دیں پھر جگہ سے پرچی باندھ دیں اور یکے بعد دیگرے کھولتے رہیں۔ باتھ پیر ٹھنڈے ہو جائیں تو ماش اور گرم پانی کے ذریعہ گرمی پہنچائیں حتیٰ کہ گرم ہو کر سرخ ہو جائیں۔ پھر انہیں کسی گرم چیز میں لپیٹ دیں تاکہ حرارت محفوظ رہے۔ یہ طریقہ دافع قے ہے۔

اچانک دست شروع ہو جائیں تو اس میں آب سرد کے ساتھ ملی ہوئی شراب لینا اور حمام کرنا مفید ہے۔ (اسکندر)

شدید ہیضہ کے لئے مصلح

مصطفیٰ، کندر، قرنفل، عود، کلسرخ، صندل، کلار میسون کے ہمراہ معدہ پر طلا۔ کریں۔

(شمعون)

قے کی ایک قسم ایسی بھی ہے جس میں جگر کیلوس کو جذب نہیں کر پاتا۔ (الاختصارات)

علامت یہ ہے کہ اس کے ساتھ درد جگر کی علامات نمایاں ہوں۔ (مؤلف)

کھانا کھاتے ہی فوراً قے ہو جائے تو ریشہ فظیل، ماء العسل میں شامل کر کے بطور مشروب استعمال کریں، مفید ہے۔

کھانے کے بعد زیرہ اور سماق پلائیں۔ قابض اور عطریاتی اشیاء دیں اور ان کے اندر جس چیز میں پھسلانے کی تاثیر ہو اسے مقدم رکھیں۔ (مؤلف)

جن مریضوں کو صفراوی قے حد سے زیادہ ہو وہ حسب ذیل نسخہ کا منہا استعمال کریں
سماق، اقاقیا، گلنار، پوست انار، جو شاندہ، مازو، و سرکہ، کفک میں شامل کر کے منہا بنالیں۔
غذا تھوڑی تھوڑی دیں۔ قے ہو جانے کے بعد پھر دیں، معدہ پر بڑے بڑے آتش پیچھے لگائیں۔ مرہ
سودا، قے کرنے والے کا شکم پھولا ہوا ہو تو خالص سرکہ گرم کر کے ان کے ایک گٹھڑے میں ترکیں
اور معدہ پر اس کا منہا رکھیں۔ (آریباہیس)

معدہ گرم ہوتا ہے تو قے کی تحریک ہوتی ہے۔ ہاتھ پیر گرم ہوتے ہیں تو معدہ گرم
ہو جاتا ہے۔ اسی طرح معدہ سرد ہوتا ہے تو ہاتھ پیر سرد ہو جاتے ہیں۔ (انلو قن)

لہذا ہیضہ میں ہاتھوں اور پیروں اور معدہ کو سرد کریں۔ (مؤلف)
کھانا مسلسل قے کرنے والے کے لئے قرص کوکب مفید ہے۔ جب بھی غذا لی جائے قے
ہو جائے تو واضح رہے کہ معدہ کے اندر بہ کثرت رطوبت ہوگی۔ فیر اس کا اخراج کرے گی۔

(فیلز غورس)

اندیشہ ناک قے میں فزفل ساڑھے چار کلام اور ایک سکر جہ پانی استعمال کریں۔

(طیب نامعلوم)

دو مقالے منسوب بہ جالینوس:

معدہ کے اندر فساد غذا کا احساس ہو تو حیف میں فساد مستحکم ہونے سے پہلے بسرعت قے
کر دینا مفید ہے۔ مریض قے نہ کرے تو پانی اور صند دیکر قے کرائیں پھر گرم زیت کے ذریعہ معدہ کی
تکفید کر کے مریض کو سلا دیں۔ فائدہ نہ ہو، مردہ اور بے چینی اور مکی ماحق ہو تو مسہل دیں۔
استفراغ بہ کثرت ہوں حتیٰ کہ چہرہ ٹھنڈے ہو جائیں، سرد پینہ آجائے اور غشی طاری ہو جائے تو
ہاتھوں اور پیروں کو اوپر سے باندھیں۔ دونوں ہاتھوں اور پیروں کی روغن سوسن، فلفل، نظر ان اور
جند بید ستر سے مالش کریں اور غذا دیں۔ قے ہو جائے۔ تو دوبارہ دیں حتیٰ کہ مریض غذا کو قبول
کر لے۔ شراب پلائیں اس سے فائدہ آجائے گی اور مریض کو آرام ہوگا۔ سینہ اور پسلیوں کے سروں کو

ٹولیں۔ یہاں سخت حرارت ہو تو برف سے ٹھنڈا کر کے ان پر منادر کھیں اس سے قے کے اندر سکون ہوگا کیونکہ اس طرح معدہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔ (اطلاؤش)

حصہ کے ساتھ بخار نہ ہو تو شراب میں بھگو کر روٹی دیں۔ شراب میں ٹھنڈا پانی ملا ہوا ہو شکم کے زیریں حصہ پر بڑا پتہ لگائیں۔ بیمار اگر توانا ہو تو اسے سرد پانی میں عرصہ تک بیٹھائیں اور قابض غذائیں دیں۔ (فیلفر غورس)

متلی فلم معدہ پر کسی ثقیل شے کی وجہ سے یا کسی ایسی چیز کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جو فلم معدہ میں سوزش پیدا کرتی ہو۔ جیسا کہ غذا ترش یا چرہ پری ہو جاتی ہے تو یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ متلی کا سبب سوء ہضم یا ایسے فضلات جن کا انصباب جسم سے معدہ کی جانب ہوتا ہے وہ لیسہ اور چیزیں بھی ہوتی ہیں جو معدہ کے اندر اکٹھا ہو جاتی ہیں۔ الغرض جو چیز ہضم نہیں ہوتی معدہ اسے روک نہیں پاتا۔ اور اسے دفع کرنے کے لئے مجبور ہوتا ہے۔ (حنین)

کیسے وہ اسے نیچے سے دفع نہیں کرتا ہے جبکہ خون ہضم نہیں ہوتا تو طبعی طور پر قریب ہونے کی وجہ سے قے کی تحریک کرتا ہے۔ (مؤلف)

کوئی چیز کھائے بغیر قے کی تحریک ہوتی ہو تو اس کا سبب وہ ردی اخلاط ہیں جو سوزش پیدا کرتے ہیں۔ جس میں سکون قے کے ذریعہ ہوتا ہے۔ کم ہونے کی صورت میں قے نہ ہوگی، اس لئے متلی موجود رہے گی۔ یہ اخلاط کبھی صفراوی اور کبھی بنفی ہوتے ہیں علت یا تو استفراغ ہے یا انہیں نفع دینا۔ البتہ صفراوی اخلاط کے اندر نفع دینا ممکن نہیں ہے کیونکہ صفراوی غلطوں کا مورد ہوتا کبھی ممکن نہیں ہوتا۔ نفع سکون، نیند اور بھوکا مہنے سے ہوتا ہے۔ صفراوی اخلاط میں اگر وہ شدت سے چپکے ہوئے نہ ہوں تو مرینس کو دلیہ کا پانی، سببجین یا آب گرم پلائیں۔ شدت سے چپکے ہوئے ہوں تو زوردار طریقہ سے ان کا استفراغ کریں۔ ضعف یا بخار ہونے کی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہو تو ایسی غذاؤں کے ذریعہ تبدیل پیدا کریں جس کے لئے وہ مناسب وقت میں مناسب ہوں۔ تپ زدہ ہونے کی صورت میں زیادہ طاقتور غذا میں نہیں دی جاسکتی۔ کمزور ہونے کی حالت میں طاقتور غذا میں تھوڑی تھوڑی مقدار میں دی جاسکتی ہیں۔ بخار باریوں سے آتا ہے تو مرینس کو ایارج کے ذریعہ جسم کے صاف ہونے کا مسہل دیں۔ بخار نہ ہو تو تاخیر سے کام نہ لیں کیونکہ اس طرح معدہ کی جھلیوں سے وہ اخلاط اکٹرا سکیں گے جن کا الگ ہونا مشکل ہو چکا ہے۔ قے کبھی ضعف معدہ سے ہوتی ہے۔ معدہ کھانے کو روکے کی طاقت نہیں رکھتا لہذا تو اسے وہ نیچے کی جانب یا اوپر کی طرف جو پہلو کمزور ہوتا ہے اسی جانب پھینک دیتا ہے۔ جنس لوگوں کو یہ کیفیت بھی پیش آتی ہے کہ کھانے کے بعد طبیعت کے

اندر معمولی سی حرکت محسوس ہوتی ہے تو فوراً قے کر دیتے ہیں۔ یہ کیفیت اس رطوبت کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے جو معدہ کو بھگودیتی ہے۔ علاج یہ ہے کہ کچھ مسخن ادویات کے ہمراہ قابض دوائیں استعمال کریں۔

قرص:

حرارت کی وجہ سے ہونے والی متلی درد کو سکون دیتی اور نیند لاتی ہے۔ حجم گلاب ۳۶ گرام، حب الہی ۳۵ منقہ ۳۵ گرام، حجم بنج ۳۰۶ گرام ہیں کر چھان لیں اور تھوڑی بقدر ضرورت عمدہ شراب میں گوندہ کر اوپر سے قسب کششلی دور نمودہ ۱۰ عدد ڈالیں۔ مریض کو شراب اور ایک قرص دیں۔ قرص کی وجہی کے اعتبار سے ۵ گرام تک دیں۔ (حشین)

مخدر اور مسکن درد ادویات کے مرکبات کا مقصود نرمی اور تھوڑی غرائیت اور ردی اخلاط کے لئے خوشبودر ادویات کی تجویز کا مقصد عطریات (خوشبویت) پیدا کرنا معلوم ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا قرص سے بھی زیادہ عمدہ حسب ذیل نسخہ ہے

مصطفیٰ ساڑھے تین گرام، حجم گلاب ساڑھے تین گرام، نشاستہ ساڑھے تین گرام، طباشیر ساڑھے تین گرام، حجم بنج ساڑھے تین گرام، عود ۵ ملی گرام، گل سرخ ۷ گرام، الفیون ۲ گرام، مقدرا خوراک ساڑھے چار گرام متلی فوراً رک جائے گی اور مریض سو جائے گا۔ برودت ہو تو نسخہ کے اندر سنبل و سعد ڈالیں، گل سرخ وغیرہ القط کر دیں۔ بخار و حمیضہ وغیرہ ہو تو اسے میہ یا شراب کے ہمراہ پلائیں۔ یہ خواب آور ہے۔ اور اسی پر حمیضہ کے علاج کا شیرازہ ہے۔ (مؤلف)

حمیضہ میں نہایت مفید افسنتین کے ہمراہ تیار شدہ قرص کو کب ہوتی ہے اسے ٹپی ہوئی شراب کے ساتھ پلائیں۔ اس کا ذکر باب ائمہ میں آچکا ہے۔ (جالینوس)

متلی میں دانہ انار ترش ۱۰۵ گرام، نفع ۵، کرفس ۵، پوست فسخ ۱۲۰۰ گرام پانی میں اتا جوش دیں کہ ۴۰۰ گرام باقی بچے، پھر اس میں کندر ذکر ساڑھے ۷ گرام، عود پسا ہوا ساڑھے تین گرام، سک عمدہ ساڑھے تین گرام شامل کر کے استعمال کریں۔ (جالینوس)

جس خاتون کے شکم میں کھانا نہ رکنا ہو کھانے کے بعد اس کے ہاتھوں اور پیروں کو دبائیں معدہ کے اوپر قابض تکمید کریں۔ مریضہ منہ کے اندر دانہ انار قابض پکڑ کر رکھے۔ (جالینوس)

کھانا قے کر دینے والے کے لئے مرہم:

خردل، کف دریا، شہت، سن الماء، کبریت، حجم انجرہ، پرائازیت۔ (افریطن)

ابن سرائیون کی حسب ذیل تحریر نظر سے گزری ہے
 کھانے کے بعد جو شخص قے کر دیتا ہے اس کا فم معدہ بیکہ تنگ ہوتا ہے۔ معدہ کے طبقات
 میں اندر دھنسنے ہوئے رومی اخلاط ہوتے ہیں جب تک مریض غذا نہیں لیتا۔ قے کرنا ممکن نہیں
 ہوتا ہے۔ کھا لینے لینے کے بعد قے کرنا ممکن نہیں ہوتا ہے (مؤلف)
 فرق بیان کرنا ضروری ہے ضعف معدہ کی وجہ سے ہونے والی قے میں اٹھنا کمزور اور قبل از
 طعام طبیعت میں منگی نہیں ہوتی ہے معدی خلط کی وجہ سے لاحق ہونے والی قے میں قبل از طعام جی
 حلا تاتا ہے۔ طبیعت رک جائے تو قے بیکہ مشکل ہو جاتی ہے سو خراشد کر کا علاج یاریق اور مقدم اند کر
 کا علاج بعد از طعام قابض چیزیں ہیں۔ (مؤلف)

قے صغراوی کے ساتھ شکم خشک ہو تو سب سے پہلے حقوں کے ذریعہ شکم کو نرم کریں۔ پھر
 رب امار اور سیب دیں۔ تاکہ باقیماندہ صفراء میں تعدیل ہو سکے۔ حالت حد سے زیادہ بڑھی ہو اور
 نہ کورہ ترش و خوشبودار چیزوں سے فائدہ نہ ہو رہا ہو تو باسلیق کی فصد کھولیں تاکہ صفراء کے التهاب
 میں سکون پیدا ہو۔ ساقی اور ترش غذا میں وغیرہ دیں۔ دھنیا کا استعمال زیادہ کریں۔ اور معدہ پر ضاء
 رکھیں۔ قے بلغمی ہو تو علاج قے آور دوا کے ذریعہ شروع کریں۔ پھر طین ادویات، رب سیب،
 شراب ریسی، رب امار جنگلی، همراه فودنج، مصطلی، قرنفل اور سنبل وغیرہ یعنی عود، مسک، نمام، برگ
 اترج، زیرہ، شربت انستین دیں، نیز دوا المسک تلخ، مرزنجوش، جوارش بھی جیسی چیزیں استعمال
 کریں۔ غذاؤں کو قرنفل، دارچینی، جوز بوا، حوہجان وغیرہ کے ذریعہ خوشبودار کر لیں۔ معدہ پر مسک،
 قصب الزیرہ، سنبل مصطلی، انستین، صبر عود اور قرنفل کا ضاء رکھیں۔ (ابن سرائیون)

قے اور اوپر کی طرف معدہ کی جانب خلطوں کے میان میں تیز حقے، باتھوں اور پیروں پر
 ضاء رکھنا اور انہیں باندھنا مفید ہے۔ (جالینوس)
 شدید قے میں بادام تلخ مفید ہے۔ اسے پانی میں گھس کر صاف کر لیں۔ یا حب خضراء یا سداب
 خشک ایک چمچ دیں۔ (طیب نامحوم)

کھانا کھائے بغیر قے کی تحریک ہوتی ہو تو قیاس سے سابقہ سبب وغیرہ معلوم کریں، خارج
 ہونے والی شے بلغمی خلط ہو تو اسے نیند، آرام اور چادر سے سکون ہو گا، اس سے باعث مرض خلط ہضم
 ہو جائے گی۔ قے صغراوی ہو تو اس کا اخراج ضروری ہے۔ سلجین یا ماہ الشحیر دیکر قے کرائیں۔ قے کا
 سبب اگر کوئی ایسی چیز ہو جو معدہ کے طبقات میں سرایت کر چکی ہو تو یاریق دیں۔ اس مقام پر کیلی
 چیزوں سے پرہیز کریں کیونکہ یہ برودت سے معدہ کو روکتی ہیں۔ بلغمی رطوبتوں اور معدہ کے اذیلتے

ہن میں تو یہ مفید ہوتی ہیں۔ خلط بلغمی کی علامت یہ ہے کہ پیاس ہوگی نہ شدت کرب، صغراوی قے میں قابض ضماؤں کا استعمال مفید ہے۔ قے میں معدہ کے اوپر آتش پکچہ لگانا مفید ہے۔ زیادہ غذا تھوڑی تھوڑی مقدار میں کٹی باردیں۔ مرہ سوداء کی قے میں جس میں معدہ پھول جاتا ہے نہایت خالص سرکہ میں اسفنج بھگوئیں اور معدہ کے اوپر رکھیں۔ شراب میں بلباب صغیر جوش دیکر بطور ضماو استعمال کریں۔ (بولس)

دوا جو متلی اور دشوار قے میں مفید ہے:

دھنیا خشک، سداب ہم وزن ملی ہوئی شراب کے ہمراہ بطور مشروب استعمال کریں۔ سوزش موجود ہو تو یہ دوا پانی کے ہمراہ لیں۔ حبیہ ہو جائے تو پہلے نمک گرم پانی لیں یا معدہ کو قے کر کے خالی کر دیں۔ قے کرنا دشوار ہو تو محرک قے تدبیر اختیار کریں۔ پوری قے ہو جائے تو مریض کو مقوی معدہ غذا میں دیں۔ غذاؤں کے اندر ردغن نار دین شامل کر لیں۔ واپسی کے بعد غذا کو چند دنوں تک لطیف بنا کر دیں۔ (حسین)

رباط (باندھنا) میرے تجربہ میں آچکا ہے۔ اس سے سخت متلی کے اندر سکون ہو جاتا ہے۔ ضروری یہ ہے کہ ہاتھوں اور پیروں تک پہنچانے کے لئے جگر کے گوشہ سے شروع کیا جائے۔

(مؤلف)

دوسرے احتیاطی کے بعد جالیتوس نے یہ تجویز کیا ہے کہ کندرے گرام، افیون ۵ ملی گرام آب سرد کے ہمراہ پلائی جائے۔ (مؤلف)

ہاتھوں، پیروں اور معدہ کو ٹھنڈا کرنا متلی کو سکون دیتا ہے کیونکہ یہ اعضاء گرم ہو جاتے ہیں تو قے ہونے لگتی ہے۔ (انلو قن)

برف کے ذریعہ ٹھنڈا کیا ہوا ضماو رکھیں اور جب بھی گرم ہو جائے اسے سرد کریں۔ (مؤلف)

حبیہ اس وقت ہوتا ہے جب بد ہضمی کی وجہ سے ایسے اخلاط جمع ہو جائیں جو سوزش اور ہیجان پیدا کرتے ہوں۔ ایسی حالت میں متلی، دست یا دونوں میں سے کوئی ایک شروع ہو جاتا ہے۔ ان میں سے کچھ اخلاط بہہ کر شکم کی جانب آ جاتے ہیں اور برابر بڑھتے رہتے ہیں، پہلی قسط کے ذریعہ تقویت پاتے رہتے ہیں اور معدہ کے لئے ہیجان کا باعث بنتے ہیں حتیٰ کہ بڑھ کر کبھی خفقان، قلق و اضطراب، خراب و بدبودار استقراغ، سقوط تفض، کھنٹی کے چپکنے، ناک کے باریک ہو جانے، ہاتھوں اور پیروں کے سرد پڑ جانے، سرد پسینہ اور ہاتھوں اور پنڈلیوں کے تشنگ کا باعث بن جاتے ہیں۔ یہ حادثہ بیماری

ہے۔ بہ سرعت علاج کا طالب ہے۔ سب سے برا عرض اس میں پیاس کا ہوتا ہے مریض میراب نہیں ہو پاتا۔ پانی پیتے ہی قے ہو جاتی ہے اور دوبارہ پینے کی ضرورت رہتی ہے۔ اس کے بعد سب سے برا عرض بے خوابی کا ہے۔ مریض سو جائے تو صبح میں کمی آجائے۔ بچوں میں صبح محفوظ ہوتا ہے۔ انہیں زیادہ تر غم لاحق ہوتا ہے۔ یوزموں کو یہ ہلاک کر دیتا ہے۔ بہت کم ایسے لوگ ہیں جنہیں صبح ہو جائے اور ہلاک نہ ہوں، بالخصوص فرہ اور گھٹے ہوئے سرخ جسم کے لوگ۔ موسم سرما میں صبح کا ہونا خراب ہے۔ بار بار جن پر صبح کا حملہ ہوتا ہے وہ زیادہ محفوظ رہتے ہیں اور اسے برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، جنہیں کبھی کبھی ہوتا ہے ان کے لئے اندیشہ ناک ہوتا ہے۔

علاج:

مکلی شروع ہو تو گرم پانی مریض کو پلا کر قے کرائیں۔ پانی کے اندر جلاب وغیرہ نہ دیں نہ کوئی روغن نہ کوئی غذا کیونکہ مریض صرف استفراغ کا ضرورت مند ہوتا ہے۔ تغذیہ کی ضرورت اسے نہیں ہوتی۔ ایسے وقت میں اسے کسی اضطراب کے بغیر یہ آسانی زیادہ قے کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ قوت گرنے سکے۔ یہ بات گرم پانی کے ذریعہ حاصل ہو سکتی ہے۔ اسے اس مریض کے سلسلہ میں استعمال کریں جس کے باب میں یہ یقین ہو کہ اس میں استثنائی کیفیت زیادہ ہے۔ برعکس ازیں برعکس صورت اختیار کریں۔ یقین ہو جائے کہ امتلاء زیادہ ہے، نبض میں ضعف آچکا ہے اور پسینہ آ رہا ہے تو باتھوں اور پیروں کو ملنا شروع کریں۔ انہیں باندھ دیں۔ آب فواکھات پلائیں شکم پر خوشبوؤں کا ضاد رکھیں پھلوں کے رس کے ہمراہ پانی پلائیں، پانی زیادہ سرد نہ ہو کیونکہ معدہ کو دھکا دیکر قے کے اندر تحریک پیدا کرے گا۔ البتہ جس کا معدہ زیادہ گرم ہو گا اسے نقصان دہ نہ ہو گا۔ قے ہو جائے تو پھلوں کا رس دوبارہ دیں۔ اس میں تھوڑا کھٹک یا کوئی ستو بھی بھگولیں۔ تکلیف دہ ہونے کی صورت میں مریض اسے قے کر دے۔ کوئی ردی غلط قے نہ ہو تو بہر حال دوبارہ اسے دیں حتیٰ کہ مریض قبول کرے۔ پھلوں کے رس میں روئی اور کھٹک دیں تو مریض کو سلا دیں۔ مسکن مکلی دوا دیں، سلائیں بھی نہایت نرم بستر پر اور تاریک مقام میں تاکہ مریض کو لذت حاصل ہو۔ کمزوری زیادہ ہو گئی ہو تو تھوڑی قابض اور خوشبو دار شراب بھی لور اتار کے ہمراہ دیں۔ کمزوری پھر بھی باقی رہے تو غذا کے بعد دونوں شانوں کے درمیان پچھنے گائیں اور مرض کو اس حالم میں سلا دیں کہ پچھنے لگا رہے۔ پچھوں کا ایک فعل یہ ہوتا ہے کہ معدہ کے اندر کھانے کا احساس پیدا کرتے ہیں اور معدہ کو عرصہ تک متروک نہیں رکھتے۔ یہ مقامات ماؤفی پر چھالے ڈالتے ہیں۔ تکلیف دیتے ہوں تو کچھ دیر کے لئے

الگ کر کے پھر لگا دیں غذا برقرار ہو جائے تو بچوں کی ضرورت باقی نہیں رہتی کوشش کریں کہ مریض سو جائے۔ معتدل شراب کا یہ اثر ہوتا ہے۔ غیر معتدل شراب کا بھی یہ اثر ہوتا ہے بشرطیکہ مریض کو مزیدار معلوم ہو۔ مریض کے ارد گرد گرم قابض خوشبودار اشیاء نیند آور خلط رکھیں اور جس جگہ مریض ہو اسے سرد رکھیں۔ اس حال حد سے زیادہ ہو تو نشاستہ کم کر کے اس میں جو شانہ خشخاش استعمال کرائیں اور حقہ دیں۔ کوئی مقام تشنج میں مبتلا ہو جائے تو کپڑے کی ایک دھجی روغن میں تر کر کے اس جگہ پر رکھیں اور قیر و طلی کے ذریعہ مالش کریں۔ کبھی بڑے کا عضلہ جٹائے تشنج ہو جاتا ہے۔ روغن گرم کے ذریعہ تھریج کریں۔ ضعف زیادہ شدید ہو جائے تو مریض کو مرغوں کے سینے چوسائیں اور انہیں بھون کر پیش کریں۔ دوسرے دن تھوڑی طاقت آجائے اور حالت میں سکون ہو تو آہستگی سے تھوڑا تھوڑا حمام کرائیں۔ (ابن سرائیون)

آب سرد کے ہمراہ سنبھل کا پینا مٹکی میں مفید ہے۔ کلی ٹو خرمسکی کے لئے عمدہ ہوتی ہے۔ باقلا کو ابال کر الگ کر لیں پھر اسے سرکہ اور پانی میں جوش دیکر شدید حیفہ کے مریضوں کو کھلائیں۔ اس سے قے اور دست بند ہو جائے گا۔ نعنع کے چند ریٹ پانی اور اتار ترش کے ہمراہ پینا مٹکی اور حیفہ کے لئے مسکن ہے۔ فونج حیفہ میں مفید ہے کیونکہ قے اور مردوز کو سکون دیتا ہے۔ رب حاض اترج حیفہ کے لئے بجد عمدہ ہے دستوں اور پیاس اور قے میں مفید ہوتا ہے۔ اس کا جو شانہ بھی مفید ہے۔

(دیا سقوریدوس)

زر نباہ قے کو روک دیتی ہے۔ طباشیر قے کو اچھی طرح روکتی ہے اور معدہ کے التهاب کو بجھا دیتی ہے ساڑھے دس گرام، آب اتار ترش کے ہمراہ استعمال کریں۔ (خوز)

مانخواہ مٹکی کے لئے مسکن ہے۔ (قلمبان)

سک قے کو روکتی اور معدہ کو طاقت بخشتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

قالہ مٹکی کے لئے عمدہ ہوتا ہے۔ (ماسرجویہ)

حیفہ میں صرف دست آرہے ہوں تو حمام کرنا عمدہ ہے۔ قے ہو رہی ہو تو خراب ہے۔ قے سیاہ ہو تو معدہ کے اوپر گرم خالص سرکہ میں کپڑے کی دھجی تر کر کے رکھیں۔ (ماسرجویہ)

میرے علم میں یہ تدبیر ان لوگوں کے لئے ہے جن کے شکم میں پیپ پڑ گئی ہو باقی مذکورہ حضرات کے حق میں عمدہ ہو، میری سمجھ سے باہر ہے۔ میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا ہے کہ طبعی طور پر سال میں ایک یا دو بار کثیر مقدار میں اس طرح قے کرے ہیں جیسے جما ہوا خون خارج ہو رہا ہو۔ کبھی کبھی اس قے کے اندر طحال جیسے ٹکڑے بھی دیکھے گئے۔ کبھی انہیں سخت جھن اور معدہ اور مری کے

اندر ناقابل برداشت سوزش بھی ہوئی۔ کبھی یہ سلسلہ کئی دنوں تک باقی رہا۔ میں ان کا معالج تھا۔ اس وقت ہنگرم پانی کئی بار پلاتا چنانچہ سوزش میں زیادہ تر سکون ہو جاتا۔ دودھ اور سکر سے بنی ہوئی غذا میں انہیں دیتا۔ سوزش ہنوز باقی رہے تو تحیض جوش دیں اور اسی میں خیار شہر اور روغن بادام شیریں حلکر کے چند دنوں تک پلائیں۔ سوزش پھر بھی باقی رہے تو اسی دوا کو دوبارہ استعمال کریں۔ سوزش ہوتے وقت مریض کو سرک، نمک اور چرچری چیزوں سے دور رکھیں۔ میرے علم کی حد تک ان میں سے کسی مریض کو بد ہضمی نہیں ہوئی۔ مگر کیفیت حیدہ اور یہ متعینہ جسم کے مشابہ تھی۔ کچھ حاملہ خواتین بھی ایسی نظر آئیں جو مذکورہ خلط کی قے کرتی تھیں پھر بھی اس سے ان کی حالت بہتر رہی۔ (مؤلف)

مریض حیدہ کے لئے یہ احتیاط کریں کہ شدت قے ہو تو نفث الدم نہ ہونے پائے۔ بالخصوص جبکہ سینہ تنگ ہو اور مریض نفث الدم کا عادی نہ ہو۔ حتی الامکان اسے دفع کرنے کی کوشش کریں۔ سینہ کی ترخ، دلک اور نطول سے یہ مقصد حاصل ہو سکتا ہے۔ (مؤلف)

قے میں معدہ کے اوپر پوست اتار یا مازہ و طراشیت و گنار و کنگ پانی ملے ہوئے سرک میں جوش دیکر خلیصہ بنائیں اور معدہ کے اوپر بطور ضہار رکھیں۔ اس کے ساتھ کبھی کنڈر اور اقاقی بھی شامل کر دیتے ہیں۔ آتش پینہ لگانا حیدہ مفید ہے۔ غذا تھوڑی تھوڑی کئی دفعہ دیں۔ (بولس)

قے کی تسکین کے لئے مفرد ادویات:

پوست قسق، طین، کافور، طہاشیر، نفع، مانخواہ، سنبل، قر نفل، اذخر، زرناد، قاقلہ، سعد کباب، جوزہول۔ (بولس)

یہ مصلح ہے۔ (مؤلف)

حیدہ کو یوں روکیں کہ کھانے کے فاسد ہونے اور نیچے اترنے سے پہلے قے کر دیں۔ کھانا فاسد ہو، نیچے اترے اور سوزش پیدا کرے، اس سے پہلے قے کے ذریعہ مافات کر دیں۔ اس مقصد کیلئے ماء العسل کے ہمراہ مریض کو ہنگرم پانی دیں۔ پینا د شوار ہو تو کئی بار دیں تاکہ شکم تک پہنچ جائے۔ پھر شکم کے اوپر زیت میں ڈبو کر اون کا ایک ٹکڑا رکھیں، جس کے اندر سنبل جوش دی گئی ہو۔ زیت گرم گرم رکھیں اور گرم دھبیوں کے ذریعہ تکبید کریں۔ مریض زیادہ سوئے اور غذا ترک کر دے۔ اس تدبیر کا انجام یہ ہو کہ قے اور دست آنے لگیں تو خیال میں رہے کہ غذا رگوں کے اندر سرایت کر گئی ہے اور اسی طرح کی تحریک پیدا کر رہی ہے جس طرح کی تحریک زہر پیدا کرتے ہیں۔ لہذا گرم پانی بار بار پلائیں تاکہ قے ہوتی رہے اور باسانی دست آئیں۔ ایک حد تک استفراغ

ہو جانے کے بعد پیاری رک جائے تو فیما مگر افراط کی حد تک بڑھ جائے حتیٰ کہ نبض گر جائے، ہاتھ پیچ سرد پڑ جائیں تو بغل کے پاس ہر ایک ہاتھ کو اور جھگڑے کے پاس ہر ایک پیر کو باندھ دیں۔ اس طرح مادہ شکم کی جانب بہہ کر نہیں آئے گا۔ ہاتھوں اور پیروں کی مالش زیت، قلعہ، نظرون سے کریں، آب اتار دیں اور شراب و آب سرد میں روئی بھگو کر دیں حتیٰ کہ مریض قے کر دے۔ دوبارہ دیں جیسا کہ زہر خورانی میں کیا کرتے ہیں، آب سرد کے ہمراہ شراب پلائیں مریض سو جائے تو یہ مسعیانی کی علامت ہوگی۔ شکم میں شدید جلن کا احساس ہو تو معدہ کے اوپر برف میں سرد کر کے کچھ چیزیں رکھیں اور اس تدبیر کا اعادہ کریں۔ جسم کے کسی مقام پر شیخ اور تھلاؤ پیدا ہو جائے تو ردغن گرم سے اس کی مالش کریں۔ (روفس)

معدہ میں کوئی چیز سکر فم معدہ تک پہنچنے کے واسطے دفع کرنے کے لئے قے کرائیں۔ قعر معدہ میں یہ چیز اترتی ہو تو مسہل دیں۔ دونوں جگہوں میں اترتی ہو تو قے اور مسہل دونوں استعمال کریں جیسا کہ مہیضہ میں استعمال کرتے ہیں۔ (جالینوس)

مناسب یہ ہے کہ آب سرد کے ذریعہ غلط کو دھونا شروع کریں۔ اس کے بعد معدہ عطریاتی اور قابض دوائیں و غذا میں، بیکر آقویت پہنچائیں۔ مادہ کو اترنے سے روکیں، مالش اور اطراف کو بادھ رہے۔ مقصد حاصل کیا جاسکتا ہے۔ (مؤلف)

فم معدہ کو اپنی کیفیت یا کیفیت کے ذریعہ کسی چیز کے لذیت پہنچانے سے متکی ماحق ہوتی ہے۔ متکی زیادہ ہو تو استفراغ کریں۔ رومی بھی ہو تو نواہ صفر اوی ہو یا سوداوی استفراغ کریں۔ فم کی وجہ سے ہو تو کم ہونے کی صورت میں باقم کا منہج دیں۔ جسم میں امتلائی کیفیت ہو تو قصد کھولیں اور زور دار استفراغ کریں۔ اگر یہ اندازہ ہو کہ معدہ کی جانب کوئی مادہ پورے جسم سے آرہا ہے اور قے تکلیف دہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مادہ تجویف معدہ میں تیر رہا ہے متکی اور قے وقفوں سے زیادہ ہو رہی ہو تو اس کا مطلب یہی کہ دور مقام سے مادہ آرہا ہے۔ متکی شدید اور قے تھوڑی ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جرم معدہ میں روئی غلط سرایت کر چکی ہے لہذا البکائی کی حالت میں گرم پانی پلائیں اور مسلسل اور زیادہ سے زیادہ پلائیں تاکہ مادہ دھو کر قے ہو جائے۔ اس کے بعد قوت پہنچائیں مادہ کسی عضو سے آرہا ہو تو مذکورہ حالت کے بعد استفراغ اور معدہ سے اس کا لالہ کریں۔ اخلاط رقیقہ کی حد تک اتنا کافی ہے۔ غلط غلیظ کو گو آب گرم رقیق کر تاہو اس کا اخراج کر دیتا ہے مگر قاطع اور جالی ادویات کی ضرورت ہوتی ہے۔ آب گرم کے ساتھ اس ادویات کو استعمال کریں۔ ایسی غلط کا علاج جس کا نفع ہوتا ممکن ہو، نیند کے ذریعہ کریں۔ کبیل اور حائیں اس سے نفع ہو جائے گا۔ مریض غذا

ترک کر دے۔

حصہ اور کھاتے ہو جانے میں قرص لہارون مفید ہے جس کا نسخہ حسب ذیل ہے
 تخم کرفس ۷ گرام، مرے گرام، زنجبیل ۷ گرام، افیون ۷ گرام، تخم حبث ساڑھے تین گرام،
 افستین ۴، دار چینی ۶۔ قرص بنائیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۴ گرام۔ حصہ اور قے میں آب سرد
 کے ہمراہ پلائیں۔ (اسکندر)

مصطکی، کندر، زنجبیل، نانخولہ، دار چینی، افیون، پوست فستق، مر، تخم خس، گلزار، گل سرخ،
 ملباشر، سک اور افیون ہم وزن سے یہ قرص تیار کریں۔ (مؤلف)

انقلاب تنفس اور متلی کے لئے:

اتار ترش، بکڑ، عرق نعنع ۱/۲ جز، جوش دیں حتیٰ کہ گاڑھا پن آجائے پھر استعمال کریں۔
 الیاسر میں اس کا نسخہ یہی ہے۔ (فلینورس)

التهاب معدہ کے ضمن میں ارنجیانس نے جو زور دار گفتگو کی ہے اس سے اس کا مقصود اس
 حالت کا تذکرہ کرنا ہے جو حصہ میں پیدا ہوتی ہے۔ وہ کہتا ہے ”مریضوں کو سرد پانی پلائیں قے کر دیں
 تو دوبارہ پلائیں، پانی نہایت سرد ہونا ضروری ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ قے میں سکون ہو جاتا ہے حتیٰ کہ
 پانی گرم ہو جاتا ہے۔ معدہ کے اوپر سرد پانی رکھیں۔ اس پر بھیکے ہوئے کپڑے رکھیں حتیٰ کہ وہ گرم
 ہو جائیں یہ متلی کے مریضوں کے لئے مفید ہے۔ اسی طرح یہ تجربہ بھی ہے کہ ہاتھوں اور پیروں کو
 برف کے پانی میں رکھا جائے۔ اس دوران رب فواک قابل اعتماد و اثابت ہوئی ہے۔ مخدروہ متوی ضما
 مفید ہوتے ہیں۔ (جالینوس)

حرارت اور پوست کی وجہ سے التهاب معدہ، غشی اور سخت پیاس میں مریض کو برف کا پانی
 آب حصرم کے ہمراہ یا تخم خیار برف کے پانی کے ساتھ دیں۔ معدہ پر گل سرخ اور نعنع کا ضما رکھیں۔ نیز
 برف میں بھگو کر کپڑے کی دھجیاں یا پوست کدو، رطلہ، حتیٰ العالم، برف میں ٹھنڈا کر رکھیں۔ (مسج)
 متلی ایک ایسی چیز سے لاحق ہوتی ہے جو معدہ کے ساتھ چپک کر سخت سوزش پیدا کرتی
 ہے۔ یا اس کا سبب معدہ کے اندر موجود رطوبتیں اور معدہ کا ذہیلا پن ہوا کرتا ہے۔ پہلے سبب کے
 ازالہ کے لئے تعدیل و استفرغ اور دوسرے سبب کے ازالہ کے لئے تجفیف یا استفرغ کی ضرورت
 ہوتی ہے۔ (جالینوس)

آفت شراب میں بھگو کر پینا مکی کو سکون دیتا ہے۔ قرفل سرمد کی طرح چسکر آب اتار یا

ساق سے بنے ہوئے سوپ پر چھڑک کر استعمال کرنا شدید قے میں مفید ہے۔
شدید متلی کے لئے:

قرنفل، دارچینی، راک، مصطکی، قاقہ، ہم وزن آب انار میخوش کے ہمراہ استعمال کریں۔
 ہی، مازو، مصطکی، گل سرخ، آس، ہم وزن جوش دیکر معدہ کے اوپر ضمار رکھیں اسی طرح مصطکی ساڑھے
 تین گرام، قرنفل ۲ گرام آب انار ترش میں گھول کر پلائیں۔ آب انار میں مصطکی اور قرنفل زیادہ
 شامل کریں۔ (خوز)

بخ لاخر کی لاخر کے مقابلہ میں زیادہ قابض ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بخ لاخر ساڑھے چار گرام
 اور قافل ساڑھے ۴ گرام چند دن استعمال کرنے سے متلی جاتی رہتی ہے۔ (جالینوس)
 اور حماض اترج بھی۔ (دیا ستوریدوس)

حماض اترج قے اور غم کو تسکین دیتا ہے، اس کا جوشندہ بھی۔ حماض کی خاصیت صفراء سے
 پیدا شدہ کرب اور غم کا ازالہ ہے۔ شراب عصل کے ہمراہ استعمال کرنا، کھانا قے ہونے میں مفید ہے
 جیسا کہ مذکور ہے۔ (ابن ماسویہ)

باقلی جوش دیکر سرکہ کے ہمراہ کھانا متلی میں مفید ہے۔ (جالینوس)
 رطلہ قے میں مفید ہے۔ (روفس)

زعرور مانع قے ہے۔ (دیا ستوریدوس)

پانی اور شراب جس میں گرم لوہا کئی بار بچھایا گیا ہو عیضہ کے موافق ہوتے ہیں۔

(دیا ستوریدوس و روفس)

ختم حماض متلی میں مفید ہے۔ طباشیر کی بھی یہی تاثیر ہے۔ عصارہ برگ انگور حامدہ خواتین
 کے دروں میں سکون دیتا ہے۔ انگور جنگلی متلی اور کرب کے لئے عمدہ ہے۔ پانی پینا اور شراب سے پچنا
 عیضہ کی تکلیف اور قے میں بہتر ہے۔ (دیا ستوریدوس)

آب ر و کرب میں مفید ہے۔ مشکہ امشیع متلی اور کرب میں مفید ہے۔ (روفس و دیا ستوریدوس)
 نفع کے چند ریشتے آب انار ترش کے ہمراہ پینا قے اور عیضہ میں مفید ہے۔ نفع قے کو سکون
 اور معدہ کو خوشبودار بناتا ہے۔ تمام پینا قے کو سکون دیتا ہے۔ برگ تمام جنگلی کا شروب مسکن قے
 ہے۔ یہی پیسے میں مفید ہے۔ (دیا ستوریدوس)

یہی مشوی زیادہ طاقتور ہے۔ اس کا ضمار استعمال کرنا مفید ہے۔ صید سے بلغمی قے میں سکون

ہوتا ہے۔ (دیا ستوریدوس)

شربت بھی جس کے اندر شہد نہ ہو صفراوی قے میں مفید ہے۔ رب حصرم مسکن قے ہے، غم اور حیفہ میں بھی تسکین دیتا ہے۔ جو شانہ فوج مسکن حیفہ ہے۔ (ابن ماسویہ)
کدو ابال کر آب حصرم کے ہر لہ استعمال کیا جائے تو صفراء میں مفید ہے۔ التھاب کو سکون دیتا ہے۔ (دیا ستوریدوس)

کدو کا ستو صفراء سے پیدا شدہ کرب میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)
اسے آب حصرم در پیاس کے ہر اوپنا متا سب ہے۔ (مؤلف)
کھانے کی مٹی بھون کر استعمال کرنے سے مٹکی میں سکون ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ مٹی بھی مفید ہے جس میں تھوڑی کا نور پڑی ہو۔

کتاہ الحمار کے استعمال سے قے زیادہ آرہی ہو تو مرلیض کو شراب اور زیت پلائیں۔ سکون نہ ہو تو برف کے پانی میں جو کا ستودیں اور پھل کھلائیں حتیٰ کہ معدہ میں سختی آجائے۔ (بدیعورس)
انار ترش ازلہ قے اور قم معدہ کی تقویت میں بھی اور سیب سے بہتر ہے۔ (جالینوس)
آب انار ترش کا پینا صفراوی قے میں مفید ہے۔ انار ترش کا ستو آب انار میخوش کے ہمراہ استعمال کرنا قے میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

حق کے ہمراہ تیار کر دو انار صفراوی و بلغمی قے میں مفید ہے۔ (استنباط بر قول ابن ماسویہ)
جمہ حبث و تخم حبث کا جو شانہ معدہ میں غذا کے سیرنے سے پیدا ہونے والی قے کو توڑ دیتا ہے۔ ترش قابض سیب کچا اور آنے کے اندر بھنا ہوا نیز اس کا ستو شکر کے بغیر پینا مسکن قے ہے۔ قرص جس کے اندر تخم نہ ہو قے اور مٹکی کے لئے سکون بخش ہوتی ہے۔ زیادہ برگ والے نل کا تخم قے کا مسکن، قاطع ہے۔ (ابن ماسویہ)

غصیراء کا ستو معدہ، صفراوی قے اور صفراوی دستوں کے لئے عمدہ ہے۔ (دیا ستوریدوس)
دانہ انار ترش ۱۰۵ گرام، کندر ذکر ساڑھے ۷۰ گرام، مصطکی ۴۰، عود خالص ۴۰، سنبل طیب ۱۳ ریٹے، کر فس ۱۰، ۶۰۰ گرام پانی میں اس قدر جوش دیں کہ پانی ۶۰۰ گرام باقی رہ جائے۔ نہایت گرم بطور شراب استعمال کریں صفراوی یا بطنی قے میں مفید ہے۔

پوست فسق ۵ گرام تھوڑی دیر چھوڑ کر مل لیں پھر صاف کر کے استعمال میں مسک جید ۷ گرام شامل کریں اور ایک جرہ لیں۔ شدید قے میں مفید ہے۔

ہیضہ میں قے اور پیاس کے لئے:

پوست کدو، بقلہ حنقا، جو کا ستوسرک، سرد پانی، پورے شکم اور جگر پر ضاؤ رکھیں۔ میٹرنہ ہو تو صندل، کافور، گل سرخ، بنفشہ، باقلی پوست سمیت ملے ہوئے سرک (Mixed) میں جوش دیا ہوا عدس مقشر پانی پھر سرک اندر ابالا ہوا قے کو تسکین دے گا۔

(استنباط از مؤلف)

ہیضہ ختموں سے لاحق ہوتا ہے۔ طبیعت نے نیچے کی جانب مادہ کو دفع کر دیا تو بسا اوقات مریض کو تکلیف نہیں ہوتی مگر بعض اوقات آنتوں میں زخم ہو جاتا ہے۔ ماہ اللحم جیسے دست آنے لگتا ہے۔ مزمن ہو جانے کی صورت میں کچیز کے مانند ہو جاتا ہے۔ اس کے ہونک اعراض ہوتے ہیں۔ ان کی وجہ سے طبیعت کو علاج سے باز نہیں رہنا چاہئے۔ تھوڑی رقیق شراب دے۔ مریض کا حال ویسا ہی ہوتا ہے جیسا حال مسہل لینے والا ہوتا ہے۔ بلکہ کچھ بڑھ کر دونوں حالتوں کا علاج مفید طاقتور شراب کے ذریعہ ہوتا ہے۔ زیادہ تر نوجوانوں کو لاحق ہوتا ہے۔ موٹے قریب، سرخ رنگ اور مرطوب جسم کے انسان کو ہو جائے تو مہلک ہوتا ہے۔ موسم خریف میں عارض ہونا بھی ردی اور سجد تکلیف دہ ہے۔ عادی انسان محفوظ رہتا ہے۔ (رد قس)

معدہ کے اندر غذائی فساد محسوس ہوتے ہی مریض کو قے کرادیں۔ اس سے ہیضہ رک جائے گا۔ قے کے بعد شب دروز تدبیر لطیف سے کام لیں۔ ہیضہ ہو ہی جائے، قے اور دست آنے لگیں تو مریض کو گرم پانی، جلاب اور روغن بادام شیریں دیں۔ اس سے خلط کی حدت میں سکون ہوگا مگر جب تک حد سے زیادہ نہ ہو جائے اور کمزوری لاحق نہ ہو جائے دست رکنا نہیں ہے۔ حد سے زیادہ ہو جائے۔ نبض کمزور اور ہاتھ پیر ٹھنڈے ہو جائیں۔ کثرت استفرار غ سے تشنگی کا اندیشہ ہو، سرد پسینہ آنا شروع ہو جائے تو ہاتھوں اور پیروں کو ماندہ دیں اور ایسے روغن سے ان کی مالش کریں جس میں بورہ یا نیک شامل کیا گیا ہو۔ روغن زنبق مناسب رہے گا یا روغن بان جسے تھوڑی جلد بید ستر کے ذریعہ خوشبودار کر لیا گیا۔ مریض میں تھوڑی حرکت پیدا ہو جائے تو بھی، ناشپاتی، اور سیب دیں۔ غذا میں تیز، چوزے، بھنے، حصری اور ساقی کھانے دیں۔ تھوڑا رقیق غیر طاقتور ساق دیں۔ ناف اور پہلوؤں میں اتھاب اور جلن کا احساس ہو تو آب سرد، روغن گل، قیر و طلی اور موم سفید کے ذریعہ انہیں ٹھنڈا کریں یا روٹی، عرق گل۔ اور روغن میں تر کر کے مذکورہ مقامات پر رکھیں۔ غرض اس طرح کی مہر و اشیاء استعمال کریں۔ نہایت سرد اور پ کثرت ملی ہوئی شراب دیں۔ قے ترش ہو رہی ہو

تو نہ کورہ تدبیر کو مسخن اشیاء کی جانب پھیر دیں۔ مثلاً کمونی، مصطفیٰ اور انیسون وغیرہ دیں۔ معدہ کو صنادوں اور غذاؤں سے سرد نہ کریں۔

قے اور غم کے لئے:

اتار ترش و شیریں بھگو میں اور دوسرے دن ملکر چھان لیں۔ اس طرح کا آب ۶۸ گرام لیکر اس میں مسک ساڑھے تین گرام، عود ساڑھے تین گرام، پوست فستق ساڑھے تین گرام اور نانخواہ ساڑھے تین گرام شامل کریں۔ (اسحاق)

شراب فاکہہ قے اور دست میں مفید ہے، داندہ اتار، بھی کے نکلے، زعفران سماق، حب الہ اس سبز، غمیرا، بنق، نفاق، کھڑی، حاض اترج، اسقدر جوش دیں کہ سرخ ہو جائے۔ چھان کر پھر جوش دیں حتیٰ کہ جلاب کے مانند ہو جائے۔ آگ سے اتارنے کے بعد اس میں رامک بلخ (مکھی کھجور کی خوشبو) ۳۳ گرام، ۴۰۰ گرام مشروب کے حساب سے ڈالیں۔ آب سرد کے ہمراہ شربت سبکجین کی طرح لیں۔ (ابن ماسویہ)

ہیضہ کے لئے:

عس پانی کے اندر دو بار ابالیں اور بطور غذا آب حصرم کے ہمراہ لیں۔ (بقراط)
 حیف یادوا، مسہل کی وجہ سے ضعف الحق ہو اور غذا اچبانے کی قدرت نہ ہو۔ چوڑی پانی میں جوش دیں حتیٰ کہ نصف پختہ ہو جائے تو پانی سے نکال لیں اور دوسرا پانی اس پر ڈالیں اور اس میں پوری طرح پکائیں حتیٰ کہ سرخ ہو جائے۔ پھر اسے ہاون میں اس طرح کوٹیں کہ حطی کی طرح ہو جائے۔ خوشبودار مصالحوں سے اس کا سوپ تیار کر کے نیموڑ لیں پھر اس میں میدہ کی روٹی کا لباب اور تھوڑی شراب شامل کریں اور بطور سوپ استعمال کریں۔

ایضاً غذا اور علاج:

سرکہ میں جوش دی ہوئی روئی مریش زیادہ نہ کھائے تاکہ طبیعت میں دوبارہ دفع کرنے کی بات پیدا نہ ہو۔ تخمہ سے ہونے والی قے میں جو کاستو سرد پانی کے ہمراہ لیں۔

(بقراط)

معدہ کے اندر چپے ہوئے غلیظ اخلاط کی وجہ سے قے آرہی ہو تو سبکجین کے ذریعہ اخلاط کو لطیف بنائیں جس میں مولی بھگولی گئی ہو۔ مولی اور فھد دیں اور قے کرائیں۔ حب یارج مفید ہے۔

رقتی فضلات ہوں تو سلجھیں دیں، سچھہ کے لئے یہ کافی ہے۔ فضلات صغراوی ہوں تو قے کرانا عمدہ ہے۔ آب انار، سیب کے ستوا، انار اور حسب ذیل شربت کے نسخہ سے تسکین پہنچائیں۔۔
 آب انار میخوش، ۳۰۰ گرام، عرق نعنع ۱۰۰ گرام، سکر ۳۳ گرام جوش دیکر قوام بنالیں اور بطور مشروب استعمال کریں۔ مقوی معدہ ہے، قے کو زائل کرتا ہے۔ (اسحاق)

بچوں کی قے:

فستق کے بالائی چھلکوں کو آپ شیریں میں یک شب دروز بھگوئیں پھر مل جھان کر تھوڑا تھوڑا پلائیں۔

دیگر: قاطع قے، مصلح ہیضہ، مقوی معدہ:

دانہ انار ترش بھنا ہوا ۱۰۱، ساق بھنا ہوا ۱۰۱، مصطلی ۷ گرام، افسنتين ۷ گرام، کندر سفید ۷ گرام، بلوط ساڑھے ۷ گرام، وردی شراب ۳، سعد ۱۰۳، قاقیا ۳، بڑی انار ترش ۳، تخم کرفس ۵ گرام، تخم بادیاں ۵ گرام، تخم نعنع ۵ گرام، ۸۰۰ گرام پانی میں جوش دیں حتیٰ کہ ۲۶۶ گرام پانی رہ جائے پھر اس میں شاح کرفس، نعنع اور شاخ انگور تازہ کے دس ریٹے شامل کر کے ٹھنڈا ٹھنڈا استعمال کریں۔

عورتوں کی قے:

گائے کا دودھ دودھ کر تھوڑے رقتی چاول کے ساتھ جوش دیں اور بطور سوپ استعمال کریں۔ (طیب نامعلوم)

خلط کی طاقت اور دوا، مقلی کی قوت کو کمزور کرنے کے لئے کثرت سے گرم پانی پیئیں اور قے کریں۔ ماء العسل لیں۔ اس سے سکون اور آرام ہوگا۔ حمام کریں، کچھ غذاؤں کا سوپ لیں یا ستوپلی کر سو جائیں۔ اس حال میں بھی ایسا ہی کریں۔ قے اور دست کی وجہ سے تشنگ یا ریشہ ہو جائے تو تکمید کریں۔ گرم روغنیات، روغن میوہ، روغن قنار، الحمار، اور پرانے زیت سے مالش کریں۔ روغن سوسن جسم کے ٹھنڈا پڑ جانے میں مفید ہے۔ روغن کے اندر فریون، جند بید ستر، عاقر قرحا، اور قاقیل شامل کر لیں۔ تمرخ اور تکمید مسلسل کرتے رہیں جسم کی تمرخ روغن گرم کو کسی مٹانہ یا باریک اور پہلی شیشی کے اندر رکھ کر کریں۔ تکمید کے لئے جاورس اور تخم کتان استعمال کریں۔ تکمید مسلسل ہوتی رہنی چاہئے۔ جس مریض کا جسم چھونے میں گرم ہو تو خورہ چیزوں کے نزدیک جائیں۔ اسکی جگہ ٹھنڈی گرم پانی اور روغن شیریں استعمال کریں۔ پٹکی آجائے تو چھینک آور دوا دیں۔ قے کرنے والے کو

خناق ہو جائے یا قے سے زیادہ ہونے لگے تو مسہل حقہ استعمال کریں یا مریض کے دونوں بازوؤں کو باندھ دیں یا ان پر شکاف نیز پشت اور سینہ پر شکاف لگائیں اور شکاف لگائے بغیر بچہ لگائیں تاکہ روح اور خون کو جذب کر لے۔ مذکورہ مقامات کو گرم کرنے کے بعد بچہ لگائیں۔

حرارت، ضعف کبد، کرب، التهاب اور شدت حمی کے لئے ضماؤ:

آس کی شائیں ۱۸ گرام، عرق گلاب ۱۰۲ گرام، شاخ خلاف ۸۵ گرام، عرق ہی میخوش ۵۱ گرام، عرق سیب میخوش ۵۱ گرام، صندل سرخ ۳۳ گرام، گل سرخ ۳۳ گرام، جو سبز یوں کے ساتھ پیس لیا گیا ہو۔ غود ۳۳ گرام، کافور ۹ گرام، زعفران ۱۲ گرام معدہ کے اوپر رکھیں یہ تدبیر حسیہ اور فرط اسهال میں موزوں ہے۔

حیض کے لئے جوارش جو معدہ اور شکم کو تقویت بخشتی ہے۔ جوارش راکہ ہے جو گرمی میں بچائے بغیر خوزی کی قانقماقی کرتی ہے۔ (بقراط)

مصطکی چبانا اور کھانا، ہاتھوں کو گرم پانی میں رکھنا اور اطراف کو دبانا قے کو سکون دیتا ہے۔ قے زیادہ ہو رہی ہو تو ضماؤ، سرکہ اور آب نمک کے ذریعہ معدہ کا تدارک کریں، کفنی مسلسل کریں ہاتھوں اور پیروں کو باندھیں، خوشبودار یارنج، سوپ اور عمدہ غذائیں دیں۔ کمزوری زیادہ آگئی ہو تو غذاؤں کے ساتھ رقیق شراب انیض استعمال کریں۔ ورنہ اس کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس سے قے کے اندر تحریک ہوتی ہے۔ یکے بعد دیگرے دواؤں کو پلانے اور دوبارہ دیے سے گھبرائیں نہیں۔ (ارکانیس)

کھانے قے ہو جانے کا علاج:

ایارنج کا مسہل دیکر مریض کو ایک گھنٹہ کے لئے سلا دیں تاکہ مسہل اپنا کام کر سکے۔ معدہ پر شکاف لگائے بغیر بچہ لگائیں۔ بچہ کئی بار مسلسل کئی دن تک لگائیں۔ پھر شکاف لگائیں۔ مقام شکاف پر نمک رکھ کر اس پر اون کے اندر گرم کیا ہوا زیت سرایت کر کے رکھیں۔ یہ استعمال مسلسل کریں۔ ایارنج، بچہ اور وہ ادویات استعمال میں رکھیں جو سرخی پیدا کرتی ہیں۔ نم معدہ پر ایسا کے ہمراہ قانسیا چار دن تک رکھیں۔ پھر اسے دور کر دیں اس جگہ چھال پڑ جائے گا۔ چاہیں تو تانسیا سے اس مقام پر رگزیں حتیٰ کہ سرخی آجائے اور برابر چھال باقی رہے۔ دھنیا خوب اچھی طرح دل کر اور ختم تر خس دو چھپ یا ایک چھپ مصطکی پلائیں۔ یہ تمام دوائیں قے کو دفع کرتی ہیں۔ ہاتھ پیروں کو باندھ کر پانی میں رکھیں۔ اس سے منگی اور قے ٹوٹ جائے گی۔ (ارکانیس)

ہر قسم کی قے کے لئے دوا مسکی بہ دبیر:

دار چینی، جوز بوا، حب بلسان، قر نفل، بنج کبر، خوشجان، سنبل، فلفل، دار قفل، صحر، ساڑھے ۴ گرام۔ کچل کر اس پر ۲۰۰ گرام پانی ڈالیں اور اس حد تک ابالیں کہ پانی ۴۰۰ گرام رہ جائے تین دنوں تک بطور مشروب استعمال کریں۔ ہر روز بقدر ضرورت ہنگی اور اس معدہ کے لئے موزوں ہے جو کھانا کھاتے ہی قے کر دیتا ہے (طیب، معلوم)۔
بنغم اور بردت کی وجہ سے قے بہ کثرت ہو رہی ہو تو اس میں قافلہ مفید ہے۔

بچوں وغیرہ کی قے کے لئے:

قر نفل کچل کر اس کے چار گنے پانے میں ایک شب بھگوئیں پھر صاف کر کے اس پر معطلی چھڑکیں۔ اس سے قے فوراً نرک جائے گی۔ (استدر)

ہیضہ کے لئے شربت فاکہہ:

مخاض اترج منقی ۲۵۰ گرام، بھی منقی، ۱۲۵ گرام، سیب منقی ۱۳۵۰ گرام، سماق منقی ۹۰۰ گرام دانہ انار ترش منقی ۱۸۰۰ گرام زعفران زرد ۹۰۰ گرام، حب صحر ۱۳۵۰ گرام، غصیرہ ابلا پوست ۹۰۰ گرام، بنج کاستو ۷۵ گرام، ناشپاتی خشک ۹۰۰ گرام، آرد کھجور ۳۵۰ گرام، آب کھجور ۳۵۰ گرام، پانی کے اندر یک شب دروز ڈبوئے رنجیں پانی ان دواؤں سے تھوڑا اوپر ہو پھر جوش دیں سستی کہ نصف رہ جائے۔ صاف کر کے پھر جوش دیں حتیٰ کہ گاڑھے جلاب کے مانند ہو جائے۔ پھر اس کے اندر سک اور عوا کی پونلی داخل کریں۔ (ابن ماسویہ)

دانہ انار ترش ۱۵۰ گرام، تمر ہندی منقی ۱۰۵ گرام، دونوں دواؤں کو پانی میں شب دروز بھگو میں اور اس میں ۴۰۰ گرام صحر ملیں، پھر اس پر آب صحر ۴۰۰ گرام، آب ریاس ۳۰۰ گرام، مخاض اترج ۴۰۰ گرام، ڈالکر نرم آنچ پر جوش دیں۔ حتیٰ کہ ایک تہائی پانی جل جائے پھر اس میں برگ نصح ۷۰ گرام، شاخ طرخون و کرفس ۳۵ گرام، ڈالکر ایک گھڑی کے۔ بے چھوڑ دیں پھر طکر جھان لیں اور ہر ۴۰۰ گرام کے حساب سے پوست نسحق ۳۵ گرام، معطلی ساڑھے ۷ گرام، قر نفل ایک گرام، عود خالص ساڑھے ۷ گرام، اس میں شامل کریں اور جلکے طور پر جوش دیکر ۷ گرام سک کے دہر سے پھان لیں۔

قے کے لئے:

سک، علق، اقرنفل، اور عود، آب سیب میں بھگو کر نوش کریں۔ (ابن ماسویہ)

قرص:

مصطکی، عود، علق، اقرنفل، سک، پوست فسق، گل سرخ، سنبل، نار دین نامی میں سے، کیونکہ یہ زیادہ مخصوص اور عمدہ ہوتا ہے۔ علق، اقرنفل نہ ملے تو اس کی جگہ قرنفل لے لیں۔ مشکطرا مشع، سب کو گوندھ کر آب سیب اور عرق پودینہ میں قرص بنالیں۔ قرص کا وزن ۹ یا ساڑھے دس گرام رکھیں چاہیں تو گولیاں بنالیں۔ کرب و اضطراب اور غم دیکھیں تو گرم پانی کے ذریعہ قے کرانے کے بعد قرص خانہ ساز میں سے ایک قرص برف کے پانی ۳۳ گرام کے ہمراہ پلائیں۔ مصطکی اور کندر خوشبودار کر کے دیں یا قرنفل چبانے کے لئے دیں۔ نصف گھنٹہ کے بعد ۶۸ گرام رب ماض یا رب حصرم پلائیں۔ معدہ پر قابض اور بارد چیزیں رکھیں۔ ہاتھوں اور پیروں کو باندھیں۔ قے ہو جائے تو یہی عمل کئی بار دہرائیں۔ قے جب تک نہ ر کے یہ دوا پلاتے رہیں۔ السحاب اور حرارت زیادہ ہو تو نہ کورہ ہر قرص کے اندر کافور ۳ ملی گرام، مسک ایک جو، پینے کے وقت شامل کریں۔ اگر ان میں سے کوئی چیز نہ ملے تو سماق عرق گلاب میں گھول کر نہ کورہ دوا کے بعد پلائیں۔ یہ قرص تیار رکھیں۔ معدہ اور اس کے نیچے خوشبودار منہادر رکھیں مثلاً: صندل، گل سرخ خشک، گلنر، پوست کندر، سنبل، آب آس، سک، عرق گلاب، آب آس وغیرہ کے ہمراہ طلاہ کریں۔

غم اور حرارت کی تسکین کے لئے:

آرد جو، صندل، گل سرخ، کافور، عرق گلاب میں گوندھیں اور برف میں رکھ کر اوپر دھیں سرد کریں اور یکے بعد دیگرے شکم اور سینہ پر رکھیں سک اور ایک اس میں گھول لیں۔ (مستطبہ از مؤلف) طاقت بیکد کر جائے تو پورے جسم پر قابض ادویات کے ہمراہ خوشبودار کا طلاہ کریں اور مسلسل دھونی دیں حتیٰ کہ گھردھونی سے بھر جائے۔ تاکہ کے قریب کھانے اور پینے کے خوشبو قریب کریں۔ (مستطبہ از مؤلف)

ضعف قوت اور بہ کثرت اسہال کے لئے ضما:

آب برگ فوج، بخی، آلو بخارا، انگور، سیب، آس، عرق گلاب مقطر یا نیچڑا ہوا۔ ہم وزن

باہم مخلوط کریں اور اس کے اندر افاقیا، ساق، طرہیٹ، مازو، تاپنت، صندل سرخ، گل سرخ، قصب
الزیرہ، دارہیضمان، لاذن، عود خالص، کعک خشک، پہلے سرکہ شرب پھر میسون میں بھگو کر جوش دیا
ہوا۔ مصطکی، راک، آرد جفری، کلی انگور، تھوڑی مسک مخلوط، زعفران، کافور مذکورہ آیات میں شامل
کریں۔ (ابن ماسویہ)

شکم روکنے کے لئے:

یا قلی سرکہ میں جوش دیا ہوا۔ استعمال کریں۔ (ابن ماسویہ)

انگوں سے کبھی قے، دست، پیاس اور غشی کے ساتھ عارض ہوتے ہیں۔ گرم پانی پلائیں یا
قے کرائیں حتیٰ کہ معدہ صاف ہو جائے۔ پھر روغن نار دین سے معدہ کی تھمیں کریں ہاتھوں اور
پیروں کو باندھیں، مسور اور سرکہ کا سوپ دیں، سرد پانی پلائیں۔ کبھی اس بیماری کے ساتھ بخار
ہو جاتا ہے اور یہ شافی علاج ہو جاتا ہے۔ (فیلفر غورس)

قے ایسی غذاؤں کی وجہ سے ہوتی ہے جو اپنی کثرت سے معدہ پر گراں ماث ہوتی ہیں یا اپنی
صحت، ترشی یا تجویف معدہ کے اندر کسی چیز کے ہونے کی وجہ سے سوزش پیدا کرتی ہیں۔ تجویف
معدہ کے اندر موجود مذکورہ شے کا یہ حال ہوتا ہے کہ اپنے مزاج سے معدہ کو تغذیہ پہنچانے کے
قابل نہیں ہوگی۔ مثلاً معدہ کے اندر خون اور شیریں بلغم اتر آیا ہو۔ (جالینوس)

خون معدہ کے لئے باعث تغذیہ اس لئے نہیں جتا کہ معدہ کو غذا دہی چیز پہنچاتی ہے جو
کیلوں میں تبدیل ہو سکے۔ (مؤلف)

حرارت کی موجودگی میں قے ہو رہی ہو تو اس کے لئے قرص کا نسخہ:

عود خام، گل سرخ، صندل زرد، گل خراسانی، بھونی ہوئی۔ پوست فسق، مصطکی، طباشیر، انبر
باریس، ساق۔ ۷ گرام کے مقدار کی قرص بنائیں۔ ایک قرص عرق سیب، یا عرق ساق کے ہمراہ
دیں۔ معدہ پر ضماد رکھیں، ہاتھوں اور پیروں کو باندھیں۔ گل خراسانی مخلوط طبیعت میں بیحد فرحت
پیدا کرتی ہے اور قے کو تسکین دیتی ہے۔ یا مریض کو پوست فسق ہمراہ سیب یا گل خراسانی مربی
در کافور پلائیں۔ قے کا ازالہ ہو جائے گا۔ (مؤلف)

فم معدہ کے اندر مرہ صفراء پیدا ہو جائے یا مرہ صفراء قے کی حرکت کر دے یا خلط لعابی ہو
تو مریض کو کچھ قابض دوائیں دیں۔ اس سے مادہ نیچے آ جائے گا اور مٹکی کے اندر سکون ہو جائے گا
اخلاط فم معدہ کے اندر سرایت کر چکے ہوں تو یہ قے کے ذریعہ خارج نہ ہوں گے لہذا مریض کو

بسرعت عصارہ اُتار پلائیں (جالینوس)

بقراط نے کتاب ہبذیمیا میں جس خاتون کی حکایت بیان کی ہے اس کے بارے میں جالینوس نے لکھا ہے کہ وہ اس لئے کہ ستونہ کو رہا خلاط کو جذب کر لیتا ہے اور آب اُتارین سے معدہ کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔ (مؤلف)

کرب شدید اور التهاب کے مریض کو آب خیار مقشر، طباشیر ساڑھے ۳ گرام اور جلاب سکر ۳۳ گرام پلانے سے نفع ہو جاتا ہے۔

ہیضہ حسب ذیل اسباب کے تحت لاحق ہوتا ہے۔

۱۔ کثرت سے گرم کھانے تناول کر لینا۔

۲۔ نمکین کھانوں کے بعد زیادہ پانی پی لینا کیونکہ غذا اس وقت جگر تک صرف تھوڑی ہی پہنچتی ہے بقیہ ساری کی ساری آنتوں کے اندر پھیل جاتی ہے۔ لہذا پانی پینے سے رکیں حتیٰ کہ قے کمزور ہو جائے۔ قے کمزور ہو جائے تو آب اُتار ترش استعمال کریں جسے محروث اور انجدان سے خوشبودار کر لیا گیا ہو۔ (یہودی)

پانی سے رکنا تب ہی ممکن ہے جب معدہ پر ضادر کھا گیا ہو سرد ہوا کا اہتمام کیا گیا ہو اور مریض کو ایسے آبن میں بیٹھایا گیا ہو جس میں سرد پانی ہو حتیٰ کہ جسم ہمز ہو چکے ہوں۔ اس سے قے اور غم میں تسکین ہوگی۔ اطباء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ صیغہ اور زوردار استفرغات میں ضرورت اس بات کی ہوتی ہے کہ خلاط میں گاڑھاپن آجائے مذکورہ بالا تدبیر مقلظ بھی ہے اور انجماد بھی پیدا کرتی ہے۔ کافی استفرغ اور استفرغ کی تیزی زائل ہو جانے کا علم ہو جانے کے بعد یہ طریقہ اختیار کریں اور اس وقت اختیار کریں جب یہ علم بھی ہو کہ یہ تدبیر معضّر نہ ہوگی۔ کچھ پیاس کو تسکین دینے والی چیزیں پلائیں۔ برف کے پانی میں بھگو کر قیہیں پہنائیں۔ پٹھے جھلیں حتیٰ کہ مریض کے دانت ٹھنڈک سے بچنے لگیں۔ ضادر نکھیں، سکون ہو جانے کے بعد تھوڑا آب اُتار در پیاس دیں جس کے اندر تھوڑی سمیدی (میدہ) کی روٹی بھگوئی گئی ہو۔ یہ غذا تھوڑی تھوڑی کٹی بار دیں تاکہ قے نہ ہو سکے۔ مریض پیاس کو جھیلے، اس کے ہاتھوں اور پیروں کو باندھ دیا جائے۔ اس سے صیغہ اور مٹکی کا ازالہ ہو جائے گا۔ (مؤلف)

اضطراب انگیز قے میں دونوں شانوں کے مابین بڑے پتھنے لگائیں۔ ضعف زیادہ شدید ہو جائے تو مسلسل مریض کے چہرے پر بھونے ہوئے چوزے کھول کر رکھیں تاکہ اس کی بو سے قوت پیدا ہو۔ (ابن ماسویہ)

حصہ یاد دہا، مسہل کے بعد سامنے یا پیچھے سے تشخ ہو جائے تو مریض مر جائے گا۔ قے کے ساتھ ہنکی، مروڑ، کزاز اور فساد عقل بھی ہو تو مریض ہلاک ہو جائے گا۔ (جالینوس)

بخار کی وجہ سے ہونے والی قے کا علاج عصا کا سیب اور طہاشیر اور بخار کے بغیر ہونے والی قے کا علاج رب انار، نفع اور معطلی سے کریں۔ (جور جس)

مکلی کی تسکین قے سے ہوتی ہے کیونکہ اس سے قے آور خلط کا استفراغ ہوتا ہے۔ بعد ازاں علاج ایسی دوا کے ذریعہ کریں جس سے مافی کا مزاج درست ہو جائے۔ فم معدہ کے اندر لیسد اور اخلاط موجود ہوں تو پہلے قے کے ذریعہ استفراغ کریں، مقوی غذا میں دیں اور معدہ کے اوپر خوشبودار قابض ادویات رکھیں۔ (بقراط)

تیز ہٹنے استعمال کریں۔ پریشان کن قے میں اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ اخلاط کا باہر کی جانب اٹا ہوا جاتا ہے۔ پریشان کن قے کو نیند تسکین دیتی ہے۔ کھانا مسلسل قے ہو رہا ہو تو قبل از طعام مولیٰ اور کچھ تین کے ذریعہ قے کرادیں تاکہ معدہ کے اندر جمع شدہ لسی کا مقیہ ہو جائے۔ مریض کو قابض، مقوی معدہ اور خوشبودار غذا تھوڑی مقدار میں دیں۔ خارج سے اسی طرح کا ضار رکھیں۔ یہ تدبیر اس وقت تک استعمال کرتے رہیں جب تک رفع نہ ہو جائے۔ (جالینوس)

قبل اس کے کہ کھانا فاسد ہو اور رگیں اسے جذب کریں اور ردی کیفیت پیدا ہو قے کر اگر حصہ الحق ہونے کو روکیں۔ قے ماء العسل اور منکرم پانی کے ذریعہ کرائیں۔ زیت میں اون ڈبو کر شکم پر رکھیں اور مریض پر خواب گر اس طاری کریں۔ قے اور دست بذاتہ آئیں تو دست کو نہ روکیں۔ الایہ کہ زیادہ آنے لگیں۔ قے اور دست زیادہ آنے لگیں تو ہاتھوں اور پیروں کو باندھیں۔ سرد ہو جانے والے اعضاء کی، لاش گرم روغنیات سے کریں۔ سب سے عمدہ روغن قثاء الحمار ہے۔ اسے جند بید ستر کے ہمراہ استعمال کریں اور غذا دیں۔ قے ہو جائے تو پھر دیں۔ بار بار دینے سے گھبراہٹ نہیں۔ غذا کے ساتھ کچھ فرحت بخش پھل دیں۔ پانی میں ملی ہوئی شراب حصہ میں مفید ہے۔ اس سے کیوس کے اندر تعدیل اور معدہ کو تقویت ہوتی ہے۔ مریض روٹی کھائے۔ پینے یا شراب کے ہمراہ روٹی کھانے کے بعد نیند آجائے تو یہ مستحبی کی علامت ہے۔ (روفس)

مناسب یہ ہے کہ مریض ماء اللحم، سیب، ناشپاتی، سک اور شراب سے بنا ہوا سوپ استعمال کرے کیونکہ اس کے اندر بیماری کے لئے وہ تمام باتیں موجود ہیں جو بہتر ہوتی ہیں۔ میدے کی روٹی کا چورہ بھی استعمال کریں۔ پردہ مراقب میں شدہ بدن ہو تو شکم پر روغن گل یا کوئی ٹھنڈا ضار رکھیں۔ (مؤلف)

شدت استفراغ کے وقت حصہ میں کبھی جسم کے کچھ مقامات پر تشخ ہو جاتا ہے۔ خاص کر

پندلیوں کے عضلات تشنج میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ کرب، اضطراب اور ایک صورت سے دوسری صورت میں تبدیل ہو جانا اس وقت پیش آتا ہے جب فم معدہ کے اندر ردی خلط سرایت کر جاتی ہے۔ شراب ہم وزن پانی کیساتھ ملا کر استعمال کرنا اس حالت کے اندر سب سے زیادہ موزوں ہوتا ہے۔
(جالینوس)

قرص قے میں تخم بنج شامل کی جاتی ہے۔ اس سے غیند آتی ہے اور خشکی پیدا ہوتی ہے یہ تیز بیماریوں کیلئے موزوں ہوتا ہے۔ (جالینوس)

مخدرات مذکورہ شرط ہی پر غیند آور اور قے کے لئے مسکن ہوا کرتے ہیں۔ (مؤلف)
تمام عطریاتی ادویات مٹکی کو تسکین دیتی ہیں۔ بایں ہمہ کچھ غذائیں بھی ہوں تو اور زیادہ بہتر اور انسب ہے۔ مخدرات ادویات سے معدہ کی کچھ حس زائل ہو جاتی ہے۔ چنانچہ سوزش پیدا کرنے والی خلط سے معدہ کو تکلیف کم ہو جاتی ہے۔ اس طرح وہ مٹکی کے لئے تسکین بخش ثابت ہوں گی۔ افادہ سب کی سب معدہ کے لئے تکلیف وہ خلط کو متغیر کر دیتی ہیں۔

فلو نیاسیف میں آب سرد کے ہمراہ پلاتے ہیں۔ (جالینوس)

قرص جس کی تعریف جالینوس نے کی ہے:

کلسرخ، سعد، مصطلی سنبل، ہم وزن، اسارون، صبر، $\frac{1}{2}$ - $\frac{1}{2}$ ، اذ عفران، اگرام، افیون اگرام، قرص بتالیس، ساڑھے چار گرام بعض موافق رطوبوں کے ہمراہ لیں۔ (مؤلف)

منتقلب معدہ اور مٹکی کے لئے:

تھوذا تخم خس پانی اور ایک چمچ کے ہمراہ اور مصطلی کھانے سے پہلے۔ ہمیشہ مصطلی اور شوکہ مسکی بہ قانون چبائیں۔ معدہ پر وہ ضار نہیں جن کا ذکر باب المعده میں آچکا ہے (جالینوس)
سعد، عود، قرافل پانی میں جوش دیں پھر اس میں سکر، مصطلی اور علك القرافل حل کر کے نوش کریں (ابن ماسویہ)

حد قو قاصیفہ کے لئے عمدہ ہے۔ (ابو جریج)

دواء سے غشی اور مٹکی میں پرانے سرکہ کے ہمراہ پیاز اور مصطلی استعمال اور زیت اور نمک سے چیر کے نیچے دلوں کرنا مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

شدید قے کے لئے:

دانہ اتار ۶ گرام، دانہ حماض ۶ گرام، گرم پانی میں بھگو کر تین گھنٹے چھوڑ دیں پھر صاف کر کے جوش دیں حتیٰ کہ گاڑھا پن آجائے۔ ۱۰۳ گرام میں سک ساڑھ ۳ گرام اور نانخولہ ساڑھے ۳۰ گرام دونوں پیس کر اور ایک پوٹلی میں رکھ کر رگڑیں حتیٰ کہ اس کا مزہ دوا کے اندر آجائے پھر اسے مسلسل بطور مشروب استعمال کریں۔ (حشیں)

ہیضہ میں مفید یہ ہے کہ معدہ پر کھانا ثقل ہو اور فاسد ہو جائے تو مریض قے کرے۔ معدہ کے ارد گرد دن میں تکبید کرے۔ فائدہ نہ ہو تو دوا مسبل لے۔ ہیضہ مسلسل موجود رہے تو جوڑوں اور ہاتھوں اور پیروں کو پاندہ دیا جائے اور روغن گرم کے ذریعہ تدحسین کی جائے۔ غذا کئی بار دی جائے۔ قے ہو جائے تو پھر دی جائے مگر قابض اور خوشبودار ہو۔ کمر اور پسلیوں کے سروں پر سرد مناد رکھیں۔ شراب دیں، مریض سو جائے تو ہیضہ میں سکون ہو گا۔ شراب میں غذائیں شامل کر کے دیں۔

متلی اور قے کے ازالہ کے لئے جو شائدہ:

ایک تیتڑ کاٹ کر دھوئیں اور زیت اور نمک میں بھون لیں۔ پختہ ہونے کے قریب ہو تو اس پر عرق ساق یا عرق حماض اترج چھڑکیں۔ پھر بھنی ہو ادھنی اور زیرہ جو سرکہ شراب میں بھگویا گیا ہو، سے سیراب کریں۔ پھر غذا کے طور پر استعمال کریں۔

قرص ہیضہ۔ قے اور دست بہت زیادہ آرہے ہوں:

سک ۵ ملی گرام، عود خالص ۵ ملی گرام، مصطلی ۵ ملی گرام، سنبھل ۵ ملی گرام، افیون ۵ ملی گرام، راک ۵ گرام، پوست اگرام، فسق سرخ اگرام۔ یہ ایک قرص کا وزن ہے اور وہی مقدار خوارک بھی ہے۔ مریض کو کئی بار پلائیں حتیٰ کہ دست و قے میں قرار ہو جائے پھر مریض کو غذا دیں اور غذا کا اعادہ اس حد تک کرتے رہیں کہ سکون ہو جائے۔ فیند کی تدبیر خند روایات کے ذریعہ کریں۔ (جالینوس) ہیضہ پر شکم اور پہلوؤں پر بڑا پک۔ گائیں۔ مریض جسم و جثہ کا توانا ہو تو آب سرد میں دیر تک بیٹھائیں۔ (طیفر یورس)

قے کسی مادہ سے اس وقت، حق ہوتی ہے جب وہ اپنی کیت یا کیفیت سے غم معدہ کو اذیت دینے لگتا ہے۔ کیت میں مادہ چونکہ معدہ کے اوپر بارگراں ہوتا ہے اس لئے معدہ اسے برداشت نہیں کر پاتا۔ کیفیت کا جہاں تک تعلق ہے مادہ لیسدار، ترش، نمکین یا اس نوعیت کا ہو کہ ہضم کے قابل نہ ہو اگر کم ہوتا ہے تو متلی پیدا کرتا ہے۔ برعکس صورت میں قے ہونے لگتی ہے۔ کیت غذا اور صحت قوت کی وجہ سے متلی ہو رہی ہو تو غذا کم کر دیں اور معدہ کو قوت دیں۔

متلی کا تعلق فساد حراج سے ہو اور ورم بھی ہو تو تسکین، نیند، غذا سے پرہیز، اور ان گرم دواؤں کا اہتمام کریں جو ہضم کرتی ہیں۔ متلی خلط غلیظ کے ہمراہ ہو تو گرم ادویات کے ساتھ قاطع اور ملطف ادویات شامل کریں۔ مادہ تیر رہا ہو تو شفاء معدہ کی خاطر ہم قے کرائیں گے۔ قے آتشی ہو تو اسے روکیں نہیں۔ الایہ کہ زیادہ آری ہو۔ کیفیت اس کے علاوہ ہو تو حسب ذیل صورت ہوں گی

۱۔ متلی کی پیدائش کسی ایسی خلط سے ہو رہی ہو جو معدہ کے اندر بنتی ہو اس کے ساتھ مسلسل متلی ہوتی رہتی ہے۔

۲۔ متلی کسی ایسی خلط سے ہو رہی ہو جو معدہ کی جانب کہیں سے داخل ہو رہی ہو حتیٰ کہ بہت ساری جمع ہو جائے اور متلی کی تحریک پیدا کرنے لگے۔

قے صفاوی کا علاج:

صفاوی قے کے ساتھ طبیعت میں خشکی ہو تو حقنہ کے ذریعہ تلہین کریں تاکہ مادہ کو نیچے کی جانب جذب کر سکے۔ اس کے بعد آب تمر حندی و آلو بخارا وغیرہ پلائیں۔ تلہین شکم کے ساتھ قے کا ازالہ بھی ہو گا۔ شکم میں خشکی نہ ہو تو عرق سیب، رب حصرم، انار، ریاس، حماض اترج پلائیں یا دانہ انار ترش ۷۰ گرام، مصطکی ساڑھے ۳ گرام، ۴۰ گرام پانی میں جوش دیں حتیٰ کہ نصف رہ جائے۔ صاف کرنے کے بعد اس میں عود ساڑھے تین گرام اور سک ۷ گرام شامل کریں اور استعمال کریں۔ نیز پوست فستق بھی تھوڑے سک کے ساتھ پلائیں۔ قے زوردار اور پریشان کن ہو تو باسلیق کی قعد کھولیں۔ صفراء کی طاقت اس سے کمزور ہو جائے گی۔ مریض کو تیز اور چوزے دیں اور بخار نہ ہو تو حصری اور ساقی غذاؤں کو دھیا سے خوشبودار کر کے دیں۔ آب بھی، گلبرخ، شاخ آس، میسون سفید، سک، راک، عود، کافور اور زعفران سے ان کی تضمید کریں۔ قے باقی ہو تو پہلے قے اور اسحال کے ذریعہ باقم کا سقیہ کریں۔ قے فوراً بند ہو جائے گی۔ اس کے بعد معدہ پہ منادر کھیں اور مقوی دوا پلائیں تاکہ معدہ کے اندر پھر کوئی چیز جمع نہ ہو سکے۔ جب صبر اور حب افادیہ کا مسہل دیں۔ صبیہ، رب سیب، شراب ریحانی، انار ہم او شمد و نمام و سک و عود دیکر معدہ کو قوت دینا چاہیں۔ یہ دوا مسلسل چلاتے رہیں۔

دانہ انار ترش ۲۰، نفع ۲۰، کلی اترج ۲۰، پوست اترج ۲۰، زیرہ ۳ گرام، جوش دیکر صاف کر لیں اور اس میں سک مسوق (پا ہوا) شامل کر کے صبح و شام استعمال کرائیں۔ شربت افستہین بیحد مفید ہے۔ کیونکہ اس سے معدہ کا سقیہ ہوتا ہے اور اسے تقویت دینا چاہی ہے۔ اسی طرح دوا المسک

تلخ اور جوارش بھی کا بھی یہی اثر ہے۔ مریض کی غذا میں مصالحہ جات، خولجان، اور جوز بوا شامل کریں۔ سک، قصب الذریرہ سنبل، مصطکی، زعفران، انیسٹین، عود، قرنفل، جوز بوا، میل، پرانی شراب ریشیائی، میسون، سک جیسی افادیہ سے مریض کو تھمید کریں۔

قے سوداوی زیادہ اور موذی نہ ہو تو اسے نہ روکیں کیونکہ مفید ہوتی ہے۔ اعتدال سے تجاوز کر جائے تو گرم ہضوں کے ذریعہ اسے نیچے کی جانب جذب کریں۔ معدہ صاف ہو جانے کے بعد معدہ کو تقویت ایسی دواؤں سے دیں جو مرض کو دوبارہ ہونے سے روک سکیں۔ جو شانداہ افتیموں دیں۔ اور اس عضو پر خصوصی توجہ رکھیں۔

ہیضہ کا علاج:

حیضہ غذاؤں کے سوء ہضم سے لاحق ہوتا ہے۔ عروق کے اندر ہضم کافی جب نہیں ہوتا یعنی اعضاء کے ساتھ غذا کا تشبث جب نہیں ہوتا تو زیادہ ہونے کی صورت میں نکل جانا چاہتی ہے۔ چنانچہ کچھ تو اوپر کی جانب اور کچھ نیچے کی طرف نکلنے لگتی ہے۔ دویاتین ہضم کے فساد سے جو قے ہوتی ہے وہ کمزور مگر بہ کثرت ہضموں کے فساد سے ہونے والی بجد زور دار ہوتی ہے۔ شروع میں ترش یا فاسد، صفراوی وغیرہ غذا میں خارج ہوتی ہیں پھر مرئی کے اندر سوزش اور شکم میں درد، مستقل استقراعات، قلق واضطراب اور خفقان ہونے لگتا ہے۔ اس طرح جسم تھوڑا دبا ہوا جاتا ہے۔ کبھی ماہ اللحم جیسی کوئی بدبودار چیز نیچے آتی ہے۔ طبی اور نبض مر جھا جاتی ہے۔ چہرہ سکڑ جاتا ہے، ناک پتلی اور چہرے کی صورت تبدیل ہو کر مردوں جیسی ہو جاتی ہے۔ ہاتھ پیر سرد ہو جاتے ہیں۔ ٹھنڈا پسینہ آنے لگتا ہے۔ ہاتھوں پیروں اور پنڈلیوں میں تشنج شروع ہو جاتا ہے۔ الغرض حد سے زیادہ جب بھی استفراغ ہو گا نہ کورہ اعراض لاحق ہوں گے۔ پس یہ ایک حاد و دہے جو بسرعت علاج کا طالب ہے۔ مناسب یہ ہے کہ طبیب بیماری کے اعراض سے احوال اور غفلت نہ برتے جم کر علاج کرے اور گو صحت نہ ہو رہی ہو مگر علاج پر قائم رہے۔ اسی طرح نبض قوی ہوتی ہوئی اور معدہ کوئی غذا قبول کرتا ہو انظر نہ آئے تو اس کے باوجود بھی علاج ترک نہ کریں۔ علاج مکرر کرتے رہیں حتیٰ کہ مریض علاج اور غذا قبول کر لے۔ بچوں میں حیضہ زیادہ مگر آسان ہوتا ہے۔ مردوں میں لم مگرد شوار اور برے انجم کا حامل ہوتا ہے۔ یوزھوں میں مبلک ثابت ہوتا ہے نیم سرخ رنگت اور گھٹے ہوئے گوشت کا انسان حیضہ کے لئے مستعد رہتا ہے۔ جسے حیضہ بہ کثرت ہوتا ہے وہ تقریباً ہلاک نہیں ہوتا جو ہیضہ کا عادی نہیں ہوتا وہ بھوم ہلاک ہو جاتا ہے۔ حیضہ زیادہ تر موسم سرما میں لاحق ہوتا ہے۔ موسم

خریف میں کم ضرر و رساں ہوتا ہے۔ موسم سرما میں تقریباً عارض نہیں ہوتا۔ سب سے برا عارض پیاس ہے جو پانی پینے کے باوجود نہ بجھتی ہو کیونکہ پانی پیتے ہی پانی قے ہو جاتا ہے۔ پیاس کے بعد بے خوابی کا نمبر ہے۔ کیونکہ مریض سو جاتا ہے تو حیضہ زائل ہو جاتا ہے۔ (ابن سرائیون)

پوست فسق کے ہمراہ، راکم اور سک شامل کر کے مریض کو دیں۔ اس کا سبب بنا کر مریض کو سونگھائیں۔ خواب آور دھونیاں دیں۔ ناک اور پیشانی پر طلاہ کریں۔ سر پر خواب آور تکمید کریں۔ مریض کے ارد گرد خواب آور خوشبو یا تر رکھیں۔ (مؤلف)

حبضہ سوء ہضم کا نام ہے۔ لہذا قے کرائیں تاکہ فاسد شدہ غذائیں خارج ہو جائیں۔ معدہ کو آب گرم سے صاف کریں۔ کبھی شکم کی صفائی ہی سے سکون ہو جاتا ہے۔ اس بات پر حیرت نہ کریں کہ قے کے ذریعہ قے کو سکون ہوتا ہے۔ بورہ جسے دیا گیا ہو تو خریق کے ذریعہ قے کر دینے سے قے اور مٹکی میں فوراً سکون ہو جاتا ہے کیونکہ خلط موجب کا استفراغ ہو چکا ہوتا ہے۔ جلاب سے قے کرائیں نہ ردغن سے کیونکہ ان سے تغذیہ ہوتا ہے۔ اور یہاں ضرورت غذا کو کم کرنے کی ہوتی ہے نہ کہ تغذیہ کی۔ گرم پانی سے قے کرا دینا کافی ہے۔ مریض کو تاریک مقام میں خستی بچھونے پر سلائیں، قوت گر جائے، سرد پینہ اور پٹکی آنے لگے تو مریض کو قابض شراب ریحانی پلائیں۔ پیاس تیز ہو تو آب انار ترش کے ہمراہ جو کاستودیں۔ اسی جگہ پہ کثرت گلاب کے پھول، اسطوخودوس، سیب، بگی اور جو بھی مل سکے رکھیں۔ طبیعت زوردار دفع کر رہی ہو تو جو شانہ خشخاش کے ہمراہ قاعد و نشاط کا حقن دیں۔ یہ کیفیت کسی عضو کی وجہ سے پیش آتی ہو تو اس عضو پر ردغن میں ڈبو کر کپڑے کی دھجی رکھیں اور اس سے نیز بارد قیر و طیوں سے دلک کریں۔ جڑے کے عضلات کو بالعموم تشنج لاحق ہو جاتا ہے۔ کھانا معدہ کے اندر قرار نہ پاتا ہو اور ہمیشہ قے ہو جاتا ہے تو ایسی صورت میں زیرہ اور ساق، نفع سے بنے ہوئے رب انار کے ہمراہ دیں۔ (ابن سرائیون)

اندیشہ ناک شدید قے کے لئے:

قرنفل ساڑھے چار گرام ہمراہ آب سرد پلائیں۔ سکون ہو جائے گا۔ (طیب نامعلوم)
صفراوی قے کے بعد خفقان اور فم معدہ میں سوزش ہوتی ہے۔ (جالینوس)
قے سے خفقان اور سوزش پیدا ہوتی ہو تو یہ صفراوی قے ہوتی۔ (مؤلف)
صفراوی دست سے معدہ کے اندر سوزش پیدا ہوتی ہے۔ (جالینوس)

سخت اور اندیشہ ناک قئے کے لئے:

ساق کچرہ، زیرہ $\frac{1}{2}$ جز، قر نفل $\frac{1}{2}$ جز، مصطلی $\frac{1}{2}$ جز، ۹ گرام آب سرد کے ہمراہ کئی بار پلائیں۔ (جالینوس)

قئے اور بالغی برودت کے لئے:

زیرہ، قر نفل بھی ہوئی، قصب الزریہ، مھیل، اظفار الطیب، فلغل، دار فلغل، ز مھیل، مصطلی، کرویا، انیسون، سلجہ، قاقلہ قسطہ، جوز الطیب، راسن، عود، حجم کر فس، مانخواہ، ساذج، حماما، کوٹ کر چھان لیں اور ایسے شہد میں جس کا جھاگ اتار لیا گیا ہو اور آب آملہ جوش دادہ میں گوندہ لیں۔ مقدار خوراک ساڑھ تین گرام۔ (ابن سرائیون)

راسن، عود، مصطلی، قر نفل ذکر، کرویا، مانخواہ، کندر، فستق سفوف بنا کر استعمال کریں۔

دیگر:

ساق، پوست فستق، دانہ اتار، سک، گل خراسانی، تھع، شیشہ کے ایک برتن میں بھگو کر روزانہ چند دنوں تک بطور مشروب استعمال کریں۔ (مؤلف)

پانچواں باب

پیاس، پیاس کے لئے مسکن اور محرک چیزیں، اسکی علامات، فوائد اور نقصانات، التهاب معدہ کے اسباب و علاج، خراب مشروبات پینے کی خواہش۔

ایسی پیاس جس کے ساتھ سلس البول کی شکایت نہ ہو اس کا سبب سوء مزاج حار یا یاس یا دونوں ہوتے ہیں خاص طور پر فم معدہ، اس کے بعد معدہ اور جگر کا سوء مزاج خصوصاً جگر کے مقعر جانب کا۔ جبکہ صائم نامی آنت کے چاروں جانب لپٹے ہوئے عروق میں التهاب ہو نیز مری اور ریہ کے التهاب سے بھی جبکہ اس کے ساتھ حمہ بھی ہو۔ ایسی پیاس سے اکثر لوگوں میں لاغری آ جاتی ہے۔

(جالینوس)

معدہ میں تلخ اور نمکین خلط ہو تو پیاس ہوتی ہے کیونکہ ان دونوں سے وہاں گرمی پیدا ہوتی ہے یہ پیاس یا تو اس وقت ختم ہو جاتی ہے جب معدہ کی حس ہی ختم ہو جائے یا جیسا کہ مہلک امراض میں ہوتا ہے یا پھر فم معدہ پر برد و رطوبت کے غلبہ سے۔ زیادہ شراب پینے سے بھی پیاس بھڑک اٹھتی ہے۔ میں ایک ایسے شخص کو جانتا ہوں جسے پیاس کا مرض ہو اور اس کی پیاس نہ بجھ سکی پیاس ہی مر گیا۔ حمایت محرقہ میں بھی پیاس مارض ہوتی ہے تو یا مریض کی پیاس نہیں بجھتی یا وہ مر جاتا ہے۔

(جالینوس)

پیاس کا سبب اکثر معدہ میں نمکین یا تلخ فضلات کا جمع ہونا ہے۔ ان رطوبات سے وہاں گرمی پیدا ہوتی ہے اور شدید پیاس لگتی ہے جیسا کہ بخار میں ہوتا ہے۔ معدہ کی رطوبات میں گرمی پیدا ہونے سے ان میں ابال آتا ہے۔ جیسا کہ بخار میں ہوتا ہے یہ بھی پیاس کا سبب ہے۔ (جالینوس)

جسے شدید پیاس کا غلبہ ہو اس کی غذا کم کر دیں اور قے کرا دیں پھر پتلی شراب مزوج

پلائیں۔ میرے نزدیک یہ بہتر ہے جیسا کہ ایڈیمیا کے بارے میں کہا گیا ہے کہ صرف پانی پایا جائے کیونکہ شراب معزوق ترطیب بدن کے لئے پانی سے بہتر ہے اور اس میں پانی کی مصرت بھی نہیں ہوتی پھر یہ شدید برودت کے باعث حرارت کو سکون پہنچاتی ہے۔ (جالینوس)

جوف کے التهاب کے باعث جو پیاس ہو اس کے لئے عصارہ عصم کو بقلۃ المحمق (خرف) پر ڈال کر پیسیں اور نجوڑیں اسے ماء الشعیر میں ملا لیں اور برف سے اچھی طرح ٹھنڈا کر لیں اور اس میں ایک کپڑا تر کر کے شکم پر رکھیں جب وہ کپڑا گرم ہونے لگے تو دوبارہ رکھ دیں یہاں تک کہ شکم میں ٹھنڈک کا احساس ہونے لگے اور پیاس کو سکون ہو جائے۔ (ذبول)

پیاس یا تو حرارت کی زیادتی سے ہوتی ہے یا رطوبت کے خشک ہونے سے۔ حرارت کی زیادتی سے پیدا ہونے والی پیاس میں سرکہ فائدہ کرتا ہے مگر رطوبت کی خشکی کے باعث ہونے والی پیاس میں یہ فائدہ نہیں کرتا۔ کیونکہ اس سے ترطیب نہیں ہوتی۔ اگر حرارت کے ساتھ نمکین اور ردی رطوبت مل جائے۔ جیسا کہ استقاء میں ہوتا ہے تو اس سے پیاس پیدا ہوتی ہے کیونکہ اس صورت میں جسم میں نمکین رطوبت بہت کافی مقدار میں جمع ہو جاتی ہے۔ اس طرح معدہ میں کثیر تعداد میں باغم مالح کے اجتماع سے بھی پیاس ہوتی ہے۔ اس طرح کی پیاس کے لئے سرکہ فائدہ مند ہے۔ وہ پیاس جو گرم موسم یا دوا یا مکان کے باعث ہونے والے حمیات حادہ میں ہوتی ہے وہ حرارت و بوسنت کی وجہ سے ہوتی ہے جس کا علاج تمہید و ترطیب ہے اور اس طرح کی پیاس میں تھوڑا سا سرکہ بہت سے پانی میں ملا کر پانا سکون پہنچاتا ہے کیونکہ سرکہ بالتقویٰ سرد ہے اور پانی کی وجہ سے اس میں لطافت آ جاتی ہے اور کم مقدار کے باعث خشک بھی نہیں ہوتا۔ (دستوریدوس)

خاموش رہنے، سرد پانی کے استعمال اور سرد ہوا سے پیاس کو سکون ہوتا ہے۔ (جالینوس)
پیاس یا تو معدہ کے سبب ہوتی ہے یا یہ کے سبب جبکہ اس میں گرمی پیدا ہو جائے۔ یہ کے سبب ہونے والی پیاس میں سرد ہوا اچھی لگتی ہے اور پانی کی برودت سے اس میں سکون ہو جاتا ہے۔ جبکہ معدہ میں حرارت کو سکون ملنے سے پیاس چلی جاتی ہے لہذا یہ اور معدہ کے باعث عارض ہونے والی پیاس میں فرق کرنا چاہئے۔ (اھرن)

سیب اور انار کا شربت اور گکڑی کے پانی کے ساتھ لینے سے پیاس کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔ معدہ پر کدو کے چٹکوں کا لیپ بھی مفید ہے۔ باب معدہ میں بیان کی گئی قرص درد بھی دیں۔ (دوس)
پیاس، معدہ اور یہ، فم معدہ، جگر اور امعاء کے باعث ہوتی ہے اور اس کا سیب وہ مزاج حار یا گرم، یا ان میں صفراء کی زیادتی یا بوسنت کا غلبہ یا غلط مالح ہوتا ہے۔ جب تک لیورن فیترائے ذریعہ

متعلقہ خلط کا سقیہ نہ کر لیا جائے پیاس میں سکون نہیں ہوتا۔ یہ کے باعث جو پیاس ہو اس میں سرد ہو اسے سکون ہوتا ہے اور اگر صفراء کے باعث ہو تو اسہال کے ذریعہ صفراء کے اخراج سے فائدہ ہوتا ہے اگر سوء مزاج کے باعث ہو تو تبدیل مزاج سے فائدہ ہوتا ہے اگر درم حار سے ہو تو اس کا علاج کرنا چاہئے۔ (اسکندر)

حرارت معدہ کے باعث ہونے والی پیاس میں حصر، منہر جل، درد، اتار شیریں، اجاص، بزر قشا، اور بزر رطلہ کے عصا رہے سکون ہوتا ہے۔ کثیرا اور رب السوس کی گولیاں بنا کر زبان کے نیچے رکھنا اسے پینا اور کدو کے چھلکوں کو برف کے پانی میں ملا کر معدہ پر لپ پ کرنا بھی پیاس میں مفید ہے۔ (مؤلف)

پیاس، معدہ، یہ اور جگر کے سوء مزاج حار یا معدہ میں نمکین اور تلخ اخلاط کے باعث ہوتی ہے۔ اور اکثر معدہ کی رطوبات میں جوش کی سی کیفیت ہو جاتی ہے جس سے پیاس ہوتی ہے اور اکثر اعضاء جن کے باعث پیاس ہوتی ہے وہ معدہ پھر فم معدہ، پھر مری، پھر جگر اور پھر معاء صائم ہیں۔ بلکی پیاس کا سبب ان مقامات کی خشکی ہے جن سے رطوبتیں منہ سے نکلتی ہیں اور اس کا علاج، نیند، اور وہ چیزیں ہیں جن سے اندرونی جسم کی ترتیب ہوتی ہے۔ اور ان مقامات کی حرارت پیاس کا سبب ہو تو اس کا علاج جاگنا ہے جس سے رطوبات تحصیل ہو جاتی ہیں۔ سونے کے بعد کھائی گئی اشیاء کی حرارت کے باعث بھی لوگوں کو پیاس ہوتی ہے اور اس کا علاج بارداشیاء کا پینا ہے۔ (حنین)

جو پیاس طعم مالح کے سبب ہو اس کا علاج تے اور گرہ پانی سے کرنا چاہئے۔ (ابن ماسویہ)
معمولی پیاس اعضاء فم کی خشکی و حرارت سے ہوتی ہے یہ وہ اعضاء ہیں جن سے رطوبات جاری ہو کر ہیئت جسم کی ترتیب کرتی رہتی ہیں۔ خشکی کا علاج نیند اور حرارت کا علاج جاگنا ہے۔ گرم شے پینے سے پیاس ہوتی ہو تو برف کا پانی پانا چاہئے۔ بخاروں کی پیاس سر پر ٹھنڈے روغن اگانے اور سر کو مسلسل برف سے ٹھنڈا کرتے رہنے سے بجھ جاتی ہے، جہنم خشک شیاہ، اصل السوس اور بزر قشا کے چبانے سے بھی پیاس کو سکون ہوتا ہے۔ (یونس واریبائیس)
تے اور پیاس کے لئے آمد سب سے بہتر ہے۔ (امحمدی)
آمد تے اور پیاس کے لئے بہترین ہے۔ (ابن ماسویہ)

پیاس کے لئے گولی نسخہ:

بزر قشا بستانی ایک جز، کثیر انصف جز، بزر الخیار ٹکٹ جز۔ کثیر اکوانڈے کی سفیدی میں حل

کر لیں، بزور کو پیس لیں، اصل السوس کے پانی میں گوندھ کر سایہ میں خشک کر لیں اور اسے زبان کے نیچے رکھیں۔ اس کے لئے وہ پانی بھی مفید ہے جس میں زعفران، کمزئی اور سفرجل اور انار بھگوایا گیا ہو۔ اپنی قوت راسب پیاس بجھانے والی اشیاء، ترشی اور چھاپچھ ہیں اور ہر وہ چیز منہ میں رکھنا جس سے تھوک پیدا ہوتا ہو مثلاً چاندی، چھاپچھ، اجاص کا گودا، اٹلی ساق، اور وہ گولی جو ختم خس، خشکاش، رب السوس، کثیر اور نشاستہ سے تیار کی گئی ہو اور رجلہ کھانا۔ اور ظہر کے وقت سونا۔ سونے کی حالت میں منہ کھلا رہتا بھی پیاس بڑھاتا ہے اور زبان سوکھ جاتی ہے۔

شربت کا نسخہ جس سے پیاس ختم ہو جاتی ہے ساتھ ہی معدہ کی تقویت بھی ہوتی ہے اور تندستوں و مریضوں میں معدہ کی اصلاح بھی ہو جاتی ہے:

عرق کمزئی چینی، تین رطل، نقوع ساق جو عرق گلاب میں بنایا گیا ہو یعنی ۱/۲ رطل (۲۵۰ گرام) عرق گلاب میں ایک اوقیہ (۳۶ گرام) ساق، سکر طبرزد ۱/۲ رطل (۲۵۰ گرام) اس حد تک پکائیں کہ قوام بن جائے۔

شربت کا نسخہ جس سے پیاس ختم ہو جاتی ہے۔ تقویت معدہ ہو جاتی ہے اور تندستوں اور مریضوں کے لئے مصلح ہے:

عرق کمزئی، عرق قفاج، عرق انار ترش، ہوزن لے کر پکائیں یہاں تک کہ گاڑھا ہو جائے اور اسے شراب کے ساتھ پئیں۔

پیاس اور سوزش کے لئے:

تمر بندی، اجاص، عرق انار ترش اور حاض الا ترنج کا نقوع ایک ٹمٹ سکر طبرزد ان سب کا نصف، سب کو پکائیں یہاں تک کہ قوام بن جائے۔ جب پیاس میں اضافہ ہو تو ختم خس، بزر افتخار، بزر الخیار، بزر القرق، بزر رجد، رب السوس اور گلاب، اگر اس میں ساڑھے چار گرام نہ کورہ شربت ۳۶ ملی لیٹر کے ساتھ پلائیں۔ (مؤلف)

پیاس معدہ کی حرارت و یوست یا سوزش سے ہوتی ہے اور یہ دونوں چیزیں (حرارت و یوست) جگر، یا معاد صائم یا قلب یا ریہ یا جڑوں کی خشکی یا منہ کے غدود کی خشکی سے ہوتی ہے کیونکہ ان سے معدے میں گرم اور خراب رطوبات اور سلکین خلط گرتی ہے۔ معمولی پیاس غدود کی خشکی سے ہوتی ہے جس کا علاج لبسن کا پانی ہے جو اس کے منسب ہے اور کم بولنا بھی اس کا علاج ہے اگر سونے

کی حالت میں پیاس محسوس ہو رہی ہو تو اسکا سبب ہضم غذا کی حرارت ہے اور اسکا علاج ٹھنڈا پانی، کھیرے کا پانی اور لعابیات ہیں اور اگر یہ حرارت شدید ہو تو سر پر ٹھنڈے روغنیاات لگائیں اور اطراف کو ٹھنڈا کریں اور اگر یہ اعتناء تنفس کے باعث ہو تو ٹھنڈی ہوا اسکا علاج ہے اور اگر نمکین خلط کے باعث ہو تو اسکا علاج گرم پانی اور قے کرانا ہے۔ (ابن سرائیون)

لمڑی کھانے سے پیاس میں تسکین ہوتی ہے۔ اصل السوس کا عصا رہ چونکہ بار در طلب ہوتا ہے اس لئے پیاس کو روک دیتا ہے۔ اسی طرح خس کے استعمال سے بھی پیاس ختم ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

رجدہ بھی اکثر یہی فعل انجام دیتا ہے۔ کدو کھانے سے معدے میں تری پیدا ہوتی ہے جس سے پیاس ختم ہو جاتی ہے۔ (مؤلف)

کھڑی چینی پیاس کو سکون پہنچاتی ہے اور صفراء کو ختم کر دیتی ہے۔ (ابن ماسویہ)
انیسون سے پیاس ختم ہو جاتی ہے۔ برگ بادروج اور اسکے پانی کا بھی یہی اثر ہے۔ قلعہ یمانی کو انار تلخ کے ساتھ پکا کر روغن بادام سے اس کا ذائقہ خوشگوار بنا کر استعمال کرنے سے پیاس بجھ جاتی ہے۔ ہرے دھنیے کی خاصیت صفراوی پیاس کو بجھاتا ہے۔ ستو کو پانی اور شکر میں ملا کر پینے سے پیاس بجھ جاتی ہے۔ لمڑی کھانے سے پیاس بجھ جاتی ہے۔ اصل السوس کا عرق گھونٹ گھونٹ لینے سے پیاس بجھ جاتی ہے۔ رب حصرم صفراوی پیاس کو ختم کرتا ہے۔ کدو کھانے سے معدے میں تری پیدا ہوتی ہے اور پیاس بجھ جاتی ہے۔ (ابن ماسویہ و دستوریدوس)

نوٹ آب حصرم اور اسی طرح مالشعر پیاس بجھانے کے لئے بھی مفید ہیں۔

انجیر سبز پیاس بجھاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

سرکہ پیاس بجھاتا ہے۔ لہسن نمکین باقم کے باعث ہونے والی پیاس کو ختم کرتا ہے، خس

پیاس بجھاتا ہے۔ (جالینوس)

بخار میں ہونے والی پیاس کا علاج۔

کدو کے چھلکے، رجدہ، جو کا آنا، نخلی، سرکہ شراب اور عرق گلاب میں گوندھ کر شکر اور جگر کے مقام پر لپ کرنے سے پیاس میں سکون ہوتا ہے اور معدہ اور جگر کی موزش میں فائدہ ہوتا ہے۔ حمیات حارہ کی وجہ سے ہونے والی پیاس میں کھیرے کے بیج، چلے کی بیج، پکایا اور حمالا ہوا ساق، حتم کدو، شیریں اور تھوڑا سا کافور ملا کر گوندھ کر نکلیں بنائیں اور اسے زبان کے نیچے رکھیں پتیں بھی اور سفر میں اپنے ساتھ رکھیں۔

تمر ہندی کو زبان کے نیچے رکھنا پیاس ختم کر دیتا ہے۔ چھاپہ کا بھی یہی اثر ہے۔ گلاب کو چبا کر اسکا پانی لگھنا بھی پیاس کو ختم کر دیتا ہے۔ (روفس)

دیا منیٹس (عالم کھریا، محیط اعظم ج ۲ ص ۳۲) پیاس کی شدت کو ختم کر دیتا ہے۔ اس صورت میں بار د اور قابض منادات جیسے آب و حصرم، عرق گلاب، آب حی العالم، برگ کرم وغیرہ لگایا جائے۔ ایسے گھروں میں رہنا جو مرطوب مقامات پر ہوں اور ان ہی میں ٹھنڈی ہوائیں آتی ہوں تو ایسی ہواؤں میں سانس لینے سے پیاس میں سکون ہو جاتا ہے۔ نیم برشت انڈا، رطلہ وغیرہ اور کشک بطور غذائیں اور گرم و نمکین غذاؤں سے پرہیز کریں۔ تازہ گلابوں کا عصا ریا عرق گلاب پلائیں۔ (ارکاغانیس)

شدید پیاس، نیم گرم پانی میں آب زن کرنے، حمام کے پہلے اور درمیانی کمرے میں جبکہ وہ گرم نہ ہو اور ٹھنڈا پانی ڈالنے اور اس کے بعد اسی میں رہنے سے پیاس میں سکون ہو جاتا ہے۔

(مؤلف بہ حوالہ ایڈیمیہ)

پیاس کو ختم کرنے کے لئے کم بولنا، ہونٹ بند رکھنا، ٹھنڈی ہوا میں سانس لینا چاہئے۔ معمولی پیاس جو ان مقامات کی خشکی کی وجہ سے ہوتی ہے جن سے رطوبات منہ سے معدے کی طرف جاتی ہے کا علاج یہ ہے کہ سویا جائے چونکہ اس سے جسم کے اندر تری پیدا ہو جاتی ہے اگر کوئی سوتے سے جاگ جائے اور معمولی پیاس محسوس ہو ایسی پیاس جاگنے سے جلدی ختم ہو جاتی ہے اور ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ یہ پیاس ان مقامات کی حرارت سے ہوتی ہے جن کا تذکرہ کیا گیا ہے اور یہ جاگنے سے جلد ہی ختم ہو جاتی ہے۔

پیاس ختم ہونے اور متلی میں سکون ہونے کے لئے یہ نسخہ استعمال کریں۔

نسخہ :

چار سو گرام تمر ہندی کو پانی میں اچھی طرح پکائیں اور اس کو صاف کر کے الگ کر لیں اور اس کے آدھے وزن کے برابر شکر ملا کر پھر پکائیں یہاں تک کہ قوام بن جائے۔ اس میں سے $\frac{1}{4}$ لے ۳ ام لیکر اس پر برف سے ٹھنڈا کیا ہو پانی ڈالیں اور اس کو اچھی طرح ہلا کر پیئیں۔

رب حماض اترج کی بھی پیاس بجھانے، نشہ توڑنے اور قے کے لئے بھی خاصیت ہے۔

(مؤلف)

عجم رطلہ سرکہ کے ساتھ لینے سے پیاس ختم ہو جاتی ہے۔ (طبری)

شدید پیاس فم معدہ سے، مری سے، اس کے بعد معدہ سے، اس کے بعد جگر سے اور اس کے

بعد صائم سے پیدا ہوتی ہے۔ معمولی پیاس جو ان مقامات کی خشکی کی وجہ سے ہوتی ہے جن سے رطوبات
 قم معدہ کی طرف جاتی ہیں اس کا علاج سونا ہے اور جو پیاس سونے کی حالت میں ہوتی ہے وہ غذا وغیرہ
 کی حرارت سے ہوتی ہے اس کا علاج ٹھنڈا پانی ہے۔ کچھ لوگوں نے پیاس پیدا کرنے والی اشیاء استعمال
 کیں اور پانی پیتے پیتے مر گئے۔ کچھ اور لوگ جنہوں نے برداشت کیا وہ پیاس سے مر گئے کچھ اور لوگ
 جنہوں نے سمندر کا پانی پیادہ بھی پیاس کی وجہ سے مر گئے اور بہت سے لوگ حمیات محرکہ میں پیاس
 کس وجہ سے مر گئے اور پانی پینے سے انہیں کوئی سکون نہیں ملا۔ جن لوگوں کو پیاس لاحق ہوتی ہے ان
 میں پیاس کا سبب یا تو حرارت ہوتی ہے یا بوسست یا دونوں یا معدہ میں نمکین کیموس کا ہونا۔ جن لوگوں
 میں پیاس حرارت کی وجہ سے ہو ان میں ترش چیزوں جیسے سلجھیں سکری اور عرق انار شیریں و ترش
 اور ریاس سے سکون ہوتا ہے۔ ماء الحکین اور تمر ہندی اس کے لئے عجیب اثر رکھتی ہیں۔ بوسست کے
 سبب ہونے والی پیاس میں ماء الشعیر، آب کدو، لعاب بزر قطونا، حمام، رب السوس یا رب سیزیوں کے
 بیج، روغن گل سر پر لگانا ہاتھوں و پاؤں کو ٹھنڈے پانی میں ڈالنا، ٹھنڈی ہوا میں رہنا پیاس میں سکون
 پہنچاتے ہیں۔ مری کی بوسست کی وجہ سے ہونے والی پیاس کا علاج سونا ہے۔ مری کی حرارت سے پیدا
 ہونے والی پیاس کا علاج جاگنا ہے۔ یہ اور قلب کی حرارت سے پیدا ہونے والی پیاس کا علاج ٹھنڈی
 ہوا میں سانس لینا ہے۔ معدہ میں متعفن کیموس کی وجہ سے ہونے والی پیاس کا علاج گرم پانی اور تے
 کرنا ہے۔ ٹھنڈے پانی میں سرکہ ملا کر پینے سے حرارت کے باعث ہونے والی پیاس کو سکون
 ہوتا ہے۔ (سرایون)

پیاس بجھانے کے لئے ماء الحکین بہترین چیز ہے۔ اگر پیاس کے ساتھ سوزش بھی ہو تو
 مبرادات استعمال کرائے جائیں اور پورے جسم کو ٹھنڈا کیا جائے اور اگر سوزش نہ ہو تو تری پہنچانی
 جائے نمکین پانی سے پیاس پیدا ہوتی ہے کیونکہ یہ خشکی پیدا کرتا ہے اور اس صورت میں روغنیات
 مفید ہیں۔ (جالینوس)

جب حرارت کے ساتھ رطوبت مل جائے تو ایسی صورت میں پیاس کے لئے سرکہ بہترین
 چیز ہے کیونکہ اس سے سردی اور خشکی پیدا ہوتی ہے اور یہ صورت استسقاء میں ہوتی ہے جبکہ شکم میں
 کثیر مقدار میں نمکین رطوبت جمع ہو جاتی ہے اور یہی صورت اس شخص میں بھی ہوتی ہے جس کے
 معدہ میں نمکین بلغم کی زیادتی ہو چنانچہ ہر طرح کی پیاس جو بخار، استسقاء، خف صحت اور جکال
 سے ہوتی ہے اس کا سبب حرارت اور بوسست ہی ہوتا ہے۔ (جالینوس)

کتاب الحادی فی الطب کا پانچواں حصہ ختم ہوا جو کتاب المعده واور اس کی ادویہ پر مشتمل ہے۔

امراض، اسباب امراض اور معالجات کی
شہرہ آفاق تالیف ”الحاوی الکبیر فی الطب“ کا اردو ترجمہ

کتاب الحاوی

موسوم بہ

حاوی کبیر

چھٹا حصہ

استاذ انج. فزیکل اور بائیو

تالیف

ابوبکر محمد بن زکریا رازی

۸۶۵ھ

۹۲۵ھ

شائع کردہ

سینٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن

(وزارت صحت و خاندانی بہبود، حکومت ہند) نئی دہلی

فہرست مضامین

5

پیش لفظ

9

پہلا باب

تقریرات و خطبات میں قرآن مجید کی روشنی میں مسائل و مسائل
 کے حل کیلئے قرآن مجید کی روشنی میں حل کرنا۔
 • مسئلہ کی روشنی میں حل کرنا۔
 • مسئلہ کی روشنی میں حل کرنا۔

16

دوسرا باب

تقریرات و خطبات میں قرآن مجید کی روشنی میں مسائل و مسائل
 کے حل کیلئے قرآن مجید کی روشنی میں حل کرنا۔
 اصلاح۔

• مسئلہ کی روشنی میں حل کرنا۔

© قلمی کے ضابطے۔

60

تیسرا باب

مسہل ادویہ، غذا میں، قہیے، حقے، عطاوات اور طہ میں۔

140

چوتھا باب

ماہک غذا میں اور دوا میں، غیر دھومی اسہال کی قسمیں، نجانے کا ہمیشہ بیٹے تر جان اور زائق الامعاء وغیرہ، حقے، قہیے، عطاوات، مسہل ادویات سے پیدا شدہ کیفیت، حاملہ شیقات، ریز من اسہال کو روکنے والی تدابیر۔

183

پانچواں باب

جسم کا مٹاپا، باپت ورجہ، عضو پر اس کے اثرات، ناقص امت، کی ممکنہ تدبیر مثلاً ہونٹ، ناک کا اندر، قلف (سپاری کے اوپر کی جھال)، زائد، جڑی موٹی اور ناقص انگلیوں کی ممکنہ تدابیر، ہر عمر کے اندر پسندیدہ و ناپسندیدہ غذاہر کی صورتیں اور لطافت پیدا کرنے والی تدابیر۔

[illegible]

کے مطابق اس سے بہت زیادہ نہیں، مگر پابندی یہ ہے کہ غائب کسی میں معلومات کے لئے اپنے
 کے ہیں عام اطمینان اور میں نہیں کے لئے بھی اس کتاب کا مطالعہ یقیناً عامہ و بچوں کے لئے ہے۔
 امید ہے باقی پانچ جلدوں کے ترجموں کی طرح اس چوتھی جلد کے ترجمہ کی بھی پذیرائی
 ہوگی۔ باقی جلدوں کے لئے اس کے علاوہ مزید کام ہو گا۔ شش ماہ کے یہ حکیم کا بیٹ
 جلد میں، اور زبردستی کا یہ پورا کام اس میں قتل، مگر عام پڑھنا ہے۔



(حکیم محمد خالد صدیقی)

ڈائریکٹر

سفر ال کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن
 نئی دہلی

دور زندہ زائر حسن زائر حمیر

پہلا باب

تمام استغفر اغات مثلاً اسہال، قے، فصد، پیشاب، پسینہ
وغیرہ اور ان کے استعمال کے طریقے، ان کے قوانین
اور حمیات میں ان کا استعمال

یہ شخص نے اپنے تمام حقیقی تقویات یہ قویہ سے ان سوزش اور معدت کے ماحول سے
بہت زیادہ دست آئے، بعد ازاں مختلف اوقات میں باری باری سے جی کیفیت خوش آتی رہی شروع
میں سوزش اور درد ہوتا چہ بہ شہت پانی۔ یہ تاکہ اس شخص و قویہ کی طبیعت تھی چنانچہ کئی انداز و
بہ انداز کی آئیں اصدا کر رہیں اور تمویات کے استعمال سے بہتانی فصاحت و قویہ رہا
شروع کر دیا۔ میں نے اسے خندروس اور دانہ مار کا عریہ دیا۔ چنانچہ درد میں عین بہت و
تمو زارہ آیا۔ پھر عصارہ کو حاق یا تاکہ آئیں وہ وقت بہت ہو گئے اور آئیں کی سطح پر چھوڑ کر دیا تو
اس کی صحت ہو جائے۔ مریش و شہت اب قابض ہے نہ اور وہی جانے کا عریہ دیا یہ تاکید کی کہ
تھوڑے قابض فوائد بھی استعمال کرے۔ چنانچہ وہ مسلسل طور پر محسوس کیا۔ (جائیوس)
جسم کا استغفر اغ رنے کے بعد مریش وہ آئیں بات کی اجازت نہ دیں کہ وہ شک و یکا پار کی غذا
سے پر کرے۔ اس سے جسم نے اندر اپنے خلاف کھینچ کر بننے کو نہت ہیں جو بعد میں امر اخلاص پیدا

روایت ہیں۔ مریض و خدا تعالیٰ تعویذی ہیں۔ استفادہ کے بعد اور بالخصوص استفادہ کے ان معدودہ کو پرندہ بریں۔ اس کی دلیل یہی ہے کہ یہ بات تمام کے نزدیک بار بار تکرار سے ثابت ہو چکی ہے۔

(جالیئوس)

جو شخص قے کا عادی ہو کتاب کے قے رات کی زیادہ ہیں اور کسی تکلیف کے بغیر اس سے نامہ استفادہ ممکن ہوتا ہے۔ مگر جو اس کا عادی نہیں ہو تا اس کے قے بالخصوص تفریق کے ذریعہ قے رات کا استفادہ کتاب ہوتا ہے۔ قے سے سب سے زیادہ نقصان ان لوگوں کو پہنچتا ہے جن کے سینے تک بوتے ہیں، تمام لوگوں کے مقابلہ میں ان لوگوں کو قے کا زیادہ شکار ہوتا ہے۔ تفریق کے ذریعہ انہیں قے رات کی جائے تو باوجود اس کے کہ انہیں یہ پختہ جاتی ہیں۔ ہذا ان سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے قے رات کی جائے۔ شاہ سینہ والے حضرات قے کے زیادہ نقصان پہنچتے ہیں۔ قے کا زیادہ شکار بھی ہوتا ہے اور محفوظ بھی۔ (جالیئوس)

امتلانی کیفیت رہنا ہو چہ بھی جسم کے اندرونی قسمت الحق نہ ہو تو فصدانی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس کیفیت و خداوند کے برپا ریاضت میں اختلاف کے تمیز کیا جاسکتا ہے۔ شروع میں اس سے ہائی ہے۔ آخر میں فقط اس میں غلطیاں ممکن ہیں۔ اس میں کیا جاسکتا ہے۔ بالخصوص تمام امور و فصدانی کیا جاسکتا ہے۔ ہر جہت میں غلطیاں ممکن ہیں۔ مگر وہی نہیں ہو تا، ضروری ہے کہ یہ کتاب و سبب کیفیت برحق ہوتی۔ مریض کو کتاب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سبب نامہ کے اندر وہی خطوط و ثبات ہو جاتی ہے اور مریض شدت کا ہو کتاب تو صحت کے اور اسباب کا طریقہ اعمال میں برے ہیں (جالیئوس)

امتلانی کیفیت کو کم کرنا

تمام ادویات و غذا میں یہ چیز جو امتداد دیتی ہے، صحتی میں وہ درد ہوتی ہیں۔ باقی یہ چیزیں امتداد دینے کے لیے اپنی حالت پر محفوظ رکھتی ہیں۔ (جالیئوس)

امتداد کا عادی و مری استفادہ کے بعد اس سے استفادہ وقت غذا اور مکمل ادویات سے کیا جاسکتا ہے۔ بخار کے مریض کی امتلانی کیفیت کا استفادہ صرف فصدانی اسباب اور کتاب خدا ہی سے ہو سکتا ہے۔ (جالیئوس)

اختلاف استفادہ میں، موافقت، حرم، اوقات اور عادات کے متعلق بریں۔ مثلاً صوم، تہ کتاب اس سے کہ استفادہ کے ذریعہ بریں، وہ تہہ نشین ہو کتاب سے اس کا استفادہ مریض ممکن ہے۔ مگر استفادہ کے وہ لوگ قدیموں کے زمانہ میں ہر صوم، صوم

معدہ اور تنوں کے نیچے بیٹھ جاتا ہے۔ ہذا ایسی حالت میں استفان اہاں سے سر میں یا اور پیشاب کی جانب مائل ہو تو پیشاب کے ذریعہ سر میں۔ موسم سرما میں احتیاط کا بیان، پیر کی جانب ہوتا ہے کیونکہ وہ رفیق ہو جاتے ہیں اس کے انہیں قے کے ذریعہ خارج کریں۔ اس موسم میں صفراء اور چڑھ جاتا ہے۔ اس لئے قے کے ذریعہ اس کا استفان کریں گے۔ غلط آرچور سے موسم میں چھیلی ہوئی اور جانب ہو تو اس کا استفان تمام راہوں سے کریں۔ مثلاً استفان نمکی میں ٹفم استفان اہاں قے اور یوں کے ذریعہ کریں۔ اسی طرح برقان میں صفراء استفان انہیں راہوں سے کریں۔ غلط کسی عضو کے ساتھ چھیلی ہوئی ہو تو اس مخصوص عضو کی جانب سے اس کا استفان کریں۔ مثلاً مقعر بدن کے اندر پتہ درم ہو تو استفان اہاں کے ذریعہ اور محمد بد میں ہو تو پیشاب کے ذریعہ کریں گے۔ عروق کے باب میں اصول یہ ہے کہ قے راجس مرض سے ہے تھان ہو قے کے ذریعہ ہی اس کا استفان کریں۔ طبع جس کے مسئلہ ہو یا قے کے ذریعہ استفان کریں یہ مرض وقت کا مادی بنائیں۔ جس میں کاسیو تک ہو قے راجا یا شوس کا قورامیوت کے ذریعہ قے راجاں سے کے رائی ہو تا ہے، کیونکہ یہ قے تاب ہوتی ہے۔ شادیوید کا مریض قے کا زیادہ مشکل ہو تا ہے۔

(جہیزوں)

امالہ و جذب مادہ

امالہ کا امالہ اور جذبہ و طس سے ہو تا ہے۔ یہ جذبہ بر طس کے ذریعہ درود و بر سے متعلق ہے۔ اس استفان کے طور پر۔ متاعون منہ کے باقی حصہ کے آریا جو قحون و اسی مقدم سے متعلق ہے۔ سب سے قریب تمام مادے کے ذریعہ رائل یا جائے اور محض جانب جذب کرنے کے۔ ہاں خون کا مادہ نیچے کی جانب سر میں ہے۔ خون کا خورق منہ سے ہو رہا ہو تو اسے رجم کی جانب متعلق رہیں گے اسی طرح مخالف جانب جذب کرنے کے۔ خون و پیتھوں کی جانب متعلق ہے۔ اسی طرح برانے والے تمام مادوں سے باب میں بھی وہ طریقہ اختیار کریں گے۔ انہیں یا قے مخالف جانب جذب کریں گے یا قریب تر اور موزوں تر مقام کی جانب متعلق کریں گے۔ یہ مادہ ٹفم تک پہنچ کر ذریعہ خارج ہو رہا ہو ان کا رتہ بدل کر پیشاب اور رجم کی راہ رہیں۔ بر طس حالت میں بر طس صورت اختیار کریں۔ اسی طرح جو مادہ رجم کی جانب مائل ہو سے پیشاب کا رتہ رہیں۔ مادہ تصدیب آنکھوں اور ہاں کی جانب ہو رہا ہو تو اسے حصوں کی جانب متعلق کریں گے۔ مخالف کو اسی کی جانب جذب کرنے کا حصہ تک متعلق ہے، جو مادہ بھی نیچے کی جانب تر رہا ہو اسے

۱۰۵۵- تاوتے قتنوں کی جانبوں ہو گا۔ قتنوں پر ایسی تیز و مہم وایات لگا میں جو زبان اور
 اصطلاح پیدا دیں تاکہ ۱۰۵۵ اس مقدمہ کی جانب مائل ہو جائے۔ (جالیٹوس)

جس سرٹیفکٹ کے اندر ۱۰۵۵ کی جانب بالخصوص ۱۰۵۵ اور حلقہ کی جانب مائل ہو تاوتے قتنوں کی
 جانب جذب برائے ۱۰۵۵ حکموں، آنگموں، درکاروں کی جانب مائل ہو تو منتظر تاکہ کی جانب جذب نہ کریں
 بلکہ یہ امر غم کے برائے منہ کی جانب بھی مائل ہیں جو چونکہ وہی برائی، مسرور، فتنی، وہی اور حاکم
 قرار کے تیار کے کہ ہوں۔ یہ ماری واد میں قتل ہونے کے بعد قتلوں کے فتنات و منہ کی
 جانب مائل رہتی ہیں۔ انی طرح قصبہ ۱۰۵۵ سے ماری کی جانب بھی ۱۰۵۵ رہتی ہیں۔ یہ زیادہ
 ماریوں پر یقین ہے۔ ہوائی کی خون یک مدت تک جاری ہو تو اس کا ۱۰۵۵ رتھم کی جانب ۱۰۵۵۔ یہی
 ماریوں تب۔ خود ماریوں کے بعد فتنہ ہو تو اس کی تحلیل و تھیل پونا اور ۱۰۵۵ وایات کے فرید طر
 کے کے وہ حلقے ہے۔ ماریوں کے فتنات و قتلوں اور ماریوں کی جانب جذب ۱۰۵۵ ممکن ہے۔ (بقا اور)
 خصوصیت کے کی چیز کا ۱۰۵۵ اس طرح ہو گا کہ ۱۰۵۵ ماریوں کی طرف جذب ۱۰۵۵
 جائے۔ (بقراط)

۱۰۵۵- ان بھی مقدمہ پر اختلاف ماریوں پر ماری طاقت سے ہو تو جذب ۱۰۵۵ سے روانہ ہیں۔ جذب
 کرنے کی کچھ شکلیں حسب ذیل ہیں:

۱۰۵۵- ماریوں میں اور معدہ کی جانب زوروں پر ۱۰۵۵ قوتوں اور جیوں ۱۰۵۵ تھیں۔ اس کا ماریوں
 یہی کی طرف ہو وقت برائیں۔ شدت کی قے ماریوں ۱۰۵۵ قوتیں تھیں ۱۰۵۵ ماریوں ۱۰۵۵
 اور یہ ۱۰۵۵ اور ماریوں کے قریب جذب برائیں۔ انہاں ٹھہرنا ماریوں ۱۰۵۵ انہاں ٹھہرنا اور ماریوں ۱۰۵۵
 ٹھہرنا ماریوں کے قریب جذب برائیں۔ اعضا، شہتہ کے پرچنے کا میں ماریوں ۱۰۵۵ میں ماریوں، جیسا کہ
 اور ماریوں کی جانب فتنات کا ماریوں ۱۰۵۵ قوتوں اور جیوں میں تھیں ۱۰۵۵ ماریوں ماریوں باقی ہیں۔

(جالیٹوس)

۱۰۵۵- ماریوں کی جانب ہو تو ۱۰۵۵ ماریوں کی جانب اور ماریوں کی جانب ہو تو ماریوں کی جانب ۱۰۵۵
 (بقا اور)

۱۰۵۵- جذب کا عمل، ماریوں کی ہے۔ ماریوں کی ماریوں کی جانب جس ۱۰۵۵ ماریوں کے ماریوں
 کے ماریوں کی جانب، ماریوں کے ماریوں کی جانب جس ۱۰۵۵ ماریوں کے ماریوں کی جانب،
 ماریوں کی جانب مائل ہونے والے ماریوں کی جانب، ماریوں کی جانب ماریوں کے ماریوں کی جانب،
 اندر ماریوں کی جانب مائل ماریوں کی جانب، ماریوں کی جانب ماریوں کے ماریوں کی جانب ماریوں

۱۱۱۱ و شامل کرنا از مہ ہے تاکہ ان کی اصلاح ہو جائے۔ مسئلہ ۱۱۱۱ پائے کی تہ میں سے ہے ۱
 فہرست یہ ہے کہ ان کے اجزاء زمانہ اسباب میں مختلف ہو جائیں۔ مثلاً، وہی سرخ ۱۱۱۱ ہال اور وہی ٹی ہال
 ہو۔ ایسی صورت میں کہیں اسباب تیز اور کہیں سست ہو گا۔ اس طرح نقطہ اب پیدا ہو گا۔ سرخ
 ۱۱۱۱ ہال وہاں کی قسم کی ۱۱۱۱ کے ساتھ خارج ہو جائے گی اور اپنا اثر نہ کر سکے گی۔ اس کے بعد
 ۱۱۱۱ کا عمل شروع ہو گا۔ جو نہایت مشقت اور تانیہ کے ساتھ ہو گا۔ جب مصری ۱۱۱۱ یات ۱۱
 ۱۱۱۱ سب تیار کرتے ہیں جو مختلف اخلاق ۱۱۱۱ میں اور کی سے ساتھ ۱۱۱۱ ہال کی مقدار میں
 بھی مختلف ہوتی ہیں تو اس طرح کی تناسب میں وہی مصدقہ نہیں ہوتا ہے۔ (جائینوس)

ہے۔ اس مسئلہ کے بعد مریض کو زیادہ نہیں تھوڑی غذا دیں تاکہ انشور میں قوت پیدا نہ ہو اور اس سے
اور اس کے بعد اہل سے نعت پیدا ہو تاکہ بعد ازاں طبیعت اس کے معمولات پر آتی ہے۔

(چینیوں)

مقام سے اس کا اثر اس طرح ہوتا ہے کہ اس کے اخلاط جسم کے پاس کھینچ جاتے ہیں۔ (بائینوں)
اسم کا استفادہ ہمیشہ غلط جانب سے کریں۔ طاقت جسم کے رنگ کے معصوم کریں۔ انہوں میں اور
کی جانب جس کے ہوں تو طاقت تدریجاً، مگر تیز دہی، مزاج اور بقیہ تمام چیزوں سے حاصل کریں۔
بعد استفادہ اوقات کی وہ اس کے ذریعہ باخود اپنے تئیں ہوتے ہیں بشرطیکہ باقی ہر جسم پر چکے ثابت
ہوں اور ان کا جذبہ لینا آسان ہو۔ ہر طبع طاقت میں ہر طبع صورت اختیار کی جائے گی۔ (بقیہ ط)
تندرستی کی جائے گی کہ استفادہ زیادہ کریں۔ اس کو اس کے مدد ہو کہ ضعف پیدا نہ
کے۔ ضعف پیدا نہ رہا ہو تو اسے چاہیں۔ استفادہ اس کے ہونی چاہیے باقی رہ جائے تو بھی تندرستی
کریں، یہ نکتہ یہ سمجھنا ہے کہ من سب غلط استفادہ ہو رہا ہو تو جو غارت ہو جائے اور وہ
زیادہ بھی ہو تو اسے قیمت سمجھیں، بشرطیکہ مریض قہقہہ ہو سکے۔ جس میں سب سے وہاں، استفادہ
اس کے مدد کریں کہ نشی گھاری ہو جائے۔ (بقیہ ط)

من سب استفادہ ہو جائے کہ بعد جسم ہلکا ہو جائے۔ خواہ استفادہ زیادہ ہو مگر بہت طاقت کی مدد
میں رہے۔ اگر قوت قوی ہو تو استفادہ نشی کی مدد تک یا پھر طاقت۔ مگر اس میں اور
نیکیات، رمد میں یونکہ طیف دور دوروں کے اندر اس کے ساتھ زیادہ شریعت میرے علم میں نہیں
ہے جس میں استفادہ خون کی وجہ سے نشی تک گھاری ہو جائے کہ قوت مدد کر رہی ہو۔ اس
اس کا تجربہ ہے۔ اس سے بعد اہل بھی ہو جاتے ہیں۔ پینہ غارت ہو تاکہ، بخار ہل جاتا
رہتا ہے۔ ورم کی طیف باطل جاتی رہتی ہے۔ (چینیوں)

مسئلہ اور مٹی دوائے پہلے جس غلط جاننا مقصد، وہ اسے طیف سے اور اس کا یہ شہدہ
دینے والی ہے جن سے ہو ر غلط غارت ہو تاکہ اس طرح یہ زیادہ زیادہ قہقہہ غارت
ہو جائے لی اور جسم کو وہی زیادہ قہقہہ اس حق نہ ہو کار ہر طبع کریں مریض و مسلسل یہ جائے طبع غلط
طیف اور مٹیوں کے شہدہ یہ جائے تو اس میں نہایت شہدہ اور اس سے وہاں ہر مریض اور پھر اس سے
نشی اور شدید مشقت، حق ہو کی۔ اسہال سے قبل مطلب وہاں استعمال میں انہوں سے چنانچہ اس کے
بعد اسہال کسی مشقت کے بغیر اور بہت جلد ہو تاکہ سب سے عمدہ اسہال اور اس کے ہونے جو غلط
الطیف بنانے اور مٹیوں کو شہدہ کر دینے کے بعد اسے۔ اخلاط غایت ہوں تو انہیں طیف یا پھر اور

توڑا بھی پائے رگوں کا نہیں ہے۔ یہ کہہ کر اس نے جو یہ کہا ہے کہ جس میں ہوش و حواس کی طاقتور اور وہ
 اس میں اور کچھ کام کی بنانا ہو تو سے زیادہ طیف تر اور آسان ہو جائیں، حتیٰ کہ وہ اس کا حامی ہو جائے۔ تو
 اس سے بھی مراد ہے۔ پہلا مقصود نریا و عظیم ہے۔ مؤثر الذکر شے کو استعمال کرنا بھی لازم ہے۔

(جانیوں)

اخلاط کو لطیف بنانے اور تالیوں کو شاد و سر کرنے کی ضرورت با محو و تب ہوتی ہے جب کہ جسم کے
 خارجی چائے کی خلط و بانی اور لیسیدار ہو۔ رفیق صفا کی اخلاط کو اس طرح کی ریاضت و تربیت میں
 ہوتی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ قوی مسہل سے پہلے ٹھکرا چکا اور طبع کرے جو کہ دوا مسہل جب تھوڑی
 اور معدہ کے اندر رہتا ہو تو اسے اور خشک اور سخت ہوتی ہے تو اس میں سیدہ و شقت ہوتی ہے۔ اس کے
 ساتھ مرور اور کرب بھی ہو سکتا ہے۔ جسم میں اس کا اثر باقی رہتا ہے اور خارجی ہونے والی خلط و
 ہوتی ہے۔ ظلم کو ریاضت و نرم کرنا بھی ضروری نہیں ہے۔ چونکہ مسہل کا اثر اس صورت میں ریاضت سے
 بغیر نہیں رہتا۔ اس میں کثرت سے آئیں گے۔ چھٹی بات کو مرور کرنے کے لئے تمام اور تمام
 مقامات پر ہیں۔ قلع خلط ۵۵ مسہل و زرد و غیہ و ہمارا غسل اور تالیوں کو کھونٹے والی دوا سے ہم
 انجام دیا جاتا ہے۔ مسہل سے پہلے جب بھی ان چیزوں کا استعمال کریں گے فصلہ تیز کی ہے اور ہر
 مانی جاری ہوں گے رہ جائیں اور ہمارا غسل کا استعمال کریں نہیں ہے کہ اس سے بعد مسہل کریں۔
 ص ۱۵۱ اس میں مقصود ہو قیام پختہ رہا، باب چھٹی میں شریوں کے شارب و غن، شد کے ساتھ آیا
 رہا، غسل اور خلط و غیہ و پختہ ہیں۔ اعتدال کے ساتھ شارب و غن جو چاہیے تو اس کے بعد مسہل
 کریں۔ (جانیوں)

اخلاط کا تنقیر و مسوائے، تمام اور تربت کے ذریعہ کریں۔ (جانیوں)

معدہ کی طور پر اگر کا تنقیر و مقصود ہو تو تنقیر ان قسم کے ذریعہ کریں۔ تنقیر خلط مقصود ہو تو
 اس کا استعمال کریں۔ اس کے ذریعہ مسہل کریں۔ ص ۱۵۱ تنقیر ان کی چیز کے ساتھ کتابہ اس کے
 مرور کا تنقیر ہو تاکہ یہ نہ ہو کہ اس کے ذریعہ اس کے آت تمام اخلاط کے مدد حاصل ہو۔ اس
 دوا میں سے تمام خلط و رانی صاف ہو جائے۔ مسہل اور قوی دوا کے استعمال
 کے لئے پس پھر مرور کے ذریعہ اس کے خارج ہونے والے مشکل حالت ہوتی ہے۔ اس کی
 کے ساتھ دوا پختہ ہو کر اس کے مدد رانی صاف ہو جائے۔ اس میں جو دوا کے خارجی ہوں گے یہ
 دوا کے فوائد و مصلحتیں۔ مصلحت یہ ہے کہ اس کی اس طرح کے دوا کے اثرات اس کے
 دوا کے فوائد و مصلحتیں۔ مصلحت یہ ہے کہ اس کے ساتھ دوا کے اثرات اس کے

ہے۔ قے اور اسہال کے لئے پرہیز مہراق کو فریہ ہوتا پابے تاکہ محذرت ہو سکے۔ مریض کمر اور ہکا تو
قے اور اسہال کی دشواری ہوگی۔ (بقراط)

مسودی طور پر ترم اخلاط کے اندر جیشی یعنی استوائی کیفیت ہو تو قصد کھولیں گے۔ کوئی ایک خط
نش ہو جائے تو مسہل دیں گے۔ دوا مسہل کی ضرورت وہاں ہوتی ہے جہاں کسی شدید استفان
کی نہ درست ہوتی ہے۔ مسہل لمبے وقتوں کے درمیان دیا کریں۔ جسم کے اندر دراندہ جو فضلات
بٹتے ہیں وہ دوا مسہل کے فعل سے مہتر ہوتے ہیں۔ کوئی شخص مہید میں ایک یا دو بار مسہل یا مٹی یا
اس دیاں کے استعمال کر سہو کہ مہاجسم کے اندر فضلات یہاں اکٹھا ہوں تو وہ جسم کو نقصان
ہو نہ پاتا ہے۔ بایں ہمہ خود کو ایک خراب حالت میں مبتلا کر دیتا ہے۔ (بقراط)

طبیعت کی قدرتاں درست۔ وہ یہ ہے کہ ہ بیماری کے اندر اخلاط لی ای نوعیت کا استفان
ہاں جس کا استفان بذات خود مفید نظر آئے۔ (بالینوس)

یعنی وہ نوعیت جس سے طبیعت کو فائدہ ہو چکے اور جس کے نکل جانے سے بعد مریض ہکاپن
مہسوس کرے۔ کیونکہ طبیعت کے غالب ہونے کی صورت میں بیماریوں کے اندر جس چیز کو طبیعت
دفع کرتی ہے وہ وہی ہوتی ہے جس کے دفع ہو جانے کے بعد جسم ہکا ہو جاتا ہے۔ (دوس)

استفان کا مقصد ایک ہی ہوتا ہے اور وہ یہ جسم پر غالب شدہ اخلاطی جانب قصد کرنا۔ اس کی
خط غائب ہے۔ اس کا اندازہ باب ۱۱ اخلاط سے ہو گا۔ اسہال اور قے سے پیشتر جس چیز پر غور کرنا پڑے
وہ خط غائب ہے۔ بیماری کی نوعیت، مزاج، قدر، وقت اور اس تمام باتوں سے خط غائب
معلوم کیا جا سکتا ہے جن کا تذکرہ باب ۱۱ اخلاط میں آچکا ہے۔

باقی طبیعت کے خواہ دفع کر رہی ہو اسے بلا تکلف دفع کر دیا جائے، کیونکہ یہ غلبہ خط اور اثرات
نہادی دامت ہوا کرتی ہے۔ استفان کے بعد مریض دور ہو کر جسم کا موچاں کا دور استفان خواہ
زیادہ ہو براشت لے گا۔ کیونکہ کسی بھی حالت میں اپنے تئیں خود جسم کا استفان نہ ورہ عیت
کے بعد نہایت خراب ہوتا ہے۔ ہذا معلوم رہے کہ جسم پر اس خط کا غلبہ نہیں ہے کیونکہ نہ ورہ
عیت غلبہ خط سے نتیجہ میں نہ ہوگی۔ بلکہ جسمانی صفت اور اس خط کے اندر بیجان پیدا ہو جانے کی
وجہ سے ہوگی۔ گرمی میں قے ہر میں کیونکہ مہترہ میں اخلاط اوپر تیرتے ہوتے ہیں۔ صفر کا غلبہ
ہوتا ہے جو نہایت طیف اور ہکا ہوتا ہے۔ خست گرمی میں استفان نہ کریں کیونکہ اس وقت جسم
سے کسی خط گرمی مہترہ ہوتا ہے لہذا مسہل اور مٹی کی مدد سے اسے دفع کر دیا جائے گا۔ استفان
مسہل اور مٹی دوا کرتے ہوئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس وقت جو دوا مسہل اور مٹی عیت

نہیں لیتا ہوں بلکہ ایک خاص طریقہ تدابیر اور محاسن طے میں استعمال کرتا ہوں۔ اہستہ بہستہ یہ بات نمایاں ہوتی ہے کہ مریض کے جسم میں گڑبھا خون موجود ہے تو اسے بالعموم سو داہمی خون پر ٹھوس کرتا ہوں، کبھی کبھی مریض پر پٹے اخیط کا غلبہ ہوتا ہے۔ لہذا جہاں سو داہمی خیط کا غلبہ ہو سکتا ہے یہ ہے کہ فصد خون کی جائے یا ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جس سے سیاہ خیط کا اثر ختم ہو جائے اور جہاں ہنی خیط کا غلبہ ہو وہاں پوری احتیاط اور سو داہمی کے قبل اس کے کہ مریض پیدا ہو اس کا انتظام کر دیا جائے۔ بخیر آجائے تو فصد اور مسکھل سے ذریعہ انتظام ہے بزرگ مریض ایک وغیرہ اور طریقہ یہ ہے کہ لہ پر پیوں پر چٹا ہوں اختیار کریں ایک مریضوں کا پیرہ سدا سنی رنگ سے کریں جو روایتی اور غیبی کے درمیان ہو تاکہ نئے نئے مریض کے مختلف ہونے اور مابین خیط میں ہیں وہ تمام حالات سے کام میں۔ باقی عادی انتظام اس کے مریض کا خون رکے یا ہوتا پورے مقام سے مانتھوں کی فصد ہو میں۔ (بہت)

صغیر کا انتظام اس کے وہی وہاں میں رہا میں سرمایے مقابہ میں صغیر زیادہ جذب کرتی ہیں۔ اسی طرح جن مریضوں کے اندر صغیر زیادہ ہوتا ہے ان میں یہ وہاں میں صغیر آسانی کے ساتھ زیادہ جذب کرتی ہیں۔ باقی جن مریضوں کا مزاج مٹھی ہوتا ہے ان میں حالت پر مٹھی ہوتی ہے ان میں صغیر کی عادی حد اب شدید اور مٹھی کے ہوتا ہے۔ مٹھی میں اس کا کٹاؤ کے نکلنے کے بعد فصد صورت ہوتی ہے اور وہی عادی حد کے وہاں ہوتی ہے (بہت)

بزرگ مریض وہی وہاں میں جو جسم کے اندر جذب ہونے والی ہوتی ہے یہ کٹاؤ کے بعد جذب رہا، تھار، کایک، وہاں۔ (بہت)

جس وہاں کے اندر ان ہوتی ہے جو جسم کے ہونے وہاں چیزوں کے مشابہ ہوتی ہے جن کی شکل وغیرہ اس کے عادی حد سے وغیرہ وہاں ہوتی ہے وہاں میں ہوتی ہے پھر جن کے وہاں سے ہوتے ہیں۔ پھر مٹھی میں ہوتی ہیں، عادی حد سے وہاں کے مریضوں کی تصویر کی تصویر میں قیاس و کما میں ہوتی ہیں اور ترش سوکتا ہے، تو پھر مٹھی میں ہوتی ہیں۔ پھر دیکھتے ہیں اس کا اثر عام ہوتا ہے۔ ہوا کے سے ٹھنڈے میں یہ عادی حد سے ہوتی ہے انہیں اس کے لئے عادی حد سے مٹھی میں ہوتا ہے یہ عادی حد سے ہوتی ہے انہیں اس کے لئے عادی حد سے ہوتی ہے۔ (بہت)

اس کے عادی حد سے ہوتی ہے یہ عادی حد سے ہوتی ہے انہیں اس کے لئے عادی حد سے ہوتی ہے انہیں اس کے لئے عادی حد سے ہوتی ہے۔ (بہت)

مسہل سے پہلے عین طبع خداوں، تمام، لک اور روغن کے ذریعہ تہہ رخ ہا اقامت میں۔ ان طبع، اختلاط رقیق ہوں گے۔ ما، العسل اور روغن کے اشتعال سے تائیں حمل بائیں دی۔ (مولف)
جسم کے اندر امتلائی کیفیت نہ ہو اور روغن اور روغنیت کی خرابی کی وجہ سے حق ہو تو، استفادہ
قریب ترین مقام سے مقام اور دلی جانب رہا یا دہشت ہے۔ سلیں روغن کے یہ جواب طریقہ
ہے اس کے فصد اہل یقہ کا طریقہ اقلوں میں۔ یا غفرلہ اور عین وغیرہ ہیں۔

(جالیوس)

آسمان نہ سماتے سے عکس کا استفادہ رفتہ رفتہ ہو گا ہے۔ ان کے مسہل بیماریوں کے اندر ای پر
انصار یا جاتا ہے مگر خالق وغیرہ جتنی بیماریوں میں فصد جتنی تدبیروں کے ذریعہ جسم، بیماری
استفادہ کی نہ ورت ہو ا سرتی ہے۔ (جالیوس)

ایک شخص نے تمہاری پھر بھی دست نہیں آئے، طبع زرد، قتل، انطہ اب، مکی و مررب
بیدار میں نے استقامت کا بخش کی اور سب بیٹے ہا جسم۔ پناہ بیماری کا فی استفادہ ہو، اور کلینک
باقی رہی۔ وجہ یہ تھی کہ وہ روغن و روغنیت کی باقی جگہ میں اندر روغن کی تھی۔ یہ طبعی طاقت پاجائے
کے حد کلینک، آٹھ و نیپے حاصل، سینے میں کامیاب ہو گئی۔ (جالیوس)

وعدہ جب طبع ہو گا ہے تو مکی وقت کے مثل سے ہٹا رہا ہے۔ بدایہ، یقہ ہے۔ وہاں مکی
مست ہو کر لی حالت میں استعمال۔ اس سے بھی جی حالت ہو جاتی ہے۔ طبع زیادہ گرم ہو گا ہے
جب تھی ہیں کیفیت ہو جاتی ہے۔ مریش قہ کا مادی نہیں۔ کتاب تو مکی ہیں مسورت حال پیدا ہو جاتی
ہے۔ وہاں مزاج و جوہر میں اسل اور نیپے اکار، سینے کا روغن ہو گا ہے جب بھی انجیم ہو گا ہے۔
مسہل، وفاق اور ادکی جانب قتل ہو جائے گا۔ کتاب کے وعدہ ضرور، طبع یحد نسبت، وایحد
کا وریا مریش شرت کے اہل کا مادی ہو گا ہے۔ عان یہ ہے کہ وہی مسہل، وادی چاہے جو مزید
وہ اور اس کے مزاج میں تہہ نشین ہو گئے ہیں اس صحت ہو۔ مسہل، واپنے سے مکی و فشی اور فشقان
الحق ہو، ورحانی مظل و تو مکی مکی کے ذریعہ کے مکی اس کا عان ہے۔

(ایک ہندوستانی کتاب سے)

جو وشت مرطوب ہو گا ہے اس سے خون چہہ کے ذریعہ پھر مر اور جذب ہو مر غارن ہو گا ہے۔
یہی وجہ ہے کہ جامت سے خون و مکی جارت ہو گا ہے جو صاف و شفاف اور رقیق ہو گا ہے۔ یہ مزاج
ان مریش کے کے ہے جو تہہ رتج کتاب جامت کا مادی ہو۔ جامت کے ذریعہ مکی جارت کرنے کا
مزاج وقت وہ ہے جب مریش آتے کے وقت چہہ کے پو پو پو پو، انصوں میں حرارت اور مکی،

[illegible]

تربقی پا میں۔ تربقی نہ ملے تو ٹکونیہ ہیں۔ معدہ سے لوہے کی پٹیاں نکالیں اور تھوڑا سا اب اور قریب تر بیات سے تیار شدہ غماز رکھیں۔ پورے جسم کی مالش کریں، ٹھنڈی اور گرم ہوا سے مریض کو پیچیں۔ ٹھنڈی ہوا سے اسہاں بڑھ جاتا ہے اور گرم ہوا سے اسے طاقت بخشنے ملتی ہے۔

قے کے ضابطے

حالات اور نہایت عمدہ صحت کی حالت میں قے نہیں کرانی چاہی۔ اس کا استعمال قرین، صبح، چاند، اور آفتاب، وغیرہ جیسی حریمت یوں میں جو سخت ہو چاتی ہیں، سو گنا۔ غصہ، افسوس اور ضعیف معدہ مریض وقت نہ کرا میں۔

خریق استعمال کرنے والے مریض کی تدبیر:

پہلے مریض کو قے کا جاری بنائیں تاکہ قے برنگاں نہ ہو۔ کتوں سے فسادات صاف کر دیے۔ بعد نماز میں خریق پا میں۔ دو گھنٹہ تک مریض وقت نہ کرا میں۔ اس کے بعد کسی پرکے اور چوڑے زرد قے کرا میں۔ قے نہ ہو تو مریض کو عام میں داخل کریں۔ رب، اضطراب اور عضہ شکنی واقع ہو تو مریض کو مپانی و رزقہ میں کاتیں پا میں۔ اس سے قے میں آسانی پیدا نہ جائے گی یا وہ اپنے پیٹ میں پھنس جائے گی۔ زیادہ وقت نہ کرا میں۔ قے نہ ہو تو قے کرا میں اور نہ مریضوں سے مریض مانتوں اور بیرون و اندرون میں (بائس)

اور اس پہلے پینے والے و پیتے وقت اور ملوں سے رہنا ضروری ہے تاکہ قے چڑھ سونگی میں۔ معدہ اور پیروں کو گرم رکھیں تدبیر کریں اور حرارت نہ کرنے دیں۔ یہ نذرانے اپنے کے فوراً بعد حرارت نہ لے لے کر ہوتی ہے۔ فم معدہ میں درد ہو گا اور سردی کی حالت پیدا ہو جائے گی۔ کتوں میں ملوں کا بے اور ناکارہ آئے تو اس وقت تمہاری رات کرا میں۔ یہ نذرانے تیز چلنے سے متوجہ ہیں۔ تمہاری رات کرنے کے دوران بعد میں ہوتا ہے۔ اس میں شروع ہو جائے تو مریض رات کو سو جائے۔ اس تدبیر سے اسہاں زیادہ آئیں گے۔ جو جھجھکی مپانی وقت فو قہ اقامت کریں۔ اس سے حدت کا راز ہو ۲۵ پریشاں محل کر کے گا۔ اسہاں میں مٹانے سے قے ثابت ہوگی یا مپانی پا میں جس میں طرہ و نگرانی کی ہو۔ یہ تدبیر ہے کہ فیکہ ہا حوالہ کرا میں۔

جو لوگ بمشکل قے کرتے ہیں وہ بدخترت آفات کی زد پر ہوتے ہیں۔ اس سے خطرہ درج ہے کہ قے ان کے لئے آسانی کی جائے۔ یہ نذرانے سے فیکہ ہا استفادہ ہو گا ہے۔ قے کے بعد منہ اور چہرہ و

۳۔ رکوں کی طبعی خصوصیت۔ (پیشہ)

مسئلہ کا اثر ان طرح زائل ہو سکتا ہے کہ سوزش، تسکین دی جائے۔ جو بھی دوا کے افعال
اور رگوں کو ایسی خوشبو، راشیہ کے ذریعہ قوت بہہ نیا طرح حاصل کی باطنی ہے جن میں قہشیت ہو، نیز
قبض خدا میں دی جائے۔ اس طرح رگوں کے دبانے مسدود ہو پائے گئے اور مخاط کا جذب
باعتدال ہونے لگے گا۔ یہ بہت عام کے ذریعہ حاصل ہو سکتی ہے۔ (موانع)

تھے ہاں کہ ورت مند وہ شخص نہ تاج نہ مہر نہ اندر تیغ شدہ نہ خلیفہ العظمیٰ کے خیم سو پاپ کرنے کے نہ ورت ہوتی بہ نہ اب نہ ورت ہوتی بچہ بچہ کے جسم کے متوازی استغرائع کا عتس ہے۔

(چالینوس)

سفر اول: یہاں مطلوب ہو تو انکم و چند و فل تک مرطلب خداوں سے فریجہ مرطلب کریں۔
 ۱۰۰ ایہ جائے بقیم کا سفر ان مطلوب ہو تو پہلے ایہ خدا میں ہیں جو طاقت، کرمی اور نالہوں کے اندر
 تمام پیدا کرے۔ اسہاں اس حد تک زیادہ ہو کہ کچھ نہو جائے تو انکم پر انکم کرم پائی بہ اثرات
 اندیشیں، شہاب اور پانی اور برف کے اندر بھونکی ہوئی رہتی ہوا میں۔ رب ہمارے مہلا میں۔ ایسے وقت
 میں برف کا پانی مہو ہوتا ہے۔ چرمیش و مادیں۔ قینہ سے بید رہوئے سے بعد رہوئے
 میں۔ ہمارے نفلت ہی رب ہمارے برف و برف میں بھونکی ہوئی رہتی ہیں اور سوئے کا ہمارے
 ہیں۔ جس مہیش و است و است نہوں انہیں ہمارے مفید ہے۔ ہاتھوں میں ہمارے یہاں زیادہ ہیں۔

(اسکندر)

ابھارت سے پہلے چند خوب تنگ و تنگ رہے تھے اور مرعب غذا میں دیں، گرم و سردی میں۔ تاکہ
اختلاف مرعب خوب ہو اور مرعب و مرعب ہو جائیں (جائیں)۔

۱۔ اخلاطِ کُتبان مریضوں میں بالخصوص اس وقت بعد کی چیز دور دراز صہوں سے جذب ہوتے ہیں، یا اثرات استغنا ہو تو مریض کو وحشیہ دین جس سے کہ عمل پائیں تاکہ وہ کا اثر سے دور اراضی رہے۔ یہ عدم وجود کی میں پانی کار راستہ تیزی سے عمل جاتا ہے۔ ہذا شور بہ کی غذا چھوٹا بنش اشیا ہیں۔ طبیعت جلد ہی رواں ہو جائے گی۔ (پایئوس)

تنگوں سے اندر شب فضا موجود ہو تو شب وہ اسے پہلے قدر کی نہ ورت ہوتی ہے تاکہ فصل
اگل جائے۔ یا مخصوص جگہ میں نماز ہو اور تنگوں سے چپکے ہوئے شب پر اسے فضا ہوتی رہی
رہنے کی قدرت نہ رکھتا ہو۔ ہمیشہ پیشاب کی جگہ مائل ہوتی ہے تو ابال میں شوری تہائی
ہے۔ (پالینوس)

اسہال کا ہو تا ہے۔ (جالینوس)

یہ بات معلوم ہے کہ اسہال ہو کتاب قند و زہاؤں میں ہو کتاب وریہ یا یس فلانی فلانی۔
 نکلتی ہیں اور یہ لازم ہے کہ بھر کے متعدد نایاں حد پر بھری رگوں میں داخل ہوں گے اندازہ مردانہ یہ
 بیدار مکان ہے یہ نکلے یہ سب باؤں بھری ہڈی اس سے بھی زیادہ پانی کوئی ہیں (مواہ)
 اور یہ غمراہ ہے وہاں کے متعلق کے آخر میں مسئلے کے بارے میں ایک شہ وریہ نکلے وریہ
 ہے۔۔۔ ارق۔۔۔ ایک سب سے بڑا اصول یہ ہے کہ حالت امر غش و فوں میں مسئلے کے جناب
 یہاں سے آتی کہ پیشہ طبیعت معدوں کے ساتھ نرم ہو جائے یہ نکلے وہاں سے قوت غلبہ طبیعت سے
 ملاقات کرتی ہے تو سب درم و زہاؤں اڑتی ہے۔ یہاں چھوٹا ہو جاتا ہے وریہ زیادہ تر جسم میں پانی
 رانسم ہو جاتی ہے۔ نیز غش اوقات بخار میں ہوتا رہتا ہے۔ برکت صورت میں رطوبت
 ہوئی طبیعت نرم ہوئی و طراک درم رہنے میں اس نکلے کا نام ہے میں تاکہ اس میں زیادہ تر
 طبیعت کی نرمی سے متعلق وہاں قوت رتجی۔ برکت حالت میں بھی ہیں بعض پیشہ
 رکھیں۔ (مؤلف)

اسہال زیادہ سے بلیں قند و زہاؤں۔ (راش وریہ)

مسئلہ اویات کے بارے میں یہاں سے متعلقہ میں ہڈی قوت زیادہ ہوئی سے اس میں
 وہاں بھی ہوئی ہے وہاں سے مسعد و زہاؤں کے بارے میں رتجی کے اس حد کے بارے میں
 بھی جاری ہو جاتی ہے یہاں چھ مسئلے ہیں وہاں سے اس میں رتجی کے بارے میں مسئلے کے بارے میں
 ان میں سے زیادہ نرمی ہوئی ہے وہاں سے پتے غش و فوں کا نام یہاں سے پانی و زہاؤں
 ہاں سے نکلے وریہ قوت و زہاؤں سے زیادہ تر رتجی کے بارے میں مسئلے کے بارے میں
 سے اس میں و زہاؤں کے بارے میں مسعد و زہاؤں کے بارے میں رتجی کے بارے میں
 چھوٹا چھوٹا ہے اور اس میں مسعد و زہاؤں کے بارے میں رتجی کے بارے میں مسعد و زہاؤں کے بارے میں
 جاری کے میں و زہاؤں کے بارے میں اویات میں رتجی کے بارے میں مسعد و زہاؤں کے بارے میں
 اویات کے بارے میں رتجی کے بارے میں مسعد و زہاؤں کے بارے میں رتجی کے بارے میں مسعد و زہاؤں کے بارے میں
 نہایت معمولی سے اس میں مسعد و زہاؤں کے بارے میں رتجی کے بارے میں مسعد و زہاؤں کے بارے میں
 قی و تو پتے مسعد و زہاؤں کے بارے میں رتجی کے بارے میں مسعد و زہاؤں کے بارے میں
 مستعد تیز حلقہ کو خارج کرتا ہے۔

برکی اقراص:

صدیدہ زرد، سیاہ، ہیلہ، آملہ، ابرنج، نم وزن، تر بدوہ، جزہ، فایذ، تمام دونوں کے نم وزن پانی میں
 بلور، آملہ، کال میں اور اسی میں کوندہ، رقص، بنا میں۔ مقدار، رخ، راک، ۵ سٹرا میں۔ یہ مقتدل، اوستہ۔
 حرارت سے تعلق نہیں رکھتی۔ (قسط)

تے رنے کا راوہ ہو تو تمام میں بہار منہ داخل ہوں، نام، جینے سے بعد، مزوری اور استہ،
 حق ہونے سے پہلے پہلے نکالیں۔ کچھ ایسی شراب پیں جس میں شہد مالی تھی ہو اس کے بعد
 شیشوں و باندھ رتے کریں۔ تے بند ہو جائے تو ایب، کھڑی رک، پرچہ تے رنے کی و شش کریں۔
 اس تدبیر سے بہ نشأت میں شارق ہوگی۔ (ندی)

تیسرا باب

مسہل ادویہ، غذائیں، فیتلے، حقن، ضمادات اور طلائیں

دور صحت کی غرض سے بیٹ و صاف رہنے کے لئے صمغ حبہ صخرہ، تھوڑا سا۔ مغز قوٹھرا ایک
بڑا ٹل آئیں (نبی کا شہد) تین بڑے دھندلے کے برابر آئیں۔ یہ تھوڑا سا۔ افسل میں
جگمگ اور انہی خشک کھانے سے پکے و رزق و کھانے سے پکے ہیں۔ (تجدید صحت)۔
کھانا کھانے سے پہلے نیم برشتہ لٹا دیا جائے اور صمغ بطن میں رقیق کر دینے سے دست آجاتے
ہیں۔ (۱۰۱ نمبر)

کھانا کھانے سے پہلے روغن چیا فصاحت بخارن کر کے اور اس میں لٹے کے مفید ہے۔

(کتاب مابال)

انہی کے آئیں۔ درجہ مسلسل صمغ حبہ، کی کا اس۔ جاتا ہے۔ (عائین لغزش)
کھانے کے پہلے مٹیں کچھلی اور لٹ کھانے سے پہلے آجاتے ہیں۔ کھانا کھانے کے بعد شربت
پی ہاں۔ قواں کے ختم ہونے کے بعد کھانے آجاتے ہیں اور شربت اب کتنی موثر دیکھائیں ہوگا۔
(فصل صحت)

تریاق قیصری:

تمو یا پنی خاصیت سے صخرہ۔ صخرہ۔ رتی ہے، اسی طرح بڑا۔ دم باغ اور اخلاط مانی و

مسبیل مسکن صفراء:

اعضاء تشکلی، بخار اور حرارت کا ازالہ کرتا ہے۔

شب کو بخیر، شبت تم سندی، اس فاتحہ کو باب اثر پہ میں مکتوب کرتا، کتبت برچے ہیں۔ (انوار)

مبارکوں میں حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور علیؑ و زینبہؑ اور فاطمہؑ اور محمدؐ کی حبیبہ و رتھماں کی جانے والی تھیں۔ (ابن ماجہ)

۱۔ تمام کی بات، اس کی ساری بات۔ (ابن ماجہ)

نہی:

رب ہفتہ ۱۰، تیرا بازگے ۳، رب اسوس ۱، کاکو رہا ۱، کوئی ہون ۱۴، رام ۱۰، ام شربت
ہفتہ ۱۱، ام اولیں جو تر نہیں ۱، ماتھہ تیرا ۱، یا ہون ۱، اس سے اہاں ریہ ۱، تیں ۱، ریہ ۱، اہاں
مناوب ہو تو اس میں رب تربد ۲، رام، حب اسپہاں بازگے ۳، رام کا صفیہ بریں متصن ۱، ہون کا
۱۔ اس کے حرارت ہا جسے ۱۔ (ان ماسو یہ)

بائش کے ہمراہ لیں جو ترجمین کے ساتھ تیار کیا گیا ہو۔ اس سے ابال دیا جائے گا۔
مصابہ ہو تو اس میں رب تربہ ۲ مرہم، حب اسفہال مارے ۳۰ مرہم کا اضافہ کریں۔ نقصان دہ نہ ہو گا۔
۔ اس کے حرارت ہٹ جائے گی۔ (ابن ماسویہ)

۱۔ وہیں نے کئی بار اصل کتاب کے اندر رب بنفشہ کا ذکر نہیں کیا۔ (ملاحظہ)

مسہیل صفراء و بانغم جو شائدہ:

۵۲۔ انیسویں مارچ ہے۔ اس میں محطی ساڑھے ۳ براہ و تقریباً ساڑھے ۳ براہ، نمب ڈیلی راس۔

موسم گرما میں گرم ہو جانے والے مریضوں کے لئے اسہال کا نسخہ:

۵۷: ۵۸۔ اے ام میں تم کو نیا مار چکے۔ مٹی۔ اس کی ریں۔ سیاہ۔ یوں۔ ۵۹: ۵۸۔
 ۵۹: ۵۸۔ اے ام، ۶۰۰۔ اس پانی میں اس حد تک جو شیں ہیں۔ یہ تمہاری رو بہا ہے۔ طور۔ شہر۔ پ
 ا۔ تمہوں۔ ریں۔

دب باردا سماں "کاتبہ" جلیلہ زور، راز جوئے ۳۴ رام، تموین دہلی رام، گلشن دہلی رام،
ناریتون نصف، صبر نصف، عرق کاشنی، عرق غلب میں، ویدویں اور جالب سے ہمراہ مستعمل
کریں یہ ایک خوراک ہے۔ (ابن ماسویہ)

صبر کا ثریہ ہے کہ حکم اور تنہا کی باتوں سے تڑپ نہ ہو، نہ ہمت نہ ہو، نہ ہمت نہ ہو۔ صبر مفسول معہ و نہ
کے زیادہ معہ و نہ ہوتی ہے۔ غیر مفسول و سبب زیادہ ہوتی ہے۔ تمہیں کے ہمارا او اتھال بریں تو مفسول

نیچے رکھنا موزوں ہوتا ہے۔ سینہ کے طین، مسہل اور مسکن عطش ہے۔ (مومف)

قمو نی باقم اور مائی خلد کا استفادہ کرتی ہے۔ (جانیوس)

خریق سیاہ سودا کا مسہل ہے۔ انتہا کرنے والے کو مرز ہو جائے قاصد ہے۔ (جانیوس)

قلم سے مدد مشہد پرانا اور سخت فصد ہو تو ضرور مسہل ہمارے کا اس سے فصدی
عہد ورت ہوتی ہے تاکہ فصد قلیل ہو جائے۔ وہ ابھی پانی جائے۔ (جانیوس)

خریق سیاہ سودا کا مسہل ہے۔ غید کے مقابہ یہ ریہ و کزور اور مخطرات ہوتا ہے۔ غید مشی
ہوتا ہے۔ (جالیوس)

صنغ انکور بزرگی و قمو نی اور سودا سے پانی و مسہلات فی قبرست میں شارسین۔ غفل
اعصاب کے لئے مضر ہے۔ (روفس)

حب مسہل:

شب میں میں۔ صبح صبح آبرقضاات خارج ہو جائیں گے۔

مہر نصف، صندل، طمر نصف، قلم و انور، امہ، گون، بنات اور شب میں میں۔ (مومف)

جذام، مائیخولیا، خراب زخموں اور سرطان جیسی سوداوی بیماریوں

کے لئے مسہل:

انہیں ۸۰۰۰ مائرمٹرم سے لاتارتے ہوئے اس پر اقلیوں اور بیشی ۵۳۰۰ مائرمٹرم سیاہ

نوقی ہاتھ سے مارا ضرور ہونے سے چھڑائی۔ چھ صحت کے اقلیوں میں۔ (مومف)

بعد از طعام قلعہ کا چیا طین اور قبل از طعام سببیں کے در برات ہاتھوں مسہل ہوتا ہے۔

بہاؤقی انہیں سے نکلتے ہیں کہ اس سے یہ ہمارے چھڑائی کے اقلیوں میں یہ ہمارے

رہتے ہوئے ایسا پانچ سے یہ ہمارے چھڑائی کے عمل یہ تو پھر ہمارے چھڑائی کے

ہمارے چھڑائی کے چھڑائی (جانیوس)

ہمارے چھڑائی کے چھڑائی یہ ہمارے چھڑائی کے چھڑائی یہ ہمارے چھڑائی کے

ہمارے چھڑائی کے چھڑائی یہ ہمارے چھڑائی کے چھڑائی یہ ہمارے چھڑائی کے

ہمارے چھڑائی کے چھڑائی یہ ہمارے چھڑائی کے چھڑائی یہ ہمارے چھڑائی کے

ہمارے چھڑائی کے چھڑائی یہ ہمارے چھڑائی کے چھڑائی یہ ہمارے چھڑائی کے

افضل تر نچوز کر اس میں آرد تر مس یا موم اور روغن گوندہ لیں اور غماہ کے طور پر استعمال کریں۔
مسہل ہے۔ (مؤلف)

شتم حظل ۵۰ گرام، مقونیا ۵۰ گرام، عصارہ افسنتین ۵۰ گرام، مقل ۵۰ گرام، عرق کر اسٹ میں
 گوندہ کر مٹر کے برابر گولیاں بنالیں۔ حمی غب اور حمائے ریح کے شروع میں، پھوڑے پھنسیوں،
 تقشر جلد، تشوب چشم، حرارت اور خفص و دیگر بہت سے امراض میں بطور مشروب استعمال
 کریں۔ بچوں کو دیاتین، نوجوان نوسات اور بڑوں کو دس سے پندرہ گولیاں استعمال فرامیں (حنین)
 حنین نے اس کی توصیف کرتے ہوئے کہا ہے کہ بالکل بے خطر ہے۔ (مؤلف)

قرص عبدوس کے مطابق ترتیب دیا ہوا قرص کا نسخہ۔ حمیات غب و ریح اور باقی بخاروں میں
 مستعمل ہے اور بحد مفید ہے۔

نسخہ

مقونیا ۵۰ گرام، شتم حظل ۵۰ گرام، حب اللیل مقشہ ۵۰ گرام، عصارہ افسنتین نصف۔ آب تیرا
 میں قرص بنائیں۔ یہ ایک خوراک کا نسخہ ہے۔ نصف اور ایک تہائی مقدار بھی مستعمل ہے۔

حمی غب کے لئے قرص کا عمدہ نسخہ:

مقونیا مشوی درمیں دانہ، عصارہ افسنتین عرق کاسنی میں گوندہ و قرص بنائیں۔ مقدار خوراک ۲
 گرام، غنی ہے جسے اسہال لے گی۔ حرارت زیادہ تھوہو اس میں ۱۲۵ گرام کا خوراک لیں۔ یہ گولی
 تھبہ امیں عصارہ کا آبی بھی شامل ہو اجہاب تھہر میں بحد مفید ثابت ہوتی ہے۔ برقان کا نسخہ یہ برایتی
 ہے اور حرارت کو بجھا دیتی ہے۔ (حنین)

جو ارش مسہل

کی سرکہ میں بھگو کر اس قدر جوش دیں کہ رہ نہ جائے پھر اس نچوز برائی قدر شہر غید میں
 نرم تھنی پر سی پٹکی کے اندر بجمہ کریں۔ بجمہ ہونے سے پہلے ۳۰۰ گرام میں ۵۰ گرام مقونیا، افضل
 روہیں۔ یہ طاقتور مسہل ہو گا۔ مقدار خوراک ساڑھے ۵۰ گرام بطور مشروب۔ تردد ٹلوک یک جز،
 حب اللیل ۲ جز، کوکا کاڑھا ہونے تک جوش دیں پھر اسے محفوظ بریں ساڑھے ۳۰ گرام سے ساڑھے ۱۰
 گرام تک حسب ضرورت استعمال کریں۔ دوا کے اندر زیادہ تھنی مقلوب ہو تو بکی دانہ نہ کہ شہاب
 میں اس حد تک ابالیں کہ سرخ ہو جائے پھر صاف کر کے اس سے دو گنی شہر اس میں ڈالیں اور جوش

دیکر گھاڑھا کریں۔ ستمو نیا ۵ ملی گرام، تربد ۵ گرام، حب اللیل ۲ گرام کو ۲ گرام حب اللیل میں گوند میں پھرندہ کورہ جو شانہ ۵ گرام میں اسے گوند میں۔ نہایت عمدہ مسہل ہوگا۔ (ساحر)
قابل اعتناء ضروری مسہل، ہلکا ہے اور بخار وغیرہ کے فریضوں کو پلا سکتے ہیں۔

نسخہ مسہل:

حدیلہ ۲ گرام، تربد ۵ ملی گرام، ستمو نیا مشوی ۵ گرام، قرص بنا تراستماع کریں۔ (مؤلف)
افقیون صاف شدہ ۲ گرام کو ۵ گرام سہنجین میں گوندہ کو ۵ گرام سہنجین اور اسی قدر پانی کے اندر میر کریں۔ پانچ سوداوی دست آ میں سے اس سے کھٹ کا ازالہ ہو جائے گا۔ (ساحر)
افقیون پودینہ کے امراہ جو ش دیے بغیر لیں۔ (مؤلف)

سوداء کے لئے مری تیار کردہ گولی کا نسخہ:

خریق، بستانج، تربد، افقیون اور خاریقون کو ہر برسنے کے بعد خیرار مٹی، ملک اتر نفل سے ہمراہ مرکب بنائیں۔

امراض حادہ کے لئے بتراط نے جس قسم کی بیان کیا ہے وہ ستمو نیا کے ہمراہ دست آ تاکہ ہے۔ یہ قسم، قسم قریض جاتا ہے۔ صبر و مسہلات کے ساتھ شامل بردینہ سے معدہ نکالنے سے محفوظ رہتا ہے۔ (مؤلف)

خریق و اچھی طرح پیس دیا جائے تو اس کا اثر محمد عمدہ ہوتا ہے۔ یہاں چاہے تو اعراض رونی کے مریض محفوظ رہتا ہے۔ لہذا اعتدال کی راہ اختیار کی جائے تو احسن ہے۔ (اگر کاغذ نہیں)

مسہل ادویات معدہ کے لئے معطر ہوتی ہیں، بالخصوص معدہ کے اعصاب متاثر ہوتے ہیں۔ یہ نفع یہ زیادہ حساس ہوتے ہیں۔ (بتراط)

یہی وجہ ہے کہ بتراط نے زیادہ مسہل ادویات کے ہمراہ بعض عطریاتی چیزوں کو شامل دینا ضروری ہے تاکہ مسہل ادویات غم معدہ سے ماقات رہے۔ اسے ضرور رہیں۔ (مؤلف)

اس میں کوئی خرابی نہیں ہے کہ ایک وقت، طرح طرح کی مسہل، امیں ملی جائیں یہ مسہل باہر، اور دوسری مسہل صغیرہ چونکہ یہ ممکن ہے کہ ایک وقت، دونوں، امیں دونوں حصوں کا اثر پڑے۔

ابتداء میں یہ کہ ایک، تو جسم کے اندر یہ چھپنے کی اثرات فسادات کا عمل شروع ہوتا ہے اور دوسری، اپنا عمل کاٹنے سے اسے قوی صورت میں اسباب کے عمل میں اضافہ ہوگا۔ جس سے مراد، واعدت اور دشواری ہوگی چونکہ جو دوا جسم کے اندر داخل ہوتے ہیں پھر اثر کر کے کی دوا بہت اہل

حمیات حادہ، پیاس اور کھانسی کے لئے حب مسہل

ترید نصف، کلہ رخ نصف، رب السوس نصف، تیر نصف، تمویذ علی کرام، حب اسپغوس مشب
برہ، سب و بیجا کر کے قرص بنائیں۔ اور ۵ گرام حب یا رب بنفشہ کے ہمراہ بطور مشروب استعمال
کریں۔ (ابن بطریق)

گولی کا یہ نسخہ مجھے کتاب احمین المجموع میں دستیاب ہوا ہے۔ اس سے میں نے کچھ تیز کر دیا
ہے۔ (مؤلف)

سکر اکثر ۵، تمویذ اکوٹ کر چھال لیں اور ۱۰ گرام شیریں میں مت کریں۔ مقدار خوراک
ساڑھے ۱۰ گرام ہمراہ حب۔

معدہ کے لئے صبر کی عمدہ گولی:

گولی قبل از طعام، بعد از طعام دستیاب کریں۔ حلیہ سیاہ ساڑھے ۳ گرام، حبیدہ کاٹی مارے ۳
گرام، صبر نصف، مصطفیٰ چونہ، گولی بنا میں در بدر نہ دیتے استعمال کریں۔ عرق برک اثر نیا پوت
اتن میں دلوں و گویاں مانی پامیں کی (اس سے ایوان)

معدہ کے آخر میں بعد از طعام کے بعد صبر کا یہ افودہ یاد دہانت میں پچ کے ذریعہ
داخل آتھیں تا مفید ہوگا۔ اسے سمیٹ دیا، اسے اور دوسرے دواؤں میں۔ تم لعل و صاب
اور شبنم اسما سے پسند ار حلیہ کا انراق بر کتاب۔ (حق بن ماری)

اوپر ذکر مسہل کے ایک نسخہ کا ذکر ہے جس میں اس پر اکتفا کریں، افویہ ہر دہانہ ۳
گرام کے ہمراہ استعمال سے مسئلہ ہوا، تمام دواؤں کے مقابلہ میں زیادہ طاقتور دوا ہے۔ اسے
پانی کے ساتھ دیا جائے گا۔ انوائی میں بھی یہی تاثیر ہے۔ (حق بن ماری)

پہلے مسہل دیا، تو اسے تمویذ و کرام دینا دوسرے دواؤں سے زیادہ طاقتور ہے۔

(جالیٹوس)

اس طبیب کا یہ کتاب ہے۔ اس میں ذکر ہے کہ ۳۰۰۰ سالوں میں تمویذ کا ایک
ٹن دیا۔ یا کسی دہائی دہائی مسئلہ پورے پورے دواؤں کے مقابلہ میں بیش قیمت دوا ہے کہ اس
دوا سے مسئلہ، نہ معطل ثابت ہو گا۔ (مؤلف)

۱۰۰۰ سالوں میں یہ دوا ہے۔ ہزاروں سالوں میں نہایت نافع۔ (حق بن ماری)

فاشر شین سودا کا مسہل ہے۔ (مؤلف)

مسہل صفراء:

مہر ۵ گرام ہر اومہ، اعلیٰ صفراء، کا مسہل ہے۔ قبل از طعام استعمال نہ کرنا میں یہ کہ قبل از طعام
 پینے سے غذا قاعد ہو جائے گی اور نفوذ بھی قاعد ہو گا۔ مہر ساڑھے ۳ گرام سے کم لینے پر فقط اعشاء
 سے فضلات کا اخراج ہو سکے گا۔ معدہ کے لئے اس سے زیادہ معدہ مسہل دوا کوئی اور نہیں ہے۔ مہر
 کے استعمال کا سب سے عمدہ موقع یہ ہے کہ مہر کے اندر جو جو محسوس ہو رہا ہو، مثلاً شب توڑ، بواسیر
 سے تھپتھپانے لگی ہوئی، قینہ کے اندر بخار کی حد، مہر جو دلی میں طرح طرح کی خرابی کی تصویریں
 ہوں، پٹپی کا احساس ہو، خدر کی کیفیت طاری ہو، تیز ریاح خارج ہو رہی ہوں، سسٹوں اور معدہ کے
 اندر سوزش محسوس ہو رہی ہے اور ایسا ہوتا ہو جیسے کوئی رادی خطہ معدہ کی جانب اتر رہی ہو، فضلات اس
 قدر زیادہ ہوں کہ وقت کے بس میں ان کا ازالہ نہ ہو۔ مہر اور راز مقامات سے نہیں بلکہ سسٹوں اور
 تالیوں سے جذب کرتی ہے۔ (بولس)

ایک خاقون نے ساڑھے ۲۴ گرام مہر ایک خبیثہ کے ہر دو بیسہ گرام اس وقت استعمال
 نہیں آئے، مگر نرمی سے بندہ جو دست آتے رہے۔ ہاں اس طرح مہر کا استعمال اس کا معمول رہا
 ہے۔ (موت)

خریق سیاہ و قی اور مسہل ہے۔ خریق غید کا بھی یہی اثر ہے۔ مگر یہ زیادہ دلفیٹاٹ ہوتی ہے۔

(جالینوس)

خریق سیاہ صفراء کا اخراج کرتی ہے۔ امراض حادہ اور جنون، شقیقہ صداع حزن، آنکھوں اور
 ہیمپھروں پر گرنے والے دانگی نروں میں نیز سینہ، احشاء مثانہ اور رحم کے امراض میں جہاں اہل
 ضرورت ہوتی ہے اور یرقان، قحط، جمرہ اور ثور ساجیہ میں اس کا استعمال موروں ہے۔ کوئی کالیف
 نہیں ہوتی۔ اس کے بخار کے مریضوں کو بھی دی جاتی ہے۔ بشرطیکہ بخار تیز نہ ہو، حار نہ ہو تو مقدار
 خوراک ۲۵۰، ۳۰۰ گرام۔ شہد کے یا چوبیدہ کی یا کسی موروں چیز کے ہمراہ دینا ہے۔ اسیت کرتی ہو
 اور معدہ کے موافق ہو مثلاً انیسون وغیرہ۔

سقمونیا:

خریق کے قریب تر صفراء کا اخراج کرتی ہے۔ تمام مسہل ادویہ کے مقابلہ میں معدہ کے لئے یہ
 سب سے خراب ہوتی ہے۔ لہذا اسے استعمال میں شخص اگر جس کا معدہ طاقتور ہو اور بخار میں مبتلا
 ہو۔ مقدار خوراک زیادہ سے زیادہ ۲۵۰، ۳۰۰ گرام ہمراہ اونٹ یا فلفل یا ریشم یا دلی اور چیز جو تیزی سے

برایت برتی ہو اور معدہ کے موافق ہو۔
شحم حنظل:

سودا اور فضلات مخاطی کا مسهل ہے۔ خربق اور قنویا کی طرح اس سے اہمال عروق و مویہ سے نہیں بلکہ اعصاب اور اعضاء عضیہ سے ہوتا ہے۔ مقدار خوراک زیادہ سے زیادہ ۵ آرام ہے اور ہمراہ شہد و پنی ۵ آرام ہے۔ کبھی اس کے اندر مداب جوش وک لیتے ہیں۔ اسے انجلی ملرں پینا نہیں چاہئے ورنہ آنکھوں کو زخمی کرے گی اور اعصاب کے سے مضرت ثابت ہوگی۔ پرانے سردیوں پر ۱۰۰ دماغ کے مزمن او جاع، شقیقہ، بیضہ، دغج، مزمن عتوہ، آنکھوں بخائب اترنے والے مزمن نزلوں، عمر تنفس، بر بو، اہمال مزمن، وجع الفاصل، عرق النساء اور سردیوں اور مشائے شہد یہ امراض میں مفید ہے۔

عصارۃ قشۃ الحمار:

قنویا کے قریب قد دست آور ہے۔ مقدار خوراک ۱۲۵، آرام ہمراہ ۱۰۰، ۵ آرام۔

یتوع:

قنویا کی طرح، دست آور ہے۔ پانچ قطرے قدر میں، برتیہ می سے گل لیں تاکہ منہ میں حمل نہ ہو۔

ماہودانہ:

قنویا کی طرح صفر ۱ کا مسهل ہے۔ مقدار خوراک ۱۰۹، ۵، ۱۰ ان حمل۔ اور زیادہ استفادہ فی ضرورت ہو اور مر یض قوت رکھتا ہو اور قوی المعده بھی ہو تو ان ۵ انجلی ملرں چاہے اور مر یض مزور ہو اور اس کا معدہ بھی خراب ہو تو ان ۱۰ انوں و سام نکلے۔

غار یقون:

فعال، اثر شحم حنظل سے مل جاتا ہے۔ معدوں کے بہت ہی نہیں ہے۔ مقدار خوراک ۱۰۹، ہمراہ شراب شہد۔

ایرہ سا:

شر، قوت، غار یقون کے مشابہ ہے۔ مقدار خوراک ۳ آرام ہمراہ شراب شہد پرانا اٹھواں۔

قنطوریون و قیق:

صفر اور محرم طلی اشیاء کا اخراج کرتی ہے۔ ساڑھے ۳ گرام، ۶۳۰ گرام پانی میں جوش دے کر جبکہ پانی ۵۰ گرام رہ جائے استعمال کرنے سے صفر اور محرم دست آتے ہیں۔

پودینہ کوہی:

گل پودینہ ساڑھے ۵۰ گرام ہمہ اثر شہد مستعمل ہے۔ خربق جیسا اثر ہوتا ہے۔

خریق سیاہ:

نفید کے مقابلہ میں معدہ کے لئے موزوں تر ہے۔ البتہ اسہال کم آتے ہیں۔

مازیون:

مقدار خوراک ۵ گرام، شراب شہد ۶۰۰ گرام میں اسقدر جوش دیتے ہیں کہ پوند رہ جاتا ہے۔ بچہ نوش کرتے ہیں۔ خربق کی طرح، دست آور ہے پتہ لوگ مازیون ۵ گرام، افسستین ۱۶ گرام کی گولیاں بنا کر استعمال کرتے ہیں۔

زراوند طویل:

۵ گرام شراب شہد کے ہمراہ استعمال کرنے سے عقل کی طرف دست آتے ہیں۔

افتیون:

سوداء کے اخراج میں زود اثر ہے۔ مقدار خوراک ۱۲ گرام، ہمہ اور دودھ ۱۵ گرام۔

میعہ:

ایب اسکویافن (تقریباً ۳۶ گرام) شہد کی شراب میں ملا کر پینا سہل سوداء ہے۔

اضطرک:

۵ گرام سے مختلف سودا کا اخراج ہوتا ہے۔ (جالینوس)

یہ میعہ درخت زیتون کا چھلکا ہے۔ ۵ گرام لینے سے خام خلط کا اخراج ہوتا ہے۔ (مؤلف)

عاقہ قرحہ:

۱۔ کرام ہمراہ آب تخم سرانہ قطرب مسہل ہے۔

گل حاشا:

مقدار خوراک ۱۰ انسوفین (تقریباً ۱۰ کرام) ہمراہ آب و نمک۔

نیخ بخور مریم:

سازھے ۳ کرام ہمراہ آب و شہد غلط تخم ۵ حران رقی ہے۔

پوست نحاس:

۱۲۵، ۱ کرام، اسی قدر علف الہم و آب امار کے ساتھ استعمال کرنے سے تمام غلط چوری طاقت سے نازع ہو جاتی ہے۔ مقدار خوراک ۱۰ کرام۔

دانہ ارٹڈ:

پانی اور شہد کے ساتھ استعمال کرنے سے اسباب آتے ہیں۔ احتیاط کرنے کے بعد سرکے لیں۔ تاکہ قلعہ نہ ہو سکے۔

تخم مازریون مقشر:

اس کو چھین کر شہد کے ہمراہ تھوون بنا لیتے ہیں، یا تیزی سے گل جاتے ہیں تاکہ منہ زخمی نہ لگے۔ پانی کے دست آتے ہیں مقدار خوراک ۱۲۰ دانہ سے ۱۴۰ دانہ تک طاقتور مریضوں کے استعمال ہے۔

فر بیون:

مقدار خوراک ۵ کرام شہد کے ساتھ تیزی سے غلق سے امار لیا جاتا ہے تاکہ منہ زخمی نہ لگے۔ پانی کے دست زیادہ آتے ہیں۔

تخم انجرہ:

مقدار خوراک ۳ کرام ہمراہ شہد پانی ۵ حران رقی ہے۔

شہرم:

قرطم کے ستو کے ہمو مستعمل ہے۔ ساڑھے ۲۴ گرام کچل کر جو مقشر اور تھوڑے نمک کے ساتھ جوش دیکر استعمال کرنے سے پانی جیسے دست آتے ہیں۔

آشق:

ساڑھے ۵ گرام مادہ غسل کے ساتھ پانی جیسے دست آتی ہے۔

عصارہ لکھی اقطی:

۵ گرام شراب کے ساتھ پانی جیسے دست آتا ہے۔ (جانیوس)

میرے خیال میں اس جگہ تو قایا موزوں ہے۔ صبر ۵ گرام، عصارہ افسنتین ۵ گرام، قہوین ساڑھے ۳ گرام، شحم ذفل ساڑھے ۳ گرام۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام۔ (موسف)

شربت ورد مکرر مسہل:

گل سرخ کو بار بار کھولتے ہوئے پانی میں ڈالیں پھر اسی قدر اس میں شکر ڈال کر نرمی سے قہو تیار کرتے ہیں۔ مقدار خوراک ۵ گرام پر دانہ ستمو یا کے ہمو او۔

شربت دیگر:

شکر ۵۰ گرام، عصارہ گل سرخ ۵۰ گرام، قہوین ۵ گرام اور مصطفیٰ ساڑھے سترہ گرام۔

دواء سفر جل مسہل:

عصارہ بجی کو ہم وزن شکر کے ساتھ اس قدر جوش دیں کہ گاڑھا پن آجائے پھر اس کے اوپر قہوین یا مصطفیٰ اور عود چھڑکیں۔ اسی طرح پوست اترن اور مغز اترن سے بھی دوا تیار کی جاتی ہے۔ معدہ کے لئے عمدہ ہے۔

روغن مسہل:

قہوین یا ساڑھے ۳ گرام، ۵ گرام کانچی میں حل کر کے کھانے سے پہلے تیس چار رتی میں اور ہر طرح ایک نمک بھی تیار کیا جاتا ہے۔ جس میں صغر، مانخو، طع مقلو اور قہوین یا ان سب کا سواں حصہ شامل کر کے روغن کے ساتھ کھایا جائے۔

رجل الغراب:

غرس پیدا کرنے والی اخطا کو پیدا کرتی ہے۔ مقدار خوراک سورنجان کے برابر ہے۔ البتہ یہ معدہ کے لئے بہتر ہوتی ہے۔

لطوخ:

ہبت کہ شہد کے ہمراہ میں سر جوش دیں حتیٰ کہ گاز عیاں آجائے۔ پھر آئینہ لٹڑے میں اس کے حوالہ کریں۔ اس سے کسی لذت کے بغیر زیادہ دوست آجائیں گے۔ عجیب اثر ہے۔

ناف پر رکھنے کے لئے طاقتور مسہل لطوخ:

خور مریم ۴۴ آرام، قنارہ انار ۴۴ آرام، دانہ مازریون ۴۴ آرام، نظرون ساڑھے ۵۰ آرام، قناریہ ۵۰ آرام، نیل کے پتے میں ملائیں، کبھی کبھی مابودانہ اور شہرہ کا اضافہ بھی کر لیا جاتا ہے۔

قے آور:

آئینہ پر کور و غنہ میں مت پت کریں اور حلق کے اندر داخل کر دیں یا پنج تمام انار ۵۰ ملی آرام پلا میں۔ موزینٹ شہد کے ہمراہ۔ یا بلوس یا پیاز ترش جھون کر یہ مولیٰ جسے لٹل ۱۱۰ غرس کیا جاتا ہے یا مولیٰ حامی۔ نہایت تیز مازہ مولیٰ لٹیر کاٹ لیں اور استعمال کرنے سے نصف یوم پہلے کھجین کے اندر بھگوئیں پھر ممکن حد تک زیادہ سے زیادہ استعمال کریں اور اوپر سے کھجین لیں۔ پھر ۱۰ گھنٹے چہل قدمی کریں۔ نیم گرم پانی پیئیں اور حلق کے اندر کہانی پر داخل کر کے قے کریں۔

خریق کا استعمال:

۱۔ شوارامراض میں شدت اور مایوسی۔ بعد اسے استعمال کریں۔ مولیٰ ۵۰ اندر ۵۰ رانی۔
اس میں خریق، اخل سر، اور شب بھر چھڑائیں۔ مولیٰ کھجین کے ہمراہ جیسا کہ اوپر بیان کر چکے ہیں لیں۔ اس سے پہلے مریض وقتے کرنے کا عادی بنائیں۔ صبر لینے سے دو گھنٹے بعد مریض وقتے کرالی جائے۔ خریق استعمال کرینے کے بعد بھی صبر ۵۰ گرم پانچ انوں تک ۱۵ پانی کے اندر بھگوئے ہیں پھر اسے اس قدر جوش دیتے ہیں کہ ۵۰ گرم پانی رہ جاتا ہے۔ پھر اس پر پانی چھڑی شدہ اندر گاڑھا ہونے تک جوش دیتے ہیں۔ مریض کو قے کا عادی بنالیا جاتا ہے پھر اسے آنکھوں سے اخراج فضلات سے آئینہ پلا، پچھ جوات کھم سے بعد نہار منہ پالتے ہیں۔ (جالیوس)

اور یہاں سوس:

مسئلہ ادویات کے ضمن میں جالینوس کا ایک قول نذر چمکا ہے۔ غریب سیاح معتمد اور فخر کا اثر ان پر پڑا ہے۔ اسے پالنے کی ضرورت ہوتی ہے تو اس کے ساتھ قہو یا شامی کرتے ہیں پھر اس کے پیرے ڈالتے ہیں بچہ اسے پانی اور نمک میں داخل کرتے اس کے اندر موٹی مرنی پاتے اور اس کا شور پیتے ہیں۔ تن میں اسے ایک شب بٹھرا کر تعامل کیا جائے تو بہت بہتر ہے۔

قدس:

حسب مسکنی پر قدس بلغم، پاشٹ مائی رطوبتوں اور صفراء کا اثر ہے۔ آتش اور اسہال میں بہت اثر ہوتا ہے۔ مقدار خوراک ۱۳۰ اونس۔ پچھلا کارہ اس کا مغزیں اور شہداء قوت کے ساتھ وٹ برٹ اب شہداء برٹ اب شیریں سے ہم اوقات میں کریں۔ اس کے بعد رخنہ کھانٹ میں تاکہ حلق کے اندر جلد جھل نہ سکے۔ اسے شہد میں پیٹ کر بھپا دیتے ہیں تاکہ یہ حلق سے مس نہ کر سکے۔ اس کا اسہال نرم ہوتا ہے چھوٹے بچوں میں دانتوں میں۔ اس دانتوں اور حقیقت میں کچھ پڑا ہوا۔ مقررہ اسے پلرایب ہادان میں وٹ میں اور پانی میں قہو، رگاز، سمبہ سے بک ہوش کریں اور قہو کرانہ کرانہ کر کے دانتوں پر اس قدر اندھیلیں۔ میں وہ سہیں۔ پھر اس کا قہو کریں۔ دانت یہ ہے کہ چھوٹی چھوٹی کوبلیں بنائیں۔ یہ نہایت خوبصورت سفید ویاں تیار ہوں گی۔ انہیں امراتش جادہ میں اگتھاں کریں۔ مقدار خوراک ۱۲۰ اونس۔ اعلیٰ راجہ، قوش اور استہ میں اگتھاں کریں۔ بڑے بچہ کے کھانے سے کافی تلخین ہوتی ہے۔

بسفاک:

تیس اونس ۲۸۰ اونس کرانہ اور پاشٹ پھیل کر جانے کے بلغم، صفراء اور مائی میں اس کا شور پاتا ہے۔ اس سے بچہ قہو کی طرح حالی جاتی ہے چرات مارا غسل سے مراد لیتے ہیں، ساتھ میں چوزوں کا شور پے بھی چاٹ لیا جاتا ہے۔

حفظ:

بلغم و صفراء کا اثر ان پر ہے۔ قہو حفظ اور اسہال غسل کے ہم اثر ہوتا ہے۔ یہ برابر دو مشتاق کر ہے کہ نکلے خوراک کا وزن چار چھ کے برابر ہوتا ہے۔ غریب کے ساتھ اسہال کا مصلوبہ۔ سو قویف حفظ کے دانت میں سورخ کر کے کچھ کریں اور کرے ہوئے تک رہیں پھر تعامل کریں۔ اس

انیت سے بغیر یہاں آئیں گے۔ جسم کے چاروں حصوں میں یہ رگوں، جڑوں اور فیصل (نیچا) اور دوالی میں مفید ہے۔

صبر:

نہ ط قنور ہوتی ہے نہ تیزی سے اسہال آتی ہے۔ یہ اور معدہ کے سے موافق ہے۔ مقدار خوراک ۱۳۶ اٹنہ ہر اوثر اب شہد، صفر اور باقم کا اخراج کرتی ہے۔ بعد از طعام بیٹا جازب ہو لگے۔ غسل ہے اور کھانے کو فائدہ نہیں کرتی ہے۔ بایں ہر پیاس کو رفع کرتی اور باقم میں مدد دیتی ہے۔ آب زاب (بند گو بھی) میں پیس کر پنے کے برابر گولیں بنا کر استعمال کریں۔ (جائینوس) یا عرق کاسنی میں۔ (مؤلف)

تھو یا شال میں کر میں تو معدہ کی مضرت دور ہو جاتی ہے۔

افقیون:

سودا اور باقم کا اخراج کرتی ہے۔ ریشمی پٹے سے پھان میں ۱۹۰ اٹنہ (پیک) اور برابر ۲۵۰ اٹنہ (گرام) جو ہر گھنٹہ ۲۲ گرام سے برابر جب طور شہد سے مستعمل ہے۔ اس سے زیادہ مقدار بھی امر اور شہد اب شہد مستعمل ہے۔ قوی اور ریاضہ اقبہ میں نیز نخل معدہ اور شیشہ شمس میں مفید ہے۔

غار یقون:

صفر اور باقم کا اخراج تیزی سے نہیں کرتی ہے۔ مقدار خوراک ۹۰ اٹنہ ۱۳۶ اٹنہ ہر اوثر اور غسل۔

فریون:

پہلے شال کی قوی اندر کا اخراج کرتی ہے۔ وہاں میں سے زیادہ تیز اور تیزی میں سے قوی تر ہوتی ہے۔ شہد اور قوی سے مرینوں پر تھوڑے سے معدہ وہاں سے موافق ہے۔ باقی ۱۰۰ گرام میں سے بہت کم اور بہت کم سے کھدہ ہواں حق ہوتی ہے۔ مقدار خوراک ۱۵۲۰ اٹنہ ہر اوثر اور غسل۔

قرطم:

صفر اور باقم کا اخراج کرتی ہے۔ یہ قرطموں کی چوڑی سے تھوڑی اور تھوڑی یا حاکم ہے۔ ہر گھنٹہ سے تھوڑی اور تھوڑی یا حاکم ہے۔ ہر گھنٹہ سے تھوڑی اور تھوڑی یا حاکم ہے۔ ہر گھنٹہ سے تھوڑی اور تھوڑی یا حاکم ہے۔

ہوتی ہے۔ لب قرطم کی مقدار جو راک ۴ اگرام ہے۔
سقمونیہ:

حدت اور طاقت میں عصارہ قلعہ انہار سے مرتر نہیں ہے۔ قم معدہ کے لئے تکلیف دہ ہے۔ قم
السطراب اس سے حق ہو تا ہے اور بچہ پیاس لگتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صبر سے ہم ادا قلعہ کی
باقی ہے تاکہ ہی "یت" کے بغیر ہی صبر اور اخراج ہو سکے۔ مقدار جو راک ۱۸ گرام ہے، حق ہارٹے ۴
گرام۔

اور یاسوس:

لب کے ہم اور قلعہ مقدار میں پنجہ قلعہ شامل۔ یہ باتیں۔

تخم بھوا:

اسے چھن کر پینے سے صفر اور اخراج زوردار طریقہ پر ہوتا ہے۔

آلو بخارا:

اسے کھانے کے بعد ماہی مسل پی میں تو مسل ثابت ہوتا ہے۔ (جالیوس)

اسے شربت بنشہ میں جھلوتے ہیں۔ (مونہ)

سب قندس و تناسب سے طاقتور فکیلہ تیار کیا جاتا ہے۔ روغن سے مائش مرینا ضروری ہے۔

(جالیوس)

کونی و شہد میں ڈال کر نگلایا جاتا ہے۔ اس کے بعد تغریق قلب کی خاطر و فی مناسب ہے

تھڑی پاویں۔ اس سے تکی ہارے ہو جاتا ہے۔ (ایفر غورس)

جوارش مسہل:

عرق سیب کاڑھا ہونے تک جوش دین۔ اس کے بعد ۱۰ گرام کے حساب سے تریبونٹی اگرام،

قمہ پانچہف، صلیبی نصف اور عود نصف شامل کریں۔ مسہل اور مقوی معدہ ہے۔ مریش کو محروم

اور ۸ اگرام گالے کی، ہی میں ۵ ملی اگرام سقمونیہ مائیں۔ (ساحر)

ساحر کو یہ بھی ہے کہ وہ صفر ادنیٰ اور ۱۰ مہی بخاروں اور جن کے اندر ابال کرنے کی ضرورت

ہوتی ہے۔ ان میں حسب ذیل قوس میں ابودا، مسہل پاتا تھا۔

رند حرارت عزیز یہ کو کمزور اور جسم کو تحصیل کر دیتی ہے۔ تریہ کا بھی یہی فعل ہے۔ دونوں سے تنفس اور غصہ صغیر ہو جاتے ہیں۔ سرد پانی میں بیٹھنے سے دونوں کا اثر زائل ہو جاتا ہے کیونکہ اس کی وجہ سے قوت واپس آ جاتی ہے۔

مازیوں سے ہونے والے اسہال اسی وقت بند ہو سکتا ہے جب اس کی حدت کو توڑ دیا جائے اور نڈ کی فعل سے حیفہ جیسی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔

حفظ جسم کے اطراف اور دور دراز جگہوں سے جذب لڑتی ہے۔ (اندی)

محرورین کے لئے مفید مسہل کا نسخہ:

تریہ ساڑھے ۴ ارام، سقمونیا دہلی ۴ ارام، کلرینک نصف۔ شہد طبرزدہ میں نیجا کریں۔ (ابن ماسویہ)
انہما والتمام میں حسب ذیل نسخہ نظر سے گذرا ہے۔

کھانسی اور طاقتور اسہال کے لئے جبکہ مریض ہلکا استعمال نہ کر سکے۔ اپنا تیار کردہ شربت کا نسخہ:

تریہ ساڑھے ۱۰ ارام، اصل اسوس ۱۰، نقشہ خشک ۵، تخ سوسن ۳، تخم قرعہ ۳، بقرطم ۳، تخم بیدار ۳، تخم بظلم ۳، برگ بظلم ۳، جوش دیر صاف کریں۔ پیاٹھ کے سے غاریقون استعمال کریں۔ یہ طاقتور جوشاندہ ہے۔ کھانسی کے مادہ کا اخراج برائیتا ہے۔ مٹی حادہ میں حسب ذیل نسخہ استعمال کرتا ہوں۔

نسخہ:

نقشہ رب اسوس، نیو فر، مناب، سپہاں، برگ گودڑاں، اس کے اوپر لب خیار شہد و ترنجبین
ڈالیں۔ (مؤلف)

حب بارود:

بخاروں میں استعمال کریں۔ نقشہ شہد ۵ ارام، سقمونیا مشوی ۵ ارام، تخم برفس ۵ ارام، غاریقون ساڑھے ۵ ارام عرق غلبہ طبعیت میں نیجا کر کے جلاب تک ہم اوٹیں۔ یہ ایک خوراک ہے۔

صفراء کے لئے نسخہ جبکہ کھانسی نہ ہو:

حلیلہ زرد ۵ ارام، سقمونیا ۵ ارام، بقرطم ۱۰ ارام، غاریقون ساڑھے ۳ ارام، جلاب کے

تہا کہ کیا کریں۔

دواء مسہل:

فونج جلی ۵ گرام، ۴۰۰ گرام پانی میں جوش میں حتیٰ کہ ۳۴ گرام رہ جائے، پھر بطور شربت استعمال کریں۔ (ابن ماسویہ)

شکم سے براز خارج کرنے کے لئے ایک نسخہ:

شیر شہرہ ۳ قطرے، نشہ انجے کے اندر پچا میں اور تھارہ مسہل میں۔ (کتاب ہواشعیر)
مسہل ادویہ قابض، تیز، سیدر، شیریں اور نصیبن نیز ایسی سوئی جن جو اثر میں رہیں اس کے
مٹا دے۔ اس سے ۷ قطرہ باقی ہو گا۔ (جو جرتج رہیب)

تھوڑی فریون پینے سے بعد لیسدارونج م غلیظ یا فخرہ اتوانی ہو گا۔ یہ مقدار ۳۰۰ ریہ
پینے پر غم، انظر اب لاحق ہو گا۔ یہ ۲۰ پیسہ آکا اور خشکی جاری ہوتی ہے۔ مقدار ۳۰۰ ریہ
برم زیادہ سے زیادہ مقدار ۵۰۰ ریہ برم ورم سے کم مقدار ۲۵۰ ریہ برم، سمف عربی میں ۳۰
مناسب آیات کے ساتھ شامل کریں۔ حار اعوان صغیر اور دھوی مرہض استعمال نہ کریں۔
غلظت اور مفری مزاج مرہضوں و اعتقالات رکھنے والے کے لئے طبی طریقہ ہے۔

تھوڑا سا فلفل اعتقالات میں جو معان زیادہ سے زیادہ کریں۔ مقدار ۵۰۰ ریہ
۸۰ ریہ سے ۱۰۰ ریہ اس تک زیادہ پینے پر دست زیادہ دست ہے۔ یہی شربت میں دست
رک جاتا ہے جس کے بعد ۲۰ پیسہ اور خشکی جاری ہو جاتی ہے۔ طبی سبب بعد افرار کے ساتھ
دست آتے ہیں تو مرہض چاہے ہو جاتا ہے۔ ہند ۴۰۰ ریہ برم سے زیادہ اعتقالات کریں۔
۴۵۰ ریہ یا ۶۰۰ ریہ اس سے دست دین اس کی خاصیت یہ ہے کہ صغیر اور دھوی
نارن آتی اور نرمے اور درمھوں سے کی فصاحت بند ہوتی ہے۔ مرہض حار مرہض و ق
اس سے پینے کے بعد دھوی مرہض چاہے ہو جاتا ہے یہ مرہض اعتقالات میں تو زیادہ سے زیادہ
ضرورت والی ہے۔

صبر عربی:

۵۰۰ ریہ مفری نیمہ ہے۔ ہاتھ مرہض اور مرہض رقی ہے۔ شکر میں ۵۰۰ ریہ فلفل رو جاتا
ہے و غلظت نارن و جاتا ہے۔ اس کے اندر ۵۰۰ ریہ ان کے حدیثی علامہ ہو گا۔ صبر

میرے نزدیک یہاں غلطی ہے۔ جیسا کہ یاد ہے، اور طبعی طور پر یہ سب کچھ ہوتا ہے۔ تمہاری
مقدور خوراک ہمارے لیے ہے۔ جو شائد اور خیر خاندان کے ہمارے ۵۴ سال کے ہمارے
اس ملک ہے۔ اس کا جو شائد اور خیر خاندان ہے، یہ کتاب اور یہی ہے۔ یہ کتاب ہے۔ وہ تو اس
یہاں ہے۔ بعد طبعیت کے اندر ختمی پیدا کرتے ہیں۔ اصرار کا یہ ہے۔ اس میں
ترجمین کی بات ہے۔ اس کے قبضہ میں ہے۔ (۵۴)

غار یقون

یہ قائم اور عزم دار خیر خاندان ہے۔ یہ وہی ہے۔ انہیں یہ کہہ سکتے ہیں کہ
گوشتوں تک پہنچتی ہے۔
بسفان:

اس طرح کے ساتھ اچھے رہنے کے چاہتے ہیں۔ وہ انہیں اچھے رکھتے ہیں۔
میں انہیں دیکھ رہی ہوں۔ انہیں اچھے رکھتے ہیں۔ انہیں اچھے رکھتے ہیں۔
انہیں اچھے رکھتے ہیں۔ انہیں اچھے رکھتے ہیں۔ انہیں اچھے رکھتے ہیں۔
انہیں اچھے رکھتے ہیں۔ انہیں اچھے رکھتے ہیں۔ انہیں اچھے رکھتے ہیں۔

سورنجان، بوڑیاں اور مائی زہرہ

یہ وہی ہے۔ انہیں اچھے رکھتے ہیں۔ انہیں اچھے رکھتے ہیں۔ انہیں اچھے رکھتے ہیں۔
انہیں اچھے رکھتے ہیں۔ انہیں اچھے رکھتے ہیں۔ انہیں اچھے رکھتے ہیں۔

افتمون:

وہ وہی ہے۔ انہیں اچھے رکھتے ہیں۔ انہیں اچھے رکھتے ہیں۔ انہیں اچھے رکھتے ہیں۔
انہیں اچھے رکھتے ہیں۔ انہیں اچھے رکھتے ہیں۔ انہیں اچھے رکھتے ہیں۔
انہیں اچھے رکھتے ہیں۔ انہیں اچھے رکھتے ہیں۔ انہیں اچھے رکھتے ہیں۔

ایرٹ:

یہ وہی ہے۔ انہیں اچھے رکھتے ہیں۔ انہیں اچھے رکھتے ہیں۔ انہیں اچھے رکھتے ہیں۔

خریق سیاہ:

بنغم اور سودا کا اخراج کرتی ہے۔

بساج:

سودا اور بنغم کا ان کی ناسبت سے۔ مقدار خوراک ۴۰۰ گرام ہے۔

حب النیل:

یہ بنغم کا خزان کا ہے۔ بھی طرح بھی سے روغن یا مٹھیں میں تھکتے ہیں۔ مٹھ
خوراک ۱۰۰ گرام ہے۔ لیٹرا ۱۰۰ گرام ہے۔

ایرسا:

روغن آب اور بنغم کا ان کی ناسبت سے۔ مقدار خوراک ۴۰۰ گرام ہے۔
خوراک ۹ گرام سے لیکر ۱۸ گرام تک ہے۔

قضاء الحمار:

روغن آب اور بنغم کا ان کی ناسبت سے۔ مقدار خوراک ۴۰۰ گرام ہے۔
اکرام سے لیٹر ۴ گرام ہے۔

مازریون:

روغن آب اور بنغم کا ان کی ناسبت سے۔ مقدار خوراک ۴۰۰ گرام ہے۔
مٹھ ۱۰۰ گرام سے لیٹر ۴ گرام ہے۔ مقدار خوراک ۴۰۰ گرام ہے۔
(اس کا نام ہے)

یہ غلط ہے۔ (مؤلف)

اشق:

خوراک سے لیکر ۱۸ گرام تک ہے۔ مقدار خوراک ۴۰۰ گرام ہے۔
جوت سے لیکر ۱۸ گرام تک ہے۔ مقدار خوراک ۴۰۰ گرام ہے۔

مقل:

نہ اس سے ادویات و روہی اور سیدہ ارطالید بنعم کا اخراج کرتی ہے۔ مقدار خوراک ۳ گرام ہے۔
سکینچ:

یہ قویٰ میں مفید اور بہت اور بہتوں سے بنعم کا اخراج کرتی ہے۔ مقدار خوراک ۳ گرام ہے۔
کسی مطبوخ میں خیساندہ کریں۔

انزروت:

سیدہ ارطالید ۵ گرام، رتی ہے۔ مقدار خوراک ۳ گرام ہے۔

قنطوریون:

سیدہ ارطالید اور سیدہ ارطالید ۵ گرام، رتی ہے۔ مقدار خوراک ۳ گرام ہے۔
بنعم ۵ گرام، رتی ہے۔ مقدار خوراک ۳ گرام ہے۔

ہلیلہ زرو:

بنعم ۵ گرام، رتی ہے۔ مقدار خوراک ۳ گرام ہے۔

شاہترہ:

بنعم ۵ گرام، رتی ہے۔ مقدار خوراک ۳ گرام ہے۔

خیار شہر:

بنعم ۵ گرام، رتی ہے۔ مقدار خوراک ۳ گرام ہے۔

ترنجبین:

یہ تری سے صغراء کا اخراج کرتی ہے۔

بنفشہ:

یہ صغراء کا مسهل ہے۔

لبلا ب:

یہ سفر ۵۰۰ مسٹریں ہے۔ اس کا پانی جو شیشوں میں اس سے مزید جا رہا ہے۔ اس میں ۵۰۰ گیلے ہیں۔
ہمراہی جاتی ہے۔

قرطم:

قرطم کا شہل ہے۔ اس کا قرطم ۵۰۰ گیلے ہیں۔ اس کا پانی جو شیشوں میں اس سے مزید جا رہا ہے۔ اس میں ۵۰۰ گیلے ہیں۔
ہمراہی جاتی ہے۔

گاؤز باں

سفر ۵۰۰ گیلے ہیں۔ اس کا پانی جو شیشوں میں اس سے مزید جا رہا ہے۔ اس میں ۵۰۰ گیلے ہیں۔

شحم انار:

سفر ۵۰۰ گیلے ہیں۔ اس کا پانی جو شیشوں میں اس سے مزید جا رہا ہے۔ اس میں ۵۰۰ گیلے ہیں۔

آب خیار

سفر ۵۰۰ گیلے ہیں۔ اس کا پانی جو شیشوں میں اس سے مزید جا رہا ہے۔ اس میں ۵۰۰ گیلے ہیں۔

الٹوٹ:

سفر ۵۰۰ گیلے ہیں۔ اس کا پانی جو شیشوں میں اس سے مزید جا رہا ہے۔ اس میں ۵۰۰ گیلے ہیں۔

قاقلی:

یہ سفر ۵۰۰ گیلے ہیں۔ اس کا پانی جو شیشوں میں اس سے مزید جا رہا ہے۔ اس میں ۵۰۰ گیلے ہیں۔

اس سفر ۵۰۰ گیلے ہیں۔ اس کا پانی جو شیشوں میں اس سے مزید جا رہا ہے۔ اس میں ۵۰۰ گیلے ہیں۔

اس سفر ۵۰۰ گیلے ہیں۔ اس کا پانی جو شیشوں میں اس سے مزید جا رہا ہے۔ اس میں ۵۰۰ گیلے ہیں۔

لبن السمعة:

یہ صفراء اور بٹغم کا اخراج زوردار طریقہ پر کرتا ہے پٹنے اور حقن کرنے میں یہ لب قرطم کی طرح ہوتا ہے۔

شیر لافغیہ:

گلرنگ، رب اسوس، خافٹ اور صبر کے ذریعہ بھی اس کی اصلاح ہوتی ہے۔ ان دواؤں کے ساتھ استہمال کرنے سے چوتھیا بخاروں میں فائدہ ہوتا ہے۔ اور مزاج ٹھنڈا بھی نہیں ہے۔ باقی است اور دیگر دودھارے پودوں کے دودھ خیر اصلاح شدہ حالت میں استہمال کرنے سے باجموم مزاج بڑھتا ہے۔

ھلیلہ کابلی:

سودا کا اخراج اس کی خاصیت ہے۔ صفراء پر بھی اثر کرتا ہے مگر کم کرتا ہے۔ ھلیلہ بندی اس کے قریب تر ہے۔ مگر زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔

ترکبین:

یہ مکرت زیادہ جالی اور مسہل ہوتی ہے۔ تیز بخاروں کا تھباب رفع رقی، بیاس بھاتی اور طرے ہر اونری سے اسہال لاتی ہے۔ یہ تکی ایک قسم ہے۔ اس سے سینہ کے اندر تلخین پیدا ہوتی ہے۔

ھلیلہ زرد:

اس دوسکریاروغن باہرام شیریں کے ہر دواستعمال کرنے سے اسہال آتے ہیں۔ بایں طور ھلیلہ کاشانی مقدار خوراک ۴ گرام مگر بطور جو شاندہ ساڑھے ۵۲ گرام ہے یہی مقدار جلد زرد کی بھی ہے۔ اس سے اسہال کے بعد خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر بطور جو شاندہ ساڑھے ۵۲ گرام ہے، یہی مقدار ھلیلہ زرد کی بھی ہے۔ ان سے اسہال کے بعد طبیعت میں خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔

سورنجان:

یہ تیسرے درجہ میں گرم ہے۔ نقرس، خدر درد، مفصل ہستین وینا اس کی خاصیت ہے۔ دوریدریں اور مایں زہرہ کی بھی یہی خاصیت ہے۔ سرد نہیں سفید استعمال کریں سورنجان سرخ و سیاہ دونوں بچہ معطر ہوتے ہیں۔

افقیون:

دوسرے درجہ میں نرم اور پہلے درجے میں سخت ہے۔

افستین:

یہ کھل ہے، عصارہ اور زیادہ طاقتور کھل ہو تا ہے۔ اس کے ۱۰۰ درختوں اور ناریں ۱۰ بات ہیں۔

شیخ ارمنی، مجددہ اور دیگر تمام شیخ کے زہار کھل بات ہیں۔ (اپوزرٹیج)

حب العیل:

پہلے درجہ میں نرم و سخت ہوتی ہے۔ (۱۰۰)

بارد مسهل ادویات حسب ذیل ہیں۔

انزروت، حب انیل، نشتر سب سہ ہوتی ہیں۔

بڑوت کے ساتھ شامل کی بات ۱۰۰ میں حب انیل ہیں۔

سنگی، مقل، مانو، وغیرہ۔

حب نیر اور حب قنار پورے سردی کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ ہیں۔

خوراک ۱۳۹ اور حر کے ہر اوکھیوت میں یہ حد میں ہوتا ہے۔ یہ یہ تھا اس کے ساتھ

تھیں جو تاکہ طبیعت و انھیں سے بند ہے۔ یہ وہاں درخت ہوتی ہیں۔ یہاں سے یہ

حب بیاض و سفید و سیاہ۔ یہ یہ وہاں سے یہ تھا انھیں سے یہ تھا انھیں سے یہ تھا

اور یہاں میں میں یہ تھا یہ تھا انھیں سے یہ تھا انھیں سے یہ تھا انھیں سے یہ تھا

اشق:

اشق مسهل ادویات و طبیعت پر انت و حد سے روتی ہے نیز نیر اور حیدر

سنگی ہے۔

سنگی ہے۔

سنگی ہے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے

تاکہ ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے

جاؤ شیر:

جاؤ شیر اسباب لاتی ہے۔ (ابو جریج راہب)

خریق سیاہ:

بنفم اور سو ادا کا اخراج خریق سیاہ کی خاصیت ہے۔ خریق غید کی امداد ۵ جو ملے بقیہ ہے وہی اس کا بھی ہے جس کا ۴ سر باب اکتے میں آچکا ہے۔ یہ اس باب میں سفید کے مقابلہ میں زیادہ تر ہوتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

یہ نلکہ یہ مسہل اور سفید ہوتی ہے۔ (موانف)

مقنی ادویات:

مقنی ادویات، مسلسل ادویات کی جنس ہے۔ البتہ طاقت میں اس سے زیادہ ہوتی ہیں مقدار خوراک ڈھائی کراہ سے ۴ کراہ تک ہے۔ (جانیوس)

بنفم اور سو ادا ۱۵ کراہ بنفم کی خاصیت ہے۔ ۱۵ کراہوں کے فی صورت میں ہمارا شفع، آب پتہ ۲۰ مٹیوں، ۱۵ کراہ حاصل میں ہوش میں اس کے بعد کھانے میں ہوش میں ہائی ادویات کے ہر دھن میں کرنا چاہیں تو امداد کی صورت میں ہوتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

بہر فغان:

نہ سو ادا کی بے غلبہ میں مریض یہ بہت کم ایندھنی کھانے کے جس کے اندر فغان ہولی بھی ہو۔ مریض غور ہے۔ اس سے سو ادا ۵ اخراج ہوگا۔ بہتر یہ ہے کہ روزانہ مریض یا پھر فی چاروں (۱۵ کراہ وغیرہ) کے اندر صاف بھر پانی، اور نیل میں ہوش میں چھ اس کے اندر فغان ہائی۔ مریض کے مصلحت بہت ہے کہ یہ تقریباً ۴ کراہ میں کے اندر ہائی۔ مقدار خوراک بہر فغان فیہ مضمون ہے ۴ کراہ اور مٹیوں ۱۵ کراہ ہے۔ (موانف)

ایر سیا:

ایر سیاہوں کو کھوٹے و تقویت کبر میں عمدہ اثر رکھتی ہے۔ پانی اور جو شاد و شہد کے ساتھ استعمال ہے۔ مقدار خوراک ۹ کراہ سے ۱۸ کراہ تک ہے جبکہ ۱۵ کراہ ادویات کے ساتھ جو شادی فی ہوا، تنہا ۴ کراہ سے ۱۸ کراہ تک مادی حاصل کے ہر دھن میں خوراک ہے۔

انزروت:

انزروت پھوڑوں و مندلیں برتی ہے۔ مقدار خوراک ۲ گرام سے لیٹر ساڑھے ۳ گرام تک ہے۔ دیگر ادویات کے ہمراہ میں تباہ استعمال نہ کی جائے۔ کسی جو شانہ وکے اندر بھگو میں۔

قنطریون:

قنطریون درودی جیسے صفر کا اخراج برتی ہے۔ براہ بین یا حقہ کے استعمال سے نوے کی حالت میں مفید ہے۔ حوالہ بھی مزد میں تلخ ہوتی ہے، وہ زیادہ موثر ہوتی ہے جو شانہ وکے مقدار خوراک ۶۸ گرام ہے۔ حقہ کے لئے ۱۰۴ گرام شیرینج کے ہمراہ تمام صفیات جس کا تذکرہ ہو چکا ہے۔ انزروت کے علاوہ سب کے مزید حقہ کیا جاتا ہے۔ (بین و سوی)

انزروت اپنی خاصیت سے امعاء کے اندر سخت خراش پیدا کرتی ہے۔ (موانف)

حمید زرد صفراء کا اخراج اور معدون باختر برتا ہے۔ مقدار خوراک ۵ سے ۱۰ عدد تک ہے۔ حمید سیاہ کی خاصیت یہ ہے کہ اس سے معدون حقہ و خشکی ہے اور ۱۰۰ کا اخراج ہوتا ہے۔ مقدار خوراک ۵ سے ۱۵ عدد تک، بھگو میں اس طرح حمیلہ کا ملی بھی استعمال ہوتا ہے۔ طراخراش انفضات میں سب سے کمزور ہوتا ہے۔ معدون کے مفید ہے۔

شاہتر:

مقدار خوراک ۵ سے ۱۰ تک تھا ہے۔ ۳۰ تک صبر و استعمال کرتا ہے تو جوش نہ دیں۔ مقدار خوراک ۳۶ گرام سے ۴۷ گرام تک۔

خیار شنبہ:

مقدار خوراک ۵ سے ۱۰ تک۔

آلو بخارا اور تمر ہندی:

یہ صفر کا اخراج و اس کی حدت و توڑ دیتے ہیں اور فوہیاس و زائل روینہ کی خاصیت ہے۔ مقدار خوراک ۷ گرام ہے۔

بنفشہ:

بنفشہ کی خاصیت یہ ہے کہ معدون و امعاء کے صفر کا اخراج برتا ہے۔ امعاء کے التہاب اور و

مقدار ۱۵۱ ہاں پیش نظر ہو تو یارج فقہ ۱۶ اُرام (سہ - غرائی - غرائی = ۶ قیراط - قیرط = شعرات) - قمو نیا ۵۰۰ ملی اُرام لیکر ایک بار پلائیں۔ قمو نیا کا وزن حسب ضرورت کم، بیش یا جاسکتا ہے۔ (اسکندر)

یہ بیان اس لئے قلم بند کر دیا ہے کہ آج کل کے اطباء اسے اُرام اقلتیاں کرتے ہیں۔ وہ بھی عام طور پر نیز یہ کہ اطباء قدیم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یارج "۱۶ قمو نیا اخراج مقدار کے لئے مخصوص ادویات ہیں۔ لہذا یارج - اُرام اور قمو نیا اُرام عرق کا سنی کے ہمہ کو یوں بنائیں اس سے مقدار کا اخراج ہو جائے گا۔ (مؤلف)

تجربہ رشتی، خربق سے کمتر نہیں ہے۔ پھر اس میں کوئی خد و بھی نہیں ہے۔ بہتہ اینہ مسموں نے لریں کے توتے آور ہو کی۔ قہ "انا مقصود نہ ہو تو اسے تین بار دھو میں۔ این صورت میں قہ آور ہو کی۔ اس سے اندر گرمی پیدا کرنے والی کوئی خراب کیفیت نہیں ہوتی۔ ہذا ۱۶۱ جذبہ برکتیں بیحد موثر ہوتی ہے۔ تجربہ رشتی کی مقدار ۵۰۰ اُرام ۱۶۱ رزیادہ سے زیادہ اُرام ہے۔

مسئلہ فقیہ:

غور مرید، زیرہ، مداب، ظروں، شہد۔ اون کے ایک قطرے میں رکھ کر ہمال لریں۔ اور ہے اور ریاح کو منتشر کرے گا۔

سقمونیہ کی اصلاح:

سقمونیہ کی اصلاح ضروری ہے تاکہ معدہ و نقصان نہ ہو۔ نچے اسے ایک سیدہ سے ایک ہات میں رحصہ ملیں لی جائے۔ نمک کے ذریعہ اور جوش، مہر، سہی تہی کی جاتی ہے اس کا ۱۰۰۰ انسٹی گرام نہیں ہے۔ (اور ۱۰۰۰)

تپ ۱۰۰۰ کے جو مسئلہ ادویات ۲۰۰ پائند کرے۔ کا ۵۰۰ بی ۹۹۰ اُرام قمو نیا ۲۵۰ ملی ۳۰۰ اُرام پورینہ ۲۰۰ اُرام پانی میں جوش دیں حتیٰ۔ پانی ایک تہائی باقی ہے، دھور شروب اقلتیاں کریں۔ ۱۵۱ اخراج ہو گا۔ (ابن ماجہ)

سقمونیہ کی اصلاح:

سیدہ سے ایک برتن میں رکھ کر منہ بند کر دیں۔ ہاتھ سے ۱۰۰۰ ط میں سرکہ رکھ کر جوش دیں حتیٰ۔ کہ نمک رو جائے، ایک قطرہ تک اسے صاف کرے نقصان نہ ہو گا۔ (ابن ماجہ)

اس کی اصلاح سرکہ اور بکی سے ہوتی ہے۔
جوارش کا ایک عمدہ نسخہ:

بہی دانہ سرکہ میں شب و روز ڈبوئیں، پھر نکال کر مقل نصف، حب اللیل مقشر نصف کے ہمراہ کوٹ لیں، پھر چند بید ستر کوٹ کر شامل کریں، پھر سرکہ کے اوپر سکڑا لیں اور جوش آئیں حتیٰ کہ اچھی طرح گاڑھا ہوا آجائے۔ پھر اس کا مجموعہ بنا لیں اور شراب کا ارادہ ہو تو اب بھی ۴۰۰ گرام یا سرکہ شراب خاص اور سرکہ ۴۰۰ گرام جوش دیں، حتیٰ کہ جلاب کا قوام بن جائے۔ ۴۰۰ گرام میں ساڑھے ۳ گرام ستمونیا شامل کرنے محفوظ کریں۔ مقدار خوراک ۳۳ گرام بخاروں میں موزوں ہوگی۔ بہتر یہ ہے کہ یہ شراب سادہ بنائی جائے اور بقدر ضرورت اس کے اندر ستمونیا شامل کریں۔

دیگر:

بہی سرکہ میں بھگو لیں۔ پھر اس کے اندر نصف تک چوب شیرم ۱، میں پھر سطر مخلوں پر عرق گلاب میں گوندہ کر استعمال کریں۔ (مؤف)

ماء الحبین تیار کرنے کا طریقہ:

یہ صغراء کا اخراج کرتا ہے اور اس خارش میں مفید ہے جو خون کے جٹے سے پیدا ہوتی ہے۔ اسے پینے کا سب سے عمدہ موسم فصل بہار ہے۔ ۲ کلو بھری کا دودھ تیز گرم کر لیں اور اس میں ساڑھے ۳ گرام بنیر ملکر گاڑھا ہونے تک چھوڑ دیں گاڑھا ہونے کے بعد ایک چھری سے ٹوں و عرض میں لیکر بنا کر اس پر ۲ گرام حلیمہ درانی پہا ہوا (مسوق) چھڑکیں۔ پھل جانے کے بعد نکا دیں تاکہ صاف ہو جائے۔ پھر اس میں ۶۸ گرام سکری ۶۸ گرام ڈائریئم نرم آج پر جوش دیں، اس کا جھگہ تیار کر پانی نکالیں اور صاف کر لیں اور استعمال کریں۔ مقدار خوراک روزانہ ۶۰۰ گرام ہے۔ یہاں سے عمدہ ہوں جو استعمال کی جائے وہ حسب ذیل ہے۔

حب کا نسخہ:

حلیمہ زرد ۲ گرام، الیارج نصف، ستمونیا ۵۰۰ ملی گرام۔ یہ ایک خوراک ہے (سبور)

حب کا نسخہ:

یہ مختلف غلطوں کا اخراج کرتی ہے۔

نہ اہ میں۔ گئے کے رس، آب کو بخار اور آب تھر بندی، کر میں۔ اس سے ساتھ ترہ اور تھرہ نیا شامل کر میں۔ استعمال میں کریں جہاں حدت، ریہا میں ہو۔

۲ کلو ۳۰۰ گرام خالص پانی اور عرق گلاب ۵۰۰ گرام، میں ۳۰۰ گرام ترہ جوش دیں حتیٰ کہ ۸۰۰ گرام پانی رہ جائے۔ پھر اس میں ۳۰۰ گرام سکر اور ۳۰۰ گرام سٹیمونیا دیں۔ مقدار خوراک ۶۸ گرام ہے۔

شراب بارد مسہل۔ برسام کے لئے موزوں ہے:

۱ بخار اقوی ۳ عدد، تھر بندی ۵۰ گرام، بنفشہ خشک ۵۰ گرام، ترہ ۵۰ گرام، پانی کے اندر جوش دیں حتیٰ کہ پانی ۸۰۰ گرام رہ جائے پھر اسے صاف کر کے اس میں تربخمین اور طبرزدہ سکر میں اور ۳۰۰ گرام سٹیمونیا اس سے اندر حل کریں۔ سینہ کے اندر کھار پین ہو تو تھر بندی ۵۰ گرام اصل اسوں کا اضافہ کریں۔ ہاں غالب ہو اور مٹکی بھی ہو، اور سینہ کے اندر کھار پین بھی نہ ہو تو یہ دے دیں۔ بھی اس سے اندر گئے کے رس کا اضافہ دیا جاتا ہے۔ (ماہر)

۲ مسہل کے اندر حدت، رو ضح طور پر حرارت موجد ہوتی ہے، واضح طور پر نہ ہو تو تھوٹے طور پر حرارت نہ ہو تو تھوٹے۔ (جائینوس)

نمبر اور روٹ کا استعمال انہی طرح کیا ہے۔ مگر اس سے انہاں ٹکے ہی ہے۔

اخراجات فضلات کے لئے مسہل کا نسخہ:

انجے جتم انجرو کے ہر ادوت کریں۔ (۱۰۰ ماہیہ)

طاقتور مسہل:

قد میں انہی طرح کوٹ لیں۔ پھر اسے گرم پانی میں ڈبو کر تین دن تک چھوڑ دیں پھر اسے صاف کریں حتیٰ کہ پانی کے اندر حدت نہ رہ جائے پھر اس پانی کے اندر انجے انہی طرح دیں اور ہلکے طور پر بھی بعد ازاں شیرین یا روغن گل میں حل کر استعمال کریں (مولف)

اسکینین سے معدہ کا صفاء خارج ہوتا ہے اور پیشاب کا اور اس سے ہر ادوت کتاب۔

۳ قندریون دقت سے اعصاب کی لیسہ اور غلیظ خلط کا اخراج ہوتا ہے، صفاء بھی خارج ہوتا ہے۔ خورم کا اثر بھی قندریون جیسا ہے۔ مراق پر اس کا طہہ کرنے سے انہاں کتاب۔ (جائینوس)

۴ انجکون یا نی کے ہر اد مسلسل، استعمال کرنے سے حج امعاء ہوتا ہے۔ یہ جذام کے لئے عمدہ ہوتا ہے۔ (طہور سفوس)

۱۰۔ انہوں میں قنار، الحمار، اخل کریں۔ مسہل ادویات کی طرح موسم سرما میں اس سے پرہیز نہیں کیا جاتا ہے۔ اس کے ذریعہ طقور، اسہال، ثقیقہ، عزمین، خدریں اور استسقا میں مفید ہے۔ بالخصوص قنار، الحمار کے ہم ادو۔ نیز جرب، کلف، روی زخموں، مشنہ اور ترووں کے زخموں میں مفید ہے۔ ان حالتوں میں نمک شامل کرنا ضروری نہیں ہے۔ (روفس)

۱۱۔ انہیں اخلاط محرقہ کو خارج کرتا ہے ساتھ جسم و ٹھنڈ اور مرطوب بھی کرتا ہے جگر اور کلی کے سدوں کو کھولتا، یرقان کا ازالہ، اور جرب، پھنسیوں، قویا، شری، الفیل اور چند ام کا ستیصال کرتا ہے۔ یرقان میں اسے حلیہ زرد اور تقویا کے ہم ادو، جرب میں تب شححرہ، ثوث اور حلیہ زرد کے ہم ادو، سودا کی امراض میں اقیقون، نمک ہندی اور حلیہ سیاہ کے ہم ادو اور استسقا میں سکر عطر اور قنلی و طاق کے ہم ادو ہیں۔ مقدار خوراک ۴۰۰ ام سے ۹۰۰ ام تک۔

۱۲۔ سولی کرام مٹھیس پانے سے غلیظ خلط خارج ہو جاتی ہے۔ (ماہر)

۱۳۔ اس کے استیصال کے لئے تجویز کردہ یہ قطر میرے خیال میں ترمینہ سے کتاب ہے۔ میرے خیال میں یہ تھمار مٹی ہی "جور" ہے۔ قطروں کے باب میں جن کو انوں نے کتابیں لکھی ہیں ان میں سے نئی یہ اس حقیقت کی گواہی دیتی ہے۔ (ماہر)

نمک، مسہل سودا، ادویات کے اثرات جسم کے دور دورہ اعضاء تک پہنچانے میں معاون ہوتا ہے۔ (ابو جریج)

نمک سیاہ ہندی کی سیاق میں زیادہ ہوتی ہے نہ ملی اس کے اندر رانی ہو جاتی ہے۔ یہ نمک سودا، عقم اور غلو قان و نارنج کرتا ہے۔ نمک سے سودا کا اخراج بری طرح ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

نمک ہندی سے رد اسب اور نمک و رانی سے عقم کا اخراج ہوتا ہے۔ (خوز)

اسب، دروین، حلیہ سیاہ اور تیز ہوتا ہے۔ اس سے پانی کا اخراج ہوتا ہے۔ (بولس)

اس کا بھگت جذبہ بری طرح پاتا ہے۔ اس کے استعمال کرنے والوں میں استسقا، تیزی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ سودا، اسہال، مازریون کی خاصیت ہے۔ اسی طرح تمام دورے پورے آتی مولا کا اخراج کرتے ہیں۔ کچھ سے بیدار عقم اور پانی خارج ہو جاتا ہے۔ (خوز)

تقویا صفر، اور فصد، مہنی کا اخراج کرتی ہے۔ یہ معدہ جگر کے خراب ہوتی ہے اور طاقت کو راعل کرتی ہے۔ یہی داند کے ساتھ است شامل کرنا ضروری ہے۔ (ابن ماسہ)

تقویا پانی تمیزی مقدار میں درجوں ہے۔ دسب نہیں آتے۔ (ماہر اخص)

صبر کے مزاج میں صفر، و جذب کرتا ہے۔ دھونے سے اس کا اپنی اثر کم ہو جاتا ہے۔ اس نے

ب۔ ک۔ انجو و غفل بیویوں کے ساتھ جوش و خروش سے لکھن ہوتی ہے۔
 جانے میں ک۔ قرین کا استوں اباں غمر میں مفید ہوتا ہے۔ تم انجو و غفل ہوتا ہے۔
 سیدار غم و خرقہ کرتا ہے۔ یہ اس کی خاصیت ہے۔ اثنائے نقل و حرکت سیدار غم و خرقہ کرتا ہے۔
 اثنائے نقل و حرکت اس کی مشابہت ہے اندر رہیں اور شہد میں رہیں تو شہد نہ رہتا
 ہے۔ (ہالینوس)

جوشانہ و استغنین ہمارا شہدے غمر میں امتداد کے ساتھ نئی پیدا ہوتی ہے۔ اثنائے نقل و حرکت
 اہمال لاتا ہے۔ (دیا سقوریدوس)

معدوے کے اندر جو حفرہ کی شکل ہو جو ہوتی ہے استغنین کے وہ پذیرید۔ اس کی ناری ہو جاتی ہے۔
 روشن دان مسلسل ہے۔ اس کی ان کے ساتھ کب اٹھتا ہے۔ اس کی ناری ہو جاتی ہے۔
 اس کی ناری ہو جاتی ہے۔ اس کی ناری ہو جاتی ہے۔ اس کی ناری ہو جاتی ہے۔
 کب ہوتی ہے۔ (ہالینوس)

ن۔ شہد کا شہد ہے۔ اس کی معدوے کے اندر جو حفرہ کی شکل ہو جو ہوتی ہے۔ اس کی ناری ہو جاتی ہے۔
 امتداد کے ساتھ ہیں۔ اس کی ناری ہو جاتی ہے۔ (ہالینوس)

ن۔ اس کی ناری ہو جاتی ہے۔ اس کی ناری ہو جاتی ہے۔ اس کی ناری ہو جاتی ہے۔
 اس کی ناری ہو جاتی ہے۔ اس کی ناری ہو جاتی ہے۔ اس کی ناری ہو جاتی ہے۔
 اس کی ناری ہو جاتی ہے۔ اس کی ناری ہو جاتی ہے۔ اس کی ناری ہو جاتی ہے۔
 اس کی ناری ہو جاتی ہے۔ (ہالینوس)

ن۔ اس کی ناری ہو جاتی ہے۔ اس کی ناری ہو جاتی ہے۔ اس کی ناری ہو جاتی ہے۔
 اس کی ناری ہو جاتی ہے۔ اس کی ناری ہو جاتی ہے۔ اس کی ناری ہو جاتی ہے۔
 اس کی ناری ہو جاتی ہے۔ اس کی ناری ہو جاتی ہے۔ اس کی ناری ہو جاتی ہے۔
 اس کی ناری ہو جاتی ہے۔ (ہالینوس)

ن۔ اس کی ناری ہو جاتی ہے۔ اس کی ناری ہو جاتی ہے۔ اس کی ناری ہو جاتی ہے۔
 اس کی ناری ہو جاتی ہے۔ اس کی ناری ہو جاتی ہے۔ اس کی ناری ہو جاتی ہے۔
 اس کی ناری ہو جاتی ہے۔ اس کی ناری ہو جاتی ہے۔ اس کی ناری ہو جاتی ہے۔
 اس کی ناری ہو جاتی ہے۔ (ہالینوس)

ن۔ اس کی ناری ہو جاتی ہے۔ اس کی ناری ہو جاتی ہے۔ اس کی ناری ہو جاتی ہے۔
 اس کی ناری ہو جاتی ہے۔ اس کی ناری ہو جاتی ہے۔ اس کی ناری ہو جاتی ہے۔
 اس کی ناری ہو جاتی ہے۔ اس کی ناری ہو جاتی ہے۔ اس کی ناری ہو جاتی ہے۔
 اس کی ناری ہو جاتی ہے۔ (ہالینوس)

ن۔ اس کی ناری ہو جاتی ہے۔ اس کی ناری ہو جاتی ہے۔ اس کی ناری ہو جاتی ہے۔
 اس کی ناری ہو جاتی ہے۔ اس کی ناری ہو جاتی ہے۔ اس کی ناری ہو جاتی ہے۔
 اس کی ناری ہو جاتی ہے۔ اس کی ناری ہو جاتی ہے۔ اس کی ناری ہو جاتی ہے۔
 اس کی ناری ہو جاتی ہے۔ (ہالینوس)

ہوتا ہے۔ ہازریوں سے صغیر اور طقم کل جاتا ہے یا قصوں میں سے یہ بڑا بڑا کہتے ہیں
 یا تھکے مائے گویاں بنائیں جائیں۔ (بولس)

سوا اور سب زر کا خزان ہازریوں کی خاصیت ہے۔ (دیا ستوریدوس)

دیا کا پانی طقم خارق برتا ہے۔ (دیووس)

دیا کے پانی سے طقم کا خزان ہوتا ہے۔ (دیا ستوریدوس)

پتوں (مرارات) کا مہول یا قصوں میں کہل ہوتا ہے۔ (دینا)

دو سو پچیس ملی گرام زہر فاس پ خلیط اخلاط - خارش زدیا ہے۔

تو بالائی انہی سے پتے، خلات خارش ہوتے ہیں۔ چھ سو سے چوبیس مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے

۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے

۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے

بتانے کے بعد طہین ہو جاتا ہے۔

یہ سو پچیس ملی گرام فاس پ خلیط خلات ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے

گرام و نمک ساڑھے ۳ گرام ہے۔

سورنجان مسہل ہوتا ہے۔ (دیا ستوریدوس)

۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے

(دیا ستوریدوس)

جوشانہ جتوا طہین ہوتا ہے۔ (بولس)

مسم (کل) مسہل ہے۔ (دیا ستوریدوس)

پتہ رانہ ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے

شہد ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے

شہد ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے

۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے

انگور تازہ مسہل ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے

۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے

۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے ۳۰ مارے

قرص محرک قے:

طرز، جوڑائی، تم جریہ، تم مٹی، تم بچہ ادیب ہندی، مٹ پھان برطو ر شریہ، مٹا مٹھاں
کرمیں (ابن ماسویہ)

خود را ادویت و آب پیاز بر سرش و دود بر روی سر آتش بپاشد و آب شربت
پاشد۔ (مؤلف)

ط ق ت و ر م ق ن :

خبر ہی اس وقت تک ملی کہ مرزا بدست ابراہیم چورماں (اسیے ایک نورانی ہے۔) نے اس ایک بائی
 کے ہمراہ اٹھائیں رہنے کے لیے جس طرح ایک بائی کے پاس میں وہاں اٹھائیں (موت)

اس شخص کے رشتہ دار اس کی حد تک شب و روز کی بد چاہتیں تھیں اور چاہتے تھے کہ وہ
 مزید، طرح طرح کے فوج و بی، تھوڑی پیاز اور رات یہ سب کے میں مرزا رشتہ دار اس کے
 شہداء ایک سو پے کے ہمراہ جو کسی نہ کسی باقی اور قہر و شہت کے تیار یہاں وہ اس کے ساتھ رہے
 کے وہ اس کے اپنی طرح نہ چاہے اس طرح کے رہنے میں یہاں ہوتے ہوں اس کے
 شہداء اور بائی کے ہمراہ وہاں شہداء کے ہمراہ رہتے تھے یہاں یہاں میں ہوتے تھے یہاں
 اس میں فیضان تھے اور اٹھائیں رہتے ہیں ایک یہاں اس میں فیضان کے اندر داخل
 تھے۔ (اور یہاں)

بعض قے اور ادویات حسب ذیل ہیں۔

قسم سوم، قسم فوق، پانچویں، سب سے زیادہ نفیس قسم، پون

مذہب اور اقتصادیات کے مابین جو تعلق ہے اس کے بارے میں جاننا ضروری ہے۔

سید، دیس میں رطل اور شمس اور نہ فیاضی جاتی ہیں

حزب کی اصلاح:

مازحہ ۷۲ مرام طر شیریں پانی کے، اور، اور میں، اور شدہ نے وہ پھاس میں چھائے
 کے کثیف پھنی اقبال میں پھر ایسا ہوا میں رہا، وہی کے ساتھ پانی اور میں اور یہ
 است کے اے بھی طرح حرات میں، پھر ایسا ہی، وہی کے ساتھ کے۔ کثیف میں وہ
 ساتھ شدہ پانی وہ وہ کے پرائے ہیں۔ مقدار ۳۶۱۔ اس میں شہد ۲۰۴۔ اور شیریں ۶۹

موت کے بعد ہر سو کے ساتھ جو کچھ دیکھیں گے وہ تو تھوڑے سے رہے۔
(عیدوس)

قے کے لئے سہولت پیدا کرنے والی دوائیں۔

عق قے کے لئے سہولت پیدا کرنے والی دوائیں۔
قے کے لئے سہولت پیدا کرنے والی دوائیں۔ (عیدوس)

عق قے کے لئے سہولت پیدا کرنے والی دوائیں۔
قے کے لئے سہولت پیدا کرنے والی دوائیں۔
قے کے لئے سہولت پیدا کرنے والی دوائیں۔ (عیدوس)

عق قے کے لئے سہولت پیدا کرنے والی دوائیں۔
قے کے لئے سہولت پیدا کرنے والی دوائیں۔
قے کے لئے سہولت پیدا کرنے والی دوائیں۔ (عیدوس)

عق قے کے لئے سہولت پیدا کرنے والی دوائیں۔
قے کے لئے سہولت پیدا کرنے والی دوائیں۔
قے کے لئے سہولت پیدا کرنے والی دوائیں۔ (عیدوس)

عق قے کے لئے سہولت پیدا کرنے والی دوائیں۔
قے کے لئے سہولت پیدا کرنے والی دوائیں۔
قے کے لئے سہولت پیدا کرنے والی دوائیں۔ (عیدوس)

عق قے کے لئے سہولت پیدا کرنے والی دوائیں۔
قے کے لئے سہولت پیدا کرنے والی دوائیں۔
قے کے لئے سہولت پیدا کرنے والی دوائیں۔ (عیدوس)

السمیت شراب نہ ہیں کیونکہ اس سے ہضم طعام میں مدد مل جاتی ہے بلکہ شراب ملی ہوئی استعمال کریں۔ نمیز مختلف قسم کی ہوا شیریں، ترش اور تلخ اور زیادہ مقدار میں لی جائے۔ یہ قے کرنے کے زیادہ عمدہ صورت ہوگی۔ کھانے پر پینے میں جلدی نہ کریں۔ جبکہ ہضم کھانے کو قبول کرنے تو چکیں۔ شیرین نمیز سے قے کے اندر تحریک ہوتی ہے۔ قابض نمیز سے اس کا عکس، معدہ وقت بہت دیر ہوتا ہے۔ تلخ نمیز چھاتی اور لطافت پیدا کرتی ہے حتیٰ کہ جو چیزیں تیز رفتاری اور قے کی تحریک میں ان سے کھانے کو اٹک رہا ہے، نرم نہیں آتا۔ جو شخص مہینہ میں دو بار قے کا عادی ہوا ہے وہ بار مسلسل قے کرے۔ معدہ سے موزوں تربیہ ہے کہ یہاں نثر سے صغیر کا اٹھنا باب ہو جاتا ہے۔ خدا کے فضل سے یہاں ہر وقت ہضم جمع ہو جاتا ہے۔ ہذا اطمینان وقت کے ذریعہ معدہ کی صفائی کا ذریعہ رہتا ہے۔ دونوں کے اندر ہضم کی قیود مختلف ہوتی ہے۔ لہذا ہر شخص پر اس کے بقدر ضرورت ہے کہ اس کے کلام میں اس سے زیادہ ضرورت ان دونوں ہوتی۔ جن کا ہضم مزور اور جن پر ہضم ہلکا ہو جاتا ہے۔ (جانیوس)

تمام اعضاء پندرہویں ان ایک بار قے کرنے کا نظم دیتے ہیں، مگر اس کتاب کا منسلک کتاب ہے۔ یہ کتاب ہے وہ متواتر ان میں دو بار قے دے دے۔ وجہ یہ ہے کہ دوسرے ان کے کامان ہو جاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ پہلے دن معدہ اور رکوں کے اہاں کی جانب متوجہ نہ آئے، اس کا تمام وہ صاف نہیں دے سکتا۔ پہلے دن وہ اس وقت میں قے نہ کرے کہ شب اور دن میں یہاں فسادات کا سبب ہو جاتا ہوگا۔ ہذا دوسرے دن سہل و بند کرنا نہ بد ہے۔ (جانیوس)

میرے خیال میں سب سے موثر سبب جس کے ذریعہ جانیوس اس فعل کی تصحیح کرتا ہے قے و دست کا عادی ہونا ہے۔ میرے خیال میں قے کا عادی ہونا اس شخص کے لئے ضروری ہے جو مریض اور اس کے لئے قے کا طریقہ تعلیم کرنا چاہتا ہے اور طوفا اور طوفا اور یہ مشہور خرقہ وغیرہ جو شدت سے اس سے پیدا کرتی ہیں استعمال کرے۔ باقی جو شخص اس چیز کو خارج کرنا چاہتا ہو جس کا معدہ سے قے اس سے بہتر ہے، اس نے ہر صنف معدہ کا قے اس کے نزدیک مطلوب ہونے کا وقت کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر ایسا ایک دن کا عادی ہونی کا کام نہیں رہتا۔ یہی اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ قے کا صفائی عمل میں آئے۔ کیونکہ ہمارا مقصود تو یہ ہوتا ہے کہ معدہ کے اندر جو فحش اخراجات جمع ہو چکے ہیں انہیں خارج کر دیں کہ معدہ کا ہضم باکل خالی کر دیں۔ ہذا اس قدر کافی ہے کہ قدر ضرورت ایک بار جو چھ آسانی سے خارج ہوا ہے سے خارج کر دیں۔ ہذا عمل جو ہر پر صفائی اور نہ ہی اس قے کی حالت اہل دینا کوئی مریض رہتا ہے کیونکہ یہ قے کو صفائی صحت کے پہلو سے دینی جاتی ہے نہ کہ مریض علاج الامراض کے تحت۔ انسان کی ان قے کرتا ہے۔ پھر قے کے بعد وہ صحت کا پتہ

بہ شائد وہ برعکس اور شہدے کی طرف سے۔ (نہد غور)

یہ کہ امر اعلیٰ اور بیوہ کی تلویحات میں شریک سے یہ وہ مفید وہ ایک۔ یہ کہ امر اعلیٰ
 میں یہ مفید اور مکتوبات وہ ہوتی ہے۔ کہ اکتھیں۔ تاچوئیں اور اس سے مکتوبات کے مفید ہونا
 ہوتیں تو اس کی حروف اور ہر وہ مکتوبات۔ مکتوبات وہ ہیں۔ یہ کہ امر اعلیٰ اور مکتوبات کے مفید ہونا
 کہ وہ وہ مکتوبات ہیں۔ یہ کہ وہ وہ مکتوبات ہیں۔ (نہد غور)

خوارک ساز جسے کرام ہے۔ (مؤلف)

ذریعہ، معاد میں حرارت نہ ہو تو سیلی، وکٹور ٹرمی پیدا کرنے والی اور قیصل حرارت وہاں پر
بجھ رہے کریں۔ مثلاً گلن ریف جز، ہارڈ ویف جز، اجوان خراسانی یک جز، سندریف جز، ناخوایف جز،
مریپ جز، افیون ۳۱ جز، قرص بالیں۔ متعدد خوارک ساز جسے کرام ہے۔ یہ تمام نئے میا مرے
مطابق ہیں۔ (مؤلف)

بھی صنداء کا یہ سنتا ہوا ہے کہ تاب جس سے تین بننے لگتی ہیں وہی وہی غلط سورش پیدا
رہنے لگتی ہے۔ کبھی اور ام اشراقی وجہ سے سورش پیدا کرنے والی پدپ ہاری ہوتی ہے۔ کبھی غلیظ
ریاں سبب بنتی ہے۔ جس کی وجہ سے شمع خراب ہو جاتا ہے۔ چنانچہ معدہ و رتھت نہیں ملتی اور وہ غذا
و سنت میں نہیں پاتا۔ اس سے سو، شمع اہال کا سبب بن جاتا ہے۔ یہ عیثت کبھی پتوں سے
باعث پیدا ہو جاتی ہے جو سورش پیدا کرتے ہیں، تھن اور معدہ کے بخش حصوں کا وہ مزاج بھی
کئی سبب بن جاتا ہے۔ حرارت میں موجودی بھی یہ صورت پیدا ہوتی ہے چنانچہ حرارت سے عام
جذب ہونے لگتا ہے۔ یہ صورت حال جسم کی اعتدالی عیثت میں رونما ہوتی ہے۔ کبھی معدہ و ہجرا اور
تھن کا ضعف عامہ بھی اس کا سبب بنتا ہے۔

غلیظ سے اہال کوٹ جاتا ہے۔ یہ مخدر تھن اہال روئے میں پیدا مفید ثابت ہوتی ہے یہ غلیظ
اس سے تھن کی اس خواہیدہ "سبب" میں ہوتی ہے ہذا ار میں حرارت نہیں ہوتی، در یقین خلد
بھی غلیظ ہو جاتے ہیں۔ (جالیوس)

معدہ کے اندر جھمکھنڈا جھرنی چاب جب مہیہ بنتی ہے تو برار مر طوب ہو جاتا ہے۔ بر طس
حالت کے اندر بر طس ہو جاتا ہے۔ جہر کے اندر خدائے قلت لغو کا سبب بھی ضعف عامہ پاتھن
کے اندر وہ جو شدید وائی عیثت ہوتی ہے۔ کبھی یہ قلت اس کے ہوتی ہے کہ ہر روز وہ تاب
وہ حرارت مزاج کی وجہ سے بدی ایجاد ہزار ہو جاتا ہے۔ کبھی یہ قلت ریشہ و یا اثر کے معدہ
خدا کی وجہ سے ہوتی ہے، کبھی اس کا سبب یہ ہو جاتا ہے۔ صغر کا اس کا ہر کے پرتھت ہونے
میں چنانچہ وائی صورت حال میں پیدا ہوتی ہے۔ کبھی بدی قلت عامہ ہزار ہو جاتی ہے
نعم معدہ و مضبوط ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے اشک میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ قوت عامہ کے ضعف
سے نتیجہ میں کیوں سے کہ کثرت فسادات بننے لگتے ہیں۔ لہذا برار مر طوب ہو جاتا ہے۔ تھن کی
قوت ماکہ ر عیثت کی وجہ سے کمزور اور قوت دفعہ کا قور ہو جاتی ہے۔ (جالیوس)

قرص چند قابض اہال ہے۔ حرارت کمزور اور التھاب جگر اور پیاس و بھی ایک ہے۔

لوگ اس طرح سے کہہ رہے تھے کہ وہ جتنی دیر بھی چاہے وہاں سے
 بے تپائی کے اندر رہ کر رہے اور اس طرح میں جاؤں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔
 مریم کو دیں۔

شکم کے لئے طرہ عاقل

میں نے قاتی اس وقت میں کہ میں نے اس کے بعد قاتی سے رشتہ منقطع کر دیا
 کہ اس میں سے کوئی چیز نہیں رہی (یہاں تک کہ)
 سلفہ ف

میں نے اس کو اس طرح سے کہہ دیا کہ میں نے اس کو اس طرح سے کہہ دیا
 کہ میں نے اس کو اس طرح سے کہہ دیا کہ میں نے اس کو اس طرح سے کہہ دیا
 کہ میں نے اس کو اس طرح سے کہہ دیا کہ میں نے اس کو اس طرح سے کہہ دیا
 کہ میں نے اس کو اس طرح سے کہہ دیا کہ میں نے اس کو اس طرح سے کہہ دیا
 کہ میں نے اس کو اس طرح سے کہہ دیا کہ میں نے اس کو اس طرح سے کہہ دیا

خواب آور قریب مالک

میں نے اس کو اس طرح سے کہہ دیا کہ میں نے اس کو اس طرح سے کہہ دیا
 کہ میں نے اس کو اس طرح سے کہہ دیا کہ میں نے اس کو اس طرح سے کہہ دیا
 کہ میں نے اس کو اس طرح سے کہہ دیا کہ میں نے اس کو اس طرح سے کہہ دیا
 کہ میں نے اس کو اس طرح سے کہہ دیا کہ میں نے اس کو اس طرح سے کہہ دیا
 کہ میں نے اس کو اس طرح سے کہہ دیا کہ میں نے اس کو اس طرح سے کہہ دیا

میں نے اس کو اس طرح سے کہہ دیا کہ میں نے اس کو اس طرح سے کہہ دیا

جوارش کا نسخہ:

میں نے اس کو اس طرح سے کہہ دیا کہ میں نے اس کو اس طرح سے کہہ دیا
 کہ میں نے اس کو اس طرح سے کہہ دیا کہ میں نے اس کو اس طرح سے کہہ دیا
 کہ میں نے اس کو اس طرح سے کہہ دیا کہ میں نے اس کو اس طرح سے کہہ دیا
 کہ میں نے اس کو اس طرح سے کہہ دیا کہ میں نے اس کو اس طرح سے کہہ دیا
 کہ میں نے اس کو اس طرح سے کہہ دیا کہ میں نے اس کو اس طرح سے کہہ دیا

جوارش کمونی:

میں نے اس کو اس طرح سے کہہ دیا کہ میں نے اس کو اس طرح سے کہہ دیا
 کہ میں نے اس کو اس طرح سے کہہ دیا کہ میں نے اس کو اس طرح سے کہہ دیا
 کہ میں نے اس کو اس طرح سے کہہ دیا کہ میں نے اس کو اس طرح سے کہہ دیا
 کہ میں نے اس کو اس طرح سے کہہ دیا کہ میں نے اس کو اس طرح سے کہہ دیا
 کہ میں نے اس کو اس طرح سے کہہ دیا کہ میں نے اس کو اس طرح سے کہہ دیا

ان میں شربت ہلکے سے لے کر بھی تھیں یہ جو تہہ تہہ
نہایت

معدہ، قیہ، کھانسی، سہلہ، جوش، دیر، دانی، دوس، دانت، پتہ، چرس، میں، دوس،
در، دانت، میں، پتہ، قیہ، دوس، جوش، دیر، دانی، دوس، دانت، پتہ، چرس، میں، دوس،
شربت استعمال کریں۔ (مؤلف)

ضاد جو شربت دوس، در، شربت، دانت،

ضاد کا نسخہ:

در، دوس، شربت، دانت، دوس، جوش، دیر، دانی، دوس، دانت، پتہ، چرس، میں، دوس،
لے، دوس،

دوس، جوش، میں، اسہال، کورو، کتاب،

شیاف کا نسخہ:

در، دوس، شربت، دانت، دوس، جوش، دیر، دانی، دوس، دانت، پتہ، چرس، میں، دوس،

قرحہ سے نہیں ریاچ سے پیدا شدہ مروز میں۔

ایسوں کا نسخہ دوس، جوش، دیر، دانی، دوس، دانت، پتہ، چرس، میں، دوس،
دیکر استعمال کریں۔ (طیب نامعلوم)

دست زیادہ آنے میں تصدیف، دانت، دوس، جوش، دیر، دانی، دوس، دانت، پتہ، چرس، میں، دوس،
در، دوس، شربت، دانت، دوس، جوش، دیر، دانی، دوس، دانت، پتہ، چرس، میں، دوس،
در، دوس، شربت، دانت، دوس، جوش، دیر، دانی، دوس، دانت، پتہ، چرس، میں، دوس،
در، دوس، شربت، دانت، دوس، جوش، دیر، دانی، دوس، دانت، پتہ، چرس، میں، دوس،
در، دوس، شربت، دانت، دوس، جوش، دیر، دانی، دوس، دانت، پتہ، چرس، میں، دوس،

(ابن ماسویہ)

در، دوس، شربت، دانت، دوس، جوش، دیر، دانی، دوس، دانت، پتہ، چرس، میں، دوس،
دینا اس کی خاصیت ہے۔ (مؤلف)

برف اور صہم سے بے چل پانی کے ہمراہ۔ (موائف)

چھانک طبیعت کو بہت گرم کرتی ہے۔ اذان نماز کے ۳ کرام کی جو شانہ کے ہمراہ استعمال کرنے سے تسکین ہو جاتی ہے۔ سر کے میں جوش کی ہوئی باقلی اور حدس مقرر آب انار میں جوش دیکر زیت انفاق اور پے نشات شب احتیاط استعمال سے بھی یہی اثر سوتا ہے۔ (بن ماسیہ)

طاقتور مسک:

انھی ترکوش ۲ جزو، مازود اجوانی خمرانی یک جزو، مقداد نماز کے ۳ کرام ٹپ اب سیاہ کے ہمراہ پائیں۔ بند کو بھی نہ شائیں اپنا برکت میں۔

تج میں مفید اور مسک نسخہ:

سہ ماہ نرمی کے جوش، پانی صاف برائیں اور اس پر میدہ کی نشی اور سرد مسورہ انگر جوش دینا جاتی۔ سرد مسورہ اور صمغ کا مایہ دینا ہے۔ اسے استعمال کریں۔ (نشین)

سہ ماہ نرمی میں قے برکتا مہو ہے۔ معدہ کی ضرب، مزاج بد کے فساد سے پیدا ہوتی ہے۔ جسم میں بہ ثبات امتدانی۔ بیت کی وجہ سے کئی جذب نہیں ہو سکتا۔ مانی حرارت اور قلح کے اندر ضرب آقاں اور معدہ کی کئی پر اقل ہوتی ہے۔ چنانچہ کھرا میر منہ منہ حرارت میں جاری ہو جاتی ہے۔ شدت حرارت میں۔ نشات شب اس کا استعمال کریں۔

درب کی ایک اور قسم ہے۔ یہ سب سے مسلسل تھکاب زائد کے باعث پیدا ہوتی ہے۔ نشی اور نشی راغیبت بخور شروب استعمال کریں۔ قے برائیں تاکہ معدہ تھکاب شدہ دوس سے صاف ہو جائے۔

درب کی ایک اور قسم ہے۔ یہ ایک دوسرے سبب سے پیدا ہوتی ہے۔ وہ یہ سبب یہ موشی اس میں صحت شہر بہ چھو دیا تھیں، طبیعت اسے دفعی ہو اس میں سے دور سے داریں۔ سبب یہ ہے۔ نشی نہ حرارت کی مدد نہیں دیتا ہے۔ نہ تحلیل سوتا ہے اور نشی کی وجہ سے اس طرح میں جو ہوا اسے والی شے کا اتقان ہوتا ہے۔ جو یلاری دفعی ہوتی ہے۔ یہی حالت دوبارہ نشی آ جاتی ہے۔ کی طبیعت پر تدبیر کے رموزوں کی حالت باقی رہتی ہے۔ ایسے مریضوں کی نشات سے رہنمائی اور امی تمام تدبیروں کا حکم اس میں جتن سے جسم کی سطحوں کے اندر تحلیل پیدا ہو جاتا ہے اور نشات سے تحلیل ہونے کے امکان پیدا ہو، قیہ کے اور حالت کی طرح منہ ہو۔ خد م استعمال

رنے والا فضلہ آنے لگتا ہے۔ سو اسے بھی کبھی ایسا ہوتا ہے۔ کبھی سنتوں کے اوپر پروہت اور رطوبت کا غالب ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اسباب آئے لگتا ہے۔ کبھی تمام مضافہ پر حد سے زیادہ پروہت غالب ہو جاتی ہے چنانچہ اسباب مزمن لاحق ہو جاتا ہے کیونکہ جذب کا عمل تو محض اعتدال کے ساتھ متعین حرارت ہی سے ہوا کرتا ہے۔ (جائینوس)

الیون پینے کے بعد باضمہ قاعدہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ یہ تو مزور ہو جاتا ہے۔ یہ بالکل ہی مغفوق ہو جاتا ہے۔ ابتدا سے چند بیدار اور ایسی طرح کی چیزوں سے ہمراہ استغناء کیا جائے تو ایسا نہیں ہوتا۔ شہم کا مریض کمزور اور ردی ابھضم ہو اور حرارت نہ ہو تو چوڑے یا تھریا فٹنگ کو اس قدر جوش دیں کہ سرخ ہو جائے اور پھر کھان ہو جائے، بعد ازاں اس پر عرق بکری یہ نہ ہو تو عرق ساق یا آب دانہ امار ترش اور پانی شرب چھڑک کر احتیاط خوشبودار کریں پھر اس میں نان شامی ڈالیں۔ معدہ پر غود، مسٹیل، مصطی، مر، مان، اور میسون وغیرہ کا شمار نہیں، مریض دشت دانہ امار ترش جو خندہ اور نعل سے ذریعہ حاصل کئے پٹالیا گیا ہو دیں۔

ذرب مزمن کے مریضوں کو روٹی نہ کہ اور پانی میں گوند و برہیں۔ (جائینوس)
قادیان بیک کے مطابق۔ غلاف دانہ امار ہیں حرارت نمایاں نہ ہو، مستعمل ہے۔ یہ حنائی ضمہ اور تحم کی اصلاح کرتا ہے۔

نسج حسب ذیل ہے:

ریوہر کہ اندر شب دروز بھوکہ جھون میں۔ دانہ امار ترش قدر سے بھینا ہوا۔ سر مہ کی طرح میں میں۔ احتیاط شب بھوکہ ہوتی۔ خندہ مصطی، غود، کلہ شامیہ کے ہمراہ استعمال کریں۔

سفوف دانہ امار:

دانہ امار ترش، جنوب اشوک، مس آسن، شینہ، زیرہ، فانیہ، ندہ، سر کے میں بھوکہ ہوا، بلوط کا نیوہ، ندہ، سر کے میں بھوکہ ہوا، ساق، غملی مٹی، سدرا، کھل، گھڑ، مانا خواہا، تنباکریں، خار اور سل کے مریضوں کے لئے۔ (مؤلف)
ہبائیک، کلہ شامی، مصطی، سمغ عربی بڑھاتے ہیں۔

حابسی اسہال اور کھانسی میں مستعمل نسخہ:

آس کا پھل، کندر، مصطفیٰ، کل ارمنی، اسپخاں مقلو، طباشیر، شیر جو شند و فوا او خشکاش، انجوان،
شہ بلوط، اخروٹ، بادام مشوی، کبھی بازو یا جاتا ہے۔ پھر سینہ کی تھین کے سے "ایات" دانتوں
سوختہ، چرہ، نان، انجور۔ (مؤلف)

ایک شخص خربق غید کے پینے سے زبق ادا ہوا، اسے حساسیت ہو گیا یہ تو تک خربق غید معدہ کی
طاقت و ابھرا رہی ہے اور اس بیماری کے اندر اسے طاقت بخشی ہے۔ بشرطیکہ معدہ کا مزاج
سوا مزاج بارد مغر دیا طبقات معدہ سے چھٹے ہوئے بلغم کی وجہ سے فاسد ہو گیا ہو۔
وہائی بیماریوں وغیرہ کے بعد شکم سے خراب دست کرتے ہوں تو انہیں طاقتور دوس سے بہانہ
ہیں یہ بعد اس طرح کی ادویات سے بڑا اور بکرا میں خاصہ اور بقیہ اشیاء سے بھر جائے اور
ہو جائے گا۔ (جالینوس)

مزمن دستوں اور پیچش کے لئے دوائے معجون اعظم

دندیدہ، انجوان، معیہ، جامد، قہم اجوان خربانی، مر، اسروان، زعفران، کندر، مہرول، یہ
شہد میں دندہ میں اس کا ہوا کاتار یا یہ دانت کے نزدیک ہوا ہے تو بقدر ہار کے کراہیں۔
(قابلیت)

حرارت بھی ہو تو تھرا جوان خربانی انجوان خشکاش، طباشیر، کھرا، کندر، اسروان، ربہ بھی میں
لیکجا کر کے دیں۔ (مؤلف)

ہال ہی ایک قسم بہر میں غذا کے ملل منہ کی کمی سے واقع ہوتی ہے اس سے مزوری ہوتی
ہے۔ غذا میں وہی مدہ پور نہیں ہوتا یا غذا مدہ پور مدہ میں مہجوری میں مریض کو وہیہ کھانا
ہو تا ہے۔ اس وقت میں مدہ پور میں سے اس کے مقصد میں غذا کا مدہ ہوتا ہے۔ اس
ان کا مدہ پور ہی کا ہوتا ہے۔ تمام اسباب اس کے باطن میں قوی مدہ ہوتا ہے۔ طریقت
ہمیت میں یہ کھانا مدہ پور ہی میں کھانا ہوتا ہے۔ نہ کھانا اور نہ ہی مہجوری اور نہ
کے مدہ پور۔ ان میں کھانا مدہ ہوتا ہے۔ ہر کھانا اور اس کے کھانا میں
عامتہ یہ ہے کہ شہاب غذا مدہ ہوتا ہے۔ اس سے یہ کہ کھانا یہ وہی مصلیٰ انجلی ہوتا ہے۔
یہ کھانا مدہ ہوتا ہے۔ "ایات" میں ہوتا ہے جس سے غذا جی سے کھانا اندر لگتا ہے۔ اس
کے مدہ پور۔ اس کے مدہ پور (فون) ہوتی ہے۔ یہ ہوتا ہے اس کا نیل ہوتا ہے۔ ہائیو اس کا یہ نیل

ہے۔ اس طرح کی دوا اٹھانے کے بعد پانی پانے سے منع اس سے غذا ہر عت جسم میں پھینکتی ہے اس کے سر پر اثر ہونے کی وجہ سے جسم ہر عت طاقت حاصل کرتا ہے۔ لہذا اس پر بھروسہ کریں۔ مریض کے کھانے کو تقسیم کر کے کئی بار دیں۔ تھوڑا رک کر جسم میں اسے داخل کریں۔ غذا تھوڑی دشمن ہو جائے تو دوبارہ تھوڑی غذا دیں۔ مصل خوراک ہار جیسے مہلک مہلک غذا کے بعد پانی پانے والی ۱۰۰ کی مقدار مہلک ہے۔ خریف ہو تو اپہت کے لئے مریض کو سستی سے کام لے۔ قبل از طعام دیکھ اور بعد از طعام تمام احتیاجات کریں۔ پرانی شراب بعد مفید ہے یہ غذا اس سے غذا ویدہ ویدہ خفی ہے۔ (مؤلف)

مردار سنگ ۵۰۰ ملی گرام، ہافور ۵۰۰ گرام، کھار میں۔ اس سے غلیم، ست ہو گا۔ زیادہ کھائیں گے تو مریض قیہ و ن سب دیت اخلا میں داخل نہ ہو گا۔ (طیب نامعلوم)
زیادہ ابل کرے جس تو نرم ماش، کر مر، خیات، اور نوم سے ذریعہ مسامتہ، شہادیں
تا۔ اخطاط کامیان یہ دینی جانب ہو جائے۔ (تاب الن)

دستوں کے آنے کے حسب ذیل وجوہ و اسباب ہوتے ہیں:

۱۔ غذائی کمیت (مقدار) زیادہ ہو۔

۲۔ غذائی کیفیت، مریطوب، زہ، ہانہ، زہان، نکیز یا مسئل ہو۔

۳۔ سنتوں سے جھڑکے جذب کرنے کی کمی۔

اس کی حسب ذیل صورتیں ہوتی ہیں:

۱۔ ضعف جگر۔

۲۔ سردی۔

۳۔ گرمی۔

۴۔ ماساریکا کی بندش۔

۵۔ پسیدہ وغیرہ کے ذریعہ جسم سے تحلیل ہونے کی کمی۔

۶۔ معدہ و اور امعاء کو سوزش میں مبتلا کرنے کی وجہ سے آگیا ہے۔

آخر الذکر شے کا تعلق حسب ذیل چیزوں سے ہوتا ہے۔

۱۔ زخموں کی موجودگی۔

جہت نہ پیا ہوتا ہے ریاضت کرا میں، تمام میں داخل کریں اور ماہنامہ، شراب، لہو، دین، اسے مریش
 دانتے پہنچا دیتے اور وہ سب کو طہارت کے استعمال کرے۔ مذکورہ چیزوں میں چھ مہلکی اور پویش
 وغیرہ شامل کریں جس سے خدا سرعت بخشا کر جائے۔ مریش اسی پہنچا دیتا ہے، مگر جلد ہی خدا
 جذبہ کرنے لگے گا۔ (مؤلف)

۱۔ وہ اندر دوتے اور بے تمام کے مطابق بتا دیتا ہے۔

اس صبح میں اس وقت ہو تا ہے جب ان رکوں کے بانوں کے اندر دوتے مسہل کی زیادہ تر
 طاقت باقی رہتی ہے جو معدہ کی جانب آتی ہیں۔ میرے خیال میں اسے تقویٰ کی ضرورت ہوتی ہے
 پانچ معدہ کے اندر اس سے سوزش اور نیچان پسے سے نہیں زیادہ پیدا ہو جاتا ہے اور معدہ اپنے
 شہوات و مسلسل دفع کرنے لگتا ہے۔ یہ حالت مسلسل راتی ہے تو جسم کمزور ہو جاتا ہے۔ اس
 صورت میں اسباب کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ رکوں کی قوت تھک کر رہ جاتی ہے ہذا وہ اپنے اندر کی
 چیزوں کو دفع کرنے کے مجبور ہو جاتی ہے۔ اس وقت سب سے پہلے نہایت پتے غلط پھر جسم کے
 سب سے مہلکی غلط خارج ہوتے ہیں۔ پس مسہل دویات کو حد سے زیادہ عمل میں آنے والی
 نین چیزیں ہوتی ہیں۔

۱۔ مسہل دواؤں کا سوزش پیدا کرتا ہے۔

۲۔ رکوں کا ضعف۔

۳۔ رکوں کے بانوں کی شہابی۔ (مؤلف)

حالات یہ ہیں کہ جسم بے تک کمزور نہ ہو گا تو وہ ان شدید و قاحلی حرمت سے اسباب زیادہ تھے
 کا اس وقت دواؤں اور مریش کی نہ درست ہوئی تھی۔ سوزش میں کمی پیدا ہو کر جسم بے
 مزہ ہو جاتا ہے، شراب، میوہ، دوا، وغیرہ یہ اور خوشبو کی نہ درست ہوئی۔ تمونیا پلا میں اور یہ
 شہوات و دفع کے بعد یہ نظر آئے کہ ظہر خارجی سوزہا ہے تو یہ سمجھیں کہ غلطی ہوئی ہے، اس
 نسبت سے یہ سمجھا جائے گا کہ رئیس کمزور ہوئی ہیں۔ سوزہا خارجی ہو گا تو خطر آئے تو یہ سمجھیں کہ
 غلطی اور ہذا کر ہوئی ہے، تقریباً خون کی تھک ہوئی۔ خون کی تھک نہ ہو تو عجلت قہر، اسباب
 اور معدہ و طاقت بے چارے کی فکر کریں اور یہی تدبیریں جن کے عواقب کے ہاتھ بند ہو سکیں
 ان میں سے (خط) پر قیام کریں۔ (مؤلف)

گنہگار اسباب کے عہدوت۔ شخصی تقویٰ میں مفید۔ بہت بلوغ کا بھی اثر ہے۔ جذبہ
 نہیں دے رہا تو پانی اور حار نہ ہو تو شراب کے استعمال کریں۔ تقویٰ کی جانب دواؤں

— ۱۰۰ —

۱۔ درجہ اولیٰ مرآت سے حیثیت یہ رہے کہ پائی ہے۔ میں صورت میں یہ دیکھ
میں سے کتاب کے نام سے کلمات کے قلم کا ہے۔ (پایہ ۱)

سب سے پہلے محبوب معلوم کریں۔ بعد اسے بذریعہ تہنیت پیدوار میں بھیج دیا جائے گا تو اس سے پاک
 اور پاک ہو جائے گا۔ اگر کسی نام میں بارگاہی ہو تو یہ سب سے پاک کی جگہ پر پہنچے گا جو فساد میں آتا ہے۔
 مثلاً اس سے یہ نکلے گا جو جانے سے بعد ہوا ہے۔ بعد اسے سب سے پاک اور عزت پر پہنچے گا جو رطب و یابس
 ہوا تو اس سے سب سے پاک اور مزید چھ سببوں پر نہایت سے میں چاہتا ہے بعد اس کے اس وقت میں اس سے
 پورے ہونے۔ یا چھ نکاتوں سے جانے پہلے اور میں میں ملتی ہو رہی ہے یا اس سے پاک یا زیادہ عزت
 ہوئی ہو۔ اس کے بعد اس کے بارگاہ سے باپ میں بھی قیاس کر لی ہے اس میں۔ اس سے بعد اس کے
 جانب توجہ کریں۔ (مؤلف)

[illegible][illegible]

اگر ہم یہ سوچیں کہ ہمارے ملک میں کتنے بے روزگار ہیں تو یہ بات یقیناً ہمارے سامنے آجائے گی۔
 (مؤلف)

زیادہ سے زیادہ استعمال کریں۔ اسہاں کے اندر روغن گل سے بھر کر روغن بدق استعمال کریں۔ (مٹی)
 زمین (سٹک) پینے سے سخت ناشی پیدا ہوتی ہے اور آدمی بلاشبہ چاہے۔

بستگی پیدا کرنے کے لئے موثر دوا:

زخمیں، زان، اس کے باقی موزان مارے اور مہرہ، استعمال کریں۔ (چاہے دوس)
 بڑے سے جوش و خروش پر غما، مرے سے یہاں مزمین ٹوٹ چاہے۔ قاتیہ کا مشروب یا دتہ
 شہم و بستہ کرویتا ہے۔ (دیا ستوریدوس)

تھش و اترق، مرے سے اس کے صفرائی اسہاں ٹوٹ چاہے۔ (ان ماسویہ)

ان اپنی خاصیت سے اسہاں میں مفید ہے۔ (چاہے دوس)

برک (مہرہ) کا مشروب، اسہاں سے ہر اوستی پیدا کرتا ہے۔ (دیا ستوریدوس)

امہ بار میں کا چھل مٹا اسہاں ہے۔ خشک ہونے سے جدا ہوتا ہے مرے سے شہم و بستہ۔
 شہم و بستہ کا مشروب سے ہر اوستی مزمین میں مفید ہے جیسا کہ دیا ستوریدوس کا قول ہے۔

(اور پیاسوس)

شان وزن سوختہ، ہانے سے بعد، مہرہ یا چاہے تو، پاپہ (۸-۱۰) اوستوں کا اسہاں مزمین
 میں مفید ہے پتہ دھوئوں کے مٹا ہوتی ہو طرس سے سینک کے مقصد میں یہ سب سے مہرہ ہوتی ہے۔

(چاہے دوس)

انجھ کا ۲۵ ملی راج مشروب اسہاں مزمین کے موافق ہے۔ انجھ اسپ پرانے دھوئوں میں مفید ہے۔
 پرانے دھوئوں میں مفید ہے۔ (دیا ستوریدوس)

پہاں کا جو شہم و بستہ، کتاب۔ (ان ماسویہ)

پہاں شدید جلد، مہرہ، تھی کتاب۔ (چاہے دوس)

ایسوس، تھی آتی ہے۔ اسے انگور کے اندر صلیبیت رکھ کر استعمال کرنا، اسہاں مزمین میں مفید ہے۔

مور، جو شانندہ بلور اور زفت ملو، اسہاں مزمین میں باقلمی مرے دھوئوں میں پتہ دھوئوں کا پتہ
 استعمال کرنا اسہاں مزمین موزا کتاب۔ (دیا ستوریدوس)

یاد آور، شہم چھنے اور ضعف مہرہ میں اور ہر اسہاں میں مفید ہے یہاں تک کہ قابض ہو کتاب۔

مر کے سے ہر اوستی مہرہ اور ستوں کی جانب بہہ مرے والے مواد میں مرے سے ہر اوستی
 ہے خاصہ جبکہ اندک کے ساتھ باقی بھون مرے ہاں ہے۔ پتہ دھوئوں کے ساتھ مہرہ موزا دیا

یہ ست اٹار دیتی ہے۔ اس میں شامل کریں۔ اس سے بھی زیادہ طویل اور زیادہ طاقتور ہو جائے گا۔
(چالیسویں)

اب اس صفحہ کی میں بھی اٹار دیتی ہیں۔ اس کے بعد اوجوش، پیراگراف، کامنڈ ہے۔ اس کے بعد اوجوش
اور یہ خوب تیار کریں۔ اگر باقی طویل ہے۔ اس میں مضمون میں مضمونات ہو گئے۔ خاص
اس کا تو بہت۔ امید دہانی یا پھر حوالہ دہانی کریں تو اس کا ہے۔ اس کا یہ دہانی یا پھر دہانی
ہو گئے۔ (ابن ماسویہ)

یہ وہ ہے۔ اس کے بعد اوجوش ہو گئے۔ اس کے بعد اوجوش ہو گئے۔ اس کے بعد اوجوش ہو گئے۔
مضمون میں مضمون ہے۔ (دیا ستوریہ دوس)

اس کا یہ ہے۔ اس کے بعد اوجوش ہو گئے۔ (بانیہ)

یعنی پر سیاوشاں (مؤلف)

بانیہ کی روئی حوالہ ہے۔ اس کے بعد اوجوش ہو گئے۔ (بانیہ)

پر اٹار دیتی ہے۔ (دیا ستوریہ دوس)

اس کا یہ ہے۔ اس کے بعد اوجوش ہو گئے۔ اس کے بعد اوجوش ہو گئے۔ اس کے بعد اوجوش ہو گئے۔

اس کا یہ ہے۔ اس کے بعد اوجوش ہو گئے۔ اس کے بعد اوجوش ہو گئے۔ اس کے بعد اوجوش ہو گئے۔

اس کا یہ ہے۔ اس کے بعد اوجوش ہو گئے۔ (دیا ستوریہ دوس)

اس کا یہ ہے۔ اس کے بعد اوجوش ہو گئے۔ (دیا ستوریہ دوس)

اس کا یہ ہے۔ اس کے بعد اوجوش ہو گئے۔ (دیا ستوریہ دوس)

اس کا یہ ہے۔ اس کے بعد اوجوش ہو گئے۔ اس کے بعد اوجوش ہو گئے۔ اس کے بعد اوجوش ہو گئے۔

اس کا یہ ہے۔ اس کے بعد اوجوش ہو گئے۔ (دیا ستوریہ دوس)

اس کا یہ ہے۔ اس کے بعد اوجوش ہو گئے۔ (دیا ستوریہ دوس)

اس کا یہ ہے۔ اس کے بعد اوجوش ہو گئے۔ اس کے بعد اوجوش ہو گئے۔ اس کے بعد اوجوش ہو گئے۔

اس کا یہ ہے۔ اس کے بعد اوجوش ہو گئے۔ (دیا ستوریہ دوس)

اس کا یہ ہے۔ اس کے بعد اوجوش ہو گئے۔ (دیا ستوریہ دوس)

اس کا یہ ہے۔ اس کے بعد اوجوش ہو گئے۔ اس کے بعد اوجوش ہو گئے۔ اس کے بعد اوجوش ہو گئے۔

(دیا ستوریہ دوس)

اس کا یہ ہے۔ اس کے بعد اوجوش ہو گئے۔ (دیا ستوریہ دوس)

نہ فلو نیا کا جو شائد ہر اوشہ بت مارو، اس کا چل، اونٹن، تکی ایتے ہیں۔

(ویا ستوریہ وس و جالینوس)

چونکہ بچوں کے دستوں کو بند کر دیتا ہے۔ (ویا ستوریہ وس و جالینوس)

قفری گویاں بنا کر اہل مزمین میں استعمال کریں۔ (پریفوس)

شر بہت امارت اسہال رک جاتے ہیں۔ (جالینوس)

کانر جالینوس کے مطابق تمام اعیانہ کے یہاں اس بیماری میں مستعمل ہے۔ تب امار ترش اور آب

مارموش، ولہن، ہشی پیدا کرے ہیں، مرش زیادہ تر قور ہو جاتا ہے۔ (ویا ستوریہ وس)

سبزی امار تر طبیعت کو باندھتی ہے۔

ریوند اہل مزمین میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

بیل فراہم یہ بولتا ہے۔ اس کی جزیانی سے مراد جوش، شر پٹا، تکی، کتاب، یہ وہاں

مزمین میں مفید ہے۔ (ویا ستوریہ وس و جالینوس)

ماریا، ہی، تکی، تکی ہے۔ (جالینوس)

جوشندہ گل سو پھوٹتا ہے، شرب شمر، وک، ان ہے۔ وک سے تکی، تکی سے ماسوس

اس میں اور تکی پانی ڈال دیا ہے۔ جو ہر ماسوس پر چار ماسوس ملے، مراد جوش، شر پٹا، تکی، کتاب، یہ وہاں

یہاں استعمال کریں اس سے تکی ہو گی۔ (ویا ستوریہ وس و جالینوس)

پست نیموت کھانا، سیب ترش کا ستوا اور سیب کا ستوا سے تکی ملتی ہے۔

قوت نامہ شرب رکے ایتوں برنا علاقے قور متہ ہو جاتا ہے۔ اس سے تکی ملتی ہے۔ یہ

اسہال مزمین میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

قوت نامہ، ایک طر شرب رکے ایتوں رکے دیکھ تکی ملتی ہے۔ تب ہر شرب قوت

ماسوس و شرب سے تکی شامل رکے ایتوں یا طور ماسوس ۲۲ رامین تکی سے اور اس میں

مزمین میں مفید ہے۔ (جالینوس)

اسب لکھیل، لکھوس، شرب کا شرب ہر اوشہ یا شرب ہال میں مفید ہے اس کا مسار و تکی

پیدا کرتا ہے۔ تر و شرب اور جوشندہ شرب اور اونٹن سے تکی ملتی ہے۔ (ویا ستوریہ وس و جالینوس)

یہ عوار کے مقابلہ میں ماسوس ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

اس سے ہشی ہوتی ہے، اور پیشاب نہیں ہو جاتا۔ (روافس)

اس سے ہشی ہوتی ہے۔ اسی طرح اس کے تکی کا بھی اثر ہے۔ تکی سے تکی شرب اب سے ہر

کے ذریعہ ہو جاتا ہے۔

پتھر و مٹی کے ختم نہایت دور سے ہو چکے تھے۔ ان کا مٹی میں سے اس مٹیوں سے جو مٹی
انہی صہل میں مٹی پانی سے نکلنے لگا، کافی، مٹی تدایہ اور تدیدہ و تدادہ اور یہاں سے پتھر
و مٹی و مٹی کے ذریعہ ایک بڑی بڑی مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے
مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے
مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے

و تدادہ کے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے
مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے
مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے
مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے
مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے
مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے
مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے

مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے
مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے
مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے
مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے
مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے
مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے
مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے

دبے کو فریہ کرتا:

مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے
مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے
مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے
مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے

عضو واحد کو فریہ کرتا:

مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے مٹیوں سے

اور خنزیر کے گوشت بھی سنت غذاؤں سے پیدا ہونے والا گوشت باقی رہتا ہے۔ ان سے تیزی سے اضافہ نہیں ہوتا۔ بہت جو اضافہ ہو جاتا ہے وہ باقی رہتا ہے۔ ایسی صورت میں بہتر یہ ہے کہ طاقور غذاؤں کے قوام کو ہلکا کر دیا جائے۔ چنانچہ اناج کا حریر اور گوشتوں کا پانی (بالائے) وغیرہ بنائیں۔ ان سے ایسی غذا بنائیں جن سے سرخ آفتاب ہونے کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ درمیان کے جسموں میں موت اور اور بلے جسموں کے مقابلہ میں بالعموم جلد آتی ہے۔ (مؤلف)

شروع عمر ہی سے جو کوئی جسم کا ہوتا ہے یا جسم موت آتے وقت کے مقابلہ میں جلد آتی ہے۔ جسم کے لئے سب سے عمدہ بات یہ ہے کہ اس کا قدرتی رنگ اچھا ہو۔ نہ مونا ہو نہ دبا ہو، ایسا نہیں ہو رہا ہے کیسے تک یہ پتہ چلتا ہے۔ امتدال سے باہر ہو تو اس کا دل پٹن میں زیادہ ہو گا مونا پے میں زیادہ ہونے سے بہتر ہے یہ دل مونا جسم والے کے رنگ تک ہوتی ہیں اس کی وجہ سے روح اور خون اس کے اندر لہر ہوتا ہے۔ مزید جتنی ہے تو حرارت عزیزہ کسی معمولی سبب سے تیرنے لگتی ہے چنانچہ اچھا جسم موت آ جاتی ہے۔ دلے کوئی سے بارے میں اس بات کا اندیشہ نہیں رہتا۔ البتہ بھی ایسا ہوتا ہے کہ اس کے اعضاء میں سر ہو جاتا ہے یہ ملکہ ہو کی خستہ کے ڈھانکے رکھنے والی کوئی چیز یہاں نہیں رہتی۔ باقی جس کوئی کا قدرتی رنگ اور اس کی طبیعت اور اس کے مقابلہ ہوتی ہے اس کے بعد آرام و آراش کے اسباب اختیار کرنے کی وجہ سے وہ کافی مونا ہو جاتا ہے تو اس کا جسم مونا ہو گا مگر رنگیں شاد ہوں گی۔ اس کے اندر خون اور روح بھی زیادہ ہوں گی۔ اس کے حرارت عزیزہ کا تیزی سے بھٹنا کم ہو گا۔

نوجوانی میں جسم کا بڑا ہونا پسندیدہ نہیں پسندیدہ ہے البتہ یہ بڑھاپے میں بوجھل ہو جاتا ہے۔ یہ جسم اس سے خراب ہے جو اخروہ خف ہوتا ہے۔ (جائزوں)

بالہوں کا یہ بیاں لب جسم کے بارے میں ہے مگر میرے خیال میں یہ بات فہم جسم کے باب میں ہے کیونکہ چالیس کا ارشاد ہے۔

"مونا جسم یعنی زیادہ پورے اور گہرا جسم بڑھانے میں لطیف جسم سے بہتر ہے۔ اس سے اس کا جسم بڑھتی ہو سکتا ہے۔" یہ آخری فقرہ اس کا مطلب ہے۔ (مؤلف)

جس طرح ریاضت سے جسم خشک ہو جاتا ہے اسی طرح آرام و راحت سے وہ مرطوب ہو جاتا ہے۔ جن غذاؤں سے جسم فربہ اور مرطوب ہوتا ہے وہ اصل میں شیریں، چکنی اور سب مزہ غذا میں ہوا کرتی ہیں اس کے علاوہ غذا میں ہوتی ہیں ان سے یہاں تک کہ وہ مونا ہوتی غذا میں ہوتی ہیں۔

بھوک سے جسم خشک ہوتا ہے۔ مرطوب امراض اس کے اندر اور جسم کا گوشت خشک ہوتا ہے

آدمی گرمی سے دور تر ہو جائے۔ (مؤلف)

شمار میں امر اعلیٰ و مصلحت تدبیر کی ضرورت ہو جاتی ہے۔ یہ مصلحت تدبیر ہی ہے تو زیادہ تر دیگر طائفہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ تمام امر اعلیٰ جن کا استحباب ہو مصلحت تدبیر سے ممکن ہو، ان میں ہر ایک یہ ہے کہ کسی واسطہ ذریعہ طائفہ نہ پیا جائے۔ جس نے بہت سے ایسے دعووں کو پیش کیا ہے کہ وہ امر اور رد میں اصل کی شکایت تھی، مصلحت تدبیر کے ذریعہ مکمل طور پر استحباب ہو سکے گی کہ یہ دینی طائفہ پر وہ بار و حملہ نہیں ہو گا۔ اصل و حقیقت یہ ہے کہ بہت سے ایسے دعووں کو بھی پیش نہیں کیا گیا ہے کہ اس تدبیر مصلحت کے ذریعہ ان کی شکایت مکمل طور پر دور ہو گی۔ یا حیدر آبادی ہو یا کسی۔ بیماری کا اساس بہت مروجہ ہے۔ تدبیر مصلحت کے طائفہ طائفہ کے ذرائع اور ممالک بہ تفصیل بیان کیا جائے۔ مگر کتابہ تصور راہ اور شریعت میں تدبیر مصلحت کے ذریعہ طائفہ طائفہ کا مصلحت مکمل طور پر استحباب ہو گیا۔ کتاب۔ مگر میں میں سے مصلحت و محنت میں سے چند مصلحتیں ہوتی ہیں۔ تمام مصلحت خدا میں اور وہ ایمان ان دوسروں کے حق میں مفید ہوتی ہیں جو غایہ امر و لیسہ و اخلاص کے پابند ہوتے ہیں۔ بہت سے ایسے بندگان ہوتے ہیں جن کا نام خوں کی مدد و رخصت ہوتی ہے کہ بغیر ان کے حال و ادارہ مکمل اور آخری مصلحت تدبیر اس کے حق میں مصلحتی اور اصل مصلحت کے لئے قرار دیتے ہیں یہ غلط جو چیز مصلحت پیدا اس کے طریقہ میں ہے کہ اس میں شریعت اور پابندی ہے۔ ہر چیز میں اور پابندی پابندی غایہ و اخلاص و تقرب سے جس میں مفید ہوتی ہے۔ تصور زیادہ مصلحتوں کے لئے متعدد ہے۔ اندر مصلحت اور سر بید ہو گا اور تھے اور ہر ایک کے ذریعہ ذریعہ مصلحت کی اس سے ایک طرح ہے۔ یہ امر کہ جس کے اندر چیز پر اپنی ہو گا، پیشاب اور پیو۔ بھی تیار ہو گا، خوں لینے کے پختہ برائے۔ لڑائی کے۔ یہ امر کی باتیں اس بات کی حاکمات ہیں۔ اس امر کی باتیں حاکمات ہیں۔ صورت و عیب و عیب ہیں۔ آخر یہ بات تھی اس کی حاکمات تھی ہے۔ چنانچہ یہ غایہ امر و لیسہ و اخلاص کے حق میں یہ بات بخش ثابت ہو چکی ہیں۔

اس بقدر ضرورت امتحان نامہ سب سے دور۔ غلط فہم ہو جائیں گے۔ متواتر کے یہ بات پائیدار رہے۔ نہ کہ ان پائیداروں، گندنا یہ۔ سب مصلحت اشیاء میں داخل ہیں۔ اس کے بعد تقدیر اس، ہر اس اور حاکم کا کہہ سب جو تازہ ہوں یہ غلط فہم کرنے کی صورت میں ان کی طاقت تیار ہو جاتی ہے۔ ہر وہ غلطوں کی حد سے غلط رہا اس کی صفت میں داخل ہو جاتی ہیں۔ و شریعت کے باقی اور دوسری وہوں کے مصلحت اشیاء کی طاقت و طاقت ہوتی ہے۔ ان غلط فہم کے گندنا و حصہ، سوچو یہ ہے اور ان کے حالات میں متواتر اختلاف پیدا ہوتی ہیں، حشر ہو جانے کی صورت میں طاقت تیار ہو جاتی ہے۔

ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ زیادہ استھیں لرنے پر وہ سر کی شکایت ہو جاتی ہے۔ مذکورہ خوشبودار قسم ان لوگوں کے لئے موزوں ہو کر رہتی ہیں جو بول کے ذریعہ خون کا تنقیہ کرنا چاہتے ہیں۔ گندم جو عید غلیظ خون پیدا کرتا ہے ان لوگوں کے لئے موزوں نہیں ہوتا جو لطیف تدبیر کے خوشنہندہ ہوں۔ اہستہ تھیر زیادہ اٹھایا جائے اور اسے اندر تک ریا و ڈال برتن دوری روانی پالی جائے پھر کھین اور شرب اب لطیف کے ہمراہ استعمال کی جائے تو اس کی غلظت جاتی رقیق ہے۔ وہ ہستی پرندوں کے گوشت، پوزے، پیچھنی پھپھیاں، سب کی سب لطیف خون پیدا کرتی ہیں۔ فعل غلیظ غذاؤں کے ہمراہ شامل کر لی جائے تو ان کی غلظت کے ازالہ کا بڑا سامان پیدا کر دیتی ہے۔ تمام شیریں چیزوں کا شہد لطیف خط پیدا کرتا ہے اور مصطفیٰ ہوتا ہے۔ جو اس بات سے بالکل بے نیاز ہے کہ اس کے ہمراہ بونی مصطفیٰ شہلی جائے۔ اگر وہ دھیر کی اور مغطہ کے ہمراہ یا جاتا ہے تو شہد پیدا کرتا ہے اور عید انضمام جاتا ہے۔ شیریں انہیں بھی مصطفیٰ ہے، مگر اس کا شہد اور زیادہ مصطفیٰ ہے۔ عید مصطفیٰ متوجہ مگر لطافت سے قریب تر ہے۔ انہیں تازہ اور پختہ ہے تو مغطہ نہیں ہوتا۔ اگر نہ پختگی کی حالت میں یہ جائے تو شہد غلظت پیدا کرتا ہے اور نیچے بمشکل آتا ہے۔ عید شرب اب رقیق خط پیدا کرتی ہے اور پختہ کے ذریعہ تنقیہ کرتی ہے اور اخلاط غلیظہ تو زودیتی ہے۔ وہ شرب اب جو رقیق ہونے کے ساتھ سرش اور تیز ہوتی ہے، وہ نہایت نعت لطافت پیدا کرتی ہے، مگر یہ گرم مزاج لوگوں کے لیے یا جس کے سرخ و زرد ہوں یا جنہیں کولی بیماری ہو ان کے لئے موزوں نہیں ہوتی۔ سیاہ غلیظ شیریں اور قہر شرب اب کو تو وہ ضررات ہاتھ نہ لگائیں جو لطیف تدبیر کے خواہشمند ہوں یہ کہ اس نے رگوں کے اندر غلیظ خون بھر جاتا ہے، بالخصوص شیریں سیاہ اور غلیظ شرب اب سے اس طرحی کیفیت پیدا ہو سکتی ہے۔

تمام شیریں چیزوں کے احشہ کے اندر میجن پیدا ہوتا ہے حتیٰ کہ شہد کو یہ مصطفیٰ ہے مگر اشیاء کے ریزہ ریزہ ہوں اور اس کے مدوں کی حالت میں ناموزوں ہے۔ اہستہ سے کہ اسے ہمراہ موزوں ہوتا ہے۔ کھین تدبیر مصطفیٰ کے استعمال کی جائے وہی اشیاء میں سب سے زیادہ موزوں ہوتی ہے۔ یہ رانی اندھ ہوتی ہے نہ ہی اس کے اندر تمام مصطفیٰ اجزاء جھنسی وایت ہوتی ہے اور نہ ہی وہ مددہ کے لئے نقصان دہ ہوتی ہے نہ اسے اسے اسے ہو تو لطافت اور بڑھ جاتی ہے۔ محصل کی شرب اب یا یہ کہ عید لطافت پیدا کرتا ہے۔ بہت سارے دیکھنے والے دیگر تمام طریقوں کے برابر تھک گئے مگر یہ کہ محصل ہی سے ان کی صحت کی حفاظت ہو سکتی۔

قدوزی ریاضت بھی رنی لازم ہے۔ تمام اشیاء کی تاثیرات کا مجموعہ شہد دوری ہے یہ کہ ان میں چھ مصطفیٰ ہوتی ہیں چھ مغطہ اور چھ کھین ہیں، مگر ان میں یا جتنا بڑی تو ان کے مطابق کریں۔

کی انگلی کے پورے ہوا انگلی اتنی ہے اسے نہ سب ذیل طریقے سے کاٹیں اس سے اردو راہ ہڈی
تک میں پھر ہڈی کاٹ دیں پھر جلد و اپنے مقام پر چپا رہندگی رہیں (اسی طریقے پر انٹلیس
نے اس انگلی کو کاٹنے کا حکم دیا ہے جو درمیانی حصہ سے نوہار ہوتی ہے۔) (موانک، پولس، انٹلیس)
موتے فربہ لوگ بھوک پھاس، داشت نہیں کرتے۔ تھکے اس سے بہت کم ہوتا ہے۔
کے تحت ہمد و جسم و اوں کے مقابلہ میں یہ تیزی سے زیادہ ہوتا ہے۔ ان کی حالت ناقابلِ حتماء ہوتی
ہے۔ بیمار ہوتے ہیں تو ان کی بیماریاں مہلک و رقیق کل عبارت ہوتی ہیں۔ انہیں سب سے بڑی و بڑی
خسوف، تھنکس، دیشہ، تشی، جویات، حرقہ اور حق، اعراف کی بیماریاں عارض ہوتی ہیں جو ہمد و ہمد کے ہمد کے
ہوتے ہیں اس کے بیماریوں کا احساس حقد نہیں ہوتا۔ یہ طمان بھی کہانی کے قول نہیں کرتے۔
یہ ہمد و میں اس سے احساس کے اندر تیزی سے رات نہیں کرتے۔ اس کا ہمد و ہمد ہوتا
ہے۔ جو ہمد و میں اس سے تھک و تھنک ضرور ہوتا ہے اس سے اس کی بیماریاں ہمد و ہمد ہوتی ہیں
وہ ہمد و ہمد کی مشکل ہوتا ہے۔ نہیں مسلسل اوقات تھنک ہوتا ہے پانی میں سالواتات تو مسک
ہوتی ہیں، بفران میں ہمد و ہمد ہوتا ہے۔ اس کی تھنک ہوتی ہے۔ خون مسکاتات جو اس کے ہمد و
ہمد و ہمد ہوتا ہے۔ یہ ہمد و ہمد کے ہمد و ہمد ہوتا ہے۔ اپنی تھنک ہمد و ہمد
پر وہ طویل مدت کے بعد ہی واپس آتے ہیں۔ ہمد و ہمد کے ہمد و ہمد ہوتا ہے۔
ہو جاتے ہیں تو تیزی سے کمزور ہو جاتے ہیں۔ ہمد و ہمد کے ہمد و ہمد ہوتا ہے۔
جماع کر پاتا ہے۔ فربہ عورت کو حمل قرار نہیں پاتا۔ حمل قرار بھی پا جائے تو ساقط ہوئے بغیر
نہیں رہتا۔ ہمد و ہمد ہوتا ہے۔ یہ ہمد و ہمد ہوتا ہے۔

آدمی دہلا اس طرح ہوتا ہے کہ مزاج گرم ہو جاتا ہے۔ جاندار کا مزاج جب بھی سرد ہو گا وہ موتا
ہوتا ہے۔ ہمد و ہمد کے ہمد و ہمد ہوتا ہے۔ ہمد و ہمد کے ہمد و ہمد ہوتا ہے۔
ہمد و ہمد کے ہمد و ہمد ہوتا ہے۔ ہمد و ہمد کے ہمد و ہمد ہوتا ہے۔
ہمد و ہمد کے ہمد و ہمد ہوتا ہے۔ ہمد و ہمد کے ہمد و ہمد ہوتا ہے۔
ہمد و ہمد کے ہمد و ہمد ہوتا ہے۔ ہمد و ہمد کے ہمد و ہمد ہوتا ہے۔
(پولس)

ہمد و ہمد کے ہمد و ہمد ہوتا ہے۔ ہمد و ہمد کے ہمد و ہمد ہوتا ہے۔
ہمد و ہمد کے ہمد و ہمد ہوتا ہے۔ ہمد و ہمد کے ہمد و ہمد ہوتا ہے۔
ہمد و ہمد کے ہمد و ہمد ہوتا ہے۔ ہمد و ہمد کے ہمد و ہمد ہوتا ہے۔
ہمد و ہمد کے ہمد و ہمد ہوتا ہے۔ ہمد و ہمد کے ہمد و ہمد ہوتا ہے۔

نہ:

یہ فرمائی کتاب اور رٹھ و خوبصورت کتاب۔
آر و ٹیوک + ۱۸ ارام، غزرت ۶۸ ارام سب کچھ ہا میں اچھی طرح اسات برے روانی پکا میں
اور صبح و شام کھائیں۔ (روقص)

حیرت انگیز نسخہ:

حرف غید، آرد نگو، آرد مسور، آرد باقی، مانگو ہو تصور بن۔ سیہ و جزو، نمونہ زمانی یہ ہے۔
فصل میں جتنے سب و چھان گوشتہ در پائیں تائیں اور تندور کی لٹ پر رکھ کر پائیں۔ اسے ۳
اور دیکر رانی کے برابر ہندوؤں کے ہمہ مزید ہیں اور رانی کے خجے سے ہیں کسی شئی میں
تائیں اور اعلیٰ اور سعادت پائیں۔ (قاریاں)

خبر و رقبہ پائین میں اس فصل کی تنصیہ میں لکھا ہے کہ وہ شش حسب ابدن مندرجہ نگاریاں ہے۔

”شہزادی میں تمام خدمت گارے ایک ایک بنایا۔ وہ فی رات کھاتے کھاتے کہ جس سے خون نہ بہا تو وہی
پاک ہو جائے گا۔ وہ خدمت گارے عریضہ لکھنے جانے لگے۔ وہی بد نہیں ہے۔ وہ کامیاب ہے۔
کس تکلیف دہی سے یہ انتہائی قلب شکن و شہتہ کا تاب۔ اسی حالت میں فوراً مسجد میں آئیں۔ اس سے
بعد غذا نہ کھائیں۔ ورنہ اپنا تکلیف دہ غریب بن جائے گی۔ کوئی کامیاب شہزادہ اب نہ رہا، پھر
حالات یہ ہو جائے کہ خون کی قلت ہو گئے۔ یہ خون جو سٹے کے یہ خون کا وہی بھی استفادہ نہ
کے ورنہ اس سے بعد اسی حالت میں تمام شہزادے جاگ جس سے مر رہیں وہ وہ نہ رہے۔ آج
- طالب یہ ہے کہ عریضہ لکھ کر دے دیا وہ بھی کیا ہے۔ (مواضع)

۴ یہ چیزیں اے عمارت کے بعد فرہنگ و تمدن کا نام۔ (پیشہ)

ہندوؤں کے اصرار و فریب کا وہ انہیں شکی پہ میں میں بدایہ پادریوں (۱۰۵)

یہی ہے جو کہی گئی ہے۔ مومنوں کو شہرِ یثرب میں (ابن ماجہ)

نئے وقت سے نئے کی شہت سے ہائی ہے (یہ تقریر ۱۹۰۷ء میں)

[illegible]

دفعہ ۱۰۰ میں درست فرمائی ہے۔ (پوس)

یہ کے خیال میں یہ تباہی ہے جسے دیا، تقریباً اس کے قبور کے نام کے ساتھ یہ ہے۔ (مونس)

پلک کے ۳۰ استعمال سے آگے فرمیں ہو جائے گا۔ (پوس)

نفر کی کتاب اس باب میں یہ ہو رہی ہے۔ (خور)

مقاتلہ کا صورت یہ ہے کہ اس سے فرمائی جاتی ہے۔ (بدیع فورس)

میر کے خیال میں نام خط ہے، اور یہ ہے کہ اس میں نکتہ کی شکل بھی نہیں ہے۔ (مونس)

ایک بار بھانے کے آخری اور ظلم میں کٹائی پیدا ہوتی ہے۔ صحیح و شام بھانے سے یہ طس حالت

ہوتی ہے۔ گرم پانی پینے سے آگے دیا اور دیکھائی سے مونا ہوتا ہے، اور خوب اور پینے سے دبا ہوا

پر طس حالت میں۔ طس صورت ہوتی ہے۔ تمام منہ کے اور دھن منہ کے ہاں اس کے جسم میں

ہوتا ہے۔ (روفس)

کتاب احمدیہ کے اندر جانٹوس نے خدائی معجزہ و اہمیت دی ہے۔ آئی۔ اس کا یہ قول ہے۔

فرہنگ خدایت کے فقہان کا نتیجہ ہوتا ہے۔ انہم و دیگر محو پر رکھنے کے لئے خدا کے ہاتھ

ولی و رچہ ہر شخص کے۔ فرمائی کہ یہ ہے کہ اس کے تین چیزیں مرتب ہیں۔

۱۔ خدا ۲۔ عمام ۳۔ عیند

اس کے باب کے آگے آگے و فرہنگ پائیں کے خدائیت و وقت نام میں، طس کے اس خدا

کے جسم کو نے اور عمام کے کرنے کا تصور کیا ہے۔ بعد عمام و اس کے بعد عمام کے وقت

میں موزوں ہیں جو کا بعد خدا جسم کے موزوں ہے۔ اس وقت موزوں کے آپ کے خدا اور جسم

ہو کے یہ ہو چکی ہو۔ ایک وقت میں مفر پہ تین بعد موزوں کے وقت اس کے موزوں کے یہ ہے۔

یتہ وقت آگے و نام میں اصل میں اس کے پنے بعد آگے آگے کے (مونس)

م کے پینے کے متعلق کے اس خدا کے موزوں کے وقت کے اس کے بعد وقت ہوتا

وقت ہوتا ہے جس کا موزوں ہے۔ (مونس)

جسم کو افر بنانے کے اصول

۱۔ خدا ۲۔ عمام ۳۔ عیند ۴۔ عمام ۵۔ عمام ۶۔ عمام ۷۔ عمام ۸۔ عمام ۹۔ عمام ۱۰۔ عمام

م چھوڑ دینا اور اس کے تین قیاس کے ساتھ موزوں کے وقت کے اس کے بعد وقت

۱۱۔ عمام ۱۲۔ عمام ۱۳۔ عمام ۱۴۔ عمام ۱۵۔ عمام ۱۶۔ عمام ۱۷۔ عمام ۱۸۔ عمام ۱۹۔ عمام ۲۰۔ عمام

کاڑھے پن کی جانب مائل ہو۔ مریض صحت سے قریب ہو جائے تو جو کالے اور سیاہ بندہ رادیں اور انہیں پسندیدہ قور اور معذی گوشت کی غذا میں دیں ان غذاؤں تک بذر تکی آئیں۔ عشاء کے وقت جو غذا دیں وہ قور ہو۔ واضح رہے کہ یہ تدبیر اس مریض کے لئے ہے جو سوہ مزاج یا بس معدہ کی وجہ سے افر ہو چکا ہو۔ نیز اسل اور نغہمت کے مریضوں کے لئے بھی یہی تدبیر ہے۔ باقی غذا رستوں کو فرپ کرنا چاہیں تو انہیں مہام میں داخل کریں، تہر تکی کریں، قور غذا میں دیں۔ انہیں ۱۱۰۰ اور جو کے دیکھ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ موزاں ریاضت برا ہے۔ اسی طرح شراب دیں، موزاں ماش اور دیکھ کریں کیونکہ نشہوت کے مریض اور وہ مریض جو ضعیف معدہ کے ساتھ ہی افر ہو گئے ہوں زیادہ غذا کے محتاج ہوتے ہیں مگر ہضم کی ضرورت نہیں رہتی۔ زیادہ تو با متوسط بھی ہو تو غذا کی بار تھوڑی تھوڑی دیں، حتیٰ کہ ۱۱ بار میں بھی غذا قبول کریتے ہوں تو بھی نہیں تھوڑی تھوڑی کی بار دیں۔ پہلی غذا کی مقدار اس حد تک ہو کہ دوسری غذا سے پہلے پیٹ اچھی طرح ہضم ہو جائے۔ پہلی غذا قور ہو لی تو اس کیفیت کا پیدا ہونا ممکن نہ ہو گا۔ ہذا پہلی غذا اور تکی اسل۔ اور تکی افر و تکی ہو تا چاہئے تاکہ دوسری غذا پہنچے تو معدہ فارغ ہو۔ دوسری غذا اور زیادہ قور ہو تا چاہئے کیونکہ مریض اس کے بعد آرام کرے گا اور دیر تک سہلے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ریاضت رہنے والے مریض رت ایسا ہی رہتے ہیں۔ چونکہ تکی بہت اس طریقہ کا موثر ہوتا، انہیں معلوم ہو تا ہے۔ تکی پیدا کرنے والوں کے لئے بھی مضر نہیں ہے کہ طریقہ وہی اختیار کریں جو ریاضت والے اختیار کرتے ہیں۔ ریاضت کرنے والے مشائیہ کے بعد اس وقت تک کون چیز نہیں پیتے بسبب تک صحت ہضم نہیں ہو جاتا۔ چائے ہو تو بقدر نایب چائے میں یونکہ مائل و مشروب کے ہم لپائی زیادہ ہو جانے کی صورت میں معدہ و غذا پر کثرت نہ رکھئے گا۔ صحت ہضم ہو جائے تو، کبھی کبھی یہ اب ہونے کی اہارت دیں۔ ایسی صورت میں غذا اپنے اترنے کی اہارتی سے غذا ایت حاصل ہوتی۔ دوسرے دن اور زیادہ شہا پیدا ہوتی۔ صبح و مریض باہر نکل کر تھوڑی پہل قدمی کریں۔ جسم پر مہتل ماش دیں۔ مہتل ماش یہ ہے کہ جسم پر مہتا ہے قوہ ش روک دیں۔ اس سے جد ساری کریں۔ سواری کے اترنے سے حد ۱۱ بار و ماش کریں۔ نہ تک اہارت سے پہلے مہام میں داخل ہوں، اور ضروری ہو تو نہ تک اہار ہی میں داخل ہوں ۱۱۰۰ سے دن مہموں کے مطابق پانی پیتے، دیں و شش کریں کہ سوتے رہیں یہ غذا مہموں کے خست خشکی پیدا ہوئی۔ غذاؤں میں ان کے مہموں کا خیال رکھیں۔ ایسی غذا میں نہ دیں جنہیں وہ پسند نہ کرتے ہوں، واضح ہے کہ جن مریضوں و معدہ کی ذیولہ ہوتے، حقیق سوتی ہے۔ وہ صحتعیاب ہرگز نہیں ہوتے ان کے معدہ و تمام مہموزحوں کے معدوں کی طرف رہتے ہیں وہ ہمیشہ

در پہاں ہاں شہوری ہو کتاب عضو چھان شہری ہو جائے تو قل اس کے کہ تھیں ہونے کے فور
رک پ میں رہے نہ کری ہو نچانے والی تمام چیزیں اگر عرصہ تک استعمال کی جاتی ہیں تو جو تھو جذب
ہو کر آتا ہے وہ تحلیل ہونے لگتا ہے۔

عاموں کے ایک گروہ کے یہاں یہ ایسا نڈکا تھا جس نے وہاں پر نوشتہ تھا۔ مگر تمہارے
ہی عرصہ میں وہ نڈکا گیا وہاں اس طرح اس نے اس پر ایک دن اعتدال سے مائید پونہ پانی اور
یہ اس مائید پانہ اعتدال کے مائید اس پر ظاہر مرقی استعمال کیا۔

باقی جس شخص کا پورا جسم کمزور اور بیا ہو چکا تھا اسے بعد از طعام صائم مفید موائید و شمع
بعد از طعام کرنے سے بھر کے اندر سدوب بغیر نہیں رہتا۔ بالخصوص جبکہ خدا اس کے موافق
ہوتی ہے یہ عہد غایب خوان پیدا کرنے والی خدا میں نہ وہ نہایت کے خلاف اکتیں کی جاتی ہیں تا بھی
بعد از یہ رایتی میں خدا اس طرح پانی بعد از طعام صائم میں داخل ہونے سے پرہیز کریں۔ اس
تدبیر کے مسلسل استعمال کرنے کے بعد بھی روئے اندر پتھری بھی بن جاتی ہے۔ سبب یہ بھی
پیش کشی تمام انسانوں کا مختلف ہوتا ہے۔ چنانچہ تھو وک اپنے ہوتے ہیں جس سے اس کے پچھلے
وہ در لک تالیوں کے ہوتے ہیں اس طرح اس کے بعد کی تالیوں کا حال بھی وہ ہے۔ چھو وک
اس کے برعکس ہوتے ہیں۔ پھر اس کی دینی حالت بھی یہی ہوتی۔ اس تدبیر کا عمل جس
مرتبہ پر ضروری اس کے پچھلیں کہ یہ حالت چھو میں اسے شل کا جس میں وہ رہا ہے یا نہ
(اس میں سے دل پاک ہو) تو اسے فوراً بدل خدا میں رہے کہ در شہد کے ہر حال میں وہ رہا
ہو جاتا ہے کہ شل کا اس میں جا کر ہے۔ باقی جسمانی اعضاء مشقت کے مائید خدا قبول کرتے
ہے اور مائید ہی عہد شہد کے ہوں تو میرا وہ ہا یہ معمول رہا ہے کہ عہد حیات کے مائید
مائید ہا یہ ہر شہد کے ہم او اور ایک مرقی و مکی کے ہر حال کا ظاہر یا احساس پا کر رہتے
ہے۔ مشقت خوں جذب ہوتا ہے۔ یہ صدمہ مائیں ہوتی ہے تو اس کا مائید صدمہ کے اور چھو کا ہوں۔
اور اس طرح کی شہد و رکتیں ہوتی۔ (ہا یہ ہوں)

و قوں کتاب کے بارے اور کان کے ہر ہر شخص مائیں اس کا اہل اس میں ملنے رہتے ہیں
۔ اس سے پہلے وہ اس طرح کی تمام صدمہ و پھیل جاتے ہیں پھر منت کوشت لکھیں ہر وہ اس طرح
سے حمال و صیت را یہ وہ اس میں ہر ہر صیت میں چھو وک کی پچھا جاتے ہیں۔ (ہا یہ ہوں)

نہم ہا ہا پانی جی سارہ مرقی و مکی کی وہ اسے سوکتا ہے جو نہم یا عہد و کو حق ہو جاتا ہے جو قوت
ہو یہ خدا یا قوت ہا یہ وہ اس کے ضعف کا ہے۔ وہ کتاب۔ اس وہاں قوتوں کے ضعف کی وہ ہے وہ

وگے اگلے ہو جاتے ہیں۔ انہیں مفید یہ ہے کہ طہارتی کی جائے۔ قتل و گھم و قتل (اور اورے
 پین اور نرمی میں) اور ہاویں کے ذریعہ اس حد تک تک پہنچا جائے کہ جسم سرخ ہو جائے۔ اس کے بعد
 نئی سے دھبہ یا جائے تاکہ جسم سخت ہو جائے۔ بعد ازاں اعتدال کے ساتھ ریاضت کرانی جائے اور
 پھر حمام۔ حمام میں تانیہ نہ کی جائے۔ اور قیاد سے تھوڑا شرب کرنا جائے۔ بعد ازاں تھوڑے روغن
 کے ذریعہ تریخ اور پھر حمام کریں۔ مگر کے لحاظ سے روغن پانی کی ہر داشت ہو تو جسم پر انڈیا جائے۔ اس
 کے فائدہ ہو گا۔ طاقت میں مدد دہرہ خلوص کے برابر دینی چاہیے۔ ماضی میں اشتیاقات کے
 جن کا جسم سخت اور مہمناقی اسے استعمال کیا ہے۔ بالخصوص ان حضرات نے استعمال کیا ہے جو
 قوت معذ یہ نہیں بلکہ قوت مدد یہ کمزور تھی۔ قوت مدد اور دیر میں مدد دینے والی قوت مدد
 راہ تھی۔ مدد دہرہ طاقت معاد وغیرہ کی وجہ سے ممکن نہ ہو تو چھتہ مدد دہرہ ریاضت کا مہریت
 استعمال کریں۔ اس باب میں ہمارا مقصد یہ ہے کہ ثابت ہو کہ طاقت کی پیاب شوں شت کے جذبہ
 آجائے اور قوت غذا یہ و طاقت مدد دہرہ کمزور تھی۔ جسم حتیٰ اگر مدد دہرہ کمزور تھی۔ اس سے بچاتے ہیں
 قوت معذ یہ و طاقت یوں مدد دہرہ چائی جاسکتی ہے کہ گوشت و بر سر روں اور روغن کے ذریعہ اعتدال
 غذا دہرہ اپنے سے روگ کریں۔ روغن پانی اس باب میں مدد مفید ہو گا۔

ایک نہ کامیاب ہو جائے یا یہ جس کی بدیہیں داشت کی قوت سے دینی ہو چکی تھی۔ پندہوں
 سب سے بڑے حد و شرب و بارزشت کا طہارید ہو جائے۔ یہ معمولی رہا ہے۔ پھر معمولی۔ اسے مدد
 غذا کی جائے جو زیادہ تر ہو۔ ریشہ کی سے اپنے نہ اترے۔ اس سے ان اعتدال کے ساتھ مدد دہرہ
 کے ذریعہ دھبہ یا طہارید معتدل میں اعتدال کیا۔ جب جسم مدد دہرہ یا طہارید یا زیادہ تر جائے
 تیز ہو جائے۔ یہی عمل تیز کے ان بھی زیادہ تر جائے حد تک ممکن ہو سکتا ہے۔ میں نے سمجھا
 کہ روغن پانی قندی کرے۔ پانی قندی کی اعتدال کے ساتھ پھر تھوڑا تھوڑا روغن
 پندہوں و ابراہیم ہا۔ بالخصوص اس کی روغن و تھیں شرب و دہرہ و دہرہ شرب و داشت
 کے ساتھ اسے اب ہا اور ام طاقت مدد دہرہ کی یہ بھی دھبہ یا طہارید مدد دہرہ کی اور طاقت
 "کامیابی" کے ساتھ۔ ان میں تمام اعتدال و دہرہ بھی مدد دہرہ کے ساتھ مدد دہرہ کی
 دہرہ کی تھوڑا تھوڑا شرب دہرہ کی اور دہرہ کی دہرہ کی دہرہ کی دہرہ کی دہرہ کی دہرہ کی
 تھوڑا تھوڑا شرب دہرہ کی دہرہ کی دہرہ کی دہرہ کی دہرہ کی دہرہ کی دہرہ کی دہرہ کی
 دہرہ کی دہرہ کی دہرہ کی دہرہ کی دہرہ کی دہرہ کی دہرہ کی دہرہ کی دہرہ کی دہرہ کی دہرہ کی
 دہرہ کی دہرہ کی دہرہ کی دہرہ کی دہرہ کی دہرہ کی دہرہ کی دہرہ کی دہرہ کی دہرہ کی دہرہ کی

رفت یا راتج و اعتدال سے ساتھ گرم کریں۔ پھر عضو پر طلاء کر کے منجمد ہونے کے وقت تک چھوڑ دیں۔ پھر عضو کے پھول جانے پر اسے نکال دیں۔ (جانیوس)
طہ رفتی کے استعمال کا طریقہ یہی ہے۔ (مؤلف)

بسم یوزہ کی طرح ٹھنڈا اور خشک ہو گیا ہو تو زردی بیشہ کا میندی روٹی سے ساتھ گرمیہ بنا کر دیں اور تھوڑی شہاب اور پانی پا دیں۔ اس کے تین مہینوں بعد پانی اور شہاب میں روٹی تر کر دیں۔ اور تمام میں داخل کریں۔ مقصود صرف رطوبت زدہ نہ بننا ہو ماس کے نکال دینا اور سو یا کے بعد اسے بھٹکے بچے کی بخنی دیں۔ اس کے بعد ملی ہوئی شہاب پا دیں۔ اسے زیادہ نہ دیں نہ طہ قور دیں۔ ورنہ درہم ہو گا۔ مریض کو سونے دیں۔ خود معطر کی، صوفی دیں۔ صوفی سامنے سے بھی دیں۔ رات اور تلیہ نرم رکھیں۔ تمام میں برتک رہے نہ دیں۔ تمام شدید حرارت نہ ہو۔ قہرہ پانی دفرہ پہلو، کندہ نخو، اور سو یا پانی لٹا اسے چن کر دیں اور اس میں تھوڑا روغن ہاں یاں کر دیں۔ ہفتہ کریں اور پانچ دن کا ناخ دیں پھر رات میں بھی ہفتہ کریں اور رات بھر سونے دیں۔ صبح سویرے زردی بیشہ کا گرمیہ اور دیگر تدبیر اختیار کریں۔ زردی بیشہ روٹی اور شہاب لینے کے بعد مریض تمام میں داخل ہو تو باہر نہ رہے۔ ہر صبح مریض پانی سے مراد کوئی شہاب استعمال کرے۔ اعتدال اور غنہ خیر کی فارمید ایک کرے۔ جو ہو کہ فرہ ہو جاتے ہیں اور رنگ ان کا سرخ ہو جاتا ہے سو، جنس کی وجہ سے بھی انہیں اعصابی بیجان ہونے لگتا ہے۔ (دانی ماسویہ)

شہاب کا وہ صبح و صبح اور نصف النہار تک پھر صاف میں چھیں ٹھیں۔ اس کے بعد صاف میں اور ہر چار دن کے بعد حمام میں غسل کریں اور اپنے حق استعمال کریں جس میں تروکی چربی کثرت شامل کی گئی ہو۔ اس سے فریبی کے کی اور مزاج م صوب ہو گا۔ بھیڑ کے وہ کا بھی یہی اثر ہے۔ جانے کے بعد جس وقت بھانا ختم ہونے لگتا ہے مریض پانی پینے سے روک رکھیں۔ (یہاوی)

ذبول:

ذبول کی وجہ سے زندہ جسم کا مدہ بانا ذول ہوتا ہے۔ مادہ کی پانچ اقسام کی طور پر اندازہ لینے کی وجہ سے واقع ہوتا ہے۔ مادہ مراد ذول ہے جو فقط جسم کی وجہ سے حق ہوا ہو۔ بروقت کے ہر او جو ذول ہوتا ہے دو مشن (بوزخوں) کو خارج ہوتا ہے۔ حرارت کے ہر او جو ذول ہوتا ہے وودتی غروں میں واقع ہوتا ہے۔ ذول پورے جسم پر نہیں موزوں اس کے تاکہ بالکل جسم ذول کی حالت میں نہ آئے، جو حجاب کی حالت میں موزوں نہیں ہے۔ البتہ یہ ممکن ہے جو ذول

نوش و مسرت سے فریبی آتی ہے۔ ظاہر فنی، جسم کو سخی برتا، امتداد کے ساتھ ایک برتاؤ اور عقل و حرکت سے پورا جسم فریب ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ عضو بھی فریب ہو جاتا ہے جس کے اندر وہ تدبیر اختیار کی جاتی ہیں۔ (جالیوں)

ریاضت کے عادی شخص ہ جسم شاداب ہو اور وہ ریاضت ترک کر دے تو کبھی دبا ہو جاتا ہے۔ آہستہ چل قدمی سے جسم دھماکا ہوتا ہے۔ ہر قسم کی آہستہ ریاضت سے فریبی آتی ہے۔ فریبی کے لئے روٹی اور ترخدا میں اثرات سے استعمال کریں اور دھڑکی پیدا کرنے کے لئے ستوا وغیرہ جیسے غذا میں استسما کریں جو مقدار میں زیادہ فکر کیفیت میں کم ہوں۔

جسم میں کمی واقع ہو جانے پر غذائیں کا گوشت بھون کر استعمال کریں جو غذا یہ ہے غذا ہوتا ہے۔ مثلاً گوشت طاقتور اور غیر سیال ہوتا ہے۔ اس سے چھوٹا گوشت نہیں بدلتا۔ طاقتور اور عظام گوشت پیدا ہوتا ہے۔ عظاموں کے ساتھ جلد و پھیپے ہیں۔ گوشت کے زیادہ کم فائدہ تک جلد و آئٹ برائے کے مطابق ان میں جسم کے فریب ہو جانے کی امید ہوتی ہے۔ عصارہ کی رنگ یا مومو ملے جسم ہوتا ہے۔ نہ رنگ فریب جسم اور اس جسم ہوتا ہے جو فریبی کے ساتھ ہوتا ہے۔ فریب ہوتا اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک جسم میں مومو حوں مثلاً پیدائش ہو۔ ٹھون عصارہ کی جو زیادہ یوں نہ ہو فریبی نہیں ہے۔ مومو و اعزاز شخص سر و پا اور سر و ستارے کے فریب مومو۔ ہر طبع تدبیر سے ہر طبع تدبیر نظام مومو (جالیوں)

کمر و جسم کے انسان میں یہ دیاں تیزی سے پیدا ہوتی ہیں جو کمزور تمام فاری اسباب سے بدورت، حرارت، ٹھان و رطوبت اسے تیزی سے بدلتی ہے اور تسائی کے اثر انداز ہو جاتی ہے۔ یہ تمام عمل، مومو و عصارہ کی وجہ سے فریب جسم کے مقابلہ میں دیاں اسے جلد حق ہوتی ہیں۔

فصل اعطاء، غراس کے ہوتے ہیں کہ طویل امدت تک وہ طبع کی حالت میں ہوتے ہیں یا دلی بن پر بدھن ہوتا ہے جو شخص غریب و غنی وجہ سے باندھا یا جاتا ہے۔ طبع کی وجہ سے قوت ہوا بہ سرور ہو جاتی ہے اور بدھن کی وجہ سے عضو کا ٹھون پے جاتا ہے اس کے اس کی خوراک ہو جاتی ہے۔ مومو مانی کے بعد میں اس کے ہر طبع طریقہ اختیار کریں۔ مومو مومو مومو چاہیں۔ امتداد کے ساتھ ایک برتاؤ، عصارہ و ربط انھیں سر کے یہاں خوں کے دلی و شش سریں و دلی و پانی کا انصاف اس حد تک ہو کہ عضو چوں کہ سر سر ہو جائے۔ سرخی زیادہ ہونے سے پہلے یہ عمل روک لیں۔ یہ غذا اس حد تک میں بدھن خوں کے سر سر زیادہ عضو میں تحلیل واقع ہونے کے لئے۔ طبعی حالت کی باب عضو کے سر عت و اپنی ہونے کی حالت یہ ہے کہ دلی و سر پانی مومو کے وقت عضو

تیزی سے سرخ ہو جائے گا۔ جن اعضاء کے اندر سرخی کا پیدا ہونا مشکل ہو انہیں بعض گرم ادویات کے ذریعہ دھک کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً دوا میں جن کے اندر تھوڑی قدر سرخی پیدا کرنے والی ادویات شامل ہوں۔ یہ دوا میں عضو کے سرخ ہونے تک استعمال کریں۔ سرخ نہ ہو جائے تو انہیں دور کر دیں۔ سرخ نہ ہو تو دوبارہ سرخ ہونے تک استعمال کریں۔ طار رفتی اس باب میں مدد شے ہے۔ مگر اور اگر اعضاء طاری میں ہی طرین برتا ہوں۔ بندھن کی ضرورت شاید بار بار ہوتی ہے۔ بندھن کا طریقہ یہ ہے کہ بیماری کے اوپر جو مقام ہوتا ہے وہاں ایک موزوں مقام سے شروع کریں۔ یہاں سختی سے لیسٹیں اور مقام مادی کی جانب لیں۔ مقام مادی سے ڈھیلہ سے ڈھیلہ کر دیں۔ اس طرح مقام مادی پر خون زیادہ سے زیادہ جذب ہو کر آئے گا۔ یہ بندھن شستلی سے بندھن کے برعکس ہوتا ہے کیونکہ شستلی سے بندھن میں شدت مقام پر بندھن سے زیادہ آتے ہو جاتا ہے۔ (جائینوس)

نذرہ طرح مغلوب عضو طاری ہے۔ (مغف)

موسم گرمی میں بندھن سے مقام مادی کے اوپر باندھتا ہوں، مقام مرض پر نہیں یہ نکلے جھٹکے اس جگہ گرمی اور تحلیل ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ موسم سرما میں البتہ مقام مادی کو باندھتا ہوں، اس گرمی رہتا ہوں، بیماری ہی ہاتھ یا پیچ میں ہو اور وہ کافی آبا ہو چکا ہو تو دوسرا ہاتھ اور پیچ باندھتا ہوں وہ اس طرح کہ سینے سے اوپر کی جانب بندھن ہو تاکہ یہاں آگے والے خون و رگات دوسرے عضو کی جانب اس کی ترسیل کریں۔ بعد میں زیادہ سخت نہیں بلکہ اس حد تک ہوتا ہے کہ آگے نہ ہو۔ دوسرے عضو گرمی میں کھلا ہو اور سردی میں پچا رہے ہیں۔ ہمیشہ سب سے پہلے تمام رگاتوں سے دھک کریں، اس کے بعد گرم ادویات کے ذریعہ دھک کریں۔ بشرطیکہ عضو گرمی و تحلیل قبول کرتا ہو۔ آسانی سے قبول کر لیتا ہو تو اس قدر کافی ہے کہ اسے روغن سے دھک کریں اس میں بہت تھوڑی موہ ہو بیمار سے پوچھیں۔ "دھک اور" ادویات کے ذریعہ حرارت پہنچائی دے اس سے حرارت باقی نہ پائیں۔ باقی ہے تو یہ عمل بندھن میں کے ذریعہ طاری دوا کریں گے۔ یہ طاری دوا قسم کا ہوتا ہے۔

۱۔ حرارت ۲۔ دھک ۳۔ آب گرم ۴۔ ادویات

تھوڑی حرارت مثلاً زریب، شہ حرارت مثلاً رفت اور نذرہ ادویات۔

زریب طاری سرخ ہونے سے پہلے "ادویات" کا ایسا سبب استعمال کریں جس کے مدد سے تھوڑی حرارت ہو سکے۔ یہ بھی کافی ہو، اور جتنا قریب شامل یا کیا ہو۔ اس طریقہ سے میں نے بہت

سے مرینوس کا طعن یا چنانچہ وہ مستیاب ہو گئے۔

بیماری رگ پندلی یا ہاتھ کے اندر ہو تو صرف اس قدر کافی ہے کہ بند حصن چنگار سے بلکے طور پر دبا کر شروع کریں اور مقام مدف تک لجاتے ہوئے ڈھیلا کر دیں۔ بیماری ران یا بازو کے اندر ہو تو وہ سر سے ہاتھ اور پیچ کو باندھنا ضروری ہوتا ہے۔ بند حصن کی ابتداء نیچے سے کریں۔ اور اوپر چنگار سے ران تک لگائیں۔ ہاتھ یا پندلی کے اندر، باہر یا بند حصن سے زیادہ ہوتا بہتر یہ ہے کہ اوپر کی بند حصن سے ساتھ وہ سر کی جانب کے عضو کو باندھ دیں۔ بیمار ہاتھ اور پیچ کے نیچے بھی اوپر تک باندھ دیں تاکہ تھک کے اور تھک کے ہی سہ سہ ماذنہ صحت نہ نیچے۔ اس بند حصن کے اندر سے عضو متاثر ہوتا ہے۔ مگر صبر سرگماڑے گا، تاکہ مرینوس اپنی طبیعت پر واپس آئے، مگر وہ زیں زیں اس پر چھو تو چہ بھی آیت ہیں۔ بند حصن زیادہ سخت نہ رہے یہ نکتہ یہ سمجھ کر اب ہے۔ اس کے عضو تنظیم نس کی زود پر ہوتا ہے۔ (جالینوس)

ایوں کی کیفیت ان اور اس کی وجہ سے حق موتی ہے جو تحصیل نہیں ہوتا اس میں ہوجات میں، اس سے جسم آہستہ آہستہ پھٹتا ہے۔ اس طرح کی بیماری میں بعض ضعیف، شدید، متواتر، مائل اور مستکن ہو جاتی ہے۔ ایوں کی کیفیت اس اثر اب کی وجہ سے بھی حق ہو جاتی ہے جو کسی بڑی بیماری سے اندر مرینوس و اس سے برص بخار پائی فی ہو۔ بیماری کی وجہ سے مرینوس شدید ٹشگی کی زو پر دہر اثر اب سے تو عرضی موت سے، ہشیت، المی لجات مل جاتی ہے مگر جسم روز افزوں ہوتا ہوتا جاتا ہے۔ اس ایوں کے اندر نہیں ایک ہی حالت پر ثابت، واحد، ضعیف اور چند متواتر تمام اوقات میں زب اندر کے ماند ہو جاتی ہے۔ تھک رہا وہ دونوں ایوں کے اندر جسم کے اندر حرارت باقی رہتی ہے۔

ایوں کی تیسری قسم سورمہ ان بار ایوں کی وجہ سے حق ہو جاتی ہے۔ خاصہ یہ بار حصوں ہ جارح ہو جاتی ہے۔ اور خصوصیت سے ہاتھ جلد، معدہ اور پھیپھڑوں کی بیماریوں۔ یہ قسم زیادہ تر جارح حد جارح ہو جاتی ہے اس وقت نہیں جب تک طاقت راتی ہے مگر اور متواتر ہو جاتی ہے۔ یہ اندہ ایوں کی حالت سے اندر متاثر کی و لی ضرورت نہیں ہوتی مگر طاقت پیدا تحصیل ہو جاتی ہے تو ضرورت چوری کرنے سے لے متواتر ہو جاتی ہے جو جسم عرصہ دراز میں تحصیل ہوتا ہے میں انہیں عرصہ دراز میں آہستہ آہستہ تغذیہ سے ارجح فرمائی کی جانب واپس آتا چاہئے مگر یہ تھکے عرصہ میں تحصیل ہو جاتے ہیں اور طویلتوں کے استغناء کے اس کیفیت سے دوچار ہوتے ہیں، جلد اعضاء سے کھینکے سے نہیں زیادہ عرصہ کے اندر دیکھا ہوتا ہے۔ اس اعضاء کا کثرت جملہ بات ہے۔ یہ بار ایک اور مزور ہو جاتے ہیں لہذا انہیں کرنے والے اعضاء مزور ہو جاتے ہیں ایسی اعضاء تو لہذا جسم کے

مذکورہ حضرات کے لئے قطن۔ (تھو) پالک، چوائی، رجبہ، خس، موخیا وغیرہ اور کدو، شکم خیار اور قنار سے تیار کردہ بخنی موزوں ہوتی ہے۔ کبھی کبھی آیزن کے بعد قبل از طعام آب کدو مشوی تھوڑی سکر اور سرکہ کے ہمراہ خوبوار کر کے لے لیتے ہیں اور پانی ملے ہوئے سرکہ کے ہمراہ ضمیمہ استعمال کرتے ہیں، اسے خام طور پر نہیں لینا چاہئے۔ بالخصوص جبہ حریفہ طاقتور ہو تو تک اس سے ناشی پیدا ہوگی۔ حرارت مائع نہ ہو۔ چوزے وغیرہ بکری اور بھینس کے دودھ پیتے ہوئے اور رضاضی پھل شکار کرتے ہی طور بخنی میں۔ انہیں حریرہ کے تھوڑی دیر بعد استعمال کریں، دوسری بار آیزن کے بعد عشاء کے وقت لیں۔ حریرہ آیزن سے پہلے ہکا لیں۔ تاکہ آیزن میں داخل ہونا ممکن ہو۔ جسم میں جیسے جیسے طاقت آتی جائے حسب برداشت غذا کے اندر اضافہ کریں۔ مگر جب تک کمزور رہے غذا، طیف، رقیق اور مرطوب رکھیں، لاری پالیں۔ اپت وگوں کے لئے بھنی ہوئی چیزیں سب سے عمدہ ہوتی ہیں۔ غذاؤں کی دیکھ بھال کرتے رہیں۔ انہیں کہ تیزی سے نیچے اتر رہی ہوں تو دوسری غذاؤں کے مقابلہ میں انہیں ترجیح دیں۔ ٹھنڈی چیزیں لی جائیں تو کمزور ہوتی ہیں، شربت بنفشہ اور جلباب استعمال کریں بشرطیکہ ان میں شیرینی زیادہ نہ ہو، پانی بہ کثرت استعمال کریں۔ غشی سے وقت اور نفیس کے سفیر، تنفس کے کمزور ہونے اور قلت اشتہا کی حالت میں رب رباس استعمال کریں۔ نیز آب انار اور رب انار لیں۔ شراب سے لئے حرارت مائع نہ ہو تو انی شراب استعمال کریں جس میں مسکاپانی ملایا گیا ہو، اور اس حد تک چھوڑ دیا گیا کہ اس کی پینٹیں ٹوٹ گئی ہوں اور اس حد تک ہو چکا ہو کہ نمینہ کی کوئی تیزی باقی نہ رہ گئی ہو۔ اسے ٹھنڈا کر کے استعمال کریں۔ اس کا سفید دودھ لیں اور پالنے سے پرہیز کریں۔ جگر اور معدہ پر ضار رکھیں۔ واضح رہے کہ جگر لمبی گرم ہوتا ہے اور اسی حالت میں ایک مدت تک باقی رہتا ہے، اسی طرح معدہ بھی گرم نہیں ہوتا اس پر صند، کافور، عرق آس، عرق کباب و اخذ کا ضار رکھیں۔

سینہ پر قیر، طی کا ضار نہیں جس میں کافور شامل کی گئی ہو۔ کبھی کبھی اس کے اندر تھوڑا سا کہ بھی شامل کر دیتے ہیں۔ اس ضار کے لئے سب سے بہتر یہ ہے کہ آیزن کے بعد استعمال کیا جائے اور سینہ اور نپیلیوں پر رجا جائے تاکہ قلب سے حرارت کا تھپک ہو، آب خس، آب حی العالم وغیرہ آرد جو سے ہمراہ استعمال میں آئیں۔ گرمی پیدا نہ جانے کے بعد تبدیلی کریں اور ان کے ہمراہ دغنی تیوفر اور کافور شامل کریں۔ سر پر بھی رکھیں۔ اسی صورت میں ضرورت ہو تو ات برف سے ٹھنڈا کر میں۔ سن اور معدہ پر رکھے جانے والے ضاروں پر ٹھنڈک غالب نہ ہو، جسا کہ دماغ پر رکھے جانے والے ضار پر ٹھنڈک غالب رہتی ہے۔ بالخصوص جبہ جسم دبا ہو۔ آرد و پیش کی ہوا ٹھنڈی

اقامت کے لئے ہوتی ہے اور یہی وہ طریقہ بنانے کی تدبیر ہے۔ فرہنگ میں
 وہ رہنما ہیں جو کھانے پینے اور رہنے کے امور میں ہماری رہنمائی کرتے ہیں۔
 قریب ہائے رہنمائی میں رہیں۔ ہم میں داخل بھی ہوں تو اپنی منزل میں۔
 ہم وہ ایک نہایت ہی اہم اور اعلیٰ درجے کے ہیں۔ ان کے لئے ہماری فرائض
 وہ ہوتے ہیں۔ ان کے لئے ہماری فرائض وہ ہوتے ہیں۔ ان کے لئے ہماری فرائض
 ان کے لئے ہماری فرائض وہ ہوتے ہیں۔ ان کے لئے ہماری فرائض وہ ہوتے ہیں۔
 ان کے لئے ہماری فرائض وہ ہوتے ہیں۔ ان کے لئے ہماری فرائض وہ ہوتے ہیں۔
 ان کے لئے ہماری فرائض وہ ہوتے ہیں۔ ان کے لئے ہماری فرائض وہ ہوتے ہیں۔
 ان کے لئے ہماری فرائض وہ ہوتے ہیں۔ ان کے لئے ہماری فرائض وہ ہوتے ہیں۔
 ان کے لئے ہماری فرائض وہ ہوتے ہیں۔ ان کے لئے ہماری فرائض وہ ہوتے ہیں۔

امراض، اسباب امراض اور معالجات کی
شہرہ آفاق تالیف ”الحاوی الکبیر فی الطب“ کا اردو ترجمہ

کتاب الحاوی

موسوم بہ

الحاوی الکبیر فی الطب

ساتواں حصہ

امراض شدی، امراض قلب اور امراض جگر

تالیف

ابوبکر محمد بن زکریا رازی

۸۶۵ء ————— ۹۲۵ء

شائع کردہ

سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن

(وزارت صحت، خاندانی بہبود، حکومت ہند) نئی دہلی

فہرست مضامین

5

پیش لفظ

9

پہلا باب

دودھ کو جاری اور بند کرنا، چھاتیوں میں منجمد دودھ کا علاج، چھاتیوں اور خسیوں کو
 ملی سال محفوظ رکھنے کی تدبیر، مرنے کی چھاتی بڑھ جانے پر اس کا علاج، دودھ کو
 صاف اور بدن سے الگ کرنا، دودھ کی بنیاد پر اسے بند کرنا وغیرہ، چھاتیوں کے اندر
 لاحق ہونے والے زخم اور ورم کا علاج، سرطانی زخم، بچوں کے ریر ناف اور
 دودھ کی چھاتیوں کی حفاظت، احتلام اور خیس کو تاثیر سے لانے کی تدبیر۔

24

دوسرا باب

بن راس اور دوشست میں پیدا ہونے والے خفقان، خفقان قلب سے مشابہ قسم وعدہ کا
 خفقان، اختلاج، سوء مزاج ورم اور زخم۔

47

تیسرا باب

جگر کے تمام ورم، سوء مزاج یا خفقت یا انحلال فر۔

52

چوتھا باب

اور مجید، روزات احب کے، درمیں فرق

119

پانچواں باب

یہ قال

147

چھٹا باب

استحقاق، فساد، مزاج، اور مجید سے اتر کر شعلہ میں آئے، واپسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا باب

دودھ کو جاری اور بند کرنا، چھاتیوں میں منجمد دودھ کا علاج، چھاتیوں اور خسیوں کو علیٰ حالہ محفوظ رکھنے کی تدبیر، مرد کی چھاتی بڑھ جانے پر اس کا علاج، دودھ کو صاف اور بدن کے لئے موزوں و مفید بنانا نیز اسے بند کرنا وغیرہ، چھاتیوں کے اندر لاحق ہونے والے زخم اور ورم کا علاج، سرطانی زخم، بچوں کے زیر ناف اور دوشیزاؤں کی چھاتیوں کی حفاظت، احتلام اور حیض کو تاخیر سے لانے کی تدبیر۔

چھاتیوں کے بارے میں سب سے پہلے در آپ کے ریاضہ و ماہیوں تو فہم فرمائیے۔ ان کے اندر اس کی یا تو فحش ہو یا عیبت کے اعتبار سے اس کے مصلحت و مفاد پر غور و فکر فرمائیے۔ مقدمہ اندر یہ جو قواعد بیان کیے گئے ہیں ان پر عمل کرنا ہی بہتر ہے۔ اگر ان کی رعایت کے اعتبار سے مصلحت ہو تو یہ رعایتیں یہ جو ان پر عمل کرنا ہی بہتر ہے۔ اگر ان کی رعایت کے اعتبار سے مصلحت ہو تو یہ رعایتیں یہ جو ان پر عمل کرنا ہی بہتر ہے۔

کے وقت میں سے بہت سی چیزیں قریب قریب مسموم ہو گئیں۔ تو اس سے بڑھ کر یہ کہ
 یہ "پیشہ" ہیں، ان کے بعد تک نہیں میں تب اس سے باقی رہا، اس کی زندگی بڑھ رہی ہے۔
 اس کی زندگی ہے۔ اس میں سے بہت سی چیزیں، مگر اس کی زندگی میں سے تمام
 چیزیں، اس میں سے بہت سی چیزیں، مگر اس کی زندگی میں سے تمام
 چیزیں، اس میں سے بہت سی چیزیں، مگر اس کی زندگی میں سے تمام

بہت سی چیزیں، مگر اس کی زندگی میں سے تمام

بہت سی چیزیں، مگر اس کی زندگی میں سے تمام
 چیزیں، اس میں سے بہت سی چیزیں، مگر اس کی زندگی میں سے تمام
 چیزیں، اس میں سے بہت سی چیزیں، مگر اس کی زندگی میں سے تمام
 چیزیں، اس میں سے بہت سی چیزیں، مگر اس کی زندگی میں سے تمام

میں جہد میں آئے گا۔ (قریب میں)

بہت سی چیزیں، مگر اس کی زندگی میں سے تمام
 چیزیں، اس میں سے بہت سی چیزیں، مگر اس کی زندگی میں سے تمام
 چیزیں، اس میں سے بہت سی چیزیں، مگر اس کی زندگی میں سے تمام
 چیزیں، اس میں سے بہت سی چیزیں، مگر اس کی زندگی میں سے تمام

بہت سی چیزیں، مگر اس کی زندگی میں سے تمام
 چیزیں، اس میں سے بہت سی چیزیں، مگر اس کی زندگی میں سے تمام
 چیزیں، اس میں سے بہت سی چیزیں، مگر اس کی زندگی میں سے تمام
 چیزیں، اس میں سے بہت سی چیزیں، مگر اس کی زندگی میں سے تمام
 چیزیں، اس میں سے بہت سی چیزیں، مگر اس کی زندگی میں سے تمام
 چیزیں، اس میں سے بہت سی چیزیں، مگر اس کی زندگی میں سے تمام
 چیزیں، اس میں سے بہت سی چیزیں، مگر اس کی زندگی میں سے تمام
 چیزیں، اس میں سے بہت سی چیزیں، مگر اس کی زندگی میں سے تمام

مصلح جوارش

بہت سی چیزیں، مگر اس کی زندگی میں سے تمام

مصارف پتندرو و ش کا جوش اپنے موئے گندم سے جڑیں بہا رہا تھا۔

بڑھ جاتا ہے۔

بایں خاصے سے وہ جس خلاف ہو گاتے۔ طبع و پیرا شعیر کے ساتھ گاتے۔

(ایسا تو یہ دس)

جہاں سے توں پہنچے کہ بایں چونکہ قوی و درت اور قیاس دوست ہو گاتے اس کے وہ

پیدا کیا ہے کہ بہت زیادہ دس ہو گا تو یہ پیرا بایں کا فعل قیاس ہے۔ (ایسا تو یہ دس)

ایسا تو یہ دس کا قوی ہے۔ سب سے بہتہ و اس کے ساتھ اس کا قیاس ہے۔

تے ہیں۔ یہاں شرباب پئے کے وہ "ارز" گاتے۔ (اس و سب)

شمالی کی شمالی و پتہ بہ پتہ کے یہاں کے جوش و صاف کے وہ "ارز"

ہو گاتے۔

شمالی کے مسلسل شمالی سے وہ "ارز" ہو گاتے۔

نیا ہستی کا شرباب "ارز" گاتے۔ (ایسا تو یہ دس)

و اس میں جس کے وہ "ارز" اس میں صاف و گاتے اس میں صاف و گاتے اس میں

و گاتے۔

ماہ اشعر ہمارا عرق بایں و آب خود "ارز" گاتے۔ شرباب و گاتے۔

صاف و گاتے۔ شرباب و گاتے۔ شرباب و گاتے۔ شرباب و گاتے۔

برقی میں شامل رہے۔ گاتے۔ شرباب و گاتے۔ شرباب و گاتے۔

رہا۔ شرباب و گاتے۔ شرباب و گاتے۔ شرباب و گاتے۔

و گاتے۔ شرباب و گاتے۔ شرباب و گاتے۔ شرباب و گاتے۔

پر گاتے۔ شرباب و گاتے۔ شرباب و گاتے۔ شرباب و گاتے۔

پتندروہ پتہ موئے گندم کے مراد گاتے۔ شرباب و گاتے۔

شرباب و گاتے۔ شرباب و گاتے۔ شرباب و گاتے۔

اور سب کا مراد آب پتندروہ و گاتے۔ شرباب و گاتے۔

دودھ پہ کثرت پیدا رہی تھی، گندم اپنا جس قہر سویا بایں و گاتے۔

پیرا ہونا، سب سے وہ جس "ارز" گاتے۔ (اس و سب)

فوشی شرباب کے برقی "ارز" پتہ و اس کا "ارز" گاتے۔

۵۔ یہ گل خاں اور بارو کے نام و شہدے ہم اوسے پیرے کے خلاف میں رہ رہ کر محفوظ رہیں اور
 بچتیوں پر اس کا طرہ کریں۔ شک ہونے پر خوب سرد پائی سے احوال میں۔ پانچ دن تک یہ عمل روزانہ
 ایک بار کریں۔ (اقریطن)

چھ تیوں اور خسیوں پر گل خاں، اجوان خراسانی اور شوران کے ہمراہ کریں۔ شک
 ہو جانے پر، موز پر طرہ کریں اور دیکھتے رہیں زیادہ تر مطلوب ہو تو شک ہو جانے کے بعد سے باقی
 رہیں۔ زمانہ تک یہ انہیں محفوظ رکھے گا۔ (اسب ۱۴۰) (مؤلف)

خاک قیویہ، سفید و سب اجوان خراسانی اور تھوڑے روغن معطلی میں، مدد و مدد کریں،
 یہ مانع طمس، مانع اختلاص ہے، از محی و بھی اسنے سے روکتا ہے۔ اور چھ تیوں کو بھوننا چاہیے۔
 (اقریطن)

تا کہ جب قلب تک پہنچے اس حرارت سے اس کا فوراً تمام برائی۔ موت لڑی اور مکی وجہ سے
 ہوئی۔ بالخصوص اس کا تعلق جب قلب سے بائیں بطن سے رہا۔ جراحت کا اثر بھوں تک نہیں پہنچا تو
 بھی یہاں سوکھ مریش اس اس رنڈہ رہا اور عقل۔ اور قیام۔ اس وقت قلب کا جہاں تک تعلق ہے
 بطن احمد سے درجہ میں سے یہ حقوق و صحت بخشی۔ بطن مریشوں کے ساتھ قصد کے علاوہ
 مسئلہ تدبیر بھی تھا۔ بطن مریشوں کو بارہ قصد نہیں ہو۔ بطن کو پہنچا دو بارہ مان
 سے وہ مستعیاب ہو گئے۔

ایک شخص کو مرہ مار میں مہاں وقت قلب ہو جاتا تھا۔ اس سے اس کی قصد بھول دی۔
 چنانچہ بدن ہو گیا۔ پھر اتنا ہی وقت قصد بھول دی گئی چنانچہ خدشات سے نجات مل گئی۔ یہ کہ یہ
 مریش بھول گیا۔ بطن مریشوں کی طرح سب مریشوں و غشی اور حیثیات عروہی اور
 اس کے ساتھ۔ قلب کے امراض مسئلہ میں ہوتے ہیں۔ اور مریشوں اس کا قلب
 تک جا رہے تھے۔ (جالینوس)

اس مسئلہ کے اندر جو حرارت ہوتی ہے اس کی وجہ سے یہاں ترقی سے تعلق نہیں
 ہوئی۔ یہ کہ یہ مریشوں کے حصے میں سے حصے یہ بحث تمام بیماریاں ہیں۔ اگر یہ عارض
 ہو جائے تو ترقی سے تعلق نہیں ہوتی۔ اور اس کے ساتھ یہ مریشوں کو کچھ اور چھ اس پر رہا
 اس کے ساتھ وہ چیزیں ہیں جو طبیعت کی جگہ سے ہوتے ہیں (مؤلف)

اچانک موت اس سے ہوتی ہے کہ قلب مقبض ہو جاتا ہے اور چھتا نہیں رہتا۔ اس سے
 حرارت غریب یہ گھٹ جاتی ہے جیسا کہ اس صورت حال میں جسم منقبض ہو جاتا ہے۔ یہ صورت
 اس سے بھی پر ہو جاتی ہے۔ حرارت غریب یہ معدوم ہو جانے کی وجہ سے قلب نہ مقبض ہو تاکہ اس
 نہ نہ مٹ جائے۔ چنانچہ اس سے یہ فیصلہ ملتا ہے کہ موت کی وجہ سے (مؤلف)

اتفاق حاصل ہو جائے تو فوراً بطن کی قصد بھول جائے اور اس کے ساتھ اس کے ساتھ
 اس کے ساتھ ہوئے بھول جائے یہ صورت حال اس درمیان کا نتیجہ ہوا ہے۔

(مؤلف)

حقائق کی ایک قسم اس سے جو معدوم کے اندر خدا کے فاسد ہو جانے سے تعلق ہوتی ہے۔
 اس سے پہلے اسے بھول کر بطن احمد کی صورت میں۔ (جو مع عقل و اعراض)
 درہائی قلب کی مہاں تجویز سے یہ ہو تاکہ۔ (ایڈیٹور)
 قلب کے اندر شدید غشی عارض ہو جائے چہ و بیکوں ہو جائے۔ یہ یہ ہو جائے تو

ہیں۔ (اسلندر)

جامد خواتین میں پیدا شدہ خفقان کی تسلیں کے لئے شہد کے ہمراہ زمین کا جرمہ نرمی سے
ہیں اور پہیلیوں کے زیریں جھک کو نرمی سے ڈھانک کر رکھیں۔ (بوس)

ضعف قلب کی حالت یہ ہے کہ خوف، تکی، سیڑ، سیڑ کے اندر، یچہ لذت، تاک، تڑپ، اور
نہر، ہاموچا، قوت قلب کی حالت اس کے برعکس ہیں، ضعف قلب کا ماننا یہ ہے کہ مریض
... بے بہت، بے چینی، اور چینی خداؤں کے بعد ٹراپ ہیں، اسے خوش، غم، مریض، تبدیلی سب ہوا
کی خاطر ملنے کا نہ ہو، میں، جسم، شہر میں خداؤں کو شہادت، رستہ اور راجن، چنے، حقوں کا
استعمال کرائیں۔ (چمک ہندی)

سنبل بازے ۳ م، شب بازے ۳ م، رات بازے ۳ م، مسد ۵ ملی
... ہارڈ ملی، ... شہد ...

سنبل بازے ۳ م، سید بازے ۳ م، رات بازے ۳ م، رات بازے ۳ م، رات بازے ۳ م
کے گرام، طلاہ کے ہمراہ پلائیں۔ یا

نہ پاد ... سنبل ... بازے ...
کاؤز پاں بھگولیا گیا ہو۔

صرع و خفقان کے لئے

سید ... سنبل ... بازے ...
بازے ۳ م، ... ۵۰ ...
ہر کو گندہ استعمال کرائیں۔ (شمعون)

مختصرات۔ غلبہ سوء مزاج قلب کے لئے

جوڑش ... رات ...
...
... خفقان کے لئے ... (مختصرات)

خفقان کے لئے نسخہ

جوڑش یا ۳ بازے ۳ م، رات ۳ م، رات ۳ م، رات ۳ م، رات ۳ م

ہیں۔ یا

خفقان فم معدہ کے لئے نسخہ۔

دوا، مسک تلخ، فستقین کے تھوڑی موٹی۔ خفقان قلب کے لئے۔ اور مسک شیریں
تھماں ریں۔ خفقان حرارت کے لئے۔ اور مسک سرد و خشک رقی اور دھیا تب
پا میں۔ خفقان کے ساتھ عمر تھیں، خشکی اور قحط اور قہار دوا یہ اور مسک ریں۔ خفقان
میں سو قواس میں چار یہ وہی اضافہ ریں اور تب سیب و شراب بھی کے ہم دھتھماں ریں۔
(تذکرۃ عیدوس)

حرارت اور ضما کی وجہ سے پیدا شدہ خفقان میں مفید دوا

بہار میں (۱)، عود۔ (۲) صبا شیر (۳)، گلہ ج (۴)، گل خورانی غسانی (۵)، تم
شہ (۱) تم خیر (۲)، تم جہ (۳)، بہار (۴) صبا شیر (۵)، جہ (۱)، عود (۲)، عود
(۳) صبا شیر (۴) اضافہ ریں۔

خفقان، سوء مزاج قلب کی عمدہ تدبیر

بامیں باسلیق کی مسد صبا ریں۔ ہاضم پر چھوٹے کھائیں۔ اس کے بعد گالے ہاضم
برداشت پلائیں۔

وہی دینے سے پہلے صلیب سیاہ، حلیہ زرد، تھوڑی اور ٹوٹا ہوا سے فریہ ستھان
نریں۔ پھر گالے کے دھن تک، حلیہ صبا پہا سو۔ تھوڑی کھانے سے تھوڑی اور صبا شیر
تھوڑی اور صبا شیر۔ تھوڑی اور صبا شیر۔ تھوڑی اور صبا شیر۔ تھوڑی اور صبا شیر۔
تھوڑی اور صبا شیر۔ تھوڑی اور صبا شیر۔ تھوڑی اور صبا شیر۔ تھوڑی اور صبا شیر۔
تھوڑی اور صبا شیر۔ تھوڑی اور صبا شیر۔ تھوڑی اور صبا شیر۔ تھوڑی اور صبا شیر۔

خفقان اور خشکی کے دوا اس ہاضم میں اور تھوڑی اور صبا شیر۔ تھوڑی اور صبا شیر۔
تھوڑی اور صبا شیر۔ تھوڑی اور صبا شیر۔ تھوڑی اور صبا شیر۔ تھوڑی اور صبا شیر۔

قلب اور معدہ کے پیدا شدہ خفقان کے مابین فرق دینے کی ضرورت ہے۔ (۴)

(۱) صبا شیر میں عود، تھوڑی اور صبا شیر۔ تھوڑی اور صبا شیر۔ تھوڑی اور صبا شیر۔
تھوڑی اور صبا شیر۔ تھوڑی اور صبا شیر۔ تھوڑی اور صبا شیر۔ تھوڑی اور صبا شیر۔
تھوڑی اور صبا شیر۔ تھوڑی اور صبا شیر۔ تھوڑی اور صبا شیر۔ تھوڑی اور صبا شیر۔

۱۔ مسلسل غشی کی صورت میں غور کے بعد پوچھئے۔ یہ وہ ہے جس میں پیدا ہوتی ہے۔ یہ
 اس میں وحشت کا باب ہے۔ چنانچہ اس بات پر بھی غور کرتا رہتی ہے۔ جو چاند اس میں رہتا،
 اس میں اس کے وہ رحمتے ہیں جس پر فانی غشی کی نہیں ہوتی۔ وہ جس وحشت بھی رہتا
 ہے اور عام بعد از ناچہ کا بھی ہے چنانچہ اس بات پر موت واقع ہوتی ہے۔ (موس)

۲۔ اس میں اس کا اس کا باب ہے کہ یہ منہ قلب ثابت ہوتی ہے۔ (چاند)

تقریباً روح جب اس کے سر پہ پڑتا ہے تو غش میں مفید ہوتا ہے۔ غشیں ہر او آب
 و انفعالات میں مفید ہے۔ ان غشیں ان غشوں کے ساتھ ہوتی ہیں۔ اس کے بعد چاند و ستاروں
 کریم۔ (ویا مقوریہ)

۳۔ اس میں (موس) انفعالات قلب میں مفید ہے۔ (ش)

۴۔ اس میں اس کے وہ رحمتے ہیں جو اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ یہ انفعالات کے ساتھ ہوتے ہیں۔ (غور)

۵۔ اس میں اس کے وہ رحمتے ہیں جو اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ یہ انفعالات کے ساتھ ہوتے ہیں۔ (موس)

۶۔ اس میں اس کے وہ رحمتے ہیں جو اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ یہ انفعالات کے ساتھ ہوتے ہیں۔ (موس)

۷۔ اس میں اس کے وہ رحمتے ہیں جو اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ یہ انفعالات کے ساتھ ہوتے ہیں۔ (موس)

۸۔ اس میں اس کے وہ رحمتے ہیں جو اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ یہ انفعالات کے ساتھ ہوتے ہیں۔ (موس)

۹۔ اس میں اس کے وہ رحمتے ہیں جو اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ یہ انفعالات کے ساتھ ہوتے ہیں۔ (موس)

۱۰۔ اس میں اس کے وہ رحمتے ہیں جو اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ یہ انفعالات کے ساتھ ہوتے ہیں۔ (موس)

۱۱۔ اس میں اس کے وہ رحمتے ہیں جو اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ یہ انفعالات کے ساتھ ہوتے ہیں۔ (موس)

۱۲۔ اس میں اس کے وہ رحمتے ہیں جو اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ یہ انفعالات کے ساتھ ہوتے ہیں۔ (موس)

۱۳۔ اس میں اس کے وہ رحمتے ہیں جو اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ یہ انفعالات کے ساتھ ہوتے ہیں۔ (موس)

۱۴۔ اس میں اس کے وہ رحمتے ہیں جو اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ یہ انفعالات کے ساتھ ہوتے ہیں۔ (موس)

۱۵۔ اس میں اس کے وہ رحمتے ہیں جو اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ یہ انفعالات کے ساتھ ہوتے ہیں۔ (موس)

۱۶۔ اس میں اس کے وہ رحمتے ہیں جو اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ یہ انفعالات کے ساتھ ہوتے ہیں۔ (موس)

۱۷۔ اس میں اس کے وہ رحمتے ہیں جو اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ یہ انفعالات کے ساتھ ہوتے ہیں۔ (موس)

۱۸۔ اس میں اس کے وہ رحمتے ہیں جو اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ یہ انفعالات کے ساتھ ہوتے ہیں۔ (موس)

۱۹۔ اس میں اس کے وہ رحمتے ہیں جو اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ یہ انفعالات کے ساتھ ہوتے ہیں۔ (موس)

۲۰۔ اس میں اس کے وہ رحمتے ہیں جو اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ یہ انفعالات کے ساتھ ہوتے ہیں۔ (موس)

۲۱۔ اس میں اس کے وہ رحمتے ہیں جو اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ یہ انفعالات کے ساتھ ہوتے ہیں۔ (موس)

۲۲۔ اس میں اس کے وہ رحمتے ہیں جو اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ یہ انفعالات کے ساتھ ہوتے ہیں۔ (موس)

۲۳۔ اس میں اس کے وہ رحمتے ہیں جو اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ یہ انفعالات کے ساتھ ہوتے ہیں۔ (موس)

۲۴۔ اس میں اس کے وہ رحمتے ہیں جو اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ یہ انفعالات کے ساتھ ہوتے ہیں۔ (موس)

۲۵۔ اس میں اس کے وہ رحمتے ہیں جو اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ یہ انفعالات کے ساتھ ہوتے ہیں۔ (موس)

۲۶۔ اس میں اس کے وہ رحمتے ہیں جو اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ یہ انفعالات کے ساتھ ہوتے ہیں۔ (موس)

۲۷۔ اس میں اس کے وہ رحمتے ہیں جو اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ یہ انفعالات کے ساتھ ہوتے ہیں۔ (موس)

۲۸۔ اس میں اس کے وہ رحمتے ہیں جو اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ یہ انفعالات کے ساتھ ہوتے ہیں۔ (موس)

۲۹۔ اس میں اس کے وہ رحمتے ہیں جو اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ یہ انفعالات کے ساتھ ہوتے ہیں۔ (موس)

۳۰۔ اس میں اس کے وہ رحمتے ہیں جو اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ یہ انفعالات کے ساتھ ہوتے ہیں۔ (موس)

میں خفقان ہے کہ یہ عہد مہربانی ہے۔ (مناج)

نہیں شک ہے، ہر طرف سے دشمنان کے لئے عہد ہے۔ (نہایت)

برائے وقت، ہر طرف خفقان کے لئے عہد ہوتا ہے۔ (مک)

میں میں ہوں، نہایت سے یہ عہد دشمنان کے لئے عہد ہے۔ (نہایت)

میں میں ہوں، نہایت سے یہ عہد دشمنان کے لئے عہد ہے کہ دل کے اوپر سر

نہیں عہد ہے، ہر طرف مہربانی ہے۔ (مناج)

مہربانی سے ہر طرف مہربانی ہے، ہر طرف مہربانی ہے۔ (مناج)

ہر طرف مہربانی ہے، ہر طرف مہربانی ہے۔ (مناج)

نہیں عہد ہے، ہر طرف مہربانی ہے، ہر طرف مہربانی ہے۔ (مناج)

نہیں عہد ہے، ہر طرف مہربانی ہے، ہر طرف مہربانی ہے۔ (مناج)

نہیں عہد ہے، ہر طرف مہربانی ہے، ہر طرف مہربانی ہے۔ (مناج)

سودا کا استفراغ کریں۔

ادویات قلب:

نہیں عہد ہے، ہر طرف مہربانی ہے، ہر طرف مہربانی ہے۔ (مناج)

نہیں عہد ہے، ہر طرف مہربانی ہے، ہر طرف مہربانی ہے۔ (مناج)

نہیں عہد ہے، ہر طرف مہربانی ہے، ہر طرف مہربانی ہے۔ (مناج)

قلب کی مخصوص ادویات

نہیں عہد ہے، ہر طرف مہربانی ہے، ہر طرف مہربانی ہے۔ (مناج)

نہیں عہد ہے، ہر طرف مہربانی ہے، ہر طرف مہربانی ہے۔ (مناج)

نہیں عہد ہے، ہر طرف مہربانی ہے، ہر طرف مہربانی ہے۔ (مناج)

نہیں عہد ہے، ہر طرف مہربانی ہے، ہر طرف مہربانی ہے۔ (مناج)

نہیں عہد ہے، ہر طرف مہربانی ہے، ہر طرف مہربانی ہے۔ (مناج)

نہیں عہد ہے، ہر طرف مہربانی ہے، ہر طرف مہربانی ہے۔ (مناج)

نہیں عہد ہے، ہر طرف مہربانی ہے، ہر طرف مہربانی ہے۔ (مناج)

مثال:

ایک شخص کے یہاں میں گیا۔ دروازہ کے اندر داخل ہوتے ہی ایک لڑکا نظر آیا جو ایک طشت سے کر بیت اثناء کی جانب جا رہا تھا۔ اس میں رقیق پیپ تازہ ذائقے ہوئے گوشت کی دھوون جیسی تھی۔ یہ بیماری جگر کی عجد صحیح علامت تھی۔ میں نے تھنفل برتا اور مریض کی نبض دیکھنی شروع کی تاکہ معصوم مردوں کے جگر کے بیمار ہونے کی صحیح علامت موجود ہے یا نہیں اس میں درمیاں پائی، بعد کے طاق میں ایک دپٹی کے اندر زوفا اور ماء اعلیٰ دیکھا اس سے اندازہ ہوا کہ مریض کو ذات الجنب کی بیماری کا شبہ ہے۔ کیونکہ پیچھے کی پسینوں کے نزدیک اسے شکایت تھی۔ بلکی کھانسی بھی آتی تھی۔ یہ طیب تھا، تنفس متواتر تھا، یہ جنس ذات الجنب اور ارد جگر کی علامات ہوتی ہیں، جب ان تمام باتوں کا علم ہو گیا تو جگر پر ہاتھ رکھ کر پوچھا یہاں شکایت ہے؟ اس نے اقرار میں سر ہلایا، میں نے پوچھا چاہے کیا ہنسی نیچے کی جانب کھینچتی ہوئی محسوس ہوتی ہے مگر چونکہ ارد جگر میں ایسا ہمیشہ نہیں ہوتا بلکہ اور ام حارہ و صلبہ میں جبکہ اور ام بڑے ہوتے ہیں یہ کیفیت لازم ہوتی ہے، اس لئے نہیں پوچھا۔ البتہ یہ پوچھا کہ ہنسی کھینچتی ہوئی محسوس ہوتی ہے؟ اس نے اس کا بھی اقرار کیا، لہذا ضروری ہے کہ اتفاق پیش آئے تو اچھی طرح ہوشمندی سے کام لیں۔ بعد اس مریض سے میں نے کہا کہ تمہارے خیال میں کیا تمہیں ذات الجنب کی شکایت ہے۔ اس سوال سے وہ عجد متوجہ ہوا۔

کدہ سی اس کی قوت جاذبہ کے ضعف کے ساتھ خصوصیت رکھتا ہے۔ اس میں معدہ سے ہلکے خوراک کو جذب نہیں کر پاتا تو غصہ رقیق ہو کر نیچے آتا ہے، اور جب اس اسباب کے ساتھ رقیق صمدیدی کیلوس آتا ہے تو ایسا اس وقت اس کے ہوتا ہے کہ جن عروق کے ذریعہ خوراک اچھڑا جاتی ہے ان میں اور مہار ہوتا ہے۔ اس صمدید اور ضعف شدہ سے پیدا شدہ مادہ کے درمیان فرق یہ ہے کہ صمدید سے مشابہہ مادہ رقیق اور زخم جیسا ہوتا ہے۔ (جائینوس)

مؤخر اندازہ کیا کہ مائل بہ سعیدی و رادی سو تات اور مقدمہ اندازہ مائل بہ سرنی۔ اغراض قہنی صمدید اور مائلہم کے درمیان عجد واضح فرق ہوتا ہے۔ (مؤلف)

چنانچہ جب بھی غصہ کیلوسی نظر آئے اور اس کے اندر یہ پیپ موجود ہو اور جگر سے اندر ورم کی علامات بھی نہ ہوں تو واضح رہے کہ جگر بیمار نہیں ہے۔ اور نہ ہی کافی کیلوسی برادری بیماری ہے۔ ان رنگوں کے اندر جن سے خوراک کی جانب جاتی ہے قوت جاذبہ کے ضعف کا نام ورم حارہ ہے۔ جگر کی قوت جاذبہ بھی کمزور ہوتی ہے اس سے پہلے صمدیدی کی خون خارج ہوتا ہے اس سے بعد کچھٹ کے مانند گاز عروق نکلتا ہے۔ (جائینوس)

یہاں فرق و امتیاز کیا گیا ہے۔ میں نے اس مقامات پر غور کیا ہے۔ صدیق کی اسباب جو درم
ماہریقانی وجہ سے کتاب ہے اور اس اسباب کے درمیان جو جگر کی وجہ سے ہوتا ہے فرق یہ ہے کہ
مذکورہ جگر کے ہر او جگر کمر نہیں ہوتا۔ دست جن کے ذریعہ قوت ماسک کا ضعف ہوتا ہے وہ پہلے
کتاب۔ یونکہ جو ہر کبد ہی وہ چیز ہے جس کے درمیان جگر کی قوت ماسک کی تکمیل ہوتی ہے۔ (مؤلف)
مذکورہ نوعیت کے استفرغات جسم کے صحیح و سالم ہونے کے باوجود ہوتے ہیں، سبب اس
غلطی ثبات بھی ہے جس کا استفرغ ہوتا ہے۔ نیز امراض جگر سے مستعدی کے بعد بھی یہ حالت
ہوتی ہے جبکہ جگر کی جانب اس کی قوت واپس آ رہی ہوتی ہے اور اس کے تکلیف دہ چیزوں کا خاتمہ
ہو رہا ہوتا ہے۔ اس وقت ان چیزوں کا اخراج ہونے لگتا ہے جن کو تبدیل کرنے اور نکلانے کے لئے
جگر تیار نہیں ہوتا ہے۔ (مؤلف)

بھی خون پینے کی جانب سے، صحت قوت، جگر سے متعلق ہو، اور قوت و ثبات خدا سے
پاٹ خارج ہوتا ہے۔ کبھی کبھی خون کی قلت ہوتا ہے۔ یہ مذکورہ خون ہوتا ہے۔ جب یہ وقت صحت
جگر سے خارج ہونے والے خون بدبودار ہوتا ہے اسی طرح رگوں اور دیگر امراض سے خارج ہونے
والا خون فاسد ہوتا ہے مگر جو حضرات ان کے راز طلب نہیں ہوتے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ مرہش موت
بے قریب جا رہا ہے۔ یونکہ خون بدبودار خارج ہو رہا ہوتا ہے۔ آپ کو سب یہ معلوم ہو جائے کہ
تھک رہا ہے اور سب سے طاقت آتی ہے۔ استفرغ جگر کے طاقت حاصل کر لینے کے بعد ہو رہا ہے
تو اس سے بالکل ٹھیک ہیں۔ (بالینوس)

تارہ گوشت کے پانی سے مشابہ آنے والا دست، براؤ پر خارج ہو تو یہ اس بات کی دلیل ہے
کہ جگر کا محبہ پہلو، واسنے جانب سے متورم ہے اس کی شکل ہلائی ہو تو اور مٹس جگر کے اندر ہوگا
کیونکہ جگر کی شکل ہلائی ہوئی ہے۔ شکل اگر لمبی ہے تو درم جگر کے اوپر والے حصہ میں ہوگا۔

(جوامع الاعضاء الالہ)

مذکورہ حصہ کے اس حصہ میں درم ہے، اسے معلوم کر لینا ممکن ہے۔ شکم کے چب سے درم
گزر رہا ہو تو اس کا مقام ان عضلات کے اندر ہوگا جو سیدھے طور پر گزرتے ہیں اور کمر ترچھے طور پر
گزر رہا ہو تو ترچھے عضلات میں ہوگا۔ شکم کے وسط میں ہو تو سیدھے عضلات کے اندر ہوگا۔ یونکہ
یہ عضلات شکم کے وسط میں ہوتے ہیں، اگر گوشہ میں ہے تو آڑے اور ترچھے عضلات کے اندر ہوگا،
اندر دھنسا ہوا اس طرح ہوگا کہ اس کے اوپر ٹھٹھرتے گوشت ہوں تو اس عضلات کے اندر ہوگا جو بچہ
اندر کی جانب دھنسنے ہوئے ہوتے ہیں اور جو آڑے ہوتے ہیں۔ جگر کے اندر غل محسوس ہو اور ساتھ
تس بخار بھی ہو تو یہ درم خار ہوگا، بخارت ہو تو سدا ہوگا درم سبب۔ بوسدرج کے دوسرے میں آرہا ہوگا۔

(مؤلف)

چوتھا باب

ورم جگر اور ذات الجنب کے درمیان فرق

ورم جگر کی علامات ہمیشہ حسب ذیل ملیں گی

۱۔ اٹل، نبض میں تھوڑی، بریک بعد زمان "رچ رہا" سم نے رنگ میں تبدیلی۔
 ۲۔ حالت جو ہلکی ہے اور نہیں ملتی ہیں وہ اس حالت میں ہوتی ہیں کہ ورم واپس پہلو میں ہو۔ یہ
 بائیں پہلو میں ذات الجنب کے مقابلہ میں فیصد میں ہوتی ہیں۔ تار و گوشت کی حدود ان سے مشابہ
 است ایک قطعی حالت ہے مگر یہ حالت بہ وقت نہیں ملتی۔ ورم جگر ذات الجنب سے حسب ذیل
 علامات اشتراک رکھتا ہے۔

۱۔ مٹی جی کی، تکی، تنفس، پیچھے کی ہڈیوں میں درد۔

۲۔ اس سے حسب ذیل حالت کے اعتبار سے منفرد رہتا ہے۔

۳۔ چھن کے ساتھ، نبض صلب، جی کی کا تھوڑی، بریک بعد بڑھنا، نفٹ ادم۔

۴۔ سوجنا کی یا کسی مرض مثلاً سہلے اور ورموں کے باعث یا تفرق تسام یا ریویں کی
 وجہ سے بیمار ہوتا ہے۔ ریویں سبب کے تحت تباہ محسوس ہوتا ہے، بیماری کا سبب یا پھر ورم ہوتا ہے۔
 ورم جار ہوتا ہے تو اس کے بعد اشتباہ مفقود ہو جاتی ہے، بخار رہتا ہے اور ریویں نکلتی ہے۔ ورم سوداوی یا
 پتھری ہو تو اس کا اندازہ مقدمہ تدبیر، عمر اور جلد کے رنگ سے ہو سکتا ہے۔

ورم جگر جاب میں نہ گا تو تکی، تنفس ہوگی، جی کی تکی، منسی اوپر ورم اسی نیچے

نی جانب کھینچے گا۔ زبان سیاہ ہوگی مقرر جانب میں ہوگا تو اشتہا جانب ہوگی، بخار ہوگا، پیاس معلوم ہوگی۔ صفراء کی قے ہوگی۔ قیض ہوگا۔

جگر کا درم جلانی اور عضلہ کا درم آیت ہر ایک کنارے تک جاتا ہے۔ وسط میں مونا اور کناروں پر پتہ ہوگا۔ حرارت اور پوست کا غلبہ ہوتا ہے تو رنگ زردی مائل ہو جاتا ہے حرارت کا غلبہ ہو جاتا ہے تو رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔ پوست غالب ہوتی ہے تو خاستہ کی ہو جاتا ہے، حرارت اور رطوبت کے غلبہ میں سرخ ہو جاتا ہے۔ (چالینوس)
الایہ کہ نتیجہ اور تلخ ہو۔ (مؤلف)

اور بردت و پوست کے غلبہ کی صورت میں رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔ (چالینوس)
البتہ اس کے اندر زردی نہیں ہوتی۔ جیسا کہ بردت اور پوست کے غلبہ کی صورت میں ہوتا ہے۔ (مؤلف)

بردت غالب ہوتی ہے تو رنگ نیلیوں وری پوست غالب ہوتی ہے تو سیاہ ہو جاتا ہے۔
(چالینوس)
اس کے ساتھ زردی نہیں ہوتی۔ زردی غالب ہو تو رنگ غلبہ ہو جائے گا جیسا کہ بردت اور رطوبت کے غلبہ کے وقت ہوتا ہے۔ (مؤلف)
رطوبت غالب ہو تو رنگ پر تھوڑی زردی اور سفیدی غالب ہوگی۔ بردت کا زیادہ غلبہ ہو تو رنگ مائل بہ خاک و سبزی ہوگا۔ (چالینوس)

سوء مزاج بارد کی علامات:

گوشت کے پانی سے مشابہ براز، شروع میں اس سے اشتہا رہتی ہے پھر جب مریض کو بخار ہو جاتا ہے تو اشتہا جاتی رہتی ہے حتیٰ کہ جگر کے اندر موجود اخلاط فاسد ہو جاتے ہیں۔

سوء مزاج حار صفراوی طاقتور کی علامات:

پیاس، اشتہا کا ختم ہو جانا، شروع میں براز کا مائل قسم کا دھوئی پھر سیاہ اور گاڑھا خارج ہوتا۔
(چالینوس)

مذکورہ دونوں علامات کے درمیان فرق یہ ہے کہ ایک کے اندر شروع میں پیاس اور بخار ہوگا۔ (مؤلف)

تارہ گوشت و مٹھو نے پانی جس رنگ کا ہوتا ہے اس سے مٹھو و مٹھوں میں معدہ کے قے آتی ہے جبکہ غد کے اوپر معدہ کی گرفت کمزور ہو جاتی ہے اور معدہ اسے تبدیل کرنے سے قاصر ہو جاتا ہے۔ یہ بات جگر کی جانب سے ہوتی ہے، کیونکہ اس کی قوت منیہ و اک و کمزور ہو جاتی ہے۔ درد کی سبب سے مشہور دوست کتاب دو اس وقت کتاب جب خون جگر سے نفوذ نہیں کر پاتا اور ایک زمانہ تک پڑا رہتا ہے۔ (اعراض و امارات)۔ (پیشہ مقام)

جگر اور لم معدہ کے درمیان اثبات ایک نہایت پختہ عصب کے ذریعہ ہوتا ہے۔ درمیان معدہ کی وجہ سے پختی آتی ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہوتی ہے کہ جگر کے اندر کوئی چیز وقت رونما ہو چکی ہے۔ کیونکہ ایک عضو کی دوسرے عضو کے ساتھ اثر و تفاعل ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے کوئی قوت، حق نہیں ہوتی۔ مگر یہی سبب ط قوت ہوتی ہے تو اثر ایک عضو متاثر ہو کر بغیر نہیں رہتا۔ لم معدہ کے ساتھ یہی حال گھبراہٹ ہوتا ہے۔ اس حالت اک قوت ہوتا ہے۔ (ارسطو)

بھرا کا مزاج حار سودا اور یار د باطنی خون پیدا کرتا ہے۔ زیادہ گرم نہیں ہوتا تو صغیرا پیدا کرتا ہے اور بہت زیادہ نہیں بلکہ قوت ہوتا ہے تو قوت ہوتا ہے۔ سیاہ خون کا دست اس وقت کتاب جب جگر کا عمل خون پر غور کی حد تک ہوتا ہے۔ یہی حالت میں سدہ یا گرم و خفہ و پیدا ہوتا ہے۔ خون و مٹھو سے روک رہا ہے۔ اس طرح وہ ایک زمانہ تک رہتا ہے کہ حل رہا ہو جاتا ہے۔ بھر جب اسے دفع کرتا ہے تو خون کی جانب دفع کرتا ہے۔ گوشت کی دھواں سے مشہور دوست ضعف قوت کی وجہ سے کتاب ہے۔ (جوانع عقل و ان عراض)

اس کا طبع گرمی پہنچانے کے طرز و قوتیت جگر کے ذریعہ کریں۔ یہ مقصد اس دواؤں سے حاصل ہو سکتا ہے جو سرداں و خفیل و رگوں کو سرد کریں۔ (موتف)

کیونکہ جگر کے مقرر جانب جو رگیں ہوتی ہیں ان کے سارے اس وقت تک ہو جاتے ہیں جب دو محدد جانب کے سرداں تک پہنچتے ہیں، ان رگوں کے دریا ہجوم مد کے پڑتے ہیں اور خراب رطوبتیں یہاں پہنچتی ہیں ان دونوں کی وجہ سے جب حرارت زیادہ ہوتی ہے تو تعفن پیدا ہوتی ہے، حرارت نہیں ہوتی ورنہ ساتھ میں بھر کے دریا ہوتے ہوتے ہیں تو یہ تعفن ایر تک آتی رہتی ہے۔ یہ صورت حال تیر کی سبب پیدا نہیں ہوتی۔

بھر کی بیماریوں میں جس اور ام، پھوڑے اور سودا مزاج، حق ہوتے ہیں وہاں جگر کی طاقت اس حد تک گھٹ جاتی ہے کہ خراہ و خلیہ جوتے ہیں پاتا تو غذا اپنے سے مطلوب حالت میں گھل جاتی ہے۔ ساتھ ہی معدہ بھی کمزور ہو تا کہ رطوبت کے ساتھ غیر ہضم حالت میں خارج ہوتی ہے۔

وقت جا رہا ہے جب محفوظ اور معدوم ہو جائے تو غصہ کے اندر نئی طرح کے راستے ہیں، جیسا کہ اس وقت پیش آتا ہے جب معدوم اندام غصہ کے اندر ہو جاتا ہے، جگر ہی میں نہیں رہتا۔ تمام اجزاء کے اندر اس کی قسمیں ہوتی ہیں۔

۱۔ طبی حیثیت کے بالکل مخالف حیثیت کا ہونا۔

۲۔ غیر اصناف کا قیام نہ ہونا۔

۳۔ غیر منف یا مجموعہ کا قیام نہ ہونا۔

وقت مقررہ اور نصف سے تو جب تک نہیں طویل ہو کر رہتا، پر زہار و گوشت کی صورتوں کی طرح نکل جاتا ہے۔ بعد کی کٹیہاریاں کی حالت سے بعد شروع ہوتی ہیں۔ اس حالت پر بعد جب یہ صورتیں ہوتی ہیں تو ہمارے اندر دو قسم کی مٹی پیدا ہوتی ہے، ایک مٹی جس میں خارجی ہو جاتا ہے، دوسری مٹی جس میں داخلی ہو جاتا ہے۔ اس سے خلیہ کے اندر پہلے اور پھر بعد کے گوشت کے اندر ڈھانچا، (پچھلنا) واقع ہوتا ہے۔ یہ زکے اندر بعد ہوا اور غلیظ و گہرے رنگ کا مضافہ خارجی ہو جاتا ہے جو مٹی کے کھانسی ہو جاتا ہے، یہاں بخار زدہ سے خارج ہونے والا ہوتا ہے۔

سودا کی بیماری کی صورت میں، اس وقت مسلسل نہیں آتے ہیں، اس وقت قویاؤں نہیں آتے۔ یہ بھی بیماری میں آتے ہیں اور چھوڑ دیتے ہیں کہ اس کی شکل اس وقت ردیم یضوں کے وقتوں میں نہیں ہوتی۔ نہ اچھٹنے میں ان کے مشابہ ہوتے ہیں اور نہ رنگ کے اندر۔ بہت یہ کم ہوتا ہے۔ دیکھنے میں ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے متعفن خون۔ پکے ہوئے گوشت سے غیر مشابہ۔ جگر کی بیماریوں کے اندر زہار و تر خون کے سیاہ و تھوڑے کے مانند پتہ خارجی ہوتی ہے۔ سودا کی بیماری میں رطوبتی میں ایسے آئینے خارجی ہوتے ہیں جن سے سودا کی بیماری کی نوعیت کا پتہ چل جاتا ہے۔ خود وہ مٹی ہلونی ہو یا جوی۔ بعد ازاں جگر کی بیماری سے قلی نامی، وہی بعد آخر خف کرتے ہوئے رقبہ لڑ ہے۔

”یہ خوشبو جات اور ان کا یہ سے مراد ہے جن سے مدد مل جاتی ہے، مسامات صاف ہوجاتے اور پیشاب کا اور رہنے لگتا ہے، نیز اس کی تریب کے بعد شراب اور شہد موجود ہوتی ہے جس سے تعمیل واقع ہوتی ہے، ہاں وہاں واقع ہوتا ہے اور پیشاب کا اور ہوتا ہے۔ یہ موافق ثابت ہوتی ہیں، اس کے علاوہ اس میں مقل اور ورم و نرم کرنے کی ادویات شامل ہوتی ہیں، اندر اور جگر وانی طرح کے اجزاء کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ مٹی ایسے اجزاء جن سے جگر کا حوصلہ قوی ہو، اس سے خدایت مل سکے۔ مثلاً مٹی اور ایسے اجزاء جن سے مدد مل نہیں سکتا، مثلاً افادیہ، اور ایسے اجزاء جن

سے گرم کے اندر نرمی آئے مثلاً مقل۔

مذکورہ ادویات کے اندر ایون شامل کر دی جائے تو گرم جگر کے لئے موزوں ہوتی ہے۔ اسی طرح فلوئیڈ بھی جگر گرم کے لئے شفا کا قہر رکھتی ہے۔ جگر کے سلسلہ میں جہاں کلام آیا ہے مقالہ میں اس جگہ کا مطالعہ کریں۔ لطیف گرم ہر دات کے ہم ہر دات کے لئے جگر کی ادویات حسب ذیل ہیں نسخہ بطور مثال درج کیا جا رہا ہے۔

نسخہ:

زعفران ۹ گرام، مر ۳ جز، اُسارون ۳ جز، زراوند ۳ جز، دو تو ۳ جز، تخم ترنس ۳ جز، سنبل بندی ۱ شانی۔۔۔ جز، سیمہ نصف جز، کلی اذخر نصف جز، مخمضہ ۸ جز، ستوا قدریون ۳ جز، ہسترو ۳ جز، رخن ہلساں ۶ جز، خطا معجون بہ آندرد خون ۵ جز، شہد بقدر ضرورت لیکر معجون بنائیں۔ (الیاہر)
دستوں کے ہمراہ فساد مزاج اور ضعف معدہ کے لئے نسخہ۔

نک ۴ جز، سنبل ۲ جز، سنبل بندی ۴ جز، زراوند نصف جز، اذخر ۱ جز، مصطکی ۱ جز، انیسون ۱ جز، تخم ترنس ۱ جز، حلیلہ کاٹی مع غصلی قدرے سوختہ ۳ جز، اس قدر کہ چسبی جائے۔ نجث حدیدہ مفصل بہ ر کہ مقنوا، شہد سے ہمراہ گوئندہ میں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام۔

حرارت کی موجودگی میں مذکور نسخہ کے اندر کچھ مہر د ادویات شامل کر لینا موزوں ہے۔ مثلاً امہر باریس، گلہ رخ، صندل سفید، سنبل، عصا و الفستقین سے قرص بنا کر کھجین کے ہمراہ بطور مشروب استعمال کریں، جگر کی ادویات میں کاسنی اور جنگلی کاسنی شامل ہیں۔ (طیبہ معلومہ)

کاسنی جنگلی دبستانی، سوہ مزاج مگر حار کی عمدہ دوائیں ہیں، اپنی قبضیت سے یہ تقویت دہنی سے حار اور رگوں کے ہانوں و ہوں دیتی ہیں اور مزاج بارہ کو نقصان نہیں پہنچاتی ہیں جیسا کہ دیگر مزاج بارہ و طب دان چیزوں کو ان سے نقصان ہوتا ہے۔ یہ دونوں ہنریاں جگر کے لئے گو غلط کے بغیر سے سوہ مزاج باحق ہو مفید ہوتی ہیں اور اگر یہ ماہ العسل کے امر اوئی جائیں تو پیشاب کے امر او ر طوبتوں کو نیچے تار دیتی ہیں، خشک کر کے ماہ العسل کے امر او اور جوش دیکر استعمال کرنے سے مفید ثابت ہوتی ہیں۔ جگر کے اندر بیماری محض سردی کی ہو تو شرابہ ایٹھ لطیف کے ہمراہ پینے سے بچہ خف ہوتا ہے۔ جگر کے سردیوں و، کبھی طرح سرخس حوال دیتی ہے اور اسے گرم نہیں کرتی ہے۔

(جالینوس)

قرص بارہ کے لئے اسے اور اسی جیسی دوسری دواؤں کو شامل کریں۔ (مؤلف)

محفوظ رہتا ہے وہ بڑا ہی نیک بخت ہوتا ہے۔ مگر یہ ایک ایسی کیفیت ہے جس سے تمام دُعا ہمیشہ دوچار رہتے ہیں۔ (کتاب الامتلاء)

دورم جگر کے ہمراہ ہنگلی کا ہونا خراب ہے۔ یہ کیفیت جب کسی مریض کو لاحق ہوتی ہے تو گدی، سر کے پچھلے حصہ اور پیچ کے انگوٹھے میں شدید حرارت کے ساتھ درد جبر، لھٹا ہے اور گدی کے نیچے بائلی جیسی چیز ابھرتی ہے۔ ایسی حالت میں مریض پانچویں دن طلوع آفتاب سے پہلے فوت ہو جاتا ہے۔ باقی غیب کا علم تو اللہ ہی کو ہے۔ مذکورہ درد کی حالت میں پیشاب قطرہ قطرہ دشواریوں کے ساتھ آتا ہے۔ (الموت السرّی) (جالینوس)

غذا مقرر کبد سے اٹھ کر کبد میں نہایت تنگ تالیوں کے ذریعہ پہنچتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نہایت آسانی سے مسدود ہو جاتی ہے۔ غذا سے پیدا شدہ لسی حد درجہ لطیف نہیں ہوتی تو بھر کے اندر دورم حار کی صورت میں نہایت شدید ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت میں غذا میں گرم اور سابی ہو جائیں گی۔ جگر کے اندر برودت ہوگی تو یہ اور زیادہ خراب حالت ہوگی۔ کیونکہ پیدا شدہ خلط کی سرایت ست ہوگی اس میں لسی تام کو بھی نہ ہوگی۔ لیسہ اور غذا سدے پیدا کرنے کے لئے تیار رہتی ہے۔ ایسی صورت میں ماہ اشعر کا استعمال بہتر ہوتا ہے۔ اسی طرح ماہ اشعر جیسی دوا چینی بھی ہوتی ہیں جن کے اندر تھوڑا سا سرد ہوتا ہے۔ مگر کوئی خاص حرارت یا برودت ان میں نہیں ہوتی۔

(تشریح لموتی)

جگر کا دورم صلب آہل طویل مہلک بیماری ہوتا ہے۔ (ابن سینا)
زبان کی سیاہی، خشکی، بخاروں کی حدت، فضلہ کی خشکی یہ سب التهاب کبد کی علامات ہیں۔ بالخصوص جبکہ اس کے ساتھ دابنے حصہ کے اندر درد موجود ہو۔ (جالینوس)

معدب کبد کے اندر دورم کا ہونا مقرر کبد کے مقابلہ میں کہیں زیادہ خراب اور خطرناک ہوتا ہے۔ جگر کا دورم تلی کی جانب منتقل ہو جائے تو معدہ اور تلی کا دورم جگر کی جانب منتقل ہو جائے تو خراب اور مہلک ہوتا ہے۔ (جالینوس)

لسحق (چٹخوزہ) مقوی جگر ہے۔ یہ جگر سے چپک جانے والی چیزوں کو صاف کر دیتا ہے جو غذائی تالیوں کے اندر فضلہ کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ کیونکہ اس میں تھوڑی قبضیت اور عطری مادہ ہوتا ہے اور جن چیزوں کے اندر یہ کیفیت ہوتی ہیں وہ جگر کے لئے مفید ہوتی ہے۔

(کتاب الغذاء جالینوس)

ہونٹ اور زبان کا سفید ہو جانا، اور چہرے کا چمچ، مزاج جگر کے فساد کی علامت ہے۔ جو

ضرر ہے، جگر سے چپک کر صفحہ بن ہو جانے والے غلیظ خون، یا خود جگر کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے پیدا ہو جاتا ہے۔ چھوٹے جگر کے اندر غذا اچانک سے زیادہ آ جاتی ہے تو یہ بھی تالیوں کے اندر چپک جاتی ہے اور امتداد زمانہ سے متعفن ہو جاتی ہے۔

سودا اور دم کے درمیان فرق یہ ہے کہ سودا کی موجودگی میں دم کی طرح درد نہیں ہوتا، سودا کے ساتھ نصد دم کے مقابلہ میں زیادہ ہوتا ہے۔ دم حار جگر کی علامات یہ ہیں کہ زبان کے اندر سرخی اور یہی، قلت اشتہار، پیاس کی شدت کے مطابق ہوگی، حر، بخار، اور دم کبد میں جبکہ مراقبہ اور موٹان ہو اور تھامی پر گوشت، نیز شرب اسعاف غلیظ بھی ہو یہ کھلے طور پر محسوس ہوتی ہے۔ طویل و دراز حیات عمر تک باقی رہ جائیں تو حکر میں دم اور اس کے مزاج کو حاکم کر دیتے ہیں۔ اسی طرح معدہ بھی متاثر ہو جاتا ہے۔ (یبودی)

صف، فی حیات عمر تک باقی رہتے ہیں تو اس سے جگر کا مزاج حاکم ہوتا ہے۔ مگر بعض حیات سے معدہ کا مزاج بڑھتا ہے۔ (مؤلف)

ایک سودا میں نصد کھو میں اور ممکن حد تک جگر، ٹھنڈا کریں۔
دیر پاک رہا ہو تو مریض و جگر کے بل سونے اور تیز مپانی سے غسل کرنے کا حکم دیں۔ مٹی
حدیدہ استعمال کریں۔ صبر، عرق کاسنی، سکر، خالص اور افسستین، دیگر سہاں میں۔ بشرطیکہ اسہاں
نہ درمی ہو۔ ایسے ہی حکمتیں اور نسخے کے لئے مریض و مریض، ہادیان، پر سیاہ و شان، روغن و امروغن
حسب کا جو شانہ دیں۔ بھی صبر، حسک، روغن ارغند بھی دیتے ہیں۔ مریض غسل کرے، اسی سے بل
سے حتیٰ کہ نفع واقع ہو جائے۔ بہہ جانے پر رطوبت اور سفید نکل رہی ہو تو مریض محفوظ اور سیاہ
نکل رہی ہو تو ہلاک ہو جائے گا۔

سوء مزاج حار کبد کا علاج۔

ماء الطحی، آب کدو، ہر او سکر، قرص کا فور، اسپوں، کام نہ چلے تو پتھر روڑا، لکھن استعمال
کریں۔ غذا میں مسور اور کدو دیں اور صندور رکھیں۔ مریض جوان اور اتھاب شدید ہو تو ہمیشہ نہار منہ
برف پلائیں، سرد ہونے کی صورت میں دبید کر کم، دبید لک، ماء، اصول دیں اور اصطلح خیقون کا صندور
رکھیں۔ سودا کبد کے لئے شب میں مریض قرص افسستین کھا کر سوجایا کرے۔ یہ مفید ہوتی ہے اس
سے ہاتھوں اور پیروں کا ذیباہن (ترحل) دور ہو جاتا ہے۔

ہو چکا ہوتا ہے۔ مریض مر جائے گا۔ کبھی سیاہ چن تو خارج ہوتی ہے مگر بدودار نہیں ہوتی۔ اس صورت میں مریض کمزور ہوتا ہے اور نہ ہی اس کی حالت خراب ہوتی ہے۔ (یہودی)

جگر میں سدوں کی علامت یہ ہے کہ کیلوں جذب نہیں ہوتا۔ چنانچہ درم خطہ ہوتا ہے۔ اور نہ ہی پانی کا فساد مزاج، مریض کو جگر کے اندر بہت زیادہ غل محسوس ہوتا اور نہ ہی تھوڑا سا بد سے گل جاتے ہیں چنانچہ پیشاب کے ذریعہ سد سے پیدا ہونے والی چیز خارج ہوتی ہے اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ (اُھرن)

علامت یہ ہے کہ کیلوں جذب نہ ہو گا۔ کیوں ہی سست میں گئے۔ (نوف)
جگر کو سخت نہ ہونے میں۔ علامت یہ کہ مریض محفوظ رہے گا۔ یہ خراب صورت ہوتی ہے اور سست کا باعث ہوتی ہے، مین مریض اس وقت بدودار یا متعال بریں۔ یہ بنیادی علاج ہے۔ (اُھرن)

عنب اشعلب خام اور جوش، پیرا حاتا جگر کے حق میں بحد مہد ہے۔ (طبری)

فساد مزاج جگر حار کی علامتیں۔

شدت کی پیاس، اور قلت اشتہا۔

فساد مزاج جگر یار کی علامتیں۔

شدت اشتہا، ہونٹ اور زبان سفید، قلت خون، پیاس کم، پیشاب سفید۔ حرارت میں زبان اور پیشاب کا رنگ سرخ، چم کے کا رنگ گڑا ہوا اور زرد، اس پر غالب سفیدی، فساد مزاج کس قدر شدید اور کمزور ہے اس کا اندازہ مضموی سستی، اور جلد مضموی کی سے ہو گا۔

محدب کبد میں ورم کی علامات

دائیں پہلو میں ثقل، تناسل لینے پر بھرے سے نیر مضمی سے درمیان تک ریادہ سانس محسوس ہوگی، تھوڑی کھانسی عارض ہوگی۔ ورم حار ہو گا تو پہلے زبان سرخ پھر سیاہ ہو جائے گی۔ اشتہا مفقود اور پیاس سخت ہوگی۔ بیماری کی ابتداء میں مریض صفر کی قے، اور آخر میں قے سیاہ ہو جائے گی۔ بخار گرم ہوگا۔

جگر کے زیریں حصہ میں ورم کی علامات یہ ہیں کہ قلت اشتہا، پیاس سخت ہوگی، کھانسی عارض نہ ہوگی، سانس لینے وقت درد ہوگا جیسا کہ محدب کبد میں ورم ہونے کی صورت میں

خارج ہونے والی مٹے گوشت کے پانی سے مشابہ ہوتی ہے۔ شکر سے خارج ہونے والی چیز جو جگر کی گرم طاقت کے کمزور ہو جانے سے خارج ہوتی ہے، اسٹیم کے مانند ہوتی ہے۔ (آخری)

کبد حار کے لئے ضیاد کا عمدہ نسخہ:

بہی، ان پانی اور سرکہ میں سفید جوش، دیں کہ پختہ ہو جائے پھر بہی، نہ ایک سرکہ اس میں اسی مقدار میں گلہری، صندل اور شامی روئی شامل کر کے پختہ پانی اور سرکہ میں گوند میں اور اس پر روغن گلہری والی کر رکھ دیں۔ عمدہ اور مؤثر ضیاد بن جائے گا۔

ضمہ کبد میں مریض کو ایسی غذا دیں اور شرابات دیں جو نحیف ہوں۔ انہیں تھوڑا تھوڑا استعمال کریں۔ شقاق بہد میں، یہی طاق ہے جو معدہ کا ہوتا ہے، پانی پہلے فصد کھولیں، پھر قابض اور پیپ بذر چھتے خارج کرنے والی ادویات اور غذاں میں گوشت پیدا کرنے والی چیزیں استعمال کریں۔ ورموں کے اندر گوشت پیدا کرنے والی چیزیں دیں۔ سدا اور ورم جگر کی ابتدا میں فصد خون بنیادی طاق ہے۔ کیونکہ اس سے استقاء اور ہو جاتا ہے اور خون کم ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد مسہل یا مدریوں ادویات دیں۔ بشرطیکہ سدا و ورم معدہ بہد کے اندر ہو۔

صلابت بہد میں مریض و ادبے پلو پندرہ روز متواتر سوتے کا قسم دیں۔ (آخری)

اس تھوڑے سے انتیہ پختہ ہو جاتا ہے اور شدید حرارت جرتی ہے۔ شکر پر ہونے کی حالت میں جگر کے بل سو مان سب نہیں ہے۔ (مؤلف)

ورم اور سدا کے مریضوں کو گوشت اور شام جیسی خلیق غذاؤں کے پرہیز کرائیں۔ نہیں ملطف اور سرخ ہضم غذا دیں۔ خلیق ورم کے مریض کو جبکہ حرارت نہ ہو شام اور ملطف ادویات دیں۔ ضعف بہد جس میں استقاء اور گوشت کے پانی جیسا، ست کرنے کا مدیشہ ہو تو مسہل، سلیج جیسی لطیف و خوشبودار دوائیں دیں۔ انہیں جوش دیکر صاف کر لیں اور پانی کے اندر دوا انکر لم سیر کریں، جگر کے اوپر مقوی جینی قابض اور خوشبودار چیزیں رکھیں۔ مقوی جگر چیزیں مثلاً جیتہ اور نیمہ کا گوشت دیں جس سے چربیوں اور سردی گئی ہوں۔ گوشت کے اوپر دنگ، دار چینی، زعفران، مصلی، چھڑک میں۔ تیر کے چورے، اتار اور بہی دت دیں۔ مشروبات میں شربت بہی پلا دیں۔ خوشبودار طعمہ استعمال کریں۔ جلی ہضم غذاؤں سے پرہیز کرائیں۔

جگر کی مزمن صلابت جس سے استقاء کا اندیشہ ہو، کے لئے مرہم کا نسخہ:

بابونہ، ناخونہ، میتھی، حجم تان، مٹھن، موم اور روغن انیسون۔

جگر کے علاوہ کانسز جو خلط کو تحلیل کرتا ہے اور زیادہ گرمی نہیں دیتا چاہتا ہے۔

نسخہ:

ہارونہ، ناخونہ، گلہ ش، سنبل، افسنتین، پودینہ، شاخ مس، شاخ ر، جوش، پیر سر او ہوا
وردغن نمکرم نمید کریں۔ حتی کہ سر ہو جائے۔ اس طرح ۲۱ بار قیل اور طعام تمہید کریں۔ جگر کی
خلط تحلیل ہو جائے گی۔ جگر میں جب تک حرارت ہو اور جسم ناقص ہو، صندلیں، گلہ ش، تب
بہی، وردغن گل، موم، تھوڑی کافور کے ہمراہ قصد وغیرہ کے ذریعہ ضار کریں۔ موم اور وردغن و
تحلیل کریں۔ آب بکی یا آب سیب یا انہیں جیسی چیزیں پلا میں۔ صندلیں اور کافور کو ملا کر ضار کریں۔
حرارت زیادہ ہو تو عرق غلب اشطب اور عرق رجد وغیرہ کا اس میں اضافہ کریں۔

حرارت میں سکون ہو اور تحلیل پیش نظر ہو تو ہارونہ، ناخونہ، موم، وردغن، ہارونہ، وردغن شبت
استعمال کریں، اس میں سعد، سنبل، شاخ سر دیا پتہ قابض چیزیں شامل کریں۔ ورم بجمہ غلیظ، مزمن
اور مارو ہو تو اس میں طقورادیت مثلاً کر، حبہ، صیغنی بڑ، قردمانا، قودنج، کرب و غیرہ شامل کریں جو
تیزی سے تحلیل کرتی ہیں۔ آٹن اور سد اب وغیرہ بھی شامل کریں۔ (اھرن)

باب اربعہ میں مزاجوں کا قصہ دے دے اور مزاج اور خمر جارح ہوتے ہیں۔ کیلانی استہاتنا
اس بات کی دلیل ہے کہ تھاجگر کی جانب سے اسے نہیں سردی ہے۔ استوں میں یہ نہیں آتا کہ
اس کا مطلب یہ ہے کہ سرد موجود ہے۔ سردی عدم ہے کہ شکل موجود ہو تو یہ قوت
جاذبہ کے ضعف کا نتیجہ ہوتا ہے۔ (بوس)

اسے مزاج بار و طرب کہتے ہیں۔ (مؤلف)

گوشت کے پانی کی طرح استہاتہ ہوں قوت مغیرہ کے ضعف کی وجہ سے ہوتا ہے
جو خون بنانے کی آمادہ رہتی ہے۔ (بوس)
اسے جملہ ضعف مزاج کہہ گئے۔

اسی ضعف کا سبب مزاج جارحی خرابی ہو تو تھوڑے وقت میں استہاتہ ہوں کے بعد غلیظ و خراب
رنگ ہو جائے اور مزاج میں کمی ہوگی۔ (مؤلف)

جگر کا جسم ہوا و موم ہو جائے تو ہی کے ساتھ چور جسم ہوا ہو جائے گا۔ بخار سے کافور
کی قوت ہوتی اور اشتہا جاتی ہے۔ گوشت کے پانی کی طرح تھوڑے وقت میں استہاتہ ہوں کی وجہ
سے ہو تو است زیادہ نہیں آئے گا نہ ہی مسلسل ہوگا۔ کیونکہ بیماری میں ہوگی اور شکل چلتا رہے گا۔ پھر

دنوں تک دست زیاد ہوں گے۔ برازی جو مغرب ہوگی۔ دست خون کی چھٹ کے مانند سودا کے
 لگ جگ ہوگا۔ بہشت مختلف رنگوں کا دست حزان باردی خرابی کی دلیل ہے۔ بخار ضرور ہوگا اور
 چہرے سے غری نمایاں نہ ہوگی۔ جبکہ حرارت میں نمایاں ہوتی ہے۔ دوسرے مریضوں کے مقابلہ
 میں اٹھانے کی اشتہا زیادہ ہوگی۔ یہ دونوں مزاج جو ست کے ساتھ ملے ہو جاتے ہیں تو دست مست
 ہے۔ پیاس زیادہ ہوتی ہے، برطس ازیں برطس حالت ہوتی ہے۔ جگر کے اندر درم حار یعنی لفظی
 درم ہو تو اس میں پہلو میں سیلوں کے سروں کے نیچے رہا نہتے جو ہنسی تک۔ یہ پختا ہے اور پیچھے کی
 سیلوں کے نیچے تک اترتا ہے۔ درم بخار اور شکم کھانسی آتی ہے۔ اشتہا جالی رہتی ہے۔ صیقل نفس
 ہوتا ہے زبان شریک میں سرخ، پھر سیاہ ہو جاتی ہے، صفراء کی قے ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ شکم
 ہو جاتا ہے۔ اس طرح یہ شومہ سے مشابہ علامات پیش کرتا ہے۔ درم اگر حمہ ہو تو اسباب شدید تر
 ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ سر، سوزش، اور جسم باغری ہو جاتا ہے۔ درم حار اگر معدہ کے اندر ہو تو
 غشی، خشکی، افتدال، اشتہا اور اسباب شدید تر ہوتا ہے۔ غشی اور برا اظہار زیادہ ہوتا ہے اور استقامت
 ہو جاتا ہے۔ درم حار معدہ بھر میں ہو تو درم حار کے ساتھ درم آنکھوں سے دھنواں ہاتھوں
 سے محسوس کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ بڑا ہو۔ درم چھوٹا ہونے کی صورت میں مریض کو بڑا کھانسی لینے کا
 علم آئے اور چہرہ پر چھیں کہ داہنی پہلی کے نیچے درم محسوس ہو رہا ہے یا نہیں۔ درم حار بدست اس
 بغیرت کو خصوصیت حاصل ہے۔ درم مہا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ عضد باغری بھر میں ہے۔
 کوں ہو تو خود جگر کے اندر ہوگا۔ درم حار کی موجودگی میں مذکور وہاں اعراض نہ ہوں۔ یعنی قے، بخار اور
 غشی نہ پائی جائے تو وضع رہے کہ درم عضدات باغری بھر میں ہوگا۔ قے اور اسے پہلو میں درم اور
 بخار کے بغیر درم کے ساتھ تناو موجود ہو تو یہ ماسہار پکا کے سدا کی علامت ہے۔ درم بھر سسٹے غل
 بہ قارہ اور تناو میں شدت پیدا ہو جاتی ہے اور مختلف انداز کی پیپاں جاری ہوتی ہیں، مریض شدت
 دردی وجہ سے داہنی جانب بیٹ نہیں سکتا۔ درم پھٹ جانے پر بول و براز کے اندر کثرت سے صفراء
 خارج ہوتا ہے۔ مگر درم حار جگر سلب کی جانب منتقل ہو جاتا ہے تو درم اور بخار جانب ہو جاتا ہے۔
 درم اور غشی نمایاں ہو جاتی ہے، پردہ شکر پتا ہو جاتا ہے۔ عرصہ گزر جانے پر لاجیہ استقامت خارج
 ہو جاتا ہے۔

سد حار کی خرابی میں مقوی سد اور ساتھ ہی کاسی، جنگلی کاسی بھی مہر، بہرہ، میں بھی
 استعمال کریں۔ کھجور کے ساتھ دھنیا، ہر و خشک شامل کریں۔ اس کا پانی پییں، یا اسے کھائیں یا اسے
 خشک کر کے پانی پر چھڑک کر پییں۔ یا پانی میں ابال کر پییں۔ کاسی سو، حرن جگر حار و بار کی خرابی میں

مفید ہے۔ عصارہٴ حشاش اترجہ کرام، ماءِ غسل کے ہمہ اولیں۔ مزاج کی خرابی کے ساتھ صفراء بھی ہو تو سلجبنیں اور مفتق مسدودہ میں لیں اور نہار منہ افیون، بھٹک اور فلو نیاسے تیار شدہ میخون، ستموں کریں۔ حرارت بڑھ رہی ہو تو عمدہ وردغن مگلاب اور وردغن سیب میں۔ غذا میں ماءِ اشعیر استعمال کریں۔ الغرض ایسی غذا میں استعمال کریں جو کچھ برودت پیدا کرتی ہوں اور سدے پیدا نہ کرتی ہوں۔ شراب بالکل ترک کر دیں۔ الایہ کہ ضعف محدود کی وجہ سے مجبور ہوں تو قوڑی رقیق سفید شراب پی میں۔ درم حار جگر کا بھی علاج کریں۔ مزاج جگر کی خرابی از قسم برودت ہو اور برودت غالب ہو تو شراب کے ساتھ روٹی میں۔ چوڑے اور ترنب (بند گو بھی) استعمال کریں جسے دو یا تین بار جوش دی گئی ہو۔ شاہبلوط اور مویر مفتق میں، شراب استعمال کریں۔ نہار منہ خافٹ، اساروں اور اس مرفض کے آخر کردہ میخون استعمال کریں۔

سدوں کے علاج کے لئے نسخہ :

کبہ، قسط، خافٹ، سلجبنیں عصلی، مفتق، پوست فستق، بادام تلخ اور غاریتوں جیسی مطلب اویات استعمال کریں۔ برودت کو موجودگی میں گرم اور حرارت کی موجودگی میں سرد دو میں میں۔ بھینے کے جگر اپنی خاصیت کی وجہ سے جگر کے تمام دروں میں مفید ہے۔ اسے سفید ریسنے کے بعد چس میں اور شراب شیریں کے ہمہ اولیں۔ شراب پر پی اور طیف ہوئی چائے۔ مخطوط اور سودا پیدا کرنے والی غذا سے پرہیز کریں۔ بیماری در اند ہو جائے تو نصہ اور مسهل استعمال کریں۔ جگر میں درم حار ہو تو، اپنے ہاتھ کی نصہ شستہ سے بار بار قوڑی قوڑی کھویں تاکہ زیادہ دوا خارج ہو جائے۔ سرد جو اور مطلب چیزوں کا غذا کریں۔ ہمیشہ متوی چیزیں استعمال کریں اسی طرح حلب، ختم تان، ناخوت، پاوٹ، ارشیت جیسی دواؤں کے تیار شدہ مضامین رکھیں۔ اس میں متوی چیزیں شامل ہیں۔ "درم صلبہ کے ان مضامینوں کے اندر بنی تار، متق، اشق، ایرسا، مر، السلجبن، سنبلی، اسارون شامل ہیں۔ بوقت آرام بہان، فلیٹون، شراب شہد کے ہمہ اولیں۔ یہ سدوں کے ساتھ محدودیت ہوتے ہیں۔ پہلے نظر ان، آب گرم اور شدہ کا حقن کریں۔ بیماری مخطوط پر ہو تو وقت کے اندر فحتم لطل، قطریں، روا، صقر جنگلی اور قلم شامل کریں۔ محدب بہد کو بول اور مقعر بہد و برادر سہ نارجہ صاف کریں۔ پیپ و تہج کرتے کی جلدی ہو تو مضامین نیچے، ایٹ کیوتر، چشدر اور خطمی شامل کریں۔ بارہرہ معدہ و خمر و نیمہ و کا جوشندہ میں۔ پیپ پخت کر کے گے تو پانی اور شہد گرم میں تاکہ زخم داخل بر صاف ہو جائے۔ طریقہ وہی استعمال کریں جو سردوں کے رفقوں کے لئے

پتھروں و توڑتی ہیں۔ ان کے ساتھ چند ربوں اور بات شامل نہیں۔ (انگوٹن)

جگر میں سہ سے پڑ جانے کی طاقت یہ ہے کہ مریش و ایسا محسوس ہوگا جیسے دابنے مراق
کے اندر معلق سائش موجود ہے۔ لیسدار اور غلیظ کھانوں و استعمال کرینے نیز حمام کے بعد اور
محسوس ہوگا۔ (فلیر غورس)

جو شاندار اصول پایا جائے تو لازم ہے کہ ہر قسم ان مسہل یا جائے۔ (ساتر)

تا کہ جسم سے فضلات کا خراج ہو کیونکہ جو شاندار سے کچے اخلاط پیدا ہو جاتے ہیں۔ (موت)

سودا کی ردوں کے اندر پایا جائے تو مسہل و قنور یا جائے۔ سودہ جگر کے ازالہ کے لئے یہ

جائے تو مسہل یا جائے۔ (ساتر)

یہ خیال میں ساتر کی مراد "مادہ بلول" ہے۔ (موت)

صلابت جگر کے لئے نسخہ:

پہلے فصد کھوں دیں، پھر جگر کے اوپر طین خنار کھیں۔ درم نرم ہو جائے تو دروں اور مفتح

سودہ اور بات دیں۔ پھر تلخ کی و شش بار بار کریں حتیٰ کہ سخت یاب ہو جائے۔ اوائل کے اندر

مفتویٰ جگر مٹا سنبھل اور ریوندہ وغیرہ شامل کریں جو دروں بھی ہیں۔ (فلیر غورس)

درم تھک حار کی وجہ سے بخار ہوں تو بارہا لیں اور کھینک دیں کیونکہ یہ مہر و اور شش سودہ و

نرسے ہیں۔ (قسط)

درم حار کے ہر دھرتے زیادہ لخت (زنی) ہو تو مریش کو قس ریوندہ اور قس

امبر باریں پائیں۔ درم حار کے ساتھ درم مو قنور، شکر، درم حار، جگر میں سودہ اور سرخ پیتاب آرا

و قنور شکر اور قس پارہ سے سمایا، لخت و ریوندہ، شکر، درم قس کا نور، تب فوہات

سودہ اور یہ اسباب اس کے بعد دیں اور صدمین کا خنار کھیں۔ شطیہ جگر کے اندر شدید نہیں

محسوس ہو اور بخار کے بغیر اور کھینک کی مدد موجود کی میں سودہ ہوں تو درم بارہ ہوگا۔ ان حالات

میں مادہ اصول رو شش پارہ شین و کچھ اور ریوندہ میں اور کمر تر حیل (ڈھیل پین) اور درم لخت و

قنور و اصول سے ہر دھرتے استحقاق آرا میں اور نہایت ط قنور خنار کھیں۔ درم جگر میں جتا مریش

کی سب سے پہلے صدمین لخت کھیں۔ (فلیر غورس)

مریضوں کو تھوڑے قابض پھل کھل میں زیادہ نہ کھل میں۔ قابض اشیاء کا نقصان اس مقام پر زیادہ ہوتا ہے۔ سو، مزاج بارہ کا غلبہ ہو تو ثواب میں بھگو کر یا خند قیون یا بند گو بھی جسے بارہ بار ہاں یا گیا ہو، کے ساتھ مصروف جات سے خوشبودار بنا کر روٹیاں کھل میں۔ حاجت میں کراوٹ آجائے تو لطیف گوشت کھل میں۔ ورم جگر کے محذب جانب میں ہوتا ہے تو محسوس ہوتا ہے، خاصہ زہید ورم بڑا اور شعلہ آفر ہوتا ہے اور مقعر جانب میں ورم ہونے تک حاجت یہ ہے کہ دائیں جانب شعلہ ہو گا، ہلکی حاسی آئے گی، زبان پہلے سرخ پھر سیاہ ہو جائے گی۔ اشتہا مفقود ہوگی، پیاس مسلسل سخت ہوگی، پہلے زرد، پھر سبز قے ہوگی، درد ایسا ہو گا جیسے پردہ شعلہ اوپر کو کھینچ رہا ہے۔ کبھی درد ایسا محسوس ہو گا جیسے پیچھے کی ہسیلوں کی جانب کھینچ رہا ہے۔ یہ ورم انسان کے اندر پیچھے کی ہسیلوں کی جانب پھیلتا نہیں ہے۔ کیونکہ جگر ہر انسان کے اندر ان ہسیلوں سے وابستہ نہیں ہوا کرتا۔ اسی طرح کی حاجت میں وقت بھی ظاہر ہوتی ہے جب ورم محذب یا ہر کے اندر ہوتا ہے مگر اسی حاجت میں حاجت زیادہ نمایاں ہوتی ہیں۔ کیونکہ وقت تنفس اور بڑھ جاتا ہے اور حاسی شدید ہو جاتی ہے۔ نیز درد پھیل کر شانوں تک پہنچتا ہے۔ مقعر ہر کے ورم میں اشتہا مفقود ہو جاتی ہے، سرکاری قے درمکلی ہوتی ہے، پیاس زیادہ ہوتی ہے، اس کی قسم میں بخار ہوتا ہے۔

ورم جگر و گوشت میں ہوتا ہے تو درد، تھوڑا اور جگر کی جھلی کے اندر ہوتا ہے تو درد میں نیچیں ہوتی ہے۔ ممکن ہو تو باسلیق کی فصد کھو میں۔ سببیں ماہ، شعیر پا میں، قابض چیزوں سے پرہیز کریں۔ کیونکہ ان سے قہر مسدود ہوتا ہے، اس کی مایوں خشک ہو جاتی ہیں اور صفراء خارج نہیں ہو پا تا جس کی وجہ سے ورم بڑھ جاتا ہے۔ اس کے علاج کے لئے اعتدال کے ساتھ دراز ہوں کی تدبیر کریں۔ ورم میں جہاں ہو تو عرق غلبہ شعلہ، عرق کاسنی اور سببیں ہیں۔ بطن نمایاں ہو جائے تو مدروں اشیاء استعمال کریں۔ ورم مقعر ہر کے بعد طبع طبع چیزیں مثلاً صبر اور عاریتوں کریں۔ ورم طوقر ضاروں کے خارجہ ہمیشہ اس بات کی فکر کریں کہ جگر کے اندر ورم سبب نہ ہونے پائے۔ یہ ورم مزمن ہو جاتا ہے تو محنت بالکل نہیں ہوتی یا تو اشتہا ہو جاتا ہے یا شکر نرم ہو جاتا ہے جس کے بعد موت واقع ہو جاتی ہے۔ صحت اگر ہوتی ہے تو ان چیزوں سے ہوتی ہے جو جگر کی تاروں و حواس دیتی ہیں تاکہ تھک نہ ہو۔ برمی شعلہ اس طرح کے مریضوں کو اسلئے، حق ہوتی ہے کہ ہسیلوں کی دوائے استعمال ہو جائے۔ اور ورم صلب کے اندر پیدا کر کے وہاں الٹ اور وہاں شعلہ جیسے محسوس صلب ضار دوائے، حاجتوں، اشتہا، سببیں، خارجی سے روکنا، اس کے مطلق، اور طوقر صلب دوائے کے ساتھ پیاس استعمال کریں۔ جگر کے مدد پیچ جمع ہوتی ہو جس کا منع ہو جانا ورم

موتو تر دو، انخیر، بیت کو تر، یور و کا ضار، رھیں، مول ہو اشہد، حشک انجی، زوفا، پودینہ کھلائیں، شہد کے ہر جاء اشخیر چڑھیں، مدروس ادویات دیں تاکہ سردوں کی جانب پیپ کا لالہ ہو جائے۔

دواء مجرب:

جنگلی کاسنی حشک ڈرام، تخم مروڈ ڈرام، میتھی بھنوب ساڑھے ساڈرام، گدھی کے دودھ ۱۰۴ ڈرام کے ہر ادویں۔ گدھی کا دودھ تازہ ہو۔ اس میں ساڑھے ۱۰ ڈرام سکر ملا لیں۔ قبض ہوتا صبر کے ذریعہ اجابت معمول پر آئیں۔ پیپ پھٹ کر مثانہ کی جانب مل ہو جائے تو قوی درجے کی مدروس ادویات نہ دیں۔ اس سے مقام ہونف پر زخم آجائے گا بلکہ تخم خرپڑہ، تخم خیار، رب سوسن، کیترا، فایدا، نشاستہ، دودھ اور بیضہ کنکر شست اور بلوخیاء خندروس، ماء اشخیر وغیرہ جو تحمیل کے ساتھ تبدیل پیدا کریں، استعمال کرائیں۔ پیپ کا میان آنتوں کی جانب ہو تو مذکورہ اشیاء کے ذریعہ تلبین پیدا کریں اور اس کا انصباب خالی مقامات یعنی صفاق اور آنتوں کے درمیان ہونے لگے تو مناسب یہ ہے کہ دابنے جنگاسہ کے پاس جبد اور عضد کو چیرا میں حتی کہ بارہ بلون نمایاں ہو جائے اس کے بعد چھوٹا سوراج برائے پیپ خارج کریں۔ چرم، مرستہاں کریں۔ جگر پر ایسے عرق کا ضہار کرنا نہ بھو میں جو سدوں کی صورت میں مناسب ہوتا ہے۔ یہ کیفیت دراصل بڑی رگ کی جزا اور دروازہ کی آہاں کے آخر میں ہوتی ہے اس کے ساتھ قطن، اور بخار کے بغیر درد ہوتا ہے

مزمن ہو جانے پر بخار بھی ہو جاتا ہے۔ یہ کیفیت غلیظ آہانوں کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ مفتوح ضہار، نڈامیں اور سکنجین محصلی، غافٹ، پوست کبر، اذخر، کر فس، ریونڈ، ملک، مجینہ، غاریقون، معجون لک و کر کم جیسی ادویات استعمال کریں۔ گرمی اور سردی پیدا کئے بغیر جگر سے سدوں کو کھولنے کے لئے سرخس سب سے عمدہ دوا ہے۔

دواء جدید:

سنبل رومی ۳ جز، السنبلین کچرہ، سکنجین اور اونی کے دودھ کے ہمراہ پلائیں۔ یاراج، السنبلین، بسفنج اور غاریقون، اصول اور مصطلی کے ہمراہ دیں۔ اس سے شکم کے کھلنے میں مدد ملتی ہے۔ مزمن سدوں میں قصد کی اور خارجی طور سے ترس، جعدہ، فوہ اور مدروس تلخوں سے سنبل، مصطلی اور فسفین کے ہمراہ تیار شدہ ضہار کی ضرورت ہوتی ہے۔ (سرایون)

بھر میں عام ہوتا ہے فرق یہ ہے کہ گرم خارجہ کے ساتھ ہوتا ہے۔ (اعضاء آمد)
 یہ سب صحیح ہے۔ (مؤلف)

کبھی خلقت کے اعتبار سے جگر اس قدر چھوٹا ہوتا ہے۔ جیسے گڑا، ایسے مریضوں کا علاج
 ایسی غذا میں بار بار دیکر کیا جاتا ہے جو لطیف و سرخ اشیاء ہوں۔ (حراثش)

جگر سے آنے والے دست کبھی ترگوشت کے پانی کی طرح ہوتے ہیں۔ یہ ضعف جگر بارہ کا
 نتیجہ ہوتا ہے۔ کبھی سرد و سردی دست آتے ہیں جس کے بعد مغز ہوتا ہے مگر خشکی نہیں ہوتی۔ اس
 کے حرارت کا اندازہ نہیں ہوتا ہے بالخصوص جبکہ ساتھ میں پیاس ہو۔ ہی جگر کے اندر حرارت کی
 علامات ہوں۔ کبھی یہ خشک یا حرارت کی علامات کے ساتھ آتے ہیں اس سے جگر کے اندر اتھابی
 حرارت کا پتہ چلتا ہے۔ کبھی سفید کیلوسی دست آتے ہیں جو اس بات کی علامات ہوتے ہیں کہ غذا
 قوت جائے۔ مد کے ضعف کے باعث نفوذ نہیں کرتی۔ ایب اور پیپ والا دست آتا ہے جو ماریتی
 ورم کا نتیجہ ہوتا ہے۔ ضعف جگر سے آنے والے دست ورم بہت دست کے اندر فرق یہ ہے کہ
 پیپ کیلوسی دست کے ہم آتے گی، ساتھ میں ضعف جگر کی علامات نمایاں نہ ہوں گی۔ علاوہ ازیں
 بہت کثرت عجیب و غریب قسم کے دست آتے ہیں مگر جسم تندرست اور طاقتور ہوتا ہے۔ ایسا اس وقت
 ہوتا ہے جب جسم ردی خلاط کو خارج کر رہا ہوتا ہے۔ فصد میں خشکی کا ہونا بھر کے خشک اور گرم
 ہونے کی علامت ہے۔ اس کا مرطوب ہونا جگر کے سرد و مرطوب ہونے کی دلیل ہے۔ رطوبت
 کے ہم اور رنگ اور صفرا ریت ہو تو جگر کے گرم اور مرطوب ہونے کی علامت ہے۔ خشکی کے ساتھ
 سفید اور سرخ تھلین ہو تو جگر کے سرد اور خشک ہونے کی دلیل ہے۔ (مؤلف)

لطیف تدبیروں سے جگر کی صلابت رفع ہو جاتی ہے۔ امراض جگر و کلی میں منسب نہیں
 ہے۔ ماہ الصبر کے ساتھ شہدائی جائے۔ (جائینوس)

یہاں تھوڑی شکر ملائیں۔ (مؤلف)

امراض جگر میں بول پر نگاہ رکھیں۔ صدایہ مند ہو چکا ہوتا ہے کہ جگر کا ورم بچہ بڑا
 ہو گا اور محدب حصہ میں کوئی چیز ساریت نہیں کر رہی ہو گی، مسائل امراض اناہ کے مطالعہ سے
 ہمیں یہی بات معلوم ہوئی ہے۔ (مؤلف)

امراض جگر میں سردی کی تالیف ہے تو میٹھی چیزیں مضر ہوں گی۔ کیونکہ ایسی حالت
 میں جگر ضرورت سے زیادہ جذب کرے گا۔ جس سے سردی کے اندر اسباب ہوں گے۔ مریض کو قابض
 اشیاء نہ کھلائیں کیونکہ یہ سد سے پیدا کریں گی اور ان تابیوں کو ٹھک کر دیں گی جن سے غذا نفوذ کرتی
 ہے۔ (جائینوس)

زیر جگر ریاح کا علاج:

مصطفیٰ، سنبل، اذخر اور جب الہان کا خٹا رکھیں۔ یہ عمدہ نسخہ ہے۔ (جالینوس)
 زیر جگر ریاح ہونے کی علامت یہ ہے کہ درد اور تناؤ ہو گا۔ دبانے پر قراقر کی آواز پیدا
 ہوگی۔ جیسا کہ کلی میں دیکھا جاتا ہے۔ (مولف)
 سدرے گازمی اور بیدار غذاؤں اور شروبات سے پیدا ہوتے ہیں، شروبات سے پیدا شدہ
 سدوں کا معامہ آسان ہوتا ہے۔ لیسیدار غذاؤں سے پیدا شدہ سدوں کا معامہ ذرا مشکل ہوتا ہے۔ یہ
 دیر میں تحلیل ہوتے ہیں۔ (جوامع تدبیر الاطباء)
 اطباء زیادہ تر حرارت ہد میں تار و مچلی استعمال کرتے ہیں، کبھی درم کی حالت میں بھی یہی
 طریقہ استعمال کرتے ہیں۔ (مولف)

مچھلیاں سب کی سب و شوار ہضم ہوتی ہیں، ان سے احتشاء کے اندر سدرے پیدا ہوتے ہیں
 (جوامع تدبیر الاطباء)
 جگر کی نالیوں کے اندر سب بھی درم ہو گا تا موافق خدائی وجہ سے وہ بہ آسانی سدرہ
 ہو جائیں گی۔ زیادہ تر یہ حالت گرم خدوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ درم حار میں سب سے زیادہ
 کن گرم خدوں میں ہوتی ہیں کیونکہ ان سے تہاب پیدا ہوتا ہے۔ ٹخنہ کی خدوں میں طبعی انحصار ہوتی ہیں، سدا
 اعتدال سے قریب تر اور ایسی خدوں میں استعمال کرنی چاہئے جن کے اندر اعتدال کے ساتھ کسی نہ
 ہو۔ آتش گندم معتدل ہوتا ہے۔

تہاب پیدا نہیں کرتا، تاہم اپنی لمبی بدولت نالیوں کے اندر چپ جاتا ہے۔ مذہب
 صورت میں کار صفا، شعیر تمام حالتوں میں موافق ہو گا۔ (تشریح الاممات)
 دوسرے ان صنف بنیادی ہیں جو کہ اس سے جگر کے درم درم پیدا ہوتا ہے۔ (ارطیس)
 مرنے والا دیکھا ہے کہ صفا اسے مذہب اور حالت رہا ہو جاتی ہے۔ پیشاب کے اندر سب
 بھی غیر معمولی رہتا ہے۔ درود مسلسل رہے بغیر قلی ہو جاتا ہے۔ تاہم سب مطلوبہ در خدائے
 فی تدبیر کریں۔ (ارطیس)۔ (مولف)

یاد رکھیں کہ سب آتے والے یہ درم پھر کے درم حار کے ساتھ چند نسخہ سے رستہ
 ہے۔ (مسائل الفصول) (بقراط)

خاریقون جگر کے سدوں کو تحلیل کر دیتا ہے۔ مررٹوں کے اطراف میں چپلی ہونی گازی
نڈاؤں کی بدولت پیدا شدہ جگر کے سدوں کو اچھی طرح کھول دیتی ہے۔ نت ساس اٹھل اور برگ
سان اٹھل کا شور بہ جو سدوں کو کھولنے میں استعمال ہو تا ہے مذکورہ اوقات زیادہ دور دورہ ہوتا ہے۔
جہاں حرارت مٹی ہے وہاں اسے میں استعمال کرتا ہوں۔ بایں ہمہ اس سے بدولت بھی مٹی ہے۔ ختم
بھو جگر کے سدوں کو کھولتا ہے۔ اس کے اندر کوئی خاص حرارت نہیں ہوتی۔ سدوں کو کھولنے
میں نت خطیانا بچہ موثر ہے اکثر ادویات کے حدود اثر سے اس کا اثر بڑھا ہوا ہے۔ جب البان کے گاڑھے
عصارہ کا ضاد استعمال کرنے سے جگر کی خلقت پھل جاتی ہے۔ پوست نت خار کا مشروب آرام ہمہ اور
ثریب ریسی فی استعمال کرنے سے جگر کے امراض کا قلع ہوتا ہے۔ فوہ جگر کا مقلد کرتا ہے اور اس
کے سدوں کو کھول دیتا ہے۔ غافٹ سے جگر کے سدے کھل جاتے ہیں، بایں ہمہ اس کے اندر
حرارت نہیں ہوتی۔ پودینہ جنگلی جگر کے سدوں کے سنے عمدہ ہوتا ہے۔ اس سے کھٹتے ہوتی ہے۔ جگر
کے ضادوں میں قصب اثر ریرہ شامل کر لیا جائے تو بچہ عمدہ ہوتا ہے۔ یہ خوشبودار اور قابض
ہوتا ہے۔ اس میں تھوڑی حدت بھی ہوتی ہے۔ گرمی سے زیادہ خشکی پیدا کرتا ہے، ریرہ جنگلی سد و جگر
ضعف جگر کا کافی علاج ہے۔ اس باب میں یہ نہایت طاقتور ہوتا ہے۔ (مفردات جالینوس)

کبابہ ضعف جگر میں مفید ہے۔ عصارہ قطہ ریون، قیق کا شمار سد و جگر کی افضل ترین دواؤں
میں ہوتا ہے۔ مصطکی، گرم جگر کی نہایت عمدہ دوا ہے۔ سنبل کا مشروب، ضاد جگر کے لئے مفید
ہوتا ہے۔ زوقا سے جگر کے سدے کھل جاتے ہیں، فسق، جگر کے سدوں کو کھولتا اور خصوصیت سے
جگر کو صاف کر دیتا ہے۔ جعدہ سے احشاء کے تمام سدے کھٹتے ہیں، فراسیون، احشاء کے سدوں کو
کھول دیتا ہے۔ مانخواہ سے جگر کے سدے کھل جاتے ہیں۔ انخر کا ضاد، گرم جگر میں مفید ہوتا ہے، اس
کا مشروب جگر کے سدوں کو کھول دیتا ہے۔ جگر کے سدوں کو کما فیطوس آسانی کے ساتھ کھولنے میں
تمام دواؤں سے زیادہ مفید ہے۔ (دیا ستوریدوس)

جوشاندہ آج ورد جگر میں مفید ہے۔ کلی نورستہ ازخارد جگر کے لئے عمدہ ہوتی ہے۔ جب
انخر کا مشروب خلقت کبد میں مفید ہے۔ خاریقون ساڑھے چار آرام کا مشروب جگر میں مفید ہے۔
نہیدیا کا بھی یہی اثر ہے۔ حرارت جگر کو بچہ دینے کے لئے مناسب ترین و خصوصیت حاصل ہے۔

(دیا ستوریدوس)

استقاء کی ابتداء میں، فساد مزاج کے وقت، چہ و اطراف کے جھج میں انسکین عمدہ ثابت
ہوتی ہے۔ مذکورہ افعال و اثرات کے لئے غافٹ نہیں زیادہ موثر، تیز اثر اور مفید ہوتی ہے۔ شکالی کا اثر

اس سے قریب تر ہوتا ہے۔ (ابوجرت)

اشق ہر او سر کہ کا لٹو خ صلابت جگر و تھیں مرویت ہے۔ (ایا ستوریدوس)
 کندر سے ٹھنڈے جگر کو ترقی پہنچاتی ہے۔ پیٹھ جگر میں مقوی ثابت ہوتی ہے۔ (ابوجرت)
 گوشت کے پانی کی طرح جہاں دست آ رہے ہوں وہاں یہ ایک عمدہ و ثابت ہوتی ہے۔
 (مؤلف)

کشت مقوی جگر ہے، یہ جگر کے سدوں کا زائہ اور برقان و رقی کرتی ہے۔ (ابن ماسویہ)
 کرفس جگر کے سدوں کو کھوتی اور جگر کی ٹھنڈے کو اپنی حیرت انگیز خاصیت سے گرم
 کر دیتی ہے۔ فسا مزاج میں مفید ہے۔ (ابوجرت)

جگر میں حرارت اور طبیعت میں خشکی نیز برقان کی کیفیت ہو تو، اشق عمدہ ہوتی ہے (خوار)
 بیحد ٹھنڈے جگر میں مانخو او عمدہ ثابت ہوتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

گوشت کے پانی کی طرح دست آ رہے ہوں تو اس کو آندر کے ہر او مستحق کریں۔ (مؤلف)
 ملک سے جو ہر خد کو تقویت ملتی ہے۔ چنانچہ چیک (جدری) میں ملتی ہے ہر او کی جاتی ہے۔
 (مؤلف)

ملک میں سے ہر او تب بڑھتا ہے تب کا شرب جگر کے سدوں و حوت ہے، ان سدوں کی
 وجہ سے مرض ہونے والے برقان و رقی رکات۔ ختم ترپ کا بھی یہی اثر ہے۔ (ابن ماسویہ)
 سیدار غذاؤں کے بکثرت استعمال سے جگر کے مقعر حصہ میں سدے پڑ جاتے ہیں، عمدہ
 گذر جائے و سدے ختم نہیں تو یہ جگر متورم ہو جائے گا یا مہ جو، اخذ و مقصد ہو جائیں گے جس
 کے بعد جگر کا مزاج و سد سو جائے گا۔ (ترپ الطیلس چالیس)

پروہ و مراق فرپ ہوتا ہے تو جب خون زیادہ بنانے ملتا ہے برقی حالت میں انجام پیش
 کرتی ہے۔ مراق کی فریبی سے جگر و گرم ہونے میں مدد ملتی ہے۔ یو عمدہ یہاں شات سے تپائی جاتی
 ہے۔ گوشت زیادہ پڑ جاتا ہے جس میں حرارت محبوس رہتی ہے۔ (مصلح مصلح) (برقہ)

بعض اشیاء کے اندر صفائی و گرمی محبوس ہو تو مریمیں و مہر و میں اور میں۔ عظمہ ہونے
 پر مہر و عظمہ ریمیں جو برف میں ٹھنڈا کر دیا ہو یہ عمل برابر جاری رہیں حتیٰ کہ مریمیں مضمہ و ب
 کے اندر اور تک ٹھنڈی ہوں تحت ٹھنڈک محسوس کرنے لگے۔ پیاس جاتی رہے ورا تہائی غیرت ہو
 ہو جائے۔ (چالیس)

گرم جگر کے فسا مزاج کے باعث مہرے ہونے و سفید و نیلا ہے، ان کا رنگ ازگیاب ملتی

کہ ہم نے روز نہ مشہد جاری رکھا چنانچہ جس دن مریض کا حال بہتر رہا وہ دنوں کا ایک عمل طور پر باقی رہا۔ (مؤلف)

مریض کو درجہ بھر کی شکایت ہو اور حبیب کو سستہ کا اندیشہ ہو تو اسے دو حمام کرنے سے روک دے۔ (جالیٹوس)

میں نے پیشہ تپ زوایہ مریضوں کا معائنہ کیا ہے جن کے جگر متورم تھے اور بچلی آ رہی تھی، اس سبب مسلسل شدید متلی ہوتی رہی، اہستہ بچکی کے اندر تھوڑا فرقہ ہوا تو متلی سبب ہوئی۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ مرض صحت کا رخ لے رہی ہے جس کے بارے میں جالیٹوس کا یہ خیال ہے کہ بچلی جگر سے گلہ رشتہ عشی کے اوپر صندل حار کے انحصار کی وجہ سے ہوتی ہے، جو معدہ کے اندر پھر فلم معدہ کے اندر تیرنے لگتا ہے۔ مذکورہ حقیقت سے اس شخص کا قول بھی باطل نظر آتا ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ صورت حال ریات کے باوجود قائم ہو سکتا ہے، چنانچہ جگر اب بڑا معدہ رہا، ریات ہے۔ جالیٹوس نے انفعوال کے اندر اس کی تشریح کر دی ہے۔

گوشت کے پانی جیسے رست، یخیں تو جگر پر مسلسل، مصطلی، سب، قسط، افسکیں، نیز قابض اور کئی پیدا کرنے والی ادویات۔ (افادیہ) کا بھی ضہار میں۔ لطیف اور گاڑھی غذاؤں سے پرہیز کریں۔ (مؤلف)

طیال کی طرح جگر کے نیچے بھی گاڑھی ریون ہو سکتی ہے۔ حاکمت یہ ہے کہ جگر پر دباؤ ڈالنے سے بعد قوا کی آواز پیدا ہوگی۔ جگر کے دونوں جانب ہمیشہ تپ اور ایسا درد ہوگا جس کے بعد سی پی ہوگی۔ نہ شکل، رنگ میں کوئی تبدیلی پیدا ہوگی۔ عائن یہ ہے کہ مصلحہ اشغال کو بطور مشروب و نہاد استعمال کریں۔ پرانی غیبہ پائیں۔ پانی ماریں۔ اس کے لئے حسب ذیل ضہار جو کچھ ہے استعمال کریں۔ قند، رفس، مرزنجوش حب، قوہ، ہانا، عذہ، مانخو، سمن، حب حار، قیہ، طیال، روغن نار، روغن راف، روغن مصطلی، اس کے اوپر اسی کے برابر تھوڑا سا روغن ضہار کریں۔ (مؤلف)

مدے سے توارضی اجزاء اور مدے پانی کی وجہ سے بڑھتی ہیں۔ لطیف اور رقیق اشیاء جب گرم ہوتی ہیں تو مدے سے نہیں نکلتی ہیں، بشرطیکہ گاڑھے پن کی مقدار حرارت کے مقابلہ میں زیادہ ہو

(کتاب الصحت۔ پہلا مقالہ)

درجہ بھر صلب میں فطول کرنے کے بعد ضہار کریں۔ بخار نہ ہو تو مقل، اشق، میوہ اور چربیات کے ذریعہ تقویت نہ ہو نہ پانچا فاما ش نہ کریں۔

فطول جو شانہ افسکیں اور روغن کے ذریعہ کریں۔ اس کے سمر اوپتھ مقویات بھی شامل

کریں۔ بخار ہو تو کھجور، حنا، مصطکی اور ملیحات کا صفا استعمال کریں جو زیادہ گرم نہ ہوں، اس سے بعد
مہربول ادویات پائیں بشرطیکہ تیزی سے سرایت کر جائیں۔ کبھی طین شکر ادویات کی ضرورت ہو
کرتی ہے۔ بہذا انہیں بقدر حرارت استعمال کریں۔ دواہ اکثر کم پیر سے آئیلر، البتوں تک استعمال
کر سکتے ہیں۔ حسب ذیل نسخہ ورم جگر صلب اور فساد مزاج کے سے مخصوص ہے۔

نسخہ:

زعفران ۲ گرام، سنبل ۳ گرام، سلجھ ۲ گرام، قطہ ۲ گرام، کلی تورستہ اذخر ساڑھے ۳
گرام، زخمیل ساڑھے ۳ گرام، شہد ۲ گرام۔ مقدار شور آب بقدر پاکلا۔
پہلے نصف کھولیں اور یہ غلط کا اخراج کر کے خون و رقیق بنائیں۔ (فیفر خورس)
ورم صلب احشاء وغیرہ کا علاج:

اسا دون درد جگر میں اسی طرح مفید ہے جس طرح مہ نے استفادہ کے عادت کے باب میں
بیان کیا ہے۔ کلی تورستہ اذخر جگر کے اندر پیدا ہونے والے درموں میں مفید ہے۔ حناش ترقی کے
بارے میں ابن ماسویہ نے کہا ہے کہ یہ حرارت جگر کو بھاتا ہے یہی اثر خوشاند و صفاش اترق ہ بھی
ہے۔ (دیا ستوری دوس)

چونکہ یہ کثرت اور اربول کرتا ہے اس لئے عورتوں کا دواہ جگر کے سے مفید ہوتا ہے۔
عصارۃ مرر نجوش درد جگر میں مفید ہے۔ افسستین عمدہ و روغن گل کی قیرا علی میں گوند و کر حنا کر کے
سے جگر کے مزمن دردوں کو سکون ہوتا ہے۔ اس کا مشروب درد جگر میں مفید ہے۔ اشق سرکہ میں
پتھلا کر جگر پر حمول کرنے سے اس کی سختی تحلیل ہو جاتی ہے، ہلکات کی خاصیت یہ ہے کہ اس سے جگر
کو طاقت ملتی ہے، جانیوس کا قول ہے کہ حسب بان کا گڑھا عصارۃ صفا کر کے سے صلابت صفا میں
رقت آ جاتی ہے۔ عصارۃ حسب البان کا مشروب ہمہ اوسر کہ صلابت جگر و رقیق و جگر کا تھپہ صفا
ہے۔ حسب البان یا اس کا گڑھا عصارہ جب بھی استعمال کریں گے تو تھپہ بھی تحلیل کر دے گا۔ یہ نہایت
عمدہ دوا ہے۔ بعض خشکی پیدا کرنے والی چیزوں مثلاً حویا ترمس یا شونیز یا کھمشک کے تلوں سے ہمہ او
اسے شامل کرنا ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں جالیوس اور اریسیوس کا قول ہے کہ جگر کے سدوں
کے سے مفید ہے۔ عصارۃ بظہیا نامہ گرام کا مشروب درد جگر میں مفید ہے۔ بدیعورس کا قول ہے کہ
بظہیا کی خاصیت یہ ہے کہ ورم جگر کو تحلیل کر دیتا ہے۔ (اسپورٹس)

دار چینی جگر و تری یہ نہایت ہے۔ کاسنی جگر کے سدوں کو کھولتی و اس سے اندر مہ جو،

دادوں کو صاف کرتی ہے اور اپنی قبضیت کی وجہ سے طاقت ہونی پتی ہے۔ یہی اثر ہنگلی کا سنی کا بھی ہے۔ حلیوں سے جگر کے سدے کھل جاتے ہیں، جو شانہ کو برون درد جگر میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)
مرہلی و ج مقوی جگر ہے۔ و ق تہا کی طاقت ہونی پتا ہے۔ زعفران مقوی جگر ہے اور جگر کے اندر رطوبت و برودت کے باعث پیدا شدہ سداں کو کھول دیتا ہے۔ (ایا ستوری دوس)
زرہ اند طویل کی خاصیت یہ ہے کہ جگر کے پانی کو پھل دیتا ہے۔ نفی کے ہر اومہ کا خدادورم جگر میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ و بدینورس)

جو شانہ و حما کا مشروب بیمار جگر کے موافق ہے۔ حما کی خاصیت یہ ہے کہ اس سے جگر و طاقت ملتی ہے۔ و ق بھی مفید ہے۔ اندر ورم جگر میں مفید ہے تا فیلوس جگر کی بیماریوں کا ثانی مانا ہے۔ (جالینوس)

جن مریموں کے جگر میں سدے تیزی سے بنتے ہیں ان کے لئے مذکور ورم سب سے زیادہ مفید ہے۔ (جالینوس و ایا ستوری دوس)

یہ ضعف جگر اور سدہ جگر کی سب سے زیادہ مفید دوا ہے۔ ٹوٹ سدہ جگر کو کھوتی و جگر سے نئے مقوی ہے۔ طحال سے سداں و بھی کھول دیتی ہے۔ (جالینوس)
ختم کر فس جگر کے سداں و کھول دیتی ہے۔ کراث ٹھلی کا طہر جگر کے اندر گاڑھے خون و بر رطوبت کی وجہ سے پیدا شدہ سداں میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

بادام تلخ کوٹ کر احراروت کے برابر تہہ اور وودج کے ہر اومہ کا درد جگر میں مفید ہے۔

(ابن ماسویہ)

بادام تلخ جگر کے اندر پیدا شدہ سداں و اچھی طرح کھول دیتا ہے۔ (ایا ستوری دوس)
بھینے کا وودج جگر کے اندر گاڑھے خون کی وجہ سے پیدا شدہ سداں میں مفید ہے۔ (جالینوس)
لف انترہ نامی دوا ضعف جگر میں مفید ہے۔ یہ سداں و کھول دیتی ہے۔ (ابن ماسویہ)
نہ نساں خصل و برک سان اکمل جگر کے اندر پیدا شدہ سداں سے طح میں مستعمل ہیں۔
ان سے زیادہ اس کا پھل استعمال ہوتا ہے جو بخ اور برک کے مقابلہ میں زیادہ قوی و رے کا ہوتا ہے۔

(بدینورس)

نہ کوف بعد جگر کے سداں و کھول دیتا ہے۔ طر اھیٹ مقوی جگر خدادوں میں شامل کیا جاتا ہے۔ مصطکی و جن و مین دویات کے امراہ اور ام جگر میں دمجہ مفید ہے۔ یہ وودج جگر میں پلایا جاتا ہے۔ (جالینوس)

شربت ہار دیون درد جگر میں مفید ہے۔ بارش کا پانی، پانی کی بجائے استعمال کرنا درد جگر میں
 عمدہ ثابت ہوتا ہے۔ بارش کے پانی کے بعد پانی پڑے۔ (ایسا ستوریدوس)
 پانی کے ہمراہ نار دین کا شراب درد جگر میں مفید ہے۔ یہ جگر کے درموں کا مثانی مائع ہے۔
 پوست بہ کا شاد درد جگر میں مفید ہے۔ (روفس)
 نرم کا شاد درد جگر صلب میں مفید ہے۔ تاکو او جگر کے گرمی پر موبچاتی ہے۔ (ایسا ستوریدوس)
 سلیخہ درد جگر میں مفید ہے۔ شربت بھی درد جگر میں مفید ہے۔ بکری میخوش متوی جگر
 ہے۔ (ابن ماسویہ)

رائی یا سرکہ کے ہمراہ چندر کا استعمال سدوں کو کھولتا ہے۔ (ابن ماسویہ)
 کالی مرچی، رائی، زیرہ کے ہمراہ چندر کا کھانا ماحصلہ سدوں میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)
 اسے اپنا برا استعمال کرے سے درد جگر حار میں نفع ہوتا ہے۔ حرارت سے پیدا شدہ جگر
 کے سدوں کو یہ ہوں دیتا ہے۔ چاغوزہ میں چونکہ عسراویت اور خوشبو کی خاصیت ہوتی ہے اس لئے یہ
 سدوں کو کھول کر جگر کو صاف کر دیتا ہے۔ روغن چاغوزہ، رطوبت اور غلظت کی وجہ سے پیدا شدہ درد
 جگر میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

چاندرو متوی جگر ہے۔ یہ جگر کی جانب سے والی خدائی مایوں کو کھولتا ہے۔ (جایوس)
 اسی سادرد جگر کا مسکن ہے۔ عصارہ سوسن ہمراہ شراب درد جگر میں مفید ہے۔ رب برک
 موں درد جگر میں مفید ہے۔ بالخصوص جبکہ سنبھلی نے ہمراہ استعمال کی جائے۔ (ابن ماسویہ)
 قحیر ترب کا بھی یہی اثر ہے۔ فرسیوں جگر کے سدوں کو کھولتی ہے۔ (ابن ماسویہ)
 حار طریق جگر کے سدوں کو کھولنے کے لئے بیکہ حاکم ہے۔ ٹھنڈے جگر کے سدوں و
 حوتی ہے۔ حار طریق جگر کے سدوں کو کھولنے کے لئے بیکہ حاکم ہے۔ ٹھنڈے جگر کے سدوں و
 درد جگر میں مفید ہے۔ پوست صندل کا شراب جیسا کہ باب پوست میں مذکور ہے۔ (ابن ماسویہ)

قصبہ ازیرہ جگر کے صندل میں شامل کیا جاتا ہے۔ (ایسا ستوریدوس)
 عصارہ قطر دیون صغیر کا جو شاد و جگر کے سدوں کے سب سے عمدہ ہے۔ (ابن ماسویہ)
 بالخصوص تب امارت و کثیف نمید کے مقابلہ میں اسباب جگر کے زیادہ مفید ہے۔ (جایوس)
 زرد کا شراب درد جگر میں مفید ہے۔ ریزہ کی خاصیت یہ ہے کہ صغیر جگر میں مفید
 ہے۔ (ابن ماسویہ)

باہیان جگر کے سدوں و کھول دیتا ہے۔ (بدیعورس)

شاہتہ و جگر کے سدوں و کھولتا ہے۔ پوست قوت دہرا ہر او شہد کا مشروب مرینان جگر کے موافق ہے۔ بعض ملطف مثلاً حاشا، فلفل، زخمیں کے ہر او انجیر کا کھانا جگر کے سدوں میں بیحد مفید ہے۔ ترمس حسب خواہش فلفل و سداب کی ایک مقدار کے ہر او استعمال کرنا جگر کے سدوں و کھول دیتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

پوست نیک مار کا مشروب ہر ۲۵۰ گرام مرینان جگر کے لئے مفید ہے۔ جانیوں میں اتنا ہے کہ پوست نیک مار میں کسی حد تک بغیثت ہوتی ہے۔ بایں بعد و اندہ خار کے مقابلہ میں اس کے سرد حرارت اور حدت کم ہوتی ہے یہ ساتھ میں صفراویت ہوتی ہے۔ اس سے گرام شراب ریحانی کے ہر او اس کا مشروب درجہ جگر میں مفید ہے۔ شراب ۵۰ گرام استعمال کریں۔

خاریقون ۵۰ گرام شراب و درجہ جگر میں مفید ہے۔ یہ سرد و کھولتی ہے یونکہ ملطف اور قانع ہوتی ہے۔ خافٹ جگر کے سدوں و کھولتی ہے اور مقوی بھی ہے۔ (دیا مقوریہ و س)

جگر کے اندر بننے والے سدوں میں مفید ہوتا اس کی خاصیت ہے۔ نیک شش پانی کے اندر اس حد تک جوش یا جائے کہ نصف باقی رہے اور اسے ہلکا مشروب یا جائے تو درجہ جگر جا کار ہوتا ہے۔ یہ بن مرینان کے لئے مفید ہے جن کا پیشاب کاڑھ ہو تا ب یا جن کے پیشاب میں غلظت کے جائے جیسی چیز بنی ہوتی ہے۔ (بدیعورس)

افستہین سے پیدا شدہ کلجہ شہد جگر کے سدوں کے لئے عمدہ ہوتا ہے۔ منقہ مقوی جگر ہے۔

(دیا مقوریہ و س)

رب ہمدان مقوی جگر ہے۔ عوام ہندی مرینان جگر کے لئے مفید ہوتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

کالچہ چلہ روہا ہوتا ہے۔ اسے روایات جگر میں استعمال یا جاتا ہے۔ (دوس)

جگر کے مقرر حصہ میں جگر کی ایک طبقہ رہنے والی روایات حسب دیش ہیں۔

بستان گرام چیں ر شربت سلجیں شہد کی ۵۰ گرام کے ہر او ہلکا مشروب استعمال کریں۔

بہن شراب ہر ۵۰ گرام لینے کا ہے۔ اس پر روغن باہم کلجہ کے ہر او ۵۰ گرام بھی لگی کر ہے۔

مارچون گرام جگر کے ہر او اسے مقرر کردہ گرام چیں ہر او سلجیں یا جگر ۵۰ گرام لینے کا بھی لگی کر ہے۔

افستہین ساڑھے ۵۰ گرام جگر کے ہر او یا سلجیں ۵۰ گرام اور آب

سلجیں ۵۰ گرام کا بھی لگی کر ہے۔ اسی طرح کا فعل جوشند و آب برنج بننا بھی ہے۔ بشرطیکہ ساتھ

میں تھوڑا پور و اور شہد بھی یا جائے۔ بخور مریماتی پودے کا بھی لگی کر ہے۔ اسے تنہا شہد کے



کثرت اسباب، اثرات قے اور سارے استعمالات سے جگر بچد گرم ہو جاتا ہے ہذا جس مریض کا جگر بچد گرم ہو اس کا حقنہ کے ذریعہ استفراغ کریں۔ (بقرہ ط)

جگر کے اندر درم حار ہو جاتا ہے تو اس کے بعد زمانہ بخار رہتا ہے۔ ہذا دیکھیں کہ اگر عمر اور وقت سارگاہ ہو تو راجنی پادلیق ابطی کی فصد کھولیں۔ سنگھیں اور ہاء اشعر پاتے ہیں۔ بہاب وغیرہ کے ذریعہ طبیعت کے اندر تحریک پیدا کریں۔ نرم کھنے بھی مستعمل ہیں۔ بخار کے بغیر جگر کے اندر درم ہو تو اس کا سبب ازما مدے ہوتے ہیں آب الصلیں، ستعل کریں جس میں تھوڑی ابارون، سنبل رومی، ملی تورستہ اور زعفران کوی شامل کریں۔ جو شانہ و لیثون، ہسٹیک، زعفران وغیرہ حکم کے اندر تحریک پیدا کریں۔

جگر کے سدوں کو کھولنے اور اسے تقویت پہونچانے کے لئے نسخہ:

نافٹ، عصارہ نافٹ استعمال کریں۔ گرم جگر کے ہا پر صند میں، نیوڈ، نافٹ اور جو بھی حقنہ کی وہ اول کا خوار کھیں۔ مدے میں تو ابرس، سنبل طیب، فاسیون، بادام تلخ، بادام تلخ اور کافور جیسی محلول اشیا استعمال کریں۔ قبض ہو تو خور و روایات کے اندر گلہ رخ جیسی روایات کا اضافہ کریں۔ سو مزاج جگر ہو تو آب سے مفید استعمال کی چیز یہ ہے کہ ہاسنی تر و پانی میں بانیں اور جوشاندہ صاف کر کے سنگھیں سے ہمراہ کریں۔ بھٹا کے کا جگہ اچھی طرح میں راب چچا شراب شیریں سے ہمراہ دینا جگر کے ہار و درم میں باخار مفید ہے۔ جس مریض کو بخار ہو اسے خور و روایات ہاسنی کے ہمراہ دینا ضروری ہے۔

درد جگر کے لئے مفید قرص:

انیسوں، قحط رفس، ابارون، ہاء اشعر، قحط رفس، سنگھیں، سورن، کھنکھن میں اور پانی میں کوندہ میں اور سارے کرامے، ہا پر بریز قرص بنائیں۔ سنگھیں کے ہمراہ قدر شراب استعمال کریں۔ (اسحاق)

تقویت جگر اور جگر کو ٹھنڈا رکھنے کے لئے عجیب و غریب مرہم

صندل سرخ ۳۰ گرم، کافور سارے ۳۰ گرم، زعفران سارے ۳۰ گرم، صندل عید ۳۰ گرم، گلہ رخ ہندی سمیت ۳۰ گرم، درد جو اد کرام، گل پاؤں ۳۰ گرم، قحط رفس، ملی رافین کل جگر ضرورت، مصطلی ۳۰ گرم، نافٹ سارے ۳۰ گرم، سب کو ٹی کر کے ضماد کریں۔ تمام تینھی چیزوں سے

پرہیز کریں کیونکہ یہ تمام حیوانات کے اعضاء میں پہچان پیدا کرتی ہیں۔ کسی چیزوں سے بھی پرہیز لازم ہے کیونکہ یہ نقصان دہ ہوتی ہیں۔ انار سے پرہیز کریں کیونکہ شیریں خوشیوں ہو گا، ترش جگر کے لئے مضر ہے۔ شراب سے دور رہیں کیونکہ اس سے جگر کے اندر ورم جارہا ہوتا ہے۔ مارا شعیر کا استعمال کریں، اس میں تھید کے ساتھ جادہ بھی ہے اور یہ جگر کے سدوں کو کھوتا بھی ہے۔ بادیان، سلجمن اساردن وغیرہ جگر کے سدوں کو کھونے کے لئے استعمال کریں۔ (طریب نامعلوم)

ورم کبد صلب پارو کے لئے ضماو:

سفرجل، آرد جو، حلبہ، روغن گل، موم، روغن حناء، افسستین، زعفران، سنبل، اساردن، ایرس، قرنفل، اشق، پچھڑے کی چربی اور اس کا مغز، مصطکی، عنب الہب، صبر، تمام ادویات بقدر ضرورت۔

ورم حار کا ضماو:

آرد جو، نیو فر، کاسنی، کاکچ، بچی، سیب، ہانور، بنفشہ، صندبین، قانل، زعفران، موم، روغن گل، حب الفقہ۔

ورم کبد پارو کے لئے عمدہ نسخہ:

صبر، آرفس، اساردن، جعدہ، ایرس، افسستین، سنبل، اندر، قطر، الک، الک بکریا، کھجور پر۔ زیرہ اور چاول سے پرہیز کریں باختموں میں جبکہ آرد جگر گرم ہو، خشک غذا میں مشق فائزہ تیار، شہد، پاپاں کا دشت اور آنتیں کھد میں۔ جگر، کلی اور آخر دشت نہ دیں۔ نہ ہی زیادہ مقدار میں چلاخوزہ کھلا میں بہت تھوڑی مقدار میں نقصان دہ نہیں ہوتا۔

ورم جگر کے لئے مفید معجون:

ماہیہ، نمازیوس، عصارہ خالص، جھپٹا، روغن، پر سیا، شان، ۵۵ جز، آرد، علی ذرستہ، انار، بیج انار، پوست، بادیان، تخم آرفس، انیسون، صغیر جنگلی، افسستین، شاہترہ، بیج کرفس، بیج بادیان، سنبل اہیب، ۳۰ جز، زعفران ۳ جز، لب، مصالحت میں، حل ہونی، گلریش، ایک جز، مصطکی، نیو جز، روغن ۳ جز، ثوانج، حب بلسا، عود بلسا، ۳۰ جز، عود سلجہ و پوست سلجہ ۵ جز، سب و چھوڑ روغن، روغن، روغن ارغہ، سموزن میں لٹ کریں پھر جھاگ تاری ہونی شد میں شامل کر کے کھجور بنائیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام اور عرق آرفس، بادیان و عنب اہیب، روغن ۳۰ جز، اساردن، روغن میں۔ کھانے میں چوزے، شراب اور سلجہیں استعمال کریں۔

بطور بخنی ہیں۔ جگر پر سرد ضاد رکھیں، مریض کو بخار ہو یا نمایاں طور پر حرارت تو عرق غلب اشعب، کالج اور کاسنی دیں۔ ہر ایک کی مقدار ۶۸ گرام رہے، عرق شینہ اور عرق بادیان ۱۰۰۔ ۱۰۰ گرام بھی ہیں۔ اسے مروق کر میں اور اس میں خیار شہو ۱۰۰ گرام، زعفران ۲ گرام، طکر ۱۰۰ گرام، جگر کے سنے مفید قرص کے ہمراہ دیں جس کا نسخہ حسب ذیل ہے۔ اٹھانے میں بتوا، خش، رجد، کاسنی، بدو، ماش، در چوڑے دیں بشرطیکہ حرارت نمایاں نہ ہو۔ غلب اشعب اور کالج سرکہ، حنیہ، تھوڑی مری اور روغن بادام شیریں میں چاکر کھلائیں۔ داہنی جانب میں باسلیق کی فصہ کھولیں نیز پشت کعب کی جانب شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی کے درمیان کی فصہ کھولیں۔ درد تھوڑا ہوتے ہی ہمراہ ہو تو روغن بادام شیریں ۱۰۰ گرام، روغن فستق ۵ گرام، حسب ذیل جو شائدہ کے ساتھ دیں۔

جو شائدہ کا نسخہ:

بادیان ۱۰۰ گرام، حتم کر فس ۱۰۰ گرام، انیسون ۱۰۰ گرام، مصطکی ۱۰۰ گرام، پوست بچ کر فس، پوست بچ بادیان ۱۰۰، ۱۰۰، غلط، فلسکین ردی ۵۰، ۵۰، بک، ریوند ۳۰، ۳۰، ۱۶۰۰ ملی لیٹر پانی میں جوش دیں حتیٰ کہ ۸۰۰ ملی لیٹر پانی بچ جائے، اسے صاف کر کے محفوظ کریں۔ روزانہ ۱۰۰ گرام خورہ روغن سے ہمراہ نیز ۲ گرام روغن بادام شیریں کے ہمراہ دیں۔ شام کو ۱۰۰ گرام اشعب یا ۱۰۰ گرام کاسنی یا ۱۰۰ گرام القسط ساڑھے ۳ گرام ہمراہ عرق کر فس دیں، جگر کے اوپر ضاد رکھیں۔ مریض کو چاندورہ حل میں یہ پیچہ مفید ہے۔ (الکمال والتمام)

درد جگر کے لئے جب بروقت کے ہمراہ ہو۔

ثابت فلسکین اور سبجین عسلی دیں۔ شیرینی سے پوری طرف پرہیز کریں۔ گامکن انہی کا دوا اور سکر العشر ۱۰۰ گرام سے ۵ گرام تک دیں۔ یہ اعلیٰ ہو، غیر اعلیٰ موزوں ہیں ہوتی۔ ان سے عمدہ اور متوازن اسہال ہوتا ہے اور سہل سے کھل جاتے ہیں۔

درد جگر کے لئے ضاد جبکہ حرارت کے ہمراہ ہو

صند لین ۶۸ گرام، فلفل ۳۳ گرام، بنفشہ ۳۳ گرام، گلبرخ ۵۲ گرام، زعفران مفسوں ۳۳ گرام، فلسکین ۱۰۰ گرام، کافور ۱۰۰ گرام، کوٹ چھان لیں اور روغن سادہ یا روغن گل کے ہمراہ ہون میں قیر و طی کے ساتھ بھیج کریں پھر اسے کدو کے پتے پر رکھ کر متورم اور التهاب زدہ شکم پر چپکائیں۔

ایضاً:

غلب اشعب، بنفشہ، رجد، پوست کدو، متورم و ملعب شکم پر چپکائیں۔ خش، آرد جو،

برسیان دارا اور اسپغول آب برف میں گوندہ کر شکم پر رکھیں اور ٹھنڈا کریں۔ (الکمال والتمام)

جگر کے اندر درم خار ہونے لگے تو یہ دیکھنا چاہئے کہ جسم کے تمام حالت جیسے ہیں؟
استفراغ کی ضرورت ہو تو یہ معلوم کریں کہ مریض متحمل ہے یا نہیں، اگر متحمل ہے تو یہ دیکھیں کہ
استفراغ یکبارگی برداشت کر سکے گا یا نہیں، اگر نہ کر سکے تو جگر کی جانب اترنے والے خون کو جذب
کریں اور یکبارگی دابنے ہاتھ کی باسلیق سے خون نکالیں، یونکہ یہ رگ عرق، جوف سے متصل اور
محادات میں اس کے مسادی ہوا کرتی ہے۔ نیز سیدھے طور پر چٹنے میں اس کی ٹیکہ ہوتی ہے، تیس
کچ نہیں ہوتی۔ یہ رگ واضح نہ ہو تو آمل کی فصد کھولیں۔ یہ بھی غلط نہ ہو تو قیوں کی فصد کھول
دیں۔ دوسری چیزوں کے مطابق، مثلاً فی کیفیت جس قدر ہونی قدر خون نکال دیں۔ دوسری چیزوں
سے مراد طاقت، عمر زمانہ، اور حالت ہے۔ درم خار سے خارج میں اس کے پریز کریں، یہ غلط
اس سے درم میں اضافہ ہوتا ہے۔ اصل راویہاں یہ ہوتی ہے کہ خون کا جذبہ جگر کی جانب سے
کیا جاتا ہے نہ کہ جگر کی جانب خون کا بہا دیا جاتا ہے۔ غلط راویہاں سے درم کیا جاتا ہے نہ کہ درم کی
جانب سے جگر کی جانب اسے لایا جاتا ہے۔

جگر کے اوپر سے دھوا نہیں بلکہ نرم دھوا رہن ضروری ہوتا ہے۔ درم جگر اور معدہ کے
اندر ہوتا ہے تو ہم اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ خداداد ہی تنظیم ہو، اور تدریجاً مکمل طور پر۔ ہضم پر
پوری توجہ رکھی جاتی ہے، یونکہ اس کا اثر پورے جسم پر ہوتا ہے۔ میسڈ، غذا کا ہونا ضروری نہیں ہے۔
کیونکہ جگر کے اندر جب بھی صفراء کا درم خار سے خارج ہونے والی پیپ جمع ہوگی استفراغ ضروری
ہو جاتا ہے۔ اس نوعیت کا استفراغ ان چیزوں سے ہوتا ہے جو دھوئے، جدا پیدا کرنے اور جگر کی ان
تایوں کو کھول دیتی ہیں جو اس سے نکل کر معائے صائم تک آتی ہیں۔ ایسے ارغزوں سے بھی یہ تائیاں
مسدود ہو جاتی ہیں، تنفس رک جاتا ہے، اور غذا پورے جسم میں نہیں پہنچ پاتی۔ اس سے بھی
چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے جو غذا پیدا کر سکیں۔ ہاں ہم اس بات کی بھی ضرورت ہوتی ہے کہ یہ
چیزیں لذت پیدا کر سکیں۔ ورنہ خون اندر کو اٹھنے جاے گا۔ مگر غسل میں نہ دھو دیا، و صف مایہ،
ہے، تاہم مٹھی چیزوں سے جگر اور آملی کے اندر بیجان پیدا نہ جاتا ہے اور یہاں درم سو جاتا ہے، سب
صرف جو کا دیا ہی، یہ ان چیزوں سے جو غذا پیدا کر کے خیر ہلا کا کام لے دیتی ہے۔ وہاں میں پانی
ملی ہوئی سسکیں کی مشابہت سے یونکہ انار، سیب اور بھی ان جیسے قابض خواہات بھراے
قاف و صفراء سے پھاسے میں اپنا نچہ جہاں تنگی آ جاتی ہے غذا جگر کے اندر پیدا شدہ درم و نقصان
یہ بونچنے لگتا ہے۔ بالخصوص درم بید متعہ حصہ میں واقع ہوتا ہے۔

مذہب پیدا کرنے والی چیزیں قابض اشیاء کے مقابلہ میں زیادہ معطر ہوتی ہیں۔ بالخصوص جگر کے مقعر حصہ کے حق میں۔ کیونکہ غذائیں تو صرف جگر کے محب حصے تک پہنچتی ہیں اور یہ تبدیل ہو چکی ہوتی ہیں، لہذا قابض اور لازت چیزیں تقریباً قبض و لذت پیدا نہ کریں گی مگر مقعر حصہ کا جہاں تک تعلق ہے غذا کی، اکثر کیفیت یہاں باقی رہتی ہے۔ بایں ہمہ غذائیں محب حصہ کی جانب پہنچتی ہیں تو خون میں شامل ہو چکی ہوتی ہیں۔ اس طرح استحا کے ساتھ ساتھ اس کی کیفیتیں ٹوٹ پھوٹ چکی ہوتی ہیں، جگر یا مقعر حصہ جب بھی متورم ہو گا لامحالہ اس کے ساتھ وہ رگیں بھی متورم ہو جائیں گی جو ان تالیوں کے اندر واقع ہوتی ہیں جو جگر سے پھیل کر امعاء تک جاتی ہیں، یہ نلکے یہ ساری تالیوں اسی جگر کا حصہ ہوتی ہیں۔ کسی شخص کے ورم جگر کا علاج ایک آدمی یوں کرتا تھا کہ اسے ریتوں میں تبدیل کرتا، اور آرد گندم، پانی اور ریتوں کا منہا رکھتا تھا جیسا کہ ورم آجانے پر ہاتھوں اور پیروں کا ملنا ہوتا ہے۔ اسے یہ نہیں معلوم تھا کہ یہ اعضاء اس بات کے محتاج ہوتے ہیں کہ ان کی طاقت کچھ قابض اشیاء کے ذریعہ محفوظ کی جائے۔ مریض کو وہ خندروں کھلاتا تھا، اسے یہ نہیں معلوم تھا کہ یہ اعضاء ایسے خانوں کے محتاج ہوتے ہیں جو جلا بخشتے ہیں۔ میں نے اسے مشورہ دیا کہ یہ طریقہ ترک کر دے مگر اس نے ایسا نہیں کیا بلکہ اس خیال سے کہ ورم تیزی سے تحصیل ہو جائے اس نے اس پر اور زیادہ شدت سے عمل کیا، بلاشبہ ورم تو نہایت تیزی سے تحصیل ہو جاتا ہے مگر ساتھ ہی قوت قطعی طور پر گر جاتی ہے اور مریض مر جاتا ہے۔ مجھے اندازہ ہوا کہ مریض کو اچانک تھوڑا لیسد آرپینڈ خارج ہو گا اور اس کے بعد مر جائے گا۔ چنانچہ چار دن کے اندر مریض اسی طرح مر گیا۔

ورم مقعر حصہ میں ہو تو مریض کو مدربول دوائیں دیگر استفراغ کرانا ضروری ہوتا ہے، آواز میں نہایت ہلکی مدربول دوائیں دی جائیں مثلاً تخم کرفس وغیرہ حتی کہ جب کچھ عرصہ گزر جائے اور ورم میں پختگی آجائے قوی درجے کی مدربولیات دی جائیں۔ مثلاً اسارون، مار دین، مر۔ مقعر حصہ میں ورم ہوتا ہے تو کھانے کے اندر ہم تخم قرطم، انجور، فیشون، سلطانج اور اعتداں کے ساتھ تسکین پیدا کرنے والی اشیاء شامل کر دیتے ہیں، اسی طرح حقن کی دوائیں بھی داخل کرتے ہیں، حتی کہ ورم میں انحطاط آجائے تو مذکورہ ادویات پورے اعتماد کے ساتھ استعمال کریں۔ جو کے دیا کا پانی (آب کشک شہر) میں حریف اور بہانج شامل کر دینا میرا معمول رہا ہے۔ شروع میں حقن کے اندر بورہ، نظرون، شامل کر دینا کافی ہوتا ہے لیکن انحطاط پر بالخصوص جبکہ کچھ خنقی باقی رہے حقن میں ان سے زیادہ طاقتور دوائیں شامل کریں۔ مثلاً جو شانہ، زودفا، حنظل، قطوریون دقتی، کیونکہ جگر اور کلی دونوں ہی جب آدمی ان سے غافل ہو جاتا ہے پھر جیسے بن جانے کے لئے مستعد ہوتے ہیں۔

ورم حار کی علامات:

زوال اشتہاء بخار، پیاس، عسر تنفس۔

ورم بارو کی علامات:

زوال اشتہاء، تہیہ، مقدم، جلد کا رنگ اور عمر۔

ورم محذب کی علامات:

ورم کے علاوہ تنگی تنفس، ہنسی کی ہڈی کا کھینچ مٹنا۔
ورم بڑا ہو گا تو زبان سیاہ، آٹھانکی کا بیجوں، تر قہ کا نیچے کی جانب کھینچ اٹھنا واقع ہو گا۔

ورم مقعر کی علامات:

صفر لوی قے، اور قبض۔

ورم جگر اور ورم عضلہ شکم کی تفریقی علامات

ورم جگر کی شکل ہڈی اور ورم عضلہ شکم کی ترچھی ہوئی۔ ورم عضلہ میں یہ نارو ہار یک ہو گا۔
جگر تکی کی صدمت اور احتیاج طمٹ کے بغیر دیر تک نزول اندام ہونے کی وجہ سے ہو
ہو جاتا ہے۔ بوقت اسباب یا بوقت فتنہ روپانی پنی لینے وریچہ اشد و سداوں کے باعث سر ہو جاتا
ہے۔ شروع میں جب پر از گوشت کے دھوون جیسے ہو گا تو اشتہاء زیادہ ہو گی اور آخر میں اشتہاء پائی رہے
گی۔ جگر کا مزاج ضعیف اشتہاء باعث فتنہ اور ہو جاتا ہے۔ ورم اشتہاء اس حد تک کہ مزاج ضعیف
اخلاط کے باعث خالق حق ہو جاتا ہے۔ مذکورہ وجہیت نے پرانی موجودگی میں ورم اشتہاء پیاس
بخار اور صفر کی قے موجود ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ شکر کے حد سے مزاج ہے۔ جگر میں ہو
مزاج حد سے زیادہ ہے۔ شروع میں صفر کی خون، چر سو کی حالت خوش، چر سو کی طرف سے عین عین
خون خارج ہو گا۔ گویا یہ جیسے کے سبب ہو جاتا ہے۔

ضعیف جگر اور قرعہ اسعاء سے خارج ہونے والے خون کا فرق

شکر سے خارج ہونے والے خون شروع میں غیر خالص زیادہ روپانی جیسے ہو گا۔

ضعف جگر اور ورم جگر کی علامات:

گوشت کی دھوون کے مشابہ براز، نیچے کی جانب ہنسی کا کھینچ مینا، تنگی تنفس، کھانسی، پشت کی پسلیوں تک پہنچنے والا درد، داسی جانب ٹھن، صلابت نبض، خشک کھانسی، درد جگر میں ٹھن اڑنا ہوتا ہے۔ کھانسی باجموم ہوتی ہے، نیچے کی جانب ہنسی بھی کھینچتی ہے کبھی نہیں کھینچتی۔ یہ دونوں باتیں تقریباً مساوی طور پر ہوتی ہیں، جگر کی تمام بیماریوں میں درد ہوتا ہے جو چھوٹی پسلیوں تک پہنچتا ہے۔ ورم جگر کی وجہ سے جگر تک غذا کا نفوذ باطل ہو جاتا ہے اسی کے ساتھ پیاس، بخار، درد اور صدمہ بڑی صفراء خارج ہوتا ہے۔

قوت جاذبہ کے ضعف میں برا سفید ہو جاتا ہے اور حرارت کے اعراض لاحق نہیں ہوتے۔
(جالینوس)

جگر کی قوت جاذبہ محض بروہات کی وجہ سے کمزور ہوتی ہے۔ (مہنف)

گاہ جگر کے اندر رین کے باعث سہلے پیدا ہو جاتے ہیں جس کا پتہ اس طرح چلتا ہے کہ جگر کے سامنے تناؤ ہوتا ہے بشرطیکہ سہلے محدب جگر میں واقع ہوں، پسینہ اور بول یا قلیہ ٹوٹ جانے سے یہ جانتے رہتے ہیں، مقعر سہلے میں واقع شدہ سہلے قیاسی استوں کی آمد سے رفع ہوتے ہیں۔
(جالینوس)

جگر کے مزاج حار کا پتہ پیاس، سرخ پیشاب اور می شہاب سے چلتا ہے، مزاج بارہ ہونٹ کی سفیدی، ہونٹ کے رنگ کا زوال، اسی طرح زبان کی رنگت کے زائل ہونے، جسم میں خون کی کمی پیاس کی کمی، قلت اشتہا، فساد رنگ سے معلوم ہوتا ہے، مریض جگر کے اندر ٹھن محسوس کرے گا۔ مزاج رطب کی پہچان یہ ہے کہ چہرے پر جھج اور ورم ہو گا۔ مزاج یا بس کی علامت یہ ہے کہ پردہ حکم میں نشی اور اندہا بل محسوس ہو گا۔ سہلے کا مریض، مریض ورم کے مقابلہ میں ٹھن زیادہ محسوس کرے گا۔ ورم کا مریض ورم سے زیادہ زیادہ تھوڑی کھانسی، تنگی تنفس اور داہنی جانب ٹھن محسوس کرے گا اور ٹھنسی اور داہنے شانے میں درد کا ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ جگر کے اندر ورم ہے ورم شدیدہ اعراض ہوتا ہے تو شروع میں زبان سرخ پھر سیاہ ہو جاتی ہے۔ کھانے کی خواہش میں کمی اور پیاس میں شدت ہوتی ہے۔ صفراء ہی قے ہوتی ہے اور بخار آ جاتا ہے۔ یہ سارے اعراض نہ ہوں تو ورم کو ساکن و بارہ سمجھنا چاہئے۔ ورم مقعر کبد میں ہوتا ہے تو تنگی تنفس اور کھانسی آتی ہے۔ بھوک یا تو معدوم ہو جاتی ہے یا کم لگتی ہے۔ دبید، کبد میں قعد کھولی جاتی ہے یا جگر کی پشت کے قریب چپٹہ لگایا جاتا ہے، مریض کو عرق کاسنی میں صبر کا خضاندہ، سکر، ترنجبین اور نرم حقن دیں۔ بیک کرفس، بادیان، خلف، پر سیاہ شان کا

محسوس کرتی ہیں۔ ماہِ غسل بذاتِ خود موزوں ہوتا ہے، چونکہ اس کے اندر شدت کی جلدائی صلاحیت ہوتی ہے اس لئے دونوں ہی حق میں موزوں ثابت ہوتا ہے، اہتِ سرکہ کے ہمراہ موزوں نہیں ہوتا۔ دودھ اور شہد دونوں اس کے لئے مضر ہیں، سگان اور حمام کے بعد ٹھنڈا پانی نہ پینا ضروری ہوتا ہے۔ اس حالت کے اندر زیادہ مقدار میں ٹھنڈا پانی لینے سے جگر اس حد تک سر، ہو جاتا ہے کہ فوری طور پر درد اٹھنے لگتا ہے، اور انجام کار استسقاء کی بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس حالت میں جگر شدید التهابی کیفیت سے دوچار ہوتا ہے۔ پانی کی وجہ سے سخت نمی سخت پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ شدت سے جگر ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ چارہ کار نہ ہو تو مریض کو پانی ملی ہوئی شراب پیش کریں۔ یہ ہو پانی زیادہ سرد نہ ہو۔ صوری دیر کے بعد سرد پانی تھوڑا سا استعمال کریں۔ جن حضرات سے جگر گرم اور التهابی کیفیت میں مبتلا ہوتے ہیں، نہار منہ سرد پانی کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔ کیونکہ پانی جگر، صحر اور التهاب کو دفع کرتا ہے، چنانچہ بالعموم درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ جن مریضوں کے جگر بعد گرم ہوں ان کا جان اسی طرح کریں۔ (جالیئوس)

درم جگر کے مریض ہنسی کے پاس واضح طور پر تھوڑا محسوس کرتے ہیں، یہ حالت دو گوں کو زیادہ تر پیش آتی ہے، صرف چند ہی خوش بخت حضرات اس سے مستثنیٰ رہتے ہیں۔ (جالیئوس)

مقررہ سبب میں لاقِ تحمیل کوئی فضلہ پیدا ہو جاتا ہے تو روایات کے اندر قابض اشیاء کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ ان دواؤں کی قوت محفوظ رہے، کیونکہ یہ خود انہیں فضلات ہی کے لئے نہیں بلکہ تمام جسم کے لئے نہایت مؤثر ہوا کرتی ہیں۔ فضلہ بابت اندر کی جانب گہرا ہوتا ہے تو عطیاتی قابض اشیاء مفید ہوتی ہیں۔ کیونکہ ان دواؤں کے اندر قبضیت بھی ہوتی ہے اور طاقت کے ساتھ مقدمات تک پہنچتی بھی ہیں۔ اس لئے یہ سب سے عمدہ روایات ہوتی ہیں۔ اس کے بعد فضلہ کو تحمیل کریں۔ کوئی غلط پھر بھی باقی رو جائے تو غور کریں، جس جگر کے اندر اس فضلہ کے اثر تک رہنے کی وجہ سے مزاج تو پیدا نہیں ہو گیا ہے۔ چنانچہ اس کی وجہ سے جگر سرد یا گرم ہو جاتا ہے لہذا مقابل کی کیفیت پیدا کر کے صحت کو واپس لانے کے لئے قوت پیدا کریں۔ (الصناعۃ الصغیرہ)

جگر کے اندر درم سلبِ اہلِ عوہل ورم ہوتا ہے۔ جسم پر زردی کے ساتھ سفیدی کا شدید غلبہ پائیں تو یہ سمجھیں کہ جگر بیمار ہے۔ کیونکہ جب خون نہیں بہنے کا تو جسم پر اس طرح کا رنگ آ جاتا ہے۔ جگر مریض ہو تو یہ ہرگز ضروری نہیں ہے کہ غذا دفعہ زیادہ لی جائے۔ جو رنگ، مٹا پہ سفیدی، زردی اور سبزی ہو وہ ضعف جگر کا پتہ دیتا ہے۔ جگر اس حد تک کمزور ہو جاتا ہے کہ قبض کا عمل نہیں ہو پاتا۔ (جالیئوس)

وہی ہی پیپ جیسی وہابی بخاروں میں خارت ہوتی ہے۔ سوہ مزاج یعنی جگر کا سوہ مزاج پارہ ہوتا ہے تو دست مسلسل اور زیادہ مقدار میں نہیں آتے، ال یہ کہ بیماری طویل ہو جائے۔ چنانچہ بیماری کے دوران ایک ایسی چیز خارت ہوتی ہے، جو سوہ مزاج حار سے پیدا شدہ براز میں خارت ہونے والی شے جیسی نہیں ہوتی، نہ ہی رنگ کے اندر نہ ہی بو میں اور نہ ہی قوام کے اندر۔ بلکہ کم بدبودار ہوتی ہے دیکھنے میں متعفن خون جیسی ہوتی ہے۔ اور حم راسخ سے مشابہ نہیں ہوتی۔ براز کے اندر خارت ہونے والی شے زیادہ تر سیاہ خون جیسی نظر آتی ہے۔ توجہ سے جائزہ لینے پر خون جیسی نہیں بلکہ تلخمت اور رسوب جیسی طے کی ہو مرہ سوداء کے لگ جھگ ہوتی ہے۔ آٹھ دست خارت ہوں گے ہونہ سوہ مزاج پارہ اور نہ ہی سوہ مزاج حار کی پیداوار کہے جاسکتے ہیں۔ دونوں مزاجوں سے رطوبت آتی ہے، ایک ن رطوبت تراور ایک کی گرم ہوتی ہے۔ ہر ایک کا علاج باخدا کریں۔

دواء قہی کا نسخہ:

یہ جگر اور سینہ کے مریضوں کے لئے مفید ہے۔ مویز منقی ۹ گرام، زعفران ۵ گرام، چرائیہ ۹ گرام، منقل یسودہ ۹ گرام، دارچینی ۵ گرام، سلیجہ ۲۵ گرام، سنبل ۳ گرام، اذخر ۱۱ گرام، مر ۱۸ گرام، صمغ بظم ۱۸ گرام، دارہیضون ۹ گرام، شہد ۲ گرام، شراب بقدر ضرورت۔

جائینوس کا قول ہے کہ مذکورہ بالا نسخہ کچھ ایسی دواؤں پر مشتمل ہے جن میں، عنداں نے ساتھ قبض کی صلاحیت موجود ہے ان میں کچھ ایسی ہیں جو قہی پیدا کرتی ہیں خراب و پ پوسف کر دیتی ہیں اور خراب مزاج کی اصلاح کرتی ہیں۔ کچھ ایسی ہیں جو تعفن کے مختلف ہیں، باہمویہ دما میں خوشبو جات کی جہنس سے ہیں، چنانچہ دارچینی ہر تعفن کی اصلاح کرتی ہیں اور ہر مفسد قوت ہر مقابہ کر کے اسے اصلاح کی جانب راہنہ لاتی ہے۔ اس کا شرابیپ، اخلاط، مہلک، آیات و رزم و اس پر ہوتا ہے۔ دارچینی کے جلد سلیجہ کا بھی یہی اثر ہے بشرطیکہ دارچینی کی طرح یہ عمدہ ہو، قیہ تمام خوشبوؤں کا شان دونوں سے کم ہوتا ہے، مثلاً سنبل، اذخر، قصبہ، زریہ، مر، انہیں نسخہ سے اندر مذکورہ بالا طریقہ ہی پر داخل کیا جاتا ہے۔ دارہیضون اور زعفران قابض اور متعفن دوتے ہیں، یہ تعفن کی اصلاح کرتے ہیں ان کے اندر قبضیت کا فعل بقدر ضرورت ہوتا ہے۔ ہاں ہمہ ان کی ہواؤں میں اخلاط سے اندر صحت تبدیل اور اصلاح مزاج کی بات بھی ہو سکتی ہے۔ پھر یہ جو ہر جگر کے مشابہ بھی ہے، فی نفسہ اس کا عمل ہوتا ہے، اس کا عمل ہوتا ہے، مخصوص جہاں سوہ مزاج کی عملداری ہواں بات ہے، تاہم جگر کی صحت سے عمدہ دوا ہوتی ہے جو جگر کے خراب مزاج

کے برعکس ہو اور غذائیت بھی فراہم کرتی ہو۔ اسی طرح شراب جبہ درم جاری نہ ہونے پر تو جگر کے موافق ہوتی ہے کیونکہ اس میں غذائیت بھی ہوتی ہے۔ خج دینے اور تقویت پیدا کرنے کا فعل بھی ہوتا ہے اور تحفظ کا مقصد بھی کرتی ہے۔ اتفاق سے سوہ مزاج بارہ طب ہو تو شراب کوئی تکلیف پیدا کرنے والی شئی طاق ہے، اشد کے اندر مذکورہ بالا تمام خصوصیات ہوتی ہیں صرف تقویت پیدا نہیں کرتی، کیونکہ یہ جالی ہوتا ہے، اور تنگ تائیوں کو کھوتا ہے، اس کی ضرورت مزار بکرواؤں و ہوتی ہے۔ تاکہ ایک دوسرے کے اندر کھسے ان شریکوں کے زمانوں کو صاف کر سکے۔

چائینوس کہتا ہے، بعض حضرات مذکورہ نسخہ کے اندر، افیون، بھنگ وغیرہ شامل کرتے ہیں، چنانچہ اسے وہ سوہ مزاج حار کے مریضوں کے حق میں مفید بتاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ فلو یا سوہ مزاج بکری میں مفید ہوتی ہے چائینوس کہتا ہے کہ اس نسخہ کو یخد تھنڈا پیدار کرنے والی دوا میں ہے۔ مذکورہ قسم کی ادویات سے یہ بات ظاہر ہوتی کہ ان کے بدرجہ کے کسی بھی نوعیت سے سوہ مزاج و درست کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ سہ سے بھی ہوں تو انہیں دوا میں لیں گی۔ ضلع اور سردی کا علاج یہی ہے۔ گرمی اور برسات پیدا کرنے میں اعتدال سے کام لینا ضروری ہے۔ (مؤلف)

۱۱) آسیا حسب ذیل نسخہ کے مطبق مگر میں مفید ہے۔

نسخہ

زعفران ساڑھے ۴ گرام، دارچینی ساڑھے ۴ گرام، سنبل ۹ گرام، سیجہ ساڑھے ۴ گرام، اعلیٰ نورست ۱۲ گرام، مر ساڑھے ۴ گرام، عمدہ قسم کے شہد میں گوند دیں۔ مقدار خوراک بقدر ۳۱ گرام چوبیس روزوں کے لئے، غسل کے بعد۔ (چائینوس)

ضمیمہ، غارنہ ہوان کے لئے شراب کے ہر ادب میں نسخہ یخد عمدہ معجون کا ہے۔

نسخہ:

زعفران ۹ گرام، مر ۹ گرام، انارون ۹ گرام، فودہ ۹ گرام، ختم زہ فودہ ۸ گرام، ختم زہ فودہ ۸ گرام، کوہی ۸ گرام، سنبل بندی ۶، سنبل قلاطی ۶، قوط ۲ گرام، سیجہ ۲ گرام، کلی نورست ۱۲ گرام، فودہ ۱۲ گرام، عصارہ کاسوس ۳۱ گرام، مقو و قدر یون ۳۱ گرام، جعدہ ۶، روغن بلساں ۶، تریاق میں شامل اندر خردن نامی خلط ساڑھے ۲۲ گرام شہد حسب ضرورت مگر حسب دستور معجون بنائیں۔ مقدار خوراک ایک بڑی گولی کے بقدر ہر ادب میں۔ (مؤلف)

حرارت کی موجودگی میں لاحق ہونے والے درد جگر کے لئے بہترین قرص کا نسخہ

کک مفصول ۵ جز، زعفران ۵ جز، امہ ہارلیس ۴ جز، گل سرخ ۳ جز، صندل سرخ ۵ جز، ختم

اعضاء سے چھٹی ہوتی ہے۔ مذکورہ دواؤں کے ہمراہ ملین ادویات کو شامل کرنا میں قابل تعریف سمجھتا ہوں کیونکہ جن اعضاء میں صلابت پیدا ہو جائے اگر ان کی پہلے تلپٹیں نہ کی جائیں اور ملطف و محصل ادویہ ہی پر اکتفا کیا جائے تو اس سے صلابت کے اندر ابتداء ہی میں نمایاں کمی واقع ہونے لگتی ہے مگر پھر ناقابل شفا شدہ تک سختی پیدا ہو جاتی ہے ہذا جگر کے علاج میں مستعمل معطیات کے ساتھ ملین ادویہ شامل کی جائیں اس سے کہ جرم جگر جامد و طوبت کے درجے میں ہوتا ہے اور یہ ضروری ہے کہ جن ادویہ سے صلابت جگر کا علاج کیا جائے ان میں ملین بہت بلکی ہوں اور ملطف و مسکن ادویات ان دواؤں متبادل میں زیادہ ہوں جن کے ذریعہ جگر کے علاوہ دوسرے اعضاء کی صلابت کا علاج کیا جاتا ہے۔

اسقلیناس () نے مرادۃ ادب سے تیار شدہ نسخہ کی تعریف کی ہے۔ تجربہ سے اس نے اس کی افادیت کی تعریف کی کیونکہ یہ نسخہ ایسی خوشبو، ارشیہ، پر مشتمل ہے جن کے اندر تلطیف، جامد اور تحصیل کی کیفیات ہوتی ہیں۔ بایں ہمہ اس کے اندر دوسری گرم و درجہ پری دوا میں بھی ہوتی ہیں جو قطع اور تحصیل کا کام کرتی ہیں۔ نیز درد میں تسکین پیدا کرنے والی دوا میں بھی ہوتی ہیں اور وہ ہیں قمر خیر، ابیل، گیہ و اور خواتم النحر و ادار کے لئے درجہ ہوں ادویہ بھی ہوتی ہیں جو جگر سے تحصیل شدہ رطوبات کو خارج کرتی ہیں۔

نسخہ حسب ذیل ہے۔

سختی جگر کی کامیاب و مفید دوا:

کافپیوس، فراسیون، کرفس کوہی، جطین، حتم فحششت، مرادۃ ادب، خردل، قلم خیر، مقد و قندریون، بیج جاد شیر، محبٹھ، حتم کرنب، ریوند، کالی مرچ، سنبل سندنی، قطہ، حتم کرفس، حتم جریج، دس باگ، جعدہ، الفوں، خافٹ، ابیل نموزن شہد کے ہمراہ گوندہ ہیں۔

مقدار خوراک۔ اگر ام، ہمراہ شربت شہد و اگر مر، فعلی و خارجی طور پر اس ضد بلا کا

استزام کریں۔ (مؤلف)

جگر کی دوا:

حرارت یعنی حریمہ و قورہ اندہ اگر مپانی کے ہمراہ پانی میں ارت شرب شیریں کے ہمراہ بہت مفید و موثر ہے۔ مرقہ کے مرقہ کے خاص طور پر مفید ہے۔ یہ ایک چھچھو پلا میں لحم صلب جس کا نام طحاش ہے جس میں شرب اس کے ساتھ پلا میں۔ اسی طرح بھیٹے کے جگر بھی

(۱) اس کے سکے میں یہ علامتیں ملتی ہیں کہ یہ عطیہ تعلیم سے ہے۔

استعمال کریں۔ (مؤلف)

ہم نے بھیڑنے کے جگر کو اچھی طرح آزمایا ہے اسے ہر ایک میں کر سڑھے ۳ گرام شراب
تیار کریں گے اور استعمال کریں کیونکہ یہ ثابت اس حالت میں جگر کے لئے نہایت عمدہ ہے۔ یہ ختم
حلزون کے ساتھ نہایت خاموشی کے ساتھ جاتا ہے۔ مرادۃ الدب اور بھیڑنے کا جگر اپنی کیفیت
سے نہیں بلکہ خاصیت سے مفید ہوتا ہے۔ (جالیئوس)

اگر جگر بہت سخت ہو تو شیخ رطب کو نچوڑ کر اس کا عصا دیلا میں جو گاڑھا ہوتا ہے۔ یا ان اور
نچوڑا شیر سڑھے ۳ گرام جو شانہ و شہد کے ہم اوہ مستقل پلائیں یہ بیحد عجیب اثر ہے۔ جگر کی سختی
کے لئے ختم کتاں اور ترو جو شراب میں پکا کر منہ کریں یا نچوڑ کر اور کھجین یا نچوڑ کر عظمیٰ کو شراب میں
پکا کر یا شراب قابض میں تر کریں اور اس کے ہم او قصب شام کر کے منہ کریں۔

عمدہ ضاد کا نسخہ:

اشق ۵۰ گرام، مقل ۸۰ گرام، از عفران ۵۳ گرام، موس (شع) ۶۳۰ گرام، وردغن ۶۰ گرام،
گرم، ہر کہ ۸۰ گرام، تیر کے منہ تیار کریں۔ صلابت جگر میں تاخیر کا منہ مفید ہوتا ہے۔ فیطریوں کا
منہ بھی بیحد مفید ہے۔ یہ مزاج کے بڑے سے پہلے پہلے جگر کی سختی اور سردی ہے۔ اس کا بہترین
وقت دوپہر جب غذا معدہ اور جگر سے نفوز کرنے کے۔ (ارخیاٹس)

کبھی جگر کی قوت باضمہ کے ضعف سے اسہال ہوتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ گوشت
کے پانی جیسا اسہال مروڑ کے ساتھ ہوتا ہے۔ کبھی نہ ریشہ آتا ہے نہ ہی شلیم میں کوئی درد ہوتا ہے۔
اس کے ساتھ میں غذا کم پہنچنے کی وجہ سے بدن دبلا اور رتھ زردی اور سفیدی مائل ہو جاتا ہے، کھانا
بب معدہ سے نفوز کرتا ہے تو مریض کو جگر میں بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ کیونکہ غذا اس وقت نالیوں
میں چلی جاتی ہے۔ یہ حالت جگر کی برودت اور کسی خون کی پامٹ ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں مسخن
و تقویٰ جگر دوائیں استعمال کر میں مثلاً پوست فستق تھوڑا بھون کر اس کے لئے یہ ایک عمدہ نسخہ یہ ہے۔

نسخہ:

جوز بواکازہ خوشبودار ۳ گرام، سنبل الطیب سڑھے ۳ گرام، ختم کر فس سڑھے ۳ گرام، ای
شراب کے ساتھ استعمال کریں جس میں پوست فستق تر کیا گیا ہو۔ الغرض مسخن اور قابض ادویات
استعمال کریں۔ جگر کو جوز الطیب، سنبل الطیب اور فستقیں ردی، قصب الزیرہ اور پوست کندر و مصطلی

مقرر کبد کے درم بڑے ہوں تو جس کے ذریعہ پہچان کئے جاتے ہیں۔ کبھی شکم میں ایسے اور ام بھی ہوتے ہیں جن کے جگر میں ہونے کا وہم ہوتا ہے۔ حالانکہ وہ اس عضلہ کے اندر ہوتے ہیں جو مراقب شکم میں جگر کے اوپر ہوتا ہے۔ اس عضلہ کا چھ حصہ طولی ہوتا ہے جو کاندہ کے گوشہ سے سینے کی ہڈی تک چل جاتا ہے۔ یہ درم جب اس عضلہ کے اندر ہوتا ہے تو بالکل پوشیدہ نہیں رہتا یہ کبد عضلہ لمبائی میں چل کر ناف سے مل جاتا ہے۔ ایک عضلہ جگر کے نیچے ترچھا ہوتا ہے۔ درم اس میں ہو تو اس میں اور درم جگر میں فرق کرنا نہایت دشوار ہوتا ہے۔ اس عضلہ سے ایک اور عضلہ نقل کر شکم کے عرض میں ہوتا ہے اور جگر کے نیچے ترچھے طور پر چلتا ہے۔ اس میں درم ہو تو درم جگر کے مقابلہ میں تیز برتا اور زیادہ مشکل ہوتا ہے جگر ان تینوں قسم کے عضلات کے چھپے اور پھیلنے صفاق کے نیچے واقع ہوتا ہے۔ عضلات سب پر دو صفاق سے اوپر ہوتے ہیں اور بھری ہوتے ہیں جب یہ ہے کہ وہ ان تمام عضلات کے چھپے واقع ہے تو چھ اس سے درم متلیں انیس سے معدوم برینا نہیں ہیں۔ یہ کہ درم بڑا ہو یا شکم کے عضلات، غور رکھیں۔ پھر بھی یہاں بہت سی احاطات ہوتی ہیں جو جگر کے درم حار کا پتہ دیتی ہیں اور وہ یہ ہیں کہ یہ درم اس جانب پیلیوں کے سر میں ہے نیچے درم محسوس کرے اور جب پیلیوں کے سر میں کے نیچے کی جگہ اوپر چھپتی ہے تو وہ مو اور کھلی ہندوؤں تک پہنچے اور ہلکی کھانسی ہو زبان ابتدائی میں سرخ اور تھمر میں سیاہ ہو جائے۔ جیوے بالکل نہ ہو وہاں مسلسل محسوس ہو اور خاصیت کی قسم سے جس میں جس وقت وہی وہی چیز نہ ہو کدہ شکم میں جیو خارج ہو۔

اور اگر اتفاق سے درم بھر ضعف کبد کے ہر اوندہ ہو۔ طبیعت میں احتیاس ہو تو یہ ضرر کے درم فلفلمونی کی علامات ہوں گی۔ موائی علامات بھی ایسی ہی ہوتی ہیں۔ مگر زیادہ سخت ہوتی ہیں اس سے ہر ہوندر اور شدت کی پیاس ہوتی ہے۔ درم فلفلمونی جو جانب مقرر میں ہوتا ہے وہ بھوک کے رہا ابائی اور دست و پیاس میں جانب مقرر کے درم کے مقدمہ میں بڑھ کر ہوتا ہے۔ جیسا کہ مقدمہ کے اور ام مقرر کے درم کے مقدمہ میں باریں جو یہ درم ہوتے ہیں کہ اس میں نفس میں درد اس سے زیادہ ہوتا ہے جو مقرر میں ہوتا ہے اور آٹھ ٹھکی ٹھکی حسیوں کی تحریک ہوتی ہے۔ درم درم پیلیوں تک ایہ جگہ تیار یہ محسوس کرنا ہے کہ اس کی منہلی نیچے کی طرف ٹھکی رہی ہے۔ ٹھکی ٹھکی سے برآمد شدہ پیسیں انہیں صفاق کے نام سے پہچان جاتا ہے وہ دونوں ہی صورتوں سے درم سے ہوتا ہے مگر وہاں فلفلمونی میں یہ حالت دونوں ہی درم میں ضروری طور پر عام ہوتی ہے۔ یہ فیچہ نہیں ہے جو صدر کے درم درم درم میں ہوتا ہے تمام ہی مگوں کا بھرنے پیلیوں

سے جھلیوں کے ذریعہ پوست نہیں ہوتا جیسا کہ بندروں وغیرہ میں دیکھا جاتا ہے۔ جھل جانوروں میں جھران کی پسلیوں سے وابستہ ہوتا ہے اور جھل میں نہیں ہوتا۔ ورم جگر جب ایک جانب ہو تو دوسری جانب بھی اس کا چھوٹا اثر ہوتا ہے۔ اس جانب اس کی کوئی خاص جگہ نہیں ہوتی جس سے وہ تجاوز نہ کر سکے۔ پسلیوں کے سروں کے دائرہ جن مریضوں کا طبعاً پتلا ہوتا ہے پھر یہ پتلا پن جگر کے کسی بڑے ورم کی وجہ سے بڑھ جائے تو اتنی بالکس سے اس کا راک ہو جاتا ہے اور ان اور ام کی چھوٹے خصوصیت ہوتی ہے جو جگر سے اوپر کے عضلات کے اور ام میں نہیں ہوتی اور وہ یہ ہے کہ چھوٹے سے ورم کی ایک حد محسوس ہوتی ہے جو یا ایک تقریباً پوری ہو جاتی ہے لیکن جگر کے اوپری عضلہ ورم چونکہ اس کے اجزاء زیادہ دیر تک ایک دوسرے سے متصل ہوتے ہیں۔ اس لئے یہاں کا ورم چھوٹے پر پئے بعد دیگرے ہلکا محسوس ہوتا جاتا ہے اور اگر جگر ورم سخت ہو تو اتنی بالکس کے ذریعہ اور اک برتا چھ عوارض کی وجہ سے دشوار ہوتا ہے۔ ایسا نہ ہوتا تو یہ زیادہ ظاہر ہوتا جس لئے کہ یہ ورم زیادہ سخت اور مہافت اس کی شدید ہوتی ہے۔ اس حالت میں شکم کے اوپر کا عضلہ پتلا اور نحیف ہو جاتا ہے مگر محسوس ہونے سے پیشتر ہی استفادہ کی ابتدا ہو جاتی ہے۔ جگر کے سروں کا جہاں تک تعلق ہے تو یہ محذب ہڈ کی رگوں کے تنگ ہو جانے سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لئے اخلاط چپک جاتے ہیں اور ورم لغمونی، بقر، اس خصوصیت سے اس نالیوں کے تنگ ہو جانے سے واقع ہوتے ہیں۔ ضعف جگر سو مزاج صحر کی وجہ سے ہو تو یہ اس کیوں کو ہوتا ہے جو معدہ سے اس جگر کی جانب آتا ہے۔ مگر سو مزاج بارد اسے پکنے نہیں دیتا اس سے خشک اور گاڑھا کر دیتا ہے۔ تر کا عمل اس کے برعکس ہوتا ہے۔ لہذا جب کسی کو یہ محسوس کہ تازہ ذبیحہ کے گوشت کے دھواں جیسا پانخانہ کر رہا ہے تو اسے اس بات کا ثبوت سمجھیں کہ جگر پورا خون پیدا کرنے سے عاجز ہے، اور اگر تلخیت کے مانند پانخانہ کر رہا تو یقین کریں کہ جگر کے اندر خون صحر رہا ہے، اور اگر دست میں خون آمیزہ پیپ تری ہو تو زیادہ دن ان حالت پر باقی رہنے سے، موی سودا، موی اور کھی سودا، موی اور کھی خالص سودا، خارج ہوتا ہے۔ سو مزاج بارد میں پیپ دار و رقیق دست آ رہا ہو تو اس کی ابتدا بخار کے اخیر ہوتی ہے اور زیادہ درور ہو جائے تو بخار ہو جاتا ہے اس لئے کہ جگر کے اندر کاخوں کا سد ہو جاتا ہے، اور جمل اس بخار کو ہلکا سمجھتے اور خاص دھیان نہیں دیتے اور یہ سوچتے ہیں کہ یہ بخار کے آہانہ بھانے کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ حالانکہ بیمار بھوک نہ ہونے کی وجہ سے آہانا نہیں کھاتا کیونکہ اس کا شکم بوقت متعین غذا نیچے نہیں اتار پاتا جبکہ یہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کو بخار بالکل نہیں ہے اور اسے حمام میں داخل کرتے اور لطیف تدبیریں کرتے ہیں وغیرہ سے کام لیتے ہیں۔ بہت دیر میں مریض میں سو مزاج بارد ہو جاتا ہے یہ بتاتے ہیں

بھر کے لئے دست تورانی نکھیں تو اس میں ایسی اشیاں ہیں جو بھر کی صحت پر جیسے بلیہ زرد، شہترہ، تمبر بندہ، غلٹ، افسلیقین۔ بیاض خاریتوں کو بنا میں اور اس میں مصطفیٰ و منسل وغیرہ اور تخم بودرغ شامل کریں۔

۱۰۔ لکھیں جگر کے سداں کو کھوتا ہے اسے سکڑنے سے تیار کریں اور بعض عمدہ قابض اشیاء کے ہمراہ ملائیں۔ (سابر)

۱۱۔ ام بھر کے سداں کو کھوتا ہے باہم تلخ زیادہ قوی ہوتا ہے۔

حدت جگر اور پوست طبع کے لئے قرص کا نسخہ:

لہ ساڑھے ۳ گرام، ریوند چینی ۵ گرام، تخم ثوٹ ساڑھے ۳ گرام، تخم کاسنی ساڑھے ۳ گرام، تخم رجدہ (خرافہ) ساڑھے ۳ گرام، عصارہ غلٹ ۵ گرام، منسل ساڑھے ۳ گرام، مصطفیٰ ساڑھے ۳ گرام، خاریتوں ۳ گرام، قہویہ سفید جل میں بھنی ہوئی پونے دو گرام، کافور ۱ گرام، تیل کاسنی کچھ میں سب کو بچا کریں اور پچھ روز استعمال کریں۔ عجیب اثر ہے۔ (جلدی)

جگر کی بڑی بیماریوں سے ہفتی بچکی آتی ہے اور ہم اسے ہم ہی ٹھیک کر سکتے ہیں۔ (مؤلف)
جگر میں سات قسم کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ سوہ مزاج جگر، جوہ جگر کا ضعف، سدا، اور ام زخم، قوت جگر کا ضعف خون جیسا دست پیدا کرتا ہے۔ قوت مغیہ و حرارت کی وجہ سے فاسد ہو جائے۔ تو خون ردی صفروی ہو جاتا ہے۔ فساد کے نتیجہ میں زردی پیدا ہو جائے تو خون وہی درمیانی ہو جاتا ہے۔ قوت جاذبہ کمزور ہو تو سہاں شکر ہو جاتا ہے۔

جگر کا درد حار یا غموہ گوشت کے پانی جیسا سہاں، تپا ہے۔ بشہر خوں ساری کے سے سرد کا عمل کمزور ہو اور خون کھال پہ بر وقت و رطوبت بننا رہا ہو۔

جگر کے سوہ مزاج حار سے پیاس، صفروانی قے، تیز بخار، بدبودار دست و رقت و بھوسہ کی آواز ہو جاتی ہے۔ سوہ مزاج بار کی صورت میں شکر کی زخمی، حدائی خواہش، پیاس میں کی جاتی ہے۔ اتداء میں بخار نہیں ہوتا کیس رہا، راز ہو جائے تو ہو جاتا ہے کیونکہ جگر میں خون قائم رہنا متعفن ہو جاتا ہے۔

سوہ مزاج پیاس کی شکایت میں بدن نحیف ہو جاتا ہے، مریض غریب ہو جاتا ہے، چہرہ ہلکا ہو جاتا ہے اور ساتھ میں پیاس ہوتی ہے۔ سوہ مزاج رطب کی حالت میں کے برکتیں ہوتی ہیں۔

ہمہ امراض کے طاق کا ذرا آئندہ کریں گے، پہلے ہر سوء مزاج کا علاج باخدا کریں۔

سوء مزاج حار کا علاج سرکہ کے ہمراہ، الشحیر، کاسنی اور چندر سے کریں۔ طاقت بڑھانے کی ضرورت ہو تو تیتہ اور مرغی کا گوشت دیں اور مسکنات (گرمی پیدا کرنے والی غذا میں) اور بہرہات سے بچاؤ کریں۔ سیب، انار اور بھیجی، صندلین، گل، انگور، گل سرخ، حق العالم، شاخ آس، تیز پات، بیدار، سنبل، معطلی موم، برہ، غن سف، جل روغن آس وغیرہ اس سے بچاؤ کریں۔

فساد مزاج بار دے کے مسکن لطیف آموں کا استعمال کریں۔ ثواب و خدیقون میں روئی تر کر کے کھلا دیں۔ گوریوں اور تیتہ کا گوشت دیں۔ پھٹی ورتازے میوے باطل تر ہے۔

سوء مزاج رطب بہت زیادہ ہو تو انجام استسقاء مکی ہوتا ہے۔ سوء مزاج پائس کا انجام یہ ہے کہ سرینش، بلہ ہو جاتا ہے۔ سوء مزاج حار میں اس کے علاوہ فساد خون اور دم مکی پیدا ہو جاتا ہے۔ سوء مزاج بار د کا انجام استسقاء ہوتا ہے۔

درم محذب جگر میں ہو تو بڑا ہونے پر محسوس ہوتا ہے اور مقرر جگر میں ہو تو اس کی علامت یہ ہے کہ تو اب اپنی قہلی کے سرے کے نیچے بوجھ، کھانسی، ابتدا میں زبان سرخ پھر سیاہ ہو جاتی ہے، جوتے غائب، مسلسل پیاس راتی ہے۔ پت لی قے اور ایسا درد ہوتا ہے جس میں مراق، پانچو پسیلوں اور شانہ تک کھینچتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ صچا د مکی چھپنے کی جلیوں تک پہنچتا ہے یہ کیفیت اس سرینش کو لاحق ہوتی ہے جس کا جگر پیچھے کی پسیلوں سے چپکا ہوا ہوتا ہے۔ یہ عوارض محذب جگر کے درم میں بھی ہوتے ہیں ابستہ محذب کا درم زیادہ بڑا اور پھیلا ہوا ہوتا ہے تو نفس عظیم و رکھ کی زوردار ہوتی ہے اور درد و ام میں شانہ تک پھیل جاتا ہے۔ مگر عدم اشتہائی کیفیت درم محذب کے مقابلہ میں درم مقرر میں زیادہ ہوتی ہے۔ اسی طرح ماری قے، مکی اور پیاس کی زیادتی بھی ہوتی ہے۔

جگر کے گرم اور ام کے ساتھ شدید بخار ہوتا ہے اور کبھی درم خود جگر کے گوشت میں ہوتا ہے اس میں درد بھاری مگر چھین نہیں ہوتی برخس ازیں پر، جگر کے درم میں چھین ہوتی ہے درد بھاری نہیں ہوتا۔ عضد مراق جو جگر کے اوپر واقع ہے میں یہ تمام اور ام شلم کی گہرائی میں ملوایا پھر طو، نی یا تر پیچھے طور پر متورم عضد کی رفتار پر پھیلتے ہیں۔

جگر کے درم گول بڑا شکل کے ہوتے ہیں۔ ہنذا ممکن ہو تو باسطی کی فصد کھویں۔ یاد رکھیں کہ جگر کوہی کی حالت میں ایسی غذاؤں اور دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے جو اس کی نایوں کو درست کریں اور تھوڑی محلل بھی ہوں۔ مگر بہر حال جالی ہوں۔ ضروری نہیں یہ دوائیں جالی ہونے کے ساتھ تیز بھی ہوں کیونکہ ایسی دواؤں سے درم سرایت کر کے بڑھ جائے گا، ہنذا ایسی جلاء کی ضرورت ہے

جگے تو مسلسل اسے خارج ہونے دیں۔ درد جگر اور شوصہ شروع میں مٹ بہ ہوتے ہیں کیونکہ دونوں سانس کی تنگی، کھانسی، ترقویہ دائیں پہلو میں درد کے موجب ہوتے ہیں ہاتھ درد، جگر میں زبان سرخ یا سیاہ ہوتی ہے اور پورے بدن کا رنگ اور ہیئت بدل جاتی ہے۔ ذات الجنب میں نفٹ اور اس کی خاص کھانسی ظاہر ہوتی ہے۔

ابتداء دونوں میں فرق اس طرح یہاں ہے کہ درد جگر کے مقابلہ میں ذات الجنب کی نبض صلب ہوتی ہے۔ دائیں پہلو میں درم محسوس ہو تو یہ سمجھیں کہ بیماری جگر کے اندر ہے لیکن یہ محسوس نہ ہو وہ ضروری نہیں کہ جگر میں بیماری نہ ہو، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ درم متفرق جگر میں ہو یا پشت جگر کے وہ پہلو ہند، جن میں نبض کی ہسیوں کے درمیان یا ان کے نیچے درم محسوس ہو تا ہو اور کھانسی میں ہونی۔ شایانہ بین آرتری ہو تو یہ سمجھیں کہ بیماری ذات الجنب کی ہے اور اگر نفٹ نہ ہو تو یہ قسم نہیں لگایا جاتا کہ ذات الجنب نہیں ہے۔ یہ نکل ہو سکتا ہے ابتدا ہو یا ہو سکتا ہے عس نفٹ ہو۔ ذات الجنب میں تنگی نفس کا ہونا غرضی ہے لہذا حقیقت سے واقف ہونا چاہیں تو بیمار کو حکم دیں کہ جس قدر بڑی سانس لے سکتا ہو۔ پھر چھین کے کیا اپنی ہسیوں اور شایانہ کے نیچے کافی تھلک سا ہو جو محسوس سے ہو یا یہ تو یہ درد جگر کی علامت ہے۔ درد جگر میں ہیٹ سے جو تھلک ہوتی ہے وہ اس تھلک کے برعکس ہوتی ہے جو ذات الجنب میں ہوتی ہے البتہ شکر سے بھی بھی۔ دل چیز برتہ نہیں ہوتی جو علامت ہے۔ نونے پر وہ محسوس بھی نہیں ہوتی ایسی صورت میں نبض صلب کی علامت اور تنگی عظیم کی علامت باقی نہیں رہتی۔ (سرایون)

بھی جگر میں درد محض اس کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ وہ تھوڑی تھوڑی حیف خدوں پر اکتفا کرتا ہے یہ عمل یک بعد دیگرے آتی ہوتا ہے۔

جگر کے درم کا علاج فصد، کاسنی و ش جو اور صندلین و سفین کے ضداد سے کیا جائے۔ سخت بار اور کم کا علاج قرص سفین، دواہ سرور، سہل، قسط، مارا، صوں، روغن بارہام، تیغ و اصل ایون کے ضداد سے کریں۔ تمام اور ام صلب کا انجام استقامت ہوتا ہے۔

آرچوٹ سے درم جگر ہو تو ریوند چینی ساڑھے ۴ گرم، اور فوق ساڑھے ۴ گرم روزانہ تین دن ساڑھے ۴ گرم پلائیں۔ گل ارمنی اور ماش کو شہ اب پختہ میں مل کر خما کریں جس میں بقی اور سیب بھگولیا یہ ہو یا جگر پر مومیائی اور روغن نشہ کا طوح کریں۔ برودت نہ ہو تو روزانہ پارے کا ایک بار طوح کریں۔ (طیب ماسعلوم)

جگر میں بنی درم بھی نہیں ہوتا کیونکہ جگر کی طبیعت غم و غم نہیں ہر دیتی ہے۔ (جالینوس)

مجموع و بیدالور و کانسجہ :

سبیل سڑ ہے سترام، سبیل سڑ ہے سترام، قبط مندی سڑ ہے سترام، زعفران سڑ ہے
 سترام، ارچینی سڑ ہے سترام، کب پساں سڑ ہے سترام، مر سڑ ہے سترام، گلشن سترام،
 سڑ ہے سترام، ترنجیبیں میں کوند حبیبیں نے پانی میں جوش، کے مرگاڑھ یا یا ہو۔
 مقدر خوار کے سترام عرق کائنیا عرق بادیاں کے ہمارا گھرورم کے سے مہو ہے۔

پانچواں باب

برق قن

برق قن سے مراد انھیں کا جسم صفر سے پا ہے۔ یا پا ہے تو انھیں صفر ہو جاتا ہے۔ یہ صفر وہی لحاظ سے طبعیت نامی ہے۔ خارجی نہ ہو تو اس میں غلط تشبیہ ہو جاتا ہے۔ اس لیے برق قن کا سبب ورم تھیریا مدہ ہو تو یہی بخار ہے کہ کافی ہو گا۔ (جائینوس)

میں نے علم و شوق یہ بتا دیا ہے کہ برق قن سے زیادہ دھڑلہ والی اور بیماری میں سے نہیں اسلکی جبکہ اس کے بغیر جاننے کے چھوڑ دیا گیا ہو۔ مارہا دیکھو اس کے بعد نامانی حالت ہو جاتی ہے۔ (مؤلف)

پہلے یہ دیکھیں کہ برق قن تو انھیں سے نہ ہو اور تھیریا مدہ تو اس سے ہے۔ بخار سے ہو رہا برق قن ہو گا۔ اور حد تک اس میں بھی ہو گا۔ برق قن رپا ورم سے ہو رہا ہے اس لیے یہاں سے برق قن حدوں سے ہو گا۔ تھیریا مدہ تھیریا مدہ میں وہی مدہ ورم جارہی نہیں ہو گا۔ کئی برق قن اس وقت بھی ہو پا تا جب جب مراد مراری خط کو جذب کرنے سے عاجز ہو جاتا ہے۔

یہ قسم نہ گورہ اقسام کے علاوہ ہے۔

اس وقت بھی ہو گا۔ جب مراد کے اندر امتحانی۔ ہیٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ صفر مراد جذب کر کے کا عمل رک جاتا ہے۔ اسکی ایسا بھی ہو گا۔ پھر اسے مراد میں مدہ پیدا ہو جاتا ہے یا مراد ہی قوت چڑھ کر مراد ہو جاتی ہے۔ (جائینوس)

دست آیا اس کا بحران یوں ہی تھا۔ جب ایسا دیکھیں تو حتی الامکان جگر کی تھید کا استعمال کریں کیونکہ اس کا علاج جب ہم نے مہر دے کیا تو مریض کو اس غلط کام سے باز کیا تھا۔ (مؤلف)

جو یہ قان حار یا باری سے پیدا ہوا اس کا علاج یہ ہے کہ ظاہر جسم سے اس کی تحلیل کی جائے۔ اور ایسے ہی اس پر قان کا علاج بھی ہے جو کیزے کوڑوں کے ڈنٹے سے پیدا ہو۔ مگر جو یہ قان مہر دے کے بھر جانے سے ہوتا ہے وہ یکایک پیدا ہوتا ہے۔ اس میں درد اور سوء مزاج نہیں ہوتا مریض مسہل صفراء یا مدر بول ادویات سے جلد شفیاب ہو جاتا ہے لیکن جس پر قان میں جگر کا کوئی نقص تبدیل ہو جاتا ہے یا وہ بوجھ یا درد جگر کے ہمراہ ہوتا ہے تو ضرورت ہوتی ہے اس کا مقابلہ برتس مزج سے کیا جائے۔ اور سددوں کو تحلیل کیا جائے، اور بحرانی مہر دے کی زیریں مانی بند ہو تو جسم سفید ہو جاتا ہے کیونکہ پتہ تنوں کی طرف اترتا نہیں ہے۔ مریض کے جسم میں یہ باقی رہتا ہے۔ چنانچہ یہاں بڑھ جاتی ہے اور اگر پتہ رگوں کے اندر دوڑنے لگے تو پیشاب اور غوائی ہوتا ہے۔ مریض کا قوتور مہر دے قند کریں۔ یہ قان میں مہر دے، سکنوینا، بلید زرد، خارقیون، وریمین، وغیرہ اور صبر، انسٹیکس وغیرہ اور مدر بول چیزیں فائدہ کرتی ہیں۔ کندن ساڑھے ۴ گرام پلایا جائے تو یہ قان بذریعہ قنہ خاں ہو جاتا ہے۔ (احسن)

بحران پر قان میں مہر دے اور ملکی ماش سے زیادہ کسی علاج کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اگر بخار پر قان کے ساتھ مہر دے اور صفرائی دست ریادہ رہا ہو اور بیمار چالیسوں کے مہر دے سے پتہ دائیں پہلو میں بوجھ محسوس کرتا ہو تو جگر میں درد حار ہوتا ہے۔ جو خود نہ ہو بلکہ اس پتہ میں صرف حرارت اور بخار ہو تو اس کا سبب جگر کا سوء مزج ہوتا ہے اور اگر پر قان بخار کے بغیر ہو اور دست سفید رہا ہو تو اس کا سبب پتہ کی مایوں کی بندش یا ان کا ضعف ہوتا ہے۔ ایسے مریضوں کا پیشاب بھدرا تعلیم ہوتا ہے۔

اور بھی پر قان عضاء اصلیہ کے سوء مزج حار سے پیدا ہوتا ہے۔ ساری خذ اصفاء میں تبدیل ہو جاتی ہے جیسا کہ اس بخار میں ایسا ہوتا ہے جو خذائے صفاء میں تبدیل ہو جانے سے پیدا ہوتا ہے۔ اس پر قان کی پکیاں یہ ہے۔ یہ بد مزج قنہ زرد نہیں ہوتا۔ پر قان کا سبب کدے سے خلق رکھتا ہے تو اب امد کے اندر جو طانی پیش کے کدے میں ایسا اختیار کریں۔ لیکن سددوں کی وجہ سے ہو تو رہنے ہاتھ کی یا خضہ سے قریب قنہ زرد کی کدے میں ایسا اختیار کریں۔ ان کے استعمال سے جو درم حار و درد کرتے ہوں یا بدن سے اس میں کریں۔ فقہ ان کے لئے بہتر ہوتا ہے۔

مریضوں کو نہار منہ پیشاب توڑ چاہیے اور انسٹیکس پلائیے۔

یہ قاتل کا جب اور مجھ کو دیکھ کر غصہ ہو کر تھوڑی دیر میں ہی وجہ سے ہوتا ہے جو پتہ کی تالیف میں سیدارا خط کی وجہ سے جارح ہو جاتا ہے۔ اس کے مزید پیش منصف و مسکن شہداء سے شہادیت ہو جاتے ہیں۔ (اسکندر)

یہ قاتل ہزار ہا بھڑپتہ کی تالیف، تمام رنگوں، مدوں، درجوں اور جہاز سے پیدا ہوتا ہے۔ جہاں تک تحقیق ہے اس میں مد کے دینے تحت اور پیدا ہوتا ہے جس جو مدوں ۵۵ مدوں سے ہیں۔ پھر ہر مد ورم (ورم رتھو) پیدا ہو جاتا ہے جن کی وجہ سے جگر کی طاقت اور عقل راسخ ہو جاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

تمام اقسام کی طاقتیں بننا چاہئے۔ (مؤلف)

• رگوں کی وجہ سے پیدا شدہ یہ قاتل کی طاقت یہ ہے کہ جگر میں رہتا ہو گا۔ جہاں ۵۵ مدوں میں۔
• مد و جگر کی وجہ سے پیدا شدہ یہ قاتل کی طاقت یہ ہے کہ جگر میں رہتا ہو گا۔ جہاں ۵۵ مدوں میں۔
محسوس ہوگی۔

• جگر کے فسادات کی وجہ سے یہ قاتل کی طاقت یہ ہے کہ جگر میں رہتا ہو گا۔ جہاں ۵۵ مدوں میں۔
پاکستان ہے۔

• اور صحت سے ہو کے یہ قاتل کی طاقت یہ ہے کہ جگر میں رہتا ہو گا۔ جہاں ۵۵ مدوں میں۔

بخار کے ہمراہ یہ قاتل کا علاج

ابتداء میں جو قہر ہو گا نہ مریض میں مثلاً کافور، بھیر، دھریوں، ادویات مثلاً گنتیں سے مریض میں تھوڑی اور پتہ روغیہ دینی۔ جہاں مسلسل صحت میں نہ آئے گا۔ اس کے بعد دھریوں، ادویات مثلاً، میسوں اور پانیوں، جہاں مسلسل ایندروں سے مریض میں عرق کا ہے عرق یہ کہ کاپی کے ساتھ سے ظاہر ہوتی ہیں اور اس کے بعد اعلیٰ قاتل کا ہے۔
تھوڑی دیر میں صحت سے مریض میں ہاتھ سے کھڑے ہو جاتا ہے۔ جہاں ۵۵ مدوں میں۔
اور اگر تھوڑی دیر میں صحت سے مریض میں ہاتھ سے کھڑے ہو جاتا ہے۔ جہاں ۵۵ مدوں میں۔
کے ہمراہ پائیں۔ (ابن ماسویہ)

• یہ قاتل کی طاقت یہ ہے کہ جگر میں رہتا ہو گا۔ جہاں ۵۵ مدوں میں۔
پاکستان ہے۔

ن کہہ انی تک جا پہنچے۔ (مؤلف)

اور پرف سے تھمید کی جائے کیونکہ پانی زیادہ مفید ہو جاتا ہے۔

مذکورہ ادویات کو عرق ترب کے ساتھ مجموعہ کریں اور سنگھین یا عرق بادیان و عرق کاسنی کے ہمراہ پلائیں۔ غصہ میں سرکے کے ساتھ پھنکی اور پکا ہوا تیز اور تیز، معضیہ، خیار زم ترش اور پیچا خور دیں۔
خار کے بعد یرقان کی معیاد بڑھ جائے اور یہ علامات نہ جائیں تو باسلیق کی فصد کھولو، اور
ہیدہ شہترہ، اصول، خالٹ کا جو شانہ پلا میں اور بیاض اس کا غاریقون بنا میں اور اس شب میں
ساڑھے ۳ گرام استعمال کریں۔

اور اگر حرارت تیز ہو تو ہلیدہ کا جو شانہ پھر مارا، ان میں سے بعد عرق نس، عرق کاسنی
سنگھین کے ہمراہ پلائیں۔ (ابن ماسویہ)

سیاہ یرقان بھی بھر کے باعث ہوتا ہے اور اس میں قلی کی وجہ سے پیدا شدہ یرقان میں اس
طرح تمیز کرتے ہیں کہ یرقان اگر بہت زیادہ سیاہ ہو تو قلی اور مسیاد ہو تو بھر۔ پانچ بہت سیاہ ہو تو قلی
اور مسیاد ہو تو بھر ماف سمجھ جائے گا۔ یرقان سیاہ میں قلی متورم ہو تو بیماری کا سبب اسی قلی و تصور
کریں گے۔

بھی بھر اور قلی دونوں کے ایک ساتھ ماف ہونے سے یرقان ہوتا ہے، علامات دونوں
سے مخلوط ہوتی ہو۔

سیاہ یرقان کے علاج میں باسلیق کی فصد اور پھر ایسے جو شانہ کے ذریعہ اسہال
، میں جس میں سہان، سقو و قد ریون، اقیقون، بنج کہ، خربق سیاہ، شہترہ اور ہیدہ جات و منق شامل
سے کے اور بیاض ادرن و غاریقون اور نمب کو بنایا گیا ہو۔

اور اگر خار بھی ہو تو عرق شوٹ و عرق بادیان اور عرق برگ جھا اور عرق ترب و سنگھین
پلائیں اور معوص دیں۔

خار نہ ہو تو مذکورہ جو شانہ کے بعد ہلیدہ اور اقیقون کے ساتھ، نفی و دودھ یا مارا نکھیں دیں،
مذہب میں سرکہ اور شہد کے ساتھ بہ دیں، سنگھین پلائیں، معوص و ہلام (سرکہ میں پکا ہوا گوشت)
دیں۔ (ابن ماسویہ)

یرقان خفہ تک ہوتا ہے کیونکہ انہما اس کا تیزی سے استقامت زنی ہوا رہتا ہے جس کے
ساتھ حرارت بھی ہوتی ہے۔ (مؤلف)

تفتیش کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ یہ قاتل جس ٹی بی جو سندوں اور درم جگر کی وجہ سے
لاحق ہوتا ہے۔ (مؤلف)

یہ قاتل بحرانی کی تشخیص یہ ہے کہ ٹی بی ہو گا، مریض و سوس ہو گا، درم مرض ہو گا۔
درم جگر کی وجہ سے پیدا شدہ یہ قاتل کی علامت یہ ہے کہ بخار کے ساتھ دائیں پہلو میں
بوجھ محسوس ہو گا، سندوں کے باعث لائق ہونے والے یہ قاتل کی علامت یہ ہے کہ ٹی بی ہو گا،
بوجھ تو ہو گا مگر بخار نہ ہو گا۔ جگر کے فساد مزاج حاد جو صفائی خون پیدا کرتا ہے سے پیدا شدہ یہ قاتل
کی علامت یہ ہے کہ جلیں اور سوزش ہوگی۔ پیاس محسوس ہوگی۔ آتش جلیں و سوزش اور بخار ہو گا، پیاس
سے غددوں کے سبب سے پیدا شدہ یہ قاتل حاد کی علامت یہ ہے کہ درم و جگر سے ہونے والے
یہ قاتل میں پانچ اپنی حالت پر ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مراد ہاؤف نہیں ہے بلکہ یہ دہری
جگر میں ہے۔ پانچ سفید ہو تو مراد ہاؤف سمجھا جائے گا۔
پیشاب طبیعی حالت پر ہو و جگر میں کوئی بیماری نہیں ہوگی و اگر تھین ہو تو جگر ہاؤف سمجھا
جائے گا۔ (ایم، سیوہ)

بحرانی یہ قاتل کا علاج

ترم شیریں پانی اور جگر مرور و غرغری باوند و شربت کے ذریعہ علاج کریں۔ درم جگر، تو بلی
کی فصد کھویں کہ درم جگر کے یہ قاتل میں فصد، بلی سے ریا و فاد و بخش و رچہ نہیں ہے۔ اس سے
جد آب کا سنی، آب ٹھنکی و آب شوٹ سلجھیں گے ہمارا دین۔
شربت کے اثر ظاہر ہونے لگیں تو اس میں صبر اور عصارہ خامٹا اضافہ کریں۔ حرارت ممتد
عرق شربت کا کافی کے ساتھ ملا لیں پانی میں درمند میں اضافہ کریں۔
فساد مزاج حاد کی وجہ سے یہ قاتل مو تو فید زرد شربت و اسٹیکس، خامٹا، عرق
و حارقیون و رتہ سدنی و آغور غارے اس میں برامیں، ہارماؤنٹس و اسٹیکس ملیدے۔ ترم سدنی و
عشر ہارماؤنٹس اور فید کے ساتھ فاد و بخش ہے بعد ران حمام برامیں۔ اس سے بعد درم و اسٹیکس
سد کے ہونے والا یہ مسئلہ جیسے قرص جو ہارماؤنٹس و اسٹیکس، ہارماؤنٹس و اسٹیکس کے
تیار کی گئی ہو سے عرصہ تک پانی میں پھر مسلسل دین چھ دو بار ۱۹۱۹ جو سندوں و جگر اور تھین
کے دین چھ اسٹیکس، رتہ سدنی و آغور غارے سندوں و جگر کے لیے ہے۔ اس سے بعد درم و اسٹیکس
غزال کے ساتھ درم و اسٹیکس میں ملیدے۔

اسباب ہوتے ہیں۔

(۱) سوء مزاج کا ہونا۔

(۲) ورم حار کا ہونا۔

(۳) میٹھی رو، غنی، چرپری، اغرض کر مٹھان کا ہونا۔

صفر کا بھر سے انہدب مہاروی وجہ سے یا بھرنی وجہ سے شتر مہا جاتا ہے بھر کے اندر یا بھرنی وجہ سے۔ نیز اس میں لذت یا حار ورم ہو خصوصیت سے ورم حار یا ورمی یا مخصوص اس مقصد پر پیدا ہو جاتا ہے جس سے مہارو کا رقبہ بگم ہو جاتا ہے یا یہاں سدرے بن جاتے ہیں۔ مہارو کا جہاں تک حلق ہے تو اس کے اندر میں جو پتہ جذب کرتا ہے ورمی یا بدویہ ہو جاتا ہے یا وہ خود مہارو ہو جاتا ہے تو اس کی قوت جہاں کہہ سب نایل ہو اسے جاتی رہتی ہے۔

۱۔ سوء مزاج۔

۲۔ استوائی بدو کے باعث شدید تباہ ہوتا ہے۔

۳۔ امیاری جہاں صفر ان کے واقع کرنے کی طاقت کا مہارو جانا چنانچہ وہ مہارو جہاں کر لائی نہ ہو سکے۔ یہ حالت کی بدو، ورم، سوء مزاج یا سخت تباہی پیدا شدہ مہاروی صفت کی وجہ سے ہو جاتی ہے یہ تمام وجوہات میں سے اکثر وجوہ واقع ہو جاتی ہیں۔

یہ تمام بھی بایں طور پر پیدا ہو جاتا ہے کہ طبیعت مہارو جہاں تباہی کی طرف سے نفع رہی ہوتی ہے۔ کبھی وہ جہاں کے ورم اس کے باعث رہتا ہو جاتا ہے۔

سوء مزاج حار کی بدو سے پیدا شدہ یہ قوت کے پیچھے بھر کے اندر ورم حار کی طاقت ملتی ہیں۔ یہ قوت کا باعث ورمی ہو تو ورم حار کی طاقت ورم سلب ہو تو ورم سلب کی طاقت ورم سلب کے باعث ورم اپنے پہلو میں کٹ جائے یا رت پیدا جائے۔ یہ ورم رت ہوتی ہے کہ ورم سلب کی تینہ اور رت کی حد تک تمام طاقت ورم کی زمین کی جائے۔ ہر زکا غیدہ گا اس بات کی طاقت ہے کہ مہارو کا رت یکار ہو چکا ہے۔ اسے ضبط تحریر میں لانا ہی چاہئے گا۔ اگر پیشاب طبیعت پر ہو تو یہ اس بات کی طاقت ہے کہ ورم بھر نہیں ہے۔

(نن ماریون)

آپانی ورمیہ مو تو پتہ کی تباہی ہو تو طبیعتی ورم پر مو تو کبھی جس کے قوت بھر کے اندر نہیں ہے۔ (نن ماریون)

مفردات:

کھنڈا اور زیادہ کا بغل شجاریہ قن کے لئے عمدہ ہے تاہم وہ مہر و نہیں ہوتا، سرد جگر سے
 موئے قن میں خاریقون پڑا جاتا ہے۔ یہ قن بہ جد سرد جگر کے لئے کھنڈا قطب عمدہ ہے۔ پوینڈ
 نہرونی مدوں کے یہ قن کے لئے عمدہ ہے۔ گل یا شہر و رمدہ کے لئے مفید ہے۔ عصارہ فاسیوں کا
 عودہ قن میں بیکہ مفید ہے۔ عصارہ قنیا، کھار کا عودہ قن میں فائدہ دیتا ہے۔ مافیتہ میں صاحب
 یہ قن کے لئے سب سے مفید دوا ہے۔ خاریقون یہ قن کے لئے عمدہ ہے۔ مسکنین کا جو شانہ و زائد
 ایزہ کرام دیا جائے تو یہ قن جاتا رہتا، سہاگ خاریقون کے ہمراہ و رجم کا سنی، شوت اور کھوئے اور
 پوینڈ کا جو شانہ و رجم قن و شفا دیتا ہے جبکہ اسے شربت کے ہمراہ قنوں پر چاہا۔ قسطس میں اہل
 رراغن حل کے ساتھ کھانے سے یہ قن و شفا ہوتی ہے۔ بھواریقون و شفا دیتا ہے، شیر خیار، عودہ
 حانے ہے یہ قن کا زائد ہو جاتا ہے۔ مدواں رتب مدو پینے سے یہ قن و شفا ہوتی ہے۔ کاسنی، شوت
 و رغب اغلب، پایاں یہ قن و شفا دیتے ہیں۔ (جائینوس)

کافور یہ قن کو شفا دیتا ہے۔

د، اثنین تمام دویہ کے زیادہ یہ قن کے لئے شفا بخش ہے مچھلی یہ قن کا شافی طاعت ہے۔
 قنوں یا زرد اسہاں، انانہ وری ہو تو اسے اس میں شامل کریں جو نڈیہ بید، شربت، (مونس)
 چند بید ستر یہ قن کے لئے عمدہ ہے۔ (خوز)

یہ قن کی ایک قسم قنوں میں خدایوں، رسیں، مجنوب اشیاء کے کھانے سے حق ساقی سے
 یہ نڈیہ دوسری قسم عمدہ، رادید و رری میں چرچا دیتی ہیں۔

اول کا علاج چکنی، شیریں میں چوڑی میں جو دھنک و تھوڑے دوسرے ریں۔ ورم کا علاج، شیریں
 میں جو تھوڑے دوسرے ریں۔ یہ قن کھنڈے قن سب سے پہلے سواں پرینا خد وری ہے۔ یہ نڈیہ
 یہ قن یا قمار و قوت کا پانچ ضعف سے ہو گئے یا اس کی کایوں میں مدوں یا رمدوں سے
 ضعف کی وجہ سے حق ہو جاتا ہے۔ ضعف و رمد یا مستانی، غیرت کی وجہ سے ماردی تمام نڈیوں پر بھی
 جاتا ہے۔ (جائینوس)

یہ قن زیادہ جگر کے مدوں سے ہوتا ہے کبھی ورم کی وجہ سے بھی ہوتا ہے۔ یہ قن
 میں خد، مونس کا سبب بنی مد سے ہوتے ہیں۔ بتیہ سارے یہ قن کھنڈے میں قنوں انکی دوسوں پر
 اعتماد کریں۔ (مؤلف)

ازالہ یرقان کے لئے حب کا ایک مؤثر نسخہ۔

ریوند نصف، عصارہ افسنتين نصف جز، خافض نصف جز، سقمونیہ پاؤ جز، عرق کافی کے ہمراہ
حب تیار کریں۔ (أمرن)

آمر یرقان بخار کے بعد ہوا اور اس کی وجہ سے، خار ہلکا ہوا اور بخاری حالت ہو تو اس کا علاج
حرام اور مکمل روغنیات کی مالش ہے۔

لیکن جو یرقان جگر کے اندر ورم حار سے ہوا اس میں حد قنورادو یہ سے پرہیز کریں کیونکہ اس
کے ساتھ بخار ہوتا ہے جگر کی نالیوں کو کھولنے سے جو فائدہ ہوتا ہے اس سے زیادہ بخار کے اچھے
سے نقصان ہو جاتا ہے۔

لیکن جو یرقان بغیر ورم کے سردوں کے سبب سے ہوا اسے قوی دویہ سے فائدہ ہوتا ہے اس
کے ہمراہ بخار نہیں ہوتا۔ ط قنور جالی ادویات حسب ذیل ہیں۔

بطیخانا، عرطیش، رائن، قسطریوند، جعدہ اور قنطاریون۔

اگر سددہ کے باعث ورم کے ساتھ یرقان ہو تو ورم کو نرم کرنے اور سددوں کو صاف
کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہذا علاج مرخی اور مسخی ادویات کے حرارت سے گرمی حرارت کی
موجہ کی میں گرم ادویات سے پرہیز کریں۔ (جالیخوس)

کبھی پتہ اور جگر کی شدید حرارت یرقان ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے چہرے کے علاوہ
پورا بدن زرد ہو جاتا ہے، چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی بدن خشک ہو جاتا ہے، زبان سفید ہو جاتی
ہے۔ احتباس ہو کر پیٹ پھول جاتا ہے، پیشاب پہلے پتلا سفید ہوا ہے پھر پیاری بڑھنے پر گاڑھا اور سیاہ
ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد فصد، طفرہ، تفسید جن سے حرارت بجھ جائے اور معدلہ تندر میں استعمال
کریں۔ (منہج)

یرقان کے لئے حکم رم ہو تو روئی کے ساتھ ہی ورنہ مارا کھین استعمال کریں۔

جب طبیعت میں بندش ہو تو یومیہ استعمال کرنے کے لئے حب کا نسخہ :

بلبلہ زرد سڑھے ۳ گرام، یواساڑھے ۵ گرام، عصارہ خافض ۵۰۰ ملی گرام، افسنتين ۵۰۰ ملی

گرام، رب اسوس ۵۰۰ ملی گرام، عرق کھو، کے ہمراہ حب تیار کریں۔ (خور)

بغیر زعفران کے پتھڑے کا مٹا شوربہ (باب) اور عودہ کے نہیں اور اس پر موزن سکروال

یہ صفرائی برقان بھریا مرد کی بیماری، مگر یہ دیرقان بیماری بھی کہلاتی ہے۔

یہ قان کے حسب ذیل اسباب ہو سکتے ہیں:

۱۔ حرارت بھری سورش جو خوں کا صفائی دلاتی ہے۔

۲۔ تمام خلط کا جسم کے اندر صفرائی ہو جانا۔

۳۔ بحران کے طور پر جسم کے اندر صدمہ کا انتشار۔

خلطوں کا صفراء میں تبدیل ہو جانا حسب ذیل اسباب کے تحت ہوتا ہے

خرابی مزاج، کسی جانور کا زہم یا مہلک، یا کالہ۔ صحت مند انسان میں چائے برقان کا ظہور کسی مہلک دوا یا کسی جانور کے زہم کا نتیجہ ہوتا ہے۔ غیر صحت مند انسان میں خرابی مزاج سے باعث پیدا شدہ برقان بتدریج واقع ہو تو اس کا سبب خرابی مزاج یا کسی جانور کا زہم ہوتا ہے۔ (جائینوں)

ہم نے یہ قان کا علاج کیا ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے یہ دیرانی بھری جانب توجہ دینی ہے۔ اس کی اصلاح کر دینے کے بعد نخرج صفراء ادا دیتے کہ ذریعہ جسم کا صاف کر دیتا ہے۔ چنانچہ مرہن جس جلد شفا یاب ہو گئے۔

ہم نے قنویا دیکھا ہے کہ مرہن برقان و قان دوا دیتی ہے۔ (جائینوں)

مرہن برقان و قان و سرکہ کے ساتھ گچھلی گھو میں اور قصہ یا سلیقہ کریں۔ بلید کا بوشندہ میں پھر ماہ الجھن پلائیں۔ (امین ماسویہ)

پرسیدوشان کے بوشندے کے غسل دنا یہ قان و قان دوا دینا اس قان میں پیشاب کا زہم ہو تو سرکہ کے ہمہ او قنویا یا بلید زرا کا بوشندہ دے کر صفراء سے شکر و صاف کر دیں اور اگر ساتھ میں بخار ہو تو مسکس، غیر مسکس، پھر صفائی کے بعد قنویا دوا دیا جائے اور ماہ الجھن دیں۔

ہاتھ میں سب خیار اور سحاح اس برقان کے سے نہایت مہم دات جو بھری کے سدھوں سے ہو۔ اس سے اس کے ہاتھ میں احتیاط کریں۔ اس کے ارجہ سہاں میں اور قصہ ہو میں۔

ماہ صفر میں یونکہ وہ چھوٹا ہے، اسے ہم دیرقان و قان دوا دیتا ہے۔

مزمن ہو جائے تو ماہ رسول کے ساتھ دوا کر لیں اور رات میں قنویا، مسکس اور قنویا کے ساتھ ماہ الجھن دیں۔ (یہودی)

مریض یرقان کو خراشیں سکھ رہا اور پیس برہیں فوراً فاقہ ہو گا۔ (جائینوس)

مریض یرقان کا صفراء بہر تدریج خارش کریں۔ اسہاں سے اقسے سے اور ناک سے اسات ہوں گے فریج۔ یرقان کے مریض کو راجتیں دیکھنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ (جائینوس)

یرقان جگر کی بیماری سے ہو تو سخت درد یا دموی درد یا سردی یا گرمی سے ہوتا ہے۔ جگر میں سد و اچانک پیدا ہو سکتا ہے لیکن درد زیادہ دنوں میں پیدا ہوتا ہے۔ سخت یرقان ہو سے تقریباً رین نہیں ہوتی کیونکہ اس سے شملہ اور بدن پر صفراء غالب رہتا ہے برٹاسے اصصیت ریات پیدا بھی ہو سکتی ہے بشرطیکہ شکم کے احتضاء میں ضعف ہو کیونکہ کبھی اس سے بھی ریات پیدا ہو جاتی ہے۔ یرقان کے ساتھ جگر سخت ہو تو یہ ردی ہے۔ کیونکہ اس سے پتہ چلتا ہے کہ جگر کے اندر سخت درد ہے۔ اُسر کے ساتھ سختی نہ ہو تو ہوتا ہے کہ سد کے یا بخار کے موجب یرقان ہو۔ (جائینوس)

صدت جگر کے ہمہ یرقان مستقلاً کا سبب ہوتا ہے۔ (مؤلف)

یرقان بھی بخار کے بخار جید کے طور پر واقع ہوتا ہے۔ اسی صورت میں طبیعت فیض صفراء و جلد کی طرف بھینکتا ہے۔ اس طرح کا یرقان جسم میں داخل ہونے اور داخل ہونے میں دشواری سے جلد اور ہوتا ہے اس کا طبع بن کبھی ادویات سے پیدا ہوتا ہے جو مسام کو درست کرتی ہیں جیسے روغن شہت اور روغن ہاونہ و دیگر تیز روغن سے جلد جو ادویات اس یرقان میں درد ہوتی ہیں وہ روغن عقیدہ معتبہ روغن سوسن اور روغن انجان۔

یرقان جگر کے سدوں اور اس کے اندر درد سے ہوتا ہے۔ بخار کے ساتھ جو یرقان ہو اس میں بہت گرمی و دوا میں نہیں استعمال کرنی چاہیے جیسے اٹھیا مارا اس قطرہ رواند و جعدہ قطرہ ریوس یہ اپنے مقام پر جید مفید ادویات ہیں۔ (جائینوس)

اس ادویات کا مقام وہ ہوتا ہے جس میں سدوں و خون کی ضرورت ہوتی ہے ورنہ ضرورت پیدا نہیں ہوتی۔ (مؤلف)

نہ جگر میں درد نہ وجہ سے یرقان ہو اس کے سے وہ ادویات مفید ہوتی ہیں جو درد کا قیہ ہیں جیسے بھری روغن میں سد کے پیدا ہو جانے سے یرقان میں وہ ادویات کا درد رتی میں ہو جاتا ہے بجائی و سردی و چھوٹا اس میں سست دیا و نمیاں سوسن کی قوت گرم ہو سکتی کو میں نے جید دوا یا نے اور سردی و سردی کا قیہ ہو تو اس ادویہ کی ضرورت ہوتی ہے جو گرم کریں اور ساتھ ہی جادیدیں۔ قوی سست دوا کو اس سے کہیں میں وہ ادویات نمیاں و ران کی قوت جادہ ہو پائیں کریں۔

چوتھے عمل میں شارب یا کھس گرم کریں۔ یہ کھس خارزد و وچا میں جو سے ہوا اشت

نہ کر کے اسے عصارہ کا سنی ہار تک بستانی دیں اور یہ استہلاک میں جسے بخار اور حد تک ساتھ برقان ہو اور جسے بخار نہ ہو بمقدار ۸ گرام شراب کے ہم اودیں۔ عصارہ و عنب اشطب ۴ گرام، صوف ۲ گرام، صوف ۲ گرام کے ساتھ دیں۔

جسے بخار نہ ہو اس کے لئے دوسری موزوں دوا:

سفر و ثوب سبز ۴ گرام، صوف ۴ گرام، صوف ۴ گرام کے ہم اودیں۔

دوسری دوا:

نخودہ ۲ گرام، قطہ ۲ گرام، پر سیاہ و شان ۲ گرام، آب بنج طبع ۳۰۰۰ گرام میں قرقریں اور صاف کر کے مسلسل پلا میں جسے بخار نہ ہو شراب کے ساتھ اور جسے بخار ہو اب کے۔

جگر میں سدوں سے پیدا شدہ برقان کے لئے قرص کا نسخہ:

۱۰ گرام کلک ۸ گرام، چم پادیاں ۸ گرام، انیسون ۹ گرام، فستقین ۹ گرام، سنبل بندی سبز ۴ گرام، اسارون سبز ۴ گرام، کوٹ چھان کر پانی سے قرص بنائیں اور سبز ۴ گرام استعمال کریں، جسے بخار نہ ہو تو شراب کے ہم اودیں۔ (جائینوس)

بخار تیز نہ ہو تو عصارہ کا سنی اور عصارہ و عنب اشطب کے ساتھ دے سکتے ہیں۔ (مؤلف)
اگر یورابدان اپنی طبیعت پر ہو اور صوف تکھیں رد ہوں تو سبز ۴ گرام عمدہ و صوف سرکہ ناک سے قریب کریں اور مریض کو ہدایت کریں کہ دو سانس کے ذریعہ اسے جذب کرے۔ یہ ناک سے بہت سے سارے صفراء کا مالہ کر دے گا۔ مریض کو عصارہ کشا، الحمار اور عورت کے دودھ کا سحوط کریں۔ مریض جس قدر ہو سکے اسے جذب کرے۔ یا باجون کے تازہ پتوں کے ذریعہ سحوط کریں۔

وہ ادویات جو برقان میں اچھا کام کرتی ہیں عصارہ و عرق اصل بطور شربت یا پیریا و شان یا فوہ الصغ و صافی ۴ گرام پلائیں یا مرارۃ الذنب اور صغ و صافی استعمال کریں مریض کو صوب میں کھڑا کریں ہنجد ویر چلائیں، یہاں تک کہ گرم ہو جائے اور پیاس لگ جائے۔ پھر اسے پیریا و شان کا جو شاہد دیں، اسی وقت زرد پینے سے لگے گا۔ اگر اس کے ہم اوغناغ اور فوہ الصغ جوش دے ہیں تو اس کا استعمال حمام کے بعد زیادہ عمدہ ہوتا ہے مریض کو خشک چمندر کا پتہ نہر منہ سے ۴ گرام صوف و غسل کے ساتھ پلا میں اور اگر بیماری دشوار ہو جائے تو سفوف نیا سے اسہاں کریں۔ (جائینوس)

میرا ہاں میری ہے کہ وہ یہ قوتوں اور (انسان ہاں یہ)

یہ قوت حسب ذیل اسباب کے تحت ہوتا ہے۔

۱۔ بحران۔

۲۔ کیڑوں مکڑوں کا زہر۔

۳۔ مرادہ کا صفراء کو جذب نہ کرنا۔ چنانچہ خون کے ساتھ صفراء بھی جسم میں رایت

کر جاتا ہے اور جذب نہیں ہوتا۔

۴۔ زکوریہ صوری سے ہے۔ کامو حسب حسب ذیل امور ہوتے ہیں

۱۔ سہولوں کی پیدائش۔

۲۔ مرادہ کی قوت جاذبہ کا ضعف۔

۳۔ مرادہ کے اندر متبادلی کیفیت کا پیدا ہو جانا۔

۴۔ ایسے سہولوں کی پیدائش جو خود جگر کے اندر پیدا ہو جائیں۔

۵۔ جگر کو جانے والی صفراء کی تباہی کا ضعف۔ یہ سب مرادہ کی قوت جاذبہ کے ضعف کا

نتیجہ ہوتے ہیں۔ لہذا مرادہ پر نظر رکھیں۔

یہ قوتوں میں ہیں اور یہ وہی ہیں جو قوتوں میں ملکتی ہیں اور ان میں قوتوں

ہیں جو جگر کے سہولوں و صفراء کی ہیں۔ اس کے بعد مسلسل صفراء ہیں۔ ایک ہی مسلسل صفراء کے

بعد سریش کی ہے جس میں صفراء چاہے کہ جس سریش کو مسلسل کے ساتھ ہے۔ جو اسے ایسا اثر ہے جس

جو سختی سے سہولوں و صفراء کے ہے۔ پھر اس کے بعد ایسا مسلسل ہیں جو صفراء کو نہایت شدت کے ساتھ

جذب کرے۔ حتیٰ کہ سریش اس کے آخر میں شدید صفراء محسوس کرے اور رنگوں سے خارج ہو۔

اور یہ اس کے یہ سریشوں کا مرادہ صفراء کے ہے۔ جس قوت جاذبہ چنانچہ صفراء کو دفع

کرنے کے ساتھ ساتھ جاذبہ صفراء کے قوتوں کی ہے جس کے قوتوں کے پیشاب و صفراء کی ہے۔

اس کی صفراء کی قوتوں کو کہ جس کے بعد وہاں ہے۔ یہ پیشاب و صفراء کی ہے۔

و تو میں سمجھتا ہوں کہ بعد میں بعد مرادہ صفراء کے۔ چنانچہ اس کے قوتوں کی قوتوں کی ہے۔

یہ سریش و صفراء و صفراء کی ہے۔ اس کی قوتوں کی ہے۔ اس کی قوتوں کی ہے۔

نہیں صفراء کی ہے۔ اس کی قوتوں کی ہے۔ اس کی قوتوں کی ہے۔ اس کی قوتوں کی ہے۔

یہ اس طرح سے صفراء چاہتا ہے۔ (بالخصوص)

صفراء کی ہے۔ اس کی قوتوں کی ہے۔ اس کی قوتوں کی ہے۔ اس کی قوتوں کی ہے۔

یرقان اڑتا جگر کے مدوں کا پتہ دیتا ہے اس لئے کہ یہ یا تو ضعف کے باعث مرارہ کے صفراء و جذب نہ کرنے سے ہوتا ہے یا اس لئے ہوتا ہے کہ مرارہ قنور ہوتا ہے مگر جگر کے اس مقام پر غلظت پیدا ہو جاتی ہے چنانچہ دو مرارہ کو معمول کے مطابق جذب کرنے کی راہ میں رکاوٹ ثابت ہوتی ہے۔ کمزور ہو جانے کی وجہ سے اپنی امتلائی کیفیت کے باعث مرارہ صفراء کو جذب نہیں کر پاتا۔

امتلائی کیفیت اس طرح پیدا ہو جاتی ہے، مرارہ کا معمول یہ ہے کہ جو پتہ اس کے اندر ہوتا ہے اسے ادا معاء کی جانب دفع کرتا ہے۔ مگر یہ حالت دفع کمزور ہو جاتے ہیں تو دفع کرنے کا عمل رک جاتا ہے۔ ایسی صورت میں صفراء اڑتا جگر کے اندر رو جاتا ہے اور خون بھی ہوتا ہے، چنانچہ دیر تک یہ صورت باقی رہتی ہے تو جگر کا حزن بڑھ جاتا ہے۔ اس کے اندر گرم گرم غلظت پیدا ہو جاتی ہے۔ (مؤلف) اگر معدوم ارد کی سریریں تالی میں ہو جن سے صفراء کا معاء کی جانب انصباب ہوتا ہے تو پانچ غید، منہ اڑا اور پیاس سخت ہوتی ہے۔

اور اگر سرد دھلائی تالی کے اندر ہو جس سے صفراء جذب ہوتا ہے تو پیشاب گاڑھاار غوانی اور پاخانہ زرد ہوتا ہے۔ عموماً شدید قویخ لاحق ہوتا ہے کیونکہ گرم صفراء کا انصباب معاء کی جانب ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ایسی حالت میں وہ صفراء کو جذب نہیں کر پاتا۔

جس مریض کا پیشاب گاڑھاار غوانی ہو اسے ۵ گرام ہلید اور ۳ گرام سقمونیادیں۔ مریض کمزور ہو تو ترنجبین ساڑھے ۳ گرام ہلید کے جو شائدے کے ہر لودیں۔ اس میں ترنجبین اور سقمونیاد سردیں۔ اس سے صفراء اور حرارت دونوں کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

مریض کو ساڑھے ۳ گرام غاریقون پلائیں، ساتھ میں بخار ہو تو کاسنی پلائیں۔ حرارت زیادہ ہو تو شش جو پلائیں اور مد و کھلائیں۔ قطف اور مادہ لکھن اور سنگنجن بھی انہیں فائدہ دیتی ہے۔

یرقان کے لئے حب خاص کا نسخہ:

سقمونیاد صبر، غاریقون، بورہار منی ہم وزن۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام۔ ان ادویات کی ترتیب ہم وزن موافق نہیں ہوتی لہذا سقمونیاد ۳ گرام، غاریقون ساڑھے ۳ گرام، صبر ساڑھے ۳ گرام، بورہار منی ۵۰۰ ملی گرام لی جائے۔

زبان کی زیریں رگوں و کث دینا یرقان میں مفید ہے۔ بخار نہ ہو تو لعیف مدربول ادویات کا التزام کریں۔ (اُھرن)

یرقان اس لئے ہوتا ہے کہ جگر معمول سے زیادہ پتہ پیدا کرنے لگتا ہے۔ مرارہ اسے پوری

طرح جذب نہیں رہتا گو تندرست ہو۔ اس کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ مہاروی کی مریں جو پتہ و جذب کرتی ہے کمزور ہو جاتی ہے اس لئے اسے جذب نہیں کرتی اور خون صفراوی ہو جاتا ہے۔ جو تابیں صفراء کو آنکھوں کی طرف پھیلتی ہیں وہ بند ہو جاتی ہیں۔ یہ سبب یہ بھی ہے کہ جگر میں جس جگہ مہارہ کے اندر جذب صفراء دہانے ہوتے ہیں وہاں سدوان جاتا ہے۔ یہ قان بھی زبواں و روغن دار صفراء پیدا کرنے والی غدیر سے ہو جاتا ہے۔ یہ بھی یہ قان جاری ہو جاتا ہے اور جگر سے مہارہ دموی ہو جاتا ہے۔ یہ بھی یہ قان سیاہ اور بھی زرا ہو جاتا ہے۔

جگر کے اندر دموی یہ قان ہو تو اس کی وجہ سے جگر میں ورم کی علامات دیکھ کر اور پیاس ظاہر ہوتی ہے اور اگر سوہ مزاج جار جگر سے جو مولد صفراء ہے ورم کے بغیر پیدا ہو تو دماغ میں پیاس بغیر بوجھ کے سوزش اور درد ہو جاتا ہے، اور جب پتہ زرد ہو تو یہ اسے نہیں ہوتا کہ مہارہ صفراء پیدا کرنے اور جذب رستے میں کمزور ہے بلکہ جگر میں پتہ زرد پیدا ہو سکتا ہے وجہ سے ہو جاتا ہے ایسی یہ قان کبھی کہتے ہیں۔

اور دست مفید ہو تو اس کی وجہ یہ تو یہ ہے کہ مہارہ پتہ و جذب نہیں کرتا یا اس کا قان طرف پھینکنے سے قاصر ہو جاتا ہے۔

اگر پیشاب صفراوی ہو تو یا تو جگر میں سد ہے ہوتے ہیں یا مہارہ کا جذب ابنا ہو جاتا ہے، اور اگر پیشاب اپنی حالت طبعیہ پر ہو تو جگر میں وئی نہ رہی نہیں ہوتی۔ (سرایون) یہ نقطہ ہے کہ یہ قان میں پیشاب اپنی حالت پر نہیں ہوتا جگر بخاری یہ قانی میں ورائی میں جب یہ قان کا اثر صرف جلد کے اوپر رہ جاتا ہے پیشاب حالت طبعیہ پر نہیں ہوتا ہے۔ لیکن اگر جگر یا مہارہ میں حارہ ہو تو پیشاب اپنی حالت پر نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ جو خون بدن کی طرف جاتا ہے اس کی مائیت کا بہت زیادہ صفراوی ہو جاتا ہے۔ (سرایون)

یہ قان بخاری کا طبعی مصل رہ نہایت، مثلاً روغن پاوہ و روغن شستہ سے سمیر شیعہ میں پانی سے غسل کریں۔ ورم عمومی سے پیدا شدہ یہ قان میں مصل باسلیقہ جرقہ قانی کا قی، عرق گلوٹ اور سلیمین سے علاج کریں۔

اگر جب ورم نچھو پڑے ہو تو اس میں باسلیقہ، جواہر و عصارہ خالصہ صاف کریں۔ تد میں جب جوہر آب شدہ ورم قریب کے ساتھ استخوان کریں۔ مہارہ صفراء و روغن شستہ، و تراب سبب انہماق فستکیں تر مند، خشک جانت مصل اسوس، جاریوں و مرہ و یاقوت اور مصل مند سے جو شادہ و قان میں یہ مصل یہ پتہ و مصل مہارہ و مصل مہارہ ہو جاتا ہے۔

ہلکے زرد اور سرخ و تنک ہندی۔ ہم اس سنگین سے تیار کیا ہوا اما، شکن مفید ہوتا ہے۔ ان
استعمالات کے بعد حمام اور داریوں سے کام میں۔

بخار کے بغیر مدے ہوں تو بادام تلخ، اسردان و انیسون وغیرہ اور فوقہ استخوان کریں جن کا دم
سے تدریجاً پیا ہے۔

اگر یرقان میں مسہل، دانی مدونہ کرے تو اس کا سبب یہ ہے کہ پتے کی نایاں بند ہوتی ہیں،
اس سے چھوڑ دیا دے، اس میں جو مدے و خوبدیں۔ پھر دوبارہ مسہل دوا دیں وہ بہت سارایت خارج
رہے گی۔ قے زبردست جھٹکے کے ساتھ اکثر مدوں و افعال ہوتی ہے۔ سرکہ کے ہم ہو کر بھر اور کلی
سے مدوں میں مفید ہوتی ہے۔ شکر یہ بھی اور سودا غم کے پرہیز کریں۔

جن میں مریضوں پر حرارت غالب ہو نہیں سکتے۔ ہم اس کو پھل اور مدوں، قطف اور مارا کھرم
سے ساتھ تھوڑے پوزے اور مغز خیار مفید ہوا کرتا ہے۔

یرقان کو خارج کرنے والی ادویات حسب ذیل ہیں:

یو، اقمو، عصا، اکتا، خارجی، مدید، ررد۔ سیاہ یرقان ہو تو مخارج سودا، ادویات
اعتدال میں ہیں جن سے بھر اور قلی کے مدوں اٹل جاتے ہوں اور جب زرد، سیاہ یرقان
ہو جائیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ بھر کے ساتھ اٹل میں صحت بیماری موجود ہے۔

یرقان کے لئے حسب کا عمدہ نسخہ:

خاریقین ساڑھے ۳ غرام، اسدین، ریحان، کریم، تخم ثوبہ، کریم، تنک، ہندی، اکریم، تخم
بھنجا ساڑھے ۳ غرام، مدید، ررد ساڑھے ۳ غرام، تخم ترب ساڑھے ۳ غرام، اقمو، ساڑھے ۳ غرام،
سیون کے کریم، صون کے چوب کے عصا، ررد کے ہم ادویات تیار کریں۔ مقدار خوراک ۳ غرام۔

اور جب یرقان جلد اور آنکھوں میں ہو تو جلد کے حمام اور آنکھوں کے لئے عصا و اکتا
اندر جیسی ادویات اور چھندہ سرکہ کا سقوط کریں۔

یرقان سودا کا تعلق کلی سے ہوتا ہے۔ یرقان بھر سے اس کا فرق یہ ہے کہ پہلے کلی میں درد
ہو گا ورنہ پانے میں سیاہ کھٹ خارج ہوگی۔ ابھی بھر اور قلی دونوں سے ملے یرقان ہوتا ہے اور رنگ
دونوں کے درمیان مشترک ہوتا ہے۔

اس کا علاج حسب ذیل ہے:

ہمد و شہد، اسفنج، اقسیمون، دور خاریقون کے جو شائد سے سفید کریں۔ سودا، دور صفراء

اور رگ چوک استعمال یا جائے تو چند روز میں لادو ہو تا ہے اور برکت فادو بخش ہے۔ (دیا ستوری دوس)
 سٹوٹ ۵ جو شاندار بر قان و فائدہ کرتا ہے اور تیج چوکا بر قان کے لئے مفید ہے۔ (جالیئوس)
 کبریت ۱۲ اگر اپنی یا بیض کے ہمراہ اپنے سے بر قان و لادو ہو تا ہے۔ (ابن ماسویہ)
 شربت کمار جس بر قان کے لئے مفید ہے۔ (جالیئوس)
 لبنی و طی کا پھل شرب اور فاضل کے ساتھ چیرا بر قان و فادو دیتا ہے۔ (دیا ستوری دوس)
 سنبل القلی السکین کے جو شاندار و کے ساتھ چیرا بر قان میں مفید ہے۔ (دیا ستوری دوس)
 بقو اما القراطن کے ساتھ چیرا بر قان و مفید ہے۔ اس کے تخم میں جگر کے سداں سے پیدا
 شدہ بر قان کو صاف کرنے کی طاقت ہوتی ہے۔ (بوس)
 اور ایک بہارعت نے مجھ کو خیون کے ساتھ اور تمہارے شرب اب ایض کے ساتھ بر قان کے
 استعمال میں ہے۔ کالج ۵ چل اور بوس کے درجہ بر قان و شفا دیتا ہے۔ (جالیئوس)
 مونی کے پتہ کا عرق بر قان میں مفید ہے۔ خصوصیت سے اس کے سنگھیس کے ساتھ استعمال
 کیا جائے۔ (دیا ستوری دوس)

اور اس ۵ تم بھی بھی ۵ کتاب۔ فرایون ۱۰۰۰ حصوں سے بر قان صاف کرتا ہے۔
 (ابن ماسویہ)
 اگر تیج بخور مریم ماڑ سے ساگر و ماہر حاصل کے مودو یا جائے، بیمار کی ترقی کی جائے اور کسی
 مانی جلد راجھا جائے جہاں پسیر کے تو چور بر قان پسیر کے درجہ حارن ہو جاتا ہے۔ (ارپا سیوس)
 یہ ایک کام کتاب میں ۳۰۰ سے زیادہ نسخیں پیا پائے اور اسے پٹنے کے بعد پسیر لائے
 ن تیج برنی پتے اور نیت مریم کا جو شاندار وک ہو ش یا جائے اور اس ۵ پانی پیا جائے تو بر قان و
 بہت فائدہ کرتا ہے۔ (جالیئوس)

جو سے نہیں انیس روزان غسل و نا نہ دیتی ہے۔ پانی کا معصار و بر قان میں اسی انداز
 سے فادو کرتا ہے جیسے وہ کئے آیات جو جگر و رطلوں کے سداں و تازی ہیں۔ تب چوینہ صفراوی
 اور سواوی گاڑھے بر قان کے لئے مفید ہے۔ (دیا ستوری دوس)

آبرائے ملی ۵ پانی کے ساتھ پیا جائے تو بر قان رطل ہو جاتا ہے اور اگر وہ ۱۰۰ کے ساتھ
 معود کیا جائے تو بر قان و فادو دیتا ہے۔ (ابن ماسویہ)
 تخم قلع کے اندر حار ہوتی ہے اس سے سداں جگر سے پیدا شدہ بر قان کے لئے مفید ہے۔
 (دیا ستوری دوس)

چھٹا باب

استسقاء و فساد مزاج اور وہ پانی جو جگر کے آبلوں سے
شکم کی طرف جاتا ہے۔

پانی بارہ دن کے نیچے سوتا ہے۔ (ہائینوس)

جب ایسا ہے تو نیتیں اس کے خوف میں تیرتی ہیں۔ (مؤلف)

استسقاء کی ایک قسم نیمہ دی بروہت اور حرارت عریضہ کی کمی سے پیدا ہوتی ہے۔ غزفہ مدہم کا
مریض ہو، یا جو ٹھنڈی پانی پیتا ہو یا جس کے بدن میں ٹاپختہ خلط کی پیداوار اور زیادہ ہوتی ہو، وہ اسی قسم کے
ندر آتا ہے۔ اس کا شافی علاج یہ ہے کہ ناشی پیدا کرنے والے چشموں میں غسل کیا جائے، مندر کا
پانی اتار دے، دیر بہ دیر انداز میں سونے کی طاقت زیادہ ہوتی ہے مریض بارہ دن ان کے
ندر محدود رہے۔ مہینہ میں نہ ہو تو پانی اور صابن دیکھ رہا ہے۔ صابن میں ان حد تک
جائیں کہ بڑا صابن ہو جائے اور پھر اسے استعمال کریں۔ (ہائینوس)

پانی کے اندر ٹھنڈاں، عریضہ مدہم و صوب میں رکھیں اور اس حد تک چھیں کہ استسقاء
کرنے سے کھال متاثر نہ ہو سکے۔ (مؤلف)

تحت ورم جگر کے احتکام سے پہلے ہی استسقاء ہو جاتا ہے مگر اسے عمل کے بغیر استسقاء نہیں
ہو سکتا، لیکن اس کی بدادہ بیتہ طاقت جگر سے نہیں ہوتی، بلکہ کبھی دوسرے اعضاء جیسے تلی، جگر، معدہ
یا معدہ بالخصوص معادہ صائم کے جگر کے اندر بروہت جاتی ہے جو اسے سرد و رویتی ہے۔ چنانچہ ان

ہوں جیسا کہ برقان میں مسہل صفراء دیتے ہیں۔ (جالیئوس)

حاریناریوں کے ہر دو استقہ کا ہونا ضروری ہے اس لئے کہ بیمار مسلسل تیز بخار اور سخت تکلیف ہوتی ہے، اسی کے ساتھ وہ نفل محسوس کرتا ہے۔

زیادہ تر استقہ، سردوں اور قلی اور صائمہ سخت سے جھرنی شربت کے پاشتوں کی مایوں کی شربت سے ہوتا ہے جو غذا، جگر اور معدہ تک پہنچاتی ہیں یہ نکلہ پڑی رکوں کے ذریعہ جگر سردوں، قلی و معدہ اور آنکھوں سے وابستہ ہوتا ہے اور ان میں بعض تو جگر کے اندر پیوستہ ہوتے ہیں۔ کبھی استقہ کا عارض نفل کلی میں ایسے برے درم سے ہوتا ہے جس کے سبب جگر و تکلیف ہو جاتی ہے۔ ان اصل استقہ کے کبھی اسباب قوت موید و ادم کے کمزور ہو جانے اور خون نہ پیدا کرنے کی وجہ سے لاحق ہوتے ہیں۔

بالکل اسی طرح جیسے ضعف ہضم کی صورت میں معدے و عارض ہوتے ہیں جو استقہ اس کے عارض ہوتا ہے کہ جگر کی مایوں میں جو غذا کا غذا رہتی ہیں یا معائے صائمہ کے اندر درم عارض ہوتے ہوئے اس میں غرض تک استتے ہیں جس سے مرض چتو بھی تحصیل نہیں ہوتا۔ اس درم عارض سے معادن جانب پیپہا صباب بھی ہوتا ہے جو اس کے اندر دفع کرنے کی تحریک پیدا کرتی ہے اس میں شکر کے اندر درم، سوچن یا بھار اسوتا ہے۔ اور درم عارض اور سوزش کی وجہ سے ہوتا ہے اور سوچن یا بھار اس ہوتا ہے کہ "نیش نقدان" ہضم کے باعث ریاں سے پر ہو جاتی ہیں جو قوت و معدے کے ضعف کی وجہ سے شکر کے اندر پڑی رہ جاتی ہے۔ (جالیئوس)

جالیئوس کے اس گفتگو سے ظاہر ہے کہ جگر سے استقہ زرقی اور فبا، معدہ و معاء سے طبعی پیدا ہوتا ہے۔ باقی جو استقہ درم جگر سے پیدا ہوتا ہے وہ بیمار کے اندر کھانسی کی تحریک کرتا ہے جس سے مائع سواہ چتو تھوڑی خونی رطوبت کے وئی معتدہ چتو خارج نہیں ہوتی۔

دست باری نہیں ہوتا اس چتو سخت اور سوچی چتو مشکل برآمد ہوتی ہے۔ مریض شکر کے چتو و امیں جانب اور چتو بائیں جانب درم محسوس کرتا ہے جو بھی بھی تمام ہوتا ہے اور جلد ہی حار ہوتا اور چرچہ پٹتا ہے۔ اس کی عارضہ اس سے ہوتا ہے کہ درم جگر ہمیشہ جانب و اطراف کے جس سے ضیق نفس عارض ہوتا ہے جیسے وچھڑنے میں چتو ہو جانے سے کھانسی ہو جاتی ہے۔ مریض صحت سے قنورہ ہوتا ہے۔ کھانسی سے تنگی میں شدائی پیدا نہیں ہوتی اور جھگڑنے کے مائدہ اس نیک رقیق مائی رطوبت کے مدد و مائی قی و مرچہ خارج نہیں کر سکتا۔ یہی جگر سے استقہ اور سابقہ استقہ میں فرق ہے باقی جس تک شکر کا خلق ہے تو درم عارض ہے باعث شدت حرارت

سے پانکھ بھٹک رہی ہو جاتی ہیں اور چھو پر وہ مذاق کی ندرتوں میں داخل ہو جاتی ہیں۔
اس سے جو چھو اوپر سے نیچے اترتا ہے، وہ بمشکل اترتا ہے اور سخت ہوتا ہے۔ (مؤلف)

بخار کے ہمارے استقامت، و متحمل بیماریوں کا کام ہے۔ لازم ہے کہ ان میں جو زیادہ سخت اور
خوفناک ہو پہلے اس کی جانب توجہ دی جائے تاکہ وہ دیرینہ بیماری میں اضافہ ہو جائے۔ اس سے بہر حال
دیرینہ بیماری کا شکیں۔ کام وہ دیرینہ بیماری سے بھی حد و غفلت ممکن ہو اور ساتھ ہی اس کا علاج برائیاں
توڑ سکتے ہیں۔ (بقیہ ط)

اگر کسی انسان کا استقامت ہو اور اس کی رگوں سے پانی شکم تک چل جائے تو اس کی بیماری اور
ہو جاتی ہے جس میں سرخسوں میں اٹھنے اور ٹانگے کے آس پاس درد ہو اور پشت میں مسلسل درد
ہو اور وہ ذاتی مسہل یا دیرینہ سے اتفاق نہ ہو گا کیونکہ اس کا انجام استقامت طویل ہوتا ہے۔ اس
سے کہ یہ درمیان مقامات پر سب مستقل رہتا ہے تو یہاں اور دیرینہ سے دیر نہیں ہوتا کیونکہ
ان اعضاء میں سوء مزاج رہتی ہو جاتا ہے جو ن پر بری طرح غالب رہتا ہے۔ چنانچہ درد جب عرصہ تک
نہ رہتا ہے تو دیرینہ استقامت طویل کی جانب چلتے جاتی ہے۔ (بقیہ ط)

یہ نہیں بتایا کہ یہ کیوں ہوتا ہے اس پر غور و فکر کرنی ضرورت ہے۔ باقی تجربہ اگر یہی کہتا ہے
تو بقا کا پس اسی حد تک ہونا کافی ہے۔ (مؤلف)

مریض استقامت کی طبیعت خود سے نفع برے تو اس سے اس کی بیماری دیرینہ ہوئی۔ جس
مریض استقامت یا ایک بہت سا پانی خارج ہو جائے وہ دیرینہ ہو جاتا ہے۔ یہی ان کو بخار ہو جاتا ہے
بلکہ اکثر ہو جاتا ہے جن کے بعد نشی اور موت ہو جاتی ہے۔ مریض استقامت کو یہ حادثہ خوش سے آتا
ہے کہ ان کی زیادہ دیرینہ منتشر ہو جاتی ہے۔ (بقیہ ط)

روح سے مراد طیف نرم بخار ہے۔ (مؤلف)

چونکہ جب تک شکم میں پانی رہتا ہے وہ صبر کے تحت و نرم و برداشت رہتا ہے مگر یا ایک
خارج ہو جائے تو وہ جو کافر نجس عاجز اور سینہ و پیٹے میں پھنپتا ہے۔ اس وقت اس کا استقامت و سبب
نزیہ و غیرہ کی طرح بھی کسی کا خارج ہو جاتا ہے۔ مگر خود بیماری اور پانی کی زیادتی اور غلطی وجہ سے بیمار
ہلکا ہو جاتا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پانی قصہ برے تک و مر مریض استقامت کی حیرت کی حد تک
جامد ہو چکا ہے۔ (بقیہ ط)

یہ بات صحیح نہیں کیونکہ پانی خواب کے نیچے ہو جاتا ہے پھر قصہ برے تک سے پہلے کا بلکہ صحیح
بات تو یہ ہے کہ پانی کی کثرت خواب عاجز سے بے حد مزاحمت کرتی ہے، چنانچہ یہاں مریض استقامت

جرح میں اور اس وقت اس سے تراش کر کے اس نفاذ میں جائے جو احشاء اور صفاق کے درمیان واقع ہے۔ (جائینوس)

جو استسقاء، گھر کے سخت ہو جانے سے ہوتا ہے وہ استسقاء کی ایک اور قسم ہے اور جو زف یا رانی خزان کے رک جانے سے یا شکم کے بعض اعضاء شریقت سے زف ادم کے باعث اس شخص کو حق ہوتا ہے جو سر پانی پی لیتا ہے اور آلات بوس کی قوت جاذبہ زائل ہو چکی ہوتی ہے تو ان سب میں بھرورم نہیں ہوتا، البتہ بھرورم ہو جاتا ہے۔

ابتدہ جو قسم تراشوں کے پیشاب و جذب نہ کرنے کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے اس میں سیا ہو سکتا ہے کہ استسقاء ہو مگر بھرورم اپنی حالت طبعی پر قرار ہو۔ (جائینوس)

جن مایوں کے ذریعہ تراش بھرورم سے پیشاب جذب کرتا ہے وہ حد بہ اللہ سے نکلے کے بعد ورید اجوف سے مل جاتی ہیں۔ (جائینوس)

استسقاء میں خلیج پانی پینا اور اس میں غسل کرنا سب سے زیادہ وری ہے، لیکن اور مند حکم میں پانی عمدہ ہے کیونکہ یہ طاقت کے ساتھ خشکی پیدا کرتا ہے۔ (جائینوس)

جب بھرورم سخت ہو جاتا ہے تو اس نے ساتھ پیٹ کی سوچیں رہنا ہوتی ہے۔ لیکن جہاں تک ملوں کا تعلق ہے میں نے بارہا دیکھا ہے کہ اس میں سخت ورم تو ہو گیا ہے مگر پیٹ نہیں سوجھا۔

اگر استسقاء میں شک ہو کہ اس نوع کا ہے تو شکم و ٹھونک سرد ہیں اور اس طرح کی آرمی ہے کیونکہ زقی اور مٹی میں آواز نہیں ہوتی اور ٹھیلی میں آواز ہوتی۔ (جائینوس)

مریض استسقاء کے حق میں فصد کھونچا اعموم معطر ہوتا ہے۔

شواہد اس سے فائدہ بھی ہو جاتا ہے۔ فائدہ اس وقت ہوتا ہے جب بدن میں ٹھنڈا لیروی خون زیادہ چھپس ہو جائے جیسے حیض اور بواسیر وغیرہ کا خون۔

جس شخص کا مزاج جاریاں ہو وہ استسقاء ہونے پر سخت غمزدہ میں ہوتا ہے کیونکہ بیماری اس نے مزاج کے خلاف ہوتی ہے چنانچہ یہ مریض کے غلبہ طاقت ہی کے باعث لاحق ہوا کرتی ہے۔

لیکن جس شخص کا مزاج بارور طبع ہو وہ جاریاں کے مقابلہ میں کم اور حرارت طبع کے مقابلہ میں زیادہ رانی ہوتا ہے۔ کیونکہ جس کا مزاج تر ہوتا ہے اس کی قری کی وجہ سے بیماری بہت جلد لاحق ہوتی ہے

اور اس کی حرارت کی وجہ سے جلد شفا یاب ہو جاتی ہے۔ لیکن جس کا مزاج بارور طبع ہوتا ہے اس میں حرارت عزیز یہ نہ بچھ جائے سے استسقاء ہوتا ہے۔ (جائینوس)

اطباء قدیم و جدید کا تجربہ سے اس بات پر اتفاق ہے کہ استسقاء بھرورم میں اور ام صلیہ

استعدادِ لحمی کی شروعات سب سے زیادہ ہوتی ہے۔

زنی کا سبب یہ ہے کہ جب حملِ غذا ہضم نہیں ہوتی تو جگر ہضم شدہ غذا کو جسم کی جانب نہ فائدہ دیتا ہے۔ نیز غیر ہضم شدہ مواد سرسریکا کے ذریعہ اسعاء کی طرف واپس کر دیتا ہے۔ چنانچہ غیر ہضم شدہ غذا معی ہی کے اندر رہ جاتی ہے۔ اور چونکہ یہاں صفراء کا انقباض ہو کارہتا ہے جو سوزش پیدا کرتا ہے لہذا یہ بخار (تیس) میں تبدیل ہو جاتی ہے اور امعاء سے باہر نکل کر جمع ہوتی رہتی ہے۔

(امرن)

پھر تیزیوں میں اسستہ کا مثل (برار) یعنی سے زیادہ گارھا اور سخت ہو جاتا ہے ورنہ اسے حاکم قرار دیا جائے اور زرد پانی نہ ہو گا۔ (مواف)

پانی کے اثر نہ کے سے "یہ قتل میں قویہ خیال رکھیں کہ صبر سے لئے نقصان دہ نہ ہو۔ (امرن)

جگر کی تریخ اسی چیز سے مراد جو وہ بخش ہو جیسے افسستین، خافث، کاسنی، غلبہ اشعب، سہل و ریوند، فیہ و۔ (مواف)

زرد پانی کے اخراج سے غیر وروغنِ حل میں تریخ اور شب و روز چھوڑیں کہ پھر اسے شق کر کے اندر پتہ فحمِ کحل رکھیں اور مریش وادیں۔ ایسا کنی بار تریخ شفا ہوگی۔ اس کے بعد نیم گرم پانی دیں اور سہاگہ زیتون سے ماش کریں۔ نیچے سے اوپر تک اعضاء کو پانی سے باندھ دیں مریش شفا یاب ہوگا۔

دیگر:

ماذیون شب و روز کہ میں تریخیں چھوڑیں یہ میں شب کر کے کر کے ساتھ حق کریں اور آس بنا کر میں شب کریں۔ بعد از آس پانی وادیں کہ میں حق کر کے چھوڑیں میں شب کریں اور محفوظ کریں بوقت ضرورت یہ دوا روغن اور بیت ہو ترہم ورن عرق کاغذ میں گوندہ میں حسبِ مریش اور امیون کے جو شاندوک ہم اسوز حے مرام استعمال کریں۔

زرد پانی کے لئے ضماہ مسہل کا نسخہ:

فحمِ حظل سانیدہ اجزاء، تربد اجزاء، قریحون نصف جز، عصارہ قضاہ الحمار اجزاء، بیت کبوتر اجزاء، روغنِ مادریہ اجزاء، حسبِ اسئل اجزاء، شہم نصف جز۔ سب کو بیج کر کے آب کاسنی کے ہمراہ کھل

مہر ہے قاتی بہ، نہیں تاکہ مر غم خون۔ سے نہیں، شش نفس، ہاں ہاں ہاں۔

(۷۰)

یہی وجہ کہ مزاج ایسا ہی بدبو پاتا ہے کہ نہیں، مستحق ہے کہ ہے۔ یہ حلیت و عہد کے ع
و نقوش کی تہہ پر بکھرنے اور پچھنے اور نقطہ کے قیچہ میں حق کوئی ہے۔ پانچو جو ہے بدبو و
سبب پیدا ہوتا ہے۔ پانچو، مغل و نظروں سے قیوں یا نظروں کے خندے حق و چاہے
سے حق بدبو و صورت حال پیدا ہو جاتی ہے۔ (ترجمہ)

است۔ نئی قوت، باخود کے سروے کو تاب پسیموں کی دونوں میں تبدیل کر دیا۔
انہی دنوں میں آپ نے جو کتابیں پڑھیں ان میں سے ایک "مذہب و عقائد" ہے۔

ترجمہ (ڈھیلا پن) پیدا ہو جاتا ہے۔

اشتہار دہائی چہرے انجمن میں پھر ختم کے قریب آتا ہے۔ طبیعت کھمبہ میں رہا۔
 دہائی کے جن سے شوق ہوا چاہتا ہے۔ کھمبہ چلی جاتا ہے۔ برقی برقی ہے۔ خون کی می
 دہائی کے چہرے ہوتے۔ باقی خیر کھمبہ امی کی طرف سے جاتی ہے۔ دہائی کے چہرے ہوتے۔
 دہائی کے چہرے ہوتے۔ دہائی کے چہرے ہوتے۔ دہائی کے چہرے ہوتے۔ دہائی کے چہرے ہوتے۔
 دہائی کے چہرے ہوتے۔ دہائی کے چہرے ہوتے۔ دہائی کے چہرے ہوتے۔ دہائی کے چہرے ہوتے۔
 دہائی کے چہرے ہوتے۔ دہائی کے چہرے ہوتے۔ دہائی کے چہرے ہوتے۔ دہائی کے چہرے ہوتے۔

یہ ہیں اس صورت حال کے اندر پر اذیت خیز سہک۔ یہ ہی ہے تو ملی تشریف جاتے ہیں
آخر استثناء کیوں ہو گا؟ (مؤلف)

[illegible]

بشریت اخراج آب کا نسخہ

یوں، اس کے ۳ محسوس اور غیر محسوس پانچوں قسموں میں (۱) محسوس
اور فساد میں ان کے ۲ قسم ہیں اور ان کے ۲ قسموں میں جو کہ اس کے بقول اپنے ہر قسم میں
میں رکھتے ہیں۔ ان کے ۲ قسم ہیں اور ان کے ۲ قسموں میں جو کہ اس کے بقول اپنے ہر قسم میں
اس کے بقول اپنے ہر قسم میں جو کہ اس کے بقول اپنے ہر قسم میں جو کہ اس کے بقول اپنے ہر قسم میں

رہتی ہے قریب قریب مکرر یہاں اشارے۔

حالتِ مذکورہ بالا میں ہے یہاں کا سبب اس طرح جو قواسم کے لیے سب سے مفید نسخہ

حسب ذیل ہے

طبخِ بلیہ زرد، دیار شہر، عرقِ حور، مرہاں، بڑا شیر، اور طبعی پانچوہاں حالتِ باطل قیوں میں

رہا سے بہتے ہیں پر کام نہیں کیا ہے۔ (صاحبِ تصدیق)

طبعی کا علاج:

مخزنِ ریون، پیف، مہموں، کریم، تمکید کریں، اور انھوں پائیں اور اوٹھ، میں، باطل سے

دائیں جو ریون پیدائی میں شہر کی ماٹش کریں، یہاں پہل میں ریون کے اجتماع سے ہوتی ہے کہ میں

شہر سے گائے کی خوراک سے ہوتی ہے جیسے کہ پیشاب کے نتیجے میں جانے سے استقامت رہتی ہے۔ تاکہ

(مؤلف)

شیر، شہر، مہموں، چتہ، جو شہر میں یہاں تک کہ کارٹھو ہو جائے۔ بعد ازاں چٹے سے تیار

کویں تیار کریں۔ یہ مقدار، خود سے جانے سے پتے اور جانے کے بعد، اس سے تھیں کویں تو اس سے

میں دینے کے بعد، تاکہ کویں کی شہریت سے ان کی تھیں کویں سے اس کے پانی کا۔ ان سے

ان کے ہاں۔ اس باب میں حمایتِ مجرب ہے۔ (مؤلف)

طبخِ استسقاء:

بلیہ زرد، مرہاں، عرقِ حور، مرہاں، بڑا شیر، اور طبعی پانچوہاں حالتِ باطل قیوں میں

بوش میں اس سے مرہاں کے قواسم کے چٹے اور کویں کے نم اور قیوں میں

تیر بہت ہے۔ (مؤلف)

تاکہ اسکی ہاں یہ ہے کہ جو میں ہاں سے اس کے ہاں سے اس کے ہاں سے

اس کے ہاں سے اس کے ہاں سے اس کے ہاں سے اس کے ہاں سے اس کے ہاں سے

یہاں سے اس کے ہاں سے اس کے ہاں سے اس کے ہاں سے اس کے ہاں سے

اس کے ہاں سے اس کے ہاں سے اس کے ہاں سے اس کے ہاں سے اس کے ہاں سے

اس کے ہاں سے اس کے ہاں سے اس کے ہاں سے اس کے ہاں سے اس کے ہاں سے

بھی خدمت موجود نہ تھی۔

استقامت کے ساتھ گذرنا ہو تو قسم میں اللہ کا نام لے کر یہاں سے اٹھ کر دوسرے جگہ
بارد کے ساتھ دیں۔ (صاحب تذکرہ)

مریض استقامت جب بہت کمزور ہو تو حسبِ غرض نسخہ سے تیار شدہ دوا کے ذریعہ اس میں
تخمِ لکڑی، شہرہ، ہار دیو، حبِ شکر، آملی، تہ، بوم، مراد، کافور، قورنی، تاج، ہار دیو، ہار
فریون، موم، اور روغن کے ہمراہ دوا تیار کریں۔ (ابنِ ماسویہ)

یہ سید خراب ہے جو کدو، شہرہ، حبِ شکر، آملی، تہ، بوم، مراد، کافور، قورنی، تاج، ہار دیو، ہار
فریون، موم، اور روغن کے ہمراہ دوا تیار کریں۔ (ابنِ ماسویہ)

ماہوان، چاندور، بادب یا پتھر، وغیرہ کے ساتھ چاندور، بادب یا پتھر، وغیرہ کے ساتھ
ہے۔ (ابنِ ماسویہ)

تخمِ لکڑی، شہرہ، ہار دیو، حبِ شکر، آملی، تہ، بوم، مراد، کافور، قورنی، تاج، ہار دیو، ہار
فریون، موم، اور روغن کے ہمراہ دوا تیار کریں۔ (ابنِ ماسویہ)

مریض استقامت کے حق میں موم، روغن، شہرہ، حبِ شکر، آملی، تہ، بوم، مراد، کافور، قورنی، تاج، ہار دیو، ہار
فریون، موم، اور روغن کے ہمراہ دوا تیار کریں۔ (ابنِ ماسویہ)

یہ سید خراب ہے جو کدو، شہرہ، حبِ شکر، آملی، تہ، بوم، مراد، کافور، قورنی، تاج، ہار دیو، ہار
فریون، موم، اور روغن کے ہمراہ دوا تیار کریں۔ (ابنِ ماسویہ)

مریض استقامت کے حق میں موم، روغن، شہرہ، حبِ شکر، آملی، تہ، بوم، مراد، کافور، قورنی، تاج، ہار دیو، ہار
فریون، موم، اور روغن کے ہمراہ دوا تیار کریں۔ (ابنِ ماسویہ)

رگوں میں داخل ہونا ممکن نہ ہوگا جیسے استقامت میں رقیق تلی، حرارت، اصل موثر پیشاب کی راہ خارجی ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

یہ تبصرہ درست ہے جاسیوس کا خیال ہے کہ پانی تراوش یا رگوں اور آنتوں تک پہنچتا ہے۔ ممکن ہے یہ سچ ہو۔ یہاں تاہم اس سے اس پانی کی موریوں کو استقامت کے سلسلہ میں غلط فہم کو برائی کثرت سے استعمال کرتا ہے۔ (مؤلف)

پیشاب کی تمام نالیوں کو چھری پر جانور و ایک مدت تک چھری میں اور جب انداز ہو جائے کہ کام پورا ہو گیا ہے تو اس شکاف کو کھینچ کر دیکھیں کہ وہ کھینچ کر نکلتا ہے یا نہیں۔ لیکن اس وقت ایسا ممکن نہیں کہ مائیں خود پیشاب سے پہنچیں۔ ایسا کہ جیسے اس جانور و ستہ ہو گیا ہو۔

(جالینوس)

درحقیقت صفاق سے نیچے پیشاب کا اتنا دھنساؤ نہیں ہوتا کہ چھری سے اس سے نہیں ہوتا کہ پیشاب کی نالیوں کی طرف پھٹ گیا ہے۔ یہ صورت حال کریمش کی وجہ سے ہوتی ہے تاہم جاسیوس کی یہ بات درست ہے کہ نالیوں میں پیشاب و حرارت ہوتی ہیں۔ لیکن اس وقت ایسا ممکن نہیں کہ صفاق کی نالیوں میں سے ندر پیدا ہوئی ہو۔ تاہم استقامت کے مائیں پر غور کیا جائے تو اس سے یہ بھی درست ہے کہ ندر و مائیں نے بھی چھنی ہو تو بھی پانی صفاق سے نیچے اصل موثر ہو گا۔

جب بھی کریمش سے پتھر کی نالیوں کے بعد استقامت ہو اور پیشاب کی مقدار کم ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دونوں نالیوں میں سے کوئی ایک پھٹ گئی ہے اور جب رگوں میں ورم یا زخم کے بعد استقامت ہو تو اس کا یہ مطلب ہے کہ پیشاب کی نالیوں بند ہو گئی ہیں اور پانی پھٹ گیا ہے جیسا کہ بچوں میں ہوتا ہے۔ اس کے متعلق کمیش کریمش کی ضرورت ہے کہ کیوں ایک بار پانی پورے بدن میں ریت کرتا ہے اور بھی جسم سے اندر ہی کیجا ہو کر رو جاتا ہے۔ پانی جسم کے اندر سرایت کرنے والے صاف خشک خون ہی ہوتا ہے کیونکہ استقامت زاتی کے مائیں کو ایکجا جاتا ہے کہ حالت صحت کے برعکس ان کا گوشت سخت و جسم کمزور اور غم ہوتا ہے۔ (مؤلف)

استقامت زخمی صکر و گوشت کے اندر ہاضم کے ضعف کی وجہ سے ہوتا ہے۔ استقامت زخمی اس وقت ہوتا ہے جب بدن میں پھیلاؤ کے باعث فہم کی کثرت ہو جاتی ہے۔ کبھی یہ صورت حال فقط عروقی خلاصہ کے اندر پیدا ہوتی ہے۔ گداختہ چیز بھی شکر کی طرف، احباب کرتی ہے اور کبھی پیسے کے ذریعہ ہاں ہو جاتی ہے لیکن

جو اخلاط عروق میں ہوتے ہیں گندہ زہ بعد یہ آگنی چھپ میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور دونوں زہوں کے
میں مائیت و عروق سے صاف دیکھتے ہیں۔ اگر زہ کے طعور ہوتے ہیں تو مثلاً کی طرف اسے
مستقل دفع کرتے رہتے ہیں اور گندہ زہوں میں سے ایک بات ہوتی ہے یہ عروق
اسے ٹھہرنے کی طرف دفع کرتی ہیں جس سے پاکیزہ استقامت پیدا ہو جاتا ہے۔

اور انی مقدمہ کے اندر میں نے کہا ہے کہ گندہ زہوں کے زہ کو چھپائی ہے۔ اس میں قوت
میں وہ صورتیں ہوتی ہیں یا تو عروق کے ایک ٹھہرنے کی طرف روایتی ہیں یا یہ کہ اس کی طرف اس
روایتی ہیں اور پاکیزہ اس کے ہمہ وقت استقامت پیدا ہو جاتا ہے۔ (اساتہ میں مصلح و عروق)
نظارہ ہے کہ یہاں استقامت سے مراد آگنی ہے کیونکہ اس نے عروق کا معنی دیا ہے یہ بات ہم
تراوش نہیں کرتیں۔ (مؤلف)

یہ اس نکتہ پر ہے کہ ترید ہے کہ جگر میں سوہو عروق کا پیارہ ہو تو قیوں و ترش پاؤں کا یہ
ہے۔ (مؤلف)

مریض استقامت و مصلح کے بعد بخار ہو جاتا ہے۔ یہ اس کے ہاتھ و پاؤں
کی علامت مندرجہ ہے۔ (الفضل السادر)

تندرستی خاص اور مصلح کے ساتھ میں اس کے دونوں میں چرک ہو رہے عروق
میں یا جاتا ہے۔ یہ پختہ ٹھہرنے کی بات ہے اور یہ طبیعت کی طرف چاہے یا پیارہ ہو۔ اسے
چرک کی صورت پرانی ہے جس میں وہ جو پانی کی تہ پر چرک چرک کر رہا ہے۔ (طبیعیاتی)

ان دونوں کے مائیت سے زیادہ مصلح کا مستحق ہے کہ استقامت و مصلح میں مریض
بیٹھ چھوٹے ہوئے ہے یا جو بہت زیادہ محسوس ہو گا جب کہ رقی میں بیٹھ جائے مصلح
محسوس ہو گا۔ (مؤلف)

جب اس وقت استقامت ہو جائے کہ ٹھہرنے کی بات ہے۔ (یہ وہی)
اور جب گندہ زہ ہو جائے تو وہ زہ مسدود ہو جاتی ہے جس سے پانی زہوں کی طرف نہ
جائے ہذا قوتوں کی طرف پختہ ہو جاتا ہے۔ (طبیعیاتی)

تندرستی میں مصلح کا قرح کرنے پر مصلحت کی طرف رقی جاتی ہے۔
اور طبیعت میں مصلح کی طرف رقی جاتی ہے اور جس میں چرک مصلح میں ہو جاتی ہے وہ
میں طبیعت کے اس میں تبدیلی ہو جاتی ہے اور طبیعت کے اس میں تبدیلی ہو جاتی ہے
(جوامع الاعضاء الالہیہ۔ پانچواں مقالہ)

تجلیف کرتا ہے۔ (المفردات)

ان دونوں پر اعتماد اور بھروسہ کرنا چاہئے اور جس قدر ممکن ہو خالص سرکہ سے کام لیا جائے کیونکہ ریادہ پانی میں جانے سے سرد اور تر ہو جاتا ہے لیکن خالص پالنے پر استفادہ زاتی میں اسہال پر بھروسہ ہوتا چاہئے کیونکہ اگر امعاء کے ناف میں رطوبت موجود ہو تو شکم بہت بڑھ جائے گا۔ "رأر شکم سے برابر دست جاری ہو تو شکم پر ضہا کریں اور یہ ضروری ہے کہ یکبارگی زیادہ ادا نہ کریں۔ اس لئے کہ قوت کر جائے گی، بلکہ تھوڑا تھوڑا اسہال کریں اور استفادہ زاتی کے سلسلے میں جو بخار، رضعہ قوت سے اہم ہو، ہمارے دوست شیخ کی تدبیر یاد رکھیں، اسے بکری کے بچے کا بھن ہوا گوشت اور چکاکس اور تیل جیسے پرندے کا گوشت اور خشکاری روٹی، قرص معوص، "رأر شکم کھائیں اور مسور کی مال سرکہ کے آمرا دیں۔

"اس کی قوت کی حفاظت کے لئے اس میں وسعت کریں اور میں نے اسے کبھی شاربہ کی اجازت نہیں دی لیکن جس روز دوا پلانے کا ارادہ کیا اس دن دوا سے پہلے "رأر بعد ریون میں اسے اس کی اجازت دی۔ دوا سے پہلے اسلئے کہ اس کا فعل زیادہ موافق ہو اور بعد میں اس لئے کہ مریض کی پیاس بڑھ نہ جائے اور میں نے اسے ضمہ دیا کہ اسے درمیانی صاف سرکہ کے ساتھ کھائے ورنہ مندرجہ ذیل دوا یہ طور مہسل دیا۔

بیسہ زرد ساڑھے ۲۳ گرام، شہترود ۳ گرام، انیسٹین ۳ گرام، خافہ ۳ گرام، چوب کا سنی تازہ ساڑھے ۳ گرام، سنبل الطیب ساڑھے ۳ گرام، قلم کا سنی ۳ گرام، انیس ۲۰۰ ملی لیٹر پانی میں پکایا جائے یہاں تک کہ ۲۰۰ ملی لیٹر رہ جائے اور اس میں ۵ گرام شکر اور شربت آمیز کر دیا جائے۔

اور میں اس حسب کے ہمہ ادا شیر شہرہ اور اس کے برابر شربت میں کھانے سے قبل دیا کرتا ہوں اور کبھی دیکھا جیسے گوارے سے ایک بستہ کر دیا ہوں اور اسے ۵۰ یا ۵۰۰ ملی گرام دیا کرتا ہوں اور اس کے بعد رب معصوم و ریون پکاتا ہوں اور اس کے جگر پر بارہ ضہا کرتا ہوں اور جب قدریں اور سرکہ میں ترنت ہو لے مازر یون سے شکم پر مستعمل ضہا، گل امٹی، سرکہ، پانی، آرد، جو، جادش، گانے کے کوپر اور بکری کی میٹھی وریوطہ، گھوڑی رآہ، ورنہ بھی ورق اور پڑتاں ۵ سرکہ کے ہمہ ادا ضہا تیار کیا جاتا ہے اور بخار ہو تو جگر پر ضہا صندل استعمال کیا جائے اور ضہا صندل جگر کے کمرے ورنہ ضہا محض ناف ورنہ شکم پر شربت ورنہ میں مازر یون تر کے استعمال سے بھی اسہال نہ آیا جاتا ہے ورنہ کبھی اس میں شیر شہرہ ۳۰ گرام دیا جاتا ہے اور اس کے لئے سیووں میں موٹھی انجیر و ربامہ و شکر شامل کیا جاتا ہے اور اسے پیاس پر اشت کرنے کا ضمہ دیا جائے اور یہ کہ اپنے منہ میں اپنی چیز

جن تالیوں سے جنین کا پیشاب ناف تک آتا ہے وہ مقعر جگر سے وابستہ ہوتی ہیں کیونکہ جنین اس کے آس پاس کی عروق سے غذا حاصل کرتا ہے اور جنین کی غذا مقعر جگر میں پہلے جاتی ہے کیونکہ جنین کی تدریج ابتدا میں نباتات کے مانند ہوتی ہے گویا اس کی غذا اس تک اس کی ناف سے پہنچتی ہے۔ اس کے است و پائنا ضروری ہوتا ہے اور جنین میں پیشاب انیس میں جاری ہوتا اور جب ناف کاٹ دیا جائے اور زخم بھر جائے تو سر پیشاب کی تالیوں میں کوئی تفل لاحق ہو جائے تو ان میں شکر کی باریک جلد تکبہ ہو چکتی ہے۔

یہ جان لینا چاہئے کہ جتنا بے استیاء کے لئے سونا ہوا اور بیدار رہا بھر ہوتا ہے، اس لئے کہ بیداری زبردست محنت ہوتی ہے اور سونے کا عمل خاص کر شکر پر پی کی حالت میں شکر و بڑا کرتا ہے۔ (مؤلف)

جالینوس سے منسوب کتاب السموم سے ماخوذ:

استقاء کے مریش کو شنان فارسی سڑھے، گرام پدہ سے دست اور پیشاب کی راہ سارا پانی باہر نکل جاتا ہے۔

استقاء کا ماضی ترشوں میں ہوتا ہے اور جب اس کے ساتھ رنگ رو یا غید ہوتا ہے تو سخت قدر میں موجود ہونے کی نشانی ہوتی ہے اور یہ یا سیاہ ہوتا ہے تو کلی میں۔ (ابو یوسف واسطی)

جو مریش امیر سنا کا عصارہ پیتا ہے زبردست خطرہ میں ہوتا ہے۔ (حارث جلی)

اور جب بخار کے ساتھ استقاء ہوتا ہے تو عرق ٹھکے، مغز خیار شمر اور کانچ و رہبری کے پیشاب سے خارج کرتے ہیں اور یہ کامیاب نہ ہو تو اٹلی کا دودھ پلاتے ہیں کیونکہ ٹوٹنی کا دودھ استقاء میں مفید ہے اور اسے اسی اصول پر پایا جائے کہ مریش ادھر آتا ہے اور شام کو نہ کھانے اور سویرے ۴۰۰ ملی لیٹر دوا دوتے ہی اس کے پیشاب کے ساتھ پے اور دھندلہ اتھاڑ کرے، اگر اس میں ہو تو دوبارہ پے اور روز نہ بڑھاتا ہے یہاں تک کہ ۴۰۰ ملی لیٹر دوا بار میں روز پنے اور آخر ترش ڈھارے تو دوبارہ نہ پنے اور نہ کھاتا کھائے اور نہ پانی پنے، بلکہ اس کے معدے کی خمیدگی جائے اور جب تک پیشاب نہ ہو کھانا نہ کھائے اور آخر بیٹ تن جائے تو اس وقت حقن کر دیا جائے اور سخت اس میں ہو اور ضعف لاحق ہو جائے کا اندیشہ ہو اس کو اس کے ہر اوہنی کوئی سٹکس کرائی جائے جو پانی و ماہر نکالے اور سر پانی میں غسل سے یہ چیز کرے اور اگر اس کے سر میں حرارت محسوس ہو تو روغن زعفران لکھیں اور چونے سے دزیر بانی اور گوشت کھائے اور رقیق خمیز پنے۔ (ابو یوسف واسطی)

آر پیار اور بہن وقت سے استعمال کیا جائے تو آچھو صورتوں میں استفادہ کے مریضوں کو فائدہ پہنچتا ہے اور پیچ انہیں سخت نقصان کرتی ہے اور سدے پیدا کرتی ہے۔ ایسے مریضوں کے علاج کی غایت یہ ہوتی ہے کہ ان کے جگر کے سدوں کو کھول دیا جائے۔

مریض استفادہ کی موت کے وقت اس کا پیٹ بہت بڑا ہو جاتا ہے اور شکم کی جلد تن جاتی ہے، منہ سے بد بو آتی ہے اور شکم میں موجود رطوبت کی خرابی کی وجہ سے اس میں زخم ہو جاتے ہیں۔ استفادہ بالخصوص استفادہ مکی میں شیریں پانی میں غسل کرنا ممنوع ہے۔ روموں سے سوکھی مائش و رسو کھی مٹی کی جگہ میں محبت کا التزام کریں۔ (ابید میا)

گائے کا گوشت عمدہ و تحفیف کرتا ہے، اسے سرکہ اور پانی میں خوب پکائیں پھر اس میں اس کی چوتھائی کبریت شامل کریں اور شکر کو ضلہ استعمال کریں اور چست نحاس ہارے ۴ گرام لیٹر رب غصہ سے آمیزہ کریں اور پھر اس سے حسب تیار کرے اطفال میں ۱۰ میں یہ پانی، بڑی قوت سے جذب ہوتا ہے۔ اور ۱۰ گرام ۴ گرام اسی کے برابر بوتل کی بیٹ اس کے چوتھائی شراب اور نمک مندی کا استعمال کرائیں عجیب فائدہ کی چیز ہے اور اس میں روغن زیتون اور نمک ملا دیا جائے اور مریض سر ڈھانک کر دھوپ میں زیادہ چلے پھرے۔ ان کے ٹخنوں کے پاس سورج کر کے حجامت یا شہ کا میں۔ کرکی پر میٹھا میں اس سے بہت زیادہ پانی بہ شکل اسہاں خارش ہوگا (امیر)

مرز و پانی کے لئے مفید ہے ایسے ہی اشن ہے۔ شراب استعمال کیا جائے یا طلاء۔ (بو جرت)
میں بے ایک مریض پر مندرجہ ذیل تدبیر اختیار کی تو بڑا فائدہ ہوا۔ چار روز پر
تب قلعہ ۴۰۰ ملی لیٹر، شکر ۵ گرام کے ساتھ پلا میں اور اسی اشن میں مہر ہار میں روغن
اور لک کے قرص، میں اور جگر کو مقوی او یہ سے ضلہ کیا جائے، مریض نو روز کش کرانی جائے، اور
شراب پینے کی اجازت دی جائے اور اگر تھک چکی نہ مل سکے تو سوکھی اطفال میں، میں اور شہرہ اور
چھ ماہ زیون کوٹ میں کر دیں (مؤلف)

ایک قوی شیاف جو بہت زیادہ پانی خارش کرتا ہے، غربت غید سے صوں کیا جائے تھار،
شکم لفظ، ماہ زیون اور شہرہ سے شاف تیار کیا جائے، اسی طرح تار و لفظ یا تھار، شکر کی مائش
کرنا یا دھونوں پاؤں میں تار و لفظ سے مائش کرنا پانی کو دستوں کی شکل میں، تاکہ اور یہ ضعف کمزوری
حق ہونے کی صورت میں استعمال کیا جاتا ہے۔ انہی دونوں کا جو شانہ و بھی یہ طور حقہ استعمال یا
جائے تو پانی کے دست آتے ہیں۔ (مؤلف)

بونا یاں، ساریقائے جگر تک جاتی ہیں وہ جانب مقرر سے وابستہ ہوتی ہیں۔ اس لئے جب

جانب محمد ب میں حار ورم یا سدہ ہو تو بہت سی مائیت اس میں سرایت کر کے مراقب تک پہنچ جاتی ہے بدن غر ہو جاتا ہے اور اس میں تجمہ ہی مائیت سرایت کرتی ہے گل کی گل نہیں کرتی اس لئے یہ نالیوں پر۔ طور پر مسدود نہیں ہوتیں جلد جزوی طور پر ہوتی ہیں اور اس کا اندازہ اس کی کثرت سے کیا جاتا ہے جو یہاں تک نفوذ کرتی ہے۔ جانب محمد ب کی بہ نسبت جانب مقعر نالیوں زیادہ نشاہ ہوتی ہیں جب تک قوت جاذبہ صغیر و سارم ہوتی ہے آنتوں کی طرف اس کا دنا مہین نہیں ہوتا لہذا یہ کہ فم معدہ اور ماسارینا میں کوئی تیز دوا سوزش پیدا کرے یا جب آگے جانے کا راستہ بالکل بند ہو، اور اسی لئے ہم مستقار زنی میں دیکھتے ہیں کہ جب عظم کا ناد سخت ہو جاتا ہے تو طبیعت قوت مد برد بدن پیچھے رہ جاتی ہے اور کبھی کبھی وہ ابتدا ہی سے ڈھیلی ڈھالی رہتی ہے۔

مٹی کھانے سے "رہجد بھوک" سے بدن غر ہو جاتا ہے "رائوں پاؤں میں ورم ہو جاتا ہے کیونکہ مٹی بدن کو غذا حاصل کرنے سے روک دیتی ہے جس سے حرارت مزید کمزور ہو جاتی ہے اور مٹی کھانے سے غذا کی نالیوں کے سدے کی وجہ سے غذا رک جاتی ہے۔ (تاب مابال)

ایک بہت عجیب جوارش کا نسخہ :

مصطفیٰ، سنبل الطیب، گل سرشا، ریوند اور تک ہم وزن سرکہ میں ترکیب ہوا مافوریون و جزاء غاریقون اور تربد ایک جزء، سب کو سفر جل کے گوشتے، سرکہ و شہد میں بٹھا کر لیا جائے۔ (مؤلف)

انجیر روغن نجد میں ایک رات ترکیب جائے پھر اس کے وسط میں شیر شہر م۔۔۔ ۵ ملی لیٹر رکھا جائے اور پھر استعمال میں لایا جائے یا ۲۵ گرام چوب شہر م یا ایک گرام فحم حطب۔ کیونکہ یہ ماہ خالص کا دست لائے کی اور شفا بخش ہے۔ (مؤلف)

زنی میں پانی کو دستوں کے ذریعہ خارج کریں اور اس بچ جگر کے سدوں کو کھولنے پر توجہ دیں اور بخار ہو تو سمجھیں کہ سد ورم کی وجہ سے ہے اور بخار نہ ہو تو سمجھیں کہ اس میں کسی چیز کے چپکنے کی وجہ سے ہے اور اگر زیادہ عرصہ سے ہے تو ورم کی وجہ سے ہے اور او شفا یاب نہیں ہو گا یہ یاد رکھنے کی بات ہے کیونکہ یہ مائیت ایسا پانی ہے جو سدوں کی وجہ سے سرایت نہیں کر پاتا۔ (مؤلف)

زرد پانی جو بخار کے ہمارا وہ کو دستوں کی شکل میں خارج کرنے کے لئے ہلکا زرد، کو جزء اعظم بنانا چاہئے کیونکہ ان پانیوں کو نکالنا اس کی خاصیت ہے۔ بخار نہ ہو تو کھینچ و جزاء اعظم بنائیں۔ اور یکبارگی پانی اسہال کے ذریعہ خارج کریں کیونکہ اس سے جگر کمزور ہو جائے گا بلکہ تھوڑا تھوڑا متواتر خارج کریں۔

جوف انجیر میں شحم لٹکل رکھ کر کھانا اچھا دست لگاتا ہے دیا تین کھل میں۔ (اھرن)
 ہلیدہ زرد میں روز جوش دیے ہوئے پانی میں تر کیا جائے مقدار خوراک سے آرام یہ باتفاق
 قوی درجے کی دوا ہے۔

استقہ خمی میں اور اربول کو خاص صوب بنانا چاہئے تاکہ اس صوب سے بہ نسبت اسباب
 زیادہ تھقیہ کرتا ہے۔

اور زقی میں اور اربول سے تقریباً کوئی بڑا فائدہ نہیں ہوتا اور طبعی ہمیشہ بہت بڑا نہیں ہوتا
 کیونکہ اس کے زیادہ ہونے سے رقی ہو جاتا ہے اور رقی زیادہ سخت اور صاف رنگ کا ہوتا ہے۔ (موجب)
 قرص امبرباریس جسے میں نے استعمال کیا ہے۔

قرص:

عصارہ امبرباریس، یک مغسول، ریوند چینی، گل سرخ، عصارہ طرشتون مشہ، تخم ہائی،
 تخم شوث سے قرص تیار کیا جائے۔ میں خلط اور افسستین و سنبلی کی شمولیت کو بہترین نہیں مانتا
 کیونکہ یہ پانی جامد کراتی ہیں اور سختین رقی اور پیاس دیتی ہیں۔

خاریقون جگر اور گردوں کے سدھوں کو ہوتا ہے۔ (جالیئوس)

یہ مریشان استقہ کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ (موجب)

ایک عجیب مسبل کا نسخہ۔

قیدس پایا جائے، یا اس میں ثابت سہم انجیر ترکی جائے اور ایک انجیر کھلی جائے۔ (موجب)

ایک عمدہ طلاء کا نسخہ:

مغرباں، ٹٹرا، قوبان، نیس، ٹٹرا، کالے کا گوبر، ٹٹرا، سوکھ ہوا، ترو جو اجڑا، بورق اجڑا،
 سوسن اجڑا، گل ارمنی نصف جز۔ پانی کے ساتھ دوا کر شکر پر طلاء استعمال کیا جائے۔

دراس سے طلاء تیار ہے جو چونکہ بورق تخم لٹکل اور ترو کر سٹ سے تیار کیا جاتا ہے۔

مریشان استقہ دپانی کا اسباب لیا جائے تو اس سے نہیں بڑا فائدہ ہوتا ہے بشرطیکہ ان

کے اندر رمانیت ہو، (جالیئوس)

یکہارتن زیادہ سہاں۔ لیا جائے جو تھیں سے استقہ خمی میں زیادہ عمل ہونے کے عوارض

جیسے عوارضات حق موت ہیں۔ قوت اور محاکم مسوجاتی ہے۔ مگر زیادہ کمزور ہو جاتا ہے اور پٹلے

سے زیادہ پانی جمع ہونے لگتا ہے۔ (مؤلف)

شکر سے مائیت نکل جانے سے نمایاں طور پر بلکائیں محسوس ہوتا ہے اور بے چینی و بوجھ کم ہو جاتا ہے۔ (جالیئوس)

تنگن تنفس کی شکایت کم ہو جاتی ہے۔ (مؤلف)

اس سے یہ ظاہر ہوا کہ ایسے مریضوں میں قصد نہیں ہونی چاہئے یونگ ان میں خون تھوڑا ہوتا ہے اور ان کے اعضاء میں غذائی اجزاء کم ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کے جگر میں سدے ہوتے ہیں اور بہت زیادہ خون غلظت نہیں رہتا یا خصوصاً ان مریضوں میں جو بہت کمزور ہوتے ہیں یونگ قصد اور صفراء کے اسہال سے انہیں بڑا نقصان ہوتا ہے۔ (مؤلف)

آر استقاء کے ساتھ بخور ہو تو مسہل صفراء نہ استعمال میں، میں بلکہ صفراء کی حدت کو کم کرنے والی ادویہ استعمال کریں۔

تمام مختلف دھوب کے آئے جو خصوصیت سے مجکن ہوتے ہیں، مائیت کا اسہال کرتے ہیں جیسے آرد، جو باقلی، ترمس، نخود اور کسب۔ ان سے مریض کو صفا دیا جائے۔ (مؤلف)

میں نے استقاء کے ایسے مریضوں کو دیکھا ہے جو نال میں مٹی سے اپنے شکم کو پیٹتے ہیں اور فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

بکری کی سوختہ وغیرہ سوختہ میٹھی برابر اعضاء استعمال کرتے ہیں اور یہ بہت مؤثر ہے۔ در جب اسے سوختہ کر دیا جائے تو اس کی لطافت بڑھ جاتی ہے اور زیادہ حرارت نہیں بڑھتی اور میں اس میں آرد جو کی آمیزش کرتا ہوں۔

گائے کے گوبر سے مستقی کو لپکایا جائے اور دھوپ میں بٹایا جائے تو بڑا فائدہ ہوتا ہے اور ضروری ہے کہ گائے سوکھی انجیر کھاتی ہو۔

صلوون بری کا گوشت خوب باریک کر کے اس سے مستقی کے حکم پر پکایا جائے تو بڑا فائدہ ہوتا ہے کیونکہ یہ بہت زیادہ قلیف کرتا ہے۔

صلوون کو میتھی کے ہمراہ کھرا لیا جائے اور مستقی کے حکم پر رکھا جائے تو بہت زیادہ رطوبت کو چوستا ہے، لیکن اسے بالکل صاف کرنا ضروری ہوتا ہے۔ (جالیئوس امفرد)

اساروں صاحب استقاء کے لئے عمدہ ہے۔ انجیر استقاء کے لئے عمدہ ہے، ہرن کی میٹھی اطباء کے کلام کے مطابق مستقی کیلئے عمدہ ہے اور یہ خوشبودار ہوتی ہے۔ (دیورس)

آر شس بری کا دودھ دھوپ میں سکھا کر مٹی کے آسن میں رکھا جائے تو اس کی طاقت

فلون کی طاقت کے برابر ہوتی ہے۔ اور اسے پونے دو کرام کی مقدار میں سرس کے ساتھ ملے ہوئے پانی کے ہمراہ پینے سے پانی کا اسہال ہوتا ہے۔ (مولف)

یہ اس صورت میں بہتر ہوتا ہے جبکہ تیز حرارت موجود ہو۔

اور مزنجوش کا جو شانہ چٹا سستی کے لئے بہت موافق ہے اور ادراروں کرتا ہے۔ (مولف)

پانی کا اسہال لانے میں تاثیر بے مشابہ ہے اور یہ فرایون سے زیادہ تیز ہوتی ہے۔

(ماسر جویہ)

حرارت و سدہ جگر اور بخار کے ساتھ استقاء کے سے ^{سلیخین} ہمراہ آب شہ سے زیادہ بڑھ کر کوئی فائدہ بخش دوا نہیں ہے کیونکہ وہ پانی کا اسہال اور ادراروں کرتا ہے اور سدوں کھول کر جگر اور معدے کو قوت دیتا ہے۔ (طیب نامعلوم)

بھری اور گدھی سے دودھ کا مادہ انکس جتنا استقاء کے اسہال کے سے بہت مؤثر ہے اور گدھی کا اسہال زیادہ مؤثر ہے، یعنی حرارت کے ساتھ مستسقی کے اسہال میں اور بھری میں اور شدت حرارت کے ہمراہ پرہیز کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ جگر کے سدوں کو کھولتا ہے اور اس سے اعتدال پر واپس لاتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ اسے جوش یا جائے اور اس کا ٹھنڈا کیا جائے پھر اس میں نمک ہندی ڈال کر دیا جائے اور اس سے مؤثر یہ ہے کہ تمام اعضاء پایا جائے کیونکہ وہ بہت مؤثر ہے تخمین کے بغیر بہت سا پانی خارج کرتا ہے۔ (ردفس)

پانی کا اسہال کرتا ہے۔ (خور)

مسئل آب:

شہر مازریون ماہوانہ، ایلی روج، فریون، قیہ، احمد، قیدیہ، سنج اور ہلیہ زرد ہے۔ (مغ)

مہلی کا حرق پینے سے بڑی قوت سے پانی خارج ہوتا ہے (الحدادہ)

قندورجون صفیر بہت طریقہ سے پانی کا اسہال کرتا ہے۔ قندہ کا گوشت استقاء کے عمدہ ہے۔ (خور)

کوئی کمزور انسان مستحق مرگ چتا ہو تو اسے استقاء ہو جائے گا مگر یہ کہ اس کے بعد سخت محنت کرتا ہو۔ (ردفس)

دست کی ریانی سے بدن کی حرارت کم ہو جاتی ہے اور استقاء ہو جاتا ہے۔

(الابویہ والبلدان)

میں استفادہ جاری صورت میں قلت حرارت سے زیادہ اسباب کو اہمیت دیتا ہوں اور بہتر سمجھتے ہوں اور سمجھتے ہوں کہ قوت کے لئے مچا جالی سے لیکن زیادہ دوستوں کا تا بھی پری علامت ہے۔ (مؤلف)
استفادہ کی دو قسموں زقی اور طبعی میں بدن را غر ہو جاتا ہے لیکن کمی میں قہ ہو جاتا ہے۔

(رد قس)

ان دونوں قسموں میں بدن کی طرف غذا کا نفاذ کم ہوتا ہے اور اسی طرح یہ اندازہ ہے کہ جگر میں اور بالخصوص صمد ب جانب میں بہت سلسلہ ہوتا ہے، لیکن کمی میں جگر ورم اور سدوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اس میں خزانہ بارو کے سوائے سخت نہیں ہوتی اور صمد غذا کا نفاذ غلو نہیں کرتی تو چھو پانی یہاں یعنی جگر کے مقعر جانب سے نکل کر ناف کی جانب چد جاتا ہے کیونکہ جو عروق حنین کی ناف سے اور ماہ سے متصل ہوتی ہیں وہ اس کے جگر کے مقعر جانب میں تقسیم ہوتی ہیں اور اتر ناف پھرنی رہتے تو اس سے اپنا فاضل پیشاب خارج کرے گا جو رہ جاتا ہے لیکن چونکہ باہر سے بند ہوتی ہے اس لئے پیشاب اس فضاء میں جاتا ہے جو امعاء و صفیق کے درمیان ہے۔ (مؤلف)

دواہ تک آہر استفادہ کمی کو پیشاب جاری کر کے دور کرنے میں عجیب طور سے مؤثر ہے۔ اس کی قوت چالیس سال تک باقی رہتی ہے اور تیاری کے چھ مہینے بعد استعمال کی جاتی ہے۔ نسخہ مندرجہ ذیل ہے۔

نسخہ:

لک مغسول ۶ گرام، بادام تلخ ۶ گرام، ونگ ۶ گرام، زرنجد ۶ گرام، دار چینی ۶ گرام، مچھنڈ تلخ، زردف خشک ۳ گرام، سر ۳ گرام، سنبل ۱۰ جز، زردوند مدحرج ۷ گرام، خطیطا ۷ گرام، ایو ۳۵ گرام، دوقو ۱۰ گرام، حقم کر فس کوہی ۷ گرام، زیرہ کرمانی ۱۰ گرام، زکھیل ۱۰ جز، اسارون ۶ جز، زعفران ۲ جز، فوۃ الصغ ۱۲ جز، سلیجہ ۵ جز، حب بلساں ۵ جز، مصطلی ۵ جز، قصب الزریہ ۵ جز، زیرہ ۵ جز، ایو سا ۵ جز، جعدہ ۳ جز، زراوند طویل ۳ جز، کلی اذخر ۳ جز، قسطہ ۹ جز، قلفل ۹ جز، ساسایوس ۳ جز، روغن بلساں ۷ گرام ساری دواؤں کو حسب معمول شہد میں کجا کر لیا جائے اور تیاری کے چھ ماہ بعد استعمال میں لائیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام۔ (امین)

اچھا حسب ریوند سدوں کو کھوتا ہے اور استفادہ کمی کے لئے بھی عمدہ دوا ہے۔

نسخہ:

ریوند چینی ۳۵ گرام، لک ساڑھے ۷ گرام، یون ساڑھے ۵۲ گرام، سنبل ساڑھے ۱۰

ہوں۔ پیدائش نہ پیدائیں۔ پینے کے لیے تو کھینچیں یا جب حرارت نہ ہو قوی سخت شربتیں۔
(مؤلف)

غش، سفلی جنین کی ناف تک ہوتی ہے اور پیدائش کے وقت تک جنین کا پیشاب ہی میں
جمع ہوتا رہتا ہے۔

جنین کی ماں سے "ورم" اور "ٹریانی" جنین تک آتی ہیں اور اس کے بعد سے متصل ہوتی
ہیں اور ان عروق کے مابین ایک چھید ہوتا ہے جسے صمناہ کہتے ہیں۔ صمناہ ابوال کا نام دیتے ہیں۔ یہی
مٹانے کی گہرائی سے پیشاب نکال کر غش، الفاغی میں ڈالتا ہے اور یہی چاروں عروق مصعب ہوں تو
"اخر" آتی ہیں اور یہ اسلئے کہ جنین کے بدن سے پیشاب کا ناف کی طرف نہ نکلے اور قبل کی نسبت
بہتر اور واقف ہوتا ہے۔

غور کرنا چاہئے کہ ایسے جنین کا پیشاب جب تک "ورم" میں رہتا ہے صمناہ سے نہیں نکلتا
اور جب تک رحم میں رہتا ہے اس طریقے سے اس ماں سے پیشاب کو پھیرنے میں اور پورے پیشاب
ناف کی طرف واپس کرنے میں مدد کرتا ہے تاکہ اس مائی سے نکلے جسے مصعب ابوال کا نام سے جانا جاتا
ہے اور عشاء الفاغی کی طرف انصہاب کرتے۔

جب تک جنین شکم میں رہتا ہے مٹانے کے دو مہلک ہوتے ہیں ایک صمناہ مٹانے میں اور "ورم"
اس کے نیچے اور یہی مصعب ابوال ہے۔ (منافع الاعفاء)
ایمان جعفر کی یہ صفت بیان کی گئی ہے کہ "و استقامہ کے مریضوں کے لئے عمدہ دوا ہے اور
جیسا کہ اپنے کلام کے دوران بیان کیا ہے "ورم" کا بہتر نسخہ یہ ہے۔

نسخہ:

گل سرخ، صمناہ، صمناہ، اسرارون، جب جہاں، ہورس اور اس کے نصف یوت "و استقامہ"
میں ارجیٹس کے قتل یا بے کسوشت نہیں رہتا۔ دست در بول ہے شہید سڑھے "و استقامہ" باب
شم کے ہر ادویہ میں ایک صمناہ بنایا جائے۔ (امیام)

مریض استقامہ و پانی نکلنے کے بعد دوا غمد و پانی آنے سے روکتا ہے۔ (المسائل)
استقامہ کے علاج میں بقاے قوت ملحوظ نظر رہے۔ میں نے ایک جوڑھے مریض کا علاج کیا
جسے پانی کھا اور میں سوچا تھا کہ دو شقیاب نہیں ہو گا اس کے پانی میں حدت تھی، اور میں نے اسے
دار یون پلید پھر چند روز رکب کیا اور پھر پلید اور دوا پھا ہو گیا اور اس کے خیمے کی تھیلی پانی سے بھر کر بہت

استسقاء کا ایک مریض کسی دیہات میں گیا جہاں اسے دودھ کے سوا کوئی مھانی پانی نہیں ملتا تھا جب اسے بھوک پیاس لگتی تو دودھ ہی پیتا تھا جس سے وہ بالکل شفا یاب ہو گیا۔
 اور انجیر میں فحم حنظل ڈال کر استسقاء برتا مفید ہے اور اس سے بھی فائدہ ہوتا ہے کہ اسہال بدن کے بعد اوپر سے پیڑ و تنک کس کر باندھ دیا جائے۔
 اور کھجی میں اس سے فائدہ ہوتا ہے کہ بدن کو شراب، روغن زیتون اور بورق سے مالش کیا جائے اور کس کر باندھ دیا جائے۔ اس کے یہ تاخیری، تاہے۔

مریضان استسقاء کیلئے تریاق کا نسخہ:

پیار سویرے حمام میں داخل ہو جس کا پانی بہ بیت یا بورق آمیز ہو اگر گرم ہو بہتہ درنہ حمام میں جب اس کی جلد نرم اور گرم ہو جائے تو بہ بیت و بورق اور زیتون سے مالش کی جائے اور جب بہت پسینہ ہو جائے تو ایسے پانی سے غسل کرے جس میں بہ بیت اور بورق ڈال گیا ہو اور یہ دن کے وقت ہونا چاہئے پھر حمام سے نکل کر ۲۵۰ ملی گرام تریاق اپنے پانی کے ساتھ پیئے جس میں چوہینہ اور کرفس جوش، یا گیا ہو اور عصر کے وقت روغن زیتون یا روغن نخبہ کے ساتھ شراب اپنے یا تیترا کا شراب، گوشت نہ کھائے اور سببجین یا رقیق شراب پیئے۔ تمس بنت طلا یا جئے۔

نسخہ طلاء:

بکری کی مینٹی اور پہاڑی گائے کا سوکھ گوبر لے کر اس پر اس کے نصف کبریت ڈال دیا جائے اور سرکہ کے ساتھ لپ کیا جائے۔

ککلائنج پارہ ساڑھے ۷ گرام، ملاز یون ساڑھے ۷ گرام، سرکہ میں تر کے سکھایا ہوا غار یقون ساڑھے ۷ گرام، بلیب ساڑھے ۷ گرام، ترب ساڑھے ۷ گرام، عصارہ فسلجین ساڑھے ۷ گرام، فحم کاسنی ۷ گرام، فحم خیار ساڑھے ۷ گرام، رب سوس ساڑھے ۷ گرام، ترنجبین ۵ گرام۔

پانی میں پکایا جائے یہاں تک کہ شدت جئے اور اسی سے گوندہ دیا جائے اور ۷ گرام کے بقدر استعمال کر لیا جائے۔

ککلائنج ساڑھے ۷ گرام، ویرگ ملاز یون ساڑھے ۷ گرام، غار یقون ساڑھے ۷ گرام، بلیب زرد ساڑھے ۷ گرام، سببجین ساڑھے ۷ گرام، ایر ساڑھے ۷ گرام، ریوند ۷ گرام، عصارہ خالص ۷ گرام، سبیل ۷ گرام، امیسون ۷ گرام، شہد سے گوندہ چھیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۱۰

تا ۳ اگرام ہے۔

مازیرون سرکہ میں تر کر کے اس میں جوش دے کر صاف کیا جائے اور اس پر شکر ڈال دیا جائے اور پکا کر قوام بنایا جائے اور استعمال کیا جائے۔

اور چاہو تو ۳۵ گرام مازیرون ۴۰۰ ملی لیٹر پانی میں پکاو یہاں تک کہ ایک تہائی رہ جائے پھر صاف کر دو اور اس پر ۴۰۰ گرام ملی لیٹر پانی ڈال کر سب کو پانی سے دھو لو اور اسے ۴۰۰ ملی لیٹر سرکہ اور ۴۰۰ گرام شکر پر ڈال دو اور سے خوب جوش دو یہاں تک کہ اس کا قوام تیار ہو جائے پھر اس کو استعمال کرو۔ اس کے لئے حسب قند اس اور حسب احتیاج تیار کرو۔

اور یہ دیکھا جائے کہ اس کے لئے اگر ربول زیادہ آسان ہے۔ یا یہاں اور پھر اسی کا اتنا استعمال کیا جائے۔ یہاں کے بعد رب سفید جمل اور حصرم وغیرہ دیا جائے اور ربول کے بعد فربہ مرغی کا شورہ دیا جائے پھر اس سے جو حرارت پیدا ہو اس کو اس نختہ سے بچھایا جائے۔

نسخہ:

گلہ رخ ۱ گرام، امہ باریس ۲ گرام، سہاق ۱ گرام، تخم خیار ساڑھے ۳ گرام، کاسنی ۱ گرام، ۳ گرام، صندل ساڑھے ۳ گرام، کافور پونے دو گرام اس کا تہائی رب سفید جمل سا و ترش کے ساتھ استعمال کریا جائے اور اس اور اس حسب قند اس عطر سے ترجیح کے ساتھ یا شکر عشر ہموار کے ساتھ طلا کیا جائے۔ مقدار خوردگ ڈھائی گرام سے ساڑھے ۳ گرام تک ہے۔

حار صاف کیا ہو اور دو قوم ایک ساڑھے ۳ گرام، ۵۰۰ ملی گرام تھوڑے یا فور سے بنی گون تیار کیا جائے۔

میں نے طبلی میں شکر کا دیکھا ہے کہ مہو جمل ہو جائے اور مہلتا ہے جیسے کہ چھوڑا گیا ہو اور رتی میں حرارت برقرار رہتا ہے۔ یہ دیکھا کہ میں نے اپنی نبض صغیر کی قسیم میں یہ بھی فرمایا ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ اس کے میں ۱۵ دینا چاہتے ہیں۔ ۱۵ دینے پر ہی رست ہوتی ہے اور میں نے اسے بیوٹہ میں پانی کے ساتھ پیر اور صحت سے زیادہ دھانے پر اس کے میں نبض کی حالت بری ہو جاتی ہے اور اس کی دونوں وکھ اور شکر میں خشک نہیں ہوتی ہے اور سہل سے کھینچا جاتا ہے نہیں ہوگا۔ اور جلد ہی اس کی موت ہو جاتی ہے اور اس کی نبض منقسم ہوتی ہے لیکن صرف طاقت کی وجہ سے نہیں بلکہ سانس پھوٹے اور خشک ہونے سے ہوتی ہے جیسے متدنی کیفیت میں نبض ہوتی ہے۔

راغمن زمین کی پچھٹ جلد پر چینی جے اور اس سے مستحق کے شکر و ثناء دیا جائے۔
 سو جن کم ہو جائے گی۔
 گائے کا گوبر مستحق کے شکر پر طرہ زر کے دھوپ میں دیا جائے تو زبردست فائدہ ہوتا ہے۔ (مؤلف)

پہلے سے فضل و غلبہ پر پیشی رنگ کا مہا استقامت و درست رہتا ہے۔ خواہ سیاح و شہرہ
 استقامت کے مفید ہے۔ ساحل سمندر کی ریت میں دفن ہونا استقامت کے مفید ہے۔ (پانیوں)
 میں نے اصحاب استقامت کو دیکھا ہے کہ اس میں مٹی سے اپنے شکر و پختہ ہیں اور اس سے بڑی مدد
 حاصل کرتے ہیں۔ کھجور کی جڑ پانی میں پانی میں اور آب دریا سے تیار مٹی پتھر شہر اب کے گھر اور
 پانی کی پانی کا دست لگے گا۔ استقامت و فائدہ ہونے کا۔ (پانیوں)
 پتھر سے بنتا ہے۔ یہ خاص استقامت کے پانی ہے۔ (پانیوں)
 مازریوں کا رہا استقامت دیا جائے یا اس کا جو شانہ و درجہ ہے۔ استقامت کی بدولت میں فائدہ راتا
 ہے۔ اور اس کا شکر بھی کی کام کرتا ہے۔ (پانیوں)
 اگر ملکہ کا رسی یا اس کا جو شانہ و درجہ اور صواب اور اس کا شکر پانی کا یہاں رہتے ہیں۔
 (پانیوں)

پارنگ مہا استقامت کے فائدہ کرتا ہے۔ (پانیوں)
 مازریوں کے جو شانہ و درجہ اور صواب اور پختہ سے بدولت استقامت میں فائدہ ہوتا ہے۔
 راغمن زمین کے گھر و ملک کی مالیت استقامت کے عارض ہونے کے مفید ہے۔
 (پانیوں)
 کھجوریں اور فصلیں آب کافی سے گھر میں اور اس کا شکر کے ساتھ
 استقامت کے ساتھ اور ۳۵ فی صدی یہ مازریوں کے ساتھ پانی۔
 شربت مازریوں استقامت کے مفید ہے۔ ہر پتھر کے فائدہ میں کی خاصیت و فائدہ پانی کا
 یہاں ہے۔ (پانیوں)
 آب دریا کی بھاپ استقامت کے مفید ہے۔ (پانیوں)
 کھجوریں پانی کا دست کرتا ہے۔ تو اس میں کادہ کھس کے ساتھ شہر استقامت مسہل
 آب ہے۔ (پانیوں)
 مہا استقامت کے لئے مازریوں ہے۔ (پانیوں)

یہ مہمانی نہ سمیت پائی کا جہاں نہ مان ہے۔ (ایسٹوریٹ ویس)
 بیچ سو سن تھو بخونی وٹ سر مار تھے مگر مہمانیہ کے نامی مقدر رست پیا جاکے قیانی کا
 اسہال کرتا ہے۔ (بدیغورس)

تجارت سے ورتا شدہ شکر تک اندرانی کے مشابہ ہوتی ہے اور سر غش و فنی کے وہاں کے ہر
 استقاء کے لئے مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

مداب، انجیر، فربہ کے ساتھ مستقہ، فنی میں شہو پیا جاکے اور انجیر کے ہر واس کا جو شہو
 بھی پیا جاکے فربہ کے لئے شہو اب کے ساتھ پکایا جاکے یہاں تک نہ خف رہو ہے۔ (ابن ماسویہ)
 جب کاغذ سرخ چھوڑاں وئی جسے استقاء ہو ۲ جب دیا جائے اس سے زیادہ نہیں ایسے پیشاب
 ، بر مجیب ملتی نہ مان ہے۔ (ایسٹوریٹ ویس)

مولی کا غلا، نہ مانا استقاء کے لئے مفید ہے۔ (ایسٹوریٹ ویس)
 فرنیوں کا خاصہ زر پائی میں فی مد و چوچا ہے۔ چوینہ انجیر کے ساتھ کھانا استقاء کے لئے
 مفید ہے۔ (بدیغورس)

سیپ نو اس کے گوشت سمیت کوٹ میں نہ مستقنی کے شہو پیا جاکے اور
 چھوڑا جاکے یہاں تک کہ وہ خوراک ہو کر نہ رہ جائے مفید ہے یہ اس وقت جب اندو کا جب رطوبت نہ
 جائے گی۔ (ابن ماسویہ)

اگر سیپ نو اس کے گوشت سمیت وٹ نہ مستقنی کے شہو پر وں رو کر کھا دیا جائے یہاں
 تک کہ خود سے نہ رہ جائے تو یہ رست آئیں گے گا۔
 قصبہ انجیر و اور وں رتا ہے اس کے اتر میں یا قنبر رفس کے ہر و تیز دیا جائے تو
 استقاء کو فائدہ کرے گا۔ (جالیئوس)

آندہ ہر رگوشت کٹس کے ہر و پنے سے استقاء فنی در تاز استقاء میں فی مد
 ہوتا ہے۔ (ویسٹوریٹ ویس)

اور شہان ہر رگوشت کے میں و شکر رتا ہے۔ (ایسٹوریٹ ویس)
 اس میں قنبر کی قوت سے اس سے تازہ شہو میں مفید ہے۔ یہ قنبر و اور وں رتا ہے
 و بارید میں ۲۰۰ میڈ مسہری ٹرے میں ۱۰۰ میں اور مستقنی و قنبر از ہر مند ۸۰۰ میں یہاں
 تک کہ درم یا اکل سکڑ جائے۔ (بولس)

مشابہ خیر استقاء کے لئے مفید ہے۔ (ایسٹوریٹ ویس)

اور بخار نہ ہو۔

تب بیس سو سن ۵۳ کرام، بیری کا پیشاب ۰۷ کرام، یو ۵ خیمہ ۵۳ کرام، اس وقت بیس جو قرطم کھاتا ہو ۴۰۰ کلوگرام، سب کو مل کر صاف کر دیا جائے اور چھ اس میں ساڑھے ۳ کرام زعفران شامل کر کے پیا جائے۔ یہ بہت زیادہ پانی کا اسباب ہے۔

جب مریض دوا نہ پانی کے قضاہوں کا استعمال کیا جائے۔ سنتھ، نمی سے تیار ہو رہا ہو بیری ۵ پیشاب سبیل کے ہمراہ پانی میں، یہ سنتھ، نمی کے لئے بہت مفید ہے۔ ایک سبیل تب دوا جو معدہ کے لئے معجزہ نہیں ہے۔

منسار و قنار، انھار ڈیڑھ کرام پانی میں ۱۰ اس کی جڑ کا چھکا ۵۰۰ ملی کرام پانی میں۔ اسے شربت میں پکا کر پلائیں۔

استسقاء کے لئے ایک عمدہ ضماہ۔

ترد جو پائے سوئے کے ہمراہ خربق سیاہ ضماہ تیار کر کے استعمال میں میں۔

ایک سبیل آب دوا:

کھاس جن کا نام ہو نہ ب، پوزے، باب و رنہ جل کے ہمراہ پانی میں اور حد میں درموں کے سببے کاروں، اور آب قاقلی ۰۳ کرام بربر، کرام پانی میں۔ کھارے سوتے کا پانی اور نمک سے تیار کیا ہو پانی مریض کے لئے مفید ہے، ہاتھوں میں آگ میں کچھ دیر تک رہیں۔ (جالینوس)

تجربہ اور کتابیں شہد میں کہ جب بھر میں پیپ پیدا ہوتی ہے تو مشدرد و دل رستوں کی طرف ابھارے جاتی ہے۔ یہ قوتوں کی طرف یہاں تک کہ ان کی جڑ کے ایک سوئے کی وجہ سے ممرانی بھی، پیچیدہ ہوتی ہے۔ اور یہ پیپ ہمارے آتی ہے اس کی پہلی یہ ہے کہ کھارے سوتے، درموں کے درمیان تک نایاب ہیں اور یہ کہ بچے ناف سے بھی پیشاب آتا ہے۔ (مورخ)

جیسا کہ مشقت آتا ہے کہ مریمیت میں، فن نہ ہا یا اس ٹھہریں۔ اور ریشنی پابندی اور نمک پانی میں پابندی ہے۔ (فعلیہ یوس)

بہت عمدہ ہا شمر، شل یا شل نہ پاتا ہے تو بجم ہار یا قورق، موی، ہا تانے، استسقاء، ٹھکی، اور کھارے شمر، شل نہ پاتا ہے۔ استسقاء، ریشنی ہا تانے اور تمام اعضاء ہا شمر یا شل نہ پاتا ہے۔

استقہ، لکھی ہوتا ہے۔ (اعلیٰ و ال اعلیٰ)

استقہ، طبعی ضمیر اول کے فساد سے ہوتا ہے۔ "رزقی" ضمیر ثانی کے فساد سے جو جگر میں نہجہ پاتا ہے اور لکھی ضمیر ثالث کے فساد سے جو غائی، معتدی کے مشابہ ہوتا ہے، نہیں بند ہوتی۔ ہوتا ہے۔ (مؤلف)

جانیوں نے بھی فرمایا ہے کہ جب خطہ پھٹتے ہیں اور مردے ان کی پیپ جذب کرنے سے بے بس ہو جاتے ہیں اور امعاء کی طرف بھی انصاف نہیں کر پاتا تو یکایک استقہ پیدا ہو جاتا ہے۔ پورے جسم میں پھیل جاتا ہے۔ اس سے پہلے تھکایا بخار ہوتا ہے اور استقہ یکایک پیدا ہوتا ہے۔ (مؤلف)

جب مردے کی قوت جان بے باطل ہو جاتی ہے اور سوء مزاج ہار کے سبب سے ضرور ہو جاتی ہے تو خدائی مایت پورے بدن میں پھیل جاتی ہے۔ (اعلیٰ و ال اعلیٰ)

اس حالت میں استقہ، لکھی ہوتا ہے، استقہ رزقی میں پیٹ کو حرارت دیا جائے تو پانی کی آواز کی ہر سنی دیتی ہے اور طبعی میں امتحان باقرع کرنے پر طبع کے مانند ہوائی آواز سنی دیتی ہے۔ ہوائی آواز پانی کی آواز سے جداگانہ ہوتی ہے۔ لکھی میں پورے بدن میں سو جن ظہر ہوتی ہے "ار سے سے پیدا ہواں میں سو جن آتی ہے اور لکھی طبعی کے پیدا ہواں میں باہی نظر میں معاں ہوتی ہیں و رزقی ہوائیوں سے اور زیادہ پانی پینے سے ہوتا ہے۔ اور لکھی جگر کی بروات "ار حائوں کی خلعت و زہر است سے پیدا ہوتا ہے۔

استقہ یا قوسہ دی سے پیدا ہوتا ہے اور اس کی پیدائش تغیر کے طور پر ہوتی ہے یا حرارت سے جو تحصیل جوہر کے طور پر ہوتا ہے جیسا کہ حادثیوں میں جارح ہوتا ہے۔ (مؤلف)

قرہ این سا پورا وسط میں مذکور حسب مر جیس کا نسخہ جو مسہل آتا ہے۔

جوشاندہ ہازیون یا اس کا وہ یا شیراز چودوں میں سے تم جو دودھ چاہو اور اس کے ہموزن شکر پانی میں حل کرو اور اس میں جوشاندہ شامل کرو۔ اور صبح پر گازھ کر کے پینے کے برابر صبح تیار کرو۔ مقدار خوراک دو یا تین گولی کھانے سے مشترک بعد میں۔ اس سے بھی ضرور اثر تھوڑا تھوڑی مقدار میں دے سکتے ہیں۔ یہ مجرب نسخہ ہے۔

مستسقی میں پانی امعاء اور صفاق کے مابین کیجا ہوتا ہے۔ یہ بات محل نظر ہے کیونکہ میں نے نئی جدو کھانے سے پانی شکم کی چھلکی اور صفاق کے درمیان کیجا ہوتا ہے۔

آخر تم پیشاب کی نالی کو کاٹ دو تو مٹنے کو غیر پیشاب کی نالی یاد دے "رجب میں سے پانی

کے ساتھ معاہدہ مذاقی کے درمیان مجھے کا جیسا کہ سنت میں ہوتا ہے۔ (ترکی المہرید)
جب تکی سیاہ خط و جذب کرنے سے مزہ ہو جاتی ہے تو بدن کا خون سردی ہو جاتا ہے۔
کروڑے خون کی مائیت و اپنی خاصیت کی وجہ سے جذب کرنے جاتے ہیں۔
میرا قوس ہے کہ کروڑے کے اس مائیت و جذب کرنے کے مزہ ہو جانے سے جذب ہو
خون تکی ہو جاتا ہے اور اس سے استفادہ ہوتا ہے، جیسے سو سے حد مائیت جذب سے برقی قوس یہ اور
مذا کے حد مائیت جذب سے برقی قوس ہوتا ہے۔ (جائیں اس۔ القوی المہرید)

ایک عجیب سہل آب جو مقوی معدہ و جگر ہے قابل اعتماد و وابہ

۴۰۰ ملی لیٹر تیز و ترش شربت کے ۲۰۰ میں تیز و ترش شربت کے ۲۰۰ میں تیز و ترش شربت کے ۲۰۰
۲۰۰ ملی لیٹر تیز و ترش شربت کے ۲۰۰ میں تیز و ترش شربت کے ۲۰۰ میں تیز و ترش شربت کے ۲۰۰
تک کہ پانی اور ۴۰۰ ملی لیٹر تیز و ترش شربت کے ۲۰۰ میں تیز و ترش شربت کے ۲۰۰
ڈال دیا جائے اور اسے تیز و ترش شربت کے ۲۰۰ میں تیز و ترش شربت کے ۲۰۰
۲۰۰ ملی لیٹر تیز و ترش شربت کے ۲۰۰ میں تیز و ترش شربت کے ۲۰۰
اور ۴۰۰ ملی لیٹر تیز و ترش شربت کے ۲۰۰ میں تیز و ترش شربت کے ۲۰۰
ایک چمکلی میں پیریف کے اس میں شربت ۲۰۰ میں تیز و ترش شربت کے ۲۰۰
اور وقت نہ دے ۳۵ ام استعمل کیا جائے۔ یہ شربت سنا ہے۔

۲۰۰ ملی لیٹر تیز و ترش شربت کے ۲۰۰ میں تیز و ترش شربت کے ۲۰۰
عصیل ڈال دو اور میں روڑی میں چھوڑ دو پھر اسے پھر دو صاف ہو اور اسے شربت یا تو
تیز و ترش شربت کے ۲۰۰ میں تیز و ترش شربت کے ۲۰۰ میں تیز و ترش شربت کے ۲۰۰

سکینین مختصر کا نسخہ:

۲۰۰ ملی لیٹر تیز و ترش شربت کے ۲۰۰ میں تیز و ترش شربت کے ۲۰۰
سورس کے ۲۰۰ میں تیز و ترش شربت کے ۲۰۰ میں تیز و ترش شربت کے ۲۰۰
قدیم میں درم و پورے ۲۰۰ میں تیز و ترش شربت کے ۲۰۰ میں تیز و ترش شربت کے ۲۰۰
کے مائیت و جذب کے ۲۰۰ میں تیز و ترش شربت کے ۲۰۰ میں تیز و ترش شربت کے ۲۰۰
ہو جاتی ہے اور اس کا پانی شربت پیتا ہے۔ (۲۰۰ ملی)

مرہم جو پانی برآمد کرتا ہے جیسا کہ میں نے دیکھا ہے۔

میں نے سوخت، شحم حقل، سوتر کی بیٹ، بکری کی جھٹنی سب کو بکری کے چیشاب میں بکھا دیا۔ اور پھر اس سے چلہ لایا جائے۔ یہ پانی کا سہاں کرنا ہے اور نہ وری ہے کہ جو اس سے نہ مستعد ہو وہ طیس، اشان، فم اور رعد سے پرہیز کرے۔ یہ بکری میں مردوں کا باعث ہوتے ہیں۔

انجام کار استعد ہو تا ہے۔ (مؤلف)

جانیوں نے نوا اور تقدیر کا معرکہ جس ایک عورت کی تدبیر کا اثر کیا ہے جسے پرانا تو نقش
 تھا وہ یہ تدبیر صحابہ استقامت کے عہد ہے۔ انہیں مسلسل آہستہ آہستہ رایا جاتا ہے پھر جو وہاں
 جہان قورمہ روایا جاتا ہے پھر تیسرے دن کے بعد مسلسل رایا جاتا ہے اور اس کے دوران میں وہ جاتا ہے
 اور ایک قوی بی جاتا ہے اور ریاضت براتی جاتا ہے اور سرایت میں پیدا جاتا ہے اور تصدیق میں اور شہد
 طوں کا استقامت برایا جاتا ہے اور کھانا پانی صاف جاتا ہے اور محنت خدائیں جیسے مسرتوں میں چھوڑ دینی
 پر خداوں اور چہرہ وغیرہ کا وحشت دیا جاتا ہے۔ (خوف)

یہ ریاضت میں شمشیدیا کرتی تے اور نیند نہ کرتی۔ (دیکھو پیر - پیسہ)

خسہ ششہ ہو اور حجابی تہ کے لئے اس کی موت ہو جاتی ہے جن کے پیچھے پیچھے یا ٹیپ
پادوں میں سے جن ہوا اس بیداری کی ابتدا میں کے نام میں خارش کا عارضہ ہو جائے اس کی موت
دوسرے مینا قیصر سے روز مرہ ہو جاتی ہے۔ (دینے اور پینے میں)

گاہ کے خشک و بروجہ است۔ گے کے پانچ بہت مفید ہے۔ (ترویجی قیام)

از مستحق ۔ باز مجھے ۱۰۰ ارام حسن فوری پایا جو کہ تو پیشاب و ریسوں کے دریچہ پاؤں
تار تار ہے۔ (مومن کے سلسلے میں چاہتا ہوں کہ منسوب ہو۔)

[illegible]

تہا، شہر میں رہتا تھا۔ شہر میں رہتا تھا، شہر میں رہتا تھا۔
 (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳

شیخ مرخسہؒ کے سناٹوں سے موت دہریں سے مرنے والی تھیں۔
 - - - - - (تہذیب و تمدن)

— 77 —

سبب اس کے ساتھ حار عوارض دیکھتے ہیں تو اس کا طبع خیار شہر، ماء غلب، طبع
وربہری کے پیشاب سے مرتے ہیں اور اگر کامیابی نہ ہو تو اونٹنی کا دودھ مع پیشاب کے پلاتے ہیں اور
بغیر حرارت ہو تو اس کا طبع حبس، جو ارش امیر سا، جو شانہ و اخلاص، اونٹنی کے دودھ اور پیشاب
سب سے مرتے ہیں اور انجے میں داغ ہے۔ (جو رحس)

اونٹنی کا دودھ زرد پانی کے لئے مفید ہے اسے اس انداز پر پیا جائے۔ تازہ دودھ پانچ روز پہلے دیا
جائے۔ پیشاب کے ساتھ پلا میں اور دو رات میں جو کا سویا ہو، ایک روز پہلے دیا
جائے۔ پھر دوا کھٹا کھڑ کرے، اگر اسہاں ہو تو چار دن دو بار دے اور زیادہ کر جائے۔ اور اگر اس کاظم
رک جائے، قبض ہو جائے، درقل اور ترش بخار آئے تو اسی وقت حقوں سے اس کا طبع کریں اور اس
سبب استواء میں دوا میں اور اس رات اس کے معدوی تمکد کریں، دھب دیکھیں کہ دوران اسہاں
ہو جائے اور دوا اپنے دھب کا محسوس کرتا ہے تو اس کے ساتھ حب استواء دے اور دوا میں زیادتی کرتا
جائے اور مختلف پانی پینے اور اس سے غسل کرنے سے پرہیز کرے۔ اور اگر سر میں حرارت محسوس کرے
تو اس پر نشہ رکھے ورنہ یہ بات کھائے اور رقیق شراب ملاوٹ پینے کو شست نہ کھائے۔ (جو رحس)

مکمل بعد استواء کے سے، اگر مضر ہو جائے اور شاد و نادر بھی مفید بھی ہو جائے مفید میں
وقت ہو جائے۔ دھب بیماری فیض یا بواسیر وغیرہ کا خون بند ہونے سے ہوتی ہے۔

حاریس مزاج و استواء ہو تو وہ سخت خطرے میں ہوتا ہے۔ لیکن بار بار حاریس سے
خطرہ ہوتا ہے اور حار و طبع مزاج اسے زیادہ ہوتا ہے، کیونکہ حار و طبع مزاج میں شفا سب سے
اس سے کہ اس کے مزاج کی برطوبت کی وجہ سے اس کا اس بیماری میں پڑنا آسان ہوتا ہے اس سے اس
میں مانجے نہیں ہوتی اس لیے کہ کسی قوی سبب کی وجہ سے ہو اور حرارت کی وجہ سے اس کی شفا آسان
ہوتی ہے لیکن بار بار طبع مزاج کو یہ بیماری درخت غریب سے بچھ جانے سے ہوتی ہے۔ اور حاریس
مزاج و اسے کو اس بیماری میں ہونی قوی سبب ہی آتا ہے۔

ور زیادہ و تر استواء، بھر اور قلی میں سخت ورم کی وجہ سے ہوتا ہے اور بھی فیض اور واسیر کے
رہنے سے بھی ہوتا ہے اور استفادہ مغرطہ اور امراض حار سے بھی ہوتا ہے۔

جو استفادہ امراض حار سے ہو ووردی اور خبیث ہو جائے اور امی کھانسی کے سبب ہوتا ہے
اور بہت زیادہ دست ہو جانے کے بعد عموماً ہوتا ہے۔ (ایڈنیا)

بہار کھانسی ایک وقت میں استقامت کئے جائیں تو غرض دردی ہے یہ مستحق کچھ حالت میں فائدہ
ہو جائے۔ لیکن بغیر ان سے لئے میٹھ سخت مضر ہوتی ہے کیونکہ یہ بھری گلیوں میں بیٹھ جانے اور

ابہر رنے میں سے چروں کے یا موت کے۔ یہ میں طاق کا مقصد اس کے تکرار کے
مردوں کو کھولنا ہوتا ہے۔ (ایڈیمیا)

مستثنیٰ کہ جو کسی روٹی یا پانی اور اس سے اس کی حالت نہ ہو تو خوب چھنا ہوا بابا ہوتا
چائے اور اس کے دیگر پینے کی روٹی بنے یا انہوں میں۔ اس سے بابا میں اور اس کا مان بھی وہی ہوتا
چائے جو مردوں و عورتوں اور بچوں کے۔ (موت)

استقامت نامی میں سخت روتاں سے بڑی ماشینی چائے اور بہت ہی احوال میں فیہ میں
ریاضت رائی چائے اور محنت کے س کے بدن کا علاج کیا جائے اور اسے شیر میں پانی میں غسل کے
پرہیز کر لیا جائے۔

باب مستثنیٰ کی موت کا وقت ہوتا ہے اس کی حد تک چائی ہے وہ صاف اور چائی ہے اور
بدن کی دیگر سمجھات کی وجہ سے اس میں غم یہ لایا جاتا ہے۔ (ایڈیمیا)

ماہ بعد اس مستثنیٰ کے تے بعد کا دستور دیتے ہیں جو پیش یا بڑا یہ یا مسیہ سے خون کے
رک جانے سے ہوتا ہے جس کی سے حالت رہی ہو لیکن ضروری ہے کہ قوت کے احوال و قوت
سے پہلے ہو۔ (چائوس)

اور ان کے قریب مریض میں لایا ہے یہ شفتی کے نام سے پانے کے ساری
اجازت مت دو۔ (چائوس)

پانی چھپا پانی ہے۔ (موت)

مستثنیٰ نامی میں مسلسل ٹھہرا رہیں عورت بھی اکتوں یا جانے جو ٹھہرتا ہو یا عورت یا مرد
یہ سے اس میں چھپا ہوتا ہے شفتی میں مریض چائے میں چھپائی ہے۔ (کتاب خداداد)

نہی کے میں یہ شفتی سے بہت سے عورتوں کے ساتھ ساتھ عورت کے بعد عورت کے
اس میں بہت سے عورتوں کے بعد عورت کے ساتھ ساتھ عورت کے بعد عورت کے ساتھ ساتھ
سے بہت سے عورتوں کے بعد عورت کے ساتھ ساتھ عورت کے بعد عورت کے ساتھ ساتھ
شفتی کے بعد عورت کے بعد عورت کے ساتھ ساتھ عورت کے بعد عورت کے ساتھ ساتھ
کاف تک سے عورت کے بعد عورت کے ساتھ ساتھ عورت کے بعد عورت کے ساتھ ساتھ
یکساں ہیں اور یہ عورتوں کے ساتھ ساتھ عورت کے بعد عورت کے ساتھ ساتھ
عورت کے بعد عورت کے ساتھ ساتھ عورت کے بعد عورت کے ساتھ ساتھ
عورت کے بعد عورت کے ساتھ ساتھ عورت کے بعد عورت کے ساتھ ساتھ

فصل ۱۰ یہ وہ چاند نرکت، مند اور پانی سوتا ہے جیسا کہ زمین میں بہتا ہے اور پانی صفاق اور شکر کی مخلوط
نے اور میان کی موتا ہے جیسے زمین میں جمع ہوتا ہے۔

کوئی اعتراض کر سکتا ہے کہ یہ پانی امعاء کی طرف کیوں نہیں ہوتا اس کا جواب یہ ہے
کہ قوت طبع کی یہ شان نہیں ہے کہ اوقات اپنے فعل کے برعکس پٹ دے کیوں کیوں امعاء کی
طرف نہیں ہوتا، "راستہ ہی راستہ اور سوا، جگہ قوت کی شان خط کے خون کی تشدید ہے۔

اور نمی کبھی جگر کی برہوت یا درم حار کے ساتھ نہیں ہوتا جلد درم حار سے ہمیشہ رقی ہی
ہوتا ہے۔ اور بلبلوں، ونوں کے مابین ہوتا ہے یہ اندہ بلبل رقی کے مانند ہوتا ہے، زمین اس وقت ہوتا
سے جب وہاں دھواں ہو جو صفاق اور مرق کے درمیان ہوتا ہے امعاء کی حرارت سے برہوت رشتہ کرنے
کی قوت رکھتی ہے لیکن اگر زیادہ ہو تو اس کے ساتھ یہ قدرت نہیں رکھتی کہ ہوتا ہے۔ (مؤلف)

جو استسقاء اور امراض حارہ کے ہو دور کی سے یوں کہ مریض شدید حارہ کے قرار نہیں ہو تا
نحت کاغذ ہوتی ہے اور ہڈے ہو جاتا ہے۔ اس استسقاء کی ابتدا، کثرت ونوں و کھار قطن سے مورتی
کے "کھی جگر سے ہوتی ہے اور جس استسقاء کی ابتدا پشت کے ہموار پست حصے سے ہوتی ہے وہ درم
اور ماہار پکا کے ضعف سے ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ استی کی بیماری ہوتی ہے یوں کہ غذا ابلہ
مکلفہ نہیں رقی "اس لئے کہ یہ جلد متورم ہوتی ہے اور امی اس میں پت اور پیپ پیدا
ہو جاتی ہے جو اس میں سوزش پیدا کرتی ہے اور جو پھوس کے اندر ہو اس کے دفعیہ پر ابھارتی ہے۔
اس کے اس است سے نہ درم ہوتا ہے اور نہ ہیٹ بچتا ہے۔

"اور جو استسقاء جگر سے ہوتا ہے اس میں کھانسی ہوتی ہے جس میں چٹو ہوتا نہیں ہے اور اس کا
پانچا سوکھا ہوتا ہے اور اسے شکر میں درم کا حار غش ہو جاتا ہے اور مختلف مزاج پیدا ہو جاتے ہیں اور
حالتی رہتا ہے یوں کہ جلد اور درم حارہ ہوتا ہے تو کھانسی اٹھتی ہے۔ مریض سوچتا ہے کہ کھانسی
کے تھیفہ ہو جائے گی اور جب ایک بار کھانسی ہو تو وہی فائدہ نہیں ہوتا یوں کہ کھانسنے سے اس
وقت فائدہ ہوتا ہے جب کھچھروں کے اجسام میں آتی ہے کھانسی آتی ہے اور کھانسنے سے چٹو ہوتا
ہے۔ یہ استسقاء میں پانچا بھی شکر ہوتا ہے۔ (تقدیم معرفت)

جس شخص کی ناف کے پس پام، ر اور انٹسٹین اور پشت کے زیریں ہموار حصے میں درد ہو تا
ہو اور کسی مسہل دوا وغیرہ سے نہ ہو تا تو اس کا انجیم استسقاء یا پس ہوتا ہے کیونکہ انٹسٹین یا تو
شدید سوزش سے ہوتی ہے یا جامد ہوا سے اور جب یہ انٹسٹین زیادہ درد رو جاتی ہے اور کھل دغیرہ سے
درست نہیں ہوتی تو اس جگہ سوزان بارہا سب ہو جاتا ہے در یہ مزاج جب زیادہ درد رو جاتا ہے تو

تقیہ استقامت طبعی کی صورت میں نہا ہو کتاب۔

استقامت رقی استقامت طبعی سے زیادہ برواات کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

کسی انسان میں استقامت ہو اور اس کا پانی اس کے عروق میں شکر تک جانے کو اس سے اس کا

مرض دور ہو جاتا ہے۔ (الفصل)

بہر حال یہ قوت کہ اس سے پانی عروق میں شکر کی طرف جاری ہوتا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ

پانی شکر تک رگوں میں نہا ہو اس سے مایوں کے مزید تقاضے۔ قروش مرگہ میں جیسا کہ یہ

مرادہ کا نہیں ہے۔ (مولف۔)

جس شخص کو رو رہا پانی ہو جیسے اس سے پانی نکالنے کے لئے وہاں سے ہیں تو وہ مرگہ ہو گا۔ یہ

ہی اس کی ذات کی طرف سے ہو تو وہ مرگہ ہو گا۔

اور استقامت میں اسباب و اسباب سے زیادہ تقیہ کا مہیت ہیں۔

اور بہت ریا، و پانی کا ان موت و اعوت وینہ ہے۔ یونہی اس میں پہلے شکر ہوتی ہے پھر اس قوت

کے ضعف پر رو جاتا ہے اور پھر طاقت میں نہیں ہوتی۔

ایک دوسرا اسباب یہ ہے کہ جب تک جینٹ میں پانی رہتا ہے وہ تحت و مرگہ سے رو جاتا ہے۔

مرگہ اور جب پانی اس جاتا ہے تو بھر لگ جاتا ہے اور اپنے ساتھ خوب و بھی اپنے اوقات کے

ایسے ہی اپنے کے مرگہ و شکر و بھی۔

جب صاحب طاقت و شکر کے مرگہ و شکر سے مرگہ ہو گا تو اس میں مرگہ

ہو جاتی ہے۔

جس کا بھر پانی سے پھر جائے پھر یہ پانی عروق میں طرف چھوٹے پانی کا شکر میں

مرگہ ہو گا۔ اس کی موت ہو جاتی ہے۔ (جایزہ)

پانی کے بٹے اور مرگہ و عروق کے ریا و عروق میں طرف ہوتا ہے اور یہ بٹے عروق میں

پیدا ہوتے ہیں اور بھی مرگہ سے جو مرگہ میں یہ بٹے دھتے ہیں تو ان میں وقت میں پانی کا مرگہ

اتفاق فی فضاء میں کی طرف سے جو مرگہ سے اپنے ہے۔ اور یہ فضاء میں ہے جس میں استقامت کا پانی

ہو گا اور یہ پانی یہ مرگہ و مرگہ و مرگہ میں جاتا ہے اور بھی اسے کان میں ہو گا تب تک پانی

شکر کے مرگہ و مرگہ کے ریا و مرگہ میں ایسا ہو گا۔ (جایزہ)

چند مرگہ و مرگہ کے مرگہ و مرگہ میں ایسا ہو گا۔ اور مرگہ کے مرگہ و مرگہ میں

مرگہ کے مرگہ و مرگہ کے مرگہ و مرگہ میں ایسا ہو گا۔

وہ کہہ رہی تھی کہ یہ تو کھل جائے گی، اس سے کہہ رہی تھی کہ اس کی موت ہو گئی ہے اور ابھی اس کا جنازہ نہیں آیا۔ اس نے کہا کہ یہ تو کھل جائے گی، اس نے کہا کہ اس کی موت ہو گئی ہے اور ابھی اس کا جنازہ نہیں آیا۔

ابھی اس نے کہا کہ یہ تو کھل جائے گی، اس نے کہا کہ اس کی موت ہو گئی ہے اور ابھی اس کا جنازہ نہیں آیا۔ اس نے کہا کہ یہ تو کھل جائے گی، اس نے کہا کہ اس کی موت ہو گئی ہے اور ابھی اس کا جنازہ نہیں آیا۔

ابھی اس نے کہا کہ یہ تو کھل جائے گی، اس نے کہا کہ اس کی موت ہو گئی ہے اور ابھی اس کا جنازہ نہیں آیا۔ اس نے کہا کہ یہ تو کھل جائے گی، اس نے کہا کہ اس کی موت ہو گئی ہے اور ابھی اس کا جنازہ نہیں آیا۔

ابھی اس نے کہا کہ یہ تو کھل جائے گی، اس نے کہا کہ اس کی موت ہو گئی ہے اور ابھی اس کا جنازہ نہیں آیا۔ اس نے کہا کہ یہ تو کھل جائے گی، اس نے کہا کہ اس کی موت ہو گئی ہے اور ابھی اس کا جنازہ نہیں آیا۔

ابھی اس نے کہا کہ یہ تو کھل جائے گی، اس نے کہا کہ اس کی موت ہو گئی ہے اور ابھی اس کا جنازہ نہیں آیا۔ اس نے کہا کہ یہ تو کھل جائے گی، اس نے کہا کہ اس کی موت ہو گئی ہے اور ابھی اس کا جنازہ نہیں آیا۔

ابھی اس نے کہا کہ یہ تو کھل جائے گی، اس نے کہا کہ اس کی موت ہو گئی ہے اور ابھی اس کا جنازہ نہیں آیا۔ اس نے کہا کہ یہ تو کھل جائے گی، اس نے کہا کہ اس کی موت ہو گئی ہے اور ابھی اس کا جنازہ نہیں آیا۔

جائے، تو اس کے متعلق یہ جاننا چاہئے کہ وہ کون سی چیز ہے جس سے اس کا علاج ہو سکتا ہے۔
 میں نے یہ سمجھا ہے کہ اس کا علاج ہے۔ مثلاً اگر اس کا علاج ہے کہ اس کا علاج ہے۔

مثلاً اگر اس کا علاج ہے کہ اس کا علاج ہے۔ مثلاً اگر اس کا علاج ہے کہ اس کا علاج ہے۔
 چہ بنائے یہ چیز اس کا علاج ہے۔ مثلاً اگر اس کا علاج ہے کہ اس کا علاج ہے۔
 اس کا علاج ہے کہ اس کا علاج ہے۔ مثلاً اگر اس کا علاج ہے کہ اس کا علاج ہے۔
 اس کا علاج ہے کہ اس کا علاج ہے۔ مثلاً اگر اس کا علاج ہے کہ اس کا علاج ہے۔
 اس کا علاج ہے کہ اس کا علاج ہے۔ مثلاً اگر اس کا علاج ہے کہ اس کا علاج ہے۔

مثلاً اگر اس کا علاج ہے کہ اس کا علاج ہے۔ مثلاً اگر اس کا علاج ہے کہ اس کا علاج ہے۔
 اس کا علاج ہے کہ اس کا علاج ہے۔ مثلاً اگر اس کا علاج ہے کہ اس کا علاج ہے۔
 اس کا علاج ہے کہ اس کا علاج ہے۔ مثلاً اگر اس کا علاج ہے کہ اس کا علاج ہے۔
 اس کا علاج ہے کہ اس کا علاج ہے۔ مثلاً اگر اس کا علاج ہے کہ اس کا علاج ہے۔

استقاء طبلی کا علاج

مثلاً اگر اس کا علاج ہے کہ اس کا علاج ہے۔ مثلاً اگر اس کا علاج ہے کہ اس کا علاج ہے۔
 اس کا علاج ہے کہ اس کا علاج ہے۔ مثلاً اگر اس کا علاج ہے کہ اس کا علاج ہے۔
 اس کا علاج ہے کہ اس کا علاج ہے۔ مثلاً اگر اس کا علاج ہے کہ اس کا علاج ہے۔
 اس کا علاج ہے کہ اس کا علاج ہے۔ مثلاً اگر اس کا علاج ہے کہ اس کا علاج ہے۔
 اس کا علاج ہے کہ اس کا علاج ہے۔ مثلاً اگر اس کا علاج ہے کہ اس کا علاج ہے۔

مثلاً اگر اس کا علاج ہے کہ اس کا علاج ہے۔ مثلاً اگر اس کا علاج ہے کہ اس کا علاج ہے۔
 اس کا علاج ہے کہ اس کا علاج ہے۔ مثلاً اگر اس کا علاج ہے کہ اس کا علاج ہے۔
 اس کا علاج ہے کہ اس کا علاج ہے۔ مثلاً اگر اس کا علاج ہے کہ اس کا علاج ہے۔

مثلاً اگر اس کا علاج ہے کہ اس کا علاج ہے۔ مثلاً اگر اس کا علاج ہے کہ اس کا علاج ہے۔
 اس کا علاج ہے کہ اس کا علاج ہے۔ مثلاً اگر اس کا علاج ہے کہ اس کا علاج ہے۔
 اس کا علاج ہے کہ اس کا علاج ہے۔ مثلاً اگر اس کا علاج ہے کہ اس کا علاج ہے۔

میں اپنی کسی خاص بات یا یہ کہ یہ باتیں نہیں مقرر ہو گئے ہیں۔
 مگر ۱۹۵۵ء میں ان کی وجہ سے میں نے جو کچھ دیکھا ہے وہ اس کی وجہ سے
 وہاں کے میں نے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے
 اور یہ کہ اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے
 اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے

فصل دوم میں شہادت میں لکھی ہے کہ اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے
 اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے
 اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے
 اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے
 اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے

(کتاب روحانی شریعت)

اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے
 اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے
 اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے
 اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے

اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے
 اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے
 اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے
 اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے

اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے
 اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے
 اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے
 اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے اس کی وجہ سے

دیکھتا ہے۔ مرنے والے بہت سے عورتوں میں آ رہی ہے۔ اس کے ریا و مہیا وہ نہیں دیتی۔

(۱۰۰)

مرنے والے ہتھم لگیں ہے سے عمدہ ہوا ہے۔ (رواقی)

بہت سے عورتوں کو مدد ہے۔ عید و چاہا بہت لگیں ہیں۔ بہت سے عورتوں کو مدد ہے۔

مدد سے بہت مدد ہے۔ (مدد سے بہت مدد ہے۔)

نہ سے عورتوں کو مدد ہے۔ (مدد سے)

وہ عورتوں کو مدد ہے۔ (مدد سے)

شب و روز اس میں شب و روز ہے۔ (مدد سے)

وہ عورتوں کو مدد ہے۔ (مدد سے)

وہ عورتوں کو مدد ہے۔ (مدد سے)

وہ عورتوں کو مدد ہے۔ (مدد سے)

وہ عورتوں کو مدد ہے۔ (مدد سے)

وہ عورتوں کو مدد ہے۔ (مدد سے)

وہ عورتوں کو مدد ہے۔ (مدد سے)

وہ عورتوں کو مدد ہے۔ (مدد سے)

(جوانی افقوی العریضہ)

وہ عورتوں کو مدد ہے۔ (مدد سے)

وہ عورتوں کو مدد ہے۔ (مدد سے)

وہ عورتوں کو مدد ہے۔ (مدد سے)

وہ عورتوں کو مدد ہے۔ (مدد سے)

وہ عورتوں کو مدد ہے۔ (مدد سے)

وہ عورتوں کو مدد ہے۔ (مدد سے)

وہ عورتوں کو مدد ہے۔ (مدد سے)

وہ عورتوں کو مدد ہے۔ (مدد سے)

وہ عورتوں کو مدد ہے۔ (مدد سے)

صلا بت کے لئے مرہم کا ایک نسخہ۔

بکری کی پرانی میٹھی کا چونہ، چست بھنگہ، سداب، طیطرچ، حلقہ قرچہ اور سلیمین مرہم کی
کانڈ پر یکساں رخصواؤں پر بہ طور ضماد چکادیں اور دو گھنٹے کے بعد اس پر چھوڑا دیں۔
نسخہ دیگر:

آرد جو بوعصارہ سداب میں گوندھنڑاں سے ملا، اریں اور حرارت ہو تو صبا کا عصارہ روٹیں۔

طحال کے نیچے واقع ہوا کے لئے ایک عجیب قرص کا نسخہ

پختہ ہوا، ختم فحشکشت، برگ سداب خشک اور ناختوا سے قرص تیار کیا جائے اور ناغواہ
جو شانہ پلایا جائے۔ (مؤلف)

اس کے لئے ضماد کا نسخہ۔

برگ سداب، زرد، ختم فحشکشت، باریک کوٹ کر جو شانہ وزیریہ میں گوندھ کر لپٹا دیا جائے
اور خصوصیت سے پانی پینا اور تنہات کا استعمال ترک کر دیا جائے۔

سخت طحال کے لئے ایک عجیب ضماد کا نسخہ۔

برگ سداب، بورق، اشنق سرکہ میں بھجائے جائیں اور اس سے ملا دیا جائے۔ عجیب جیت
انگیز نسخہ ہے۔

طحال کے پپے کی غلیظ ہوا کو ایسے تھنوں کی غنچہ پد سے فادہ ہوتا ہے جو ہوا کو روکتے
ہیں۔ (اقربادین حسین)

اور اسی طرح تھنوں میں بھی فادہ وصل ہو رہا ہے۔ (مؤلف)

میں نے تیار کر لیا ہے کہ سرکہ اور راکھ کے پانی میں تر کر کے طحال پر پڑا کرنا بہت مفید
ہے اور میں نے طحال میں کسی دوا کو اتنا جوش پیدا کرتے شاد و تادری دیئے ہیں جتنا یہ پیدا کرتی ہے اور
جب طحال میں سقیم دس پیدا ہو جائے تو اس کا معملہ شوار ہو جاتا ہے اور بری کو تم جلد مودیش ہوتے
پاؤں کے نیکو تک وہ سقیم دس نہیں بھرتا ہے اور کبھی اس میں بہ زیادہ دوا پیدا کر دیتا ہے۔ (مؤلف)

حاصل کو اس کے ختم کے ساتھ پکایا جائے یہاں تک کہ گل جائے۔ اس سے ضماد کر کے تین
روز تک پھوڑ دیا جائے۔ یہ عجیب نسخہ ہے۔ (فیصل یونس)

طحال کے مریض کو بادی غذاؤں سے بچائیں اور اسے میٹھے پانی میں داخل ہونے کی ہدایت

اس کے پینے سے اس طحال کو فائدہ ہوتا ہے جو پتھر اچالے (اور پیاسوں)
 بکری کی قیمتی مکمل ہے اسی لئے طحال کے سخت درموں میں فائدہ دیتی ہے۔ اس میں بہت
 استعمال ہوتی ہے۔ زراہندہ حرج کا شفا استعمال نافع درم طحال ہے۔ (جائینوس)
 انجیر کے ہمرازوں سے طحال کو فائدہ کیا جاتا ہے۔ سمندر بچھن پتھر اور پتھوں کے شفا
 طحال کو درست کرتا ہے۔ اور حجام کا مٹی کے ہمرازوں اور درم طحال کے کے مفید ہے۔ (دستوریدوس)
 جبہ خضر اور سردی سے پیدا شدہ درم طحال کے لئے عمدہ ہے (دستوریدوس)
 سردی، بورہ اور منی کے ساتھ آمیز کر کے فساد کرنے سے درم طحال تحصیل ہوتا ہے۔
 بورہ اور منی، روئی اور چونے سخت طحال کو شفا دیتے ہیں اگر رسوت کا پودا سرکہ میں چاکر پیاجائے تو طحال
 کے درموں کو فائدہ پہنچاتا ہے اور زکار کرتا ہے اور رسوت کو سرکہ میں بھگو کر پینے سے بھی فائدہ
 ہوتا ہے۔ (بولس)

باقون درم طحال کے لئے مکمل ہے اور اگر اس سے شہد کے ہمرازوں کو فائدہ کیا جائے تو اس کے درم
 کو تحصیل کرتا ہے اور جس پانی یا شراب میں اوہ تپا کر بار بار سرد کیا جائے وہ متورم طحال کو شفا دیتا ہے۔
 شیخوں میں کو سرکہ میں چاکر اس سے فساد کرنے سے درم تحصیل ہوتا ہے۔ جبہ کا پت پانی میں
 چاکر اس کا جو شانہ و شراب سے آمیز کر کے پینے سے طحال، غر ہوتا ہے اور اگر سرکہ میں چایا جائے تو
 درد طحال کو فائدہ کرتا ہے۔ انگور کی تھلی کی راکھ اور درخت انگور کی شاخوں کی راکھ، سرکہ اور گل
 روغن و سداب کے ساتھ فساد کی جائے تو طحال کے درم حار کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ (دستوریدوس)

شوش طحال کے سدوں کو فساد کرتا ہے۔ (دستوریدوس)

سمندر بچھن اور طحال کے کے مفید ہے۔ (دیناسویہ)

کھارچوں کا روپا اس کا جو شانہ و پینے سے طحال کے سخت درم کو فائدہ ہوتا ہے اور سرکہ کے
 ساتھ پینے سے درم طحال کو تحصیل کرتا ہے۔ (دستوریدوس)

اور یہ طحال کے سخت درم کو تحصیل کرنے کے قابل ہے۔ (جائینوس)

برگ سرمکھ کا۔ کہ کے ہمرازوں استعمال نافع طحال ہے۔ (جائینوس)

کرم کھ طحال کے درد اور درم کے لئے مفید ہے۔ (دستوریدوس)

روزانہ ۵۰ گرم سرمکھ شراب سے ساھ پینے سے درم طحال تحصیل ہوتا ہے۔ ایسے ہی
 پوست بچھن سخت طحال کے کے بھی ادویہ سے زیادہ مفید ہے خواہ طور فساد استعمال کیا جائے یا

سنگین کے ہر اوثر پنا اور اکٹھا پانے سے موی چیز نکال کر درد طحی و سنگین دیتا ہے اور فی الفور مرض ہلکا کر دیتا ہے اور اس کا پھل بھی کام کرتا ہے لیکن اس سے کمزور ار جہ کا ہے۔ (ان ماسویہ)
پوست تن کبر سنگین میں جوش دے ریاضہ اندر کے استعمال یہ جائے تو درد طحی کو شفا دیتا ہے۔ (اور ماسوس)

بہ کا خاصہ درد طحی کو شفا دیتا ہے۔ (ان ماسویہ)
روغن بادام تلخ درد طحی کے سے مفید ہے اور بادام تلخ طحی کو شفا دیتا ہے۔ (ان ماسویہ)
تین اوف جعد جگر اور طحی کے سدوں کو کھوتا ہے اور برک ورق بہاب لکیر کر کے ہر او پیر استعمال کریں تو طحی کے لئے مفید ہے۔ (جینوس)
اگر اس سے پتہ نہیں چلے تو اس پر ضا کیا جائے تو اس سے درد اور سدوں کے سے مفید ہے اور تب بارہاں بھی مرض طحی کے لئے عمدہ ہے جب کہ اسے ہی پیا جائے۔ (ان ماسویہ)
بہ بیت تمیز پانی طحی کے لئے مفید ہے۔ (روفس)

طحی پر پچھنا رکھ کر نئی بارہاں سے چوسا جائے پھر اشترائی بارہاں سے پیا جائے اور بھی لٹیم میں قوی "ویہ سے ماش کی جائے اور انہ میں دان پیا جائے۔ اور طحی کی جعد اٹھارتیں جعد اندیا جائے یہ تدبیر موافق آج سے تو دوسری کسی چیز کی ضرورت نہیں ہوتی۔ (ارکانیس)
روزانہ ابھو کا گوند سنگین کے ہر او پیر میں (ابامع عطریات طحی)

مرض طحی اگر حرارت کے ساتھ ہو تو بائیں ہاتھ کی بائیں اور سیدھ کا فصد کیا جائے اور ایسے جوشاندے سے نفص کیا جائے جن میں ہیدہ زرد اور تھر بندی پڑا ہو اور اس کے ساتھ تمیز ش کے سے یہ ادویہ ہیں۔ پوست تن کبر، مہو پھل اور اس کا بیاض ساڑھے ۳۰ گرم خار یقون کو بنایا جائے یہ طحی اور جگر کے لئے عمدہ چیز ہے اور یارچ و نمک اور بخار نہ ہو تو اسے شیر شہید، خار یقون، عشب، طحال اور مہو پھل کے ساتھ پلایا جائے اور چو دینہ و سد اب اور بورڈار مشی تیز سر کے ساتھ پیر ضا کیا جائے۔ اگر حرارت بہت ہو تو اس نسخہ میں اشق و مقل کا اضافہ کر دیا جائے اور اگر طحی کے نیچے ہو او تو بادون ۵۰۰ گرم کوٹ کر تیز سر کے میں خوب حل کر کے تور میں پینٹ پر گرم سے روٹی تیار کی جائے تاکہ سوکھ جائے اور چلنے اور اس کے ساتھ تخم تھلث ۳۵ گرم، ثمرہ طرانی ۳۵ گرم، عشب، طحال ۳۵ گرم ہار یک پینٹ ہیں۔

مقدار خوراک ساڑھے ۵۰ گرم سنگین کے ساتھ۔

اور اگر بخار ہو تو دودھ روک کر آب برگ و غرب اور برگ طر فاد و ہید ساو ہر ایند ۳۵

گرام سنجھین کے ہمارا پل نہیں۔ اور کھانے کے لئے سرکہ کے ساتھ کھجور اور پینے کے لئے سنجھین میں جسے پانی سے تبدیل کیا گیا ہو اور اس سے ضاد کریں بشرطیکہ اس کے ساتھ سخت بخار ہو۔

اور برگ جھاؤ چنار و سب اور جھاؤ کا پھل، چودینہ نہری سرکہ کے ساتھ پکا میں اور اس میں تھوڑا بورہار منی در نمک ڈال دیں اور صاف کر کے سرکہ میں ڈال دیں پھر اس میں نمک کے کا ایک ٹمڑا بھگو کر دیں جو طحال کے بمقدار ہو اور پھر اس سے اس مقدار پر ضاد کریں۔

اور عشق بیجاں کو سرکہ کے ہمارا پکا میں اور اس پر رکھیں اور سردی سے، حق درد طحال کی صورت میں اشتق اور سنجھین استعمال کریں۔

طحال کے لئے ایک عمدہ قرص کا نسخہ:

جھاؤ پھل ۱۰ اجزاء، مقدور ریون ۵ اجزاء، حب اپاں ۵ اجزاء، زراوند ۵ اجزاء، قحط فطشت ۵ اجزاء، عمدہ جزد، پوست بچہ ۵ اجزاء، فوۃ الصبیح ۵ اجزاء۔ سب کو آب برک طریقہ دیکھ کر دوسرے گوند و تر قرص میں اور سنجھین کے ہمارا استعمال کریں۔

طحال کی تلطیف کے لئے ایک دوا

سدر ریشمی کپڑے سے چھانا ہوا سبز حے ۴ گرام، سرکہ اور پانی کے ہم و نہر مرہ استعمال کریں۔

یا خاریقون سبز حے ۴ گرام، سنجھین میں گوند حبیب یا قحط ریون، قحطاری منی سے تمکید کریں، نیز طحال پر کبری کی میٹھی ساختہ سرکہ کے مرہ دھالیں یہ نسخہ قوی درجے کا مطلب ہے اور آب برک جھاؤ سرکہ کے مرہ دیا میں یا برگ حور حبیب کا جوش ہوا سرکہ شکر کے ساتھ پکائیے اس سے ضاد کریں۔ (الکمال والتمام)

بہت لمبی سخت سو قویہ عضو مکرر سے صدف غلیظ ٹھنڈی و جذباتی رہتا ہے اور اس کی ریادہ ریادہ کی غلط عیظ سے چید ہوتی ہیں۔ اس لئے اس کی عمدہ ادویہ دوزوں جو غلط کامتی ہوں جیسے سرکہ، شہد اور کبیر۔

۱۔ طحال کا درد جگر کے جوہ سے ہوتا ہے تو پٹنہ کے غلط کی وجہ سے جلد ہی پتھر ابھرتا ہے اور یہ بھی ضروری نہیں۔ اس میں درمچید ہونے پر اس کے اپنے مکمل ادویہ دوزوں سے اس کی قوت تحصیل ہو جائے۔ یہ نہ اس کا یہ ایسا غلط ہے جس کا دوا عام بدن کو پختہ اور رو بہ

سودا ہی فضیلے کا سمجھنا اور لیکن چونکہ اس کی غذا اس کی خلقت کے باوجود یہی فضیلے ہیں۔ اس لئے جب اس میں ورم یا سدے پیدا ہو جائیں تو ایسی ادویہ کے استعمال کی ضرورت ہوتی ہے جو طاقت سے سدوں کو کھولیں اور سدے کو کانٹیں جیسے پوست پیچہ، اور سقہ لوقہ ریون طحال کے لئے اسی درجے میں منہ جس درجے میں جگر پیلے خالٹ ہے۔ اسی لئے اس کا نام شبہ طحال ہے جو خالٹ کو شبہ العبد بہا جاتا ہے۔ اور یہ اس سے کہ ان اعضاء و سخت ورم یا سدے ہونے پر اسی ادویہ کی ضرورت ہوتی ہے جن کے قوی میں تشابہ ہو۔ لیکن طحال کو اس کی غذا، غلیظ فضلوں کی مقدار، جگر کی غذا پر زیادہ قوی درجے کی ضرورت ہوتی ہے اور یہی جو ورم ایک میں فائدہ دیتی ہے وہی دوسرے میں فائدہ دیتی ہے مگر کمیت میں مختلف ہوتی ہے کیونکہ سرکہ شہد کے ہم آؤں جگر اور طحال کے لئے مفید ہے۔ جب کہ ان دونوں میں سد یا سخت ورم ہو لیکن یہ ضروری نہیں کہ اس کی مقدار، شمارک دونوں بیماریوں میں برابر ہو اور نہ یہ ضروری ہے کہ سرکہ کی مقدار ایک ہو۔

کیونکہ مرض طحال میں سرکہ اور کبر کی مقدار زیادہ و موثر زیادہ مفید ہے اور طحال میں جو چھوڑا جاتا ہے اسے کرنے کا ایک ہی راستہ اسباب نہیں ہے ہم اس کے لئے پینے کی، اور استعمال کرتے ہیں کیونکہ حقہ کی قوت کا اثر یہاں تک نہیں پہنچتا۔ جیسے پینے کی، اور اسی قوت کا امعاء سفلی تک پہنچنا ممکن نہیں ہے جبکہ اس کے لئے حقہ ہی بہت ہوتا ہے۔

اور تار وینا قلیطی کا سرکہ کے ساتھ شرب استعمال ورم طحال کے لئے مفید ہے۔

(اصناف المخلوطات)

نکال بری کا پتہ خصوصیت ہے طحال کے لئے مفید ہے۔ (دستور یہوس)

ھجر طحال کے بہت مفید ہے اور پیچ نیو فر پینے سے ورم طحال تکمیل ہوتا ہے۔ (جایہوس)

اس کا قلم بھی یہی اثر رکھتا ہے اور اسے ہی اکثر ورم طحال کے لئے مفید ہے۔

(دستور یہوس)

طحال کے مریضوں کو سندروس پلا میں "در سخت طحال کے لئے شہد کے پانی میں سبز جل

پکا کر ضاد کریں۔ (دستور یہوس)

سرکہ کے ساتھ ایر سا پینے سے ورم طحال کو فائدہ ہوتا ہے۔ سقہ و قند ریون کا پتہ سرکہ کے

ساتھ پکا کر پالیس روز پینے سے ورم طحال کو تکمیل کر دیتا ہے ورم جی غلظہ وری ہے کہ اسے شرب

کے ساتھ کھال کر کے ضاد کیا جائے۔ (جایہوس)

اور اس کا پتہ پکا کر استعمال کرنے سے طحال درست ہو جاتا ہے۔

اور چند رگدہوں کے سدوں کو ہوتا ہے۔ چند راس شخص کے لئے ایک موٹر دیا ہے جس کا ٹیبل ہو بشرطیکہ سر کے ساتھ استعمائیا جائے اور منجی مقوی ٹیبل ہے۔

(جالیٹوس)

مولی کا ضد دھول کے لئے موافق ہے اس کا خم ورم دھول کو تحلیل کرتا ہے۔ (این، ایس) آریخ فاشرا تیس روز تک روزانہ ۸۱ گرم، سر کے ساتھ پل میں تو، ورم دھول، تحلیل کر دے گا اور انجیر کے ساتھ اس کا ضد بہت مفید ہے۔ (دیسقوریڈوس)

فاشرا تلی کو نرم بنانا اور ل غرود بیا کرتا ہے۔ خواہش ہا استعمائیا جائے خواہ ضد۔ (جالیٹوس) فراسیون ٹیبل کے سدوں کو کھوتا ہے اور سر کے ساتھ فٹل کا ش ہا استعمائیا جائے ضد کرنا ورم دھول کے لئے مفید ہے۔ (جالیٹوس)

نچ بخورم یح کاروانہ ضد کرنا ورم دھول کو تحلیل کر دیتا ہے۔ کچھ ورم دھول، تحلیل کر دیتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)

صدف ففیہ سر کے ہر اوپٹے سے ٹیبل، غر ہوتا ہے اور قلم ریون سفید کا مسار دیا جائے کاوشا نہ و صاباٹ ٹیبل کے لئے چٹا دیا اس سے ضد، راست مفید ہے۔ (جالیٹوس) زراوند ورا ٹیبل کے لئے مفید ہے۔ (جالیٹوس)

ضیر بن ترشیدوز خمیں شامی کے ساتھ خوب وٹ کر اس سے ٹیبل پر چار گھنٹے تک دیا کریں۔ (دیسقوریڈوس)

جس کے ٹیبل میں سدے ہوں وہ آرائجی صلیف اشیا، جیسے حاشا، رو فایا لٹس یا ر ٹیبل کے ساتھ دے تو بہت زیادہ فایدہ ہوتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)

ر کے تھلیف کرتا ہے اور سکین نہیں رہتا کہ مسکن کی ضرورت ہو تو اس میں نیچ سکودو جو بہت صاف اور پانی اور ہا تو رہا اور سر کے ر حاصل ہو تو در زیادہ مقوی ہے۔ اس میں زیادہ حرارت نہیں ہوتی۔ (جالیٹوس)

انجی کا، جس کا نام نہیں ہے، ورا ٹیبل کی صورت میں مقدمہ داف پ ہا تھ سے لایا جائے یا بیجا ہے۔ (دیسقوریڈوس)

ترمس کاوشا نہ و ٹیبل و صابا کرتا ہے، خواہش ہا استعمائیا جائے شاب ورا ٹیبل کے ساتھ بیجا ہے۔ ورا ٹیبل ورا دیتا ہے۔ (این، ایس)

غاریقون طحال کے لئے پنے اور ضد کرنے کی سب سے عمدہ دوا ہے اور اسی کے مانند ہے، زرد اند، شیطرج، جھاد کا پھس، قسط، انسختین، دبق، نورہ، عاقر قرص، بورہ ارمنی، جھدہ، گود بادام تلخ، کدر زر، نور، گاؤ شیر، کبریت، حب البان، فلو نیا، حرف، خطیانا، حلیہ اور شہجم بری داخلی و خارجی دونوں طریقے سے مفید ہے۔

طحال کے لئے ایک مفید قرص:

پوست پنج لبر نوی، اسارون، زرد اند طویل ۸، آرام، حب نقد ساڑھے ۳، آرام، اشق سفید، اسارون، قلفل ساڑھے ۳، آرام، شراب کے سرکہ کے ساتھ غاریقون کے جو شانہ سے یا سب سے جس میں غاریقون پکایا گیا ہو۔ گوندہ قرص بنائیں۔

ارکاٹائیس نے اپنی کتاب الامراض میں مھمل کے لئے سرخ ادویہ اور برابر اسہال اور طحال پر جو تک لگانا دیکھا، محصل تجویز کیا ہے۔ جسے شام کو ایک گھنٹے بعد اور سویرے پلائیں اور کئی سپ پلائیں اور منتر کا تہا کر اسی سے ضمہ کریں اور پونے دو آرام اشق سفید کے ہمراہ پلائیں۔

سخت درم پر پھپھنا بڑا کارآمد ہے ابتدا میں جگر اور طحال کو پھپھنا نہ لگایا جائے۔ اور سخت طحال کے مدت میں سرکہ انجام کے لحاظ سے بے خطر ہے، اور عموماً اسے پراکتفا کیا جائے کہ اسے اشق کے ساتھ باریک چیں دیا جائے تا ہر دم بیضا ہو جائے اور طحال کے سخت درم پر ملا کیا جائے تو اسے تحلیل کر دیتا ہے۔ (جالینوس)

طحال میں درم یا سدہ ہو تو یرقان و استسقاء پیدا ہوتا ہے اور سدہ یا تو غلیظ ہو اسے پیدا ہوتے ہیں جن کا علم تناؤ سے ہو جاتا ہے یا اخلاط غلیظ سے ہوتے ہیں اس کی علامت بوجھ ہے اور اس میں درم چار میں سے ایک مریض میں ہوتا ہے، درم حار پر سقوط قوت، پیاس، بخار اور رنگ کی زردی سے استسقاء پیدا ہوتا ہے، اور بھی پر رنگ کی سفیدی سے اور سوداوی پر سیاہی و سبزی سے اور خبث نفس اور سوداوی حار قش سے۔ (الاعضاء الآلہ)

سرکہ میں جو زرد اور اسہال پکا کر پلائیں اور اسی سے ضد کریں۔ (الیسودی)

جیسے درد طحال ہو اور دست کا عارضہ ہو جائے اور پرانا ہو جائے تو اس کا، نبیم استسقاء ہوتا ہے۔ (الموت السریع)

بہت شخص نو درد طحال ہو اور سرخ حون آئے اور اس کے مدت میں بعیر تکلیف کے سفید زخم پیدا ہو جائیں تو دوسرے درد اسکی موت ہو جاتی ہے اور اس کی تشخیص علامت یہ ہے کہ اسے کسی

چیز کی خواہش نہیں ہوتی۔ (الانذار)

طلح بڑھ جانے سے جسم نحیف ہو جاتا ہے چونکہ وہ بہت زیادہ غذا جذب کرتی ہے اور اس لئے کہ جگر کا مزاج فاسد ہو جاتا ہے اور اس کی قوت ہاضمہ کم ہو جاتی ہے۔ جس سے جسم کا مزاج فاسد ہو جاتا ہے۔ (الدہویۃ الابلہدان)

طلح کے اوپر کا پردہ حجاب کے اوپر کے پردے سے چپک جاتا ہے اس صورت میں طلح کی تکلیف کے سبب سے بھی محب و تکلیف ہوتی ہے یہاں تک کہ اس کا تنفس عام ہو جاتا ہے۔ یہ نہ جب سینہ پھیلتا ہے اور طلح بیماری سے بڑھتا ہے تو سے چورا پھیلنے نہیں دیتا اس کے چھوڑ دینے پر عمل تنفس کو چورا کرتا پڑتا ہے۔ (ایذینیا)

پنڈی کی رگوں کی سوجن اور بواسیر دونوں صورت طلح و شغیبہ راہیت میں اور مریض طلح کو اسہاں دموی ہو جائے تو سے استفادہ رقی المعہ ہو جاتا ہے اور وہ اس سے بہتر ہوتا ہے۔

(ایذینیا)

اور بقراط نے کہا کہ گرم مریض طلح و ثوبی دست ہونے کے قویہ چھوڑ دینے سے اس کے طلح کی صلابت اور بہ جاتی ہے، بشرطیکہ عضو طلح میں چپکے ہوئے سے وہ قوی طلحہ خارج ہوں اور چونکہ زیادہ تر یہ دست مقدار کے قبور ہو جاتا ہے اور طلح ہو جاتا ہے اس کے بارہ نقصان پہنچتا ہے کہ وہ یہ امعاء و افشاء اور حرارت مزاجیہ و غم و غم و غم سے استفادہ رقی المعہ پیدا ہو جاتا ہے۔ رقی المعہ وحدت و کثرت اختلاط نیز در یوجہ سے ہو جاتا ہے اور استفادہ حرارت مزاجیہ کے ضعف سے۔ (جائینوس)

مطہرین و بھوکہ پیاس زیادہ ہوتی ہے اور قے و اجابت جلد آتی ہے اس سے رقی المعہ اور استفادہ ہو جاتا ہے۔ رقی المعہ اس کے درانی وجہ سے اور استفادہ حرارت مزاجیہ کے ضعف سے ہو جاتا ہے۔ یہ صورت میں قویہ وہی کام کرتی ہیں۔ (الدہویۃ الابلہدان)

طلح میں صلابت جلد آتی ہے اور اس کی شفا شمار ہوتی ہے یہ نوعہ ٹیکٹ و انخوس جو کما ہے وہ غلیظ و تار میں جلد تحصیل نہیں ہو پاتا اور یہی وہی کی ضرورت ہوتی ہے جو اس کے کے بغیر مطلقہ نہیں تاکہ یہ خلط مزید غائر نہ ہو اور طلح کا طبعی فعل برقرار رہے بھی قوت طلح کی تیزیش کی جاتی ہے اور طلح کا فعل چونکہ اس سے مشہد ہے اس سے کہ اس کی ٹیکٹ و کما طلح مذب نہیں کرتا اس کا معامہ فساد مریض کی طرف پٹ جاتا ہے اور طلح کے مریض کے لئے زہری قوی وہی کی ضرورت ہوتی ہے جس کے ساتھ ہمو قاضی کی تیزیش کی جاتی ہے اور اس کے

اسٹینس طحال کے علاج کے لئے سب سے بہترین یہ تھکہہ، دونوں اسٹان کے غلی تلطیف کرتی ہیں۔
اور ہم طحال کی ان ادویہ کا ذکر کر رہے ہیں جسے سخت ورم ہو اس کی نہیں جس میں خار ورم
ہو اور سٹھول اس کا نام ہوتا ہے جس کا طحال پتھر اجاتا ہے۔

حب عراس کے لئے مفید ہے۔ اسان اٹمل مفید ہے۔ جھوڈکا پھل، عٹ چھان کر ۸ اٹلی
یہ سٹینس میں سمیر کر کے پلا میں خار و حشی ۵ اٹلی ۸ اٹلی لیٹر نیم گرم پانی کے ساتھ پانا مفید ہے۔
اس پودے کا پھل جس کا نام ارعہ دار بعین ہے، فلفل سفید، سفیل شامی، اشتق ہر ایک ۹ گرام
پہلے اشتق چ سرکہ، محصل میں حل کریں اور اس سے دو سو کووندہ قرص بنائیں اور ساڑھے ۴
گرام دوا، گنجین ۲ اٹلی لینے کے ہمراہ پلائیں۔ اور جس نے اسے دیا یہ بتایا کہ اس نے ایک سو روپے
چھ روز پالا تو ذبح کرنے پر اس کا طحال سکڑا ہوا پایا۔

ووا:

برگ علق تازہ، پوست تخم، جھوڈکا پھل، استودقندریون، پیاز، مشوی، فلفل انیس سے
قرص بنائیں، ورم گرام کی مقدار میں سٹینس کے ساتھ پلائیں۔

صلا بت طحال کے لئے ضاد

ترد یو ۲۰۰ گرام، خورد ۱۰۰ گرام، زہر و خمر اسیو ۱۰۰، قطر ان ۳۵ گرام، بھیڑیے کے
چمے پر رکھا جائے جب تک سرسب اور طحال پر چپکایا جائے، اس سے پہلے شلہ دینے میں جو موثر،
بہت قوی اور مدد بول ہے۔

ایک دن میں فائدہ دینے والا نسخہ ضاد:

تین روز بیمار کی عمدہ تدبیر کرو۔ ۵۰ گرام، ۱۰۰ گرام، ۱۰۰ گرام، خردل ۵۰ گرام، سیاہ
زیرہ ۵۰ گرام، سرکہ، محصل بقد روضہ ورت لیٹر پہلے خردل، سیاہ زیرہ ورت لیں اور کندہ اور سرکہ
محصل میں حل کر دیں اور سب کو گوندھ لیں اور سات سے نو گھنٹے مقدم طحال پر رکھیں پھر صم میں
ضاد لگا ہو داخل کریں اور جب ضاد نرم ہو جائیں تو اسے تیزن میں داخل کریں اور اس میں دیر تک
رہے اور اسے کوئی چیز سونگھ نہیں جو بے ہوشی کی دشواریوں کو روک دے پھر اس سے ضاد الگ
کریں اور اسے نمکین چھلی کے ساتھ جو کی روٹی کے ساتھ کھلائیں اور ایسی چیز پلائیں جس میں مسند
کاپانی ملے ہو اور اس سے علاج کے دنوں میں اچھی ریاضت کرائیں۔

دوسرا نسخہ:

خرد دل، عظیم کبر، انجیر فرہ۔

ایک اور نسخہ:

حرف، حب، حب الہان، سرکہ، عصل اور قند ان میں گوندہ ہیں یہ مفید ہے اور اس سے بیمار خون کی پیشاب کرے گا۔

اور رحم میں داخل ہونے سے قبل صواب استعمال کیا جائے جو یہ ہے۔

عاقبت قرعہ ۲۰ جز، خروں ۲۰۰ گرم، حب ایوان ۸ جز، سیبوزیر ۸ جز۔ سب کو محو در کہ میں
گوندہ میں اور جب تک کہ بخش برداشت کرے اس کے اوپر کار چھوڑ دیں۔ پھر بنالیں اور حمام میں
داخل کریں اور اس کے بعد میں جب کہ موم اور روغن گل سے چھڑکیں۔ (السیام)

[illegible]

میر سے نیک دوست کے تیار۔ اس نے اپنے علموں میں بخوبی بھاری پڑن محسوس کیا تو سہی
نے اس کو ہمراہ لے کر راجستھان میں سیر کر کے اسی کے ہمراہ اپنا بیٹا جس سے دوستیا
تھی وہ لے کر گیا۔ دوست ہو کر اس سے اس کی بخوبی احساس چاہا۔ (مؤلف)

۵۔ کامیابی کے لئے ہم کو اپنی عقلیں، علمیں، سہولتوں کو کھولنا ہے اور سرگرم و شہدائے ہم راہ بھی اس
 ۶۔ کامیابی کے لئے۔ پتہ ہونا چاہیے کہ ہمیں کون کون سے سہولتیں مل رہی ہیں۔ شہدائے ہم راہ اپنے علموں و
 فائدہ دیتے ہیں۔ (ابن ماسویہ)

اگر طحال میں سخت درم ہو تو محض ضنادوں سے اس کے علاج پر اکتفاء نہ کرو، بلکہ اس کے لئے ادویہ مقطعہ جو انتہائی طاقتور ہوں استعمال کرو۔ کیونکہ وہ مریض بغیر تکلیف محسوس کئے اسے برداشت کرے گا اس سے زیادہ مؤثر دوائیں ہیں۔ پوست بچہ گبر، عشبہ طحال، اور بیج فلونیا انہیں ان کے برابر سرکہ کے ساتھ پکایا جائے۔

اور اکثر طحال کو نونوں پر وہ تھہرے ہاتھ کو دھکا دیتے محسوس ہو گا لیکن اس میں کوئی درم نہیں بلکہ نفع غلیظ ہوگی، اگر ایسا ہو تو پہلے اسے روغن سے جس میں لستین پکایا گیا ہو تر پڑا دو پھر اس پر ایسا ضادر کھو جس میں مرکب فوت ہو جیسے پھلجری اور بہریت کا ضادر اور اگر طحال میں ریح ہو یا نرم درم ہو تو ضنادوں میں ادویہ قابضہ کی زیادتی اسے نقصان نہیں پہنچائے گی لیکن اگر اس میں سخت درم ہو تو ضنادوں میں محض غائب و رقیق بننے جیسے زہ و نمک، کیونکہ زہ و نمک انک سے زیادہ نمکین ہوتا ہے جب اسے چڑے کے نگرے پر کر کے طحال پر باہر سے رکھا جائے اس سے اسکا سخت درم چمکتے گا۔ (ابن ماسویہ)

جگر کی بیماریوں کی ہم نے جو علامات ذکر کی ہیں اس سے ایک ماہر شخص کے لئے طحال کی بیماریوں کو تشخیص کرینا دشوار نہیں ہے۔

رہے طحال کے سخت درم اور درم للغمونی تو امتحان بالمس کے ذریعہ اس کی سختی کو دیکھ کر آسانی سے پتہ لگایا جاسکتا ہے اور طحال کی عام بیماریاں جگر کی بیماریوں کے ہر اوجام ہوتی ہیں۔ در بدن کارنگ طحال کی بیماری میں جگر کی بیماری کے قریب ہوتا ہے لیکن طحال میں زیادہ سیاہی مل جاتا ہے، کیونکہ اس کا کام خون کی پمپت جذب کرنا ہے اور جب طحال کی قوت جاذبہ کمزور ہوتی ہے تو خون سوداوی ہو جاتا ہے اور رنگ سیاہ ہو جاتا ہے اور کبھی جگر کی مانند طحال فٹے کو اپنے سے دور کرنا دفع کرتا ہے جس سے کبھی قے اور ابکائی کے ذریعہ سیاہ غصہ کا خون نکلتا ہے اور ایسے ہی نیچے سے بھی براہ مقعد نکلتا ہے۔ (الاعضاء الکلمہ)

نیکھو تو یقین کرو کہ ایسا ہی ہے جب اس کے مریض کو تندرست درم سے فائدہ کرتا ہے پنانچہ ابو نصر نے مجھے بتایا کہ ایک طشت سے خون کی قے ہوتی اور ایسے ہر ماہ ہوتی تھیں در بہت فائدہ کرتی تھیں اور یہ اس کے کسی مرض میں بالکل نہیں ہوتی اور کبھی قے ہی ہر ماہ پانچ یا در سجد بھوک طحال میں جوش پیدا کر دیتی ہے اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب اس سے جس کا اعصاب لم معدہ کی طرف ہوتا ہے انتہائی ترش ہو اور جب اس میں سخت درم ہوتا ہے وہ اشتقاق پیدا کرتا ہے اور اگر اس سے ساتھ جگر میں یہ قان کی کوئی بیماری ہو اور یہ پتہ اس خون سے مل جائے تو یہ قان سیاہ پیدا ہوتا ہے یہاں تک

روند چینی پوینڈ نمبری شارب ثقیف کے سرکہ میں پکا کر ۷۰ گرام نہار منہ پلائیں۔
نسخہ دیگر:

نچا بہ در مشبہ، مٹوں سبکیں میں بھجوا کر پلائیں اگر اس کے استعمال سے ورم اپنی حالت پر
قرار نہ جائے تو اس پر عجیبہ شارب کریں اور بائیں و دان کی فصد کھو میں اور ایک بار میں پانچ یا چھ
۷۰ گرام لیں۔ ایک چوبیس بجے نکلے گا و با ورم کر کے اس پر لگیں اور ایک مدت تک زخم کو اچھانے ہونے
ایں یہ بعد جو عمل آئی مرخص ہو، اشت کر کے گا اسے دوسرے علاج کی قطعاً ضرورت نہیں ہوتی
اسے میں نے اسے آزمایا ہے۔

نسخہ دیگر:

۷۰ گرام مٹوں کے ۱۰۰ برکات کر کر لیا جائے ورم میں پر دانی باریک چس کر چھڑک دیجائے اور
تین آدھ تک کے مٹوں پر چھڑکایا جائے کہ تیار برداشت کرے پھر اس جلد کو نیم گرم پانی سے
لھوئیں۔ اور صدمات مٹوں و شیبہ شارب کا استعمال اویہ ملنے کے ساتھ فائدہ پہنچاتا ہے۔ (سرایون)
مٹوں کے سات تیس روز روزانہ ۷۰ گرام دیا جائے۔ (مجبوں) میرے خیال میں یہ
ایمانی گرم ہے اس سے اس سے بچنے کی ضرورت ہے۔ (مؤلف)
بیمہشت صدمات مٹوں ۷۰ گرام دیتا ہے یہ اس سلسلے میں عمدہ دوا ہے۔
اور خاصیت مٹوں میں حمام، تمیہ و مٹوں پر بچھنا فائدہ دیتا ہے۔

میرے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ اس نے عمدہ سرکہ میں ایک روئی کا ٹکڑا بھگو یا پھر حمام میں گرم
سرکہ اندر داخل ہوا اور اپنی پشت کے بل سو گیا اور اپنے مٹوں پر ایک ایک تھپتھپا کر ہا اور سرکہ
پھار دیا اس سے غی اس اور غی اس سے اس کے مٹوں کی حق قطعی طور پر ختم ہو گئی یہ عمل اس
وقت ختم ہوتا ہے۔ اس مٹوں کے ساتھ حرارت بھی ہو۔

تحت بالخیر

کتاب انانی صاۃ الطب مؤلف ابو بکر محمد بن زریار ازلی رحمۃ اللہ نے جز بندی کی تھی ختم
ہوئی اس کے بعد ان شاء اللہ آنکھیں جلد قروح امعاء زحیران کے اور دیگر مام اسہال و موی سے
درمیاں فوق مغض و مہم و گوشت کے پانی سے مشبہ اسہال ورم کی نشانیاں اور تشخيص علامات
نیز صب کا علاج پر مشتمل ہوگی۔

امراض ، اسباب امراض اور معالجات کی
شہرۂ آفاق تالیف "الحاوی الکبیر فی الطب" کا اردو ترجمہ

کتاب الحاوی

موسوم بہ

حاوی کبیر

آٹھواں حصہ

امراض امعاء (آنتوں کی بیماریاں)

تالیف

ابو بکر محمد بن زکریا رازی

۸۶۵ء-۹۲۵ء

شائع کردہ

سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن

(محکمہ ہندوستانی طبی تحقیقات خارجہ و ہومیوپیتھی)

وزارت صحت و خاندانی بہبود، حکومت ہند، نئی دہلی

فہرست مضامین

پیش لفظ

پہلا باب

9

قوت امعاء و ارزاقہ نیز تمام سال و موی کے درمیان فرق، نفیس اور روم معاً نیز
گوشت کی دھوون جیسے اسال کا بیان۔

دوسرا باب

89

قوت و رایہ و س کا درد نیز اور شمر ریاتی اور وغیرہ اور پتھری کے درد کے درمیان فرق،
رہنمائی کے لیے نچے کا استعمال، ہر زخمی شکل خارج ہونا، قوت امعاء کے مابین
اور س کے تمام درد اور درد و زبیریں آنکھ میں مانع خروج و زکے درد کا بیان و مرپیہ
یا کسی عضو میں ہل جانے والی ریات سے باعث درد، کاسہ ریات، وجع خاصہ و ششائیک
سے نیچے تھوڑے دو تھوڑے پھیپوں کے درد، پہلو کے درد اور ریات شمر کا بیان۔

تیسرا باب

170

حقنہ کے قوانین، استعمال کے اصول اور ملاحظہ بین، مسکن اور مسہل شایعات کا بیان۔

جالینوس کے بقول خود ان کے معمول مطب کی ایک دوا:

بارہ ماہیں خورد، افیون ہموزن سے کران میں سے سواد گرام کے برابر استعمال کریں۔

ایک دوسری دوا کا نسخہ جو معلق کے نام سے جانی جاتی ہے:

قاقیا 25 جز، جوائن خراسانی دس جز، ساق نوے جز، کندر یک جز سب کو کوٹ چیں کر کسی قابض مشروب کی مدد سے قرص بنائی جائے

آنت کے زخموں کے لیے ایک بہترین معجون:

قاقیا، جھونڈا عفران، افیون ہمد سب کوے کر شد میں مجول بنائی جائے۔ اس کی مقدار خوراک تین گرم ہے۔

ایک ہی خوراک میں اسہل روکنے والی عجیب الٹ قرص:

انڈوں کے جدائے ہوئے چھلکے 15 حصہ، حب دس 25 حصہ، افیون، عطر دس دس حصہ، ریش برآمد کا عصارہ، عطر بروج بارہ حصہ، گل مختوم اور کندر دس دس حصہ، تخم کر فس دس حصہ، جوائن خراسانی دس حصہ، قاقیا پانچ حصہ سب کو جو شائدہ ساق میں مد میں اور مریش کو پانی کے ہمراہ یا کالی قابض شراب کے ساتھ پلایا جائے۔

قرص زردیخ برائے حقن:

کافور سوختہ، پتھری، زردیخ سرخ، انگور کارس، تانبہ کا میل، زعفران، الیون، بغیر مچھا پونا سب کو سے کر جو شائدہ حب الٹس میں گوندھ کر قرص بنائی جائے اور پھر اس میں سے ساڑھے تھوڑے کے برابر سے کر عصارہ بارنگ کے ہمراہ حقن کیا جائے۔

چونا، رال، قاقیا اور بازو سے کر سرکہ میں چند دنوں تک کے لیے رکھ پھوڑا جائے پھر اس سے قرص بنائی جائے اور پھر اس سے آب بارنگ یا وہ العسل کے ہمراہ حقن کیا جائے یہ مقدار ایک خوراک پھر ہے۔ (مؤلف)

قرص زردیخ کو استعمال کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ اسے چند روز کے لیے انگور کے ذخیرہ کی تھوڑی دھن کر دیا جائے تاکہ اس کی قوت حال رہے، ختم ہو۔

خلفہ اور قروح امعاء کو ایک گھنٹہ کے اندر ختم کرنے والی گولی:

بازو خام چار جز، افیون دو جز، باخود ایک جز، تخم کر فس کو ہی سب کو لے کر پنے کے برابر گولی بنان

اور چرند شوربہ کی ضرورت پڑے گی۔ ایسا کٹ اس سال، فیہ و کسے بعد ہوتا ہے اور دوسرے قحط و قحطہ کے بعد خلیفہ ریاچ کی وجہ سے مخص ہوتا ہے۔ (مؤلف)

اس سال موی کی شروعات گرم و سوداء سے ہو تو یہ ملک موات ہوتی ہے۔ (مراط)

زیادہ تر سال، موی جو صفر وائی وجہ سے ہوتا ہے کیوں کہ یہ آنتوں میں کثرت سے گزرنے کی وجہ سے آنتوں کو پھیل دیتا ہے میں کٹ و مشتر یہ ٹھیک ہوتا ہے۔ زیادہ سبک و غرض جس کی بہت سوداء سے موی ہو دو تھیں ہوتا ہے کہ یہاں سرطانی پائینر ہوئے کے مکانات زیادہ ہوتے ہیں اور جب جسم کے تمام کی جگہ پر پائینر کا ٹھیک ہوتا ہے تو اندرونی پائینر کا ٹھیک ہونا بہت مشکل ہو گا کیوں کہ یہاں تک دوا کا اثر بھی نہیں آتی پادارن پادار سے فضا میں بھی بڑھ کر رہتے ہیں اور اگر قروح امعاء کی صورت میں چھ نکڑے خارج ہوں تو سمجھنا پڑے کہ مرض مسلک ہے۔ قروح امعاء کے درجہ ابتدا و درجہ تزايد میں پتہ لگنی جسام خارج ہوتے ہیں پھر اس کے بعد گرمیوں میں ہوں تو شحمی اجسام اور آنتوں خارج ہوتے ہیں۔ یہ آنتوں کی اندرونی سطح کی کوئی چیز ہوتی ہے۔ پھر اس کے بعد خاص جو ہر امعاء سے کوئی چیز خارج ہوتی ہے اس وقت تک قروح جاری ہو چکا ہوتا ہے۔ پس اگر برائے میں جو ہر امعاء سے ایسی کوئی چیز خارج ہو جسے شست کا ٹکڑا جانتا ہو تو اس زخم کا کھربا، مندرجہ ہونا اور اچھا ہو جانا ممکن نہیں ہے۔ (چینیوس)

مروزی شکایت دوا سبب سے ہو سکتی ہے یا تو اثر مقدار میں پیٹ کے اندر ریاچ ہونے سے ہو پائے ہو نکلنے کا راستہ نہ پائے یا تو غلط لذاع ہو۔ (حیلہ المیز)

مروزی کا پہلا سبب نفاخہ کو ت و مشروبات سے پیٹ بھر لینے، زیادہ سکون و آرام اور کم چلنے پھرنے کی وجہ سے مارض ہوتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ اس کے عکس تدابیر اختیار کی جائیں۔ (مؤلف)

مزمن اس سال موی میں کھانے سے رک جانا خطرناک ہے اس کے ساتھ اگر موی کی بھی شکایت ہو تو اور بھی زیادہ خطرناک ہے۔ (حیلہ المیز)

کچھ امعاء پیسے پس اس غلط حال کی وجہ سے ہوتا ہے جو اس وقت آنتوں میں سے ہو کے گزرتا ہے اور یہ آنت کے بیرون میں ہوتا ہے پھر کچھ عرصہ بعد اس کی گہرائی بڑھ جاتی ہے اور اکثر اس میں عفونت ہو جاتی ہے تب آنتوں سے مشرکت رکھنے کی وجہ سے معدہ بھی لم و تکلیف محسوس کرتا ہے اور اسے بعض غذا کے فصل میں ضرر لاحق ہوتا ہے۔ پھر مارض آگے بڑھ کر لم معدہ تک پہنچ جاتا ہے کیوں کہ لم معدہ معدہ سے

مشارکت رکھتا ہے۔ اس حالت میں مریض کی بھرتا م جاتی ہے کیوں کہ ٹکڑے سے معدہ میں یہ قسمت
چسپتے ہیں جن کے بارے میں ہم نے کہا ہے کہ وہ آنتوں کو تھیل کر خارش پیدا کر دیتے ہیں اور معدہ و معدہ
اند رکتی جاتے ہیں۔ اس وقت جب کہ وہ صفائی ہو (جائیوں)

بعض سو قات کچا، عموماً کا سبب بلغم یا ہوتا ہے جس سے بھرتا م جاتی ہے۔ اگر یہ اسطو ل سال
دموی کے بعد عارض ہو تو یہ ثانوی طور پر بھرتا م کے مریض کی دلیل ہے۔ اگر اس کے ساتھ ہی ہی
عارض ہو تو دو چیزوں میں سے کوئی ایک چیز ہو سکتی ہے اور وہ یہ کہ یا آنتوں میں مہلک ہوئی ہے یا وہی
لاحق ہو گیا ہے۔ ایسے میں مریض خطرے کے ماہ نہیں ہو گا۔ (مؤلف)

خاص صفراء کے انصباب کی وجہ سے سال و موی کا عارض ہو نا خطرناک ہے۔ یہ سال و خاص معدہ
جس کے ساتھ دوسری رطوبتیں شامل نہ ہوں۔ بہت تیز ہوتا ہے۔ (حیثیت مریض)

اس سال و موی کی ایک قسم اور ہے جو قروح امعاء کی وجہ سے نہیں بلکہ جسم میں کثرت خون کی وجہ سے
عارض ہوتی ہے اس صنف میں طبیعت حاصل خون کو جسم سے آنتوں کی جانب اقلع آتی ہے اس
واسیر میں اور مورتوں میں رحم کی جانب طبیعت حاصل خون و دفع کرتی ہے۔ (طریقہ انساب)

اس سال و موی کی اس قسم میں مریض کو کوئی درد نہیں ہوتا بلکہ جسم پر امتلاء کی حالت پیش ہوتی ہے
اس کا علاج قصد کرنا ہے۔ (مؤلف)

میں نے کئی لوگوں کو دیکھا جن کی سخت ورزش اور عمال و حرکات کی عادتیں چھوٹ گئی تھیں۔ ان سے
بہت زیادہ سال و موی پڑے اور پیدار رطوبتوں و دار کے ساتھ عارض ہو گئے۔ (طریقہ انساب، جائیوں)

قروح امعاء کی شکایت میں بائیں کان سے پیچھے منہ سے دھونے کے مانند کالی پھنسی کا گل آتا ہے اس سے
ساتھ شدید پیاس کا لگنا مریض کے جس وقت انہوں نے اندر اندر مریض کی حالت ہے۔ اس کے شفا میں بائیں
ہے، یہ کہ مشیت الہی چھوڑ دو۔ (اموت سہیج)

بواب میں درم، حق ہو جانے کی صورت میں دائیں جانب شدید درد ہوتا ہے اور اجابت بہت دیر میں
اور شدید اچھا رہ کے بعد ہوتی ہے اور قویوں صائم میں درم لحق ہو جانے کی صورت میں درم بائیں جانب ہوتا
ہے اور اجابت دیر میں ہوتی ہے اور چونکہ درم قویوں کے مریضوں میں بائیں جانب تکی اور پشت کی جانب درد
ہوتا ہے تو اطباء یہ سمجھ پتے ہیں کہ یہ درد طول یا جگر یا گردے یا پشت میں ہے۔ ایسی حالت میں شدید پیاس کی

بہترین مسکن درد و حقنہ

[illegible]

مغض ورسوء بمفہم کے سے ایک بہترین قرص

حب الوطن، کلر و لور و جزاء نگو و مدد ر حسناتی بیوں۔ ایک آغا جزء سے مرعوبہ شتات سے
نظیراں ہائی جا میں و مرد و ۲۰۴ خمری شاعری میں آپ ستر مل نے امر او ستھماں یا جائے۔ (۱۶ شعبہ ۳۰)

لحمانے اور حقانے نے مستعمل قرص فیون

مقتویہ، مصنف کا نام، میون کل مختلفہ، خبر، شہادیت سب سے پہلے چھپانی چاہیے۔ پھر اس کے بعد سے سہارے پر چار
 ہاتھ لے کر ہر طرف غیبا ہٹانی چاہیے اور اس کے بعد ہر دستوں کی چاہیے۔

۱۔ سرکاری قرضوں کا میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ گنہگار حقوق، غریب ملی، شہریت اور م
صانع اور ان کے لئے کیا ہے؟ اس سے بہتر کچھ نہیں مل سکتا۔ ہمیں یہ اس کی مقدار خود ایک
مستند ثابت ہے۔

مقدمہ میں استعمال کے واسطے ایک بہترین فنیہ کا نسخہ

اقتیاد پر مراد طایر سے ہے۔ چنانچہ درختوں اور فصیح و سلیس کے قیدیہ یہ ہے۔ قیدیہ میں یہ صفت ڈال دی جائے۔ چنانچہ اس نکل کے نام و استعاروں یہ ہے۔

ایک دوسرے فقیہ کا نسخہ :

فہم قوتی، سہ سہ سے لے کر ایک۔ ایک شہر۔

فوری قبض پیدا کرنے والی ٹکیہ :

جارتوں کی نسبت اس ایک ایک احمد خاں کو پتہ تھا جس کو اس نے دیکھا تھا۔ اس نے کہا کہ یہ ایک احمد خاں ہے۔

پھر اس نے جب غبار کیا یا تو بال نہیں ہو گیا۔

آنت کے زخم کے لئے ایک بہترین نسخہ

نیمون، تخم کرکس ایک ایک، انیسوں نصف حصہ، شکر اس کے برابر وزن میں لے کر
شراب کے ساتھ درجہ ہو تو پانی کے ساتھ ستوں پر یا بالے خاص طور کے کب خوشی و شگایت، تو
بہت مفید ہے۔ (الاسکندر)

پیٹ کے مریض اور قروح امعاء کے لئے نسخہ مفید

بزرگ سفید تقریاً تیرہ تو، انیسوں مر، ککوب، ہاتی، حقیقہ تیس، گنارہ، یہ تقریباً سب کے پانچ
تولہ، انیسوں اور عطران لہر اوقیہ سب کے سب اس میں گوند کر سیاہا یا سیاہے اور پیٹ پر۔ چاہے
جائے۔ قروح معنی ایک نوع دو ہوتی ہے اس میں صراط جسم کے مختلف حصوں سے حساب پارہوں سے
خارج ہوتے ہیں اور جسم دلتا ہو جاتا ہے۔ اس مرض میں پہلے اس کے مقام وادھی جائے پھر اس وردے و
کوشش کی جائے۔ ان سب صورتوں میں درج کے تھے بال منوع ہیں اگرچہ مدت مرض طویل رہی ہو
کیوں کہ اس سے صراط مشب ہو جاتے ہیں درجہ مر ہو جاتا ہے بال درجہ کا فائدہ وہاں ہوتا ہے وہاں
مفوت ہو درجہ مر پیپ ہو۔ یہ قسمیں وپارنا عوں کا رشم تھا۔ وہاں درجہ مر یہ حاتی کا صاف
سے حاست اور بگڑ جاتی۔ چنانچہ میں نے اس سے جگہ کرنے کا مشورہ دیا درجہ مر مر قردیا اور اس
ماند محض کے اور ترمیم کے جانے پر بیت دی تو وہ تھوہا گیا۔

زحیر میں بدرسہ جندی شاد پور کا معمول مطلب

گنارہ، عطران، مر، ہارنی چمال۔ ایک چودھواں، قیون سات ماں سب کے سب سات چیس، یہ
چھالیا جائے۔ بالغ جوان مرد کے لئے اس کی مقدار خوراک تقریباً پانچ اوقیہ، عورت کے لئے اسی
اور بچے کے لئے آٹھ اوقیہ حد درجہ مفید ہے (شمعون)

آنت کے رشم میں معنی چوہاں کا حقہ کا منوع ہے اس سے استعمال سے اس کا اچھا ہونا مشمل و ہوا
ہے۔ (شمعون)

کیوں کہ یہ زخم سودویں طرح ہوتا ہے۔ (نصف)

تو اگر گشت خوردگی حالت عام ہوں تو قلعہ میں کے فائدہ حقہ کیا جائے۔ (شمعون)

زحیر کے مریض و قروح اس لئے جو شاد و میں آکر لایا جائے درمقدہ ۱۰۰ تیرہ تو اور اس کل

سال و موی کی چار صنف ہیں۔ ایک یہ۔ کارمہ خون میں کی جانت میں جاری ہو۔ یہ سال میں
 وہ تاج ہے جس کا ولی غصہ اس کی پانی ریاضت کا معمول ہے۔ کیا ہو جسے طبیعت حاصل ہوں بھی
 دفع کرتی ہے۔ یہ دو حاصل خون ہو جاتا ہے جو اس غصہ کی قدر میں صاف ہو جاتا ہے جو اس کی بیاہ ہو سند
 میں صرف ہو جاتا تھا۔ اور اسے یہ کہ جگر کی قوت مخفی و ضعیف ہو جانے کی صورت میں دوست سے العود
 کی مانند خارج ہو۔ تیسرے یہ کہ شوخ یا درنگ کا سہا ہو یا سہ و کد کی صورت میں ہو تاکہ یا اس میں
 وجد سے ہو تاجے حرر گرجاں خوف میں خون کے جاری ہونے میں رکاوٹ ڈالتا ہے اور چار و خون ہیں غصہ
 گرمی پاتا اور متحرک ہو جاتا ہے اور بسبب جگر میں کسی قسم کی آیت پہنچتی ہے تو وہ اس خون و آیت کی طرف دفع
 کر دیتا ہے اور چوتھے یہ کہ تھوڑے تھوڑے وقفہ سے تھوڑی تھوڑی مقدار میں مونی شے کی طرح ہو اور بھی
 خاص خون ہو اور بھی اس میں قوت پارٹیم کے نشو و تنوں سے ہو جس کی صورت حال ہو اور
 لگائے ہوئے ہیں اسے تو ایسی کا نام مختلف قرار دیتے۔ مگر جن آفتاب سے رشم کی وجہ سے دست ہو جاتا ہے اور
 کر تر خرمند اور مہینہ پونے سا غصہ ہو تو یہی رشم ہے۔ (جو مع الحاصل و احسن)

قروح امعاء کے علاج میں روئی کے غصہ نہ دے اشتہا کیا جائے۔ (اور یہاں سے)

اس کا استعمال کیا جائے اور اسے دور دست مہر کی بھی ہے۔ یہ روئی مہر کی نہیں مانی چاہے۔
 میں وہ چیز اسی جائے جو چاہا اور سور پائے میں درختہ ریشم میں مانی چلتی ہے۔ (ملاحظہ)

اور حقہ ریشم کا استعمال شدید ضرورت کے وقت ہی کیا جائے یوں کہ یہ آنت کا ایک علاج ہے
 ہے جیسے رو یہ حادہ کرتی ہیں اور کوئی مزید بات نہیں ہے کہ یہ آنتوں کو بھی چھوڑ دے۔ اس کا حقہ آنتوں
 کرنا ہو تو رشم بڑھنے سے پسے کیا جاسکتا ہے یہ کہ اس وقت آنت کو چھوڑ جانے کا خطرہ نہیں ہوتا۔ (ملاحظہ)
 کسی حار کامی نے مجھے بتایا کہ ایک شخص کو یہ رہنے سے اس سال ہر قروح امعاء کی شکایت تھی اس
 کے ویت پاس قدر چھ گواہ گئے کہ چار بیٹوں سے ہر ایک چار گھنٹے تک اس کو یہاں رہ کر چھوڑ دیا
 گیا جس سے وہیں اس کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ (ملاحظہ)

زحیر کا علاج :

زحیر کے شروع میں مریض کو کوئلے پورن کے آس پاس ہر چار دن کے مقام پر روغن حب اس کی
 روغن کل کر مرثا اب کے ساتھ کیا جائے اس میں تھوڑے سفوف زبد ہو اور اس کے ساتھ کیا جائے اور
 روغن کلجہ کے ارچہ حقہ کیا جائے اور مریض سے چھوڑ دینا حقہ کی دوا وادار روٹنے کے ساتھ کیا جائے

اور غلیظ مٹھی مارے کی وجہ سے ہونے والے مفصص کی حالت میں ایک جگہ ٹھہرے اور پیاسے مٹھانے اور سخت و غلیظ اشیاء کے مٹھی میں استعمال کرنے اور اس کے آنتوں میں حشرات پانے کی وجہ سے مٹھانے والے مفصص کی حالت یہ ہے کہ دست نہیں ہوتا اور ہوک نہیں نکلتی۔ اس کا علاج آج کے نسخہ یہ ہے۔ اور مہر سے سہال آیا جائے۔ یا اس کے ساتھ سورش اور شدید پیاس کی شکایت ہوتی ہے تب یہ مٹی صورت میں اسپتھول، تخم خرفہ، تخم زید اور روغن گل اور عرق گلاب کا استعمال کیا جائے۔ مفصص کی قروح معہ ہو تو پہلے اس کا زال یا جائے اور مٹی مفصص میں حب لمساں، فلفل، مانخو، حب الیوان، حمام، قطورین کبیر، ریرہ اور چندیدہ کے استعمال سے قیہ ہو جاتا ہے۔ (لکڑیاں و سترام)

مفصص کے علاج میں ایک نافع تریاق حنین

محض، غاریقون، مر، ررہ، اند، لیمون، فو، زید کوئی، مانخو، مٹھانے، فلفل، حطاب، روغن قر، مانا، دو قو، جاد شیر، چندیدہ سترہ پرنی شرب۔

ریحی اور بلغمی مفصص کے لئے ایک مؤثر دوا۔

سایوس ساڑھے دس ہاش، انیسون چار ہاش، تخم زرفس کوئی دہائی، تخم شرب، پودینہ حوی ریوند چینی، مٹھانے، اور مٹھانے ساڑھے دس اس ہاش، سعد، شقیق، روغن ساڑھے دس اس ہاش حب بلساں کوٹ چھاں کر شعلہ مصفی کے ساتھ مٹھانے مٹھانے اس کی مقدار خوراک ساڑھے چار ہاش سے ہر اہ نیمہ لندہ خاص جار۔ (الخ)

اوپر مفصص میں تمام دواؤں میں سے ریحی مفصص میں مفید پایا ہے۔ مفصص مٹھانے میں دوا چاہئے تھا اور مفصص کے اسباب کو تقسیم کرنے اس کا استحصاء مانا چاہئے تھا اور پھر قوح کو بیاب مانا چاہئے تھا۔ یہ اس سے زیادہ شایع رہتا ہے۔ اسپتھول، تخم زید، تخم خرفہ، تخم سور، تخم سپدال، تخم تانہ، گل ارمنی، صمغ عربی، صمغ، تخم زید، گلاب، زرد بھو، سب کا طوف مانا جائے اور قوح معہ کے اندام کی دیر سے میں استعمال کیا جائے۔

اسپتھول اور تخم خرفہ دونوں بھونے والے گل ارمنی، صمغ عربی، صمغ، اور گلاب سب کا طوف مانا استعمال کیا جائے مفید ہے۔ شدید حرارت ہو اور صفراء کی حالتیں موجود ہوں تو تخم کا ہو اور تخم خشک ہوں کر شامل کریں۔ اس کی شروعات میں صاف دھات چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ آست مضبوط ہو سکے اور اس کی چھوٹی چھوٹی رتیں پھیننے سے محفوظ رہیں اور معری چیزوں کی بھی ضرورت پڑتی ہے مثلاً

طین، صمغ، گنار، قاقیا، برخ، سیفول، تخم خشخاش بہت مفید ہیں۔ ہدایت پر اور ان کے مثل دوسری دواؤں پر غور کر کے علاج کیا جائے۔ دراندھے کی زردی کل رشتی اور جوش دیئے ہوئے دودھ کے ہمراہ کھلایا جائے اور حقے لے جائیں۔ خشخاش کا پیچہ اور عمدہ پیچہ بہت مفید ثابت ہوتے ہیں مگر امتلاء کی حالت میں موجود ہوں تو فصد کا رد کرتے۔ یہ کیا جائے۔ یوں کہ یہ خشخاش فصد دہ ہے۔ شروع میں فصد چکے درجے کی لیا جائے اور خاص طور سے ان جانے اور مریحون سے زیادہ خارج ہو تو قاضی شیعہ دواؤں کا استعمال کیا جائے۔ اگر تھوڑے سے دواؤں سے قیام دیا جائے۔ استعمال کیا جائے (مواہب)

اسب آئوہ۔ خشخاش سفید کی خارج ہواؤں کے ساتھ قدرتی شکایت نہ ہو اور نہ ہی صفحہ کا نصاب ہو۔ اس کی تہذیب ہوں۔ قیام میں کھانا خارج ہونے سے کیا جائے۔ (کچ)

زحیر کے علاج میں شرفہ :

سند، دوم، اخوین، قاقیا، سفیدانج، فیون، گنار، کوکوٹ ہیں کر کسی گونا گویا کی مدد سے شرفہ دیا جائے۔ اور وقت ضرورت حمل کیا جائے۔

کراسال کوشت کے، احموان کی مانند جیرم دوا، ٹنھن کے ہو اور پیٹ میں کوئی درد نہ ہو، جسم میں نہ چلے نہ درگت میں تبدیلی نہ ہو، پیرت ہی سوہم جاتے، واقع ہو اور یہ شکایت اگر پرانی ہو تو سمجھنا چاہئے کہ یہ زحیر صمد کہ ہے اس کا علاج سخت و تنقید ہے۔ باخورد، عفری، جاج، پوسہ، پتہ، تین تین صمد، اش، زعفران، کلی، تین میں صمد، پودیت، حوامن، نیسون، تخم کر فوس، پانچ پانچ صمد، جنگلی گاجر کا تخم، زعفران، تین و بید میں نیل و نیل رت بھگیا جائے اور تھوڑے سا خون پیا جائے۔ سارے ستہ و ماٹ کے اندر پست سیت، تین و ماٹ چلے رتھوں میں پانی دینے، شیر و ماٹ 35، ماٹ، اس و 24 ماٹ، 35، ماٹ، اس میں سے سات ماٹ کے بھر رکھ کر سات ماٹ شرم و شرم باریکالی کے ساتھ پیا جائے۔ اسلین، سنبل، چرتہ، مصطلی، پوست اندر، درگت، پوست اندر، شرم و شرم باریکالی کے ساتھ پیا جائے۔ شرم میں، کرمنہ، تیرا، لیا جائے اور پھر اس کا ٹکڑا پیسپا جائے اور تیرے پر ریا، ریرہ، سنبل، قلفل، ڈن، بھون، برمر میں کوٹھایا جائے اور پتہ اور اس کا تیل استعمال کیا جائے۔ خراش (کچ) کا سبب یا تو دوسرا صفرہ ہوتا ہے جو تھوڑے میں صمد پاتا ہے یا ظنہا ہوتا ہے یا مرہ سوا ہوتا ہے اور یا تھوڑے کو بھلا ہوتا ہے یا دانی شیعہ کے کھالینے اور اس کے خارج ہونے کی وجہ سے بھی خراش ہو سکتی ہے مثلاً مردہ، خشک، لکڑی اور پاروں میں کی حالت یہ ہے کہ خراش کے مقام پر درد ہو گا اور پانچہ آئوہ سے لے کر خارج ہو گا۔ اس کے علاج میں مریمین کی سابقہ دواؤں کو بھی جان لینا ضروری ہے تاکہ یہ کیوں کہ اس کا سبب گرائنٹوں میں انصاب

پانے والے مردہ صغراء ہے تو خورش میں وقت تک ابھی ہی نہیں ہوئی جب تک کہ بھر پر لھندے لپٹے نہ
جائیں اور کب باسحق کی فصدت کھائی جائے اور صغراء کی تیزی و حدت و آواز سے لے کر بھندے لپٹے میں نہ
کھائی جائیں اور سر بھر کا کوئی حصہ یا منقطع ہو جائے تو خورش کی طرف فوراً حین دیا جائے اور حین
نشاستہ، تخم دیر، تخم کھلی، تخم ریون اور اسپسوں میں ایک ساڑھے ہاون ماشہ حاصل کر کے اس کا ایک تھالی گت
کو اور ایک تھالی شامبو و ستھوں کر لیں اور چاول کے پانی سے لئی دھو کر اس کی دھاتی بریں دہیت انفاق میں لپیہ
روغن روٹی سے لگا کر ایک کر کے اس کا شورہ ستھوں کر میں درجہ مرہض و بخار نہ ہو تو آدھنی تیار
گوشت دراندے کا حیدرہ صائے کے دھیں اور آدھنی راج تھ تک استعمال کریں جب تک کہ
نفید نخت و غلیظہ و سیدہ مرہ و غلیظہ مرہ آوں کے بعد آدھنی مقدہ میں خون خارج نہ ہو تو اس کا مطلب یہ
ہے کہ رشم کافی کر ہو گیا ہے انگوٹوں کی پرت درجہ کر کے جرم تک اثر کیا ہے اور انگوٹوں کی رگوں و موصوں
پر لڑنے کے ساتھ ساتھ خارج ہونے والے دوا کر و قیق برمودہ نم ہو تو اسے انگوٹوں کی دھرولی بھی سمجھ چکا ہے
اور اگر غلیظہ ہو تو اس کا مطلب ہے کہ بیرونی بھیجی سے خارج ہو رہا ہے ورنہ ایسی حالت پیدا ہونے کا مطلب ہے
کہ آت میں پھنسن ہو چکی ہے بے شنیائی نہیں ہوتے گی۔ اس میں طریب کی وحشت یہ ہونی چاہئے۔ انگوٹوں
کی پھوٹی پھوٹی رگوں کے منہ دیکھ لیا جائے اس سے خون خارج نہ ہو اس کے علاوہ خارج شدہ جرم مرہ و غلیظہ
میں پیدا کرنے کی وحشت کرنی چاہئے۔ اسپسوں اور تک اپہ یا شش، آب خرفہ اور گل رملی خون خارج
ہونے کی صورت میں مفید ہیں۔ (لکن ماسویہ)

اس حالت میں قہر میں محدود یہ کے ستھوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ (موف)

جب انگوٹوں میں غلظت ہو جائے اور ہلکے تھ تو اس وقت حقہ رنجہ دہ میں لے جائیں انگوٹوں اور
خون کے اثرات میں یہ تدبیر بھی مفید ہے کہ کارو کا لے ہو واد کا حصن کال برہا حدود دیا جائے پھر
ست واد کو کہوٹے کا حصہ پیا جائے و پھر مرہ میں دیا جائے۔
جیہ کے علاج میں مرہ واد آب نمہ (پانی بھر دپائی) کے تقویت پہنچائی جائے۔ اس کے علاوہ اس کی
شقائق کی حمایت ہو تو مرہ اسیدہ انگوٹوں پر بھی لہرا اندر بھی لگایا جائے اور اگر اس میں ہستہ زیادہ پیپ پڑتی ہو تو
اس کی خونیں کندر، اسفید بن، ققیہ، اور فیون خاص طور سے دھو کر اس کے درجہ رشم یا قرحہ کدہ دہات
زیادہ غلیظہ سے ہوئے ہو تو اس کے ساتھ قرص رنج بھی استعمال کی جائے۔ مصنف کا ماننا ہے کہ اپنے
مریضوں کے لئے وہ جو آب (جیسے چاوس جس میں واد اور گوشت شامل ہو) جو غیر شکر کی روٹی سے بنا
کئے ہوں مفید ثابت ہوتے ہیں۔ محسن کی دو قسمیں ہیں۔

و جب کہ درد شروع ہو جائے پھر اس کے بعد سانس و مویں میں مستقل مسکن مہینوں تک استعمال کی جائیں۔
 سانس و مویں کی ایک نوع اور بھی ہوتی ہے جسے ذرا سنبھالنا مویں کو بچانے پر ضروری ہے جس کی ہوتی ہے
 کیونکہ یہ اس وقت عارض ہوتی ہے کہ جسم کے مہینوں کی مقدار زیادہ ہے۔ اس کے نتیجے میں خون
 کی آواز کی رگیں کھل جاتی ہیں اور خون مہینوں کی شکل میں نکلتا ہے۔ پھر اس دوران میں ہفتے کے
 پانی جیسے نوٹی میں دیکھی اور سنبھالنا مویں کو بچاتا ہے۔ مہینوں کی مقدار زیادہ ہے کہ اس کے بعد
 نچلے پانی یا جگر کے اندر کسی گڑبڑ پیدا ہو جائے۔ اس وجہ سے کبھی کبھی آنکھوں میں زخم پیدا ہو جاتا ہے۔
 اس وقت کی قریشی منہ سے نکلنے والے خون کی ایک گڑبڑ ہوتی ہے۔ بہت سودا کی وجہ سے
 اس کی نکلنے والے مہینوں کی صورت میں اس کی صورت میں اس کی نکلنے والے مہینوں کی
 پانی۔ شہیدوں کی طبیعت میں اس کی نکلنے والے مہینوں کی صورت میں اس کی نکلنے والے مہینوں کی
 ہلاک ہو جاتا ہے۔ (سر لکھن)

۱۔ اسطوار یا مویں جو اس کے منہ کھل جائے پھر اس کی ضروری ہے، عورتوں کے اسطوار یا مویں اور
 اسطوار یا مویں جو اس کے منہ کھل جائے پھر اس کی ضروری ہے، عورتوں کے اسطوار یا مویں اور
 اسطوار یا مویں جو اس کے منہ کھل جائے پھر اس کی ضروری ہے، عورتوں کے اسطوار یا مویں اور

۱۔ اسطوار یا مویں جو اس کے منہ کھل جائے پھر اس کی ضروری ہے، عورتوں کے اسطوار یا مویں اور	۱۔ اسطوار یا مویں جو اس کے منہ کھل جائے پھر اس کی ضروری ہے، عورتوں کے اسطوار یا مویں اور
۱۔ اسطوار یا مویں جو اس کے منہ کھل جائے پھر اس کی ضروری ہے، عورتوں کے اسطوار یا مویں اور	۱۔ اسطوار یا مویں جو اس کے منہ کھل جائے پھر اس کی ضروری ہے، عورتوں کے اسطوار یا مویں اور
۲۔ اسطوار یا مویں جو اس کے منہ کھل جائے پھر اس کی ضروری ہے، عورتوں کے اسطوار یا مویں اور	۲۔ اسطوار یا مویں جو اس کے منہ کھل جائے پھر اس کی ضروری ہے، عورتوں کے اسطوار یا مویں اور
۳۔ اسطوار یا مویں جو اس کے منہ کھل جائے پھر اس کی ضروری ہے، عورتوں کے اسطوار یا مویں اور	۳۔ اسطوار یا مویں جو اس کے منہ کھل جائے پھر اس کی ضروری ہے، عورتوں کے اسطوار یا مویں اور
۴۔ اسطوار یا مویں جو اس کے منہ کھل جائے پھر اس کی ضروری ہے، عورتوں کے اسطوار یا مویں اور	۴۔ اسطوار یا مویں جو اس کے منہ کھل جائے پھر اس کی ضروری ہے، عورتوں کے اسطوار یا مویں اور
۵۔ اسطوار یا مویں جو اس کے منہ کھل جائے پھر اس کی ضروری ہے، عورتوں کے اسطوار یا مویں اور	۵۔ اسطوار یا مویں جو اس کے منہ کھل جائے پھر اس کی ضروری ہے، عورتوں کے اسطوار یا مویں اور

۱۔ اسطوار یا مویں جو اس کے منہ کھل جائے پھر اس کی ضروری ہے، عورتوں کے اسطوار یا مویں اور
 ۲۔ اسطوار یا مویں جو اس کے منہ کھل جائے پھر اس کی ضروری ہے، عورتوں کے اسطوار یا مویں اور
 ۳۔ اسطوار یا مویں جو اس کے منہ کھل جائے پھر اس کی ضروری ہے، عورتوں کے اسطوار یا مویں اور
 ۴۔ اسطوار یا مویں جو اس کے منہ کھل جائے پھر اس کی ضروری ہے، عورتوں کے اسطوار یا مویں اور
 ۵۔ اسطوار یا مویں جو اس کے منہ کھل جائے پھر اس کی ضروری ہے، عورتوں کے اسطوار یا مویں اور

حقنہ یا چابک کا طریقہ یہ ہے۔ تپہ دقہ (بفرمل) آگ مار تھک ورنی مار دھوے ہوئے چابک یا چنگ
و کرب میں جس نے کچھ حقنہ یا چابک اور پتہ نامہ کثرت و بیشتر زیریں اورانی دونوں آنتوں میں اور رکت
ہے۔ اس کے اوپر آنتوں میں یہ حقنہ اور منہ کے ذریعہ دونوں طریقوں سے کیا جائے۔ گرز نم موی، مستقیم
میں اس بندہ ہو جہاں قیچے پٹنی بنتے ہیں تو اس سے سے دھس، توین، قاقی، گل ریشی، اسفیدان، و
طرفتہ ستوں یا چابک و مریمیش کو قبض پیدا کرنے والی دواؤں کے جوشاندے میں آگے یا چابک۔
(مؤلف)

شدید بخار کے ساتھ اسہال و موی کی شکایت میں ایک بہترین نفع بخش دوا

شک کا پتہ دوا، صمغ بھد سازتے میں اس، شہ از مغز، حبثیہ، کنار، قاقی، تاق، گل
محمہ، جات، تیش، بازتے تین تیل آرو، سچال سات، وشد، حب دیا میں مقشر سات، ماش، لیون، واک،
مستطیل پے او، ماش، کافور، واک، خشکاش سفید سات، شہ، سب و معاصر وارتھک میں کوندھ، حسب
استور و پیر کی جائے۔ (قرطابین نمش) دن میں غر دات۔

دوایہ اور مغزی چیزیں جو حدت و گرمی کو ختم کرتی اور چھین پیدا کرے۔ انے فضا ت و وجہ سے
یہ دواؤں وقت و عارض موی میں کچھ دواؤں میں شہ استوں کی جا میں یا ان سے حقنہ یا چابک۔ طبعی
پانی معاصر و معاصر و معاصر کی چربی اس سے چابک میں سب سے زیادہ نفع بخش مکاری
و ختمی کے دوا۔ یہ ہر وقت و انداز و عارض و تسلیز چاہتی ہے نہ پانی، موی، خصوصیت و وجہ
ت و اس تیز موی دے کی وجہ سے صدیدی، موی اسہال و ایک قسم ذوات و وجہ سے ہوتی ہے جو
تا و شدت یوں۔ مایں واقع، کات جس میں رقت نہیں ہوتی۔ کرے، کرے، کرب، سٹیکس ہد۔
چاقی و طبعی چابک۔ (مؤلف)

میں یہ ناک عورت میں سے مای و موی سے کچھ نری اور ہیٹ میں نہیں کی شکایت ہو تو مکر
رے مای سے حرر نمے کچھ اور موی جو کچھ و کر ہیٹ سے خارج ہونے والا، وید شلی، واک، اس سے
باندھ دوا، پیپ بھی لگے تو کچھ کچھ توں میں عورت سے اس سے اور کدی اسہال کے درمیان فرق یہ
ہے۔ مای میں موی و سہا مہوتی کے بعد بھی کھی توں میں نہیں ہوتی اور اس کی شکایت سے پہلے ورا کد اور
پاں شدہ کچھ کاتی وائی ورا کد، نہیں ہو تا ورا کد ہیٹ میں بہت تیز ورا ہوتا ہے اور بہت و
میں۔ صورت میں شکایت کے وقت کد وین و سہا سمجھتے ہوں۔ اگر گوشت کے ٹکڑے خارج نہ ہوں
تو خارج دوا تک بھی حقنہ یا چابک تو نمیب رہے گا کیوں کہ شاید کسی سے مرض نمیب ہو جائے۔

تھام میں معیادیت کی۔ جب کہ خون اور پیپ ریا و خارج ہو یا بدو بہت تھ ہو اور پیپ نکلتی ہو تو اس وقت ہاتھ کے استخوان و ضرورت ہوتی ہے۔ (مؤلف)

پہلے قوت معیاد کے ساتھ سے کادی چیزیں استعمال کی جائیں چونکہ زخم میں عفونت آجاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جراثیم نسخہ کام میں آجاتا ہے۔

نیم لیٹھی چوڑائی 35، ڈیڑھ 1.5، پٹائی سے چھٹا ہوا، ہاتھ زرد کا سفوف ساڑھے ست و ہاتھ اور انگلی اور پوٹے کے پانی میں بھجھا کر پور تین روز تک رکھ چھڑیں پھر اس کے ساتھ ہاتھ میں ایک اس قدر صابن لیا جائے کہ وہ اس میں حل ہو جائے اور سیاہ پڑ جائے۔ پھر قرص ہاتھ سے حشف کر لیا جائے اور اس میں صابن مٹھ کر گل سرخ کا جو شاد و تین اونٹ شامل کر کے اس سے حقنہ لیا جائے مغزی چیز اس کی ضرورت نہیں ہوتی۔

گرمی میں شدید مذع و سوزش محسوس ہو تو جزء کی مقدار حسب استطاعت کم کریں و اگر اس قدر شدید مذع و سوزش ہو کہ مریض پر غشی طاری ہو جائے کاندیش ہو تو نیم گرم تیل سے حقنہ کریں کہ مذع و سوزش آجائے۔ جب تک مریض و لذع سے سون نہ مل جائے رقم کی شدت کے اعتبار سے کئی بار حقنہ کریں اس کی مقدار ہاتھ اور اس میں حل شدہ پانی سے ملانی چاہئے۔ گرمی میں شدید ہو تو نیم گرم تیل و صابن کے پانی میں دیا جائے۔ یہ بات یہ قسم کا ہونا چاہئے میں بہتر یہ ہے کہ مسورنی ال، لکھاب، ہارو اور جنت طوط کے جو شاد و ملے میں دیا جائے۔ اس سے بھی طرح طرح نفع ملتا ہے۔ حقنہ کرنے سے پہلے مریض کی قوت و طاقت کا اندازہ کر لیا جائے، اگر قوت کم ہو، اور حقنہ کرنے کی ضرورت ہو تو تھوڑا تھوڑا پور نیل میں لیا جائے اور یہی قدر لیا جائے جس سے کہ مذع و سوزش کم ہو جائے اور حقنہ کرنے سے قبل مریض کو تھوڑی سی مقدار میں قوی غذا کھلائی جائے جیسے چلو، قرد، آب، حق کے ساتھ اور سی قبیل کی دواؤں کی چیزیں۔ حقنہ کے سے قرص رانی کی مقدار نصف درہم سے ایک درہم ہے۔ تین اونٹ و دواؤں کے جو شاد و ملے کے ساتھ ہے۔ اس کے استخوان سے بڑے نقصان کا بھی مفاہد رہتا ہے چنانچہ اگر اس کے استخوان سے صحت تھوڑی مذع و سوزش ہوئے مگر تو اس کا قدر اس طرح کریں کہ نیم گرم تیل سے تھوڑا تھوڑا حقنہ کریں۔ مذع سے سون نہ مل جائے اور آنتوں میں جھنجھکیں ہوں۔ (مؤلف)

سج معیاد کے مریض کو ٹھنڈا ہاتھ صمغ عربی آب سرد میں چھین کر استعمال کر لیا جائے اور آب سرد کے سرد و ٹھنڈا ہار کی پاؤں پاؤں کی چھڑ کا دوا دوا کو جو ہے سے گرم کر کے اسے پیا جائے اور ساڑھے تھوڑے تھوڑے قدر گرمی دیا جائے۔ (جوہر جس)

سمات و بھی ہوگ جانتے ہیں کہ مزمن اسہال دوائی میں پانچ عجیبہ دارما سے جارج ہوتے ہیں
 اور زحیر میں ایسا پانچ نہیں ہوتا کیوں کہ زیریں آنت کا زخم ہے۔ (تفسیر ثانی، ایڈیٹر)

قروح امعاء کے لئے ایک بہترین شربت جو کہ مسلسل عطش بھی ہے جیسا کہ میا میں مذکور ہے۔
 اندرون ترش، ساق، طہیر، انڈی، خرنوب، سفرجل، مردوہ، موزن سے کر پکایا جائے یہاں تک کہ سب گل
 جائیں اور آپس میں مل جائیں تب سر میں کو پایا جائے۔ (مؤلف)

قروح امعاء کے لئے ایک مفید نسخہ

کندر، اقاقیا، رسوت سے کر میں سے ایک مثقال کے برابر ستوں کرایا جائے۔ میں نے قروح
 امعاء کے لئے کوئی ایسی دوا نہیں دیکھی جس میں افیون یا عجمی کوئی دوسری ادوائہ شامل ہو، یہ درست بھی
 ہے کیوں کہ یہ بھٹ، مدمل اور مخدر و مسک بھلن خصوصیت رکھتی ہیں۔ قرص زرغین مقدار نصف مثقال
 چار مثقال ہے پانچ اونٹن قاضی چیزوں کے جو شاندار کے ہمارے۔ لیکن یہ قرص بہت تیز اور بہت حادثہ نہیں ہوتی
 چاہئے۔ (ایڈیٹر)

بچے کاتب نے بتایا میں نے ایک بار بن نہیں کو ایک ہونس ردغن گل خام میں ساڑھے چار مثقال اور
 اصغر، کر حقہ کیا۔ میں نے اسے قلندر یون مصعد سمجھا تھا۔ پس خلفہ کی تعداد سو سے گھٹ کر دس روئی اور
 دوسرے ردغن کے شکایت نہیں ہوئی اور پندرہ روز کے بعد ٹھیک ہو گیا، بعد پھر خود کر آیا بعد پھر حاجت پائی
 توشفاء حاصل ہو گئی۔ (مؤلف)

نسخہ قرص زرغین:

ہڑ تال سرخ و رد ایک ایک حصہ، اقاقیا، چونہ نصف نصف سے کر کسی قاضی شراب میں گوند کر
 ساڑھے تھوہ ماش کے برابر کی نکلیاں بنائی جائیں اور پھر ایک ٹکیہ لے کر قاضی پانی کے ہمراہ حقہ کیا
 جائے اور اگر قوت کم ہو تو اس کی کمر سے کم مقدار میں شراب مزوج، کر حقہ کریں۔ (الیاس)

قرص زرغین کا دوسرا نسخہ:

ہڑ تال رد اور چونہ و جز، افیون، کندر، مردوہ، خوں ایک ایک جزء سب کو بے کر جو شاندار و گلاب میں
 گوند لیا جائے اور پھر جو شاندار خشخاش اور گلاب میں ملا کر حقہ کیا جائے اس نسخہ کے استعمال سے کوئی درد
 نہیں ہوتا اور بغیر ہڑ تال کی شہیت سے یہ نسخہ بھی بہت خوب ہے۔ چھل ہوئی مسور، گلاب،
 چادل، گھنار، خشخاش، سرچھا، ہو جو سب کو بے کر پکایا جائے اور اسی میں کندر، دم، دل، خوں، اسفیداج، رصاص

مفتشرف، قویہ کار آب صمغ کی مدد سے قرص بنائے جائے اور پھر چودا دھات کی قرص سے نر تین اونٹن جو شانہ میں حل کر یا جائے پھر نصف اونٹن روغن گل کے ساتھ حقہ یا جائے اور پھر سب کو دیکھا جائے مگر اس میں خون غائب ہو تو بیکھیتی اور کھلی دودھائی طرف توجہ کی جائے ارکاب، لکڑی اور کھل کے جیسے سے جائیں اور اگر بہت تیز مردوز ہو نہیں ہو تو دودھ مغربیہ کا استعمال کیا جائے۔ شنی چاوس، جو مفتشرف روغن دہن، بکری کی چربی، سفید بن کی قرص طین، اسٹے ہارے نندوں کی زردی اور سی قیلی کی دوسری چیزیں سے کر کے حقہ کیا جائے اور جب پیپ بہت زیادہ ہو تو دودھ غسانہ معنیہ کا استعمال کیا جائے مثلاً ہڑتال، کاغذ سوختہ وغیرہ۔ (مؤلف)

شدید لذت و سوزش کی شکایت میں غلغلتاں اور مینھی کے پانی سے حقہ کیا جائے باخوں کے سے مقدار حقہ چار اونٹن ہے اور چار کے سے دو اونٹن۔ (میاں)

دوسرا نسخہ :

ہڑتال و درد فو، ہڑتال سرخ سازھے بائیں دھات، ان بھانچوں میں، کاغذ سوختہ چار، ان سب کو کر کے کرکھ یا جائے اور حقہ کے وقت اس میں سے سازھے تھ دھات کے پھر کے کرچھ دو ورق کب سرد میں سازھے تھ دھات نمک مل کر کے اس سے حقہ کیا جائے۔ (میاں)

اس قسم کے علاج کا ذکر کتاب حیدر برہان میں موجود ہے اور اس کی ضرورت اس وقت پڑتی ہے جب رخم میں بہت زیادہ غلغلتاں ہوتی ہو اور مریض خوب طاقتور ہو۔ (مؤلف)

مقعد اور آنت کے زخموں کے علاج کے لئے بہترین قرص

عصا، بازو خام دور کی سرمہ کی مانند ایک جیس یا جائے اور میدے اور چاوس کے آٹے اور شنی پائے میں چھان یا جائے اور پھر ان سب کو غلغلتے کی زردی اور سفیدی میں گوندھ یا جائے۔ اس میں صمغ عربی بھی شامل کریں۔ پھر اس سے چھوٹی چھوٹی گلیاں بنائی جائیں اور تھور کی گرمی میں اس قدر بھلا دیا جائے کہ دو جلتے جائیں پھر مریض کو ایک گلیہ کھلائی جائے۔ ایک گلیہ سازھے ست دھات کے برہر ہونی چاہئے اور مگر چھلانہ ہو تو اس کے ساتھ دودھ تک کان مریض اور دودھ تک الجھون استعمال کرائی جائے اور قرص درانی سے حقہ مریض کو اس کی قوت برداشت، قوت مدنی اور جسمانی ساخت کے مطابق ہی کیا جائے۔ زیادہ سے زیادہ مقدار حقہ چار دھات ہے۔ دودھ فو، دھات اور کھارے سازھے چار دھات۔ اس کا حقہ ہی وقت شنبہ کیا جائے جب قرون یا رخم پرانے ہو چکے ہوں۔ اس میں زعفران اور فیون شامل کر دینے سے درد سے سون

مل جاتا ہے اور نید آجاتی ہے اور سر میں وقت نہ کرنے سے پسے ہوئے علا چلا، یہ چاہیے۔ ایک اور قسم ریح ہے جس کے حصہ اجزاء یہ ہیں۔ ریح، فیون، از عفران اور قبض پیدا کرنے والی چیزیں اور چوٹا شہو، ارجہ میں ان سے نکلیا، ہٹان جا میں اور وقت ضرورت ان وکی پنج میں حصہ سر کے س سے طلاء کیا جائے۔ میں سے ہی صورت میں جھپٹ میں استعمال ہونے والے قبض شیاات کا استعمال ہوتا ہے۔ یہ میرا تجربہ ہے۔ ان میں سے سب سے بہتر ایک شاف کا نسخہ مندرجہ ذیل ہے۔

ماذوخام، سفدان، رصاص، سند، دم اخویں، افیون۔ ان سب اجزاء کو بے کر حسب دستور شاف
بدا کر یا جائے۔ درجہ استعمال کیا جائے۔ (مؤلف)

سر دی کے ساتھ آنٹوں کے زخم کی شکایت ہو تو اس کے لئے نسخہ سفوف

ختم تان، خمر طمل، ہات، خمر ریحان، سند، صمغ، طین، معطلی، سعد، مانخوہ، ان ہارے خلاء و
سفوف کرایا جائے۔ پھر استعمال کیا جائے۔ بہت مؤثر نسخہ ہے۔ (مؤلف)

خشوش سے حقہ کرنا قدر معاد میں بہت مفید ہے مسکن دردت اور سہل ورودت میں
ہے۔ (کتاب الحن)

حقہ کے لئے مصالح تخمیات

جو مقش، چاوس، سدس مقش (پھلی بیٹی مسور)، خشوش اور اس سے ماہر، کاب ۱۵۰، کھنر ورن
قبیل کی دیگر اشیاء۔ (مؤلف)

رغم جب پرانا ہو جائے اور اس میں سزا نہ آجائے اور سر میں سے خضف اور نکات جس کی وجہ سے
بہتال کا حقہ کرنا ممکن نہ ہو تو ماء العسل کے ارجہ حقہ کریں پھر اس کے چار ٹھنڈے حد صحت کے پانی سے
اور یہ حقہ کریں پھر اس سے حد نیم گرم پانی میں گل مخلوط کر اس سے حقہ کریں۔ یہی اس کا شافی علاج
ہے۔ (مؤلف)

اگر کسی کو قے یا پیشاب میں خون آئے، یا اپنی اس کی وجہ سے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جائیں اور سرد
پڑ جائیں یا ہیٹ پھول جائے اور نعل کی رفتار کم ہو جائے تو سمجھنا چاہئے کہ ان میں سے کوئی چیز اس نے پیٹ
میں جم گئی ہے۔ (کتاب الطامات)

اگر کچھ ایسے میں صغاء کا عمل داخل ہو، کبھی نصیب ہو جائے اور کبھی دیر پریشان کرنے لگتا ہو

اور خراب قسم کے تیز اسس ہوں تو اس کا علاج تھریڈ جگر ہے، دائیں ہاتھ کی رگ بائیں سرورگ سلیم کی
 فصد کھویں اور مقام جگر پر دودھ میر دھیں اور عین دہار و تخموں کے پانی کے ساتھ اٹار، کچے انگور اور
 پورے کھانے کی بدایت کریں اور اس کے پینے کے پانی میں گل ارمنی یا صمغ شائل کریں۔ بڑا تال سے حقہ
 نہ کریں سو اسی حالت میں کہ خارج ہونے والی شے سفید و لیسدار ہو اور جب رموی مور دودی مادہ غالب
 ہو اور پتکے پتکے بار بار دست ہوں تو اس کا استعمال ہرگز نہ کریں یہاں تک کہ غلظت زیادہ ہو اور خارج ہونے
 والی چیز سفید رنگ کی ہو اور وہ سخت خراش جس میں آنتوں کی ایک تہ چھل چکی ہو اس میں بھی بڑا تال کے حقے
 استعمال نہ لے جائیں مگر یہ کہ اس میں غلظت نہ پڑی ہو۔ اس کا سب سے بہترین علاج صمغ نورطیس کے
 نمودہ ہے سے پکایا ہوا سکری کا دودھ ہے۔ اگر گائے کا دودھ ہو تو اس کا ٹھن پسے گاں یا جائے پھر پکا کر
 ستنوں یا جائے و اگر سے صارت ہو تو پھر سے دودھ۔ پلایا جائے بلکہ جو اور صمغ کا تھریڈ بنا کر چاڑ
 جائے۔ (ابن ماسویہ)

رگ کے لئے سب سے زیادہ نفع بخش چیز ٹھن کا، ہو دودھ ہے تاکہ دست نہ ہونے لگیں۔ (ابن ماسویہ)
 رگ کے درجہ اشد میں عجمیات اور مغریات کا استعمال بہتر ہے۔ پرانا اور طویل المدت ہو جانے پر ٹھن
 'کان' ربا' ہو دودھ ہے۔ مزید وقت گزرے اور مہلک مزاج جانے پر بڑا تال کا استعمال بہتر ہے ان سب
 حالت میں جگر نے حواس کو غلبہ کا جائزینہ پائے کیوں کہ اکثر خراش ٹھن کی خرابی کی وجہ سے ہوتی
 ہے۔ (مؤلف)

مگر کسی مریض کو جہات میں گوشت کے بلاے و غلے خارج ہونے کے بعد ہیٹ میں گرانی اور تھرد
 (تھرد) شکایت ہونے کے درجہات کی مقدار کم ہو جائے تو سمجھا جائے کہ آنت پھٹ گئی ہے۔ اگر یہ شکایت
 میں آنت میں ہو تو بسا اوقات اس کی وجہ سے مریض کے اندر درد ہو جاتا ہے اس میں شک بڑا خارج ہوتا
 ہے اور مریض کی شکایت کے ساتھ پوری زندگی گزار دیتا ہے۔ یہ شکایت اگر کوپری آنت میں ہو تو وہ زیادہ
 خفہ مانتا ہے اور خاص طور سے اگر وہ صائم میں ہو۔ مریض خود کز ہو کر مر جاتا ہے اور کبھی کبھی کزوری
 دریا مری آنے سے پسے ہی مر جاتا ہے کیوں کہ گوشت کے ساتھ زیادہ شدت کے ساتھ خارج ہوتے ہیں
 اور دھاتا ہے تو ہیٹ میں جگہ حال نہیں رکھتا کھاتا کر پنے ہیٹ کو خوب پھو دیتا ہے اور مر جاتا ہے۔ (مؤلف)

جہات میں جو چھ خارج ہو اس کا اچھی طرح جائزہ کرنا چاہئے۔ مریض سے پوچھا جائے کہ کیا آنتوں اور
 پھسوں کے ساتھ کچھ درد رنگ کی بھی چیزیں خارج ہوتی ہیں اور کیا اس سے پسے مخرج صغراء کوئی دوا
 استعمال میں رہی ہے۔ مگر جواب مثبت ہو تو سمجھئے کہ خراش (رگ) صغراء کی حدت کی وجہ سے ہوئی ہے یا اس

کی علت کھجھڑاوی ہے۔ اسی طرح اگر پاخانے میں کچھ حریف جھاڑ چنریں اور مختلف نیلے رنگ کا پتہ وغیرہ نظر آجائے تو بھی علت کھجھڑاوی ہے اور اگر آٹوں اور چھٹوں کے ساتھ کوئی سفید رنگ کا لڑکھا مادہ پایا جائے تو اس کی علت ملٹی مادہ ہے۔ اور اگر اس کے ساتھ سیاہ غلط ہے تو سمجھئے کہ مرض خطرناک ہے تو اس وقت اس غلطی کی کیفیت کے بارے میں معلوم کرنا چاہئے۔ اگر یہ پتہ چل جائے کہ وہ مردہ سودا ہے گردہ مزمن ہو چکا ہے تو ٹھیک نہیں ہو سکتا اور اگر مزمن نہیں ہوا ہے تو معدے اور مقوی چیزوں کے استعمال سے بھی ہو سکتا ہے۔ (مؤلف)

کھجھڑاوی حاد کے مریض کو ایسا دودھ پینے کی ہدایت کی جائے جسے ہاں کر گاڑھا بنا یا گیا ہو (اگر مانتے آدھا جھاڑا جائے) تین درہم صمغ عربی کے آمروہ کاڑھا دودھ پایا جائے۔ بہت زیادہ سرد مفید ہے۔ اگر حقہ کرنا چاہیں تو پہلے اس پانی کو پکایا جائے اور پکا کر شہد ملی، اندھا گاڑھا بنا لیا جائے۔ اگر مریض کو سردی ضرورت ہو تو اس سے پہلے اسے قابض شرب یا رب سفر جل میں بھگوئی ہوئی روئی کھادی جائے۔ کھجھڑا (خرش) تین وجہوں سے ہو سکتا ہے۔ 1۔ بلغم، 2۔ مردہ صغراء، 3۔ سوداء۔ تمام کی وجہ سے ہونے والے خراش کی علامت یہ ہے کہ اجابت میں سفید رنگ کی لاج قسم کی کوئی چیز بہت دیر و خارج ہوتی ہے اور اس کے ساتھ حرارت اور پیاس بڑھ جاتی ہے۔ مردہ صغراء کی وجہ سے ہونے والے خراش کی علامت یہ ہے کہ اجابت میں صغراء اور جھٹک خارج ہوتا ہے اور پیاس کی اور حرارت کی شکایت ہوتی ہے۔ سوداء کی خراش کی علامت یہ ہے کہ اجابت میں کوئی سیاہ چیز خارج ہوتی ہے جو سرد و سرد ہوتی ہے۔

جب سہاں کا معدہ بہت بھیاںک ہو جائے تو حقہ میں کوئی روغن نہ ملائیں مگر بہت کم مقدار میں راستہ کا ب اور برگ آسن کے ساتھ حوش دیا جائے ایسے ہی نم کے نم کے روغن کے معالے میں احتیاط برتی جائے۔ رہے ہذا حال کے لئے تو اس میں روغن قطعان استعمال کیا جائے اور اس سے پتہ پانی اور صغراء۔ حقہ لیا جائے یہاں تک کہ جب شہد اور خارج ہو جائے۔ پانی رو جائے تب سکھیا کے اریحہ کے ساتھ جائیں۔ اسی میں سن و شہد ہے۔ (تجربہ مرآت)

چھوٹے بچوں کے کوئی راستہ میں صمغ عربی، کل غلتہ اور تھوڑا بھنا ہوا شہد، خراش کا تھپہ وغیرہ اور ہواشہ سب دے کر خوب سحر کر لیا جائے اور اس میں سے دوا لیں اور یہ سب دے کر سب سے بڑا دودھ میں صمغ شامل کر کے تھوڑا تھوڑا پایا جائے۔ (مؤلف)

اسی طرح مریضوں کی ایک دوسری قسم نہایت روئی ہوتی ہے جس میں پاخانہ دلا اور کھجھڑا کی مانند ہوتا ہے اس میں جھٹک اور جوش مارنا مردہ صغراء ہوتا ہے اور مردہ صغراء کے مشابہ ہوتا ہے میں مردہ صغراء نہیں ہوتا

لسان کھل کا استعمال قروح امعاء میں مفید ہے کیوں کہ یہ حاس و قابض نہیں ہے۔ زخموں کے خراج و روکنے کی زبردست خصوصیت رکھتا ہے۔ جھلن اور سوزش کے سے مسکن ہے اور روئی اور مسموم زخموں و ٹھیک لگی کرتا ہے۔ (جالینوس)

اس موقع پر جالینوس کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ ہر ٹھیک آنتوں کے اندر ہوتا ہے۔ اس کے پانی زخموں کو ٹھیک کر دیتا ہے لہذا ہر حال میں اس کے پانی کی مدد سے تیار کی جانی چاہئے۔ پتے اسی کے استعمال کی جانب توجہ کرنی چاہئے ممکن ہے کہ کافی روشنی ہو اور دیگر کمپیت و پتے اسی کے ٹھیک کا استعمال کرنا چاہئے۔ (مؤلف)

اس کا پھل جالی ہے اس کے اندر جود اور پائے کرنے کی خصوصیت ہے۔ (جالینوس)

اگر ایسا ہے تب تو یہ بہتر نہیں ہے بلکہ مفید نہیں ہے لہذا اس کی تحقیق کرنی چاہئے (مؤلف)

گلز آنتوں کے زخموں میں بہت نفع بخش ہے کیوں کہ یہ زبردست قابض ہے۔ بڑے قطعی کا جوشاندہ قروح امعاء میں مفید ہے۔ (جالینوس)

کیوں کہ یہ مسکن و معدن کے ساتھ ساتھ قابض بھی ہے۔ لہذا استعمال مفید ہے یہ آنتوں میں ریت ہونے سے روکتا ہے۔ آنتوں کے زخموں میں خلیہ التئیں کا استعمال بہتر ہے۔ سرکہ کے ساتھ پکایا ہو یا قدر استعمال کرنا قروح امعاء آنتوں کے زخموں کے لیے بہتر ہے۔ (مؤلف)

مندرجہ ذیل چیزوں کا کھانا مفید ہے۔

پھل پائی مسور ہاتھ، سرکہ کے ساتھ، سرکہ میں گوندھی ہوئی روئی، سرکہ میں بے ہو۔ لہذا زردی، ملبو، پکور، کروناک، ساق، ہارون کا عصا، اور غرق کا ساگ۔ بڑے چوکے کے ٹھیک استعمال قروح امعاء کے سے یہ جائے مفید ہے اور کدورتی پوست قروح امعاء کے لیے بہت مفید ہے۔ طباء میں مرض میں کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ رسوت کا استعمال بھی قروح امعاء میں مفید ہے۔ حالیمہ قروح امعاء میں نافع ہے۔ ریوند قروح امعاء میں مفید ہے۔ (مؤلف)

متعفن زخموں میں گل محتوم کا استعمال بہتر ہوتا ہے لیکن اس کے استعمال سے پہلے ماء الحسل سے پھر نمک کے پانی سے حقن کر لیا جائے تب پھر اس سے حقن کیا جائے اور پانی بھی جائے اس کا حقن آب رنگ میں تیار کیا جائے اور پلانے کا طریقہ یہ ہے کہ تھوڑے سرکہ اور زیادہ پانی کے ہمراہ پلایا جائے۔ (جالینوس)

رہے اور تنوں کی شگایت میں اس کا ستوں مٹنے ہے۔ (شہد حشر)

اسن رہے اور تنوں کی شگایت میں آسمان آدھے۔ کبھی کبھی پیٹ کے مریضوں میں ہر ارشد پتھر ہو کر
اثر دے لے طرے ہو جاتے ہیں ایسے مریضوں کو آپ کے رہنمائی کی کمی ہے۔ (یہودی)

شہ قوت معہ میں طرے اور سخت تھیں، مریض ہو جاتا ہے۔ اس کے یہ مریضوں میں ہوتی ہیں تو،
میں رقیع ہو جاتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ یہ تھیں اور تھیں مریضوں کے ساتھ حق ہوئی ہے
چنانچہ میں نے ان کے ساتھ اس حرارت کا سبب رکھا سخت پتھر ہو جاتا ہے تو اس میں سبب بہت نہیں
ہوتی، ان کی کبھی ہوتی ہے تو مریضوں کے ساتھ تھیں ہوتی ہے۔ اس کے مریضوں میں ہوتی ہے۔

شہ، پتھر یا رقیع ہوتی تھیں، اس کے ساتھ ان کے مریضوں میں ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ تھیں
ہو تھیں اور ان کے ساتھ ان کے ساتھ پتھر اور تھیں ان کے ساتھ ان کے ساتھ۔ اس کے ساتھ
پتھر کے ساتھ تو ان کے ساتھ ان کے ساتھ تھیں کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ۔ اس کے ساتھ
ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ۔

تھیں کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ۔
اس کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ۔

وہ تھیں ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ۔
ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ۔
رصاص، الیون اور صمغ عربی پر مشتمل شہ ہو گیا۔ یہ تھیں مریضوں کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ۔
پتھر کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ۔
چاہئے۔ (مؤلف)

تھیں ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ۔
ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ۔

کبھی کبھی وہ مریضوں کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ۔
ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ۔

ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ۔

معدہ مستقیمہ در قوتوں کی فہم کے لیے عکری و تجربی کا حقہ برنا چاہئے اس سے آسانی سے اور
 ہو جاتا ہے اور سالوں میں اس سے ہونے والی جہن و سازش کی تسلیں کے لیے اس کا استعمال کرنا چاہئے۔
 قوت اور پرتو رکھنا قوت معدہ کے لیے مفید ہے اور پانی میں لہری نیچے کی مکوں کی راتھ کے پانی سے
 حقہ برنا اور نیکو دوش پانی بھی نافع قوت معدہ ہے۔ (رد فوس)

حیوانیات کے معدہ کا اثر پانی کے ساتھ پینا قوت معدہ میں فی حد درجہ ہے۔ (جینیٹس)
 رٹ کے تحت اس کے معدہ کو معدہ ملعم کے ہر پیر قوت قوت معدہ سے نیکو صارت میں اس کے
 معدہ کو معدہ قوت معدہ میں مدد کرتا ہے۔ (تقریریں)

مکوں کا منہ ہے کہ اس کے پھونکی تھ کے رٹم و پھر تاکہ اس کے صلیح پانی کے پودے
 و شرب کے سر ہا شراستوں کا نافع قوت معدہ ہے۔ (جینیٹس)

مکوں کا منہ ہے کہ حیوانیات قوت معدہ سے واقع ہو جائے۔ رٹم کو پھر تاکہ اس کے
 قوت قوت معدہ میں مدد کرتا ہے اس کا حوش نہ ہا نافع قوت معدہ ہے۔ (تقریریں)

مکوں کا منہ ہے کہ حیوانیات قوت معدہ سے واقع ہو جائے۔ رٹم کو پھر تاکہ اس کے
 قوت قوت معدہ میں مدد کرتا ہے اس کا حوش نہ ہا نافع قوت معدہ ہے۔ (تقریریں)

خبرہ کی پستانی کے جو شندو کے ذریعہ حقہ کرنا اس میں مدد ہے اس کے رٹم کو پھر تاکہ اس کے

رٹم کو پھر تاکہ اس کے رٹم کو پھر تاکہ اس کے رٹم کو پھر تاکہ اس کے رٹم کو پھر تاکہ اس کے
 رٹم کو پھر تاکہ اس کے رٹم کو پھر تاکہ اس کے رٹم کو پھر تاکہ اس کے رٹم کو پھر تاکہ اس کے

رٹم کو پھر تاکہ اس کے رٹم کو پھر تاکہ اس کے رٹم کو پھر تاکہ اس کے رٹم کو پھر تاکہ اس کے
 رٹم کو پھر تاکہ اس کے رٹم کو پھر تاکہ اس کے رٹم کو پھر تاکہ اس کے رٹم کو پھر تاکہ اس کے
 رٹم کو پھر تاکہ اس کے رٹم کو پھر تاکہ اس کے رٹم کو پھر تاکہ اس کے رٹم کو پھر تاکہ اس کے
 رٹم کو پھر تاکہ اس کے رٹم کو پھر تاکہ اس کے رٹم کو پھر تاکہ اس کے رٹم کو پھر تاکہ اس کے

رٹم کو پھر تاکہ اس کے رٹم کو پھر تاکہ اس کے رٹم کو پھر تاکہ اس کے رٹم کو پھر تاکہ اس کے
 رٹم کو پھر تاکہ اس کے رٹم کو پھر تاکہ اس کے رٹم کو پھر تاکہ اس کے رٹم کو پھر تاکہ اس کے
 رٹم کو پھر تاکہ اس کے رٹم کو پھر تاکہ اس کے رٹم کو پھر تاکہ اس کے رٹم کو پھر تاکہ اس کے

سہید جگر صاف، قافیہ مضمون، شانہ دار، بڑا محقق و شاعر کے ہر کہ میں ذیل دیا گیا ہو، ہندو، مسلمان،
مرد و عورت، (مٹی کے برتن میں جو یا ہو) کے ہر اس کے ذریعہ حادثہ یا جائے اور قروح امیہ کے مریض
کو قافیہ دلوں کی پھلی، ہاتھ دھو اور پوست سدر کے جو شہادہ میں گھرن کر یا چاکہ اور گرس کے ساتھ
ٹھنڈک اور بد دھوت و ریون کی بھی شکایت ہو تو اس نسخہ میں جو رسہ و دراصل کا اضافہ کر یا جائے اور
گھرن کر یا چاکہ اور گرس کے ساتھ شدید گرمی کی شکایت ہو تو رگیدہ سادہ و خروک نعلی کا اضافہ کر یا جائے۔
پیٹ اور آنت کے درد کے لیے مفید دوا۔

دارو کو سٹون کر کے 6 گرام ہر 4 آب گرم خالی پیٹ نہار منہ پانیا جائے یا ہر 4 آب گرم 6 گرام
مہ (موزی گدھی) کے پتہ چھوٹی پانی جائے۔ (نہال و تہا)

اس کتاب میں یہ بھی ہے کہ کچ کے ساتھ حرارت کی بھی شکایت ہو تو یہ نسخہ استعمال کریں۔
نسخہ۔

ختم حاض، نشت، گل ارمنی، صمغ عربی دریاں اور طباشیر اور گرس کے ساتھ شدید سہاں کی شکایت
ہو تو اس نسخہ میں بول کی چھلی کا عصارہ، طریشٹ اور شہہ طوطا کا اضافہ کر لیا جائے اور اگر اس کے ساتھ
ریا دہوں کے ساتھ شکایت ہو تو اس میں تھوڑا سا سہہ اور سہہ اور اس جیسی دوسری حاض و مودہ میں شام
رہن جائیں اور اگر اس کے ساتھ ٹھنڈک تک رہی ہو تو اسی نسخہ میں تخم کنوچہ، تخم برات، ہاؤں، تخم کھنکھی
گل ارمنی و صمغ کا اضافہ کر یا جائے جیسا کہ میں نے کیا ہے۔

کچ کا جس کا سبب حرارت ہو اس کے نسخہ میں وقت ضرورت کچ کا اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ (تحریر)
اگر قروح معیہ میں کچ کا قدر لدا و مورش ہو کہ اس کی شدت سے مریض کی قوت بدنی ختم ہو
گئے تو اس وقت "نکات ام" دیا دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کثیر، عمری کی چربی یا روغن گل کے سر
قیہ و علی کے استعمال سے درد و معیہ میں سہاں ہو جاتا ہے نہیں قروح معیہ کو خاص طور سے جب
عقمت پڑ چکی ہو اس سے فائدہ نہیں ہو گا پھر جب قوت و طاقت بحال ہو جائے تو اصل علاج کیا جائے۔ جب
چربی طرح قوت موجود ہو تو قروح کا علاج حد درجہ مذکور دیا دینے سے کیا جائے پھر تکلیف دہ دوا میں پان
چھ طاقت دہسالی جو بڑھانے کے تو تھیں درد کی تھیں کی جائے کہ ہو سکتا ہے مریض شدت درد
روایت نہ کر سکے اور مر جائے۔ شدت درد سے کبھی کبھی چاکہ موت واقع ہو جاتی ہے۔ (ذیل ابواب)

مضمون و مردوں میں شدت کے سر اوٹھن کو سہاں شکاں کا چنا مفید ہے۔ حسب المسال کا شہادہ استعمال واقع

مغص ہے۔ اخروٹ کو ان کے پوست سمیت سمجھ کر کے ناف پر رکن مغص دوم وزن میں سلون پہنچاتا ہے۔
(دستوریدوس)

دندید ست سر کہ کے ساتھ ماہر چنانچہ کے پتہ فادہ مند ہے۔ (دستوریدوس)

غایق حد طیارین فی حد سے احق ہوئے اسے لٹھ میں جمید ست و پانی لٹے ہوئے سر کہ کے ساتھ
ماہر چنانچہ فادہ مند ہے اور احرہ سے سکریہ بھی مفید ہے۔ (جایوس)

جودنیہ نافع مغص ہے، اوقوافع مغص ہے، سلون پہنچاتا ہے، موبہ کو شرب کے ساتھ حوش ہے۔
کرتین ارم کے پھر چنانچہ نافع مغص ہے۔ جوشندہ دو نافع مغص ہے۔ جتھی کے روغن سے حقن کرنا مغص اور
زجیر میں مفید ہے۔ سورگندہ و سدر کے ساتھ پکا کر اس سے شہاد کرنا مغص میں باعث سلون سے
اگر برسد کا سر کہ کے ساتھ استعمال زجیر و مغص میں باعث حوش ہے۔ مایطوس کا روغن رتوں میں تیار
کیا سو احمہ مغص کو بخار دیتا ہے اس کا استعمال شرب یا بھی کیا جائے۔ زبرد کو روغن رتوں میں پکا کر اس سے حقن
کیا جائے تو مغص دور ہو جاتا ہے اور اس واسیہ کے تھوس کا شہاد ریاحی مغص میں مفید ہے۔ تخم فطر سیاہوں
میں مغص میں اچھا کام کرتا ہے۔ (دستوریدوس)

گرم چتر سے پکایا ہو اودودہ رتہ میں مفید ہے۔ (دستوریدوس)

ملع صافوٹس کا جوشندہ کا شرب کے ہم اوچھا مغص کو بخار دیتا ہے۔ ہر دوا یک جہں بر شد میں
گودہ استعمال کرنا مغص کے لیے نافع ہے۔ جوشندہ دوم حوش نافع مغص کے بارہا استعمال کیا۔ قرطاس کے
نمہ پاپا شہ طوش کا پیلا، عث سوس مغص سے مدد کے پانی کا نافع مغص ہے۔ مغص کے ہر میں
و شرب کے ساتھ رما یا جائے۔ ماحود و شرب انہوں نافع مغص کے (دستوریدوس)

شراب جوشندہ و مدد یا شرب میں مدد کے پتہ رتہ ہر دوا و شرب کے ساتھ رتہ میں
نفعی مغص کی شکایت دور کرتی ہے۔ (دستوریدوس)

نفع سوس حشوں مغص سے بخار دیتا ہے۔ تخم سیاہوں نافع مغص ہے۔ عث شرب کے ساتھ نفع سے
کے جوشندہ کا شرب کے پینے سے مغص دور ہو جاتا ہے کس رتہ ہر دوا کے ہر اوچھا مغص میں
مفید ہے۔ (دستوریدوس)

فعل نافع مغص ہے اور جوشندہ و شرب نافع مغص ہے۔ (دستوریدوس)

تلاورین کا شرب کے ساتھ رتہ حشوں مغص سے مدد کرتا ہے۔ (دستوریدوس)

قطاریوں کبیر چار ماہہ شرب کے ہمروہی نہ ہونے کی صورت میں استعمال کیا جائے اور ان
موجودگی میں پانی کے ہمروہ استعمال سے مفصل میں فائدہ ہوتا ہے۔ (روفس)

ریوندافع مفصل ہے۔ مثبت رطب ریچی اور لمفی مفصل میں نافع ہے۔ (دستوریدوس)

عزلی کی چربی کا حقہ رتہ ری مذع و سوزش میں باعث مسون ہے۔ (لن، ماسویہ)

جوشندہ غنیل کا پینا نافع مفصل ہے غاریقون نافع مفصل ہے۔ ساقی خنیر محرق کا شرب استعمال مزمن
مفصل کو دور کر دیتا ہے۔ (روفس)

بلغمی اور ریچی مفصل کے لیے مفید ادویہ حسب ذیل ہیں :

بیض سوس، حقہ کر فس، حب بلساں، عوالمساں، غاریقون، ریوند، قطاریوں کبیر، کھرومدوس، حب
دووس سے فائدہ حاصل کرتے اور مفصل سے چھٹکارا حاصل کرنے کا طریقہ ہے کہ ان کو دھوئیں برتنوں
لیا جائے اور پھر ان میں سے ایک مثقال یا دو درہم کے بھرے کرہاء لعسل کے ہمروہ پیا جائے۔ درہم دو
اور حرارت کی وجہ سے، حق ہونے والے مفصل میں سپوں دور ہونے کے بھرے کرہاء لعسل پانی میں
روغن گل کے ہمراہ پایا جائے۔

اسی طرح دور ہونے والے گلاب کے ساتھ چار وقیعہ کپے ہوئے مارکامق یا نامفید ہے۔ ان میں
پھوڑ ہوا آب خیازد بھی مفید ہے۔ لمفی اور ریچی مفصل و ریاح کی شکایت میں غنیل سوس، روغن، کرہاء لعسل،
انیسون، حب بلساں۔ (لن، ماسویہ)

عود بلساں، ہاون، غاریقون، ریوند، قطاریوں و سنوف کرنے شدہ میں کھرومدوس، کھرومدوس
کرہاء لعسل میں آکر مفصل کے ساتھ اس سال بھی ہوتا ہے و روغن کی تدبیر کی جائے۔ اور اگر اس سال نہ دیکھیں، تو
ان صورت میں مسلسل دوا میں استعمال کی جائیں کیوں کہ تب اس کا سبب یہی خشکی ہے اور قحط ہے۔
(تہذیب الدوا)

ریچی مفصل جس کی مدد مت ہے کہ وہ قرق کے ساتھ ہوتا ہے اور پتی جگہ نہ تارتا ہے، اگر اس کے
ساتھ اس سال کی بھی شکایت ہو تو ہاون بریاں استعمال کر یا جائے اور اگر قبض کی شکایت ہو تو دو درہم ہاون
(بغیر بریاں سے ہوئے) اور کر فس ذیجہ درہم ہاون انیسوں ایک درہم کے بھرے کرہاء لعسل میں پیا
جائے۔ اور اگر مفصل کا سبب کیونین خفیہ ہو کہ جس کی مدد مت یہ ہے کہ وہ ایک ہی جگہ ٹھہرا رہے گا، تو یہ
درہم حب بلساں، م، مانخو، نصف درہم کے بھرے کرہاء لعسل یا مٹر و دیلون کا سنوف استعمال کر یا جائے۔

اسس دموی کور وکنے کے یے قریبا دین سبور کا ایک نسخہ فٹید

اقتی، رزق، قس، اسفیداج، رماس، مگر رشتی بدوئی میں سب تڑپا چاہوں لی کر مہر حق میں
 : میں اور سی میں تھوڑا سا ندر بھی :- میں پھر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنا رہے طور فقید استعمال میں :-
 (مہر)

انگوں میں زخم یا تو قلم یا باغ سے پیدا ہوتے ہیں یا صخرہ اور یا سودا سے۔ قرحہ میں ہلکا ہونی نہ مدت دو
ہفتے اور قرحہ معمولی لٹھی کی مدت تیس دن اور سدا ہونی کی ہانی مدت نہیں ہوتی وہ ایک۔ ایک مدت
نے اور مشکل سے ہی جاتا ہے۔ مقدمہ میں ٹرونی زخم ہو جائے۔ وہ ان میں سے پیپ ٹرونی سے ہر سے ٹٹے
ورنگہ بھی تو پیپ کے ٹٹے کے حد تو سبب مرض مقدمہ سے قریب ہی ہو گا اور پھوٹی آگ سے قرحہ
میں مدت کم ہوتی ہے۔ ورنہ انگوں کے قرحہ میں بہت زیادہ نگار مٹی اور گوشت کے ٹکڑے ہوتے ہیں۔ یہ
رغوت تھکتی ہے اور پیرا و مذاق جیسی مٹی چیز خارج ہوتی ہے۔ اس رطلوت زیادہ سے ان جھک کا پتہ اس کے
ٹٹے کا مٹی کیا ہائے گا۔ نہ خارج ہونے اور رطلوت کا رنگ زرد سے تو سبب مرض صخرہ ہوتا ہے اور سفید
و چھوٹا رطلوت کے قرحہ قلم قلم ہونی چاہئے اور سیاہ یا عذر ہے تو سودا و ان حصے سے مٹی کا ہے ان
میں عذر کے وقت اس کے ساتھ مٹی کے ساتھ مٹی کے ساتھ قرحہ معمولی صخرہ و ان وقت بھر ان مٹی
و صخرہ و ان کے بھی ہے۔ مدت یا قرحہ میں مدت۔ مٹی یہ مدت سے قرحہ و حالت سے پتہ چلتا ہے۔
شروع ہوا و ان آگ سے قرحہ و صخرہ و ان مدت کے و ان کے رطلوت و رطلوت میں پھوٹی کا
ہوتا و پری آگ سے قرحہ و صخرہ و ان مدت کے و ان کے رطلوت و رطلوت میں پھوٹی کا
جھک پتہ جھک پتہ چیزیں خارج ہوتی ہیں ان کے حد۔ رطلوت کے قرحہ پیپ خارج ہوسکتی ہے

سب سے زیادہ سخت تعلیم چھوٹی لڑکیوں کے قلوب میں ہوتی ہے اور حیرت میں اوجہات کی مقدار کم ہو جاتی ہے اور جو کچھ بھی لگتا ہے وہ سخت روکے ہوئے رہتا ہے اور اس سے قبل وہ بعد میں عقیدہ میں درود تعلیم ہوتی ہے اور پانچویں کے بعد نماز اور دعا کا تعلیم ہوتا ہے۔ (۱۰۰۰)

فلسطین سے خارج ہو کے دشمنوں یا قوارق کا ایک ہار خنجر طے کر کے ساحل کاتے "دریاں" کے مجھے
خنجر طے کر کے میں خارج ہو تو اس کا ساتھی تین دووں سے یہ چاہے گا کہ میں سے ملے اور میرا ہاتھ چاک
دار جو خون در و خنجر طے اور رنج و معص کے ساتھ آتا ہے اس کا سبب چاند یا قوارق میں یہ ہیں کہ قوارق
میں پامالہ مسیحا میں اس کے پاس یہ کاروں سے گزر سب چھوٹی کشتی میں یہ تو اس کا ساتھی ہیں، ان کے ساتھ
ساتھ ہریاں پرور نے دریا پر چاہنے میں سے وہ دریا ہو تو جسے کہہ رہا ہوں یہی اس کے ساتھی یا ساتھی

دور سے آگے کے ساتھ ایک منحنی شاہد دکھایا جائے اور پانی کے ساتھ پتے اور دھاپا بھی مہیا کرے یا تین اونٹوں کے جوشاندے کے سر و تین اونٹوں پاؤں کی پچ پانی جائے اور ایک ایک حرکت کرے اور روغن گل پتلے دودھ کے ساتھ تین اونٹوں دور سے وقت دوا د میں پکا ہوا طرہ سے دیا جائے اور تین بھی ہو تو طہ شیر، تخم حنا، صمغ و راق و حباب سیخوں میں گوند دیا جائے اور اس میں گل ارمنی بھی شامل کر لی جائے۔ پھر اسے پانی کے سر اوستوں کر دیا جائے اور تھلے طہ پانی کے راق دیا جائے اور زیریں آنتوں میں سبب مرض موجود ہو تو حقوں کے زریعہ علاج دیا جائے۔ مرض کے مزمن ہو جائے یا بڑھتا ہے قرص کا استعمال کیا جائے اور دوسرا شہاد تو حقے میں بھی اور خوں طہ پانی بھی مرغی اور بلی چرلی استعمال کر لی جائے اور اگر قروح امعاء کے ساتھ فساد بطن و درودست شکرانی شکایت ہو تو قحبات و سمات اویہ سے قرص تیار کر کے نہیں استعمال کرنا جائے۔

مثال کے طور پر اس طرح کی قرص

حب آس، گنر، طیس الحیدرہ، ساق، طہ شیر، ایون، امیسون، مانخ و درمید اور آس و سب ترہ کوٹ میں کر قرص کی شکل میں دیا جائے۔ اس میں سے مرض و درمید اس میں درمات میں ایک ایک من علاج میں اس کے ساتھ دیکھ کر استعمال کرتے ہیں اور قروح امعاء کے ساتھ قحبات و شکرانی شکایت۔ یہ قحبات قحبات مغزیات و درمید استوں میں ایک ایک، راق، دست و اقلتی، گل ارمنی، صمغ حنا، ایون، سب ترہ، حباب سیخوں کے کر وٹ میں۔ سبب و طور قرص استعمال کریں اور مرض و راق کے ساتھ ساتھ پانچ پانچ پاؤں کی دلی، مسورین اس اور چھٹی حصے کی بدست میں۔ اس کے کریمیت کرک ہو جائے تو پھر چرلی سے پاؤں اور ساق (دست کی) کے ساتھ دیکھ کر ہارہا خانے کی بدست میں جائے اور یہ مرض و راق کے پاؤں کے پاؤں کے استعمال کے ساتھ سید لو اس میں قحبات و شکرانی شکایت۔ یہ قحبات قحبات مغزیات و درمید استوں میں ایک ایک (دست و

آس پٹنے سے موت واقع ہو جاتی ہے۔ (موت سے مراد حیاتوں)

میر نہیں لے کر سوں سے ہی بھی تھوڑا سا دیا ہے۔ (دوا)

قروح امعاء کے لیے قرص :

اقلتی، طہ شیر، صمغ حنا، سبب مرض کے جوشاندے کے ساتھ دوا د میں پکا ہوا طرہ سے دیا جائے اور تین بھی ہو تو طہ شیر، تخم حنا، صمغ و راق و حباب سیخوں میں گوند دیا جائے اور اس میں گل ارمنی بھی شامل کر لی جائے۔ پھر اسے پانی کے سر اوستوں کر دیا جائے اور تھلے طہ پانی کے راق دیا جائے اور زیریں آنتوں میں سبب مرض موجود ہو تو حقوں کے زریعہ علاج دیا جائے۔ مرض کے مزمن ہو جائے یا بڑھتا ہے قرص کا استعمال کیا جائے اور دوسرا شہاد تو حقے میں بھی اور خوں طہ پانی بھی مرغی اور بلی چرلی استعمال کر لی جائے اور اگر قروح امعاء کے ساتھ فساد بطن و درودست شکرانی شکایت ہو تو قحبات و سمات اویہ سے قرص تیار کر کے نہیں استعمال کرنا جائے۔

ذو سطلاریا کا مریض چھ ایک ماہ لھر خرگوش کی پیہ سے سے توں مرض سے ان وٹھایا بل ہو جائے گی اور اگر خرگوش کی پیہ کو خیر اور روٹی میں گوندھ کر ذو سطلاریا کے مریض وٹھایا جائے توں کا بہت اچھا اثر ہوتا ہے۔ قروح معہ کے مریض کو چار روز تک بغیر ٹمک کی تارہ پیہ جس دن بہت خستہ ہو جاتی ہو، انھوں کو دیا جائے اور اس کے علاوہ کوئی دوائہ دی جائے تو دوا مکمل ٹھیک ہو جائے گا۔

مغرب دوا و زحیر :

مانگو، ختم کرفس، پوست ہر ترش، عطر، ہل سمور، فیوں نصف جزاء سارے جزاء سے ہر سرمد کی مانند ہر ایک سفوف کر لیں اور اس میں سے ایک درہم سے ایک مثقال تک لے کر صبح اور رات و سوتے وقت استعمال کریا جائے اور ہلور حد چاروں دیا جائے اس سے ایک یا دو دن میں ضرور سوں ٹے کا دھواں کے لیے اس کی مقدار فوراً ایک دیکھ سے دو دوا تک ہے۔ (طہار سفس)

لذع و چھن کے چھو ریہ دوا کے بعد مریض کا رفع حاجت کے لیے جاناں امر کی نشانی ہے۔ بالائی آنت میں ہے اور لذع و چھن کے فوراً حد چار یا کوئی دوا خارج ہو تو یہ مقعد کے قریب ملت مہجہ ہونے کی دلیل ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ ایک شخص کی حالت میں کھلی رنوں کے چھٹے اور کھلی خراہ نشتے اور کھلی امعاء مودی حراہ آنت کی اندرونی سطح سے چھٹی ہوئی تھی کاٹا ہوا تھا ہے تو یہ اس کی تشہیر میں ن و شک ہو سکتا ہے۔ یہ آنت کا رخم نہیں ہے البتہ یہ واضح ہو تا ہے رخم پھوٹی آنت میں ہے یا مودی آنت میں۔ ان کو تین پیروں سے سمجھنا چاہتا ہے مریض کی نوعیت سے۔ چھ پیروں کی مقدار چھوٹی آنت کی خاصیت سے زیادہ ہو تو یہ بڑی آنت کا حصہ مانا جائے گا و اگر لذع کے ساتھ فوراً ہی خارج ہو یا بہت سے خارج ہو تب بھی بڑی آنت کا حصہ مانا جائے گا و اگر خارج ہونے کی چیز سے کھلی ہوئی ہو توں سبب معہ مستقیم میں سمجھا جائے گا یا امور کہ نیچے سے جس قدر آنت ہے اندر میں پوری معہ مستقیم میں ہیں گی جب مرض ہو سکتا ہے اور قرح معہ کے جتنے ہی دن حصہ میں ہو گا تا ہی اس کا دوا دے کر اسے حل ہو گا۔ (الاعضاء الکبر)

اسہال و موی، موی اور مہدی کے درمیان فرق

اسہال و موی مہدی میں خون مقدار میں زیادہ و اعضا خارج ہوتا ہے و اسہال و موی موی میں نہ ہر صفراء خارج ہوتا ہے جو سخت لذع کا سبب بناتا ہے قشور معہ خارج ہوتا ہے اس کے حد قحوظ خوں کے ساتھ غلط کاٹا ہوا حصہ خارج ہوتا ہے اس کے ساتھ غلط کاٹا ہوا حصہ خارج ہوتا ہے قشور

ہو جانے اور اس سال دم کے چھ ہو جانے کی علامت ہے۔ اگر دستوں میں خارج ہونے والی چیز صرف خراطہ ہی ہے تو اس کے ساتھ میں لگی ہوئی جھلی کا معائنہ کیا جائے کہ آیا چرہ کی جنس سے ہے یا کچھ اور۔ مگر وہ جنس سمجھیں سے ہے تو سمجھیں کہ قرح بڑی آنتوں میں ہے اور اگر خراطہ کے ساتھ خون خارج ہو رہا ہے تو مایہیں کہ سال میں نکلنے والے سارے دانت کے ساتھ ملنا ہوا ہے یا نہیں۔ یوں کہ اگر ملنا ہوا ہے یا مل کر خارج ہو رہا ہے تو یہ قرح دریں است کے نکل کر قریب میں واقع ہونے کی دلیل ہے۔ ایسا ہی خراطہ کا بھی معائنہ ہے لیکن خراطہ کم دماغ ہو پاتا ہے اور قرح کے قشر کی شکل اور اس کی بڑاؤ وغیرہ سے مخلوط ہونے کی نوعیت بھی مقام مرض کو بتاتی ہے۔ بعد اگر رحم ریہیں آنتوں میں ہو تو حقے اور شیطانات زیادہ کارگر در مفید ثابت ہوتے ہیں اور وہ پانی است کے رحم میں دانت کے منہ کے ذریعہ استعمال سے فائدہ ہوتا ہے اور دریں دانتی آنتوں کے رقبوں کے درمیان فرق سال کو ملحوظ کرنا چاہتا ہے۔ اور اس سال دموی کھدائی صورت میں شروع شروع میں بھی قشور و خراطہ کے رقبے پیپ خارج ہوتی ہے اور آخر میں سیاہ گدنی چیزیں خارج ہوتی ہیں جگر کے دست دوروں سے آتے ہیں اور دقتیں در تک خون جاری رہ کر مد ہو جاتا ہے حتیٰ کہ دوبارہ انھیں ہو کر پھر یا تو پسے کی طرح جاری ہو جاتا ہے یا اس سے زیادہ تھج اور قروح اعضاء کے دست و فعض ہوتے ہیں اور مسلسل اور متواتر ہوتے ہیں۔ رہے دو قروح حوی و مستقیم میں واقع ہوتے ہیں اور جس کو چہرے کہتے ہیں اس کو وجہ سے ہونے والے آنتوں میں سریش کو بٹھکا اور دور لگایا پڑتا ہے اور رفع حاجت کی شدید ضرورت کا احساس ہوتا ہے جب کہ اس سے تھوڑی سی کٹی شے کے۔ وہ چھ نہیں نکالتا یہ جی سہا میں مداخلی اور دموی ہوتی۔ یہاں تک کہ مجموعہ است کے بعد اس سے خراطہ کی جنس کی کوئی چیز خارج ہوتی ہے اور یہ چیز برادر سے باطن میں مخلوط اور مداحہ وضع ہوتی است اور چھ دو گن کے یہاں کیا ہے کہ چھ زنجیر کے سریشوں و شدید دانتوں کے بعد اس مقام سے پھر خارج ہو میں میں نے یہاں لکھا۔ (عضاء عامہ)

سال و موی کی چار قسمیں ہیں

دانتوں جو متعین اور اس سے زمین و آسمان و ماضی ہوتے ہیں جس کا کوئی مفعول نہ کیا ہو یا جسوں نے وہ مفعول کی ریاضت ترک کر دی ہو یا مسلسل دیر و لیں چھوڑ دی ہو جس سے قدر میں اختلاہ ہو جاتا ہے۔ اور دو سال جو ضعف مد کے باعث عارض ہو جائے اس میں خون کی دانت خارج ہوتی ہے۔ قیسہ کے موی خون کا استفادہ یہاں یا تلخت کی مدد ہوتا ہے۔ چوتھے دو سال جس میں تھوڑی مقدار میں کھنکھاس ہوتا ہے یا اس کے ساتھ زخموں کے قشور ہوتے ہیں۔ صرف ایک دانت اعضاء کا سال ہو جاتا ہے اور مرض راجع معائنہ مستقیم کے اس قرح سے عارض ہو جائے جس کا وقوع در کے

مرض ایلاؤس کے تین اسباب ہو سکتے ہیں

- 1۔ چھوٹی آنتوں میں ورم حار۔ اس کے ساتھ حار، پیاس، احتساب اور مرضی دونوں کی شکایت موجود ہوتی ہے۔
- 2۔ دست اور خشک انداز سے سدھن جانا۔ اس کے ساتھ امتناع تاد، تدا، پچارہ اور غشی ہوتی ہے۔
- 3۔ چھوٹی آنتوں کی قوت دفعہ کی کمزوری۔ اس سے پختہ عدم غذا اور ٹھنڈی پانی پینے اور خالص شکایت ہو چکی ہوتی ہے۔ (لوہر)

وہ مرض ایلاؤس، جس کا سبب ورم حار، مواس کا علاج قصدا سے نہ اس صفا سے کیا جائے جو قوت حاصل ہو، ممکن ہو اور طبعین ہو، اور جس کا سبب سرد خشک ہو، اس کا علاج حتمی ہے۔ پختہ انداز میں روغنیات سے حقن کیا جائے، پھر باریق، تخم کھل، برف قطہ ریون سے۔ (۱۰ ص)

ایک میں مرضی کو مرضی اور طبعین چربی بہت زیادہ نمک، اور اسفیدمان کے شہاب کے روغن و شہاب مقدور میں پلایا جائے، گرم پانی میں ڈھایا جائے۔ اور اس سے خوب اچھی طرح حرکت کرنے سے یہ صفا جائے۔ پھر نیم گرم روغن سے حقن بھی کیا جائے۔ مرضی کھڑا ہو کر اپنے پیٹ و خوب چھٹی طرح سے حاکمیت و اس عمل کو بار بار کرے، مرضی و حقن حار بھی کیا جاسکتا ہے۔ (۱۱ ص)

کبھی کبھی درد قویخ و دونوں دورات تک مستقل ہو جاتا ہے۔ (علاج و مرض)

قویخ کے درد چھوٹی آنتوں کے درمیان بہت شدت نہیں ہوتے، کیوں کہ یہ درد بغیر ریات و انداز سے پیدا ہوتے ہیں اور یہ ریاح چھوٹی آنتوں میں سے اس کے دقیق ہونے کی وجہ سے اس میں پائیں۔ اور جو کثرت و مشغرت موٹی آنتوں میں پیدا ہوتے ہیں، نسبتاً مقدار میں زیادہ و شدید ہوتا ہے۔ یہ اس کی بات آنتوں کے اندر کسی ورم کی وجہ سے حقن ہوتا ہے یا اس کی قوت دفعہ کے صمیم نہ جانے کی وجہ سے یا اس کی ریاح کی ورم کی وجہ سے حقن ہوتا ہے اس کا سبب ورم ہو تو اس کے ساتھ حار، پیاس، غشی، اور ورم ورجیت میں نہیں کی شکایت موجود ہوتی ہے اور ورم ورجیت کا سبب آنتوں کی قوت دفعہ کی کمزوری کی وجہ سے ہے کہ ورم ورجیت میں اس سے کچھ بھی نہیں پلایا جائے گا اور اس سے پختہ انداز کی شکایت نہ ہوگی۔ اور کئی محدوٹ مرضی نے وقت پیٹہ عدم غذا ہوتا ہے، اس کی یہ علامت یہ بھی ہے کہ مرضی نہ ایم بار دیتا رہا ہو گا۔ غنت۔ اس کے سدھن کی وجہ سے پیدا ہونے والے ایلاؤس کی علامت یہ ہے کہ اس کے ساتھ آنتوں میں بہت زیادہ غشی و جو باریق فرق کے ساتھ لگی موجود ہوتا ہے۔ (جو مع حسل و اس)

یلاؤس ورمی کا علاج قصدا سے کیا جائے، ورم ورجیت پر غشی کیا جائے، ضعف قوت دفعہ کی وجہ سے حقن ہونے والے یلاؤس کا علاج ورجیت سے کیا جائے اور حکم کی جائے تاکہ سوء مزاج دور ہو سکے

ہوتا ہے اور اس کے مخالف و پیچیدہ اور گنجان ہوتے ہیں۔ (تاب العیالات)

بزرگی مرغی کا شور مسلسل ہے، راستہ کا ہے اور اس کا شدت اس کے برعکس فعل انجام دیتا ہے۔

(۱۰۰ پیج)

اسی طرح قبلہ چڑے کا شور بھی مسلسل ہے، عمر اس کا شدت مریش اور یہ ضروری نہیں ہے۔

صرف اس کا شور بادیاجائے۔ (مؤلف)

یہ اس کے مریش و جب عورت بہ، ایک میں درجہ درجہ تیز ہو تو مریش کی حقیقت سمجھ جاتا

چاہئے۔ جب درجہ ہو کا تو اس کے ساتھ درجہ تیز بھی ہو کا ہے میں اس کی تدبیر یہ ہے کہ مریش و

شدت خوب ٹھنڈی کی ہوئی شربت یا زیادہ مقدار میں پانی جائے۔ کھانا اس کے دونوں ہونے میں،

ہو گا اس سے اس کی ریت ٹوٹ جائے گی اور ختم ہو جائے گا اور اس سال و موی بھی دور ہو جائے گا۔ یہ اس کے

اس مرض میں بہت اچھے منطقی ضرورت ہوتی ہے درمیں اثر بخار کا بھی ہے۔ (ایڈیٹور)

شب و ٹھنڈی اس کے پانے کا قصد مغل یہ ہے کہ مریش اس سے ختم ہو جائے۔ (مؤلف)

مرض ایدو اس میں بانی آت کے درجہ، مدت مستقل کے کا ہو اور تیز کا شدت کے ساتھ ہوتا ہے

نیز اس کے خوف میں جینی آت میں کوئی چیز تک نہیں پاتی۔ جب اوچھل پانے کی شکل میں درجہ تیز خاری ہو تو

مرض کے بانی آت کے درجہ ہونے میں کوئی شے نہیں رہ جاتا اور درجہ درجہ مدت خود اس کا مقام ہے۔

اور یہ مرض بہت ریچھ و قسم کا ہوتا ہے، جب یہ روئی صیٹ ہو جاتا ہے، جس میں شدید کرب و سب

چھٹی ہوتی ہے اور اظہار افرا ہو جاتے ہیں تو اس حالت کی مدت ہوتی ہے کہ آت میں کوئی اور مدت درجہ

تے اور درجہ درجہ اس مرض نے اعراض درجہ میں اور کمر پیشاب کیجی ہو تو مریش سے گلوہ سہی کی

مدت میں نہیں بٹھاتا اس کا رانی ہوتا ہے آت کی دلیل ہے۔ (ایڈیٹور)

تے سے درجہ درجہ درجہ درجہ کا پتا ہوتا ہے، ابھی ابھی تے سے مرید الکر جاتا ہے، یہ اس کے

اور قوتوں ماریطوں سے تھیں رہنے کی بنا پر مشہور کائنات میں ہیں۔ اور سب سے ٹھنی مادہ حارث ہوتا ہے یہ اس

کہ یہ دو فاضل مادہ ہوتا ہے، جو معدہ میں کشادہ و مضر پیدا ہو جاتا ہے۔ یہی مادہ جب ریادہ ہو جاتا ہے، اور مستقل

رہتا ہے تو زنجیری کی تے ہوتی ہے، یہ اس کے درجہ درجہ کوئی وجہ سے ٹوٹ کر سد ہو جاتا ہے۔

حاصل طور سے اس وقت جب کہ مریش کے کھانا کھانا بھی چھوڑ دیا ہو، اس سے بے خوئی و درجہ کی حکایت

ہو جاتی ہے اور درجہ درجہ نہیں بیچے دونوں ہونے کی طرف پہنچتی ہے۔ جب کہ قوت میں یہاں نہیں ہوتا اور

ایک شخص نے چاہی ہے کہ وہ لٹکے چاہیے اور سے شدید قوت ہو گیا تو اسے طیب نے میں لٹکی ہر
 مارنے نہ پھاٹ کر تب ہم کرم عورت عورت پینے کا مشورہ دیا اور تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد دوز نے اور
 چرائی کے بعد حرکت کرنے کا مشورہ دیا جس سے لڑائی بعد ہی سے بہت ہو گئی۔ (مؤلف)

جب قوت ریشی کی شہادت ہو اور ارد میں زور کے حقے اور حکید سے اضافہ نہ جائے تو اسے اس پتھور
 دیا جائے اور مینس کے ہیٹ کی اصلاح اور لے کی تدبیر کی طرف رجوع کیا جائے یہ تدبیر اس وقت اختیار کی
 جائے جب کہ اس کے معدہ کے اندر کوئی چیز موجود ہو۔ اس کے ہیٹ کی اصلاح ایسی چیز سے کی جائے جو اس
 کے اندر تھوڑی گرمی پہنچائے اور سے سلا یا جائے اور قطعی کوئی چیز کھانے کو نہ دی جائے ورنہ ہی کی طرح
 کاپانی پینے کو دیا جائے۔ خصوصاً ٹھنڈ پانی بلکہ جب بھی پیمہ پینے کی خواہش ہو تھوڑی مقدار میں نیمب سب پینے کو
 دی جائے۔ یہاں سے پینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور جب تک درد ساکن نہ ہو جائے کسی اصول پر قائم
 رہا جائے کیوں کہ زیادہ دوتوں تک بھکا پیاسا رہنے سے صبح کام پائرو دھیرے دھیرے وہ عذرات نکلیں
 نہ جاتے ہیں جو آنتوں کی پر توں میں جتمع ہو جانے کی وجہ سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ اس کے لیے سب سے
 عمدہ تدبیر ثابت ہوتی ہے۔ (مؤلف)

جو درد مانہ میں ہوتا ہے وہ قوت کا ہوتا ہے اور جو پشت کے پسوں میں ہوتا ہے وہ گردے کا ہوتا ہے۔
 قدرتی قوت میں روغن پیدا نہیں پینے کا طریقہ اس طرح بتایا گیا ہے۔

پسے دل تو ماشہ دوسرے دل سے اور دل کا ماشہ سر کے سر سے دل سازتھے تھے وہ ماشہ چوتھے دل
 اندر وہ ماشہ در اسی طرح پانچویں چھٹے و ساتویں دل روغن پیدا نہیں پایا جائے۔ اس طرح روغن پیدا نہیں
 مدت ستوں ایک مدت تک بتائی گئی ہے۔ اس سے تین روغن پیدا نہیں سے پسے جب کچھ پانی جائے اس سے
 حد دور کی ورنہ پانی جائے۔ میں بتا رہا ہوں کہ اس سے حد ایارچ ستوں کر یا جائے۔ کہ اس سے اس سے
 در آمد کر کے اس کے رے است اور قصاصات اور نہ جاتے ہیں اور صاف، رفس، کوکھ، مینھی، تکر
 شت ایک ایک ٹھکی، خوشبو، تھوڑا ماشہ سب دیکھ سائیں تو پانی میں ڈال کر اس قدر جوش آئے کہ پانی
 نہ چاہیں تو لہر رہ جائے پھر اس میں سے تقریباً سو پیارو تو لے کر اس میں تھوڑا تھی اس سر ہا میں تاکہ
 آپس میں خوب مل جائیں پھر سے مینس و پا میں در جانے کو چھو بھی نہ دیں یہاں تک کہ دس گھنٹے گزر
 جائیں اور آگ کا تاند نہ جائے پھر نڈ کے طور پر سفید مان در دریا مان دیا جائے اور پینے کے لیے ماء غسل دیا
 جائے۔ اور نہ جب بھی اس مینس و یہ چیزیں ستوں کرانی جائیں تو بعد میں مسوڑھوں پر نمک مل بیٹے کا
 مشورہ دیا جائے تاکہ مسوڑھ سے درانت حراب نہ ہوں۔ (جو رحس)

مخرج ریح حمل :

پہلے سداب کو شمد کے ساتھ اس قدر میس کر لیجئے کہ اس کے بعد اس کا آواز میرا اور اس کا چوتھائی جو کھار شامل کریں اور پھر اس میں روئی لتیغ کر شاف کی شکل میں استعمال کریں۔ اس سے بہت زیادہ ریح خارج ہوتی ہے اور فوری سونل جاتا ہے۔ (قونوش)

ادویہ المفردہ میں جالینوس نے کہا ہے کہ شحم کھل سے بہت جلد اسہال کا عمل نہ تاکہ۔ اس میں بہت کے عمل کرنے سے پہلے ہی یہ جسم کے مولود خارج کر دیتا ہے۔ مرد قحیہ سیاہے تو جلدی دستہ کے ہے اس کا استعمال بہتر ہے بعد اس پر در حسب قد اس پر کھروسہ کیا جائے۔ (ابو بکر)

جلد اسہال لانے والی حب ایض :

صاف کیا ہوا جندیہ ستر تیس دنے اور شحم کھل ایک دانگ تین پونے چار رقی کے در حسب دستور اس کی گولی بنائیں۔ یہ مقدار ایک خوراک ہے۔ (ابو بکر)

ایک صاحب قوی کے مریضوں اور مرض بڑھ جانے کے وقت اور مرض کے دور سے پہلے سے دور سے پسے درم کی عدم موجودگی میں بھیز یہ کا فائدہ استعمال کرتے تھے۔ اس کے استعمال سے بخیر خاصے وگوں کو میں نے شفا یاب ہوتے دیکھا اور پھر دور دورہ مرض میں ہوا۔ درمیں وہ بھی قوت میں معموں اور بہت دنوں کے بعد ہوا۔ دو صاحب اس مقصد کے لیے بھیز یہ کا مفید فائدہ دیتے تھے کہ یہ اس بات کی نشانی تھی کہ وہ فائدہ بڑوں کو کھاتے ہوئے درم کے لعل کو دیکھ کر مجھے تعجب ہوا کہ وہ کھاتے بھی مریض کی کمر سے ایک دھماگے سے باندھ کر نکال دیتے تھے سب سے بڑا فائدہ وہ تھا جس میں دنی بڑی کا ٹکڑا بھی ہو اور اس میں نمک اور مرچ ملا جائے تاکہ اس میں اور مزید کمر خوشوار ہو جائے تو اس نے بھی اسے پاندی سے استعمال کیا اس کو یہ مرض یا تو دوبارہ ہوا اسی نہیں یا ہوا تو اسی ضروری کی وجہ سے اور بہت عرصے کے بعد۔ رہا میرا معاملہ تو میں اس کے درمیان میں چھوٹا سا سورن کر کے اس میں ایک لگا کر اسے لگاتا تھا اور اس کے فائدے کو دیکھ کر مجھے تعجب ہوتا تھا کہ دو صاحب کیا کرتے تھے کہ اس کا فائدہ مجھے کی شکل میں باندھ کر لیا کرتے تھے اس کے دھماگے سے باندھ کر لگا کر پائے اس میں میرا نے پہاڑ بھیا ہوئے کہ یہ چیز بہت موثر اور بہت کامیاب ہے اور قوی کے مریضوں کو چھوٹے سے شارب کا مستقل استعمال فائدہ دیتا ہے اور مرض کے دور دو واقع کرتا ہے۔ پانی، صاب اور شربت کو پالینا چاہئے اور یہ طرح دوزخے مرغ کے شارب مفید ہیں۔ مصعب کا صاحب میں نے دکھانے کے شارب دینے کو یہ میں

یہ وہ ٹرپا ہے۔ آنتوں کے درد اور خشف برداری وجہ سے عارض ہوئے تو بخ میں روغن ریتوں سے حقن کرنا مفید ہوتا ہے۔ (جالینوس)

جس کئی واجبات کے خشف ہو جانے کی وجہ سے قوی و روغن تلخ نہ تو وہ مغز قلم اور جو خور و کوٹ نہیں کر انجیر کے ساتھ مہون بنا کر کے اور روغن زیتون میں سداب پکا کر کھانے اور حقن کے قوی قوی و روغن زیتون کے لیے مفید ثابت ہو گا۔ (دستخوریہ دس)

چھوٹوں کے سپردہ ملک ہوتا ہے۔ اس سے مسکن کی دوا میں دیا جاتا ہے اور یوں کے رغن میں دیا جاتا ہے کہ کئی خاصیت یہ ہے کہ اوقات میں ہٹا دیا تو ایک پید ہوتا ہے۔ (دس)

پارہ کے استعمال سے کئی خاصیت ہو جاتی ہے اور یہ اپنے فعل کی شدت کی وجہ سے سٹ پلٹ کر ہوتا ہے۔ (ابو بکر)

یوں کے مریض و اور درد مند ہوں، شور بے پلا کر تقریباً چوٹیں توں کے بھر پارہ دھلا جائے۔ یوں کہ یہ ہماری دورانی ہوتا ہے اور آنتوں کے درد و درست ہوتے ہوئے اور خفیت کرتے ہوئے باہر خارج ہو جاتا ہے۔ (مجمول)

آمر سر اب 23 نمبریں، ماشہ پارہ، بھیجی طرح، یہ کئی میں توں سے قوی فعل جاتا اور یہ تجربہ ہو جاتی ہے۔ یہ ایک موثر چیز ہے۔ امر دوا ہونا چاہتی ہے۔ استعمال کے کٹ توں کی شکایت ہو جاتی ہے۔ (الحق ماسویہ و الحق ماسہ)

فرامیوں کی پھلکی اور روغن قلم میں یا شیخ میں پھا، ستوں، مانافع قوی ہے۔ ہی طرح روغن مانافع میں پھا استعمال کرنا بھی مفید ہے۔ مانافع میں بھی مانافع قوی ہے۔ (دس، سویہ)

روغن مانافع میں کے مہو پانے کا ستوں مانافع قوی ہے اور ہر سال کی خاصیت یہ ہے۔ یہ توں سے مریض قوی و تمکین کرتا ہے۔ (دس، سویہ)

کئی مانافع قوی ہے۔ (ابو حجاج، ابن، سویہ)

یو ریاح و قزقا و اس کے مریض طور سے یہ وقت جب کہ سے دویہ نے رنھ استعمال کیا جائے۔ (طہسان)

یاد بخ قوی کے لیے بہت مفید ہے۔ (ابو بکر)

آنتوں میں ریاح کا اجتماع ہو اور اس کا علاج روغن ریتون میں پکے ہوئے برور کے حقے، معیدہ اور مچھے سے کرنے پر بھی دور نہ ہو تو مخدر اور یہ دی جائیں گرما کی آنت میں پھر وہ ہو تو فلوینا کا استعمال کر لیا جائے اور اگر موٹی آنت میں ہو تو مٹی دویہ سے حقہ کیا جائے۔ (جوامع افلو قن)

جیسا کہ مسائل امید میا کے چھٹے باب میں ہے کبھی کبھی آنتوں میں ایسا درد ہوتا ہے جیسا کہ آنتوں میں کسی خلط لذاع کے انصباب کی وجہ سے قوح میں ہوتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے ساتھ اجابت نہیں ہوتی اور یہ کہ پیٹ سے کچھ لذاع و چھیں پیدا کرنے والی چیزیں خارج ہوتی ہیں تو ایسے مریضوں کو پیسے، ماء غسل سے اس قدر حقہ کیا جائے کہ آنتیں صاف ہو جائیں پھر عریض چربی دیمہ سے حقہ کیا جائے تاکہ آنتوں میں چپ اور لیس پیدا ہو جائے اور سابقہ وغیرہ جو آسانی سے اور جلدی خراب نہ ہوں، خلط کی جائیں۔ یہ ان کے لیے کافی ہے اور اگر شفاء کلی مطلوب ہو تو یہ دیکھا جائے کہ دو خلط آماں سے آ رہی ت ہیں پھر اس کے مطابق علاج کیا جائے۔ (مؤلف)

پیٹ کے تمام درودوں میں ہمیشہ پیسے یہ معلوم کرو کہ کیا قبض ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر صفائی کی طرف رجوع کیا جائے ورنہ اگر ایسا نہ ہو تو نجات کا پتہ تروجن میں جانت ہوتی ہے اور اسی سے اس کا پتہ مل قائم کر دو اور پھر اسی کے مطابق عمل کرو گیوں کہ کبھی کبھی قودن میں درم نق ہو جائے یا اس کی پرتوں میں غلیظہ ریاح کے اٹخا ہو جائے یا کسی چھین پیدا کرنے والی خلط کے اس کے اندر اٹخا ہو جائے یا اس میں سوء مزاج جاریار و خاص طور سے سوء مزاج باردا حق ہو جائے کی وجہ درم عارض ہو جائے۔ (مؤلف)

قوح یا تو ثقل یا اس کی وجہ سے یا کسی درم عاری وجہ سے یا کسی درم سبب کی وجہ سے یا غلیظہ ریاح کی وجہ سے یا غلیظہ ریاح کی وجہ سے یا کسی چھین پیدا کرنے والے خلط کی وجہ سے جس کا قودن میں صاف ہو ہو اور وہ وہاں ٹھہر جائے یا سوء مزاج باردا حق ہو جائے کی وجہ سے عارض ہو جائے یا کسی چھین پیدا پائی ٹی ہوئی نمیز پیسے کی وجہ سے ہو جائے یا سوء مزاج کی وجہ سے ہو جاتا ہے۔

مریض ان کے لیے سب سے مودوں چیز سبب ہے۔ (راولس)

جس کسی کو بار و غلیظہ ریاح کی وجہ سے قوحی شکایت ہو اسے مندرجہ ذیل چیز ہمیشہ لینی چاہئے

برگ سداب حشف پیر در ہم ماہ، امعشر چالیں، ماشہ، رافیتون اس کے مثل اور سی کے مثل و قی تید اور شمد سارے جزاء کے۔ تمام اجزاء کو بے کر حسب دستور کوٹ چھان کر میوٹ مامی اور اس میں سے روغن ریت و درم حاصل طور سے غلیظہ اور بھاری کھانا کھانے کے بعد کھالیں کریں۔ (دبیر)

ایک شخص کے پیٹ میں زیریں جانب درد ہوتا تھا جس سے اس وقت تک سکون نہیں ہوتا تھا جب تک کہ کوئی کھنی چیز بدرجہ قے نہ خارج ہو جاتی تو میں نے اس کو کئی بار ماء العسل سے حقن کیا اور اس کے لیے جب دینا شروع کر دیا جس دو شغلیاب ہو گیا وجہ یہ ہے کہ کبھی کبھی آنتوں میں رطوبت کی وجہ سے درد ہوتا ہے رطوبت چاہے گرم حریف ہوں چاہے کھنی سرد جس میں بول اس کو صاف کرنا پھر معتدل مانا ضروری ہوتا ہے رطوبت کھنی ہونے کی صورت میں ماء احسل سنتوں کیا جائے اور حریف ہونے کی صورت میں ماء شمر۔

(امو بحر)

یہاں چند چیزوں کو بطور سوال استہان کرنے سے پیٹ سے ریت خارج ہو جاتی ہے۔ (امو عطا۔ جانیوس)

ایک نسخہ جو نافع قویخ ہے، کاسر ریا ح، مسکن قے، مسهل اور غیندال نے والا ہے یہ ہے :

قلقل، انیسون، مانغولہ، معطلی، رچینی، لوک، ہر ایک بار دواش یا ساڑھے دس دواش، گتیر اذیزہ سے دو دواش تک، مقویہ پون دواش سے ایک دواش تک، یون تقریباً پونے چار دواش، یہ مقدار ایک خورک کے لیے ہے۔

(امو بحر)

جوارش نارمشک کا نسخہ جو پیٹ سے دے کو نکالتی اور نفخ کو دور کرتی ہے :

مقویہ، قلقل، اورک، ارقلقل، چھ چھ جیسے جیسے، مانگ، سیر، کچی خرا آٹھ، شکر تقاباً ایک ساٹھ دواش۔ ہر دے ہر دے حسب دستور جوارش یا درک کے سنتوں کریں اس کی مقدار خورک چھ دواش سے آٹھ دواش تک ہے۔ (کتاب اہرن)

نافع قویخ دواؤں میں سے ایک حورش سفہ جلی مسهل ہے۔ امو بحر کا نسخہ ہے اور ایک پڑوسی تھا اس دواشیدہ داری ہوتی تو اس سے چند دن ماء شمر اور ماء الکحل پیا جس سے وہ ٹھیک ہو گیا۔ پھر اسے ناف کے نیچے درد تھا جس کی وجہ سے وہ دوروں میں سو پاتا تھا اور نہ رات کو ایک طاقتور آدمی میں سے پاس بیٹھ کر سے رہا کرتا تھا کیوں کہ مریش اتنی تیز پھٹتا تھا جیسے پیچھے سے کوئی چیز جوت تیرنی سے لاپر کو پھینک دیا۔ اس نے ماء شمر دیر و پیا تو درد مزید بڑھ گیا تا کہ میں ہو اور سینکائی کرے۔ اسے کبھی سوس نہیں ہوا اور اس کو اجابت ہر قیصر۔ پانچویں دن ہو کر تھی اور اجابت میں چھ گرم چھ گرم چیز سے علاوہ چھ میں بیٹھا تھا اور درد کا دور و رات کو بوجہ طور سے کھاتا تھا۔ اسے پانچ چھ گھنٹے کے بعد اجابت تھا۔ مریش درد کے خوف سے کھاتا نہیں تھا۔ تو جتنے روز چھ پانچ گیا اور قویخ کی تمام دواؤں اور تدبیروں کو کام میں لایا مگر نہیں جب درد میں سوس نہیں ہوا تو میں نے اسے سولہ دواش درد اور جس دواش سے مانگ دیا۔ اسے میں نے

چونٹیس تو۔ پانی میں اس قدر جوش دیا کہ صرف ساڑھے آٹھ تولہ رو گیا پھر اسے صاف کر کے اس میں
 پینٹیس، ماش خیر شہر میں چھان کر پایا اور اس کی غذا میں ایک سوچس ماش شیر ج اور ایک سوچس ماش شکر خلاتی
 اور اس کے لیے یوگنی برادر شحم کلل، قموینا، رسکسینہ، کوہا کر پنے کے برابر ایک گولی تیار کی۔ اس میں
 سے رات میں اور ان میں جب ارہ اٹھتے تھے تو گولی یا اس سے زیادہ کھاتا تھا۔ پس اس سے وہ ٹھیک ہو گیا
 اور اسے ہلکی سی کھاموشی شکایت ہوئی تو میں نے اس کو بھی علاج کے ذریعہ ٹھیک کر دیا اس کا حال یہ تھا کہ
 جب درد اٹھتا تو اس کا پیٹ بہت تیز چلتا تھا یہاں تک کہ ایک مضبوط آدمی اس کے پیٹ کو پڑا پتا دے اس کی
 چیخ مچ جاتی تھی یہ دھڑکن اور خفقان جو میں نے دیکھی کبھی تو بخاری میں عارض ہو جاتی ہے۔
 جوڑوں کے دردوں اور قونج کے دردوں میں تشابہ۔

بہت لوگوں کو جوڑوں کے درد کی شکایت تھی انہیں ملک قونج ہو گیا اور پھر لوگ ایسے تھے جنہیں قونج
 ، حق تھا وجہ مفصل ہو گیا لیکن ٹھیک ہو گئے۔ ہوتا یہ ہے کہ جب رطوبات کا انصباب مفصل کی طرف
 ہو جاتا ہے تو راز سوکھ جاتا ہے۔ علوی کو قونج بخاری کی شکایت تھی اس کو صبح شام میں کئی بار جانت ہوتی تھی
 اور پیٹ میں تیز درد تھا۔ تو میں نے پہلے بغیر تیل کے پھر روغن سنبل سے پیٹ کی ماش کرنے کا مشورہ دیا
 اور اس کے بعد سی گرم پائے کے ٹکڑے کو گرم کر کے منہائی کرنے کا مشورہ دیا اور فلویا پیا تو شفا ہو گئی۔
 سی طرح ایک سہ ماہی میں ایک شخص و یکی شکایت ہوئی تو میں نے اسے خوب چھٹی طرح سے روغن سنبل
 سے۔ اس نے لی اور روپیہ پیا تو صحیح ہو گیا۔ لہذا اس باب میں بیکاری حاصل کرو۔ ماء غسل کو آہستہ آہستہ
 پانی پر پالے تو نفع بخش ہے۔ (روغن)

مریض اگر عورت ہو اور اس کے بارے میں یہ معلوم نہ ہو کہ وہ حاملہ ہے یا نہیں تو اسے عشاء کے
 وقت ماء غسل پایا جاتا ہے اسی لیے میں نہیں سمجھتا کہ قونج بخاری میں یہ محدود وقت دیا جاتا ہے۔
 حاملہ کی حالت درحالیہ میں پانچ ماہ وری ہو جاتا ہے اور یہاں پر کا ستھوں ایسا ہے۔ (باتیں)
 قونج کی دور کے مرض سے حاملہ عورت سابق میں قونج کا ہوتا ہے دراصل یہ کہ بارے میں
 سال کریں اور مریض کے بارے میں دریافت کریں کہ کوئی چیز اسے پہلے سے ہوئی رہی ہے درمیان
 درجہ زیادہ دوسرے ہو جائے اور یہ ہو جائے اور منتقل ہو کر فی صحت رکھتا ہے اور متلی دے کی شکایت
 زیادہ شدید ہوتی ہے۔ اس کے بعد ہو جاتی ہے تو قونج شحم درمیان کی شکایت ہوتی ہے اور اس
 مسہلات سے پیٹ میں بولی حالت نہیں ہوتی در قدر روکھا ہوتا ہے اور مسہلات خلیہ ہوتا ہے تو اس میں
 پہلے سے کراہے میں ریت نہیں ہوتی اور خلوع محدود کے وقت درد میں کمی نہیں بلکہ مضاعف ہو جاتا ہے

اور ایک جانب ہوتا ہے اور دوسری جانب ہوتا ہے اور جلدی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل
 نہیں ہوتا بلکہ ایک دن میں یا ایک گھنٹے میں بہت تھوڑا سا نیچے کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ
 پیشاب سترکی صاف ہوتا ہے اور بسا اوقات حواس بول یا قلت بول کی شکایت ہو جاتی ہے اور بسا اوقات خون
 نکل آتا ہے۔ اس وقت تشیخ میں کسی دوسری چیز کی مزید ضرورت مانتی نہیں رہ جاتی اور جیسے مصرعات
 ہوتے ہیں اور گردے کی شکایت میں قے صغریٰ ہوتی ہے اور قوت میں سستی جو کہ نسبتاً زیادہ مقدار میں ہوتی
 ہے اور جب درہائیں پسلا میں ہوتا ہے تو ہر خیال کرتے ہیں کہ گردے میں ہو رہا ہے اور جب درد سطح جسم
 تک پہنچ جائے اور مرق کو چھونے پر بھی مریض درد محسوس کرے تو اسے ہر قوت خیاں کرتے ہیں۔ اور جب
 کمر اور پشت کی جانب ہو تو گردے کا درد خیاں کرتے ہیں اور خاص طور سے اس وقت جب کہ درد ایک ہی
 جگہ موجود ہو منتقل نہ ہوتا ہو اور اس کے ساتھ اسی جانب لگے ہو اور دو تھوڑا پیدا کرے اور اس جانب کا خصیہ
 ستر جائے اور پیشاب اپنے طبعی طریقے پر نہ ہو اور اگر درد ابتدا میں مقام گردہ کے اوپر ہو پھر منتقل ہو کر
 اس جگہ پہنچ جائے تو سمجھو کہ درد قوت میں ہے۔ خصوصاً اس صورت میں جب پسے تختہ کی شکایت ہو چکی ہو اور
 ناب بھی درد ہو اور متنی ہونے کی شکایت ماضی ہو۔ در گردہ شروع میں مقام گردہ کے نیچے اسی جانب
 کمر کی میں شے پھر متنی ہو اور قبض کی شکایت ہو جائے تو سمجھو کہ سبب درد گردہ میں واقع ہے۔ اور جب
 بیٹ میں ریون، بھو تو سمجھو قوت میں ہے اور اگر شدید حواس بول ہو یہاں تک کہ ریون بھی نہ خارج ہو تو سمجھو
 قوت میں ہے۔ اور اگر اس کے باوجود بھی مریض میں چھوٹا جھٹکا ہو جائے اور مرق میں درد محسوس
 ہو تو سمجھو قوت میں ہے۔ اور اگر دو کمر ممتد ہوتا ہے۔ درد گردہ میں قائم رہتا ہے اور اس میں وقت اور مریض
 نہیں ہو نہیں اور درد قوت میں جیسا ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ہوتا ہے اس میں وقت ہوتا ہے اور اس
 کی کاروائی ہے۔ اور دونوں مدت درد قوت میں بہت زیادہ طویل ہوتی ہے جو بسا اوقات نیک یا پائے
 میں ایک مدت کے ایسا تک پہنچتی ہے کہ اسے نکل جاتی ہے اور قوت کٹاؤ ہوتا ہے۔ اس جانب ہوتا
 ہے جب کہ اگر اس میں سبب اس میں سبب اس میں خصیہ میں درد دائم محسوس ہوتا ہے، اس کی وجہ
 اس جانب کی رات کی قدر میں بوجھ رہی ہو جاتی ہے، قلت بول کی شکایت ہو جاتی ہے، پانی نہ مرنے
 میں اور مقدار میں کم ہوتا ہے اور یہی حالت بھی مری (صغریٰ، بچہ) اور مقدار میں کم ہوتی ہے اور اگر
 بیٹا ہے میں جیسے ماریت یا خون خاں ہو تو اس کی تشیخ میں کوئی شک مانتی نہیں رہ جاتا۔ قوت کا درد مقدم
 طبعی میں ہوتا ہے اور اگر اس کا درد کمر میں پڑے۔ کی جاسا۔ نکل، پسلا کے نیچے ہوتا ہے پیشاب
 میں اور حرکت اس میں نہ ہو تو ہوتا ہے۔ قوت کے درد میں قے کرنے سے قوت ہوتا ہے۔ اور اس سے
 سونہ ہوتا ہے۔ گردہ کا درد تہہ سے نہیں ہوتا اور اس کی وجہ مدت ماضی ہے۔ (مؤلف)

اگر کسی کو قوچ ہو اور آنتوں سے مشرکت کی بنا پر معدے میں بھی خدو پختی کرے تو مہ پانی میں آمندوج ذیل ادویہ سے خمدو کریں :-

مر، زعفران، جوا، معطلی، عصارہ، مسکن، میو، شکر، درودغن سنبل، بھورت کے کر حسب دستور خمدو تیار کریں اور مقام صاف پر لپ کریں۔ (اسندر)

قوچبار میں سنگائی کرنے کے بعد شغل کو خارج کرنے والی دواؤں سے حقہ کیا جائے۔ اگر اس سے دوا میں سنون نہ ہو تو جوشندہ شرب، میتھی، معطلی یا خونہ، تخم تاں اور باوند سے حقہ کیا جائے اور مرنابی چرلی سے ماش بھی کی جائے اور اسی سے حقہ بھی کیا جائے، کیوں کہ یہ آنتوں کی لذت و چھین کو ختم کرتا ہے اور اگر خوف ہلن میں گرمی پہنچنے کی حاجت ہو تو سداب کو کسی تیل میں پائیں اور اس میں قوچبار ذریعہ ڈال دیں۔ پھر اس سے حقہ کریں نیز انیسون، کرفس کو بھی اور بڑا کو جوش دے کر پائیں۔ خوب آم مصباح دار، قلفل اور دار چینی والی غذا میں کھلیں، سن دیں، کیوں کہ یہ بہت مؤثر ہے، اور آبرن کے پانی میں شست اور ناخوند جوش دے میں اور انیسون والی سے یا ضرورت ہو تو اس سے بھی زیادہ مسکن ادویہ سے مقام ورد پر لپ کریں، اور جسے حرقت، شدید پیاس اور حرارت محسوس ہو اور صفراوی دست خارج ہو اسے آب سرد پائیں اور نہ ضعیف درجہ خراب نہ ہونے والی بار غذا میں دیں، شب سے پانی میں اور ہساوقات ہم نے ان لوگوں کو ردغن گلاب وغیرہ سے حقہ کیا ہے۔ (ایلفریوس)

جن مریضوں کو ردغن ہیدنجیہ پایا گیا ہو اور اس کے بعد ضعیف آبرن کرانے کی بھی ضرورت نہ ہو ان میں اس وقت تک نہ بھیا جائے جب تک کہ ردغن معدے سے ترانہ پائے۔ یہاں تک کہ معطلی ہوتی ہے اور مریض اس کو انہی کے درجہ ہر حال دیتے ہیں اگر مریض قوی ہو تو وقت مریض کی شدت کم ہونے پر ردغن قسط وغیرہ سے ماش کریں، اور اس پر قوی مصلح ریاح ضہا لگائیں اور ردغن ہیدنجیہ گلاب ردغن بادام تلخ کے ہم اور ردغن قرطم یا ردغن ترب ہے۔

قوچ صفر اووی کی علامات :

صفراوی قے مستقل پیاس، سوزش و جلن۔

قوچ صفر اووی کا علاج :

آب صاف و خیر شہر یا آب برگ محلی، اگر علامات زیادہ شدید ہوں تو آب کاسنی دلو اور ردغن بادام سے علاج کیا جائے، جوشندہ و بھو میں آبرن کر لیا جائے، یا جوشندہ و بھو شک میں خیر شہر کوں چھان کر استعمال

کیا جائے۔

نسخہ حقہ :

بخ عطلی، ساجی، شیفنی، سلق، سرر قلعہ، بھو، نمک طعام، کرس سے لقمہ یا چائے،
شکر، سرور و غن، بھو، دانیل پاپا یا چائے یا ک۔ اس سے شکر، رچھل، نیچے لقمہ یا چائے یا کرس، سرور
فصد کے بعد بہت خوب ہے۔ (الن ماسویہ)

نافع ایلاؤس اوویہ :

دست ریاء، سر قوی، شکر، سرر قلعہ، بھو، نمک طعام، کرس سے لقمہ یا چائے،
شکر، سرور و غن، بھو، دانیل پاپا یا چائے یا ک۔ اس سے شکر، رچھل، نیچے لقمہ یا چائے یا کرس، سرور
فصد کے بعد بہت خوب ہے۔ (الن ماسویہ)

میں نے بہت سے قوی، سرور و غن، بھو، دانیل پاپا یا چائے یا ک۔ اس سے شکر، رچھل، نیچے لقمہ یا چائے یا کرس، سرور
فصد کے بعد بہت خوب ہے۔ (الن ماسویہ)

قوی شدید میں شکر، سرور و غن، بھو، دانیل پاپا یا چائے یا ک۔ اس سے شکر، رچھل، نیچے لقمہ یا چائے یا کرس، سرور

فصد کے بعد بہت خوب ہے۔ (الن ماسویہ)

شکر، سرور و غن، بھو، دانیل پاپا یا چائے یا ک۔ اس سے شکر، رچھل، نیچے لقمہ یا چائے یا کرس، سرور

فصد کے بعد بہت خوب ہے۔ (الن ماسویہ)

شکر، سرور و غن، بھو، دانیل پاپا یا چائے یا ک۔ اس سے شکر، رچھل، نیچے لقمہ یا چائے یا کرس، سرور

فصد کے بعد بہت خوب ہے۔ (الن ماسویہ)

جائے اور بھروسہ نہ کرے۔ ساتھ ہی چرچائی، مگر خدا کرنے سے حرمین واقعہ سے اور ہو جاتا ہے۔
ریاست و خاص طور سے معدودے کمال پر کرتا ہے۔ (دستور ریاستوں، چالیسویں)

معدودے ریاست و کمال پر کرتا ہے۔ ہی طرح ہاں نہیں لے کر کا ہے۔ (چالیسویں)

ریاست و معدودے سے لے کر و کمال پر کرتا ہے۔ خاص طور سے اس وقت جب کہ صحت میں نہ
شامل کر کے استعمال کیا جائے۔ (ایٹن ماسویہ)

میں کھینچا گیا۔ سب سے پہلے کے قلمی ورد میں مائع ہے۔ در یہ معدودے اندر کھینچا جانے والی ریاست و تحصیل
کرتا ہے۔ کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔
اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔
اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔

معدودے میں کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔

(چالیسویں)

معدودے میں کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔
اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔
اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔

معدودے میں کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔
اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔
اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔

معدودے میں کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔
اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔
اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔

معدودے میں کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔

معدودے میں کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔

معدودے میں کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔

معدودے میں کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔

معدودے میں کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمال پر کرتا ہے۔

نفل مکمل ریختا ہے، خود ہدیہ ٹرماستوں پسوں اور دوسری ٹرماستے۔ (دستوریدوس)

جوشاند و ٹھیکہ پسوں اور کے لیے نفع ہے۔ (دوس)

نفل مکمل ریختا ہے، خود ہدیہ ٹرماستوں پسوں اور دوسری ٹرماستے۔ (دستوریدوس)

نفل مکمل ریختا ہے، خود ہدیہ ٹرماستوں پسوں اور دوسری ٹرماستے۔ (دستوریدوس)

نفل مکمل ریختا ہے، خود ہدیہ ٹرماستوں پسوں اور دوسری ٹرماستے۔ (دستوریدوس)

نفل مکمل ریختا ہے، خود ہدیہ ٹرماستوں پسوں اور دوسری ٹرماستے۔ (دستوریدوس)

نفل مکمل ریختا ہے، خود ہدیہ ٹرماستوں پسوں اور دوسری ٹرماستے۔ (دستوریدوس)

نفل مکمل ریختا ہے، خود ہدیہ ٹرماستوں پسوں اور دوسری ٹرماستے۔ (دستوریدوس)

نفل مکمل ریختا ہے، خود ہدیہ ٹرماستوں پسوں اور دوسری ٹرماستے۔ (دستوریدوس)

نفل مکمل ریختا ہے، خود ہدیہ ٹرماستوں پسوں اور دوسری ٹرماستے۔ (دستوریدوس)

نفل مکمل ریختا ہے، خود ہدیہ ٹرماستوں پسوں اور دوسری ٹرماستے۔ (دستوریدوس)

نفل مکمل ریختا ہے، خود ہدیہ ٹرماستوں پسوں اور دوسری ٹرماستے۔ (دستوریدوس)

نفل مکمل ریختا ہے، خود ہدیہ ٹرماستوں پسوں اور دوسری ٹرماستے۔ (دستوریدوس)

سازجے چار ماٹھ یا سات ماٹھ بہر و آب کر مستعمل کیا جائے تو دونوں پہلوؤں کے درمیان کے مفید ہے۔ خارجی طور پر وہ فین سو سن، روغن نرگس یا روغن مان کی ماٹھ کی جائے تو اس کا بھی یہی فعل ہے۔
 پیلوں کے رشتے ہوئے اردو میں کرم کلہ، پانی کی شاخیں ورس کے تختہ یک پہ چڑھ کر آب و آب
 اچھی طرح کوٹ کر اس میں روغن فین سو سن کے ساتھ چھوڑ کر پانی کی چرٹی ماٹھ کر دی جائے اور تھوڑی سی
 پانی کے کر دلوں کی چرٹی ماکر قیہ و ملی پانی جائے اور قلم برداشت حد تک کر دلوں کے دونوں پہلوؤں پر
 دانی جائے۔ ٹھنڈی ہو جائے تو پھر کرم نرگس کے بار بار رکھا جائے۔ (سماویہ)

ماجرہ کے ذریعہ سنائی گئی معدہ کے پتے مکمل ہے۔ معدہ کے گٹھ و تحمیں برتنے کے پتے پوائے سری
 و شہد کے ساتھ مستعمل کیا جائے۔ اس کے واسطے معدہ کی وجہ سے ہو تو چھوڑ دینے کے بعد اس
 شاخ کے بعد اس کے پتے پر پینے کے بعد مریش و سبب ایسا جائے اور مکمل پانی آئے ہیں سے یہ
 ہے کہ ریزہ و معدہ کر پانی کی پانی شرب سے ساتھ استعمال کیا جائے اور تختہ پوائے و کرم اس
 جیون و تیل میں جوش و کرم اس سے بیٹ پر۔ شرب کر جائے، اور شرب و شونہ کے جو شائدہ و پانی تیل
 کے ساتھ پیٹ پر نطول کیا جائے۔ (اسحاق)

پانچ میں لی ٹھنڈی پانی، یہ مفید، میدہائی (خیر نخل) اور ساجے یا ماٹھ، تختہ شربت و
 شربت مرہ و نرگس کے سات ماٹھ دینا۔ تختہ پوائے پر ماٹھ، سبب و پتے پوائے کل نیل میں
 چرب کر یا جائے اور پھر اس میں سے ساڑھے تین ماٹھ سے مرہ و آب کر دلوں کی شاخ کے ساتھ
 استعمال کر لیا جائے۔ (مجمول)

نہایت ہائے جو نیکو پانی و تحمیں مرہ و آب کا پتہ پوائے میں مفید ہے اور صدارت کے پتے پوائے
 اور پتے پوائے، مرہ و آب میں سے صدارت کے پتے پوائے
 تختہ پوائے، تختہ پوائے، پتہ پوائے، پتہ پوائے، پتہ پوائے، پتہ پوائے، پتہ پوائے، پتہ پوائے
 ہائے و مرہ و آب کے پتے پوائے میں اور پتے پوائے، پتہ پوائے، پتہ پوائے، پتہ پوائے، پتہ پوائے اور
 پتہ پوائے میں صدارت کے پتے پوائے، پتہ پوائے، پتہ پوائے، پتہ پوائے، پتہ پوائے، پتہ پوائے، پتہ پوائے، پتہ پوائے
 پتہ پوائے، پتہ پوائے، پتہ پوائے، پتہ پوائے، پتہ پوائے، پتہ پوائے، پتہ پوائے، پتہ پوائے

آب پند میں چھوڑ دے اور تھوڑا سا چھیل کا تیل ملا کر اس سے حقن کر جائے۔ (تذکرہ عہدوس سے استفادہ)

نہایت میں آب کر دلوں کے ساتھ پوائے، پتہ پوائے، پتہ پوائے، پتہ پوائے، پتہ پوائے، پتہ پوائے، پتہ پوائے، پتہ پوائے

ہیں جس سے جنون و دیوانگی پیدا ہو جاتی ہے اور آنکھوں کے سامنے تاریکی چھا جاتی ہے اور بھاریت ہو جاتی ہے اور کبھی کبھی مفاصل میں پھنس کر تشنج پیدا کر دیتے ہیں۔ (سودی)

بالائی شکم یعنی معدہ کا لٹخا کاروں سے تھکنا ہو جاتا ہے اور انکار کے کا طریقہ یہ ہے کہ شکم منہ کے کوزے سے تھوڑی تھوڑی کر کے بہت زیادہ پیا جائے۔ شدید ٹھنڈک جانے کی وجہ سے شکم میں ریاں پھرتی ہیں۔ (امید یسا)

شدید ٹھنڈک جانے سے شکم میں رواج پھرتی ہے اور اس میں پیٹ سے اوپر ہونے والی درد نسبت پیدا ہوتا ہے اور اندر گرانی میں ہونے والی نسبت شدید ہوتا ہے اور مری اور اس کی بعد وغیرہ میں ہونے والی درد بھی نسبتاً بڑھتا ہے۔ (فصول)

مرہ سوزاؤ کی وجہ سے المیہ معدہ کی شکایت میں اور مخصوص مرہ میں باری کے وقت گرمی مرہ میں اچھتر کر کے اس سے صاف کیا جائے اگر پھر بھی شکایت باقی رہے تو مرہ میں کے معدہ پر سہ سہا طلب و شہد یا صبر یا موم یا روغن ہیں۔ سسپن میں مار کر رکھا جائے اور سے یارن دیا جائے ورنہ یہ سہا سہا د اور تونج سے تیار کیا ہو احوال نہ شد اور نفلس کے مرہ دیا جائے اور مقامہ وقت پہ صاف کرنا اس قدر دیا جائے۔ وہ جگہ سرخ ہو جائے اور معدے پر پچھنے کا کالہ جائے اور فٹیدہ کے کر جائے میں کی نی جائے (میرا) مرہ سا مہ کاثر یا دھواں استخوان یا فاع ریاں ہے اور عصبانیت دوسرے میں پھنس جانے کی صورت میں مفید ہے۔ (الاجزائ)

کچھ پیٹ سے خلیق ریاں و تھکنا کر جاتا ہے۔ جوشیہ بھی پیٹ سے خلیق ریاں و تھکنا کر جاتا ہے۔ کچھ کے ساتھ نمک کا فروج یا تراستوان رہا و رقی وغیرہ سے زیادہ جلدی تونج و تھکنا کر جاتا ہے۔ (الاجزائ)

خلیق مری ریاں عصبانیت میں در عصبانیت کے پچھنے اور معدہ آنتوں میں پھنس جاتی ہے اور پھیلاؤ اور عصبانیت و محیط عصبانیت میں بھی پھیلاؤ کر دیا جاتا ہے اور اس ریاں سے عصبانیت میں پھیلاؤ کر جاتا ہے اور ریاں بار د ہو تو اس سے شدید درد ہوتا ہے۔ قلیل ریاں میں رکاوٹ ڈالنے والی چیز ان کے پچھنے کے واسطے کثیف ہوتے ہیں۔ اس کا علاج یہ ہے کہ اس کو مار کر دیا جائے اور ریاں و خلیق دیا جائے۔ ان دونوں وقت معدہ ایک ساتھ حاصل کرنے کے لیے خود عصبانیت سے گریزا کر دیا جائے اور عصبانیت کے مطابق یہ جائے۔ اگر درد شدید ہو تو کئی مسکن دے کے ساتھ یہ دوا استعمال کی جائے۔ کچھ ریاں آنتوں میں پھیلاؤ کر دیا جائے تو کئی قلیل میں طیف برادر چاروں سے فائدہ پاتا ہے۔ ان سے درد دور ہو جاتا ہے اور درد ختم

میں سون تو ہو جاتا ہے لیکن کچھ حد میں اس سے زیادہ تھکاوڑ اٹھتا ہے کہ اس کے اوپر نذرہ کی ضرورت سے ریٹرائٹ کی پرتیں بہت کثیف ہو جاتی ہیں اور خلیفہ نگاروں کے تجویز ہونے میں مزید دشواری ہو جاتی ہے اور وہ خلیفہ و سردار رطوبات جو آنت کی پرتوں کے درمیان ہوتی ہیں مزید خلیفہ ہو جاتی ہیں اور اس کا نفع بہت دشوار ہو جاتا ہے۔ دوبارہ جب لوریا و شدید درد نفع ہے تو کچھ محدود اس استعمال کی ضرورت پڑ جاتی ہے اور معاملہ پہلے جیسا ہو جاتا ہے اس طرح بار بار شدید سے شدید تر دردا ٹھننے اور وہ نذرہ کے استعمال سے مرض ناقابل علاج ہو جاتا ہے۔ لہذا ایسے میں محدود دواؤں کے استعمال سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اس قوت کا سبب خلیفہ حار حلیط ہوں تو ان کو بدن سے نکال جائے یا اس کے مزاج کو معتدل بنایا جائے اگر یہ ناممکن ہو تو اس کا حساس مائل کر دیا جائے۔ علاج و معالجہ میں کھدیر بھی ایک نفع بخش تدبیر ہے اور مسکنات و مسکنات ماننے والی تدابیر کام میں آتی ہیں اور قوت کا علاج کرنا کوئی ضروری نہیں ایسا درد جو آنت کی پرتوں کے درمیان خلیفہ رطوبات کے پھنسن کر رہ جائے اس وجہ سے ہو تو اس کا علاج نیز مسکن رطوبات اور ضرورت سے فریج نہ کیا جائے خصوصاً اس وقت جب کہ رطوبات بہت کثیف مقدار میں ہوں۔ کیوں کہ یہ تدبیر ان رطوبات کو کھینچ کر ریات ہوتی ہیں اس کی قوت و جہد تحصیل کرنے کے مقصد سے اس قدر بڑھاؤ نہیں کہ وہ بڑھ جائے بلکہ وجہ ہے کہ ہندوؤں نے حکایت کی کہ اُطول در حقہ استخوان کرنے سے ان کے دھڑکے جاتے ہیں بلکہ ان کا علاج یہ ہے کہ ان رطوبات کو صاف کر دیا جائے اور ایک پیڑوں کے درختوں کو کھینچ کر صاف کر دیا جائے۔ اس طرح کے اندر تحصیل ریات کی خاصیت ہے۔ اس سے صاف ہو کر اشت کرنا اور زیادہ ہوں تک تک خرابی صحت کرنا علاج سے سکتا ہے اور جو مہار کے حوالے سے زیادہ محسوس

اطمینان بخش۔ (حیلہ المیرہ۔ جالینوس)

میں نے ایک رسالہ دیکھا کہ جب سے درد قوی کا حساس ہو گا اپنے پیٹ کو مائع دھیرا سب کے لئے اپنے نہیں مائع حلقہ در حلقہ کی روئی کے ساتھ اس حاکم اور تھکی پڑ پائی سے نکل کر پار سے ان خدشہ بیکار فٹ شاموں میں شہر سے پرتو یا اس میں شہر پائی ہو جاتا اور چھو۔ حاکم اور اس کے ساتھ کو صحیح سلامت نفع دہ ہے کہ اس ریات و تحصیل کرنے والی سب چیزوں میں سب سے زیادہ قوی حیثیت رکھتا ہے اور اس سے ریات مائل نہیں ہوتی تو اس کی آنت میں رہا ہو اور اس کے ساتھ حلقہ در حلقہ اس کے لیے مسن بہت عمدہ چیز اور آتی ہے۔ اگر وہ کے ساتھ حلقہ بھی ہو تو حلقہ سے سٹائی کی جائے۔ اس سے سون ہو تو دامن خفوں میں رہا ہو لیکن جی ملی یا مٹی کی چلی پڑا ہوا ہے۔ حلقہ در حلقہ بھی سون ہو تو قوی حلقہ میں نہیں رہا۔ اس کے ساتھ مائیں اور اس کے ساتھ حلقہ در حلقہ اور ایک قوی حلقہ

س میں سب سے زیادہ خاص ناکہ مند چیز جب لبا بست ہے۔ (جور جس) اور نیوں و دودھ سے تیار کیا یہ اعضا بہت نافع ہے۔ بہت حد درجہ میں سنوں پیدا کرتا ہے۔
ورم بار دوسرے پیدا کرنے والی رت، خلیقہ، غلط بارود، مذی و اکان غلط جاد اور صومہ انتوں میں سوء مزاج کا صاحب ہو، قوت بخشی وجہ ہو سکتی ہے۔ (الہدایا)

درد قوت بخشی میں سب سے عمدہ مسکن دو قوتیں ہیں پھر نگیبت سے مراد آب و دودھ، مینہ چھ جزاء، حمرہ و سفید، چار جزاء، فلفل پانچ جزاء، فلفل میں سے مشہور چھ جزاء، سنبل پانچ جزاء، خدیہ ست تین جزاء، برغس، حمرہ، سفید، چار جزاء، انخر تین جزاء، افیون چھ جزاء، ارچینی ایک جزاء، اس تمام جزاء کو لے کر کوٹ کر چھان لیا جائے۔ اس کے بعد عمدہ دھند میں معجون بنا کر ستموں کریں۔ مقدہ، خوراک چار مشقوں ہر آداب گرم ہوتی ہے۔ (الہیام)
ایک اور نسخہ :

اس نسخہ کو میں نے یزدان میں ستموں کی پہچان عجیب اثر خصوصیت رکھتا ہے۔ سے قوت بخشی کے تمام شدید دروں میں ہر آداب، تقریباً تین ہفتہ تک عطا کیا جائے۔
غیدہ مرنی پانچ جزاء، حمرہ، سفید، چار جزاء، افیون، اس کے بعد قوت بخشی ایک (دو) جزاء، سب وجوہات سے کریم بنانا چاہئے۔ مقدہ، خوراک، ہر گرم پانی کے ساتھ چار مشقوں۔ یا چار ہفتہ ہے۔ (الہیام)

نسخہ ضادہ برائے نفخ و قوت بخشی :

مہلکہ جدیدہ، رات میں سردی و سفید سوس کے ساتھ قیہ و ملی بنا۔ لپ کریں
شدید در، قوت بخشی کے لیے مسکن شافی

یوں جدیدہ، نو و دھند، کریم بنانا چاہئے۔ (توبہ اللہ و انھیں)

سب سے زیادہ قوت بخشی کے لیے نافع ہے (جو جریح)

جادویشہ قوت بخشی میں چھوٹا مہلکہ ہے اور حالت میں آسانی پیدا کرنا اور قوت بخشی کو جلد قلعیں کرتا ہے۔
بازجے مرنے و بہت باؤ و نمک شت و رومیں دھند کے ساتھ پکایا جائے اور ہندی میں شیر مقدہ میں عات
شکل کر دی جائے اور اسی طرح مہلکہ کریم بھی۔ پھر حتی، مٹاں اس میں سے تھوڑے تھوڑے کھوت کھوت پانی

جائے یہاں تک کہ مریض کا ہیٹ پھول جائے۔ پھر ہیٹ کے پھوٹے ہونے کی ہی حالت میں ممول کیا جائے۔
 ششم: کھل کا شرف استعمال کریں اور ناف اور ہیٹ پر سیپ کریں۔

ششم: کھل عصارہ کریڈو سٹیموینا سے تیار کیا یا ضوڈازو شحم کھل کے ساتھ ملا کر اس سے ہیٹ پر کچھ
 طرح کی مارا جائے۔ اس سے اجابت آنے میں آیر نہیں لگتی۔ (محررت)

پانچ ماہ قبل میں ہر وہ عمل کا استعمال نافع قوت ہے۔ اس کے استعمال کے بعد پھر قوت نہیں
 ہوتا۔ (مرس کی طرف منسوب ایک کتاب سے، خوا)

قوت کے درد اور بھریوں اور سردی میں پتھری کے دردوں کے درمیان تفریق کرنا شروع شروع
 میں ناممکن ہوتا ہے۔ اس کے علاج میں تفریق کرنے سے کوئی نقصان بھی نہیں ہے کیوں کہ اس وقت
 اصول علاج تسلیں ہوتا ہے اور تسلیں کا طریقہ دونوں دردوں کے لیے ایک جیسا ہے یعنی روئی ٹیپر
 سامانی کرنا اور شدت درد میں وہی مقدار جیسے، انجین کا استعمال کرنا۔ (اعضاء آمار)

پتھری کے درد کی شکایت میں پیشاب کے ساتھ چھوٹے خون خارج ہوتا ہے اور اس وقت پیشاب میں
 رگڑائی ظاہر ہوتا ہے۔ قوت میں یہ حالتیں نہیں ہوتیں۔ قوت میں لگنے والے درد اور بھریوں کی شکایت
 ہوتی ہے اور کائے کے گرد ہانپھو۔ ہر روئی پانچ خون خارج ہوتا ہے جو کہ پانی کے اوپر پھیل جاتا ہے
 سب علامات اور شکایتوں سے پہلے ہلکے اور ہلکے اور ہلکے شکایت ہوتی ہے پھر مرض سے اور
 ماری کے وقت سب شکایتوں سے پہلے ہلکے میں شدت پیدا ہوتی ہے۔ اور کثرت و شتر صورتوں میں
 قوت سے پہلے ہانپھو سے ہو گیا بہت زیادہ روئی کی شکایت ہوتا ہے۔ در قوت میں لگنے والے کائی کی شکایت
 ایک زمانہ تک رہتی ہے اور اس وقت کچھ ناضب اور بھریوں محسوس ہوتی ہے۔ (اعضاء آمار)

قوت کا درد اس کے ساتھ ناضب و اندر ہوتا ہے کی وجہ کوئی علامت ہوتا ہے۔ اس کی علامت
 یہ ہے کہ درد قوت سے قبل ہمیشہ قوت میں روئی کی شکایت رہا کرتی ہے۔

چھ بھریوں کا منہ ہے کہ درد قوت میں جانب نہیں ہوتا اور میں قسم کھاتا ہوں کہ یہ اندر میں
 جانب ہوتا ہے اور درد قوت اور درد کے منہ تیار رہا پانچ شروع شروع میں مشکل ہوتا ہے۔ میں اس سے
 محاذ میں اس سے کوئی فرق نہیں پاتا۔ دونوں کا اصول علاج ایک ہے۔ تاکہ غائب عوارضات و علامات
 بارے میں معلومات کر لینا ضروری ہے۔ یہ بات جان لینے کی ہے کہ دونوں دردوں میں متعلق کائی درد کی
 شکایت ہوتی ہے۔ لیکن قوت میں زیادہ شدت اور درد ہوتی ہے اور قوت زیادہ مقدار میں ہوتی ہے اور قوت میں

خارج ہونے والے دو فاسد بلغمی ہوتا ہے اور ان قبض رہتا ہے یہاں تک کہ نہ ریح خارج ہوتی ہے اور نہ ہار
 آتی ہے کو پیٹ میں دھماکہ اور نفوس کر رہا پیدا کرتی ہے۔ یہ درویدہ جسے میں ہوتا ہے۔ مساوات مختلف
 حصوں میں شدید درد ہوتا ہے اور گردے کا درد ہمیشہ ایک جگہ قائم رہتا ہے اور گردہ یا مقام گردے کے اوپر
 مہجہ ہو تو قوت کا درد ہو گا اور گردہ گردوں کی جگہ پر موجود ہو اور ایک ہی جگہ پر قائم ہے تو درد و
 مانتوں سے شدید کرنا ممکن نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ درد کی بھی چائی کی جائے۔ پتھر کی درد
 کے شروعات میں درد و حد درجہ صاف اور مانی ہوتا ہے بعد میں رسوب کی تمام ہوتا ہے اور قوت میں کر
 ان وقت جہت نرم ہوتی ہے تو دوسرے وقت میں یاں خارج ہوتا ہے۔ پتھر کے ٹوٹنے کے لیے حقن کر دیے
 مندرجہ حالت ہوتا ہے اس کے استعمال سے پتھر کے گردہ کی بہ نسبت پتھر کے قوت و ریادہ فاسد و اسباب
 ہوتا ہے مساوات حقن کی دوائے ساتھ رجاتی مادہ خارج ہوتا ہے اور وہ اس ہی وقت تک رہتا ہے۔ یہ
 مادہ پتھر سے ہوتا ہے اور مرض میں دیر، مصلحت و محسوس ہوتا ہے۔ ہی طرح پتھر کے گردہ کی ایک تب
 جاتی ہے جب کہ اس سے پتھر کی خارج ہو جائے۔ اور اس وقت اس کے درمیان عمیق و غیر کرپنا مثلاً
 ہوتا ہے جس سے مانتوں کی قوت نہیں پاتا یوں کہ اس وقت دونوں اردوں میں مسکن نہ دویہ کا
 استعمال ہو جاتا ہے تاکہ درد کی وروئے سے بچے لیکن اس مستحق مانتوں کی درد و رت مانتی رہتی ہے۔ اور
 مانتی نہتہ بچے طرف کھینچتی ہے اور قوت کی اپنی جو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ پتھر مانتی سے جاتا ہے اور
 اس کا بھی یہ امکان ہے کہ پیٹ کے تمام شدید درد قوت کے اردو مانتے ہیں جو ہے یہاں۔ شدید علویہ
 ہونے والے اردو مانتی مانتوں پر ت میں ہی مرض ہوتا ہے اس درد کے پتھر مانتی مانتوں سے نرم
 شیبہ ہوتے ہیں اور پتھر مانتوں کے مسمومہ درد و پتھر مانتے ہیں جس میں پتھر مانتوں سے نرمہ اور
 پتھر مانتوں کی خارج ہونا ممکن نہیں ہوتا یوں کہ مانتی مانتوں سے پتھر مانتوں سے نرمہ اور
 مانتی مانتوں میں پتھر مانتی کے قوت کی شامت و اس کے مانتوں سے پتھر مانتوں سے نرمہ اور
 میں سے قوت مانتی مانتوں سے نرمہ اور مانتی مانتوں سے پتھر مانتوں سے نرمہ اور
 مانتی مانتوں سے نرمہ اور مانتی مانتوں سے پتھر مانتوں سے نرمہ اور
 مانتی مانتوں سے نرمہ اور مانتی مانتوں سے پتھر مانتوں سے نرمہ اور

بعد اس صورت میں غور و فکر کرنا ضروری ہے۔ (ممانہ)

کبھی کبھی معدہ وقت میں اس وقت بھی درست و ثابت کار میں مانتی مانتوں سے نرمہ اور
 اس وقت درد ہوتا ہے اور معدہ مانتوں کی قوت اور مانتوں سے پتھر مانتوں سے نرمہ اور

وقت، نعمت، اور ہر چاق ہے۔ (طی و ع م)

[illegible]

سمر و حقنہ لینہ جو ممکن لذع ہے :

میں نے جو دیکھا، وہ عجیب، مطلقاً غیر معمولی، مبہوت کن اور چاروں طرف سے گھیرا ہوا تھا۔
وہاں سے قریب — شہر کی پارکس اور کونے کونے میں "گلیٹریں" تھیں اور جدید ترین گاڑیاں
حقن کیا جائے۔ (سپر)

بادام شیریں اس میں مفید ہوتا ہے۔ (طبری)

ہی بھی قوتِ قوس میں ، سے ماضیہ ، تا ہے در بھی عود ، سے در بھی بھی تپشیں ،
 لعلوں و لب کے ساتھ یہ تر جیسے است شب صفا ایں دنیا کی یاد دہان و بے شکا
 نئے دیباچہ میں تمگی قوس یوں ، ادا سب کے پنےاں نمایاں ہوتی ہے۔ (اردو)

Phragmites australis

[illegible]

وہ لوگ جن کے معدے سے میں پیدا ہونے والے لٹمر اس صفر ام سے نہیں خارج ہو پاتے ہیں ہ
 انساب روزانہ آجوں میں ہوتا ہے، ان کو کسی بھی وقت شدید قوت بخ ہونے سے مطمئن نہیں رہا جاسکتا۔ اس ن
 مات کا کرپلے ہو چکا ہے۔ (منافع اعضاء)

آب کا ہو کے ساتھ فلون کے کر اس میں روئی خوب زیادہ لتیخ کر حمل کیا جائے یا جدید ستہ اور اس
 وہ طور شافہ ہواں کیا جائے یہ مقدم الذکر سے متر اور مجرب ہے اور زخم کے لیے عمدہ ہے۔ ورنہ مرغ
 سے بیٹ سے تمام آتشیں کماں کر اس میں نمک بھر دیا جائے پھر اسے ستہ قوی۔ پانی میں اس قدر پایا جائے
 کہ یک شہائی رو جائے پھر سے زائد قوت بخ کے لیے پایا جائے۔ بھی بھی اس کے ساتھ قرطم و ریحان یا زبرد
 فید شامل رہا ہے جس سے دور قوی ہو جاتا ہے۔ (راہبوں)

اس مرغ و بیج کرٹ لٹلی، آب قرطم، دشت زبرد و ریحان کے ہمراہ پایا جائے۔ اس کا خاص فائدہ
 و جمع قوت بخ میں ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

بوترکی سے نافع قوت بخ ہے۔ (ابن ماسویہ)

بھیرا یہ کافضہ کہ یاثر آب کے ساتھ پینے سے قوت بخ میں فائدہ ہوتا ہے۔ بھیرا یہ کافضہ نہا بھی
 مفید ہے شطیہ و رمنہ ہا۔ ہی طرح اس و دوا مقدم کے طور پر استعمال کیا جائے۔ (دستوریدوس)

ش نے پے تارہ ش سے شپا شپا ہے۔ میں پاخو بوترکی دیت و تختہ ہون کے ساتھ قوت بخ
 مزمن میں صفا خروں کے میں۔ طور پر صفا استعمال کرتا ہوں۔ (جینیوس)

یہ طریق قوت بخ سے جان میں مریم و شمدلی ہونی شپا سے ساتھ یاثر آب یا پانی کے ساتھ
 مرئی دیت پاتا تھا اس۔ فائدہ ہوتا تھا (جینیوس)

بھی بھی رستق واریک کے رکھ دینا، قوت بخ کے مریم و پاتے ہیں۔ ہالون چودہ دوا شپا
 رتے تروا شہ و پانی میں چس کر چنا قوت بخ کے لیے مفید ہے ورنہ اس طور سے اس وقت شپا۔ خوب
 لاریک خلاف کرنے کر مپانی کے ہمراہ استعمال کیا جائے۔ (دوس)

سوں و پانی میں پا۔ خدہ دی و میں شپا۔ کے شہوں رہا نافع قوت بخ ہے۔ (ابن ماسویہ)

تھوئمہ سہیون کا شہوں ش قوتوں کے لیے مفید ہے۔ ش کرٹ لٹلی کو روغن قرطم روغن دوس
 شیں و شیں کے ساتھ مفید رہا۔ شہوں رہا نافع قوت بخ ہے۔ (دستوریدوس)

چالیس سال کا ایک شخص تھا جسے تھوڑی سی روٹی شکایت تھی اس وقت کوئی دوا اور سکھ نہ تھیں اور حکیم
 ہے۔ جیسا کہ یہاں حکیم دواؤں سے اس کو ضرر پہنچا اور سدا ب نے ساتھ تھیں پانچ لکھا جاتا تو دروازہ
 جاتا اور اس دور میں معمول کے مطابق اس نے مٹی اور شہد جوش کے کر سٹوں یا سٹوں جاتی تو دروازہ
 شدت سے تھا اور مٹی میں تڑپ تھا اور جب جلد بیدار سے حلقہ کیا تو اس کا حال مزید بتر ہو گیا۔ اسی
 طرح جب اس نے شہد کے ساتھ مٹی کا عصا دیا تو اس سے بھی اس کا حال ہو گیا تو اس نے اندازہ لگایا کہ چھ
 روٹی مٹی اس کی آنکھوں کی جرم میں کھسکے گی اور نیچے اور اوپر سے کھسکے گی چوبیس سال کا سدا ب رہے میں
 مذا میں نے اسے ایسی قدر میں خود میں جو اس میں خراب ہوتی تھی اس سے اور میں وقت ہو گیا تب مجھے پتی
 تشکیص صحیح معلوم ہوئی اور میں نے پانچ لکھا ادا کر اس مود سے اس کی آنکھوں کی صفائی کرنا پڑی یہاں
 کہ ایسے مود کی صفائی کہ یہ یہ سب سے بہتر ہے۔ میں میں نے اسے ایک دفعہ آب کی حیرت کھیں
 اس سے کہ مر۔ میں دساری کی وجہ سے، غرضیکہ وہ پانچ لکھا پانچ میں نے اسے تھوڑا تھوڑا دیا اور او
 مسئلہ کے درمیان چند دنوں کا من سب دفعہ رکھتا تھا اس طرح دوپندر روز میں شفا ہو گیا۔ ایک اور سے
 شخص کو قوت ہو تو اس نے تقویٰ سے جی کرنا پڑا اور خوب سفارشی ہوا جب اس نے تمام یہاں اس سے
 معمول کے برخلاف جانے کی مقدار سے زیادہ پانچ لکھا کہ ساتھ طرح مودت کھیں اسے ساتھ تو اس
 کے کمان کیا کہ تمام کرنے میں اسے لکھنا کہ لکھی ہے بہت اس کے روغن سدا ب کے حلقہ کیا اس سے اس
 کا دروازہ کیا اور بہت زیادہ اور اور خارج ہو اور پھر ایک سفین وقت سے سے استریا اور خارج کرنے کا اور
 اس کے ساتھ لذت و چشمن کی حکایت رہنے لگی تو میں کچھ کیا کہ سفین کے سفین سے است و کھان چھپا
 سے دروازہ پٹی طرف آنے والی مچھ کو قوت رہنے پر اس کی ہے بہت میں اسے قوت میں سفین ہو اسے
 اسے جانوں سے رک جائے اور جو دوا دے مار جانے کا مشورہ دیا چنانچہ اس نے سیاسی یا دروازہ
 رات غیر کسی جیسے اور دروازے سوچا میں اسے حد میں اسے پانی میں مٹی تو اس کا عصا دیا پانچ سال
 رقم ہو گئے ہوں تو یہ سے ٹھیک کر کے دروازہ مٹی دونوں طرف صحت پارہا ہے تو اسے اس میں سے
 سے مشورہ دیا کہ دوپہر کی طرح ہی صحت دے اور رات صحت میں تو میں شہد میں صحت کی مٹی روٹی
 کے درایت میں اسے صحت جن میں کسی قدر قرض پیدا کرنے کی مسوئیت ہو چکی تھی اس کے ساتھ تھیں اس
 عمل یا دروازہ اسے ترقی پانچ سال سے اس وقت تک حاصل ہو گئی۔ (حدیث بر)

برگ خوب مارنے کی مٹی کے قور کے کے منڈی میں مٹی کے ساتھ میں دیا
 میں دوا دوات کا وہ دسموں کی دوا میں مفید ہے چوبیس سال کے مود میں اس کے ساتھ

یہ دس میں مفید ہو گا ہے جو درمیان اور پائے۔ کے رور سے سخت ہو جائے سے عارض ہو گا ہے۔

$$(u, \frac{1}{2}u, \frac{1}{2}u)$$

نہو جوگ پارو کو چس کر راہ کی، اندر مٹونہ نہر کے ایلوس کے مینوں پو پتے میں۔ منہ ہاں
سے حقہ لینا اور اس کا کھانا ایلوس میں مفید ہوتا ہے۔ (اوس)

روحانی برساتیہ اور امن پناہ گاہ میں مفید ہوتا ہے۔

عرب کے پتے در اور اس کے نکلوان کو خوب ہدایک میں کر اور اس کے ساتھ تھوڑی دان مری جانے۔
 شاب کے ساتھ پیانا فاع ید و اس ہے۔ (دستور ید و اس)

چھوٹی آنت کی صفائی کے لیے ادویہ

انجیہ خشک و زریہ سفید کی شاخوں کے جوشاندہ و ٹھونٹ ٹھونٹ پینا، سارے ہاتھ اچھے اور انگلیوں کے بیچ کا
باریک سفوف ہاتھ زریہ سفید کی شاخوں کے پانی کے ساتھ پینا، اسی طرح ہر گ سنبھو سارے ہاتھ و سارے
باریک سفوف کر کے گرم پانی کے ساتھ پینا، بڑی کچی سبز چھ چار ہاتھ باریک سفوف کر کے پانی کے ساتھ
پینا، بیخ سمن نوہ شہ کا سفوف گرم پانی کے ساتھ پینا، تیس ہوش بقیہ جوش ایسے ہوں کہ عصارہ پاک ہو جاوے،
سارے ہاتھ تیرہ ہاتھ پوینہ و بی قلاب گرم یا آب مابے ہمارو پینا، عطر ریش یا منڈی سارے چار ہاتھ قلاب
انجیہ کے جوشاندہ کے سرد پینا، سرد کا تھپا یا تقریباً چھ گھنٹے تھپانے کے بعد اور پھر تین گھنٹے سرد ۔

چائی، آخر کھانے سات ماشہ کا شربہ استعمل در پیش پتہ سے چھوٹا ہوتا ہے نہ سناٹے تو ماشہ ۵۰۰۰ غسل سے ساتھہ شربہ استعمل، اور سب میں سب سے تیز روغن یہ بنتا ہے جس کے بعد روغن سوکنے اور غاریقوں سات ماشہ کا قیس لونس کے پتہ رہا و غسل کے بعد و شربہ استعمل صبر، مقدار کی سارے چہ ماشہ ۵۰۰۰ ہر ماہ آپ شربہ استعمل، کسی طرح دواؤں کا دوا و دوا ایک لونس شہد کا استعمل، بیجہ کا مد سارے ستارہ ماشہ کا سارے چہ شربہ صراط کے ساتھہ چہ دار استعمل جو بڑی سخت سارے ستارہ، ماشہ ۵۰۰۰۰۰ پانی کے بعد و شربہ استعمل آتے کی صفائی، کامدوں کو صحتا، سید روغن ۵۰۰۰۰۰ مدد ریج دست کا تار پناہ و باری برکتا ہے۔ یہ دوا و دوا کے قی ہی ہر پناہ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (منہ صافیہ)

جیتا ہے ایسا توں دوسرے مرد : دوشیہ انجیہ پایا جاوے یا نہر ستمیں کرے چہ فور روٹن ہید ہے

پیدا ہے اور منفی محسوس اور شہدہ ریاضہ مندرجہ ذیل سے پیدا ہوتا ہے۔ (مزید تفصیل)

یہ وہ ایک خاص قسم کی ریٹ پیسے فنانس نہیں ہوتی۔ اس کے ساتھ ساتھ

انتہائی نروری حق ہوتی ہے اور کچھ حدیث سے ہماری میں شدت آجاتی ہے اور مرض مستحکم ہو جائے
پر پانچ لے کر رہا ہوتا ہے اور بدور کا آتی ہے اور مرض پوچھے یا ساتویں روز مر جاتا ہے۔ میں نے کچھ
مریضوں کو دیکھا کہ یہ بیماری جھپٹتے ہوئے، بچہ بچہ اس کے بعد مرے ہیں۔ اس میں چھوٹے پر
ور کا احساس کم ہوتا ہے۔ (رد فوس)

ورم امعاء کی وجہ سے عارض ہونے والے ایلڈوس کے لیے ایک مفید جوشاندہ
آب برٹک، توء برٹک، عطمی، خیر شمر، روغن بادشہ، روغن بھو اور پاء اٹین اس میں حسب دستور خیر
شمر کو بھگو کر مل کر جو شاندہ بنا کر پلائیں۔

ورم امعاء کی علامت یہ ہے کہ پیٹ پر اشباب، پیاس کی شدت ہوتی ہے اور مقام ناف پر کچھ محسوس
ہوتا ہے اور جسم میں متاعہ اور حرارت کی بھی اس کی علامت ہے ثابت ہوگی۔ (تذکرہ مبرور)

ایلڈوس بلغمی کے علاج کے لیے :

سنبھل، سہاج، سداب، قحط، کانن، قحط، عطمی، قحط، تر فوس، سونف، عطر فوس، عطر سونف، نعیم،
سہتاں، میو اور روغن بادشہ، روغن بادشہ میں ضرورت کے مطابق ہیں۔ یہ چیزیں مفید ہیں۔ (تذکرہ مبرور)

آنکوں میں ورم حار کی وجہ سے ہونے والے ایلڈوس اور بخار میں فائدہ ہونے کے
لیے حقنہ کا نسخہ یہ ہے :

آب سب، آب برٹک، عطمی، آب حار، آب برٹک، قحط، آب برٹک، نیو فر، گل نیو فر، آب بھو، آب
قحط، آب سہتاں، اس میں خیر شمر ڈال کر روغن بھو کے شکر کر کے پھر اس سے حقنہ لیا
جائے۔ (تذکرہ مبرور)

ورم امعاء کی علامت میں بخار کی وجہ سے ہوتا ہے اور مستحکم یا فوس سے حقنہ لیا جائے۔ (تذکرہ مبرور)

یہ دونوں مانتوں کا درمیان آتوں کی قوت دفعہ کی نروری یا آنکوں میں مدد کی موجودگی کی وجہ سے ہوتا
ہے۔ یہ دونوں درمیانی علامت یہ ہے کہ اس کے ساتھ بخار اور پیاس ہوگی، صبح چٹھم اور درمیانی شکایت ہوگی
پیٹ میں پھرتن اور نہیں ہوگی پانچ۔ شب ہو گا اور متنی قے قرقر شکم اور لغم امعاء کی شکایت ہوگی۔ آنکوں کی
قوت دفعہ کی نروری کی وجہ سے حقنہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد اس میں مندرجہ بالا مانتوں میں سے کوئی بھی
علامت مستحکم نہیں ہوگی مرض سے پسے در دست و رب کی شکایت ہو چکی ہوگی بہت مرض کی موجودگی
میں پیٹ ورم ہو گا اور اس کے حقنہ ہونے سے قبل مریض سے حوصلہ میں بھاری ہوا کی وہ دوا دینی

ہوں گی۔ (العلل والامراض)

ایڈون چھوٹی آنکھوں میں درمیں وجہ سے ہو گا تو اس کی علامت یہ ہے کہ حصار، پیاس، سردی، التهاب اور چہرے پر سرخی ہوگی اور ہوگی سخت خشک اور وجہ سے ہو گا تو اس کی علامت یہ ہے کہ درمیاں تک تھو پھارہ اور متھی ہوتی ہے۔ یا ایڈون آنکھوں کی قوت، مدھمز اور ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے تو اس کی علامت یہ ہے۔ اس سے پہلے مریض صاف نہیں جانتا کہ وہ کتنا بڑا ہو گا اور صاف ہو گا۔ جب ایڈون و مریض درمیں وجہ سے ہوتا ہے تو اس کا علاج صاف کرنا اور صاف کرنا ہے اور وہ ایڈون جس کا سبب خشک پاخانہ ہو اس سے علاج نہ یہ ہے کہ مریض سردی و غلوں سے متنبہ کیا جائے۔ چرشمہ کھلے ورق اور کھلے پون پر مشتمل دوا جاری کیا جائے۔ (الاعضاء الکملہ)

ایڈون بھی بھی بخیرہ طعم کے ساتھ جانے کی وجہ سے مریض ہوتا ہے یا تو اس میں چھوٹی یا درمیں وجہ سے مریض ہوتا ہے۔ ایڈون وری کے ساتھ شدید تھو پھارہ اور مریض کی تھو پھارہ کی شکایت ہوتی ہے۔ ایڈون وری کے میں پاخانہ کی مقدار زیادہ ہوتی ہے ایڈون وری کے میں تھو پھارہ جو شادہ ہے اور اس میں سب سے زیادہ دھنسی و قوس ایڈون ہے۔ (حوراس)

ایڈون کے ساتھ کچھ کچھ درمیں تھو پھارہ کی علامت یہ ہوگی کہ اس کے ساتھ کھارہ اور اس کے جراثیم میں تھو پھارہ کی شکایت نہیں ہوگی یہی صورت میں مریض و دھنسی مقدار میں تھو پھارہ اس و میند آجائے یا اس کے جراثیم میں درمیں آجائے اور بھی بھی حصار اور اسباب و مریض کے مریض ہوجائے سے ایڈون وری ہوجاتا ہے (ایڈونیا)

ایڈون آنکھوں میں درمیں عظیم پید ہونے کی وجہ سے مریض ہوتا ہے اس میں مستقل ہوتی ہے۔ مریض جو چیز بھی منہ سے جاتا ہے وہ پیٹ میں ٹھہرتی نہیں اور شریف میں درمیں ہوتا ہے اور اس کے ساتھ پیٹ میں مریض بھی ہوتا ہے یہ سب اس مریض کے درمیں مریض ہیں پیشاب کرنا۔ تو یہ مریض سے نجات پانے کی ہے اور کر پیشاب میں ہیپ خارت ہو تو یہ علامت کی واضح دلیل ہے۔

چھوٹی آنکھوں اور مریض قدرہ اور کچھ کے تمام ہو تو یہ سب سے خراب علامت ہے اس کی علامت یہ ہے کہ مریض کے منہ کی اور مریض ہو گا مریض جو چھوٹے پنے کا پیٹ میں نہیں ٹھہرے گا، مریض درمیں کا در پیٹ کے مریض میں آجائے ہو گا اور اس کے ساتھ بکرو وکی میں بھی آجائے و مریض ہو گا اور پانی۔ کا مریض کے مریض ہو گا چھوٹی آنکھ میں درمیں ہونے کی سب سے واضح دلیل ہے۔

مریض و مریض کا مریض ہو گا چھوٹی آنکھ میں درمیں ہونے کی سب سے واضح دلیل ہے۔

ایلاؤس ورمی کے لیے نسخہ جو شانہ:

خمرستان، میتھی، خمر عظمی، غل عظمی، غل سوسن، شبت، خیر شہر، روغن بادام، غل سوسن اور شبت
کے جو شانہ کے ساتھ پایا جائے اور اس میں حببات اور روغن شامل کر لیا جائے۔ اور ایک دوسرے سے عید،
سپرتاں اور صوف کو جوش دے کر پایا جائے۔ (سہر)

خط ناک قونچ کے مریض کے بارے میں یہ بات معلوم کی جائے کہ آیا اسے پلے ویدوں کی شکایت
ہو چکی ہے کہوں کہ کبھی بھی اس کی وجہ سے بھی قونچ ہو جاتا ہے (طہی)

مریض کی مقعد میں پھونکنی سے بہت تیز پھونک دینی جائے۔ (طہی)

اس مریض کی وجہ ضرور مہ تو اس کا علاج پہلے رنگ باسحق و رنگ صافنی کی فصد کر کے اور پندھوں
پچھنے لگا کر لیا جائے۔ پھر مریضوں کے چوروں کے شورب اور آب کاسنی و کھو و مغز خیر شہر و روغن سوسن
پایا جائے اور مسلسل گھرن لیا جائے مریض کی وجہ شبت و زہ تو اس کا علاج عید سے لیا جائے۔ عید کے
استعمال کے بعد تھینے بعد اس کا قونچ بھی پایا جائے اور اس کے چار تھینے بعد مریضوں کے شرب شبت کی
اور روغن استعمال کر لیا جائے اور اگر اس کی وجہ شبت کا ایک دوسرے سے پتہ چلا تو اس کا علاج یہ ہے
کہ اس کو ایک شکل سے دوسری شکل میں دھت ریا و لٹا پٹا لیا جائے اور یہ کہ اس قدر شور۔ پایا جائے۔
آنتیں چھو جائیں کہوں کہ کبھی بھی اس کے عمل سے کبھی آنتوں کا محو و خف ہو جاتا ہے اور مقعد میں بیوم
وغیرہ سے پھونک دینی جائے اور مریض و شورب پائے۔ بعد پتہ کر کے مل لیا جائے اور اس سے
پیٹ و دیر تک حرکت دینی جائے اور ہاتھ سے ٹٹو۔ جائے یا است و درست لیا جائے، مختلف طرح سے دیکھ
لی جائے۔ کہ سالوات یہ عمل بھی ہر شکایت ہو جاتا ہے۔ (مؤلف)

قونچ ویدی - متدہ کا علاج ہے۔ ادا و رنگس و رنگے میں دیا ہوتا ہے۔ پھر سے بدن میں دیا جانے
جاتی ہے۔ (الن سر لہون)

اس کا علاج یہ ہے کہ متدہ رنگن کر لیا جائے۔ شورب پائے جائیں اور حقے کیے جائیں اور اس میں
در حرارت کی بھی شکایت ہو جو دہ تو مغز خیر شہر و روغن سوسن کے عمل میں دوسری چیزوں اور روغن سوسن کے
علاج کیا جائے۔ (مؤلف)

دہانج قونچ کے مریضوں پر لیا جائے۔ (الن سر لہون)

الحمد للہ قوش کی عہد تمام ہوئی

آنکھوں دیکھ کر ہمت ہو۔ میں نے جسے خدا انشاء اللہ نوس دے رہا ہے، اس کے رشتوں، بنف سیس، مرہون، رجباء،
در سر رحم، آکھ رحمرورس کا بھرا، فتن، رحمرورس اور شوق انہ سے یان پر مشتمل ہو گا۔

امراض، اسباب امراض اور معالجات کی
شہرہ آفاق تالیف ”الحاوی الکبیر فی الطب“ کا اردو ترجمہ

کتاب الحاوی

موسوم بہ

حاوی کبیر

نواں حصہ

رحم اور حمل کے امراض

تالیف

ابوبکر محمد بن زکریا رازی

۸۶۵ء ————— ۹۲۵ء

شائع کردہ

سینٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن

(محکمہ ہندوستانی طریقہ کے علاج و ہومیوپیتھی)

وزارت صحت و خاندانی بہبود، حکومت ہند، نئی دہلی

فہرست مضامین

پیش لفظ

5

7

پہلا باب

رحم کے زخم، نزف، سیلان، سرطان، رجاء، (حمل کا ذب)، اور اس سے ملتے جلتے اور ام رحم، آکلہ، نو رحم، انقلاب رحم نیز تمام اقسام کے اور ام اور زخم، تمدد، نفخ الرحم اور رحم میں پانی کا ہونا، صلابت (رحم کی سختی)، خلع رحم (رحم کا نل جانا)، رقیق بنتی رحم، قطع سیلان چیزیں، سیلان کے نقصانات، بواسیر رحم اور شقاق الرحم سے عارض ہونے والا نزف اور بطن رحم میں نفخ کے اسباب جن سے عورت پر حادہ ہونے کا گمان ہوتا ہے جسے باور رکھتے ہیں۔

دوسرا باب

65

اختناق الرحم، سقوط الرحم، اطراف کی جانب مائل ہو جانا، اور رحم کا بند ہو جانا۔

تیسرا باب

71

حمل کی علامات، نشأت تولید اور ہانچ پین، جنس مذکر اور مؤنث کی پہچان اور ان کی تولید، استقاط کی حالتیں، جنس کا قوی اور ضعیف ہونا اور نہ کا تنظیر، تدبیر حوامل، استقاط کے قواعد، ارادہ بکارت سے جدا ہونا بکارت کی تدبیر، جنس کے تمدد یا ممدود ہونے کی شناخت۔

120

چوتھا باب

ولادت میں سہولت، جنین اور مشیمہ کا اخراج، مانع حمل، تدبیر نفاس وزچہ، عسر ولادت کی علامات اور ولادت کی سہولت، استقاط، رجاء کی علت جسے حمل کا ذب کہتے ہیں اور دروزہ میں شدت لانے والے اسباب۔

151

پانچواں باب

وہ چیزیں جو حیض جاری کرتی ہیں، احتباس طمث کے نقصانات، احتباس کی حالت میں جسم کی کیفیت اور اس کی علامات، تنقیہ رحم و نفاس اور اس بات کی جانکاری کہ حیض جاری ہو گیا یا نہیں۔

169

چھٹا باب

ناف، مقعد اور فرج کا باہر آ جانا، آلہ تناسل اور اس کے متعلقات، دبر، مانہ، اورام اور بواسیر مقعد و رحم اور اس کے درد و غیہ، مانہ کی خرابیاں، ذکر، خسی اور تنقہ رحم۔

اس سے رکھتے تھے۔ چنانچہ طب یونانی کے اس مہر بنہ خزانے کا فیض حاصل کرنے کی غرض سے سینٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن نے اردو زبان میں اس کی منتقلی کو اپنے لٹریری ریسرچ پروگرام کی ترغیبات میں شامل کیا، جس کے نتیجے میں اس کی آٹھ جلدیں شائع ہو کر اردو طب علم و فن سے جنہیں حاصل کر چکی ہیں اور یوں جلد طب کے سامنے بے نیاز ہوئیں اور کیا رہیں۔ اور تہذیب و تہذیب کے مختلف ماحول سے تڑپ رہی ہیں۔

کتاب ان وئی کی زیر نظر جلد امراض رحم و حمل (Gynaecology & Midwifery) پر مشتمل ہے، جس میں جملہ چھ ابواب ہیں۔ باب اول میں قرون رحم، زحف رحم، سیان رحم، سرطان رحم، جملہ اور امراض رحم کے علاوہ حمل کا، بچہ انقلاب و قد و نمو پر غامضانہ گفتگو کی گئی ہے۔ اسی طرح باب دوم میں استسقاء رحم، سقط رحم (رحم کا گر جانا)، سیان الرحم یا میڈان الرحم (رحم کا اطراف کی طرف مائل ہو جانا) اور انسداد الرحم (لم رحم کا بند ہو جانا) جیسے اہم موضوعات پر سائنسی و طبی انداز نگارش اختیار کیا گیا ہے۔ باب سوم میں علامات حمل، کثرت، لید اور عقر و عقم، جنین کی مناسبت، اسقاط حمل اور جنین کی حیات و موت کے موضوع پر زریں مواد فراہم کیا گیا ہے۔ باب چہارم میں نسبیل و ولادت، عسر و آسرت، اخراج مشیمہ، استسقاء حمل، کاذب اور درودہ کی شدت سے عارض ہونے والی بیماری کا احاطہ کیا گیا ہے۔ باب پنجم میں جنین کے مختلف نیا مقامات رحم، اور مختلف امور سے بحث کی گئی ہے اور باب ششم میں تو، اسے (کاذب سے ہار گئے)، تو، اسے (خروج المقعد)، قرون فرج اور بواسیر، اور ام مقعد، رحم وغیرہ کے علاوہ عضو تناسل، طبیعتیں اور مقامات کے اور ام وسائل پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ راز کی بے متذکرہ گونا گوں مسائل نسوان، قاعدہ، عید قدیم کے ہم طہائے اقوال و مجربات کی فراہمی کے ساتھ ساتھ ذاتی نظریات اور اصول مطلب و تجربات کی تخلیق انتہائی فطرتی انداز میں کی ہے۔ اس طرح نہ صرف تحقیقی میدان میں اس کی اساسی اہمیت میں اضافہ ہوا ہے، بلکہ ملکی مطلب میں بھی افادیت بڑھ گئی ہے۔

سوائے مورخین کو تاہم قادی بوجھ انہیں ان قانون فی طب پر توجہ دینے کی غرض سے، میں طبیعت یہ ہے کہ اس مخلصانہ جذبے کے حامل ہو، جنہیں سے زیادہ عظیم شایستگی ہو۔ جو کہ فیصلہ الہی مدد و ستار شایستگی ہو۔ جن کا تاریخ کا ایک گمشدہ باب بننے سے بچا۔ ملکی طور پر نہ صرف زندگی، بلکہ شایستگی کے دور سے زور دیا۔ یہی نہیں بلکہ پھر ان میں سے سب سے ترقی پذیر ہے جس سے بدستابی طریقہ علاج کی طرف، یہی نکاح میں قبول معاہدہ کے طور پر اختیار کرنے کے لیے سب سے غنیمت انہیں ملی ہیں اور عالمی سطح پر اس فن کو متعارف کرانے کے سلسلے میں سینٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن میں شہانہ روروشاں ہے۔ اس انسٹیٹیوٹ پیدائنی کارنامہ کا ترجمہ بھی اس سلسلے کی اہم کڑی ثابت ہوگی۔

امید ہے کہ سابقہ جلدوں کی طرح جلد نمبر کے ترجمہ کی بھی ایسی، تحقیقی و تدریسی حلقوں میں بحریر پڑائی ہوگی۔ اس کی باقی جلدوں کے ترجمہ و اشاعت سے عظیم پروڈیٹ پر ہماری توجہ مسلسل مرکوز رہے گی تاکہ سب سے پہلے اس باب جلد از جلد اردو زبان میں شائع ہو سکے۔

نصاب

(حکیم محمد خالد صدیقی)

ڈاکٹر

سینٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن، نئی دہلی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پہلا باب

رحم کے زخم، نزف، سیان، سرطان، رجاء (حمل کا ذب)، اور اس سے ملتے جلتے اور ام رحم، آکلہ، نواء رحم، انقلاب رحم نیز تمام اقسام کے اور ام اور زخم، تمدد و نفخ الرحم اور رحم میں پانی کا ہونا، صلابت (رحم کی سختی)، خلع رحم (رحم کا مل جانا)، رتق و فتق رحم، ق طع سیان چیزیں، سیان کے نقصانات، بواسیر رحم اور شقاق الرحم سے عارض ہونے والا نزف اور بطن رحم میں نفخ کے اسباب جن سے عورت پر حاملہ ہونے کا گمان لگتا ہے جسے با بورد کہتے ہیں۔

”ایک ایسے پنجویں باب میں چینیوں بتاتے ہیں۔“

میں رحم کے زخم اور بد گوشت کی صفائی کا واسیل سے کرتا ہوں اسے زرقہ (پتھری)

سے رحم میں پھونچاتا ہوں۔

میرے پاس ایک عورت تھی جس کو چار دن سے خون جاری تھا اس کے علاج میں

مستعمل کی بھی وہ اسے خون کا بہنا بند کیں ہو رہا تھا حتیٰ کہ میں نے اس کا علاج پودینا سے کیا

بارنگ سے کیا جس سے خون بالکل بند ہو گیا۔

یہ عصارہ مضمون میں گوشت خورہ کے باعث سیان خون کی صورت میں مفید ہوتا ہے لیکن اس میں کچھ قابض دوائیں شامل کر لینا ضروری ہیں اور یہ بھی ضروری ہے کہ زخم کا یورن طرح علاج کیا جائے۔

نزف رحمی میں چاہے وہ کسی بھی جہت پر بھی ہو نیچے چھاتی کے زیریں جانب پچھین (Cupping Glass) لگانا بہت مفید ہوتا ہے۔

کثرت حیض سے عارض ہونے والے نقصانات:

رنگ کا بدل کر خراب ہو جانا، ہاتھوں و نایز پورے جسم کا بیجان و اضطراب، ہاضمہ کی کمی، بھوک کی کمی، کثرت استفراغ کے بعد کے عوارضات کبھی خون حیض مائی ہوتا ہے اور کبھی رردی مائل ہوتا ہے، کبھی سیاہ ہوتا ہے اور کبھی ہنر اور کبھی فصد کے خون سے مشابہ ہوتا ہے۔ لہذا اس بات پر نظر رکھی جائے کہ اندرون رحم آکندہ تو نہیں ہے۔ آکندہ اکثر رحم کی گہرائی میں ہوتا ہے جس کی علامت یہ ہے کہ خون سیاہی اور بدبودار ہو گا اور کبھی آکندہ رحم میں ہوتا ہے اس بات کا بھی امکان ہے کہ وہاں خون لگ گیا ہو۔ (چھنا باب الاغضاء لآلہ)

اگر خون حیض رواں مقصود ہو تو مریضہ کی چھاتیوں پر بڑے پچھنے (Cupping Glass) لگائے جائیں خاص طور سے زیریں حصہ میں کیونکہ رحم سے چھاتی کی طرف جانے والے عروق یہیں پہنچتے ہیں اور بڑے پچھنے اس لئے لگائے گئے ہیں کہ پوری شدت سے رحم سے مشرکت کی بنا پر خون کا انجذاب ہوتا ہے۔

کبھی خون حیض کی زیادتی کے سبب رحم کی طرف جانے والی رگوں کا منہ کھل جانے سے ہوتا ہے یا پھر اس کا سبب خوں کا طبعی قوا سے زیادہ تیز ہو جانا اور گرم ہو جانا بھی ہوتا ہے۔ جب پورے بدن کی حالت خراب ہو جاتی ہے تو اس پر خون بوجھ بن جاتا ہے۔ لیکن جب خون اپنے اعتدال پر قائم ہوتا ہے تو عروق رحمی کی طرف جوش مارتا ہے جیسا کہ ان تمام اعراض میں لاحق ہوتا ہے جو اندفاع مواد کی صورت میں پیش آتے ہیں۔ (القائم)

ایک سیان کی مریضہ کا علاج تمام قاطع سیان رحم چیزوں سے کیا گیا لیکن سفید پانی کا بہنا بند نہیں ہوا تب میں نے پہلے اس کو مسہل آب چیزوں کے استعمال سے پانی کو دستوں کے ذریعہ خارج کیا پھر اس کے بعد تین روز اسارون اور آرفس کا جوشاندہ پلا کر دوبارہ مسہل آب سے ذریعہ اسال مائی کرایا اس کے بعد پھر مذکورہ جوشاندہ کا اعادہ کرایا اس طرح وہ مریضہ پندرہ دن میں باطل صحت یاب ہو گئی۔ (نوادرتقدمہ المعرفہ)

فصد:

رحم کے اور ام میں رگ باسلیق کی فصد کھونا بہت کم مفید ہوتا ہے کیونکہ اس کے تین اجزاء ہوتے ہیں۔ یہ خون حیض کو اوپر کی طرف لے جاتی اور بننے سے روکتی ہے بعد چھ میں فصد لگاتا زیادہ مفید ہوتا ہے۔

کیونکہ۔ حیض کو جاری کرتی ہے۔ (الفصد)

اور ام رحم کی علامات:

ورم ہوا اوقات پورے رحم میں لاحق ہوتا ہے اور بسا اوقات نرم رحم میں، کبھی سخت الرحم میں اور کبھی رحم کی جڑ میں اور کبھی اس کے نواح میں ہوتا ہے۔ ورم رحم کے علامات مندرجہ ذیل ہیں:-

وجع الفاصل، اختلاج، حرارت، بخار، ڈکار، تھوہ، ریزہ، کوبھوں، رانوں، جانہ اور جنگ سوں میں بوجھ، پھپھی (تھریو)، چھین والا درد، شانوں کا سن ہو جانا، ہاتھوں پیروں کا ٹھنڈا ہو جانا، یہ کثرت پسینہ آنا اور نبض کا صغیر ہونا۔

اس کے ساتھ جب درد بھی ہوتا ہے تو پھپھی، شدید درد، گردن، گالوں اور سرے اگلے حصہ میں درد اور غصہ بوں کی شکایت لاحق ہوتی ہے۔ درد جب شدت اختیار کر لیتا ہے تو آواز بند ہو جاتی ہے اور تشنج لاحق ہو جاتا ہے۔ لیکن جب رحم کے کسی حصہ میں ورم ہوتا ہے تو درد ہلکا ہوتا ہے۔ ورم جب دائیں حصہ میں ہوتا ہے تو رحم کا میان بائیں ہو جاتا ہے اور برعکس صورت میں دائیں جانب، اسی طرح ورم جب سامنے کے حصہ میں ہوتا ہے تو رحم کا میان پیچھے کی جانب ہو جاتا ہے اور برعکس صورت میں سامنے کی جانب اور جب اوپر کے حصہ میں ہوتا ہے تو رحم کا میان نیچے کی جانب ہو جاتا ہے اس کے برعکس صورت میں اور جب درد رحم کی گردن میں ہو تو وہ درد بہت شدید ہوتا ہے، دائیں جانب کا درد جنگ سوں اور رانوں سے ہوتا ہوا دائیں پنڈلی تک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بائیں جانب رحم کے بائیں حصے کا درد بائیں طرف سے، کاسوں اور رانوں سے ہوتا ہوا بائیں پنڈلی تک جاتا ہے۔

جب رحم کے زیریں حصہ میں معاد مستقیم کی جگہ درد ہوتا ہے تو اس نے معاد خلیق کی شکایت ہوتی ہے اور اچابت بد بودار ہوتی ہے اور قبض ہوتا ہے۔ جس کی تشخیص مقعد میں انگلی داخل کرنے اور انگلی کی میعاد مستقیم تک پہنچنے سے ہو جاتی ہے۔ ورم جب رحم کے بائیں حصہ میں

ہوتا ہے تو احتیاس بول کی شکایت ہوتی ہے اور ناف میں شدید درد عارض ہوتا ہے جب رحم سے کسی طرف مائل ہوتا ہے تو کولیتس میں درد اور شدید کھنچاؤ محسوس ہوتا ہے۔ اگر ورم رحم کی طرف سے ہوتا ہے تو جب تک مریض پیشاب نہ کرے درد قدرے کم محسوس ہوتا ہے۔ ہاں پیشاب کرنے پر عائد میں کول سی سو جن ابھر آتی ہے۔ جب ورم زیریں جانب ہوتا ہے تو درد ریڑھ میں اس قدر شدید ہوتا ہے کہ مریض نہ ٹیٹ لگا سکتی ہے۔ اور نہ اس جانب لیٹ سکتی ہے اس ورم کو انگلی سے محسوس کیا جاسکتا ہے۔

رحم اور رحم کے اورام میں علامات لائق یہ ہے کہ رحم کے ورم میں مقعد، جٹکسوں، سر اور میلان رحم کے عوارضات کی مشارکت ہوتی ہے۔ اور امتحان بایم سے رحم میں سخت محسوس ہوتی ہے۔ ان کے علاوہ براز، دور دور دورے اسباب متقدمہ کے اعراض سے تفریق کی جاتی ہے۔

رحم جب کسی جانب مائل ہو جاتا ہے تو اس جانب شدید درد اور کھنچاؤ ہوتا ہے اور مریض آرام سے نہ کھڑی ہو سکتی ہے اور نہ بیٹھ سکتی ہے نیز پیشاب پانی نہ کر جاتا ہے۔
(العلامات)

خراج رحم کی علامتیں:

رحم میں شدید کھنچاؤ اور بعض مذکورہ بالا علامات، بخیر اور قشریرہ یعنی لرزہ وغیرہ۔

قروح رحم:

رحم میں جب زخم ہوتا ہے تو درد زخم کی جگہ ہوتا ہے اور رحم سے مختلف رنگوں اور بوؤں کی رطوبت خارج ہوتی ہے اور قوت زائل ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ جسم لاغر ہو جاتا ہے، مستحق بخیر رہتا ہے، ادویہ مرنجیہ کے استعمال سے نقصان اور ادویہ قابض سے فائدہ ہوتا ہے، جب زخم نرم رحم میں ہوتا ہے تو درد بہت تیز ہوتا ہے۔ جب زخم گندہ ہوتا ہے تو اس سے بیٹے والی رطوبتیں خراب اور بدبودار ہوتی ہیں اور درد بہت تیز ہوتا ہے اس کے برخلاف اگر زخم جب صاف ہوتا ہے تو رطوبات بدبودار نہیں ہوتیں اور درد بھی نہ ہوتا ہے۔

نفخ رحم کی علامات:

زیریں شکم کے ورم کی صورت میں صوت طبلی، مردوز، زخراہت، قراقرم جیسی علامات موجود ہوتی ہیں جن میں نرم چیزوں کی سنگینی سے آرام ملتا ہے۔ جبکہ ٹھنڈک پہنچانے سے قراقرم

قسم بڑھ جاتا ہے اور ریاں کو تحریک ملتی ہے۔ کسی کسی صورت میں یہ نگی (اچھارو) تاحیات باقی رہتا ہے۔

رحم میں منی جانے سے یہ اچھارو تھوڑی دیر کے لئے تحلیل ہو جاتا ہے اور ورم ختم ہو جاتا ہے۔ کبھی رحم میں خدر ہوتا ہے اور مریض درد کی شدت سے بے ہوش رہتی ہے اور منی میں درد نہیں ہوتا ہے۔

اسقیروس یعنی ورم سوداوی کی علامت:

اسقیروس کی صورت میں درد بالکل نہیں ہوتا البتہ جسم افر اور ضعیف ہو جاتا ہے اور قسم کی حالت مرض استسقاء کی سی ہو جاتی ہے۔

ضعف رحم کی علامات:

ضعف رحم سے ثبوت کی کمی کثرت طمث اور استسقاء حاصل نیز منی کو اندر روکنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔ فم رحم میں رکاوٹ یا تو کسی زخم کی وجہ سے ہوتی ہے جس میں زائد گوشت آ جاتا ہے یا پھر اندرون رحم اس کا سبب ہوتا ہے جیسا کہ رحم میں آم کی نہیں رہ جاتی۔ استسقاء حاصل کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔ اگر اتنا قہر قرار پا جائے تو بچہ کی ولادت سے قبل موت ہو جاتی ہے کیونکہ بچہ باہر خاں نہیں ہو پاتا۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ رحم میں فم رحم کی کوئی چیز پیدا ہو جاتی ہے جس میں سختی ہوتی ہے اور جو باہر کی طرف نکلی ہوتی ہے جس سے مہرعت میں رکاوٹ ہوتی ہے کبھی تنور رحم کی شکایت ہو جاتی ہے جس سے کوئی چیز فرٹنے سے باہر کی طرف نکلی ہوتی ہے اس سے پیڑ، اور ریڑھ اور مقعد میں شدید درد ہوتا ہے اور پیڑ، اس ایک گوشہ میں سوجن ہو جاتی ہے۔ (العلامات)

فاس کی حالت میں ورم رحم کی وجہ سے واقع ہونے والا ورم میں یہ فون (چندیا) میں ہوتا ہے اور رحم کے دیگر تمام درد کو کوٹھے خف آٹھ یا دس مہینے تک رہتے ہیں۔ (ایڈ میسا۔ باب چھ، جز اول)

سرپستان (جو پستان میں سرخ مقام ہوتا ہے) کے درد ہو جانے کا مطلب بدن میں خون کی کمی ہے۔ غلیظ غذا میں مثل جاورس وغیرہ خون کو گارزھا اور مشاغل سے جاری نہ ہونے والی ہوتی ہیں۔

(ایڈ میسا۔ باب پندرہ، جز اول)

اگر سیلان خون امتلاء سے ہو تو مرینہ کا رنگ اور اس کے بدن کا مٹلی ہونا اور نبض کی تڑپ اس کی علامت ہونگے اور جب بدن سے خون نکل جائے گا تو راحت ملے گی لیکن ضعف رحم میں خون روکنے پر قدرت نہیں ہوتی اس کی علامت صفاء خون یا اس کی حدت و لطافت ہے۔ اس صورت میں خون میں تیزی اور سوزش ہوتی ہے اور آن واحد میں جلدی سے خارج ہوتا ہے اور اس کا سبب عروق کا کھلنا ہوتا ہے کہ خون صاف اور بغیر درد کے خارج ہو۔ (اُحرن)

اس کے اور ضعف رحم کے مابین علامت فارقہ یہ ہے کہ قرح رحم کی وجہ سے ہونے والا سیلان درد اور پیپ کے ساتھ ہوتا ہے اور خراب آکلہ کی وجہ سے ہونے والے سیلان میں روی اور بدبودار سوداء خارج ہوتا ہے۔ (مؤلف)

حون کا رنگ اسی اعتبار سے ہوتا ہے جس اعتبار سے جسم پر غلیظ رطوبتوں کا غلبہ ہوتا ہے اس کا امتحان اس طرح کریں کہ عورت باریک روئی کا فرزجہ (Vaginal Pad) رات میں رکھے پھر اسے سائے میں سکھائے اس طرح اگر فرزجہ میں مائیت غالب ہو تو غلبہ ہضم کی دلیل ہے، اگر سرفی پائی جائے تو امتلاء و کثرت خون کی دلیل ہے۔ اگر زردی مائل ہے تو صفراء اور اگر سیاہی یا بنی ہے تو غلبہ سوداء کی دلیل ہے۔ ہذا دونوں صورت میں اسہال کے ذریعہ علاج کیا جائے جب کہ دموی کی صورت میں فصد کے ذریعہ علاج کیا جائے۔ (اُحرن)

بلغی کی صورت میں مسہل ہضم کے ذریعہ علاج کیا جائے۔ (مؤلف)

نم رحم میں کبھی سو جن کے ساتھ کھجلیاں بھی واقع ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے ثبوت ہو جاتی ہے جیسا کہ ثبوت کے وقت سرد کر ثبوت کی وجہ سے چھل جاتا ہے۔ اس کا علاج پہلے اگر اصل کی فصد پھر رگ صافن کی فصد ہے مرہ اور ہضم کا اسہال ہے اور مٹی کو جلانے والی دوا میں جیسے مولی، سداب، پوایہ اور زیرہ نیز ملطف رحم ۱۰۰ اُنیں جیسے اقا قیا، گلاب، صندل، ہرہ سرکہ اور دھن گل ہیں۔ (اُحرن)

رحم کے گرم اور ام:

اس میں شدید حرارت، کمر اور رحم کے مقام میں بوجھ ہوتا ہے اور نمی خارہ کے ساتھ ان مقامات میں انقباض ہوتا ہے۔ اگر درم سو خر رحم میں ہو تو اس کے ساتھ کمر کا درد اور قبض ہوتا ہے اور اگر مقدم رحم میں ہو تو زیادہ عظیم ہوتا ہے۔ پیشاب بند ہو جاتا ہے اور درم رحم کے ساتھ پیڑ و اور معدہ کے خراب ہونے کی شکایت ہوتی ہے۔ قے اور متلی کی تحریک ہوتی ہے کھانا ہضم

نہیں ہوتا۔ یہ ساری شکایات ہمیشہ رحم کے اشتراک سے ہوتی ہے لہذا اس کا علاج جہاں تک ممکن ہو قصد کے ذریعہ کیا جائے اور حسب قوت خون باہر نکالا جائے۔ اگر قوت ضعیف ہے تو کئی بار میں تھوڑا تھوڑا خون مختلف ایام میں نکالا جائے اگر حقہ لپیہ کیا جائے اور اندرون جسم ورم گرم میں نفع پہنچانے والی اشیاء جیسے آب کاغذ، عرق کلوہ، دکاسنی اور مغز خیہ رشہ وغیرہ دیا جائے اور خارجی طور پر مقام رحم پر اسفیوس، روغن گل یا برگ کلوہ روغن گل کے اضافہ کے ساتھ بطور ضحہ درکھا جائے اور اتنی دیر تک رکھا جائے کہ ورم کی حدت اور سوزش کو سون ہو جائے۔ نیز پونے سات گرام ایلو منسول ہمراہ کلوہ و خارشہر استعمال کیا جائے۔ جب ورم کی حدت کم ہو جائے اور باقی ماندہ ورم کو تحلیل کر دینا مقصود ہو تو میتھی اور کرنب دونوں کو جوش دیکر روغن سون میں حل کر مرہم نما بنایا جائے اور مقام رحم پر بطور ضحہ لگایا جائے اور روئی میں لگا کر بطور صوں بھی استعمال کرایا جائے اور سنگھین اشق، عک الانسہ ط، کوز، جاد شیر، مفرد یا مرکب کی شکل میں استعمال کرایا جائے ساڑھے چار گرام یا نو گرام بقدر قوت پلایا جائے یا چپیں تو بطن کی چربی یا مرغ کی چربی یا دھن سون کے ساتھ حمول کرایا جائے اور روغن ارغہ ساڑھے گرام سے ۱۸ گرام تک ہمراہ میتھی و خارشہ کے ساتھ تیار کیا گیا مادہ الاصول پلایا جائے۔

نسخہ ضما و جس کا طلاء نہیں بلکہ حمول کیا جاتا ہے:

مہم کو روغن سون میں حل کریں اور بطن کی چربی حلائیں پھر مرہم اور لب میتھی کو شراب میں حل کر کے سب کو اچھی طرح حلائیں پھر ضحہ کریں یہ بہت عمدہ نسخہ ثابت ہوتا ہے۔

نسخہ دیگر برائے ضما و جو ورم حار کی ابتدا میں کام آتا ہے:

قیر و طی، موم، روغن گل، عرق کلوہ دکاسنی میں حل کر کے باقد، جو کا آنا اور انڈے کی زردی ملا لیں اور پھر بطور ضحہ استعمال کریں۔

سیلان کو روکنے کے لئے:

پچھری پونے دو گرام، افیون پانچ گرام، اجوائن اور گلن پونے دو گرام۔ حمول کے لئے مردار سنگ، پچھری، سرہ، اور قابضات۔

سرکہ بھی قاطع طمع ہوتا ہے اور اسی طرح کافور بھی۔ اور اگر حرارت اور بخار کے ساتھ سیلان کی شکایت ہو تو روزانہ قرص طباشیر قابض بارد پانی کے ساتھ حلائیں اور معدنیات کا

استعمال میں اور اگر آئندہ کی وجہ سے سیانہ طال پڑ جائے تو مرد اور سنگ، سرمہ، شادند، اسفیداج، گل مختوم، ارغنی کا استعمال کریں اور اگر سیانہ بسبب امتلاء ہو تو فصد کریں اور پٹی باندھیں۔ (اُھرن)

اُتر نطفہ دم شد یہ ہو تو دونوں چھاتیوں، بازو، رانوں اور جھگساؤں کو کس کر باندھ دیا جائے اور برف سے ٹھنڈا کر کے پانی اور سرکہ پلایا جائے۔ ٹھنڈی چیزوں کا کھانا اور پیٹ پر لپ کیا جائے اور کلنر، حفظ، انگور قلم اور زراوند پلایا جائے۔ اور فتن کی صورت میں استعمال کرنے والے ضد اور فتنہ پر استعمال نہ جائیں جیسے عفن، کندہ اور قرظہ کے قرز جے اور مرہضہ کو قہقہہ چیزوں کے جوشانہ میں نہ بھجایا جائے۔

کبھی عورت کو ایسے سیانہ رحم کا مارنہ ہوتا ہے جس میں پورے جسم سے رطوبت ٹپکنے لگتی ہے۔

اس رطوبت کا رنگ غلط غالب کا ہوتا ہے۔ اُتر خون کا غلبہ ہو گا تو رطوبت کا رنگ گوشت کے پانی جیسے ہو گا اُتر صفراء کا غلبہ ہو گا تو رطوبت پر زردی غالب ہوگی اور کبھی کبھی صاف خون بھی نکلتا ہے لہذا مقوی بدن اور مختلف چیزوں سے ملان کیا جائے، پورے جسم کی مالش کی جائے۔ شد سے بنے ہوئے اعضاء جسم پر لگائے جائیں اور پیشاب آور دوا میں دی جائیں اور اُتر رطوبت سیال ہو تو اسبال مانی لرایا جائے۔ رطوبت سرخ ہو تو فصد کریں اور نطفہ کا علاج کریں۔ اس میں خرگوش اور دوسرے جانوروں کا پیڑ مایہ مفید ہوتا ہے۔ اُتر سیانہ رحم باری کے ساتھ ہوتا ہو تو حیات وقفہ میں علاج کیا جائے اور باری کے وقت مسننات دیے جائیں۔ دلف، ریاضت، مدد، بول، مسبل کے ذریعہ علاج کیا جائے اور دھوپ میں بٹھایا جائے اور استحقاق میں کام آنے والے ضار لگائے جائیں قہقہ اور خشک حماہ کرائے جائیں۔

رحم میں ورم حار عارض ہونے کے دوسرے بھی بہت سے اسباب ہیں جیسے چوٹ لگنا، احتباس دم، وادات اور اس کے ساتھ میں بخار۔ آنکھوں اور گردن کے اعصاب میں بھاری پن، معدہ کی خرابی اور رحم کا چپک جانا۔ ایسی صورت میں وادات کے بعد شد یہ نہیں ہوتی ہے۔ بھی ورم رحم کے کسی ایک حصے میں ہوتا ہے اُتر موخر جانب ہوتا ہے تو درد کمر، احتباس براز کی شکایت ہو جاتی ہے اور اُتر آگے جانب ہوتا ہے تو احتباس بول، عسر البول اور درو بیڑ کی شکایت ہوتی ہے۔ اُتر جواہر رحم میں ہوتا ہے تو جھگساؤں میں تھکاؤ اور رانوں میں بھاری پن ہوتا ہے۔ اگر رحم کے زیریں حصہ میں ہوتا ہے تو اکثر درد ناف کے مقام پر ہوتا ہے۔ اور اگر رحم

رحم کے قریب ہوتا ہے تو اسبال کے ساتھ درد بھی محسوس ہوتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ پیڑ و اور ریڑھ پر شراب اور روغن گل نیم گرم کا انبھل کیا جائے، شراب خالص پلائی جائے اور مقام درد پر لگائی بھی جائے۔ تین دن کچھ نہ کھائیں بلکہ لطیف غذا سے غذائیت پہنچائیں۔ عمل فصد کے بارے میں سوچ سکتے ہیں۔

جیتھی، جٹم کتاں، جٹم ٹھکی، بدنجی سف بے جوشاندہ میں مریضہ کو بخائیں اور طین چیزوں کا حمل کرائیں بشرطیکہ ورم میں استہابی کیفیت پیدا نہ ہو جائے۔ اگر ایسا ہو تو پھر ایسا نہ کریں اور روغن گل نیم گرم شیریں پانی میں ڈالکر مریضہ کو اس کے اندر بخائیں اس پانی کو رحم میں پہنچائیں۔ اگر حرارت بھی ہو تو روغن سوسن اور مقل وغیرہ فائدہ مند ہیں۔ اگر درد شدید ہو تو افیون خالص ملا کر حمل کرائیں اگر سخت ورم ہو تو واخیون اور باسلیقون کا حمل کریں۔ اگر یہ مادہ جمع ہو گیا تو اس کی ملامت اعراض کا شدت اختیار کرنا اور رزہ ہونا ہے اگر مادہ واجتکام پڑے تو بخار ہلکا اور درد قدرے کم ہو جائے گا۔ ورم کے پھوٹنے کا وقت اگر گزر گیا تو رزہ بڑھ جائے گا اور اس میں سوزش چھین ہوگی۔ بخار شدید تکلیف کے ساتھ اپنے اوقات کے مطابق آئے گا۔ بول و برار رک جائیں گے۔ انگلی ڈالنے پر ورم محسوس ہوگا ایسے موقع پر پھوڑے کو فوراً پھوڑنے کی تدبیر کریں جس کے لئے دیل کو پکانے والے نشاد جیسے انجیر، بوتر کی بیج اور رائی، غیرہ نیز پانی کا بکثرت استعمال اور اس میں بیٹھنا اور فرز جات وغیرہ کا استعمال۔

جب پھوڑنے کا وقت قریب آجائے تو پہلے تک انتظار کریں اور اس پر نظر رکھیں اور پہلے میں اس کی مدد کریں۔ سیان مثانہ کی طرف ہو تو مدد بول چیزوں کا استعمال کرائیں۔ اور اگر مقعد کی جانب ہو تو مسور اور پوست انار کے جوشاندے کا استعمال کریں۔ اگر رحم کے جانب پھوڑے تو روغن گل اور سفید موم سے حقن کریں اور روغن زیتون یا روغن چندی یا باسلیقون سے اس کو پھیر دیں۔ اگر رحم سے پہلے وانی رطوبت متعفن ہو تو کسی قسمی سیلی چیزوں سے حقن کرائیں اگر ورم تحلیل نہ ہو رہا ہو تو پوری کوشش کریں تاکہ انار کا فیرونی بنی تو اس میں سوزش پیدا ہو سکتی ہے ہذا پھوڑنے والی اشیاء سے حقن کریں اور کبھی کبھی متعفن مقام پر نشتر لگا دیا جاتا ہے۔

رحم کا تقفن زیادہ تر عسر و آردت سے وروی خون سے یا گندے پھوڑے سے ہوتا ہے۔ عفونت رحم کی پہچان اس سے پہلے وانی رطوبت سے ہوتی ہے اگر رحم میں عفونت موجود ہوگی تو رطوبت بدبودار ہوگی اور اگر تقفن کم ہے تو زخم مند نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ تقفن، درد اور

بخار یا تبارت فل اور حرارت ہوا کرتا ہے۔

زخم لرنے والے دواؤں سے تیان پیدا ہوتا ہے اور قابض دواؤں سے سکون ملتا ہے
اگر زخم کے ساتھ درد ہو تو ورم کا علاج کریں اگر خارج ہونے والی رطوبت گندی اور تعیظ
ہو تو بھروسہ غسل اور بھروسہ الشحم کا فریب رکھیں۔ نیز آرد کرستہ و ایرسا وغیرہ جیسی چیزوں سے گوشت
پیدا ہوتا ہے ہذا ان سے حقہ اور محمول کریں نیز لسان الحمل، عصی الراعی اور آب کاسنی سے حقہ
کریں لیکن اگر نہ ورم نہ درد نہ ہو تو اشیاء قبضہ جیسے انار کی مچال، سرو، سفرجل، حب آس،
اؤخر کا جوشندہ و الیس یا محمول کریں جس میں پکٹنے کے بعد سیلی شراب اور آخیر میں شب بمانی
اور قرظہ ڈال کیا ہو۔ اگر اس سے صحت پائی نہ ہو تو کادی، وائیں ڈالیں جیسے کہ اور پانی اس
کے بعد صرف کر کے حتیٰ کہ زخم جب صاف ہو جائے تو مریضہ کو حمام کرنے سے کہیں اور مختلف
قسم کی غذاؤں کا مشورہ کریں اور شراب پلا میں تاکہ بعد گوشت آجائے اور زخم بھر جائے اور پیڑ
اور اس کے ارد گرد گوشت لانے والی دوا میں رکھیں (کیونکہ پیڑ ولی قوت اندرون مجاری چھپی
ہوتی ہے) یہ دوا میں اقلیم، صبر، کندر، اور اسی طرح کی دوسری اشیاء ہیں۔ (بولس)

سرطان :

سرطان رحم ایک سخت قسم کا ورم ہوتا ہے جس کی جڑ پتھر جیسی سخت ہوتی ہے، سرنی مال
ہوتی ہے اور زخم رحم میں ہوتی ہے جس کی وجہ سے جنگ سوں میں شعلے زیریں حصہ، پیڑ اور
ریڑھ میں شدید درد ہوتا ہے جس کو ہاتھ سے چھو نا بھی ترانہ کرتا ہے۔ ساتھ یہ متعفن ہوتا ہے
تو اس سے زرد آب بہتا ہے اور ورم حار کے تمام اعراض لاحق ہوتے ہیں اور اس کا کوئی شافی
علاج نہیں ہے۔ لیکن میتھی، تبازی کے جو شانہ میں بیٹھنے سے درد کم ہو جاتا ہے اور مرثی
ضادوں سے اچھا خاصا فائدہ ہوتا ہے۔

زبرد، افیون، زعفران، اظہار الملک اور بلخ کی چربی سے تیار شدہ منہا مفید ہوتا ہے
۔ اسی طرح پیچ، انڈے کی زردی، زعفران، اجوان (پنج)، روغن گل، موم اور اس طرح کی
دوسری چیزوں کا منہا بھی اس کے لئے بنایا جاتا ہے اور خارجی طور پر لگایا جاتا ہے۔ اندرونی
درد کو بھی اس کے حقہ سے سکون ملتا ہے۔ نیز دودھ اور عصا رولسان الحمل کے حقہ سے بھی درد کو
سکون ملتا ہے۔

قاطع دم ادویہ:

لسان الحمل، کندر، گل مختوم۔

مسکن درد:

زعفران، نشاستہ اور افیون کا شافہ اور عورت کے دودھ کا حقہ۔ حریف چیزوں اور زیادہ کھانوں سے پرہیز کیونکہ ایسی مریضہ کے پیٹ میں کھانا جلدی خراب ہوتا ہے۔

تھیرس یعنی ورم حارم کے بعد ہونے والا ورم سلب اکثر فم رحم میں پیدا ہوتا ہے۔ سرطان کی طرح یہ بھی متحجر ہوتا ہے لیکن اس کا درد ہلکا ہوتا ہے اس سے عورت کو کمزوری بہت ہوتی ہے۔ پنڈلیوں اور سارے جسم میں کمزوری آ جاتی ہے اور کبھی کبھی مرض استسقاء بھی لاحق ہو جاتا ہے۔ ہذا مرض میں اس کا علاج رگوں کی قعد کھونا، اسپہل، طین ضادات، محلل اشیاء فرز جات اور نظرون آمیز گرم پانی سے کیا جاتا ہے۔

رجاء (حمل کا ذب):

یہ سخت قسم کا گوشت رحم کے اندر ہوتا ہے جو بالائی اعضاء پر اثر انداز ہو کر انھیں بوتھل بنا دیتا ہے دونوں پیچ کمزور ہو جاتے ہیں اور سارا جسم دبلا ہو جاتا ہے کھانے کی خواہش جاتی رہتی ہے اور خون حیض رک جاتا ہے۔ چھتیاں بڑی ہو جاتی ہیں۔ جس کو دیکھنے سے عورت کو حائل ہونے کا گمان ہوتا ہے۔ اور ایسا لگتا ہے جیسے اسے استسقاء کا مرض ہو لیکن استسقاء اور اس کے درمیان ملا مت فارقہ یہ ہے کہ امتحان کرنے پر استسقاء کی طرح اس میں آواز نہیں آتی یہ مرض جلدی اچھ ہونے کا نام نہیں لیتا۔ بسا اوقات بعض مریضوں کو حیض بھی جاری ہوتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ مریضہ کو ایک چھوٹے تاریک مکان میں جس میں کسی قدر ٹھنڈک ہو چار پانی پر نہ دیا جائے اور حرکت سے بعض رکھا جائے کیونکہ حرکت سیلان مواد کا موجب بنے گی۔ چار پانی کو پاؤں کی طرف سے اونچا رکھا جائے اور اورام جاسیہ (سخت اورام) کے اصول پر علاج کیا جائے اور مریضات دیئے جائیں تاکہ مواد تحلیل ہو کر جلد خارج ہو جائے۔

(بولس)

نفخ رحم:

نفخ رحم کا سبب اسقاط، نزف، مسرد، دست یا فم رحم کا بند ہو جانا یا خون کا جامہ ہو جانا

ہوتا ہے بسا اوقات ریان جوف رحم میں ہوتی ہے اور کبھی اس سے طبقات میں موجود ہوتی ہے جس سے پیڑ و اور زیریں شکم میں ورم پیدا ہو جاتا ہے اور دوجع ناخس، چھین والا درد، حجاب عاجز، معدہ و لم معدہ، اور جنگا سوں کے نیچے تک پھیل جاتا ہے۔ امتحان بالقرع کرنے پر مقام موقوف سے صورت طبعی سنائی دیتی ہے۔

پہلے ایک علاج فصد سے کیا جائے اور درد کی باری کے اوقات میں کھانے سے روک دیا جائے روغن سداب سے نطول کیا جائے۔

سداب، پودینہ، برنجاسف، سلیہ وغیرہ کے جو شائدہ میں سریشہ کو بٹھایا جائے۔ ثم زرفس، زیرہ، اجوان دلسی سے تیار کر کے ضاد لگایا جائے۔ سنگھیاں پھنکے کے ساتھ اور پھنکے کے بغیر لگائی جائیں۔ اگر مرض مزمن ہو تو فیکر ایا ایا رت ارکا ناخس سے اسہال کرایا جائے اور ضاد سرخ اور حار حقن کرایا جائے۔ اور لینڈی ڈائز اپنی انگلی میں روغن مومن لگا کر رحم کے اندر داخل کر کے وہاں منجمد خون کو صاف کر دے۔ نظرون، افسخین، حب القار کا ضاد استعمال کیا جائے اور کا سر ریان تخمیت کے فرز بے بطور محمول استعمال کئے جائیں اس سے نطول رحم ٹھیک ہو جاتا اور رحم اپنی اصل جگہ واپس آ جاتا ہے۔

اگر رحم کے کسی حصہ میں قطن پیدا ہو جائے تو اسے کاٹ کر نکال دینا چاہئے اس عمل سے ذرے کی ضرورت نہیں ہے۔ رحم کاٹ کر نکال دینے سے عورت مرنی نہیں ہے۔

رحم کا بند ہو جانا:

کبھی رحم یعنی ثم رحم سخت ورم سے یا درم رحم کے بعد یا اس کی ابتداء میں بند ہو جاتا ہے اس کا علاج طبعی پانیوں سے نیز روغن اور پانی سے اور میتھی کے جو شائدہ سے کیا جاتا ہے اور اسی طرح کی اشیاء کا ضاد دیا جاتا ہے۔ جیسے مقل، طبع کی چربی اور بزیوں سے گودے وغیرہ سے تاکہ وہ طبعی فرز بے استعمال کئے جاتے ہیں اور اگر یہ مرض پانا ہو جائے تو خوشبودار دواؤں (افادیہ) کی دھونی دی جاتی ہے۔

ثم رحم بند ہو جانے میں مستعمل فرزجہ کا ایک نسخہ:

زوف، نظرون، عک، الطم، اس فرزجہ سے بہت جلد منہ مکمل جاتا ہے۔

شفاق رحم شروع میں چسپا رہتا ہے پھر تھوڑا تھوڑا کر کے ظاہر ہوتا ہے یہاں تک کہ پھونے پر اور جمنا کے وقت خون بھی لگتا ہے۔ اگر فرج کو شادہ کر کے دیکھا جائے تو شفاق

کھائی بھی دیتا ہے۔ اس طرح کے مرض میں لاذاع دواؤں سے بچنا بھی ضروری ہے۔ بلکہ عین پانی اور فرزجہ استعمال کریں۔ باسلیقون کو روغن گل میں تر کر کے اس کے اندر ڈالنا موزوں ہوتا ہے اگر شقاق سے زخم پڑ گئے ہوں تو اسفیداج استعمال کریں۔

نواصیر:

کبھی رحم میں نواصیر بھی ہو جاتی ہے جو لم رحم کو کھولنے پر نظر آتی ہے۔ درد کی شدت کے وقت ان میں خون کی طرح سرخی ہوتی ہے اور سکون کے وقت اس میں سے پلچٹ کی مانند سیاہ رطوبت بہتی ہے لہذا اس کا باقاعدہ علاج کیا جائے اور راحت کے اوقات میں قاسب (۱) (آلہ) سے پکڑ کر کاٹا جائے اور ان پر قابض دوائیں ذالی جائیں جو ان کو منہل کر دیں یا ان سے رطوبت کا بہاؤ روک دیں، یاد رہے کہ ایسا بہاؤ کبھی بوا سیری بھی ہوتا ہے۔ (بولس) اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے ساتھ درد ہوتا ہے۔ (مؤلف)

تذق کو ٹھیک کرنے کے لئے ساڑھے تین گرام کبریت باریک پی ہوئی ہر او شراب طلا، نہار منہ پلائیں دو پہر تک کچھ نہ کھلائیں پلائیں پھر شور بہ اسفیز باج پلائیں تین دن ایسا کرنے سے خون بہنا بند ہو جائے گا۔ (طیب با معصوم)

حمل نہ ہونے کی صورت میں نفخہ نطن کا علاج:

فسد سمولیس، اسہال کرائیں، محلل ریان دوائیں پلائیں۔ اس کیسے ایارجات کا استعمال بہتر ہوتا ہے۔

رحم پر چند بیدستر اور محلل ریان تھپات جیسے پیٹک، انجیدان، زیرو وغیرہ کا ضد رانیں۔ رحم پر سیتی اور پچنے لگا کر خون خارج کریں۔ (شمعون)

پتلا خون زیادہ ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ گاڑھا خون رحم میں جمع ہو رہا ہے جس سے صلابت، دبید یا سرطان ہو سکتا ہے۔ صلابت کا علاج بذی کے گودے اور روئیات سے کیا جائے۔ مثلاً روغن حبیب، روغن سوسن، روغن زمس، روغن ارغ، روغن بابونہ، میتھی، بلی کی چربی، گچھر۔ کی بذی کا گودا اور متقل وغیرہ۔ دبید کے علاج دیگر دیلات کے اصول پر کیا جائے۔ سرطان کا علاج نرم مرہموں سے کیا جائے۔ اگر درد زیادہ ہو تو ایک بار نرم اور دوسری بار بارد بخور سے سکون پہونچایا جائے، اور فمہ کھولی جائے لطیف اور مرطوب غذا میں جوہ ذلہ

سودا نہ ہوں کھلائیں۔ اگر مریض کے چہرے پر کثرت زف سے تسج ہو گیا ہو تو جب زف رک جائے تو انڈے کی زردی، اونٹ کے بچے کا گوشت، کباب اور کیکچی کھلائیں اور تازہ گاڑھی میتھی شراب پلائیں اور ترطلوہ کھلائیں اس سے جسم میں زیادہ خون پیدا ہوگا اور مریض عورت اپنی پرانی طبعی حالت پر آجائے گی۔ پرانی شراب نہ پلائیں جو سیلان خون کا محرک بنے۔ البتہ تازہ شہد کی نمید لیں۔ مریض میں تولید خون کے لئے عمدہ و بہتر ثابت ہوگی اور بوا سیر والے اصحاب کے لئے بھی تدبیر کریں۔ (الاختصارات)

سیلان خون روکنے کے لئے قرص بسد کا نسخہ:

اجوائن خراسانی، کندر، آٹھ آٹھ، گل ارمنی، بسد، گیرد، افیون ہر ایک چودہ گرام، کہہ با، گلزار ہر ایک سات گرام۔ سب ملوف کر کے عصارہ ہارنگک میں گوند کر اس سے لگیہ بنالیں۔ (بولس)

لفو خ اور طلاء کرنے والی دوائیں کبھی قاطع طمٹ ہوتی ہیں۔ خاص طور سے گائے کی کھال کا سرشٹم، اس میں سے تھوڑا صاف سترا حصہ لے کر پانی ملے سرکہ میں حل کر کے سوتی کپڑے کے ایک ٹکڑے میں تختیز کر ناف پر چپکادیں، میں نے اپنے تجربے میں اس کو قوی ترین ضاد پایا ہے۔ (اور پیاسیوس)

خون حیض روکنے کے لئے ہاتھوں اور پیروں کو سخت کپڑے سے باندھ دینا چاہئے اور شکم پر سرکہ پر بھگویا ہوا کپڑا رکھ دینا چاہئے پھر زوہ، شراب، کندر کے آنے سے تیار کئے ہوئے شیاف کا محول کرنا چاہئے۔ اور عورت کو ٹھنڈا پانی پلانا چاہئے۔ اگر اس تدبیر سے نہ رکے تو چھاتیوں میں سنگھیاں (محجم) لگانا چاہئے، ضروری ہے کہ محرق دواؤں سے محول نہ کریں کیونکہ اس جہد اعصاب ہوتے ہیں۔ (میمون)

در و رحم کے اسباب:

درم و صمد، سلطان، سقمیوس، دبیلہ، گوشت خورہ، ریاح، سل، انقلاب، انسہدئم، مہاسے، مسے، سیلان خون، شقاق، خراج، محرق رحم سے جنین کی نال تک آنے والا گوشت، رقی رحم، رحم کا جگہ سے ہٹ جانا، خلج، احتقاق، سیلان منی، رحم کا اوپر اٹھنا، نم رحم کا کھل جانا اور احتباس طمٹ۔

رحم کے گرم اور ام کی علامات:

لرزہ کے ساتھ حیاتِ حادہ اور اُتر و رم پورے رحم میں ہے تو ناف کے مقام میں درد اور اُتر و رم رحم کے کسی ایک طبقہ میں ہے تو جنگ سے ران اور ماؤف جانب کی پنڈلی میں درد ہوگا، نم رحم میں ورم ہوگا تو مریضہ درد کو دائی کی انگلی کے نیچے محسوس کریگی۔

علاج:

عورت کو کم سونے اور کم کھانے کی تاکید کریں اور تین دن تک معتدل شربت جو نشیان میں تافع ہوں پلائیں اور بلکی غذا نہیں کھلائیں اس کے بعد پہلے نصف کھولیں پھر بستہ مواد نکالنے کے لئے حقن کریں اس کے بعد میتھی، خیار، ختم کتوں کے جو شانہ میں بنھائیں۔ خشکاش، اکیلل الملک، خیار، ختم کتوں کا ضاد بنا کر لگائیں یا خشکاش، اکیلل الملک، اور آب شہد کا ضاد لگائیں۔ جب ورم کم ہو جائے تو بطخ کی چربی، کمی، بارہ سنگھا کی بڑی کا گودا یا اور روغن سوسن کا شاف بنا کر رکھیں تاکہ وہاں سقیروس باقی نہ رہے۔ رحم کی سختی کا علاج طین پانیوں سے کریں اور ان ضادوں سے کریں جو روغن حنا، بطخ کی چربی، بارہ سنگھا کی گودے کی بڑی، مقل، آرو حطب و ختم کتاں سے تیار کئے گئے ہوں۔

سقیروس کی علامت:

یہ سخت ورم ہے جو اچھا نہیں ہوتا۔ یہ صرف عورت کو ہوتا ہے اور اسکی علامت یہ ہے کہ رحم میں محسوس نہیں ہوتا جبکہ ورم چاہے ظاہر ہوتا ہے اور اُتر یا وہ مدت تک گزر جائے تو دونوں پیچ اور دونوں پنڈلیاں سوج جاتی ہیں اور احتباس طمث ہو جاتا ہے۔ ورم حار کا مادہ جمع ہو کر بیلہ بن جاتا ہے جس کے نتیجہ میں تیز بخار لرزہ کے ساتھ ہوتا ہے۔ اُتر لرزہ نہ ہو تو پیپ ہلکتی ہے۔ حرارت کی شدت اور نہیں اس کی خاص پہچان ہے۔ لہذا مریضہ کو برنجاسف، مرزنجوش، فراسیون، میتھی، خیار، ختم کتوں کے جو شانہ میں بنھائیں اور داخیون کا حمولہ کرائیں تاکہ پیپ جلدی خارج ہو۔ جب درد اور بخار کو سون ہو جائے تو اس کا مطلب ہے کہ پیپ پوری نکل گئی اب دیلہ کو خشک کرنے کے لئے انجیر، چربی، موم، مر، روغن سوسن اور روغن حنا ۳۵ گرام کا استعمال کرائیں۔ کمر پر میتھی اور گیہوں اور ختم کتوں کے ستوف کا ضاد کریں۔ اس میں راتینج، ملک الملکم، برنجاسف، مشطر امشیع، فراسیون، مرزنجوش، نھروں، شہد، روغن زیتون بھی ملائیں۔ جب دیلہ پھوٹ جائے تو رنم کے اندر حقن سے ماؤ الحسل پہنچائیں تاکہ جلد مصلیہ

ہو جائے اگر پیپ خلیق اور بدبودار ہو تو ماء العسل کے کئی بار تنقیہ کریں جب پیپ کا تمام ہو جائے تو زخم بھرنے کی تدبیر کریں۔ مریض کو قابض پانیوں میں بخا میں اور مرهم سرخ، اور مرهم اسفیداج کا محمول کرائیں۔ ویدہ پھونکنے کے بعد مدرجین اشیاء دے سکتے ہیں کیونکہ اس سے تنقیہ ہوتا ہے۔ مثلاً جڑوں کا جوشاندہ پھونکنے سے پہلے اس کا استعمال بالکل ممنوع ہے کیونکہ اس سے ورم بڑھ جاتا ہے۔

سرطان: (رحمی کی علامات)

سخت ورم ہے جسے ورم جاسیہ کہتے ہیں اگر قریبی حصہ میں صبیح ہوتا تو آگے کا حصہ سوکھا ہوا نظر آتا ہے اس میں پیپ موجود ہو یا نہ ہو۔ تنگی کی جھج جیسا درد ہوتا ہے۔ اگر پیپ ہوتی ہے تو اس سے بدبودار رقیق زرد آب نکلتا ہے۔

علاج:

مسور کا جوشاندہ، گدھی کا دودھ، اور آب لسان الحمل کا حقنہ کرنے سے درد میں تسکین ہوتی ہے۔ اسی طرح آب اسفیداج، عود اور اجوان خراسانی کے فائدہ ہوتا ہے۔

آکلہ: (گوشت خورہ) اور سرطان (کینسر) میں فرق:

سرطان میں نیش مستقل ہوتی ہے اور آکلہ میں کبھی سکون بھی ہوتا ہے۔ آکلہ کی مدت طویل نہیں ہوتی اور سرطان کی مدت طویل ہوتی ہے۔

تفتخ: (رحمی کی علامات)

ہیز و کا اہرا اور رونا کا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا۔

علاج:

ہیز و سے تمام پرکاری، پچھنے اور بہ دریا ت شہد کا میں۔ مثلاً جندہ سداب، دریرہ، آکلہ ریون، ہرنج، سف و غیرہ سے بنایا گیا ہو اور آخر، چہ ایت، ہرنج سف اور اکلیل املک سے جوشاندہ میں بخا میں۔ سنبل، مرزنجوش، شوفہ اذخر، عود بلساں، چہ ایت، قسط اور زعفران کا سونکرا میں اس کے حد و فن تار دین و رازقی کا استعمال کریں۔

رحم کا مستقل رِسنا:

پہلے فراسیون یا امیر سا اور کر سنہ کے جو شانہ سے کو رحم کے اندر حقنہ سے پہنچائیں پھر پوست اتار، آس اور اذخر جیسی کھٹی اشیاء کا جو شانہ استعمال کریں اور اسہال کے ذریعہ پورے جسم کا حقہ کریں۔ مریضہ کے ہاتھوں اور پیروں کی رگوں اذخر، حاقر قرھا اور فلفل سے مالش کریں۔ یہ عمل رُسے والی رطوبت کو جذب کر لے گا اور شفا حاصل ہو جائے گی۔

نقوہ رحم کی علامات:

چھوٹے سے کوئی نرم چیز یا ہرنگتی ہوئی معلوم ہوتی ہے نرم ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس کا اندورنی حصہ رباطات وغیرہ نوٹے بغیرہ ظاہر ہو جاتا ہے۔ اس کا سبب یا تو پیدائش کے وقت بچہ اچانک خارج ہوتا ہے یا پھر دہڑنے اور کودنے سے یا مشد کی سختی سے یہ کیفیت ہو جاتی ہے۔ اس کے ساتھ شدید درد اور تیز بخار عارض ہوتے ہیں ایسی مریضہ کو حمام سے دور رکھیں تنکین چیزوں سے پرہیز کرائیں اور تمام مستحبات سے بھی دور رکھیں۔ قابض اشیاء کا استعمال ضروری ہے اذخر، آس اور گلاب کے جو شانہ میں بخائیں پھر نرمی سے ساتھ رحم کو اندر ردیں اور ملائم گدی رکھ کر پاندھ دیں۔ اس گدی کو اقاق کے پانی میں پہلے سے ابویں، ناف پر چھنہ لگائیں اور پھنڈیا، دیر تک لگا کر اس پر چھوڑ دیں۔ ایسا کرنے سے رحم اوپر کھینچے گا اور دوبارہ نیچے نہیں گرے گا اور عورت کی حالت معمول پر آ جائے گی۔

بواسیر اور رحم کے مے:

آئینوں کو تلو اور اس طرح رکھیں کہ یہ چیزیں انہیں جائیں۔ اگر شدید درد ہو تو مرشی ادویہ کے جو شانہ میں مریضہ کو بخائیں اور شایات سے استعمال سے درد کو سونپ چھپائیں۔ اس کا باقاعدہ علاج یہ ہے کہ مسوں کو کاٹ دیا جائے اور کاٹ کر حابس دم دوا میں لگا دی جائیں۔ جیسے پتھری یا مازہ کا سفوف چھڑکیں پھر زخم کا علاج مرحم تو تیا سے کریں اگر رحم کی گہرائی میں اندر مے ہوں تو ان کا کاٹنا عورت کے لئے مہلک ثابت ہو سکتا ہے۔ لہذا اس عمل سے دور رہیں بلکہ اس کا علاج قابض پانچوں سے نیا جائے یہاں تک کہ سوکھ کر ختم ہو جائیں۔

بواسیر کا خون تکلیف کے ساتھ خارج ہوتا ہے اور خون حیض بغیر کسی درد کے اس صورت میں خارج ہوتا ہے جب کہ اس کی کثرت ہو۔ بواسیر کی شکایت میں جو خارج ہوتا ہے

وہ شرائین سے آتا ہے یا دریوں سے، اگر رطوبت گہری سرخ ہے تو اس کا مخرج شرائین ہے اور اگر سیاہ ہے تو اس کا مخرج دریوں میں ہیں اگر سیلان آکھ سے ہوتا ہے تو پچھٹ جیسا سیاہ خون ورد اور چین کے ساتھ آتا ہے۔

حیض اور بواسیر کے خون میں علامات فارقہ :

بواسیری خون مسلسل جاری نہیں رہتا یہ درد کے ساتھ ہوتا ہے جبکہ خون حیض باریوں کی دروں کی شکل میں جاری ہوتا ہے مسلسل آتا ہے اور بلا درد کے آتا ہے۔ عورت بواسیری خون جاری ہونے سے دلی ہو جاتی ہے لیکن حیض سے کمزور نہیں ہوتی۔ جس عورت کو حیض آتا بد ہو جائے اس کو بواسیری خون جاری ہونے سے فائدہ ہوتا ہے۔

اگر بواسیر رحم کی گہرائی میں ہے تو اچھی نہیں ہوتی کیونکہ یہ عضو مکمل طور سے عصبی ہوتا ہے تاہم اگر رحم میں ہو تو ٹھیک ہونے کا امکان ہوتا ہے عورت کی بواسیر کا علاج اسی طرح کیا جاتا ہے جس طرح مردوں کی بواسیر کا۔ مریض کو حکم دیں کہ وہ اپنے دونوں پیر کچھ دیر کے لئے دیوار پر ٹکا کر رکھے پھر اس کی ریڑھ اور شکم پر قابض متاد کریں اور قابض پانیوں میں بٹھائیں اگر اس تدبیر سے خون نہ رے تو چھاتی اور ریڑھ پر پچھنے لگائیں اور طرامیٹ واقاتی کے عصا رہ میں روئی کا ٹکڑا ڈبو کر مقام ماؤف پر رکھیں یہاں تک کہ زخف میں سکون ہو جائے پھر مرہم لگائیں۔

شقاق :

شقاق رحم جنین کے خارج ہونے یا درم رحم کی وجہ سے ہوتا ہے اس کے معائنہ کے لئے مریض کی شرم گاہ کے سامنے نیچے اوپر آئینے رکھے جائیں اس طرح شقاق یا پھنا ہوا رحم نظر آجائے گا اگر شقاق اتنے قریب ہو کہ دوا لگائی جاسکے تو توتیا کو انڈے کی زردی میں پیس کر لگائیں۔ اگر شقاق خاص جرم رحم میں ہو تو تانبہ کا براہ یا ماژو یا پھٹکری کا باریک سفوف مقام ماؤف پر لگانے سے شقاق ٹھیک ہو جاتا ہے۔

قروح (زخم) :

رحم میں زخم گرم فرز جنوں سے یا خلد رحم وغیرہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اگر زخم کے ساتھ درم ہو تو ملیں اشیاء سے علاج کریں، زخم پر زیادہ میل ہو تو آب شہد یا جوشاندہ ایرسایا سرخی مرہم سے صاف کریں پھر زخم اگر گہرا ہو تو اسفیداج یا مردار سنگ اور روغن گل اور موم سے بنے

ہوئے مرہم سے زخم بھر دیں۔ جب زخم کچھ بھر جائے تو تو تیار استعمال کریں تاکہ بحسن و خوبی مندل ہو جائے۔

رتقاء (رحم کا بند ہو جانا):

رحم زخم یا تو پیدائشی ہوتا ہے یا زخموں کا علاج کرنے سے ہو جاتا ہے۔ شرم گاہ کو کھول کر معائنہ کرنے پر ایک عضلہ نما چیز شرم گاہ کے منہ کو ڈھانکے ہوئے نظر آتی ہے۔ یہ بھی سامنے کے رخ پر ہوتا ہے اور کبھی نرم رحم پر ہوتا ہے جب تک عورت کو حیض جاری نہیں ہوا ہے تب تک کوئی خطرہ کی بات نہیں ہوتی لیکن جب حیض جاری ہو کر بند ہو جاتا ہے تو سخت تکلیف ہوتی ہے اگر اس کا علاج نہ کیا جائے تو مریضہ جلد ہی ہلاک ہو جاتی ہے کیونکہ پھر وہ خون اس کے بدن کی طرف لوٹ کر سیاہ ہو جاتا ہے اور اس سے اعتقاق عارض ہو جاتا ہے اور مریضہ مر جاتی ہے۔ اگر یہ زائد گوشت شرم گاہ کے منہ پر نکلا ہو تو اس مریضہ سے جماع نہیں کیا جاسکتا۔ نہ اس کو حیض آتا ہے اور نہ خواہش ہوتی ہے ہاں اگر نرم رحم میں ہو تو قابل جماعت ہوتی ہے لیکن حمل قرار نہیں پاتا۔ بسا اوقات یہ گوشت پورے مقام میں پھیلا ہوتا ہے اور اس کے بیچ میں ایک چھوٹا سوراخ ہوتا ہے جس سے خون حیض خارج ہوتا ہے اور کبھی بالکل بند ہوتا ہے۔ خون و حیض خارج ہونے کا کوئی راستہ نہیں ہوتا تو ایسی حالت میں مریضہ اور جنین ہلاک ہو جاتے ہیں۔

علاج رتقاء:

اگر گوشت شرم گاہ کے منہ پر ابھرا ہوا ہو تو قطرین (Labiæ) پر دونوں جانب گدیاں رکھ کر ستر تین کو پھیلائیں یہاں تک کہ عضلہ یا گوشت باہر نکل کر ظاہر ہو جائے پھر اسے کاٹ کر اس پر روغن زیتون اور شراب میں روئی تر کر کے رکھ دیں تین دن کے بعد شہد و پانی میں بنھائیں پھر مندل کرنے کے لئے مرہم لگائیں۔ اگر اندر نرم رحم کی گہرائی میں ہو تو صناعہ داخل کر کے قطرین سمیٹ کر پھیلا دیں اور مہضغ نشتر سے گوشت کو چیر دیں پھر شراب عفص میں روئی تر کر کے اس جگہ رکھیں اور پھر خشک و مندل کرنے والے مرہموں کو اندر تک پہنچائیں۔ جب ٹھیک ہو جائے تو جماع کریں۔

میلان رحم:

انگی داخل کرنے پر اگر نرم رحم سیدھا محسوس نہ ہو تو اس کا مطلب ہے کہ رحم کا میلان کسی جانب ہو گیا ہے۔ ایسی صورت میں انگی کو بیخ و غیرہ کی چربی میں لت کر کے اندر داخل کریں اور

نم رحم کو سامنے کی طرف لائیں پھر اس جانب پھٹنے لگاں میں جدھر سے نم رحم ہٹا ہے اس طرف اپنی تسبیح جانب ضرور واپس آجائے گا۔

رجاء (حمل کا کاذب):

زیادہ دن تک حیض بند رہنے سے یا امراض رحم میں سے کسی مرض کے لاحق ہو جانے سے ایک زائد گوشت رحم میں پیدا ہو جاتا ہے۔ سرطان اور اس گوشت کی علامت فرقہ یہ ہے کہ اس میں کسی طرح کا سیلان نہیں ہوتا اور حمل کے آثار موجود ہوتے ہیں لیکن حمل میں اور اس میں فرق کرنے والی چیز یہ ہے کہ اس میں سیلان نہیں ہوتا اور تھلک کے چبوتے جیسی چیمبر محسوس ہوتی ہے دوسری بات یہ ہے کہ انہیں جنین کی حرکت نہیں ہوتی۔

علاج:

ملینات کا مسلسل علاج کرنے سے تغین پیدا ہوتا ہے۔ تغین پیدا ہونے کے بعد اخراج ہو جاتا ہے۔ (اور پیاسیوس)

رحم میں ورم فلغمونی پیدا ہونے کے اسباب بادیہ ضریہ (چوٹ) کثرت جماع اور غم و افسوس شامل ہیں۔ اسباب سابقہ میں احتباس حیض کو شمار کیا جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں صدام (ورم سر)، تیز بخار، اتار (Tendous) اور گہرائی چشم میں درد، کلائی، انگلیوں اور نپوں میں تشنج ہو جاتا ہے۔ درد متورم مقام کے اطراف میں ہوتا ہے یعنی جب ورم رحم کے پیچھے حصے یا پیڑ یا جنگ سوں میں ہوتا ہے۔ مقدم حصے میں ورم ہونے کی صورت میں درد کے ساتھ غم بول بھی شکایت ہو جاتی ہے، موخر جانب ہونے کی صورت میں درد کے علاوہ اجابت دقت سے ہوتی ہے۔ اگر عوارضات شدت اختیار کر جائیں تو نبض صغیر اور متلی کی شکایت لاحق ہو جاتی ہے۔ اس کا علاج رگ باسٹیک کی فصد اور مسہلات سے شروع کریں بشرطیکہ مریضہ میں قوت برداشت ہو۔ (ابن سراجیون)

یہ بات قابل غور ہے کہ، مقام موقوف پر ان عوارضات کو روکنے والی ٹھنڈی اشیاء کا جیسے پوست سرد، قلۃ المرقا، اسپغول اور قی ایلم سے متاثر کریں اگر مرض زمانہ انتہا کو پہنچ جائے تو رگ صافن اور رپہ میں فصد کریں اور میتھی، پایونہ، کلیل الملک، شہت کے جوشاندہ و سب علاج کریں اور زمانہ انحطاط میں مایہ جب پچھتی روحانے تو اشق، مقل، میہ، بازرد، موم، روغن دنا اور ہڈی کے گودوں کا استعمال کریں جب ہیپ بنے تو نفع کی تدبیر کریں جب ہیپ

جائے یا مٹانے کی طرف سیلان کا رخ ہو تو مہین شمیت سے علاج کریں حتیٰ کہ اس کی صفائی ہو جائے۔ اگر اس میں بدبودار اور گندہ چھپ ہو تو قابض اشیاء اور گل ارتنی وغیرہ کا استعمال کریں۔

ورم رحم کو ٹھیک کرنے والی دوا:

قیمتی کو، حور پکا میں دور اس کے جھٹ نکال لیں اور پھر انکو مرغابی کی چہ پی میں ملا لیں اور ٹھنڈا کر کے روغن گل کے ساتھ اس کا محمول کریں اگر نہیں ہے ہو تو روغن حنا یا روغن سوسن میں ملا لیں اور جب تند زخم ہوں تو رحم کے اندر اسفیداج، آندرا، دوسا، خونین وغیرہ بذریعہ حقنہ پیونچائیں۔

سرطان الرحم:

یہ کبھی قرحہ کے ساتھ ہوتا ہے اور کبھی بغیر قرحہ کے۔ اس کے ساتھ بڑکات یا عائد یا رینڈھ میں درد اور سوزش ہوتی ہے اور رخت، ررم بھی موجود ہوتا ہے۔ عروق میں مرض دوا لی جیسی کیفیت ہو جاتی ہے۔ بھی دواؤں کے استعمال سے درد میں شدت آ جاتی ہے اگر قرحہ بھی ہو تو اس میں سے بدبو اور سیاہ رطوبت مستقل بہتی رہتی ہے۔ اس صورت میں صرف قیمتی اور طمبی نے جو شائدہ میں بیٹنے سے سنون ملتا ہے اور مسکن نہا، یونشی ش، ہ، اٹھو، اور روغن گل کے تیار ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں اگر خون کثرت سے نہ رت ہو تو اسفیداج گل ارتنی اور ارتنی کا استعمال کرنا چاہئے۔ (مؤلف)

سرطان رحم میں رب باسلیق کی فصد کھولیں، سو، کا، سہاں برا میں لطیف اور مرطوب غذا میں پلا میں مسکن درد فیدر کھیں تاکہ درد کا۔ ہو جائے اور اگر نہ رت ہو تو رب صافن کی فصد کھولیں۔

خون حیض کی زیادتی:

خون حیض یا خون کی کثرت کی وجہ سے زیادہ خارج ہوتا ہے یا اس کی رقت سے زرم کے بعد ہو جاتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں کمزوری اور فساد ضمیر خلق ہوتا ہے۔ اگر کثرت خون ہو تو فصد کھولیں اور مقام باؤف کو تقویت دیں، اگر وجہ حدت خون سے ہو تو معتدل غذا میں کھلائیں اور کپنے کا تھوڑا سا داخل کر کے دیکھیں۔ اگر اس پر خون خالص کی علامت ہو تو اس کا استفراغ کریں۔ اگر سفر اوئی رطوبت کی علامت ملے تو صفرا کا استفراغ کریں اور اگر نظر اسیاء

ملے تو سوداوی کا استفراغ کریں اگر پانی کی طرح سفید ملے تو منہل بلغم کے ذریعہ بلغم کا استفراغ کریں۔ اسہال ہونے کے بعد قابض اور مغزی دوائیں جیسے الیوا، کندر، دم الاخوین، کہہ باء، نکستہ، اسفیداج، کلنار، مازو وغیرہ استعمال کرائیں گل ارمنی، قرص گل، گل انار اور فلو نیا فارسی بھی مفید ہیں۔

نم رحم کی کھجلی کا مجرب نسخہ:

برگ پودینہ، پوست انار، عدس معشر کو شراب میں پکا کر کپڑے میں لت کر کے حمول کریں عجیب النفع ہے۔ (مؤلف)

کسکھادند نام کی بیماری غلیظ ریاح اور رحم کی لیسہ اور رطوبتوں سے ہوتی ہے جس سے نفع شکم ہو جاتا ہے۔ کبھی یہ بیماری ایک سال یا اس سے بھی زائد عرصہ تک رہتی ہے اور کبھی ولادت وغیرہ ہونے سے ریاح اور رطوبات خارج ہو جاتی ہیں۔ کثرت سے خون نکلتا ہے کیونکہ اس دوران حیض بھی بند ہو چکا ہوتا ہے۔ پستانوں سے تھوڑا سا گندادودھ نکلتا ہے اس میں روغن کلکلاخ کو غازیہ کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ گرم تخمیات کے ساتھ منہا دیا جاتا ہے اور شحرتایا پلایا جاتا ہے۔ تازی پھنے مقام رحم پر لگائے جاتے ہیں اور ماء الاصول پلایا جاتا ہے۔

(یہودی)

خون طمث اگر آنتوں کی مشارکت سے ہو تو اس کو روکنے کے لئے ایسا دودھ پلائیں جس میں گرم لوہا بچھا کر ابالا گیا ہو۔ مقدار خوراک ۵۰ ملی لیٹر روزانہ ایک ہفتہ تک دیں۔ عجیب النفع ہے۔ (مؤلف) ایک تجربہ۔

نسخہ قرص برائے نزف:

اقاقی، کلنار، مازو، طرامیث، سماق منقی، کندر، افیون، مر، تیز اور لطیف سرکہ میں گوندہ کرکلیہ بنالیں۔ مقدار خوراک پونے دو گرام ہے اگر نزف زیادہ ہو تو فرج میں دوائی حقن کریں۔ (جورجس)

زاج ال سادہ (پھٹری کی ایک قسم) جفت الہوط، کندر، راقیون کی گولیوں بنالیں۔ ساڑھے تین گرام کھائیں۔ سیاہ لکڑی قوی ہو رک جاتا ہے اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو چھاتیوں کے نیچے سے پچھنے لگائیں۔ (مراہیوں) غرض کھانا نزف کے لئے مفید ہے۔ (مفردات جالینوس)

اگر نرف کے ساتھ پیاس اور شدید سوزش ہو تو کوئی دوا نہ دی جائے۔ (مؤلف)
 زراوندہ حرج ایسے قروح رحم کے لئے مناسب ہوتا ہے جن میں گوشت پیدا ہو گیا ہو۔ یہ اس کا مفید کرتا ہے اور غنوت سے روکتا ہے۔ برنجاسف فم رحم کے قروح کے لئے مفید ہے۔ گلن نرف کے لئے مفید ہے۔ لازن نفع پیدا کرتا ہے، تحلیل مادہ کر کے نکلی لاتا ہے اور اس کے ساتھ رحم کے دردوں میں مفید ہوتا ہے۔ سون سفید بستانی رحم کی سختی میں مفید ہے۔ رسوت نرف کو روکتا ہے۔ گل ارمنی بہت فائدہ مند ہے۔ (جالینوس)

ایر سا کا جو شائدہ درد رحم میں مفید ہے یہ صلابت میں نرمی لانا اور اگر فم رحم چپک کر بند ہو گیا ہو تو اسے کھول دیتا ہے۔ وج کے جو شائدہ میں بیٹھن درد رحم میں مفید ہے۔ لسان حمل کا پانی رحم کے سیلان مزمن میں مفید ہے۔ خفض (رسوت) کا محمول قاطع نرف مزمن ہے۔ روغن سون درد رحم میں اپنی افادیت میں کوئی نظیر نہیں رکھتا۔ کندری چھال سیلان مزمن میں مفید ہے۔ جو شائدہ طرفا میں بیٹھن رحم کے نرف دم میں مفید ہے۔ قاقیہ کا محمول نرف مزمن کو روکتا ہے۔ جو شائدہ بازو میں بیٹھنے سے عورتوں کا مزمن سیلان بند ہو جاتا ہے۔ غاریقون کا پینا ریاح رحم کے لئے مفید ہے۔ سداب کو روغن زیتون میں پکا کر اس سے فرنج میں حقنہ کرنے سے غلیظ ریاح تحلیل ہو جاتی ہے۔ جاد شیر کو شہد میں ملا کر پینا اور محمول کرنا رحمی صلابت کو تحلیل کرتا ہے اور ریان کو توڑتا ہے۔ میتھی، بزرکتوں، نعام، مرزنجوش، شی، پودینہ، بایونہ، اکیلل انکک، برنجاسف اور خیری کے مطبوخ میں بیٹھنا رحم کے دردوں اور سختی و رموں میں مفید ہے۔ زیرہ چٹا اور محمول کرنا مزمن نرف کو روکتا ہے۔ نظمی کوٹ اور پانی میں یا عصارہ انگور میں یا عصارہ قاقیہ میں پکا کر اس میں بخ کی چربی ملا کر محمول کرنے سے رحم کے درد اور سوزش میں سکون ہوتا ہے۔

(دیسقوریوس)

دروغ کی خاصیت غلیظ ریان تحلیل کرنا ہوتی ہے خاص طور سے جب وہ ریاح رحم میں ہو۔ اس سلسلہ میں یہ الٹانی دوا ہے۔ (خوز، ماسر جو یہ، قہمان)

زرباد رحم کی غلیظ ریاح کو خاص طور سے تحلیل کرتا ہے اس معاملہ میں یہ دوا الٹانی ہے۔

(بدیفورس، مسیح، ابن ماسویہ، ماسر جو یہ، خوز)

سنبلی کو پینے سے کثرت حیض میں فائدہ ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

سنبلی کی خاصیت خون حیض بند کرنا ہوتی ہے کبھی اس کے ساتھ اٹان کی بھی ضرورت

پڑتی ہے لہذا سنبلی، زیرہ اور کندرو وغیرہ دیتا چاہئے۔ ٹمٹ کو روکنے والی چیزوں میں ان دونوں

سے تم گرم اور کوئی چیز نہیں ہے۔ (مؤلف)

صمغ الجوز ۳۵ گرام کا تین خوراک میں استعمال قلع طمٹ ہے۔ (ابن ماسویہ)
روغن رقیق در درحم میں مفید ہے۔ اسی طرح روغن زنگس و روغن سوسن بھی۔

(ابن ماسویہ)

میں نے بہت سی نرف خون کی مریشوں کو دیکھا اور ان کا علاج مذکورہ تمام چیزوں سے کیا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا تو میں نے اندازہ کیا کہ شدت یہ بواسیری ہے اور نہ ہی خون تینش ہے۔ اس لئے پہلے ان دونوں میں فرق کریں پھر اس کا مناسب علاج کریں۔ (مؤلف)
طمٹ مفرط کی حکایت میں بوط کا افراط کے ساتھ استعمال کرائیں۔ (مسلمویہ)
در درحم میں چند بیدستر سے زیادہ فائدہ مند کوئی چیز نہیں ہے آب انگور خام ۱۰۰ گرام دم ہوتا ہے۔ (خوز)

کثرت حیض:

ساق اور ایک منہ بھر سیہ ایک منہ بھر کو پانی میں ابال کر نہار متھ چند روز تک پلائیں،
سندروس حابس دم ہوتا ہے۔
خدا تھوڑی کھانے یا زیادہ محنت کرنے سے خون تینش میں آتی ہے۔

(کتاب الاغذا)

اگر ولادت وغیرہ سے رحم بام آجائے تو حجاب رحم کو ایک دم سے قطع کر دیں یہاں تک کہ اپنی طبیعت ساخت پر واپس آجائے اور مدہ ملے اس کو ملیں تاکہ خروٹ والے جیسے سے فائدہ رہے۔ روغن بان اور روغن زفت میں صاف رو مال کو لت کریں۔ اسٹنچ سے بھی ملیں پھر شراب ڈالکر اسٹنچ رکھنا باندھیں اس طرح با دینیں کہ وہی کندھوں کی طرف ہو اور دونوں پر اسٹنچ چسکا جائے۔ (بقراط)

رمد میں اوجیزہ مرہ الی موٹی عورتوں کو قلع لی طرح اور وہاں اس کی کوئی طاقت نہیں ہوتی اس میں تریہ باقی صحت فائدہ کرتا ہے۔ میں نے اس عضو کے لئے اس سے زیادہ کارآمد وہ نہیں پائی۔ تریہ کے ساتھ ترن مٹانے سے یقیناً وہ اکوہ دلتی ہے تنہا تریہ سے میں نے کئی بار نقصان محسوس کیا ہے۔ (قسط)

صلابت رحم کے لئے اقوان کے جوشندہ میں مریشہ کو بٹھایا جاتا ہے۔ گل اقوان مکمل

صلابت رحم ہے۔ اس میں بیٹھنے سے صلابت رحم تحلیل ہو جاتی ہے۔ جو شائدہ اشنہ درد میں مسکن ثابت ہوتا ہے۔ اذخر کی جز تمام اور ام صلب کے لئے بہت مفید ہے۔ روغن بلساں اور جو شائدہ الخوان میں بیٹھنا اور مصلب میں مفید ہے۔ چکنی اور سرخ کلیاں اور جو کما فیلوس کی طرح ہوں انکو چیں بر روغن گل میں ملا کر حمول کرنے سے صلابت رحم میں نرمی آتی ہے۔ (جالینوس)

عورت کے دودھ میں روئی تر کر کے اس سے حمول کیا جائے تو درد رحم میں فائدہ ہوتا ہے۔ روغن بلساں میں موم اور روغن گل ملا کر حمول کرنے سے رحم کی بردوت چلی جاتی ہے۔ جو شائدہ فنجلیست میں بھانے سے درد و صلابت رحم میں سکون ہوتا ہے۔ عصارہ ثرد کا حقنہ کرنے سے رحم کے درد دور ہوتے ہیں نیز اس کے زخم میں فائدہ ہوتا ہے اور مواد رگ جاتا ہے۔ (اطہور سلس)

رخی زخموں میں برنجاسف عمدہ چیز ہے اسی طرح سرخ اور سفید اجوائن کے عصارے درد رحم میں مفید ہیں۔ (اور بیا سیوس)

روغن بزرائج درد رحم کے لئے عمدہ چیز ہے۔ (دیسقوریڈوس)
جاو شیر شہد میں ملا کر حمول کرنے سے زخم و صلابت رحم تحلیل ہوتی ہے۔

(جالینوس و دیسقوریڈوس)

جو شائدہ و درونج میں بیٹھنا درد رحم میں مفید ہے۔ (دیسقوریڈوس اور بدیعورس)
روغن گل کے حقنہ سے سوزش رحم میں فائدہ ہوتا ہے۔ زعفران درد رحم کے لئے عمدہ دوا ہے۔ روغن زعفران قروح رخی کے لئے عمدہ چیز ہے۔ موم اور زعفران کو انڈے کی زردی میں ملا کر روغن زیتون میں ملا لیا جائے تو رحم کے زخموں کو بخ و دیکر سکون دیتا ہے۔

(دیسقوریڈوس)

زرہ اند طویل رحم کے زخموں میں مفید ہے۔ (دیسقوریڈوس)

تازہ ٹھوس کو بڑے حقنہ فرق میں پہنچانا سخت درد رحم میں مفید ہے (اور بیا سیوس)
فرز جہما کا حمول یا جو شائدہ حما یا جو شائدہ میتھی میں بیٹھنا درد و موم یا انضمام رحم میں مفید ہے۔ روغن میتھی صلابت رحم کے لئے اچھی چیز ہے اور روغن حنا درد رحم میں مفید ہے۔ روغن عصیر رحم کے تمام دردوں میں مفید ہے۔ تخم کتان کے مطبوخ کا حقنہ سوزش رحم میں اور فساد رحم کے اخراج میں کارآمد ہے۔ اور اس میں بیٹھنا زخم کو دور کرتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)

رب اور چقندر کھانے سے درد رحم میں فائدہ ہوتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)

کرنیب شامی کے پتے نمک اور پانی کے ساتھ جوشاندہ بنا کر اس میں بیٹھنا یا اس کا حقن کرنا صلابت کو تحلیل کرتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

مذکورہ جوشاندہ میں بیٹھنے سے صلابت تحلیل ہوتی ہے۔ اس کا عندہ کرنے سے رحم کا ورم بلغی تحلیل ہوتا ہے اور اس کی دھونی دینے سے بھی ورم تحلیل ہوتا ہے۔ نیز اس کے پتے کو خصوصاً نمک ملا کر جوش دیکر اس میں بیٹھنے سے بھی سخت ورم تحلیل ہوتا ہے، روغن بادام تلخ درد رحم، انقلاب رحم اور ورم صلب کے لئے مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

ہر طرح کے دودھ کو بذریعہ حقن رحم کے اندر ڈالنے سے اس کا زخم، سوزش اور جدت دور ہوتی ہے خاص طور سے جب اس میں مغری و مسکن و دوائیں مثلاً سفوف، توتیا مغسول وغیرہ شامل کر لی جائیں۔ اگر زخم سرطانی ہو تو اس کو بھی فائدہ ہوتا ہے۔ مر کوچیں کر شہد میں مٹھون بنا کر کھانے سے درد رحم میں فائدہ ہوتا ہے۔ مصطکی سے تیار کیا گیا تیل رحم کے سارے دردوں میں مفید ہے کیونکہ یہ ہکا سا مسخن اور ملین ہوتا ہے۔ آب کبر رحم کے دردوں میں مفید ہے۔ (دیسقوریڈوس و جالینوس)

بارہ سنگھے کی ہڈی کا گودا داخلہ حصول کرنے سے اور خار جانا بہ طور مریخ استعمال کرنے سے سختی میں نرمی آتی ہے۔ (روفس)

جوشاندہ نار دین میں بیٹھنا اور ام صلب میں مفید ہے۔ (جالینوس)

روغن نرگس درد رحم کے لئے بہترین چیز ہے کیونکہ صلابت کو دور کرتا ہے۔

(دیسقوریڈوس)

جوشاندہ نسرین درد صلابت رحم کے لئے عمدہ چیز ہے۔ (دیسقوریڈوس)

روغن نسرین درد کے لئے مفید ہے اور سہ کا جوشاندہ بارہ درد کے لئے مفید ہے۔

سلیقہ اتساع رحم میں مفید ہے جبکہ اس سے جوشاندہ میں بنھایا جائے یا اس کے تیل کی مالش کی جائے۔ روغن سفرجل کا حقن قروح رحم کے لئے مفید ہے۔ ایرسا کا جوشاندہ درد رحم کو دور کرتا ہے، صلابت کو زائل کر کے نرم رحم کو کھولتا ہے۔ روغن سوسن سختی اور ورم صلب کو تحلیل کرتا ہے۔ درد رحم میں افادیت میں اپنی مثال آپ ہے۔ روغن ایرسا درد کو دور کرتا ہے نرمی ل کر زخم کا منہ کھولتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)

روغن زیتون کے ساتھ سداب کا جوشاندہ بذریعہ حقن رحم کے اندر پہنچانا فائدہ مند

ہوتا ہے۔ (جالینوس)

حب الغار درد رحم کے لئے عمدہ چیز ہے، پودینہ بڑی درد کے لئے مفید ہے۔

(دیسقوریڈوس)

قسط کے جوشاندہ کا پینا یا اس میں بیٹھنا درد رحم میں مفید ہے۔ قنبرا کی کاٹھا دھبی فائدہ مند ہے۔ قصب الزریہ کا جوشاندہ پینا اور اس میں بیٹھنا درد رحم میں مفید ہے۔ ماسر جو یہ بھی اس کی تائید کرتا ہے کہ اس کے مطبوخ میں بیٹھنا درد رحم میں مفید ہے۔ درم رحم کے نسخہ تکمید میں قصب الزریہ کو شامل کر لیے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ (رؤف)

روغن قیسوم اور ام رحمی کے لئے عمدہ چیز ہے اور بقول دیسقوریڈوس لاؤن بھی مفید ہے۔ اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کیونکہ محمل اور ام ہے۔ اس میں تلہین، ہلکی قہضیف اور اس کے جوہر میں اطاقت ہے۔ تازہ کدو کا ضا، رحم کے گرم دردوں میں سکون دیتا ہے۔

(جالینوس)

قسطوریون کی جزا سست گرام، کا شراب کے ساتھ شربا استعمال درد رحم میں مفید ہے۔ گرم بیض کو بھی ہو تو شراب کے بجائے پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ (دیسقوریڈوس)
زراہ درد رحم کے دردوں میں مفید ہے، راہی انھا۔ کا باریک سفوف روغن گل اور بٹخ کی چربی میں مخلوط کرنے سے درد رحم میں سکون ہوتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)

سوئے کے جوشاندہ میں بیٹھنے سے درد رحم میں فائدہ ہوتا ہے اور سوئے نے تیل سے جنتی میں نرمی آجاتی ہے۔ (دیسقوریڈوس)

زوف رطب، نکھن یا بٹخ کی چربی اور اکیلل الملک میں مخلوط کر کے لگانے سے قرحہ رحم نمیک ہو جاتا ہے۔ مرغابی اور مرغی کی تازہ چربی درد رحم میں مفید ہے۔ (دیسقوریڈوس)
خزیر کی چربی مسکن درد رحم ہے۔

برنجی سف کے جوشاندہ سے رکائی کرنا رحم کے لئے بہ حد مفید ہے۔

زفت رطب رحم کی جنتی اور ادندھے پھوڑوں کو تحلیل کرتا ہے۔ (یونس)

خشک انجیر جوئے آنے کے ساتھ چاکر اور مہتھی ملا کر درم رحم کی شکایت میں اس سے

سنگائی کی جاتی ہے۔ (دیسقوریڈوس)

انجیر کا دودھ جنتی رحم کو دور کرتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)

غار کے پتوں کے مطبوخ میں بیٹھنے سے درد رحم میں فائدہ ہوتا ہے۔ خردل درد رحم میں

مفید ہے۔ (دیسقوریدوس)

خیری زرد کے جو شانہ میں بیٹھنے سے رحم کی سختی اور ام میں فائدہ ہوتا ہے۔ بقول دیسقوریدوس خیری کا جو شانہ زیادہ تیز نہ ہو۔ ورم رحم خاص طور سے سخت اور پرانے ورم پر اس کا نفل کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ ٹھکی کو شراب میں پکا کر چربی اور بٹم کا گوند ملا کر حمل کرنے سے رحم کا سخت ورم ٹھیک ہو جاتا ہے۔ بقول دیسقوریدوس اس کے جو شانہ سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے۔ نیز ملوخیہ کے جو شانہ میں عورت کو بٹھانے سے رحم کی سختی دور ہوتی ہے۔ نیز اس کا حقہ کرنے سے رحم کی سورش میں فائدہ ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

خریق سفید کو حمل کرنے سے رحم میں جو کچھ بھی ہو باہر آ جاتا ہے۔ (بقراط)

اگر درد رحم حرارت کے ساتھ ہو تو عصی الرامی (لال ساگ) اور حی العالم (سدا بہار) کا عصارہ اور روغن گل سفید کپڑے میں لت کر کے حمل کریں اور اسی جیسی دوسری غذا اور تدبیر اختیار کریں۔ لیکن اگر درد بردت کے ساتھ ہو تو مسخن صمغیات، قطران اور مشطر امشیع سے حمل کیا جائے۔ (بجول)

علاج ورم صلب بحوالہ تذکرہ عبدوس:

نسخہ حمل:

مرحم داخلین یا باسلیقون، سرخابی کی چربی، بارہ سٹیکے کی ہڈی کا گودا، بکری کے دودھ کا مکھن، خرگوش کا پنیر، صبر، جند بیدستر، روغن رازقی۔ یہ حمل نیلے رنگ کے کپڑے سے کیا جائے۔ صلابت رحم کے لئے مفید ہے۔

نسخہ مرہم:

بارہ سٹیکے کی ہڈی کا گودا، بٹخ کی چربی، موم زرد، روغن سون، مر، زعفران، الجوان، جند بیدستر ہم وزن ایرسا، علق البطم اور آب میتھی سب کو ملا کر مرہم بنالیا جائے اور آسانی کپڑے کے ذریعہ حمل کیا جائے یہ بھی ورم صلب میں مفید ہے۔

ورم صلب اور سرطان رحم کے لئے ایک نسخہ:

پہلے رحم کو منادوں کے ذریعہ نرم کریں پھر دھول اشیاء استعمال کریں تاکہ اندرونی مادوں کا استفراغ ہو جائے اسے بار بار استعمال میں لائیں۔

جراحت اور شدید درد رحم و مثانہ میں دھارے کے لئے ایک نسخہ:

آب بزر قلو تا و برسیان دارا، ماء الشعیر، انڈے کی سفیدی، عورت کا دودھ، رغن کدو اور شیانف بیض ۱۰۵ گرام رحم کے اندر بذریعہ حقن پہنچائیں اور چند قطرے مثانہ میں بھی نکالیں۔ مریض کو رب سوس، کتیرا، گوند، حجم خیار، حجم تربوزہ اور نشاستہ پلائیں۔ نگیزی یا خربوزہ کھلائیں یا سبج پلائیں، شیردانجیر یا سوسن کی جڑ کے مطبوخ سے بنا ہوا عوق عرصہ دراز تک چلائیں یہ بہت فائدہ مند ہے۔ (الکمال التمام)

ایک نسخہ جس کو رحم میں ڈالنے سے جامہ خون خارج ہو جاتا ہے اور درد زہ جیسے درد کو تسکین ملتی ہے۔

نسخہ:

بابونہ، اکیل الٹک (ناخونہ) چندر کی جڑ، بنفشہ، مشطہ امشیع، فراسیون ہر ایک ۳۵ گرام، مر ۴ گرام، شب یمانی، تمام شیخ، حجم کتاں، میتھی قیصوم ہر ایک ۳۵ گرام۔ سب کو دو لیٹر پانی میں اتا پکائیں کہ ۴۰۰ ملی لیٹر رہ جائے پھر تین دن تک اسکا نیم گرم حقنہ کرائیں۔ (تذکرہ عبدوس)

ضاد کا ایک نسخہ جو رحم کے شدید درد، ہلنی اور دھوی ورم اور دہیلہ میں مفید ہے۔

نسخہ:

حجم کرات نھلی ساڑھے ۵۲ گرام، میتھی، حجم کتاں ہر ایک ستر گرام، اکیل الٹک ۱۰۵ گرام، بابونہ، بنفشہ ہر ایک ستر گرام، میوہ یا بے ۳۵ گرام، صندل، بیج نھلی ہر ایک ستر گرام، سویا ساڑھے ۸۵ گرام سندروس ساڑھے ۵۲ گرام، کرات نھلی کی جڑ چلی ہوئی ساڑھے ۵۲ گرام، باقلا کا آٹا ۱۰۵ گرام، راتیج ساڑھے ۵۲ گرام، مقل ۱۰۵ گرام، کچ میں بھونے ہوئے انجیر دس عدد۔ پہلے خشک ادویہ کو پیس لیا جائے، مقل کو راتیج میں بھون دیا جائے اور انجیر کو خوب باریک پیس کر مقل میں ملایا جائے اور حسب ضرورت سفوف سوسن کو تشریہ میں ملائیں پھر اس میں راتیج، چھڑے اور مرغابی کی چربی ۱۰۵-۱۰۵ گرام اور موم ۴۰۰ گرام میں حل کر میں تمام دواؤں کو اچھی طرح ملا لیا جائے اس ضاد کو پوری رات لگا کر چھوڑ دیا جائے اور چھ دنوں تک استعمال کیا جائے۔ تو اس سے عجیب و غریب فائدہ ہوتا ہے۔ (مؤلف)

رحم میں ورم جیسی سختی کے لئے ایک نسخہ:

روغن میتھی، زرخس، زعفران، روغن حبیب سے مافش کی جائے لاذن کا حمول کیا جائے اس سے رحم کا ورم صلب نرم ہو جاتا ہے یا برگ عطشی چیس کر مرغابی کی چربی اور گوند مادام کے ساتھ ملا کر مقام موقوف پر لگایا جائے۔

رحم کی پھنسیاں:

خشک گلاب، برگرام، سنبل ساڑھے برگرام، سوسن کی جڑ ساڑھے برگرام، قہو لیا اس کے برابر۔ سب کو کوٹ چیس کر مطبوخ ریحانی میں گوند لیا جائے اور لمبی بنا کر حمول کیا جائے۔

رحم کا پار و درد:

جاوشیر، جند بید ستر ایک گرام مطبوخ ریحانی کے ساتھ پیا جائے۔

درد و رحم:

برنجاسف کے جو شانہ سے نطول کیا جائے۔ (تذکرۃ عہدوس)

نرم رحم میں پیدا ہونے والے گوشت کو رجا کہتے ہیں اس میں روح نہیں ہوتی

(العلل والاعراض)

کبھی رحم میں سہ حراج عارض ہو کر قوت میں زوال آ جاتا ہے اس میں سے خارج ہونے والا خون زیادہ مقدار میں ہو اور صاف ہو تو یہ کسی رگ کے کھل جانے کی علامت ہے اس میں درد نہیں ہوتا اور اگر پیپ شامل ہے تو دہیلہ کی علامت ہے اگر سیاہ رنگ تھوڑا تھوڑا رہا ہو تو آکھ ہے۔ اگر رحم میں ورم حار ہے تو اس کے ساتھ تیز بخار ہوگا اگر یہ ورم آگ کی جانب ہے تو درجہ حرارت میں ہوگا اور احتباس بول کی شکایت ہوگی اور اگر موخر رحم میں ہے تو درد گردن میں ہوگا اگر رحم کی گہرائی میں ہے تو کمر درد پیٹھ میں ہوگا اور اجابت رک جائے گی لہذا پہلے رگ باسلیق لی فصد کھ لیں اس سے بعد صافن کی اور خیار فہر ہمراہ آب کھو روغن بادام پلا میں اور جب ورم کم ہو جائے تو روغن ارغہ ہمراہ ماء الاصول کے پلائیں اور ابتدا میں ورم کو روکنے والی دواؤں سے حمول کریں بعد میں کرنب اور مردغیرہ کے عصارے سے حمول کریں۔ ابتدا سے مرض میں آب کاسنی و عنب کھ، روغن گل، رائے کی سفیدی وغیرہ استعمال کریں (سہوی)

نسخہ جو جالینوس سے منسوب کتاب السموم میں مذکور ہے:

جند بیدستر خاکستری سیاہ رنگ کا ۲۵۰ ملی گرام کی مقدار میں استعمال در درم میں مفید

ہوتا ہے۔

رحم کے ورم حار کی علامت:

اختلاج، حرارت، گرانی، کمر، عانہ اور جنگ سوں میں کھنچاؤ، لرزہ، جھین والا درد، ہاتھ

پروں میں ٹھنڈ، اور سن کا احساس، پسینہ کی کثرت، نبض صغیر۔

معدہ سے مشارکت کی بنا پر ہنگی گرد میں اور سر کے سامنے کے حصے میں درد

ہوتا ہے۔ اگر ورم فم رحم میں ہوتا ہے تو درد سخت اذیت ناک ہوتا ہے اور جنگ سوں میں بہت

شدید ہوتا ہے اور اگر رحم کے کسی ایک جانب ہو تو ورم کی جانب ران اور جنگ سے میں درد

ہوتا ہے اگر زیریں حصہ میں ہو تو درد معاً مستقیم میں ہوتا ہے اور پیش ہوتی ہے اگر اوپر کی جانب

ہوتا ہے تو درد کمر اور کھولے میں ہوتا ہے۔ اگر رحم کسی ایک جانب مائل ہو جائے تو اس جانب

شدید درد اور کھنچاؤ ہوتا ہے پیشاب پاخانہ بند ہو جاتا ہے۔ ورم رحم میں سختی اور شدید خشکی ہوتی

ہے۔ اگر اس میں دبیلا ہوتا ہے تو شدید کھنچاؤ اور بغیر متعین بار یوں کا بخار لرزہ کے ساتھ

ہوتا ہے۔ مخالف جانب مریض کو کچھ آرام ہوتا ہے۔ کمر کے نیچے حصہ میں ورم ہوتا ہے جب

قرہ رحم پھوٹ جاۓ اور اس میں سے زرد آب بہنے لگتا ہے اور بدن سو کھنے لگتا ہے تو اس وقت

مرخی دوا کی نقصان پہنچتی ہیں اور قابض دوا کی فائدہ کرتی ہیں۔ فم رحم میں زخم کی تکلیف

شدید ہوتی ہے۔ جب اس میں خلوت پڑ جاتی اور زخم گندہ ہو جاتا ہے تو زرد آب کثیر مقدار میں

ہوتا ہے۔

کبھی پورا ورم متورم ہو کر سخت ہو جاتا ہے اور پیٹ مریض استقاء کے شل کی طرح

پھول جاتا ہے۔ پورے جسم میں کمزوری اور لاغری آ جاتی ہے۔ اس میں درد نہیں ہوتا۔ ضعف کا

جب سیان خون حیض، شہوت کی کمی اور قلت اسہل ہوتی ہے۔ اگر زیریں قسم میں ورم رخو

عارض ہو جائے تو تنگی تنفس، احتباس حیض اور قراقر ہوتا ہے۔ خاص طور سے جب عورت چلتی

ہے یا کوئی زوردار حرکت کرتی ہے تو اس سے مائی رطوبت نکلتی ہے۔

ورم رحم میں عورت کو خوشبودار جگہ رکھیں اور تین دن تک تھوہ کریں اور جتن ممکن

ہو سکے جائے کو کہیں پھر سلا میں اور رحم کے اندر دوا بذریعہ حقن پہنچائیں۔ معتدل مشروبات

پا میں جوتے کو روکنے والے ہوں۔ تین دن کے بعد اسے ہلکی غذا دیں رحم کو سینک پہچائیں اور پھر جوئے جو شانہ سے اور روغن سے حقنہ کرائیں۔ اگر درد شدید ہو تو کسی رگ کی فصہ کھولیں اور مین ضاد اور فرزجہ کام میں لائیں۔ مین پانی میں بنھائیں تختی ہو تو سمجھنے لگائیں۔ درد میں سکون ہو جائے تو مین ضاد جیسے ضاد بزور، ضاد مرزنجوش اور ضاد اکلیل الملک وغیرہ کام میں لائیں۔

جساء (سخت ورم) کا علاج:

مریضہ کو میتھی اور رحم کتاں کے جو شانہ میں بنھائیں اور مرغابی کی چربی، بارہ سنکھے کی بڑی کے گودہ اور روغن حنا میں آنا گوندہ کر ضاد کریں اور حمول کریں۔

رحم کا ورم سفیر وس:

یہ ورم ایسا سخت ہوتا ہے کہ اس جیب کوئی دوسرا ورم نہیں ہوتا۔ یہ لا علاج ہوتا ہے۔ فوراً عورت کے قلب پر خوشبودار دوائیں لگائیں اور مرطب چیزوں سے تدبیر شروع کریں اگر اس میں دیکھتا ہے تو احتیاج اور بخار، جازا اور اس سے پہلے لرزہ عارض ہوتا ہے۔ مین اشیاء سے علاج کریں تاکہ جلد سے جلد دیکھل جائے۔ پھر مریضہ کو آب میتھی، نم، مرزنجوش، مسور، مر، روغن حنا، اشنک، بھنگ وغیرہ میں بنھائیں۔ آرد گندم، روغن میتھی، آرد تخم کتاں کو چربی، رائج، علك الظم، پرتجا سف، مشطر، مشیع، مرزنجوش، طح درانی، شہد اور روغن زیتون میں گوندہ کر کو سب اور کر پر ضاد کریں۔ جب اس سے غلیظ بدبودار پیپ نکلے تو فراسیون کو آب شہد میں پکا کر حقنہ کریں۔ اگر اس سے راحت نہ ہو تو مرہم بلسیقون بذریعہ حقنہ اندر پہنچائیں۔ جب پیپ کم ہو جائے تو پھوڑے پر حتی الامکان گوشت لانے کی تدبیر کریں اور مریضہ کو قابض پانوں میں بنھائیں اور مرہم اسفیداج کا حمول کریں۔ جب دیکھل کاٹا نہ ہو رہا ہو تو مریضہ کو منیج پانوں میں بنھائیں جیسے آب میتھی و بزرتکتاں جب دیکھل پھوٹ جائے تو مدد اور منقی رحم چیزیں جیسے افادہ کا استعمال کریں۔ دیکھل کے پھوٹنے سے پہلے اس کا استعمال قطعی طور پر ممنوع ہے کیونکہ اس سے درد میں اضافہ ہوگا۔ دیکھل کا جلد ٹھیک کرنے کے لئے مین اور مفتوح مرہموں کو اندر تک بذریعہ حقنہ لگائیں۔

اگر رحم میں سخت ورم محسوس ہو اور فرج خشک اور سیاہ کے رنگ سے مشابہ ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں سرطان پیدا ہو گیا ہے اگر چھوٹے سے سرطان نہ ملے تو علامت

یہ ہوگی کہ مریضہ چیخ کے ساتھ درد محسوس کرے گی۔ کسی طرح کا سیان نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ سرطان بغیر قرحہ کے ہے اور اگر سیان موجود ہے تو سرطان قرحہ کے ساتھ ہے۔ یا پھر سرطان میں حریف رطوبت ہے۔ لیکن اس حالت میں درد عارض نہیں ہوتا بہر حال درد و تسکین دینے کیلئے مسور کا جوشاندہ یا گدھی کا دودھ اور باریک کے جوشاندہ سے حقنہ کریں۔ ایسا کرنے سے سرطان مقرر ہو سکے گا۔ اگر مقرر نہ ہو تو انڈے کی زردی، اسپنول، اجوائن، مکو، اور روغن گل سے حقنہ کرائیں اور اس میں بنھائیں۔ ایسا کرنے سے مذکورہ چیخ والا درد دور ہو جائے گا۔

رحم میں کبھی آکھ بھی ہو جاتا ہے جس کا علاج سرطان کے اصول پر کیا جاتا ہے۔ ان میں عامتہ فارقہ یہ ہے کہ آکھ میں نہ سختی ہوتی ہے اور نہ صلابت اور اس کا درد کبھی ساکن ہوتا ہے جب کہ سرطان کے درد میں چیخ نہیں ملتا۔ رحم میں نفخ بھی ہو سکتا ہے جس کی عامتہ یہ ہے کہ رحم پھیلا ہوا دکھائی دیتا ہے اور درہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ ناری پچھنے عائد پر لگا میں اور میرا ریح مرہم استعمال کریں جیسے سداب اور زیرہ مل کر بنایا ہوا مرہم۔ اسی طرح عود بلساں، مقل اور روغن نارین کا شاف استعمال کریں۔ اگر ضرورت ہو تو اس کا ضاد اور شاف بھی لگا میں۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ رحم پر خراب رطوبتیں گرے سے درد رحم عارض ہوتا ہے۔ جس سے جرم رحم دبلا ہو جاتا ہے اس کا علاج یہ ہے کہ رحم کا حقہ متقی دواؤں سے کیا جائے اور فراسیون اور سرسہ کا شاف رکھ کر رطوبت خارج کی جائے جب حقہ ہو جائے تو کسلی چیزوں کا جوشاندہ اور شاف استعمال کریں اور حقہ بدن سے نفست نہ برتیں۔ عاقر قرحہ، قلفل اور روغن زیتون اور روغن اذخر سے پھپھروں کا حقہ کرنے کے بعد پنڈلیوں کی مالش کریں۔ ایسا کرنے سے رطوبتوں کا جذبہ اب نیچے کی طرف ہو جائے گا اور راحت ملے گی۔

کبھی عورت کی فرج میں رحم الٹ جاتا ہے اور اس کی تھیلیاں ڈھیلی ہو جاتی ہیں۔ اس کے کچھ اسباب ہوتے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ نین اچانک خارج ہو جس سے رحم کی گردن فرج کی طرف خارج ہو جائے یا پھر مثیمہ کی ابتدائی حرکت اس کے خارج ہونے کا سبب ہوتی ہے یا پھر کسی بھی حرکت سے، چوت یا دوڑنے پھرنے یا رخی رطوبتوں کے تقفن سے انقلاب رحم واقع ہوتا ہے۔ اس حالت میں ہاتھ لگانے سے رحم محسوس ہوتا ہے اور اس میں نرمی ہوتی ہے لیکن فرج کے منہ میں یا اس کے وسط میں اس سے شدید درد ہوتا ہے اور تیز بخار عارض

ہوتا ہے۔ لہذا ایسے میں مریضہ کو حمام اور نمکیات سے دور رکھیں اور قابض پانیوں میں نہ نہا میں۔ خاص طور سے اذخر، گلاب، مازد، جوارش السرد کے جوشاندہ میں۔ پھر آہستہ آہستہ رحم کو اوپر کی طرف اٹھائیں اور فرج کو نرم کپڑے سے آہستہ آہستہ گرفت میں رکھیں۔ جس کپڑے سے فرج کو پکڑنا ہے اس کو مذکورہ دواؤں سے تر کر لیں اور اس پر اقا قیا چھڑک لیں اور ممکنہ حد تک اس کے اندر ریں اور پھر ناف پر پھینک لگائیں تاکہ ہوا پر کی جانب جذب ہو۔ پھینک زیادہ عرصہ تک اگا میں حتی کہ رحم اپنی جگہ لوٹ آئے۔ یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ عورت کی پنڈلیاں باندھی جائیں لیکن اس کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی

بکھی رحم کا منہ بند ہو کر اس پر کھال چڑھ آتی ہے کہیں نہ درد ہوتا ہے نہ کوئی رطوبت بہتی ہے۔ اس کا علاج یہ کہ عورت کو طین پانیوں میں نہائیں جیسے بزرکتاں اور میتھی کا جوشاندہ۔ پھر مکنہ (پککاری) سے ان چیزوں کا حقہ کریں اور مکنہ کی تلی کو ان دواؤں سے ست کر دیں ایسا کرنے سے نرم رحم کھل جائے گا اور اسہال شروع ہو جائے گا حتی کہ اپنی طبعی حالت پر آجائے۔ دوسری تدبیر یہ ہے کہ ان دواؤں سے ایسا قلیلہ بنائیں جس کی شکل دونلیوں کی طرح ہو اور جو رحم میں جا کر قالب (ایک آلہ) کی شکل اختیار کر لیں ایسا کرنے سے بھی مذکورہ مقصد حاصل ہو سکتا ہے۔

بکھی رحم میں بواسیر بھی عارض ہوتی ہے۔ عورت کے نیچے آئندہ رکھنے سے اسے دیکھا جا سکتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ عورت کو طین اور سرخی پانیوں میں نہایا جائے شل بزرکتاں، میتھی، روغن زیتون کے جوشاندہ میں۔ نیچے روغن سوسن اور اکلیل امسک کا حمولہ کریں اور درد کو سکون مل جائے تو ٹھیک ہے ورنہ اس سے قوی طین شاف کو استعمال کریں۔ جیسے مرغابی کی چربی، بارہ سنگے کی بڑی کا گودا اور مقل کا شاف۔ اگر اس سے بھی سکون نہ ہو تو وہ آلہ استعمال کریں جس سے بواسیر کے مسے کاٹے جاتے ہیں اگر باہر کی جانب سے ہیں تو کاٹنے جائیں گے اور اگر اندرون میں ہیں تو کسی دواؤں سے علاج کیا جائے گا۔ ملاحظہ رہے کہ اس کی تشخیص اس طرح ہوتی ہے کہ رحم کو چھونے سے نرم رحم میں کچھ ابھرتی ہوئی چیزیں معلوم ہوتی ہیں۔ اس میں تھوڑا تھوڑا خون رطوبت اور زرد آب بہتا ہے۔ یہ دونوں چیزیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ عورت کے رحم میں بواسیر ہے جس کے باعث دائمی سیلان خون فساد رنگ کے ساتھ عارض ہوتا ہے۔ یہ بواسیر بہت خراب ہوتی ہے اور تکلیف کے مانند گدلا سیادخوں بھٹاتا ہے۔ وہ رگوں سے آتا ہے کیونکہ رحم سے آنے والا خون ہلکا اور ست ہوتا ہے اور اس میں دھن نہیں ہوتی اور

اگر بواسیر خارجی ہو تو پھر وہ عورت کے نیچے آئینہ رکھنے سے ظاہر ہو جاتی ہے۔ خون حیض اور خون بواسیر میں علامت فارقہ یہ بھی ہے کہ خون حیض ایک نظام کے تحت آتا ہے۔ جبکہ خون بواسیر نظام حیض کی طرح نہیں آتا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ مسلسل نہیں ہوتا بلکہ رک رک کر آتا ہے۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ خون حیض سے لاغری نہیں ہوتی الا یہ کہ خون زیادہ مقدار میں خارج ہو جائے۔ جبکہ خون بواسیر فساد اور لاغری کا باعث ہوتا ہے۔ تیسری دلیل یہ ہے کہ خون حیض بغیر درد کے خارج ہوتا ہے جبکہ بواسیر کا خون درد کے ساتھ آتا ہے۔

جس عورت کا حیض رک جاتا ہے اس کو بواسیر چاروی ہونے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس کا علاج مشترک ہوتا ہے۔ اگر رحم میں تنگی ہو خاص طور سے رحم کی گہرائی میں تو اس قالب کو (ایک آلہ) بواسیری مسوں کی طرح قطع کیا جائے گا پھر مریضہ کو غنڈے پانی میں داخل کر کے اس کے پیروں کو دیوار کے سہارے دو گھنٹے تک اونچا کر دیا جائے گا اور ایک کپڑے کو برف کے پانی میں بھگو کر غانہ یا دونوں پیروں پر رکھا جائے اور اسی طرح کمر پر بھی اور کئی ہوئی جگہ پر پتھری وغیرہ لگائی جائے اور قابض پانوں میں مریضہ کو غنائیں اور غانہ اور ریزہ پر قابض ضماد کریں۔ اگر خون نہ رے تو غانہ، چھاتیوں اور ریزہ پر چھتہ لگائیں اور افاقہ کے کپڑے سے مہول کریں۔ جب خون رک جائے تو بواسیر کا باقاعدہ علاج کریں حتیٰ کہ صحیح ہو جائے۔

شقاق:

رحم میں شقاق اس حالت میں ہوتا ہے کہ جیش یا مشبہ یا خون حیض یا ورم اچا تک خارج ہو جائے۔ یہ شقاق عورت کے نیچے آئینے رکھے جا میں اور فم رحم کو اچھی طرح کھولا جائے تو دھاتی دیتا ہے لہذا اگر یہ حلقہ رحم میں ہو تو توتیا اور اندے کی زردی سے علاج کریں۔ اور شقاق دور ہونے کے بعد ملیات لگائیں لیکن اگر گہرائی میں ہو تو تانے کا برادہ اور پتھری مہول کریں۔ اس سے شقاق دور ہو جاتا ہے۔

قروح رحم:

اگر قروح رحم ورم کے ساتھ ہو تو ملیات سے علاج کریں حتیٰ کہ ورم کم ہو جائے اور اگر زخم زیادہ گندا ہو تو آب شہد یا مطبوخ سوسن سے دھو کر منقی مرہوں سے مہول کریں جب رحم کا صفیہ ہو جائے تو روغن گل کے ساتھ تیار کے لئے مراہم زخم میں بھر دیں۔ اس کے بعد توتیا سے بنے مراہم استعمال کریں تاکہ اندام مال بحسن و خوبی ہو جائے۔ توتیا کا مرہم زخم کو خشک کرتا

اور منہ مل کرتا ہے۔ کبھی داخل رحم یا فم رحم میں سرخ رنگ کا گوشت پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ گوشت یا تو گولائی میں ہوتا ہے یا طول میں اور اس میں درد نہیں ہوتا۔ اطباء اس کو کاٹ دیتے ہیں میرا بھی یہی معمول ہے۔

کبھی رحم کسی ایک جانب ہٹ جاتا ہے لہذا انگلی داخل کر کے پتا لگائیں کہ کس جانب مائل ہوا ہے پھر اسے صیغ کر محاذ فرج میں ادائیں اور طین پانی طین فرز بے اس طرح استعمال کریں کہ رحم محاذ فرج میں رہے کیونکہ سیدھا رکھنے سے ہمیشہ سیدھا رہے گا۔ تاہم اگر محقق رحم میں استرخاء واقع ہو چکا ہے تو یہ نہ کھلے گی اور نہ بند ہوگی لہذا پانی میں قابض دوائیں ڈال کر رحم میں پہنچائیں اور ریاضت کریں، فصد بھی کریں اور پانی کے اخراج اور طمٹ جاری کرنے والے شافوں کے ذریعہ پابندی سے علاج کریں۔ خربق انیش (سفید رائی) کے حمول سے پانی بکثرت خارج ہوتا ہے۔

جس گوشت کو رجا کہتے ہیں وہ گولائی میں ہوتا ہے اس میں سختی ہوتی ہے۔ اس میں اور سرطان میں علامت فارقہ یہ ہوتی ہے کہ عورت انہیں جنین کی طرح جھتی ہے اور جنین اور اس کے درمیان علامت فارقہ یہ ہے کہ جنین کی طرح اس میں حرارت نہیں ہوتی۔ اس کا علاج مرقی دواؤں سے اتنے عرصہ تک کیا جاتا ہے کہ رحم کو تحریک ہو کر مادہ جید خارج ہو جائے۔

کتاب الاعضاء والالامہ:

اگر بدن میں اضطراب، ثقل، لرزہ، قاعل، مقل، تم خوابی، گندی اشیاء کے کھانے کی رغبت پائی جائے تو دائی سے کہیں کہ مریضہ کے فم رحم کا امتحان بالمس کرے اگر صلابت ہے اور منہ چپکا ہوا ہے تو یہ رحم بیماری کی دلیل ہے۔ چنانچہ اگر اوپر کی جانب مائل ہو یہ کسی ایک جانب مائل ہو گیا ہو تو جس جانب ایسا ہوا ہے اسی جانب کی بیماری کی دلیل ہے۔ بعض مریضائیں اس جگہ درد اور ترانی محسوس کرتی ہیں۔ یہ درد کولہوں تک پہنچتا ہے اور جب مریضہ چلتی ہے تو مادہ جانب سے اٹک کر چلتی ہے۔ رحم میں اگر عمل بڑھ گیا تو اس کے زخم کا بھرتا مشکل ہوتا ہے۔

(میسون)

درم رحم ضرر ہے وسطہ، احتیاس طمٹ، بعد ولادت اور جماع منفرط سے واقع ہوتا ہے۔ رحم میں درم ہو جانے کے بعد تیز بخار، دروسر، درم منفرط، درد او تار، آنکھوں کی گہرائی میں درد، کلائیوں اور انگوٹھوں اور سر کی کدی میں تشنج، درد فرج، رحم میں نہیں و درد عارض ہوتے ہیں

اور متاثرہ مقام پر درد محسوس ہوتا ہے۔ ورم اگر پیچھے کی جانب ہو تو تھلیف و درد کمر میں محسوس ہوتا ہے ورنہ پھر آگے کی جانب ہوتا ہے۔

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جس آنت پر مادہ زہر رہا ہے اس پر ورم امعاء کے دباؤ سے براز آگے نہیں گزرتا اور وہیں رک کر درد کا باعث بنتا ہے لہذا اگر ایسا ہو تو اس صورت میں پچھلی جانب ورم محسوس ہوتا ہے لیکن اگر ورم کے سامنے والی جانب میں ہے تو درد پیڑ میں ہوتا ہے اور اس کے ساتھ نظیر بول یا عسر بول کی شکایت ہو جاتی ہے کیونکہ ورم مثانہ پر دباؤ ڈالتا ہے اور جذبہ رحم کا کوئی ایک کنارہ متورم ہوتا ہے تو اس جانب کے چمکا سے میں کھنچاؤ اور پنڈلی میں گرانی ہوتی ہے ورم اگر خاص رحم میں ہو تو قم رحم موٹی اور سخت محسوس ہوگی اگر زیادہ ورم ہو تو حتی حادہ اور غلغملہ، شدید التهاب، پسلی، وولب، سرین اور کلائیوں کی عروق میں گرانی ہوتی ہے۔ بغل کثیف اور تنفس صغیر ہو جاتا ہے بول و براز بند ہو جاتا ہے اگر یہ کیفیت طول پکڑ جائے تو متلی ہونے لگتی ہے۔

علاج :

ماہ کو اوپر کی جانب جذب کرنے سے بغل میں فصد کریں پھر بھی اگر فضلہ رہ جائے تو رگ صافن میں فصد کریں نیز مسهل دوا میں استعمال کریں اور رحم کے نزدیک قابض تمام انکا میں یہاں تک کہ مادہ جب پوری طرح جمع ہو جائے تو مھلوں دوا میں شامل کریں۔ مثلاً ابتداً ورم حار میں مسور، انارنی چھال، لسان الحمل، جوی، پوست کندہ اور گلاب وغیرہ استعمال میں لائیں اور درجہ انتہاء میں ان دواؤں کے ساتھ میتھی، طمبی، بایونہ، اھلیل الملک، پھنکری اور زعفران شامل کریں جب قہیل ہو چکے تو آشن، میوہ، قند (بھنگ)، چہیوں اور بڈیوں کے کوہوں کے ساتھ ملا کر رحم پر فضا کریں اظیف جلے گرم روغنیات جیسے روغن ایرسا، روغن سوسن، روغن بایونہ، روغن حنا وغیرہ شامل کریں۔ اگر دوران طبع مرض کا اعادہ ہوتا ہو محسوس ہو تو انجیر کا آنا، کیوتر کی بیٹ کا مہول کریں نیز زوقار طب اور کھجی سے تیار ہوا فروزہ رحیں۔ پھر جب پیپ پھوٹ جائے اور اس کا ریش مثانہ کی جانب ہو تو دودھ، اسپنول، جیم غریوز وغیرہ، انشربتہ، اور شکر پلا میں۔ لیکن اگر مادہ کا بہاؤ مادہ مستقیم کی جانب ہو تو مسور، گلاب، گلر اور چاول کے جو شانہ سے حقن کریں اور اگر فرج کی جانب ہو تو مہا و ہو تو مرہم یا سیلینون اور گائے کا گھی فرج میں بذریعہ حقنہ نکالیں۔ یہ سب طلائع اس صورت کا ہے جب کہ پیپ سفید

رنگ کی اور گاڑھی ہو لیکن اگر مواد بد بودار اور رقیق ہو تو قابض دوائیں استعمال کریں۔

اور ورم نیچے کے حصے میں ہو تو جہاں تک ممکن ہو سکے اس کو پھوڑنے کی کوشش کریں۔

درد رحم کو سکون دینے والی اور ورم کو پھوڑنے والی دوائیں:

میتھی کو پانی میں بھگو کر تین بار دھوئیں پھر اسے پکائیں یہاں تک کہ زرد ہو جائے پھر اس کے اعاب میں مرغابی اور مرغ کی چربی ڈال کر آگ پر پکائیں یہاں تک کہ چربی پکھل جائے پھر جب یہ جم جائے تو کپڑے پر تھوڑا روغن گل ملا کر لت کریں اور اس کا حمولہ کرائیں۔

نسخہ دیگر:

خشکاش کو انگور کے عصارہ میں اتنی دیر تک پکائیں کہ وہ پھول جائے پھر اس پانی کو صاف کر کے اس میں بٹخ کی چربی اور چمڑے کا بھیجہ اور گودا ملا کر حمولہ کریں۔

نسخہ دیگر:

انگور کے عصارہ میں میتھی پکا کر اس میں مرغابی کی چربی، صمغ خوز اور روغن گل ملا کر حمولہ کریں۔

نسخہ دیگر:

خشکاش کو پانی میں پکائیں پھر اسے چھان لیں پھر اس میں ساڑھے تین گرام مر اور افیون ڈالیں (انہیں چس کر) چودہ گرام بٹخ کی چربی اور ساڑھے تین ملی لیٹر روغن گل ملائیں اور استعمال کریں۔

نحت اور ام کے لئے دیا خلیون، دودھ اور روغن سوسن کے ساتھ لگائیں تیز باسلیقون، زعفران، شرب صلو اور زردی بیض کا استعمال موافق حال ہوتا ہے۔

ورم صلب کے لئے فرزجہ کا نسخہ:

مرغابی کی چربی، قیر دلی، مرہ، روغن سوسن، واغے کی زردی ایک ایک جز، مرچو تھائی، حصہ، افیون و سواں حصہ ملا کر استعمال کریں۔

دھن اکرم (روغن انگور)، آب شہد میں ترکی ہوئی روٹی یا پانی میں بھگوئے ہوئے انگور کے پتے غیساندے کے ساتھ انگور کے پتوں کو پانی میں بھگو کر پیس لیں اور اسی طرح روٹی کو پیس لیں اور اس میں ۳۰۵ گرام باسلیقون ملا کر بطور فرزجہ استعمال کریں۔

داخلیوں کو روغن گل میں اور آب بارنگ و آب کھوہ میں ملا کر مول کریں۔ یہ ورم حار اور ورم صلب میں از حد مفید ہے۔

سرطان رحمی نفخ یا سوجن کے بھی ہوتی ہے اور سوجن کے بغیر بھی۔ سرطان نفخ کے ساتھ ہوتا گنداسیاد اور بدبودار سیلان بھی ہوتا ہے اور اگر غیر مسترح ہو تو اس میں شدید درد اور سختی ہوتی ہے جو ہاتھ پھیرنے سے محسوس ہوتی ہے۔ اس کو سکون پہنچانے کے لئے جیتی کا مطبوخ اور عطمی، ہزرکتاں، خشخاش، روغن گل، اور کھوہ کا مناد استعمال کریں نیز ان دواؤں اور انڈے کی سفیدی کو بذریعہ حقن اندر داخل کریں تاکہ درد میں بیجان نہ ہو۔ یہ تکلیف ختم ہو جانے سے ملا وہ اس میں مزید فائدہ نہیں ہوتا اگر زیادہ خون پھوٹ پڑے تو اس دوا میں اسفیداج، گل ارتشی اور قاقیہ وغیرہ کا اضافہ کر دیں۔ (ابن سرائیون)

آس کا جو شانہ رحمہ کے مزمن سیلان کے لئے بہت اچھی چیز ہے اسی طرح شربت حسب الآس کا پینا بھی مفید ہے۔ قاقیہ ۱۲ گرام کتیرا کے ساتھ استعمال کرنے سے سیان رحم رک جاتا ہے۔ بعض بنیر مایہ بھی ۹ گرام کی مقدار میں استعمال کرنے سے رحم کے سیان مزمن میں فائدہ ہوتا ہے۔ (دیسقوردیدوس)

کہا جاتا ہے کہ خرگوش کا بنیر مایہ سرکہ کے ساتھ پینے سے سیان دم بند ہو جاتا ہے لیکن میں نے اسے استعمال نہیں کیا کیونکہ میری رائے میں دوائے حار کے ساتھ کوئی قابض دوا شامل کرنا ضروری ہے۔ (جالینوس)

جفت بلوط اور اس کا مطبوخ بطور فرزج استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

(جالینوس)

خرقہ سیلان طمف میں مفید ہے۔ اس کا عصارہ زیادہ فائدہ مند ہے۔

اجوائن خراسانی ۵۴ گرام میں ایک حصہ خشخاش ملائے سے سیان رحم میں فائدہ

ہوتا ہے۔

مغز اخروٹ کو جلا کر پیس کر شراب کے ساتھ مول کر تانائے سیان طمف ہے۔

(جالینوس)

سرکہ کی گادا اور حسب الآس کو اچھی طرح پیس کر پیڑ و اور شکم پر مناد کرنے سے کثرت

طمف رک جاتی ہے۔ چنگی ریحون کے پتوں کا عصارہ مانع سیلان و نزف ہے۔ جبکہ اس کا مول

کیا جائے۔

بکری کی میٹھی خاص طور سے پہاڑی بکری کی خشک میٹھی کندر کے ساتھ چیں کر روئی میں فرزید بنا کر رکھنے سے مزمن سیان ٹمٹ بند ہو جاتا ہے۔

رسوت کا ممول کرنے سے رحم کی مزمن رطوبات کا سیان بند ہو جاتا ہے۔

(کتاب الخلاف از ابن ماسویہ)

سو مقلان امر نرف رحمی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

حماض کی جز کا ممول مزمن سیان اور رطوبت کو ختم کرتا ہے۔ (جالینوس)

ثمر الطرہاء کا ممول مزمن سیان رحمی کو بند کرتا ہے۔ حب الطرہاء کے جو شانہ میں بیٹھنا

مانع سیان مزمن ہے۔ طرہاء کی شاخ کا سویق بنا کر بطور مشروب پینے سے سیان فوراً رکتا ہے۔

طحل کے مریض اس کا پانی پیتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

طرائیث زبردست مانع سیان دم ہے۔ گل منجمد اس معاملہ میں ٹیب الطبع ہے۔ مانع

سیان دم ہے طین ساموس (کوکب) اس معاملہ میں مفید ہے۔ طین لاتی اور طین ارمنی افادیت

میں تقریباً یکساں ہے۔ (بولس)

نیٹلی انگور کا پھل سیان دم کے لئے بہت عمدہ چیز ہے۔ (بولس)

پوست کندر سیان دم میں مفید ہے اور کندر کی فشر سیان مزمن میں زیادہ فائدہ مند

ہے۔ (دیسقوریدوس)

پرانے روغن زیتون کے ساتھ زیرہ کا ممول قاطع کثرت حیض ہے۔

کرنب مانع نرف ہے۔ کراث مٹلی کا پوست کندر کے ساتھ ممول قاطع نرف دم ہے۔

(ابن ماسویہ)

جسم ہارنگ قاطع سیان دم ہے خواہ شوربا استعمال کیا جائے خواہ اس کا حقہ کیا جائے

اور بقول دیسقوریدوس اس کو بطور غذا کھانے سے سیان خون اور فضلات رحم بند ہو جاتے

ہیں۔ ٹیب اندید ایک حصہ، سورنجین دو حصے، سرکہ شراب میں تقید بنا کر ممول کرنے سے خون

کا بہنا بند ہو جاتا ہے۔

لویہ آئیس کی جز قوی درجے کی قابض دوا ہے اور نرف دم میں مفید ہے۔ (مجبول)

درخت منجلی کی جز کا عصارہ اور اس کی پھال کو پکا کر پلایا جائے جیسا کہ نفس الدم

کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ نرف دم کے لئے بہت مفید ہے۔ اس معاملہ میں یہ طرائیث

کا بدل ثابت ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

نار دین کا فرزند قاطع نفس دم ہے۔ کچی کھجور کو کسلی شراب کے سرکہ میں ملا کر پینے سے
 مزمن سیلان رطوبت بند ہو جاتا ہے۔ اس معاملہ میں نینق کی لکڑی کا برادہ اور اس کا مطبوخ
 دونوں عمدہ چیزیں ہیں۔ (دیسقوریدوس)

نیلو فرکی وہ قسم جس کا پھول اور جڑ سفید ہوتی ہے اپنی قوت قابضہ سے مریضہ کے سیلان
 دم کو روک دیتی ہے۔ اس کی جڑ اور اس کے جعم کو شراب اسود کے ساتھ پیتا مزمن سیلان رحم میں
 سفید ہے۔ سفرجل کا پھول شراب کے ساتھ پینے سے مزمن سیلان رحم میں فائدہ ہوتا ہے۔

(جالینوس)

سوسن کی جڑ سختی رحم میں طین ہوتی ہے۔ سحاق الد باخہ رحم کی سفید رطوبت کو روکتی ہے۔
 کھانے والی ساق کو قابض شراب کے ساتھ پینے سے سیلان طمس اور دیگر سیلان رحم بند ہو جاتے
 ہیں۔ (دیسقوریدوس)

تیز پت (سازج) (۱) کی لکڑی کا مطبوخ پینے سے یا حقنہ کرنے سے سیلان رطوبت کا
 فائدہ ہوتا ہے۔

عورت اگر حیض آنے سے طاقت محسوس کرے اور اس کے رحم میں ٹکھار آئے تو اس کا
 مطلب ہے کہ وہ فضلات سے جس کو طبیعت مددہ بدن جسم سے خارج کرنا چاہتی تھی۔ اس لئے
 ایسے فضلات کو روکنے کی تدبیر نہیں کرنی چاہئے اور اس کا رنگ اس بات کا پتہ دیتا ہے کہ کون سی
 خلط غالب ہے۔

اگر سیلان دم زیادہ اور حرارت کے ساتھ ہے تو مانع طمس اور مخدہ ردوائیں پلائیں۔
 فلو نیا اور قرص کھرباہ کا ملا کر کریں۔ حرارت کے ساتھ رنف کی صورت میں قرص طباشیر کا
 فوری جعم ماضی، رب رماضی اترتی کے ہمراہ استعمال کرائیں۔

اگر رنف کے ساتھ ضعف رحم ہو تو مقوی قابض گل مفت دوائیں دیں مثلاً مارو، گل
 مفتوم، گل ارمنی، شب، دم الاخوین ہر ایک ساڑھے تین گرام، کا فور ۶۴ ملی گرام، شک ۵۰۰ ملی
 گرام، ۳۵ ملی لینڈ شربت آس میں مل کر پلائیں۔

قرحہ رحم میں مغری، قابض اور مخدہ ردواؤں کا مرکب استعمال کرائیں۔ منہ درجہ ذیل
 مرہم سے حمل کریں۔

غیدہ، گھنار، سردار سنگ، قیر و ملی، روغن گل میں ملا کر حمل کریں۔

حیض اگر امتلاء کے باعث جاری ہو تو رگ اکمل کی فصد کریں اور دونوں بازو باندھ دیں اور دونوں کولہوں کے سچ میں مچھہ لگائیں۔ خون حیض چلا اور مائی ہو تو قابض چیزیں استعمال کرائیں۔ اور لمبا شاذہ رکھیں اور رحم پر طلاء کریں۔ (یہودی)

حادثہ کو خون جاری ہو جائے تو فصد کریں مسہلات نہ دیں ایسا حادثہ عورتوں کو اکثر ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے کم خون پیدا کرنے والی غذاؤں اور تم خوراک سے علائق کریں۔

(کتاب الرحم۔ ابن ماسویہ)

خبردار نرغ دم میں محرق دوائیں نہ استعمال کریں کیونکہ یہ عضو میں ہوتا ہے خاص طور سے حادثہ کو محرک دوائیں کبھی مست وہ یہ نقصان دہ ہوتی ہیں۔ (میسوسن)

حیض کے دوران زیادہ خون جاری ہونے سے عورت کا جسمانی رنگ بدل جاتا ہے۔ دونوں پیروں اور پورے جسم میں سوجن آ جاتی ہے، اور سوہ ہضم و ضعف ہضم کی شکایت لاحق ہوتی ہے۔ کبھی کبھی زیادہ خون نکل جانے سے اس طرح جسم کی صفائی ہو جاتی ہے جس طرح پیشاب سے۔ ایسے میں کبھی زرد آب، زردنی مائل یا سرخی مائل یا پانی کی سطح جیسا غارت ہوتا ہے لیکن اگر خون کا رنگ خون فصد کی طرح ہو تو رحم کی بیماری کی دلیل بنتا ہے۔ (الاعشاء، انا لہ)

حقنہ برائے نرغ:

قلقطار، افاقا اور پوست کندر کی ٹکیاں بنائی جائیں پھر گل ارمنی، صمغ عربی اور سہ باء ہر ایک ۳۵ گرام، کی ٹکیہ بنا کر ملا کر دن میں دو بار بذریعہ حقنہ استعمال کرائیں اور مرینہ کو پس گردن سیدھا اور پتہ سوائیں اور ایک گھنٹے تک اس کے کولہوں کو اونچا رکھیں۔ اسی شکل پر سرطان کے لئے مسکن درد حقنہ استعمال کریں۔ (شیخ)

کثرت حیض کے لئے ایک نسخہ:

افیون، کندر کی پھل، گل ارمنی، کدہ باء، افاقا ہوزن سے لے کر ٹکیہ بنائیں اور آب انکور خام کے ساتھ پلائیں۔ (مجمول)

اکثر کثرت حیض کا سبب رگوں کی کمزوری ہو تو قابض مناد استعمال کریں۔ اگر حدت خون کا سبب ہے تو مسکن اور حدت کو ختم کرنے والی دوائیں کام میں لائیں اور اگر سبب امتلاء دسوی ہو تو فصد کریں۔ غلط غالب کا پتہ رطوبت کے رنگ سے پتا ہے۔ کپڑے کا ایک ٹکڑا فرج میں محول کر کے نکال رکھا جائے کریں اگر رنگ زرد ہو تو صفراویت خون پر غالب ہے۔ اگر رقیق

مائل ہو تو بلغمیت غالب ہے اور اگر گہرا سرخ ہو تو خون کا غلبہ ہے۔ لہذا جو خلعت غالب ہو اسی کا استقراغ بذریعہ قصد کریں پھر قابض شربت پلائیں اور قابض ضاد اور آئین کام میں لائیں۔ شکم اور قابض دواؤں کو سرکہ میں ملا کر ضاد کریں۔ فرز جون میں کافور اور افیون ملائیں۔ جو شاندہ مازو میں آبرن کرنے سے مزمن سیانہ بند ہو جاتا ہے۔ انگور کی تیل کے جو شاندہ کو حقتہ کرنے سے اور آئین کرانے سے سیانہ رحم بند ہو جاتا ہے۔ (سراہون)

آب انگور خام کا حقتہ رحمی صلابتوں میں مفید ہے۔ لال ساگ کا عصا رہ رحم کو بند کرتا ہے۔ (دیسقوریہ دوس)

سور کو دو بار ایاں کر تیسری بار سرکہ میں پکائیں اس کو کھلنے سے نزع بند ہو جاتا ہے اور اس کو مستقل پینا عورتوں کو سیانہ مزمن سے نجات دیتا ہے۔ (جالینوس)

کموہ کا عصا رہ رحم کے مزمن سیانہ کو روک دیتا ہے بشرطیکہ اس کو فرج کے اندر ڈالا جائے۔ (دیسقوریہ دوس)

زرد طائی رنگ کا زاج، قلعہ زاج اور زاج کی ایک قسم قلعہ یس کا آب کراٹ کے ساتھ استعمال قاطع نزع ہے۔ (ابن ماسویہ)

واندانا دوس کا جو شاندہ رحمی سیانہ میں مفید ہے۔ (دیسقوریہ دوس)

گلزار کو سارے اطباء اس بیماری میں استعمال کرواتے ہیں۔ نیز شاندہ خون میض روکے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ (جالینوس)

بحیہ اسیس پانچویں سرخ رنگ کی عورتوں کے مرض سیانہ میں مفید ہوتی ہے۔ شیش کو اچھی طرح پیس کر شراب کے ساتھ پینے سے سیانہ رطوبت رک جاتا ہے۔

(دیسقوریہ دوس و جالینوس)

رحم کے خونی سیانہ میں کچھ مفید دوائیں:

سنبل اطبیب ۳۱ گرام کو مازو کی شراب میں گوند کر بطور معمول استعمال کیا جائے۔

طراہیف کا عصا رہ سوا دس ملی لینے کسی آسانی پزیرے میں جذب کر کے لگانے سے سیانہ طمٹ بند ہو جاتا ہے۔

اقاقیا ۳۰ گرام پیس کر چھیں پھر ایک پزیرے کو آب آس میں تر کر کے اس میں اقاقیا کا سفوف لت کریں اور اس کا حصول کریں۔ زاج (پختری) کو کھول کر رکھ لیں اس کو آئین

پیزے میں لت کر کے حمل کرنے سے خون حیض بند ہو جاتا ہے۔

خون بوا سیر اور دائمی خون حیض روکنے کی تدابیر:

مستقل پسینہ لانے کی تدبیریں اور کھانے کے بعد قے کرانا اور خون کو روکنے والی غذا میں جیسے بھری کا گوشت، سرکہ، شراب مبرد، دی، مطبخن شوکر و ناک جو سب بار د ہیں کھلائیں۔ گرم غذا میں خواہ وہ گرم بالفعل ہوں یا گرم بالقوت ہوں نہ کھلائیں۔ تازہ پھلی کھلائیں۔ صدف محرک سات گرام پانی، کچی کھجور، آب سماق اور سفرجل شامل کر کے کھلائیں۔ عوج مع پتوں اور جڑ کے اور آس اور گلاب مع ٹہنیوں کے اور خربوبہ ٹہلی، انار کی چھال و گلنار، ہنر ماز و اور لہجہ تیس کا جو شانہ بنا کر اس میں مر ایضہ کو بٹھائیں تیزان دواؤں کی کٹھلیوں کا ضاد بنا ر ناف، کمر، مقام فرج اور مقعد پر ضاد کریں اور فرزجہ رکھیں۔

سات گرام اقاقیا، ۳۵ گرام ماز و اور لہجہ تیس کا عصارہ ہموزن مذکورہ، کچی کھجور اور آب انار ترش میں ملا کر پلائیں۔

سیلان دم زیریں کا فرزجہ۔

تور کی پکی ہوئی ٹھیکری، کاغذ سوختہ، روشنائی، عصارہ لہجہ تیس اور اقاقیا کا آب ماز و خام کے ساتھ فرزجہ بنائیں۔
نسخہ دیگر:

رامک ماز و، مسک، عقیص، پوست انار، اقاقیا اور خربوبہ کا آب خربوبہ کی مدد سے فرزجہ بنا میں اور مسور کو سرکہ اور حماض اترج میں پکا کر کھلائیں اور بھون کر بھی کھلائیں۔ یہ زنف دم اور بوا سیر کے لئے بہت مفید ہے۔

نسخہ جات برائے استرخاء، فم رحم، سیلان مزمن اور قرحہ رحم:

اقاقیا، ماز و، گلنار، دم الاخوین، گلاب مع ٹہنی، ثمر، عوج، ٹہنی انار، کھجور کی شاخوں کا پھلکا۔ پہلے روئی کے ایک ٹکڑے کو آب آس میں تر کریں اور پھر ان دواؤں کا سفوف اس پیزے میں لت کر کے رات کو حمل کر کے چھوڑ دیں تیز ماز کا جو شانہ، جفت بلوط، نبٹ اللہ یہ، شب اور آج میں آبدن کرائیں۔

ایک نہایت عمدہ فرزجہ:

شب، زاج، اقا قیا اور ماز و خام کو ہنکی کھجور کے پانی میں گوندھ کر فرزجہ کے طور پر استعمال کریں نیز نرف دم کی مریضہ کو متدرجہ ذیل دوا دیں۔
شتر مرغ کے انڈے کا چھلکا اتا جلا میں کہ سفید ہو جائے پھر سات گرام رب حصرہ کے ساتھ کھلائیں۔

سفید پانی کی شکایت میں مستعمل نسخہ:

در بول اشیاء کھلائیں اسی سے سفید رطوبت کا بہنا رک جاتا ہے۔ انیسون اور باق کا حمول کرائیں۔

نزف دم مع بخار:

مازو خام، گلر، نٹ ستہ، افیون، زراوند چینی، گلاب، حب الآس، ساق، لہیہ، انیس، حب حصرہ، کاغذ سوختہ، صندل سفید، قشر کندر، گل جنوم، کلی انار، شاذنہ، لوبہ پر کی ٹھیکری و حنیہ شک ۴ گرام، ایک ہز کپڑے کو آب آس میں بھگو کر نہ کوروا، اوں کا سفوف ست کر کے رات کو حمول کریں۔

مانع خون حیض اور مانع خون بواسیر:

اقا قیا، گلر، دم الاخوین، عقیص، زاج، آدہ، صدف محرق، (پچی سوختہ)، برگہ اٹل، قرن الہیل سوختہ، افیون، اجوائن، کافور، ساری دواؤں کو آب برگہ بید سادہ میں گوندھ کر سفید کپڑے کا فرزجہ بنائیں اور رات میں حمول کرائیں۔ مریضہ کو گرم مقام پر رکھیں اور ٹھنڈا پانی تب حصرہ پلا میں اور خوب ٹھنڈے پانی میں آیزن کرائیں۔ آیزن ایک دن میں کئی بار کرائیں۔ غذا کم کر دیں۔ شراب اور گوشت بالکل ترک کرا دیں۔ مسور، بھرا اور سرکہ البتہ کھلائیں۔ گلزی، کھیرا کھلائیں کمر اور شکم پر صندل کا فور سے طہ کریں۔ برگہ بید، ادھر پر بستر بچھا کر ہوا دار مقام میں مریضہ کو سلائیں۔ حمام میں جانے سے منع کریں۔ یہ بہت کامیاب عمل ہے۔

دیگر نسخہ فرزجہ:

گلر، دسغ السود، شب، وج، سرمہ، زیرہ جسے سرکہ میں بھگو یا گیا ہو، گل ارمنی، رب

قرط۔ سب دواؤں کو آب بید سادہ اور آب کشیز میں گوندھ کر رات میں حمول کریں۔ حمول سے پہلے روغن گل میں کاغذ سوختہ ملا کر لگائیں۔ (ابن ماسویہ)
قواطع طمٹ نسخہ:

عورت کی ناف اور کمر آہستہ آہستہ سرکہ اور جیسین ملیں اور ضمغ عربی، کثیر، جہم کتاں گرم پانی کے ساتھ پلائیں۔ آب لسان الحمل، زاج، دم الاخوین اور قرطاس محرک ملا کر رحم کے اندر حقن کریں اور گل ارمنی اور سادہ روز استعمال کرائیں۔
دیگر:

گلنار، سماق، جہم خرف، افیون، عصارہ، الحیہ، التیس، طین ارمنی، پنیر مایہ، خرگوش اور کبہ با ساڑھے ۱۳ ملی لیٹر پلائیں۔ (کتاب اللہ کرہ)

سیان طمٹ رنگوں کو منہ کھل جانے سے یا مواد کی کثرت سے یا گرمی مادہ سے عارض ہوتا ہے۔ لہذا اگر گرمی اور فضلات سبب ہوں تو یہ دونوں اشیاء سارے جسم سے منتقل ہو کر رحم کی طرف لوٹتی ہیں۔ اس صورت میں رطوبت سرخ خون کے رنگ میں ہوتی۔ اگر بھنی فضلات ہوں تو باہر خارج ہونے والی رطوبت سفید ہوتی ہے۔ اگر مرۃ صفراء غالب ہو تو رطوبت یا مادہ زرد ہوتا ہے۔ (العلل الاعراض)

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ قابض روغنوں کی مالش سے نہ صرف نواحی رحم میں خشکی پتی ہے بلکہ سارا جسم سوکھ جاتا ہے اور یہ مرض نزف غلبہ رطوبت سے عارض ہوتا ہے۔

اگر زیادہ حرمہ تک دواؤں سے فائدہ نہ ہو تو کھانے پینے میں کمی کی ہدایت کرویں اور سب سے مفید چیز یہ ہے کہ مائی اسہال کرائیں۔ اس کے بعد قوی مدبول چھ دن تک استعمال کرائیں۔ اس کے بعد پھر ایک بار انھیں دواؤں کا اعادہ کریں اور خشک غذائیں، یں مثلاً پہاڑی پرندوں کا گوشت کھلائیں اور پہلے نرم کپڑے سے مالش کریں اس کے کھردرے پٹے سے مالش کریں اور اس مالش کو معمول بنالیں کچھ حرمہ تک۔ (جالینوس، نوادر نقذہ، المعروف)

چھاتیوں میں پچھنے لگانے سے خون حیض رک جاتا ہے جہاں تک ممکن ہو بڑے پچھنے لگائیں تاکہ رحم اور چھاتی کی مشترک عروق سے خلط غالب جذب ہو جائے۔

(کتاب الغمول)

اگر سیان طمٹ کے بعد تشنج اور غشی طاری ہو جائے تو یہ خراب علامت ہے۔

قلت وکثرت طمٹ دونوں امراض کے موجب ہوتے ہیں۔

سیلان طمٹ کے اسباب خواہ خون طبعی سے زیادہ پتلا یا گرم ہو یا قوت کا ضعف ہو، جس کی وجہ سے خون اس پر بوجھ بن جائے۔ اگر طبعی اعتدال سے تجاوز نہ ہو تو رحم کی جانب دفع ہو جاتے ہیں۔

جب کبھی حامد کو خون آجائے تو اس کا علاج آسان ہے۔ مریضہ کو عصارہ بزر قطونا اور بلخ (کچی کھجور) کا عصارہ، گل مختوم، صمغ عربی، رب آس، فلو تیا فارسی، رسا، ملن، قرص کاسنج، قرص کھرباز، ملبا شیر اور افیون دیں۔ نیز اسان کھمل کا عصارہ پلائیں۔ البیہ التیس جنت بلوط، زاج، دم اماخوین، قاقیا، مازو، آس، کافور، کاند سوختہ، مگنر، رسوت اور نبٹ اللہ یہ کے عصاروں کا فرزجہ رکھیں۔ (ابن ماسویہ۔ کتاب الجام)

اصطرب اور قح انکھن کو طلاء (ایک قسم کی شراب) میں ملا کر پینے سے قح رحم کھل جاتا ہے۔ اسی طرح حب وعود بلساں دونوں کے جو شانہ سے قح رحم کھلتا ہے۔ یہ دوائیں اس کی رطوبتیں جذب کر لیتی ہیں۔ برنجاسف، روغن زعفران، برگ کراٹ شامی کو پانی اور نمک میں پکا کر منہ کی طرح لگانے سے قح رحم کھل جاتا ہے۔ (دیسقور دیوس)

مرحمہ بند منہ کو نرم کر کے کھولتا ہے مقل یہودی کو پینے سے یا دھونی دینے سے قح رحم کھلتا ہے۔ روغن شب بندش قح رحم کو کھولتا ہے۔ اسی طرح کافاندہ جو جو شانہ سے قح طبعی سے حاصل ہوتا ہے۔ انقلاب رزم کی شکایت میں ارغ کا استعمال سفید ہوتا ہے۔ طبعی کو شراب میں پکا کر اس میں مرغابی کی چربی اور صمغ بطم ملا کر محمول کیا جائے۔ (دیسقور دیوس)

قح رحم میں رتھ (قرح) کبھی زخم تینے سے عارض ہوتا ہے اور کبھی پیدا ہوتا ہے جس کے نتیجے میں نالی کے نیچے اور اوپر ایک زائد گوشت اُگ آتا ہے۔ (العلل والاعراض)

رتھ فرج زں میں زائد گوشت یا تو پیدا ہوتا ہے یا قرح سے عارض ہوتا ہے ہذا فرج کا معنی نہ کر کے دیکھنے سے ایک عقد نما چن خون کے راستہ کو بند کے ہوئے نظر آتی ہے۔ اسی لئے اگر قح رحم اوپر کی جانب سے بند ہو تو حیض آنا بند ہو جاتا ہے اور مقام ماوف میں درد ہوتا ہے جو رتھ کی علامت ہے۔ (میسوس)

اگر رتھ گہرائی میں ہو اور خون طمٹ جسم میں پھیل کر جسم کو کالا کر دے تو علاج میں جدی تدبیریں ورنہ انتہائی ہو کر مریضہ ہلاک ہو جائے گی۔ اور اگر یہ قح زائد قح فرج کے اوپر ہوتا ہے تو اس میں بھانج کا قح لیا جاسکتا ہے مگر اس سے نہ تو قح حاصل قرار پاسکتا ہے اور نہ ہی حیض جاری

ہو سکتا ہے اور اگر یہ لحم زہد فوج نے اندر واقع ہوتا ہے تو ہمارے کام عمل ممکن نہیں ہوتا۔

کبھی رتھ میں ایک چھوٹا سوراخ موجود ہوتا ہے۔ جس سے پیشاب اور خون نکلے جاتا ہے۔ اس نالی کا رخ ہوتا رہتا ہے لیکن اگر دونوں جمع ہو جائیں تو حارہ، رتھیں، دونوں ہلاک ہو جائیں گے۔ بات متفق علیہ ہے۔

سدا اگر تم رتھ کے اندر ہے تو اپنے انگوٹھے پر پٹا لپیٹ کر شتر تین روزہ سے چملا میں یہاں تک کہ وہ غفلت باہر نکل آئے پھر ایک پیر اور غنہ زیتون اور شراب میں بھگو کر شتر تین کے درمیان رکھیں۔ تین دن کے بعد آپ شہد میں بٹھائیں اور اچھا ہونے تک مرہم لگاتے رہیں اور اس کو تک ہونے کے لئے نہ چھوڑ دیں۔

اگر سدا اندرونی جانب ہے تو ستارہ ٹیکر اندر داخل کریں اور موجود غفلت کو باہر کی طرف کھینچ لائیں، موضع سے چیر الٹا میں پھر روں کا ایک کٹڑا شراب مارو میں بھگوا ہوا اس مقام پر رکھ دیں اور مریض کو مرنیات سے تیز کرنا میں اور مرہموں اور ذروقات (دوائی پکڑیوں) کے ذریعہ علاج کریں۔ گوشت لانے کے لئے مذکورہ بالا قیے کام میں آئیں اور تھوڑا سا بھی اچھا ہو جانے پر اس سے بھانٹ کریں۔

(میسوسن)

دوسرا باب

اختناق الرحم، سقوط رحم، اطراف کی جانب مائل ہو جانا،
اور نرم رحم کا بند ہو جانا۔

میں نے آچھ ایسی عورتوں کو دیکھا جن کا حمل ساقط ہو گیا تھا اور جو ہوش میں نہ تھیں اور ان کی نبض بہت ضعیف اور صغیر تھی۔ بعض کی نبض تو واضح ہی نہ تھی۔ بعض عورتوں کو دیکھا کہ وہ ہوش میں رہیں حرکت کرتی رہیں۔ ان پر غشی طاری نہیں ہوئی لیکن سانس دشواری سے آتی تھی بعض عورتوں کو دیکھا کہ ان کے ہاتھوں اور پیروں میں شینج تھا۔ میں نے ان سارے مشاہدات سے یہ اندازہ لگایا کہ اختناق الرحم نام کی بہت سی قسمیں ہوتی ہیں اور کبھی کبھی تو یہ نوبت آ جاتی ہے کہ عورت زندہ رہے یا مردہ بھی جانا مشکل ہو جاتا ہے جس کا پتہ آتات کے ذریعہ ہی ممکن ہوتا ہے۔ اس بات پر سب متفق ہیں کہ اختناق رحم کی یہ رتی صرف یہ وہ عورتوں کو ہی ہوتی ہے۔ خاص طور سے وہ عورتیں جن کو حمل جلدی جلدی ہو جا یا کرتا ہے اور جن کا حیض منقطع ہو گیا ہو۔ اس لئے ممکن ہے کہ اس بیماری کا سبب احتباس نبض یا احتباس منی ہو۔ زیادہ تر منی کے احتباس کی وجہ سے ہوتا ہے کیونکہ بہت زیادہ منی والے جسم کی عورتوں میں جب منی رک جاتی ہے، باہر نکل نہیں پاتی تو اسی طرح کے اعراض سامنے آتے ہیں جیسا کہ بہت زیادہ منی رکھنے والے جسم کے مردوں کو جماع کا عمل چھوڑ دینے سے لاحق ہوتے ہیں مثلاً اضطراب و پریشانی، سر میں بھاری پن، اذیت میں کی اور شبوت میں کی۔ لہذا اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے کہ ایسی عورتوں کو اس طرح کے شدید امراض لاحق ہوتے ہیں۔

رحم کا اطراف کی جانب مائل ہو جانا یا اوپر کی جانب سکر جانا۔ خون حیض کے عروق کی طرف جاری ہونے سے اور ان عروق کا منہ بند ہونے سے عارض ہوتا ہے کیونکہ یہ عروق تجویف رحم میں خون حیض کو لوٹا نہیں پاتیں۔ اس لئے رحم ایک جانب مائل ہو جاتا یا سکر جاتا ہے جس کے باعث رحم میں تشنج اور تھد (کھنچاؤ) کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے چنانچہ اگر رحم سیدھا ہو تو اوپر کی جانب سکر جاتا ہے اور کسی جانب مائل ہو تو اسی جانب سکر جاتا ہے۔ رحم میں احتباس ملمٹ اسی طرح پیدا ہوتا ہے۔ رہا احتباس منی کا معاملہ تو اس سے عورت کو شدید برودت لاحق ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے شدت درد میں مانس نہیں لے پاتیں اور بعض بھی محسوس نہیں ہو پاتی۔ اگر احتباس حیض کی شکایت ہو تو دانی سے قم رحم ٹول کر دیکھنے کو کہیں۔ اگر قم رحم بند ہو اور اس میں سختی طبعی حالت سے زیادہ ہو تو دانی اس بات کا پتہ لگائے کہ رحم کس طرف مائل ہے۔ وہاں درد بھی محسوس ہوگا۔ بعض عورتوں میں دیکھا گیا ہے کہ جس جانب رحم سکر رہا ہے اس جانب بوجھ محسوس ہوتا ہے اور درد بھی گھٹنوں تک پہنچتا ہے اور عورت جب چلتی ہے تو آٹکڑا کر چلتی ہے۔

(العلل والاعراض۔ باب ۶)

اندر رکا ہوا مادہ منویہ بھی کیفیت کا ہو اور بہت زیادہ درد پیدا کرے تو احتقاق الرحم کے ساتھ حس و حرارت اور تنفس کا بطلان ہوتا ہے لیکن اگر مادہ منویہ نرم اور لافح کیفیت میں تبدیل ہو گیا ہو تو احتقاق رحم کے ساتھ تشنج ہوگا اور تنفس کا بطلان اسی صورت میں ہوگا کہ مادہ منویہ میں قایت درجہ کی برودت ہو۔

اگر مادہ منویہ سودا کی کیفیت میں بدل گیا ہو تو مایٹو لیا مارش ہو جائے گا۔ اس صورت میں اگر مادہ میں برودت کم رہی تو مرض شدید نہیں ہوگا بلکہ حس و تنفس کا معمولی بطلان ہوگا۔

(جوامع الاعضاء المذکر)

مادہ منویہ جسم میں تنہا ہو کر خلط جسم کے اعتبار سے تغیر پذیر ہوتا ہے مثلاً اگر جسم پر برودت کا غلبہ ہے تو قایت درجہ کی برودت میں متغیر ہو جائے گا۔ اسی طرح دوسری خلطوں کے ساتھ رو یہ ہوتا ہے۔ (مؤلف)

احتقاق الرحم یا کراہ عورتوں میں بھی اس وجہ سے ہو جاتا ہے کہ ان کی خواہش باہ کی تکمیل نہیں ہو پاتی۔ (جوامع الاعضاء المذکر)

اگر احتقاق رحم کی مرصعہ کے سم میں بھام آجائیں تو فوری سکون ہو جاتا ہے۔

(کتاب الاخلاط)

اختناق رحم سے علق کا درم اور ذات الریہ بھی ہو جاتا ہے۔ نسوار لینے سے اختناق رحم دفع ہو جاتا ہے کیونکہ نسوار طبیعت کو جگادتی ہے اور اس میں تھقیہ کا عمل ہو جاتا ہے اور اس سے چپکی ہوئی اخلاط پھسل جاتی ہیں۔

اختناق رحم کے اعراض تیرغش، الجھیا اور سکتے سے مشابہ ہوتے ہیں کیونکہ اس کے ساتھ میں غشی ہوتی ہے، قوت ختم ہو جاتی ہے، آواز بند ہو جاتی ہے، عمل تنفس کمزور ہو جاتا ہے اور نبض ضعیف ہو جاتی ہے، نیز دانتوں کا کٹکٹانا اور اطراف بدن میں تشنج، تلخ شرا سیف، ارتفاع رحم اور سیدہ میں درم عارض ہو جاتا ہے۔

مرگی اور اختناق رحم میں علامت فارقہ یہ ہے کہ اختناق رحم میں (عام طور سے) منہ میں جھاگ نہیں ہوتے، درد نہیں ہوتا اور ہوش و حواس بحال رہتے ہیں افاقہ ہونے کے بعد مریض اپنے ارد گرد پیش ہوئے واقعات کو بتا سکتی ہے۔ جب کہ مرگی میں ایسا نہیں ہوتا سکتا۔ میں زوردار خراٹے نہیں ہوتے اور سکتے کا مریض اپنے ارد گرد پیش کی چیز سے بے خبر ہوتا ہے جب کہ اختناق رحم میں حس موجود ہوتی ہے بے خبری نہیں ہوتی۔ (کتاب العلامات)

اختناق رحم میں دھرتا کو آب لوبیا سرخ کے ساتھ مستقل پینے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ اس میں تھوڑا سا سداب اور چند قطرے ردغن جوز کے بھی شامل کر کے کچھ دن تک پلا میں۔ صافن کی فصد کریں یا پنڈلی میں سکھی لگائیں تاکہ رحم نیچے کی طرف کھینچ آئے اور ایسا تھپ چاری ہونے سے ہو سکتا ہے۔ اور قاطع منی اشیاء مستقل استعمال میں لائیں مثلاً سداب، پودینہ، (فوذنج) فنجکشت حار نہ کہ بارد۔ کیونکہ یہ قاطع منی اور حرطت ہوتی ہیں یا پھر انگوٹھا، مول کے ساتھ پیا جائے۔

قرص اختناق رحم:

برگ فنجکشت، برگ سداب خشک، جم حری، پہاڑی پودینہ، ساہیوس اور رراوند کی اقراص بنا کر پودینہ و سداب کے جو شانہ کے ساتھ کھد میں۔ (مؤلف)

اختناق رحم عروق رحم کے خون حیض سے بھر جانے سے عارض ہوتا ہے جس سے رحم کا طول گھٹ جاتا ہے اور عرض بڑھ جاتا ہے۔ اسی کو کہتے ہیں کہ رحم اوپر چد گیا ہے۔ اختناق رحم کی ایک وجہ پیپ کی مستقل موجودگی ہوتی ہے۔ یہ مرض بہت زیادہ شہوت زد و غیر شادی شدہ عورتوں کو بھی ہوتا ہے جب ان کی خواہش بھارت بڑھ جاتی ہے اور بھارت کا عمل پورا نہیں ہو پاتا



تو یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ رگ صافن کی فصد کرنے سے پہلے یہ پتہ لگانا ضروری ہوتا ہے کہ رحم کس جانب مائل ہوا ہے اگر دہنی جانب ہے تو فصد دا میں چیر میں کریں ورنہ اس کے برعکس۔ تاہم اگر بغیر کسی جانب مائل نہ ہو تو اس پر کی جانب اٹھ گیا ہے تو جس طرف چاہیں فصد کریں۔

اختناق رحم کا علاج بھی یہ ہے کہ پنڈلیوں کو باندھ دیں اور روغن رازقی میں نمک ملا کر چروں اور کولہوں کی مالش کریں۔ جند بید ستر سنگھ میں اور مریضہ کے نحتوں میں کندس کا نفوخ کریں۔ روغن بان اور روغن زنبق رحم کی جگہ چھ دیں۔ عود، مشک اور میسون کی دھونی کسی قبض نماہتن کے ذریعہ دیں تھریخ کے بعد رحم پر خوشبو میں لگا میں اور نخل کریں اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو دائی سے کہیں کہ رحم میں انگلی ڈال کر دیر تک آہستہ آہستہ دھکیں پھر شکر نایا اور روغن غار کا مصل کریں۔ ران کے اندر روئی جانب ناری نجاست بلا شکر طکنی بار کریں۔ مریضہ کو کاشم اور میتھی کے جوشاندہ میں آبن کر انیں۔ جب معاملہ شدت اختیار کر جائے تو عورت کے سر پر روغن باں ڈالیں جو بہت اچھے قسم کا ہونا چاہئے۔ عورت کی ناک اور تنفس کو روک کر اس کے حلق میں کسی چیز کا پورا داخل کریں تاکہ اسے قے ہو جائے یا دقے کرنے پر مائل ہو جائے۔

مریضہ کو بھینٹ مٹی اور ہر حیض دوا میں کھل میں۔ جوارش کوئی آب سدا بہ سے ساتھ کھلا میں۔ (یہودی)

میری رات میں ایسی اشیاء سے محول کرنا چاہئے جو رحم میں دھندلے اور چھین پیدا کریں مثلاً سیاہ سرخ، سرمہ کی مانند سونف، شہد یا ترمازج کو بطور مصل استعمال کریں جو بہت شہد اثر رکھتی ہے اور اس سے بھی زیادہ قوی دوا درکار ہو تو فریون کا مصل کریں کیونکہ یہ فوراً حیض جاری کرتی ہے اور اس سے زخف کا بھی امکان رہتا ہے۔ (موصف)

شکر مصل ۱۶ گرام، سقمونیا ۵۰۰ ملی گرام، مصلی ۵۰۰ ملی گرام یہ سب مل کر ایک خوراک دوا جس سے اختناق رحم میں فائدہ ہو جاتا ہے۔

پنڈلیوں کو اوپر سے نیچے تک مصلی سے باندھ دیں اور رحم روغنوں کی مالش اور مصل کریں مثلاً روغن رازقی اور جوارچ سنگھ میں تاکہ پھینک آئے۔ جوارش کوئی مارو کے جوشاندہ سے ساتھ بھی مفید ہے۔ (مجبول)

اختناق رحم کی بیماری میں جانہ پر سکھی لگانا مفید ہے۔ (طبری)
اختناق رحم کی بیماری اسباب میں سے بھی ہو جاتی ہے کیونکہ مرقہ کلی ہو کر مرض میں پھیل جاتی ہے اور مصلوں میں پھوٹی ہو جاتی ہے اور اوپر کی جانب سکر جاتی ہے۔ غفلت کی وجہ

سے رحم کی پالائی جانب سے رحم کو اوپر کی جانب کھینچ لیتی ہے اور حجاب عاجز کو ڈھیل دیتی ہے جس کی وجہ سے تنگی تنفس اور غشی ہوتی ہے۔

اختناق رحم کی تمام قسمیں رحم کے پالائی جانب ورم آ جانے سے ہوتی ہیں اور یہ ورم یا تو احتباس دم سے یا مادہ منویہ کے احتباس سے پیدا ہوتا ہے جس سے رحم اوپر کی جانب سکر جاتا ہے اور حجاب عاجز سے مزاحم ہوتا ہے جس سے تکلیف پیدا ہوتی ہے۔ اس کا علاج اس طرح شروع کریں کہ دونوں پنڈلیوں کو پنی سے اچھی طرح پائیدار کریں اور دونوں جیوں پر روغن رازقی سے زوردار مالش کریں۔ مالش پنڈلیوں، کولہوں اور کمر تک ہوتا چاہئے اور ہوادار اشیاء سوگھنائیں اور کندس بھی سنگھائیں۔ خوشبودار شافے ممول کرائیں مثلاً رازقی اور نار دین کے شافے، مشک اور عود کی دھونی دیں۔ ایک پتھر کو گرم کر کے اس پر میسون اور نضوج وغیرہ گرم کر کے رحم کے قریب کریں۔ رحم کے مقام پر خنوق اور خوشبودار اشیاء کا طلاہ کریں دائی سے نہیں کہ کوئی لطیف روغن فم رحم پر آہستہ آہستہ لگائیں۔ مثلاً روغن بابونہ، روغن حار، روغن قیصوم، روغن سوسن۔ ران کے اندر دانی جانب بغیر پختہ کی سمنہی لگائیں اور مرینہ کو منزل حیض پانیوں کا آہن کریں۔ مثلاً ابل، مرزنجوش، سویہ، قیصوم کا جو شانہ۔ اور یہ پانی پیڑ و پر بھی دھاریں۔ مناسب حقن کریں اور بھٹ مٹی اور مدد حیض دوا میں دیں۔ مثلاً مندرجہ ذیل دوائیں۔

ذریعہ کو آب سداپ کے ساتھ یا آب فنگلکس یا آب رفس کے ساتھ پلائیں اور مندرجہ ذیل ممول کریں۔

پن کی چربی اور روغن بھساں پہلے چربی کو روغن سوسن میں ملا کر اس میں خوشبودار دوا میں ڈالیں یا پھر اسی طرح سے دوسرے ممول بھی استعمال کئے جاسکتے ہیں مثلاً مر، سما، زعفران، لبنی اور ملک الابطال۔ (آہن)

درد کے ساتھ کبھی نسیق انس اور ذبحہ (۱) کی بھی شکایت ہوتی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ رحم سے حجاب عاجز کی مشرت ہوتی ہے اور حجاب عاجز سے حلق فی مشرت ہوتی ہے۔

اختناق رحم کے مرض میں راحت کے دوران خراب سوئی، سل ومانہ کی، پنڈلیوں میں کمزوری، چہرے میں چہا پن اور تھکوں سے پانی بننے کی شکایت آتی ہوتی ہے اور جب دورہ پڑتا ہے تو غشی، حس و حرکت ناسب اور غشی تنگی وغیرہ بھی ہو جاتا ہے۔ پنڈلیوں میں ٹھپا ہوتا ہے

اور چہرہ سرخ ہونا شروع ہو جاتا ہے جس کا اثر ہونٹوں پر بھی ہوتا ہے جب دورے سے راحت ہونے والی ہوتی ہے تو رحم سے رطوبت خارج ہوتی ہے۔ شکم میں قراقرظ ہوتا ہے جو آنتوں سے آتا ہے اور رحم ڈھیلیا ہو کر تھوڑا سا نیچے کو آئے گا ہے پھر قفل اور حس و حرکت واپس آ جاتی ہے۔ اس مرض کے سرگئی کی طرح دورے ہوتے ہیں۔ دورے کے درمیان اچانک موت کا بھی اندیشہ رہتا ہے۔ نبض متواتر، مختلف اور منقطع ہو جاتی ہے۔ ہکا پسینہ جسم پر آتا ہے۔ سانس پہلے سے کمزور ہو کر رکھنے لگتی ہے۔ یہ مرض زیادہ تر موسم سرما و خریف میں ہوتا ہے۔ زیادہ شہوت والی عورتوں کو ان کی خواہش جماع کے مطابق ضرورت پوری نہ ہونے کے سبب ہوتا ہے۔ دورہ کے وقت پنڈلیوں کو باندھ دینا چاہئے اور ہلکی ہلکی مالش کرنا چاہئے اور نشی کو دور کرنے کے لئے جو تدابیر اختیار کی جاتی ہیں وہ کرنا چاہئے تاکہ سانس لوٹ آئے بودار چنے نگھائیں۔ کبجراں اور شکم کے زیریں حصہ پر پچھنے لگا میں اگر دور طول پکڑ جائے تو مخرج ریح اشیاء سے فائدہ ہوتا ہے مثلاً کمون اور انیسون۔ دور و طویل ہونے کی صورت میں مندرجہ ذیل فکیلہ دیر میں حمول کریں اور اسی طریقہ سے براز کو خارج کرنے والے عقدہ دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سے رحم اپنی جگہ آرام سے پھیل جاتا ہے۔ خوشبودار روغن رحم میں ڈالیں تاکہ وہاں نرمی آئے اور گھنچاد میں کمی آئے۔ روغن اخوان، روغن ساق نیز خردل کا مہوط کریں۔ پیروں پر مالش کرنے کے بعد خردل کا لیپ کریں۔ کانوں میں زور سے جھنجھیں، ناک میں کندر کا تنوخ کریں اور ہوش آنے کا پر فلفل کا تنوخ کریں۔ کھاتے سے قبل قے کرائیں۔ نشتے میں ایک بار ایارنج شحم دھسل سے اسہال کرائیں۔ تین دن بعد ریڑھ اور پیٹ (مراق) پر پچھنے لگائیں اور چند بیدستر ایک بار پانی کے ساتھ اور ایک شربت شہد کے ساتھ پلائیں۔ طین فرزجہ اور آبن ہر استعمال کریں اور قند کریں۔ ایارنج قیہ اور شحم دھسل ہر تیسرے روز دیکر عمیق کریں۔ گرم پانی اور حمام دھرم استعمال میں آئیں۔ (دوس)

ایسی اشیاء استعمال کریں جو خون کو صفراء کی طرف مائل کر دیں۔ (مواف)
 احتقاق میں سلیمین مفید ہے، پنڈلیوں کا باندھنا مفید ہے، سنج ران اور رانوں پر چھنچھن لگانا مفید ہے، بدبو تنگنا مفید ہے، اور خوشبودار اشیاء کے شافوں سے مہول کرنا مفید ہے۔

(اسکندر)
 احتقاق رحم کی مریضہ کو مہتھی، کاشم اور عظمی کے ہوشادہ میں آب رن کرائیں۔
 بدبو تنگنا میں اور رحم کو خوشبو سے بسائیں۔ مریضہ کا سانس روکیں اور کسی پر کو حق میں ڈال کر

قے کرائیں۔ اس عمل سے اس کے ہوش و حواس فوراً واپس آ جائیں گے۔ اس کے علاوہ مسخن، طبین روغنوں مثلاً روغن سوسن میں کپڑے کو تر کر کے ہمول کرائیں اور ایک گھنٹہ میں کئی بار رحم کی تلمیذ کریں۔ اگر مریضہ پر غشی طاری ہو تو چھینک لانے والی دوا استعمال کریں۔ قے کرائیں اور سانس روکیں پھر اس سے ہوش نہ ہوا ہے تو سر پر خوب گرم تیل ڈال کر سخت ہاتھ سے درمیان سر کو رنڈیں اور بجلیں نہیں عورت کی ناک کو دبا کر اس کا عمل تنفس روک دیں۔ اس سے وہ بہت جلد ہوش میں آ جائے گی۔ (شمعون)

اس معاملہ میں سیان رحم کی علامات کو دہن میں رکھنا ضروری ہے۔

عورت مردہ کی طرح دکھائی دیتی ہے ہاتھ پیر گھنٹے ہو جاتے ہیں اور جب غشی سے سکون ہوتا ہے تو سر میں، گدی میں، کمر میں اور کونڈھ میں درد محسوس ہوتا ہے۔ مریضہ کا رنگ گوشت کی دھون جیسا ہو جاتا ہے اور سیاہی، نکل جیسا دکھائی دیتا ہے اگر یہ علامات ظاہر ہوں تو دیکھیں کہ اختناق کا سبب کیا ہے۔ احتباس طمٹ ہے یا فقدان جماع اور اگر احتباس طمٹ اس کا سبب ہے تو مد رات کا استعمال کرائیں کیونکہ مذہ طمٹ اور مدہ ر مادہ منویہ کی دوائیں مشترک ہیں ہذا الذینہ چیزوں، چربیوں و گودوں، روغن سوسن، روغن قسط، روغن زئیس اور روغن ارغہ کا ہمول کریں نیز جب کچھ یا روغن ارغہ کو آب میتھی اور آب حسک کے ساتھ پلائیں۔ (شمعون)

اختناق رحم اگر احتباس طمٹ کی وجہ سے ہو تو فوراً عمل فصد کر دینے سے آرام مل جاتا ہے لیکن اگر یہ سبب نہ ہو اور جسم میں امتلائی کیفیت بھی موجود نہ ہو تو فصد ہرگز نہ کی جائے کیونکہ فصد کرنے سے مرض بڑھ جائے گا بد غشی کے اصول علاج پر حرارت کو بیدار کرنا مقصود ہوتا چاہئے۔

جیسے ہی عورت کو مرض کے آثار ظاہر ہوں اس نے ہاتھ پیروں کو باندھ دیں۔ دونوں کھٹنوں کی خوب مالش کریں یا باندھ دیں۔ اسی طرح پنڈیوں کی مالش کریں، بدبو سنگھائیں، حالبین پر اور رالوں پر اور شر اسیف سے قریب پھپھنے لگا میں اور مقعد میں مسلسل ریاح دواؤں کی بتی رہیں مثلاً سفوف سداب کو ہمراہ شہد مالیں اور اس میں تھوڑی مقدار زیرہ اور بورق کی بھی شامل کر دیں۔ اس کی بتی بنا کر استعمال کریں۔ نیز مقعد پر اس کا طلا بھی کریں اور خوشبودار فرزجوں کے ہمول بھی کریں۔ مریضہ کے کاتوں میں زور سے چھینیں اور چھینک لانے کی تدبیر کریں۔ دور سے کے درمیان رگ صافن کی فصد کریں۔ ایک ہفتہ بعد غم حظل کا ایارج کھلائیں اور چند بیدستر دیں۔ میتھی اور بزرگتاں کے مطبوخ میں آئین برائیں۔

غار یقون کو کسی مشروب کے ساتھ پینا یا اظفار الطیب کو کسی مشروب کے ساتھ پینا یا سرکہ پیاز کا بار بار گھونٹ گھونٹ لینا بھی مفید ہے۔ (اور بیاسیوس)

چونکہ اس اختناق میں برد و ست کا غلبہ ہوتا ہے اس لئے گرم اشیاء کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ پنڈلیوں کو باندھنا و لبین پر ٹکھنہ رکھنا تاکہ رحم نیچے کی جانب کھینچ آئے مفید ہے اور بہتر ہے کہ ٹکھنہ اس جنگ سے پر رکھے جس کی جانب رحم مائل ہے اور یہی اصول بندش میں بھی ملحوظ رکھیں۔ (کتاب جوامع الغلوطن)

شراب سے قلعی پر ہیز کریں لیکن ہاتھ پیروں کو گرمی پہنچائیں اور باندھیں۔

(رسالہ فیلتر یوس)

میرے پاس ایک مریضہ بیہوشی کی حالت میں لائی گئی۔ میں نے اس کے ہاتھ پیروں کے دبائے کا حکم دیا اور شکم کے زیریں حصہ میں ٹکھنہ لگایا۔ مریضہ کو اس سے فائدہ ہو گیا اور وہ ہوش میں آ گئی۔ (رسالہ فیلتر یوس و درد شکم)

مرض اختناق رحم میں عورت کی بچے دانی اوپر کی جانب کھینچ جاتی ہے اور قلب و دماغ کی دُموی پرورش کرنے والی شریان سہاٹی متاثر ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے نبض اور تنفس باطل ہو جاتے ہیں یا بہت ضعیف ہو جاتے ہیں۔ اس کا سبب مادہ منویہ کا داخلی طور پر چٹھس ہو جانا ہے نیز یہ احتباس طمث سے بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ جب دورہ پڑنے والا ہوتا ہے تو عورت کے اندر سستی، ضعف عقل اور ایک یا دونوں پیروں میں کمزوری ظاہر ہوتی ہے اور چہرہ زرد ہو جاتا ہے۔ پھر جب درد کا دورہ پڑتا ہے تو مریضہ کی حس و حرکت اور آواز زائل ہو جاتی ہے اور اس کے تنفس کی رفتار اتنی سفیر ہو جاتی ہے کہ محسوس نہیں ہوتی۔ نبض صغیر ہو جاتی ہے، پنڈلیوں میں تشنج اور ہتھیلیاں سرخ ہو جاتی ہیں۔ اگر دورہ ختم ہوتے ہوئے مریضہ کی فرج سے رطوبت خارج ہو جائے تو اس کے ہوش حواس بحال ہو جاتے ہیں۔ مرض بڑھ جائے پر اس کا دورہ مرنی جیسا ہوتا ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ پنڈلیوں کو باندھا جائے اور جگے جگے مالش کی جائے۔ اسی طرح رانوں اور گولہوں کی بھی مالش کی جائے۔ بدبو سنگھائی جائے اور خوشبو کا حوالہ کیا جائے۔ سب سے بہتر تہہ غالبہ کا استعمال ہے۔ ہر مسخن میں فرز جے رکھیں جائیں تاکہ رحم نیچے کی جانب آجائے۔ اور اگر ضرورت پڑے تو جنگ سوں اور زیریں شکم میں پھپھنے لگائیں اور دانی سے کہیں کہ اپنی انگلیوں میں روغن بان، روغن سوسن و روغن حنا لگا کر رحم تک پہنچائے اور اس میں دغندہ کرے اور مریضہ کے کان میں زور سے چپچپیں۔ ناک میں کندس کا نفوخ کریں۔ جب دورہ ختم

ہو جائے تو وقفہ سے قے کرائیں۔ کاسرریات اور مادہ منویہ کو کم کرنے والی تدابیر اختیار کریں۔
 فرزند اندر رکھیں اور بایوند، مرزنجوش، برنجاسف، عظمیٰ کی جز، قطوریون وغیرہ کے جو شانہ کا
 حمول کریں۔ آبزین کے دوران سر پر سرکہ ملا ہو اور روغن گل جس میں سداب، برگ غار اور تھوڑا
 جند بیدستر ڈال کر پکالیا گیا ہو، لگائیں۔ باری کے ساتویں دن شازر، علون یا آب شواصرا
 پلائیں۔ اس سے ان مریضوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ سرکہ اشقیل، گھونٹ گھونٹ پینا اور دھرتا بہت
 مفید ہوتا ہے اس میں سے ۳۵ گرام لے کر آب مرہ حور اور آب شواصرا کے ساتھ پلائیں یا کسی
 ایسی دوا کے ساتھ جو بھٹک منی اور مد رجیض ہو جیسے حب نقد، سداب، فینکشت، تازہ کا پانی اور
 کاکج ہمراہ آب انیسون و قرفل پلائیں۔ اسی طرح روغن ارغند آب اصول کے ہمراہ پلاتا بھی
 بہت مفید ہے اور اس سے بڑا فائدہ ہوتا ہے۔

جاد شیر ۳۵ گرام، جند بیدستر ایک گرام تیز شراب کے ہمراہ پلائیں اگر مریض متحمل
 ہو سکے تو رگ صافن کی فصد کریں اور پنڈلی کی حجامت سے علاج شروع کریں۔ خاص طور سے
 اس صورت میں جب کہ احتباس طمث کی علامت ہو اور جسم میں امتلائی کیفیت ہو۔ ایارنج
 روغن اور ایارنج فیکرا سے اسہال کرانا بہت مفید ہے۔ ۳۵ گرام لے کر جو شانہ سداب و شیت
 میں گوندھ کر استعمال کریں۔ اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو رحم اور اریات کا ضاد کریں۔ رانوں،
 پیڑوں، پیروں اور کونکھ پر فریون، عاقرقرا، رازقی، قلغل، موس، روغن سوسن ملیں۔ اگر مذکورہ
 ضاد کا متحمل نہ ہو تو اس روغن کو پکا کر تھریج کریں اور گرم مٹیوں اور گرم و تین شافوں سے علاج
 کریں۔ اگر اس سے کامیابی نہ ہو تو دوبارہ مذکورہ تدابیر کا اعادہ کریں اور بار بار بحقیقہ و غیرہ
 کرائیں۔ اگر مریض اس کو برداشت کر لے تو مذکورہ علاج کا پھر اعادہ کریں سوائے فصد اور
 اسہال کے۔ (سراج بن)

احتقاق رحم میں حرارت عزیز یہ جو پھیپھڑوں کے لئے استعمال ہوتی ہے وہ برودت
 سے مغلوب ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے دم تنفس لاحق ہو جاتا ہے۔ چنانچہ تنفس اتنا کم ہو جاتا ہے
 کہ سینہ میں خفیف حرکت بھی محسوس نہیں ہوتی ہے جو شرا سیف تک محدود رہتی ہے۔ باقی اجزاء
 جسم میں حرکت اسلئے نہیں ہوتی کہ وہ حرکت کے محتاج نہیں ہوتے۔ یہ مرض مردوں کو بھی
 ہوتا ہے لیکن اکثر بیشتر عورتوں کو ہی لاحق ہوتا ہے اور خاص طور سے یا نچھ عورتوں کو ہوتا ہے
 کیونکہ وہ دودھ نہیں پلاتیں۔ (علل تنفس۔ باب اول)

اس مرض میں نسوار لینا مفید ہے خواہ اختناق کا سبب کچھ بھی ہو۔

(کتاب الفصول۔ باب ۵)

یعنی اختناق بالذات ہو یا اس کا کوئی حادثہ ہو۔ (مؤلف)

اختناق کی اس قسم میں فصد کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اگر مریض غیر شادی شدہ ہو

جلدی ہی اس کی شادی کا انتظام کریں۔ (بقراط۔ کتاب ادجاع العذاری)

اختناق رحم عشی سے زیادہ شدید مرض ہے کیونکہ عشی کا مریض اگر اس کے کان میں چیخا

جائے تو سن لیتا ہے لیکن اختناق میں نہیں سنا۔ اس مرض میں چٹائیوں کو باندھ دیں اور جنگا حوں

کو پچھنے لگائیں۔ اگر (رحم) کسی ایک جانب مائل ہو گیا ہو تو مخالف جانب میں ہتھکنہ لگائیں اگر

اوپر کی جانب سکر گیا ہو تو دونوں جانب ہتھکنہ لگائیں بدبودار اشیاء سنگھائیں اور خوشبودار اشیاء

کا بطور محمول کرائیں۔ (جوامع الغلوطن)

اختناق رحم اس حالت میں بھی ہو سکتا ہے کہ رحم کسی جانب نہ سکر ا ہو لہذا اس صورت

میں مراق اور جالبین کا امتحان کیا جائے اور سبب کا پتہ کیا جائے۔ اس کا علاج عشی کے اصول پر

ہوتا ہے۔ (مؤلف)

کسی دوسرے مقام پر واضح کیا جا چکا ہے کہ اختناق رحم کا کوئی اطمینان بخش سبب موجود

ہو۔ (طیب و سطلی)

اختناق رحم کے دورے کی حالت میں بیروں کو باندھ دینا چاہئے اور گولہوں میں پچھنے

لگانا چاہئے بدبودار چیزیں سنگھانا چاہئے اور عطر کی پھیری اندام نہانی میں رکھنا چاہئے۔ زور سے

چینیں اور مریض کو حرکت دینا چاہئے جب افادہ ہو جائے تو مدرطمت اور مقفل امنی غذا کھائیں اور

۱۰۱ میں استعمال میں لانا چاہئے۔ (فیلز یوس) (۱)

ماریتوں اختناق الرحم کی مانی ہوئی دوا ہے۔ اس کے علاوہ سفوف سداب کو شہد میں

گوند اور فرفر، مقعد اور بیڑوں میں طلاہ کرنے سے دورے سے نجات ہو جاتی ہے۔

جاو شیر کو کسی مشروب کے ساتھ لینا مفید ہے۔ سالوں میں پینے سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔

(کتاب المفردات)

اس قسم کا اختناق حاملہ عورتوں کو لاحق نہیں ہوتا۔ (بقراط۔ کتاب الجنین)

مدرطمت اور جلف دواؤں سے علاج کریں کثرت سے جماع کیا جائے تاکہ خون حیض

اور مجبوس منی کا استفراغ ہو جائے اور حمل ٹھہرانے کی کوشش کریں کیونکہ حاملہ ہونے سے بیماری زائل ہو جائے گی۔ اس کی نوعیت عمل یہ کہ رحم نیچے کی جانب مائل ہو جاتا ہے اور اس کا رخ دوسری طرف منتقل ہو جاتا ہے اور اس میں رطوبت آ جاتی ہے۔ (مؤلف)

مہمل کو روغن سوسن یا روغن حبہ الخضر اہ یا نرمس سے لت کر دیں اور درمیانی انگلی رحم میں داخل کر کے مذکورہ روغنیاں سے اندرونی طور پر مالش کریں۔ ملحوظ رہے کہ اگر کوئی ٹھنڈی چیز تھوڑی سی بھی خارج ہو جائے تو درد فوراً سکون پاتا ہے۔

لبے شافے حمل کریں درد میں شافوں سے یا مذکورہ روغنوں سے سکون مل جاتا ہے۔ تاہم اگر دورے میں شدت ہو جائے اور غشی طاری ہو جائے اور غینہ غائب ہو جائے تو منہ درات سے حمل کریں۔ سکون کی حالت میں جب شیطن دمتن نکلائیں۔ متقیہ ہو جانے کے بعد ٹھڑٹایا دھرتا زریہ اور فلافل دیں۔ پھر استفراغ کی طرف توجہ کریں یہاں تک کہ مرض بالکل ٹھیک ہو جائے لیکن قصد صافن اور حجامت ساق کا عمل نہ چھوڑیں۔ (سابور)

اس مرض میں پہلے یہ بات سمجھنا ہے کہ سبب مرض منی سے متعلق ہے یا حیض سے پھر اسی اعتبار سے علاج کریں۔

اگر چہرہ لڑکا ہو، قسطنٹلی جاتی رہے اور سفید دکھائی دے تو قصد نہ کریں اور لطیف تدابیر اختیار کریں اور مذکورہ دواؤں کو استعمال میں لائیں تاکہ اگر چہرے کا رنگ کالا سرخ مائل بہ کمودت ہو تو قصد کریں حیض جاری کریں۔ (مؤلف)

اطراف رحم پر روغن بان اور اچھی شراب بریحانی لگائی جائے فائدہ مند ہے اور روغن ناردین و روغن بلساں سے تیار کئے ہوئے خوشبودار مسخن شافے بھی مفید ہیں۔ شراب قطعانہ استعمال کریں۔ کسی روئی کے ٹکڑے کو روغن ناردین اور شراب میں ڈبو کر پیچ وادریڑھ پر باقاعدگی رکھنا اور اطراف کا باندھنا اور مالش کرنا اور بدبو سنگنا مفید ہے۔

(فیلمر یوس رسالہ در احتیاق الرحم)

جز سے مرض کو ختم کرنے کے لئے دورہ ختم ہونے کے بعد اطراف کی مالش کریں اور ریڑھ پر حجامت کریں۔ (ابن ماسویہ)

ٹھڑٹایا کا ہر اہ روغن سوسن سے تیار کیا ہو ابقہ کا بطور حمل استعمال احتیاق و میلان رحم میں مفید ہے۔ پچہ دانی بھی دائیں اور بائیں جانب پھر جاتی ہے اس سے بعض اوقات آنت اور سانس پر دباؤ پڑتا ہے جس سے بول و براز رک جاتا ہے۔ (مسک)

حسب قاعدہ رگ باسلیق کی فصد کھولیں بشرطیکہ اختناق الرحم، احتباس طمس کے بعد عارض ہوا ہو۔ اس عمل سے سانس فوراً جاری ہوتی ہے۔ لطیف تدابیر کرنی چاہئیں۔ دورے کے دن مکمل فائدہ کرائیں۔ مریضہ نے اگر کھانا کھالیا ہو تو قے کرائیں۔ اس کے لئے زیرہ اور مرج سیاہ کے مرکبات فائدہ مند ہیں نیز مقلل منی، مدبر حیض دوائیں مفید ہوتی ہیں۔ ایارج کے استعمال سے مادے کا استفراغ کریں اور لطیف تدابیر اختیار کریں۔ (مسح)

گرام دازی کاغیزہ اور اس کا شافہ استعمال کریں۔ (الطب قدیم)
جب عورت بلوغت کو پہنچ جاتی ہے اور شادی نہیں ہوتی تو خون رحم کی جانب مائل ہو کر اپنا مفد ڈھونڈتا ہے۔ مفد نہ پا کر اوپر حجاب اور قلب کی جانب لوٹ جاتا ہے جس سے جنونی کیفیت لاحق ہو جاتی ہے۔ ایسے حالات میں فصد کریں نیز عورت کی شادی کریں چنانچہ حمل قرار پاتے ہی مرض سے نجات مل جاتی ہے۔ (کتاب اوجاع العذاری)

انفطار الطیب کی دھونی سے اختناق میں فائدہ ہوتا ہے اور آدمی کے بالوں کو جلا کر دھونی دینے سے مریضہ خند سے چونک کر اٹھ جاتی ہے۔ (بولس)
انجھ القوقن خیر مایہ اختناق رحم کی مریضہ کو موافق آتا ہے جیسا کہ شروع میں مذکور ہو چکا ہے۔ نیز اشقیل کا سرکہ اختناق رحم میں مفید ہے۔ (الطہور سلس)

ہمراہ سرکہ آکسٹین کا شراب استعمال مفید ہے۔ پیشاب کی تلخیت کو روغن حنا کے ساتھ جوش دیکر حمول کرنے سے اختناق رحم سے ہونے والا درد رحم ٹھیک ہو جاتا ہے۔ جاد شیر کو کسی مشروب کے ساتھ پینا بھی مفید ہے۔ کندر کی ہلکی دھونی یا مفید ہوتا ہے۔ بادام تلخ بھی اس معاملہ میں اچھی چیز ہے۔ لسان اکمل کے پتوں کا عصارہ بھی مفید ہے۔ اختناق الرحم میں لسان اکمل کا حمول بھی مفید ہے۔ روغن مرزنجوش جو مستمن اور ملطف ہوتا ہے فم رحم کے بند ہو جانے میں جو اختناق الرحم کا موجب ہے، مفید ہے۔ اس مرض میں شراب کی بہ نسبت پانی زیادہ مفید ہے۔ (دیسقوریوس)

چٹا کو سرکہ میں ملا کر سگھانے سے اختناق رحم کی مریضہ چونک کر اٹھ جاتی ہے۔
ساسالیوس کی جز اور اس کا حتم بھی مفید ہے۔ (روفس)

سداب کو شہد میں پیس کر فرج سے مسانہ اور مقعد تک لت کرنا بھی ایسی مریضہ کیلئے مفید ہے۔ فاسفس نام کا جانور ناک میں سگھانا مفید ہے۔ قطر کا حمول کرنا دھونی دینا اور قطر سگھانا ہر طرح سے مفید ہے۔

قند کی دھونی دینے سے مریضہ ہوش میں آتی ہے، ۹ گرام غار یقون کھانے سے فائدہ ہوتا ہے، خردل کو اچھی طرح پیس کر سنگھانے سے اختناق رحم کی مریضہ چونک کر اٹھ جاتی ہے۔
(ویسٹوریدوس)

قطران وغیرہ سنگھایا جائے اور مقام رحم اور ناف کے زیریں حصہ پر اس کا ضاد کیا جائے اور خوشبودار اشیاء کا حمول کیا جائے، اطراف کو باندھا جائے اور گرمی پہنچائی جائے۔
روغن بلساں اور روغن تار دین کا حمول کیا جائے۔ شراب سے قطعی پرہیز کرائیں اور دلیا اور نیم برشت انڈا کھلائیں۔ (فیلنریوس)

اختناق رحم میں یا تو عمل تنفس اور حس و حرکت بالکل باطل ہو جاتے ہیں جس کا سبب مادہ منویہ کی شدید برودت ہوتی ہے۔ یا پھر صفر تنفس واقع ہوتا ہے جس کا سبب مادہ منویہ کی ہلکی برودت ہے یا خشک کے ساتھ ہوتا ہے جس کا سبب یہ ہے کہ مادہ منویہ میں صفراء اور حدت کا غلبہ ہوتا ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ سانس میں بدبو ہوتی ہے جس کا سبب مادہ منویہ کی سوداویت ہے۔ (اعضاء الالہ)

کبھی یہ مرض باکرہ اور شہوت زدہ عورتوں میں بھی ہوتا ہے اور یہ بات سمجھ میں بھی آتی ہے کہ اگر مادہ منویہ کی کثرت ہو اور عورت غیر شادی شدہ ہو تو ایسا ہونا قرین قیاس ہے۔

علاج :

پنڈلیوں کو باندھیں اور روغن رازقی میں نمک ملا کر ریڑھ، گولہ اور رانوں پر زور مار، لاش کریں نیز تنقوں میں کندس کا نفوخ کریں اور مقام رحم پر روغن تار دین چھڑیں اور نیچے سے عود کی دھونی دیں اور وہاں پانی بہائیں اگر اس فائدہ نہ ہو تو انگلی مہبل میں داخل کر کے اچھی طرح دغذغہ کریں اور غڑنایا کا حمول کریں۔ نم رحم میں روغن غار میں اور ران کے اندرونی جانب حجامت بلا شرط لگائیں۔ اگر بے ہوشی ہے تو عورت پر جوش کیا ہو اور روغن ہکائن ڈالیں یا اس کے نعتوں اور منہ کو بند کر کے سانس کو روک دیں۔ لیکن یہ عمل ایک مدت کے اندر ہی ہونا چاہئے۔ صق کے اندر پر ڈال کر قے کرائیں اور مختلف منی اور مدد حیض دوائیں کھلائیں جیسے جوارش کمونی، آب سداب یا آب فینکشف کے ساتھ۔ (یہودی)

بچے دانی کے درد سے عارض ہونے والی غشی شدہ اضطراب کے ساتھ واقع ہوتی ہے۔ آواز بند ہو جاتی ہے۔ حس باطل ہو جاتی ہے، دانت کلکتے ہیں اور دونوں ہاتھوں کے

اطراف مائل پڑ جاتے ہیں، شرا سیف پھول جاتے ہیں اور رحم اوپر کی جانب کھینچ جاتا ہے۔ سینے میں درم ہو جاتا ہے حرکت نبض میں کمی واقع ہو جاتی ہے یہ تمام علامتیں بغیر بخار کے ہوتی ہیں۔ بچے دانی کے درد کی ایک دوسری قسم اسی جیسی ہوتی ہے بس فرق یہ ہے کہ یہ بخار کے ساتھ ہوتی ہے اور بخار کم ہونے پر کمزوری واقع ہوتی ہے اس کے اور مرض لیشر غش کے درمیان امتیازی علامت یہ کہ لیشر غش میں بخار ہوتا ہے جب کہ اس قسم کے درد میں بخار نہیں ہوتا نیز اس قسم کے درد میں نبض متلی بھی نہیں ہوتی ہے اور لیشر غش کے برخلاف درد بچے دانی میں ہوتا ہے سر میں جھیمیں۔ رحم پالانی جانب مائل ہوتا ہے اور اس کے اور مرگی کے درمیان امتیازی علامت یہ ہے کہ اس میں منہ سے جھاگ نہیں آتا نہ شیخ ہوتا ہے اور نہ بہت خراٹے آتے ہیں۔

(جالینوس۔ کتاب العلما مات)

علامت اختناق یہ ہے کہ درد گدی اور کمر میں ہوتا ہے اور مہبل سے پنبے والی رطوبت سیاہی مائل ہوتی ہے۔ اس طرح گویا کہ تازہ گوشت کی دھوون میں توڑے کی سیاہی ملا دی گئی ہو۔ عمر البول کی شکایت ہوتی ہے اور مریضہ میں مرگی کے مریض جیسی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ سانس رک جاتا ہے اور نبض ڈوبنے لگتی ہے۔ (جورجس)

یہ بات پہلے بیان کی جا چکی ہے کہ اس مرض میں کوئی علامت بالکل معتبر نہیں ہوتی۔

(طیوس)

چھینک Sneezing (عطاس) اس مرض کی ایک واضح علامت ہے۔

(الفصول)

ایک مریضہ کو ملاحظہ کرتے وقت میرے پاس کوئی دوا نہ تھی۔ اسے اختناق الرحم عارض تھا۔ میں نے اس کے ہاتھ پیچ دبانے کی ہدایت دی اور شکم کے زیریں حصہ میں پھنکے آویزا وہ اچانک اٹھ بیٹھی اور اس کی قوت لوٹ آئی۔ (فیلگر یوس)

پچھنے ناف کے نیچے لگائے جائیں تاکہ وہ پوری قوت سے رحم کو کھینچ کر نیچے کی جانب کر دیں۔ (مؤلف)

میں نے بہت سی مریضہاں کو دیکھا جو بستر پر پڑی ہوئی تھیں۔ ان میں سے بعض ایسی تھیں جو بالکل سانس لے پاتی تھیں اور بعض بے حس و حرکت تھیں اور نبض اتنی صغیر تھی کہ بالکل ظاہر نہیں ہوتی تھی۔ بعض میں تھوڑی بہت حرکت بھی تھی بعض ایسی بھی تھیں جو اکثر چیزوں کا احساس رتی تھیں اور ان کو ضرر نہیں پہنچا تھا کیونکہ اس سے کچھ کہا گیا اس پر انھوں نے عمل کیا

لیکن کبھی کبھی ان کے ہاتھ پاؤں میں تشنج ہوتا تھا۔ (الاعضاء الآلہ)

بعض عورتوں کو واردات کا احساس رہتا ہے اگرچہ ان کے ہاتھ پیروں میں تشنج ہوتا ہے اور بعض پر تو یہ شبہ ہوتا ہے کہ زندہ ہیں یا مردہ۔ اور یہ کیفیات اکثر ان عورتوں پر طاری ہوتی ہے جن کے اندر منی کی کثرت ہوتی ہے۔ چنانچہ جس طرح کثیر المنی مردوں کو جماع سے رکے رہنے میں بدبغھی اور بردت بدن کا عارضہ ہو جاتا ہے اسی طرح ان عورتوں میں احتباس منی ہو کر شدید بردت بدن لاحق ہو جاتی ہے اور اس کی مضرت احتباس طمث سے زیادہ ہوتی ہے خاص طور سے ان عورتوں کو تکلیف زیادہ ہوتی ہے جن کے لئے رطب اور مہر و تدبیریں اختیار کی گئی ہوں۔ کیونکہ پہلے کثرت سے جماع کرتی رہیں پھر اچانک یہ سلسلہ منقطع ہو گیا اس لئے یہ بات طے شدہ ہے کہ ان میں یہ بیماری خون خیمس کے احتباس سے نہیں ہوئی بلکہ منی کے سبب سے ہوئی۔ چنانچہ ایک عورت جس کو یہ عارضہ پیش آیا تھا اس کے بارے دائی نے اطلاع دی کہ اس کا رحم اوپر کی جانب سکر گیا ہے۔ میں نے کچھ چیزوں کا حوالہ تجویز کیا جس سے اس عورت کو تخونت عارض ہو گئی لیکن جونہی ان چیزوں کی گرمی اور ہاتھ کی ملاست فرج میں ہوئی اس عورت کو کسی قدر درد کے ساتھ ایسی لذت ہوئی جیسے جماع کرنے سے ہوتی ہے اور مہل سے غلیظ رطوبت خارج ہوئی جس کے بعد اس کو آرام ہو گیا۔

در اصل رحم کا اوپر ہونا یا جوانب میں مائل ہونا رفتہ رفتہ عروق کے پد از خون ہونے سے ہوتا ہے کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ جب کوئی چیز اوپر ہو جاتی ہے تو اس کا طول گھٹ جاتا ہے لیکن یہ طبیعیات کی بحث ہے اس لئے اس کو اسی کے تناظر میں پڑھا جائے اور یہ کیفیت احتباس حیض سے ہوتی ہے۔ (الاعضاء الآلہ)

جوارش کوئی احتیاق کے لئے مفید ہے جبکہ آب سداب کے ساتھ اسے لیا جائے۔ اس کے علاوہ تمام وہ چیزیں جو منی کو خارج کریں اور مخفف ہوں مفید ہیں۔

(اقربادین ابن سرائیون)

پنڈلیوں کو باندھ کر پیروں کی مالش کریں اور ریڑھ پر بھی کریں۔ روغن رازقی کی مالش کریں۔ کندس کا استعمال چھینک لانے کے لئے کریں اور بدبودار چیزیں سنگھائیں۔ خوشبوؤں کا حوالہ کریں، عات پر خلخوں کا طلاہ کریں، ران اور کونک پر پٹھنہ لگائیں اور صافن کی فصد کھولیں لیکن رات ہو جانے کے بعد جوارش کوئی آب کفس کے ساتھ کھائیں (مجمول) یہ عارضہ غنونت منی سے ہوتا ہے اور مرگی کی طرح دوروں سے ہوتا ہے۔ اس میں تنفس

بے حد ضعیف ہو جاتا ہے لہذا اور دکی حالت میں ضروری ہے کہ پنڈلیوں کو باندھ دیں اور ٹکڑوں پر دلک کریں اور اسی طرح کولہوں اور رانوں پر بھی دلک کریں۔

بدبودار اور گرم چیزوں جیسے جند بیدستر، لہسن، گندھک سنگھائیں۔ خوشبودار چیزوں کا حمولہ کرائیں جیسے مشک، عنبر، روغن بان، روغن سوسن، روغن بایوت۔ کولہوں اور شکم پر پچھنے لگائیں اور مسخن چیزوں کا پلاہ کریں جو کاسرریاح بھی ہوں۔ دائی اپنی انگلیاں روغن بان اور روغن سوسن میں ڈبو کر فرج میں داخل کرے اور خوب قوی دغذہ کرے اس سے منی گرے گی اور کندس سے چھینک لائیں۔ دورہ ختم ہو جانے کے بعد راحت کی حالت میں قے کرائیں اور ملطف و مخفف منی تدابیر کام میں لائیں۔ غذا کم دیں، پودینہ، برگ عار، برنجاسف، فنجکشٹ، حریرنجوش وغیرہ کے جوشاندہ میں بنھائیں اور آبدن کے دوران سر پر روغن گل، سرکہ شراب میں ملا کر لگائیں۔ ایک یا دو بار شاذ رطلوس پلائیں۔ جب اچھی طرح تنقیہ ہو جائے تو تلطف کریں۔ اس تدبیر سے بھی مرض جڑ سے جاسکتا ہے۔ جند بیدستر، آب برنجاسف یا آب شہد کے ساتھ ہمیشہ پیتے رہیں یہاں تک کہ کامل صحت ہو جائے۔ یہ کافی شافی علاج ہو سکتا ہے۔ سرکہ اشقیل مستقل پیتے رہنا مفید ہے۔ جس کی مقدار خوراک ساڑھے چار ملی لیٹر ہے اور جسے آب مرہ خوز یا آب برنجاسف و فنجکشٹ یا آب سداب یا آب عفص کے ساتھ لیا جائے۔ یہ مخفف ہونے کے ساتھ مد رطوبت بھی ہے سلجیخ کو آب الفستقین و قرقفل کے ساتھ چنا بھی مفید ہے۔ اسی طرح ماء الاصول، روغن ارغہ و جاد شیرے گرام اور ۵۰ ملی گرام جند بیدستر مع شراب قوی لینا بھی مفید ہے۔ مریض برداشت کر سکے تو صافن کی فصد اور غنوں پر حجامت لگائی جائے تو بہتر ہے۔ تنقیہ کے لئے ایارج فیلرا، ایارج روفس مفید ہیں۔ فرایون، عاقر قرقھا، رازقی، قفل کا ضاد مانہ اور شکم پر مفید ہے۔ اسے قیردلی میں استعمال کریں۔ میتھی، سویہ اور ناخوند کے جوشاندے سے حقنہ کرائیں۔ مسخن و ملین شانے رکھیں۔ فریون و عاقر قرقھا کا روغن نکال کر عانہ، ران، مقدم رحم اور کمر پر مالش کریں۔

ایک مجرب فرزجہ:

میدہ سائلہ ۱۰۵ گرام، کندر و قفل ۳۵.۳۵ گرام، بھج کی چربی ایک سو چالیس گرام، جم انقلن ۱۸ گرام۔ اس مرکب سے فیلہ تیار کر کے حمولہ کرائیں۔ (ابن سہراویون)
اس بیمار کا اصول علاج تنقیہ، جسم، تلطف غذا، قطع منی، تسخین نقل بد ریوہ دلک، ضاد و تدبیر اور اتقویت اس ہے۔ (مؤلف)

تیسرا باب

حمل کی علامات، کثرت تولید اور بانجھ پن، جنس مذکر اور مؤنث کی پہچان اور ان کی تولید، اسقاط کی علامتیں، جنین کا قوی اور ضعیف ہونا اور ان کا تحفظ، تدبیر حوامل، اسقاط کے فوائد، ازالہ بکارت کے بعد اعادہ بکارت کی تدبیر، جنین کے زندہ یا مردہ ہونے کی شناخت۔

جب آپ دیکھیں کہ عورت کا حیض بند ہو گیا، سارے جسم میں غل خشک ہو گیا، شہوت ختم ہو گئی، اضطراب اور لرزہ، مٹکی اور ردی چیزوں کے کھانے کی خواہش پیدا ہو گئی تو والی سے مردن رحم کے امتحان کرنے کو کہیں اگر وہ بغیر ملاہت کے بند ہے تو یہ حمل کی علامت ہے۔

(اعفاء الآمد)

اگر حاملہ ہونے کے بعد پستان اچانک دبے ہو جائیں تو اس سے اسقاط کا اندیشہ ہوتا ہے۔

اگر جڑواں بچوں کا حمل ٹھہرا ہے تو جس جانب کا پستان دبلا ہوگا اسی جانب کا اسقاط ہو جائے گا۔ (کتاب علامات والاسقاط)

جنین کی جنس کی علامات :

ذکر دہنی جانب میں اور مؤنث بائیں جانب میں ہوتا ہے اس کے خلاف شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔

اسباب اسقاط :

اگر دو ماہ یا تین ماہ کے اندر اسقاط ہوتا ہے تو رحم میں آنے والی عروق کے منہ بلغمی رطوبت سے پر ہو جاتے ہیں اور ان عروق کے منہ کی نری وڈھیے پن سے رحم کے اندر پیدا ہونے والی شرائین کا فضائے رحم میں آنے والی رگوں سے اتصال کمزور ہو جاتا ہے۔ چنانچہ رحم جنین کا بوجھ نہیں اٹھ پاتا بلکہ جنین کو باسانی جدا کر دیتا ہے۔

منی کو اپنی حالت اصلی پر قائم رہنے کے لئے ضروری ہے کہ قنیب سے براہ راست فرج میں داخل ہو۔ (حیلۃ البراء للانجاب)

اگر سپاری کے نیچے والے رباط چھوٹے اور تانت کی مانند تھے ہوئے ہوں اور اس سپاری کے عقب تک متواتر ہوں تو ظاہر ہے کہ منی دور رہ جائے گی اور بانجھ رہنے کا سبب بنے گی۔ (کتاب جوامع العلل والاعراض)

حاملہ اور جنین کی مثال ایسی ہے جیسے بیڑ اور اس کا پھل۔ جس طرح جب پھل درخت میں لگتا ہے تو ابتدا میں ضعیف و ناتواں ہوتا ہے اور معمولی سبب سے گر جاتا ہے اور آخر میں پھل وزن دار ہو جانے کے باعث درخت سے تیزی کے ساتھ گر سکتا ہے۔ اسی طرح حاملہ کو ابتدائی چار مہینوں میں اور آخر میں سات ماہ کے بعد تمام حرکات اور دوا، مسہل سے سخت اجتناب کرنا چاہئے۔ لیکن اگر کسی مجبوری کے سبب مسہل دوا دینا پڑ جائے تو شروع کے چار ماہ کے بعد دے سکتے ہیں کیونکہ آخری ایام میں جنین قوی ہو کر لٹک جاتا ہے اور اس کے بعد بوجھل نہیں رہتا۔

(حفظ جنین۔ کتاب الفصول)

اکثر، یلھا گیا ہے فصد کرنے سے اسقاط ہو جاتا ہے بشرطیکہ بچہ بڑا ہو کیونکہ جب بچہ بڑا ہو تو زیادہ غذا چاہتا ہے اور فصد کرنے سے اس کو غذا پوری نہیں ملتی جس کی وجہ سے مر جاتا ہے۔ (کتاب حفظ جنین۔ باب پنجم)

اگر حاملہ کو کوئی مرض حادث لاحق ہو جائے تو موت کی علامت ہے۔ بقول جالینوس یہ لازمی بات ہے کہ حاملہ پر حمل کی وجہ سے تشنج، تھمد، صرع، وغیرہ جیسے شدید حادث امراض کی متحمل

نہیں ہو سکتی اور اگر مرض کے ساتھ می لازمہ بھی ہو تو جنین کی موت کا خوف رہتا ہے اور ہم نے غذا سے دور رکھا تب بھی جنین مر جائے گا۔ اس لئے موقع بہ موقع بچے کی رعایت سے غذا دینی ہوگی۔ (کتاب التدریس الحوامل)

علامات الحمل :-

رات کا کھانا پیٹ بھر کھانے کے بعد بوقت خواب عورت کو آب شہد تازہ بغیر گرم کئے پلائیں۔ اس سے اگر عورت کو آنٹوں میں مروڑ ہو جائے تو سمجھو کہ عورت حاملہ ہے۔ ہم نے تازہ شہد جوش دادہ بھی پلایا کیونکہ ہمیں مولد ریح اور تازہ چیز کی ضرورت تھی تاکہ وہ مروڑ پیدا کرے۔ دراصل مروڑ کا سبب اس وقت یہ ہوتا ہے کہ رحم پر ہوتا ہے تو آنٹوں پر دباؤ ڈالتا ہے اور پھر اس وقت جب ریح کو باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ملتا تو مروڑ ہوتا ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ خوب پیٹ بھرے پر اور آرام و سکون کے وقت شہد پلایا جائے کیونکہ یہ دونوں چیزیں مروڑ لانے میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔

علامت حمل :

افلاذ نوش نے کہا ہے کہ اگر حیض بند ہو کر بخارت ہو، رزہ اور اعضا شمیٰ تو یہ استقار حمل کی علامت ہے۔ کیونکہ اعتبار سے حیض اگر کسی مرض کے طور پر عارض ہو تو اس کے ساتھ یہ عوارض ضروری ہیں۔

اگر حمل نہ کر جنس کا ہے تو عورت کا رنگ نکھر او حسین ہو جائے گا اور اثر مونٹ کا ہے تو حمل سے پہلے کے مخصوص رنگ میں مزید اضافہ دکھائی دے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مونٹ جنین میں برودت ہوتی ہے اور نہ کر جنین میں حرارت ہوتی ہے۔ یہ بات اکثر دیکھنے میں آئی ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مونٹ جنین کی حاملہ کسی تہیہ خاص کے ذریعہ اپنا حسن نکھار لے۔ اس کے برعکس بھی ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ نہ کر جنین کی اور بھی علامات ہیں مثلاً حرارت قوت زیادہ ہوتی۔ لیکن یہ بھی اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ اگر نہ کر جنین کمزور ہے اور مونٹ جنین قوی ہے تو مونٹ کی حرکت نہ کر سے زیادہ قوی اور عظیم ہوتی ہے۔ حمل بارد اسی وقت ہوتا ہے جب کہ مرد کی منی عورت کی بچہ دانی دونوں میں بوقت خاص برودت رہی۔

میر۔ خیال میں یہ سب باتیں باطل ہیں کیونکہ یہ عمل سب طبیعت کے فعل پر منحصر ہے اور یہ بات مشاہدے میں آچکی ہے کہ بعض عورتیں مزاج کے اعتبار سے مردوں سے زیادہ گرم

ہوتی ہیں۔ اسلئے مرد یا عورت کا اعتبار گرمی کے لحاظ سے نہیں ہوتا ہے بلکہ غلبہ نوع سے ہوتا ہے۔ (مؤلف)

حفظ جنین:

اگر بچہ بننے سے قبل رحم میں درم اور سرفی ہو تو مٹا دیا جائے گا کیونکہ جسم ساقط کرتے ہیں جبکہ بخار دوسرے فضلات رحم کو ساقط کرتا ہے۔

تذہیر:

اگر دہلی عورت حامد ہو جائے تو مونی ہونے سے قبل حمل ساقط ہو جائے گا کیونکہ جسم دبلا ہوتا گیا تو بچہ بغیر غذا کے رہ جائے گا ویسے بھی زیادہ دبلا پن جنین کے لئے پرخطر ہے کیونکہ اس میں جنین کو غذا دینے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔

اسقاط کا سبب:

اگر کسی حامد پر کوئی ظاہری مرض نہ ہو پھر بھی دوسرے یا تیسرے ماہ میں اسقاط ہو جاتا ہو۔ جب کہ اسے نہ بخار، نہ چوٹ، نہ خوف، نہ قلت غذا، نہ فصد اور نہ اسہال وغیرہ کا عارضہ ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ رحم کی طرف جانے والی عروق کے منہ رطوبت مخاطی سے پر ہیں اور ان عروق سے مشیمہ جڑا ہوتا ہے۔ ان کے منہ کو نقر کہتے ہیں چنانچہ مشیمہ پھیل کر انروزنی ہے تو ساقط ہو جاتا ہے۔ زیادہ تر مونی عورتوں کو حمل نہیں ہوتا کیونکہ ثرب میں کثرت رطوبت سے نم رحم پر پریشر ہوتا ہے جو مٹی کو نم رحم میں جانے نہیں دیتا اس لئے جب تک عورت دہلی نہ ہو حامد نہیں ہو پاتی۔

شہم مقررہ دباؤ ذال رحم کو بند کر دیتی ہے۔

زحمل کی علامات:

زکر (ز) کا تولد دہلی جانب اور مادہ (اٹی) کا بائیں جانب ہوتا ہے۔

کتاب المنی میں اس بات کی وضاحت کی جا چکی ہے کہ بچے کا نہ ہونا مزاج کے تابع ہوتا ہے اگر ابتداء سے سخت موجود ہو تو زمتولد ہوتا ہے اور رحم کا داینا حصہ مجاورت کبد کی بنا پر زیادہ گرم ہوتا ہے۔

نر کی پیدائش میں یہ بات بھی معاون ہے کہ بیضاے رحم، ائیں جانب سے دہلی طرف

آئے اور بائیں جانب سے بائیں طرف آئے۔ دائیں بیضہ کی مٹی زیادہ گرم اور بائیں بیضہ کے مقابلہ میں زیادہ غلیظ ہوتی ہے۔ (جالینوس)

یہاں یہ بات لازمی ہے کہ عورت کی گرمی مرد کی گرمی سے متجاوز نہ ہو۔ (مؤلف)
اگر مشیمہ کا اخراج مقصود ہو تو دوائے معطس کے ذریعہ چھینک کرائیں۔ منہ اور ناک کو بند کریں ایسا کرنے سے شتم میں تھمد پیدا ہوگا اور کھپو پیدا ہوگا جو اخراج مشیمہ میں معین ثابت ہوتا ہے۔

حمل کی پہچان:

نم رحم کا بند ہو جاتا ہے، نم رحم اشتعال سے یا درم سے بند ہو جاتا ہے۔ دونوں میں فرق یہ ہے کہ درم کے ساتھ صلابت ہوتی ہے اور اشتعال سے بند ہوا ہو تو صلابت نہیں ہوتی بلکہ اپنے طبعی حال پر ہوتا ہے اور اس کا اندازہ دائی کو انگلی ذال کر دیکھنے سے ہو جاتا ہے۔ نم رحم کا بند ہو جانا استقرار حمل کی سب سے بڑی علامت ہے۔ (جالینوس)

استقاط کی علامت:

اگر حاملہ کی چھاتی میں دودھ جاری ہو تو بچہ کمزور ہونے کی نشانی ہے اور اگر چھاتی سخت ہو تو بچہ کے قوی اور صحت مند ہوگا۔

چھاتیوں کا دبلا ہونا جسم میں خون کی بے حد کمی ظاہر کرتا ہے۔ دودھ کا چھاتی سے جاری ہونا اس بات کا پتہ دیتا ہے کہ بچہ سیراب نہیں ہو پاتا۔ تاہم متوسط درجے کی چھاتی دونوں طرح کی آفتوں سے محفوظ ہونے کا پتہ دیتا ہے یعنی چھاتیاں سخت ہوں اور ان کے دودھ نہ نکلے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ دودھ نپکے اور بچہ قوی ہو بشرطیکہ عورت انتہائی قوی ہو اور اس میں خون بڑی مقدار میں ہو۔ (جالینوس)

میں نے بہت سی عورتوں پر غور کیا جن کو کسی ادنیٰ سبب سے استقاط ہو گیا تھا۔ مجھے معلوم ہوا کہ کافی پہلے سے ان کے پستان دبلے ہو گئے تھے۔ اس سے یہ قیاس کیا گیا کہ پستان اور رحم کے درمیان مشترکہ عروق میں خون کم ہونے سے ایسا ہوا جس کے باعث بچے کو غذا نہ مل سکی اور وہ ہلاک ہو گیا۔ اس لئے میرا یہ قول بقراط کے قول کی تائید میں ہے کہ عورت پر جو استقاط کے حالات آتے ہیں تو پہلے اس کی چھاتیاں دہلی ہو جاتی ہیں چنانچہ وہ کہتا ہے کہ جب عورت کی چھاتیاں صلب ہو جائیں اور اس کی چھاتیوں یا کولے، یا آنکھوں یا رانوں میں درد ہو تو اس کا

استقاط اسلئے نہیں ہوتا کہ اس کی چھاتیوں میں دودھ جمع ہو گیا بلکہ یہ سختی مدافعت کی وجہ سے ہے اور ایسا خون کی کثرت سے ہوتا ہے کیونکہ جب طبیعت خون کی کثرت کو بعض دوسرے اعضاء کی طرف دفع کرتی ہے تو ایسا ہو جاتا ہے کہ درد ہو۔ اس صورت میں بچہ کو کوئی خوف نہیں ہوتا۔

استقاط کا سبب قلت کے دم کے علاوہ بھی ہوتا ہے مثلاً کو دنا، چیخنا چلانا و میرہ اور اس صورت میں چھاتیاں بہت لاغر ہو جاتی ہیں کیونکہ جنین جب پردہ جنین کو چاک کرتا ہے تو خون سارا رحم کی جانب مائل ہو جاتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ حاملہ کی پستان کسی بھی سبب سے و بٹے پڑ جائیں تو لامحالہ استقاط ہو جانے والا ہے۔ استقاط پستانوں کے دبلا ہوئے بغیر نہیں ہوتا اور پستانوں کی سختی جنین کی علامت ہے لیکن یہ سختی بہت زیادہ نہ ہو بلکہ اعتدال کے ساتھ ہو۔ اگر پستان میں بہت زیادہ سختی ہوگی تو حاملہ کو پستان، کولہے یا پاؤں یا آنکھ میں درد ہوگا جو کثرت دم کی علامت ہے اور یہ سارے درد کسی ایک عضو میں محسوس ہونگے۔ (جالیئوس)

اکثر پستانوں کی سختی کے بعد اس طرح کا کوئی درد کسی عضو میں محسوس ہو تو سمجھیں کہ طبیعت کے فضیلت کو اس عضو کی طرف دفع کیا ہے اور رحم جس کے اندر بچہ پل رہا ہوتا ہے وہ بھی اس سے محفوظ نہیں رہتا۔ (مؤلف)

علامات استقاط :

اگر حاملہ کو بخار عارض ہو اور ساتھ ہی سخت گرمی ہو جسد کوئی ظاہری سبب موجود نہ ہو تو ولادت مشکل سے ہوگی یا استقاط ہوگا اور یہ عورت خطرے سے خالی نہ ہوگی کیونکہ بخار اور حرارت دونوں چھاتیوں کی غلط روی سے حادث ہوتے ہیں جو عورت کی قوت زائل کر دیتے ہیں جبکہ حاملہ کو وضع حمل کے لئے کافی قوت درکار ہوتی ہے اور جب جنین میں بخار کو برداشت کرنے کی قوت نہیں ہوتی تو استقاط ہو جاتا ہے اور یوں بھی ضعف اس کے لئے ایک خطرہ بنا رہتا ہے۔

علامات حمل :

ایک کپڑے کی دھونی عورت کو دیں اگر دھونی کی بو اس کے بدن سے سراپت کر کے نشتوں اور منہ کے اندر پہنچ جائے تو عورت حاملہ ہے۔

مر، کندرا اور میرہ وغیرہ کا بخور جس میں حرارت اور خوشبو ہوتی ہے کرایا جاتا ہے۔ یہ بخور عورت کے منہ میں شدید طور پر محسوس ہوتا ہے لیکن اس رحم کثیف ہو حمل کا متحمل نہ ہو اس میں یہ بخور مؤثر نہیں ہوتا۔ اگر حاملہ کا حیض مقررہ وقت پر ہو رہا ہے تو بچے کا صحیح حالت میں ہونا

ممکن ہے۔ (جالینوس)

اس سے مراد یہ ہے کہ ہمیشہ اپنے اوقات پر عادت کے موافق طمس آتا رہے صرف ایک یا دو مرتبہ صحیح آنے سے یا ایک دو مرتبہ تھوڑا آنے ولادت کے امکانات ختم نہیں ہوتے کیونکہ حاملہ کو اکثر ایسا ہو جاتا ہے اور اس کا جب خون کی کثرت ہوتی ہے جو جنین کی ضرورت سے فاضل ہوتا ہے تاہم زیادہ مقدار میں مسلسل خون کا آنا اور اکثر اوقات آنا بچے کی صحت کے امکانات کو ختم کر دیتا ہے۔ (جالینوس)

علامات حمل:

جب خون طمس مقررہ وقت پر نہ آئے اور عورت کو لرزہ عارض نہ ہو اور نہ بخار ہو بلکہ صرف ہلکا سا اضطراب و کرب، متلی اور خراب چیزوں کی خواہش ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت حاملہ ہو گئی۔

بے چینی، متلی اور خراب چیزوں کی خواہش ردی اخلاط جسمانی سے بھی عارض ہوتی ہے لیکن اس حال میں بخار ضرور ہوتا ہے خواہ لرزہ نہ ہو یا پھر اس کا سبب غم معدہ میں ہوتا ہے اور یہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ حمل کی تکلیف غم معدہ کو متاثر کر رہی ہو لہذا اگر اس تکلیف کے ساتھ تھینھیں آتا بند ہو جائے بغیر کسی وجہ کے، تو حمل یقینی ہے۔

امتناع حمل کے اسباب:

اگر بچہ دانی کے اندر بروقت و کثافت ہو تو استقرار حمل نہیں ہوتا اس طرح اگر زیادہ رطوبت ہو تو استقرار نہیں ہوتا کیونکہ رطوبت مادہ منویہ کو ناقص بناتی ہے اور اس نے حرارت کو بجھا دیتی ہے اور جب جیس ہو نا چاہئے اس سے خفیف ہو یا اعتدال سے زیادہ گرم ہو تب بھی حمل نہیں ہوتا کیونکہ مادہ منویہ کو مطلوبہ غذا نہیں ملتی اس لئے اس میں فساد واقع ہو جاتا ہے اور جب رحم کا مزاج معتدل ہوتا ہے تو عورت کے حاملہ ہونے کی زمین ہموار ہوتی ہے۔

اگر رحم میں زیادہ بروقت کا غلبہ ہو، ساتھ میں ایک حد تک کمزوری ہو ان عروق کے منہ تک مشیمہ نہ پہنچ سکا ہو جس کی وجہ سے کثافت جمع ہو گئی ہو اور اس حال میں بچہ اس سے غذا حاصل کر رہا ہو کیونکہ ایسے حال میں عورت کا طمس بند ہو جاتا ہے یا پھر بہت کم مقدار میں خارج ہوتا ہے اور ساتھ میں ردی بھی ہوتا ہے کیونکہ اس حال میں رحم سے صرف مائی رطوبت ہی خارج ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ جس شخص کو عروقی سقم ہوتا ہے اس کے سہ سے بھی جلد بٹتے ہیں اور

خون جمع ہونے کے بعد بطن کی طرف اٹالہ کرتا ہے اور ایسے رحم میں مرد کی منی اگر غایت درجہ گرم نہ ہو تو پھنپتے ہی ٹھنڈی ہو جاتی ہے کیونکہ منی کی مثال رحم میں ایسی ہے جیسے دانے کی مثال کہ اسے خشک زمین میں دبا دیا تو زمین میں یا نالے میں تو اس کے مختلف نتائج برآمد ہوتے۔ چنانچہ خشک رحم میں منی ایسی ہے جیسے دانے کو چونے یا راکھ میں ڈال دیں۔

خوشبو کا بھپارہ فساد رحم کی جملہ اقسام کی طرف رہبری کرتا ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ رحم بارد اور کثیف کی طرف خوشبو کا بھپارہ نہیں پہنچتا اور شدید یا بس و کثیر الرطوبت میں بھی بخارات کی خوشبو جذب نہیں ہوتی ایسی انہی ہے لیکن اس میں جذب نہیں ہوتی جب کہ رحم حار میں بھپارے کی بو کا اثر منہ اور نقتوں تک محسوس ہوتا ہے اور چونکہ منہ اور نقتوں اپنے حال پر ہوتے ہیں اس لئے یہ بدبو میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ لہذا خوشبو کی دھونی مزاج حار کے لئے کافی بہتر ہے۔ تاہم اس مزاج کے بارے میں دوسرے دلائل کو بھی دیکھنا بھی ضروری ہے کیونکہ عورت میں مزاج حار بہت کم ہوتا ہے بلکہ اکثر عورتیں بارد المزاج ہوتی ہیں۔ سوائے چند دلی پتلی زیادہ خون والی عورتوں کے۔

اگر حاملہ کو پچپش ہو جائے جو شدید ہو اور زیادہ دن رہے تو اسقاط ہو جاتا ہے کیونکہ آنٹوں کی مشارکت سے رحم متاثر ہوتا ہے اور عورت کی قوت کم ہو کر اسقاط کا موجب ہوتی ہے۔ (جالینوس)

منی بے ثمر یا تو نشہ کرنے والے کی منی ہوتی ہے یا بچے کی یا زیادہ عمر والے یا بوڑھے کی۔ نیز ایسے شخص کی منی سے عیب دار اولاد پیدا ہوتی ہے جس کے اعضاء صحیح سالم نہیں ہوتے۔ (کتاب المعلومات)

صحت مند اعضاء کی منی صحت مند اور بیمار کی ناقص ہوتی ہے۔

(کتاب الامنی۔ بقرط)

سرلیح الانزال عورت :

جلد متزل ہونے والی عورتیں پندرہ سے چالیس سال تک ہوتی ہیں ان کے بدن نہ سخت ہوتے ہیں اور نہ نرم اور ان کے رحم بھی جسم کے تابع ہوتے ہیں۔ ان کا نظام حیض معتدل ہوتا ہے خون حیض : پتلا ہوتا ہے اور : رقیق مائی خراب رطوبت خارج ہوتی ہے ہکا وہ معتدل خون والی ہوتی ہے۔ ان کا لم رحم فرج سے قریب ہوتا ہے جو جوانب کی طرف مائل نہیں

ہوتا ہے۔

فم رحم کا بعید ہونا یا جو انب میں مائل ہونا یا کم گوشت والی ہونا اور حیض کا آنا بڑا ہے کیونکہ وقت انزال انکے جنین میں یہ چیزیں دغذغہ لاتی ہیں۔ اسی طرح غیض غضب بھی دغذغہ لاتا ہے۔

نیز جلد منزل ہونے والی عورتیں نہ زرد رنگ کی ہوتی ہیں نہ نیلوں کیونکہ زرد و نیلوں عورتیں جنین کا اسقاط کر دیتی ہیں تاہم سیاہ آنکھ والی عورت باعتبار انزال اور ہر بیت جنین مناسب ہوتی ہے کیونکہ اس کی حرارت معتدل ہوتی ہے۔

حمل کی علامات :

منزل ہونے کی علامات یہ ہے کہ فراغت کے بعد لرزہ، ٹھنڈک محسوس ہو اور فم رحم بغیر صلابت کے بند ہو جائے اور تھوڑی مدت میں حیض بند ہو جائے۔ کولہو میں غل اور چھاتیوں میں ہلکے درد کے ساتھ ابھار آجائے۔ متلی آئے، تھوڑا سینہ ابھر جائے رنگ، زرد ہو جائے، آنکھوں میں گھڑھا پڑ جائے اور چہرے پر کلف بھائی نمودار ہو۔ آب شہد پل کر شیش کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ جائی تمام عورتوں پر پوری نہیں اترتی کیونکہ بعض عورتیں ایک مہینہ تین ماہ بعد آب شہد لینے کی عادی ہوتی ہیں۔ عورت کو ردی چیزوں کے کھانے کی خواہش ہوتی ہے نیز کھانے سے بے رغبتی، متلی، درد سر اور آنکھوں میں درد وغیرہ ہوتا ہے آنکھیں دھنس جاتی ہیں۔

مزید اولاد کی علامات :

عورت پر حسن اور نکھر ظاہر ہوتا ہے اس کا داہن پستان بائیں کی نسبت بڑا ہوتا ہے جب کہ امراض کی ہے تو رنگ زرد ہوتا ہے اور بائیں پستان بڑا ہوتا ہے حرارت جنین دھیمی ہوتی ہے۔ سستی کے ساتھ، کٹرجی ملتا ہے۔

واضع حمل کی علامتیں :

ساتھ یا نوں مہینہ زیریں شہم میں بوجھ اور کوبوں میں درد ہوتا ہے۔ شہم نرم اور فم رحم پھول جاتا ہے نیز فم رحم میں تری آنے لگتی ہے پھر جب درد ذہ کا وقت قریب آ جاتا ہے تو سرین دھیمے ہو جاتے ہیں اور جنگ سے پھول جاتے ہیں۔ ہاتھ رکھنے سے فم رحم پھولا ہوا محسوس

ہوتا ہے۔

مردہ جنین کی علامات :

اگر جنین مردہ ہے تو درد زود کے وقت عورت کو جنین کی حرکت محسوس ہوتی ہے اور اس کے رحم سے گندگی اور بدبودار رطوبت خارج ہوتی ہے۔ (کتاب المعلومات)

حمل قائم ہونے کی علامت یہ ہے کہ رحم منی کو اپنے اندر روک لیتا ہے اور پھر اس سے کوئی قطرہ باہر خارج نہیں ہوتا ہے اور مرد کو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے رحم ذکر چھو سے لیتا ہے۔ اور اکثر استقرار حمل جاری ہونے سے آٹھ قبل ہوتا ہے۔ (کتاب النبی - علامات حمل)

اگر بیضتان میں بعد ہو جائے یا کچل جائیں یا شوکران سے ان کو بار دکر دیا جائے تو جاندار پیدا نہیں ہوتا۔

اگر مرد و عورت کے بیضتان شدید طور پر سرد ہو جائیں تو جاندار پیدا نہیں ہوتے۔

اگر بیضوں میں ورم صلب ہو جائے تب بھی جاندار پیدا نہیں ہوتا۔ لڑکی کا جنین دہتی جانب شاذ و نادر ہوتا ہے۔ لیکن لڑکے کا حمل پہلے داہنے بیضہ میں انتقال لگتا ہے اور اگر بائیں بیضہ میں انتقال ہے تو لڑکی ہے۔ (کتاب النبی - بانجھ پن)

حشفہ سے جزا ہوا حشفہ اگر اتنا لمبا ہو حشفہ کا سرد بریک پہنچ جائے تو اس سے منی سیدھی خارج نہیں ہوتی اور مسافت طویل کی نظر ہو جاتی ہے۔ اس لئے حمل قرار نہیں ہوتا۔ اگر اس رباط کو کاٹ کر حشفہ تک سیدھا کر دیا جائے تو حمل ہو جاتا ہے۔ اس رباط کی شکل زبان سے رباط جیسی ہوتی ہے۔

اگر حامد کو بخیر ہے اور چمے پر سرخی ہے سر میں گرانی اور آنکھوں کے رُخوں میں درد ہے تو اسقاط ہو جاتا ہے۔

طمث کے بعد نفم رحم بہت زیادہ پھیل جاتا ہے اور منی قبول کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہو جاتا ہے۔

اگر زچہ کو بخار ہے اور رحم میں ورم ہے تو اس کو گرم پانی کا آبن کرائیں۔ اس سے درد ہٹا ہوتا ہے اور اس ورم رحم میں نرمی آتی ہے جو صبر و ولادت سے ہو جاتا ہے۔ نیز زچہ کو

بار بار ماء الشعیر (آش جو) پلائیں تاکہ امکانی مثل نہ ہو۔ نیز اس کے پینے سے اس کی قوت واپس آئے گی۔ اور بدن کو تراوٹ ملے گی ماء الشعیر کی ایک خوبی یہ ہے کہ وہ تو خون نحاس کو بہہ نکلنے سے روکتا بھی ہے۔ (کتاب منافع الاعضاء۔ باب پنجم)

اگر حاملہ کا دودھ زیادہ تعداد میں خارج ہو تو کمزور جنین کا پتہ دیتا ہے اور اگر جسم ٹھنڈا ہوا ہو، چھاتیوں بھی بند ہوں تو جنین صحت مند ہے اور لڑکا ہے۔ (کتاب الاغلاط)

پستان میں زیادہ دودھ کا ہونا ضعف جنین کا پتہ دیتا ہے کیونکہ یہ اس بات کی علامت ہے کہ جنین غذا حاصل نہیں کر رہا ہے اور اگر اس کے برعکس ہے تو معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے۔ ہم نے اکثر حاملہ عورتوں میں دائیں جانب کے جنین کو لڑکا پایا۔ (جالینوس)

استقاط کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں :

تیز درد، تھک، جریان خون، اور دواء المسهل پینا یا دواء المسهل کا حصول کرتا۔

(حفظ الجنین)

اس کے علاوہ سقط، ضربہ، خوف و فزع وغیرہ اور بخار، بہت زیادہ غم اور بہت زیادہ خوشی بھی اس کے اسباب ہیں۔ (مؤلف)

رحم کے داہنی جانب سے خارج ہونے والا خون پانی کی طرح صاف ہوتا ہے لیکن بائیں جانب والا خون صاف نہیں ہوتا ہے۔ اسی لئے عورت داہنی جانب زیادہ گرم ہوتی ہے اور اس جانب سے نر اولاد وجود میں آتی ہے۔

دل درمیان میں واقع ہوتا ہے اور اس کی دھڑکن بائیں جانب محسوس ہوتی ہے کیونکہ دس کا بائیں ٹھن ہی ہے جس سے دھڑکن اور نبض وجود میں آتی ہے۔

اولاد کے خواہش مند کو چاہئے کہ نشہ نہ کرے نہ بدبغشی ہونے دے بلکہ کھانا اچھی طرح ہضم ہو جانا چاہئے اور جسم بر اعتبار سے معتدل ہونا چاہئے۔

برف کا اور ٹھنڈا پانی پینے سے عورت بانجھ ہو جاتی ہے کیونکہ اس سے اس کا نظام حیض بگڑ جاتا ہے۔ شندی جگہوں پر زیادہ سکونت اختیار کرنے، سردی و سردی اور گرم مقامات پر



بہ سانی ولادت ہوتی ہے۔ محنت کی کمی، تھکن، حیض کھل نہ ہونے سے بانجھ پن ہوتا ہے کیونکہ ہم رحم کی رتیں لیسڈارٹیم سے بند ہو جاتی ہیں۔ قوت جاڑ پہ ختم ہو جاتی ہے پھر دوسری کو قوت کے جذب نہیں کر پاتی نہ منی وہاں ٹھہرتی ہے اور نہ پرورش پاتی ہے۔

جو عورتیں حاملہ نہیں ہو پاتیں اکثر و بیشتر ان کے بدن خون حیض سے صاف نہیں ہو پاتے بلکہ احتباس خون حیض سے فساد بدن کا شکار ہوتی ہیں۔ (کتاب الالبدان)

بکھی ظفہ میں کوئی خرابی واقع ہونے سے حمل نہیں ٹھہر پاتا لہذا مرد و عورت کے مزاج کو پہچانا جائے۔ عورت کے مزاج کی پہچان دم حیض کی سفیدی اور رقت اور پے سے اختیار کی گئی ہے۔ کبھی حیض کا خون بکتر خارج ہو جانے سے رحم سرد ہو جاتا ہے اور ظفہ خراب ہو جاتا ہے۔ حمل نہ ہوتا اس وجہ سے ہوتا ہے کہ عرصہ تک عورت جماع سے محروم رہتی ہے اور کبھی حمل اس وجہ قرار نہیں پاتا کہ مرد کی منی اس قدر زیادہ گرم یا سرد ہوتی ہے کہ عورت اس کو محسوس کر لیتی ہے۔

بکھی رحم میں ٹنگھی ہونے کی وجہ سے بھی مرد کو لذت حاصل نہیں ہوتی اور اس کی ٹنگھی کو میاں بیوی دونوں محسوس کرتے ہیں۔ بانجھ پن کو اظہار کرنے کا قریباً طلاق کہا ہے۔ اگر مرد کی طرف سے سستی ہو تب بھی حمل واقع نہیں ہوتا۔ زیادہ چربی اور آنتوں کے زخم سے بھی فساد ظفہ ہوتا ہے اور حمل قرار نہیں پاتا۔

حمل قائم کرنے کی قوی دوا:

فریون کاموں فور حیض جاری رہتا ہے اس میں سیان کا ہڈ بھی نہیں ہوتا۔

(یہودی)

میں نے چالیس دن سے قبل سے اسقاط میں کوئی صورت نہیں پائی اور تین مہینہ سے قبل کے اسقاط میں ٹرکے ندامت نہیں پائی۔ اس مدت کے بعد صورت ظاہر ہوتی ہے۔

اگر صورت جنین پینتیس دن میں ٹھہل ہو جائے تو ستر دن میں حرکت ہونے لگتی ہے اور ۲۱۰ دن میں پیدائش ہو جاتی ہے۔ اور اگر ۴۵ دن میں صورت ٹھہل ہو تو ۹۰ دن میں حرکت

شروع ہوتی ہے اور ۲۷ دنوں میں ولادت ہوتی ہے۔ اگر ۵۰ دن میں صورت مکمل ہو تو ۱۰۰ دن میں حرکت ہوتی ہے اور ۳۰۰ دن میں ولادت ہوتی ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ جنین اتنی ہی کم مدت میں حرکت کرتا ہے جتنی کم مدت میں وہ صورت اختیار کر لیتا ہے اور اس کا خروج تین گنی مدت میں ہوتا ہے۔ سوئی عورتوں کو اولاد کم ہوتی ہے۔ مثالی ہوائز کا پیہا کرتی ہے: ٹوٹی ہوا لڑکی۔ بوزحوں اور چھوٹی عمر کے لوگوں کی اولاد اکثر لڑکیاں ہوتی ہیں اور جوانوں کی اولاد لڑکے ہوتے ہیں۔ بچے کا چھہ نایا لہبا ہونا رحم کی تنگی و وسعت اور مادہ منویہ کی کثرت و قلت پر منحصر ہوتا ہے جیسے نارنگی کو شیشے کی بڑی بوتل میں داخل کر دے یا چھوٹی میں۔

علامت حمل:

کئی ایک معتبر آدمیوں نے مجھے بتایا کہ انھوں نے بعد بھاء فم رحم کو شک پایا پھر بھی ان کی بیویوں کو حمل ٹھہرا۔ (طبری۔ بقراط کے حوالے سے)

(حامل اگر چلتے میں پسے دابنا پڑاٹھا۔ تو لڑکا اور بایاں پڑاٹھا سریتے تو لڑکی۔ میں نے اس کا تین معالوں میں تجربہ پایا اور کچھ پایا ممکن ہے یہ اتفاق رہا ہو۔)

اگر ولادت سے قبل اور ولادت کے وقت حامل کے شملہ اور پیچ و میں درد ہو تو ولادت آسان ہوتی ہے اور اگر رینہ میں درد تو ہمیشہ ولادت میں مشکل ہوتی ہے۔ ابتدا میں حاملہ عورت کا بدن احتباس طمٹ اور جنین کے پورنی غذا نہ لینے کی وجہ سے ذمیا رہتا ہے پھر جب جنین بڑا ہو جاتا ہے پھر یہ کیفیت ملکی ہو جاتی ہے یونہی جنین اس سے پورنی غذا نیت حاصل کرنے کا تاجہ اور حاملہ کے بدن سے اس کا شقیہ ہو جاتا ہے۔ (طبری)

علامات ذکر:

جنین کی حرکت شملہ میں دائیں جانب زیادہ ہوتی ہو اور حاملہ کی دھنی آنکھ خفیف حرکت ہو اور اس میں پنک ہو نیز آنکھ کا رنگ تو یہ لڑکا ہونے کی دلیل ہے۔ اور اگر اس کے برعکس نشانیاں ہوں تو لڑکی کے۔

حاملہ کی تدبیر:

حاملہ کو چاہئے کہ آنکھوں میں مہینے میں جھٹکے وغیرہ سے بچے کیونکہ اس حالت میں اگر اسقاط ہو گیا تو موت کا خطرہ ہے۔ جب ولادت کا وقت آن پہنچے تو عورت کے لئے بہتر ہے کہ بیٹھ جائے اور اپنے چہرہ پھیلا دے۔ پھر کمر کے بل تھوڑی دیر لیٹ جائے پھر کھڑی ہو جائے اور پھر نیچے جلدی جلدی زینہ اترے چڑھے اور چپچپے اور چھینک لانے کی کوشش کرے۔ (طبری)

بچہ دانی کے سوائے مزاج حار کی علامت یہ ہے کہ مریض کے مزاج کی شدت سے نطفہ فاسد ہو جاتا ہے اور ضعف ہوتا ہے اور اگر رنگ پیلا ہوتا ہے، پیشاب رنگین ہوتا ہے، نبض سریع چلتی ہے اور نرم مزاج کی تمام علامات موجود ہوتی ہیں خاص طور سے خون حیض گرم ہوتا ہے۔ لیکن اگر فساد نطفہ برودت سے ہو تو خون، پیپ اور حیض کا زرد و سفید ہونا اس کی دلیل ہے۔ نیز اس کی توثیق دوسری علامتوں اور گذشتہ امراض و تدابیر سے کی جاتی ہے۔

بانجھ پن کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ عورت سے ایک زمانہ تک جماع نہ کیا جائے جس سے اس کی منی اور بچہ دانی کا مزاج بارہ ہو کر فاسد ہو جائے۔ کثرت سیلان سے بھی رحم، روا ہو جاتا ہے۔ سیلان رطوبت کی علامت خراج کی دیگر علامات ہوا کرتی ہیں۔ نیز رحم سے جو تری رقی ہے۔ رحم کی پوست کا پتہ نرم رحم کی خشکی و صلابت سے ہو جاتا ہے۔

بانجھ پن کا ایک سبب گوشت کی کثرت بھی ہے۔ اگر اسقاط دوسرے یا ماہ میں ہو جائے تو اس کا سبب خلیفہ ریہان اور عروق رحم کا بٹنم ہوتا ہے خاص طور سے اس کا سبب ریہان ہے۔ چونکہ اسے ساتویں مہینے تک اسقاط رطوبت اور بٹنم خلیفہ کے سبب سے ہوتا ہے۔ سبب بٹنم اور سبب ریہان خلیفہ کا علاج مندرجہ ذیل ہے۔

ماہ الاصول، روغن ارغند ہر تیسرے دن حب متھن کے ساتھ دیا جائے۔

اگر روغن ارغند نہ پی سکے تو ہر پانچویں روز ۲۱ گرام پرانا تیز ۱۳۰ گرام، گل کے ساتھ پیائیں اگر مریض کمزور ہو تو اسی لحاظ سے مقدار کم کر دیں روزانہ صبح کو ایک چوزے کی مقدار بھر دھرتا اور مٹھرتا یا چار یا پانچ دن تک کھلائیں پھر دو یا تین دن کے وقفے کے بعد دوبارہ کھلائیں

اور دواء المسک اور جوارش بزدرا یک پنے کے برابر کھلائیں اور کاسرریاح حقنہ کرائیں۔

کاسرریاح کا حقنہ:

صحر، نانخواہ، اہبل، کاشم، عود، نہٹ، بابونہ، سداب، مسک، حلبہ ایک ایک منہ اور ایک لینر دو سو ملی میٹر پانی کے تناسب سے ابالیں۔ جب پانی جل کر آدھا رہ جائے تو صاف کر کے ۴۰۰ ملی لیٹر یا اس سے کچھ کم اس میں روغن رازقی اور ۱۳۰ گرام روغن کنجد ملا کر ہر چوتھے دن پر ایک بار حقنہ کریں ہیز گرم دواؤں کی دھونی دیں۔

دھونی کا نسخہ:

مقل، اشق، علق، الانباط، شونیز مفرد یا مرکب شکل میں ان کی دھونی دیں۔

نقطہ اسود اور روغن نار دین یا بلساں کا حصول کئی دن تک کریں۔ یہ ان عورتوں کے لئے بہتر علاج ہے جن کو رطوبت اور بالخصوص ریح کی وجہ سے اسقاط ہو جایا کرتا ہے۔ اور جو عورتیں رحم کی بیوست کی بنا پر حاملہ نہیں ہو پاتیں ان کا علاج بذریعہ حقنہ اور بطبخ کی چربی کے حمول سے ذریعہ کیا جائے نیز ان کو اسلیمڈ باج اور بکری کے بچے کا گوشت کھلایا جائے۔ بکری کا دودھ تازہ اور اہل کر پلایا جائے اگر رحم کسی جانب مائل ہو تو رگ صافن کی فصد سے اسے صحیح کریں جو رحم کے بالمقابل لگائی جائے گی۔ نیز یلین و مسخن اشیاء کا حصول کرائیں۔ (اہرن)

درطمت دواؤں کا بھی حمول کریں اور رحم کا بے جگہ ہونا عروق رحم میں اجتماع خون سے نہیں ہوتا بلکہ رطوبات سے ہوتا ہے۔ اس کی پہچان خشکی، مزاج اور سابقہ امیر کی بنیاد کی پر جائے گی۔ رطوبات کے اخراج کے لئے حسب متعل ہر چوتھے دن دیں۔ روغن رازقی کی مالش کریں اور حار لطیف دواؤں مثلاً روغن الخضر، یا روغن اخروث اور جو شاندرہ میتھی سے حقنہ کرائیں۔ (مناف)

حمل کا جلد ہونا:

خرگوش کا پتھر مایہ جو روغن بنفشہ میں باریک کر کے ملا یا مایہ ہو حیض سے فراغت کے بعد روئی میں لت کر کے حمول کریں یا پھر شیر، بھیڑیے، خرگوش یا کبوتر میں سے کسی ایک کا پتہ پونہ

گرام ہر اور دمن تار دین پس کر حیض سے فراغت کے بعد حصول کریں۔ اس مرض میں مر، لبنی اور بھٹ ہموزن کی دھونی بھی مفید ہے۔ تینوں کو کسی مشروب میں پس کر قرص بنالیں اور پھر ۳۵ گرام لیسر اس کی دھونی دیں۔ (مؤلف)

ایسی حاملہ عورتیں جن کو ضعف معدہ اور ضعف جگر ہو اور انھیں ضعف دریائ کی وجہ سے اسقاط کا خطہ ہو مندرجہ ذیل جوارش کھلائیں۔

زیرہ ۳۵ گرام کو سرکہ شراب میں بھگو کر ریاں کریں اس کے بعد بزرگ کرفس ۳۵ گرام، نانخواہ، زنجبیل، جند بیدستر ہر ایک ۱۵ گرام اور شکر ۷۰ گرام کی جوارش بنائیں روزانہ ۳۵ گرام کھلائیں پھر چھ دن تاخیر کریں اس کے بعد کچھ دن ٹھنڈے پانی کے ساتھ کھلائیں

(اعرن)

اس مرض کے لئے مندرجہ ذیل نسخہ جوارش بھی ہے، مصطکی، الایچی، کپا، قرافل، زنجبیل و سب کو میہ میں گوندھ کر جوارش بنائیں اور مناسب مقدار میں دیں۔ (مؤلف)

اگر بڑے کی ولادت مطلوب ہو تو میاں بیوی دونوں کا علاج ایک مدت تک نرم دواؤں سے کریں۔ (کتاب امل بقراط)

اور علاج کے دوران مجباعت نہ کریں پانی بکثرت پینے دیں بلکہ تھوڑی شراب دیں کیونکہ کثرت شراب نوشی رقت منی کا سبب بنتی ہے۔ نشہ خوری سے قطعی دور رہیں اور نشہ کی حالت میں مباشرت نہ کریں نہ بھر سے پیٹ کریں۔ بلکہ بہت سی ہلکی بھوک کی حالت میں کریں۔ مرد و عورت کا علاج مسخن حقن سے کریں۔ اسی حساب سے غذا دیں۔ نرم تیلوں کی مالش اور نرم حقن زیادہ مفید ہے۔ (مؤلف)

غایط سبب منی سے لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ (بقراط)

جراثیم میں کمی کرنے اور نرم نشہ خوری سے منی خلیط ہوتی ہے مرد کو دیکھتے رہنا چاہئے۔ جب رقت کا احساس ہو تو غاظت کی تدبیر کریں۔ جب منی کا زخمی ہو جائے تب مجباعت کرے۔ عاریہ بس چیزیں کھانے سے غاظت پیدا ہوتی ہے اگرچہ معمولی ہو۔ اور حمل بھی اسی وقت قرار پائے جب کہ عورت کو جنسی خواہش ہو۔ اگر عورت ثبوت سے عاری ہو تو منی بہہ سرخارچ ہو جاتی

ہے۔ اسی طرح گرم حمام میں زیادہ دیر ٹھہرنے سے اسقاط ہو جاتا ہے کیونکہ گرم ہوا جنین کے لئے مضر ہے اور سرد مفید ہے۔ کیونکہ خیال ہے کہ جنین اس سے سانس لیتا ہے۔ (بقا ط)

جس عورت کا حیض ۳۲ دن میں آتا ہے وہ اکثر زینہ اولاد جنتی ہے اور جس کا ۴۳ دن میں آتا ہے وہ بڑی جنتی ہے۔ لڑکا پیدا ہونے کے بعد اتر میں دن میں زچہ کی طہارت ہو جائے تو عورت صحت مند نہیں ہے۔ اتر لڑکی پیدا ہونے کے بعد طہارت ہو تب بھی یہی بات ہے کہ زچہ صحت مند نہیں ہے۔

ولادت کے بعد صفائی ہوئے بغیر حیض آجائے تو عورت ہلاک ہو جائے گی۔ اگر حمل اس حالت میں ہو کہ خون حیض فاسد تھا تو اس کی اصلاح کے سے طبیب کو کچھ کرنا چاہئے۔ لہذا اسے احتدال کے ساتھ منقیات کھائیں کیونکہ اگر جنین نے فاسد خون سے غذا حاصل کی تو ہلاک ہو جائے گا۔ یہ بھی لحاظ رکھیں کہ منقیاں اشیاء کی افراط ہونے پائے اور نہ سیلان رحم جاری کرنے میں شدت کی جائے کیونکہ اگر جنین کی ساری غذا خارج ہوئی تو بھی ہلاک ہو جائے گا۔ بدک لطیف تدابیر کی جائیں اور نرمی کے ساتھ مادے کا اخراج کیا جائے۔ فاسد رطوبت رحم کی گردن کی راہ سے ہلکے ہلکے خارج ہو جائے اس کا منہ نہ کھٹے پائے۔

علامہ بدن کی عورت میں دو اھ جلدی اتر آتا ہے اور خست بدن کی عورت میں دیر سے۔

(بقا ط)

نافع حمل اسباب میں سے ایک سبب ہے، دانی نے منہ کا بند ہوتا ہے۔ اس کا علاج اس کے عنوان کے تحت گزر چکا ہے۔ دوسرا سبب سوء مزاج مادی، غیر مادی ہوتا ہے۔ جس کی تشخیص اس کی مخصوص علامات سے کی جاتی ہے۔

سوء مزاج غیر مادی کا علاج تبدیل مزاج ہے اور سوء مزاج مادی کا علاج تبدیل مزاج کے علاوہ استفراغ مادہ ہے۔ رحم سے سوء مزاج خارج ہو اور بارد کی علامات کا ذکر پہلے نہیں ہو چکا ہے۔ اور بچے غلیظ مادے سے سبب رحم کا سوء مزاج کی تشخیص اس کی اپنی علامات تدبیر ساتھ خون حیض کے رنگ اور معدم کی نرمی کو، نیز نرمی کی جاسکتی ہے۔ (بول)

حامد کو اکثر فضائات و مثرات، مسلسل قے، بلثرت، قہوے کا آنا، خفقان اور بھوک کی کمی

وغیرہ کی شکایات عارض ہو جاتی ہیں۔ اس کے لئے معتدل چہل قدمی، بہت گرم کھانوں سے پرہیز اور شراب ریخی یا صفر کا پینا مفید ہے۔ بھوک کی کمی، تھوک کی زیادہ اور قے کے لئے نصیب مفید ہے۔ اس کی دوائیں مندرجہ ذیل ہیں۔

عصی الراعی (لال ساگ) کا جوشاندہ پلائیں۔ سوئے کا جوشاندہ پلائیں اور ریوند چینی تھوڑی مقدار میں کھانے کے بعد اور کھانے سے پہلے کھلائیں۔ فم معدہ پر انگور کے پتے، کلن رد غیرہ کو سوئے اور پر اسنے سرکہ، شراب کے ساتھ میں کر متنا د کرائیں۔

خفقان کم کرنے کے لئے گرم پانی گھونٹ گھونٹ لیں، دھیرے دھیرے غلیں اور نرم ملائم کپڑے سے شراب سیف کو ڈھکیں۔ بھوک ختم ہو جائے تو طرح طرح کی لذیذ غذا میں مریض کے سامنے رکھیں۔ بھوک کھولنے کے طویل سفر کرائیں۔ چہری اشیا کا کھانا بھی بعض اوقات مفید ہوتا ہے۔ مثلاً رائی حاملہ کی بھوک بند ہو جانے میں مفید ہوتی ہے اگر عورت آسودہ حال ہو اور زیادہ چل پھرنا سکتی ہو تو بتدریج استطاعت چلائیں پھر امیں۔ اگر عورت کے پیروں میں ذمیدہ ورم ہو جائے تو تر محل کے باب میں لکھے گئے نسخہ طلاء کا استعمال کریں۔ بھوک ختم ہو جانے کی شکایت میں چہری چینی کھلائیں۔ (بولس)

تازہ اور خشک لہسن کا رس پچوڑ کر اس کے ہموزن روغن کجد میں ملا کر پلائیں۔ جب اس کا پانی خشک ہو جائے تو بطور محمول روئی کے تکرار میں استعمال کریں یہ بہت جلد حمل کا موجب ہوتا ہے۔ بارد فقرس اور دیگر بارد وریاح کے لئے روغن سون کپڑے میں ست کر کے کئی راتوں تک محمول کریں نیز عانہ اور درز پر مالش کریں۔ یا اس میں زہیق بھی ملا لیں۔ یا اس کو بطور محمول استعمال کریں۔ (چرک)

حاملہ کے پیروں کی رگیں آہستہ آہستہ ہو تو لڑکا اور اگر سیاہ تو لڑکی پیدا ہوگی۔ اگر داہنی مچھاتی بڑی ہو تو لڑکا اور بائیں بڑی ہو تو لڑکی ہوگی۔ اور اگر اس کے پستان کی بھنٹی کا رنگ سرخ ہو تو لڑکا سیاہ تو لڑکی ہوگی۔ اسی طرح اگر دائیں پستان میں زیادہ دودھ اتر آئے تو لڑکا اور بائیں میں زیادہ ہو تو لڑکی ہوگی۔ عورت کو روزہ رکھائیں اور نہ بارش کا پانی ۱۳۰ گرام ار شہد ۶۵ گرام ملا کر پلائیں۔ اس سے اگر قبض ہو جائے تو سمجھو حمل قرار پا چکا ہے اور اگر قبض نہ ہو

تو حمل نہیں ہے۔ اسی طرح مجامعت کے بعد دن میں عورت کو گھٹنے، پشت اور شکم میں کچھ درد اور
نہیں محسوس ہو تو یہ علامت ہے کہ حمل قرار پا چکا ہے۔ (شمعون)

اکثر پہلے تین مہینوں کے اندر ہونے والے اسقاط کا سبب وہ ریاح بنتی ہیں جو نطفہ سے
جا کر نکراتی ہیں اور پھسلاتی ہیں۔ پھر سوہ حراج بارد سبب بنتا ہے جو نطفہ کو جا کر دیتا ہے یا سوہ
مزاج حار سبب بنتا ہے جو نطفہ کو خشک کر کے ایک غیر طبعی شکل میں ڈھال دیتا ہے اور پھر طبیعت
اس کو اسقاط کی شکل میں اپنے سے میچھ کر دیتی ہے چوتھے چھ مہینے تک کے درمیان
ہونے والے اسقاط کا سبب رحم کی وہ رطوبت مزلقہ ہوتی ہے جس کو جنین کا بوجھ برداشت نہیں
کر پاتا اور پھسل کر ساقط ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر چھ مہینے کے بعد اسقاط ہو تو اس کا سبب سوہ
مزاج بارد ہوتا ہے۔

کبھی امتناع حمل رحم کے کسی جانب مائل ہو جانے سے ہوتا ہے ہذا پہلے دائی کو فرج کا
امتحان کر کے معلوم کرنے کے لئے کہیں کہ رحم کے کس طرف مائل ہے۔ اگر رحم جس طرف مائل
ہوا ہے وہاں کی عروق موئی اور پر ہیں تو مخالف جانب کے جہ میں فصد کریں۔ لیکن اگر رحم میں
اشخصن اور سکڑن ہو اور غفلت نہ ہو تو طہین ھوں، حمولات، حمام اور آبران سے علاج کرائیں۔
(اختصاراً)

لڑکا پیدا ہونے کی شرائط یہ ہیں کہ مرد میں ثبوت میں زیادہ ہو اور عورت میں کم
ہو۔ اور ایب حیض کے بعد ہوتا ہے کیونکہ حیض کے بعد اس کی منی کم ہو جاتی ہے اور ایام گزرنے
پر منی پھر جمع ہو جاتی ہے چنانچہ اگر حیض سے فراغت پر فوراً حمل ہو جائے تو لڑکا ہے خصوصاً جب
کہ اس کا نطفہ قلیل ہو۔ دوران حمل خصوصاً آٹھویں ماہ میں ہی مجامعت سے پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ
اس وقت جماع سے اسقاط کا اندیشہ ہوتا ہے۔

لڑکے کا حمل ہو تو عورت جب کھڑی ہوتی ہے تو دائیں طرف کا ہاتھ تھپتی ہے اور بیٹھنے
میں بھی دائیں جانب ٹیک لگاتی ہے۔ لڑکی ہو تو اس کے برعکس ہوتا ہے۔ اسی طرح لڑکے میں
پہلے داہنا سر پستان سیاہ ہوتا ہے پھر بائیں، اور پہلے داہنی جانب دورھاتا ہے پھر بائیں
جانب۔ اور عورت کا رنگ کھل ہوا، چہرے پر رونق و تازگی ہوتی ہے۔ چہرے کی جلد پر کلف یا

جھائیں وغیرہ کے نشان کم ہوتے ہیں۔ اسی طرح لڑکے کے حمل میں خواہش جماع نہیں ہوتی۔ لڑکی کے حمل میں ہوتی ہے۔

ما قبل و ما بعد جماع کی تدابیر و ہدایات اور اس سے بچنے پر پڑنے والے اثرات وہ بہت سے ہیں۔ (کتاب الطبری)

اسی طرح عورت کے پیچ میں جو ورم عارض ہوتا ہے اس سے بھی کچھ باتیں وابستہ ہیں جس کو ورم حار کے بیان میں لکھا گیا ہے (اورینا سوس)

اعتناع حمل کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں:

سوء مزاج سدہ رحم کے اندر رطوبت غریبہ کی موجودگی، حیض کی خرابی، ورم، زخم، چربی کی کثرت۔ (ابن ماسویہ۔ در علاج ارحام)

اعتناع حمل بسبب کثرت شحم (چربی) کی ملاقات یہاں ذکر کرنے کی ضرورت تھی۔ علاج کے لئے فصد کریں، سدے کھولیں، غذا کم کریں اور پادریطوس کھلیں۔ (مؤلف)

پہلے سے قیصر۔ صیغے تک کا استقاط ریاچ لی وجہ سے ہوتا ہے۔ چوتھے سے چھٹے مہینے کا ریمی رطوبت سے ہوتا ہے جو جنین کو اس کے بوجھ کی وجہ سے پھسلادیتی ہے۔ ساتویں سے نویں مہینے تک کا استقاط رحم میں سوء مزاج بار دلائق ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

استقاط بہ سبب ریاچ کا علاج مندرجہ ذیل ہے:

رغن ارند، آب مٹھی، حب سلجمیں، حرفہ انیش بریں، رغن ارند، شونبایہ، دھرتا اس کے علاوہ حقن کیا جاتا ہے۔ دھونی دی جاتی ہے۔

اس کے علاوہ نقطہ، صخر، ناخواہ سے تیار کئے گئے فرز کے استعمال کئے جاتے ہیں۔ سون مقل اور حنک الہیلم کی دھونی دی جاتی ہے۔

اگر حاملہ کو سیانہ و مزید و مقدمات میں ہوتا ہے تو ہم اس کے فصد لگانے کی جسارت نہیں کرتے اور نہ اسے مسہل دوائیں کھاتے ہیں۔

جن عورتوں کو چربی کی اثرات سے حمل نہ ہوتا ہو ان کو فصد کے بعد مندرجہ فرجہ استعمال

کرائیں۔

نسخہ فرزجہ:

مسل ماؤی، روغن سوسن، مرکی۔ اس کے علاوہ مرم حقنہ جس میں حنظل شامل ہو استعمال کرائیں۔ گوشت، مچھلی اور چربی قطعی ترک کرائیں۔ (ابن ماسویہ)

اگر موئی عورت رحمی رطوبت سے پاک ہو جائے اور رحم پر گرما ہٹ ہو جائے تو حاملہ ہو جاتی ہے لیکن اگر ایسا نہیں ہوتا اور اگر حاملہ ہو ہی جاتی ہے تو اسقاط ہو جاتا ہے اور اگر اسقاط نہ ہو تو اس کا جنین بہت کمزور ہوتا ہے۔ (روغن)

اگر کنواری لڑکی کا پردہ بکارت زائل ہو جائے تو اس کو شراب اور روغن زیتون میں نہا میں۔ اگر جراثیم شدید ہو تو انہو پہ کوفہ رحم میں ڈالکر اس جگہ مرہم لگائیں۔ انہو پہ اس لئے کہ مرہم چپکے نہیں۔

جن عورتوں کے جلدی جلدی لڑکے ہوتے ہیں وہ عورتیں جو اپنی عمر کے پندرہ سے چالیس کے درمیان ہوتی ہیں۔ جن کی بچہ دانی نہ سخت ہوتی ہے نہ ڈھیلی اور جو حرارت اور برودت میں معتدل ہوتی ہیں اور جن کا حیض وقت پر آتا ہے کھانا، پینا، فرست و سرور اعتدال کے اندر ہوتا ہے۔ جلد جلد حاملہ ہونے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ جو پندرہ سال سے پہلے حاملہ ہو جاتی ہیں ان کو موت کا خطرہ ہوتا ہے کیونکہ ان کا رحم چھوٹا ہوتا ہے۔ چنانچہ بغیر مشقت و دشواری کے ولادت نہیں ہو سکتی۔ ہمیشہ غمتیں ہونے والی عورت حاملہ نہیں ہوتی۔ اسی طرح بد نشی کا شکار عورت حاملہ نہیں ہوتی۔ استقامت حاصل کا مناسب زمانہ اہل حیض یا اواخر حیض ہوتا ہے اور اس وقت جب کہ جسم معتدل ہو۔ شکر خانا پینے سے پر نہ ہو۔ طبع کے شروع ہونے سے ذرا قبل حمل نہیں ٹھہر پاتا کیونکہ رحم میں رطوبت موجود ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے اس میں جذب کی قوت نہیں ہوتی ہے۔

حمل قرار پانے کی علامتیں:

بعد بیاہ عورت اپنے پہل میں کوئی خرابی نہ محسوس کرے۔ حیض بند ہو جائے۔ اس کی

چھتیاں بڑی ہو جائیں۔ اس کے بعد شرم بڑھنا شروع ہوتا ہے۔ اس کے بعد جنین کی حرکت شروع ہونے لگتی ہے۔ حمل کی ابتدائی ایام میں عورت کا آرام کرنا بہتر ہے۔ تھوڑی غذا کھانے کے بعد تھوڑا شلنے کی عادت ڈالیں۔ اعتدال کے ساتھ حمام کا اہتمام کریں اس میں کوتاہی نہ کریں۔ زہد، ہضم کھانا کھائیں۔ چڑھائی چیزوں سے پرہیز کریں اور ہرگز وی اور تلخ پیدا کرنے والی چیز سے بھی بچیں۔

عورت کو دوسرے تیسرے سیبے سے شراب چیز کھانے کی خواہش ہونے لگتی ہے جو کبھی چوتھے اور پانچویں مہینے تک رہتی ہے۔ ایسی حالت میں عورت آرام کرے، کھانا کم کھائے، حمام اعتدال سے کرے اور فم معدہ کو تقویت دینے والی غذا میں استعمال کرے۔ شراب سرد خشک پانی کے ساتھ پییں جو کھانے کے دوران ہو۔ کھانے کے بعد دونوں ہاتھ اور پیروں کو اچھی طرح سے دھوئیں اور معدہ پر نیم گرم مناد لگائیں۔ انار دانہ ترش منہ میں رکھ کر چوسیں۔

لڑکے کی علامات:

جنس لڑکا ہو تو حاملہ عورت کا رنگ سرخ اور کھلا ہوا ہوتا ہے لڑکی ہو تو زرد اور ہنسی مائل ہوتا ہے۔ لڑکا ہو تو ذہنی چھاتی بائیں سے بڑی ہوتی ہے۔ اگر جڑواں بچے ہوں تو دونوں چھاتیاں ایک ساتھ بڑی ہوتی ہیں۔ جن عورتوں کے بال گھنیرے ہوتے ہیں اور ان کے جسم میں خون زیادہ ہوتا ہے ان کو حمل کے دوران تھوڑا بہت خون آجاتا ہے اور جن عورتوں کو حاملہ ہو چھپنے کے بعد خون آجاتا ہے ان کے ساتھ اس وقت جماع کر لیا جائے تو ایک حمل پر دوسرا حمل قرار پاتا ہے۔ زمانہ حیض تک عورت کے اندر حمل قرار پانے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ جنین کبھی ساتویں مہینے کبھی نویں مہینے اور کبھی سیریس میں تولد ہوتا ہے۔

جب عورت کو درد زہد ہونے لگے تو اسے کرسی پر بٹھائیں جیسے ہی فاق جو پیشاب سے پر ہوتی ہے پٹھے عورت اتار دے اور لگائے کہ بچہ باہر خارج ہو جائے۔

عمر والدت مشیمہ لی وجہ سے دوسو رتوں میں ہوتا ہے یا تو مشیمہ اس قدر سخت اور دیش ہوتا ہے کہ اس کا پھنسا ہوا ہوتا ہے یا پھر اتنا باریک ہوتا ہے کہ قبل از وقت پھٹ جاتا ہے۔ اس

کی رطوبت بہہ جانے سے رحم خشک ہو جاتا ہے اتنا خشک کہ جنین کا اس میں سے پھسل کا نکل آنا مشکل ہو جاتا ہے اور رحم کے بہت زیادہ خشک یا بہت زیادہ رطوبت ہونے کی حالت میں جنین نہیں نکل سکتا۔

عسر ولادت کی دوسری شکلیں یہ ہوتی ہیں کہ جنین لڑائی ہو، یونکہ اس کا خارج ہونا مشکل ہوتا ہے یا پھر جنین کئی دن پہلے سے مردہ ہو یا پھر مہلکی یعنی رحم کا منہ تنگ ہو یا پھر حاملہ تم عمر ہو یا پھر مسانہ اور رحم میں ورم ہو اور آنت میں بھی ورم ہو یا وہاں خشک براز جمع ہو گیا ہو یا پھر عورت پر بردت کا غلبہ ہو یا پھر حد سے زیادہ دہلی ہو یا اس کی قوت ساقط ہو جاتی ہو یا پھر غم کی خبر اس پر اثر کر گئی ہو یا غصہ ہی ہوا لگ گئی ہو۔

جنین کا طبعی خروج سر کی جانب سے ہوتا ہے اس کے علاوہ پہلو سے، یا کوبے سے، یا تاگوں سے ہو تو یہ سب غیر طبعی حالتیں ہیں۔

جب مشیمہ ولادت سے پہلے پھٹ جائے اور رطوبت بہہ جائے تو رحم و فرج میں موم، کوئی تیل یا انگہ کی سفیدی یا مرغابی کی چربی لگا میں۔ یہ تمام اس وقت جی اختیار کی جائے جب کہ رطوبت نا کافی ہو۔

جس عورت کا مشیمہ اتنا دبڑ ہو کہ آسانی سے چاک نہ ہو رہا ہو تو انکلیوں کو اندر داخل کر کے سلائی سے یا سوئی سے یا فصد کر نیچے نشتہ سے چاک کریں۔

جنین زیادہ بڑا ہونے کی وجہ سے ولادت میں وقت ہو تو انی ہاتھ ڈال کر جگے جگے جنین کو بھیچے۔ اگر ایسا کرنے کے حالات نہ ہوں تو جو چاہو باہر ہے اسے نرم پٹی سے باندھ کر بیچنے اس سے کام نہ چلے تو کلاب سے پھانس کر بھیچے اب بھی خارج نہ ہو تو جنین کا مضمضہ کاٹ کر مضمضہ منہن صورت میں باہر نکالیں۔ مردہ جنین کو اس سے پہلے کہ انکلیں اتفاق یا ورم پیدا ہوا سے باہر نکالنا بہت ضروری ہے۔ اگر ایسا ممکن نہیں ہے تو جنین کو کاٹ دینا چاہئے۔ اگر اس کا سر زیادہ بڑا ہے تو سر کاٹ کر دماغ نکال دیں اور ران کاٹ دیں پھر منہ بہرے پھانس کر جنین نکالیں۔ اگر سر میں پانی ہونے کی وجہ سے خروج میں پریشانی ہو رہی ہو تو جنین کے سر میں جھدہ رکے پانی نکال دیں اور ضرورت ہو تو اسکے گلے میں ہڈی کی پنی باندھ کر بھیچیں اس سے کام نہ چلے تو

منارات سے چھٹا کر کھینچیں۔

اگر جنین کا زائید ہوا ہو تو عورت کو دو چار بار حرکت کرانی ممکن ہے کہ سبج ہو جائے۔

عورت سے کہیں کہ چار پانی پر سیدھی سینٹ جائے اور دونوں پیروں کو اوپر کی جانب اٹھائے۔ پھر چار پانی کو خوب زور سے بلائیں۔ ایسا کرنے سے یاہ نکلا ہو یا عضو اندر چلا جائے گا۔ ورنہ پھر اسے کاٹ دیں اور اگر باہر نکل آتا ہے تو اسے اندر لوٹائیں اور عورت سے حرمت نہ لرائیں تاکہ وہ سیدھا ہو جائے جنین کو تنہا بقیہ رحم تک واپس کریں اگر ایسا نہ ہو سکیں تو عضو کاٹیں خواہ ہاتھ ہوں یا پیر۔

اس بات کی کوشش کریں کہ جنین کا سر نیچے کی طرف ہو اگر یہ ممکن نہ ہو تو پیروں کی نیچے کر لیا جائے۔ لیکن اگر جنین کسی پہلو سے خارج ہو رہا ہو تو اسے اندر دفع کریں اور طبعی زاویہ پر موزیں اُترا یا نہ ہو تو جنین جیسے ہی اندر جائے عورت کو زور سے ہلا دیں۔ ایسا کرنے سے جنین صحیح زاویہ پر آ سکتا ہے لیکن اگر اس سے کامیابی نہ ہو تو جیسے ہی ممکن ہو اس کو پھانسیں اور چھپچھپیں اور اس کے ٹکڑے کاٹیں اور جب تک آخری ٹکڑا خارج نہ ہو جائے نہ تھوڑیں۔

مسلسل خوشبو سوگھنے سے عمر و ولادت کا مرض ہوتا ہے کیونکہ خوشبو سے رحمہ اوپر کی جانب سکر جاتا ہے۔ اس سے خوشبو اس قدر سوگھیں کہ قوت شامہ کو تقویت مل جائے۔ اس کے برعکس بدبو ولادت میں سیوت پیدا کرتی ہے۔ جس عورت کو سوگھنے کی وجہ ولادت میں شوری و زور ہی ہو اس کو ٹخنوں سے بل بٹھائیں اور اس کے سر کو پیچھے کی جانب جوکائیں تاکہ اس کا شلہ مقام رحم سے اونچا نہ جائے۔ ایسا کرنے سے جنین خارج ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر زور و زنجی کی وجہ سے تنگی رحم ہوگئی ہو تو یہ عمل کارآمد ہوتا ہے کیونکہ موٹی چربی کا رحم کے اوپر دباؤ پڑتا ہے اور زور و زنجی اختیار کرنے سے چربی کا دباؤ رحم کے اوپر سے ہٹ جاتا ہے۔

عمر و حالات کی وجہ سے ان راتوں اور پیشاب میں نقل جمع ہو جاتا ہو تو پہلے پانی، شہد اور بورق کے جتنے کریں اور پیشاب جاری کریں پھر ٹھنڈے پانی میں عورت کو دھوئیں۔ غوطہ رہے۔
 نہ نہ تو اس اور کمزور مریضہ ہو تو شہم پر پیردنی دباؤ ڈال کر انکھنیں اور زور لگانے میں مدد کی

جائے۔

جس عورت کی مہبل میں شقاق یا جراثیم کی وجہ سے تکلیف ہو تو اس کے تکمید کرنا مفید ہوتا ہے۔ اس کے رحم میں خوب روغن ڈالیں اگر مقعد میں بواسیر ہو تو دردزہ کے دوران دھن ہوئی۔ اس سے انطول کریں اور آب گرم میں بٹھائیں۔

اگر ٹھنڈا قلنے کے سبب سے عسر و اذیت ہے تو فریج میں پانی اور گرم روغن پینپی کریں اور مائع اور کمر پر روغن غار کی مالش کریں۔

کنزوری اور استرخاء کی وجہ سے عسر و اذیت ہو تو ہوا دار اور معطر جلد پر عورت کو بٹھائیں اور جتنی خوشبو اسے صحت مند رکھ سکتی ہے لگھائیں۔ اور اس کو انڈے کی زردی اور شراب تھوڑی تھوڑی دیتے رہیں اگر نشتر لگانے کی ضرورت پیش آئے تو عورت کو سری پر اس طرح بٹھائیں جیسے وقت ولادت بٹھا جاتا ہے۔ لیکن اس کے سر کے پیچھے نیک لگانے کا اہتمام کریں۔ معالج اس کی ایک ران پر جو داہنے جانب واں ہوزور دے۔ پھر نشتر لگائے۔ فریج کو دسب سے کھولے اس کے کھلنے سے فم رحم خود کھل جائے گا اور اس طرح مشیمہ خارج ہو جائے گا۔ عورت اپنے جڑے کھولے رکھے اور معمول سے زیادہ بی سانس لے اور کھانسی کرے۔ اگر ایسا کرنے سے مشیمہ خارج نہ ہو تو بایں ہاتھ جس کا ناخن کٹا ہوا ہو داخل کرے۔ اور پھر مشیمہ کو پکڑ کر دستہ آستہ کھینچیں۔ پتی سے ہڑ نہ کھینچیں۔ ایسا کرنے بھی اگر خارج نہ ہو اور مشیمے سے نوٹ جائے کا خطرہ ہو تو جہاں تک ہاتھ پہنچ سکے مشیمہ کو باندھ دیں اور پھر اسے عورت کی ران سے اعتدال کے ساتھ باندھیں اور نرم میں مرہم یا سیقون بذریعہ حقن ڈالیں تاکہ مشیمہ میں قلعن نہ ہو اور عورت کو مشیمہ خارج کرنے والی اشیاء کھلا میں۔

حاصل کو سب سے شدید تکلیف پہنچے کے بعد اس کے بل ٹکٹے سے اور اندرون رحم دانوں باتموں کے پھینٹے سے ہوتی ہے اور اسی سے اس کو زیادہ درد ہوتا ہے۔ (سیسون)

طبعی شکل میں ولادت کا ہونا عورت کے سے کم تکلیف دہ ہوتا ہے اور خروج آسان ہوتا ہے۔ یہ بات جاننے کے لئے کہ جنین طبعی شکل میں خارج ہونے والا ہے یہ دیکھیں کہ عورت کھلی ہوا کی مشاق ہے اور دردزہ اوپر سے نیچے کی جانب مائل ہے تو جنین طبعی شکل میں ہے۔

اس کے علاوہ عورت کے شکم پر پیلوں کی جانب سے قم رحم کی جانب دباؤ ڈالیں ایسا کرنے سے اگر جنین سر کے بل ہے تو مشیمہ کے ساتھ خارج ہوگا اور عورت ایک بار میں پاک ہو جائے گی۔ ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ مشیمہ اس کی ران سے باندھ دیا ہے اور چھینک لائیں۔ اگر مشیمہ کو کاٹنا پڑے تو کاٹ دیں پھر شکم پر ہاتھ پھیریں اور عورت زور لگائے جنین یبارگی خارج ہو جائے گا۔ عورت کا کرسی پر بیٹھنا مناسب ترین آسن ہے۔ اور اگر زور لگانے میں اور اوپر اٹھانے میں کمی ہو رہی ہو تو چھینک لانا مناسب تدبیر ثابت ہوتی ہے۔

اگر کثرت سے خون خارج ہو جائے تو دونوں ہاتھ اور دونوں پیرو باندھ دیں اور شکم پر سرکہ میں پیڑا بھگو کر رکھ دیں۔ محرک دواؤں سے بچنا ضروری ہے کیونکہ اس جگہ اعصاب ہوتے ہیں جس کو یہ دوائیں نقصان پہنچاتی ہیں بلکہ رحم میں نفوخ کرنا اور محض، کندر اور شراب کا شاف رکھنا بہتر ثابت ہوتا ہے۔ (پولس)

حمل کی علامت یہ ہے کہ بعد جماع قم رحم پر خشکی ہے اس بارے میں دریافت کریں۔ جماع کے وقت عورت ایسا محسوس کرتی ہے گویا اس پر غشی طاری ہے اور پھر درد سا ہے۔ اور اس کے بعد عورت عانہ میں اور ناف میں اور فرج میں تھوڑا تھوڑا اور محسوس کرتی ہے۔ رحم کا منہ اچھی طرح بند ہو جاتا ہے۔ جماع سے بے رغبتی ہو جاتی ہے پھر حیض کا آنا بند ہو جاتا ہے اور کھٹی اشیاء کی خواہش ہوتی ہے، چہرے پر جھانیاں اور کالے دھبے ظاہر ہوتے ہیں اور چہرہ شاداب ہوتا ہے۔ سر پستان سیاہ ہو جاتا ہے اور چھاتیاں ابھرنے لگتی ہیں۔ آنکھ کی سفیدی زرد ہو جاتی ہے۔ بقراط نے جس طرح ذکر کیا ہے عورت کو آب شہد پلا کر چائے کرلی جائے۔ (سرایون)

ایک حقہ جو شروع کے مہینوں میں ہنم کی کثرت سے استقاط کی شکایت میں مستعمل ہے۔ اندران لے کر اس پر روغن سون بھر دیں۔ پہلے اس کے حقہ نکال دیں اور ایک دن ایک رات چھوڑ دیں پھر دوسرے دن اس کو گرم راکھ پر رکھ دیں۔ جب روغن میں جوش پڑ جائے تو ٹھنڈا کر کے صاف کر لیں اور فرج میں اس کا نیم گرم حقہ کریں۔ یہ عجیب تاثیر رکھتا ہے

(قراہادین جیش)

جس عورت کو تھوڑی مقدار میں جدی جدی حیض آتا ہے وہ تولید کی اہلیت نہیں رکھتی کیونکہ یا تو وہ قلت دم کی مریض ہے یا اس کی عروق رحم میں کثافت ہے اور یہ دونوں باتیں حل کے لئے ناموافق ہیں۔ عروق رحم کی کثافت سے مشیمہ نہیں بنتا اور اگر بنتا ہے تو اس سے زیادہ مقدار میں خلیہ خون خارج ہوتا ہے۔ (مؤلف)

جب مرد کی منی رقیق ہو اور صاحب جماع تیزی سے قبل دخول میں جدی کرے تو یہ حلقہ خروٹ منی کا سبب بن جاتا ہے اور عورت سے عدم امت کا موجب ہوتا ہے۔ (کتاب المنی) یہ طبعی نکتہ ہے جسے سمجھنے کی ضرورت ہے۔ (مؤلف)

بائنحہ عورتوں کا علاج میں گرم شفات سے کرتا ہوں۔ بلساں اور اس کا روغن، بان، مسک، اظفار الطیب وغیرہ کا شافہ بنا کر مستقل حصول کراتا ہوں اور گرم معجونیں دیتا ہوں۔ دس روز کے بعد جماع کرنے کی اجازت دیتا ہوں۔ مر، میہ اور حب الفار کی قرص بنائیں اور روزانہ اس کی دھوئی دیں۔ (مؤلف)

حاملہ عورتوں کو مٹکی میں نیم گرم کائے کا دودھ پینے سے آرام ہو جاتا ہے

(قرا بادین۔ حقیق)

کچھ آدمیوں کا خیال ہے کہ دایا جب عورت کی چھاتیوں میں تغیر و پھیلاؤ دیکھیں محسوس کرے تو یہ حمل کی علامت ہے اور اگر آنکھوں میں گہرائی اور پچھوٹوں میں استرخاء، نظر میں تیزی، آنکھ کی سفیدی میں گہرائی محسوس کرے تو یہ بھی حمل کی علامت ہے۔ اور نر کے پیچون یہ ہے کہ دائی حاملہ کا شکم دیکھے کہ گول ہے اور بھرا ہوا ہے اور اس میں غٹھ ہے اور ریم میں نکھار ہے تو یہ نر کے کی علامت ہے اور اگر شکم میں طول اور ذصیا پن ہے اور اس کے ریم میں جھکیاں ہیں تو نر کی حاملہ ہے۔ اگر سر پستان سرخی مائل ہے تو نر کا ہے اور سیاہی مائل ہے تو نر کی ہے۔

حاملہ کا دودھ لیکر، وانگیوں سے دیکھیں اگر غلیظ ہے اور چھپچھپ ہے تو نر کا اور چھپچھ نہیں ہے تو نر کی ہے۔

اس کے دودھ کا ایک قطرہ ٹھٹھے میں پکا کر دھوپ میں رکھیں حرکت نہ دیں کچھ دیر بعد

اُردودھ جمع ہو راکر ایک موتی دکھائی دے تو لڑکا ہے اگر پھیل جائے تو لڑکی ہے۔

جنین کی تعداد کی پہچان یہ ہے کہ ناف مشیمہ سے ملی ہوئی ہے یا اس میں سلوٹ اور گره ہے جتنی سلوٹیں ہیں اسی اعتبار سے ولادتیں ہوں گی اور اگر کوئی سلوٹ یا گره نہیں ہے تو ایک ولادت اگر عورت اسقاطِ آرد سے یہ پہچان باطل ہو جاتی ہے۔

(جنین کی بیان کردہ معلومات پر حوالہ چاہیوں)

ساتویں مہینے میں پیدا ہونے والا بچہ اپنی قوت سے جھلی کو قبل از وقت چاک کر دیتا ہے۔ لیکن چونکہ ایسا کرنے سے اس کے اندر اچانک ایک بڑی تبدیلی آتی ہے اس لئے بعد میں وہ کمزور ہو جاتا ہے۔

ساتویں مہینے میں پیدا ہونے والے اکثر بچے اسی وجہ سے مر جاتے ہیں کہ ان کے اندر ایک بڑی تبدیلی آتی ہے جس کی وجہ سے ان کی حالت گہڑ جاتی ہے اور آنکھیں مہینے میں پیدا ہونے والے بچے جو بیمار ہوتے ہیں اور ان کی حالت خراب ہوتی ہے وہ اس بات کی دلیل ہے کہ حاملہ عورت کی حالت خراب تھی اور پوری مدت میں اس پر سُرانی کی کیفیت رہی۔ دراصل جنین کی حال اس کی ماں کے حال کے تابع ہوتا ہے چنانچہ اس حال میں پیدا ہونے والا بچہ زندہ نہیں رہتا ہے۔

آنکھیں مہینے میں پیدا ہونے والے بچے اس کا سُر اوپر کی جانب ہوتا ہے اور اسی آنکھیں مہینے میں پٹ کر نیچے کی جانب ہو جاتا ہے۔ (مسائل جنین)

اُترایا ہوتا تو نویں مہینے میں پیدا ہونے والے بچے کا حال اس کے برعکس ہوتا۔ جنین کے قول کا مطلب یہ ہے کہ اگر بچہ ساتویں مہینے میں قوی ہو جاتا ہے تو جھلی ساتویں مہینے میں چاک کر دیتا ہے اور اُترایا نہ ہو تو آنکھیں مہینے میں پلتا ہے۔ اور اس کا سر نیچے ہوتا ہے۔ لیکن اس میں اس قدر شدید حرکت نہیں ہوتی کہ باہر نکل آئے اور اُردو اس حالت میں نکل آتا ہے تو بہت زیادہ کمزور ہوتا ہے۔ کیونکہ اس نے زبردست قوت سے اتنی حرکت نہیں کی جتنی ساتویں مہینے کے جنین نے کی تھی بلکہ وہ طبعی حرکت پر قانع رہا اور اس کا پلٹنا بے جان چیز کی طرح ہوا جبکہ دنیا میں باقی رہنے کے لئے اسے قوت کی ضرورت تھی اور جب پلٹنے کے بعد اسے خروج کی

تکلیف سے داست پڑا تو اس کا زندہ رہنا ممکن نہ رہا۔ تاہم اگر وہ خارج نہیں ہوا بلکہ رحم ہی میں موجود رہا تو آہستہ آہستہ قوی ہو کر زندہ رہنے کے قابل ہو جائے گا۔

جو بچے سر کے بل پیدا نہیں ہوتے بوقت ولادت ان کو صعبوت جھینا پڑتی ہے اور پسو کے بل نکلنے میں بڑی دقت ہوتی ہے اور بڑی بڑی شکل ہوتی ہے۔ بعض شقیں اتنی خراب ہیں کہ جنین اور ماں دونوں مر جاتے ہیں اگر دونوں نہ مریں تو شدت خروج سے جنین باہر آنے کے بعد متاثر ہو جاتا ہے اور اکثر مر جاتا ہے یا ایہ کہ تمین و ان میں سکون سے ہو جاتا ہے۔

سب سے قوی بچہ وہ ہوتا ہے جو دسویں ماہ میں پیدا ہو کیونکہ وہ پردریش پا کر اس مرض سے دور ہو جاتا ہے جو آنکھوں میں مہینے میں اسے پہنچا تھا اور چونکہ وہ بڑا ہو جاتا ہے اس لئے بیمار بھی ہو تو اچھا ہو جاتا ہے۔ (مؤلف)

امتناع حمل یا تو مرد و عورت کے سوء مزاج سے ہوتا ہے جو سرور جسم میں ہو یا اعضا تناسل سے۔ لہذا پہلے میں مخصوص ملامت کی تدابیر سے بحث کروں گا پھر اعضا تناسل سے سوء مزاج سے بحث کروں گا جس کی پہچان ماہ منویہ کی مقدار، کیفیت اور حیض کے ذریعہ ہوتی ہے۔ یعنی دونوں میں سے کسی ایک میں سے ماہ میں کمی ہو یا اس میں تعفن ہو یا رقت ہو یا وہ غفلت ہو جو سوء مزاج کی دلیل ہوتی ہے۔

حمل میں یہ چیز بھی اکثر مانع ہوتی ہے کہ مرد حاجت سے جلد فریغ ہو جاتا ہے اور عورت نہیں ہوتی جبکہ حمل اس وقت قائم ہوتا ہے جب دونوں بیف وقت فریغ ہوں۔ اس سے مرد و عورت کی آنکھوں سے، ذہیلے پڑنے سے اندازہ لگائے اور حاجت کو ایسے ہی وقت میں حاصل کرے۔ خون حیض کی کثرت بھی مانع حمل ہے اور ایسی حالت میں فم رحم میں ترمی کی ضرورت ہوتی ہے اس کی دیگر وجوہات خونی پیشاب سے، درد، موٹاپا یا حد سے زیادہ دود پان ہی ہیں۔ ان میں ملامت بالفصد کی ضرورت ہوتی ہے۔ (مؤلف)

حمل کی پہچان رحم کا شدت سے بند ہو جانا اور ام کا اوپر کی جانب سکر جانا۔

(جامع القوی الطیب)

یہ بات حاملہ عورتوں نے بکثرت بیان کی ہے کہ ان کا قم رحم اوپر کی جانب سکڑ گیا ہے۔

(مؤلف)

لڑکائی لڑکی کا وجود عورت اور مرد میں سے کسی ایک کے غلبہ منی پر منحصر ہے اگر مرد کی منی غالب ہے تو لڑکا ورنہ اس کے برعکس جنس پیدا ہوگی۔ اس لئے جو لڑکے کا طالب ہو اس کو زیادہ منی پیدا کرنے والا اور عورت کو کم شہوت والی ہونا چاہئے جو کم منی والی عورتیں ہوتی ہیں۔

حمل نہ ہونے کی علامات :

دو، دو۔ تین، تین ماہ تک مستقل حیض آتے رہنا اور ان خراب چیزوں کی خواہش نہ ہونا جن کی حاملہ کو ہوتی ہے۔ حمل کے دوران جنین کا حرکت نہ کرنا اور اگر حرکت ہو در رحم کے ساتھ ہونا۔ اس کے علاوہ بخار، نفث الدم اور چھاتیوں کا دبلہ ہونا وغیرہ۔ (کتاب ایڈیما۔ باب دوم، مقالہ سوئم)

جس حاملہ کو خون آئے وہ مقویات رحم کا استعمال کرے مثلاً عدس مقشر، پوست انار، مازہ، آس خشک سرکہ میں ڈبو کر صاف کریں اور اس پانی میں بینسیں اور پانی میں کوئی خوشبو نہ ڈالیں۔ (ابن ماسویہ)

بن عورتوں کو حمل نہیں ہوتا وہ مندرجہ ذیل دھوئی استعمال کریں۔ زرشہ احمر، جوزالہ و، میہ سائلہ میں گوندھ کر ایک شیشے کے قیف نما برتن میں رکھ کر حیض سے فارغ ہو کر دھوئی دیں۔ پھر دھوئی پوری ہونے کے بعد مجامعت کریں۔

دوسرا نسخہ :

میہ سائلہ میں حب الفار ملا کر شہد میں گوندھ کر ان کی ٹکیہ بنالیں ساڑھے تین گرام حبوب کی دھوئی تین بار دیں۔ (مسح)

شراب پینے والی نشہ کی عادی عورتیں حاملہ نہیں ہوتیں۔ (کتاب مسائل طبیعہ)

جس عورت کے رحم میں فساد ہوتا ہے اس کو ایک حمل کے بعد دوسرا حمل ٹھہر جاتا ہے اور اس کے حمل سے خون بہتا رہتا ہے۔ اور ایسی حالت میں پہلا حمل صورت اختیار کئے بغیر متعفن

ہو کر رحم سے خارج ہو جاتا ہے۔ عورت کو بخار ہو جاتا ہے اور چہرے پر تھجھ ہوتا ہے اور خراب امراض لاحق ہوتے ہیں یہاں تک کہ دونوں میں سے ایک کا اسقاط ہو جاتا ہے۔

(بقراط۔ جبل علی جبل)

شکم میں جنین کی موت واقع ہونے کی علامت :

عورت کو کسی ایک کر وٹ لٹانے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جنین نیچے کی طرف ایسا اُترتا ہے جیسے پتھر۔ ناف کے گرد سراق ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ جو جنین کے زندہ رہنے تک گرم ہی رہتا ہے۔

اگر جنین خارج ہونے سے قبل عورت کا خون بہ جائے تو جنین کا خارج ہونا مشکل ہو جاتا ہے اور اس کی موت کا خطرہ رہتا ہے۔ مجامعت کی کثرت سے جنین جلد خارج ہوتا ہے۔ عسر و ولادت کے بعد زندہ حالت میں جنین خارج ہو تو ناف جنین کو قطع نہ کریں جب تک اسے پیشاب یا چھینک نہ آجائے یا وہ رو نہ دے اور اگر وہ خوب دیر تک حرکت نہ کرے تو سمجھو مر جائے گا۔

حامد کی آنکھوں میں گہرائی ہوتی ہے اور بیاض چشم دھندھلی ہو جاتی ہے۔ اگر دورانِ حمل استسقا، بچی کے حواریں پیدا ہوں کان اور اطرافِ ناک سفید ہو جائیں تو یا تین مردہ ہو گا یا مر جائے گا۔ اس کا علاج خوشبودار فرزجوں سے کریں، شرابِ ریحانی پلائیں، لذیذ غذا میں کھلائیں، یہاں تک کہ اس کی ناک اور کان سرخ ہو جائیں۔

اکثر حامد عورتیں مٹی اور کوئلہ کثرت سے کھاتی ہیں جو جنین کے سر اور اس جانب سے عذی اعظم سے چپک جاتا ہے۔

جن باکرہ عورتوں کو طمٹ دیر سے جاری ہوتا ہے ان کے رحم میں قوتِ جاذبہ قوی نہیں ہوتی۔ اس لئے اگر بچہ والی عورت کو طمٹ جاری ہو تو ایک سال میں دوبارہ ہاتھ پیروں میں فصد کریں۔ فمِ رحم کے تنگ ہونے سے بھی حمل سے رکاوٹ ہوتی ہے۔ جست کی سلائی جکے جکے داخل کریں۔ ملین دوا کی مالش کریں، شراب پلائیں، حمام کی کثرت کرائیں۔ کرفٹ، کمون،

سندرہموزان نہا رمنہ کھلائیں اور کرنب کھلائیں۔

گرم فرزجے اور مسہلات دینے کے بعد گرم پانی میں بیٹھنا بھی حمل کے لئے معین ہوتا ہے۔

رحم کی رطوبت اور چپک دار چیزیں بھی حمل نہیں ہونے دیتیں۔ اس لئے گرم فرز جوں سے رطوبات کو سیان پر آمادہ کریں اور پھر قابض پانیوں میں بنھائیں۔ چربی کی زیادتی بھی مانع حمل سے لہذا لطیف دواؤں سے جسم کو دبلا کرنے کی کوشش کریں۔

نشا اور شراب نوشی بھی حمل ٹھہرانے میں مانع ہوتے ہیں۔ خاص طور سے شراب ابھش رقیق اور اترقوی مانع حمل ہیں۔ ایسی حالت میں گرم پانی کے بجائے ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا زیادہ مناسب ہے اور ایسی غذائیں جو قوی، چربی اور جلد بھج پانے والی اور اچھی خلط پیدا کرنے والی ہوں۔

ریۃ اولہ مطلوب ہو تو حیض سے فراغت سے قلب جماع کریں اور بائیں خفیہ کو باندھ دیں۔ بڑائی کے لئے اس کے برعکس۔

ولادت کے بعد عورت کو درواغھے تو ما، لھیر، کراٹ اور بکری کی چربی کا شوربہ پلا میں۔

لکھن کے ساتھ پیڑما یہ کا حمول حیض سے فراغت کے بعد کرنا حمل کے لئے معین ہوتا ہے۔ انجرو بری کا تخم پینا بھی مفید ہے۔ تخم ساسالیوس، گائے، بکری وغیرہ کو زیادہ بچے پیدا کرنے کے لئے کھلاتے ہیں۔ رب حصرہ حاملہ کے لئے معین ثابت ہوتا ہے۔ خراب چیزوں کی خواہش کو روکتا ہے اور شلم کے لئے بہتر چیز ہے۔ (دیسقور، یوس)

ثابت انار جو حق کے ساتھ تیار کیا گیا ہو حاملہ عورت کے لئے مفید ہے۔ شیم کی دھونی، مر، ساقی، شیر یا کندر کے ساتھ یا زعفران کے ساتھ دینا حمل میں معاون ہے جو شخص چاہے کہ عورت جلد حاملہ ہو تو وہ کئی راتوں تک مقل اور دوسری ایسی اشیاء جو زیادہ گرم نہ ہوں بطور حمول استعمال کرائیں۔

حاملہ کی قے کا علاج "باب القے" میں انشاء اللہ مل جائے گا۔ (ابن، سویہ)

چوتھے یا پانچویں مہینے میں ایسا اسقاط رحم کے اندر رطوبت کی کثرت کے باعث ہوتا ہے۔ ساتویں اور آٹھویں مہینے میں اسقاط کا سبب ریاہ ہوتا ہے۔ ریاہ کا علاج روغن ارنڈ آب میتھی کے ساتھ، بادیان، حب سلیم، حرف ابیض بریاں اہل کے ساتھ، حجم کرفس، سکر عتیق (پرانائز) دھرتا، شترنایا سے ہوتا ہے۔ نیز گھنے، دھونی، تیز فرزبے جو نقطہ اسود، صخر، روغن بلس، نانخواہ وغیرہ سے بنائے گئے ہوں کارآمد ہوتے ہیں۔ شو نیز کی دھونی دی جائے۔ زوق، عسک الانباط وغیرہ کا استعمال کیا جائے نیز ایسی اشیاء کا استعمال کیا جائے جو ریاہ کو دفع کریں۔

اگر عورت سیلان خون کی کثرت سے ولادت کے وقت کمزور پڑ گئی ہو تو ایسی تدبیر کریں جس سے اس کی قوت واپس آ جائے جس طرح سے دوسری نقاہتوں میں تدبیر کی جاتی ہے۔ جن عورتوں کو کثرت شحم سے حمل نہ ٹھہرتا ہو ان کی قصد کریں اور بار بار گرم گھنے کرائیں جس میں شحم حنظل، روغن زیتون، نمک اور بورق وغیرہ شامل ہوں نیز شہد، مر اور روغن سوسن محمول کریں۔ (ابن ماسویہ)

دن بھر عورت کو فاقہ کرائیں جب شام ہو جائے تو اس کو اجانہ اور قلع (ٹکلی) سے دھونی دی جائے۔ عورت کو ایک مرتبہ آزاد سادیا جائے تاکہ دھواں رحم میں پہنچے۔ اگر اچانہ کے منہ سے دھواں خارج ہو تو عورت حامد نہیں ہے یا پھر عورت صبح کو تھوڑا کھانا کھائے باقی دن کچھ نہ کھائے۔ رات کو لہسن کا محمول کرے اگر لہسن کی بدبو منہ میں آ جائے تو بانجھ نہیں ہے۔ (اسلمین)

جنوبی ہوائیں اکثر لڑکیوں کو جنم دیتی ہیں۔ اس کا تجربہ اس کا وقت ہوتا ہے جب مرطوب ہوا چلتی ہے۔ شمالی ہوائ کے پیدا کرتی ہے۔ شباب کے دور میں اکثر لڑکے پیدا ہوتے ہیں یوزھے اور نو جوانوں کو لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اگر رباط ذرا اس قدر چھوٹا ہو کہ مقام مقصود تک نہ پہنچے نہ منی کو سیدھائی سے لیج سکے تو حمل قرار نہیں پاتا۔ (قلبی غورش)

بچے کے عادی لوگ اکثر اولد ہوتے ہیں کیونکہ ان کا حراج زیادہ مرطوب ہوتا ہے۔

میں نے چہ دایوں کو دیکھا ہے کہ وہ سائڈی کو ایسے سائڈ کے ساتھ باندھ دیتے ہیں جو

بائیں جانب سے صحنی ہوتا ہے یا اس کے برخلاف دائیں جانب سے ہوتا ہے تاکہ زیادہ پیدا

ہوں۔

ستر ملی لیٹر شہد ہموزن آب باراں کے ساتھ سوتے وقت پلانے سے اس بات کا علم ہو جاتا ہے کہ حمل ہے یا نہیں اور یہ مانع حمل ہے۔

بسا اوقات زچہ کو بخار اور درد رحم اس ورم کی وجہ سے ہوتا ہے جو عسر ولادت کی وجہ سے ہو گیا تھا یا استفراغ کی وجہ سے۔ ایسی عورت کو گرم پانی میں بٹھائیں اور آتش جو کا پانی پلائیں۔ اس سے اس کے درد میں سکون ہوگا، قوت واپس آئے گی اور بدن میں تری آئے گی۔ کیونکہ تمام خشک غذا میں اس کے لئے ناموافق چیزیں اور خون بہہ جانے کی وجہ سے اسے ترطیب کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ آسانی سے مادہ کا مہیہ ہو سکے اور ماہ الشیر میں یہ صفت پائی جاتی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ وہ مطلق اور تیزی سے مہیہ لا کر خون کو جاری کرتا ہے اور اس میں ضرورت کے مطابق غذائیت بھی خوب ہے۔ اس کو کئی بار میں تھوڑا تھوڑا کھلاتا اور جلد جلد کھلاتا مفید ہوتا ہے۔ اگر حمل کی حالت میں پستان دبے ہو گئے ہوں اور اول مہینوں میں دودھ نکلنے لگے ہے تو یہ جنین کے کمزور ہونے کی علامت ہے۔ خاص طور سے اگر بغیر دودھ دبائے ہوئے پکا کرے۔ کیونکہ یہ اس بات کا پتہ دیتا ہے کہ چھتیاں زیادہ غذا کو اپنی طرف کھینچ رہی ہیں۔ لیکن اگر پستان بھر پور ہوں تو خنفس کے صحت مند ہونے کی علامت ہے۔ (یہودی)

گاہ بھن جانور کی تشریح سے ظاہر ہوتا ہے کہ نر بچہ اکثر دہنی جانب ہوتا ہے۔ رحم کے دہنی جانب سے جاری ہونے والا خون ایسا خون ہے جس کی مائیت کو گردہ بننے سے جذب کر چکا ہے جبکہ بائیں جانب سے خون کی مائیت کو گردہ بعد میں جذب کرتا ہے۔ چنانچہ جب نر کا بالغ ہوتا ہے اور اس کا داہنہ بیضہ بائیں سے قبل پھوٹتا ہے تو اکثر و بیشتر اولاد نرینہ پیدا کرتا ہے اور اس کے برعکس صورت میں نتیجہ برعکس برآمد ہوتا ہے۔ (جولینوس۔ اینڈیمیا)

میں نے لاقعد اور عورتوں سے معلوم کیا تو انھوں نے بتایا جب منی بہہ کر خارج ہوگی تو وہ حمل سے نہ ہوگی لیکن جب منی کو انھوں نے روک لیا تو ہو گئیں اور اس حالت میں انھوں نے رحم کو منا ہوا محسوس کیا اور ایسا اکثر ان دنوں ہوا ہے جب حیض کا زمانہ قریب ہو کیونکہ اس وقت رحم منی کی مدد کرتا ہے۔ (کتاب امنی)

کہ عورتوں کو اس بات کا علم ہو جاتا ہے کہ انھیں حمل قرار پایا گیا ہے کیونکہ وہ وہ منویہ کا احساس کر لیتی ہیں مرد کی منی بہہ کر نالی نہیں ہوتی بلکہ اندر رک جاتی ہے۔

(بقراط - کتاب الاجنہ)

اگر جماع کے بعد عورت سو گئی تو حمل ہو جانے کا امکان ہے۔

(روفس - کتاب العلوم)

اگر آپ کو ردی خلطوں میں مہمان لانے کے لئے عورت کو دوا مسہل پلانے کی ضرورت ہو اور حمل چوتھے اور ساتویں ماہ کے درمیان ہو تو صرف ضرورت کے مطابق ہی دوا مسہل دیں لیکن تیسرے مہینے سے قبل اور ساتویں مہینے کے بعد ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ یہ احتیاط بنین کی حفاظت کے لئے ضروری ہے کیونکہ جنین کی مثال ایسی ہے جیسے درخت سے پھل لگا ہوتا ہے۔ لہذا جس طرح پھل ابتدا میں کمزور ہوتا ہے اور آخر میں وزن دار ہو کر مرنے کا ہر وقت امکان ہوتا ہے۔ اسی طرح مسہل چیزوں سے بچا جاتا ہے اور اوپر نیچے چڑھنے اترنے سے بچا جاتا ہے اور اگر حاملہ بعض نرم مزاج دوائیوں کا کھالیتی ہے تو یہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

(کتاب الفصول)

اس کی وجہ یہ ہے کہ حمی - طبعہ جس قدر کامیاب ہوتا ہے وہ قدرتی بچے کے لئے مہلک ہے کیونکہ عورت کو تھک سے روکنے کی ضرورت ہوتی ہے اور بچہ حرارت حمی کے بعد خطرے میں ہوتا ہے۔ اسی لئے اگر عورت کو شیر خوار بچے سے بچا کر تا وقت غذا دی جائے تو وہ مر جائے گی اور اگر اس کو شیخ یا مرغی کا عارضہ ہے تو حاملہ اپنے ضعف کی وجہ سے ہلاک ہو جائے گی۔

اگر آپ جانا چاہتے ہیں کہ عورت حاملہ ہے کہ نہیں تو اسے سونے سے قبل ماء لعسل پلائیں۔ اگر اس کے پیٹ میں مروڑ ہو جائے تو حاملہ ہے ورنہ نہیں ہے۔ اس بات کا کلی ظاہر ہے کہ پانی اور شہد تازہ اور بغیر جوش کیا ہوا ہوتا کہ وہ ریا چید اگر ہے کیونکہ اس طرح کے پانی اور شہد پیٹ بھر پی لینے سے (یوقت سکون) ریا چ سختی ہے اور رحم اگر حامل ہوتا ہے تو آنتوں سے مزاحمت کرتا ہے اور اس ریا چ سے مروڑ پیدا ہوتی ہے۔ اس کے برخلاف اگر رحم متکلی نہ ہو تو ریا چ کا راستہ کھل رہتا ہے ریا چ نکل جاتی ہے اور مروڑ نہیں ہوتی۔

اگر لڑکے کا حمل ہے تو عورت کا رنگ کھلا ہوا ہوتا ہے اور اگر لڑکی کا ہے تو بد رونق ہوتا ہے۔ اس میں یہ اضافہ کر لیا جائے کہ رنگ کا کھلا ہونا یا سیاہ ہونا قبل حمل کے رنگ کے مقابلہ میں ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ لڑکی کا جنین لڑکے کے جنین کے مقابلہ میں زیادہ ٹھنڈا ہوتا ہے اور یہ بات عام طور سے ہوتی ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ عورت حسن تدبیر سے اپنے رنگ میں نکھر پیدا کر لے یا اس کے برخلاف ہو۔ یہی حال جنین کی حرکت کا ہے کہ لڑکا لڑکی کے مقابلہ میں زیادہ متحرک اور قوی ہوتا ہے۔

حامد کے رحم میں حمہ کا پیدا ہونا عورت کی علامت ہے کیونکہ یہ ورم بچہ کے سنے مہلک ثابت ہوتا ہے اور ورم للغمونی وغیرہ سے بھی یہی ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ حمل کے بعد عورت کی دیکھ ریکھ کی جائے جبکہ عورت حد سے زیادہ دلی ہو تو پیٹ بڑا ہونے سے پہلے اسقاط ہو جاتا ہے کیونکہ بچہ کا تغذیہ کم ہو پاتا ہے اور وہ ماں کے گوشت میں سے تصرف کرتا ہے۔ اگر عورت کا بدن معتدل ہے اور دوسرے اور تیسرے مہینہ میں بغیر کسی ظاہری سبب کے اسقاط ہو جاتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ قعر رحم رطوبت مخاطی سے پر ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے رحم بچہ کو تھامنے سے قاصر ہوتا ہے اور بچہ پھسل کر اسقاط ہو جاتا ہے۔ ظاہری سبب سے مراد یہ ہے کہ بیمار، استفادہ یا ورم یا کوئی دوسری بیماری یا فاقہ نشی کی روداد نہ ہو۔ چنانچہ اگر عورت کو بغیر ان اسباب کے اسقاط ہو جاتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ رحم کو جانے والی عروق۔ نخر۔ جس سے مشیمہ لگا رہتا ہے۔ رطوبت مخاطی سے پر ہیں۔ اسی طرح ان عورتوں کا حال بھی ہے جو حد سے زیادہ موٹی ہوتی ہیں کیونکہ ان کی شرب نم رحم سے مزاحمت کرتی ہے اس لئے بہت کم دلی نہ ہو جائیں حمل قرار نہیں پاتا۔

لڑکے کی پیدائش اکثر دائیں جانب ہوتی ہے اور لڑکی بائیں جانب ہوتی ہے کیونکہ دائیں جانب جگر کی مجاورت سے نرم ہوتی ہے۔ دوسرے یہ بھی ہے کہ عورت کا پیٹھ کے مقابلے میں مادہ جنس کے لئے نکلنے والی مٹی زیادہ نرم ہوتی ہے۔

ایک دوسری جگہ پر کہا ہے کہ دائیں طرف آئے والا خون مائیت سے صاف ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ داہنا اردو بائیں کردہ اور رحم سے اونچی ہوتا ہے اور حاملہ کا نم رحم بند ہوتا

ہے اور یہ حمل کی بڑی دلیل ہے اور دایاں اپنی انگلیوں سے اس کا پتہ چلا لیتی ہیں۔
 رحم بھی درم کی وجہ سے بھی بند ہوتا ہے لیکن اس میں سختی ہوتی ہے اور جو رحم حمل کے
 باعث بند ہوا ہو اس میں سختی نہیں ہوتی ہے۔

اگر آپ کو یہ معلوم کرنا ہو کہ عورت بانجھ ہے یا نہیں تو عورت کو ایک کپڑا
 اڑھا کر نیچے سے دھونی دیں۔ اگر دھونی کا اثر اس کے نحتوں میں محسوس ہو تو وہ بانجھ نہیں ہے۔
 معذرت، کندر جو خوشبودار ہوتے ہیں انکی دھونی سے یہ بات ممکن نہیں ہے کہ وہ عورت کے سینہ میں
 نفوذ کریں سوائے اس عورت کے جس کا رحم بارد کثیف ہو اور حاملہ کو وہ ٹھیک نہیں لگتا۔

دھونی، اچانہ اور ٹکلی سے دی جاتی ہے تاکہ دھواں صحیح طریقہ سے پہنچ سکے۔ اگر
 عورت کو عادت کے مطابق زیادہ اور جلدی جلدی طمٹ جاری ہو اور وہ حاملہ بھی ہو تو ناممکن
 ہے کہ اس کا بچہ صحت مند ہو۔ اگر ایک یا دو مرتبہ ہوتا ہے تو یہ بچہ کے کمزور ہونے کی دلیل ہے
 لیکن اگر اپنے اوقات کے اعتبار سے آتا ہے تو بچہ صحت مند نہیں ہو سکتا۔ خواہ کیت کے اعتبار سے
 صالح بن کیوں نہ ہو۔ (کتاب الفصول)

ضروری ہے کہ اس میں اس بات کو مستثنیٰ کر لیا جائے کہ عورت انتہائی قوی اور زیادہ
 پر خون ہو۔ اگر طمٹ اپنے اوقات پر نہ آئے اور عورت کو سردی اور بخار عارض نہ ہو کہ کرب
 اور تسلی اور عیبت نفس عارض ہو تو حاملہ ہے۔ اس میں بھی لرزہ اور بخار کا استشہاد ہے کیونکہ یہ ممکن
 ہے کہ احتیاج طمٹ کا سبب جس میں غلط ردی ہو اس کی وجہ سے لرزہ اور بخار عارض ہوا ہو۔ اگر
 رحم بارد اور کثیف ہو تب بھی حمل نہیں ہوتا۔ اسی طرح اگر بہت زیادہ رطوبت ہو تب بھی حمل نہیں
 ہوتا۔ کیونکہ زیادہ رطوبت ماہ منویہ پر غائب آ جاتی ہے۔ اور اسے جاہ اور ٹھنڈا کر دیتی ہے۔
 اسی طرح معمول سے زیادہ ہلکا ہونا اور حرارت محرقہ کا موجود ہونا بھی مانع حمل ہے۔ کیونکہ وہ
 منویہ غذا نہ پا کر فاسد ہو جاتا ہے۔ تاہم اگر رحم کا مزاج معتدل سے تو حمل ہوگا اور ولادت
 ہوگی۔ (مؤلف)

اگر رحم پر سور مزاج بارد کا غلبہ ہو جائے تو وہاں کی عروق کی منہ بہت تنگ ہو جاتا ہے
 جس کی وجہ سے عورت بانجھ ہو جاتی ہے۔ کیونکہ افواہ عروق سے مشیمہ کا اتصال ممکن نہیں رہتا

اور اس صورت میں بچہ کا مناسب تغذیہ بھی نہیں ہو پاتا کیونکہ طمٹ اس حال میں یا تو بالکل خارج نہیں ہوتا یا بہت کم رقیق اور مائی ہوتا ہے اور اس طرح کا رحم اپنے سوء مزاج کی وجہ سے مادہ منویہ کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ (جالیوس)

برودت رحم اور رحم کی کثرت رطوبت میں حمل قرار نہ پانے کی مثال ایسی ہے جیسے نالی میں غم ڈال دیا جائے اور رحم یا بس کی مثال ایسی ہے جیسے بھر زمین میں غم ڈال دیا جائے۔ اسی مثال سے مادہ منویہ کے مزاجی فساد کو سمجھنا چاہئے (مؤلف)

مادی منویہ یا رحم فساد مزاج کی طرف مائل ہو تو ایسے مرد کے لئے ایسی عورت کا انتخاب کریں جو اس فساد کی ضد پر ہو۔ ایسا کرنے سے صورت حال کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ لیکن اس بات کا علم ضروری ہے کہ عقر (بانجھ پن) کا سبب سدے یا فساد مزاج کے علاوہ کوئی اور چیز تو نہیں ہے مزاج رحم کے فساد کیا اعتدال اور افادیہ کی تسخیر وغیرہ مزاج کے باب میں لکھی گئی ہیں جو کافی ہیں۔ بات یہ ہے کہ بار دیا بس رحم میں بخارات اس حد تک نفوذ نہیں کرتے کہ اس کا اثر منہ میں اور نعتنوں میں محسوس ہو اور رحم رطب میں معمولی چیز بھی نفوذ کر جاتی ہے کیونکہ وہ بخارات کو جذب کرتی ہے اور ان کو دو گن کرتی ہے اور رحم کا سوء مزاج حار اس دھونی کی کیفیت میں تبدیلی لا کر ہوا بنادیتی ہے اور صرف یہی کیفیت دوسری دلیل کی محتاج ہوتی ہے کیونکہ اس کی دلیل ایسے مزاج رقیق سے متعلق ہے جو عورت میں برودت اور رطوبت کے باعث بہت کم واقع ہوتا ہے۔ یہ مزاج حد سے زیادہ دلی عورتوں میں ہوتا ہے چنانچہ اگر حاملہ کو پچپش ہو جائے تو اسقاط کا موجب ہوتی ہے جس کی وجہ رحم کا معاء مستقیم سے متصل ہونا برابر اور بکثرت استوں کا ہونا ذہنی تھکان اور شدت دہرا کا ہوتا ہے۔

اگر عورت ہاتھی کا پیشاب پینے اور اس کے بعد جماع کیا جائے تو عورت حاملہ ہو جاتی ہے۔ اسی طرح زہرن کا پتہ حمل کرنے سے حمل ٹھہر جاتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ میں خصی شعلب ساڑھے ۷ اگرام اور پینتیس گرام شہد خالص بھی ہونا چاہئے۔ (مجمول)

جن کو پہلے دوسرے یا تیسرے مہینہ میں اسقاط ہو جایا کرتا ہے اس کا سبب ریاہ ہوتی ہے اور چوتھے پانچویں اور چھٹے مہینہ میں اسقاط کا سبب رطوبت ہوتی ہے کیونکہ جنین بھاری

ہو جاتا ہے تو پھسل کر ساقط ہو جاتا ہے اور ساتویں آٹھویں یا نویں مہینہ میں اسقاط برودت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ایسی عورت کا علاج جن کا اسقاط ریاح کے وجہ سے ہو۔

ریاح کی صورت میں روغن ارغندہ مراہ آب میتھی، رازیانہ، معجم اور جڑ کے ذریعہ اور حب سلیم، حرمل و حرف، مقلوہ مراہ ابیل، جم کر فس، سکر العشیر کے ذریعہ، دھرتا، شتر تاپا کے ذریعہ علاج کیا جائے۔ اسکے علاوہ تھین فرز ہے، ہٹنے کا عمل کیا جائے۔ فرزہ، صحر، روغن بلساں اور تانخواہ سے تیار کیا جائے نیز اس کی دھونی شونیز، مقل اور صلب اتباط کے ساتھ دیں۔

(ابن ماسویہ)

وہ عورتیں جن کو چہ بی کے جب حمل نہیں قرار پاتا ان کی رگ قطع کر کے شہد، روغن سون اور مر کے فرز ہے سے حمل کیا جائے اور بچ کی چہ بی ملا ہوا حقہ میں بار کیا جائے۔

عسر ولادت میں نفع بخش دوا:

مر، قند، جند بیدستر، چاد شیر، گائے کا پتہ، کبریت (کنہ حک) بموزن لے کر پیس میں اور عورت کو اس کی ساڑھے تین تھراہ دوا کی دھونی دن میں تین بار دیں۔ جب ولادت میں مشکل ہو اور جنین مردہ نہ ہو تو جلدی کرنے لئے ہدایت کریں اور روغن رازقی کی مالش کریں۔ عورت کو دو سو تھراہ آب میتھی پلائیں۔ مشک اور تھریاہ کی دھونی دیں تاکہ اس کی روح کو تقویت ہو۔ ماکویات و مشرویات سے تقویت دیں اور خوشبویات اور خوش گفتاری سے اس کی ڈھارس بندھا میں اور ولادت سے پاکی نہ ہو تو نمکین مچھلی کی آنکھ اور گھوڑے کے کمر کی دھونی دیں۔ یہ حیض جاری کرتا ہے اور مخرج مشیمہ ہے۔ اس بات کا خیال رکھیں کہ مشیمہ اندر باقی نہ رہے ورنہ ورم حار رحم میں ہو جاتا ہے۔ عسر ولادت کی صورت میں تاک میں معطس (چھینک لانے والی) دوا کا نفوخ کرنا بھی فائدہ مند ہے۔

مشیمہ کو خارج کرنے والی دوا:

رماد کا تیز پانی نیکر اس میں حطی چھڑک دی جائے اور کندس کے ساتھ چھینک لائی جائے اگر جنین نہیں مرا ہے اور حمل کو چار روز گزر گئے ہیں تو بچہ اس دوران مر جائے گا۔ اس

صورت میں صرف عورت کو پہچاننے کی تدبیر کریں اور قوی دوائیں آب سداب، روغن حلیہ جوش دیکر مع تمر دیں۔ جب استسقاء ہو جائے تو حرل، خردل اور مقل وغیرہ کی دھونی دیں تاکہ خون نڈیظ ہو کر فاسد نہ ہو جائے اور جس کے نتیجہ میں درم لاحق ہو جائے۔ (کتاب فی الارحام)

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ دائیاں عورت پر نظر رکھیں اُس سرپستان پھیلا ہوا اور بدرہ ہوا دکھائی دے تو عورت حاملہ ہے۔ اسی طرح اگر اس کی آنکھیں گہری ہو گئی ہیں اور پونے ڈھیلے ہو گئے ہیں، نظر تیز ہو گئی ہے، حلقہ چشم سیاہ ہو گیا ہے اور بیاض چشم میں گہرہ پس آ گیا ہے تو حمل ہو گا اور جب عورت کا شتم گولائی میں بھرا ہوا ہو اور کسی قدر سخت ہو اور رنگ میں نکھار ہو تو لڑکا ہونے کی علامت ہے اور جب عورت کھڑے ہونے پر پہلے داہنا پیر اٹھائے تو لڑکا ہونے کی علامت ہے۔ اس کے برخلاف ہو تو لڑکی ہے۔ میں نے اس کا تجربہ بہت بار کیا اور ان باتوں کو صحیح پایا اس لئے میں نہیں کہتا ہے کہ اتفاق ہے

اگر عورت کا شتم لسانی میں پھول ہے اور اس میں ڈھیلا پن ہے اور اس کی جلد پر جھانپاں اور دھبے زیادہ ہوں تو یہ لڑکی ہونے کی علامت ہے۔ سرپستان کا معینہ کریں اُس سرخی مائل ہو تو لڑکا ہو گا۔

حامل کا دودھ دواٹھیوں کے درمیان رکھ کر دیکھیں اگر بہت زیادہ لیسدار اور گاڑھا ہو تو لڑکا ہو گا ورنہ لڑکی ہے۔

عورت کے دودھ کو لوہے کے آئینہ پر پٹائیں اور بغیر ہلائے ہوئے دھوپ میں رکھیں ایک لمحہ بعد اگر وہ سکڑ کر موتی کے دانے کے برابر ہو جائے تو لڑکا ہے اور اگر منتشر ہو جائے تو لڑکی ہے۔ اگر بچے کی تعداد جتنا ہو تو حاملہ کی ناف کو دیکھیں اگر مشدہ کی جانب سلوٹیں ہیں تو ان سلوٹوں کی تعداد اولاد کی تعداد کے برابر ہوگی اور اگر سلوٹ نہ ہو تو آئندہ بچہ نہیں ہو گا اور اگر اسقاط ہوا ہے تو یہ دلیل باطل ثابت ہوگی۔

(حمل کے موضوع پر کتب جالینوس سے ماخوذ)

بشہ کرنے والے لوگ اکثر لاولد ہوتے ہیں۔ (مسائل ارسطاطیس)
سوئی عورت لاولد ہوتی ہے اگر حمل ہو جائے یا تو استسقاء ہو جاتا ہے یا واضح حمل میں دشواری ہوتی ہے۔ (روفس)

جماع کی مداومت مستقل محنت و مشقت اور تحقیق کے کام نطفہ کو فاسد کر دیتے ہیں۔ اسی طرح نابالغ لڑکی سے جماع کرنا جانور سے جماع کرنا اور جماع کی دوسری شکلیں اختیار کرنا روغنیات کا کھانا ترک کر دینا، کھنٹی اور نمک وغیرہ کا کھانا مستقل کھانا بھی لاد لہ بنا دینا ہے۔ بہت زیادہ رقیق یا غلیظ نطفہ یا بدبودار نطفہ یا جس کا رنگ متغیر ہو اور وہ جس کی حرارت اطفال میں محسوس ہو حمل نمبر آنے کے قابل نہیں ہوتا اور مچھونے میں ٹھنڈا نطفہ بھی بچہ پیدا کرنے کے قابل نہیں ہوتا۔ صحیح نطفہ سفید شفاف لیسہ دار ہوتا ہے اس پر کبھی ٹینٹھی ہے اور اس کو چوستی ہے۔ اس کی بو خرمائی کلی اور یا سمین جیسی ہوتی ہے۔ ایسے نطفہ سے حمل قرار پاتا ہے۔ (مجمول)

پندرہ سال سے چالیس سال کے درمیان کی عورت بہت جلد حاملہ ہونے کی صلاحیت رکھتی ہے اور وہ جس کا رحم کیفیات کے اعتبار سے معتدل رہتا ہے اور وہ جس کو حیض وقت پر آتا ہو، کھانا پینا معتدل درجے کا ہو اور نفیاتی طور پر خوش و خرم ہو جلد حمل قبول کرتی ہیں۔ اگر بارہ سال سے کم کی عورت حاملہ ہو جائے تو صغیر رحم کی وجہ سے زیادہ امکان اس کے ہلاک ہو جانے کا رہتا ہے لیکن اس عمر بہت کم امکان حمل کا ہوتا ہے جس عورت کو شدید غم مستقل لاحق رہتا ہو حاملہ نہیں رہتی اور جس عورت کا مستقل طور سے ٹمٹ بند رہتا ہے وہ بھی حاملہ نہیں ہوتی۔

حمل کے وہ اوقات جن میں حمل کے امکانات بڑھ جاتے ہیں:

جب اوائل ایام حیض میں اور جب جسم غذا کے اعتبار سے معتدل ہو تو پاک ہونے کے بعد حمل جلد قرار پاتا ہے کیونکہ اس وقت رحم کھل ہوا ہوتا ہے اور گرم ہوتا ہے اور انیق رحم خروج و رجش سے پہلے یا وقت حیض آنے تک صحت مند رہتا ہے لیکن وہ جب اپنے انتہائی درجہ پر ہو تو وہ وقت استفراغ حمل کے لئے ناموافق ہوتا ہے کیونکہ اس وقت رحم رطوبت سے پر ہو جاتا ہے۔

استقرار حمل کی علامات:

عورت جماع کے وقت کوئی وقت محسوس نہیں کرتی اور غم رحم کے اندر تری نہیں ہوتی استفراغ حمل کی خواہش مند عورت کو چاہئے کہ پہلے آرام کرے اور کھانا تھوڑا کھائے اور تھوڑی چہل قدمی کرے۔ غذا زود ہضم ہونی چاہئے۔ نمکین اور چرچری اشیاء نہ کھائے پھر اس کے بعد جماع کے عمل میں مشغول ہو اور انزال میں دیر نہ کرے اور جب حاملہ کو خراب اشیاء کھانے کی خواہش ہو تو لطف عمدہ غذاؤں کا اہتمام کرانیں۔ ساتھ میں حمام اور خوشکوار مقوی عمدہ غذا اور خوشکوار مشروبات کا التزام کرانیں۔ اگر یہ تدابیر اختیار نہ کی گئیں تو پیٹ بچے کا

اور بھوک کم ہو جائے گی۔

اگر حاملہ کو کھانے کے بعد قے ہو جانے کی شکایت ہو تو کھانے کے بعد اس کے پیچ کو دبائیں اور اس کے مقامِ معدہ پر قابض ضرور رکھیں اور اس سے کھنے انار کے دانے چوستے کو کہیں۔

لڑکے کے حمل میں عورت کا رنگ سرخ اور لڑکی کے حمل میں زرد یا سبز ہوتا ہے۔ اس طرح لڑکے حمل میں دایاں پستان بڑا اور بایاں چھوٹا ہوتا ہے لیکن جڑواں حمل ہو تو یہ دونوں برابر ہوتے ہیں۔

بہت زیادہ حاملہ ہونے والی عورتیں زیادہ بالوں والی ہوتی ہیں ان کی عروقِ شہادہ ہوتی ہیں دورانِ حمل خون آتا دیکھتی ہیں ایسی عورتیں جلدی حاملہ ہوتی ہیں۔ حمل پہ حمل قرار پاتا ہے۔

جب حاملہ کو شدید درد اٹھنے لگیں تو اسے کرسی پر بیٹھائیں اور پردہ صفاق کے پھٹنے کا انتظار کریں جب پیشاب سے بھرا ہوا پردہ صفاق پھٹ جائے تو عورت اس قدر زور لگائے کہ جنین خارج ہو جائے۔ پتلی کوکھ کا ہونا، ٹھک فرج کا ہونا اور پتلی دہلی ہونا وضعِ حمل کے لئے خطِ ناک ثابت ہوتے ہیں۔ شدید سردی اور شدید گرمی عسر و لادت کا باعث ہوتی ہے۔ سردی جود پیدا کرتی ہے اور گرمی استرخاء پیدا کرتی ہے۔ اس طرح اگر عورت کوئی غم کی خبر سنے تب بھی ولادت میں دقت پیش آتی ہے۔

جس عورت کا رحم نے اندر رطوبت کا کافی ہو زیادہ خشکی ہو یا جس کا مشیمہ چاک ہو کر ولادت سے بہت پہلے رطوبت اس قدر بہہ چکی ہو کہ خشکی آگئی ہو تو اس کے رحم میں سفید موم اور بٹخ یا انڈے کی سفیدی اور مرغابی کی چربی اور آبِ میٹھی اور دوسری لعابات لگائیں۔ اگر مشیمہ اس قدر سخت ہو کہ چاک نہ رہا ہو تو ایک باریک لوہا داخل کر کے اسے چاک کریں تاکہ رطوبت بہہ نکلے۔ اگر جنین بڑا ہو اور اس بات کا پتہ چل جائے کہ خارج ہونے والا نہیں ہے تو منانیر سے ٹکڑے ٹکڑے کر کے مردہ جنین کو باہر خارج کر دیں۔ (میسوس)

ضروری ہے کہ لفع پیدا ہونے سے پہلے جیسا کہ میں نے ابھی بتایا کہ اگر جنین کا سر اگر بڑا ہے تو منانیر سے ٹکڑے کر کے خارج کریں اور اگر اس کی گردن نیچھی ہو تو اس کو ہاتھ سے سیدھا کریں اگر ممکن نہ ہو تو اسے بھی کاٹ دیں اگر جنین کے ہاتھ پھیلے ہوئے ہوں تو ان کو چھمائیں اگر سیدھے ہو جائیں تو ٹھیک ہے ورنہ عورت کو زور سے حرکت دیں اگر اس سے بھی درست نہ ہو تو کاٹ دیں۔ عورت کو ایک ہلکی چار پائی پر لٹا کر سر کو ٹیک لگا کر پیروں کی طرف

سے زور سے دھکا دیں، ہلائیں اور اس کو چار پائی سے باندھ دیں تاکہ گرے نہیں۔ اس طرح مختلف شکلوں سے جنین کے سر کو نیچے کی طرف لانے کی کوشش کریں۔ شدید قسم کے عسر ولادت میں کپڑے کی پٹی کسی عضو میں باندھ کر باہر کھینچیں۔

زیادہ موٹی عورت کو عسر ولادت رحم پر چربی جمع ہونے کی وجہ سے پیش آتا ہے لہذا ایسی عورت کو گھٹنوں کے بل بٹھا کر اس کے سر کو پیچھے کی طرف جھکائیں تاکہ رحم کی جگہ سے پیٹ اوپر اٹھ جائے۔ ایسا کرنے سے جنین خارج ہو جائے گا۔ اگر شکم میں درم یا سختی کی وجہ سے رحم پر دباؤ بہت بھی ہو گیا ہے تو بھری عورت قوت کے فقدان سے عسر ولادت میں مبتلا ہوتی ہے۔ لہذا ایسے میں دونوں ہاتھوں سے جنین کو باہر نکالنے میں اس کی مدد کریں۔ پیشاب یا پاخانہ سے مسانہ یا آنتیں بھری ہوتی ہیں تب بھی عسر ولادت ہوتا ہے۔ اگر ایسا یقین ہو جائے تو اس قدر حقنہ کریں اور گرم پانی میں بٹھائیں کہ پیشاب پاخانہ خارج ہو جائے اگر رحم میں زخم کی وجہ سے عسر ولادت ہو تو اس کی تکمید کریں اور رحم میں روغن زیتون اور چربی لگائیں اور عسر ولادت کا سبب خشکی ہو تو شیریں حار پانی اور روغن اور بٹخ کی چربی اور مرغابی کی چربی اور گائے کی ہڈی کا گودا استعمال کریں۔ اگر جنین متورم ہو گیا ہے اور طبی شکل میں نہیں آسکتا تو صنایع جو اس مقصد کے لئے مخصوص ہوتے ہیں، کی مدد سے جنین کے ٹکڑے کر کے پورا نکال لیا جائے۔

مشکل سے جنین کا اخراج:

عسر ولادت کی وجہ سے صغف قوت ہو تو بیضہ، ہم برشت اور شراب، عمدہ پانی، روٹی اور تھوڑا میدہ استعمال کریں۔ اگر وجہ بد ہضمی ہو تو آب زیرہ، سداب کے ساتھ دیں۔ اگر برودت رحم کی وجہ سے عسر ولادت ہو تو گرم روغن زیتون سے مالش کریں۔ اگر گرمی یا استرخاء کی وجہ سے عسر ولادت ہو یا استرخاء ہو تو خوشبودار مقام پر بٹھائیں اور اس پر گلاب پاشی کریں تاکہ اسے لذت آئے۔ جنین کا نئے وقت لولب سے فرج کو کھویں تاکہ رحم کھل جائے۔

اخراج مشیمہ:

اخراج مشیمہ کے وقت عورت سے کہیں کہ وہ منہ کھول کر خوب لمبی لمبی سانس لے اور چھینکنے کی کوشش کرے۔ اس سے مشیمہ اگر نہ خارج ہو رہا ہو تو اپنا ہاتھ اندر داخل کر کے ہلکے ہلکے باہر کھینچیں۔ اگر اس طرح ہلکے سے خارج نہ ہو رہا ہو تو زور سے ہرگز نہ کھینچیں بلکہ مقام پر دھکے سے منارہ لٹکا کر عورت کی ران سے باندھ دیں پھر سر ہم با سلیقون رحم سے اندر بذریعہ حقنہ داخل کریں۔ ایسا کرنے

سے مشیمہ ساقط ہوگا۔ عورت کو تخرق مشیمہ اشیاء کھلا میں۔ بانز کی بیٹ کو شراب طلاہ کو کھول کر شراب استعمال کرنے سے مادہ عورت کو حاصل قرار پاتا ہے اور بچہ پیدا ہوتا ہے۔

بظنی بیٹ روغن گل میں ملا کر عضو منقوس پر طلاہ کر کے عورت سے جماع کیا جائے تو حاصل قرار پاتا ہے۔ شرطیکہ عورت گدی کے بل لیٹے پھر اپنے پیروں کو کھینچی لے اور اسی پوزیشن میں قہوڑی دیر تک سانس روکے رکھے یہاں تک کہ مٹی اندر قبول کرے۔ اس طرح فوراً حاصل قرار پاتا ہے۔

بانز خرگوش کا پیچہ مایہ شراب کے ساتھ پٹے توڑا اور مادہ خرگوش کا پیچہ مایہ پٹے توڑ کی حاصل ہوتا ہے۔

اگر عورت مادہ ریچھ کا مرادو استعمال کرے اور زرخچھ کا مرادو استعمال کرے تو لڑکا ہوتا ہے۔ جس کی مقدار تین گرام ہے اور اسے خون طمس بند ہونے کے بعد لیا جائے۔ (الطہور طمس) جب عورت محسوس کرے کہ اس نے سارے جسم میں کرائی ہے، بھوک جاتی رہی، بچہ چھنی سے جسم میں برق سے جھلک اتر چکی ہے اور عجیب و غریب کھانے کی خواہش ہے تو دانی سے کہہ کر انق رحم کا مایہ نہ برائے۔ اور پیچھے تنق کے رحم کا منہ بند ہے تو یہ حاصل کی دلیل ہے۔ اگر عورت دوسرے تیسرے اور پوتے میں سقط لگتی ہے تو سمجھنا چاہئے کہ اس کے عروق رحم میں بظنی رطوبت جمع ہے اور مشیمہ کا اتصال عروق سے کمزور ہو گیا ہے۔ اس لئے نہیں کا یو بھ اس نے لئے ناقابل برداشت ہے۔ مشیمہ منقطع ہو رہی ہے۔ (کتاب الاصل والافعال)

صاحب عورتوں کے جسم میں اس قدر فضالت کا اجتماع ہو کر قے وال، اور در، اور معدہ، بھوک کی کمی، خیرہ حواش پیش آتے ہیں۔ اس میں معتدل چہل قدمی سے کام لیا جاتا ہے۔ میٹھی چیزوں کے کام لیا جاتا ہے۔ مایوں اور اعتدال کے ساتھ پرانی شراب ریحانی کے استعمال سے کام لیا جاتا ہے اور بوشادہ پیاں، اور اور آب برسیاں دارو استعمال کریں۔ نیز کھانے سے پیسے اور بعد سوکے کا بوشادہ شراب کے ساتھ پی میں۔ نم معدہ پر انکور کے چول اور کنر کا شمار کریں اور معدہ کے باب میں پیاں سے مسلات کا استعمال کریں۔ موافق شراب اور طعم معتدل چہل قدمی اور ریاضت مفید ہے۔ میں بعد کی ورزش نامناسب ہے۔ اگر بھوک کی خواہش نہ ہو تو چھ پر پی چیزیں خاص طور سے ریحانی مفید ہے۔ پیروں پر درم ہو تو بڑگ کر ب اور قہو یا یا میڈ کے ساتھ دیں اور اترج کے بوشادہ سے دھو بیروں سے کریں۔ (اور پیا میوس)

صاحب عورتوں کا مشیمہ فضالت کی حالت، جلی، خفقان، قلت اشتہاء، شکایت و غیرہ

الحق ہو جاتی ہے۔ اس کا ازالہ چل قدمی اور ایسے صافوں سے جو پیٹھے نہ ہوں، ہو جاتا ہے اور پرانی شراب ریمانی ان عوارض میں مفید ہے۔ سداب تھوڑی مقدار میں ہر مشروب کے ساتھ چنا کثرت فضالت اور متواتر قے کے مفید ہے۔ دواؤں میں عکسی ارملی (لاں ساگ) کا جوشاندہ اور سائے کا جوشاندہ و نیز ریوند چینی کھانے سے قبل اور بعد لیتا نیز برگ کرم، دکن را اور کرفس رومی، تخم رازیانہ کا خارجی منہ، مفید ہے۔ بادین و تنبا قصب اور پرانی شراب کے ساتھ بھی مدد استعمال کر سکتے ہیں۔ معدہ پر اس کا صاف کرنا بھی مفید ہے۔ خشقان کے لئے گرم پانی گھونٹ گھونٹ لینا بکے چمن اور شراب سیف پر گرم کپڑے سے رگڑنا مفید ہے۔

تیسرے مہینے اور اس کے قریب حاملہ کو خراب اشیاء کے کھانے کی خواہش اس لیے ہوتی ہے کہ اس کے لم معدہ میں ہشامت فضالت جمع ہو جاتے ہیں اور جنین کو تھکاتا ہونے لگتا ہے۔ ان فضالت کی ضرورت نہیں ہوتی کہ بچہ خرچ ہو جائے۔ چنانچہ ساری رطوبت معدہ میں جمع ہوتی ہے۔ ایسے حالات میں بعض اوقات چہ پر کی اشیاء کا کھانا خاص طور سے رالی کا استعمال مفید ہے۔ بچوں میں ورم عارض ہونے کا بیان اور ام کے تحت مذکور ہے۔ (بولس)

جنین کی حفاظت کے لئے زرباد، روخ اور ۱۰۰ امسک مفید ہیں اور ایسے گرم کھانے مفید ہوتے ہیں جن کے اندر صحر، ہادیو، مینتی، سویا، پانچو، داور و دمن رازی قی شامل ہوں۔

نفاس کی حالت میں حیض کے قے کو شراب میں ملا کر دونوں پہلوؤں پر چھڑکا مسکن ثابت ہوتا ہے۔ اس سے فائدہ ہو جاتا ہے۔ (بھول)

اُس عورت کو جس میں حیض آتا ہے وہ بڑے جیتی ہے اور جو یہ لیس دن میں حاملہ ہوتی ہے وہ بڑی بختی ہے۔ (کتاب انیس۔ بقراط)

جلد حاملہ ہونا بڑی طبع کی دلیل ہے اور حواس حال میں ہوگا اس سے بڑھا جتنے امکانات زیادہ ہونگے۔ (مؤلف)

مثلاً حمل کی حالت میں زیادہ غسل مان سب سے زیادہ نہیں ہے سے مسکن نکالتا ہوتا ہے۔ (طبری)

اُس عورت کے لئے ایک عجیب و غریب نسخہ غریزہ جس کو حمل قرار نہ پاتا ہو۔ زعفران، حمام، سنبل، اگلیں، ملک ہر ایک بار و گرام ساونج اور قر دھانا پینتیس پینتیس گرام، مرغابی کی چربی اور اٹھ کے کی زردی متر گرام، روغن ناروین ۳۵ گرام کو یہ م سے فراغت کے بعد آسانی رنگ کے کپڑے کے ساتھ مٹائی کریں۔ روزانہ غسل۔ ہر سے بدلہ شروع

میں تیسرے دن مشاہدہ عاج پینا بھی بالخصوص فائدہ مند ہے خرگوش کا پنیر مایا اور خرگوش کا فضلہ بھی حمول کیا جاتا ہے۔ اس کی مدد کے لئے مسخن خوشبودار فرزبے حمول کئے جاتے ہیں۔ رات کو حمول کر کے عورت سو جائے اور پھر ایک ماہ بعد مجامعت کرے۔

نسخہ فرزجہ:

مرچودہ گرام، ایرسا، خرگوش کا فضلہ ہر ایک سات گرام کو بہ شکل فرزجہ حمول کریں۔ ہر تیسرے دن فرزبے کو بدل کر سات دن تک پورا کریں۔ اگر منی جلد پھسل کر خارج ہو جاتی ہے تو ٹٹن اور قاقا بھس فرزجہ استعمال میں لائیں۔ یہ خوشبودار بھی ہوتا کہ اساک پیدا کرے۔ اس کا حمول کچھ دنوں تک کیا جاتا ہے۔ سنبل، زعفران، شبث، سک، مسک وغیرہ کا فرزجہ بنائیں اور دار شیعان اس مقصد کے لئے عجیب دوا ہے۔ جوز السرو، مر، میہ ساکد، حب الفار، بارزدکی مشروب میں گوندھ کر فرزجہ بنالیں۔ اس نسخہ کو دایاں استعمال کراتی ہیں اور جس کو موٹا ہونے کے باعث حمل نہ ہوتا ہو اس کی فصد کریں۔ اسہال کرائیں غسل مصفی، سکنجبین، مقل، روغن سوسن اور مرآتانی رنگ کے کپڑے میں لت کر کے حمول کریں۔ اس سے پہلے تخم فلفل کے جوشاندے کا حقنہ کریں۔ اس سے کثیر رطوبت خارج ہو جاتی ہے۔ اسی طرح سمغ کنکر (۱) کا حمول بھی رجمی رطوبتوں کو کثیر مقدار میں نکالتا ہے اور حقیقہ کرتا ہے۔

ایک اچھا نسخہ حقنہ:

جس عورت کے رحم میں بہت زیادہ رطوبت ہو اور اس کی وجہ سے اسقاط ہو جاتا ہو اور جس کی علامت یہ ہے کہ جماع کے بعد عورت بہت زیادہ تری و رطوبت دیکھے اس کے لئے مندرجہ ذیل حقنہ کا نسخہ کارآمد ہے۔ پوست کندر، سعد مرصوص ایک ایک حصہ اور مرآد حاصہ تین گنے پانی کے ساتھ ابالیں جب ایک چوتھائی پانی رہ جائے تو چھان کر ہر تیسرے دن ایک سو پانچ ملی لیٹر سے حقنہ کریں اور قاقا بھس اشیاء سے حمول کرائیں۔

پہلے اور دوسرے مہینہ میں اسقاط حاصل رہا ان کے باعث ہوتا ہے۔ چوتھے سے نویں مہینہ تک رطوبت کی وجہ سے ہوتا ہے کیونکہ اس وقت جنین بھاری ہو جاتا ہے اور آخر کے مہینوں میں زیادہ حرکت وغیرہ سے۔ لہذا ریاچ کا علاج روغن ارنڈ، دھرتا، شرتایا، جند بیدستر، زرنباد، درونج، رتا نچو، دھتر، روغن ہلساں کے ذریعہ علاج کیا جائے۔ ان دواؤں کے علاج شونیز

(۱) شاید یہ حکم طبرہ و تربہ جی۔ سے جیسا کہ لکھا گیا ہے۔

اور مثل وغیرہ سے دھونی دی جائے۔

اور اگر اسقاط کا سبب رطوبت ہے تو مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کریں۔

تازہ اندرائن اوپری حصہ کاٹ کر اس میں روغن سون بھردیں اور کٹے ہوئے سر سے سوراخ کو بند کر کے گل حنک کر دیں اور اسے انگاروں پر رکھ دیں حتیٰ کہ اس میں دوبار جوش پیدا ہو جائے۔ پھر اس کے نیم گرم تیل سے رحم میں حقنہ کریں۔ یہ عمل رحم بارد میں مفید ہے اور رحم سے رطوبات کو جاری کرتا ہے۔ یا کوئی تریاق مثلاً تریاق اربوہ یا تریاق عزرہ یا تریاق میسون تینوں میں سے کوئی ایک روغن بلساں، جسد بیدستر، درونج اور رقت رطب کا محمول کریں۔ حاملہ ہونے کی پیچون خواہش جماع کا خاتمہ اور فم رحم کا بغیر ورم کے بند ہو جانا ہے اور آپس میں چپک جانا ہے اور یہ کہ جماع سے فارغ ہونے کے بعد اس کو پھر خواہش نہیں ہوتی کیونکہ فم رحم کا کسی قدر سخت پانی ہے اور جماع کے وقت تھوڑا بہت پانی محسوس کرتی ہے۔

ناف اور مہبل کے درمیان درد محسوس کرتی ہے۔ دونوں چھ تیاں سبز ہو جاتی ہیں اور پھول جاتی ہیں اور پہلے سے زیادہ بھری ہو جاتی ہیں۔ آنکھوں کی سفیدی گہری ہو جاتی ہے۔ جلد کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے، کمودت آ جاتی ہے اور چھائیں جیسے دھبے پڑ جاتے ہیں۔ کھنی اور خراب اشیا کھانے کی خواہش ہوتی ہے۔ یہ علامات چوتھے مہینہ میں ظاہر ہوتی ہیں۔ بقراط نے اس کی صحیح تشخیص کے لئے آب شہد سے مفص و مرد مقرر کی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ شہد گٹھنے پانی میں ڈال دیں اور اس کو بغیر بالے اور بغیر ہلائے خوب کھانا کھلا کر عورت کو پلائیں۔ اگر وہ حاملہ ہے تو ریاح معاد مستقیم کی طرف نہیں جائے گی۔ امثالہ رحم کی وجہ سے جس کے باعث آنت کے اوپر دباؤ پڑتا ہے اور ریاح آنتوں میں گھومتی ہے اور مرد پیدا کرتی ہے۔ معتدل ورزش حاملہ کے لئے فائدہ مند ہے۔ اسی طرح معتدل غذاؤں کے استعمال سے طبعی اجابت کا ہونا گوشت، نم چربی سے شور ہے اور پرانی شراب، ریاحنی، زریب، انار، سفرجل، مشری اور قابض چیزیں اور سیب وغیرہ کھلا کر طبیعت میں نرمی پیدا کریں۔

عورت کو چاہئے کہ مٹی کے بدلے بھنا ہوا چنا اور بھنا ہوا تھوڑی تھوڑی مقدار میں کھاتی رہے اور معدہ پر خوشبو، ارقوی منہ و کرے، مثل جگر کے منادات میں سے کوئی منہ اختیار کرے۔

جوارش لالو کا استعمال حاملہ کے سے درد رحم اور ریاح میں مفید ہے اس کا اخذ مسدود

ذیل ہے۔

۱۔ (موتی) بغیر سوراخ والے، حلقہ قرص، ایک ساڑھے تین کرام، زخمیل، مصطلی
 ہر ایک چودہ کرام، زرنبا، درونج، بزرگرفس، شیطرن، قاقند، جوربوا، سباسہ، قرقند، ایک
 سات کرام، بھمن سفید، بھمن سرخ، دارقفل، ایک کرام، ارچینی ساڑھے ستر کرام، شکر
 سلیمانی ساری اجزاء کے ہمورن۔ سب دواؤں کو چھ کرساڑھے چار کرام سے نو کرام تک
 شراب میں ملا لیں اور صاف جبرہ ہو تو جوارش سفید جل استعمال کریں۔

مانع اسقاط دوا کا نسخہ :

زرنبا، درونج، جند بیدستر، مسک، حلتیت، بیل بوا، علفص، طہاشیر، ایک ساڑھے تین
 کرام، زخمیل پینتیس کرام اور شکر ستر کرام سب دواؤں کو شد میں حل کر کے رورن ساڑھے
 چار کرام بخند سے پانی سے کھا میں دھرتا اور دوا، اسک بھی اس مرض میں موافق ہیں۔

(ابن سراجیون)

رحم میں حادث ہونے والے تریل کا بیان (اور امر خود) کے باب میں ملاحظہ کریں۔
 جب عاقل و ان عورت کو اسہال ہو جائے تو وہ بچے کے ساتھ ساتھ اسقاط کر کے مر جائے گی۔

(مؤلف)

جو بچہ تینوں میں قبل زومت دوا آجائے تو یہ سات جنین کے کمزور ہونے پر دلالت
 دیتی ہے اور اگر چھٹی دلی ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جنین کو غدا دینے والا مواد رحم
 کے اندر کم مقدار میں ہے۔

ان بچین سے بلاغت سے پہلے دابنا بینہ بائیں بینہ سے پتہ چمکے تو یہ "کابینہ"ی
 علامت ہے۔ (کتاب منافع الاعضاء)

در کلامی مثنوی زیادتی سے اور "کی عورت کی مثنوی زیادہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اگر
 غسل کے روز عورت سے جماع کیا جائے تو لڑکا ہوتا ہے در کرام پانچواں ان سے تو لڑکی۔ چنانچہ
 ان سے تو لڑکا۔ ساتواں ان سے تو لڑکی۔ آٹھواں ان سے تو لڑکا۔ نواں ان سے تو لڑکی۔
 دہواں ان سے تو لڑکا۔ یہاں سو ان سے تو مختلف۔ استقار حمل کی علامات یہ ہیں مثنوی بہر
 خارج رحم نہیں آتی۔ رحم میں اختلاج ہوتا ہے۔ عورت کو کاملی ہوتی ہے، میند آتی ہے اور مٹی کی
 جھجھکی ہوتی ہے۔ اس کے بعد آواز کمزور ہوتی ہے، آنکھیں مری ہو جاتی ہیں، آنکھوں کی
 پٹیں آپس میں مل جاتی ہیں۔ مٹھے اور سر پستان سیاہی مل جاتے ہیں۔ (لہندی)

ایسی حاملہ کے علاج کے لئے نسخہ جس کو حیض جاری ہو جائے :
 غسل کے روز چند روگرام کھاد چار سو ملی لیٹر پانی میں اتنا ابالیں کہ ایک تہائی رو
 جائے۔ اس پانی سے صبح، دوپہر شام تین بار فرج کو دھوئیں۔ روغن زیتون اور برگ یا سمین سے
 حمول کریں اور اسی حالت میں جمع کریں۔ اس سے غسل قرار پائے گا اور نڈکاڑ کی کاظم تو بس
 صرف اللہ عالم الغیب ہی کو ہے۔ (تشیو ع)

چوتھا باب

ولادت میں سہولت، جنین اور مشیمہ کا اخراج، مانع حمل، تدبیر نفاس وزچہ، عسر ولادت کی علامات اور ولادت کی سہولت، اسقاط، رجاء کی علت جسے حمل کا ذب کہتے ہیں اور دروزہ میں شدت لانے والے اسباب۔

چھینک لانا ولادت میں آسانی پیدا کرتا ہے اور مشیمہ کو خارج کرتا ہے۔

(کتاب الفصول۔ باب پنجم)

قرمانا ایک گرم آب نیم گرم کے ساتھ کھانے سے فوراً پیچہ خارج ہوتا ہے تاہم عورت کو کھلی ہو جاتی ہے۔ حکم اور جرب کا پیدا کرنے میں قرمانا (۱) خردل کی مانند ہے۔

(جالینوس۔ کتاب السموم)

بقراط نے حاملہ کو کودنے کا حکم دیا یعنی پیچھے کی جانب چھلانگ لگائے ایسا کرنے سے منی اندر سے ساقط ہو جاتی ہے۔ (کتاب المنی۔ بقراط)

ٹھنڈے موسموں میں اور ٹھنڈے شہروں میں بوقت ولادت دشواری ہوتی ہے اور اسقاط زیادہ ہوتے ہیں اور ولادت میں عورتوں کی موت واقع ہوتی ہے۔ ایسے حال میں حاملہ کو دوسری جگہ منتقل کر دینا چاہئے اور نفاس سے متعلق تدابیر اختیار کی جانی چاہئیں۔

(کتاب ایڈیمیا)

حسانی نرمی اور ڈھیلا پن ولادت میں سہولت پیدا کرتا ہے اور ایسی کیفیت گرم تر شہروں میں قدرتی طور پر موجود ہوتی ہے جبکہ سرد و خشک شہروں کے لوگوں میں اس کے برعکس

ہوتا ہے۔ (کتاب الفصول۔ باب اول)

لہذا موافق حال کرنے کے لئے آئرن، مالش، حمام وغیرہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ (مؤلف)

عسر ولادت تصرف پیدا کرنے سے بھی واقع ہوتا ہے اور برودت اور جسم کی صلابت سے بھی عسر ولادت ہوتی ہے کیونکہ عروق صدر اور عروق رحم ٹوٹ جاتی ہیں۔ جس سے سل، زرف اور عضلات و اعصاب میں کھنچاؤ کی شدت سے انقطاع پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں کبھی کبھی کزاز ہو جاتا ہے اور کبھی کبھی اگر جسم زیادہ کثیف ہو تو مراق بطن تک بھی چاک ہو جاتا ہے۔ (الفصول)

اسی لئے ولادت کے قبل مالش کی جاتی ہے اور گرم پانی استعمال فرایا جاتا ہے تاکہ پورے جسم میں نرمی آجائے اور ہوائے محیط حرارت کی طرف مائل ہو جائے اور جسم کو پسینہ آتا رہے۔ حمام، آئرن، تریخ کرائی جائے۔ مراق، کوٹھے، کمر، سینہ پر بار بار ہلکی مالش کی جائے۔ ماکولات و مشروبات مسخن، ملین غذائیں دی جائیں۔ یہ تمام امور جسم سے سختی کو دور کرتی ہیں اور جسم میں نرمی لا کر ولادت میں آسانی پیدا کرتی ہیں۔ (مؤلف)

ایک نسخہ بخور جو مردہ جنین کو خارج کر کے عورت کو نجات دلاتا ہے۔

بہروزہ، کبریت، جاوشیر گائے کے مرارہ میں گوندھ کر عفن کے دانہ کے برابر گولیاں بنائی جائیں اور عورت کو دو یا تین بار ایک ایک گولی بطور دھونی دی جائے اور بھی مر اور قند سازھے تین گرام لیکر جو شانداہ کرفس کے ساتھ پلایا جائے۔

عسر ولادت در پیش ہو اور بچہ مرانہ ہو تو عورت کی سدکائی اور روغن رازقی کی مالش کرائیں اور آب میتھی کا جو شانداہ ۲۶۰ گرام، طلا، مطبوخ ۱۳۰ گرام کے ساتھ پلایا جائے۔ مسد اور تھوڑی مقدار میں کبریاہ شامل کر کے دھونی دیں اور ماکولات و مشروبات اور خوشبو جات سے عورت کو تقویت پہنچائیں اور خوش کلامی سے عورت کے دل کو تقویت پہنچائیں، احوال بن جائیں۔ (أھرن)

یہ حریرے جب غشی ہونے لگے اس وقت دئے جاتے ہیں۔ جو ۱۰۰ اللہم، تلمیحات اور سنبل وغیرہ سے بنائے جاتے ہیں اگر ولادت کے بعد عورت کی صفائی نہ ہو سکے اور مشیمہ وغیرہ باقی رہ جائے تو تک سود مچھلی یا حفر داہ کا تیزا جلا کر دھواں پہنچائیں۔ حیض و ریشمہ جاری ہو جائیں گے۔ نیز قے کے ذریعہ مشیمہ خارج کرائیں اور قے پر نظر رکھیں۔ (مؤلف)

کئی کتابوں میں میں نے پڑھا ہے کہ بچہ پیدا ہونے سے قبل جماع کرنے سے ولادت آسان ہوتی ہے۔ اس کی وجہ ظاہر ہے کہ جماع دم طمث کو حرکت میں لاتا ہے۔ میرے ایک دوست نے اس کی تصدیق کی کہ وقت قریب آنے پر جماع سے فراغت کے بعد سہولت سے ولادت ہوئی۔ (مؤلف)

ایک قول کی رو سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ زیادہ دیر تک حمام میں رہنے سے جنین ساقط ہو جاتا ہے۔ یہی تدبیر اگر وقت ولادت اختیار کی جائے تو ولادت جلدی ہو جاتی ہے کیونکہ اس سے جنین کو گرالی ہوئی ہے۔ دراصل جنین کے لئے ہوائے باردوسروں ہوئی ہے اور ہوائے حار نقصان پہنچاتی ہے۔ (کتاب الجنین - بقراط)

عورت جب حاملہ ہو جائے تو اس کو متواتر پیچھے کی جانب لگاتار جلدی جلدی کرنے کو کہیں ایسا کرنے سے مایوس نہ ہو جائے۔

بڑکا جننے والی عورت اکثر اڑتالیس دنوں میں پاک و صاف ہو جاتی ہے اگر زیادہ دیر نہ کھنچے تو بیس سے پچیس یوم میں فارغ ہو جاتی ہے اور بڑکی جننے والی کچھ زیادہ دنوں میں جنی چوراسی دن میں صاف ہو جاتی ہے اور اگر چھ اندر رہے تو چونتیس دن میں فارغ ہوتی ہے اور بڑکے کی ماں میں ان سے قبل طہارت پالے تو یہ اس کی چھاتی میں حرابی کی دلیل ہے اور اگر بڑکی کی ماں چالیس دن سے قبل طہارت پالے تو وہ بھی صحت مند نہیں ہے۔ پیدائش کے بعد اگر عورت کی صفائی حیض وغیرہ جاری ہونے سے نہیں ہوتی تو بلاک ہو جائے گی۔ عورتوں کو نفاس سے فراغت کے بعد منقی اشیاء سے اپنا حاجت اڑانا چاہئے ورنہ وہ بیمار ہو کر بلاک ہو سکتی ہیں۔

ان ایام میں عورت کو روزانہ ۳۰۵ ملی لیٹر کی مقدار میں خون آنا چاہئے۔ حتیٰ کہ سارا خون خارج ہو کر طہارت ہو جائے۔ جنین کا پیروں کی طرف سے پیدا ہونا مہلک ثابت ہوتا ہے اور سر کی طرف سے خارج ہونا طبعی حالت ہوتی ہے۔ پیروں کی طرف سے جنین کا خارج ہونا درازہ کے اوقات میں زیادہ سکون کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (کتاب الجنین - بقراط)

میں نے احتیاط اور آٹھ ماہ قبل کی پیدائش میں دیکھا ہے کہ جنین پیروں کی طرف سے خارج ہوئے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ آنکھیں ماہ میں جنین کا سر پٹ کرینے کی طرف آتا ہے۔ بقراط سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ سر چونکہ سب سے بھاری عضو ہے اس لئے طبعی طور پر اسے نیچے ہونا چاہئے۔ اس کے علاوہ اگر سر پہلے خارج ہو تو اور جسم کا خارج ہونا آسان ہے۔ اس حالت کے برخلاف پیروں کا پہلے خارج ہونا بچہ اور

زچہ دونوں کے لئے ہلاکت کا باعث ہے اور اکثر ایسا عورت کے ٹوٹ پوٹ ہونے سے اور قیام وقوعہ اور پہلو کے بل لینے کی کثرت سے ہوتا ہے۔ (مؤلف)

جب تک مشیمہ خارج نہ ہو حیض جاری نہیں ہوتا۔ (بقراط)

جڑواں بچے ہوں تو زیادہ دنوں کا فرق نہیں آتا کیونکہ ایک ہی بار کے جماع سے نطفہ قرار پایا ہے اور جب رحم ایک بار بند ہو جاتا ہے تو اس میں دوبارہ مٹی نہیں جاتی ہے۔ (بقراط)

نفاس والی عورت کو جب ماحقہ خون خارج نہیں ہوتا تو شدید درد اٹھتا ہے۔ اس حال میں رک صفین کی فصد کھول دینے سے سکون ہو جاتا ہے۔ ایسی عورت کو مسروا دت بھی پیش آتا ہے کیونکہ اس کی فرج، رد کی شدت سے ورم حار میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ فصد کر کے رحم سے کٹے مقدار میں خون خارج کر دیا جاتا ہے تو سارے دردوں سے نجات مل جاتی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ ماہض رکبہ (کہنی کے اندر تپ جانب) کی فصد کرنے سے جلد فائدہ ہوتا ہے۔ (کتاب ایذیمیا۔ باب ۸، فصل ۴)

مخرج دیدان دوا میں اخراج جنین کے لئے قابل اعتبار ہیں۔ کھانا، ان کا حقنہ اور قطرہ پران کا طلاء، کیا جاسکتا ہے۔ اسٹینٹن ٹی، مصاروہ سداب، مصاروہ حنظل تازہ یا جوشندہ حنظل یا بس ابال کر گاڑھا کر کے عانہ سے ناف تک ملا جائے اور اپنے سے میں ست مرتبہ تھول کیا جائے۔ (مؤلف)

عسر ولادت (ولادت میں مشکل) یا تو زچہ یا مہود یا مشیمہ یا خارجی اشیاء کے سبب سے ہوتا ہے۔ زچہ کی جانب سے اسباب یہ ہیں۔ مونا یا، ضعف رحم، سپہ حمل ہونا، گرمی رحم، ورم رحم، ضعف رحم وغیرہ۔ مولود کی جانب سے اسباب یہ ہیں کہ وقت سے قبل خارج ہو جائے یا مہموں سے زیادہ ہو یا بہت چھوٹا ہو یا اس کے سر کا بڑا ہونا یا عجیب اقلقت کا ہونا یا مردہ مونا یا مریض ہونا یا بہت جنین کا ہونا یا اس کا زاویہ غیر طبعی ہو۔ طبعی زاویہ یہ ہے کہ سر فم رحم کی جانب ہوا، ردہ دونوں ہاتھ رانوں سے گئے ہوئے ہوں اس کے بعد جو طبعی زاویہ بن سکتا ہے وہ یہ کہ چوڑی کی طرف سے خارج ہو لیکن اس طور پر کہ فم رحم کے سامنے کی جانب ہو اور ہاتھ پھیلے ہوئے نہ ہوں۔ اس کے علاوہ سب غیر طبعی زاویے ہوتے ہیں۔ مشیمہ کی جانب سے عسر ولادت مشیمہ کے دیر ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے کیونکہ اس کا چاک ہوتا مشعل ہو جاتا ہے یا پھر مشیمہ کے بہت رقیق ہونے سے ہوتا ہے کیونکہ ٹھل از وقت مشیمہ چاک ہو کر رطوبت بہ جاتی ہے اور رحم موکھ جاتا ہے اور خارجی اسباب یہ ہیں کہ زیادہ سردی یا زیادہ گرمی کا ہونا جس سے جسم ایک

دم سے ڈھیلا ہو جائے یا عوارضات نفسانیہ کا لاحق ہو جاتا۔

اور اگر عسر ولادت یوست کے سبب ہو یا تنگی کے سبب سے ہو تو مرفی اشیاء استعمال میں لائیں اور مقام مخصوص پر نطول کریں اور جو شانداہ میتھی بزرگتوں کے ساتھ نیم گرم روغن گل یا انڈے کی سفیدی ڈالیں۔ اس سے عجیب فائدہ ہوتا ہے۔ چیز داور پورے شکم کی مالش کریں اور ہابونہ و اظیل الملک (ناخونہ) جیسے محلات کے جو شانداہ کے اندر بٹھائیں۔ اگر بخار نہ ہو تو تھوڑی حرکت دیں، عطوس کرائیں اور پیٹ نہ چل رہا تو نیچے کی طرف زور لگانے کو کہیں اور خوشبودار اشیاء سے تعویث پہنائیں۔ اگر اسے غشی آجائے تو افاقہ ہونے کے بعد کچھ کھلائیں پلائیں۔ اگر عورت موئی ہو تو اس کو منہ کے بل لائیں اور اسے اپنے گھٹنوں کو سمیٹ کر رانو سے لگانے کو کہیں۔ ایسا کرنے سے جنین رحم کے ٹھیک سامنے میں آجائے گا۔ مہبل میں کوئی مبین چیز لگا کر اسے اپنی انگلیوں سے کھولنے کی کوشش کریں۔ اگر شکم میں گرانی ہو تو مبین حقنہ کریں۔ اگر مشیمہ چاک نہ ہو رہا ہو تو ناخون یا آلہ مضغ سے شکاف دیں۔ رحم میں روغنوں سے حقنہ کریں۔

اگر جنین کا زادیہ غیر طبعی ہو تو اندر ذخیل کھینچ کر اسے سیدھا کریں اور اگر کوئی عضو باہر نکل آیا ہے تو اس کو نہ کھینچیں کیونکہ وہ ٹوٹ سکتا ہے بلکہ اسے لوٹا کر بعد میں اس کا علاج کریں۔ اگر جنین رحم میں بند ہو گیا ہے تو اس کو پیچھے کر کے مہبل کو روغن سے نرم کریں اور پھر اس کو خوب اوپر کی طرف کر دیں اسی طرح اگر کئی جنین ہوں تو اوپر کی جانب لوٹائیں۔

عورت کے کرسی پر بیٹھنے کا مناسب وقت وہ ہوتا ہے جب چھوٹے سے رحم کھلا ہوا، کھائی دے اور رطوبت آنا شروع ہو اور یہ رطوبت نہیں آتی ہے تو جنین مردہ ہے یا ضعیف ہے۔ اس کو اوزار سے کھینچ لینا چاہئے۔ (بولس)

جس عورت کے شکم میں جنین کی موت واقع ہو جائے اسے مندرجہ ذیل نسخہ مفید ہے۔ ایک منہی شیلیم کا آنا حظل کے اچھے جو شانداہ میں گوندھ کر اسکے پورے شکم پر مالش کریں جو ناف کے نیچے سے پورے شکم پر ہونا چاہئے۔ نفاس والی عورت جس کا شکم ولادت سے متورم ہو گیا ہو اس کے لئے مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کریں۔

سکینچ، صحر، بمطکی، ہموزن ساڑے تین گرام سفوف شہد میں ملا کر چٹائیں۔ (کتاب الغریب)

ایسی مریضوں کو دھرتا اور اس جیسی دوسری دوا میں دی جاتی ہیں اور عربینہ کا بطور

حمل استعمال قابل جنین ہے اور فوٹا لصبح بھی قابل جنین ہے۔ (مؤلف)
جنین اور مشیمہ کو خارج کرنے والا ضماو:

شحم حظل، نمر، برگ سداب، بیل کے پتے میں گوندھ کر پیڑا اور اس کے اطراف
 میں طلاہ کیا جائے۔ (شمعون)

ایک بخور جو عسر ولادت کو دور کرتا ہے اور مشیمہ کو جلد خارج کرتا ہے۔
 قدر، مر، حاد شیر ہموزن پیسکر گائے کے پتے میں گوندھ لیں اور بازو کے برابر بندھے
 بن کر رکھ لیں پھر ایک ایک بندھے کو ٹیکر اس کی دھونی دن میں دو یا تین بار دیں اور اسی کو آب
 سداب کے ساتھ بھی پلائیں اور مشک سنگھائیں اس سے عورت کو تنفس میں تقویت ملے گی۔

(کتاب الاختیارات)

عسر ولادت میں پہلے خوشبودار اشیاء اور لذیذ ہلکی غذا میں جیسے بھنا ہوا مرغ وغیرہ
 تھوڑی مقدار میں استعمال کرائیں۔ بھر پیٹ نہ کھلائیں۔ اوپر سے عمدہ شراب ریحانی ایک پیالہ
 پلائیں پھر مختلف پہلو بدلوائیں اور اس قدر چلائیں پھر انہیں کہ زیادہ تھکان نہ آجائے اگر اس
 سے بہ سہولت ولادت ہو جائے تو ٹھیک ورنہ لعاب میتھی پلائیں اور لعاب حتم کتاباں واسپغول پیٹھ
 اور پیڑا اور اس کے اطراف میں چیزیں مذکورہ افوخ خشکی کی شکایت میں نافع ہے۔

(کتاب الاختیارات۔ حنین)

اگر مشیمہ مرنے میں تاخیر ہو جائے تو اسے رانوں سے باندھ دیں اور مخرج مشیمہ بخور
 مشروبات اور عطوسات استعمال کریں۔

مشیمہ اگر بعد ولادت زیادہ دن رک گیا تو گندگی اور تعفن پیدا کرتا ہے۔ اس لئے
 مدد ملے دوائیں دینا بہت ضروری ہے۔ (تیا ذوق)

زرہ اند کو کپڑے میں لٹ کر کے حمل کرنے سے فوراً ولادت ہوتی ہے اور اگر پوست
 خیر حشب افکارہ گرم لینے سے فوراً ولادت ہوتی ہے۔ مر کی دھونی، بے اور حلیف (بھٹ) اور
 رجنہ بیدستر کھانے سے عسر ولادت کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔ اگر مشیمہ رو جائے تو خربق کے
 جوشاندہ میں جینے سے خارج ہو جاتا ہے۔ خراج مشیمہ کے بعد روغن گلاب کا حمل کرنا
 چاہئے۔ قردمانا کا حمل کرنے سے ولادت ہوتی ہے۔ (کناش السیمین)

مخرج مشیمہ کا نسخہ:

رہاؤ (راکھ) کو پانی میں، چھو کر صاف کر لیں پھر اس میں سے چار سو گرام لیٹر اس نے اوپر پینتیس گرام عظمیٰ ملائیں اور اسے پلا آرقے کرنے کا مشورہ دیں اور چھینک لائیں۔ اگر درد رو میں عورت پر چار دن گذر جائیں اور بچہ نہ ہو تو عورت کو خلاصی دینے کی کوشش کریں کیونکہ جنین مر چکا ہے۔ ہذا آب سداب ۱۳۰ گرام، روغن ارغندا جو شاندا کا میتھی کھجور کے ساتھ پلا کر جلد اسقاط کرا میں۔ نمک سود مچھلی کی آنکھ، مٹھوڑے کے کھر کی دھونی دیکر سقوط جنین کی کوشش کریں۔ اگر اس سے کام نہ چلے تو مقل ازرق، زعفران، حرمل، ملک انباط کی دھونی دیں تاکہ خون ٹھیلے نہ ہو اور رحم خروج سے درد میں شدت نہ آئے۔

مشیمہ کے رک جانے اور مردہ جنین کو خارج کرنے میں ایک کامیاب دوا:

مرقہ، جا شیر، بیل کا پتہ اور کبیریت ہموزن قطر ان میں گوند حکر میں جوڑے کی مقدار میں پانی بارنگھا میں۔ ان میں مرقہ اور جا شیر ساڑھے دس گرام لیٹر آب ترمس کے ساتھ روزانہ پلا میں۔ اس سے بہت جلد مردہ جنین خارج ہو جاتا ہے۔

ولادت میں سہولت:

عورت کو ٹھیلنے کا مشورہ دیں۔ روغن رازقی کی مالش کریں۔ آب میتھی کا جو شاندا ۱۳۰ گرام کے ساتھ پلا میں۔ مشک اور کبیر باء کی دھونی دیں۔ اس سے تقویت قلب ہوتی ہے۔ طعم، شراب اور عصارے اس کی تقویت کریں اور جب خون بند ہو جانے کا اندیشہ ہو تو نمک سود مچھلی کی آنکھ اور مٹھوڑے کے کھر کی دھونی دیں اور عطوس کرا میں تاکہ خون جاری ہو اور رحم میں رہ نہ آئے۔ (آب ابن ماسویہ)

میں نے اپنے شاگرد یوسف کو جو نسخہ بتایا وہ یہ ہے کہ حسب قردمانا اشق میں ملا بر فرجہ بنا میں اور سہول کریں۔ اس سے جنین فوراً اسقاط ہوتا ہے۔ (مواف)

میں نے کسی دوا کو بچہ باہر لانے میں مندرجہ ذیل نسخہ سے زیادہ سریع اثر کوئی دوسرا نسخہ نہیں پایا۔

حلیت دو گرام، برگ سداب خشک ساڑھے دس گرام، مر ساڑھے تین گرام، آب اہل پینتیس گرام کے ساتھ صبح میں اور اسی مقدار میں شام کو لیں۔ اس سے لازمی طور پر اسقاط ہوتا ہے۔ تریاق اربوہ سے بھی فوراً اسقاط ہو جاتا ہے۔ اسی طرح روغن ارغندا روزانہ ساڑھے

بائیں ملی لیٹر پینا بعد اسقاط کے لیے قوی دوا ہے۔ اسی طرح آب افسنتین اور شاہترہ کا پینا جلد اسقاط کا سبب رہتا ہے۔ (مؤلف)

مانع حمل نسخہ:

سقمونیا، شحم حنظل، ہزار حبشوں، حبث الحدید، کبریت ختم کربن ہموزن تیر قطر ان میں گوندھ لیے جائیں۔ طہارت کے بعد اس کا محمول کرنے سے حمل نہیں قرار پاتا۔

دوسرا نسخہ:

برگ غریب مسوق، شمر غریب چودہ گرام کپڑے میں ست کر کے بعد طہارت محمول کریں۔

ایک اور نسخہ:

ختم کربن، بھلی اور حرف ساڑھے تین گرام چیں کر قطر ان میں لگائیں۔ پودینہ نہری میں بھٹو کر طہارت کے بعد محمول کرائیں۔

کالی مرچ جماع کے بعد محمول کرنے سے حمل نہیں ہوتا۔

(کتاب المعقہ - ابن ماسویہ)

جیسا کہ میں نے دیکھا ہے جب والدت میں مشکل ہو رہی ہے اور جنین کو باہر نکالنا مقصود ہو تو عورت کو پٹ لائیں اور اس کے گولہوں سے پیٹے کوئی چیز رکھ کر اس کے نچلے جسم کو تھوڑا اونچا کر دیں اور دو دو گھنٹوں کو ایک دوسرے سے الگ الگ کر کے پھیلا دیا جائے۔ پھر اب سدا ب یا جوشاندہ افسنتین یا روغن ارغ یا جوشاندہ اہبل حسب ضرورت پککاری میں بھر دیں۔ شرط رہے کہ اگر جنین کو پھیلاتا مقصود ہو تو بیس دارا شیہ سب سے بہتر ہوتی ہیں اور اگر اسقاط مقصود ہو یا بچہ کو گھرانے مقصود ہو تو کڑوی اشیہ بہتر ہوتی ہیں۔ بعد وہ پککاری اس میں داخل کریں اور اس کی ٹہلی اتنی لمبی ہونی چاہئے کہ اندر تک داخل ہو سکے اور دوسرا سرا پینا اور مار پیٹ ہونا چاہئے کیونکہ عورت کا رحم اس حد تک بند ہو جاتا ہے کہ اس میں کوشش کے بغیر سلائی بھی نہیں داخل ہو سکتی ہے۔ اس لیے پککاری کو اندر پہنچا کر اس بات کا اطمینان کریں کہ سلائی فضا و رحم میں پہنچ گئی۔ اس کے بعد اندر دوا انچڑیں۔ (مؤلف)

جب وضع حمل کا وقت آ پہنچے تو عورت کو بٹھا کر اس کے پیروں کو پاگل سیدھا کر دیں

اور اس کے پیچھے بیک لگا دیں۔ پھر وہ عورت جلدی سے انڈھ بیٹھے اور حج مارے اور خوب رور

لگائے پھر تھوڑی مقدار میں شیر الخد یہ غذا کھائے اور تھوڑی پرانی شراب پئے۔

جنین کو سب سے زیادہ نقصان پہنچانے والی اور سب سے جلد اسقاط لانے والی اشیاء اسہال، کثرت جماع اور چھینک کی کثرت ہیں۔ (کنش سیاست الصبیحہ جو جالینوس سے منسوب ہے مگر میرے خیال میں روفس کی ہے)

عسر و اذات کے وقت جبکہ جنین مر گیا ہو تو خربق، جاد شیر، بیل کے پتے کا شافہ بنا کر حمل لڑنے سے زندہ یا مردہ جنین نر جاتا ہے یا مازو، کبریت کو بیل کے پتے میں گوندھ کر دھونی دیں۔ قہء اختمار کا عصا رہ سوادو لینر لے کر بیل کے پتے کے ساتھ گوندھ کر حمل کرنے سے زندہ یا مردہ جنین خارج ہوتا ہے۔ (سرائیوں)

تیز بخیر جنین کو بچہ دانی کے اندر مار ڈالتا ہے۔ خاص طور سے اگر رحم میں درم جا رہو۔ (کتاب الفصول۔ باب پنجم)

میری رائے میں تیز بخار جلد اسقاط لانے میں معاون ہے۔ اگر حلیۃ اکیس گرام لی جائے تو اسقاط کے لئے سب سے زیادہ تیز اثر کرتی ہے۔ (مؤلف)

دائیاں حاملہ عورتوں کو کرسی پر نہیں بٹھاتی ہیں۔ بلکہ قم رحم کو چھو کر دیکھتی ہیں جب وہ کھلا ہوتا ہے تو جگہ جگہ اسے کافی مقدار میں کھولنے کی کوشش کرتی ہیں اور عورت سے بچہ کو نکالنے کے لئے زور لگانے کے لئے کہتی ہیں۔ وقت ولادت سے پہلے جنین کا حرکت کرنا عسر ولادت کی علامت ہے۔ (کتاب قوی الطبیعہ۔ باب ۴)

اس سے مراد ولادت والے مہینہ میں حرکت کرتا ہے۔ دوسرے مہینوں کی حرکت نہیں ہے۔ کیونکہ دوسرے مہینوں میں حرکت کا ہونا بچے کی موجودگی کا پتہ دیتا ہے۔ اس طرح کی حرکت بعد میں نہیں ہوتی۔ اس کلام میں اسی طرف اشارہ ہے۔ (مؤلف)

عسر ولادت سخت موسم سرما میں شدید ہوتا ہے۔ اس لئے میں عورت کے آس پاس بہت سے کولہ جلاواتا ہوں اور گرم روغنوں کی مالش کرواتا ہوں۔ درد اتنا شدید ہوتا ہے کہ عورت پر غشی طاری ہو جاتی ہے۔ میں اسی حالت میں اس کی فرج میں گرم تیل پہنچواتا ہوں اس سے درد ساکن ہو جاتا ہے اور عورت فوراً سو جاتی ہے۔ (مؤلف)

حب المسک درد زہ کو سکون بخشنے میں عجیب اثر رکھتی ہے اور ولادت میں سہولت پیدا کرتی ہے اس کا نسخہ درج ذیل ہے۔

دار چینی دس حصے، مر پانچ حصے، رر اوغندہ برج اس کے برابر قرقم اس کے برابر سلیجہ عمدہ دانی اور ابیل دس حصے، قسط پانچ حصے، میوہ اور افیون دودو حصے، سک ۵۰۰ ملی گرام اس کو

استقاط لرا یا جائے۔ اس لئے کہ اگر وہ مسقط دوا کی استعمال نہیں کر گئی تو ہلاک ہو جائے گی۔ جس کے علق رحم میں یہ کیفیت ہوگی وہ مر جائے گی اگرچہ جنین کھل ہو چکا ہو۔ (عبدالباقی ط)

ایک ایسی گولی کا نسخہ جو فوراً دوا دے سکتی ہے۔

ابھل پینتیس گرام، سداب سترہ گرام، حب حزل چودہ گرام، پیٹھ، اشق، فوہ (مچھلہ) ہر ایک ساڑھے دس گرام کی گولی بنائی جائے۔ پھر اس میں سے ساڑھے دس گرام ابھل پینتیس گرام جو شانہ و ابھل اور جو شانہ و مچھلہ، مشطر اشق یا عصارہ سداب کے ساتھ پلاؤں۔ دوپہر کو عورت آب حمص (پینے کا پانی) یا آب لوبیا روغن کچھ کے ساتھ پینے اور اس سے پہلے عورت خوب کودے اچھے اور اپنی کمر اور بدن کو تھکائے اور شام کو آب سداب تازہ میں بھگوئے ہوئے روٹی کے ٹکڑے کو رات بھر کے لئے حمول کرے اور صبح کو انھ کو ایک نگی دار برتن میں سر، بازو اور جاو شیر ساڑھے چار گرام کی دھونی لے۔ سر، بازو اور جاو شیر کو پہلے سے گائے کے پتے میں گوندھا لیا جائے۔ اگر اس کے بعد بھی مشکل ہو تو اگرچہ وہ ادھرائی بھی جا چکی ہو پشت اور ناف پر آب سداب جس میں شلیم کا آٹا گوندھا لیا ہو اس سے مالش کی جائے۔ اس میں سے کوئی بھی تداویہ اختیار کی جائے تو دوا سے آسان ہو جائے گی اور جلدی استقاط ہوگا۔ اگر بخور مریم یا قنارہ، انہر یا میویرش یا کندش جو بہت قوی ہو باریک میں کر اس میں ایک کپڑا لٹ کر لیا جائے اور پھر جہاں تک ممکن ہو رکھا جائے حمول کیا جائے۔ اور اگر اب بھی عسر و آدت ہو تو اس کو مقمر میں ایک سو اسی گرام پودینہ کا جو شانہ تیار کرنے میں لایا جائے۔

ایک عمدہ نسخہ حب:

سات گرام ابھل، پونے دو گرام حلیت، اس کے ہموزن اشق اور فوہ۔ حسب دستور گولی بنا رکھائی جائے۔ یہ مقدار ایک خوراک کی ہے۔ (ناف)

استقط جنین کے لئے ایک عجیب فرزجہ:

خریق اسود، مویرج، زرداندہ حرج، فریون، بخور مریم، حب امازریون، شحم حظل، اشق۔ سب دواؤں کو اشق میں حل کر لیا جائے اور اس کا حمول کیا جائے تو عجیب فائدہ ہوتا ہے۔ اس نسخہ میں مرارہ شور (بتل کا پتہ) خشک ایک جز کا اضافہ بھی کر سکتے ہیں۔ (بولس)

اک عجیب فرزجہ:

زرداندہ حرج، فریون، بخور مریم، قرودمان، صبر۔ فرزجہ بنا کر استعمال کرنے سے

عجیب قائم ہوتا ہے۔ (مؤلف)
نسخہ:

باریک پ ہو انوش در پینتیس گرام، اشق ساڑھے اس گرام، اشق کو حل کر کے نوشادر
ایکس گوندھ لیا جائے اور فرزند بنا کر پوری رات حمل کریں۔ حمل کرتے وقت پیوں کو
سیدھاٹی میں اوپر کر دیں تاکہ دوا رحم کے خوب اندر پہنچے۔ اس سے دوسرے دن حیض جاری
ہو جاتا ہے۔

مشیمہ خارج ہونے کے بعد روغن مگاب کا حمل کریں ولادت میں سہولت پیدا کرنے
والی دوا جو حامد کو ولادت والے مہینہ میں روزانہ دی جاتی ہے یہ ہے۔ لعاب حسب سفر جل
انھا رو گرام۔

کھانے میں طوکیہ اور خبازی دیں اسہند باج کے موئے فرزند بے رکھیں۔ تھننے پانی سے
غسل کر انہیں جو حمام کے یا ہر ہو اور عورت کو آراہ کرایا جائے۔ تھننے مسخن روغن سے کمر اور شہم کو
چھڑا جائے۔

عسر ولادت کے لئے ایک معجون جو بے مثال ہے:

مر، جند بیدستہ، میوہ ہر ایک ساڑھے چار گرام، دار چینی پونے تین گرام، فلفل اس کے
برابر، ابھل اسے برابر۔ شہد میں معجون بنا کر نوٹراہ کھائیں۔ (اسلمین)

عسر ولادت کی شکایت میں ان دواؤں کو کسی مشروب کے ساتھ استعمال میں رکھیں۔

(مؤلف)

ابھل جنین کو زندہ اور مردہ خارج کرتا ہے۔ ترمس کا جو شاندرام اور سداب کے ساتھ

پینے سے قوت سے ساتھ جنین خارج کرتا ہے۔ (۱)

حب ای شا کا حمل کرنے سے جنین خارج ہوتا ہے۔

پودینہ نہری خشک کو آب شہد کے ساتھ پیا جائے۔ (۲) یا اس کا عصارہ پیا جائے یا

حمول کیا جائے تو پوری قوت سے جنین کو خارج کرتا ہے۔ پہاڑی پودینہ اس سلسلے میں زیادہ قوی

ہوتا ہے اور اگر بوگ طورط استعمال کریں (۳) اسی طرح جماع کے بعد عورت اور

باغداد میں گرام خشک مزاج کی دلی پتلی عورت پہ طور حمل استعمال کرے تو حمل ماقول ہو جاتا ہے

(۱) اصل میں عبارت تھک تک ہے (۲) یہاں پودینہ کا ذکر ہے (۳) یہاں پودینہ کا ذکر ہے۔

تین موئی اور پز گوشت عورت کے لئے اس کا استعمال حمل کے لئے معین ثابت ہوتا ہے۔ لہذا اسے گرم حراج کی کمزور عورت ہی استعمال کرے۔ ربی ٹھنڈی حراج کی موئی عورت تو اس کو عرق گلاب کے ساتھ کافور حل کر کے بہ طور حصول استعمال کرایا جائے۔ عجیب فائدہ ہوتا ہے۔ بحرب نسخہ ہے۔ (کتاب المفردات۔ جالینوس)

قطہ ان کا بہ طور حصول استعمال جنین کو مردہ کر کے خارج کرتا ہے اور جماع کے وقت مرد اثرات عضو تناسل پر لگا لے تو زبردست نفع حاصل ثابت ہوتا ہے۔ تمام مانع حمل دواؤں میں سب سے زیادہ مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

قطہ ریون جلیل رقیق کھانے سے مردہ جنین خارج ہوتا ہے۔ اس کی جڑ کا جو شانہ پیٹنے سے جنین مر جاتا ہے اور شوک مٹنے جسے قوی کہتے ہیں حصول کرنے سے ٹھیک شدت کے ساتھ جاری ہوتا ہے اور پیٹنے سے جنین سا قطہ ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

پیاز کا عصا رہ عضو تناسل پر لگا کر جماع کرنے سے حمل نہیں قرار پاتا اور اس کے پانی کا حصول کرنے سے قوت کے ساتھ جنین خارج ہوتا ہے۔ (مؤلف)

بخور مریم کا عصا رہ مراق شکم پر لگانے سے جنین میں فساد آتا ہے۔ پیٹنے یا حصول کرنے سے مشہد خارج ہوتا ہے۔

اسی طرح زردخمی کی کلی کا جو شانہ جنین و مشہد کو خارج کرتا ہے اور اس کے پانی میں بیٹنے سے مردہ جنین خارج ہوتا ہے اور پیٹنے سے زندہ جنین میں فساد پیدا ہوتا ہے۔ شہد کے ساتھ اس کا مول کرنے سے زندہ جنین میں فساد پیدا ہوتا ہے اور مردہ جنین خارج ہوتا ہے۔ ایرسارندہ جنین و رحم سے خارج کرتا ہے۔ سرخس قائل جنین ہے۔ اس کی مقدہ اور خوراک اٹھارہ آرام ہے۔

قطہ الہی رکا عصا رہ حصول کرنے سے جنین مر جاتا ہے اور آسانی کے ساتھ خارج ہوتا ہے۔ قطل اس معاملہ میں زیادہ قوی ہے۔ مرکی جنین کو نکالتا ہے اور ہلاک کرتا ہے۔ جنگلی گیہوں کی بالیاں مشہد اور جنین کو جلد نکالنے میں قوی الاثر ہوتی ہیں۔ ایرسا کا فرزہ شہد میں مل کر استعمال کرنے سے زندہ جنین خارج ہوتا ہے۔ قردحہ جو حریف ہو اور خوشبودار ہو اگر اس کی دھونی حامد کے پیٹنے کی جائے تو زندہ اور مردہ جنین خارج ہوتا ہے۔ عجیب الاثر ہے۔ دارچینی مرکی کے ساتھ مل کر پیٹنے سے یا حصول کرنے سے جنین مر جاتا ہے۔ (مؤلف)

اس کی وجہ یہ ہے کہ حامد کا بکثرت جی متلاتا ہے اور ان دواؤں میں سب سے اچھی دوا وہ ہے جو اس تاثیر نے ساتھ نسیان کو دفع کرتی ہے اور دارچینی میں یہ صفت موجود ہے۔ اس

لئے دارچینی، اہل، قردمانہ، مرکئی نکلیاں بنا کر استعمال کرنا چاہئے۔ ترکیب تیاری یہ ہے۔ اہل دس حصہ، دارچینی نو حصہ، قردمانہ و مرکئی پانچ پانچ حصہ۔ مقدار خوراک تین حصہ دن میں تین بار پینے سے ٹھیک نہیں ہوتا، ولادت آسانی سے ہوتی ہے اور نفاس والی عورت کی صفائی ہوتی ہے۔ مشیمہ خارج ہوتا ہے۔

روغن ہلساں کا حمل کرنے سے جنین اور مشیمہ خارج ہوتے ہیں۔ مر، اسٹیکین یا سداب یا ماء ترمس کے ساتھ لینے سے جنین خارج ہوتا ہے۔ مقل کی دھونی دینے سے ولادت آسان ہوتی ہے۔ رحم کا منہ کھلتا ہے اور جنین کھینچ آتا ہے۔ پوست خار پینے سے جنین خارج ہوتا ہے۔ لافن کی دھونی دینے سے جنین خارج ہوتا ہے اور مشیمہ روتا ہے۔

برگ غرب کا شراب استعمال، نفع حاصل ہے۔ رنب کی گلی کا روغن حمل کرنے سے جنین مر جاتا ہے۔ لہسن کے جوشاندہ میں بیٹھنے سے اور دھونی دینے سے جنین خارج ہوتا ہے۔ حرف نو تراہ پینے سے جنین خارج ہوتا ہے۔ فضل جنین خارج کرتی ہے اور اس کا حمل کو دفع کرتا ہے۔

عرقینہ کا حمل کرنے سے جنین تیزی کے ساتھ خارج ہوتا ہے۔ بخور مریم کی جڑ پینے یا حمل کرنے سے جنین تر جاتا ہے۔ اس قوت میں یہ وہاں مثال ہے۔ بہت لوگوں کا خیال ہے کہ اس نبات کو تھوڑا کھانے سے حاملہ کو اسقاط ہو جاتا ہے اور اس کی جڑ اسقاط کرتی ہے۔ اردن میں اس کی جڑ باندھنے سے حمل قرار نہیں پاتا۔ تخم لوف تیس مدد سرکہ یا پانی کے ساتھ کھانے سے اسقاط ہو جاتا ہے۔

جس وقت اس پودے کے بیج آرہے ہوں اور حاملہ عورت اس پودے کو سوتکھے تو اسقاط ہو جاتا ہے۔ اس کی جڑ کا شاف بنا کر حمل کرنے سے جنین روتا ہے۔

بنظیانہ کی جڑ کا حمل کرنے سے جنین خارج ہوتا ہے۔ زراوند طویل، ٹھنڈا، تھوڑا مر، رفضل ملا کر کھانے سے نفاس والی عورت کے فضلات اور مشیمہ خارج ہوتے ہیں۔ طمٹ جاری ہوتا ہے۔ جنین نکلتا ہے۔

سقیہ نفاس کے لئے یونانی میں اس کا نام مشہور ہے زراوند حرج کا بھی یہی فعل ہے۔ قسطور یون صغیر جنین کا اسقاط کرتی ہے۔ اس کا قرزہ حمل کرنے سے طمٹ جاری ہوتا ہے۔ پودینہ کا عصر و وقت جماع سے قبل حمل کرنے سے حمل نہیں قرار پاتا۔ برگ قوتج کاموں قاتل جنین۔ در حبض اور نفع حمل ہے۔ (مؤلف)

میرے خیال میں جنگلی سداب حمل کرنے سے جنین فوراً خارج ہوتا ہے۔ اس کے تخم

پونے دو گرام کھانے سے اسی دن ولادت ہو جاتی ہے اور کھجلی ہو جاتی ہے۔ (مؤلف)
اس کو ہاتھ میں لینے سے ہاتھ سرخ اور متورم ہو جاتے ہیں۔

جاو شیر کو شہد میں ڈبو کر کھانے اور حمل کرنے سے جنین خارج ہوتا ہے۔ سلکینج ماہ العسل کے ساتھ پینے سے حیض جاری ہوتا ہے اور جنین مرجاتا ہے۔ قند کھانے سے اور احوالی دینے اور حمل کرنے سے جنین خارج ہوتا ہے۔ زرد خیری کے تخم سات گرام شہد کے ساتھ کھانے اور حمل کرنے سے ولادت جلدی ہوتی ہے۔ (دیسقوریڈوس)

عسر ولادت کی شکایت میں باہوت، شیخ، برنجاسف، مرزخوش، میتھی، پودینہ، مشطرمشیع، زراوند، مرطیثا ان میں سے جو بھی میسر ہو اس کا جوشاندہ بنا کر اس میں حاملہ کو بنھایا جائے۔

تجڑھ کی جڑ کا حمل کرنے سے جنین مرجاتا ہے۔ جوشاندہ عطلی میں مینھنے سے تھپہ نفاس ہوتا ہے۔ قالی نامی تخم جو گیہوں اور جو کے کھیت میں پیدا ہوتا ہے اور جس کی پتیاں چنے کی پتی کی طرح ہوتی ہیں اور جس کا چارہ خرنوب کے چارے کی طرح ہوتا ہے اور جس کے تخم بہت نرورے ہوتے ہیں، ان کو شہد میں باریک پس کر حمل کرنے سے حمل نہیں قرار پاتا۔ (دیسقوریڈوس)

جوشاندہ باوند میں مینھنے سے تھپہ نفاس ہوتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)
دارچینی دردزہ اور شہد یہ تکلیف کو دور کرنے میں خاص طور سے سفید ہے اور اس کو کھایا جائے۔ (ابن ماسویہ)

میرا تجربہ ہے ایک عورت نئی دن تک دردزہ میں مبتلا رہی۔ اس کو سات گرام زعفران کھایا تو فوراً ولادت ہو گئی۔ اس کا تجربہ کئی بار کیا اور ایسا ہی پایا۔ (مؤلف)
حرف پس کر سازھے دس گرام پینے سے اور حمل کرنے سے جنین فوراً مرجاتا ہے۔ (ماسرجویہ)

خیری اپنی قوت میں سداب کی طرح ہے لہذا اسقاط جنین کرتی ہے۔ (مؤلف)
لبن لقاہ مہل میں ڈالنے سے بچہ خارج ہو جاتا ہے۔ بیوت کے تخم اور اس کے پتے کو شہد کے ساتھ پینے سے اسقاط ہو جاتا ہے۔ اس قوت میں اپنی مثال نہیں رکھتا۔

(ابن ماسویہ)
شیر جو ہندوستانی ۱۰۱ ہے اور چوتھے درجہ میں نرم ہے اور فریون سے حاصل ہوتی

ہے۔ اسقاط میں اپنی مثال نہیں رکھتی۔ (خوز اور ابن ماسویہ)
 جنم کرنیب میں کر جماع کے بعد حمل کرنے سے حمل نہیں ہوتا۔ یہ منی کو فاسد نہ دیتا اور
 استقرار حمل کو روک دیتا ہے۔ (ابن ماسویہ اور ارجیوس)
 خشک نسرين کا شراب استعمال مخرج جنین اور مد رجیض ہے۔ (بولس)
 سلیخ پوری قوت کے ساتھ اسقاط کرتی ہے۔ (مہاریس)
 قل کا فتوح بچہ را دیتا ہے۔ (ماسرجویہ)
 ماسالیوس کا خلاصہ ہے کہ ہر جاندار کی ولادت میں آسانی پیدا کرتا ہے۔ (دمشقی)
 میں نے کئی بار مشاہدہ کیا اور خوز نے بھی اس میں اتفاق کیا ہے کہ ہاتھی کی لید کا فزج
 حمل کرنے سے کبھی بھی حل قرار نہیں پاتا ہے۔

فلفل، نع حمل ہے آخر جماع کے بعد حمل کیا جائے۔ (ابن ماسویہ)
 قسط کی دھونی قیف نہ برتن سے لینا مستط جنین ہے۔ (قلہمان)
 ار جودہ اسقاط جنین کرتا ہے لیکن حامدا سے پسند نہیں کرتی۔ (روفس)
ایک عجیب مسقط جنین اور مسہل ولادت بخور کا نسخہ:

مقل ازرق، مر، اہل میں کر اس کے بندے بناتے جائیں۔ اس معاملہ میں بہت
 اچھا کام کرتے ہیں۔ (مؤلف)

ولادت کے وقت قلب سے بڑھ کر مغز کو لی چیز نہیں ہوسکتی کیونکہ جنین چاروں طرف
 سے یا پہلو کی جانب سے یا کسی دوسری دشوار کن زاویے سے بہ نسبت خارج ہونا چاہتا ہے۔ اور
 اکثر جنین جو سر کی جانب سے نہیں آتے، مر جاتے ہیں کیونکہ جب کوئی عضو خارج ہوتا ہے تو سر
 اندر گھٹ کر رہ جاتا ہے پھر ولادت مشقت اور تکلیف سے ہوتی ہے۔ (کتاب البقراہ)
 انداس کا خون رک جانا موت کو دعوت دیتا ہے۔ دعو رتیں جس کو یکس مرض تھا۔ ان
 میں سے ایک کا انداس رک گیا اور ایک کا جاری ہو گیا۔ جس کا انداس رک کا تھا وہ مر گئی اور دوسری
 صحت یاب ہو گئی۔

اگر انداس سے سمجھ نہ ہو تو اکثر رحم میں ورم ہو جاتا ہے۔

(مسائل ایذا یمیا۔ باب سوئم)

اسقاط کے وقت حادث ہوئے والے در ولادت کے وقت حادث ہوئے والے

وردوں سے زیادہ تکلیف دہ ہوا کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ولادت کے وقت رحم طبعی طور پر سکڑ کر جنین کے گرد مجتمع ہوتا ہے تاکہ جنین کو اپنے سے باہر دفع کر سکے۔ اس کے برخلاف جو دوائیں جنین کو اسقاط پر مجبور کرتی ہیں وہ رحم کو دفع اور انقباض پر حد درجہ مجبور کر دیتی ہیں جس سے رحم پر ورم آ جاتا ہے اور دواؤں کی سوزش سے رحم میں حدت پیدا ہو جاتی ہے اور تکلیف و غوارش پیدا ہو جاتے ہیں۔ (عبدالبرقاط)

طمس کو قوت کے ساتھ جاری کرنیوالی دوائیں۔

اشنان غاری، شوغز، عاقر قرحا، سداب تازہ، فراسیون، فریون، مرہ قہ، سب دواؤں کو سفید کپڑے میں لیکر حمول کریں۔ (ابن ماسویہ)

استقرا حاصل کر روکنے کے لئے عورت کو چاہئے کہ جماع سے فراغت کے بعد چھینٹ دے اور مہبل کو اچھی طرح ملے اور شہد اور قطران یا روغن ہلساں یا اسفیداج یا کوئی دوسری مرطوب چیز بطور حمول استعمال کرے۔ انار کا شحم حمول کریں۔ (مسج)

دار چینی کی خاصیت ولادت میں سہولت پیدا کرنا ہے اور اس کے بعد اندرونی رحم فضلات کا پوری طرح حقیقہ کرتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

دیسقوریوس کے قول کے مطابق ذیل کی کوئی جنین کا اسقاط کرتی ہے۔
زراوند طویل، قلقل اور مرہموزن لیکر گولیاں بنالی جائیں روزانہ ساڑھے دس گرام کی گولیاں آب ترمس ۳۵ گرام کے ساتھ کھانے سے سہولت ولادت ہو جاتی ہے۔
(دیسقوریوس)

ولادت کے بعد شکم میں ورم آنے کی دوا:

سلینج، صحر، مصطلی، ہموزن لیکر شہد میں گوندھ لیں اور ساڑھے چار گرام کے بقدر کھامیں فوراً تسکین حاصل ہوتی ہے۔

زندہ بچہ کھانے کے لئے فیما ہرج، باقہ کے برابر شہد میں گوندھ کر کھلائیں۔
جوشاندہ فنجکھٹ پلانے سے مردہ جنین خارج ہوتا ہے۔ بہت کامیاب دوا ہے۔
سداب کو پوسکر گائے کے پتے میں ملا کر پورے شکم پر لگانا بھی مفید ہے۔ تم رحم میں بھی لگانا چاہئے۔ (خوز)

باقیہ نہار منہ (۶ دن کھانا ہے تاکہ ۶ دانے) کھانے سے پوری زندگی حل نہیں قرار

پاتا۔ اس کا تجربہ کرنا ہو تو مرغی کو باقلہ کھلا کر دیکھو ہمیشہ کے لئے انڈا دینا بند کر دے گی۔
ہاتھی کا براز حمول کرنے سے ہمیشہ کے لئے حمل نہیں ہوتا۔

آب برنج اسف پینے سے فوراً اسقاط ہو جاتا ہے۔ عورت کی ران پر کرپڑے سنے پٹے سے
میں پولی بنا کر باندھنے سے اسقاط ہوتا ہے۔

نسخہ برائے اسقاط :

زرادند طویل، جطیانہ، حب الفار، مر، قط بخری، سیمہ سیاد، فوۃ الصبی، عصارۃ الفستقین،
قرمانا تازہ، چرپڑہ، قفل، مشطراشیع، ہوزن لے کر اس کی گولیاں بتالیں جائیں
اور روزانہ مسلسل دس دن تک نوگرام تھوڑے سداب کے ساتھ کھائیں۔ عود سداب کا حمول
کریں اور ناف پر کائے کا مرارہ چھڑیں۔ (طب قدیم)

کتاب تشریح اجنہ از بقراط :

جو جنین رحم کے اندر مردہ ہو جاتے ہیں ان کو جب نکالنے کا قصد ہو تو عورت کا چہرہ اس
طرف کر دیں کہ اسے دکھائی نہ دے کہ آپ کیا کر رہے ہیں اور لولب اس کی کہنیوں میں رکھیں۔
جب اس کی ہڈیاں ابھر آئیں تو ہاتھوں کی انگلیوں کو اس طرح باندھیں کہ گوشت نہ پھسے پھر کتف
اور موڈے کا گوشت کاٹیں پھر نکالیں اور سر کو طبعی انداز میں پیچ کر تھوڑا سا اپنی طرف جھپٹیں
پھر تھوڑا اندر کر دیں اور پیلیوں اور منسل کے پاس سینے سے باندھ دیں۔ تاکہ اس میں جو بچہ
نکلے ہوا ہے وہ دور ہو جائے اور جنین بہت ہو آسانی سے نکل جائے۔ اس کے بعد اگر جنین کا سر
اندر ڈھکیں کر طبعی حالت میں کیا جائے ناممکن ہو تو ٹھیک ہے ورنہ آلہ سے پکڑ کر کھینچیں اور عورت پر
گرم پانی خوب بہائیں روغن سے ماش کریں اور ایک پیڑ دوسرے پیڑ کے اوپر رکھ کر سونے کی
ہدایت دیں۔ عورت کو خوشبودار اور لطیف شراب پلائیں۔ زرخ کو شہد میں پیس کر شراب ملا کر
میں اور لگائیں اور پلائیں بھی۔ کبھی کبھی جبین مرا ہوا نہیں ہوتا بلکہ ایک طرف پڑا رہتا ہے وجہ یہ
ہوتی ہے کہ اس کی ناف اس کے گردن میں پھنس جاتی ہے جو اس کو تھکے نہیں دیتی اور اس کا سر
ماں کی کوکھ میں پھنسا رہتا ہے۔ ایسی حالت میں اکثر جنین کے ہاتھ پہلے باہر آتے ہیں اور اگر پھر
ان میں سے اکثر کی موت ہو جاتی ہے۔ اور بعض اوقات بچے کا کوئی بھی حصہ باہر نہیں پاتا ایسا
میں بڑا خطرہ لاحق رہتا ہے کیونکہ ناف میں گردن پوری طرح لپٹی رہتی ہے اور کوئی بھی دوا
میں مبتلا عورت کو آنر ولادت سے پہلے رطوبت نرمی خارج ہو جائے تو بچے کے باہر آنے میں

دشواری ہوتی ہے۔ اگر حالات اس کے برعکس ہوں تو آسانی ہوتی ہے۔ تو اگر اس کی تشخیص ہو جائے کہ عسر ولادت کی وجہ بچے کی گروں میں ناف کا لپٹ جانا ہے یا بچے کا صحیح زاویہ پر نہ ہونا ہے تو عورت کے ہاتھ اور پیروں کو پکڑ کر تیسری بار خوب زور زور سے ہلایا جائے تاکہ اس کے پیٹ میں اتھل پھٹل ہو۔ پھر اس کے پیروں کو اٹھا کر ایک دوسرے سے دور دور کر دیا جائے اور اس طرح کی حرکت دی جائے جس طرح پتھری کی شکایت میں دی جاتی ہے۔ پھر اسے ہڑا کرے کندھے کو پکڑ کر خوب ہلایا جائے پھر فرش پر ترا کر کندھے کو ہلایا جائے۔ تاکہ جنین کچھ صحیح پوزیشن میں نیچے آجائے اور نکال آسان ہو جائے۔ اور اگر اس وقت مشاعرہ اشقیٰ اقرطیش میسر ہو تو پلایا جائے اور جلد بیدستر کو شراب کے ساتھ پکا کر بطور حمل استعمال میں لایا جائے۔

(تشریح الاجتہاد بقراط)

اہل جنین کا اسقاط کرتا ہے خواہ اس کو پیا جائے یا حمل کیا جائے یا اس کی دھونی لی جائے۔ (دستوریدوس)

آذریون خاص طور پر مسقط جنین ہے۔ (بدینورس)

اہل جنین کا اسقاط کرتا ہے خواہ زندہ ہو یا مردہ غرب کا پتہ قیصر شراب کے ساتھ پیٹ سے حاصل نہیں ہوتا۔ خوشاکی جز کا حمل کرنے سے جنین خارج ہو جاتا ہے۔ (جاسینوس)
انارغیون کے پتے و کرام ٹیکرین کے ساتھ پیٹ سے جنین اور مشیمہ خارج ہوتے ہیں۔ عسر ولادت میں اسے عورت کے گھٹے میں باندھ کر نکالیا جاتا ہے۔ جنین فوراً نولد ہوتا ہے۔ پیر مایہ کا پیمانہ حاصل ہے۔ اشق پینے سے جنین خارج ہوتا ہے۔ روغن بلساں کا حمل کرنے سے جنین اور مشیمہ خارج ہوتے ہیں۔ (بدینورس)

برنجاسف کے جوشاندہ میں بیٹھنے سے جنین اور مشیمہ جلد خارج ہوتے ہیں۔

برنجاسف کے تخم ساڑھے تیرہ کرام پینے سے جنین خارج ہوتا ہے۔ بایون کا شرب استعمال یا اس۔ جوشاندہ کا آئرن مسبل وایت ہے۔ پھولت ولادت ہوتی ہے۔

(دستوریدوس)

جلیقانی جز کا حمل شہد کے ساتھ استعمال کرنے سے جنین مرنے لگتا ہے اور اس کے درخت کی جز کا حمل کرنے سے جنین جلد خارج ہوتا ہے۔

جنگلی کا جز کا حمل کرے سے جنین خارج ہوتا ہے۔ وہ تو خرج جنین سے خواہ پیا جائے یا مرے ساتھ فرزند بنا کر حمل لایا جائے۔

دارھیشعل مسقط جنین ہے اگر اس کا فرزند بنا کر حمل کیا جائے۔ جنگلی زیتون کا گوند جو زبان میں شوزش پیدا کرتا ہے، مسقط جنین ہوتا ہے۔ بکری کی میٹھی خاص طور سے جنگلی بکری کی افویہ کے ساتھ پینے سے جنین خارج ہوتا ہے۔ گدھ کی بیٹ کی دھونی دینے سے جنین خارج ہو جاتا ہے۔

زراوند طویل و گرام لیکر فلفل اور مرہا کرکھانے سے جنین باہر آ جاتا ہے۔ اس سے تمول سے بھی یہی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ زراوند مدحرج بھی یہی کام کرتا ہے۔ روغن میٹھی کا حقنہ کرنے سے اس عورت کو ولادت میں آسانی ہوتی ہے۔ جس کی رطوبتیں قیل از وقت بہہ گئی ہوں اور رحم میں خشکی ہو گئی ہو۔ برگ اخروٹ طہارت کے بعد سرکہ کے ساتھ کھانے سے حمل نہیں ہوتا۔ (دیسقوریدوس)

حرف باہلی مسقط جنین ہے۔ (دیسقوریدوس)

حاشا کا جو شانہ و شہد کے ساتھ استعمال کرنے سے جنین اور مشیمہ باہر آ جاتے ہیں۔

(جاینبوس)

حاشا مخرج جنین ہے۔ (دیسقوریدوس)

شحم حظل نہ صرف قائل جبین ہے بلکہ قتل جنین کے بعد عورت کو شفا یاب بھی کرتا ہے۔ زجاردہ (لوہے کا میل) پینے سے حمل نہیں ہوتا۔ چنا اخراج جنین میں معین ہوتا ہے۔

(جاینبوس)

دمعہ بیرون اور اس کی جڑے اگر ام کا شراب استعمال مسقط جنین ہے۔

تمک کا کٹڑا حمل کرنے سے جنین نر جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

کبریت کی دھونی لینا جنین نر آتا ہے۔ سرینوں کی جڑ کو تھس کر حمل کرنے سے جنین جلد

خارج ہوتا ہے۔

کداریوس اور اس کا جوشندہ تیض اور جنین خارج کرتے ہیں۔

(تجربات ابن داؤد)

زحرۃ السح کا حمل قائل جنین ہے اور جھاٹ سے فراغت کے بعد حمل کرنے سے نسل

نہیں قرار پاتا۔ خمر تربط طہارت کے بعد حمل کرنے سے حمل نہیں ہوتا۔ (دیسقوریدوس)

لوف احمید کا پھل نوہ ملی گرا۔ پانی سے سرکہ میں ملا کر کھانے سے جنین ساتھ رہتا

ہے اور اگر عورت اس نبات کو پھول نر بھا جانے سے بعد سو گھلے تو اسقاط ہو جاتا ہے۔

(ابن ماسویہ)

لوف الحیہ کی جڑ کے ٹکیاں بنا کر حمل کرنے سے جنین خارج ہوتا ہے۔ مر، افسنتین یا آب ترمس یا عصا رہ سداب کے ساتھ حمل کرنے سے جنین جلد خارج ہوتا ہے۔

(ویسٹوریوس)

مقل یہودی کا حمل کرنے سے یا دھونی لینے سے جنین ساقط ہو جاتا ہے۔ مشطر امشیع پینا یا اس کی دھونی لینا بھی یہی صفت رکھتا ہے۔ اگر حمل کیا جائے تو زیادہ اثر ہوتا ہے۔ پودیدہ کا عصا رہ بوقت جماع حمل کرنے سے حمل نہیں ہوتا۔ نریر قاتل و مخرج جنین ہے۔ (جالینوس)

ایر سا میں شہد ملا کر استعمال کیا جائے تو قاتل اور مخرج جنین ثابت ہوتا ہے۔ اس کا روغن بھی مخرج جنین ہے۔ ایر سا بذات خود جنین کو فاسد کرتا ہے اور اسے خارج کرتا ہے۔

(بولس)

سقمونیا کپڑے میں لٹ کر کے حمل کرنے سے جنین مر جاتا ہے۔ سنج اور مالی کے ساتھ پینے سے جنین مر جاتا ہے (اور مالی ایک شراب ہے جو ماء العنب و ماء البحر سے بنائی جاتی ہے) سا سالیوس کی جڑ اور تخم دونوں مسقط جنین ہیں۔

سداب کی خاصیت منی کو فاسد کرتا ہے۔ (جالینوس)

سداب مانع نسل ہے۔ فاشرائی جڑ اگر گرم کھلائی جائے یا حمل کی جائے تو مخرج جنین و مشیمہ ثابت ہوتی ہے اور اس کا جو شانہ اگر اکسین بیٹھا جائے تو وہ بھی یہی فعل کرتا ہے۔ قاتل جنین کو جلدی خارج کرتی ہے اور اگر اس کا حمل بعد جماع کیا جائے تو زبردست فساد منی کا سبب بنتا ہے۔ (ابن ماسویہ و روس)

قاتل کو جماع کے بعد حمل کیا جائے تو منی فاسد ہو جاتی ہے۔ عسر ولادت کی شکایت میں اخراج مشیمہ۔ لے کبریت اصفر (گندھک زرد)، مراحمہ، قطر، جو شیر اور قنہ ہوزن کی دھونی بار بار دی جائے اور جو شیر و قنہ پلایا جائے اور بوتری کی بیٹ اور سانپ کی لچھلی سے دھونی کی جائے۔ اگر کوئی عورت ہاتھی کی لید اور بزرالینج گوند کا حمل کرے یا صرف ہاتھی کی لید کا حمل کرے تو کبھی حاملہ نہیں ہوگی۔ قبض ہو تو نتواء الرحم کے اصول سے اس کا ازالہ کریں۔ بہت زیادہ جماع کرنے سے کبھی عورت کا رحم پھٹ جاتا ہے اور کبھی حمل کے بوجھ سے مٹا پھٹ جاتا ہے۔ اس کی صحیح علامت غیر ارادی طور پر پیشاب کا ٹھٹھانا ہے۔ (ابن ماسویہ)

اگر اثنان فارسی ساڑھے دس گرام پی لی جائے تو اسی دن ولادت ہو جاتی ہے۔
 فرد نہ ایک گرام کا شرب استعمال کیا جائے تو ولادت فوراً ہو جاتی ہے لیکن اس سے کھجلی ہو جاتی
 ہے۔ جڑو حکمت پیدا کرنے میں یہ خرد لب کے مشابہ ہے۔ (جالینوس - کتاب السموم)
 میرے خیال میں یہ فردمانہی ہے (مؤلف)

نرم بدن والی عورتوں کے یہاں ولادت آسانی سے ہو جاتی ہے۔ لڑے لڑکیوں کی
 نسبت آسانی سے پیدا ہوتے ہیں۔ اگر ولادت مشکل ہو اور عورت فارغ نہ ہو پارسی ہو تو اس کا
 مطلب ہے کہ عورت کے اعضا متورم ہیں اور زیادہ تر خون حیض و بواسیر رک جائے بعد
 ہونے والے عوارضات جیسی شکایتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ (کتاب الاہویہ و اسہد ان)

ایک پاگل لڑکی سے کسی نے جماع کر لیا اور اس کے اندر منی ٹھہر گئی تو میں نے اسے
 سرین کے بل نیچے سے اوپر کی جانب چھانک لگانے کا حکم دیا لہذا اس نے ایسے ہی سات بار
 چھانک لگائی۔ اس طرح کرنے سے اندر کی منی باہر نکل گئی۔ (بقراط - کتاب امنی)

چھانک صرف پیچھے کی جانب ہوتی چاہئے تب ہی منی کا باہر نکل ممکن ہے کیونکہ پیچھے کی
 جانب چھانک لگانے سے منی ایک دم سے فم رحم پر آ جاتی ہے اور اگر سامنے کی طرف چھانک
 لگائی جائے تو منی مزید کھسک کر رحم کی طرف چلی جائے گی اور اگر حضیصوں پر شوران لگا کر غنڈا
 کر دیا جائے کہ ان کے حراغہ بگڑ جائیں یا کات کر ملحدہ کر دیا جائے تو جانوروں میں نسل نہیں
 چلتی۔ حمل نہیں ٹھہر پاتا۔ (مؤلف)

شوکران کو بہ طور عمدہ بار بار استعمال کیا جائے تب نسل نشی ہوتی ہے۔ (مؤلف)
 اگر حاملہ کے قصد لگائی جائے تو اسقاط ہو جاتا ہے خاص طور سے اگر اس کا حمل زیادہ
 دن کا ہو گیا ہو اور بڑھ گیا ہو۔ کیونکہ اس سے بچہ کی غذا ختم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اگر بچہ بڑا ہو
 تو اس کو زیادہ غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں اس کی ماں کے قصد لگانا یا اس کی
 ماں کو بھوکا رکھنا یا استفراغ دہ بچہ کے لئے زیادہ نقصان دہ ہوتے ہیں۔ حاملہ کو کثرت اسہال
 بھی اسقاط کا سبب بن سکتا ہے۔ اگر عورت کو احتیاق رحم یا عسر و اذات ہے اور ایسی صورت میں
 اس کو چھینک آجائے تو اس کے لئے بہتر عیادت ہوتا ہے۔ حاملہ کے پستان اگر کمزور ہیں تو بھی
 اسقاط ہو سکتا ہے کیونکہ پستان کی کمزوری عروق رحم میں خون کی قلت سے باعث ہوتی ہے۔ جس
 کے نتیجہ میں بچہ ٹھنڈے غذا کی بنا پر مر جاتا ہے اگر حاملہ جزاں ہے اور ایک پستان مرجھائی کمزور
 ہے تو ایسی صورت میں ایک بچہ کا اسقاط ہو سکتا ہے اور یہ بچہ اسی جانب کا ہو گا جس جانب کی

جدی کمزور ہے۔ (کتاب الفصول)

یہ بات ممکن ہے کہ ایک عورت جس کی ایک پستان ڈھیلی کمزور ہو گئی ہو اس سے لڑکے یا لڑکی کے اسقاط کی دلیل بتائی جائے۔ اس صورت میں چھینک لانے والی دوائیاں اس میں ڈالی جائیں، نتھنے اور منہ بند کر دیا جائے۔ ایسا کرنے سے مشیمہ مڑ جائے گا۔ کیونکہ اس حال میں شلم میں تھوڑا اور تواتر واقع ہو جاتا ہے جو مشیمہ کے اسقاط میں معین ہوتا ہے۔

حادثہ کی چھاتی سے دودھ کا جاری ہونا جنین کے کمزور ہونے کی علامت ہے کیونکہ اس سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ بچہ کافی اعداد میں غذا حاصل نہیں کر پا رہا ہے۔ پستانوں کا بھرا ہونا اور دودھ کا جاری نہ ہونا بہتر حال کا پتہ دیتا ہے کیونکہ یہ متوسط حالت ہے جس میں نہ تو خون کی کمی کا اور نہ بچے کے غذا یا ت نہ ہونے کا پتہ چلتا ہے جو اسقاط سبب بنتے والی علامات ہیں۔ اس کے برخلاف اگر دونوں پستان کمزور و ڈھیلے ہو گئے ہیں اور ان میں درد ہے یا سیلیوں میں درد ہے اور حاملہ بخار کی حالت میں اسقاط نہیں کر رہی ہے اور اس کے دونوں پستان ظاہری اعتبار سے گرم ہیں تو ولادت تکلیف سے ہوگی اور خطرہ سے خالی نہ ہوگی یا اسقاط ہوگا جو خطرہ سے خالی نہ ہوگا کیونکہ بھی حادثہ کے اندر خراب خلطیں جمع ہوتی ہیں جو بخاروں کو تھان میں لاتی ہیں اور جنین موجود ہونے کی وجہ سے ان کا حقیقہ کے ہو پاتا۔ اس لئے بھی تو تیز بخار سے بچہ ہلک ہو جاتا ہے اور کبھی ہلکے بخار سے بچہ اور ماں بیمار ہوتے ہیں اور ولادت میں خطرہ ہوتا ہے کیونکہ ولادت اسی وقت سلمتی کے ساتھ ہو سکتی ہے جبکہ حادثہ اور بچہ دونوں میں قوت ہو۔

بخور مریم کے بارے میں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اگر حادثہ اس کو نکالے یا اس پر پتہ رکھے تو جنین گر جاتا ہے اور اگر گردن اور بازو پر باندھے تو حمل نہیں ٹھہرتا۔ (مؤلف)

اس کے حصار میں اتنی زیادہ قوت ہوتی ہے کہ شلم پر اس کی مالش کرنے سے جنین فاسد ہو جاتا ہے اور پٹ سے میں سے اس کے مول رنے سے بہت قوی مخرج جنین دوا بن جاتی ہے۔

اگر اس کا عصارہ مراق بلن، کمر اور ناف کے مقام پر مست کیا جائے تو جنین خارج ہو جاتا ہے۔

اسے بطور طلاء و حمول استعمال کیا جائے اور مہبل کے اندر پچکاری کے ذریعہ ڈالا جائے۔ یہ دسی مخرج جنین کا فعل انجام دیا ہے اور حرارت نہیں بھڑکاتا۔

(دیسقودیدوس و جالینوس)

بخور مریم کا عصارہ یقینی طور پر قاتل جنین ہے۔

مچھنڈ کا مہول مسقط جنین ہے۔ پودینہ کا مہول قائل جنین ہے اور اس کا عصارہ پینا یا مہول کرنا مخرج جنین ہے۔ (دیسقوریہ دس)

فرغیر کی دھونی مخرج مشیمہ ہے۔ (جالینوس)

قرودہ نام کی دھونی مسقط جنین ہے اور روغن قیسوم مخرج مشیمہ ہے۔ قشہ انہمار کے عصارہ کا مہول قائل جنین ہے۔ بادثوق ذریعہ سے مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ نمک درانی کا مہول مسقط جنین ہوتا ہے۔ (دیسقوریہ دس)

قشہ انہمار کے عصارہ کا مہول آرماسطہ جنین ہے۔ قسطوریون کبیر کی جڑ کا فرجہ بنا کر مہول آرماسطہ جنین ہے اور قسطوریون صغیر کے عصارہ کا مہول مخرج جنین ہے۔ قندہ کا مہول یا دھونی مخرج جنین ہے۔ اس کو دودھ کے ساتھ پینے سے مردہ جنین خارج ہوتا ہے۔ قطران کو دہر پر تلوخ کرنے سے حمل نہیں ہوتا اور اس کا حقنہ مسقط جنین ثابت ہوتا ہے۔ اس کا مہول زندہ جنین کو مارتا اور پھر خارج کرتا ہے۔ آرمہما کے وقت عضو قائل پر اس کو لگایا جائے تو اس سے خطہ خراب ہو جاتا ہے۔ حمل کے رائق نہیں رہ جاتا۔ یہ اعلیٰ درجہ کی مانع حمل دوا ہے اس کے مستقل استعمال سے عورت بانجھ ہو جاتی ہے۔ (دیسقوریہ دس)

قطران کو بذریعہ حقنہ عورت کی مہبل میں اس طرح داخل کیا جائے کہ عورت نصف کوہوں تک چٹ لیتی رہے۔ یہ حالت زیادہ مہتر ہوتی ہے اخراج جنین کے لئے۔ دوسری دواؤں کو بھی اسطرح داخل کیا جاتا ہے اور کچھ اودا میں مجھوڑ مہول کرے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے۔ تھوڑی دیر تک آرمہ اندر رہ جائے تو اس کا فائدہ سامنے آتا ہے۔ زود فائدہ رطب کا مہول جنین خارج کرنے میں سہولت پیدا کرتا ہے سو یا قبل یا بعد از یقوت جہاں علم رحم کے اندر رکھ لینے سے حمل نہیں ٹھہرتا۔ (مؤلف)

پوست حیہات کی دھونی مخرج مشیمہ جنین سے۔ ترمس کو مراد شہد میں ملا کر مہول کرنے سے جنین خارج ہوتا ہے۔ (دیسقوریہ دس)

اس کا جالینوس نے بھی ذکر کیا ہے۔

لہسن کے جو شانہ و میں میٹھے سے مشیمہ خارج ہوتا ہے۔ اس کی دھونی بھی یہی فائدہ پہونچاتی ہے۔ درخت خار کے جڑ کی چھال سوادہ سوگرام پینے سے جنین مہر جاتا ہے۔ غرب کا پتہ کھانے سے حمل نہیں ہوتا۔ خیم خیمہ ی رود بنیر شہد کے ساتھ گرامہ کا مہول کرنے یا شربا استعمال کرنے سے ولادت کے قریب جنین خارج ہو جاتا ہے۔ خیمہ کے پھول خشک کر کے اس کا

جوشاندہ چنانچہ جنین ہے اور مردہ جنین کو خارج کرتا ہے۔ اس کے پینے سے جنین مر جاتا ہے کیونکہ یہ بہت کڑوا ہوتا ہے۔ اس کے قحط زندہ جنین کو خراب کر دیتے ہیں اور مار ڈالتے ہیں اور مردہ کو خارج کرتے ہیں۔ اس کی جڑ بھی یہی کام کرتی ہے۔ دونوں خربق حمول کرنے سے جنین مر جاتا ہے اور خربق سیاہ بہ نسبت سفید کے زیادہ قوی ہوتا ہے۔ (جالینوس)

اخراج مشیمہ کے لئے روغن بلساں یا روغن نعام اور روغن مرزنجوش اور روغن تار دین و مر میں کپڑا بٹھو کر بطور محمول استعمال کریں۔

خیر زرد کا جوشاندہ اخراج مشیمہ کے لئے چیتا چاہئے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ حمل سے بچنے کے لئے سفید کپڑا مندرجہ ذیل ادویہ میں ڈبو کر بطور محمول استعمال کیا جائے۔

سفوف برگ عرب اور سفوف شمر غرب ہر ایک ساڑھ تیرہ گرام آب برگ غرب میں دواؤں کو بھگو دیا جائے۔

دوسرا نسخہ:

قحط کرب نھلی اور حرف ہر ایک سات سات گرام لیلر ہیں کر قطران میں گوندھ یا جا۔ اور پھر ان کو آب پودینہ میں ڈبو کر محمول کیا جائے۔

نسخہ مانع حمل:

قحط حظل، سقمہ نیار، ہزار جشان سندھ ان، حبث اللہ یہ، کرب و قحط کرب بموزن لیلر ہیں کر ان کو قطر ان میں گوندھ لیا جائے اور طہارت کے بعد کچھ دنوں تک عورت محمول کر کے اندر رکھے۔ (ابن ماسویہ)

فیلیم کا آنا آب کرب میں چیں کر محمول کریں۔ (مجبول)

عورت پر ولادت دشوار ہو رہی ہو تو پر سیاہ شاں کا سفوف شراب میں بھگوئیں اور اس میں چند روغن شامل کر لیں نیز مشطر امشیع شراب اور پانی کے ساتھ پینے اور چھینٹ لانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اگر بچہ مر گیا ہے تو ۵۰ گرام آب سداب و میتھی اور انجیر پکا کر اس میں ساڑھے دس گرام صغریٰ شامل کریں اس کو تھوڑا تھوڑا پینے سے بچہ خارج ہو جائے گا اور اس کو آب سداب ۳۵ گرام مشطر امشیع، قطران اور ابیل کے جوشاندہ میں ملا کر عورت کی ناف اور کمر پر نطول کیا جائے نیز آب بازروہ ۵۰ ملی لیٹر چاہئے اس سے حمل نہیں ہوتا اور نہ کہ پر روغن بلساں لگانے سے بھی حمل نہیں ہوتا۔ قبل از جماع اس کا قلیل پنا کر رحم میں رکھ دیا جاتا ہے۔

(اسحاق)

خریق سیاہ کا محمول کرنے سے رحم کے اندر جمع شدہ مواد باہر نکل آتے ہیں۔

(دیسقوریہوس)

دوائے مسقط مشیمہ بحوالہ ابن ماسویہ در علاج حاملہ :

رہاد میں پانی ڈالکر اسے صاف کر لیا جائے۔ اس میں سے چار سو گرام لیکر پھر اس میں اوپر سے ۳۵ گرام عطیقی ڈالکر پلائیں اور قہے کرائیں اور اس کو ناک میں سڑکیں تاکہ چھینک آئے۔ اگر دروزہ میں چار دن گزر جانے پر بھی وضع حمل نہ ہو سکے تو ایسی قوی دوا استعمال کر کے ماں کو پچانے کی تدابیر کریں جو بچے کے لئے بھی خطرناک نہ ہوں مثلاً آب سداب، روغن میتھی، آب میتھی جس کو تمر کے ساتھ پکایا گیا ہو اور روغن سمکندہ ناتھ کا سفوف اور گھوڑے کی کھر کی دھونی دیں جب جنین باہر آ جائے اور رحم کو گاڑھے خون سے محفوظ رکھن مقصود ہو جس سے تکلیف نہ ہو تو مقل اور زعفران یا حزل اور علق الا نباط، صحر، خردل ابض کی دھونی دیں اس سے خون گاڑھا نہیں ہوتا۔

ایک دوا جو عمر ولادت، احتباس مشیمہ اور مردہ بچے کے اخراج میں کارآمد ہوتی ہے۔ مر، قنہ، جاد شیر، کبریت، گائے کا پتہ، ہموزن لیلر سب کو قطران میں ملا لیا جائے پھر اس میں سے ایک جوڑہ کے برابر لیلر اس کی بار بار دھونی دی جائے۔ نیز مر، قنہ، جاد شیر، ہموزن سڑھے تین گرام کو کرفس کے نمجڑے ہوئے عرق اور طر مس کے جوشاندہ میں یکجا کر لیا جائے اور پھر اس میں سے استعمال کرایا جائے۔

وضع حمل کا وقت آ پہنچے تو حاملہ کیا کرے :

عورت کو صبر کی ہدایت دیں اور ہلکے ہلکے روغن رازقی چھڑیں۔ آب صلبہ جوش لڑ کے ۳۰ گرام اور اس کے برابر شراب طلاء ملا کر پلائیں۔ مشک اور کبریاہ کی دھونی دیں۔ ماکولات و مشروبات، خوشبوئیات اور خوش گفتاری سے اس کو تقویت پہنچائیں اور ڈھارس بندھائیں۔ اگر زلف دم کثیر مقدار میں مقصود ہو، احتباس کا اندیشہ ہو تو پھمیلی کی آنکھ اور گھوڑے کی سم کی دھونی دیں اگر احتباس دم سے معذرت کا اندیشہ ہو تو دھونی بار بار دیں۔ (ابن ماسویہ)

سرعت ولادت کیسے عورت کو حجام میں داخل کر کے اس پر گرم بانی بنائیں یا اس کو گرم پانی میں بٹھائیں۔ لیسہ ارنیوں کو پلائیں اور محمول کریں۔ موم زرد اور روغن سے چشم، پشت

وران اور اس کے ارد گرد اعضا کی مالش کریں۔ اسی طرح پوری ریڑھ کی ہڈی پر بھی لگا میں۔ اس کے پائیں ہاتھ میں مٹھا طیس بکڑا دیں۔

عجیب النفع ہے۔ اگر زرد اند پڑے میں لت کر کے حمول کریں تو فوراً ولادت ہو جاتی ہے۔ گھوڑے گدھے یا کسی چوپائے کے سم کی راکھ کو گوندھ کر بطور طلاء استعمال کرنے سے مردہ یا زندہ جنین فوراً خارج ہو جاتا ہے۔

اس کے لئے دہنی ران پر زبدہ بحر (سمندر بھٹا) لٹکایا جاتا ہے اور پوست قنبا، خشک اگراہم کو استعمال کیا جائے تو ولادت آسانی ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ مرکی دھونی دی جائے۔ اس سے زیادہ قوی نسخہ یہ ہے کہ چند بیدستر یا حلتیت کھائی جائے یا زبدہ بحر کا بڑا سا ٹکڑا عورت کے اوپر رکھا جائے اس سے فوراً ولادت ہوتی ہے۔
مسلم شہم مرہم جو بچہ کو آسانی خارجی کر دیتا ہے۔

حظل کا عصا رہ دسواں حصہ، تیومات نامی پودوں میں سے کسی کا دودھ ساڑھے تین گرام، سقمونیاساڑھے تین گرام، شحم حظل سات گرام، قند دس حصہ۔ پہلے قند کو قطر ان میں ڈبو کر اس میں اور چنے وال کو بھی ملا لیں اور پھر اس سے طلاء کریں۔ خربق کو پانی میں ڈا کر اچھی طرح پکا کر اس میں بیٹھنے سے مشیمہ خارج ہو جاتا ہے لیکن مشیمہ خارج ہو جانے کے بعد روغن کلاب کا حمول کرنا ضروری ہے۔

حظل کا عصا رہ بچہ خارجی کرنے میں بہت تیز ہوتا ہے اسی طرح بیٹنگ، قند اور قردہ، بھی ہیں۔ (اسلین)

عطیق (ایک طرح کی تیل) کی چھال مانع حمل ہے۔ اگر طہارت کے بعد اس کو شرباً استعمال کیا جائے۔ اسی طرح غرب کا پھل اور اسی طرح فجاج کرب طہارت کے بعد حمول کرنا مانع حمل ہوتے ہیں۔ (مجبول)

فجاج کرب اور اس کے ختم کو طہارت کے بعد حمول استعمال کرنا مانع حمل ثابت ہوتے ہیں۔ اسی طرح غرب کے پتے یا اس کا پھل زخم ڈالنے والے پانی کے ساتھ پینے سے حمل نہیں ہوتا۔

جوشاندہ برنج سب میں بیٹھن اس کے پانی کو رحم پر مارتا اور برنج سب کی دھونی لینا مخرج مشیمہ ہے۔ (کتاب النملاء الحماہ)

درد زہنی شدت سے رحم کا ایک حصہ فرج کی جانب خارج ہوتا ہے۔ جس کا سبب حق

رحم کے گرد موجود اعصاب کا ڈھیلا پن ہوتا ہے لہذا وہ حصہ وہیں پر رہ جاتا ہے جسے عقل کہتے ہیں۔ حمل کا ذب کو فارسی میں بازو دروند کہتے ہیں۔ اس میں حمل کی علامت وہ عوارضات پیدا ہو جاتی ہیں لیکن پیدائش کے نام پر یا تو گوشت کے ٹکڑے خارج ہوتے ہیں یا پھر ریاح اور کچھ فضلات۔ اس طرح کے حمل میں عورت آرام کرتی ہے اور پھر اگر حامد ہوتی ہے تو اسقاط ہوتا ہے اور بسا اوقات ولادت میں کوئی دیرلے سا مئے آتا ہے۔

اس صورت میں روغن کلکانج، الخذیہ کا استعمال کرائیں اور وہید کے لئے روغن بادام شیریں و تلخ ہر او ماء الاسول کے پلائیں۔ ممکن ہو تو فسد کریں اور مقارنہ رحم پر مٹھیں اور مٹھناوات کریں اور مٹھیں اور یہ کو بھور حمل بھی استعمال کریں۔

اگر حامد چوبیس دن تک روزانہ رومہ رومہ سداب بستانی آب گرم کے ساتھ پی لے تو حمل ساقط ہو جائے گا یا اس کا عصر رومہ رومہ لیٹر پئے تو اسی طرح عصر رومہ رومہ یا لوبیا سرخ کا جو شانہ مستقل پینے سے اسقاط ہو جاتا ہے۔ (یہودی)

میرے خیال میں تازہ حظل عصر رومہ یا اس کا تیز جو شانہ کا محمول بہت جلد جنین کو خارج کرتا ہے۔ (مؤلف)

عسر ولادت میں ہلکی خذا بھر بیٹ کھائیں جیسے چوزے۔ (اختیارات جنین)
اس کے اوپر سے مناسب سے مقدار میں اچھی قوی غیبہ پلائیں۔ اس سے عضلات میں تحریک پہنچتی ہے۔ میر ہلکی چہل قدمی کرائیں اس طرح ولادت ہو جائے تو ٹھیک ورنہ آب جیتی پلائیں اور عورت کے نیچے حصوں پر پشت اور اس کے اطراف پر پر لٹاب بزر قتلوات کریں۔ عسر ولادت میں مفید ہے۔

بچوں کے بل خارج ہونے والا جنین غیر فطری ہوتا ہے ایسے بچے جی تو جاتے ہیں لیکن ولادت کے بعد ان میں سوجن ہو جاتی ہے جو کچھ حالات میں تین دن کے اندر مٹ جاتا ہے۔ بچہ ساتویں مہینہ میں پوری قوت کے ساتھ رحم کے اندر جگہ بدلتا ہے۔ جس سے وہ تھک جاتا ہے اور اس کے بعد اندر ٹھہرنا تھوڑا مشکل ہوتا ہے لیکن اگر باقی رہ جاتا ہے تو پھر نویں دسویں مہینے تک رہ جاتا ہے اور سات مہینے کے بچے کے مقابلہ میں جسمانی ذیل ذول زیادہ ہو جاتا ہے۔ ساتویں ماہ میں اکثر بچے مر جاتے ہیں کیونکہ انھیں وہ جگہ تبدیل کرنے کے بعد طاقت بحال کرنے کے لئے مزید کچھ دن اندر رہنے کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ قوت آنے سے پہلے ہی خارج ہو جاتے ہیں۔ نویں مہینے میں پیدا ہونے والا بچہ تندرست ہوتا ہے۔ ساتویں

مہینہ والا کمزور اور دسویں مہینے والا بھی تندرست ہوتا ہے۔ بچے کی طبعی حالت ولادت میں آسانی پیدا کرتی ہے اور بچے کا خروج جلدی ہوتا ہے۔ اگر یہ چاہنا ہو کہ جنین طبعی شکل میں ہے کہ نہیں تو عورت کے شلم کا ہاتھ لگا کر امتحان کریں۔ جنین رحم میں سر کے بل گرا ہوا محسوس ہوگا اور مشیمہ بچے کی جانب محسوس ہوگا غیر طبعی شکل میں جنین کا ہونا عورت کی غلط تدبیر سے تعلق رکھتا ہے اور اس کا سبب حاملہ کی غم و غصہ بھی ہوتا ہے اور کبھی ولادت میں جلدی کرنے کے باعث بھی ایسا ہوتا ہے۔

عمر ولادت سبب درپیش ہو تو مشیمہ کو چاک کر دیں اور اس کے ساتھ ہی عورت کو زور لگانے کے لئے کہیں اس سے اگر جنین کے پیر باہر آجائیں تو پھر ان کو اوپر کی طرف کر دیں حتیٰ کہ جنین بیٹھنے کی شکل اختیار کر لیں پھر اس کی پنڈلیاں پکڑ کر آہستہ آہستہ پھیلائیں اور برابر تھمتے رہیں یہاں تک کہ اس کا سر نیچے آجائے۔

دوسری تدبیر یہ ہے کہ عورت کو اس کے شر اسیف کے بل نیم گرم پانی میں بٹھا میں۔ صوم اور روغن کی مالش کریں اور مر کا شافہ بنا کر محمول کریں۔ اگر اس کا ایک مٹھنہ تک ٹھہراؤ ہو جائے تو کرسی پر بٹھا کر اسے چھینک دلائیں اور اس کے زیریں شلم کو دبائیں۔ اس طرح جلدی ولادت ہو جائے گی جنین کو طبعی حالت میں لانے کیسے عورت کے ساتھ مختلف تدابیر اختیار کریں۔ عورت کو کبھی چت لٹائیں، کبھی بلائیں اور کبھی مختلف شکلوں میں اسے حرکت دیں۔

(مسائل مولودین)

حب جوف اور بیان نکل آئے تو اسے خشک کر کے باریک پیس کر محفوظ رکھ لیا جائے اور بوقت ضرورت عورت طہارت حاصل کرنے کے بعد ساڑھے چار گرام کی مقدار میں ہمراہ شراب ابض پلے تو حمل قرار نہیں پائے گا۔ اس طرح عورت کے رونے کے بعد اگر اس سے جماع کیا جائے تب بھی حمل قرار نہیں پاتا۔ گدھے کی سم کی دھوئی دینے سے مردہ جنین خارج ہوتا ہے اور زندہ جنین مر جاتا ہے۔ (اطہور سفوس)

جنین کا پیروں یا بازوؤں کے بل آنا غیر طبعی ہے۔ ایسا ولادت کے وقت عورت کی بکثرت حرکت سے بھی کھڑے ہو جاتا، کبھی بیٹھتا، کبھی چت لیٹتا، کبھی کروٹ لینا وغیرہ سے واقع ہوتا ہے۔ (کتاب الجنین۔ بقراط)

ولادت کے وقت پیروں میں درد اٹھنے سے ولادت میں سہولت ہوتی ہے اور اگر کمر میں درد ہو تو تکلیف و وقت ہوتی ہے۔

جب ولادت کا وقت آجائے تو عورت کو بٹائیں اور اس کے پیر پھیلا دیں اور اس کو کمر کے بل کچھ دیر چٹ لینے کو کہیں، پھر کھڑی ہو جائے اور تیزی کے ساتھ سیزمی پر چڑھے اور اترے اور بار بار جھینگیں دلا کر اس میں بیجان پیدا کیا جائے۔

رومی خطمی کے چوں کو تھی اور شہد میں پکا کر کھانے سے ولادت میں بہت آسانی ہوتی ہے۔ اسطرک اقر - غلشی عورت کی ران میں باندھنے سے ولادت کے وقت درد نہیں ہوتا ہے۔

زعفران کو پیس کر دس گرام کی پوٹلی عورت ولادت کے بعد باندھ لے تو مشیمہ خارج ہو جاتا ہے۔ خزیہ کا فضلہ کپڑے میں پوٹلی بنا کر باندھنے سے زردف دم بند ہو جاتا ہے۔ اس کا طریقہ استعمال ہم کسی اور جگہ لکھ آئے ہیں۔ قنہ یا کبریت یا مر یا جاد شیر کی دھونی دینے سے ولادت میں سہولت ہوتی ہے۔ مشک اور کبریاہ کی دھونی سے معقیہ ہوتا ہے۔ متناطیس ہاتھ میں پکڑنے سے ولادت آسان ہوتی ہے۔ چوپائیوں کی لید دھونی دینے سے بچہ باہر آ جاتا ہے۔ ابھل چوبیس گرام، سداب ڈیڑھ گرام، زیر اور کالا چنا بقدر ضرورت میں روغن حبہ الغصراء ۷۰ ملی لیٹر اور شہد ہنتیس ملی لیٹر ملا کر پینے سے مذکورہ تاثیر میں اضافہ ہوتا ہے۔ (طبری)

رحم کے قدرتی طور پر چھوٹے ہونے سے ولادت میں دشواری لاحق ہوتی ہے یا پھر پہلی بار کی ولادت ہو یا عورت موٹی ہو یا وہ کم اہت ہو یا رحم کے اندر ورم حار ہو یا رحم میں کم قوت ہو، یا بچہ غیر طبعی شکل پر ہو یا مکمل بڑھوتری نہ ہوتی ہو یا غیر مقررہ وقت کے علاوہ ولادت ہو یا قبل از وقت مشیمہ پھٹ جائے اور اس کے باعث جب رحم میں رطوبت درکار ہو تو خشک ہو جانے یا ایک سے زائد بچے رحم کے اندر موجود ہوں۔

جنین کی پیدائش میں سہولت پیدا کرنے کے لئے باہونہ، میتھی، حتم کتاں، کرنب کے جو شانہ میں بیٹھنا مفید ہے اور آب میتھی رحم میں پکانا اور حتم کتاں کا ضاد کرنا مفید ہے۔ عمر ولادت میں ہلکی حرکت دینا، چھینک لینا، سانس کو رد کن اور پھر زور لگانا، وضع حمل میں مددگار ہوتے ہیں۔ مشیمہ خارج کرنے کے لئے عورت منہ کے بل لینے اور اپنے کولہوں کو اپنی رانوں سے ملا لے اور نرم رحم پر قیر و ملی لگا لے۔ اگر مشیمہ چاک نہ ہو رہا ہو تو ناخون یا نشتر سے چاک کر لے اگر جنین غیر طبعی شکل میں ہو تو اس کو لوٹا کر طبعی شکل میں لائیں اور اگر مردہ ہے تو منارہ سے پکڑ کر باہر نکالیں۔

زبدہ یا مردہ جنین نکالنے کے لئے ایک شاف، تر بد، سر، خربق، جاد شیر، گائے کا پتہ ہموزن حاصل کر کے گلیوں کی شکل میں بنا کر رکھ لیں۔ پھر اسے بطور حمل استعمال کریں اور

زرباد، نہریت کو گائے کے پتے میں گوندھ کر اس کی دھونی دیں۔ (ابن سرائیون)
 قث، انھار کا عصا رو گائے کے پتے گوندھ کر حمول کرنے سے جنین خارج ہو جاتا ہے۔
 (ابن سرائیون)
 شتم حظل کا سنوف، شتم حظل کے جوشاندہ میں گوندھ کر حمول کرنے سے جنین جلد خارج
 ہوتا ہے۔

اس سے زیادہ قوی نسخہ دیگر:

ستر ملی لیٹر جوشاندہ شتم حظل کو فرج میں بذریعہ حقنہ داخل کریں۔ اس وقت عورت کو اس
 حالت میں رکھیں کہ اس کے کولے قدرے بلند رہیں۔ لمبی تلی کی پککاری میں جوشاندہ بھر کر رحم
 کے خوب اندر ڈال دیا جائے۔ اس عمل سے پہلے عورت کو آب گرم میں بٹھایا جائے اور کئی بار
 حمام کرایا جائے۔ اور مر، میو، روغن حنا اور مرغی روغنیاں اور روغن قطن دھنے کو بطور حمول
 استعمال کر لیا جائے یہاں تک کہ قم رحم تھوڑا سا مکمل چائے پھر اسی جوشاندہ سے کا حقنہ کر دیا
 جائے۔ اس طرح خروج جنین میں انشاء اللہ بڑی آسانی اور بڑی جلدی ہو جائے گی۔

(مؤلف)

کتاب الحادی کا تیسرا مرحلہ / مقالہ مکمل ہوا علامہ رازی مرحوم کی ترتیب کے لحاظ سے
 یہ آٹھواں مقالہ تھا۔ نویں مقالہ میں مدراء طمٹ، معضرات احتباس طمٹ اور جسم پر ظاہر ہونے
 والی نشانیاں اور منقبات رحم اور دوران نفاس رحم کی صفائی کرنے والی ادویہ۔ اور اس بات کا
 علم کہ طمٹ آئے گا کہ نہیں اور دیگر متعلقات آنے والے ہیں کہ نہیں۔

اس کی کتابت طیلطہ میں کی گئی جو ابوالحجج یوسف ابن شیخ مرحوم مکرہ ابواسحق بن خمیس
 (خدا ان کے سائے کو قائم رکھے) کی عنایت سے ہوئی اور اس سے فراغت پیر کے روز پندرہ
 مئی ۱۱۶۳ھ بر طاق ۱۰ جمادی الاولیٰ ۶۲۳ھ کو ہوئی۔

راقم اعروف یوسف بن محمد طیلطہ اللہ وحدہ لا شریک کا شکر یہ ادا کرتا ہے۔ اصل نسخے
 سے مقابلہ کر کے حتیٰ مقدار صحت کر دی گئی ہے۔ اس کے لئے اللہ کا لکھ لاکھ شکر ہے۔ (۱)

پانچواں باب

وہ چیزیں جو حیض جاری کرتی ہیں، احتباس طمث کے نقصانات، احتباس کی حالت میں جسم کی کیفیت اور اس کی علامات، تنقیہ رحم و نفاس اور اس بات کی جانکاری کہ حیض جاری ہو گیا یا نہیں۔

خون حیض کے رک جانے سے سارے جسم میں ترانی ہوتی ہے اور اشتہا ختم ہو جاتی ہے۔ لرزہ، قلق، متلی، رحم کا کسی جانب گر جانا اور کبھی ظہری اعتبار سے حاسب میں غیر طبعی موٹاپا ظاہر ہوتا ہے جو کسی عضو میں ورم کا پتہ دیتا ہے کبھی یہ ابھر چیراگانے کے لائق ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمر اور گردن میں درد ہوتا ہے۔ نمی محرقہ لاحق ہوتا ہے، کالا پیشاب ہوتا ہے جس میں کوئلہ ملا ہوا گوشت کے پانی جیسی سرخ پیپ مل کر آتی ہے۔ نیز عسروں کی شکایت ہوتی ہے، اوندھے پھوڑے اور نرم اور املاح ہوتے ہیں۔ جبکہ اگر طمث جاری رہے تو اس طرح کی کوئی شکایت پیش نہیں آتی۔

اور اس طرح بہت سی عورتوں کے جسم کی صفائی ہو جاتی ہے۔ احتباس طمث اکثر گوری اور ملغی مزاج کی عورتوں میں ہوتا ہے۔ (کتاب الاعداء لالہ۔ باب ۷)

احتباس طمف کا سبب یا تو ورم رحم ہوتا ہے یا اکثر اوقات ولادت کے باعث رحم کے الٹ جانے سے ہوتا ہے یا پھر خون کا گاڑھا ہو جانا یا پھر رحم میں کھلنے والی عروق میں سدہ بن جانا یا فم رحم کا بند ہو جانا یا مجموعی طور پر جو ہر رحم میں کشافت پیدا ہو جانا ہے یا کوئی بھی عارضہ جو غلظت خون کا باعث ہو وغیرہ اس کے اسباب ہوا کرتے ہیں جن میں افادہ یہ سے تاکید کرنا مفید ہے۔ کہ اس سے غلظت میں نرمی آتی ہے، سدے کھلتے ہیں اور مواد ورم میں نرمی آتی ہے۔

احتباس طمف کسی غلیظ یا بار دخلط کے غالب آ جانے سے بھی ہوتا ہے۔ جس کی پہچان خون کے رنگ سے اور تہیر ماقبل سے ہو جاتی ہے۔ پھر قسد کے ذریعہ اس خلط کا استفراغ کیا جاتا ہے۔ اور اگر احتباس طمف کا سبب اخلاط کی غلظت ہوتی ہے تو افادہ یہ کے جو شانہ میں بیٹھنا اور ملطف و مرقق خون تدبیر عمل میں لانا پودینہ کے فرزند وغیرہ کے رکھنے سے اور دوسرے منطفہ درات کے استعمال سے طمف جاری ہو جاتا ہے۔ اگر عورت کو اس حالت میں دودھ آئے جب کہ تہ تو وہ دودھ پلا رہی ہو اور نہ حاملہ ہو تو یہ اس بات کی دلیل کہ خون کا میلان اوپر کی جانب ہو گیا ہے اور جب خون چھاتی کی جانب مائل ہو جاتا تو دودھ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ (المصول۔ ۵)

احتباس طمف سے بہت امراض و عوارض پیدا ہو جاتے ہیں اور یہ رحم کے بند ہو جانے سے یا عروق (جن میں خون حیض گرتا ہے) میں سدہ لاحق ہونے سے یا خون گاڑھا ہو جانے سے یا بروقت لاحق ہونے سے یا عروق رحم کے منہ کے بند ہو جانے سے ہوتا ہے اور جب ان اسباب سے زیادہ مدت تک قلت و احتباس طمف کی شکایت رہے تو رحم کی بیماری ہونا لازمی ہے خواہ وہ ورم حار ہو یا حراہ یا سقمی دس یا سرطان یا استفراغ دم مفرط۔ جبکہ طبی صورت میں رحم میں اس طرح کی کوئی چیز عارض نہیں ہوتی۔ (بقراط)

اگر طمف جاری کرنا مقصود ہو تو حیض کے متعین دن سے قبل رگ صافن کی فصد کریں اور پنڈلی پر پٹھن لگائیں۔ دوسرے دن دوسرے پیر میں بھی یہی کریں اور خون صالح کا بھی تھوڑا سا استفراغ کریں اور مد طمف کی بھی تدابیر اختیار کریں۔ ہذا اور اس سے بھی زیادہ قوی درجے کی مد طمف دوا اہل اور مشطر اشبع ثابت ہوتی ہے۔ ہذا افادہ یہ اور خاص طور سے۔ (کتاب الفصد)

کتاب السوداء ☆ نفاس کے بعد اگر دار چینی کے ساتھ ہوا انتہائی سیاہ آتا ہے

کیونکہ زمانہ حمل میں بگڑ کر یہ ہو چکا ہوتا ہے۔ (کتاب الفصد)

چہرہ کا زیادہ سرخ ہونا، سر کی گرانی، جسم کے اندر جھکن، آنکھوں کی مہرائی میں درد، احتباس طمث کی علامات ہیں اور اورار طمث اس کی دواؤں سے ہو جاتا ہے۔ خاص طور سے جب کہ اس کا استعمال صحیح وقت میں کیا جائے۔ زیادہ عرصہ تک طمث جاری نہ ہو، جسمانی رنگت سفید ہو، جسم رطوبتی اور آبی ہو تو عورت کا بدن ڈھیلا ہو جاتا ہے اور مرض استسقاء پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ایک عورت جس کا حیض طویل مدت سے بند تھا اور کھانے کی خواہش ختم ہو چکی تھی اور جسم لاغر ہو گیا تھا۔ اطباء اس کے اختلال ثبوت اور کمزوری جسم کے سبب فصد لکھے ہوئے ڈرتے تھے۔ میں نے دیکھا کہ اس کے عروق میالے خون سے پر تھیں۔ میں نے فصد لگائی تو اس زفت کی طرح کا خون نکلا۔ اس کو دیکھ کر میں نے اور زیادہ خون نکالا۔ پہلے دن ۶ سو گرام دوسرے دن ۴ سو گرام تیسرے دن دو سو گرام خون نکالنے کے بعد وہ عورت صحت مند ہو گئی۔ حیض معمول پر آ گیا اور جسم توانا ہو گیا۔ (کتاب السودا۔ دوسرا باب، فصل ۳)

ایک عورت بہت بچوں والی تھی اچانک بیوہ ہو جانے سے طویل عرصہ تک حیض رک گیا۔ اس دوران اس کا بدن مردانگی کی طرف مائل ہو گیا۔ سارے بدن پر بال نکل آئے، اس کی داڑھی نکل آئی، آواز مردوں کی طرح مونی اور بھاری ہو گئی اور بعد میں وہ مر گئی۔

(کتاب ایذا یمیا)

زیادہ بچہ والی عورتوں کو اکثر یہ صورت پیش آ جاتی ہے۔ طمث نہ آنے سے یہ تبدیلی پیش آتی ہے۔ اطباء نے اس طرح کی کئی عورتوں کا ذکر کیا ہے جن کو یہ سبب پیش آئے۔ وہ یا تو کسی بڑے مرض کا شکار ہوئیں یا مر گئیں۔ میں نے خود بھی ایسی عورت کا مشاہدہ کیا۔

(جالیئوس)

ایک دوسری عورت کو بالکل یہی صورت پیش آئی۔ میں نے طمث جاری کرنے کی کوشش کی لیکن جاری نہ ہوا اور نہ دودھ باقی رہا۔ کاشی کہ وہ مر گئی۔ (بقراط)

جب کبھی کسی عورت کو مردانگی کی طرف فخل ہوتا ہوا دیکھو تو اس رجحان کو روکنے کے لئے کوئی چیز کارآمد نہیں ہے اور یہ صرف انہی عورتوں کو ہوتا ہے جن میں مردانہ مشابہت موجود ہوتی ہے۔ زیادہ تر زیادہ عروق دالی اور کم گوشت دالی ہوتی ہے۔ (جالیئوس)

نخندے پانی کا استعمال دوران طمث میں فساد لاتا ہے۔ روم کی عورتیں چونکہ برف کا پانی پیتی ہیں اس لئے ان کا دوران طمث بگڑ جاتا ہے اور حقیقہ بھی نہیں ہو پاتا۔ جس کی وجہ سے

بہت سے امراض کا شکار ہوتی ہے اور بانجھ ہو جاتی ہیں۔ (کتاب الاہویہ والبلدان - فصل ۱)
 فریون تازہ پانی میں سل بنے سے پیس کر روئی میں لت کریں اور ایک گھنٹہ کے لئے
 اس کا حمول کر دیں زیادہ دیر تک کے لئے نہ کریں۔ بہت زیادہ خون جاری ہوگا۔ دوسرا نسخہ جو
 اس سے بھی قوی ہے۔ خربق سیاہ اور حنظل کی جڑ پیس کر پانی میں گوندھ لیں اور لہا شافہ
 بنالیں۔ پہلی بار یہ بہت رطوبت نکالے گا پھر خون لائے گا۔ (مجمول)

اور اگر بہت قضاے عمر حیض بند ہو تو اس کا کوئی علاج نہیں کیونکہ ایسی عورت کا خون کم
 اور گھٹنا ہو جاتا ہے اور جو عورتیں سخت کٹھ ہو جاتی ہیں اس کا حیض کم ہو جاتا ہے کیونکہ ان کا خون
 جل جاتا ہے، تکمیل ہو جاتا ہے۔ طبعی انقطاع اجتباے حیض کی مدت پچاس سال ہے اور بعض میں
 ساٹھ سال ہوتی ہے لیکن میں نے اس عمر میں نہیں دیکھا۔ اور کبھی کبھی چالیس سال کی عمر سے
 بعد بھی حیض کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ اور حد سے زیادہ موٹی عورتوں میں حیض کم آتا ہے لیکن ان کا
 خون جسمانی تغذیہ میں صرف ہو جاتا ہے۔ اور ان میں سے کچھ جن کا حیض کم آتا ہے
 لہذا اگر مندرجہ بالا اسباب میں سے کوئی سبب موجود نہ ہو اور حیض کا آنا بند ہو جائے تو یہ مرض کی
 دلیل ہے۔ اور دوسرا اور اشتباہی سبب ہو جائے تو اس وقت ایسی دوا میں استعمال میں آئے
 جو حیض جاری کریں مثلاً جند بیدستر، قردمانہ اور حرفہ اور سہید اور میتھی اور ای قسم
 کی دوسری چیزیں لے کر بطور حمول استعمال کریں اور اس کو پلا میں بھی اور اس کی دھونی بھی
 دیں۔ اور جب بہت زیادہ پسینہ آئے خواہ مکان سے یا کچھ دھوپ سے یا کچھ دھوپ سے
 تو دھو کر دوا میں استعمال کرتے وقت اس بات کا دھیان دیں کہ بہت زیادہ تفریق نہ ہونے
 پائے۔

دوا، قوی ہڈی، کھنکھ، کرفس، رازیانہ، پوست بک، کبر، قسط، سج حنظل اور
 مخیضہ۔ فوۃ الصغیر، اور حب ہڈی اور شونیز، تاخوہ اور قردمانہ کو خوب اچھی طرح پکا میں
 اور اس میں سے ۱۳۰ گرام لے کر روزانہ جب حیض آنے والے ہو پلا میں۔

علمت ضعف جذبی وجہ سے بھی بند ہو جاتا ہے اور بعض اعضاء کے اشتراک سے بھی
 ہوتا ہے اس کی بھی تفتیش کی جائے اور متاثرہ عضو کی فصد کی جائے۔ جب اس بات علم ہو جائے
 کہ بیماری کا مرکز رحم ہے اور کوئی دوسرا امر مانع نہ ہو تو رگ صافن کی فصد کھولیں اور چار سو ملی
 لیٹر سے کم اور ایک ہزار ملی لیٹر سے زیادہ خون نہ نکالیں اور ایسا دوران علمت کرنا چاہئے۔ پھر

وقفہ کے دوران ایارج، شحم حنظل دیں۔ اس کے ذریعے اعضا کو دبا لیں اور پیروں کو طمٹ کا وقت آنے سے تین دن پہلے باندھیں اور حمام کرائیں اور ادویہ محرقہ پیزوا اور ریڑھ کی ہڈی پر لگائیں۔ پھر حقیقہ کے لئے ایارج، شحم حنظل، فصد کریں اور پنڈلی پر کچھ لگائیں اور خربق سیاہ ستھوینا، قنطاریون، شحم حنظل، صمغ زیتون بری، عصارہ سداب، عصارہ افستہین کا محمول کریں۔ اس سے قوت کے ساتھ طمٹ جاری ہوگا اور جنین خارج ہوگا۔ (بولس)

ایک مدر طمٹ فرزجہ:

مقل ۳۵ گرام، چادر، غسل البنی، حرف، کرد مات، حجم جرجیر، جند بیدستر، روغن سوسن کا فرزجہ بنا لیا جائے۔

قوی مدر طمٹ:

مر، جینڈ، فنجکشت، بادام تلخ، معتر کو آب ترمس یا جو شاندہ مشطرا مشیع کے ساتھ پیئیں۔ (تذکرہ یوسف کلید)

ایک مدر طمٹ فرزجہ:

اشنان اخضر، عاقر قرقا، شونیز، سداب تازہ، فریون، قند میں گوندھ کر زہق میں بھگوئے ہوئے پیڑے میں لت کر کے محمول کریں۔ (کتاب اکمل والتمام)

جس عورت کو خشکی بدن کی وجہ سے طمٹ نہ آتا ہو اس کو حمام، مرطوب غذاؤں اور شراب مائی کو کثرت سے استعمال کرنا چاہئے۔ پھر مدر طمٹ دوا محمول کرنا چاہئے اور جس کو چربی کی کثرت کی وجہ سے طمٹ نہ آتا ہو وہ اپنی چربی کو نظروں کی مالش سے اور لطیف تدابیر سے گھٹائے۔ (کتاب میسون - علاج حوامل)

اچھا اس طمٹ جسمانی مرض اور خون کی قلت کی وجہ سے ہوتا ہے یا درم رحم سے یا خلط خون سے یا کسی عضو سے زیادہ مقدار میں خون کے خارج ہو جانے سے یا اعتدال سے زیادہ چربی ہونے سے یا کوئی زخم لاحق ہو کر مندرج ہو جائے اور سدہ بنا کر عروق کے منہ بند کر دے۔ اور اس کے نتیجہ میں بھوک ختم ہو جاتی ہے، کمر، کوبے، ران، سراہر آنکھ میں درد ہو جاتا ہے۔ بخار اور مٹکی ہوتی ہے۔ پیشاب سیاہ و سرخ ہوتا ہے۔ اور بسا اوقات قبض ہو جاتا ہے عسر یول کی شکایت لاحق ہو جاتی ہے۔ اور سوداوی امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر اس کا سبب درم ہو تو

اس کو تحلیل کرنے کی تدبیر کی جائے۔ اگر ☆ اس کا علاج لوہے سے کیا جائے۔
 قوی درجے کی دوا یہ ہے ☆ ماء العسل کے ہمراہ چنگ ساڑھے تین گرام
 کھلائی جائے یا پودینہ کوئی اور نرم ہوزن لیکر حمام کے بعد پلائی جائے ☆ خربق سیاہ
 اور بنج حنظل اور کندس ہوزن باریک چس کر ایک دوسرے کے ساتھ ملا لیں اور تیل کے پتے کے
 ساتھ گوندھ کر بطور حمول استعمال کریں۔

نسخہ دیگر:

شحم حنظل، افسطین، ہوزن لیکر تیل کے پتے میں گوندھ کر بطور حمول استعمال کریں۔

در طمٹ شافہ جو مجرب اور نہایت عمدہ ہے:

شحم حنظل، افسطین، اسارون، شونیز، کندس، وج، عرطیشا، پہاڑی پودینہ، ایرسا،
 سداب، قنفل، بقل، مر، چنگ سب کو تیل کے پتے میں گوندھ لیا جائے اور اس کا حمول کیا جائے
 مجرب ہے۔ جنین کو جلد خارج کرتا ہے۔ عصارہ نقشا، الحمار کو تیل کے پتے میں گوندھ کر حمول کرنا
 قوی در طمٹ اور عجز جنین ہے۔

ایک نسخہ جو طمٹ جاری کرتا ہے اور حاملہ کو نقصان نہیں کرتا:

وج، جند بیدستر، انیسون، حجم کرفس ہر ایک ساڑھے تین گرام شراب مزدوج میں ملا کر
 پینے سے جنین کو قوت ملتی ہے، کوئی اذیت نہیں ہوتی اور طمٹ جاتی ہوتی ہے۔ (ابن سرائیون)
 جو دوائیں در طمٹ ہوتی ہیں وہ درلین بھی ہوتی ہیں۔ چنانچہ اگر اس میں کمی آجائے یا
 بند ہو جائے تو ان دواؤں سے فائدہ نہیں ہوتا بلکہ ایسی حالت میں ابھل، مر، فودنج،
 مشطرا مشیع، اسارون، سقط، مر، سلیم، دارچینی حماما، زراوند کی ضرورت ہوتی ہے یہ دوائیں
 دربول ہیں لیکن اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ مختلف دوائیں مقدار میں در دواؤں کے
 مقابلہ میں کم ہوں۔ (کتاب ادویہ مفردہ۔ باب ۵)

حاملہ کے طمٹ بند ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مشیمہ رحم میں کھنسنے والی رگوں کے منہ سے
 وابستہ ہوتا ہے اس لئے قلیل مقدار میں خون کا آنا صحت الرحم کی عروق کے ذریعہ ہوتا ہے جو بہت
 ہی کم اور کمزور ہوتی ہیں۔ جب خون زیادہ مقدار میں آجاتا ہے تو مشیمہ رحم میں لٹک جاتا ہے
 اور خارج ہو جاتا ہے۔ (الفصول۔ باب ۵)

جس عورت کو حیض حرارت طبعی کی وجہ سے نہ آرہا ہو اسے آرام اور ٹینڈ اور حمام اور مرطوب غذاؤں کا اہتمام کرنا چاہئے۔ اس کے بعد شیافات کا حصول کرنا چاہئے اور جس کو زیادہ چربی کے باعث طمٹ نہ آرہا ہو اس کو بھففات کا استعمال کرانے کے بعد مناسب دواؤں سے حصول کرنا چاہئے۔ (میسون)

میری رائے میں جیسا کہ قراہادین کبیر میں بھی ہے اور ارطمٹ کا قوی علاج مندرجہ ذیل ہے:

مچھہ، قنطاریہ مشع، قردمان، سداب، اہبل جوش دیکر چاند کر لیا جائے پھر چٹک پونے دو گرام شامل کر کے گولیاں بنالیں پھر اس میں سے پینتیس گرام کے بقدر لیکر کھلایا جائے اور زراوند کا فروزہ کیا جائے۔

غذا میں پننے کا پانی اور بھاکا شوربا سفید باج وغیرہ دئے جائیں۔ کئی دن ایسا کرنے کے بعد جب سخت (گرمی) بڑھ جائے۔ بخار کی طرح ہو جائے تو دہنی پنڈلی میں ٹکھنہ لگائیں پھر تین دن کے بعد بائیں جانب کی پنڈلی میں لگائیں۔ (مؤلف)

مشکل مشع قوی مد رطمٹ ہے۔

قوہ قوی مد رطمٹ ہے۔

ترمس کا شربا اور بطور حصول استعمال کرنا مفید ہے اور اس کا جوشاندہ مراد و سداب کے ساتھ اور بھی زیادہ قوی ہے۔

حاشا اور کبر کی جڑ کی چھال قوی درجے کی مد رطمٹ ہے۔ سلجہ غلظت اخلاط کے سبب سے ہونے والے احتباس طمٹ کو جاری کرتی ہے۔ قنطاریہ یون جلیل مد رطمٹ ہے۔

قطع تلخ مد رطمٹ ہے۔ (امفردات)

پیاز کا حصول مد رطمٹ ہے بزر الخیری تو گرام کا شربا استعمال تمام مد رطمٹ دواؤں میں انتہائی درجے کی زوردار دوا ہے۔ کاشم، رازیانج، شونیز غلیظ خون حیض کو جاری کرتے ہیں۔ بطور اسالیون طمٹ جاری کرنے کے لئے اچھی دوا ہے۔ (اصل نسخہ میں اس جگہ کچھ الفاظ مٹے ہوئے ہیں) اس سے مرتبین نے ایسے ہی نقل کیا ہے جو قابل اعتبار نہیں)

کرمب مد رطمٹ ہے۔ (کتاب الفلاح)

مید کا حصول حیض جاری کرتا ہے۔ (مارجویہ)

کثرت حرارت اور پوست جسم سے بھی حیض کا آثارک جاتا ہے۔

(کتاب جل علی جل)

احتباس حیض کی علامت یہ ہے کہ پورے جسم میں گرانی، بھوک کی کمی، بے چینی، لرزہ اور صلابت رحم واقع ہوتی ہے۔ جن کے نتیجہ میں درد ہوتے ہیں۔ کبھی یہ درد کو لہے یا پہلو میں ہوتا ہے اور کبھی پنجہ میں اور کبھی انگلیوں میں ہوتا ہے جس سے حالب میں خراج۔ پھوڑا۔ ہو جاتا ہے۔ جس کو نشتر لگا کر علاج کرنا پڑتا ہے اور اس میں مریضہ کو خراب چیزیں کھانے کی خواہش بھی پیدا ہوتی ہے نیز بے چینی اور مٹکی ہوتی ہے۔ کمر، گردن اور سر میں درد ہوتا ہے۔ تی محرقہ ہوتا ہے۔ پیشاب سیاہ سرخ پیپ کے ساتھ آتا ہے۔ گویا گوشت کا پانی پیشاب میں ملا ہو اور پیشاب رکنے کی بھی شکایت لاحق ہو جاتی ہے۔

جب کبھی کسی عورت میں یہ علامت ظاہر ہوں تو اس سے اس کے حیض کے بارے میں پوچھیں معلوم ہو گا کہ اس کا حیض بند ہے۔ (کتاب اعضاء الالہ)

قرودہ نہ کا حمل کرنے سے حیض جاری ہوتا ہے۔ اسی طرح مازریون فوراً حیض لاتا ہے۔ (مجبول)

احتباس طمث یا تو ضعف بدن اور قلت خون کے باعث ہوتا ہے یا اس سدے کی وجہ سے ہوتا ہے جو قرحہ وغیرہ کا علاج کرنے سے پیدا ہو جاتا ہے اور جو قرحہ معدہ میں ہوتا ہے۔ چنانچہ مجاری بند ہو جاتے ہیں۔ اس کا کوئی علاج نہیں ہوتا ہے۔ نیچے کے طور پر گرانی، بھوک کا کم لگنا، درد دل، پہلو، ران، سر، گردن میں درد اور بخار و غشی کے ساتھ ہوتا ہے۔ پیشاب سیاہ اور بدبودار ہوتا ہے اور کبھی عسر بول کی شکایت لاحق ہو جاتی ہے اور قبض ہو جاتا ہے۔ مانجھ لیا، سانس کی تکلیف اور سر طان وغیرہ ہو جاتے ہیں۔ اگر احتباس کا سبب درد ہو تو تحلیل دوا میں مددگار ہوتی ہیں اور اگر مجاری کے سدے برودت یا غلظت خون سے ہیں تو پہلے ملطف غذا میں اور پھر ملطف دوائیں دے کر خون کو ہلکا اور پتلا کیا جائے۔ تیز ملطف حمل بھی کئے جائیں۔ اگر مونا پے کے باعث احتباس واقع ہے تو ریاضت، تغلیل غذا اور گرم حقنہ کام میں لا کر مونا پالم کریں اور اگر کمزوری کے باعث ہو تو حرارت عزیز یہ کو براہینتہ کرنے کی تدابیر کریں۔ اگر قرحہ رحم میں کوئی زائد گوشت پیدا ہو جانے سے احتباس ہو تو نشتر سے گوشت کو کاٹ تراک کر دیں۔

ان عورتوں کے لئے مدرٹھ فرزجہ کا نسخہ جو آرام طلب ہوتی ہیں:
جند بیدستر اور مشک کو روغن بان میں گوندھ کر نکلیاں بنا کر حمول کریں۔

دوسرا نسخہ:

مرکور وغن زنبق میں گوندھ کر فرزجہ بنائیں اور روغن بان کے ساتھ حمول کریں۔

(سرایون)

گل اقوان حمول کرنا مدرٹھ ہے۔

اقوان ابیض غلیظ خلطوں کو تحلیل کر کے لطیف بناتا ہے۔ اس لئے اس کی شاخوں کو کسی

مشروب کے ساتھ شرباً استعمال کرنے سے طمٹ جاری ہوتا ہے۔ (جالینوس)

اقوان سرخ پینے سے طمٹ تحلیل ہو کر جاری ہوتا ہے۔ (بولس)

انسان کا پیشاب جو پراتا ہر کر متعفن ہو جائے اور اس میں شدید بدبو پیدا ہو جائے تو

اس میں ڈیڑھ گرام کراٹ (گندتا) پکا کر اس سے آبزین لینے سے پانچ دن کے اندر رحم کی

صفائی ہو جاتی ہے۔ (اظہور سفیس)

اسارون اور اذخر دونوں مدرٹھ ہیں اور ابھل اتھلی لھاقت کی وجہ سے تمام

چیزوں سے زیادہ مدرٹھ ہے۔ برٹ انجرو کے ساتھ پیس کر استعمال کرنے سے طمٹ جاری

ہوتا ہے اور گرھوڑی مقدار میں کا جوشندہ برٹ انجرو کے ساتھ پی میں تب بھی مدرٹھ ہے۔

اخروٹ نوگرام کوچیج کے ساتھ پینے سے جند حیض آتا ہے۔ افسسین کو شہد میں ملا کر حمول

کرنے سے جند حیض آتا ہے۔ اس کا چٹا احتباس طمٹ میں مفید ہوتا ہے۔ انیسون رحم کی مائی

رطوبتوں کو حیض کے ساتھ خارج کرتی ہے۔ حلیف، مر اور قلفص کے ساتھ پینے سے حیض جاری

ہوتا ہے۔ فنجکشت کا پھل نوگرام کی مشروب کے ساتھ پینے سے طمٹ جاری ہوتا ہے اور اگر اس

پھل کو چودینہ بری کے ساتھ پیاجائے یا حمول کیا جائے یا دھونی دی جائے تب بھی طمٹ جاری

ہوتا ہے۔ پیاز کا پانی مدرٹھ ہے۔ برنجاسف نے جوشندہ سے جس آبزین لینا طمٹ جاری کرنے

میں موافق آتا ہے۔ اگر اسے زیادہ مقدار میں پکا کر صاف بنایا جائے اور شہد کے زیریں حصہ

میں لگایا جائے تب بھی حیض جاری ہو جاتا ہے۔

عصارہ برنجاسف کو مر کے ساتھ پیس کر حمول کرنے سے حیض جاری ہوتا ہے اور رحم سے

مواد خارج ہوتا ہے۔ اگر اس کی حبوب ساز مے تیر و گرام کھالی جائیں تب بھی مدرٹھ

ہوتا ہے۔

جوشاندہ بابونج کو چٹا یا اس کے جوشاندہ کا آبزین لینا جلد حیض جاری کرتا ہے۔
 پر سیاہ شانہ رطمت ہے اور نفاس کا تنقیہ کرتا ہے۔ جند بید ستر نو گرام پودینہ نری کے
 ساتھ پینے سے حیض جاتی ہوتا ہے۔ (دیقوریدوس)

جس عورت کو احتباس طمت ہوتا ہے میں اس کی رگ صافن کی فصہ کھولنے کے بعد جند
 بید ستر پودینہ کے ساتھ پلاتا ہوں۔ میرا تجربہ ہے کہ یہ بغیر کسی معضرت کے ہر حال میں حیض جاری
 کرتا ہے۔ میں اس کو ماء العسل کے ساتھ پلاتا ہوں۔ جاد شیر کو شہد میں ملا کر کھانے سے حیض
 جاری ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

جاد شیر کا پھل افسغین کے ساتھ پینے سے طمت جاری ہوتا ہے۔ جوزبری کا تخم کھانے
 سے حیض جاری ہوتا ہے۔ دو قود رطمت ہے۔ جندہ رطمت ہے۔

دار چینی رطمت ہے خواہ اس کو شربالیا جائے یا مر اور ہیوفار یقون کے ساتھ بطور محمول
 استعمال کیا جائے۔ (دیقوریدوس)

اس کی خاصیت حیض لاتا ہے۔ صمغ زیتون بری جوزبان پر سوزش پیدا کرتا ہے۔ رطمت
 ہوتا ہے۔ (دیقوریدوس)

بکرے کی میٹنی خاص طور سے جنگلی بکری کی میٹنی کسی افادیہ کے ساتھ پینے سے حیض جاری
 ہوتا ہے۔

زراوند طویل محمول کرنے سے حیض جاری ہوتا ہے۔ اس کو نو گرام کی مقدار میں فلفل
 اور مر کے ساتھ لینے سے خون نفاس کا تنقیہ ہوتا ہے یعنی رحم کے اندر کے فضلات خارج
 ہو جاتے ہیں۔ زراوند رحنج کا بھی یہی فعل ہے۔ زعفران کی جز اور کے تخم رطمت ہیں۔
 (دیقوریدوس)

میتنی کا جوشاندہ شہد میں ملا کر پینے سے طمت جاری ہوتا ہے۔ (پولس)
 حرف رطمت ہے۔

حاشا رطمت ہے اور شہد میں ملا کر اس کا جوشاندہ رطمت ہے۔

حب قدقونی رطمت ہے۔ چٹا رطمت ہے۔ (ابن ماسویہ)

ہیروج کا رساؤ اور اس کی جزا کھیں گرام محمول کرنے سے جلد حیض جاری ہوتا ہے۔

تخم افاح رحم کا تنقیہ کرتا ہے۔ ہیروج کا عصاؤ اس کے رساؤ سے زیادہ قوی ہوتا ہے۔

کما فیطوس کو شہد میں تھا کہ حمل کرنے سے رحم کا سہیہ ہوتا ہے۔ کرفس بستانی و بری اور مقدونی سب مد رطمت ہیں۔

عجم کرفس جبلی حیض جاری کرنے کی قوی درجے کی دوا ہے۔

کما ذریوس بالتحقیق مد رطمت ہے خواہ حمل کیا جائے یا پیا جائے۔ جو شاندہ کرب مد رطمت ہے خواہ حمل کیا جائے یا پیا جائے۔

کاشم اور اس کا حجم دونوں ہی مد رطمت ہیں۔

عصارہ کرب اتر شلیم کے آنے سے ساتھ استعمال کریں تو مد رطمت ہے۔

(دستوریدوس)

کراث بھلی کی ساری قسمیں مد رطمت ہیں لیکن کراث الکرم قوی ترین ہے۔

(جالیئوس و دستوریدوس)

پوست پنج کبر اور درخت کبر کا پھل دونوں مد رطمت ہیں۔ (دستوریدوس)

درخت بادام تنخ کی جڑ کو خوب پکا کر اچھی طرح باریک پیس کر حمل کرنے سے حیض

جاری ہوتا ہے۔ (جالیئوس و دستوریدوس)

گھوڑی کا دودھ گرمی سے لاحق ہونے والے احباس طمت کو جاری کرتا ہے۔

(دستوریدوس)

پنج اپنا فوطس کو جسد بید سر سے، مراد شراب استعمال کیا جائے تاہم سرخ اور مر

پودے کے جو شاندہ میں بیٹھن حیض کو جاری کرتا ہے۔ (جالیئوس)

پنج مر کو جب تاہم شراب استعمال کرتے سے حیض جاری ہو جاتا ہے۔ تب گرم

سے نہانا اور رطمت میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

لہام مد رطمت ہے۔ (رؤفس)

نانخواہ مد رطمت ہے۔

برگ مرزنجوش خشک کا حمل مد رطمت ہے۔ (بولس)

مرآب ترمس و سداب کے ساتھ حمل کرنے سے طمت جاری ہوتا ہے۔ اگر رزق سے

ساتھ نانخواہ کی دھونی دی جائے تو رحم کی فضیلت سے صفائی ہو جاتی ہے۔

اما سا جو مشہور دوا ہے قوی درجہ کی مد رطمت ہے۔

سندروس کو آب شہد کے ساتھ پینا درطمت ہے۔

نخ سوسن درطمت ہے۔

لہ سا کا شراب کے ساتھ پینا درطمت ہے۔ (دیسقوریڈوس)

کلیج کو آب شہد کے ساتھ پینا درطمت ہے۔ (جالینوس)

سا سالیوس کی جڑ اور تخم دونوں درطمت ہیں۔ اس کی قسم اقرہ شطی قوی درہے کی در

طمت ہے۔ (دیسقوریڈوس)

سدا ب درطمت ہے۔ (دیسقوریڈوس و جالینوس)

فاشرا کا جو شاندرہ، اگر اس میں مریرض کو بٹھایا جائے تو رحم کا حقہ کرتا ہے۔

فرا سیون درطمت ہے۔ (ابن ماسویہ)

بخور مریم کا عصارہ اور اس کی جڑ دونوں ہی درطمت ہیں خواہ پیا جائے یا حمول کیا

جائے۔ اس کی جڑ عصارہ کے مقابلہ میں زیادہ قوی درجہ کی در حیض ثابت ہوتی ہے خواہ شر بالیا

جائے یا بطور حمول۔ (دیسقوریڈوس)

فوق الصمغ آتر حمول کیا جائے تو بند حیض کو کھولتا ہے۔ (جالینوس)

برٹ پودینہ اگر اس کا حمول کیا جائے تو درطمت ہے۔ پودینہ بہت شدت سے طمت

جاری کرتا ہے خواہ پیا جائے یا حمول کیا جائے۔ نیچے سے۔

حمر درطمت ہے۔ (جالینوس)

صدف اگر معداس کے گوشت کے پیس کر حمول کیا جائے تو درطمت ہے۔

(ابن ماسویہ)

قطر درطمت ہے۔ چہ ایہ خواہ پیا جائے یا حمول کیا جائے درطمت ہے۔

(جالینوس و دیسقوریڈوس)

قیصوم کا جو شاندرہ یا اس کے خشک پتوں کو کھایا جائے تو احباس طمت میں مفید ہوتا ہے۔

(جالینوس)

روغن قیصوم درطمت ہے۔

زفت اگر جند بید ستر یا اور شراب کے ساتھ پیا جائے تو درطمت ہے۔

(دیسقوریڈوس)

قند، انھار کا عصارہ اگر محمول کیا جائے تو مد رطمت ہے۔

قطرہ ریون صغیر کی جزیاس کا جوشاندہ اگر محمول کیا جائے تو جنین کو خارج کرتا ہے۔

قند اگر محمول کیا جائے تو مد رطمت ہے۔

راسن کا جوشاندہ مد رطمت ہے۔

رازیانج مد رطمت ہے۔ (جالینوس)

سوسن کا پھل ارفلفل کے ساتھ باریک چس کرکھا یا جائے تو مد رطمت ہے۔

شہیم مد رطمت ہے۔ (جالینوس و دستوریدوس)

شتاقیق کا عصارہ اگر محمول کیا جائے تو مد رطمت ہے۔ (ابن سینا)

شونیز کو زیادہ دنوں تک پینا مد رطمت ہے۔ (دستوریدوس و جالینوس)

اخلاط کی غلظت اور برودت کی وجہ سے جو حیض رک جاتا ہے اس میں شونیز (کلونچی)

سے تین کا ادرار ہو جاتا ہے۔ (دستوریدوس)

انجیر کا دودھ اگر انڈے کی زردی یا موم زرد کے ساتھ ملا کر محمول کیا جائے تو رحم کا

محقہ کرتی اور مد رطمت ہے۔

ترمس کا آنا اگر مر اور شہد کے ساتھ محمول کیا جائے تو مد رطمت ہے۔

ترمس کا آنا اگر حاشا اور شہد کے ساتھ محمول کیا جائے تو مد رطمت ہے۔ اور اگر چند بید

سترے ساتھ محمول کیا جائے تو مد رطمت ہے۔ شہد اور مر کے ساتھ محمول کیا جائے تو مد رطمت ہے۔

اگر دھونی دی جائے تب بھی یہی عمل کرے گا۔ (دستوریدوس)

فرزجہ کے ساتھ رازیانہ کو محمول کرنے سے حیض جاری ہو جاتا ہے۔ اور جوشاندہ لبسن کا

آبزین مد رطمت ہے۔ اسی طرح اس کی دھونی بھی مد رطمت ہوتی ہے۔ (جالینوس)

لبسن بری مد رطمت ہے۔ غاریقون انھارہ کرام کا استعمال مد رطمت ہے۔

(دستوریدوس)

خیری زرد کے جوشاندہ سے آبزین کرنا مد رطمت ثابت ہوتا ہے۔ اور اگر اس کے قلم کو

شراب استعمال کیا جائے تو حیض لانے کے معاملہ میں گل خیری کے جوشاندہ سے نوکرام

کا شراب یا بقل محمول استعمال کرنا سب چیزوں زیادہ موثر ہوتا ہے۔

جوشاندہ خطمی نخاس کا محقہ کرتا ہے اگر اس میں مریمہ کو بٹھایا جائے اور شراب بری

اصل اس میں یہاں کچھ ملتا ہے۔

درطمت ہے۔

خریقہ ایضاً اور اسود دونوں ہی کا حمل بہت زیادہ درطمت ہے۔
خشکی کی جرہ درطمت ہے۔ (جالینوس)

وہ دوائیں جو رحم کا تنقیہ کرتی ہیں اور طمت کو جاری کرتی ہیں:

دارچینی، سر، صحر بری، قطور یون صفیر کی جڑ، جوشیر، حب فنجکشت، بادام تلخ، پوست کبر، فوۃ الصغی، صافیلوس، تانی، زہ غاڈنگ، قمار الحمار کا عصارہ، خریقہ سیاہ، عنب الہابط، غرہ مریم، اشنہ اٹلافلن، زیرہ سفید، نمہ راس، انجرو، قطران، حلیہ بارزد، مرزنجوش، آب کرانہ، پیاز کا عرق، حرف بابلی۔ یہ تمام دوائیں یکجا کر لی جائیں پھر اس میں سے سات سات گرام آئیر چھان لینے کے بعد آب کر اس نہلی، آب استنہ، آب ترمس، آب مشطرمشع، آب راس میں سے جو بھی میسر ہو سکے ستر گرام کے ساتھ لی جائیں تو درطمت میں اور آرمول کیا جائے تب بھی یہی عمل ہوگا۔ اور یہی عمل سداب اور اس کے پانی کا بھی ہے۔

شبث، آب شبث، آب صحر بری، آب جند بید ستر، آب حاشا، ہر ایک ستر گرام کے بقدر لیا جائے تب بھی مذکورہ فعل ہوگا۔

جند بید ستر سے چھ گرام، قلم کرفس، بڑی اناجی، حب بلساں، حب فاد نیا، ورقہ کا بھی مذکورہ عمل ہے۔

ایسے سات گرام ۵۰ اگر اساء، العسل کے ساتھ پیچنے سے مذکورہ نتیجہ سامنے آتا ہے۔
فوۃ، سعد، اساروان، پوست سلیم، دارچینی، مر، میوہ یہ تمام اور آستخین اور تلمی اُتران تمام میں سے سات گرام آئیر آب فوۃ الصغی کے ساتھ پیا جائے تو درطمت ہے۔

مقل پھوی، جوشیر، دو تو، سا سالیوس اور قطران اگر جند بید ستر کے ساتھ اور فراسیون سے ساتھ حمل کیا جائے یا فراسیون اور مشطرمشع سات گرام آب فوۃ نج نہری کے ساتھ یا حرق سداب نجوز ستر ملی لیز کے ساتھ پیا جائے تو بھی درطمت ہے اور رحم کا تنقیہ کرتا ہے۔

(ابن ماسویہ)

طمت کو جاری کرنے کا ارادہ ہو تو متوقع وقت سے تین دن پہلے صافن کی فصد کریں پھر کسی ایک ہنڈی پر چمکنے لگائیں دوسرے روز دوسری پر اور ایک ہفتہ تک اس سے پہلے لطیف غذا کھائیں اور جب خون کا استفراغ زرین شکم سے ہو چکے تو جند بید ستر پودینہ نہری کے

ساتھ پائیں بشرطیکہ حرارت نہ ہو اور جب حرارت ہوتی ہے تو بخار عارض نہیں ہوتا۔ اس حالت میں سب سے بہتر عمل جس کا ایک تذکرہ نہیں کیا مندرجہ ذیل ہے۔

پودینہ نہری کو شہد کے ساتھ جوش دیکر اس کا جوشاندہ یا اسے خشک حالت میں اوپر سے چھڑکیں یا پائیں یا محمول کرائیں اور سب سے بہتر وقت محمول کا حمام کے بعد ہے۔ اور اس وقت اس کی قوت بھی بڑھ جاتی ہے۔ مندرجہ ذیل نسخہ اس سے بھی قوی ہے۔

مشطر امشیع، اور ابیل کو مذکورہ طور سے استعمال کریں۔

ایارن فیکر اس معاملہ میں نفع بخش ہے۔ نیر حاشا، نغ کبریٰ پچاں، سٹید، رازیانج، بطراسالیوس، پر سیاہ و شان اور حمامہ بھی یہی کام کرتے ہیں۔

برودت کے سبب حیض بند ہو جائے تو اس کی دوا:

حلیقہ، کر سہ نصف حصہ، جو شیر ایک چوتھائی حصہ، دارچینی پانچ گرام، نغ موسن اور اشق دس گرام، پانی میں ابال کر اس کا جوشاندہ ساز ہٹے تین ملی لیٹر پیئیں۔

اسارون ایک سو چالیس گرام میں ابالیں جب ایک چوتھائی پانی رو جائے تو پیئیں یہ بہت موثر ہے۔ نیز چہرہ کو پودینہ نہری کا سینک پچائیں امیرسا، سعدانیسون کا جوشاندہ و رحم پد، گرم دھاریں۔

(چار سطرین اصل میں نہیں ہیں)

دوسرا نسخہ:

عاقرقرا، مویزج، مشطر امشیع، قطران میں گوندھ کر محمول کریں اس سے حیض آتا ہے۔

ایک اور نسخہ:

عاقرقرا، مویزج، مشطر امشیع، قردمانا، حب مسک، خراں، جند بیدستر، اسارون، پوست بخت، قوت، جاد شیر ہتی، پیاز، زرخس سب کو تہی کر کے محمول کریں۔ (سحاق)

رکا ہوا حیض جب خون کی خلالت کے جب ہو تو مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کریں۔

جند بیدستر، قلفل ابیض، موزن، پودینہ کوئی، مشطر امشیع، ایک پانچ حصہ، فراسیون، چار حصہ۔ سب کو ملا کر اس میں سے سات گرام آئیرکٹسے پانی سے چکس اور اس پانی میں سرن لوبیا پیئیں ر سار ہٹے سات گرام قہہ سات گرام ذالیا ہو جبکہ آب شیریں چار سالی یہ ہو۔

اسے پکا کر سولی لیٹر کر لیا گیا ہو۔ داہنے پاؤں میں صافن کی فصد کھولنے کے بعد اسے نہا رہا تھا پیا جائے۔ (کتاب الجامع)

مدر حیض اور مستحی رحم نسخہ:

مشطر اشبع ساڑھے سترہ گرام، فراسیون چودہ گرام، عاقر قرح ساڑھے دس گرام، فوۃ الصغ ساڑھے چوبیس گرام، جعدہ چودہ گرام، سداب خشک ۲ گرام، دوج بارہ گرام، فلاح اذخر، بلساں، قسط، کماذریوس، اسارون۔ (کتاب الکمال والتمام)

ناغواہ، قنفل سیاہ، قنفل سعید ہر ایک ساڑھے دس گرام، جتم کرفس، شرفنجکشت، جتم رازیانج، انیسون ہر ایک چودہ گرام، سرخ لوبیا ۳۰ گرام دو لیٹر پانی میں اس قدر پکائیں کہ چھ سولی لیٹر تک رہ جائے۔ اس میں سے تین سولی لیٹر میں ساڑھے دس ملی لیٹر روغن ارند ملا کر پلائیں۔ آخر میں لو غا ذیا کھلائیں۔

ادار طمٹ کے لئے قوی درجہ کا نسخہ و فرزجہ:

اشنان قاری، عاقر قرح، شونیز، سداب رطب، فریون، ہوزن اچھی طرح پیس کر ملائیں اور قند کے ساتھ گوندھ لیں۔ ایک کپڑے میں جو زبق میں بھلویا گیا ہو پیٹ کر رحم کے اندر رکھیں۔ (دیسقوریہ دوس)

جب طمٹ کو جاری کرنا مقصود ہو تو بیج و اور حالبین پر زیادہ سے زیادہ پھینچنے لگائیں۔

(جالینوس۔ حیلۃ البئر)

طمٹ یا تو رحم پر کسی مزاج کے غلبہ کی وجہ سے رک جاتا ہے یا پھر رحم کی بناوٹ میں تنگی اور اس کی عروق میں تنگی کی وجہ سے روکتا ہے اور بس اوقات گوشت اور چربی کی زیادتی سے باعث یا رحم کی عروق کے منہ کی تنگی کے باعث یا غلظت دم اور قلت دم وغیرہ کے باعث احتباس ہوتا ہے۔ اور قلت دم کا سبب لطیف تدبیر یا ریاضت یا بار و غلیظ اشیا کا کھانا ہے۔

احتباس طمٹ کا سبب حرکت بھی ہو سکتی ہے اگرچہ وہ کسی اور جگہ ہی ہو مثلاً مقعد اور سینہ وغیرہ پر (کتاب العلل والاعراض)

احتباس طمٹ کی وجہ سے رحم میں مختلف اور ام اور دبیلہ وغیرہ ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے سانس میں تنگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی کی وجہ سے درد سر، وسوسے، ذہیلہ پن اور استقامت عارض ہو جاتے ہیں۔ (یہودی)

وہ موٹی عورتیں جن کے رحم کی عروق تنگ ہیں ان کو اور ارطٹ کے لئے پنڈلی پر پچھنہ لگانا فصد سے زیادہ بہتر ہے کیونکہ فصد کے ذریعہ ان کی تنگ عروق سے ضرورت کے مطابق خون نہیں نکل پاتا ہے جبکہ پچھنہ کے ذریعہ بقدر ضرورت خون نکل آتا ہے۔ اگر طمٹ کا جاری کرنا مقصود ہو تو طمٹ جاری ہونے کے متوقع وقت سے قبل تین دن تک فصد کریں۔ پہلے دن فصد رگ صافن کی کھولیں اور پچھنے نھنے پر لگائیں اور کچھ صالح خون بھی نکل جانے دیں اور لطیف تدابیر اختیار کریں۔ دوسرے دن پیر کی فصد کھولیں۔

اور کبھی کبھی در حیض ثابت ہوتا ہے۔ جو شائد خود بخود جب کہ اسے ماء الغسل کے ہمراہ جوش دیا جائے اور پھر اسے شراب استعمال کیا جائے یا اسے باریک پیس کر ماء الغسل کے اوپر چھڑک کر استعمال کیا جائے۔ اس سے استعمال کا سب سے مناسب وقت حمام سے فراغت کے بعد کا ہوتا ہے۔ اس سے بھی زیادہ قوی درجہ کی دوا اہل اور مشطر اشع کا استعمال ہے جیسا کہ سپہ گزر چکا ہے اور ایارنج جس میں کہ کسی قدر مائیت ہو اور صبر سائزھے تین گرام اور اتنا ہی افویہ ہو اور اس سے بہتر وہ ہوتا ہے جس میں دارچینی شامل ہو۔ اس دوا کا استعمال فصد کے ساتھ اس وقت کیا جائے جب کہ اس کی ضرورت محسوس ہو۔

(چالینوس۔ کتاب الفصد)

پونے دو گرام اشنان فارسی حیض لانے اور پیشاب جاری کرنے میں مفید ہے۔
احتباس طمٹ کے نتیجہ میں عورتوں کو کھنسی، سرگی، فالج، اور تمام ردی امتدائی قسم کے امراض عارض ہو جاتے ہیں۔ ان میں سے اکثر میں خون نہیں آتا بلکہ فساد خون ہو جاتا ہے۔ جب عورت کے چہرہ پر سرخی، بخار، بے چینی، حلق، آنکھوں کے زخموں میں درد اور سر رانی ہو تو حیض کے آنے کا پتہ چلتا ہے خاص طور سے جب حیض کا وقت بھی ہو۔ یہ اوقات خون متعفن ہو جاتا ہے۔

جب طمٹ کا نظام بگڑ جاتا ہے تو اس کی مقدار میں بھی کمی بیشی واقع ہوتی ہے اور یہ تبدیلی جسم کے اعتبار سے ہوتی ہے یعنی جس عورت کا طمٹ مائی ہوتی ہے اس کو احتباس کی حالت میں اور ام بطنی، بدن کا ڈھیلہ پن، رنگ میں بہت زیادہ سفیدی عارض ہوتی ہے۔

جس عورت کو دبلایا پن لاحق ہو اور بڑے بڑے دست ہوں اور حیض بغیر حمل کے بند ہو جائے تو احتباس اس کی فصد کرتے ہوئے کرتے ہیں لیکن میں نے جب اس عورت کی عروق کو

حار اور کموی خون سے بھرا پایا تو میں نے فصد کا ٹل کیا چنانچہ اس کا خون پگھلے ہوئے زفت کی مانند خارج ہوا۔ میں نے تین دن تک استفراغ دم جاری رکھا جس سے اسے شفا ہو گئی اور اس کی کمزوری بھی دور ہو گئی۔ اسی طرح ایک عورت جس کا شوہر زمانہ دراز سے اس سے دور رہا اور اس کو حیض آتا بند ہو گیا حتیٰ کہ اس کی داڑھی چوٹ آئی تھوڑے دن زندہ رہ کر اس کی موت ہو گئی۔ (ایضاً میما)

اگر حیض بند ہو جائے تو نکسیر لانا بہتر ہوتا ہے۔ اگر خون حیض کا رنگ متغیر ہو اور ابھی اپنے وقت پر نہ آئے تو مطالب یہ ہے کہ اس کے بدن کو محقہ کی ضرورت ہے اور محقہ رنگ خون کا معائنہ کر کے خلط کے لحاظ سے ہونا چاہئے۔ اگر خون غلیظ ہو اور زیادہ سیاہ نہ ہو بلکہ لیس وار بغمی ہو تو خلط بغم کا محقہ کریں اور اگر مائیت غالب ہو تو بغم رطب کا بھی محقہ کریں اگر زرد اور رقیق ہو تو صفراء کا محقہ کریں۔ اگر سیاہ غلیظ ہو تو سوداء کا محقہ کریں۔

اگر عورت کو بغیر سہل اور بغیر بچہ کے دودھ جاری ہو جائے تو اشارہ ہے کہ حیض کا آنا بند ہو گیا ہے۔ حنظل کی دھونی دینے سے فوراً حیض جاری ہوتا ہے۔ (الفصول)

رحم کی آکن احتباس ہو تو عورت کو آرام و راحت کا مشورہ دیں۔ بدن کو روغنیات کی مالش سے نرم کریں، حمام کریں، مرطوب غذا کریں اور مشروبات پلائیں اور حیض آور شے استعمال کروائیں۔

سوتا پے کی وجہ سے حیض بند ہو تو صرف خشک روغن اور حمام میں غلغلہ کی مالش اور زفت وغیرہ کے استعمال سے اس کے بدن کی شربی کھلانے کی کوشش کریں۔

(کتاب میسون فی القوائل)

چھٹا باب

ناف، مقعد اور فرج کا باہر آ جانا، آلہ تناسل اور اس کے متعلقات، دُبر، عانہ، اور ام اور بوا سیر مقعد و رحم اور اس کے درد وغیرہ، عانہ کی خرابیاں، ذکر، خصی اور نتوء رحم۔

اس کا جراحی علاج کیا جائے جائے انڈر لٹ و دواؤں کے استعمال سے شفا یات ہو سکتی ہیں۔ دواؤں میں (یہاں اس میں کچھ جگہ چھوٹی ہوئی ہے) اور شراب کی پیچٹ ۲۸ گرام، مثل کلاب ۳۵ گرام، زعفران ۱۰ گرام (پھر تین میں کچھ الفاظ نہیں ہیں) شراب کے ساتھ یہاں تک نفیض شہد بن جائے تو اس سے ناف پر طلا کر لیں۔ سرکہ میں بنفشہ کو بھٹا کر رکھیں اور بانٹھ دیں۔

نسخہ دیگر:

سیسہ کا ہر ادو ساڑھے تین گرام، نصف روطلہ امیق ہموز کو بھی اسی طرح استعمال کریں۔

مقعد کی تکلیف خروج مقعد کے لئے :

شرابیوت، عفص، اسفیداج، اقا قیا، عصارۃ طراشیٹ، لحيۃ الصنوبر، کندر ذکر سب ہموزن لے کر اچھی طرح پیئیں اور شراب میں ملا کر مقعد پر لگائیں اور اس پر چھڑک بھی دیں اور مقعد کو اندر لوٹا دیں۔ (بولس)

علاج کے دوران بلکی اور زود ہضم غذائیں کھلائیں۔ (مؤلف)

رحم یا ہر کی طرف نکل آتا ہے جس کا سبب عورت کا اونچائی سے گرنے کی وجہ سے ان بھلیوں کا پھٹ جانا ہے جو رحم کو تھامے ہوئے ہیں یا پھر مشیمہ عسر ولادت کی وجہ سے رحم کو کھینچ لیتا ہے یا مردہ جنین رحم کو کھینچ لیتا ہے یا استرخاء بدن جو کسی تکلیف کی وجہ سے ہوتا ہے رحم کا باعث بنتا ہے اور ایسا اکثر عمر دراز عورتوں میں ہوتا ہے۔ چنانچہ رحم کا کچھ حصہ باہر پھسل آتا ہے اور بعض صورتوں میں پورا رحم خارج ہو جاتا ہے لیکن میں نے ایسا کبھی نہیں دیکھا کیونکہ میں نہیں سمجھتا کہ پورا رحم خارج ہونے کے بعد واپس کیسے ہو سکتا ہے۔ اس کا پہلا علاج حقنہ اور پیشاب کا اخراج کرنا ہے تاکہ رحم پر دوسری کسی چیز کا دباؤ نہ پڑے۔ پھر عورت کو پشت کے بل لیٹنے کیلئے کہیں اور اس کے سرین کو قدرے اونچا کر دیں پھر اس کی فرج کی مناسب سے کپڑے کا فتیلہ بنا لیں جسے عصارہ قرظ، طراشیٹ اور شراب عفص کے مخلوط میں تر کریں اور پھر رحم کو اٹھا کر نرمی کے ساتھ اس کی جگہ پر لوٹا دیں۔ عانا اور کشادگی کی جگہ پر سرکہ اور پانی میں بھگو یا ہوا اسفنج رکھیں۔ عورت کو چست رکھتے ہوئے اس کے پیروں کو پنڈلیوں کے بل دائیں بائیں موڑ دیں۔ پھر ناف اور مراق کے قریب مہینہ لگائیں اور عورت کو خوشبو سنگ میں اور تین دن تک مذکورہ فتیلہ کو اسی طرح چھوڑ دیں۔ تیسرے دن نیم گرم شراب سیاہ عفص میں یا آب قم قم میں جسے آس، اذخر اور پوسف اٹارنا اٹکرا بالاکیا ہو بیٹھا میں۔ پھر وہ فتیلہ اس طرح کے دوسرے فتیلہ سے بدل دیں اور خارجی طور پر زیریں شکم میں پوست اٹار، جو کے آٹے سرکہ اور پانی سے تیار شدہ منہا داریں حتیٰ کہ علاج کا یہ تیسرا دن بھی پورا ہو جائے۔ اسی طرح اس وقت تک علاج جاری رکھیں جب تک کہ مکمل صحت نہ ہو جائے۔

سواء اتفاق سے اگر رحم میں عنونت پیدا ہو جائے تو ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ فساد رحم کی

حالت میں رحم خارج ہو جاتا ہے اور عورت اس کے بعد بھی زندہ رہتی ہے۔ (بولس)

اگر مقعد باہر نکل آئے اور براز جاری ہو اور ورم باقی ہو اور مقعد نہ لوٹ رہی ہو تو پہلے

ورم کو نکور کے ذریعہ زائل کریں پھر لڑج چیزوں سے لٹوخ کر کے اس کو لوٹائیں۔ (شمعون)
 لیسدار چیزوں کو بطور طلاء استعمال کریں اور اس پر کچھ قابض چیزوں کو بھی چھڑک
 لیں۔ لیسدار چیزیں اس لئے کہ مقعد کا اندر لوٹانا آسان ہو اور قابض چیزیں اس لئے کہ پھر
 دوبارہ باہر نکل آنے سے مانع ہو اور اسے تقویت حاصل ہو جائے۔ قابض چیزوں کا اثر فوراً
 سامنے نہیں آتا۔ ☆ (مؤلف)

کبھی مشیمہ خارج ہو کر متعفن ہو جاتا ہے اور جاہل اطباء اسے رحم سمجھ لیتے ہیں حالانکہ
 مشیمہ رقیق ہوتا ہے اس کا جرم اور عروق پتلی چھوٹی ہوتی ہیں اور وہ پھٹ ہوا ہوتا ہے۔

(مؤلف)

کبھی مقعد کا خروج ہو جاتا ہے، ورم ہو جاتا ہے اور واپس نہیں جاتی اگر ایسا ہو تو
 مریض کو غلطی اور کرنب کے جو شاندار میں اتنی دیر تک بیٹھائیں کہ اثر ورم تک پہنچے۔ پھر غلطی کے
 جھگڑوں کو اغڑے کی زردی اور آب کثیرہ، لعاب تخم سفرجل کے ساتھ پکائیں اور اندر داخل
 کریں۔ جب داخل ہو جائے تو اسے باندھ کر آب قم قم میں بیٹھائیں۔ یہ خون حیض اور خون
 بواسیر کے روکنے میں بھی مفید ہے۔

اقاقیا مقعد کے خروج کو ختم کر کے مقعد کو اندر لوٹاتی ہے۔ جوشندہ آس خروج مقعد
 ورم میں مفید ثابت ہوتا ہے۔

برگ انجیر و تارہ کونو، رحم پر رکھے سے رحم اندر واپس ہو جاتا ہے۔ جب برگ نفثہ کا مسود
 تو مقعد میں مفید ہے۔ اس میں جو کا آنا بھی ملا سکتے ہیں۔ (قراہ دین قدیم)
 گائے کے گوبر کی دھونی تو، رحم میں مفید ہے۔

مصطکی کے پو، کا جوشندہ جیسا کہ نفثہ الدم کے باب میں گذرا اور تو، سرہ و تو،
 رحم میں لکیہ اتیس (طراحیٹ) مفید ہے۔ (دستوریدوس)

خروج رحم اور خروج مقعد میں یہ مذکورہ دوا ہے۔ یہ فسطید اس کی طرح بہت
 مفید ہے۔

چکنی چھلی سے محول کر کے باہر نکلی ہوئی مقعد کو باندھ دینا بھی مفید ہے۔

مازوتے جوشندہ میں بیٹھنے سے تو، مقعد ٹھیک ہو جاتا ہے۔

(دستوریدوس و جالینوس)

ماز و کو پانی میں پکا کر پھر اس کا ضا د کرنے سے نتوء مقعد ٹھیک ہو جاتا ہے۔

(دیسقوری دوس)

بخور مریم کا عصا رہ حول کرنے سے یا سرکہ ملا کر دھونی کرنے سے نتوء رحم ٹھیک

ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

جوشاندہ ماز و نتوء مقعد کو لوٹا دیتا ہے۔

خروج مقعد میں نفع بخش دوائیں مندرجہ ذیل ہیں۔

آب حب الّاس۔

آب گلنار

عرق کلاب کا جوشاندہ

جوشاندہ پوست انار

جوشاندہ مازہ

جوشاندہ پوست درخت بطم

جوشاندہ پوست درخت مریم

ان سب کے پانیوں میں آبن مفید ہے۔ (ابن سینا)

سرخ، پختہ ماز و کو پانی میں خوب ابال کر باریک چیس لیا جائے اور مقعد پر ضا د کریں۔

نتوء میں مفید ہے۔ (اسحاق)

جوشاندہ برگ سداب اور جوشاندہ گل سداب میں بیٹھن خروج مقعد میں مفید ہے جبکہ

برودت اس کا سبب ہو اور اگر حرارت ہو تو جوشاندہ سرد و جوز سرد و برگ سرد و ابھل میں بیٹھنا

مفید ہے۔

نتوء رحم اور نتوء مقعد کے لئے ایک جوشاندہ:

جوز السرد، کنرہ، جفت بلوط، قشور رمان، گل سرخ مع ذنفل کے ابالا جائے پھر ان

سب اشیاء کو سرمد کی طرح چیس کر مقعد پر چھڑکا جائے اور انڈے کی زردی میں ملا کر اٹھونٹ کیا

جائے پھر مقعد کو اندر کر کے اس پانی میں بیٹھا جائے اور اسی حال میں قوی ضا د کیا جائے۔

(مجبول)

قوی نتوء رحم اور زہ کی شدت سے ہوتا ہے اس کو عقل کہتے ہیں۔ اس کا علاج سب

سے پہلے روغن گل سے کریں اور بار بار یشب کی سنکائی کریں اور زخم کے منہ پر اقاقیا، مازو اور گلزار چھڑکیں۔ جب مقعد کا خروج ہو اور ورم بھی ہو تو حمام اور گتھنے پانی کے استعمال میں دیر نہ کریں۔ پھر روغن کجہ کی مالش کریں اور چھینٹ لائیں تاکہ وہ اپنی جگہ لوٹ جائے۔ اٹھنے کی زردی اور روئی تھوڑی سی کھلائیں تاکہ فضلہ نہ بنے اور کم از کم چوبیس گھنٹے تک اسے بیت الخلاء جانے کی ضرورت نہ پڑے پھر بھی باہر آجائے تو دوبارہ یہی عمل کریں۔ اگر چاہیں تو کوئی لعاب دار چیز بھی کھلا سکتے ہیں۔ اگر خروج مقعد میں بہت زیادہ ڈھیلا ہوتی ہو تو اس پر اقاقیا کا باریک سفوف چھڑکیں تاکہ وہ زیادہ دن تک باہر نہ رہے۔ اجابت، ورم کرنے کے لئے معزز جب رشنہ اور روغن بادام اعتدال کے ساتھ دیں۔ (یہودی)

مقعد پر نبٹ الرصاص، ساق، ختم گل کو مقعد کو شراب عفص سے دھو کر چھڑکیں۔

(الیامر)

عفص کو جلا کر اس کی راکھ تو دوسرہ پر لگائی جائے یا کندر کو انڈے کی سفیدی میں گوندھ کر ناف پر لگا کر باندھیں۔ اگر بچوں کو رطوبت عضلات مقعد کی وجہ سے خروج مقعد ہو جائے تو یہی دوا کریں۔ (طب مساکین یا دوا اوقال سقام۔ جابینوس)

رحم پھسل کر وادات وغیرہ کے موقع پر باہر نکل آئے تو عورت کو پشت کے بل لیٹ کر اس کا سر نیچے اور اس کے کوسے اوپے کر دیں اور تھوڑا رحم پر نیم گرم روغن چکائیں اور فرج کے ارد گرد اعضا، کو نیم گرم روغن گل میں روئی تر کر کے اس کے ٹکڑے کریں۔ تھوڑی دیر ایب کرے کے بعد قاقیا کو نیم پانی میں ڈال دیں حتیٰ کہ وہ حل ہو جائے پھر سوئی پینے میں اس پانی کو اٹھالیں یا حلیہ الیس کے عصا رہ کو شراب قابض اسود میں حاکر اس سے سنکائی کریں۔ یہ بہتر ملانہ ہے یا پھر آب آس روئی پر لگا کر اندر داخل کریں اور عورت کو اپنی پنڈیاں ملانے کو کہیں اور چھو دیر اسی حال پر رکھنے کو کہیں۔ پھر اسے جو شانہ قم قم میں بنھیں۔ واضح رہے کہ اس ملانے سے پہلے نرم حقن سے آنتوں کو صاف کر دیں اور مثانہ کو پیشاب سے صاف کر دیں تاکہ جگہ میں وسعت پیدا ہو جائے۔ (ابن سراج بن)

روغن الجوان سخت اور ام مقعد میں مفید ہے اکیلے امک تجا یا انڈے کی زردی کے ساتھ اور میتھی کے آٹے کے ساتھ یا اسی کے آٹے کے ساتھ یا چکنی کی گردے ساتھ یا خشخاش کے ساتھ ملا کر عہد کریں اور خست ورم مقعد کو خاص طور سے نرم ورم کو نرم کریں۔ اگر ان دواؤں کو شراب میں پکا کر ضا دیا جائے تو دردوں کو سکون ملتا ہے۔ خضیوں کے درد کو بھی سکون

ہوتا ہے۔ فنجنگٹ کو چربی اور انگور کے پتوں میں ملا کر خسیوں کی بختی کو دور کرنے کے لئے لگائیں۔ اس کا پھل پانی میں ملا کر ضہا کرنے سے شقاق مقعد کا درد دور ہو جاتا ہے۔ باقلا کے آنے کا جوشاندہ شراب میں پکا کر ضہا کرنے سے خسیوں کا درد دور ہو جاتا ہے۔

(دیسقوریہوس)

باقلا کا آنا انڈے کی سفیدی میں ملا کر ورم اٹھین پر لگانا مفید ہے۔ خاص طور سے ان اعضاء کے قروح (زخموں) میں بہت مفید ہے۔

اکلیل الملک کو جوش دیکر اس سے ضہا کرنا ورم مقعد میں مفید ہے۔ بزرخ کو کوٹ پیس کر ضہا کرنے سے ورم خسیہ حار میں نفع ہوتا ہے۔

میتھی کا روغن مقعد کے ورموں میں مفید ہے (جالینوس)

خوبانی تنہا یا مسکن مغری دواؤں کے ساتھ خاص طور سے توتیا مغسول کے ساتھ ورم مقعد میں مفید ہے جس میں گرم پیپ جمع ہو جائے۔ قرحہ سرطانی میں بھی مفید ہے۔

(دیسقوریہوس)

مانہ کے اورام میں بھی مفید ہے۔ اس کا ضہا کرنے سے مقعد کے ورم حار میں سکون ملتا ہے۔ (جالینوس)

نمل کو پودینہ نویسی میں ملا کر لگائے سے اٹھین کا ورم بلتی پک جاتا، نمل کا پتہ شہد میں ملا کر لگانے سے فرج اور فوٹوں کا درد ٹھیک ہو جاتا ہے۔

سوسن کی جڑ پیس کر تنہا سرکہ میں ملا کر یا برگ شیخ (اجوائن خراسانی) گہیوں کے آنے کے ساتھ بھی اٹھین کے ورم حار میں سکون دیتا ہے۔ (دیسقوریہوس)

مازو نو پکا کر پیس کر اس سے ضہا کرنا مفید ہے۔

دبر کے تمام اورام کیلئے نہایت مفید نسخہ :

جوش دی ہوئی مسور کی دال کو اکلیل الملک اور سفرجل یا پوست انار یا خشک گلاب یا روغن کل میں ملا کر ضہا کرنا بھی مفید ہے۔

خروج مقعد یا ورم مقعد کے عمدہ ضہا :

الیوان اعضاء کے اورام حارہ میں مفید ہے۔

ضاد اسرب اور دوسرے بار دوسرے جو کتاب الفح کے مطابق تیار کئے گئے ہوں
اس مقام کے اور ام کے لئے مفید ہے۔ (دیسقوریہ دوس و جالینوس)

خزیر کی چربی دردمقعد میں مفید ہے۔

عظمیٰ تبا یا شراب میں پکا کر ضاد کرنا گرم ورم مقعد کو تحلیل کرتی ہے۔ (جالینوس)

سویا فرج کے در دوں کو ٹھیک کرتا ہے۔ (دیسقوریہ دوس)

زفت رطب مقعد کے پھوڑوں اور گرم ورموں کو تحلیل کرتا ہے۔ (دیسقوریہ دوس)

ارنڈ اور ام مقعد میں مفید ہے۔ خنثی کی جز شراب کی چھست میں ملا کر منہ د کرنا خضیوں

کے درد میں مفید ہے۔ (دیسقوریہ دوس)

صلابت انشعین کے لئے مفید نسخہ:

بزر العقد اخروہ گرام، سفوف باقلہ ۳۵ گرام، مویز منقی ساڑھے ۵۲ گرام، زیرہ نطی
ساڑھے ۷۱ گرام، چنے کا آٹا پینتیس گرام ہیں کر ملا کر چھان لیا جائے۔ مویز کو بلیغ کی یا
پھنڑے کی چربی ستر گرام میں ڈبو کر ماری دواؤں کو جمع کر کے تھوڑا روغن سون ملا کر ورم صلب
پر رکھا جائے بشرطیکہ ورم بارد ہو۔ لیکن اگر یہ ورم گرم ہو تو برسیاں دارد اور عنب العلب اور جو کا
آٹا اور عظمیٰ کی جز اور آب زبردہ اور انڈے کی سفیدی اور روغن کنجد میں دوا تیار کریں۔

مقعد اور انشعین کا ورم:

اقلیل امک سبج غبی میں خوب پکایا جائے پھر انڈے کی زردی، میتھی، بزر کتاں کا
سفوف، چکی کی گرد، آرد باقلہ، پا بونہ، بنفشہ بھی شامل کیا جائے پھر اس کو ورم پر رکھیں۔ یہ دوا ورم
کے لئے بھی نافع ہے۔ (ابن ماسویہ)

اگر ورم مقعد حدت اور حرارت کے ساتھ ہے تو سمیذ (ایک قسم کا اک سکت جو گل مار
بناتے ہیں) کو پانی اور روغن گل میں پکائیں۔ پھر صاف ستھرے ہادن میں باریک چیسیں اور
اس میں ابالی ہوئی انڈے کی زردی ڈالیں اور پھر اس کا طلا کریں یا خوش گلاب پندروہ گرام،
دوا انڈے کی زردیوں میں جو تکی ہوئی ہوں اچھی طرح چیسیں۔ پھر انہیں روغن گل میں ترکیب ہوا
موم ڈالیں اور مقعد پر طلا کریں۔

توتا، رصاص محرق، سفید رصاص، سب ملا کر مان میں سے کسی ایک کو لگاتا بھی مفید
ہے۔ نیز روغن گل اور موم بھی مفید ہے۔ اگر مقعد کا درد ٹھنڈک کے باعث ہے تو گرم روغن

استعمال کریں اور گرم جگہ پیٹ میں مثلاً گرم حمام وغیرہ۔ (اسحاق)
درو کیلئے:

مرغ کی چربی، گائے کی بڑی کا گوشت ۳۵ گرام، سفید موم ۵۰ گرام اور روغن گل خام
 پینتیس ملی لیٹر، سفیدہ رصاص ستر گرام، مردار سنگ آب شیریں میں مفسول کیا ہوا سازھے ۱۰
 گرام۔ انڈے کی سفیدی میں سب کو ملا کر مرہم تیار کیا جائے۔ یہ مرہم شقاق اور درد سے

منفید ہے۔
مقعد کی کھجلی جو حرارت کے ساتھ ہو:

عنب الثعلب، روغن گل، انڈے کی سفیدی، طین خوزی، تھوڑا کافور، سفیدہ رصاص،
 آب عنب الثعلب اور موم روغن میں مرہم بنا کر لگائیں۔

خونی بواسیر رکنے پر ہونے والا درد:

رشتہ جی میں تل ہوا اور پیاڑتھی میں تلی ہوئی بار بار گرم کر کے لگائیں۔ رحم پر بھی ایسا
 ہی کریں اور آٹھ ہاں حدت اور گرمی بھی ہو تو کلوہ روغن گل میں پکائیں اور نیم گرم کا میں۔
 روغن بنفشہ، بنفشہ کلاب پکا کر روغن گل میں ضا د تیار کر کے لگائیں۔ گرم گرم لگانے سے درد کو
 سون ہوتا ہے۔ اٹھیل المک بھی بہت مفید ہے اسے بھون کر روغن گل میں ملا کر لگائیں۔ گرم
 مقعد کی کھجلی آپہروں کی وجہ سے ہو تو اس کا علاج یہ ان اور حیات کے بات میں دیکھیں۔

مقعد کا بے حس ہو جانا:

نمک کے پانی سے حقن کریں۔ کتاب الی مع کے مطابق شقاق مقعد اور گرم اور گرم جو
 کہ شدت درد اور مہم و مسخا کے باعث ہو، اسے لے لے لے۔

مردار سنگ اور نمبٹ العصبہ ایک سات گرام، سفیدہ رصاص اکیس گرام چیس مرہم
 کے کپڑے میں چھان کر روغن کلاب، موم اور بارہ ٹکٹے کی چربی میں گوندھیں اور اس کا طلا
 کریں۔ (مجمول)

اشمینی اور اس کے نواح میں ورم حار کے لئے مرہم:

مسور، کلاب اور تار کی چھال کو اچھی طرح پکایا جائے پھر اس کے پانی میں روغن گل
 اور انڈے کی سفیدی ملا کر اشمین کی کھجلی پر لگایا جائے۔

میشا کا شافہ روغن گل میں بھگو کر رکھا جائے ران کے اندر کی جانب بچھنے لگائیں۔

انٹینین میں ٹھہر جانے والے ورم کا علاج:

باقلا اور میتھی دونوں کو پکائیں۔ باہونہ پیا ہوا، روغن زرد (سٹھی) منچ سب دواؤں کو ملا کر انٹینین کے ورم پر لگائیں۔

ایک عجیب نسخہ جو دیگر مریضوں سے مایوس ہونے کے بعد استعمال کیا جاتا ہے:
کھجور کی کھٹی کی راکھ دو حصہ، بھٹی ایک حصہ سرکہ میں پیس کر انٹینین کے ورم پر استعمال کریں۔

ایک دوسرا عجیب نسخہ:

اور اس نسخہ کو انجیر کے نقوع کے ساتھ شراب سے استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح مقل شامل کر کے دونوں چیزوں کا ضاد کیا جاتا ہے۔

بچھوؤں کا تیل لگانا اور ہلکے بچ کا کھانا بھی فائدہ مند ہے۔ (یہودی)

شقاق مقعد، ورم حار یا دونوں شدید حرارت کے ساتھ ہوں تو ان کے لیے لکھی جانے والی دواؤں کا ماحصل یہ ہے۔ روغن گل اور عصارۂ عنب الثعلب اسرب کے ہاون میں ڈال کر اتنا پیسا جائے کہ غلیظ ہو جائے اور سیاہ ہو جائے پھر اس میں سفیدہ رصاص مفسول ڈالیں۔ کچھ لوگ کافور کے لئے بھی کہتے ہیں۔ پھر ہاون میں ڈال کر اس کو مرہم بنالیں بہت عجیب دوا ہے۔ درد شدید ہو تو اس کے ساتھ تھوڑی انیون بھی ملا لیں اس کا فائدہ بڑا عجیب ہے۔ اگر التهاب اور سوزش ہو تو انڈے کی سفیدی میں کافور ملا کر ہاون میں پیسیں اور اسے برزہ میں ٹھنڈا کریں اور ایک کے بعد ایک بار بار استعمال کرائیں۔ (مؤلف الیامر کے حوالے سے)

مقعد کے بواسیری درد اور دیگر کے لئے:

چوزے کو شیریں پانی میں سات بار دھو کر انڈے کی سفیدی میں پھینٹ کر طلا کر لیں۔

قروح فرج وغیرہ کے لئے:

انسان کی پیشاب سے جبکہ وہ پرانا ہو جائے قروح فرج کو دھوئیں جیسا کہ اطہور مفس

اور دے ستوریدوس نے بیان کیا ہے۔ (ادویہ مفردہ)

میں نے ان اعضاء کے علاج میں اسے استعمال کیا جس کا واضح فائدہ نہیں ہوا کیونکہ

اسکیں حرارت اور رطوبت ہوتی ہے۔ (جالینوس)

سفیدہ رصاص تھوڑی افیون میں ملا کر سرکہ میں حل کریں اور آب کاسنی بھی ڈالیں۔ سرکہ تھوڑا ہونا چاہئے۔ اس کا طلاء ایسے موقع پر کریں جب کہ شدید سرخی، حرارت اور تڑپ ہو یہ بہت زیادہ کامیاب ہے یا آب کاسنی استعمال کریں جب خشکی ہو جائے تو دوبارہ لطوخ کریں۔ (مؤلف)

قروح ذہر میں رسول مستعمل ہے۔ کالا چنا اگر خفض کے ساتھ پکایا جائے پھر اسے سرکہ کے ساتھ مرہم بنا کر لگایا جائے تو خسیوں کے گرم اور ام میں مفید ہوتا ہے۔ کمری چنا کا طلاء کرنا بیضتین کے اور ام میں نفع بخش ہے۔ (جالینوس)

قبولیا کا لطوخ بیضتین کے سخت اور ام میں نفع بخش ہے۔ (جالینوس)
انجبین اور پستانوں کے اور ام گرم یں طین ساموس مسکن و محلل ہے اور دوسرے تمام اعضاء میں بھی مسکن ہے۔ (دیسقوریڈوس)

ثمرۃ الکرم جبکہ اس میں زعفران، شہد اور روغن ملا لیا جائے تو فرج کے قروح ساعیہ و خبیثہ میں مفید ہے۔ کندر کو دودھ میں بھگو کر فیتلہ بنائیں اور مقعد کے گندے زخموں میں اسے داخل کریں تو زخم کو پھیلنے سے روکتا ہے۔ (اوریباسیڈوس)
کشیز کا ضاد بیضتین کے ورم جار میں مفید ہے۔

زیرہ زیب اور باقلا کے آنے میں ملا کر لگانے سے یہی فائدہ ہوتا ہے۔
برگ غار اور سداب ملا کر ضاد بنا کر لگانے سے انجبین کا ورم چلا جاتا ہے مسور کو جوش دے کر اکیلل الملک، سفرجل، روغن گل ملا کر بطور ضاد استعمال کرنے سے مقعد کے ورم، زخم اور فروج کے ورم و زخم ختم ہو جاتے ہیں۔ اگر زخم گہرے ہوں تو خشک گلاب اور انار کی چھال شہد میں پکا کر استعمال کریں۔ تیل کا پتہ مقعد کے زخموں میں مفید ہے۔
صبر فرج کے زخموں کا محقہ کرتا ہے اور زخموں کو مندمل کرتا ہے خاص طور سے دیر اور ذکر کے زخموں کو۔

حبث کی جز جلا کر اور رماقیوم دونوں حشفہ کے زخموں میں مفید ہیں۔ (دیسقوریڈوس)
کھنے انار کے دانے شہد میں پکا کر زخموں کے لئے مفید ہیں۔ حکاک الاسرب روغن گل کے ساتھ مقعد کے زخموں میں مفید ہے۔
اسرب کا ضاد اور شہد اپانی اس معاملہ میں عجیب نفع رکھتا ہے۔

ہبٹ کی راکھ عضو تاسل کے زخموں میں مفید ہے۔ نیز حشفہ کے زخموں میں مفید ہے۔
(جالینوس)

بقول ابن ماسویہ تر زخموں کے لئے خاص طور سے اعلیل کی جلد میں واقع ہونے والے
تر زخموں میں بہت اچھا کام کرتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

زوفار طب اکلیل الملک اور کھن میں ملا کر لگانا قروح مقعد میں مفید ہے۔ اگر انہیں بطن
کی چربی ملالی جائے اور اس کا مول کیا جائے تو فرج کے زخموں کے لئے مفید ہے۔

ذکر اور اس کے اطراف کے زخموں اور خسیہ کے ورم کے لئے:

عنب الثعلب، روغن گل بھی یہی فائدہ دیتے ہیں۔ اگر چاہیں تو انڈے کو بال لیں اور
عنب الثعلب کو پیس لیں اور روغن گل کے ساتھ مول کریں۔

انشین کے اور ام حار کے لئے:

آب بکوع خرقہ، ہر ادھیا، جو کا آنا، باقلے کا آنا اور روغن گل کا ضماد بنا کر لگائیں۔ اگر
اعلیل میں پھوڑا ہو تو اسرب کو کندر کے ساتھ جلا کر استعمال کریں۔ (ابن ماسویہ)

خسیوں کے ورم حار کے لئے نسخہ:

ہر ادھیا، جو کا آنا، باقلے کا آنا، روغن گل کا مرہم بنا کر لگائیں۔ (ابن ماسویہ)

ذکر، مقعد اور رحم کے اور ام کے لئے:

اکلیل الملک کو پیچ کے ساتھ پکائیں۔ اس میں گہوؤں کا آنا ملا کر ضماد کریں۔

ان مقامات کے ورم حار خاص طور سے ذکر کے ورم حار میں قبولیا۔ اور زعفران
کے ساتھ طلا کریں اگر بدودت کے ساتھ ہو تو پیچ میں بھگوئی ہوئی مقل، اسفیداج سفید کے
ساتھ طلا کریں۔ (التمام والکمال)

ذکر اور دیر کے قروح خبیث زیادہ خراب ہوتے ہیں کیونکہ یہ حرارت اور رطوبت کی
وجہ سے اور فضلات کے مجازی میں ہونے کی وجہ سے عفونت پر مائل ہوتے ہیں۔

میرے خیال میں منہ کے زخم کا بھی حرارت اور رطوبت کی وجہ سے یہی حال ہوتا

چاہئے۔

ذکر اور مقعد کے زخموں کا علاج مدل دوا سے کرنا چاہئے اور وہ مدل سے زیادہ یا بس بھی ہوں جیسا کہ قوانین خراجات میں ہم لکھ چکے ہیں۔ اعلیل کے زخم بعض اوقات پوست کے محتاج ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اعلیل اپنے اطراف سے ذکر کے آخر حشفہ تک پہنچ جاتا ہے اور حشفہ کا زخم پوست کا کم محتاج ہوتا ہے۔ نسبت کمرہ اور نواح کے تر زخموں کے۔ اسکا علاج کاغذ سوختہ سے کیا جاتا ہے کیونکہ یہ قوی درجہ کا بخلف ہوتا ہے اور اگر ان قروح میں رطوبت نہ ہو اور مدت قریب کی بات ہو تو صبر کا باریک سفوف چھڑکنا ہی کافی ہوتا ہے۔ اس سے مقعد کے قروح بھی صحیح ہو جاتے ہیں۔

صبر کے بدل کے طور پر قیہو لیا مغسول شراب کے ساتھ اور مرتب استعمال ہوتے ہیں۔ اسی طرح مرتب کے بعد بدانا اور تو تیا۔ اگر یہ زخم زیادہ رطب ہوں تو درخت صنوبر کی ڈاڑھی جس میں چھوٹے چھوٹے پھل آتے ہیں اور شادہ سے علاج کریں۔ یہ دونوں حدت میں برابر ہیں اگر زخم گہرا ہو تو خشک کرنے کے بعد جیسا کہ ہم نے بیان کیا ان دواؤں میں کندر کا آنا حسب ضرورت شامل کریں تاکہ نیا گوشت پیدا ہو جائے۔

ذکر کا ورم حار:

مکو، جو کا آنا، روغن گل، سرکہ شراب، انڈے کی زردی ہم وزن ضماد بنا کر استعمال کریں۔ (جالینوس)

جب کھلی پھنسی عضو تناسل کے ارد گرد ہو جائے تو قصد کے بعد ران کی اندرونی جانب چھبھنے لگائیں اور فوٹوں میں قروح خبیثہ ہو تو بھی قصد و حجامت کریں۔ حتیٰ کہ اس کی سیاہی چھتدر اور گھی کے استعمال سے دور ہو جائے اور فوط کی صفائی ہو جائے۔ پھر مرہموں سے علاج کریں حتیٰ کہ پوری طرح صحتیاب ہو جائے۔

ذکر اور جوانب ذکر کے قروح کا علاج شادہ، صبر اور کدو سوختہ سے ہوتا ہے۔ میں نے کسی شخص کو دیکھا کہ ان کے فوطے میں قروح خبیثہ ہو گیا جس کی وجہ سے تامل پیدا ہوا اور ستو طلم ہو کر صرف بیضتین رہ گئے۔ اس کے بعد نیا گوشت پیدا ہوا اور کیسے اول مانند کوئی دوسری سخت چیز اگی اور یہ پہلے جیسی ہو گئی۔ (یہودی)

خدا کے فضل و کرم سے نواں حصہ مکمل ہو گیا۔ اس کے بعد افتاء اللہ دسواں جز گر وہ، بحالی بول، مثانہ، اندرون قلیب کے زخموں، اندرون قلیب کی کھلی، بول الدم والمرہ وغیرہ کا بیان ہوگا۔